

غلط نامہ بر شخص کو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۸	آنکھوں کو نسی	آنکھوں کے	۶۱	۱۲	چڑھائی	اڑائی
۱۲	۲۲	ابن جان	ابن جان	۶۹	۱۱	چاہی	چاہیں
۱۵	۲۱	مقنہ	مقنہ	۷۴	۲۳	چارو	تین سو
۱۷	۴	رد المختار	رد المختار	۷۷	۱۲	پہلی	پچھلی
۲۱	۴	یابن	بابن	ایضاً	۱۴	ہوگا	ہونگے
۲۲	۱۲	کسروئی اور	کسروئی اور	۸۰	۸	کنے	لکھنے
ایضاً	۱۹	ہاجرہ	ہاجر	۸۱	۹	بعل کے	بعل کو
۲۶	۲۲	ٹٹھر	اٹھتر	۸۸	۱۰	جالی	بڑی
۳۶	۱۰	جل علی	جل طی	۹۲	۸	قوموم	قومون
ایضاً	۱۶	سرسیتیا	مسو پوتامیا	۹۶	۱۳	لیکن	کہیں
ایضاً	۱۹	پینتالیس	تینتالیس	ایضاً	۱۹	اوپر اوپر	اوپر
۳۹	۱۲	ہوا تھا	ہوا ہو	۹۸	۱۵	ہو آواز	بلند آواز
۴۱	۹	دفوق	دفوق	۱۰۰	۶	جو	جب
ایضاً	۱۰	جھٹ	جھٹ	۱۰۱	۱۹	نہیں کیا	نہیں کہا
۴۲	۶	لا دی	لا دی	۱۰۵	۶	گنی جادی	گنی جاوگی
ایضاً	۸	حکون کی	حکون کے	۱۰۷	۱۷	غذر	غور
۴۷	۱۱	دشاشینم	دشاشینم	۱۰۸	۲۱	جو کے	جوئے
ایضاً	۲۳	یدم	بدم	۱۱۱	۱۲	تا	اپنا
ایضاً	۲۳	بھی	ہے	۱۱۲	۱۸	گس	گبن
۴۸	۱۲	بگڑ گیا	ہلک ہوا	۱۱۳	۱	غبت	مجت
۵۹	۶	زبانوین	زبانوں کے	ایضاً	۲	بتائی گئی	بتائی گئی
ایضاً	۱۴	دوان	دوان	ایضاً	۸	کی	کی ہے

صفحہ	مسطر	غلط	صحیح	صفحہ	مسطر	غلط	صحیح
۱۱۵	۱	صلی اللہ	پیغمبر صلی اللہ	۱۷۷	۱۷۷	ایک ایک	ایک ایک
۱۱۶	۵	میا	میا	۱۷۸	۱۷۸	میس	میس
۱۱۷	۸	انگشیان	انگشیان	۱۷۹	۱۷۹	جادی	جادی
۱۲۰	۱۲	زبور	زبور	۱۸۰	۱۸۰	کے لئے	کے لئے
۱۲۵	۲	ای خدا دی	ای خدا دی	۱۸۱	۱۸۱	نمود	نمود
		تو مجھی ہی لے	تو مجھی ہی لے	۱۸۲	۱۸۲	المون	المون
ایضا	۱۰	ہی مین	ہی مین	۱۸۳	۱۸۳	ایہین گیارہ	ایہین گیارہ
۱۳۲	۷	زسوقت	زندہ	۱۸۴	۱۸۴	سوداقی	سوداقی
۱۳۳	۵	ہوا	نہوا	۱۸۵	۱۸۵	آخری زمانہ	آخری زمانہ
۳۶		لیا کیا	لیا	۱۸۶	۱۸۶	سب	سب
	۲۲	وای	وادی	۱۸۷	۱۸۷	نجات دہندہ	نجات دہندہ
	۱۷	کر	کو	۱۸۸	۱۸۸	لمجائیگی	لمجائیگی
۱۳۹	۱۱	ہین بکے	بن کے	۱۸۹	۱۸۹	اگر جگہ سی پادری	اگر جگہ سی پادری
۱۵۲	۲	کہ آیا	آیا	۱۹۰	۱۹۰	بیان لکھا جاتا ہے	بیان لکھا جاتا ہے
۱۵۴	۱۲	سے	لے	۱۹۱	۱۹۱	پادری طاسن	پادری طاسن
۱۹۵	۱۹	سویں	دین	۱۹۲	۱۹۲	پادری اسکاٹ	پادری اسکاٹ
۱۵۹	۱۹	صیہون	سیحون	۱۹۳	۱۹۳	اندرس	اندرس
۱۶۰	۲۲	کتا مین	کتا بے اوین	۱۹۴	۱۹۴	نامی	نامی
۱۶۶	۲۰	سو ابی رام	اور ابی رام	۱۹۵	۱۹۵	رات کے	رات کو
ایضا	۲۱	سجوب	سجوب	۱۹۶	۱۹۶	دیکھو گا	دیکھو گا
ایضا	۲۳	یوشع کے	یوشع لے	۱۹۷	۱۹۷	نقح	نقح
۱۶۹	۱۵	سورامی	سورامی	۱۹۸	۱۹۸	جلد ہو گئی	جلد ہو گئی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۶	۲۳	بیٹے	پستی	۲۶۶	۱	اسی برس	لڑی برس
۲۲۹	۲	وہ دھوار	دودھوار	۳۴۷	۱۰	جائینگلی	جائنگلی
۲۵۴	۱۸	دیو یون	دیو یون	۳۶۸	۸	گیارہواں	اگا وواں
۲۷۰	۲۰	ولونکی	وادی کی	۳۷۱	۲۳	بشارت	بشارت مجری
۲۷۷	۹	عمر لونکی	عبر یون کے	ایضا	۱۵	والد	وہ امد
ایضا	۱۶	اور بات	اور یہ بات	۳۷۴	۲۱	ہونکی	ہونکی
۲۸۱	۱۵	بت پرستوں	بت پرستوں پر	۳۷۷	۱	ویرالو	ویرالو
۲۸۶	۸	برہ	برا	۳۷۸	۲	پوٹنی کا	چوٹنی کا
۲۸۷	۲۰	اسا	ایسا	۳۷۹	۶	اجان	ایمان
۲۸۸	۸	اس بھی	اس بھی	۳۸۳	۵	علیہ السلام	علیہ السلام
۲۹۱	۴	بربادیوں نے	بربادیوں کے	۳۸۴	۱	روپوش تھے	لوگ روپوش تھے
۲۹۴	۱۹	غیقبوب م	فرشتوں کو پستی دیکھا	۳۸۸	۴	لمصوبے	منصوبے
۳۰۴	۲	سندیوں	ندیوں	۳۹۹	۶	ہونیکا	ہوونکا
۳۰۸	۱۷	حریک	مریک	۴۰۰	۵	کر دیتے	کر لیتے
۳۰۹	۱۹	پھوون	پھولوں	۴۰۱	۸	بیان	بیان سے
۳۱۳	۲۲	بابل کہ	بابل کو	ایضا	۲۱	سوت کین	سورت کے
۳۲۰	۲۲	دست	دوست	۴۰۳	۱۴	غیرت	غیرت
۳۳۵	۱	آدر بیان	آدریان	۴۰۷	۱۲	بیان	بان
ایضا	۲	آدریان	آدریان	۴۰۸	۲۳	قدس	قدوس
۳۳۵	۱۹	دکن	دین	۴۱۵	۱۸	غیقبوب م	فرشتوں کو پستی دیکھا
۳۶۲	۱۴	نکرین	کرین	۴۱۵	۱۸	مداود م	فرشتے کو کھڑے دیکھا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضاً	۱۹	تورات کو اسورت کو ہم باہین لکھا ہے	۵۱۵	۸	پانی ساکا	پانی کا سا	صفحہ
"		تواریخ کی پہلی کتاب کی کیسین با سے ظاہر ہے	۵۲۷	۱۳	کامیانی	کامیابی	
۲۲۱	۲۳	تعریف کراؤ	۵۳۳	۱۸	مینے	اپنے	
۲۲۷	۱۵	آگ کو	ایضاً	۲۳	منور	منع	
۲۳۷	۲۲	چل بھا	چل بھلا	۱۸	منا	منار	
۲۴۳	۲۳	شعائین	شعاعین	۲۲	نقہ	نقح	
۲۴۷	۲۲	ہوسنے	ہوسنے ہوتے	۳	سچا	سچا	
۲۴۸	۱۴	سحاب	نجات	۱۲	ر	نور	
۲۵۴	۵	ستیاہ	مشتیاہ	۳	دہ سری	دوسری	
۲۵۹	۱۷	زور شور	زور شور	۴	گائی بجانی	گاتی بجاتی	
۲۶۱	۴	اوسمین	رسمین	۱	امون	امامون	
ایضاً	۱۲	سچو دارونکو	لکینے والونکو	۹	میعط	میعط	
ایضاً	۲۰	زکریا	زکریا	۹	ہا حاناباہ	ہجرا اباہ	
۲۶۲	۹	اورمین	اورمین	۱۰	ملیشی	ملیشی	
۲۶۳	۶	نخل کی	نخل کی	۱۹	اؤنکر	اونکی	
۲۶۵	۵	ہنقیضو	ہنقیضو	۲	روکنو واسے	روکنی واسے	
۲۶۷	۱۸	ہنگا	ہنگا دوٹکا	۱۸	میلیم	جیلیم	
۲۷۴	۱۵	اوگاڑی	اوٹاری	۱۲	صی	صلی	
۲۸۰	۲۱	گفتو	گفتگو	۳	پوساہ	یوسیاہ	
۲۸۴	۱۷	چاندی کو	چاندی کو عزیز	۸	دکھلا کو مشخرو دکھلا کر پیدہ شخری		
۵۰۳	۸	مرکے	مرنے	۲۳	بریں کترین	بریں کترین	
۵۰۸	۲۳	جواسد	جواند	۱۷	جوان گدے	جوان گدے	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۸۴	۸	وہ بر	وہ جو	۴۵۷	۳	لفظی	لفظ ہے
۵۸۶	۲۰	غابر	ظاہر	۴۶۰	۱۰	بیل	سیل
۵۸۷	۵	گیر لیا	گیر لگا	۴۶۴	۴	مٹا دے	مٹائی
۵۸۹	۱۲	رہے	رہنے	۴۶۵	۱۲	پیری	پہرے
۵۹۴	۱۴	مصری	مقدسی	۴۶۵	۹	سین کے	نہ سنیں گے
۵۹۸	۶	باری گا	ماری گا	۴۶۷	۱۹	حضرت	کہ حضرت
۵۹۹	۱	قربان گاہ	قربان گاہ کے	۴۷۱	۱۷	پونجی	پونجی
۶۱۰	۲۲	کرنی	کولنے	۴۷۲	۲۳	حلیسائی	عیسائی
۶۱۱	۲۲	ڈھار ہا	ڈھار دیا	۴۷۳	۲۲	اس بن تلالو	اس بن تلالو کو
۶۱۴	۱۶	عبدالباقی	محمد بن عبدالباقی	۴۷۴	۲	مرش	مرش
ایضا	۳۱	حاز	خاز	۴۸۱	۹	نمانہ	زمانہ
۶۱۶	۲۲	اسلام	علیہ السلام	۴۸۸	۲	بادشاہی	بادشاہی کے
ایضا	۲۳	کت	برکت	۷۰۲	۱۲	کول گیا	کھل گیا
۶۲۵	۱	نمیر	خمیر	۷۰۵	۲۳	اسمال	اعمال
۶۳۰	۳	مایم	میائیم	۷۰۸	۱۶	تری	بڑی
۶۳۵	۲	اچی	اچنی	۷۱۳	۸	نہرے	نہوئے
۶۳۶	۲	یو	یون	۷۱۵	۱	آئندہ ابکی	آئندہ کی اب
۶۳۷	۱۵	بادشالا	بادشاہ	۷۲۴	۲	ہنسوار	ہنسوا
۶۳۸	۱۲	ق	حق	۷۲۲	۱	میتھر	سیٹر
۶۴۱	۳	پورنگا	ہو دنگا	ایضا	۲۳	جیسا کہ	جیسا کہ
۶۵۱	۱	شہرتے	شہدے	۷۲۶	۶	روینہ	روینہ
۶۵۵	۲۴	چوڑا	چوڑا	۷۵۵	۱۱	دیشش	دیشش

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۵۳	۶	کر ریان	کسمیان	۸۹۱	۵	کتے ہیں	کتے ہو
۷۵۶	۱۲	لویانہ	لدیانہ	۸۹۴	۲۳	اسرار سے	اسرار میں
۷۶۲	۲۰	نایا	بنایا	۸۹۵	۶	درہ میں	درہ ہے
۷۷۰	۲۳	ومعین	فوجین	۹۰۱	۱۱	تبعون	تبعیون
۷۷۱	۱۵	قومین میں	قومین	۹۰۶	۶	جکین گے	جکین گے
۷۹۹	۲۳	کرنے گے	کرنے لگے	ایضا	۲۳	راہ پر ہے	راہ پر رہے
۸۰۲	۹	اردہ	ارادہ	۹۱۵	۸	حکیم زادی کے	حکیم زادی نے
۸۰۸	۱۱	باب	سال	ایضا	۱۱	صلیب	صلیب
۸۱۶	۲	یہ قلعہ جو	یہ قلعہ جو	۹۱۹	۶	اب معلوم ہوا	ہاں معلوم ہوا
۸۱۷	۱۶	بابر	جابر	۹۲۰	۱۲	آمد	آمد
۸۲۱	۵۲	۸۲۲	۸۲۱	۹۲۷	۲۱	مال فتح	سلاطین فتح
۸۲۴	۱۰	موتہ	موتہ	ایضا	۲۲	دارا بگرد	دارا بگرد
۸۳۲	۲۲	قلعہ	قلعہ	۹۲۸	۲۲	کران	کران
۸۴۷	۱۶	جادیلی	جاوینگی	۹۲۹	۱۹	اندکس	اندکس
۸۵۱	۱۵	جر جر	جر جر	۹۳۱	۱۱	بلتک	بلتک
۸۵۴	۶	عبہ	عبہ	ایضا	۲۳	عبد الرحل	عبد الرحمان
۸۵۹	۲۱	دجہ	دجلہ	۹۳۲	۱۳	عقبہ	عقبہ
۸۶۳	۱۷	بنی	بنین	۹۳۹	۲۲	لوق	لوق
۸۷۶	۲۳	سیر کر بائے	سیر کر لائی گی	۹۴۱	۳	سرائے	سرائے
۸۸۰	۲۳	دکھا دکھا کر	دکھا دکھا کر	ایضا	۴	مسجد	مسجد
				۹۴۲	۱۲	صعد	صعد
				۹۴۴	۴	ہاک سو جائیگا	ہاک سو جائیگا

صفحہ سطر غلط	صحیح	صفحہ سطر غلط	صحیح
ایضا ۱۷	فوجون	۹۷۴	۴
ایضا ۲۳	اونہون	۹۹۳	۶
۹۴۷	دبہ	۹۹۴	۱۷
ایضا ۲۲	ماجد	۱۰۰۵	۸
۹۴۹	منبر	۱۰۱۵	۲۲
۹۵۵	اونگی	۱۰۱۷	۴
۹۶۰	اوبر	۱۰۱۸	۸
۹۷۷	قبضہ	ایضا ۱۰	نسب
ایضا ۱۴	کلم	۱۰۳	۱
۹۷۹	شہر	گرڈا	گرڈا

فہرست کتاب بشارت محمدی

صفحہ

صفحہ ۲ سے تا صفحہ ۲ بیان ہے اسد پر اور اسد کی سب کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان لانے کا
صفحہ ۲۱ سے صفحہ ۳۳ تک تو رات شریف سے حضرت ہاجر اور حضرت اسمعیل علیہما السلام
کی تعریفیں ہیں اور ان کی نسل میں بڑی بڑی برکتوں کی بشارت ہے
صفحہ ۳۴ سے صفحہ ۳۸ تک یہ بیان ہے کہ فاران نام حجاز کا ہے
صفحہ ۳۹ اور صفحہ ۴۰ میں ساری قوموں میں ایمان کے پھیلنے کی بشارت ہے
صفحہ ۴۱ سے صفحہ ۴۹ تک یہ بیان ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے موت کی وقت
جو بشارت سنائی اوس میں صاف پتی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور حضرت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود ہیں

صفحہ ۵۰ سے صفحہ ۵۵ تک حضرت موسیٰ علیہ السلام کا احوال ہے کہ اسد فرعون بادشا
ظالم کو فوج و لشکر سمیت دریائے دیا میں ڈبو دیا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بڑی بڑی
کافروں پر جہاد کیا اس بیان میں صفحہ ۵۵ تا صفحہ ۶۲ فاران کی تحقیق ہے اور
یہ ذکر ہے کہ سلج نام مدینہ شریف کا ہے اور جو رہاڑ نام احد پہاڑ کا ہے

صفحہ ۶۳ سے صفحہ ۷۰ تک یہ بیان ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اسد تعالیٰ نے فرمایا کہ
تیرے مانند ایک نبی قائم کروں گا پہر دشمنوں کے غلبہ کی خبر سن دیکر صاف بشارت دے
کہ آخر کو اسد تعالیٰ اپنی تلوار تیرے گریگا اور اپنے دشمنوں کو قتل کرے گا اور ساری قوموں میں ایمان
پھیلے گا ان دونوں باتوں کا ظہور سوا محمدی وقت کے کسی وقت میں نہیں ہوا معلوم
ہوا کہ موسیٰ کی مانند اسی باعث سے فرمایا کہ تیری پیغمبری اسد علیہ السلام نے حضرت
موسیٰ علیہ السلام کی طرح کافروں پر جہاد کیا اور ایمان والوں کو ان کی ظلمتوں سے

چھوڑ دیا

صفحہ ۷۸ اور ۷۹ میں فاران یعنی حجاز کے حق میں بشارت ہے

صفحہ ۸۷ سے صفحہ ۸۸ تک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سے حضرت داؤد علیہ السلام کی وقت تک
کا احوال ہے کہ کافرون پر جہاد بہت ہوا مگر اسرائیلیوں کے سوا اور قوموں میں

ایمان نہیں پہنچا

صفحہ ۹۰ سے صفحہ ۹۱ تک زبور شریف کی بشارتوں کا بیان ہے وہی وعدہ جو تورات میں فرمایا تھا

اوسیکو اللہ تعالیٰ نے جا بجا بار بار بہت صاف صاف فرمایا ہے کہ ہر ملک میں

کافر قتل ہوگی اور ہر ملک میں ایمان پہلے گا ۸۴ زبور میں لکھا تھا اور ۳ زبور

میں مدینہ کا پتا بتلایا ہے

صفحہ ۹۱ سے صفحہ ۸۳ تک حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد سے حضرت اشعیا علیہ السلام کے

وقت تک کا احوال ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد ان کے صاحبزادی حضرت

سلیمان علیہ السلام بادشاہ ہوئے اور مسجد بیت المقدس بڑی طیار یوں سے بنوائی

اور خدا پرستی خوب پہنچائی آپ کے بعد توڑی مدت گذری تھی کہ اللہ اسرائیلی لوگ پر

ہو گئے اور انہوں نے نبیوں کو قتل کیا وہ زمانہ جبکا وعدہ تھا وہ اس وقت تک نہیں آیا

صفحہ ۸۴ سے صفحہ ۸۶ تک جناب ہوسیع علیہ السلام کے صحیفہ سے یہ بشارت ہے کہ اسرائیلی

لوگ آخر زمانہ میں خدا پرست ہو جاویں گے

صفحہ ۸۷ سے صفحہ ۹۵ تک جناب میکا علیہ السلام کے صحیفہ سے یہ خبر ہے کہ مسجد بیت المقدس

اور وہ پاک شہر واک جنگل ہو جائیگا پھر آخری زمانہ میں آباد ہوگا اور ساری قوموں

کے لوگ زیارت کو آویں گے اور بابل اور آسور یعنی ملک عراق پر تلوار سے جہاد

ہوگا اور بابل ویران ہو جائیگا

صفحہ ۹۶ سے صفحہ ۱۰۸ تک حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ کی بشارتوں کا بیان ہے اس صحیفہ

میں زبور کے وعدوں کا بہت صاف صاف بیان ہے کہ سارے جہان کے

کافرون کو خصوصاً بابل والوں کو سخت سزا ملیگی اور مسجد بیت المقدس اور اس

پاک شہر کی بہت بڑی آبادی ہوگی اور کبھی ویرانی نہوگی صفحہ ۳۰۵ باب ۳۴

صفحہ ۳۱ تک صیاد و پرچہ خصوصاً شہر قہرلی پر امداد لے گئے اپنے تلوار کے اوتارنے کی خبر دی ہے

اور پھر ایمان کے پھیلنے کی خبر دی ہے اور صاف مکہ اور مدینہ کا پتا بتلایا ہے

صفحہ ۳۲ سے صفحہ ۴۲ تک بیالیسویں باب میں صاف صاف عرب کا اور مکہ اور مدینہ کا پتا

بتلایا ہے عبرانی میں سلع کا لفظ ہے اسجگہ بہت دلیل من قائم کیں ہیں کہ سلع مدینہ

پاک کا نام ہے اور اس باب میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ان پڑہ ہو نیکا

صاف پتا بتلایا ہے

صفحہ ۴۳ سے صفحہ ۴۹ تک تیرہویں باب میں پہلی کافروں کے ہاتھ سے ظلم اور ٹھانا اور پھر دین

کی ترقی آگے ہاتھوں پر ہونا صاف بتلایا ہے

صفحہ ۴۹ سے ۵۱ تک آٹھواں صاف کعبہ شریف کے پتے بتلائی ہیں

صفحہ ۵۱ سے ۵۸ تک صاف قرآن شریف کا پتا بتلایا ہے کہ عبرانی زبان کے سوا دوسری

زبان میں امداد لے کلام فراویگا پھر حضرت یوشع اور حضرت داود کے سے جہاد کی

خبر دی ہے

صفحہ ۵۲ سے صفحہ ۵۴ تک صحیفہ حضرت حقوق علیہ السلام سے کافروں کے قتل کی خبر ہے اور

فاران کا یعنی حجاز کا پتا دیا ہے

صفحہ ۵۴ سے صفحہ ۵۶ تک حضرت صفیاء علیہ السلام کے صحیفہ سے بیت المقدس کی ویرانی

کی اور پھر بدلت آبادی کی خبر اور اسرائیلیوں میں ایمان پھیلنے کی خبر ہے

صفحہ ۵۶ سے صفحہ ۵۸ تک حضرت یوایل علیہ السلام کے صحیفہ سے بیت المقدس میں اللہ کے

بہادر فوج کے آنے کی اور کافروں کے خون بہانے کی خبر ہے

صفحہ ۵۸ سے ۶۰ تک جناب عبدیہ علیہ السلام کے صحیفہ سے اسرائیلیوں کے ہوا اور قوموں میں

ایک پیغمبر کے آنے کی خبر ہے

صفحہ ۶۰ سے ۶۱ تک کعبہ بادشاہوں کا احوال ہے

صفحہ ۶۱ سے ۶۲ تک حضرت ارمیا علیہ السلام کے صحیفہ سے بیت المقدس کی ہمیشگی

آبادی کی خبر اور ساری قوموں کی زیارت کو آنے کی خبر ہے اور یہ خبر ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری قوموں سے جہگڑیگا یہ پتا صاف قرآن مجید کا ہے پھر ساری زمین کے کافروں کے قتل کی خبر ہے اور نئی شریعت بھیجی کی بشارت ہے صفحہ ۴۶ باب ۴۹ میں صاف یہ بشارت ہے کہ قوموں میں ایک پیغامبر بھیجا جاوے گا

صفحہ ۴۶ سے صفحہ ۴۷ تک حضرت حزقیل علیہ السلام کے صحیفہ سے صاف عرب کا پتا اور اللہ کا کلام اور ترے کی بشارت اور بیت المقدس کی بڑی آبادی کی خبر ہے

صفحہ ۴۷ اور ۴۸ میں یہ بیان ہے کہ مسجد بیت المقدس کو سخت نصرت پرست نے ویران کیا اور اسرائیلیوں کو قید کر کے بابل میں رکھا

صفحہ ۴۸ سے صفحہ ۵۵ تک حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ سے بڑی بڑی پیش خبریں ہیں

اول سے صفحہ ۵۰ تک کا خلاصہ یہ ہے کہ چار خاندانوں میں بادشاہت ہوگی پہلی بادشاہت رومیوں کی ہے وہ بڑے ظالم ہوں گے اور انہیں کے زبانی اللہ تعالیٰ اپنے پاک بندوں کی سلطنت قائم کریگا وہ سلطنت سب پر غالب ہوگی

صفحہ ۵۰ سے صفحہ ۵۱ تک یہ بیان ہے کہ اتنی مدت کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کا ظہور ہوگا اور اتنی مدت کے بعد جناب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوگا پھر ۵۱

صفحہ ۵۵ تک بڑی بڑے ظالم بادشاہوں کی خبر ہے پھر دکن کے یعنی عرب کے بادشاہ کی بشارت ہے اخیر میں ایک مدت بتلا کر خوشی سنائی ہے اس مدت کی تمام پر نور الدین بادشاہ کا اور محمدیوں کا ملک شام پر غلبہ ہوا اور نصاریٰ عاجز ہوئے

صفحہ ۵۵ سے صفحہ ۵۸ تک یہ ذکر ہے کہ مسجد بیت المقدس خسرو بادشاہ کے حکم سے آباد ہو

صفحہ ۵۵ سے صفحہ ۵۶ تک جناب حجی نبی علیہ السلام کے صحیفہ سے یہ بشارت ہے کہ سرکار قوموں کا پسند کیا ہوا آویگا اور اس مسجد کی پہلی شان و شوکت پہلے شان و شوکت ہے

بڑہ جائیگی

صفحہ ۵۶ سے صفحہ ۶۱ تک حضرت ذکر با علیہ السلام کے صحیفہ سے کافرون کے خصوصاً بابل والوں اور یونانیوں کے قتل ہونے کی اور بیت المقدس کی بڑے آبادی کی خبر ہے اور صاف بشارت ہے کہ جو لوگ دور میں وہ آدین گئے اور اس مسجد کو بنا دیں گے اسکی بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بھی پیش خبری ہے

صفحہ ۶۱ میں یہ بیان ہے کہ حضرت عزیر علیہ السلام نے اور نحمیاہ نے شہر بیت المقدس کو خوب طرح آباد کیا

صفحہ ۶۰ سے صفحہ ۶۰ تک حضرت ملاکی علیہ السلام کے صحیفہ سے صاحب حکومت مغیرہ کے آنے کی اور کافرون کے قتل ہونے کی بشارت ہے

صفحہ ۶۰ سے صفحہ ۶۱ تک حضرت ملاکی علیہ السلام کے بعد سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وقت تک کا احوال اور انٹیوکس بادشاہ ظالم اور سیرودیس ظالم کے ظلموں کا بیان ہے

صفحہ ۶۱ سے صفحہ ۶۵ تک انجیل شریف سے محمدی بشارتوں کا بیان اور بے ایمان یوں کے اور گڑھے ہوئے عیسائیوں کے قتل ہونے کی خبر ہے

صفحہ ۶۲ سے صفحہ ۶۲ تک یہ بیان ہے کہ یہودی لوگ رومی بادشاہوں کے ظلم سے بہت گہرا گئی تھے اور اسلئے بے قرار تھے کہ وہ پیغمبر جلد آدین جو دین کی بادشاہت قائم کریں گے اور تم کو ان ظالموں کے ظلم سے چھوڑا دیں گے حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اپنے دو شاگردوں کو بھیجا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ وہ پیغمبر آپ تو نہیں آپنے ایسا جواب دیا جس سے صاف یہ مطلب ظاہر ہے کہ وہ میں نہیں ہوں پر صفحہ ۶۴ میں یہ بیان ہے کہ یہودیوں نے حضرت یحییٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ وہ پیغمبر آپ تو نہیں ہیں فرمایا میں وہ نہیں ہوں

صفحہ ۶۵ سے صفحہ ۶۶ تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دنیا سے اٹھ جانا اور بڑا باس کو محمدی بشارت دینا

صفحہ ۶۲ سے صفحہ ۷۶ تک یہ بیان ہے کہ حواریوں پر روح القدس کا فیض اودترا
اور حضرت شیخون رحم نے تورات کی بشارت یاد دلائی اور حواریوں کی وعظاس
غیر قوموں میں ایمان پیدا کر کے ایمان یہودیوں نے اور بت پرستوں نے عیسائیوں
پر بڑے بڑے ظلم کئے

صفحہ ۷۶ سے صفحہ ۸۰ تک بابل والوں اور رومیوں کا ظلم اور شہر یروشالم اور مسجد
میت المقدس کا دوبارہ ویران ہونا

صفحہ ۸۱ میں یہ بیان ہے کہ دو مشیان بادشاہ بڑا ظالم تھا اسکے وقت میں لوگوں کو
آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار تھا

صفحہ ۸۲ سے صفحہ ۹۲ تک جناب یوحنا حواری کی مشاہدات سے یہ بیان ہے کہ
جناب یوحنا کو اللہ تعالیٰ فرم کہ ظالم بادشاہوں کا حال اور بابل کا ویران ہونا دکھایا اور
صاحب حکومت پیغمبر کا پیدا ہونا اور اللہ کے عرش تک پہنچنا اور آسمان سے
شیاطین کا گر دیا جانا اور دین کی بادشاہت کا قائم ہونا دکھایا یہ بشارت
بارہویں باب میں ہے

صفحہ ۹۳ سے صفحہ ۱۰۵ تک رومی بادشاہوں کے ظلم کا بیان ہے
صفحہ ۱۰۵ سے صفحہ ۱۱۳ تک یہ بیان ہے کہ قسطنطین بادشاہ نصرانی نے کیا کیا
کفر پیدا کیا اور نصاریٰ نے یہودیوں کی ضد میں مسجد میت المقدس کی بڑی
چٹان پر گوبر اور حیفص کے لتوں کا ڈھیر لگایا

صفحہ ۱۱۴ میں یہ بیان ہے کہ بے ایمان یہودیوں نے چاہا کہ مسجد میت المقدس کو بناوین
یہو میں سے آگ کے شعلے نکلے اور وہ بنانہ سکے

صفحہ ۱۱۶ سے صفحہ ۱۲۰ تک رومی بادشاہوں کا احوال ہے

صفحہ ۱۲۰ سے صفحہ ۱۲۸ تک یہ بیان ہے کہ جناب سرور عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبروں
کی پیش خبریوں کے موافق ملک عرب میں پیدا ہوئے اور اللہ نے آپ پر قرآن

اقرار اور ساری قوموں کو اپنے عذاب سے ڈرایا اور سفیریوں کی بشارتوں کے موافق
 اپنے کافروں پر جہاد کیا اور دین کی بادشاہت کو قائم کیا
 صفحہ ۸۰۹ میں یہ بیان ہے کہ آپ کے بعد جو لوگ دین سے پرہیز گئے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ
 نے جہاد کئے

صفحہ ۸۱۲ سے صفحہ ۸۲۶ تک یہ بیان ہے کہ صوبہ ادومیہ اور نصیری اور بابل پر سفیریوں کی
 پیش خبریوں کے موافق محمدیوں نے جہاد کیا
 صفحہ ۸۲۷ سے صفحہ ۸۵۵ تک یہ ذکر ہے کہ دمشق اور ملک شام پر سفیریوں کی پیش خبریوں کے
 موافق محمدیوں نے جہاد کیا

صفحہ ۸۵۵ سے صفحہ ۸۶۸ تک یہ بیان ہے کہ سفیریوں کی پیش خبریوں کے موافق محمدیوں نے
 بابل پر جہاد کیا اور بابل ویران ہو گیا

صفحہ ۸۶۹ سے صفحہ ۸۸۸ تک یہ ذکر ہے کہ سفیریوں کی پیش خبریوں کے موافق مسجد
 بیت المقدس اور شہر مدینہ شام کی بڑی آبادی محمدیوں کے ہاتھوں ظہور میں آئی
 صفحہ ۸۸۹ سے صفحہ ۹۰۱ تک یہ بیان ہے کہ ملک شام کے شہروں پر جہاد ہوا اور بڑے
 بڑے عیسائی علم والے محمدی معجزے دیکھ دیکھ کے نہایت خوشی سے مسلمان ہو گئے
 صفحہ ۹۰۲ سے صفحہ ۹۰۷ تک یہ ذکر ہے کہ محمدیوں نے حلوان کو فتح کیا اور وہاں ایک پہاڑ
 میں برتولما عواری کے صاحبزادے سے ملاقات ہوئے

صفحہ ۹۰۸ سے صفحہ ۹۲۹ تک یہ بیان ہے کہ محمدیوں نے فارس اور مصر اور خراسان اور
 سند اور ہند اور ملک مغرب اور ترکستان پر جہاد کیا اور ساری قوموں کے کافروں
 کے قتل ہونے کی پیش خبریوں کا خوب طرح ظہور ہوا

صفحہ ۹۳۵ سے صفحہ ۹۴۳ تک یہ بیان ہے کہ محمدیوں نے مسجد بیت المقدس میں بڑی
 بڑی آراشیں کیں
 صفحہ ۹۴۵ سے صفحہ ۹۶۷ تک یہ بیان ہے کہ پانچویں صدی کے باوجود برس نصاریٰ نے بیت المقدس

پر چڑھای کر کے ہزاروں مسلمانوں کو شہید کر کے وہ پاک شہر لے لیا پھر نصاریٰ پر بار
بار جہاد ہوتا رہا چھٹی صدی کے اخیر میں بہریت المقدس اندے نے محمد یون کو دیدیا اور
نصاریٰ پر بڑے بڑے جہاد ہوئے

صفحہ ۹۷-۹۸ صفحہ ۹۹ تک نصاریٰ کی کتابوں سے ان لڑائیوں کا بیان ہے
صفحہ ۹۷ سے صفحہ ۹۸ تک مسجد بیت المقدس کی خوبی اور خوش نمائی اور اسکے برکت کے مقام
بیان ہے

صفحہ ۹۸ سے صفحہ ۹۹ تک یہ بیان ہے کہ نصاریٰ اور یود کو بھی اقرار ہے کہ یہ مسجد نبی اصلی جگہ پر ہے
صفحہ ۹۸ سے صفحہ ۹۹ تک شہر یروشالم کو مدرسوں اور درویشوں کے تکیوں کا اور برکت کو مقام کا بیان ہے
صفحہ ۹۹ میں شہر بیت اللحم کا ذکر ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے
صفحہ ۹۹ سے صفحہ ۹۹ تک شہر حبرون کا ذکر ہے جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا
مزار پاک ہے

صفحہ ۱۰۰ اور ۱۰۱ میں یہ بیان ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک خنام کے فتح ہونے
سے پہلے شہر حبرون تمیم داری رقم کو عنایت فرمایا
صفحہ ۱۰۰ سے صفحہ ۱۰۱ تک جناب موسیٰ علیہ السلام کے مزار پاک کا اور حضرت شمویل
علیہ السلام کے مزار پاک کا بیان ہے
صفحہ ۱۰۵ سے صفحہ ۱۰۸ تک لبنان پہاڑ کا بیان ہے کہ محمدی اولیاؤں نے وہاں بڑے
بڑے فیض پائے

صفحہ ۱۰۹ سے صفحہ ۱۱۰ تک اون محمدی بادشاہوں کا ذکر ہے جنہوں نے شہر یروشالم
اور شہر حبرون کی خدمتیں کیں اللہ تعالیٰ نے شہر یروشالم کے حق میں فرمایا تھا
کہ میں تمہوں کی دولت بانی کے بہاؤ کی طرح یہاں لاؤں گا یہ وعدہ خوب طرح پورا ہوا
صفحہ ۱۱۰ سے صفحہ ۱۱۲ تک اول اسرائیلیوں کا ذکر ہے جو دین محمدی میں داخل ہوئی اور پیغمبر کی بشارت کو موقتہ
شہر بیت المقدس میں اور ملک شام میں امن و امان سے بستی ہیں
صفحہ ۱۱۲ سے صفحہ ۱۱۳ تک ذکر ہے کہ اللہ محمدی اولیاؤں کو مسجد بیت المقدس میں بڑے بڑے برکتیں دکلائی

اطلاع یہ کتاب کا خاص واسطے اہل علم و ادب کی ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَا لَهُ شَاكِرِينَ إِلَّا يَهْدِيَ اللَّهُ الذُّلَّةَ أَجْمَعِينَ

الحمد لله والمنة کہ حضرت ارحم الراحمین کے فضل و کرم سے کتاب مستطاب

بشائر محرمی

تالیف شریف عالم نبیل و فاضل جلیل حافظ قرآن خادم صد جہاد
مولو حاج خواجہ عبدالغفور صاحب کتب و تصانیف و علوم کے
ذیشان و آفاق الشریف جو آپ نے اولاد کے لئے نشان اور راہ راست
کے لئے نشان و درخشاں عیسیٰ کر تے و نشان کر تے
وہ لوگ اور انبیاء و نبی ہر اہل کی صحیحہ
اللہ میں جو ائمہ و بزرگ انبیاء و
نبی اکرم اور انجیل مالک

کتاب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش خبر یا ان لم یمن —

بقام لکھنؤ محلہ فراشتخانہ وزیر گنج تارک یکم ماہ محرم سنہ ۱۲۸۵ ہجری

مطبع حسینی اشاعتیہ حسین سید عابد علی کے ساتھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آئی شکر تیری نعمتوں کا	شری اس بی نہایت جتنو کا	ادا ہو سکے دلی کہن پائے	کہ دی اپنی محبت ہر محلو کو
محمدؐ کو سکھایا تو فی قرآن	دیا رحمت سی ہر گھو اسیر ایمان	محمدؐ میں آئی تیری بند	تیری پیغام کی پہونچا اتوا
اکیلا تو فقط سچا خدا ہی	سبھو نکو تو ہی نی پیدا کیا	کوئی ہرگز تیرا ٹکرا نہیں	کوئی بیٹی کوئی بیٹا نہیں ہے
علامی کا تیری سبب میں	پیغمبر اور امام اور سب	تیری رحمت ہی یہ ای	کہ جبرائیل کو بھیجا زمین پر
کہ وہ قرآن محمدؐ کو سکھایا	محمدؐ ساری عالم کو دروین	خوشی جنت کی مومن کو	عذاب و سزا دے منکر کو دروین
محمدؐ کو جو کچھ تو نے سکھایا	انہوں نے جن بشر کو سنایا	تیری پیغام خلقت کو	ہزاروں جن بشر ایمان
دیا تو ہی نے یارب ہر گھو ایمان	بڑی تیری نشانی ہی یہ قرآن	محمدؐ نے مذہبی تہذیب	کتابوں کی کئی تہذیب
تیرا لکھو کسی بھی شخص کو	کہ انوں سے سنی بنیوں کی	تو ہی نی اوں کو یہ	تو ہی نی آپ نہیں سب کو
نشانی منکروں کی جبکہ انکی	نشانی اور اک تو نی دیکھا	محمدؐ نے دعا کی جبکہ	کئے شب چاند کی دوکری تو
ہوا اور ایک ٹکڑا دوسری	بخوبی صاف دیکھا منکروں	پہراؤں ٹکڑوں کو تو ہی	نمونہ اپنی قدرت کا دکھا
محمدؐ کو بلایا آسمان پر	دکھائیں قدر میں تیری	آئی تو نی باتیں کہیں	خود اور تیرا میں فرض کروں یا نہ
آئی تو فی دی عیسیٰ کو کھیل	کیا ساتھ انکی ہر دم	تیرے حکم سے مردے	جلا گئے اچھی بہت کو کھیل
نبی عیسیٰ میں ای رب تیری	تیرے پیغام کے پہونچا اتوا	سنائی تھی آئی تیری	تیری ہی حکم کی کرتے ہی
یہ تھا اندر ہر دلوں کی	کہ انسانوں کے	کوئی دیوانہ تھا	کوئی ہو جب حکم تیری
تو عیسیٰ نے بہت یوں دیکھا	پڑا دیو کی دلیں	کہ ان میں سے	وہ انسانوں کی

محمد کی جو امت میں پہلے کچلے رہتی ہیں یوں لگا وہ تو ہی تاثیر اونی ڈالتا ہی نمونہ اونیں علی کی عیان آئی تو نے علی کی کو بچا یا خود اپنی باتیں موسیٰ کو سنائیں وہ بادل خوب جھبھتسی گرجے لگا اپنی پہاڑ اوٹھا دھواں پہر اپنی تہہ فی تن لکھنے کی ٹوٹیں تیرا پیغام جب بھی بھیجے سنگر نہ جب قارون کی موسیٰ کو مانا جو سچوں بادشاہ لڑنی کو آیا	ہوا اونپر جو تیر افضل شامل تیری ہی حکم سی ایسی ب اکبر جہاں تاثیر جتنی چاہتے ہی نہیں کچھ حاجت شرح بیان اور اپنی پاس نہیں نہ رہا اور اپنی قدر تین سکود کہان تو ساری لوگ ب دیر دینے اگر خود اوس کہہ پر اللہ اوترا ہوا کرتی رہیں پہر نہیں پائیں ہوا فرعون تیرا صاف منکر زمین میں اوسکو تو ہی دہرا	تو قبر و زمین پہلائی ہیں نور یہ ارواح نہیں اونظر و زمین آنکی شفاف کوٹری اور اندہی کو دینا جو تہی علی کے دشمن جب آئی آئی تو فی دی موسیٰ کو تورا اگسا کالی آئندہ کو خوب ہی بلند آواز تو نائیکی آئی نشانی اپنی آنی کی دکھائی تو خوج داؤسی یارب بولتا تھا اوی اور اوسکی سبب جو نکولیکے عالمی جیباؤسی لڑنی آئے جو عوج بر عشق لڑنی کو آیا خدا کا حکم تہا رو تم ان کو کرو قتل اوسکو یہ حکم خدا آئی دی ہیں عشق کا کل عنایت کی محمد مصطفیٰ کو ابو بکر اور عمر عثمان علی کا ملین انکو موسیٰ ہم خاک شفا کو جگر شیطان کا یارب ک کر یہ دل تہر لیمانی بنادے آئی تو ہی ہی ہرشی بہ قادر رہی ہمیر نگاہ سید الشرف و عا داؤ کو تو نے سکھائی	اگر امت سی ہی آنکی منہ جھوٹا تو ہی نے ہی عجب تاثیر کی تو اونی روح سی ہی کام لیتا ارادہ قتل کا جب جی میں لگا شریعت کی بتا دھی صاف ہر بات چمک بجلی نے خوب پی کی گہائی جلالی نشان خالق فی دنیا شریعت اپنی موسیٰ کو بتا گیا اور اپنی دشمنوں کو تہلستانا دیکھو یا تو فی سبب یا میں نے ہو موسیٰ کی تلوار موسیٰ کو آئی تو نے اوسکو بھی مٹا یا یہ گرز کا فروں پر رحم کجھو بیان یہ جا بجا تورا کہ ہو تیری ہی عشق میں دیار جی ل تمامی انبیا اور اولیا کو رہی دلمین ہمیشہ تو پہلا مدنید دلمین سمجھیں کر ملا کو ہمارے دل کو یارب ک کر ہمیں یوں کی پسند سی چھوڑا دل و روح اور تن کو کر دی ہر دل در جان میں نہ روح لطف کہ سیری روح ہی خالی کی پنا
---	---	--	---

الہی پناہ پیا سا ہم کو کرو کہ	مجر کا دل و نین عشق بہر کہ	محسب فی موسیٰ کہ بہن ہم	دم ابراہیم کا ہر دم بہر شہن
الہی یہ بڑی نعمت ہی تیر کہ	کہ ہم کو کر دیا امت میں لگی	خبر توراہ میں جلی سنا می	صفت موسیٰ کو اذنی تائی
کہ ایسا اک نبی قائم کرونگا	کہ ہو دیکھا وہ موسیٰ کی حکا	کلام پیامین اولوں کی سنو	سنا دیکھا تمہیں وہ میری تہن
پھر اس طلب کو اگی بڑی کہو	پتا او کی شریعت کا بتایا	کہ اپنی میں کرونگا تیر تلو	لہو سی تیر میری گلی سار
عدالت اتہ سی اپنی کرونگا	اور اپنی و نینوں کو نگاہ لا	نبی داؤد کو ای رب کہ	زبور و نین بشارت و کی دیکر
کہا تو فی زبور میں ب گاؤ	خوشی میں آوا اور بھلی بجاو	کہ ایسا بادشاہ آتا سی دل	کہ مظلوم کو دیکر دیکھا جو شل
کہ لگا ظالموں کی ٹکڑی ہے	بجاو پہلی غشی شیون کی دنگی	خدا کی طالبو تم خوش ہو	خدا کا ذکر جب سنی گنگی
پتی پھر سب بتا شی عیا کو	کیا مشتاق سار نبی کو	پتا کہ کا دیکر اور عرب کا	کیا فرحت سی دل غمو کا
کہ اک سو گہنی میں وہ لوگی گا	وہ کو نپل کھڑ حسنہ چلیگا	دین خ شکست نہرین ہاؤن	شکستہ باغ جنگل کو بناؤن
او گاؤنگا صنوبر اور شہاد	بیابان ہو گی خوش اور شہاد	پتا یہ اولیٰ امت کا بتایا	صحیفوں اور زبور و نین یا
کہ وہ بیت المقدس میں ہے	بڑی ذوق وہ اس جہد کو ہے	سلیمان نی جو تھی مسجد بنا	وہ اگر بیت پرستوں گری
یہ شہرین و نیکی ویران بر باد	او کھیر چائیگی ان سب کی گناہ	کسی ہو گی یہ مسجد بہر نہر باد	خدا والی دین او میں بادشاہ
زمین نام کی وارث وہ ہو	بہن کی ملک میں میری ہو	وہ ہیں اللہ کی مقبول عباد	سدا ذکر خدا میں خوش رہے
وہ ہر ہر ملک میں ہو ونگی آباد	بہن کی رب کے تعریف و نین	محمد کی یہ امت ہو وہ مہوم	کہ ہر امت میں تجھی انگی جی ہوم
کرین کہ میں شکر اس کا دیا	محمد کی ہیں امت بنا دیا	بشارت جنگی عیسیٰ کی تھے	پتی سب رشتان لگے تھے
سنا عیسیٰ نے وہ وعدہ جو	وہ وعدہ صاف بتلایا انوں	کہ ایتیں اس سر میں ہیں	مگر تم سی نہیں اڑھہ سکین
وہ سچی روح والا جبکہ آوے	وہ سچا ہی سب بتا دے	میری تعریفہ اگر کریگا	تمہیں آئندہ کی خبر دے
نہیں اپنی طرف سے کچھ کیگا	کہیگا وہ وہی کچھ سنی گا	کیا پہلی ہی میں نے خبر دار	کہ آتا اسن لگا اب شہر دار
الہی شکرت تیری نعمتوں کا	محمد کی ہیں امت میں کھا	محمد پر اوتارا ایسا قرآن	جو ہی رسی کتابوں کا کھانا
جو دی موسیٰ کو یارب تورا	عیان آمین ہوا وہی ہر بات	یہی کہتا ہر قرآن و توراہ	کہ مانو اپنے خالق کی ہر بات
خدا کی عشق سے تم مغمو ہو	بتوں کو اور بتجانوں کو توڑو	صحیفوں میں تہنیں شہادت	وہی قرآن سکود کہائیں
کہا جو اشعیا اور آرمیا سی	وہ سب کہلا دیا بند و نکو	صفای وح کی اور دلی پاکی	جو کچھ نبیل میں عیسیٰ کی دہی
دلایا یاد پھر قرآن میں سکود	جو وعدہ تھا کہ نبلا دیکھا	نہیں تھا جو کچھ عیسیٰ نے بتایا	وہ سب کچھ تو فی قرآن میں

اتھی لای ہین ہم سب پر ایمان
 تیرے جبریل پر لاکھ ایمان
 فرشتی موت کی تو بھیجتا ہو
 بچاتی ہین ہین یوں ذکی منہ سے
 جیتیری تخت کو اللہ میرے
 اتھی خوش کے سایہ میں اپنے
 دکھا دی لکھو اپنا نور یارب
 بدیعین و حکو تو ڈال دیگا
 اتھی فی حشر اور آخرت کی
 وہی سب لکھو یا قلم سی
 کسیکو دوزخی تو نی بنایا
 کسی طاقت کہ یارب تجھ کو لے
 اتھی شر سے تو ہکو بچالی
 اتھی فوج و جالی ہو بھیلی
 تیری بند و نکو ٹھہراتی ہین
 محمد اور عیسیٰ سب ہین
 تجھی کو پوجتے ہین دل سے
 مدد بھی ہم تجھی سی تاکتی ہین
 فرشتے بدر میں جی توئی بھیجے
 اور ابراہیم و داؤد اور سلیمان
 کرین امداد اور یارب ہارون
 جناب زکریا بھی اور یحییٰ
 مدد کیو اسطی اب بھیج اللہ

ہماری سر پہ نیچیل و قلم
 محمد پارس لای ہین جو قرآن
 تیرا ہر حکم برحق ہو بجا ہو
 یہ تیری کام ہین ہاتھوں سے لکھا
 اوٹھائی ہتے ہین دم و زہن
 ہماری وح کو یارب جگہ دو
 بنا دی لکھو کوہ طور یارب
 حساب اعمال کو سب کی کا
 خبر قرآن اور انجیل ہین
 وہی سب دکھایا صاف
 اوسے ہکا کی وزخین گریا
 کہ کیون تو کیا یہ اسطر حسنے
 سراپا خیر تو ہکو بنا دے
 پناہ اللہ دی تو ہکو اپنی
 سمجھتے ہین نبی و نکو تجھ سا
 غلامی تیری سب ہم ہین بھیر
 پیہرا و رام اور سب شتی
 محمد کو وسیلہ جانتے ہین
 مدد کا حکم اب لکھو دیکھ
 مرد دیوین ہین ای رحمان
 جناب نفلس اور فریضہ
 کرین مدد و دل مردہ کو رہا
 مصیبت ہمار سی تو ہر اکا

زبورین و توراة اور صحیفی
 ہین ایمان ہو میکائیل پر
 فرشتے جو ہماری ہین جنگجیان
 تو ہی ہی تمام منی اللہ ہونگا
 مزہ ہو پس او نہیں کہ زندگی کا
 دکھا جنت ہین یا رب دبار
 قیامت میں او ہوا دیگا تو بکھو
 بہشت ایمان لو نکو تو دیگا
 اتھی تو ہمیشہ جانتا تھا
 کسیکو جنتی تو نے بنایا
 تیری بند سی ہین تو سب کا
 اتھی لای ہم ایمان تجھ پر
 محمد کی رہن مت میں ازل
 جو ہین ملکی دشمن و نہون
 تو ہی ہر مالک اور فخر سب کا
 علی اور فاطمہ اور اونکی اولاد
 اتھی شرک سی ہکو بچالی
 اتھی ہیجی روح القدس کو
 محمد اور عیسیٰ اور موسیٰ
 اور اسماعیل اور اسحاق و یعقوب
 جناب سفار یوشع جی کو
 جناب اشعیا اور ارمیا کو
 مدد کیو اسطی جز قیل آوین

اتھی ہم ہین آنکوسی لگا
 یقین ہے ہکو اسرافیل پر
 تیری ہی حکم سی ہین سر آن
 فرشتے لکھا اور انسان اجڑو لکھا
 تیرا ہتا ہو ہر دم جن سایا
 رکھ لے نی عشق میں ہر شکر
 مرنگے جلا ویا کا تو بکھو
 جو کا فر ہی جہنم میں جلی گا
 کہ پیدا اسطرح بکھو لکھا
 اسی ایمان کا رستا دکھا
 نہین جنت سے خالی ہو کوئی
 کہ ٹھہرای ہو تو فی خیر اور شر
 ہمیشہ کیو اپنا فضل شال
 بچھای ہر طرف ہین حال
 نہین ہر حکم مل سکتا ہو
 غلامی میں سی ہی ہین
 تجھی کو جیتی ہم سب ہین
 مدد کیو اسطی حکم انکوب ہو
 مدد کیو اسطی جا میں تا
 مدد کرتے رہین می محبوب
 مدد کا حکم ای اللہ ہو
 جناب نیال اور صفیہ کو
 ہنی اللہ کی شہو مال دن

جناح الیاس اور امیر	مرد دیوین ہین ای الیم	بہت ایام ان لون پر نرغا	جگر ہینا سہو دراب مگشتا
ہر اک جانب گیر ہنمون	زمین پر ہو گئی جو رستم سی	آئی محمدی عادل آبدین	نشان سب کو نکا و نساوین
محمدیونکی آنکھیں ہین	اونہیں کی راستا سب ہین	ہر اک دور تی ہن ہین	ہو اجا تا ہر اسلٹ مال
آئی عیسیٰ مریم اب دین	کے سب جالیو نکا خون	زمین پر آسمان اب تر آئین	اور پنازور دجالو نکو نکلا
نگاہ تیرسی ان سبکو دیکھین	نکات طرح سب بانیہین	علمی کی گریسی لکھیں جائیں	شیاطین الگ دین و نکلی جان
دعائیں جبکہ عیسیٰ تہہ پہلا ہین	تو سب یا جوج اور یا جوج ہین	و عا عیسیٰ یارب تجھے نکلیں	ہم اونکی تحسب آئین ہین
تو یا جوج اور یا جوج یکدم ہین	مہرین و رشتہین و خیر ہین	محمدیون کو دین عیسیٰ رت	محمد دیکھی او کی نشارت
کہہ رست و لو کو پاک کر دین	محمد کا دلوین نور بہر دین	ہم اونکی سانس پھینک جائیں	قدم چومیں او نکو نکلی ہین
الوقت و نکا جلد آوے	ہین اب نعر عیسیٰ کا کہادے	ہوئی آخرین ہم اس کے پیدا	محمد کا نہ نور پاک دیکھا
و کہادی نور عیسیٰ کا آئی	محمد دیکھی خبرین سب کی	محمد اول اور آخرین عیسیٰ	طفیل و نکے ہین زبنا
آئی بڑکتین پیغمبروں کی	ہماری دین کے سب درو	ہین فضل اور کرم ہی کر عتاد	تیری محبت یارب نہایت
محمد کا ہین ساغر پلا دی	محمد یونکا خاک پانیا دی	محمد سے نمو ہو جوالی	عذاب و نسی ہین ہی اربای
محمد کی ہین سایہ میں محفوظ	شریعت میں ہین ہم انکی	محمد کے ہین لا و فعل جتنی	عمل سب کرین ہم صدق
آئی شربت کوثر عطا کر	محمد کی محبت میں فنا کر	آئی تیرا جنت میں ہو دیدار	طفیل احمد و اولاد طہار
طفیل حاصل صحاب محمد	طفیل جملہ اجاب محمد	آئی جو دعائیں میں مانیں	کرم ہی کچھ مقبول آئین

یا اقدس تو اکیلا ہی تیرا دوسرا کوئی نہیں ہے تو ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہیگا سبکو تو نے بنایا سب
تیرے بندے اور غلام ہین تیرے سوا کسی کو ایک ذرہ پر بھی اختیار نہیں حضرت محمد تیرے
بندے اور تیرے پیغام پہونچا نیوالے ہین تو نے جبریل فرشتے کی زبانی اونکے پاس قرآن
بھیجا اونہوں نے تیرے حکم سے آدمیوں کو اور جنوں کو قرآن سنایا تیرا پیغام پہونچایا
سارے جہان کے سب لوگوں کو تیرے عذاب سے ڈرایا جو لوگ اونپر اور قرآن پر ایمان
لاے اوکو باغ بہشت کی نعمتوں کا اور تیرے دیدار کا وعدہ سنایا اونکے دلوں کو پاک کر کے
تیرے عشق اور محبت میں سرشار کیا تیری راہ میں جان دینے پر تیار کیا جو لوگ بتوں اور
پتھروں کو اقدس کا شرک ٹھراتے تھے اوکو بتوں کے چمکدے سے چھڑا کر اکیلا اللہ کا چنا

سکھایا بتوں اور بتخانوں کو توڑ دیا نصارے جو اقد کا ساجی حضرت عیسیٰ اور مریم کو اور عیسیٰ
 روح القدس کو ہراتے تھے اذکو اس کھلے شرک پاک کر کے اللہ کا اکیلا ہونا اور حضرت عیسیٰ
 اور حضرت مریم اور روح القدس کا بندہ ہونا دل کی آنکھوں سے بھایا یہودی جو حضرت موسیٰ کو اور
 توراہ کو مانتے تھے مگر حضرت عیسیٰ اور مریم کے دشمن تھے اذکو اس دشمنی سے چھڑا کر حضرت عیسیٰ اور
 حضرت مریم کا اور سب پیغمبروں کا عاشق بنایا یا اللہ اوس رسول پاک پر لاکھوں درودیں اور حمدیں
 نازل فرما اور انکی اولاد پاک پر رحمتوں کا سینہ برسیا یا اللہ حضرت عیسیٰ ہی تیرے بندے اور تیرے
 پیغام پہنچانے والے ہیں تو نے انکو انجیل دی اونہوں نے تیرے حکم سے اسرائیلیوں کو انجیل
 سنائی اور ہمیشہ کی زندگی کی راہ دکھلائی حضرت داؤد بھی تیرے بندے اور تیرے نبی ہیں تو
 انکو زبور دی اونہوں نے اسرائیلیوں کو زبور سنائی تیرے عشق و محبت کی چاشنی چکھائی
 حضرت موسیٰ ہی تیرے بندے اور تیرے پیغام پہنچانے والے ہیں تو نے تختوں پر اپنے ہاتھ پر رکھی
 نصیحتیں لکھ کر انکو دیں اور ایسی توراہ اور انوار جاری جس میں کافروں کی قتل کی تدبیریں بتائیں تو انکو
 توڑا بتخانوں کو توڑ دیا ایمان کا نور ہر طرف پھیلا یا اللہ جو جو کلام اپنا تو نے ہمارے پیغامبر
 برحق محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اتارا اور جو کلام اپنا تو نے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق
 اور یعقوب پر اتارا اور جو کلام اپنا تو نے موسیٰ اور عیسیٰ کو اور سب نبیوں کو دیا ہم اوس سب پر
 ایمان لائے ہم نبیوں کو آپس میں جدا نہیں سمجھتے ہم تیرے تابعدار ہیں یا اللہ یہ ایمان ہم کو تو ہی نے
 دیا ہو تو اپنے فضل سے ہم سب محمدیوں کو اس محمدی ایمان پر ثابت رکھ اور اپنے سب نبیوں اور
 پیغامبروں کی محبت اور تعظیم اور ادب اور اپنی سب کتابوں کا ادب اور تعظیم اور محبت ہماری دلوں میں
 قائم رکھ یا اللہ ہم تیرے فرشتوں پر بھی ایمان لائے تو نے اذکو نور سے بنایا ہو وہ سب تیرے
 خاص بندے ہیں تیرے حکم کے تابعدار ہیں تیرے حکم سے کام کرتے ہیں جب تیری مرضی آتی ہیں
 جب کیسی سفارش کرتے ہیں تیری عیبت سی ڈرتے ہیں یا اللہ ہم قیامت پر بھی ایمان لائے
 تو نے قرآن اور انجیل میں خبر دی ہو کہ تو سب آدمیوں کو اور جنوں کو اوس دن زندہ کرے گا اور
 بدن میں ڈالے گا قبروں سے اڑھا کر اگر گناہ سب سے حساب لے گا ایمان والوں کو باغ بہشت میں
 اور منکر و نکور و نیک کی آگ میں رکھے گا یا اللہ تقدیر پر بھی ہم ایمان لائے جس کے مقدر میں جو تو نے

ٹھہرا دیا ویسا ہی تو نے اوسکو بنا دیا کسیکو تو نے بہشت کے لیے بنایا کسی کو آگ کے لیے بنایا
 کسی کو ایمان دیا اور نیک کاموں میں مشغول کر دیا کسی کے دل کو سخت کیا اور اپنی یاد سے غافل کر دیا
 تیرا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں تیری حکمتوں کو تیرے سوا کون جانتا ہے تیرا دوسرا کون ہے جو چاہے
 کہ تو نے یہ کیوں کیا یا اللہ محمدی ایمان پر ہکو قائم رکھہ اور اپنے سب بندوں کو ایمان دے آمین
 بعد اسکے کہتا ہے بگڑہ گار اللہ کی رحمت کا اور اللہ کے حکم سی اوسکے محبوب خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کی شفاعت کا امیر وار عہد العزیز بن غلام احمد بن جمال الدین اللہ اوں بیگے گناہوں
 معاف کرے اور اپنی رحمت میں غرق رکھی کہ اس مائیدین ایمان کے دشمنوں نے بہت سہرا دیا ہوا
 طرح طرح کا کفر پھیلا دیا ہوا ہر پارہ یوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف کی انہوں
 نے تحاشا زبان کھولی ہر وہ وہ کفر کہ ہیں جسکے دیکھنے سے ایمان والوں کا کلیجہ سمٹھ کو آیا اور ہر وہ
 جواب میں جو ملے مسلمانوں نے حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ سے اور توراۃ اور انجیل سے
 بی اویساں کر کے کلمی کفر کے باب باب کے ایمان والوں کا دل جلا دیا ہوا ہر نیچر وں نے جو ٹہرہ موٹہ
 اپنا نام مسلمان رکھ کر فرشتوں کا اور پیغمبروں کے معجزوں کا اور قیامت میں دوبارہ سب کے زندہ
 ہونے کا اور حساب اور ثواب اور عذاب اور بہشت اور دوزخ کا انکار ہر طرف پھیلا دیا ہے
 ہزاروں آدمیوں کو بے ایمان بنایا ہوا ہر وہ لوگ جا بجا پہلے ہیں جو ظاہر میں پیغمبروں اور فرشتوں کو
 مانتے ہیں مگر وہ ایمان کی جڑ جسکے مضبوط کر نیلے لیے ایک لاکھ کئی ہزار تہی اللہ نے بھیجے اوس جڑ کے
 کہ وہ زمین و نرات مشغول ہیں کہتی ہیں کہ پیغمبروں کو اور اولیاء کو اللہ کا بندہ یہ سمجھ کر کہتے
 کہ وہ اللہ کے غلام اور ملک ہیں بلکہ بندہ کے یہ معنی سمجھو وہ اللہ کے تابعدار ہیں مگر اللہ کے
 غلام نہیں ہیں اس مقدمہ میں ایک سال چھاپ کر جا بجا پھیلا دیا ہوا ایمان والو ہر ہوا انکی ذہب
 میں نہ آئے نصاریٰ کی بات میں اور ان بے ایمانوں کی بات میں کچھ فرق نہیں نصاریٰ حضرت عیسیٰ
 کو اللہ کا بیٹا کہتی ہیں اور جو بیٹا سناؤ مند ہوتا ہے وہ باپ کا تابعدار ہوتا ہے تو نصاریٰ اس بات کی
 منکر نہیں کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے تابعدار ہیں مگر ان کو اللہ کا غلام اور ملک نہیں سمجھتی یہ لوگ فقط
 اللہ کے تابعدار کا اقرار کرتے ہیں اور غلام اور ملک اللہ کا ان کو نہیں جانتے بعض یوں دلیل لاتی ہیں
 کہ چاند کو وہ ٹکری کر دینا اور تھوڑی دیر میں ساتوں آسمانوں تک پہنچنا بندہ کا کام نہیں ہم جناب

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بندہ کیونکر کہیں یہی بات نصاریٰ یہی کہتے ہیں کہ مردہ کا جلا تا بندہ کا کام نہیں ہم حضرت عیسیٰ کو بندہ کیونکر کہیں ہاں یہ دونوں فرقے اتنا ہی نہیں سمجھتی اللہ تعالیٰ طاقت چاہے اپنے بند کی کو دی اور جو کام چاہے اوسکے ہاتھ سے لے وہ خدا کیونکر ہو گیا جب اوسکی سب طاقتیں اللہ ہی نے دی ہیں اور اللہ کے بن حکم کو ہی کام نہیں کر سکتا ہو اللہ کی بندگی اور غلامی سے کیونکر باہر ہو سکتا ہو یہ لوگ کہتی ہیں کہ اللہ کے حکم کی حاجت پیغمبروں اور اولیاء کو نہیں ہے اللہ الگ بیٹھا رہتا ہو وہ جو چاہتی ہیں کرتی ہیں جو کوئی کہتا ہو کہ اونکی شفاعت اور بھجری اور کر اجیت ظہور میں آتی ہیں جب اللہ کا اذن ہوتا ہو تو یہ لوگ اللہ کے اذن کا نام سنکر بہت کھڑکی ہیں اور کہنے والے کا گلا دباتے ہیں نصاریٰ کی طرح چرکھلا ہوا شرک انہوں نے پھیلا رکھا ہو اونکے مقابل میں وہ لوگ پہلی ہیں جو اللہ کی غفلت اور جلال کے پردہ میں پیغمبروں کے حق میں گلی بازی اور حقارت کے بولتی ہیں او پیغمبروں کی تعظیم اور ادب کو شرک اور کفر ٹھہراتے ہیں جیت سی پڑی ہو یوں بگڑے اب جاہلون کا کچھ حال نہ پوچھو وہ تو غفلت میں سرشار ہیں جس مرد اور عورت سی پوچھو کہ قرآن کیا چیز ہے اتنا تو اقرار کرتے ہیں کہ اللہ کا کلام ہو اللہ نے بھیجا ہو جب کہو کہ یہ کلام اللہ کے کسے پاس بھیجا تو کہتی ہیں یہ بات ہلکو کسی نے نہیں بتلائی بھلا بن بتائی ہم کیونکر جان لیتے ایمان کی اعظم لوگوں نے جا بجا چھوڑ دی ہزاروں آدمی ایمان کو بھول گئے یا اللہ امت محمدی پر رحم کر آمین اس زمانہ میں ہم محمدیوں پر بہت بڑا فرض لگا دیا ہو کہ اپنے ایمان کی بچانے کی تدبیریں کریں اور اللہ سے ہمیشہ ایمان مانگا کریں یا اللہ ہماری ایمان کو قائم رکھیو اور ایمان کی دشمنوں سے ہلکے چائیو آمین ای یا نوالو اللہ نے پیغمبروں کو اونکی سچائی ظاہر کرنے کے لیے بڑی بڑی نشانیاں دیں ہیں حضرت موسیٰ کو یہ نشانی دی کہ اللہ کے حکم سے انہوں نے فرعون بادشاہ کے سامنی اور اوسکی سب میروں کی سامنی اپنا عصا ڈال دیا وہ عصا اڑ دیا بن گیا اور جاو گروں نے جو رسیاں اور لٹھیاں ڈالیں تھیں اور وہ سب لوگوں کو دوڑتی ہوئی دکھلائی دیتی تھیں اون سب تھوٹو لکھو وہ عصا اڑ دیا بن کر ٹکل گیا اور بھی اوس عصا سی بڑی بڑی نشانیاں اللہ نے دکھلائیں لہا نوالوں نے بڑی بڑی نعمتیں دیں حضرت عیسیٰ کو اللہ نے یہ نشانی دی کہ اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کیا اور مان کی پیٹ کی لڑی کو اور سفید و اخ و الی کو اور طرح طرح کے بیماروں کو اللہ کے حکم سے اچھا کیا اور دیو بہوت جو انسانوں

بدین گہنسی ٹھہری تھے اور انکو اللہ کے حکم سے گھر ک جھڑک کر ہگادیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ الہ
 وسلم جو سب پیغمبروں کے سردار ہیں اور انکو اللہ نے بڑی بڑی نشانیاں دین ہیں ایک نشانی
 بہت بڑی یہ دی کہ انہوں نے اللہ سے مانگا اللہ نے اپنی قدرت سی چاند کی دھڑکی
 کر دیے ایک ٹکڑا چاند کا پھاڑکی اوہراور دوسرا ٹکڑا اوہر ہو گیا جب لوگوں نے اچھی طرح
 خوب دیکھ لیا پھر اللہ نے دو ٹوکڑوں کو ملا دیا بارہا ایسا ہوا کہ تھوڑی سے کہانی میں سکڑوں
 آدمیوں کو اللہ کے حکم سے کہلا دیا اور تھوڑی سی بات میں سکڑوں کو اللہ کے حکم سے چمکا دیا اور اللہ
 قرآن میں یہی فرمادیا کہ کوئی پیغمبر اللہ کے بن اذن کوئی نشانی نہیں لاسکتا اور یہی فرمادیا کہ اب
 ہم اور انکو اپنی نشانیاں دکھاؤ نیکی دنیا کی کنار و نہیں اور انکی جی میں تاکہ وہ پیر کلمجادی کہ یہ قرآن
 سچا ہو اسلئے عدہ کو انکیوں پورا کیا کہ جو جو خبریں آئندہ کی قرآن میں دی تھیں ان سب کا ظہور ہی
 عالم کو دکھا دیا اور امت کے اولیاء و نہیں ہر ہر وقت میں نمونہ پیغمبروں کا دکھا دیا کہ دیکھو اس
 قرآن کی راہ پر چلتی سی یہ نشانیاں اور انکو ملی ہیں جو پیغمبروں کو ملی تھیں اور پیغمبروں اور اولیاء کی
 پاک ارواح کی برکتیں اور تاثیریں جا بجا لوگوں کو دل اور روح کے اندر اور ہر طرف اللہ نے دکھا
 اللہ کے کلام کی لذتیں اور اسکے نام کی فرحتیں یا انوالو انکی روحوں نے پائیں جن کاموں کا اذن
 اللہ نے پیغمبروں اور اولیاء کو انکی زندگیوں میں دیا تھا ان کاموں کا اذن انکی پاک ارواح کو بھی
 دیدیا اور اسکے اذن کو کون روک سکتا ہر ایک بہت بڑی نشانی اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
 یہ دی کہ آپ کو ان پڑھو نہیں شہر مکہ میں پیدا کیا اور جالیش برس کی عمر تک ان پڑہ رکھا پھر جبریل
 فرشتے کو بھیجا اور انکو یہ قرآن پڑھایا اور انکو حکم کیا کہ یہ قرآن سب کو سناؤ اور اللہ کے حکم سب کو
 پہونچاؤ اللہ نے اس قرآن میں توراہ اور زبور اور انجیل کے اور اپنی سب کتابوں کی باتیں اکٹھی کر دیں
 جب آپ نے قرآن سنایا مکہ میں بہت سے بت پرستوں نے بتوں کو چوڑا اور اللہ کو بھجانا اور محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم مانا جب آپ مدینہ میں تشریف لای بڑی بڑی کتابوں کے پڑھنے والے اوس ان پڑہ
 جی سے قرآن سنکر ایمان لائے اللہ کی رحمت بڑے بڑے فیض پائے ان لوگوں نے گواہی دی
 کہ قرآن اگلی کتابوں کے موافق ہو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پتے اور نشان اللہ نے اگلی کتابوں
 صاف صاف بتلادی ہیں اللہ تعالیٰ قرآن میں ان لوگوں کی تعریف میں فرماتا ہو یحٰمدُ وَفَدَ مَلٰئِکَتُہُمْ

فی التبت سارا تو لکھا نچل یعنی وہ لوگ ان پڑھ نبی کی تابع ہیں جسکا ذکر لکھا ہوا پاتی ہیں اپنی پاس راہ
 اور انجیل میں حضرت عیسیٰ کے وقت میں توراہ اور زبور اور سب کتابیں پڑھی جاتی تھیں کیونکہ انجیل میں
 سب کتابوں کی باتیں نہیں تھیں سب کتابوں کے پڑھنے کی ضرورت تھی قرآنین اللہ نے سب
 کتابوں کا خلاصہ کر دیا اگلی کتابوں کی پڑھنی کی تکو حجت نہ رہی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 اور آپ کی امت کو اللہ نے توراہ اور انجیل اور زبور کے پڑھنے کا حکم نہیں کیا فقط اتنا حکم قرآنین بار بار
 فرمایا کہ سب کتابوں پر ایمان لاؤ و لے یقین کرو اور زبان سے بھی سب کے سامنی اقرار کرو کہ ہم قرآن اور
 انجیل اور توراہ اور زبور پر اور اللہ کی سب کتابوں پر ایمان لای ہیں اور یہ بھی صاف فرما دیا کہ جو
 لوگ کہتی ہیں کہ ہم ایک پیغمبر پر ایمان لاتے ہیں ایک سی منکر ہوتے ہیں جو یہ کہتی ہیں وہ کافر ہیں
 قرآن مجید ساری کتابوں کا خلاصہ ہے جسے اسکو پڑھاگو یا ساری کتابیں پڑھ لین اس باعث سے
 اور کتابوں کی پڑھنے کی بہت ضرورت نہ رہی یہی معنی میں منسوخ کے اللہ نے اگلی کتابوں کو منسوخ
 کر دیا یعنی اوسکی تلاوت کو موقوف کر دیا اونکے پڑھنے کی تاکید نہیں کی اکثر حکم قرآن کی وہی
 ہیں جو توراہ اور انجیل اور زبور میں ہیں مگر بعضی بعضی حکم اللہ نے بدل دیئے اونٹ کا گوشت
 توراہ میں حرام تھا قرآنین حلال کر دیا شراب پہلی حرام نہیں تھی قرآنین اوسکو اللہ نے حرام کر دیا
 اب جو کوئی بچلی حکموں کو چوڑ کر پہلی حکموں پر چلیگا وہ کافر ہوگا اگلی زمانہ میں وہی حکم مناسب تھی وہ
 اوسوقت کے لوگوں کے لیے تھے اب اس زمانہ میں یہی حکم مناسب ہیں جو قرآن اور حدیث میں
 اللہ نے بھیجے ہیں اللہ کا بندہ جسکو اللہ توڑی سی حکمت دیتا ہے وہ ایک دن بیمار کو کھتا ہے فاقہ
 کر دوسرے دن کھتا ہے کھانا کھا اوسکی دونو حکم اپنی اپنی وقت پر ٹھیک ہیں پھر اسکی حکمت
 تو بے انتہا ہے اوسکا ہر حکم اپنے اپنے وقت پر ٹھیک ہے اور سننے جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو پہلے حکم کیا کہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو پھر آخر میں قرآن میں یہ حکم بھیجا
 کہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو اگر کوئی بچلی حکم کو چوڑ کر پہلی حکم پر چلیگا اور بیت المقدس
 کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں گا کافر ہو جائیگا مگر مسجد بیت المقدس کی زیارت اور تعظیم اور ادب
 جیسا تھا ویسا ہی قائم رکھنا فقط اوسکی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم اللہ نے موقوف کر دیا
 جب تک آپ مکہ میں رہے اللہ کا حکم تھا کہ کافروں کے ظلم پر صبر کرو جب آپ مدینہ میں تشریف لے گئے

اللہ قرآن حکم کیا کہ کافروں سے لڑو اور انکو قتل کرو اللہ مالک جسوقت جو چاہی حکم کرے بعضی
 بعضی آیتیں اللہ نے قرآن میں آپ پر او تارین پہراون آیتوں کے قرآن میں پڑھنے کا حکم موقوف
 کر دیا قرآن میں ملاکر وہ پڑھی نہیں جانی اون آیتوں میں سے ایک یہ ہے الشیخ و لیثیخہ اذا زینا
 فادجوہا یعنی بوڑھا اور بڑھیا جب زنا کریں تو اون دونوں پر پتہ ادا کرو یعنی پتہ روک کی جگہ
 کر کے انکو قتل کرو اس آیت کا پڑھنا اللہ نے موقوف کر دیا مگر عمل باقی رکھا جو مرد یا عورت
 بڑھا ہوتا تھا اور زنا کرتا تھا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اون پر پتہ ادا کا حکم دیتے تھے مگر اس آیت کو
 آپ قرآن میں نہیں پڑھتے تھے اسی طرح حدیثوں میں بعضی حکم اللہ نے پہلے بھیجے پھر دوسرا حکم بھیجا
 حکم موقوف کیا جب تک آپ مکہ میں رہے ظہر اور عصر اور عشا کی دو دو رکعت فرض تھی جب
 مدینہ میں تشریف لائی الن تین نمازوں میں دو دو رکعتیں اللہ نے بڑا دین چار رکعتیں فرض کر دیں
 مگر سفر میں وہی دو رکعتیں رکھیں اور مغرب پہلی ہی سے تین رکعت تھی اور فجر دو رکعت تھی
 اور بہت کام ایسے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کہی یا اونکا حکم کیا پھر آخر میں اس
 کام کو چھوڑ دیا اوسکی جگہ پر دوسرا کام کیا اور پہلے کام کو منع نہیں فرمایا اس میں یہ اشارہ ہے
 کہ پہلی کام کو بالکل موقوف کرنا منظور نہیں اگر کوئی کرے اوسکو منع مست کر دیکونکہ اللہ کے رسول
 نے منع نہیں کیا پہلی آپ نے فرمایا تھا کہ جب آگ کی پکی کوئی چیز کہاؤ وضو کر لو پھر آپ نے کہنا کہا یا
 اور وضو نہیں کیا اور نماز پڑھی پہلا حکم موقوف ہوا مگر بعض بعض آپ کی خادم وضو کرنے کو بہتر سمجھتی
 تھے پہلے آپ نے فرمایا تھا کہ جب جنازہ دیکھو تو اوٹھ کھڑے ہو آخر کو ایک بار جنازہ چلا گیا اور آپ
 بیٹھے رہے اور نہیں اٹھے پہلا حکم موقوف ہوا بعضی بعضی آپ کے خادم سمجھتی تھے کہ اب تا کہ
 نہ ہی مگر اوٹھ کھڑا ہونا بہتر ہے آپ کے بہت خادم ایسی ایسی جگہ پر چلنے پر عمل کرتے تھے اوسکو
 افضل اور بہتر جانتے تھے اور اگر کوئی پہلے فعل پر عمل کرتا تھا اوسکو منع نہیں کرتے تھے حضرت عبد اللہ
 بن مسعود رحمہما جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص خادم تھے اونکا عمل اسطرح تھا کہ نماز میں
 شروع کیوقت ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور رکوع میں جاتے وقت اوڑھ کوع سے اوٹھتے وقت ہاتھ
 نہیں اٹھاتے تھے اور بسم اللہ پکھی سٹیٹے تھے اور آمین ہی چمکی سے کہتی تھے اور عید کی نماز میں
 پہلی رکعت میں تین تکبیر و نکا اور دوسری رکعت میں تین تکبیر و نکا اونہوں نے حکم فرمایا اور ترکی

تین رکعتیں پڑھتے تھے اور تیسری رکعت میں رکوع سے پہلے دعائی قنوت پڑھتے تھے کوفہ کے
لوگوں نے حضرت علی سے اور عبد اللہ بن مسعود رضی دین کی تعلیم پائی ہے امام ابو حنیفہ کا اور
اونکے استاد و نکاحیھے قول تھا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری فعل یہی ہیں تب تو
عبد اللہ بن مسعود رضی نے ان فعلوں کو اختیار کیا ہو مگر وہ عبد اللہ جو حضرت عمر کے بیٹے تھے وہ رکوع
میں جاتے وقت اور رکوع میں اڑھتے وقت یہی ہاتھوں کو اڑھاتے تھے عبد اللہ بن مسعود فی کسبی
اور کوفہ میں منع نہیں کیا امام محمد جو امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہیں انہوں نے اپنی موطا میں عید کی تکبیر و تکبی
مقدیمہ میں لکھا ہے کہ ابو ہریرہ رضی نے پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہیں دوسری رکعت میں
پانچ تکبیریں کہیں امام محمد لکھتے ہیں کہ تو جس پر عمل کرے وہ اچھا ہے اور ہماری نزدیک افضل بات وہی ہے
جس کو عبد اللہ بن مسعود رضی نے روایت کیا ہے اب اس انداز پر کوفت میں بعضی یوں سمجھتی ہیں کہ اگر
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فعل آخر میں چوڑ دیا اگرچہ منع کیا ہو وہ فعل معاذ اللہ حرام ہو گیا اور
بعضے کہتے ہیں کہ یہ فعل آپ کے نہیں ہیں حدیث والوں نے آپ پر تین جوڑیں ہیں اور جنہوں نے
بالکل ایمان چوڑ دیا وہ کہتی ہیں کہ یہ فعل آپ کے ہیں تو یہی معاذ اللہ ہو سکتا ہے کہ جب ہمارے
اماموں نے کیا تو ہو سکتا ہے کہ یہی ایمان والو جو بات آپنی فرمائی اور جو کام آپنے کیے یا آپ کے
وقت میں ہوا اور آپ نے منع کیا آپ کے بعد وہ حکم کی طرح بدل نہیں سکتا کیونکہ آپ کے بعد
کوئی نبی نہیں آیا پس عبد کا دوسرا حکم آوے اور پہلا حکم موقوف ہو جاوی اگر کوئی کام ایسا ہے کہ
آپنے اسکی تاکید نہیں کی اور آپ کے بعد لوگوں نے چاہا کہ یہ کام اگرچہ درست ہو مگر بہت ضرور
نہیں سمجھ کر اسکو کیا اور اسکا رواج جاتا رہا تو رواج نہونے سے وہ کام معاذ اللہ درست نہیں
ہو گیا بلکہ جو کوئی اسکو پھر رواج دیوے اسکے لیے یہ بشارت ہے کہ ہماری رسول پاک صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ جسے میری سنت کو زندہ کیا اسنی مجھ کو زندہ کیا اور جسنی مجھ کو زندہ کیا وہ میرے
ساتھ جنت میں ہو گا یہ حدیث جامع ترمذی میں موجود ہے ہی افسوس اس مصیبت کی زمانہ میں
جس بات کا رواج نہیں ہوتا اسکو بے عقل لوگ درست کہتی ہیں اور اس کام کو جو کوئی کرے
اسکے جان کے دشمن ہو جاتے ہیں اور طرح طرح کی حقارت اور بے ادبی کے کلمی محبوب خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے فعلوں کی حق میں بولتی ہیں جن اماموں کا یہ نام لیتی ہیں وہ ہمیشہ اس کفر اور

بنی ادینی کے مٹانے میں مشغول رہے اور بے ادبوں پر اسلام کی تلوار چمکاتے رہے امام ابو یوسف جو امام ابو حنیفہ کے بڑی شاگرد تھے ان کے سامنی ایک شخص نے کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ دو سی رغبت تھی دوسرا بولا کہ مجھ کو کہہ دو سے رغبت نہیں امام ابو یوسف بولے کہ جلاؤ کو بلاؤ تلوار لاؤ یہ شخص دین سے پہر گیا اوس شخص نے کہا میں سب کفر کی باتوں سی تو بہ کرتا ہوں اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ تب امام ابو یوسف نے اوس کو قتل نہیں کیا اس وقت کی بے ادبیان اگر امام دیکھتی تو کیا کرتے اب تو آئین کی آواز غصہ کی آگ اس قدر بڑھ گئی ہو کہ پھر یونین تالش ہوتی ہو جا ہی کلمی کفر کے لوگ بکٹی ہیں اوسکو تالش کو ہی نہیں کرتا یا اللہ جس طرح اپنے رسول پاک کی ہر ہر قول اور ہر ہر فعل کی تعظیم ہمارے اماموں کے دل میں تو نے ڈالی اونکی طفیل سے ہماری دل میں ہی آپ کے ہر ہر قول اور فعل کی محبت اور تعظیم بہر دے اور بے ادبی کر نیوالوں کو تو بہ اور ایمان ثلثیت فرما آئین امام مالک سے ایک بادشاہ نے کہا کہ اب میری ساتھ چلتی میرا راہ ہو کہ اپنے تمام ملک میں حکم کروں کہ آپ ہی کی کتاب ظاہر لوگ عمل کریں امام مالک نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب چوڑا کہان جاؤں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کے لوگ آپ کی بعد جدا جدا شہر و زمین جارہے تو ہر شہر میں وہ علم ہو جو دوسرے شہر میں نہیں ہو یہ کیونکر ہو سکتا ہو کہ سب موٹا ہی عمل کریں اوس زمانہ میں سب حدیثیں ایک جگہ اکٹھی نہیں تھیں شہروں شہروں جدا جدا تھیں جہاں حدیثیں نہیں ملتی تھیں وہاں مجتہد لوگ اپنی عقل سے کچھ بات فرماتی تھے جب حدیث ملجاتی تھی اپنی قیاسی بات چوڑ دیتے تھے اسی لیے ہمارے امام ابو حنیفہ نے ہی فرمایا کہ جب تک حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ملجائی میرا قول چوڑ دیکھو امام کے بعد امام ابو یوسف اور امام محمد کو بہت حدیثیں ملین اوپر عمل کیا اور قول و ستاد کا چوڑ دیا دوسری صدی یوں گذری بہتر تیسری صدی میں بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے تمام شہروں پر کر سب حدیثیں ایک جگہ اکٹھی کیں اور بڑی بڑی محنت اور ہائیں اور چوتھی صدی میں ابن جہان اور دارقطنی اور حاکم نے اور پانچویں صدی میں امام بیہقی نے بڑی تلاش سے حدیثیں اکٹھی کیں یہ رسم شہروں شہروں پر کر حدیثیں اکٹھی کر نیکی امام احمد بن حنبل سے نکلی ان لوگوں نے

بہت حدیثیں پائیں جو دوسری صدی والوں نے نہیں پائی تھیں جو لوگ ان کتابوں میں
 مشغول رہتے ہیں ان کو بہت بے حد دین کے کہتے ہیں اور جو ان کتابوں سے غافل ہیں
 یا ان لوگوں کی تحقیق کو معتبر نہیں جانتے ان کا وہی حال ہے جو جابر بن عبد اللہ بن عمر
 رحمہ اللہ علیہ نے فتوحات میں لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ لوگ اچھی طرح سنیں
 جب علم کو حدیث کے ساتھ طلب کریں گے پھر جب علم کو بغیر حدیث کے طلب کریں گے اس وقت
 بگڑ جائیں گے سبحان اللہ امام کے دل پر اللہ نے آخری زمانہ کی اس مصیبت کا حال کہو لڑ رہا تھا
 اسی ایمان والوں حکموں کو اللہ نے منسوخ کر دیا یا اپنے جس کلام کی تلاوت موقوف کر دی اس کی تعظیم کو گنہگار
 موقوف نہیں کیا قرآن شریف کی وہ آیتیں جبکہ حکم موقوف کر دیا یا وہ آیتیں جن کی تلاوت موقوف
 کر دی ان آیتوں کی تعظیم جیسی تھی ویسی ہی ہو اس طرح توراہ اور زبور اور انجیل کے اور اللہ کے
 سب کتابوں کی تعظیم جیسی تھی ویسی ہی ہو ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار یہودیوں کے مدرسہ
 میں تشریف لیگئے ان کے قائل کرنے کے لیے توراہ منگو ای جب توراہ آئی جس سند پر آپ بیٹھے
 اس کو الگ کر دیا اور توراہ کو اوپر رکھا اور فرمایا میں ایمان لایا تجھ پر اور اوپر جسے تجھ کو اقرار ہے
 سنن ابوداؤد میں موجود ہے اگرچہ ان کتابوں میں یہودیوں اور نصاریوں نے کہیں کہیں گمشدہ کر دیا
 تھا مگر اصل کی تعظیم اللہ نے باقی رکھی حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے توراہ کی تعظیم کی اسی
 افسوس ملک ہند کے کچھ ملا جا بجا لوگوں کو بھکاتے ہیں اور منسوخ کے یہ معنی بتلاتے ہیں کہ یہ کتابیں
 معاذا اللہ رد ہو گئیں رد ہی ہو گئیں پہاڑ کرہنیک دینے کے قابل ہو گئیں یا اللہ اپنی فضل و کرم سے
 محمدی دین کو ملک ہند میں پھیلادی آمین ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فی احوال ان کتابوں
 کے دیکھنے اور پڑھنے سے منع فرمایا تھا کہ ایسا نہ ہو اور نصاری اور ملکا مطلب سمجھا کر ایمان والوں کو
 بھکادیں پھر آخر میں اپنی اذن دیا اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کا احوال بیان کر دیکچہ حرج نہیں حضرت
 عبداللہ جو عمر بن عاص کے بیٹے تھے انہوں نے آپ کے اذن سے توراہ پڑھی اور
 اصحابوں کے شاگرد و شاگردین دہب ابن مسننہ ان کتابوں کے بڑے جاننے والے تھے ان کتابوں
 باتیں ان کی زبانی حدیث والوں نے بہت کہی ہیں ابن قتیبہ بہت بڑی عالم تھے وہ بھی توراہ
 اور انجیل سے خوب واقف تھے ابن خلکان نے لکھا ہے کہ کمال الدین موسیٰ ابن یونس بن

بن محمد شافعی جو چہٹی صدی میں تھے اور حنفیہ جامع کبیر کے مسئلے مشکل احیٰ طرح حل کر دی تھے
 اور تفسیر اور حدیث میں بھی خوب دخل رکھتے تھے اور بہت بڑے عالم تھے اور نسے یہود
 اور نصرانی تورات اور انجیل پڑھا کرتی اور وہ ان کتابوں کا ایسا مطلب بیان کرتے تھے کہ یہود اور
 نصاریٰ اقرار کرتے تھے کہ ہکو ایسا اور کوئی شخص نہیں ملتا جو انکی طرحی ان کتابوں کا
 ایسا صاف صاف مطلب بیان کرے ابن خلکان لکھتی ہیں کہ میں نے انکو موصول میں
 میں دیکھا ہے اور کئی بار انکے پاس گیا ہوں مولانا عبد الرحمن جامی رحمہ اللہ فیہ النہد میں
 لکھتی ہیں کہ ابوبکر و راق جو بڑی بزرگوں میں ہیں اور امام ابو عیسیٰ ترمذی کے مامون ہیں انہوں نے
 تورات اور انجیل اور زبور اور آسمانی کتابیں پڑھی تھیں مولانا عبد الرحمن چشتی رحمہ اللہ فیہ
 میں لکھتی ہیں کہ میر سید جعفر مکی جو حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلی رحمہ اللہ کے خاص مرید اور
 جانشین ہیں بہت سے اولیاء و نکو اور انہوں نے دیکھا اور تورات اور انجیل اور زبور اور قرآن
 اور بہت سے صحیفے انہوں نے پڑھے تھے امام محمد جو امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہیں سیر کبیر میں
 جہاد کے بیان میں لکھتی ہیں کہ مسلمانوں کو جب کافروں کا مال لوٹ میں مجاوی اور اوسین کوئی
 کتاب ہو اور معلوم نہ ہو کہ اس میں جو لکھا ہے تورات ہے یا انجیل ہے یا زبور ہے یا کفر ہے تو اسکو کافروں
 ہاتھ پہنچانا چاہیے ایسا نہ ہو کہ وہ اسکی باعث سے گمراہ ہوں اور یہ شخص اسکے کفر پر اڑجانی کا
 سبب ہو جائی اور کسی مسلمان کے ہاتھ نہ پہنچی ایسا نہ ہو کہ وہ مسلمان اسکو کافروں کے ہاتھ
 پہنچے اور اسکو آگ میں جلانا بھی چاہیے کہ شاید اوس میں کچھ اس کا ذکر ہو یا اس کے کلام میں سے
 کوئی چیز ہو اور آگ میں جلانا بے ادبی ہے دیکھو جس صورت میں معلوم نہ ہو کہ تورات اور انجیل
 ہے یا کوئی کفر کی کتاب ہے یعنی ان حرفوں کا کوئی پچاننے والا نہ ہو تو امام محمد نے بے ادبی سے
 منع کیا کہ شاید اس کا کلام ہو اور یہی سے منع کیا کہ شاید کفر کی کتاب ہو افسوس اسوقت
 میں لوگ تورات اور انجیل سے بڑی بڑی بے ادبیان کرتے ہیں اور کافروں کی مذہب کے کتابیں
 شہروں شہروں میں بچ رہے ہیں پھر جانتے ہیں کہ ہمارے ایمان میں ذرا بھی خلل نہیں آتا امام مالک
 کے موطا میں ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ چوئی قرآن کو مگر ایک شخص
 یعنی جو بے وضو ہو وہ قرآن کو نہ چوئی اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر غسل واجب ہوتا تھا

ہوسوقت آپ غسل سی پہلے قرآن نہیں پڑھتے تھے اسی پر قیاس کر کے حنفی علماؤں نے توراۃ اور انجیل
 کا بھی بے غسل پڑھنا اور بے وضو چھونا منع کر دیا مضمرات میں لکھا ہے کہ غسل کی حاجت میں
 اور عورت کو حیض کی حالت میں توراۃ اور انجیل اور آسمانی کتابوں کا پڑھنا مکروہ ہو ورنہ فقہاء
 کی شرح رد المحتار میں مولانا محمد امین شامی رحمہ اللہ لکھتی ہیں کہ عورت حیض کی حالت میں
 قرآن نہ پڑھے اور قرآن کے مانند ہو توراۃ اور انجیل اور زبور اور مولانا سید احمد طحاوی
 رحمۃ اللہ علیہ در مختار کی شرح میں لکھتی ہیں کہ غسل کی حاجت میں اور عورت کو حیض کے
 حالت میں قرآن کا پڑھنا اور چھونا منع ہو اگرچہ قرآن کا ترجمہ فارسی میں بھی لکھا ہو یہی قول بہت
 صحیح ہے بحر الرائق میں لکھا ہے کہ قرآن فارسی بولی میں لکھا ہو تب بھی غسل کی حاجت میں
 اور عورت کو حیض کی حالت میں اوسکا چھونا حرام ہے اس بات پر سب کا اتفاق اور ایک ہے اور
 علماؤں نے فرمایا ہے کہ تفسیر اور فقہ اور حدیث کی کتابوں کا چھونا بھی اس حالت میں مکروہ ہے
 کیونکہ یہ کتابیں قرآن کی آیتوں کی خالی نہیں اور قرآن کے مانند ہے جس قدر بدلائن ہیں گیا توراۃ
 اور انجیل اور زبور میں سے مولانا سید احمد طحاوی رحمہ اللہ دوسری جگہ یوں لکھتی ہیں کہ غسل کی
 حاجت میں اور عورت کو حیض کی حالت میں توراۃ اور انجیل اور زبور کا پڑھنا مکروہ ہے
 کیونکہ سب کا امام اسد کا ہے اور جس جگہ بدلائم ہو وہ جگہ معین نہیں ہر فائدہ یعنی معلوم نہیں
 کہ کس جگہ بدلائم ہو تو سب کا ادب کرنا چاہیے ہاں جس جگہ صاف معلوم ہو جاوی کہ یہود
 اور نصاریٰ کا جعل ہو کوئی کفر کی بات ہو اوسکو کس وقت پڑھنا چاہیے اوسکا کیا ہاں ذکر نہیں پھر
 لکھتی ہیں کہ عینی ترجمہ کی شرح میں یقین کر کے لکھا ہے کہ اس حالت میں ان کتابوں کا پڑھنا حرام ہے
 اور ذخیرہ میں لکھا ہے کہ ان کتابوں کو بے وضو چھونا چاہیے اسی ایمان والو اگلی خفیون کا یہ کلام
 ہے جو تھمے سنا مولانا محمود عینی خفیون میں بڑے تحقیق والوں میں سے ہیں جنہوں نے صحیح بخاری کی اور
 ہر ایہ کی شرح لکھی ہے اسی افسوسناکری وقت میں جو حنفی کہلاتے ہیں انہیں یہ بات مشہور ہے کہ
 کتابیں بالکل دینا سے اڑتے لیکن اور یہ جواب ہیں یہ دوسری کتابیں ہیں جو ٹھہ موٹھ اڑکا
 نام توراۃ اور انجیل رکھ لیا ہے یہ سمجھ کر ان کتابوں سے بڑی بڑی بے ادبیان کرتے ہیں یا ابتر
 کووی ہوئی عظیمین ہم سب مسلمانوں کو عنایت فرما آمین بات آئی ہے کہ ان کتابوں میں بی یانوں

بہت گھٹا و بڑا دیکھا ہو اور ترجموں میں تو اور بھی زیادہ خرابیاں ڈالیں ہیں بہت جگہ یہ کیا ہے کہ ایک لفظ کے دو معنی ہیں جو معنی وہاں کہلے ہوئے ہیں وہ معنی نہیں لکھی اور جو معنی وہاں کسی طرح نہیں بن سکتے وہ معنی لکھ دے مطلب بگڑ گیا اصل عبرانی سے یہ ہمیدہ گھلتا ہے کچھ عقل والوں کو چاہیے کہ ان کتابوں کو نزدیک میں کہ انکو معلوم ہو گا اگر اسان اصل ہے اور کہاں جعل ہے مگر چاہیے کہ ان کتابوں کو ادب کے اوتھاوین تعظیم سے اونچی جگہ رکھیں اللہ کی کتابوں سے بے ادبی کرنا بے ایمانوں کا کام ہے اور خنکی عقلیں کپی ہیں انکو ضرور ہے کہ ان کتابوں کا مطلب خوب طرح تحقیق کر کے پادریوں کو قائل کریں پادری کہتی ہیں کہ معاذ اللہ تین خدا ہیں اور توراۃ اور انجیل اور انجیل میں اول سے آخر تک یہی بیان ہے کہ اللہ اکیلا ہے اور کا دوسرا کوئی نہیں اور اسکی آگے سب سے اختیار ہیں ہمکو لازم ہے کہ اللہ کا اکیلا ہونا اور حضرت عیسیٰ اور سب پیغمبروں کا بشارت ہونا توراۃ اور انجیل سے ثابت کر کے پادریوں کو دکھلا دیں اور محمدی بھائیوں کا ایمان تازہ کریں پادری لوگ قرآن کی ضد کے مارے کہتی ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر کسی کتاب میں نہیں ہے ہم پر فرض ہے کہ توراۃ اور زبور اور صحیفوں سے اور انجیل سے محمدی بشارتیں جمع کر کے پادریوں کو سرنیچا کریں انہیں کا لکھا ہوا انکو دکھلا دیں اور محمدیوں کا ایمان پکا کریں اس طرح ہمکو لازم ہے کہ قرآن اور یث میں جو جو تعریفیں حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ کی اور سب پیغمبروں کی ہیں اور سکو بھی سب کے سامنی بیان کیا کریں اور جو جو ٹھے مسلمان اللہ کے پیغمبروں کو اور اللہ کی کتابوں کو برا کہتی ہیں انکو سب کافروں سے بدتر سمجھ کر انکی سایہ سی بھاگیں اور جو لوگ فرشتوں کی اور قیامت اور بہشت اور دوزخ کے منکر ہیں انکو بھی سب کافروں سے بدتر سمجھ کر انکی بھاگیں کیونکہ جو پہلے مسلمان تھے پھر کافر ہو گئے وہ سب کافروں سے بدتر ہیں یا اللہ ہمارا ایمان بچاؤ آمین ای ایمانوالو حضرت موسیٰ کی توراۃ اور حضرت داود کی زبور اور حضرت اشعیا اور حضرت ارمیا اور حضرت حزقیل اور حضرت دانیال اور حضرت زکریا کے صحیفے یہودیوں کی پاس عبرانی زبان میں موجود ہیں اور نصاریٰ کی پاس یہ کتابیں ہیں اور انجیل بھی ہے انجیل عبرانی کی کیا ہے ہو اور اسکا ترجمہ یونانی زبان میں پہلا ہوا ہے اور ان سب کتابوں کی ترجمی پادریوں نے عربی میں اور فارسی میں اور اردو میں اور انگریزی میں چھاپی ہیں اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے سَنَفِیْہِمْ اَیَاتِنَا

فِي الْاَفَاقِ وَفِي الْاَنْفُسِ هُوَ حَتَّى يَسْبِيْن لَهٗ مَا اَنْتَ اَلْحَقُّ اَبْهَمُ دِكْهًا وَنِيْكَ اَوْ نِكُو اِيْنِيْ نَشَانِيَا ن
 دُنْيَا كِي كُنَارِ وَنِيْمَن اُور اُونِکے جَانُو نِيْمَن پھَانَسْکَ کَہ اُوْنِپَر کُھلجَا وِیْگَا کَہ یَہ قُرْآن سچا ہُو اَللّٰہ تَعَالٰی اِس
 آیت مِیْن وِعدہ دِکُرتا ہُو کَہ قُرْآن کِی سچِی ہُنِیْکی نَشَانِیَا ن ہر ہر مَلِکِ مِیْن اُور تہْمَارِی جَان کِی اُنْدَر تَکُو
 دِکھلا دِنِگَا اِس عَدہ کِی مَوَافِقِ اِیْک بڑی نَشَانِی اَللّٰہ نَے ہِکُو سِیْہ دِکھلا ی کَہ تُو رَاۃ اُور زَبُور اُور
 صَحِیْفُو نِکَا اُور انْجِیل کا تَرْجَمہ پا دِریو ن سَے لَکھو ا دِیا عَرَبِی اُور فَارِسی اُور اَرُو و اُور اَنگَرِیز سَے
 جَانَتِی وَا لُو ن کُو ہِی اُو ن کُتَابُو ن سَے واقف کُریا پا دِریو ن کَے قَائِل کُرنِیْکَا سَامَا ن دِیدِیا اِس
 گُنہگَار نَے اُن تَرْجَمُو ن کُو بہت دِیکھا پھر اَللّٰہ نَے عِجْرَانِی سَے ہِی کَچھہ واقف کُریا قُرْآن کا
 مَجرَہ اَنکھو نِسی دِکھا دِیا نورِ اِیْمَا ن کا دِل مِیْن بڑا دِیا ہر ہر کُتَاب مِیْن اَللّٰہ تَعَالٰی نَے نئی نئی طَرَحِے
 اَخِرِی بِنَغِیْر کِی تَعْرِیْفِیْن کِی ہِیْن اُور اُوْن کِی پَتَے اُور نَشَان اُور اُوْن کِی اَمْت کِی اُور اُوْن کِی شَرِعیّت
 کِی پَتَے اُور نَشَان پَہلے سَے نَبِیُو ن کُو تَبْلَا ی ہِیْن تُو رَاۃ اُور زَبُور اُور صَحِیْفُو نِیْمَن بڑی بڑی نَشَانِیَا ن
 حَضْرَت مُحَمَّد صَلِی اَللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کِی مَوْجُو دِ ہِیْن اُور حَضْرَت عِیْسٰی کِی بَشَارَت ہِی جَابِجَا مَوْجُو دِ ہُو اُور
 لُو گ جُو اُن کُتَابُو ن کَے پڑھنَے وَا لَے ہِیْن اُور حَضْرَت عِیْسٰی کَے اُور حَضْرَت مُحَمَّد کَے دُشْمَن ہِیْن وہ
 کَہتِی ہِیْن کَہ جِن بِنَغِیْر کِی یَہ خَبَر ہُو وہ اُہی پِید ا نِہِیْن ہُوے ہِم اُوْن کِی رَاہ دِیکھ رَہے ہِیْن نَصْرَانِی پا دِری
 کَہتِی ہِیْن کَہ یَہ سَب خَبَر مِں حَضْرَت عِیْسٰی کِی ہِیْن صَاف اَنکھو نِسی دِیکھ رَہے ہِیْن کَہ یَہ پَتِی حَضْرَت عِیْسٰی
 مِیْن نِہِیْن ہِیْن مَگر جَان بُو جِہِی حَق کُو چِپَا تِی ہِیْن جَابِجَا تَلُو ا ر کَے جِہَاد کِی خَبَر مَوْجُو دِ ہُو اُور حَضْرَت عِیْسٰی
 جِہَاد نِہِیْن کِیا تُو پا دِری کَہتِی ہِیْن کَہ حَضْرَت عِیْسٰی کا کَلَام تَلُو ا ر کِی طَرَح دِلُو ن پَر اِشْرَکُز ا تہَا یَہ اُو نِہِیْن کَے
 خَبَر ہِی اِسی طَرَح ہر جِگہ آسَا ن کا مَطْلَب مِیْن لَکھ کُریو تُو فُو ن کُو بَکَا تَے ہِیْن اُور انْجِیل پَا ک کِی مَجرِی
 بَشَارَتُو ن کا ہِی طَرَح طَرَح مَطْلَب بَدَل کُرتِیلا تَے ہِیْن اِس لَیے یَہ کُتَاب حَضْرَت مُحَمَّد صَلِی اَللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 کِی اُور حَضْرَت عِیْسٰی کِی بَشَارَتُو ن کِی مِیَا ن مِیْن لَکھِی جَاتِی ہِیْن اُور زَمَام اِسکا بَشَارَت مُحَمَّدِی ہُو اِس کُتَابِ مِیْن
 جَابِجَا پا دِریو ن کِی اَنگَرِیزِی تَفِیْسِ رُو نِسی مُحَمَّدِی بَشَارَتُو ن کا مَطْلَب مِیَا ن کِیا جاتا ہُو کَہ پا دِریو ن کِی اِنصاف
 اُور ہِٹ دِہرِی سَب پَر کُھلجَا وِی صَاف صَاف پَتِی اُور نَشَان حَضْرَت مُحَمَّد صَلِی اَللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کِی اُور
 اُوْن کَے اَمْت کَے مَوْجُو دِ ہِیْن اُسکا مَطْلَب حَضْرَت عِیْسٰی کِی طَرَف اُور عِیْسٰی یُو ن کِی طَرَف
 پَہِیْر ہِیْن اُور مِضِی جِگہ اُتار کُرتِی ہِیْن کَہ یَہ پَتِی حَضْرَت عِیْسٰی پَر مَطَابِق نِہِیْن پڑتا پھر لَکھتِی ہِیْن کَہ اِسکا ظُہُو ر اُہی ہِیْن

آئندہ زمانہ میں ہوگا اور ہم محمدی علم والوں میں جو لوگ عبرانی زبان سے واقف تھے ان کی کتابوں کی باتیں بھی کہیں کہیں اس کتاب میں لکھی جائیں گے اور اس کتاب میں وہ احوال اگلے پیغمبر کا اور ان کی امت کا اور وہ احوال جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ کی امت کا لکھنا ضرور ہوا جس سے ثابت ہو جاوی کہ یہ پتے اور نشان سب آپ میں اور آپ کی امت میں موجود ہیں اور کبھی او پیغمبر میں اور ان کی امت میں یہ پتے اور نشان نہیں ہیں ان پاک کتابوں میں جا بجا اللہ تعالیٰ پہلے اول اول کے معاملوں کی خبریں دین ہیں کہ یوں ہوگا اور یوں ہوگا اور ایمان والوں پر یہ یہ مضبوطی آئینگی پہ آخری زمانہ کی خوشیاں سب کو سنائی ہیں ساری خبریں اول سے آخر تک اس کتاب میں لکھی جائیں گے اس میں مطلب خوب کھلیا تاہو اور ایمان کا نور خوب لکھ لکھا تاہو اور صاف روشن ہو جاتا ہے کہ جو جو معاملی اول اول ہو نیوالی تھی وہ سب ہو گئی تب جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تو وہ خبریں آپ کے سوا کسی کی نہیں ہو سکتیں ان پاک کتابوں میں آخری پیغامبر کا اور آخری امت کا بڑا پتہ یہ ہے کہ ان کے وقت میں کافروں کا زور ٹوٹ جائیگا ایمان والے ہر جگہ امن امان سے رہیں گے اور مسجد بیت المقدس کی اور اس شہر کی ایسی آباد ہوگی کہ پہرے ویزائی نہوگی اس مطلب کے کہولنے کے لیے یہ احوال لکھنا ضرور ہوا کہ حضرت موسیٰ کے بعد وہ بیت پرستوں کا ظلم خدا پرستوں پر بڑھتا گیا حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کے بعد پیغمبر اور ایمانداروں پر بڑے بڑے ظلم ہوئے بہت پیغمبر شہید ہوئے حضرت عیسیٰ کے بعد بیت المقدس کی بڑی بڑی ویرانیاں رہیں چہ سو برس تک ایمان والوں کو کافروں کی ہاتھ سی جان بچانا مشکل پڑ گیا پہر ایمان والوں کو ہر جگہ امن امان اور مسجد بیت المقدس کی بڑی بڑی آبادیاں محمدی وقت میں ہو گیں یہ احوال پادریوں کی کتابوں سے صاف صاف لکھا گیا یا اللہ اس کتاب کو قبول فرما اور اپنے بندوں کو اس سے نفع پہنچا اور ان کو پکا محمدی بنادی محمدی نور دکھلا دی آمین یا اللہ یہود اور نصاریٰ اور نیچوں کی وسوسوں سے ہم سب محمدیوں کو بچالے آمین آئی ایمان والو ہماری پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم فی خبر دی ہے کہ آخری زمانہ میں جب دین بہت مست ہو جائیگا اللہ تعالیٰ امام محمدی علیہ السلام کو مکہ ظاہر کرے گا وہ نصاریٰ پر جہاد کریں گے ان کے وقت میں دجال جو ایمان کا بہت بڑا دشمن ہے شیاطین کی فوجیں لیکر نکلیگا اور خدای کا دعویٰ کریگا بہت لوگوں کو بے ایمان کر دیگا اللہ تعالیٰ آسمان ہی حضرت عیسیٰ کو

امت محمدی کی مدد لینی بھیجا وہ اتر کر دجال کو اور یہودیوں کو قتل کر نیگے اور بن محمدی مسلمانوں کے
 بہت بڑے رہتے تھے جن جو حضرت امام مہدی اور حضرت عیسیٰ کے ساتھ رہیں گے ہماری پیغمبر
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس زمانہ کا حال بہت کچھ بیان فرمایا ہے صحیح بخاری میں ہے کہ اپنے
 فرمایا انا اولی الناس یا بن مریم فی الدنیا والاخرۃ میں سب لوگوں میں زیادہ دیکھو ہوں مریم
 کی بیٹی سے دنیا میں اور عقیبی میں ابن ابی شیبہ نے اچھی سند عبد الرحمن بن جبر تک پہنچائی کہ
 جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لید دکن المسیح اقوام القصور لثکم او خیر یعنی مسیح کو
 پانچوں کی وہ لوگ کہ وہ تمہاری برابر ہیں بلکہ بہتر ہیں تین باریوں فرمایا اور فرمایا لکن یختر الله امۃ
 انا اولھا والیسخا خوھا یعنی ہرگز رسوا نہیں کر لگا اللہ اسلست کو کہ میں اسکا اول ہوں
 اور سچ اسکا آخر ہے یا اللہ وہ زمانہ ہو کہ جلد دیکھلا دی اور ایمان کے ساتھ دنیا سے اٹھالے
 اسی ایمان والوں وہ زمانہ اب بہت نزدیک ہے حضرت عیسیٰ اور امام مہدی کے انتظار میں رہو اور
 اللہ کے ذکر میں اور پیغمبروں کے ذکر میں مشغول رہو کہ انکی ذکر کی برکت سی اللہ اسوقت کے
 فتنہ اور فسادوں سے بچالی اور اپنی محبت کامل اور اپنے سب پیغمبروں اور کتابوں کی اور فرشتوں
 اور سب اولیاء کی محبت کامل عنایت فرماو گی میں اب تورات شریف سی محمدی بشارتوں کا بیان
 ہی۔ اول حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں اللہ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کرنا منظور
 اونکے حق میں اللہ نے پہلے سے بڑی بڑی بشارتیں دیں ہیں۔ اسی محمدی بھائیو اللہ تعالیٰ نے
 تورات شریف میں اول احوال حضرت آدم کا پھر حضرت نوح کا پھر حضرت ابراہیم کا بیان فرمایا ہے
 حضرت ابراہیم کو اللہ نے دو بیٹے دے حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق حضرت اسحاق کی نسل میں
 بہت پیغمبر پیدا ہوئے حضرت یعقوب حضرت اسحاق کے بیٹے ہیں انکا خطاب اسرائیل ہو انکی
 نسل میں حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان اور حضرت عیسیٰ اور بہت پیغمبر پیدا ہوئے
 پیغمبر اور انکی قوم کے لوگ بنی اسرائیل کہلائے یعنی بیٹے حضرت یعقوب اور حضرت یعقوب کی ایک
 صاحبزادی کا نام یہودا ہے آخر کو انکی نسل اور اونکے بھائیوں کی نسل یہودی کہلائی پھر حضرت عیسیٰ
 کی بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کی نسل میں پیدا کیا
 اسرائیلی لوگ امت محمدی میں داخل ہوئے ہیں وہ بنی اسرائیل کہلائے ہیں

ابراہیم کی اولاد کا نام ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت عیسیٰ کے دشمن ہیں۔ چونکہ حضرت اسماعیل کی نسل میں اللہ تعالیٰ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کرنا منظور تھا اس لیے پہلے سے حضرت اسماعیل کی حق میں بڑی بڑی خوش خبریاں حضرت ابراہیم کو سنائیں تو رات بھر تعریف کے پہلے سورہ کے گیارہویں اور بارہویں اور تیسرے باب کا خلاصہ یہ ہو کہ حضرت ابراہیم کس دیون کے ملک میں یعنی ملک عراق میں پیدا ہوئے اور اللہ نے ان کو کنعان کی ملک میں یعنی شام میں جانے کا حکم دیا آپ کنعانیں آئی پہر وہاں تھیں کہ کنعانیوں کی بیوی نے جو یہود ہیں آیت میں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنی آنکھوں اور ہاتھوں اور اس جگہ سے جہان تو ہر اور تار کھین اور پورب اور پچم دیکھ کہ یہ تمام ملک تو اب دیکھتا ہو میں تجھ کو اور تیری نسل کو ہمیشہ کے لیے دوں گا۔ پہر پندرہویں باب میں لکھا ہو کہ اللہ کا کلام خواب میں ابراہیم پر اتر ا اور فرمایا ای ابراہیم تو مت ڈر ابراہیم نے کہا کہ تو نے مجھے فرزند نہ دیا تب وہ اوسکو باہر لیگیا اور کہا کہ اب اس کا لنگھن نگاہ کر اور ستاروں کو گن اگر تو اوز کو گن سکے اور فرمایا کہ تیری اولاد ایسی ہی ہوگی تب اللہ نے فرمایا کہ میں تجھ کو کس دیون کی اڈر سے نکال لایا کہ تجھ کو یہ ملک سیراٹ میں دوں پہر آگے بڑھ کر لکھا ہو کہ اوسیدن اللہ تعالیٰ نے ابراہیم سے عہد کر کے فرمایا کہ میں تیری اولاد کو یہ ملک دوں گا مصر کی مٹی سے لیکر بڑی مٹی تک جو فوات کی مٹی ہو قنہی اور قنہی اور حتی اور فرزی اور رفائی اور اموری اور کنعانی اور جرجاسی اور یوسوی ہی پہر سو کوہوں باب میں لکھا ہو کہ ابراہیم کی بیوی سارہ سے پہلے اولاد نہ ہوئی اور اوسکی ایک مصری لونڈی تھی جس کا نام ہاجرہ تھا سارہ نے ابراہیم سے کہا کہ دیکھ اللہ نے مجھے جنی سے روکا اب میری لونڈی پاس جا شاید میرے لگے اوس سے آباد ہووے اور ابراہیم نے سارہ کی بات سنی ابراہیم کی جو سارہ نے بعد اسکے کہ ابراہیم نے کنعان کی زمین میں دس برس بود و باش کی مصری ہاجرہ اپنی لونڈی کو لیا اور اپنی شوہر ابراہیم کو دیا کہ اوسکی جو رہو وہی تب وہ ہاجرہ کی پاس گیا وہ پیٹ سی ہوئی اور جب اپنے تین حاملہ دیکھا تو اپنی بیوی کو اپنی نزدیک حقیر جانا تب سارہ نے ابراہیم سے کہا کہ ابراہیم تیری بیوی ہوں کہ میں نے اپنی لونڈی کو تجھ کو دی اب جو اوسنی اپنے تین حاملہ دیکھا تب جانا میرے اور تیرے بیچ میں اللہ انصاف کرے تب ابراہیم نے سارہ

کہا کہ دیکھ تیری لونڈی تیری بس میں ہو جو تجھی چا لگی تو اوس گز بسا رہی اوپر سختی کی اور وہ اوسکی پاس سے
 بہاگ گئی اور اسکی فرشتی نی بیابانین ایک چشمہ کی نزدیک جو سور کی راہ میں ہو اسی پایا اور کہا کہ ای سارہ
 کی لونڈی ہاجرہ تو کمان سی آتی ہو اور کہ ہر جا نیگی وہ بولی کہ میں اپنی بیوی سارہ کی گہری بہاگی ہوں اس
 فرشتی نے اوس سے کہا کہ تو اپنی بیوی کی پاس پہنچا اور اوسکی آگے سرنگون رہ پراسکی فرشتی نی اوس سی کہا ایو
 اسطیرفسی کہا کہ میں تیری نسل بہت بڑاؤنگا ایسا کہ وہ کثرت شمار میں آوگی بعد اسکی اللہ کی فرشتی نی اوس سے
 کہا کہ دیکھہ تو عالمہ ہو اور تو ایک بیٹیا جنی گی اوسکا نام اسماعیل کہنا کیونکہ اللہ نی تیرا دیکھنا آئی است محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم ویکو احمد حضرت ابراہیم کو پھر حضرت اسماعیل کی مان کو پہلی سی بشارت دی وروعدہ کیا کہ
 میں تیری نسل کو بہت بڑاؤنگا پھر فرشتی نی یون بشارت دی کہ اللہ نی تیرا دیکھنا اسماعیل کہنا
 اسکا یہ مطلب کہ عبرانی بولی میں نشیم کے معنی سنتا ہو اور ایل نام سد کا ہو اصل عبرانی میں یہ نام یون جو شیمیل
 یعنی سنا اللہ اور توراة میں یون کہا ہو شماعل سیم کے بعد الف ہو گیا اور عین کے بعد ہمزہ اور یہ جاتی رہی پھر
 عربی میں اسماعیل ہو گیا یہی کے بدلے الف اور بڑی شین کی بدلی ہو واسین پھر عین کے بعد ی بڑہ گئی قرآن مجید میں
 اسماعیل کا لفظ ہو کہ تو کہ قرآن عربی بولیں ہو فائمرہ ملا سید علی طہرانی نی جو کتاب تاملہ الشہود ہو دیو کی رو میں
 بس بارہ سو باؤی میں طہران میں چپوای ہو اوسکے آخرین کہتی ہیں کہ آن یونین یہ دلیل ہو کہ وہ وعدہ جو
 اللہ حضرت ابراہیم سی اوسوقت کیا تھا جب سے اسماعیل علیہ السلام حضرت ہاجر کی بیٹ میں نہیں آئی تھی کہ میں
 تیری نسل بڑاؤنگا یہ وہی بشارت ہو جو خود فرشتی حضرت ہاجر کو دی جب سے اسماعیل دی شکم میں آئی اسکا قرینہ یہ ہے
 کہ دو نو بشارتوں کا مطلب افق ہو کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سی اسکی جو بات فرمائی ہی بات اسکی حکم فرشتی نی حضرت
 ہاجر سی فرمائی کہ میں تیری ولاد کو بہت بڑاؤنگا کہ وہ کثرت شمار میں آوگی دوسر دلیل یہ ہے کہ حضرت اسحاق علیہ السلام
 اولاد تاسی نہیں تھی بابا شمار میں آئی میں پہلی بار جب سے اسحاق کی بیٹی حضرت یعقوب علیہ السلام مصر میں اخل ہو
 دوسر بار جب سے نکلی تب سے وہاں شمار کیا گیا تیسر بار جب سے المقدس میں اخل ہوئی اور وہاں انکا قبضہ ہوا چوتھی بار جب
 بابل میں قید ہو کر گنج خویش میں بار جب قید سے چوٹا اور دوبارہ بیت المقدس میں اخل ہو کر ان کا مقابہ میں اسرائیلی لوگ شاکر کی طرح
 یہی لیتے آئی تے کہ اللہ تعالیٰ نی جو وعدہ فرمایا تھا وہ وعدہ حضرت اسماعیل علیہ السلام نسل سے کہا کہ اوسوقت سے
 مقام میں شمار میں نہیں آئی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سی وراؤ کی آل پاک کی برکت سے وہ شمار میں باہر ہیں ملائکہ
 لکھتی ہیں کہ یہ کتاب عبرانی میں تھی و سکھ ملا محمد رضا طہرانی نی یہودیوں کی رو میں لکھا تھا اور نام منقول تھا کہ انکا نام سی سیدین جو کیا

ملا سید علی لکھتی ہیں کہ یہ نام بغیر منقول رضای جو انہوں نے رکھا تھا اس میں تاریخ اور نئے مسلمان ہونے کی
لکھتی ہے کہ وہ سن ۱۲۳۰ سونیٹیس میں مسلمان ہوئے ہیں اور میں نے اسکا نام کہا اقامتہ یهودی دہلی
اور میں نے کچھ تاریخ کا خیال نہیں کیا پہر اپنے دوستوں ساتھ جو عدد دو لکھا تو وہی تاریخ اس میں بھی لکھتی
ہو ملا محمد رضائی اس کتاب میں یہودی ملاؤ کو خوب نصیحت کیا ہو کہ دیکھو اللہ کے کلام کا مطلب
کس بیجی سے ادھر سی و دہر پہر ہیں اس کتاب میں انہوں نے حضرت عیسیٰ کی اور حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت بشارتیں ان پاک کتابوں سے بیان فرمائی ہیں اقامتہ الشہود کے
آخر میں ملا محمد رضا کے یہ شعر خوب لکھی ہیں ۵ اؤ منزل عدم بوجہ آشناسم ۶ در آہست
کلیم اپیشوا شدم ۶ در صحت کلیم دور احکام انبیاء ۶ دیدم محمد است محمد رضا شدم ۶ رفتم ازین
جہان بر دوست شادمان ۶ از بہر آنکہ طالب دین خدا شدم ۶ یعنی میں نیستی سستی میں آیا حضرت
موسیٰ کی امت میں پیشوا ہوا حضرت موسیٰ کی کتاب میں اور میتوں کے حکموں میں میں نے محمد صلی
علیہ وسلم کا ذکر دیکھا تب میں محمد رضا ہوا میں اس جہان سے اللہ کے سامنی خوشی سے جاؤ لگا
کیونکہ میں اللہ کے دین کا طالب ہوا ملا سید علی طہرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتی ہیں کہ ملا محمد رضا اپنے
زمانہ میں سب اسرئیلی ملاؤن سے زیادہ علم والے تھے اور سب آسمانی کتابوں سے بلکہ اسرئیلی
علماء کی جمع کی ہوئی کتابوں سے خوب طرح واقف تھے انہوں نے اپنے باپ دادا کی دین
ہاتھ اٹھایا اور محمدی شریعت میں داخل ہوئی بلکہ ان کے مسلمان ہونے کے باعث سے
ان کے رشتہ داروں کی ایک بڑی جماعت مسلمان ہوئی بلکہ ہر ہر شہر میں اور لوگ بھی مسلمان ہوئے
اس کتاب میں ایک مقام پر خود ملا محمد رضا کا کلام لکھا ہو کہ انہوں نے پہلے وہ باتیں یہودی ملاؤ
کتابوں سے نقل کی ہیں جنکی نقل نہیں ہو سکتی ان کے بہت ملاؤن نے دعویٰ کیا ہو کہ ہم ہی اللہ کو
دیکھا ہو اور طرح طرح کی کفر کی باتیں یہودی ملاؤن نے اللہ کے حق میں لکھی ہیں طرح طرح کے
تہمتیں اللہ پر جوڑی ہیں پہر ملا محمد رضا فرماتے ہیں کہ ایسے عقیدوں سے میں دست بردار ہوا
اور دین محکم بنیاد اسلام میں قبول کیا اگر اللہ تعالیٰ چاہی تو ہکو اون لوگوں میں شمار کرے جو جناب
حاکم الانبیاء پر ایمان لائے ہیں اور آپ کی امتیوں میں اللہ میرا حشر کرے اب یہودی نادان خدا
جو چاہیں کہیں تمام خلق پر ظاہر ہو کہ میں مال اور اسباب کی واسطی باپ دادا کے دین سے جدا ہوں

بلکہ بعد پر روشن ہو کہ میں بچیس اسرائیلی پیغمبروں کی خبر کی بالبعاری کی ہو اور نفس کی خواہش سی کوئی کام نہیں کیا بلکہ قیامت کے دن پکڑی جانے سے میں نے خوف کیا اب توراۃ شریف کے اون کلموں کا بیان ہو جو فرشتی نے حضرت اسماعیل کے حق میں کہے وہ یہ ہیں وَهُوَ يَهْدِيكُمْ إِلَى صِدْقٍ وَأَمْرٍ كَبِيرٍ اور وہ ہو قوی آدمی محمد الدین رازی نے تفسیر کبیر میں اسکا ترجمہ یوں کیا ہو وَهُوَ يَكُونُ عَيْنَ النَّاسِ اور وہ ہو گاسر وار آدمیوں کا ملا احمد ایرانی جو زبان عبرانی سے خوب واقف تھی اونہوں نے کتاب سیف الامۃ نصاری کی رد میں فتح علی شاہ و شاہ کی وقت میں سن ۱۲۳۲ و ۱۲۳۳ میں بحرین لکھی ہے اونہوں نے اوسین توراۃ اور زبور اور صحیفوں کی آیتیں اصل عبرانی میں لکھی ہیں اونکا ترجمہ فارسی میں کیا ہو اور لکھا ہو کہ میں نے اصل کتابیں جمع کیں اور انکے لغت کی معبر کتابیں جمع کیں اور بت سی یہودی ملاؤں کو معنی تحقیق کر نیکے لیے حاضر کیا سو ملا احمد لکھتی ہیں کہ جبرائیم نصرانی نے لاطینی بولی میں پیرا آدم کا ترجمہ کیا ہو قوت والا اور اونکی لغت کی کتابوں سے یوں معلوم ہوتا ہو کہ پیرا آدم کے معنی ہیں جنگل کا رہنے والا جانا چاہیے کہ جنگل کا رہنے والا ہی تعریف کی بات ہو اسی سورۃ کی بچیسویں باب میں حضرت اسحاق کے بیٹے حضرت غنیم کے حق میں لکھا ہو کہ غنیمت کا میں ماہر اور جنگل کا رہنے والا تھا یہی مطلب یہاں بھی ہو کہ اسماعیل بہادر اور دل کا قوی ہو گا جنگل میں رہیگا اور شکار کیا کر لیا پادری مریم کشف الانامین یہی ترجمہ کر کے لکھتا ہے کہ تون تاریخ لکھنی والا قرار کرتا ہو کہ اگرچہ بعضی قومیں عرب کی دوسری سلطنت کے قبضہ میں کہی آگئے ہوں لیکن سبب ہرگز عاجز نہیں ہوئے اوسنسطرسس جو مصر کا بڑا بادشاہ تھا اور کینخسرو جو ایران کا بڑا بادشاہ تھا اور چینی اور راجن کہ ایک بڑا سردار اور دوسرا بڑا بادشاہ رومیوں کا تھا ان بادشاہوں کا شکر بھی عرب کی تمام قوموں پر غلبہ کر سکا اور اسد کا پاک کلام طہور میں آیا کہ اگلی زمانہ میں اور اب کے زمانہ میں عرب کی آزادی ایک مثال ہو گئی اور لکھا ہو کہ حضرت اسماعیل کا حال اور اونکی اولاد کا حال بالکل برابر ہو اور اونکی زبان اور گفتنی کی رسم کہ اونکے دادا حضرت ابراہیم سی اونکو پہنچی ان سب باتوں سی امد کے پلک کلام کا سچا ہونا ظاہر ہوتا ہو کہ حقیقت میں یہ لوگ حضرت اسماعیل کی اولاد ہیں تفسیر ہنری سکاٹ میں ہے کہ نیوٹن کہتا ہو کہ یہ ایک نئی خبر سی واسطی اولاد اسماعیل کے یعنی عرب

کی قومیں ساری اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں ہیں اور ان لوگوں نے ابراہیم علیہ السلام کی یادگاری کی واسطے بہت تقدس کو قائم رکھا تمام زمانوں میں یہاں تک کہ آج تک یہ لوگ بہت ارزا مغلوب ہونیوالی قوم ہیں اور تمام قوموں میں امتیاز والی رہی ہیں تاریخ والے جن لوگوں نے اس ملک کے باب میں لکھا ہے وہ یوں بیان کرتے ہیں کہ یہ لوگ ہمیشہ اور قوموں سے لڑتے رہے ہیں اور انہوں نے فارسیوں کو اور رومیوں کو اور یونانیوں کو مغلوب کیا ہے اس حالت میں یہ لوگ چھٹی صدی عیسوی تک ہتی چلے آئے یہاں تک کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے آپ کے بعد آپ کے نائبوں کے ساتھ ان لوگوں نے ایشیا اور افریقہ اور یورپ کے بہت بڑی حصوں کو مغلوب کر ڈالا اور تھوڑے عرصہ میں انہوں نے لوگوں کو بہت زیادہ مغلوب کر لیا بہ نسبت رومیوں کے جنہوں نے سیکڑوں برس تک ملکوں کو اتنا مغلوب نہیں کیا تھا اور جب یہ سلطنت ترکوں کے ہاتھ گئے تب سی انہوں نے کوشش کی مگر ویسی نہیں عرب نے اپنی طاقت کو خود سر کر لیا اور سیکڑوں برس تک ترکی عرب کے لوگوں کو خراج دیتے رہے مکہ کے حج کے نام سے اور وہ لفظ جنگلی آدمی کا اصل جنگلی گد ہے کے لیے استعمال میں آتا ہے یعنی ایسا جنگلی جیسا گدہا کیونکہ ایوب علیہ السلام کے گیارہویں باب کی بارہویں آیت میں خوب صاف بیان ہے اگرچہ انسان پیدائش میں گورنر کے بچے کے مانند ہے اس جانور کی تحقیق کیوٹی ایوب علیہ السلام کے اوتالیسویں باب کی پانچویں آیت دیکھو کسی گورنر کو آزاد کر کے باہر نکالا ہے اور کسی جنگلی گدہے کا بندہ بن کر ہوا ہے میں ہی نی بیابان کو اوسکا گھر بٹھرایا اور کھاری جنگل کو اوسکا مقام وہ شہر کی بیڑ بھاڑ پر ہنستا ہے اور ہانکنی والے کے شور شار سی بے پروا رہتا ہے کوہستان اوسکے چرنے کی جگہ ہے اور ہر ایک ہری چیز کے تلاش میں رہتا ہے دیکھو صیغہ حضرت اسماعیل کے اولاد میں پائی جاتی ہیں نبوتیں کہتا ہے سوای یہودیوں کی اولاد اسماعیل علیہ السلام کے صرف یہی لوگ ہیں جنہوں نے اول سے آخر تک اپنی تئیں اور قوموں سے ممیز رکھا ہے اور اس کی حفاظت میں ہمیشہ رہے ہیں جو بہت اچھی طرح سب کاموں کو اپنے قبضہ میں رکھتا ہے مگر ظاہر میں اوسکا ہاتھ دکھلائی نہیں دیتا اور کفیر طامس اسکاٹ جو سن ستر سو شتر میں شروع ہوئی اور بیس برس تک پادری طامس اسکاٹ اوسکو ٹھیک کرتا رہا ولیم نے لندن میں چھاپی ہے اوسمیں لکھا ہے کہ وہ لفظ جسکے معنی جنگلی آدمی کی ہیں

اوسکے ٹھیک معنی میں گورخرا اور لکھا ہوا کہ اولاد اسماعیل علیہ السلام کی ہمیشہ اسرائیلیوں پر اور ادوسیوں پر اور تمام اولاد ابراہیم پر غالب رہی ہو پھر اوس فرشتے فرمایا کہ ویکن - ویکن کن کن کن یعنی ہاتھ اوسکا سب کے ساتھ اور ہاتھ سب کا اوسکے ساتھ اسکا یہ مطلب کہ اسماعیل کی نسل تمام اولاد آدم میں پہل جاوے گی اس خبر کا ظہور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوا فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں لکھتی ہیں کہ یہ بات معلوم ہو کہ حضرت اسماعیل اور اذکی اولاد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلی دنیا کی اکثر ملکوں میں اور اکثر قوموں میں حکومت نہیں رکھتی تھی اور حکومت کے طور پر سب کے ملنے والے تھے کیونکہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پیدا ہوئے تھے تب تک وہ لوگ جنگل میں گہرے ہوئے تھے ملک شام اور ملک عراق کی سرحد کی اندر داخل ہونے کی ادھنکو مجال نہیں پڑتی تھی مگر نہایت ڈرتے ہوئے جاتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کی نسل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور ادنیٰ قرآن اذمار عرب کے بہت لوگ اس قرآن پر ایمان لای جو منکر رہی وہ قتل ہوئی آپ کے بعد آپ کی نائیون فی ملک شام اور صراور روم اور فارس کے کافر و نیر جہاد کیا ان قوموں میں بہت لوگ ایمان لای جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک اور اپنی رفیقوں کی اولاد پاک تمام قوموں میں اور تمام ملکوں میں پھیل گئی پورب اور پچیم پیراؤنکا غلبہ ہوا ہر ملک کے لوگوں نے اذکی تعلیم کی برکت سی دولت پائی یابی حضرت اسماعیل کی نسل در اور قوموں کی نسل جو ایمان لای سب دین کے بہائی ہو گئی سب قوموں کی محمدی لوگ ملکہ عرب کے ملک میں کعبہ کی حج کو جاتے ہیں اور عرب کے لوگ اور ملکوں میں آتے ہیں فرشتہ کہتا ہو وعلٰ بن کنٰن احا ویشکوٰۃ اور اپنے سب بہائیوں کے سامنے گناہ گار اس میں یہ اشارہ ہو کہ سارہ بیوی سے اولاد ہوگی وہ سب ہی بہت پہیلیگی مگر اسماعیل کی طرح اوسے کہ نہیں ہوگا یہ قسلی اس لیے دی کہ حضرت ہاجرہ یہ خیال نہ کریں کہ میں لونڈی ہوں اس لیے فرمایا کہ تمہاری بیٹے اسماعیل کا بہت بڑا رتبہ ہوگا اور اوس کی نسل اپنے سب بہائیوں کی برابر ہوگی اور اونکا ملک اپنے سب بہائیوں کے ملک کے سامنے ہوگا چنانچہ اسی سورۃ کے پچیسویں باب میں جہان حضرت اسماعیل کے بارہ بیٹوں کے نام لکھی ہیں وہ ان لکھا ہو کہ یہ اپنی قوموں کے مارہ نہیں تھے اور وہ حویلیہ سی شوہر تک جو مضر کے سامنے اوس راہ میں ہو جس سی سور کو جاتی ہیں

بستی تھی انکا قطعہ زمین انکے سب بھائیوں کی ساسنی پڑا تھا اسکایہ مطلب کہ عرب کا ملک نکلتا کے
 ساسنی ہے عرب میں حضرت اسماعیل کے اولاد رہی گننا میں حضرت اسحاق کی نسل یہی پادری
 مسٹر فاسٹر لکھتا ہے کہ حضرت اسماعیل کی نسل شورسی جو یلہ تک یعنی عرب میں مصر کی کنارے
 دریائی فرات کے موبانہ تک پھیل گئی ملائید علی طہرانی نے اقامتہ اشعور میں لکھا ہے کہ یہ فقرہ جو ہر
 یاد و بکلی و یدنگلی بوا سین بے کے معنی ساتھ کے ہیں اور یے کے معنی اوپر کے نہیں ہیں جس
 ضرر سمجھا جاوے مگر یہودی ملاؤن نے جو فارسی ترجمہ توراہ کا فاضل خان ہمدانی سے لکھوایا تھا اول
 یون ترجمہ کر دیا تھا کہ وہ سب کا خدا اور سب اسکی خد پر ہووینگے اسی زمانہ الو ہمارے وقت میں
 بھی پادریوں نے ہندی ترجمہ میں یون ہی لکھ دیا کہ اسکا ہاتھ سب کے برخلاف ہوگا اور سب کے
 ہاتھ اس کے برخلاف ہونگے یہود اور نصاریٰ کو حضرت اسماعیل سے اور جناب محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم سے بڑی دشمنی ہے اس باعث سے کچھ کچھ ترجمہ کر دیتے ہیں یا اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے صل
 عبرانی غفلین توراہ میں دکھا دیں اور صاف مطلب سمجھا دیا ملا احمد سیف الامہ میں لکھتی ہیں راکوم
 جو توراہ شریف کا ترجمہ کرنیوالا ہے اسنے یون ترجمہ کیا ہے کہ وہ سب پر غالب اور سب اس کے
 محتاج ہونگے معلوم ہوا کہ عبرانی محاورہ کے موافق یہ معنی بھی ہو سکتی ہیں کہ اسکا ہاتھ سب پر ہوگا
 یعنی سب پر غالب ہوگا اور سب کے ہاتھ اس کے ساتھ یعنی اس کے سب دست نگر ہونگے پھر اسنی
 سولہویں باب میں لکھا ہے کہ پیرا جبرہ بیٹا جنی اور ابراہیم نے اسکا نام اسماعیل رکھا پھر سترویں
 باب میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم سی فرمایا کہ میں تیرے اور اپنے درمیان عہد کرتا ہوں
 اس کے بعد یون ہے وَاٰتٰنَا فِیْهَا مِوْدٌ مِّمَّوْدٌ اور بڑا ہونگا میں تجھ کو ساتھ نہایت نہایت کی تب
 حضرت ابراہیم سجدی میں گر پڑے پھر اللہ نے فرمایا کہ میں نے تجھی بہت قوموں کا باپ ٹھہرایا اسکی بعد
 یون ہے وَهَفَیْثٰی اَوْتٰنَا مِوْدٌ مِّمَّوْدٌ اور پہلدار کرونگا میں تجھ کو ساتھ نہایت نہایت کی اور قومیں
 تجھے پیدا ہونگی اور بادشاہ بھی نکلیں گے اور میں اپنے اور تیرے درمیان اور تیری بعد تیرے
 نسل کے درمیان انکی پشت در پشت کے لیے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہو کرتا ہوں کہ میں تیرا
 اور تیرے بعد تیری نسل کا خدا ہوں گا اسکایہ مطلب ہے کہ تیری نسل میں ہمیشہ وہ لوگ رہیں گے
 جو اللہ کو اپنا اکیلا مالک سمجھیں گے اور فقط اسکو پوجیں گے قرآن شریف میں ہی اللہ تعالیٰ سورہ

نہ خوف میں فرماتا ہوں جملہا کلمۃً باقیۃً فی عقبہ لعلہن کر جعوت یعنی اللہ کو اکیلے جاننا۔ اس
 کلمہ کو اللہ نے حضرت ابراہیم کی نسل میں باقی رکھا کہ اللہ کی طرف رجوع ہوں پہر ارشاد ہوتا ہے
 اور میں تجھ کو اور تیری نسل کو کنعان کا تمام ملک حسین تو پر ویسی ہو دیتا ہوں کہ ہمیشہ کے لیے
 ملک ہو اور میں او لکا خدا ہوں گا ای محمدی بہائو یہ وعدہ دیوں پورا ہوا کہ حضرت ابراہیم کی
 بیٹے حضرت اسحاق کی نسل کا غلبہ ملک کنعان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت تک ہا پہر اوج
 بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹی حضرت اسماعیل کی نسل میں اللہ نے جناب محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم کو پیدا کیا اور اوپر قرآن اوتارا اور او کی قوم کو یعنی عرب کو جو حضرت اسماعیل کے
 نسل میں تھے ملک کنعان کا دیا آجتک وہاں محمدیوں کا عمل ہو اور حضرت اسحاق کی نسل میں جو
 لوگ محمدی ہیں وہ بھی وہاں بستے ہیں اللہ نے پہر یہ وعدہ کر دیا کہ میں او لکا خدا ہوں گا یعنی وہ پہر
 حکم پر چلیں گے میرے دین میں ہوں گے تیرے سو برس سے ملک کنعان میں محمدیوں کا غلبہ ہو یہ کلمے
 نشانی اسکی ہو کہ وہ سچی دین پر ہیں پہر اسی باب میں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم سی فرمایا
 کہ تم میں سے ہر ایک بیٹا جو نہ ہو ختنہ کر او سے ختنہ کا بہت بڑا بیان ہو پہر فرمایا کہ تیری جو رو
 سارہ تیرے لیے ایک بیٹا جنی گی تو او سکا نام اسحاق رکھنا اور میں او سکے ساتھ ایک عہد قائم
 کروں گا جو بعد او سکی او کی نسل کے ساتھ ہمیشہ تک ہو گا اسکے بعد عبرانی لغظین یہ ہیں وَلِإِسْحَاقَ
 شِمْعُونُ یَسَسَہُ یَصْخٰی اُوْثُوْ وَہِفْہَا یَثٰی اُوْثُوْ وَہِیْثٰی اُوْثُوْ بِمُؤْذِ شِیْمِ عَاشِیَا اِنَّا
 فِیْشِیْمِ یُوْلِدُوْا نَتِیْوُ لِقُوْی غَادُوْل اور اسماعیل کے لیے میں نے تیری سنی مان میں او سکو
 برکت دوں گا اور میں او سکو پہلدار کروں گا اور میں او سکو بڑا دوں گا ساتھ نہایت نہایت کے
 بارہ سردار اس سے پیدا ہوں گے اور او سکو میں بنا دوں گا بڑی است آئی محمدی بہائو جس لفظ
 کے معنی نہایت نہایت کے ہیں وہ لفظ مؤذ مؤذ کا ہو اوسین میم کے نیچے زیر ہو اور ہمزہ پر پیش
 اور واو پر خزم یہ لفظ توراۃ شریف میں بہت جگہ آیا ہو اسی سورۃ کے پہلے باب میں ہو طوب
 مؤذ یعنی اچھا ہو نہایت اور ساتویں باب میں ہے وَہَا یُخَوِّکُمْ بِمُؤْذِ یَا یٰ تِرَہِ گِیا
 نہایت نہایت اس لفظ کے سرے پر اکثر جگہ پر بے نہیں ہو اگرچہ توراۃ شریف کی دوسری سورۃ
 کی سرے پر مؤذ مؤذ پر بے آئی ہو کہ بنی اسرائیل قوی ہو گئی نہایت نہایت مگر اکثر جگہ

بے نہیں ہو اور اس جگہ پر کئی جگہ بے آئی ہو تو یہاں ایک معنی یہ ہیں کہ اسماعیل کو نہایت
 بڑا ونگا دوسرے معنی یہ بھی ہو سکتی ہیں کہ اسماعیل کو بڑا ونگا سودا سود کی باعث ہی اسی
 باعث سے ہمارے محمدی علماؤں نے لکھا ہے کہ سود سود ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں سے
 ہی ملا احمد نے سیف الامین یوں ترجمہ کیا ہے کہ بڑا ونگا مین او سکوا سبب سود سود کے یعنی
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باعث پھر لکھا ہے کہ عبرانی لغت کی کتاب میں یوں ہے کہ سود سود کی معنی
 ہیں نہایت نہایت اور بحساب اب یہ بات سوچنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم سی ہی
 یہی لفظ فرمایا کہ میں تجھ کو نہایت نہایت بڑا ونگا اور نہایت نہایت پہلدار کرونگا پھر یہی لفظ حضرت
 اسماعیل کے حق میں فرمایا اور ابھی تک حضرت اسحاق پیدا نہیں ہوئی تھے اس سے صاف معلوم
 کہ وہ وعدے جو حضرت ابراہیم سے ہوئے تھے اون وعدوں کا طور اگرچہ دونوں صاحبزادوں کی
 نسل میں ہوا مگر طور اون وعدوں کا حضرت اسماعیل میں بہت زیادہ ہو اور ان کی نسل میں ان وعدوں کا
 بہت بڑا طور ہوا حضرت اسحاق کے حق میں یہ لفظ نہیں فرمایا اگرچہ اونیسی ہی برکت کا
 وعدہ کیا مگر یہ لفظ جس بے نہایت برکت سمجھی جاوی وہاں نہیں فرمایا بیشک حضرت اسماعیل
 رتبہ اللہ نے حضرت اسحاق سے زیادہ جیسا کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللہَ صَظٰی
 مِنْ وَلَدِ اِبْرٰہِیْمَ اِسْمَاعِیْلَ بیشک اللہ نے چن لیا ابراہیم کی اولاد میں سے اسماعیل کو
 یہ حدیث صحیح مسلم اور ترمذی میں موجود ہے یہ بے نہایت برکت جس کا وعدہ اللہ نے حضرت ابراہیم
 اور حضرت اسماعیل سے کیا اس کا طور یوں ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سب پیغمبروں کے سردار
 ہیں حضرت اسماعیل کی نسل میں پیدا کیا اور ان کو ملک کنعان کا دیا اور حضرت اسحاق کی نسل میں
 جو لوگ محمدی ہوئے ان کو بھی ان کے ساتھ شریک کیا مگر بڑا رتبہ انہیں کا ہا جو حضرت اسماعیل
 کی نسل میں ہیں تفسیر تہذیبی اسکاٹ والا اس مطلب کو سمجھ گیا ہے پھر جان بوجھ کر مکرنا ہے اور لکھتا ہے کہ
 کہ اس بات کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل کو حضرت اسحاق سے زیادہ برکت
 دیگا اور کئی بار جو فرمایا تو حضرت ابراہیم کی تسلی کے لیے فرمایا کیونکہ حضرت اسحاق سی حبکت کا
 وعدہ ہوا تو حضرت ابراہیم نے حضرت اسماعیل کے لیے ہی دعا کی کہ ایسا نہ وہ بالکل برکت سے
 محروم رہے سو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کی دل کی تسلی کے لیے بار بار فرمایا اور بہت کچھ لفظ

بھی اوکلی دل کی خوشی کے لیے فرمایا کہ اونکے دو نو بیٹوں کو برکت دی دیکھو یہ پادری سچ کیا ہے کہ اس آیت کا صاف یہ مطلب ہو کہ اللہ نے حضرت اسحاق سے بہت زیادہ بے نہایت کترین حضرت اسماعیل کو دین ہین یہ سچہ کراصل بات کا مطلب اور طرف پیرتا ہو یا اللہ پادریوں کو انصاف اور ایمان کی نعمت عنایت فرما اور ان اندھوں کی آنکھیں کھول دی آمین یہ جو فرمایا کہ بارہ سردار پیدا ہونگے اوس سے اوسکا اشارہ حضرت اسماعیل کی طرف ہو اور یہ مطلب ہے کہ اونسے بارہ بیٹے پیدا ہونگے توراۃ شریف بتا ہے کہ حضرت اسماعیل کے بارہ صاحبزادی تھیں پھر فرمایا کہ میں اوسکو بڑی امت بناؤں گا یہ بڑی امت وہی لوگ ہین جو حضرت اسماعیل کی نسل میں جنکی شریعت پر قائم رہے حضرت اسماعیل کی نسل میں مدت تک شریعت قائم رہی پھر آخر کو یہ لوگ بت پرستوں کی محبت میں بگڑ گئے اور بت پوجنی لگے کئی سو برس بعد اللہ نے انہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور اوپر قرآن اوتارا اوسوقت سی آج تک تمام عرب کی لوگ شریعت پر قائم ہین اوکلی نسل میں اللہ نے نہایت برکت دی ہو ایک پادری نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ یہ بشارت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو امت محمد کے سوا کوئی بڑی امت حضرت اسماعیل کے نسل میں نہیں پیدا ہوئے اس آیت کے بعد یوں ارشاد ہوتا ہے اور اسحاق کے ساتھ جسے سحارہ تیرے لیے دوسرے سال اوسیوقت میں جنکی گی اپنا عہد قائم کر دنگا اسی عا نوالو توراۃ میں اس جگہ داو ہر جیسے معنی اور ہین اس لیے ہمنی لکھا کہ اور اسحاق کے ساتھ مگر پادریوں نے اردو ترجمہ میں اور کی جگہ پر لیکن کا لفظ لکھ دیا ہے ہمارے وقت کا ایک پادری لکھتا ہے کہ دیکھو لیکن کی لفظ سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ وہ جو دین کا فیض ہو وہ فقط اسحاق کیواسطی ہے اسماعیل کے لیے نہیں ہو اسی پادریو اللہ سی ڈر و توراۃ میں لیکن کا لفظ نہیں مثنیٰ اور کی جگہ لیکن لکھ دیا اللہ نے ہکو توراۃ دکھلا دی تمہاری چوری کمل گئی دیکھو اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل سی اور اوکلی نسل سے بہت بہت بڑی بڑی برکتوں کا وعدہ کیا ہے وہ سب کتین دین و ایمانی ہین فقط دنیا کی برکتوں کو اللہ نہیں فرمایا لگا کہ بہت بڑی کترین ہین یہ بات ایمانوالو نہر خوب ظاہر ہو پھر توراۃ شریف میں لکھا ہے کہ فرشتے حضرت ابراہیم کے گھر میں آئی اور حضرت اسحاق کے پیدا ہونے کی بشارت دی ایمان پھر لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ زمین کی ساری قومیں ابراہیم سے برکت پاوینگی ای ایمانوالو

پادریوں کی کتابوں میں جا بجا اس بات کا اقرار ہے کہ حضرت ابراہیم کے وقت سے حضرت عیسیٰ کے وقت تک سوا اولاد ابراہیم کے اور کسی قوم میں ایمان نہیں پہیلا اکثر تو میں بت پرستی میں بھی رہیں حضرت عیسیٰ کے بعد آپ کے خاص رفیقوں نے غیر قوموں میں انجیل سنائی اور ہر قوم میں ایمان پہیلا پادری کہتی ہیں یہ اس خبر کا ظہور ہوا کہ حضرت عیسیٰ کے نائب جو حضرت اسحاق کی نسل میں تھے اونسے ساری قوموں نے برکت ایمانی پائی اسی پادریوں کے بعد یہ بھی دیکھو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے حضرت ابراہیم کے بیٹے حضرت اسماعیل کی نسل میں پیدا کیا اُن کی بدولت ساری قوموں میں ایمان پہیلا اس بشارت کے بڑا ظہور محمدی وقت میں ہوا پھر لکھا ہے کہ جب حضرت اسحاق پیدا ہوئے اور اُن کا دودھ چٹایا گیا تب سارہ نے دیکھا کہ مصری ہاجرہ کا بیٹا جو وہ ابراہیم کے لیے جنی تھی ٹھٹھے مارتا ہے اس نے ابراہیم سے کہا کہ تو اس لڑکے کو اور اُسکی بیٹے کو نکال کیونکہ یہ لونڈی بچہ میرے بیٹے اسحاق کے ساتھ وارث نہ ہوگا ابراہیم کو یہ بات جو اُسکی بیٹے کے حق میں تھی تلخ لگی تب اللہ تعالیٰ نے ابراہیم سے کہا وہ بات اس لڑکے بابت اور تیری لونڈی کی بابت تجھی تلخ نہ لگی جو باتیں سارہ نے تجھی کہیں سو مان کیونکہ تیری نسل اسحاق سے مشہور ہوگی اور میں اس لونڈی کی بیٹے سے بھی ایک قوم پیدا کروں گا کیونکہ وہ بھی تیری نسل ہے تب ابراہیم نے صبح کو اُوٹھ کر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی اور ہاجرہ کے کندھے پر دہری اور لڑکی کو بھی اُسکے حوالے کر کے اسی روانہ کیا اور وہ روانہ ہوئی اور پیر صبح کی بیابان میں ٹھکتی پہرتی تھی اور جب مشک پانی ہو چکا تب اس نے اُس لڑکے کو ایک جھاڑی کے نیچے ڈال دیا اور آپ اُسکے سامنے ایک تیر کے پتی پر جا بیٹھی کیونکہ اُسکی کہا میں لڑکے کا مرنا نہ دیکھوں سو وہ سامنے بیٹھی اور چلا چلا کے روئی تب خدا نے اُس لڑکے کی آواز سنی اور خدا کے فرشتے نے آسمان پر سے ہاجرہ کو پکارا اور اُس کو کہا ای ہاجرہ تجھی کیا ہواست ڈر کہ خدا نے اس لڑکے کی آواز کو دین جہاں دم ہو سنا اُوٹھ اور اُس لڑکے کو اُوٹھا اور ہاتھوں سے شہال کے لے کر میں اُسکو ایک بڑی گروہ بناؤں گا پھر خدائی آؤں گا کہ میں کہوں میں تب اُس نے پانی کا ایک کنواں دیکھا اُس نے جا کے اُس مشک کو پانی سے بہرا اور اُس لڑکی کو پلایا سو خدا اُس لڑکے کے ساتھ تھا کہ وہ بڑا اور بیابان کا رہنے والا اور تیز انداز ہوا اور وہ دشت فاران میں رہا اس جگہ پر توراہ کی لفظیں یہ ہیں وَ قِیْثِیْبَ مِذْ بَانَ عِیْیٰی سَہْوَہ

بیابانین پر لکھا ہو کہ قسب مدینہ پاکستان اور رہا وہ فاران کے بیابانین ای محمدی بہائیو یہ
 احوال حضرت اسماعیل کا خدیشونین بہت پسلا دی کی ساتھ ہو فرشتی نے اونکے لیے زمزم کو دیا
 جو آبجنگ مکہ میں موجود ہو اب ہکو خوب یقین ہو کہ فاران اور بیرسج کا بیابان اوس زمانہ میں
 اسی مقام کا نام تھا جان مکہ شہر بسایا گیا پادری جان دیون پورٹ نے ہماری زمانہ میں حضرت
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ایک کتاب لکھی ہو اور پادریو کو خوب قائل کیا ہو اوس
 کتاب میں زمزم اور مکہ کے ذکر میں لکھا ہو کہ یہ وہی کنواں ہو جو فرشتہ فی جنگل میں حضرت ہاجر کو
 دکھایا تھا پادری مارش فین نے سیر الاسلام میں چاہ زمزم کے ذکر میں لکھا ہو کہ یہ چشمہ پانی کا کہ
 عرب کے لوگ نہایت پاک جانتی تھے حضرت اسماعیل پیغمبر کی پیاس وفع کرنیکے واسطے ظاہر اور
 جاری ہو واجب اونکی مان ہاجر جنگل میں بہتک ہی تھیں اور اونکو گو دین لیے پرتی تھیں دیکھو ان
 دونوں پادریوں نے اقرار کیا کہ بیرسج اور فاران مکہ کا نام ہو ملا محمد رضا طہرانی جو یہودیوں کے بڑے
 عالم تھے ہر محمدی ہو وہ اپنی کتاب میں لکھتی ہیں کہ یہودی علم والوں نے فاران کے پہاڑ کا ہی بیابان
 کیا ہو کہ وہ مکہ ہو اور فاران کا پہاڑ مکہ سی اڑھائی میل کے قریب ہو اوسکے سوا اس نام کا پہاڑ تمام
 جہان میں کسی نے نہیں بتلایا ہو مگر نصاریٰ کا ایک پادری تھا اوس دل کے اندہ ہی نے دعویٰ کیا تھا
 کہ فاران کا پہاڑ بیابان تہ میں تھا یعنی جان حضرت موسیٰ اور اونکی ساتھ والے چالیس برس پہلے
 آئی ایمالو القرآن اور حدیث سی حضرت اسماعیل کا مکہ میں رہنا خوب ثابت ہو آگے بڑھ کر پادریوں کی
 قائل کرنیکے لیے انہیں کی کتابوں سی یہ بیان ہو گا کہ فاران اوسوقت میں مکہ کو کہتی تھی آئی محمدی
 بہائیو دیکھو اللہ تعالیٰ نے حضرت ہاجر کو بشارت دی کہ اوسکو ایک بڑی گروہ بناؤ لگا یہ پہاڑ شاہ
 است محمدی طرف ہو پھر اس لفظ کو دیکھو کہ خدا اوس لڑکے کے ساتھ تھا دیکھو حضرت اسماعیل کا
 بہت بڑا رتبہ ہی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے قرآن میں خبر دی ہو کہ اسماعیل نبی تھا درینوں
 تھی یعنی اللہ کے پیغام پہنچائی ہو الی تھے اب دیکھو کہ جس طرح حضرت اسماعیل کو اللہ نے حضرت ہجان
 سے زیادہ برکت دی اونکے باعث سی اونکی مان حضرت ہاجر کو بھی حضرت سارہ سی بہت بڑا پایا
 حضرت ہاجر کے پاس دوبار بشارت دینے کو فرشتہ آیا اوسوقت حضرت ابراہیم اونکی پاس نہیں
 تھے اور حضرت سارہ کے پاس ایسے وقت میں فرشتے نہیں آئے اوسوقت حضرت ابراہیم اونکی پاس

نہوں ہاں جب حضرت ابراہیم کے پاس فرشتے حضرت اسماعیل کی بشارت لای تھے اور قوت
 حضرت سارہ سی ہی باتیں کر گئے جسکا ذکر توراۃ اور قرآن میں امد نے کیا ہے اور حضرت
 ہاجرہ کی اکیلی تہین خود ادونہین سے باتیں کر نیکے لیے امد نے فرشتے کو بھیجا مگر رضا ظہر
 نے بھی اس جگہ لکھا ہے کہ کئی دفعہ فرشتہ حضرت ہاجرہ پر ظاہر ہوا اور حضرت سارہ پر ظاہر ہوا
 ای محمدی بہائیو نصاری اور یہود حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل سے بڑی بڑی بد ادبیان
 کرتے ہیں اور کو توراۃ شریف کا یہ مقام دکھلا دای ایمانو الوقرآن اور حدیث سی ثابت ہے
 کہ حضرت اسماعیل کو حضرت ابراہیم نے مکہ میں بسایا مگر پادری لوگ بی وقوف کو بکاتے ہیں
 کہ فاران مکہ کا نام نہیں ہے اس لیے ہم پادریوں کی کتابوں سے ثابت کرتے ہیں کہ فاران مکہ کا
 نام ہے چارج سیل صاحب حسنی ترجمہ قرآن شریف کا انگریز میں لکھا ہے اور سکی عربستان کی تاریخ
 جو شہداء عین لندن میں چھپی ہے اور سین لکھتا ہے کہ فاران وہ جگہ ہے جو مکہ منظمہ کے اطراف
 پہاڑوں کے نیچے جنگل میں اور سکوفاران کہتے ہیں اور مکہ کا نام پہلے میسا تھا وہ اسماعیل علیہ
 السلام کی ایک بیٹے تھے ادونہون نے اپنے نام سے بسایا تھا پراو سکونیکہ بھی کہتے تھے اور مکہ
 بھی کہتی ہیں ہماری وقت میں ایک اخبار میں فاران کی تحقیق یوں لکھی ہے کہ اکتوبر سنہ ۱۸۸۶ء
 اونٹنہ عیسوی کے کوارٹر لی ریویو میں اسلام پر ایک آئیکل چھپا ہے یعنی ولایت کا ایک اخبار
 چھپا ہے جو ایک بہت بڑی عالم یودی زبان جانشنے والی کا لکھا ہوا ہے اور سکی دوسو تنانوی صفحہ میں
 لکھا ہے کہ فاران صاف عرب کے لیے مستعمل ہے صرف اسمین شبہ ہے کہ مکہ کے گرد کے پہاڑوں کا
 یہ نام ہے یا نہیں اب ہم اس شبہ کو ہی مٹا دیں گے اور قدیم جغرافیہ کی تحقیقات سی ثابت کر دیں
 کہ مکہ کے گرد کے پہاڑ ہی فاران ہیں توراۃ سی ثابت ہے کہ حضرت اسماعیل فاران میں رہے
 اب حضرت اسماعیل کے اولاد کے رہنے کے مکانوں کو تحقیق کر دیں جہاں وہ زمین بسیں ہی مقام
 حضرت اسماعیل کا ہے اور وہی فاران ہے حضرت اسماعیل کے بارہ بیٹے تھے ایک بنیائوٹ
 یہ بیٹے حضرت اسماعیل کے عرب کے اوترچیم حصہ میں آباد ہوئے ریورنڈ کاتری پی کار ایم ای
 نے اپنے نقشہ نامین اسکا نشان اڑتیس اور تیس درجی عرض شمالی اور چونتیس درجہ شمالی
 درجی طول شرقی کے درمیان میں لگایا ہے ریورنڈ مسٹر فاسٹر لکھتا ہے کہ بنیائوٹ کی اولاد عربیہ

پورب کی طرف عربیہ ڈرتا یعنی بیابان تک اور دکن کی طرف خلیج الاسک اور حجاز تک پہل گئی تھی
اسٹریبو کی بیان سی پایا جاتا ہے کہ نبی یوث کی اولاد نے اس سے بھی زیادہ ملک گہیہ لیا تھا اور مدینہ
تک اور بندر حور اور بندر یمبو تک جو بحر قزقم کے کنارے پر ہے اور مدینہ سی جنوب مغرب میں واقع ہے
اونکی عملداری ہو گئی ریورنڈ مسٹر فاسٹر لکھتا ہے کہ اس مختصر بیان سی طاہر ہوتا ہے کہ نبی یوث کی اولاد
صرف پتھر ٹی میدان میں نہیں پڑی رہی بلکہ حجاز اور نجد کے بڑے بڑے ضلعوں میں پہل گئی ہو سکتا ہے
کہ رفتہ رفتہ نبی یوث کی اولاد عرب کے بہت بڑے حصے میں پہل گئی ہو دوسرے بیٹے حضرت
اسماعیل کے قیدار ہیں وہ نبی یوث کے پاس دکن کی طرف حجاز میں آباد ہوئی ریورنڈ مسٹر فاسٹر
کہتا ہے کہ اشعیان بنی علیہ السلام کے بیان سے بھی صاف صاف قیدار کے رہنے کا مقام حجاز
ثابت ہوتا ہے جو چین مکہ اور مدینہ بھی شامل ہے اور زیادہ ثبوت اسکا حال کے جغرافیہ میں شہر الخذر
اور نبی سی پایا جاتا ہے جو اصل میں القیدار اور نبی یوث ہیں اہل عرب کی یہ روایت کہ قیدار اور
اونکی اولاد حجاز میں آباد ہوئی اس کی تائید اس بات سی ہوتی ہے کہ توراۃ اور صحیفہ نوین قیدار کے
رہنے کا مکان عرب کے اسی حصے میں یعنی حجاز میں بیان ہوا ہے دوسرے یہ بات بخوبی ثابت ہے
کہ یورپیس اور پلیمپوس اور پلینی اعظم کے زمانوں میں یہ قومیں حجاز کی باشندہ تھیں کیڈری یعنی
قیدری درمی یعنی مخفف قیدری اور گڈر ذاتی یعنی قیداری کہ ریتی یعنی قیدری چنانچہ اسکا ذکر
ہسٹری جغرافیہ جلد اول و دسوارہ تالیسویں صفحہ میں موجود ہے اب خوب ثابت ہو گیا کہ قیدار
حجاز میں آباد تھے ریورنڈ کاتری پی کاری نے اپنے نقشہ میں قیدار کے آبادی کا نشان چھپایا
اور ستائیس درجہ عرض شمالی اور تین^{۲۷} اور اڑتیس درجہ طول شرقی درمیان میں لگایا ہے
اس بات کو خوب یاد رکھو یہ بات وہاں کام ادبی جہان حضرت اشعیان علیہ السلام کے صحیفہ میں
آخری پیغمبر کی تعریف ہے وہاں قیدار کا پتا دیا ہے تیسرے بیٹے حضرت اسماعیل کے آڈیٹل ہیں
جو زلیف کی سند کے موافق آڈیٹل ہی اپنے اون دونوں بھائیوں کے ہمسایہ میں آباد ہوئے
چوتھے بیٹے حضرت اسماعیل کے ہمسام ہیں اونکے رہنے کے مقام کا پتا نہیں ملتا پانچویں بیٹے
حضرت اسماعیل کے مشاع ہیں ریورنڈ مسٹر فاسٹر کا یہ قیاس صحیح ہے کہ عبرانی میں خبوشلع
لکھا ہے اونہیں کو یونانی ترجمہ میں مسلا اور جوزف نے مساس اور پلیمپوس نے مسینر لکھا ہے

اور عرب میں اونہیں کی اولاد بنی مساکملائی ہے پس کچھ شبہ نہیں کہ یہ بیٹے قریب نجد کے پہلے آباد ہوئے تھے چٹائی بیٹے حضرت اسماعیل کے دوئمہ بن پورب اور چچم کے جغرافیہ جاننے والے قبول کرتے ہیں کہ یہ بیٹے تہامہ میں آباد ہوئے حجم البلد انہیں لکھا ہے کہ وہ الجندل کا نام واقعی حدیث میں دوامہ الجندل اور ابن سقیفہ فی اوسکو اعمال مدینہ میں لکھا ہے اور مسکا نام دوم ابن اسماعیل بن ابراہیم کے نام پر لکھا گیا ہے اور زجاجی کا قول ہے کہ حضرت اسماعیل کے بیٹے کا نام دومان ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت اسماعیل کے ایک بیٹے کا نام داتہا اور شاید اس جہل نام کو بدل لیا ہے اور ابن کلبی کا قول ہے کہ دوامہ حضرت اسماعیل کے بیٹے تھے اور اونہیں کا قول ہے کہ جب تہامہ میں حضرت اسماعیل کی بہت سی اولاد ہو گئی تو دوامہ دہانسی نکلے اور وہ کے مقام میں قیام کیا اور وہاں قلعہ بنایا اور اسکا نام دوامہ لپٹی پر رکھا اور ابو عبیدہ سکونی کا قول ہے کہ دوامہ جندل قلعہ اور گانوشام اور مدینہ کے درمیان میں ہے قریب جبل علی کے اور دوامہ دی قری کے گانوں میں سے ہے ریورنڈ مسٹر فاسٹری ہی اس بیان کو مانتا ہے اور اب تک ایک مشہور جگہ عرب میں موجود ہے فائدہ امام قزوینی نے تہذیب الاسما میں لکھا ہے کہ وہ الجندل مدینہ شریف سی پندرہ شب کا رستا ہے اور ٹھیک بات وہ ہے جو امام ابو القاسم ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں واقعی سے نقل کی ہے کہ دوامہ الجندل مدینہ شریف سی تیرہ منزل ہے اور کوفہ سے دس منزل پر ہے اور دمشق سے دس منزل پر ہے ساتویں بیٹے حضرت اسماعیل کے سنا تھے ریورنڈ مسٹر فاسٹریاں کو تا ہے کہ یہ بیٹے مسریہ میں آباد ہوئے مگر یہ صحیح نہیں ہے اس میں کچھ شبہ نہیں کہ یہ بیٹے جب حجاز سے نکلے تو یمن میں آباد ہوئے اور یمن کے کنڈرو میں اب تک مسکا کا نام قائم ہے ریورنڈ کاتری پیکاری نے اپنے نقشہ میں اس مقام کا نشان تیرہ درجہ اور تیس دقیقہ عرض شمالی اور پینتالیس درجہ اور تیس دقیقہ طول شرقی میں قائم کیا ہے آٹھویں بیٹے حضرت اسماعیل کے جذرتی اور توراہ میں حداد ہی اونکا نام ہے یمن میں شہر حدیدہ اب تک اونہیں کا مقام بتلا رہا ہے اور قوم حدیدہ جو یمن کی ایک قوم ہے اونہیں کے نام کو یاد دلاتے ہے زہیرے مویخ کا بھی یہی قول ہے اور ریورنڈ مسٹر فاسٹری ہی اسی کو مانتا ہے نویں بیٹے حضرت اسماعیل کے تیتا تھے اونکے رہنے کا مقام نجد ہے اور بعد کو رفتہ رفتہ منخلج فارس تک پہنچ گئے دسویں بیٹے

حضرت اسماعیل کے پیکر پہن ریورنڈ مسٹر فاسٹر بیان کرتا ہے کہ اونکا مقام جدور میں تھا جو کسرتی پہاڑ کی دکن او جبل اشخ پہاڑ کے پورب میں ہو گیا۔ توین بیٹے حضرت اسماعیل کے نائیش پہن ریورنڈ مسٹر فاسٹر توراہ اور جوزیفیس کی سند سے لکھتا ہے کہ عربیہ یازر تائین کی نسل اسی نام ہی آباد تھی بارہویں بیٹے حضرت اسماعیل کے قینزماہ تھی اونہون نے ہی یمن میں رہنا اختیار کیا تھا مسعودی نے مروج الذهب میں لکھا ہے کہ اصحاب الہدس حضرت اسماعیل کی اولاد میں سی تھی اور وہ دو قوم تھی ایک کو قہمان کہتی تھی دوسرے کو یامین اور بعض کو نزیب رعیل اور یہ یمن میں تھے اس بیان سی خوب ثابت ہو گیا کہ حضرت اسماعیل وراثت کی تمام اولاد عرب میں آباد ہوئی اور یہی خوب ثابت ہوا کہ اصل مقام اس خاندان کی آبادی کا حجاز ہے جو ان مکہ اور مدینہ پر حضرت اسماعیل کی پہلی اولاد یعنی نبایوٹ اور قیدار کا یہی مقام تھا پہر وہاں سے عرب کے اور طرفوں میں پھیل گئے اب ثابت ہوا کہ حضرت اسماعیل نے حجاز میں رہنا اختیار کیا تھا اور اسی کا قدیم نام فاران تھا توراہ سامری کا عربی ترجمہ جسکو آریونن سے سنہ اٹھارہ سو پندرہ عیسوی میں مکہ و نی تیارم کے مقام میں چلایا ہے فاران کی معنی حجاز لکھدے ہیں اوس ترجمہ کی عبارت یہ ہے وَ سَكَنَ فِي بَرْنِيَةِ قَاتَانَ (الجزء لفظ حجاز کا جو دو کثیر و کمی بچھن ہے ترجمہ کرنیوالی نے اس بطرح لکھا ہے اب نو کہ ایک فاران اور یہی ہوا دسکا بیان ہرگز ذکر نہیں ہو کوی قرنیہ اور فاران کا یہاں نہیں ہو مسلمان جغرافیہ والوں کے لکھنی شکیبت ہے کہ تین مقام فاران کے نام سی مشہور تھے ایک کو ہستان حجاز یعنی مکہ معظمہ اور ابو نصر بن قاسم بن قضاو قضاہی فارانی اسکندری جو حجاز کا رہنے والا تھا وہ حجاز ہی کے رہنے کے باعث ہی فارانی کہلایا دوسرا فاران کوہ طور یا سینا کی پاس تھا تیسرا فاران نوح سمقند میں تھا یہی کتاب شترک یا قوت حمیری میں لکھا ہے مگر توراہ میں ان دو مقاموں کا کوئی قرنیہ نہیں پادری کو ناحق بیوقوفوں کو دہوکا دیتی ہیں ہر قدر سی تو یہاں کچھ درابھی علاقہ نہیں ہے باقی رہا وہ فاران جو سینا پہاڑ یعنی کوہ طور کے چم طرف ہے اور جس کے کنڈر ملے ہیں وہ توراہ کا فاران نہیں ہے حضرت موسیٰ کے زمانہ تک اوسکا نام و نشان نہیں تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مصر سے بنی اسرائیل کو لیکر نکلتے اور فرعون ڈوب چکا تو آپ شور کی جنگل میں پہنچی اور جب سین کے

جنگل کو طی کیا رفیدیمین مقام ہوا یہاں سی سینا پہاڑ کی طرف چلے اور سینا پہاڑ تک پہنچ گئی اور فاران کا کچھ ذکر نہیں آیا جب سینا پہاڑ سی آگے بڑھے اور اتر پورب کو چلی یہاں لکھا ہے کہ بیابان سی نکلے اور بادل فاران کے بیابان میں ٹہر گیا اب صاف ثابت ہوا کہ حضرت موسیٰ کی وقت میں فاران کا بیابان سینا پہاڑ کے اتر پورب کی طرف تھا جو قادیان کی قریب ہو وہی بیابان حجاز کا ہے اور جب حضرت یوسف نے حضرت یعقوب کو مصر میں بلا بھیجا وہاں توراۃ شریف میں لکھا ہے کہ حضرت یعقوب نے اُن سب سمیت جو اُن کی تھے سفر کیا اور پر سب پر اگر اپنی باپ اسحاق کے خدا کے لیے قربانیاں گذرانیں یہاں سے معلوم ہوا کہ پر سب قربانی کا مقام تھا اور توراۃ کے پہلے سورۃ کے چودہویں باب کے چھٹی آیت میں ہے کہ حور یونکو اُن کی پہاڑ سیعیر میں ایل فاران تک جو بیابان کے کنارے پر ہوا دیکھو ایل نام اللہ کا چاچا ان پاک کتابوں میں آتا ہے تو ایل فاران کے معنی ہیں اللہ فاران کا اس سے معلوم ہوا کہ فاران برکت کا مقام تھا اللہ کی عبادت کا مقام اگر کوئی کہی کہ یوں کیونکہ لکھا کہ فاران اللہ کا اسکا جواب یہ ہے کہ توراۃ شریف کے اسی سورۃ کی پینتیسویں باب میں ہے کہ حضرت یعقوب نے شہر لوز میں قربانیاں کا مقام بنایا اور اوسکا نام ایل بنت ایل رکھا پادری پتھر نے اسکا ترجمہ حاشیہ پر یوں لکھا ہے کہ خدا کا اسی طرح یہاں بھی بیٹا نام ہے کہ خدا فاران کا اور مطلب یہ ہے کہ اس مقام کو دیکھ کر اس مقام کی مالک کو یاد کر دے معلوم ہوا کہ فاران میں بھی اللہ کا گھر تھا تب تو اوسکا یہ نام ہوا اور تینتیسویں باب کے اونیسویں اور بیسویں آیت میں ہے کہ حضرت یعقوب نے شہر سکیم میں ایک بانی کا مقام بنایا اور اوسکا نام ایل الہ اسرائیل رکھا یعنی خدا اسرائیل کا خدا اس نام کا مطلب یہ ہے کہ جو اسرائیل کا خدا ہو یہاں یاد آتا ہو یہ مطلب نہیں کہ یہ مقام معاذ اللہ خود خدا ہے امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ میں لکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں دو کتاباں لوئیں یعنی یہود اور نصاریٰ میں اس بات میں اختلاف نہیں ہے کہ فاران مکہ کو کہتے ہیں اور ظاہر ابرانی کہتے ہیں کہ فاران کا پہاڑ مکہ کے گرد نواح میں اڑای کوں پر ہے اور ان کے کچھ آگے اور یہودیوں میں بھی اکثر دن نے یہی کہا ہے کہ فاران مکہ ہے اور لکھا ہے

کہ عرب کی لوگ پاکستہ بنوئین نبی قدیم کہلاتی تھی خدینوکی کتاب کی جیٹی باب کی تیسری آیت اور سلاہین
 اول کے پانچویں باب کی دوسری آیت اشعیا علیہ السلام کی گیارویں باب کی چودھویں آیت
 یرمیا علیہ السلام کی اونچاٹوئیں باب کی اٹھائیسویں آیت دیکھو اور پہلی کتاب بنوئین اول کا نام
 عزیم ہو دوسرے اخبار الایام کے بائیسویں باب کی پہلی آیت ٹھیکہ کی دوسرے باب کے
 اونیسویں آیت دیکھو تو راتہ میں لکھا رہی کہ حضرت ابراہیم کو اللہ تعالیٰ فی فرمایا کہ تو
 اپنے اکلوتی بیٹے کو جیسی تو پسار کرتا ہو اسحاق کو میری لیے بیج کہ حضرت ابراہیم بیج کر نکلیو مستعد ہو گئی
 اللہ تعالیٰ نے اوسکی بدلے قربانی کے لیے منڈا بھیجا پھر اللہ تعالیٰ کے فرشتی نے آسمان سے
 حضرت ابراہیم کو پکارا اور کہا کہ اللہ فرماتا ہو میں نے اپنی ذات کی قسم کہا میں اسلئے کہ تو نے
 ایسا کام کیا اور اپنا بیٹا اکلوتا بھی دینے لکھا میں تجھی برکت پر برکت دوں گا اور آسمان کے
 ستاروں اور دریا کی کناری کی ریت کے مانند تیری نسل کو نہایت کثرت بخشوں گا اور تیری
 نسل بے شمار ہوگی وارث ہوگی اور تیری نسل سے زمین کی ساری امتیں برکت
 پاؤں گی کیونکہ تو نے میری بات مانی اس جگہ ہماری محمدی علم والوں کی دور و اتین ہیں بعضی کہتے ہیں
 کہ حضرت اسحاق کے بیج کو نیک حکم ہو اتھا اور بعضے کہتے ہیں کہ اسحاق کا لفظ یہودیوں کی غلطی سے
 لکھ دیا ہو یہ حکم حضرت اسماعیل کے لیے ہوا تھا اور عیسیٰ کے یہ حکم دو نو کیو اسطی ہوا تھا واللہ اعلم
 ای ایمانوالو اب دیکھو کہ حضرت عیسیٰ کے وقت تک حضرت ابراہیم کی نسل میں جتنے پیغمبر اور
 ولی ہوئے انکی برکت اور قوموں میں نہیں پہلی حضرت عیسیٰ کے بعد انکے نائبوں کی
 برکت غیر قوموں میں پھیلے پھر چہ سو برس بعد اللہ نے محمدی برکتیں ساری قوموں میں ایسی پھیلان
 کہ اللہ تبارک و تعالیٰ میں حضرت اسحاق کے ذکر میں بھی لکھا ہو کہ اللہ نے حضرت اسحاق سے
 فرمایا کہ زمین کے ساری فرستے تیری نسل سے برکت پاؤں گی اس خبر کا ظہور کچھ کچھ حضرت عیسیٰ
 کے نائبوں سے ہوا پھر اچھی طرح محمدی وقت میں اس خبر کا ظہور ہوا کہ بہت لوگ جو حضرت
 اسحاق کی نسل میں تھے وہ محمدی ہوئی اور محمدی علم میں اور نیک اعمال بنیں اور ایمان کے
 فیض میں کامل ہوئی انکی تعلیم ساری قوموں نے برکت پائی حضرت اسحاق کی بیٹے
 حضرت یعقوب کی نسل کے لوگ جو بنی اسرائیل کہلاتے ہیں اونہیں بہت محمدی ہو کر محمدی

دین کے پیشوا ہوی اور بہت قومون میں اونکا فیض پہیلا اور حضرت اسحاق کے دوسرے بیٹے حضرت یحییٰ بن رومی لوگ اونکی نسل میں ہیں رومیوں میں ہی بہت لوگ محمدی ہوئے اور ساری قومین اونکی برکت پہیلی حضرت اسحاق کے بیٹے جو حضرت یعقوب بن اونکے ذکر میں ہی توراۃ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اونسے فرمایا کہ زمین کے ساری گہرا نے تجھے ادتیری نسل سے برکت پاوینگے اسکا بھی وہی مطلب ہے حضرت یعقوب کی نسل میں جو جو لوگ حضرت عیسیٰ کی شریعت پر چلے اونسے غیر قومون میں ایمان پہیلا پہرچو اسرائیلی لوگ محمدی دین میں آئی اونہیں بڑے بڑے عالم دیندار اور بڑی بڑی ولی اللہ کی عاشق جان تیار ہوئے اونکا فیض ساری قومون میں پہیلا اون لوگوں کا پورا بیان اس کتاب کی آخر میں آویگا اگر اسد چاہی گا اور یہ جو حضرت یعقوب سے فرمایا کہ تجھسی اسکا ظہور حضرت یعقوب کی زندگیاں میں ہوا تو اسکا مطلب بیشک یوں ہے کہ محمدی اولیاؤں نے حضرت یعقوب سی اور بہت پیغمبروں سے فیض پایا ہے جتنی پیغمبر ہیں سب اپنی قبروں میں زندہ ہیں اسد کی یاد میں اور محبت میں غرق ہیں محمدی اولیاؤں نے کبھی خواب میں کبھی جاگتی میں پیغمبروں کا جلال پاک دیکھا ہے اونکی قبروں پر گئے ہیں طرح طرح کے فیض ظاہر اور باطن کے سب پیغمبروں سے پائی ہیں محمدی اولیاؤں نے اپنی کتابوں میں اس فیض اور برکت کا احوال بہت کچھ بیان فرمایا ہے ہوا اللہ ہماری پیغمبر برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض اور سب پیغمبروں کا فیض ہم سب محمدیوں پر ہمیشہ جاری رہے گا لیکن اب یہ بیان ہے کہ حضرت یعقوب کی اپنی موت کی وقت دو پیغمبروں کے پتے بتلائے کچھ پتے حضرت عیسیٰ کے کچھ پتے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

اسی محمدی بہائیہ حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت یوسف ہیں اور گیارہ بہائی اونکے اور ہیں اون سکا احوال توراۃ میں بہت کچھ ہے حضرت یعقوب کا خطاب اسرائیل ہے اس لیے اونکی بارہ بیٹوں کی نسل کے لوگ بنی اسرائیل کہلاتے ہیں حضرت یوسف کا قصہ توراۃ اور تورات بہت بڑا قصہ ہے حضرت یوسف کشتان سے مصر میں آئی پر حضرت یعقوب اور اونکی سب بیٹے مصر میں آئے اور مصر میں رہے توراۃ میں لکھا ہے کہ جب حضرت یعقوب کے مرنے کا وقت آیا

اپنی بیٹوں کے حق میں پیش خبریان فرمائیں انجیل سوین باب کے آٹھویں آیت میں حضرت
یہودا کے حق میں یون فرمایا اسی یہودا تو وہ ہو گئے تیرے بہائی تیری تعریف کرینگے تیرا ہاتھ
تیرے دشمنوں کی گردنیں ہوگا تیرے باپ کی اولاد تیرے حضور ختم ہوگی یہودا شیر کا بچہ ہو گیا
بیٹی تو شکار پرسی اوٹھ جلا وہ شیر بر بلکہ پڑا نے شیر پر کی مانند جکا اور بیٹھا اوسکو کون اوٹھا
آئی ایمانوالو حضرت یہودا کی نسل میں حضرت داؤد نبی اور ان کے بیٹے حضرت سلیمان نبی ہو
اونہوں نے بادشاہی اور حکومت سی دین کو قائم کیا پادری اس براؤ ہیڈ نے دینی اور
دنیوی تاریخ میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمان کے بادشاہی صلح کی تھی اور یہودا شیر بر کے مانند
جکتا اور بیٹھا تھا اور سب لوگ اسی چمپے سے ڈرتے تھے اسکے بعد دسویں آیت میں
حضرت یعقوب فرماتے ہیں لَوِیَاسُوْنَرِشِبْطُ مِنْهُوْدَا وَفُتُوْحِیْ مِیْنِیْنِ دَغْلَاوْعَدَا کی یا یوشیا
و کو فیلٹ غٹینو یعنی جہان ہوگی لاٹھی یہودا اسی اور شریعت کی راہ دانی والا اسکے پاؤں کی
درمیان میں سے یہاں تک کہ آوی شیلو اور اوسکی واسطی جمع ہوگی تو میں یہ جو لفظ محقق کا ہے
پادری میٹھرنے جو ترجمہ ان پاک کتابوں کا سن اٹھا رہا سو اونتر عیسوی میں بڑی محنت سے چھوڑا
اوس میں محقق کا ترجمہ حاشیہ پر لکھا ہے حق شیرانیو الا تو یہی مطلب ٹھہرا کہ شریعت کی راہ دانی
یعنی پیغمبر جو نبی طرح کی شریعت لاوی اور یہی لفظ جناب اشعیا علیہ السلام کی تیسویں باب
اخیر میں آیا ہے یَهُوْدَا لَنْفُحُوْقِقِنُوْا اسکا ترجمہ پادری میٹھرنے یون کیا ہے کہ خداوند ہمارا
شریعت دینے والا ہے اور توراۃ شریف کے پانچویں سورہ چوتھی باب کی پانچویں آیت میں
اور پانچویں باب کی اکتیسویں آیت میں اور چھٹی باب کی پہلی آیت میں حوقیم اور شاپیم لفظ
آیا ہے حوقیم کے معنی پادری میٹھرنے پہلی جگہ لکھا ہے شریعتیں اور دوسری جگہ لکھا ہے احکام
تیسری جگہ لکھا ہے حقوق خلاصہ یہ ہے کہ شریعت کے قاعدوں کو اللہ نے توراۃ میں حوقیم
فرمایا اب محقق کا مطلب صاف کہل گیا اس جگہ ہی یہی مطلب ہے کہ ایک شریعت نبی الا
پیغمبر جو اس کی طرف سے شریعت دیگا یہودا کی نسل میں ہوگا ان پاک کتابوں کا محاورہ ہے
کہ دو باتیں ہوتی ہیں دونوں کا ایک ہی مطلب ہوتا ہے جیسا کہ جناب اشعیا علیہ السلام کی
صحیفہ میں یہوں کے ذکر میں ہے کہ وہ اسکا بیان عدل کے مانند اور اسکا صواب جنت

خداوند کے مانند بنا دیکھا اور جنت حنہ اور ایک ہی چیز اور سبکی دو مثالیں
 کی آیت میں آتے ہیں کہ دو باتوں کا ایک ہی مطلب ہو اس طرح یہاں بجا فرمایا کہ یہود اسی
 لاشی جہانہوگی اور شریعت کی راہ ڈالنی والا اسکے پانوں کے درمیان میں سے نہیں کیگا
 ظاہر یوں ہے کہ حکومت کی لاشی دین کی حکومت کو فرمایا پھر اسکا مطلب یوں کہولہ یا
 کہ وہ حاکم دین کا جو شریعت دینے والا ہو وہ یہود کی نسل میں رہیگا یہ اشارہ حضرت
 عیسیٰ کی طرف ہے کیونکہ حضرت موسیٰ یہود کی نسل میں نہیں ہیں بلکہ اونکی بہائی لادھی کے
 نسل میں ہیں جیسا کہ توراہ سے ثابت ہے اور حضرت داؤد یہود کی نسل میں ہیں جیسا کہ پور
 سی ثابت ہے مگر اوپر زبور میں دو تین نئے حکومتے سوانشی شریعت نہیں اوتری فقط دعائیں
 اور امجد کی تعریفیں اور پیش خیریاں زبور میں ہیں حضرت عسیٰ علیہ السلام حضرت داؤد کی نسل
 میں ہیں اور انجیل پاک میں اوپر نئی شریعت اوتری وہی دین کے حکومت والی ہیں اور
 نئی شریعت لای ہیں جناب میکا علیہ السلام کے صحیفہ کے پانچویں باب میں جہاں حضرت
 عیسیٰ کی صاف بشارت ہے وہاں اوتکو اسرائیلیوں کا حاکم لکھ کر بتلایا ہے ظاہر یوں ہے کہ یوحنا کی
 انجیل کے پانچویں باب کے اخیر میں جو لکھا ہے کہ حضرت عسیٰ نے فرمایا کہ موسیٰ نے میری حقین
 لکھا ہے یہ اشارہ اسی مقام کی طرف ہے مولوی رحمت اللہ صاحب نے اظہار الحق میں لکھا ہے کہ
 سلطان بانیہ خان کی وقت میں ایک یہودی عالم مسلمان ہوئی تھی اونکا نام عبد السلام رکھا گیا
 اونہوں نے یہودیوں کی رد میں ایک رسالہ لکھا ہے اوس میں حقوق کا ترجمہ کیا ہے اس میں یعنی شریعت کے
 رسم ڈالنی والا اور اس سے حضرت عسیٰ علیہ السلام کو مراد لیا ہے اب مطلب یہ ہے کہ یہود کی
 نسل میں ضرور ایک پیغمبر نئی شریعت والا پیدا ہوگا وہ یہود اسی نہیں جائیگا یعنی اسکی شریعت
 کا حکم اوپر جاری رہیگا یہاں تک کہ شیلو آوی یعنی وہ آخری پیغمبر جسکے پاس قومیں جمع ہونگی یعنی
 جب تک جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ آویں گے تب تک حضرت عسیٰ کی شریعت کا
 حکم جاری رہیگا پھر جب شیلو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم آویں گے اوتکو اللہ اور شریعت و لگا انجیل
 کی شریعت کو اللہ موقوف کر دیکھا آگے اسکے ایک مثال بتلا دی کہ شراب اور سوقت دین پر ہنر
 کرنا واجب ہوگا جس کی طرف اشارہ ہے وہ یہود والا جائیگا ملا احمد ایزدانی نے صیغہ الامتہ میں یہ

مطلب لیا ہے کہ بادشاہی اور پیغمبری دو نبیوں کا حق تھا جب تک تیلونہ آوین سو حضرت داؤد اور ان کے بیٹے حضرت سلیمان نبی کی نسل میں تھے پھر حضرت داؤد کی نسل میں حضرت زکریا اور ان کے بیٹے یحییٰ بن اور حضرت عیسیٰ بنی حضرت داؤد کی نسل میں بن یہ سب باتیں زبور اور انجیل سے ثابت ہیں مولانا قاضی شہداء قادیانی پتی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حضرت حسن بصری اور حضرت وہب نے فرمایا کہ حضرت مریم کے باپ عمران بن بیٹے اشہم کے وہ بیٹے امون کے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی نسل میں بن اور اسی تفسیر میں ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام بیٹے بن اور ان کی وہ بیٹے مسلم کے وہ بیٹے صدون کی حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی نسل میں بن ابوالفدا جنون نے سات ستائیس سحری میں وفات پائی وہ اپنی تاریخ میں علی بن سعید مغربی کی کتاب سی نقل کرتے ہیں کہ حضرت زکریا حضرت سلیمان کی اولاد میں بن اور حضرت مريم بیٹے عمران بن نمان کے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی نسل میں بن اور حضرت مریم کی مان کا نام حنہ تھا حنہ کی بہن ایشامع بن جو حضرت زکریا کی نکاح میں تھیں ملا احمد لکھتے ہیں کہ بادشاہت دنیا کی یہود امین سے قید بابل کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کئی سو برس پہلے جاتی رہی تھی یعنی جب بابل کا بادشاہ اسیر لیکو کیر لیگیا اور شہر بابل میں سبکدوش کیا تھا اس کے بعد کوی بادشاہ قوم یہود امین میں ہوا اگر تھوڑی حکومت ان میں باقی رہی اپنی قوم کے رئیس لوگ تھوڑی بہت حکومت رکھتی تھی یہاں تک کہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وقت سی اونکی حکومت جاتی رہی اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے کہ حکومت دین والوں کی حکومت مراد ہے دوسری لفظ میں اس مطلب کو کہو لیا ہے سو یہود کی نسل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شرعی حکومت اور اونکی امت کے یکے علم والوں کی شرعی حکومت قائم رہی یہاں تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئی اور حضرت سلیمان کے بعد اونکی نسل میں بعض بادشاہ رہے تھے اور بعضی کافر تھے تو جو بادشاہ کافر تھے انہوں نے جو دنیا کے حکومت کی اس کے ذکر سے پیغمبروں کو کیا کام ہے اور دین والے لوگ جو اللہ کو اکیلا مانتے تھے اور سب پیغمبروں کے ماننے والے تھے وہ ہر وقت میں ہوتے رہے تھوڑی ہوں یا بہت ہوں اب تیلونہ کے معنی سنو عربی ترجمہ جو پارلین نے سن اٹھا ہے سو جو ایس عیسوی میں چلے گا

اور میں شیلو کا ترجمہ یوں کیا ہے اَلَّذِي لَهُ اَنْكَلٌ یعنی وہ شخص کہ سب کچھ اوسکے لیے ہو اور یہ ترجمہ یونانی ترجمہ کے موافق ہے اور ترجمہ لاطینی اور گت میں یوں ترجمہ کیا ہے اَلَّذِي سَيُنْصَلُّ یعنی وہ شخص جو اب بھی جائیگا تفسیر شری جو معمول بن یوحانے لکھی ہو سنہ پانچ ہزار پانسو آٹھ میں پیدا ہوا تھا اسی اوسمیں شیلو کا یوں بیان کیا ہے کہ بادشاہ مسیح ایسا کہ بادشاہت اوسکی واسطی ہو ایسا ہی ترجمہ کیا ہے انقلس نے اوسمیں ان کتابوں میں ہر پیغامبر کو کہا جاتا ہے جیسا کہ زبور شریف میں آیا ہے کہ میری سچوں کو مت ستاؤ سو تفسیر شری کا یہاں مطلب یہ ہے کہ وہ پیغامبر جو بادشاہی کے ساتھ آویگا اسکے بعد یہ لفظ ہو وَ كَوْنَهُ قَدْ تَحْتَنِمُ اسکا ترجمہ پادری میٹرنے اور ملا سید علی طہرانی نے یوں کیا ہے کہ اوسکے پاس کشتی ہوگی تو میں اور ملا احمد ایرانی نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اوسکی راہ دیکھتی ہیں سب قومیں ملا احمد لکھتی ہیں کہ اس آیت کے مطلب نکلا کہ وہ پیغامبر جنکا خطاب شیلو ہو جب وہ آویگی بادشاہت اور امامت یہود کی نسل سے جاتی رہیگی اور جب تک وہ نہ آویگے تب تک بادشاہت اور امامت یہود کی نسل میں رہیگی اور یہ خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ خود قوم یہود میں سے تھے ای ایمانوالو مطلب یہ ہے کہ پادری لوگ مٹی میں کیٹھیلوسی مراد حضرت عیسیٰ میں اور یہ نہیں دیکھتی کہ حضرت عیسیٰ خود قوم یہود میں سے ہیں اونکے آنے کے بعد شرعی حکومت قوم یہود میں رہی یہود آجہا نہیں ہوئی معلوم ہوا کہ شیلو وہ ہیں جو یہود میں سے نہیں ہیں جنکے آنے سے یہود کی حکومت تمام ہوئی یعنی حضرت عیسیٰ کی طاعت موقوف ہوئی پادری لوگ حقوق کی لفظ میں غور نہیں کرتے اور یہ سمجھتی ہیں کہ حضرت سلیمان کے بعد قوم یہود میں بادشاہ ہوتے رہے پھر قید بابل میں اور اوسکے بعد اگرچہ یہود میں کوئی بادشاہ نہیں تھا مگر اپنے رئیسوں اور اماموں کے تابع تھے جب حضرت عیسیٰ آئے وہ حکومت جاتی رہی حضرت عیسیٰ کے چالیس برس بعد روم کے بت پرستوں نے یہود یوں کو قتل کیا اور باقیوں کو شہر بیت المقدس سے نکال دیا اور سوقت سے یہودی ہر ہر شہر میں تترتیر ہو گئے تو حضرت عیسیٰ کے آنے سے حکومت یہودیوں کی جاتی رہی پادری اتنا نہیں سمجھتی کہ یہاں شرعی حکومت کا فکر ہے حضرت عیسیٰ خود اسی قوم میں کے تھے اونکے آنے سے تو یہود کی شرعی حکومتیں زیادہ بڑھ گئی قید بابل کے بعد چار سو برس تک انکے امام اور ملا اور پھر حکومت کرتے تھے اب قسم میں

ایسا پیغامبر عالی شان دین کی حکومت کرنے آیا حکومت یہود اس سے جدا نہیں ہوئی بیشک
 شیلوسی مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں
 ہیں اور انکی نائب ہی انہیں کی حکومت تھی اور قوموں کے لوگ جو محمدی ہوئے وہ انکے
 تابع ہیں آپ کا دین ساری قومیں پہلا اور پہلے سے ساری قومیں ایسی پیغامبر کی راہ دیکھ
 رہی تھیں جو بادشاہت اور حکومت کے ساتھ آونگے اسکا بیان اپنی جگہ پر آونگا اگر اللہ چاہے گا
 پادری ڈاؤن دیتی جو جیو امین انجیل کا وعظ کہنی والا تھا اسکی تفسیر بس کے چاہا خانہ میں شہر
 لندن میں سنہ ۱۸۵۰ء کا دن عیسوی میں چپی ہے اوسمیں لکھا ہے کہ ایک خاندان کی سلطنت
 اگر بدلی جاوی اور وہی نشان اور وہی قانون جاری رہے تو اسکو سلطنت کا بدلنا نہیں کتنی
 ہیں حضرت عیسیٰ نے اپنی سلطنت سے یہودیوں کو رو میوں کے ذریعہ سے برباد کیا یہودی آدمیوں کو
 بھی اور یہودی طریق کو بھی ایسا نوا لودیکو یہودی پادری اقرار کرتا ہے کہ اس آیت کا مطلب یہ
 ہے کہ قوم یہود کی شرعی سلطنت شیلو کے آنے سے جاتی رہے گی پھر لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے آنے سے
 یہودیوں کی پوری بربادی ہو گئی رو میوں نے یہودیوں کو بیت المقدس سے نکال دیا اور انکی
 شریعت بھی حضرت عیسیٰ نے اللہ کے حکم سے بدل دی ہاں یہودی بہت نہیں دیکھتا کہ حضرت عیسیٰ
 خود یہود امین سے تھے یہود کی شرعی حکومت انکے آنے سے اور زیادہ بڑھ گئی اس قوم کے
 بہت لوگ اونپر ایمان لای جیسا کہ انجیل سے اور حواریوں کے کلام سے ثابت ہے انکے نائب
 جو یہود امین سے تھے انہوں نے ہر طرف دین پہلایا روم کے بت پرستوں کے ہاتھوں وہی
 یہودی برباد ہوئے جو حضرت عیسیٰ کے دشمن تھے اور جو یہودی آپ پر ایمان لای تھے انکو
 اللہ نے رو میوں سے بچالیا انہوں نے جب رو میوں کے غلبہ کی نشانیاں دیکھیں وہ اس
 شہر میں جا بسے جسکا نام پٹہ ہے رو میوں نے بلے ایمان یہودیوں کو قتل کیا اور شہر سے نکال دیا
 پادریوں کے کتابوں سے یہ سارا احوال خوب ظاہر ہے شیلو بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
 جو قوم عرب میں سے ہیں جو نئی شریعت لائے اور انکے آنے سے انکی شرعی حکومت اور
 انکی قوم کی شرعی حکومت یہود پر اور سب قوموں پر قائم ہوئی یا اللہ پادریوں کی نگاہیں کھولے
 بعد اسکے گیارہویں آیت میں حضرت یعقوب علیہ السلام شیلو کا صاف بتا دیتے ہیں درویشی میں

اَوَسِيَّ لَقِيقَ عِيْرُوْهُ وَلَسَا قَاوُ بَنِي اَوُوْزِ كَبِيْسَ بَيِّنَ لَبُوْشُوْ وَبَدَمَ عِنَابِيْمَ سَوُوْ
 وہ باندہی کا انگور کے درخت سی اپنے گدہ ہی کو اور خاصہ انگور کے درخت سی اپنے گدہ ہی کے
 بچی کو وہ وہو یگا شراب کے باعث سی اپنی پوشاک کو اور انگور کے خون کے باعث سی اپنے
 کپڑے کو پادری طاسل سکا کہتا ہے کہ یہ اشارہ یہود کی طرف ہے اور مطلب یہ ہے کہ یہود
 کی نسل ملک کنعانیں اس قدر انگوروں کے درخت پاو نیگی کہ اپنے گدہ ہے اوسین باندہین کے
 اسی پادریوشیلو کا نام نزدیک ہی یہ اشارہ صاف شیلو کی طرف ہے اور یہ خطاب محمد صلی اللہ
 علیہ والہ وسلم کا ہے اور انکی امت کو اللہ نے کنعان کے ملک میں پونچا یا جان انگور کی کثرت
 ہے تفسیر نشی میں ہے کہ یہ خبر زمین یہود کی ہے جو جگہ شراب کی ہر سوار شاد ہوتا ہے کہ شیلو
 کا غلبہ کنعانی ملک پر ہو گا جان انگور کی کثرت ہے مگر شراب کے باعث سے وہ اپنی کپڑی
 کو دہو یگا یعنی شراب کو اللہ تعالیٰ اوسکی شریعت میں حرام اور نجس کر دیگا کپڑی میں لگی
 تو کپڑا دہویا جاو یگا یہ نشانی جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ہے اور اللہ نے سورہ
 مائدہ میں یہ آیت اوتاری کہ شراب ناپاک ہے شیطان کے کاموں میں سے تم اوس سے پرہیز کرو
 اسی محمدی ہائیو یہ جو بے کا حرف ہے اسکے معنی سبب کے بھی آتے ہیں یہاں یہی معنی ہیں کہ
 شراب کی سبب سے وہ کپڑے کو دہو یگا اس معنی کی سند بھی یاد رکھو حضرت اشعیا علیہ السلام کے
 صحیفہ کے آٹھائیسویں باب میں اللہ تعالیٰ اسرائیلیوں کی شکایت کرتا ہے اور فرماتا ہے وَنَمَّ الْبَيْتُ
 وَبَنِيْنَا تَاعُوْ اسکا ترجمہ پادری مہرے یوں کیا ہے پر یہ بھی شراب کے سبب سے خطا کرتے ہیں وہی شہ
 سی ڈگمگاتے ہیں دیکھو وہی کا حرف یہین یعنی شراب پر آیا اسکے معنی ہیں شراب کی سبب سے
 بس یہی معنی یہاں بھی ہیں کہ شراب کے باعث سی اپنا کپڑا دہو یگا پادری طاسل سکا لکھتا ہے
 کہ یہ تعریف یہود کی ہے کہ انکے ملک میں اس قدر پیداوار ہو گا کہ انگور کی رس میں کپڑے
 رنگین گئے اسی پادریوشیلو کا نام یہود کی نسل جنگی یہ خبر ٹھراتے ہو انکے نسل میں اور نام چھوٹے
 کہنے انگور سی شراب میں کپڑے رنگے ہیں اور کتاب میں تو دہونے کا لفظ ہے وہو سی لگنے کے
 معنی بچنا کس ملک کا قاعدہ ہے یہ جو کبیس کا لفظ ہے جسکے معنی ہیں دہو یگا ہی لفظ کبیس کا
 توراۃ کے تیسرے منبرہ کے پندرہویں باب کی تیرویں آیت میں ہے وہاں ہی یہی معنی

کہ اپنے کپڑے دھو وی تو رات میں خون انگور کا لفظ ہو مگر پادری میٹھو نے سوچا کہ خون سی کپڑا نہیں
 دھویا جاتا بلکہ خون کے باعث مٹی میا جاتا ہو یہ سوچا کہ خون انگور کے بدلے آب انگور کا لفظ ترجمہ
 میں لکھ دیا یا اسد تیرا شکر ہو کہ تو نے عبرانی توراہ و کھلا دی اور اصل مطلب کہو لیا کہ اسی لیے
 شراب کو انگور کا خون فرمایا کہ معلوم ہو کہ شراب اس شریعت میں بمنزلہ خون کے ہو جاوے گی
 اور سکے لگ جائے سے کپڑا دھویا جاوے گا دوسرے معنی ہنری اسکاٹ میں اور طامس اسکاٹ
 میں یہ بھی لکھی ہیں کہ یہ تعریف شیلو کے ہیں اور یہ خطاب حضرت عیسیٰ کا ہو اور انگور کے
 خون سے مراد حضرت عیسیٰ کا خون ہو جو انہوں نے گنہگاروں کی نجات کے لیے بہا دیا وہ کہو
 کہاں انگور کا خون کہاں انسان کا خون پادری لوگ جس لفظ کے جو معنی چاہتے ہیں لکھ دیتے
 ہیں بے گلی معنی ایک سند یہ ہو کہ توراہ کی تیسرے سورہ کی باروین آیت میں اشد تعالیٰ نے عورت
 کو لڑکا جنی کے بعد حکم فرمایا کہ سات دن جیسی حیض کے دنوں میں رہتی ہو وہ ناپاک ہوگی پھر فرمایا
 وَشَلَيْتُمْ كَوْنَكُمْ وَشَلَيْتُمْ بِأَمْرِ تَشْيِئْتُمْ بِهَذَا اسکا ترجمہ پادری میٹھو نے یوں کیا ہے کہ تین دن
 وہ ہنری رہی ہو سے اپنے پاک کر نہیں دیکھو یہاں بھی بے کے بھی معنی ہیں کہ لہو سی پاک کر نیکی
 لیے بیٹی رہی یہ معنی نہیں کہ لہو کے اندر بیٹی رہی ہو دوسری آیت میں یوں ہے قَسْبَ عَنِ
 دَمِي طَاهَا مَا دِهَانٌ بِي كِي جگہ پر عمل کا لفظ ہو جس کے معنی ہیں اوپر اسکا ترجمہ بھی یہی کیا ہے کہ کون
 سے اپنے پاک کر نہیں جناب یوحنا کی مشاہدات کے ساتویں باب میں ہو کہ حضرت یوحنا فی عالم غیب
 میں ایک بڑی جماعت کو بھی سفید کپڑے پہنے ہوئے تخت کے آگے یعنی اللہ کے تخت کے آگے
 اور بڑی کی یعنی حضرت عیسیٰ کے حضور میں کھڑے ہیں اور سب فرشتوں نے اللہ کو سجدہ کیا
 اور ایک بزرگ نے مجھے کہا کہ وہی جو سفید کپڑے پہنی ہیں کون ہیں میں نے کہا ای خداوند
 تو ہی جانتا ہو اس نے کہا یہ وہ ہیں جو بڑی مصیبت میں آئی ہیں انہوں نے اپنے کپڑوں کو
 بڑی کے یعنی حضرت عیسیٰ کے لہو سے دھویا ہو اور انہیں سفید کیا ہو وہ عبرانی مجبور و مجمل کا
 جو پر و ت میں چاہا گیا ہو اور میں یہاں عبرانی لفظ میں یہ ہیں وَتَلْبَسُوا ثِيَابًا بَيَاضًا وَتَلْبَسُوا ثِيَابًا
 وَتَلْبَسُوا ثِيَابًا بَيَاضًا وَتَلْبَسُوا ثِيَابًا بَيَاضًا وَتَلْبَسُوا ثِيَابًا بَيَاضًا وَتَلْبَسُوا ثِيَابًا بَيَاضًا
 کپڑوں کو دھویا اور سفید کیا اسی پانی سے کپڑوں کو دھو کر وہ خون کپڑوں سے چھڑایا ہو ہے کپڑے

سفید ہوئی اور یہ معنی نہیں ہو کہ خوں کو پانی کی جگہ کپڑوں پر ڈالا ہو یوں ہوتا تو کپڑی لال ہو جا
 سفید کیوں ہوتے بیشک حضرت یعقوب کے قول کا بھی یہی مطلب ہو کہ وہ شراب کی باعث
 اپنے کپڑے کو دھو دیکھا تاریخ واقعی میں لکھا ہو کہ حضرت ابوبکر صدیق رض کے وقت میں جب
 شہر بصری کے نصاریٰ پر محمدیوں کی فوج پہنچی وہاں کا حاکم روماسن مسلمانوں کے پاس آیا اور حضرت
 صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پتی پوچھی وہاں یہ بھی ہو کہ اس نے پوچھا کہ اوپر کوی کتاب اترتی ہے
 خالد رض بولے ہاں اللہ نے اوپر قرآن اترایا ہو روماس بولا ہلا اوسین شراب حرام ہو گئی ہے
 خالد رض بولے ہاں پہرا اور پتے پوچھو ایمان لایا اور محمدی ہوا اسکے بعد باروین آیت میں حضرت
 یعقوب علیہ السلام فرماتے ہیں تَحْمِلُنِي غَنِيْمٌ مِّثْيَا يَنْ وُلْكُنْ شَيْمٌ مَّحَا لَا بَ یعنی اوسکی آنکھیں
 شراب سے زیادہ سرخ ہونگی یہ صاف بتا دیکھو اور بھوکہ یہ جو سیم کا حرف ہو عربی میں اسکی جگہ میں
 ہوتا ہو اسکے معنی ہیں سے اسکے معنی یہ ہیں کہ شراب سی زیادہ اسکی سند یہ ہو کہ زبور شریف
 کے اکیانووی سورہ میں آیا ہو وَ مِثْلُ الْبَيْنِ اسکا ترجمہ لکھا ہو کہ میں برف سی زیادہ سفید ہو جا
 دیکھو لفظ کے معنی اتنی ہی ہیں کہ میں برف سی سفید ہو جاؤں لیکن یاد رہی مہر نے زیادہ کا
 لفظ لکھا ہو اور حضرت اشعیا علیہ السلام کے باونوی باب کے آخر میں ہو کہ مَسَحَتْ مِائِشُ مَرَاةٍ
 یعنی اوسکا پہرہ ہر بشر سے زیادہ بگڑ گیا دیکھو یہاں بھی زیادہ کے معنی لکھی ہیں اور اسی صحیفہ
 کے تیروین باب میں ہے اَوْ قَبْرًا نَوْشٍ مِثْلَ اَدَامَ مَلَكِيْتُمْ اَوْ قَبْرًا مِثْلَ اَدَامَ مَلَكِيْتُمْ زیادہ بیش قیمت کر دینا
 مرد کو گندہ سے اور آدمی کو اذیر کے سونے سے دیکھو یہاں بھی زیادہ کے معنی نکالی ہیں بلطرح
 یہاں توراۃ میں بھی یہی مطلب ہو کہ اوسکی آنکھیں شراب سی زیادہ سرخ ہونگی اور اوسکی دانت
 دوزہ سی زیادہ سفید ہیں یہ صاف بتا جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ہو آپ کے وقت میں
 توراۃ اور انجیل کے جانی والوں نے کئی جگہ یہ بتا آپکا لوگوں سی پوچھا کہ آپ کی آنکھیں سرخی ہو
 یا نہیں جیسے کہ پیشہ آنکھوں میں سرخی رہتی ہو کہا یہ وہی پیغمبر ہیں جنکی سب راہ دیکھ رہے ہیں حدیث
 کی کتابوں میں ہو کہ آپ پر قرآن کے اترنے سے پہلے جب آپ حضرت خدیجہ کا مال لیکر تجارت کے
 لیے تشریف لیکے بصری کے بازار تک پہنچی ایک درخت کے سایہ کے نیچے اترے وہاں صومعہ
 یعنی تکیہ دستور ادرویش عیسیٰ کا قریب تھا اوس درویش حقانی نے آپ کو دل کے نور سے چاہا

مولانا عبدالباقی زرقانی مواہب لدنیہ کی شرح میں لکھتی ہیں کہ میسر و حضرت خدیجہ کا غلام جو آپ کے ساتھ تھانے طور نے اوس سے پوچھا کہ آپکی آنکھوں میں سرخی ہے میسرہ نے کہا کہ ہاں اونکی آنکھوں میں ہمیشہ سرخی رہا کرتی ہے جدا نہیں ہوتی اوس درویش نے فرمایا کہ یہ وہی پیغمبر ہیں اور وہ آخر میں سب پیغمبروں ہی کا شے میں اونکا وقت پاؤں جب اونکو ظاہر ہونیکا حکم ہوگا اور ابوسعد نے شرف المصطفیٰ میں ذکر کیا ہے کہ وہ درویش جب یہ نشانیاں معلوم کر چکا آپ کے نزدیک آیا اور آپ کے سر کو اور ہون کو چوما اور بولا کہ میں آپ پر ایمان لایا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ وہی ہیں جسکا ذکر اللہ نے توراۃ میں کیا ہے پھر جب اوسنے آپ کے کندھوں پر مہر پیغمبری کی دیکھی اوسپر بوسہ دیا مولانا جلال الدین سیوطی نے تاریخ مصر میں عبد الرحمن ابن عبد اللہ ابن عبد الحکم کی فتوح مصر سے نقل کیا ہے اور وہ ابان بن صالح سی روایت کرتے ہیں کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب حاطب کو بادشاہ مقتوقس پاس پنا فرما دیا تو اوس بادشاہ نے آخری پیغمبر کی صفات بیان کیں ہیں اوس میں یہ ہے کہ اونکی آنکھوں میں سرخی ہو کہ اونسی جدا نہیں ہوتی ہی حاطب بولے ہاں یہی آپکا پتا ہے یہ جو فرمایا کہ اوسکی دانت دودہ سی زیادہ سفید ہیں یعنی حسن کے باعث سی اور مسواک کی کثرت سی دانت بہت سفید ہیں پادری ملتھرنے اور سبقت لینے جہاں ایسا لفظ ہے زیادہ کے معنی لکھی ہیں مگر اس جگہ یوں ترجمہ کر دیا کہ اوسکی آنکھیں شراب سے لال ہونگی اور اوسکی دانت دودہ سی سفید ہونگے اور پادری طامس اسکاٹ اسکا مطلب و طرح لکھتا ہے ایک تو یہ کہ یہ تعریف شیلو کی ہے اور یہ خطاب حضرت عیسیٰ کا ہے اور معنی یہ ہیں کہ اونکی آنکھیں شراب سی سرخ ہونگی اور دانت دودہ سی سفید ہونگی اور شراب اور دودہ سی انجیل کی برکتیں مراد ہیں اسکی سند یوں بیان کرتا ہے کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی صحیفہ میں آخر زمانہ کی بشارتوں میں یوں فرمایا ہے کہ شراب اور دودہ بغیر قیمت کے خریدو اور وہاں احد کی کلام کی برکتیں مراد ہیں ہم کہتی ہیں وہاں انجیل کا نام نہیں ہے وہاں صاف محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قرآن اور حدیث کی فیض اور برکت کی بشارت ہے اور یہاں توراۃ میں بھی اگر فیض اور برکت مراد ہو تو یہی ہی قرآن اور حدیث کا فیض اور برکت مراد ہے کیونکہ اس بشارت میں بہت بڑا کلام ہے پنا جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا یہ ہے کہ وہ انکو کے خون کے باعث سی پنا کٹر اور ہونگا

پادری طاسل سکاٹ دوسرے معنی یون لکھتا ہے کہ یہ تعریف یہود کی ہو کہ وہ جب شراب
 بہت پیجا کینگے تو اونکے آنکھیں شراب انگور کی طرح سرخ ہونگی اور دانت مانند دودھ کے
 اور اونکی چراگاہیں بہت بلند ہونگی کہی حضرت عیسیٰ کی تعریفہ اور کہی یہود کی تعریف
 تھاتی ہیں اسدہ کی نگاہیں کہو کہ آئین اللہ تعالیٰ فی حضرت موسیٰ فرمایا کہ اسے اسرائیلیوں کے
 واسطی تیری مانند ایک تمام کرونگا اسلٹی اس کہ حضرت موسیٰ کا احوال لکھا جاتا ہے
 اسی یا نوالو اس کہ حضرت کا احوال تو اہل شریف سی لکھنا ہوتا ہے کہ حضرت یعقوب کی بیٹی لاوی کی نسل میں حضرت
 موسیٰ پیدا ہوئی لاوی کے بیٹے قہات اور قہات کے بیٹی عمران اور عمران کے بیٹے حضرت موسیٰ
 اور حضرت ہارون ہیں حضرت موسیٰ ایک مید انہیں تھے کہ دخت سی آگ انگور دکھلائی وہی جب
 پاس گئے اللہ نے آواز دی کہ ای موسیٰ میں اللہ ہوں ساری جہان کا مالک ہوں تو اپنی
 لاشی ڈال دی آپ نے لاشی ڈال دی وہ سانپ بن گیا اور دوڑنے لگا اللہ نے فرمایا ست در
 اسکو بکڑے وہ پہر لاشی ہو جائیگی اور اللہ نے آپ کے ہاتھ کو روشن کر دیا اور فرمایا کہ یہ
 دونوں نشانیاں لیکر تو اور تیرا بہائی ہارون دو فوجاؤ اور فرعون کو میرا پیغام پہنچاؤ اور کہو کہ
 امیر ایمان لا اور اسرائیلیوں کو عذاب ندرے اور اونکو ہماری ساتھ بھیج دے حضرت
 موسیٰ اور حضرت ہارون نے فرعون کو جو مصر کا بادشاہ تھا اللہ کا یہ پیغام پہنچایا فرعون کس طرح
 اسد پر ایمان نہ لایا فرعون ایسا کافر تھا کہ بالکل اللہ کا منکر تھا حضرت موسیٰ کی قوم کے لوگ جو
 حضرت یعقوب کی نسل میں تھے اونکو بیگار میں پکڑ کر کہا تھا بڑی بڑی سخت محنتیں اون سے
 لیتا تھا جب حضرت موسیٰ نے اسکو یہ نشانیاں دکھلائی کہ اپنا ہاتھ روشن دکھلا دیا اور اپنا
 عصا ڈال دیا وہ اڑ دیا بن گیا فرعون نے کہا یہ جادو ہے اوسنی تمام شہروں سی جادو گروں کو
 جمع کیا اونہوں نے اپنی رسیان اور لاشیاں ڈال دیں حضرت موسیٰ کے اور سب لوگوں کی
 خیال میں یون دکھائی دیا کہ اڑ رہی دوڑ رہے ہیں حضرت موسیٰ کے دل میں کچھ خوف آیا اللہ نے
 فرمایا تو مت ڈر تو ہی اونچا ہو تو اپنی لاشی ڈال دے آپ نے لاشی ڈال دی وہ اڑ دیا ہنکر
 سب بتو نکو نکل گئی اور پہر لاشی ہو گئی ساری جادو گر اسد کے آگے سجدی میں گر پڑے
 اور بولے کہ ہم اسد پر ایمان لائے جو ساری جہان کا مالک ہے اور موسیٰ اور ہارون کا

مالک جنت عون کی طرح ایمان نہ لایا اللہ نے حضرت موسیٰ کو حکم کیا کہ رات کی وقت اپنی بہت
 کو ساتھ لیکر شہر سی نکلی اور حضرت موسیٰ اپنی قوم کو ساتھ لیکر رات کی وقت نکل گئے سو سو نکلتی
 وقت دریا کی کنارے پر تھے کہ فرعون فوج سمیت پہنچا حضرت موسیٰ کو اللہ نے حکم دیا کہ
 ایسا عصا دریا پر مارو آپ نے دریا پر عصا مارا اور یا خشک ہو گیا حضرت موسیٰ اپنی قوم سمیت
 پار ہو گئے فرعون سوکھا رہا دیکھ کر پیچھے آیا اللہ نے پانی کو ملا دیا اور فرعون کو فوج اور لشکر
 سمیت ڈبو دیا یہ احوال توراۃ اور قرآن میں نہایت پہلا د کے ساتھ ہے جانا چاہیے کہ تورانیوں
 اور اگلی کتابوں میں اللہ کے کلام کے ساتھ کچھ کچھ کلام پیغمبر و نکا اور علم والوں کا بھی لکھا گیا ہے تاکہ
 اللہ کے کلام کا مطلب خوب پہلجی وی عقل سے معلوم ہوتا ہے کہ اتنا کلام اللہ کا ہے اتنا حضرت موسیٰ کا
 توراۃ میں کئی جگہ لکھا ہے کہ اللہ نے حکم کیا کہ یہ احوال لکھ کر کو معلوم ہو کہ اللہ کے کلام کے ساتھ
 اور احوال جو اس وقت میں گذرا اس کو اللہ کے حکم سے حضرت موسیٰ نے لکھا اسی طرح اور
 پیغمبر و نکی کتابوں میں پیغمبروں نے اپنا احوال بھی لکھا ہے انجیل میں حضرت عیسیٰ کا احوال آپ کے
 رفیقوں نے لکھا ہے مگر قرآن شریف میں فقط امدہ ہی کا کلام لکھا گیا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ
 حکم یوں ہی ہوا کہ قرآن الگ رہا اور قرآن کے سوا جو کچھ اللہ نے آپ کو بتلایا اپنی لوگوں
 فرمایا وہ الگ رہا توراۃ شریف کی دوسرے سورۃ میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ دریا سے پار
 ہو کر اپنی سب لوگوں سمیت سنور کے بیابان میں گئے تین دن کی بعد مارہ میں آئی پہلے
 میں آئے پہر مصری نکلتی کی دوسری مہینی کی پندرہویں دن سین کے بیابان میں پہنچی ان
 اللہ نے انہیں من برسایا وہ ایک سفید اور گول چیز تھی جیسی برن کا چوٹا ٹکڑا اور شیر و نکی
 فوجیں تمام لشکر میں ان پر تھیں وہ لوگ شیر و نکا گوشت اور مینڈکوں تک کھاتی رہی پر ان
 سب لوگوں کے سین کے بیابان سے کوچ کر کے رفیدیم میں ڈیرا کیا وہاں پانی نہ تھا حضرت موسیٰ
 کی دعا سے اللہ نے ایک چھتری بارہ چٹنی نکالی رفیدیم میں عاملین لوگ لڑنے آئے حضرت موسیٰ
 اوپر چڑھا دیا اور فتح پائی پہر حضرت موسیٰ سب قوم سمیت مصر سے نکلتے تھے تیسرے مہینہ کی اول
 سینا کی بیابان میں آئی سب لوگوں نے پہاڑ کے آگے خمی کھڑے ہوئے حضرت موسیٰ پہاڑ پر
 چڑھ گئے اللہ نے آپ سے باتیں کی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو وعدہ کیا کہ دیکھ میں امدہ میری برائی میں

تجربہ پاس آتا ہوں تاکہ جب میں تجبسی باتیں کروں لوگ سنیں اور ہمیشہ تجبسی عقیدہ رکھیں
 بہتر میرے دن ایسا ہو کہ صبح کو بادل گر جا اور بجلیاں چلیں اور پہاڑ پر کالی گٹھا اوڑھ لی اور
 قونامی کی آواز بہت بلند ہو ساری لوگ دیر و نین کانپ گئی حضرت موسیٰ سب لوگوں کو
 ٹیموئی باہر لای وہ لوگ پہاڑ کے نیچے کھڑے ہوئے اور سینا پہاڑ پر پہنچے اور پہاڑ پہنچا
 کیونکہ اللہ تعالیٰ شعلے میں ہو کر اتر اور تنور کا سا دھواں اڑھا اور سارا پہاڑ ہل گیا اور
 اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے باتیں کیں اور شریعت کے بہت حکم بتلائی پھر حضرت موسیٰ
 نے وہ سب حکم لوگوں کو اگر سنائی پھر حضرت موسیٰ ستر آدمی چن کر اپنے ساتھ پہاڑ پر لگے پھر
 حضرت موسیٰ چالیس دن اوس پہاڑ پر رہے اللہ نے آپ سے بہت باتیں کیں اور اللہ نے تختوں پر
 اپنا کلام لکھ کر حضرت موسیٰ کو دیا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو ایک صندوق کے بنانے کا
 حکم کیا اوسکی سب ترکیبیں بتلا دیں وہ صندوق بنایا گیا اور ایک نیمہ میں رکھا گیا وہ نیمہ
 اور وہ صندوق خاص مقام اللہ کی بندگی کا تھا جیسے ہماری شریعت میں کعبہ ہر اوس
 صندوق کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں کیا ہے کہ اوس صندوق میں اللہ کے طرف کے
 تسلی تھے یعنی ایسی برکت اور فیض اللہ کی طرف کا اوس میں تھا جس سے ایمانوالوں کے دلونکو
 تسلی ہو پھر حضرت موسیٰ سینا پہاڑ سے اتر اور پورب کی راہ چلے تو راہ کے چوتھی سورہ
 جسکو کتاب العدد کہتی ہیں یعنی گنتی کی کتاب میں حضرت موسیٰ کی قوم کی گنتی اور حساب ہو
 اوس میں دسویں باب کی گیارہین آیت میں لکھا ہے کہ دوسرے برس کے دوسرے مہینے کے
 بیسویں تاریخ بنی اسرائیل سینا کے جنگل سے اپنے اپنے سفر و نین چلے اور بدلی فاران کے
 جنگلیں جا رہے یعنی وہ بدلی جسکا ادھر سایہ رہا کرتا تھا پھر آگے بڑھ کر لکھا ہے کہ وہ لوگ نے خدا کو
 کے پہاڑ سے تین دن کی راہ سفر کیا پھر لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ نے ایک مقام کا نام تبعرہ رکھا
 پھر لکھا ہے کہ اوس مقام کا نام قبر الخطا وہ رکھا شاید یہ دوسرا مقام ہو گا یا وہی تبعرہ تھا پھر
 کوچ کیا اور حیرات میں جا کر رہے پھر لوگوں نے حیرات سے کوچ کیا اور فاران کیا یا نین
 دیر کے پھر لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ تو لوگوں کو بھیج تاکہ کنعان کی
 زمین کی جانوسی کریں حضرت موسیٰ نے فاران کے جنگل سے جا سو سو کو بھیجا وہ لوگ چالیس

کی بعد جاسوسی کر کے پہر اور پہر کر موسیٰ اور ہارون اور بنی اسرائیل کی ساری جماعت کی پاس فالنگی
 جنگل قادس میں پہنچو جلسوں نے سب لوگوں سے کہدیا کہ اوسن میں کے رہنے والے بڑے قدامتین
 ہم اونکے سامنے ایسے ہیں جیسے تڑی تب ساری لوگ جلا کر دے اور حضرت یوشع جو نون
 کی بیٹے ہیں اور جناب کالب جو یفنے کے بیٹے ہیں اون دونوں کی سب کو نصیحت کی اور فرمایا
 اگر امدہم سی راضی ہو تو ہمکو اوس زمین پر لیجا لیگا اور وہ زمین ہمکو دیگا تم امدہم سی بغی مت ہو
 اور اوس زمین کے لوگوں سے مت ڈرو کہ امدہم سی ساتھ ہو اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اپنے
 رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ احوال سورہ مائدہ میں سنایا ہے اور ان دونوں شخصوں کی
 بڑی تعریف فرمائی ہے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا کہ یہ سب لوگ جنہوں نے
 میری شکایتیں کیں ہیں اس بیابان میں مرن گے کالب اور یوشع کے سوا تم اوس زمین تک
 نہیں پہنچو گے اور تمہاری لڑکوں کو میں وہاں داخل کرونگا اور تمہاری لاشیں اس بیابان میں
 گر نیکی اور تمہاری لڑکے اس جنگل میں چالیں برس تک بیابان میں ہتکتے پھریں گے اور حضرت
 یوشع علیہ السلام کے کتاب کے چودہویں باب میں لکھا ہے کہ حضرت کالب نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ نے
 مجھکو اس زمین کی جاسوسی کے لیے قادس برنج سی بھیجا تھا اور توراۃ کے پانچویں سورہ میں ہے
 کہ حضرت موسیٰ فرماتے ہیں کہ تم بہت دن تک قادس میں رہے تب ہم پہرے اور جیسا امدہم
 مجھے فرمایا تھا دریا کی قلم کی راہ بیابان میں آئے اور ایک مدت تک سیعیر پہاڑ کے گرد
 پھرتے رہے پھر امدہم نے مجھی فرمایا کہ تم اس پہاڑ کے گرد بہت پہرے اب اور طرف جاؤ اور بھیجیں
 جو سیعیر میں رہتی ہیں اونکو مت چھیڑو کہ میں اونکی زمین سے ایک قدم پر بھی ٹکون نہیں دینے کا وہ
 اس بڑے بیابان میں تیرا چلنا پہرنا جانتا ہے اس چالیں برس کی مدت سے خداوند تیرا خدایتیرے
 ساتھ ہو سو جب ہم اپنی بہانیوں بنی عیص کے سامنے جو سیعیر میں رہتی ہیں میدان کی راہ سے ایلات
 اور عیصون جبرسی ہو گئے گذر گئے تو ہم پہرے اور وہاب کی بیابان کی راہ میں آئی اب اڈھوا اور
 وادی زرد کی پار ہو چنا ہم وادی زرد سی اور ہر گزری اور جب سی ہم قادس برنج کو پہنچا اور
 وادی زرد تک آئی اڑھ تیس برس کا عرصہ ہوا پھر کتاب الحدیث میں باب میں اس احوال کو
 یوں لکھا ہے کہ بعد اسکے بنی اسرائیل کی ساری جماعت پہلے مینی میں دشت سین میں آئی اور قادس میں

سہنے لگی وہاں پانی تھا لوگوں نے حضرت موسیٰ سے کہا یہاں تو بونہی کی جگہ نہیں اور نہ انجیرون کی اور نہ
انارون کی یہاں تو مینہ کی پانی ہی نہیں تھی تب حضرت موسیٰ نے عصا مارا اور پھر سی پانی نکلا پھر حضرت موسیٰ
نے قادس اور دم کی بادشاہ پاس قاضی بھیجی کہ ہم قادس کے شہر میں ہیں جو تیری دور کی سرحد پر ہی سو
ہلکوا اپنی ملک میں جانی کا رستہ دی اوسنی رستہ دیا اور بنی اسرائیل قادس سے روانہ ہو کر جو رہا پڑا
اور جو رہا پڑا جو اور دم کی سرحد سے ملا ہوا تھا اور پھر اللہ نے حضرت موسیٰ اور ہارون کو کہا کہ ہارون آج
لوگوں میں جا لیگا اور مر جائیگا سو حضرت ہارون نے ہارٹ کی چوٹی پر وفات پائی یہ بیان اڑتھیس برس کے
بعد کا ہے کہ اڑتھیس برس بعد پھر قادس میں آئی تھینکسٹون باب میں مصری جو رہا ہارٹک بہت سی
منزلین لکھی ہیں اور لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ نے اللہ کی حکم کی مطابق کوچ بہ کوچ اونکی منزلوں کو قلم بند کیا
پہلی پہلی کی بعد لکھا ہے کہ سین کی بیابانیں خیمہ کیا پھر بیچ میں دو منزلین اور لکھا ہے کہ فیدیم کی منزل لکھی ہے
رفیدیم کی بعد دشت سینا پھر قبر التہادہ پھر حصیرات لکھا ہے پھر حصیرات کی بعد اٹھارہ منزلین اور لکھی
ہیں ان اٹھارہ منزلوں میں تیرتھون منزل کا نام موسیٰ روٹ لکھا ہے پھر لکھا ہے کہ دشت سین میں جو
قادس ہو ڈیری کے اور قادس ہی ہلکے جو رہا پڑا پھر خیمہ کیا جو زمین اور دم کی سرحد پر ہی بیان حضرت
ہارون اللہ کی حکم سے جو رہا پڑا پھر گئی اور بنی اسرائیل کی مصر سے نکلتی کی پہلی چالیسٹون برس کے
پانچویں مہینے کی پہلی تاریخ وہاں وفات پائی اس بیان سے معلوم ہوا کہ سین دوہین ایک وہ مقام
جو سینا پہاڑ سے پہلی ملا تھا ایک یہ سین جس کا قادس نام ہی آئی امت محمد علی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور پھر خوب ثابت ہو چکا کہ فاران مکہ کا نام ہے جہاں حضرت اسماعیل علیہ السلام رہتی تھی اب یہاں سے
معلوم ہوا کہ قادس بریج ہی اسی مقام کا نام ہے امام قزوینی نے تہذیب الاسانین لکھا ہے کہ مکہ کا نام
قادس ہی ہے معلوم ہوا کہ مکہ سے حضرت موسیٰ نے کنعان کی طرف جاسوس بھیجی جب لوگوں نے ملک کنعان
جہاں کے لیے جانی سے انکار کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ چالیس برس تک یہ لوگ اسی بیابان میں رہیں گے
پھر نیگے حضرت موسیٰ امت سمیت ایک مدت تک قادس میں یعنی مکہ میں رہی یا اوسکی قریب کسی
مقام میں رہی پھر اللہ کی حکم سے دریای قلزم کی راہ اوو میسہ کی بیابانیں آئی اور ایک مدت تک سیحیر
پہاڑ کے گرد پھرتی رہی پھر اللہ نے فرمایا کہ اب اوتر طرف جاو سو وہاں سے پھر کہ ایلات اور حمیمون
جہاں سے ہوئی گذر گئی پھر پھر اور مواب کی بیابان کی راہ ای ملا احمد ابراہیم بنی عبرانی دان سیف اللہ

میں کتاب کا لوہین لغت عبرانی سے لکھا ہے کہ مواب ایک شہر تھا ملک عراق میں اور بعضی کہتی ہیں کہ مواب خیبر کی ولایت کا نام ہے و اللہ اعلم بہر حضرت موسیٰ علیہ السلام مواب سی وادی زرد میں آئی مولانا سید علی مدنی نے جو کتابت فوالفائدینہ شریف کی احوال میں لکھی ہے اوس میں دبی زرد کو مدینہ منورہ بارہ کوس پر لکھا ہے اب قادس برنج کو چوڑی ہوی اڑہ تیس برس گذری ہے پہرا و تالیسویں برس موسیٰ و ث میں آئی جو قادس برنج کی قریب ہے اس پنج میں بہت سی منزلیں ہیں جو گئیں جنہیں تیسویں باب میں لکھی ہیں پہرا قادس برنج میں دیری کئی اب قادس برنج سے چلکر چوہرا پر خیمہ کیا جو زمین ادوم کی سرحد پر ہے اس پہرا پر حضرت ہارون علیہ السلام کو اللہ دنیا سی اوٹھایا آپ اوسی پہرا پر دفن ہوی یہ سب بیان توراہ شریف کی پانچویں سورۃ سی ظاہر ہے اب اسمقام میں فاران کا پتا اور نشان اور زیادہ کھل گیا اور پادریون کی انگلیں غلط ہو گئیں فاران میں پادریون کی تین قول ہیں پہلا قول یہ ہے کہ فاران اوس میدان کا نام ہے جو سینا پہرا کے چیم طرف ہے اور اوس جگہ میں عمارتیں اور پرانی قبروں کے اور سنارون کی نشان اب تک موجود ہیں یہ قول صاف غلط ہے کیونکہ توراہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی منزلیں جو سینا پہرا تک لکھی ہیں وہاں فاران کا ذکر نہیں اور رفیدیم مصر کے اوتیر طرف کے صوبوں میں سینا پہرا کی چیم طرف ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں سی پورب کی طرف آئی اور کو سینا پہرا کی طرف فاران نہیں ملا دوسرا قول یہ ہے کہ فاران اوس میدان کا نام ہے جو بیرج کی اوتیر حدی سینا پہرا تک چلا گیا ہے اور اکثر لوگوں نے یہ بیان کیا ہے کہ اوسکی اوتیر میں ملک کنعان ہے اور دکن میں سینا پہرا اور پچیم میں مصر اور پورب میں ساحیر پہاڑ ہے اور اس میدان لق و دوق میں بہت سی چوٹی چوٹی جھگڑ ہیں یہ قول بھی بالکل غلط ہے کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سینا پہرا سی تین دن کی راہ چلے اور قبر الحطا وہاں حصیرا ث میں رہی حصیرا ث سی کوچ کیا تب فاران میں آئی یہاں سی ثابت ہوا کہ حصیرا ث سی آگے فاران ہے اور ان سب بیابانوں سی علیحدہ اور بادشاہوں کی احوال کی پہلی کتاب جو توراہ کی جلد میں لکھی ہوئی ہے اوسکی گیارہین باب کی انہاروین آیت میں ہے وہ میدان سی نکلی اور فاران میں آئی اور وہاں سی آدمی ساتھ لیکر مصر کو گئی میدان وہ شہر ہی جسکو عرب لوگ مدین کہتی ہیں اور دیکھا قلعہ کی کناری پر ہے جو حجاز کی جانب سی تبوک سی چہ منزل کی قریب دکن کی طرف ہے اور یہ شہر

عین وادی فارانین تہا جو ٹھیک حجاز ہر ایک قول یا در یونکا یہ ہے کہ قادس جہان حضرت برہم
 علیہ السلام فی کنواں کہو داتہا اور اسکا نام بریج رکھا تھا وہی فاران ہے ہم کہتی ہیں یہی
 قول ٹھیک ہے کیونکہ حضرت ہاجر علیہما السلام کی ذکر میں توراۃ شریف میں لکھا ہے کہ بریج کے
 مید انہیں ٹھیکتی پہرتی تھیں پہر لکھا ہے کہ حضرت اسماعیل فاران کی بیابانین رہے معلوم ہوا کہ فاران
 اور بریج ایک ہی نام دو نو پاس پاس میں اب یہاں لکھا ہے کہ لوگ جاسوسی کر کے فاران قادس
 میں آئی معلوم ہوا کہ فاران اور قادس دو نو پاس پاس میں توراۃ کی پہلی سورۃ کی چودھویں
 باب کی چوٹی آیت میں ہے کہ گذر لاخوم نے حوریون کو اذکی پہاڑ سیعیہ میں ایل فاران تک جو
 بیابان کی کناری پر ہمارا اور وہ پہر کہ عین مشیطا یعنی قادس میں آئی پادری ہارن اپنی تفسیر
 کی تیسری جلد کے پانسو ستانوی صفحہ میں لکھتا ہے کہ قادس بریج یا عین مشیطا فرقہ یہود اسے
 متعلق تھا اور حضرت موسیٰ کی بہن فی وہان انتقال کیا حضرت سمویل علیہ السلام کی احوال کے
 دوسری کتاب کی ستروین باب میں ہے کہ دان سی بریج تک ساری بنی اسرائیل جمع ہوں اور
 توراہ کی چوتھی سورۃ کی چوبیسویں باب میں ہے کہ اسرائیلیوں کی دکنی سرحد قادس بریج تک ہوگی
 اس سے بھی معلوم ہوا کہ قادس بریج اور بریج دو نو ایک ہیں یا پاس پاس میں اور حضرت یوشع
 علیہ السلام کی پندرہویں باب میں ہے کہ یہود اکی فرقی کا حصہ دشت سین دکن کی طرف دیکھی ہو
 کی انتہا دوم کی سرحد تک اور یہ حد دکن کی طرف عتقاہیم کی چٹانوں سے ہو کر سین تاگ پٹی
 اور دکن سے قادس بریج کو چڑھی اور حصرون پاس جا کی اوار کو چڑھی اور اسی باب کی تیسویں
 آیت میں ہے قادس اور حصور اور ارمیا علیہ السلام کی اونچا سوین باب میں اٹھائیسویں آیت
 میں ہے کہ قیدار کی بابت اور حصور کی بادشاہوں کی بابت یہاں سے معلوم ہوا کہ قادس قیدار یونکا
 مقام تھا حصور کی ساتھ ایک جگہ قادس کا نام لیا دوسری جگہ اسکی عوض قیدار کا نام لیا معلوم ہوا
 کہ قادس وہ جگہ ہے جہاں قیداری رہتی تھی اور وہ مکہ ہے بسا کہ الفہمب میں مولانا محمد امین بغدادی
 نے لکھا ہے کہ حصور ایک شاخ ہے قوم حمیر کی انہیں ایک پیغمبر شعیب نام اللہ نے بھی اون لوگوں نے
 اذکو قتل کیا اللہ نے اونپر سخت فصر کو غلبہ دیا اوسنی اذکو قتل کیا ارمیا علیہ السلام کی اسی باب کی
 اکسٹھویں آیت میں یہود اکی سرحد کا بیان یوں ہے کہ بیابانین بیت عرابہ اور مدین اور سکاک اور

نہان اور وہ غیر جو کہاری ہو اور عین جہی یہاں ہی سارا مطلب کہل گیا کیونکہ یہاں عرب
 کی اوس حصہ کا نام ہے جہاں مکہ اور مدینہ ہے جو حجاز کہلاتا ہے جیسا کہ حضرت اشعیا علیہ السلام
 کی بیالیسویں باب کی گیارہویں آیت میں بیان کا اور قیدار کا اور سلح کا ذکر ایک ہی آیت میں
 ہے اوس ہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں اوس مقام کا نام ہے جہاں قیداری لوگ رہتی تھی اور وہ مکہ
 ہی اور سلح قیداریوں کی قریب ہے تو سلح ہی مدینہ پاک ہے پادری ہارن نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے
 کہ یونانیوں نے مکہ عرب کی تین حصی کئی ہیں ایک یمن دوسرا پیرائیس صحرا عربی و ریشین
 سیر الاسلام میں لکھتا ہے کہ سنگستانی عرب میں سینا پہاڑ اور حوریب پہاڑ ہے اور ریگستانی عرب
 میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ ہے معلوم ہوا کہ یونانیوں نے سنگستانی عرب اوس ضلع کا نام رکھا جہاں
 پہاڑوں کی بہت کثرت ہے اور مکہ سی مدینہ تک کسی ریگستانی کہا کسی صحرا اور جنگل کہا قاموس میں
 ہے کہ قریشی لوگ عرب میں رہی اسی ہی سب عربوں کی نسبت اوسکی طرف ہو گئی اور وہ میدان
 عرب کا ہے اور میدان اسماعیل علیہ السلام کی گھر کا ہے اور ایک شاعر نے ضرورت سی ری کو ساکن
 کر دیا ہے اور کہا ہے **وَسَخْبَةِ أَنفَاسٍ مَا يَحِلُّ حَرَامًا مَقَامًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا اللُّؤْدِي عَلَى الْحَلَا**
 یعنی عرب ایسی زمین ہے کہ اوسکی حرام کو کوئی آدمی حلال نہیں کر سکتا مگر وہ بڑا عقل مند سردار شیخ عتبات
 یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو توڑی دیر مکہ میں کافروں کا قتل کرنا اقدنی حلال کر دیتا تھا
 اس بیان سے معلوم ہوا کہ وہ مکہ از زمین کا جو عرب کہلاتا تھا وہ یہی زمین مکہ کی ہے جہاں حضرت اسماعیل
 رہی تھی اسی کو عجرانی میں بیت عرابہ کہا ہے اور مدین تو عرب میں مشہور ہے جہاں حضرت موسیٰ ؑ
 پہلی بار مصر سے نکل کر رہی تھی یہ شہر مکہ اور مدینہ کی قریب ہے اوسکی ساتھ اوس غیر کا یعنی شہر کا نام
 ہی جو کہاری ہے جو عربانین عشرہ کو کہتی ہیں ظاہر ہوا ہے کہ یہ اشارہ مدینہ منورہ کی طرف ہے کیونکہ وہ
 اس پاس کہاری زمین ہے اور مدینہ منورہ میں ایک پہاڑ بھی ہے جس کا نام عیر ہے معلوم ہوا کہ یہ وہاں
 فرقہ کی سرحد مدینہ تک تھی اور قادمس برنیج مکہ ہے اوسکی سرحد وہاں تک بھی تھی وفار الوفا میں بہت
 روایتیں اس ضمن میں ہیں کہ اسرئیلی لوگ مدینہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وقت میں
 اوتری تھی کسی روایت میں ہے کہ بخت نصر کی ظلم سی جب تتر تتر ہوئی یہاں اوتری ایک ایسی
 کہ بادشاہ روم نے جب انکو عاجز کیا تب یہاں اوتری اور رزین فی شرفی سی نقل کیا ہے کہ یہ وہی ہے

بیش اور کئی توین تین ابن انجارد نے لکھا ہے کہ اوکلی اونسٹھ محل تھی اور وہ عرب جو انصاریو
 پہلی اوکلی اوپر اوتری تھی اوکلی شیر محل تھی ابن زبالہ فی بہت سی نام لکھی ہیں جو ہماری زمانہ میں
 پہچانی نہیں جاتی تمام ہوا بیان وفار الوفا کا ظاہر یوں ہے کہ پہلی حضرت موسیٰ کی وقت میں آئینہ
 پر وقت پر اور لوگ ان میں ملتی گئی دہد عالم رہی یہ بات کہ خور پہاڑ کہاں ہے سو مولانا سید علی سمود
 جو مدینہ شریف کی رہتی والی تھی وفار الوفا میں لکھتی ہیں کہ ابن شیبہ نے ایسی لوگوں کی زبان سے
 پہونچائی جن میں کوئی عیب نہیں مگر اسکی سند کی سلسلہ میں ایک شخص ایسا ہے جسکا نام نہیں لیا ہے
 حضرت جابر تک پہونچی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ فی فرمایا کہ موسیٰ اور ہارون حج کو آئی
 پہر مدینہ پر گزری پہر وہ دونوں احد پہر آتی پہر ہارون کو موت ملی وہاں گیا پہر حضرت موسیٰ آئے
 اور اوکلی قبر کو دی اور بغلی قبر بنای پہر فرمایا ای بہای تم مر جاؤ گی پہر حضرت ہارون اوٹھی اور
 اپنی لحد میں داخل ہوئے اور اوکلی روح نکالی گئی پہر حضرت موسیٰ نے اوپر مٹی ڈالی اس حدیث کی
 سنی والوں میں ایک شخص ایسا ہے جسکا حال معلوم نہیں کہ معتبر ہی یا نہیں اور ابن زبالہ فی ہی اس
 حدیث کو روایت کیا ہے اور اس شخص کا نام لی دیا ہے مولانا سید علی لکھتی ہیں کہ اس شخص میں
 کچھ عیب نہیں ہے مگر ابن زبالہ پر اس مقدمہ میں اعتماد نہیں اس کتاب کا لکھنی والا کہتا ہے کہ
 اگرچہ مولانا سید علی نے ابن زبالہ کا قول اس مقدمہ میں معتبر نہیں جانا مگر کئی دلیلوشی ہمارے لگا لگان
 یہی ہے کہ خور پہاڑ احد پہاڑ کا نام ہے ایک یہ کہ یادی شیر نکلتے کتاب عمارات المعروف میں لکھا ہے
 کہ وہ شہر جو عبرانی میں سلح کہلاتا تھا اسکو یونانی لوگ پترہ کہتے تھے دونوں لفظوں کی ایک ہی معنی ہیں
 یعنی چٹان سو یوسف جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعد پہلی صدی میں تھا اور یوسفی سیل ورجیم
 جو چوتھی صدی میں تھی وہ اپنی کتابوں میں لکھتی ہیں کہ خور پہاڑ پترہ کی نزدیک ہے یوسفی سیل ربار پترہ کا
 ذکر کر کے لکھتا ہے کہ وہ کوہستانی عرب کا پای تخت تھا پہر کوہستانی عرب قیصر تراجنس کی موت میں
 رومیوں کے عمل میں آیا اب ہم کہتے ہیں کہ ہماری حدیث کی کتابوں میں سلح پہاڑ کا ذکر آتا ہے جو
 مدینہ شریف کی پاس ہے تو معلوم ہوا کہ اگلی زمانہ میں شہر مدینہ سلح کہلاتا تھا اور وہ پہاڑ چسر
 حضرت ہارون علیہ السلام دفن ہوئی وہ سلح کی پاس ہے تو بیشک وہ پہاڑ بھی احد کا پہاڑ ہے
 واللہ اعلم اور یونان والوں نے سلح کا نام پترہ کہلاتا تھا تو ہم کہتے ہیں کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی وقت میں عرب لوگ مدینہ کو شرب کستی تھے ظاہر یوں ہے کہ عربوں نے فی پترہ کو شرب کر لیا ہے جیسا کہ اور زبانوں میں ناموں کی حرف بدل کی عربی لفظ بنا لیتی تھی مگر سیاہنگ الذہب میں لکھا ہے کہ جس شخص نے پہلی پہل شہر مدینہ کی نیو ڈالی اوسکا نام شرب ہے وہ حضرت سام بن نوح علیہ السلام کی آٹھویں نسل میں ہے وہ احمد اعظم پادری شیرنگ نے لکھا ہے کہ یہ شہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعد پانچویں برس تک آباد تھا ایک بڑا پادری بھی وہاں رہتا تھا پھر اوس زمانہ کی بعد اس شہر کا حال کسی کتاب میں نہیں کہلتا اور کسی عربی کتاب میں بھی اوسکی آبادی کا کچھ ذکر پایا نہیں جاتا اسے ہم کہتی ہیں کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شہر جو بادشاہی شہر تھا اگرچہ چھٹی صدی میں ویران ہو جاتا تو اوسکی ویرانی کا کوئی بیان کرتا اور سوا مدینہ کی کوئی اور بڑا شہر ہوتا تو حدیث کی کتابوں میں ضرور اسکا ذکر ہوتا ظاہر یوں ہے کہ اوسکا نام پترہ بدل کر شرب ہو گیا پادری شیرنگ نے شہر تلح صوبہ ادومینہ کا یہی تخت لکھا ہے اور صوبہ ادومینہ کی سب بڑی بڑی شہر جو حضرت اشعیا اور حضرت ارمیا کی کتاب میں ہیں بصری اور تیمنا اور آئیلہ ان سب کا ذکر وہاں ہی حدیث کی کتابوں میں موجود ہے یہ شبہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت تک موجود تھی پھر تلح جو بادشاہی شہر تھا مدینہ کی سوا کوئی اور شہر ہوتا تو اسکا ذکر بھی ضرور ہوتا معلوم ہوا کہ تلح یمنی مدینہ ہے حضرت ارمیا علیہ السلام کی اونچا سوین باب میں ادوم اور تیمنا اور روان کا ذکر پاس پاس آیا معلوم ہوا کہ تیمنا اور روان بھی صوبہ ادوم کی مقام ہیں مواہب لدنیہ میں ہے کہ تیمنا ایک ہفتہ ہر چھٹینہ اور شام کی بیچ میں مدینہ شریف سے سات یا آٹھ منزل پر قوم ملی گئے شہر وین ہے اور قار الوفاریں ہے کہ وہ مدینہ کی علاقہ وین سے ہے اور وہاں ایک قلعہ ہے کہ عرب لوگ ضبوط علی میں اوس سے مثال دیتی ہیں اور لوگ کہتی ہیں کہ وہ حضرت سلیمان کا بنایا ہوا ہے ابن القیم زاو المعادین کہتی ہیں کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خیر کو فتح کر کے وادی القریٰ کی طرف تشریف لیگے وہاں کچھ یہودی اور کچھ عرب لوگ تھے اور پھر جہاد ہوا اللہ آپ کو فتح دی جب تیما کی یہودیوں کو خبر ہو چکی انہوں نے آپ سے صلح کر لی پھر جب حضرت عمر کا زمانہ آیا انہوں نے خیر اور فدک کی یہودیوں کو نکال دیا اور تیمنا اور وادی القریٰ والوں کو نہیں نکالا کیونکہ وہ دونوں زمین شام میں سے ہیں اور روایت آئی ہے کہ وادی القریٰ کے اس طرف

جو کچھ ہے وہ مدینہ تک حجاز ہے اور جو وادی قری کی اوسط طرف ہے وہ شام میں ہے اور ایلہ و الکون
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیاح کی اپنی اونکو امان کا خط لکھ دیا مولانا مجیر الدین
حبلی تاریخ بیت المقدس میں لکھتی ہیں کہ شہر ایلہ کی سطح وہی حجاز کی حد ہے اور شہر ایلہ
نبی اسرائیل کے جنگل میں داخل ہے اب ہم کہتی ہیں کہ جب تیمارینہ شریف سی سات منزل ہے
اور مدینہ کے علاقہ میں ہے اور وہ صوبہ اوومیہ میں داخل ہے تو شہر سلج جو اوومیہ کا قدیم پانی
تھا وہ یہی مدینہ ہے پادری شیرنگ کتاب پاک کی لغت میں لکھتا ہے کہ صوبہ اوومیہ کی شہر وہیں
بصری ایک مشہور شہر تھا وہ بحر موت کی دکن طرف تفلہ اور پترہ کی درمیان میں ہے اور اب تک شجر
کہلاتا ہے ملک دوم کی شہر وہیں یہ شہر بہت مشہور تھی بصری سلج ایلات عصیون جبرکیم تھی
کہ بصری کا ذکر ہماری حدیث کی کتابوں میں بہت آیا ہے سید عبد الستار مدنی فی غازی پور میں مجوسی
بیان فرمایا کہ مدینہ شریف بصری بارہ دن کی راہ ہے اور تفلہ بصری کی آگے ہے بصری سی او تنک
پانچ دن کی راہ ہے تو بصری تفلہ اور مدینہ کی بیچ میں ہے اور پادری ہی کہتا ہے کہ بصری تفلہ اور پترہ
یعنی سلج کی درمیان میں طبعی فی کہا ہے کہ بصری شہر جو ان کا نام ہے وہ قریب جنگل کی کنارے ہے
درمیان شام اور حجاز کی اور پادریوں کی کتابوں میں جو کہا ہے کہ شہر سلج پہلی صوبہ اوومیہ کا تخت
تھا پھر سنگستانی عرب کا پاسی تخت ہو گیا اور مدینہ شریف کو رنگستانی عرب میں داخل کیا ہے سنگستا
عرب میں نہیں داخل کیا تو ہم کہتی ہیں کہ سنگستانی عرب مدینہ شریف کے نزدیک ہے کہیں دور
نہیں ہے پھر کیا عجب ہے کہ سنگستانی عرب کا بادشاہ وہاں رہتا ہے پادری ہارن لکھتا ہے کہ سنگستا
عرب کنعان کے دکن اور دکن پورب میں ہے مصر تک پہنچا ہوا ہے سینا پہاڑ کا پلو بھی او میں
شامل ہے اور پہاڑوں کی کثرت اور ریت کی ٹیلوں کی کثرت سی زیادہ مشہور ہے ہم کہتی ہیں قوم
نمود کی زمین جہان حضرت صالح علیہ السلام تھی وہاں پہاڑوں کی کثرت ہے قرآن مجید میں ہے
کہ وہ لوگ پہاڑوں کو تراش کر گہریاں تھی اور وہ لوگ وادی القری میں تھی اور صحیح بخاری میں
تجارت کی بیانیہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک قصہ ہے جس کتابت ہوتا ہے کہ خبر سے وادی القری
تیس شہروں کی راہ ہے تو وہ مدینہ شریف سی سات منزل ٹھہرتا ہے وہ بھی سنگستانی عرب میں ہی
اور خبر کا ضلع بھی سنگستانی عرب میں ہے ملا فاعہ بدوی رافع مصری نے کتاب جغرافیہ جو

انگریزی کتابوں سے چن کر لکھی ہے اور مصر میں چھاپی ہے اور میں لکھا ہے کہ حجاز یعنی مکہ مدینہ کے
 پہاڑوں میں چوٹی چوٹی گئی ولایتیں ہیں جو عرب اور پہاڑوں میں ہیں وہ اور عربوں کی طرح خمیوں
 نہیں رہتی بلکہ انکی شہر اور گاؤں ہیں اور وہ اپنی نگہبانی کرتے ہیں چوٹی چوٹی کلموں سے جو پتھروں سے
 بنائی گئی ہیں اور اور پہاڑوں سے جن پر چڑھنا مشکل ہے انہیں ولایتوں میں خیبر کی ولایت بھی
 اور وہ مدینہ شریف کی اور تیرہ پورب کی طرف اور حجاز کی پورب طرف کو نجد کی جنگل میں جو بہت چوڑی
 ہیں اور نجد کی اور طرف شام کا جنگل ہے اور پچم کی طرف حجاز ہے اور وہ جو پہلی نجد ہے اور میں پہاڑوں کی
 کثرت ہے اور شہر اور گاؤں بہت ہیں معلوم ہوا کہ انہیں مقاموں کو یونانیوں نے سنگستانی عرب
 کہا ہے یہ سب مقام مدینہ شریف کی قریب ہیں خیبر مدینہ شریف سے چار منزل شام کی قریب ہے
 یادری ہارن لکھتا ہے کہ صوبہ ادومہ ملک یہودیہ کی دکھنی حصہ کی انتہا پر تھا اور اس میں کسبتہ
 عرب کا حصہ بھی ملا ہوا تھا ہم کہتی ہیں کہ جب صوبہ ادومہ میں کچھ عرب بھی داخل تھا تو شہر سلح
 جو پہلی ادومیوں کا پای تخت تھا وہ سنگستانی عرب کا پای تخت ہو گیا اس میں کچھ تعجب کے بات نہیں
 یادری مرکب کشف الانارین لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی ٹہائی سو برس بعد کی قریب اس قوم کے
 بولی اور انکا نام و نشان مٹ گیا اور انکا ملک پہلی ملک شام میں گنا جاتا تھا اب عربستان کی
 ولایت میں گنا گیا ہم کہتی ہیں کہ نصیری اور تیما اور وادی القریٰ کو حضرت عمر نے شام میں گنا پس
 معلوم ہوا کہ ادومہ کا وہ ضلع جو پہلی شام میں گنا جاتا تھا اب عرب میں گنا گیا وہ خیبر اور مدینہ
 اور مدینہ سلح کہلاتا تھا اور ادومہ میں گنا جاتا تھا عرب میں گنا گیا و اشد علم یادری مرکب نے
 کشف الانارین لکھا ہے کہ شہر سلح کی بادشاہ کا نام عبوس تھا اور تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ میں حضرت
 یوحنا کی مشاہدات کی تفسیر میں جہاں لفظ ابدون کا ہے وہاں لکھتا ہے کہ ستر سید لکھتا ہے کہ اس میں
 اشارہ عبوس کی نام کا ہے جو خطاب ہے عرب کی اس حصہ ملک کی بادشاہوں کا جہاں سے محمد صاحب
 آئی تھے جس طرح قیصر خطاب ہے روم کی بادشاہوں کا اس یادری کی قول سے صاف کھل گیا کہ سلح
 بیشک مدینہ کا نام ہے تو جو پہاڑ جو شہر سلح کی پاس تھا وہ بیشک یہی احد پہاڑ ہے مولانا سید علی
 مدنی نے دفاع الوفا میں لکھا ہے کہ احد میں ایک گہائی ہے جو ہارون کی گہائی کے مشہور ہے لوگ
 کہتی ہیں کہ ہارون علیہ السلام کی قبر اسکی اوپر ہے اس کتاب کا کہنی والا لکھتا ہے کہ ایک عالم میں

رہنی والی حیدر آباد میں محکوملی انہوں نے فرمایا کہ اُحد پہاڑ پر قبہ ہارون جو مشہور ہے اسکی وجہ وہاں لوگ یوں کھتی ہیں کہ ہارون ایک شخص ملک ہندوئی گئی تھی اور وہ اُحد پہاڑ اسکی عبادت کرتے تھے انہوں نے حضرت ہارون پناہ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا کہ ہماری قبر اسی جگہ ہے تب انہوں نے وہاں یہ قبہ بنایا اس بات کو دوسو برس ہوئی انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے مدینہ شریف کی ایک عالم سی سنا ہے انہوں نے ایک اور شخص سی سنا ہے کہ اوستی خواب میں دیکھا کہ اُحد پہاڑ پر ایک جنازہ رکھا ہے فرشتی اتر رہی ہیں لوگ جمع ہیں اس شخص نے پوچھا یہ جنازہ کسکا ہے لوگوں نے کہا یہ جنازہ حضرت ہارون علیہ السلام کا ہے واقعہ اعلیٰ شہر سلح کا باقی بیان حضرت اشعیا علیہ السلام کی بیالیسویں باب میں آویگا اگر اسد چاہیگا کتاب جغرافیہ جو عربی میں ملار فاعہ بردی فی مصر میں لکھ کر سن بارہ سو چوں میں چاپی ہے اوسمیں لکھا ہے کہ وہ ٹاپو زمین چو نہر آئی کہ اور نہر ستوں کی سیج میں ہے وہ سینا پہاڑ کا جنگل کہلاتا ہے اور سینا پہاڑ جو ہے اوسمیں بڑے بڑے ٹیلے چٹانوں کی ہیں اور یہ پہاڑ بہت پہاڑوں کی سلسلہ پر مشد ہے کہ وہ سلسلہ موسیٰ کا پہاڑ کہلاتا ہے اور اومی اوسکی آس پاس گوم نہیں سکتا مگر جب حیدر و چلتا ہے اور یہ سلسلہ بلاط کی پہرون سی مرکب ہے اور اوسمیں کئی میدان ہیں زمین انگور اور کجور اور امرود وغیرہ کے باغ ہیں اور سینا پہاڑ اور حوریب پہاڑ دو نوپاک مقام ہیں سلمانوں کی نزدیک بھی اور یہود اور نصاریٰ کی نزدیک بھی اور حاجی لوگ جب مدینہ شریف سی ملتے ہیں تو فرماتے کہ تھے ہیں اوس مقام کی عورت کی لٹی جو ان امد تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سی باقین کی ہیں حجاز کی زمین میں سینا پہاڑ کی شہروں کی بہت جنگل بہت کم ہیں جب تو سینا پہاڑ سی چلیگا تیرے دائرہ کی طرف وہ جنگل پڑیگا جس میں قوم مدین وغیرہ کی شہر تھی اور بائیں طرف مدینہ منورہ ہوگا جہاں حضرت رسول امد صلی امد علیہ وآلہ وسلم کا مزار نورانی ہے اور مدینہ منورہ کا جو جہاز ٹھہرے اسکا مقام ہے وہ شہر بیچ ہے جو مجمع البحار میں ہے کہ بیچ مدینہ شریف سی سات منزل ہے سمندر کی طرف ملار فاعہ کے کی بیان سی معلوم ہوا کہ مصر کے لوگ جب حج کر کے مدینہ شریف میں آپ کی زیارت کر کے مصر کی طرف جاتی ہیں تو سینا پہاڑ راہ میں پڑتا ہے سینا پہاڑ سی حضرت موسیٰ علیہ السلام بیشک زمین حجاز میں یعنی کہ مدینہ میں شریف لای ہیں پہلی مکہ سی کنعان کی طرف جاسوس بھی پہر وہاں دریای قلم

کی راہ ملک ادومہ میں آئی اور سعیر ہیا رکی گرد صوبہ ادومہ اور سنگستان کی عرب میں اڑھتیس برس
امت سمیت پھرتے رہے وہی جنگل بنی اسرائیل کا کہلاتا ہے جو عرب میں مشہور ہے اور مدینہ منورہ
سی چند منزل پہر ہے وہاں سی بلت کر قادمین یعنی مکہ میں آئی پہر حور ہیا ر پر یعنی احد پر پہر
لیگتی وہاں حضرت ہارون علیہ السلام کی وفات پای واقدا علم اس چالیس برس کی عرصہ میں یہی
اون لوگوں پر سایہ کئی ہوئی رہتی تھی اور من آسمان سی برت کی طرح برستا تھا اور سکو کہانی
اور سنوئی جو ایک اور تاجا جانور ہو اور سکی فوجین جنگلین آتی تھیں اور کھنڈہ کار کرتی تھی اور کہاتی تھے
سید عبد الستار مدنی فی غازی پور میں نجسی بیان فرمایا کہ بنی اسرائیل کا جنگل اب تک عرب میں
مشہور ہے اور اوسکی اور مدینہ پاک کی پچھن تیرہ دن کا رستہ ہے اور ثواب محمد اسلام صاحب آباد
فی نجسی فرمایا کہ میں بیت المقدس کی زیارت کو گیا تھا وہاں سی مصر میں جا کر مصری ریل پر چڑھ
گمنشی میں سولیس تک پہنچی وہاں سی تین گنٹہ کشتی پر سوار رہی اور کنارہ پر اوتر کر ایک نشتی
پہر چکر بنی اسرائیل کی جنگل کو پہنچی جہاں سی وہ جنگل شروع ہوا وہاں سی پھر دن پر سوار ہو کر
سات کوس کی ایک منزل کی وہاں سی دوسری منزل بھی سات کوس کی ہوئی جب بنی اسرائیل کا
جنگل تمام ہوا پھر پھر دن پر دوسری منزل چل کر طور ہیا ر تک پہنچی وہاں سی کمارا انبوہ میں آئی وہ ایک
شہر میں منزل پر ہوا وہاں سی مدینہ منورہ پہنچ منزل پر ہم وہاں سی مدینہ منورہ میں آئی سینا پہاڑ
سی مدینہ شریف تک آئے منزل ہوئی مولانا سید علی گدستی ہیں کہ ابن زبالہ فی روایت کیا ہے کہ
پہلی لڑائی جوابو کی لڑائی تھی اور میں جب جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رؤع میں پہنچے
آپ نے فرمایا کہ اس میں یعنی روحانین موسیٰ کا گذر ہوا تھا ستر ہزار اسرائیلیوں کی ساتھ اور عیسا
نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ عیسیٰ کا یہاں گذر ہوگا اب سنو کہ جب حضرت ہارون علیہ السلام نے
حور ہیا ر پر یعنی احد پر وفات پای اسکے بعد توراۃ میں لکھا ہے کہ کنعان کا ایک بادشاہ جس کا نام
دکسی کے اطراف میں تھا وہ آیا اور بنی اسرائیل سی لڑا حضرت موسیٰ فی اوپر جہاد کیا اور مدنی جنگ
فتح دی پھر انہوں نے وہاں سی کوچ کیا تین جگہ مقام کر کے ارنون کی پارخمی کھڑے کئی وہ اسوریکو
سرحد کے آگے بیابان میں بہتی ہے کہونکہ ارنون موتاب کی سرحد پر ہے موتاب اور اسوریوں کی
درمیان پانچویں سورۃ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا کہ مواہیوں سی لڑائی

مت کر کے مین اوٹکی زمین مین سی بجو کچھ نہیں دو لگا اور بنی عمون کو بھی ست چیر کر مین اوٹکی زمین
 تجھی نہیں دو لگا پھر وہ لوگ چار مقاموں کو طی کر کے اوس وادی کو گئی جو مواب کی ملک
 مین ہے پسکہ کی اوس چوٹی پر جس کا رخ بیابان کی طرف ہوا بنی اسرائیل نے امور یون کے
 بادشاہ سیحون کو کہلا بھیجا کہ ہیکو اپنی زمین سی گذر جانی دی اوسنی نہ مانا اور لڑنیکو نکلا بنی اسرائیل
 فی تلوار سی اوسپر جہاد کیا اور اوسکی سرزمین پر ارنون سی لیکر بیوق تک اور بنی عمون تک قبضہ
 کیا فائدہ ظاہر یون ہو کہ وادی ارنون اور نہر ارنون جو توراۃ مین ہر وہی وادی انونا ہو
 جو مدینہ شریف کی قریب ہر وفار الوفا مین ابن شبتہ کی کتاب اوسکو سیل رانوں یعنی بہادرانوں
 لکھا ہو اور ابن اسحاق کی کتاب وادی رانونا کا لفظ لکھا ہو معلوم ہوا کہ وہاں نالاشا اور پانی کا
 بہاؤ تھا اور بیوق جو توراۃ مین ہے ظاہر یون ہے کہ یہ وہی تبوک ہو جسکو وفار الوفا مین مدینہ
 شریف کے پارہ منزل پر لکھا ہو کہ وہ وادی القری اور شام کی بیچ مین ہے توراۃ مین ہو کہ پھر سے
 پھر سے اور باسان کی راہ سی چلے اور باسان کی بادشاہ عوج فی اور اوسکی سب لوگوں فی لڑنیکا
 سامان کیا تب اہد تعالیٰ نے موسیٰ سی فرمایا اس سے مت ڈر کہ مین نے اوسی اور اوسکی لوگ
 اور اوسکی سرزمین کو تیری ہاتھ مین دیدیا سو تو اوس سی وہی کہو تو فی امور یون کی بادشاہ
 کیا چنانچہ انہوں فی اوسکو اور اوسکی بیٹوں کو اور ساری لوگوں کو یہاں تک مارا کہ اوسکا کوئی
 باقی نہ رہا اور اوسکی سرزمین کو اپنی قبضہ مین کر لیا پھر بنی اسرائیل نے کوچ کیا اور مواب کے
 میدانوں مین نہر اردن کے اس پار یریحو کے مقابل خمی کہڑی کئی اور صفوں کا بیٹا بلق جو ہر لڑنیکا
 بادشاہ تھا اوسنی وہ سب جو بنی اسرائیل نے امور یون سی کیا دیکھا تب وہ اون لوگوں کے ہتھ
 اور اوسنی بعور کی مٹی بلعام باقی صندھی کہ ایک م مصری باہر آئی ہو تو اوٹکی حق مین بد دعا کر
 بلعام کو اہد تعالیٰ نے منع کیا کہ ان لوگوں کو بد دعائیہ جو آخر کو بلعام بادشاہ کی پاس گیا اور
 کئی بار بادشاہ کی کہنی سی اوسنی اہد کی نذر گذرانی کہ شاید بد دعا کا اذن مجاوی ہر بار اہد تعالیٰ
 فی اوسکو منع فرمایا آخر کو اوسنی بادشاہ کو یہ فریب سکھایا کہ اوٹکی لشکر مین بدکار عورتوں کو
 بیجو معالیٰ عورتیں آئیں اور بنی اسرائیل کی لوگوں فی اوسنی حرام کاری شروع کی اور اوٹکی
 بتوں کو سجدہ کیا اہد کی حکم سی حضرت موسیٰ فی اوٹکی قتل کا حکم کیا جنہوں فی بت کو پوجا تھا

وہ سب قتل ہوئی اور ایک اسرائیلی آیا اور ایک میانی عورت جو ایک سردار کی بیٹی تھی حضرت
 موسیٰ کے سامنے لایا حضرت ہارون کی پوتی فاختہ اڈی اور اون دونوں کو برجی سی چسپہاں
 بنی اسرائیل سی دیا جاتی رہی پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم کیا کہ مدیانیوں کو قتل کرو کہ
 وہ اپنی مکروں سی جنسی تمکو قریب دیا ہوا دس بت کی بابت اور اوس عورت کی بابت جو مدیان
 کی سردار کی بیٹی تھی تمکو تنگ کرے میں پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سی فرمایا کہ مدیان کی لوگوں
 سی بنی اسرائیل کا بدلہ لے بعد اسکی تو اپنی لوگوں میں طجائیگا حضرت موسیٰ نے فوج طیار کی اور
 مدیان کے لوگوں پر جہاد کیا ساری مردوں کو قتل کیا اور مدیان کی پانچ بادشاہوں کو قتل کیا
 اور بلعام کو بھی تلوار سی قتل کیا اور بنی اسرائیل نے مدیان کی عورتوں کو اور اونکی بچوں کو
 قید کر لیا اور مال اور اسباب سب لوٹ لیا اور اونکی ساری شہروں کو پہنچ دیا پھر حضرت
 موسیٰ نے غصہ ہو کر فرمایا کہ تمہی سب عورتوں کو جیتا کر کیا دیکھو یہ پلھام کی کہنی سی بت کی بابت
 بنی اسرائیل کے انگار ہویکا باعث ہوئیں سو تم سب لڑکوں کو قتل کرو اور جو عورتیں وہی صحبت
 سی واقف تھیں انکو قتل کرو اور جو لڑکیاں مرد کی صحبت سی واقف تھیں انکو اپنی سیلہ
 زندہ رہنی دو ای امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ نے محمدی شریعت میں اس حکم کو
 موقوف کر دیا عورتوں اور لڑکوں کی قتل کا کرنا منع کر دیا ہماری نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
 اللہ نے رحمت کا وسیلہ بنایا ہوا آپ کی جہادی کچھ لوگ قتل ہوئے بتوں کو ایمان ملیا الہی جناب
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت موسیٰ پر لاکھوں درود بھیج آمین اب منو کہ توراۃ میں
 جا بجا یہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سی فرمایا کہ بنی اسرائیل سی کہدی کہ جب تم زمین
 کنعان میں جاؤ تو وہاں کی باشندوں کو ہگادو اور اونکی بتوں کو فنا کرو اور اونکی بتجائو کو
 ڈھا دو تمام توراۃ میں بار بار جہاد کا بیان موجود ہے پھر حضرت موسیٰ ہارون نہر کی اسی پار مواب
 کی زمین میں وفات پائی آپ کی بعد حضرت یوشع پیغمبر نے کنعان کا ملک فتح کیا اللہ بڑی برکے
 بت پرست بادشاہوں کو قتل کیا اسرائیلی لوگ کنعان کے ملک میں بے اس بیان بڑا مطلب
 یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توراۃ میں حضرت موسیٰ کو خبر دی ہے کہ میں بنی اسرائیل کے لئی تجسا ایک
 نبی قائم کرونگا ای ایمانوالو حضرت موسیٰ کی طرح کا کوئی نبی سوا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

نہیں ہے اسکا بیان اس کتاب میں بڑی بڑی کچی دلیلوں سے ہو گا یہ بات خوب یاد رکھنا چاہئے
 کہ جناب موسیٰ علیہ السلام سی امد تعالیٰ نے آٹھ ساٹھ باتیں کہیں اور کیسی شریعت اور حکومت
 عنایت فرمائی اور فرعون کو فوج و لشکر سمیت دم بہرین غرق کر دیا اور ایمانوالوں کو اودن
 کافروں کے ظلم سے چڑا دیا پھر کسی زبردست کافر یا دشمن کو حضرت موسیٰ کی ہاتھوں
 قتل کیا یہی پتا آخری پیغمبر کا اللہ فی جابجا زبور میں اور پاک صحیفوں میں دیا ہے اور جناب محمد
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تہوں سے کتاب والوں کو خوب خیر دار کر دیا ہے حضرت عیسیٰ کی بعد
 کافروں کا ظلم ایمانوالوں پر یہاں تک بڑھ گیا تھا کہ جنگوں اور پہاڑوں میں ایماندار لوگ جان بچانے کو
 رہتی تھے اللہ فی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار کی برکت سے ایمانوالوں کو بچایا
 ظالموں کا زور ڈرایا **اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَخْوَاٰہِ اَجْمَعِیْنَ** امین
 اب یہ ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ کو طور پہاڑ پر تہذیبی جناب محمد کی سی پہلا
 توراہ کی پانچویں سورۃ کی تہا روین باب میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ نے فرمایا **اِنَّا نَنْفِیْ بِمَا جِئْنَاکَ مَوْنٰی**
یَا قَیْمُ لِنَا یَهُوْا اِنَّ اَوَّلَیْنَا اَلُوْا وَتَشْمَا عُوْنَ یعنی نبی تیری درمیان میں سی تیرے ہائیوں
 سے میرے مانند قائم کرے گا تیرے واسطے امد جو تیرا مالک ہے اوسکی طرف تم کان دہر لو اسکی بعد
 کا ترجمہ یوں ہے کہ اس سب کے مانند جو تو نے امد اپنے خدا سی حویب میں یعنی سینا پہاڑ پر
 مجمع کے دن مانگا اور کہا ایسا نہو کہ میں امد اپنی خدا کی آواز پر سنوں اور ایسی شدت
 کی آگ میں پھر دو کہوں تاکہ میں میری آواز اور امد نے مجھے کہا کہ اودنوں نے جو کچھ کہا سو
 اچھا کہا اسکے بعد عبرانی عبارت یوں ہے **وَاِنَّا اِیْقَمْنَا لَہُمْ مَّقَیْمًا اَحْسَنَ مِمَّا جِئْنَاکَ**
وَتَاْتِیْ دُبَارِیْ یَغِیْثُوْہِ دِیْنِہُمْ اِلَیْہِمْ اِنْ کُلَّ اِشْرَاصُوْہِ وَاٰلَہٗا اِیْنِشْ اِشْرَکُوْہِ
مِشْتَمِعًا اِلَیْہِمْ اِشْرَیْدَہُ بِرِیْثِہِ اِنُوْہِ اِذْ رَاشَ مَعِیْہُمْ یعنی نبی قائم کرونگا میں
 اوندکی واسطے اوندکے ہائیوں کے درمیان میں سے تیری مانند اور رکھ دوں گا اپنا کلام اوسکی منہ
 میں اور کہے گا وہ اونسے وہ سب باتیں جو میں اوس سے کہوں گا اور ایسا ہو گا کہ جو کچھ میں
 ایسا ہو گا جو تیری گامیری باتیں جو وہ کہے گا میرے نام سی سو میں اوسکا حساب اوس سے
 لوں گا اور ریش کا ترجمہ پادری میسر نے ہی کیا ہے کہ حساب لوں گا اور سال اعمال کے حساب میں بچانے

کیا ہرگز وہ قوم میں گنیت کیا جاوے گا اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ لکھا جاوے گا اپنی گنی اسرائیل حضرت
 یعقوب کی نسل میں ہیں اور حضرت یعقوب کی باپ حضرت اسحاق ہیں اور حضرت اسحاق
 کی بہائی جناب اسماعیل ہیں یہ دو نوبہائی حضرت ابراہیم کے بیٹے ہیں تو بنی اسرائیل حضرت
 اسحاق کی اولاد ہیں اور بنی اسماعیل و شکہ بہائی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہیں
 دو نوبہائیوں کی اولاد آپہن بہائی ہیں حضرت اسماعیل کی اولاد یعنی عرب کی لوگ بنی اسرائیل
 کی بہائی ہیں یہ جو فرمایا کہ تمہاری بہائیوں میں سی اسکایہ مطلب ہو کہ وہ پیغمبر حضرت ابراہیم کے
 نسل سے باہر نہیں باقی رہی یہ بات کہ وہ پیغمبر بنی اسرائیل میں ہیں یا نسل اسماعیل میں سے
 سورہ مطلب حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب میں صاف کہو لیا اور صاف صاف پتہ
 بتا دی کہ وہ پیغمبر اسماعیل کی نسل سے عرب میں ہو گا یعنی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 جو حضرت اسماعیل کی نسل میں مکہ میں پیدا ہوئی یہ مطلب دوسری نبی صاف کہلجاتا ہے کہ
 وہ نبی مانند موسیٰ کے ہو گا اس نبی کا بیان توراۃ اور زبور میں اور انجیل میں جا بجا آیا
 صاف فرمایا کہ صاف کہلجاتا ہے کہ مانند موسیٰ کی ہو گا کیا مطلب ہے اور کیا کیا باتیں پہلی ہوئی
 تب وہ نبی ظاہر ہو گا اور تپوئے صاف کہلجاتا ہے کہ یہ بشارت بیشک حضرت محمد صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کی ہے اس لیے کہ جو چہتی اور نشان سب کتابوں میں موجود ہیں وہ تپوئے صاف
 جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کسی میں نہیں ہیں اس قاعدہ کو خوب یاد رکھنا
 چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ایک بات کا مطلب دوسری جگہ پر کہو لیتا ہے جو مطلب صاف ہوا اسکا
 صاف بیان دوسری جگہ نہیں تلاش کرنا چاہیے نصرانی اور یہودی ایک لفظ کٹر کہتی ہیں اور
 یہو قوفون کو دہو کے دیتے ہیں اندہم سب محمدیوں کو اوگی فریون سی پچاوی آئین اب شو
 کہ توراۃ شریف میں حضرت اسماعیل کے حق میں اوپر ہو چکا کہ اپنی سب بہائیوں کی ساتھی
 خیمہ کٹر کرے گا یعنی اس کے بہائی جو حضرت اسحاق کی اولاد ہیں اور جو حضرت ابراہیم کے
 اولاد ہیں اس کے سامنے رہے گا اور توراۃ شریف میں گنتی کی کتاب کے بیسویں باب میں ہے
 کہ حضرت موسیٰ نے قادیس آدم کی بادشاہ کی طرف قاصد بھیجی اور کہلا بھیجا کہ تیرا بہائے
 اسرائیل یوں کتا ہے اور استنشا کی کتاب کے دوسرے باب میں ہے کہ اب تم گزرو گے

اپنی بہائیتوں بنی عیص کی زمین میں جو ساعیر میں بہتی ہیں دیکھو یہاں حضرت عیص جو حضرت یعقوب کی بہای ہیں اولاد کو حضرت یعقوب کی اولاد کا بہای کہا اس طرح سمجھو کہ اس آیت میں بھی حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب کی اولاد کا بہای اور ان کو کہا ہے جو حضرت اسماعیل کی اولاد ہیں اس جگہ پر بھی مطلب بنتا ہے دوسرا مطلب کس طرح نہیں بن سکتا اگرچہ توراہ بشرط میں بعضی جگہ پر بنی اسرائیل کا بہای خود انہیں کو کہا ہے چنانچہ اسی پانچویں سورۃ کی پندرہویں باب کی ساتویں آیت میں ہے کہ اگر تمہاری بیج تمہاری بہائیوں میں سے تیری شرط میں تیری اس زمین پر جیسی اللہ تیرا خدا تجھی دیتا ہے کوئی مفلس نہ ہو تو اس سے سخت دلی مت گنجیو اور اپنی مفلس ہائی کی طرح فسی اپنا ہاتھ مت گنجیو اور شروین باب کی پندرہویں آیت میں ہے کہ تو اپنی بہائیوں میں سے ایک کو بادشاہ گنجیو اور کسی اجنبی کو جو تیرا بہای نہیں اپنا بادشاہ ہرگز نہ کر سکیگا اور چوبیسویں باب کی چودھویں آیت میں ہے ایسا نہ ہو کہ تو اپنی محتاج مسکین چاکر کا حق نہ خواہ وہ تیرے بہائیوں میں سے ہو خواہ مسافروں میں سے جو تیری زمین پر تیری مکانوں میں بہتی ہیں اب خلاصہ یہ ہے کہ اللہ نے جو فرمایا کہ ایک تمہاری بہائیوں میں سے موسیٰ کے ماتہ قائم کر دیا یہ مطلب اگرچہ صاف اس لفظ سے نہیں کہلاتا کہ وہ بنی اسرائیل میں سے ہے یا بنی اسرائیل کی اور بہائیوں میں سے حضرت اسماعیل کے نسل میں سے یا حضرت عیص کی نسل میں سے یہ مطلب اگر صاف اس آیت سے نہیں کہلاتا تو اور بہت آیتیں صاف صاف موجود ہیں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی کتاب میں صاف عرب کا پتا اور حضرت اسماعیل کی نسل کا پتا موجود ہے یا اللہ ہودیون اور نصرائیون کی آگ میں کو لدی آئین اور یہ جو فرمایا کہ توئی طور پہاڑ پر اللہ سے مانگا کہ میں اللہ کی آواز پہرہ سنوں اور ایسی شدت کی آگ میں پہرہ نہ کیوں تاکہ میں مرجاؤں اس کا مطلب کہ جب اللہ نے حضرت موسیٰ کو طور پہاڑ پر باتیں کیں تھیں اور سن اللہ کے جلال کے آثار اور لوگوں نے دیکھ کر کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی آواز ہم پہرہ سنیں ایسا نہ ہو اس مالک کی درشتی ہم مرجاویں اس مقام میں ارشاد ہوتا ہے کہ تمہنی آپسی مانگا ہے کہ ہم اللہ کی آواز پہرہ سنیں سو اللہ تعالیٰ ایک پیغمبر میری ماتہ بھیجا مگر یہ نہ ہو گا کہ تم اسکی ساتھ اللہ کی آواز سنو یا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنا کلام اسکی منہ میں ڈالوں گا وہ تمکو میرا کلام سنائیگا مطلب یہ ہے کہ تم اسوقت یہ

نہ کہنا کہ پیغمبر موسیٰ کی طرح کا نہیں ہے حضرت موسیٰ کی وقت میں تو اللہ نے اپنے تئیں یونہی ہر
کیا تھا کہ اپنی بجلی کے ساتھ جو جو سامان تھی سب ہلکودکھائی تھی اگرچہ ہم نے اس کو نہیں دیکھا مگر
اوسکی سواری کا جلوس تو دیکھا تھا اور اوسکی آواز سنی تھی یہ بات اس پیغمبر کی وقت میں کیوں
نہوئی یہ بات اوس وقت تم نکہیو کیونکہ تم خود اسدی مانگ چکی ہو کہ ہم پر یہ جلالی آواز سنیں
ملا احمد ایرانی کہتی ہیں کہ گویا اون لوگوں کو یہ خیال آیا کہ جس پیغمبر پر اللہ کا کلام اترے گا بجلی اور
گرج کے ساتھ اترے گا اس لیے چاہا کہ اب پر اس طرح نہ اترے ملا سید علی طہرانی کتاب القامۃ الشہود
میں لکھتی ہیں کہ کتاب عقاریم جو ایک یہودی نے لکھی ہو اوس میں لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت
موسیٰ پر توراۃ گرج اور بجلی اور زلزلہ کے ساتھ نازل فرمائی کہ سب اسرائیلیوں نے دیکھا چھوڑ
دوسرے پیغمبر آوی اور چاہی کہ توراۃ کو منسوخ کری تو چاہی کہ وہ بھی مانند موسیٰ علیہ السلام
کی گرج اور بجلی اور آتشی علامتوں کی ساتھ آوی اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قیاسی بات ہے
اس پر کوئی دلیل نہیں ہے کہ یہ نشانیاں ضرور چاہی دوسرے چاہے یہ ہے کہ توراۃ میں لکھا ہوا
کہ وہ پیغمبر جس کا تم سے وعدہ ہے جب وہ آویگا یہ علامت نہوگی توراۃ میں لکھا ہے کہ لوگوں نے کہا کہ
ہم کو طاقت اس علامت کی نہیں ہے اللہ نے فرمایا کہ اونہوں کو جو کچھ کہا اچھا کہائیں اور لکھا یہ کہنا
نہیک ہے ہر ایسی علامتیں ظاہر نہوگی پر جب اللہ ہی فرما چکا کہ ہر ایسی نشانیاں ظاہر نہوگی
تو اس کتاب والی کا قول محض سچا ہے اب اس پتی کا مطلب سمجھو کہ وہ پیغمبر مانند موسیٰ کی ہونے
جو کتابیں توراۃ کی بعد اتریں جیسی زیور شریف اور حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب اودن
کتاب یونین اللہ نے اس پتی کا مطلب خوب کہو لے یا مگر کچھ اشاری صاف صاف توراۃ میں مسجود
ہیں حضرت عیسیٰؑ کا حال پر جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وقت تک کا
ساما حال صاف صاف سنا دیا ہے اسی پانچویں سورۃ کی اٹھائیسویں باب سی تیسویں باب تک
دیکھو اللہ تعالیٰ نے شریعت کی حکم اسرائیلیوں سے بیان فرمایا کہ اگر تم میری شریعت اور
میری حکموں پر چلو گے تو تمہاری ہر چیز میں برکت ہوگی اور تمہاری دشمن ماری جاوے گی اور ہاگین
اور اگر تم میری حکموں پر چلو گے تو ہر طرح طرح کی مصیبت آوے گی اٹھائیسویں باب کی چونتیسویں آیت
میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمکو اور تمہاری بادشاہ کو جی تم اپنی اور ہر قائم کرو گے ایک گروہ کے

در میان لہجہ و لگاجس سی تم اور تمہاری باب دادا واقعہ تھی اور وہاں تم غیر معبودوں کو
 پوجو گی جو کلڑیان اور پتھر ہیں پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہ پیش خبری پوری ہو چکی ہے
 صد قیابادشاہ اور اوسکی لوگ بابل کو پکڑ گئی تھی ای امت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم احوال
 حضرت سلیمان کی کئی سو برس بعد گذر کر آئے تھے جو بابل کا یعنی ملک عراق کا بادشاہ تھا
 صد قیابادشاہ کو شہر بیت المقدس پکڑ لیا اور مسجد بیت المقدس جو حضرت سلیمان کی بنائی
 ہوئی تھی اوسکو ڈھادیا یہ مصیبت بہت بڑی تھی اسکایان بہت لہجہ ستر برس تک
 اسرائیلی لوگ بابل میں قید رہے پھر اپنی ملک میں آئی اور بیت المقدس مسجد کو پر بنایا بہت
 یہودی بابل میں رہ گئی اور بیت پرستی میں پلٹے رہی پھر اسکے بعد اس سی ہی بڑی مصیبت حضرت
 عیسیٰ کے بعد یہودوں پر پڑی اوسکی خبر ہی اللہ تعالیٰ اسرائیلیوں کو دیتا ہے اٹھتا لیستون
 آیت میں فرماتا ہے کہ تو ہوک پیاسل ورنکی پن اور سب چیزوں کی احتیاج میں گرفتار ہوگا لایا
 اون دشمنوں کی خدمت کر لگا جنکو اللہ تعالیٰ تجیر بھیجا پھر اونچا سوین آیت میں فرماتا ہے کہ
 اللہ تعالیٰ ایک قوم کو دور سی زمین کی انتہا سی ایسا جلد بلکہ جیسا عقاب اور تباہی ہوگا لایا
 وہ ایک قوم ہوگی جسکی بولی تم نہ سمجھو گی وہ ترش روگر وہ ہوگی جو نہ بڑی کا اوب نہ جوان پر کرم
 اگر نیکے اس جگہ پر طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ بابل والوں کو بھی اگرچہ عقاب سی مثال دی گئی ہے
 مگر یہ خاص کر کے خیال کیا جاتا ہے کہ یہ پیش خبری اسوقت کی ہے جب رومیون نے یہودیوں کو
 برباد کیا رومی لوگ یہودیوں کی بہت بڑی دشمن تھی اور بابل والوں کی ملک سے اونکا ملک دور
 تھا جان سی وہ آئی تھی اور اونکا نشان عقاب تھا اور اونکی بولی ہی یہودیوں کی بولی سی بالکل
 اجنبی تھی اور بالکل عبرانی سی نہیں ملتی تھی اور کالہی بولی جو بابل والی بولتی تھی وہ عبرانی
 زبان کی ایک شاخ تھی رومیون کی سکین خوفناک تھیں حکومت سخت تھی اونہوں نے بہت بڑی
 ایذا میں پہنچائیں اونکی فوج نے شہر بیت المقدس کو گیر گیا اور بالکل برباد کر دیا تفسیر والی
 اور برچرڈ منٹین بھی یہی ہے کہ یہ خبر رومیون کی ہے آٹھ سو برس پہلی اونکی وجود قومی کی
 یہ پیش خبری دیکھی یہ جو فرمایا کہ اونکا ملک دور ہے یعنی فلسطین کی مغرب اور زمین کی انتہا سے
 یعنی سمندر اطلالہ کے کنارے سی اور اونکی زبان لاطین تھی جسکو یہودی نہیں سمجھ سکتی تھی اگرچہ

حضرت سکندر کی وقت سی ہیودونیون یونانی کا رواج ہو گیا تھا اور رومیوں کی قدیم زمانہ
 سی ہی ہیچان تھی تند چہرہ ہونا بادونین اور تیرہویں آیت میں یہ بیان ہو کہ وہ بھی ایک ایک
 شہر کے سب پہاڑوں میں اکیرین گے اور تو اپنی بیٹی بیٹیوں کا گوشت کھا گیا اور اپنی بچوں کے
 گوشت میں سی کسی کو کچھ ندیگا اور بیٹیوں آیت میں ہو کہ تو اس سرزمین سی او کہاڑڈ والا چاہیگا
 اور اللہ تعالیٰ تجکو سب قومون میں ترتر کر دیگا اور وہاں تو غیر معبود کی جو لکڑیاں او پترہیں
 ہو جا کر لگا جن سی نہ تو تیرہری باپ دادی واقف تھی اور ارٹھویں آیت میں ہو کہ اصدتھا
 تجکو شیشون پر مصر میں پہر لجا گیا اور تم وہاں غلام اور لونڈی ہونیکی لیے اپنے دشمنوں کے ہاتھ
 یہ بھی جاوگی اور کوی تمہیں مول نہ لگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہو کہ اس صیبت میں اسقدر
 سخت تخطیڑا تھا کہ امیر اور لیاقت دار مرد اور عورتیں ہی اپنی لڑکوں کو کھا جاتی تھیں اور ونسی
 چھبائی تھیں کہ ایسا نہ ہو وہ چین لین عورتیں اپنی خاوند کی منہ سی نوالہ چین لیتی تھیں اور اپنی
 باپ کے لڑکوں سی اور مائیں اپنی چوٹی بچوں سی ایسا ہی لکھا ہو سکتا ہو دیونکی لڑائی کی پانچون
 کتاب کے دسویں باب کی تیسری آیت میں اگر کسی مکان میں کچھ ہی نشان غلہ کے معلوم ہو ہی آپ
 لڑائی شروع ہوتی تھی اپنی دوستوں میں اور رشتہ داروں میں اور ایک دوسری سی چین لیتا تھا
 کتاب چوٹی باب تیسرے اور فوئیل ایک عورت مالدار اور خاندانی فی اپنی کل حاصلات کی لوٹے
 جائیکے بعد اپنے دو وہ پیتے بچے کو اوبالا آدھا کھا لیا اواد دوسری وقت کی لئی چہار کھا۔ کتاب چھٹی
 باب تیسرے دفعہ چوتھا چڑھنٹ میں کہ طبلند اور یان کی فوجیں گال برتن اور اسپانی قوموں کی مخلوط
 تھیں رومیوں نے جن کو کوٹوقید کیا تھا اوکو جہاز سپرٹھا کر اٹلی بھیجا تھا پر وہاں سی کچھ قیدی
 مصر میں بھیجا جہازوں پر لا کر یونان کی ملکون میں ہو دو گوا سٹی یہ رواج ہو کہ وہ رومی
 کلیسیا کی بہت پرستانہ عبادت میں شریک کئی جاتی ہیں اور لکڑیوں اور پتھروں کی آگے سی وہ
 کرتے ہیں نہیں تو جلا وطن کر دی جاوین اور اذ نکامال اور اسباب ضبط کر لیا جاوی۔ اسی طرح
 ہائیو پادریونکی کتابون میں اس دوسری مصیبت کا بہت بڑا قصہ ہو اس صیبت کی حضرت عیسیٰ
 فی خبر دی تھی ہیودونیون جو عیسائی لوگ تھی وہ آپکی ارشاد کی موافق پہلی ہی ایک اور شہر میں جا ہی
 تھی جو یودی حضرت عیسیٰ کے دشمن تھی وہ رگی اونیبرا منڈ فی طرح طرح کی عذاب بھی لی ایمان

یہودیوں کو، وہم کی بت پرستی قتل کیا بہتوں کو لونڈی غلام بنا کر کوڑیوں کی مولیٰ بچا رہوئے
 مسجد بیت المقدس کو ڈھایا سا رہا شہر ویران کر دیا یہودی اوسوقت سی ہر شہر میں تتر بتر ہوئی
 سیر المتقدمین میں ہو کہ گیارہ لاکھ یہودی قتل اور دبا اور تلوار سی ہلاک ہوئی اور ستانوی ہزار
 قیدی ہو گئی اور بہت سی مصر میں اور ملکوں میں کوڑیوں کی مولیٰ بچی گئے اسکا بیان آگے بھی
 جابجا آویگا اگر اللہ چاہی گا ان دونوں مصیبتوں کا احوال اللہ تعالیٰ فرسور دینی اسرائیل میں
 اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا ہو اب اسکی بعد سنو اللہ تعالیٰ نے کیا کیا خیرین
 دین پرستوں اور تائبین باب میں یہ بیان ہو کہ یہ لوگ جب کنعان کی ملک میں جا کر بسین
 کی وہاں بت پرستوں کے بتوں کو پوجنی لگیں گے اللہ فرماتا ہو کہ تجھ کو چوڑی دینگی اور میرا قہر اوپر ہوگا
 اور بہت سی مصیبتیں اور آفتیں اوپر ڈینگیں سو حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع کے بعد ہر حضرت
 سلیمان کے بعد بار بار ان لوگوں نے بتوں کو پوجا بعد اسکی اللہ ۳۳ باب کی ۲۱ آیت میں فرماتا ہو
 کہ انہوں نے اسکی سبب سے جو خدا نہیں مچھی غیرت دلائی اور اپنی غلط باتوں سے بھی غصہ دلا یا سو
 میں ہی انہیں ان میں سے جو گردہ نہیں ہتھیارت دلاؤنگا اور ایک نادان قوم سی ان کو خفا کرونگا اسکا
 یہ مطلب کہ بت جو حقیقت میں خدا نہیں ان لوگوں نے ان کو خدا سمجھ کر کج غیرت دلائی اب میں ہی
 ایک نادان قوم کو علم اور ایمان دیکر ان لوگوں کو رشک دلاؤنگا اس خبر کا ظہور کچھ کچھ حضرت عیسیٰ
 کی بعد سی شروع ہوا کہ آپکی نانبوں نے بت پرستوں کو انجیل سنائی اسرائیلیوں کی سوا بہت
 غیر قیوسوں کی لوگوں نے اللہ کو اور پیغمبروں کو پوجا نابتوں کو توڑا کافروں کو چوڑا اوسوقت میں
 اسرائیلیوں کو نہایت رشک اور گھٹنہ گیسرا تھا جناب پولوس نے اپنے خلیفہ میں یہودیوں کو
 خوب قائل کیا ہو رو میوں کو جو خط لکھا ہو اسکی دسویں باب میں کہتی ہیں کیا اسرائیلیوں کو
 خبر نہیں ہے موسیٰ تو پہلی فرما چکی ہیں کہ میں اونسے جو قوم نہیں ہو مگر غیرت دلاؤنگا اور قوم نادان
 سی مگر غصہ پر لاؤنگا جناب پولوس اسرائیلیوں کو یاد دلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو راہ میں بہت
 کی خبر دیکھا ہو اب ہم کہتی ہیں کہ اوسوقت سی نادان قوموں پر اللہ کی رحمت کا آغاز ہوا تھا
 ہر چہ سو برس بعد نادان قوموں پر اللہ کی رحمت کا ایسا جوش ہو کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کو خوب کے ان پڑھ نہیں پیدا کر کے ایسا پاک کلام اوپر اوتاراجسکو ساری عقل و غیرت

میں رہ گئی عرب کی اور ایران کی اور ہند کی نادان لوگ اس کلام کو پڑھ کر علم والوں کی سردار ہو گئے جو اسرائیلی ایمان لای اور انہوں نے ہی بڑی بڑی فیض پائی اور جن اسرائیلیوں نے ایمان قبول کیا وہ دوزخی ہوئی آج تک رشتک اور جلن ہی مرتے ہیں کہ ای اسرائیلی والا پیغمبر آن پڑ ہو نہیں کیون ہوا اور آن پڑ ہوں کو بڑی بڑی درجی ایمان کی اور علم کے کیون ملی اس خبر کا بڑا غمور محمدی وقت میں ہوا انتقام میں صاف اشارہ ہوا ہر جہ کہ وہ نبی جو موسیٰ کے مانند کافروں کو قتل کر لگا وہ آن پڑ ہو نہیں ہوگا اب یہ یاد کرو کہ اوپر اس بربادی کی خبر پہنچ گئی جو روم کی بت پرستوں کا تہون سی حضرت عیسیٰ کے بعد ہوئی اب اسکے بعد اللہ تعالیٰ ستر پونگو تسلی دیتا ہے اور بت پرستوں کی قتل کی خبر دیتا ہے یہ صاف بتا محمدی جہاد کا ہے اس قدر مانتا ہے کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اوٹکی دشمن گھنڈ کر نیلے کہ میں غالب ہوئی اللہ کی کچھ نہیں کیا میں نے اپنے غلبہ کیا اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں انکا ذکر آدمیوں کے درمیان مٹا دیتا یعنی بت پرستوں کو ایسا غالب کر دیتا کہ یہودیوں کا نام و نشان بالکل مٹا دیتا لیکن اگر ایسا کرونگا بت پرست بہت مغرور ہو جائینگے تیسویں باب کی پینیسویں آیت میں فرماتا ہے انتقام لینا اور سزا دینا میرا کام ہے اور اسکے باؤں ہر وقت ہسلیں گے کہ اوٹکی ہلاکت کا دن نزدیک ہے اور وہ مصیبتیں جو انہیں واقع ہونگی جلد چلے آتے ہیں کیونکہ اللہ اپنی لوگوں کی عدالت کر لگا اور اپنی بندوں کی حالت کی سبب چٹا دیگا جبکہ دیکھو کہ قدرت جاتی رہی اور کافر زمین جو قید ہوئی یا آزاد کوئی باقی رہا اور کہیگا کہ اوٹکی دی معبود اور وہ چٹاں چٹکا انکو بہرہ و سہا کیا ہوئی جنہوں نے اوٹکی قربانیوں کی چربی کھائی اور اوٹکی پیاد کی شراب پی اب وہ اوٹھیں اور تمہارا چارہ کریں اور تمہاری حمایتی ہوں اب دیکھو کہ میں ان میں ہی وہ ہوں اور کوی خدا میرا شریک نہیں میں ہی مارتا ہوں اور میں ہی جلاتا ہوں میں ہی بیمار کرتا ہوں اور میں ہی چکا کرتا ہوں اور ایسا کوی نہیں جو میری ہاتھ سی چٹاوی کہ میں اپنا ہاتھ آسمان تک اٹھاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ میں ہمیشہ زندہ ہوں اگر میں اپنی چلتی تلوار تیز کروں اور میرا ہاتھ عدالت کو بیکر تو میں اپنی دشمنوں سے بدلہ لو لگا اور اوٹکو جو میرا کینہ رکھتی ہیں سزا دوں گا میں اپنی تیروں کو جو صست کروں گا اور میری تلوار گوشت کھانگی قتل کئی ہوں گے کہ وہی اور قیدیوں کی اور

دشمنوں کی سرداروں کے سردن پر سی ای کر دیا ہوا اسکی قوم کی ساتھ خوشی سی گا داس لیے
 کہ وہ اپنے بندوں کی خوشنکاح اور اپنی دشمنوں کی انتقام لیگا اور اپنی زمین پیدا اور اپنی قوم
 پر رحم کرے گا۔ وہ بچانے کے بہتے میں ہیں کہ غضب کے بعد رحم کرے گا پادری طاہر اسکات
 لکھتا ہے کہ نہ ادا دینا گناہگاروں کا امداد کا کام ہو پس کوئی شخص بدلہ نہیں لے سکتا اس شخص کے سوا
 جو امداد کی طرف سے مقرر کیا جاویں مگر حکمت سی اسوقت کا انتظار چاہی امداد کی عدالت
 اگرچہ دیر میں آتی معلوم ہو مگر اصل میں وہ جلد ہوتی ہو اور ہاتھوں کا اوٹھانا قسم کیا کی وقت
 عادت ہو مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آخر کو اسرائیلیوں کو نجات دے گا اور انکی دشمنوں کو
 غارت کر دے گا اور جو معاشی آئندہ زمانہ میں گزرنیگی انہیں اس پیش خبری کا ظہور ہوگا۔ آ
 پادری تو منی اقرار کیا کہ اوپر جو خبر تھی وہ روم کے بت پرستوں کی خبر تھی جنہوں نے یہودیوں کو
 برباد کیا پھر یہ بھی تمہاری کتابوں میں لکھا ہے کہ انہیں روم کی بت پرستوں نے تین سو برس تک
 عیسائیوں کے خون کے دریا بہائی پھر قسطنطین رومی جو ٹھوٹھو کا عیسائی ہوا اسنی حضرت
 عیسیٰ کو اور روح القدس کو دو خدا ٹھہرا کر سب سی تین خداؤں کا اقرار دے کر واپس آیا
 اور جو عیسائی امداد کو اکیلا جاتی والی اور سب پیغمبروں کے ماننے والی تھی ان ایمان والوں کو
 بڑی بڑی ظالمی فرقہ پر وٹسٹنٹ پادری جو دو تین سو برس سے لکھے ہیں اگرچہ رومیوں کی طرح تین
 خداؤں کی قائل ہیں مگر انکی اور شرارتوں کی باعث سی یہ بھی انکو بہت برا کہتی ہیں انکو
 مذہب والے رومن کا تلک کہلاتے ہیں یہ فرقہ پر وٹسٹنٹ کی لوگ انکو جھوٹا عیسائی
 کہتی ہیں وہ لوگ بتوں کو پوجتی ہیں اور یہودیوں سی ہی بت پوجاتی ہیں جیسا کہ تفسیر پوچھو
 میں ہے تو رات میں اللہ نے خبر دی تھی کہ تم وہاں غیر معبودوں کو پوجو گے جو لکڑیاں اور پتھر
 ہیں یہ خبر انہیں رومیوں کی تھی جو جو گے عیسائی ہیں ای فرقہ پر وٹسٹنٹ کے پادریوں
 رومیوں کے ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی تلوار کی تیز کرنی خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ انکی یعنی
 یہودیوں کے دشمنوں کی ہلاکت کا دن نزدیک ہے اور تمہاری جانتی ہو کہ رومی جو پہلی بت پرست
 تھی پھر جھوٹے ٹھوٹھو کے عیسائی ہوئی انہوں نے خود ہی بت پوجی اور یہودیوں سی ہی بت
 پجواتے پھر وہ چار سو برس بعد محمدی تلوار سی قتل ہوئی یہ سب جانتی ہو پھر کہتی ہو کہ وہ دن

ابھی نہیں آیا گی آویگا پہلایہ کون انصاف ہو رومن کا ملک والوں کی طرح بیشک تم ہی جو نے عیسائی ہونے کو سمجھ کر محمدی ہو جاؤ اور سمجھو کہ بیشک خبر محمدی تلوار کی ہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اؤنکی نابھون نے روم کے جوٹے عیسائیوں کو بھی قتل کیا اور بھی جا بجا بتایا اور بے ایمان یہودیوں کو قتل کیا اور یہ جو فرمایا کہ اپنے بندوں کی حالت کے سبب پھتا دلیگا اسکایہ مطلب کہ اسرائیلیوں کی تباہی اور خرابی پر رحم کرے گا اور غصہ باز آویگا اسکاتھو یوں ہوا کہ یہودیوں میں سی بہت لوگ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف پر اور حضرت علیہ اور انجیل پاک پر ایمان لای اؤنکو اللہ نے کفر سے چہر کر پھر اپنی رحمت میں گہر لیا ہر زمانہ میں بہت سی یہودی محمدی دین میں آتجاتے ہیں اور ایمان کا مزہ پاتے جاتے ہیں اللہ نے اپنی زمین پر یعنی بیت المقدس اور ملک شام پر بھی رحم کیا محمدیوں کے ہاتھوں اوس پاک مسجد کو پھرنوا دیا روم کی جوٹی عیسائیوں نے یہودیوں کی خدمت میں اوس مسجد کی بڑی چٹان پر کوڑا کرکٹ گویا اور لید اور حقیق کے لتو لکا ڈھیر لگا رکھا تھا محمدیوں نے اوس کو پاک صاف کر کے مسجد کو بڑی رونق دی جو اسرائیلی لوگ محمدی ہوئی ہیں وہ بھی وہاں سب محمدیوں کے ساتھ اسن ایمان سے بستے ہیں بت پرستوں کا قابو اوس پاک زمین پر چلتی نہیں پاتا یہ سب احوال اس کتاب کے آخر میں بہت پہلاؤ کے ساتھ آویگا اگر اللہ چاہیگا حکم ہوگا کہ ای قومو اللہ کے خاص گروہ کے ساتھ یعنی اسرائیلیوں کے ساتھ خوشی سے گاؤ اسکایہ مطلب کہ اوس زمانہ میں سب قوموں میں ایمان آویگا تو سب قوموں کے ایمان والوں کو پہلی سے حکم ہوتا ہے کہ اوس وقت سب قوموں کے محمدی لوگ محمدی اسرائیلیوں کے ساتھ ملکر اللہ کا شکر کریں کہ اللہ نے بت پرستوں سی اور بی ایمان یہودیوں اور جوٹے عیسائیوں سی اپنی خاص بندوں کے خون کا بدلہ لیا اور ملک شام پر اور محمدی اسرائیلیوں پر رحم کیا یہ بیان اور صحیفہ میں ہی جا بجا آیا ہے یاوری لوگوں کو یہ نور ایمان کا دکھائی نہیں دیتا وہ کہتی ہیں کہ ان خبروں کا ظہور جب ہوگا جب سب یہودی ہماری طرح تین خداؤں کے قائل ہو جاویں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی پر قائم رہیں اوس وقت میں اللہ اؤنکی ترقی ہوگی اور ملک شام اؤنکو ملجا دلیگا جن یہودیوں نے دین محمدی قبول نہیں کیا وہ اس خیال میں ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اور انجیل دشمنی پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی و قرآن کے

د شمنے پر قائم رہیں گے اور ملک شام پر قبضہ کر لیں گی یہ دونوں فرقی اتنا نہیں سوچتی کہ ملک
 ملک شام ان دونوں کو نہ دلا اور نہ یوں کو اللہ نے ملک شام وید یا یہ کہ ہائی فنانسی ویکٹی ہیں
 پہنچتی ہیں اور میں نہیں آتے اور ملک شام یعنی کی آرزو میں بیٹی ہیں یہ سب اسیدین اور
 ٹیوٹا ویکٹی حضرت امام علیؑ اور حضرت عیسیٰ آئی ہیں محمدی دین کو ساری جہان میں پہنچاتی ہیں
 یا اللہ وہ وقت جب آئی آپ اب اس لفظ کا مطلب صاف نگلیا کہ وہ نبی موسیٰ کی مانند
 ہوگا یعنی جس طرح حضرت عیسیٰ سی پہلی مدتوں تک اسرائیلیوں کو مصر کے ملک میں فرعون کے
 ظلم اور ظہار کی صورت میں کی بڑی بڑی مشکل کام اونی لئی اور لڑکوں کو قتل کیا آخر اللہ تعالیٰ
 حضرت موسیٰ کو اس قوم میں پیدا کیا اور انکی اتھون فرعون کو فوج سمیت دریا میں ڈال دیا
 اور اسرائیلیوں کو انکی فطرت میں چڑا دیا بعد اسکے حضرت موسیٰ نے اور بھی بہت کافروں کو
 قتل کیا اور عجب چاؤ کیا اسی طرح اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہو کہ جب تم پر ظلم بہت پرستو نکاح کر چکا
 اور رقت ایک بستی موسیٰ کی مانند جلال والا پیدا کرونگا اور انکی اتھون تمہاری دشمنوں کو
 مٹا دینگا اور اسرائیلیوں کی جو محمدی دین میں آئی اور جن اسرائیلیوں کی اور
 یہ دریا کا نبی کی دہ قتل ہو حضرت موسیٰ کی وقت میں ہی جن اسرائیلیوں کی گامی کا بھڑا
 پر جادہ قتل ہو کر اور حضرت موسیٰ کا کہنا مانا وہ میں میں دیکھ اسو اٹی آخری پیغمبر کا یہ پتا ہو
 دیدیا کہ جو کوئی اوس نبی کا کہنا مانے مانے گامین او سکے قوم میں کیستے لگا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ظاہر میں تو راہ نہیں پھر ہی دیکھو اللہ نے انکو توراہ کا مطلب سنا دیا سورہ مزمل میں فرمایا
 اِنَّا اَتَيْنَا الْيَكُوْدَ سُوْرًا مِّثْلَ هٰذَا عَلَيْنَا اَنْ نَسْلِكَ اِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا فَيَقْضِيَ فِرْعَوْنَ لَوْ سَمِعَ
 فَاَخَذْنَا لَآءَآخِذًا مِنْهُ لَعَلَّهُ يَرَىٰ عَذَابَ الْاَلَمِیْنَ اِس آیت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی مکہ کی بت پرستوں
 فرمایا ہو کہ کہنی بھارتھاری طرف ایک پیغام پہنچانیو الا جو گواہ ہو تمہاری او پر جس طرح بھی
 فرعون کی طرف ایک پیغام پہنچانیو الا کہنا مانا فرعون نے اوس پیغام پہنچانیو الیکا سو پڑا
 رہنی او سکے پڑا نامال کا جس طرح توراہ میں فرمایا تھا کہ ایک نبی موسیٰ کی مانند بھیجنا تھا قرآن میں
 بھی فرمایا کہ نبی الیکا رسول بھیجیسا رسول فرعون کی طرف بھیجتا اس پر وہ میں نے رات کو
 سنا دیا کہ یہ وہی نبی ہیں جنکو توراہ میں موسیٰ کی مانند کہا ہو فرعون نے موسیٰ کو مانا وہ غرق ہوا اس

نبی کی نمائی والی ہی دنیا اور عجبی دو نور میں سزا یا ونیکی اور عجبی اس میں نبی کی دشمنوں کی سزا میں جو
 ہوا اب دو دلیلین اور اس جگہ ہم بیان کرتے ہیں جنسی صاف کھلی دلیکا کہ یہ ہے سوا جواب
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کسی کی نہیں ہے ایک دلیل تو یہ ہے کہ حضرت موسیٰ کی بعد جو
 توراہ لکھی گئی اوسکی آخر میں کسی نے حضرت موسیٰ کی وفات کا احوال بھی لکھا یا اوسکی بعد
 لکھا ہے کہ اب تک بنی اسرائیل میں موسیٰ کی مانند کوئی نبی نہیں اٹھا جس سے اللہ تعالیٰ منہ و مٹھ
 ملاقات کرتا اور سب نشانیوں اور عجائب و غرائب کی بابت جنگی کرنے کے لیے فرعون اور
 اوسکی سب خادموں اور اوسکی ساری سرزمین کے سامنی خداوند فی اوسکی مصر کی زمین میں
 بھی اتھا اور اوس قوی ہاتھ اور بڑی مہبت کی سب کاموں کی بابت جو موسیٰ فی تمام نبی ہر نبی
 کی آگے کر دکھائی تفسیر نثری اسکاٹ میں ہے کہ یہ باب کسی فی ملا دیا ہے یا حضرت یوشع نے یا
 حضرت شموئل نے یا حضرت عمرانی یا کسی اور نبی نے اور شاید پہلی آیتین اوسوقت ملائی گئیں
 جب اسرائیلی لوگ قید بابل سے چوٹے اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت موسیٰ کی وفات کا احوال
 کسی نبی نے ملا دیا ہے مگر یہ جو پہلی آیتین ہیں جن میں یہ ذکر ہے کہ اب تک موسیٰ کی مانند کوئی نبی نہیں
 ہوا اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ نبی بہت سی ہو چکی ہیں مگر موسیٰ کی مانند کوئی نہیں ہوا جو ہر نبی
 موسیٰ کے مانند ہوگا اور نکا ابھی انتظار ہے اس بیان سے گمان جاتا ہے کہ یہ بات قید بابل سے
 چھوٹی کے بعد لکھی گئی اگر یہ بات ہے تو حضرت عزیر علیہ السلام فی اپنی وقت تک کہی ہے
 کہ حضرت موسیٰ کے مانند نہیں جانا اور صاف لکھا دیا کہ جیسی عجائب و غرائب معجزی اور بڑی
 زور کافروں کو اللہ کے حکم سے حضرت موسیٰ فی دیکھائی اور بڑے بڑے معجزے ایمانوالوں کو
 بھی دیکھائی دیے زبردست معجزے آج تک کسی نبی سے نہیں ہوئے ہماری رسول پاک محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم اس بات میں موسیٰ کے مانند ہیں کافروں کے مقابلہ میں کسی کسی قوی معجزی سے
 چاند کو اترنے آگنی لینے دو ٹکڑے کر دیا اور لڑائیوں میں فرشتوں کی فوجیں بھیجیں محمد جاد
 کی برکت سے ایمانوالوں کو کافروں کی ظلم سے نجات دی دوسری دلیل یہ ہے کہ انجیل پاک کے
 جلد میں جو رسالہ اعمال کا ہے وہ رسالہ لوقا کی تصنیف ہے جنہوں فی حضرت عیسیٰ کے دیکھنے والی
 صحبت پای ہے اور اس رسالہ کے سرے باب میں جناب لوقا لکھتی ہیں کہ جناب بطرس جنہوں

جو حضرت عیسیٰ کی سب حواریوں میں افضل ہیں انہوں نے اسرائیلیوں کو وہ خط سنایا اور یہیں
 حضرت عیسیٰ کے آسمان سے اترنے کی خبر دی یہ فرمایا کہ ضرور ہر کہ آسمان او سکولٹی رہی اوستو قیامت
 کہ سب باتیں جہاں خدائی اپنے سب پاکستوں کی زبانی قدیم سی ذکر کیا بحال ہو وین کیونکہ موسیٰ
 نے باپ و ادون کو کہا کہ خداوند تمہارا خدا تمہاری بہائیوں میں سی تمہاری لہی ایک نبی میرے
 مانند اڑھنا ویگا اوسکی سنوسب باتون میں جو وہ ٹکوکھی ویکو جناب شمعون علیہ السلام کی بات کا
 صاف مطلب یہ ہے کہ وہ نبی جہاں توراہ میں وعدہ ہو وہ ابھی نہیں آئی ہیں جب وہ ظاہر
 ہو لینگے تب حضرت عیسیٰ اور ترنگی اسکا بیان انجیل پاک کی بشارتوں کی بعد بہت پسلا دی
 ساتھ اویگا اگر اللہ چاہیگا توراہ شریف کی پانچویں سورہ کی آخر میں ہے کہ حضرت
 موسیٰ نے اپنی موت سی پہلی یون فرمایا یٰہوۃ انا متیننا با وذا دھر متینغیر لا موہو فیہ
 مہنباران وانا لا میرب بوٹ قودش می مینویش کث لا مواف خوبہیم کل قدا وکشا
 بسا دحنا ویم کوکوہ غلغنا بسا مد برفنخا تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ میں یون ترجمہ کیا ہے
 کہ اللہ تعالیٰ سینا ہی آیا اور سیجیری اڑھنا وکی واسطی چک نکلا پاران کی پہاڑی اور آیا
 دس ہزارون مقدس کے ساتھ اوسکی داہنی ہاتھ میں آتش شریعت ہو اوسکی واسطی ان
 اوسنی محبت کی قومون سی ساری اوسکی مقدس تیری ہاتھ میں ہیں اور وہ جھکتی ہیں تیرے
 قدموں پر اڑھنا تی ہیں تیری باتون میں سی اور تفسیر نہری اسکاٹ میں یون ترجمہ کیا ہے کہ ہر
 ایک اون میں کا اڑھنا لگاتیری باتون میں سے تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ میں ہے کہ شب ال کہتا ہے
 کہ خدا نے چمکتی آفتاب کی طرح اپنا نور اسرائیلیوں پر ڈالا اور اس بات کو شروع کیا یا پائے
 داخل ہونے کی وقت سی اور ابھی اڑھنا لگیا اون پر زمین اووم پر سی جب وہ گہری رستی بہر میں وپر
 طالع رہا اور چمک نکلا روشنی کے ساتھ جیسے کہ دوہر کی وقت ہوتا ہے جبکہ اوسنی اسرائیلی بزرگوں کو
 اپنی فطرت سے بڑا حصہ دیا اور اوسنی ہی قوم کی حفاظت کی دس ہزارون قوی فرشتوں سے
 جکے روبرو اوسنی آگ میں اپنی شریعت جلال اور ہیبت ناک طور سی اسرائیلیوں کو دی
 پائل کا قول ہے گو کہ یہ کہا گیا ہے کہ یہ قوم پسندیدہ ہے چہرہ احد کی بڑی مہربانی ہو جیکو خدا
 بیشمار فرشتوں کے گرد کی ساتھ ظاہر کیا جسکے ساتھ خدا کی حضوری کی علامتین تین اپنی

شریعت دینے کے لیے اور ان کو لوگوں کو اپنی خاص حمد میں اپنی ساتھ لی لیا جب آئی
 پہاڑ سینا پر اوسنی اور انگو اپنی جلال کے بادل سی بظافت تمام بطور معجزی کے عرب کے جنگل
 اور پار ان کی سیلابان اور اودو مہ کی کناروں سی بظافت تمام لے لیا شب گذر کتا ہے کہ
 دس ہزاروں مقدسوں سی فرشتے مراد ہیں اور آتش شریعت کہا اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فی اکت
 میں یہ باتیں فرمائی تھیں اسی ایمانو الودیکو تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ نے جو ترجمہ کیا ہو اس سے
 صاف مطلب کہ لگیا یہ جو ہونچ کا لفظ ہو اسکے معنی ہیں روشنی کی ساتھ چمک نکلا یعنی جس طرح
 آفتاب دودھ کی وقت ہوتا ہو تو یہ مطلب ہو کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ کی وقت میں پہلی سینا پہاڑ
 پر ظاہر ہوا پر ساعیر پہاڑ کی پاس جو حضرت موسیٰ اتریش برس تک رہی وہاں اللہ تعالیٰ کا
 ظہور اور زیادہ ہوا جیسا کہ پادری فی ترجمہ کیا ہو کہ اسی اڈتھا گیا اونپر جب وہ زمین اودوم پر
 یعنی ساعیر پہاڑ پر سی گندری تمام رستی میں اونپر ظاہر ہوا اور اپنی احکام حضرت موسیٰ کو بتلا تا ہوا
 جب حضرت موسیٰ فاران یعنی مکہ میں آئی تب تو اللہ کا ایسا ظہور ہوا جیسا ظہور آفتاب کا دوسرے
 کی وقت ہوتا ہو یعنی پر خوب طرح شریعت کی باتیں سنائیں جو توراہ کی پانچویں سورہ میں ہے
 یہ مطلب اس پادری فی سمجھا ہو مگر بیان ایک اور اشارہ صاف موجود ہو وہ یہ ہے کہ ہاں اودو
 محبت کی قوموں سی یہاں غیم کا لفظ ہو ہی لفظ وہاں ہی تھا جہاں حضرت یعقوب نے آخری پیغمبر
 کی بشارت دی تھی اور فرمایا تھا کہ اوسکی پاس جمع ہوگی قومیں سو یہ بات حضرت موسیٰ کی وقت
 میں نہیں ہوئی حضرت موسیٰ کی شریعت سواہر ایلیمون کی اور قومین نہیں پہلی تو یہ بات
 کیونکر بنی گی کہ ہاں اوسنی محبت کی قوموں سی اور یہ بات کیونکر بنی گی کہ حضرت موسیٰ کی وقت
 میں سینا پہاڑ سی اللہ آیا اور مکہ سی خوب طرح ظہور فرمایا حضرت موسیٰ کی وقت میں تو سینا پہاڑ
 پر بڑی بڑی تجلیان ہوئیں تھیں پر جب حضرت موسیٰ مکہ میں آئے وہاں پہر ویسی تجلیان نہیں
 ہوئیں البتہ نصیحت کی باتیں بہت سنائیں تو یہ اشارہ صاف اوسوقت کی طرف ہو جب کہ
 میں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کا کلام اتر اودو کلام ساری قومین پھیلا یا اللہ
 یہ مطلب پادریوں کو بھی مجاہدی اور انکو محمدی بنادی آمین یہ دونو باتیں جناب محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم کی وقت میں ہوئیں کہ اللہ کا کلام جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر فاران میں یعنی مکہ میں

اور ترا اور اللہ تعالیٰ خوب طرح ظاہر ہوا جس طرح آفتاب و دھوپ کو تمام لوگوں پر ظاہر ہوتا ہے اسی طرح
اوسنی اپنی کلام کو اور ایمان کو ساری قوموں میں پھیلا دیا اور جن لوگوں نے اس شریعت پر عمل کیا
وہ اللہ کی پیاری بوی پر ہوا۔ آخری پیغامبر سی یون فرمایا کہ اللہ کی سب پاک بندی تیرے
ہاتھ میں ہیں اور تیری قوموں پر گرتے ہیں اور تیری باتیں سیکھتی ہیں مطلب یہ ہے کہ اوس قومیت
ساری قوموں کے واسطی ایک ہی شریعت ہوگی وہ شریعت جو مکہ میں ظاہر ہوگی ساری قوموں
لوگ اوس پر عمل کریں گے اور آخری پیغامبر کی تابع ہونگی تب نجات پائیں گے

انجیل موسیٰ کی بعد سے حضرت داؤد کی وقت تک کا احوال ہی

اس احوال کے کہنی سی مطلب یہ ہے کہ وہ پتی اور نشان آخری پیغمبر کے حضور اے میں بتلائی تھے
وہ کسی اسرائیلی پیغمبر میں نہیں پائی گئے اگرچہ بت پرستوں پر جہاد بہت ہوئی مگر اسرائیلیوں کی
سوا کسی قوم میں ایمان نہیں پھیلا حضرت موسیٰ کی بعد حضرت یوشع جو نون کی بیٹی تھی اور حضرت
موسیٰ کی خادم تھی اذکو اللہ نے پیغمبر کیا اور اوپر اپنا کلام اوتارا اور انکی احوال کی کتاب توراة
شریف کی جلد میں لکھی ہوئی ہے حضرت یوشع نے اللہ کی حکم سے کنعان کا ملک فتح کیا اور اس
ملک کے بہت کافروں کو قتل کیا اور بہت سی شہر فتح کئے اکیس بادشاہوں کو قتل کیا اور
بہت ملک جنگی فتح کا وعدہ تھا باقی رہی کہ حضرت یوشع کو اللہ نے دنیا سی اوتھالیا اگر کوئی یہود
یا نصرانی دھوکا دیوی کہ جن پیغمبر توراة میں ماخذ موسیٰ کی کہا ہے وہ حضرت یوشع ہیں کیونکہ
اونہوں نے اسرائیلیوں کی دشمنوں کو قتل کیا اسکا جواب یہ ہے کہ توراة میں پہلی بہت طول
سی یہ بیان ہے کہ پہلی اسرائیلی لوگ بت پرستی کرتے تھے اور بت پرستوں کی ہاتھوں سی بڑی بڑی
مصیبتیں بڑھتی اذکی بادشاہ کو اور اذکو بت پرست لوگ اپنی ملک میں بکری بچائیں گے اور وہ
ایک فوج آئیں گی جنگی بولنی یہ بھی جائیگی وہ بہت بڑی ویرانیاں کریں گے تب بت پرستوں سے
بدلہ لیا جائیگا اور سب قوموں میں ایمان پھیلا گا سو حضرت یوشع سے پہلی اسرائیلیوں پر وہ مصیبتیں
نہیں آئیں اور حضرت یوشع کی جہاد کی بدولت اور قوموں میں ایمان پھیلا یہ خبر انکی نہیں ہو سکتی
حضرت یوشع کی بعد کا احوال جس کتاب میں ہے وہ قاضیوں کی کتاب کہلاتی ہے اور توراة کی
جلد میں لکھی ہوئی ہے اور اسکا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت یوشع کی بعد اسرائیلیوں نے ملک کنعان کے

بہت شہنشاہ کی مگر بعضی بعضی کا فوج کاؤس ملک سی نہیں نکالا بلکہ اولیٰ صلح کر لی اور اسے
 محصول مقرر کر لیا یہ بات تو راقی کی طرف سے بھی تبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ آیا اور
 پیغام لایا کہ میں نے تو کہا تھا کہ تم اس میں کی تبت والوں کی عہد باند ہو اور ان کی قربانی
 جگہوں کو دیا ہو پھر تبتی سرگمنا مانا اس واسطے میں نے لایا کہ میں ان کو تمہاری آگ سے دفع
 کیا گیا بلکہ تمہاری سپاہیوں کے کانٹے اور ان کی موجودگی میں ہی ہونگی یعنی تم
 کے لئے یہ بات کہ تمہارا ہو جاوے گی اور تبت کا اثر ہو جائے گا کہ ان کی کا یہ نتیجہ ہو گا
 اس لئے کہ اس بات کو سن کر چلا چلا کی روی جب تک حضرت یوشعہ کی کھیتی والی لوگ زندہ
 تھے تب تک اسرائیلی لوگ اس کی بندگی کرتے رہے جب وہ لوگ مر چکی اور ان کے بعد اور
 لوگ پیدا ہوئے انہوں نے اس کو نہ پہچانا اور اس ملک کی بت پرستی کی توبہ کی کچھ نہیں کی
 اور عشتار کو پوجنے لگی تبت اللہ کا غضب اسرائیلیوں پر بڑھا اور اللہ تعالیٰ نے اس پاپ کو بڑھایا
 اور غیر غالب کر دیا دشمنوں نے ان کو لوٹنا شروع کیا پھر اللہ تعالیٰ نے قاضیوں کو کھڑا کیا اور انہوں نے ان کو
 دشمنوں کے ہاتھ سے چھڑا یا مگر انہوں نے قاضیوں کی کئی بھیجی تبت پوچھا نہ چھوڑا جب تک قاضی مینا
 تب تک ان کو دشمنوں سے چھڑاتا رہا جب قاضی مر گیا پھر وہ بت پوجنے لگی اور انہوں نے بت پرستی
 بیٹیوں سے نکاح کی اور اپنی بیٹیاں ان کی بیٹیوں کو دیں اور ان کی بیٹوں کو پوجا تبت اللہ نے
 اسرائیلیوں کو کچھ شقاوتیم بادشاہ کی قبضہ میں کر دیا آٹھ برس تک اس کی غلامی کرتے رہے پھر اسرائیلیوں
 نے اللہ سے فریاد کی اللہ تعالیٰ نے عتشی ایل کو جو فرزند کا بیٹا تھا ان کی نجات کی لی اور بھایا اور وہ اس
 کا حاکم ہوا اور لڑائیکے لئے نکلا اور اس بادشاہ پر غالب ہوا اور اس زمین میں چالیس برس تک
 چین رہا بعد اس کے عتشی ایل مر گیا پھر اسرائیلیوں نے گناہ کئی پھر اللہ تعالیٰ نے مواب کی بادشاہ عجلون
 کو اور غیر غالب کر دیا اور تبتی انہیں مارا اور کھجوروں کا شہر لیلیا اسرائیلی لوگ اس کا شہر ہو گئے
 اس کی غلامی کرتے رہے پھر اللہ تعالیٰ سے اسرائیلیوں نے فریاد کی اللہ تعالیٰ نے ان کو جو چھڑا
 بیٹا تھا ان کی چھڑائیکے لیے اور بھایا اسرائیلیوں نے اس کی بدولت عجلون کی لیے تحفہ نہ بھیجی ہو جا کر
 دھوکا دیکر عجلون کو قتل کر کے چلا آیا اور مواب کی دس ہزار مرد کی قریب قتل کیے اور مواب
 اسرائیلیوں کے قابو میں آیا اور اس زمین میں آٹھ برس ان رہا بعد اس کی شجر جو عنات کا بیٹا تھا

کہڑا ہوا اور اوسنی فلسفی چہ سومرد ماری اور اوسنی ہی اسرائیلیوں کو نجات دی اور جب
 ہود مر گیا اسرائیلی لوگ پہ گناہ کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے اوکو کنگان کی بادشاہ یاہن کی ہاتھ میں سونپا
 اوسنی پیش برس تک اسرائیلیوں کو ستایا پھر اسرائیلیوں نے اوسنی فریاد کی اور سوقت لیا
 کی بی بی دبورہ نبیہ اسرائیلیوں کے حاکم تھی اوسکے پاس فیصلی کو گئی اوسنی بے وقوفی لہجہ کا
 بیٹا تھا بلکہ بیچا اور دونو ملکر دس ہزار مرد ساتھ لیکر گئے اور ساری لشکر کو تلوار سے شکستے
 بادشاہ مارا گیا اسرائیلی لوگ بہت زور پکڑ چلے زمین پر چالیس برس من رہا پھر اسرائیلیوں نے
 گناہ کئی تب اللہ تعالیٰ نے اوکو سات برس تک مدیانیوں کے ہاتھ میں سپرد کیا مدیانی اور عالیق اور
 یور کے لوگ ٹڈیوں کی دل کی طرح آتی تھی اور کیتیوں کو برباد کر جاتی تھی ایک ذرہ خور اک
 نہ رہتی دیتے تھے پھر اسرائیلیوں نے اللہ سی فریاد کی تب اللہ نے حضرت جدعون علیہ السلام کو نبی کیا اور
 اوکو حکم کیا کہ جا تو اسرائیلیوں کو مدیانیوں کے ہاتھ سے نجات دے گا حضرت جدعون نے اپنی بیوی اور
 بچہ نہ جس میں بھل کی قربانی ہوتی تھی رات کو ڈا دیا جب دن کو خبر ہوئی تو لوگوں نے اوکی باپ سے
 کہا کہ اپنی بیٹی کو نکال کہ قتل کیا جاوے تو اس کے ماتم بھل کی طرف سے جگڑتے ہو اور اوسے بچا چاہتی ہو
 جو کوئی اوسکی طرف سے جگڑا کری سو آج ہی صبح کو مارا جاوے اگر وہ خدا ہی تو آپ ہی اپنے لیے جگڑی
 پھر حضرت جدعون نے تین سو آدمیوں سے مدیانیوں کو بگا دیا اور دوسرے درخواب اور ذیب کا
 سر حضرت جدعون کی پاس آیا پھر حضرت جدعون نے بیچ اور قتل منہ دو مدیانی بادشاہ کی لشکر
 کو مارا اور اون دونو کو پکڑ کر قتل کیا پھر حضرت جدعون علیہ السلام مر گئے اور اوکی لونڈی کا
 بیٹا ابی ملک اپنی اونتر بہائیوں کو قتل کر کے سکھ کا بادشاہ بنا اور اسکا ایک بہائی یوتام بھی رہتا
 اوسنے اوسے بد عادی آخر کو ابی ملک کسی قلعہ سی لڑنے گیا تھا ایک عورت نے چکی کی پاٹ کا
 ٹکڑا اوسکی سر پہ ڈال دیا اوسکی کوہری چور ہو گئی اوسنی اپنی ایک جوان سی کہا بھی تلوار سی مار
 اوسنے تلوار ہونکی وہ مر گیا اوسکے بعد تو نے جو قحط کا بیٹا تھا اسرائیلیوں کو نجات دینی اور
 اوسنی بیٹیس برس حکومت کی اور مر گیا بعد اوسکی جگہ یاہر اوسنی یاہیس برس و پھر حکومت
 کی جب وہ مر گیا تب پھر اسرائیلی لوگ گناہ کرنے لگی اور انہوں نے بعلین اور عتارات اور ارام
 کی بتوں اور صنیمہ کی بتوں اور موآبیوں اور عموونیوں کے سوا فلسٹیون کی بتوں کو پوجا اور خدا کو

چوڑ دیا تب اللہ تعالیٰ فی فلسطین اور بنی عمون کی ہاتھوں میں اور انہوں نے
اوس سال سے لیکے ساری اسرائیلیوں کو جو اردن کے پار غمونیوں کی زمین میں اور جلیلہ میں تھے
اٹھا رہے تھے تک شدت دیکھ دیا اور بہت تنگ کیا اور غمونیوں کے اردن کے پار ہونے کی بیود اور
بن یامین اور افرائیم کے گہرانے سے جنگ کی یہاں تک کہ اسرائیلی بہت تنگ آئے تب فلسطین
نے اللہ تعالیٰ سے فریاد کی اور بتوں کو بھیج دیا افتتاح ایک شخص بڑا بہادر تھا اوسکو ساتھ لیا
اور غمونیوں کو شکست دی پھر بنے افرائیم جو اسرائیلیوں کا ایک فرقہ تھا لڑنے کا افتتاح
اور بنی اسرائیل کے قتل کئی افتتاح نے جو برس حکومت کی پھر مر گیا اوسکی بعد انصان بنیت لحمی
اسرائیلیوں کا حاکم ہوا وہ سات برس حاکم رہا پھر مر گیا اوسکی بعد زبولو نے انہوں کا حاکم ہوا وہ
دس برس حاکم رہا پھر مر گیا پھر عبدون فی آتہ برس حکومت کی اور مر گیا پھر اسرائیلیوں نے
بدکاری کی اللہ تعالیٰ نے انکو چالیس برس تک فلسطین کی ہاتھ میں کر دیا اور دان کی گہرائی
میں نام ایک شخص تھا اوشی سون بہادر پیدا ہوا اوشی فلسطین بڑی بڑی زور کئی وہ پیش
برس اسرائیلیوں کا قاضی رہا آخر اوشی بد عادی کے غمونیوں کی ساتھ مذاقبل ہو بہت سے
فلسطی مکانات دب کر مر گئی انکے ساتھ وہ بھی مر گیا پھر اسرائیلیوں کی بعضی لوگوں نے بیت یوج
مدت تک اور بن کوی بادشاہ بنوا جس نے جو چاہا سو کیا راعوث کی احوال کی کتاب جو توراۃ کی
جلد میں لگی ہوئی ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ قاضیوں کی ریاست کی وقت میں یہود کی بیت لحم
سی ایک شخص جس کا نام ابی ملک تھا اپنی بیوی اور دو بیٹوں سمیت مؤآب کی ملک میں جا گیا
اوسکے بیٹوں نے دو موالی بیویاں کیں ایک کا نام عرفہ دوسری کا نام راعوث یہ دونوں شخص کئی
جب انکی ماں وان سی چلی اوسکی ایک بیوی جس کا نام راعوث تھا اوسکا ساتھ چھوڑا اور کہا
جہاں تو رہے گی وان میں رہو گی یہ لوگ میرے لوگ اور میرا خدا میرا خدا ہو غرض راعوث
بیت لحم میں آئی اور ابی ملک کا ایک رشتہ دار تھا اوسکا نام پوچھا اوشی راعوث سی نکاح کیا
اوسکی لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام عابد رکھا دو بیٹے کا باپ تھا اور تیسری حضرت داؤد علیہ السلام کی
باپ ہیں اب حضرت شموئیل علیہ السلام کی حال کی کتاب جو توراۃ کی جلد میں ہے اوسکا خلاصہ
یہ ہے کہ جب حضرت شموئیل پیغمبر ہوئی تو اسرائیلی لوگ فلسطین میں لڑنے نکلے اور اسرائیلیوں نے

شکست کھائی پہ اسرائیلیوں نے اللہ تعالیٰ کی عہد نامہ کا صندوق لشکر میں بھی فلسطینیوں نے انگر
 تیس ہزار اسرائیلیوں کو مارا اور اللہ تعالیٰ کا صندوق لوٹ لیگئی اور اوسکو لیجا کر اپنی تختانہ میں
 رکھا اوس شہر کی لوگ بہت مر گئے اوس صندوق کو دوسرے شہر میں لے گئے
 وہاں بھی سب لوگ مر گئے آخر اوس صندوق کو تہہ پر لا دی چوڑ ویا گائیں سید ہی اسرائیلیوں
 تک چلی آئیں پہر لکھا ہو کہ اونہوں نے صندوق کو یحییم بستی میں بھیجا بیڑا برس تک وہاں کہا رہا
 اور ساری اسرائیلیوں نے اللہ کی سامنی فریاد کی حضرت شموئل نے اسرائیل کی ساری گہرائی کو کھانگ
 حتم اپنی دلون سی اللہ تعالیٰ کی طرف پہر و تو اون اجنبی معبودوں کو اور عتارات تو اپنی حچین سے
 نکال دیکو اور اللہ سی دل لگا اور اوس کیلی کو پوجو کہ وہ فلسطیوں کی ہاتھ سی تمین نجات بخشے گا اور
 اسرائیلیوں نے بعلین اور عتارات کو نکال پھینکا اور اکیلے اللہ کو پوجی لگی اور حضرت شموئل نے دیجا
 مانگی فلسطی لڑنیکو آئی اللہ نے اسرائیلیوں کو فلسطیوں پر فتح دی اور فلسطیوں نے اسرائیل کی سرحدیں
 پہر منہ نکیا اور حضرت شموئل کی ساری زمانہ تک فلسطی عاجز رہی اور وہ بستان جو فلسطیوں نے
 اسرائیلیوں سی لی لین تھیں عقرون سی لیکتی جات تک اور انکی نواحی کی گانو اسرائیلیوں کو پہرٹ
 اور جب حضرت شموئل بوڑھ ہی ہوئی اسرائیلیوں نے کہا ہماری لئی ایک بادشاہ مقرر کر دیجی وہ
 ہماری عدالت کری اور ہماری لئی قتال کریے حضرت شموئل نے اللہ کی حکم سی طاوت کو بادشاہ کیا
 جسکا قصہ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں بیان فرمایا ہے یہی طاوت بن کنسل میں تھا طاوت کا نام اوس کتاب
 میں شاول لکھا ہو شاول اور طاوت دونو کی معنی میں لبنا مولانا جلال الدین سیوطی نے تفسیر
 درمثور میں ابن اسحاق اور ابن جریر کی کتاب سی تہذیب ابن قتیبہ کی زبانی طاوت کا قصہ لکھا ہو
 اوس میں یہ بھی ہے کہ طاوت کا نام سریانی میں شاول ہے جب طاوت کی بادشاہی کی دو برس گذرے
 تب اوسنی تین ہزار اسرائیلی اپنی لیے چنے اور فلسطیوں کی چوکیداروں کو جو جبعہ میں تھی مارا فلسطی
 لڑنیکو نکلی تیس ہزار اونکی رتھیں تھیں اور چہ ہزار سوار اور بہت سی لوگ ایسے جیسے دریا کے
 کناری کی ریت اللہ نے اسرائیلیوں کو بڑی فتح دی اور طاوت نے اسرائیلیوں کا ملک اپنی قبضہ میں
 اور پہرٹ اپنی دشمنوں سی موبیوں میں اور عویون کے ملک میں اور اودوم میں اور موبیہ کے
 ملکوں میں اور فلسطیوں کی ملک میں لڑ لکھا اور اعلیٰ یقین سے جائزا اور اسرائیلیوں کو اوسنے

دشمنوں کی ہاتھ سی چھڑایا پھر حضرت شموئل نے اللہ کی حکم سی حضرت داؤد پر تھیل ملا اور ہمدردی
روح یعنی اللہ کا فرشتہ یا فیض اوسدن سی ہمیشہ تک داؤد علیہ السلام پر اوتر تھار ہا حضرت
داؤد اپنی سب بہائیوں میں چوڑے تھے اور بہت خوبصورت تھی طالوت کا فلسطیوں کے عہد سخت
مقابلہ رہا فلسطیوں کی لڑائی میں جالوت ایک بڑا پہلوان بہادر ایسا نکلا کہ اوس سی سب ڈر گئی کوئی
اوس کا سامنا نہ کر سکا حضرت داؤد اون دنوں میں لڑ کے تھی آپ نے اللہ کی قدرت سی جالوت کو قتل
کیا فلسطی ہاگی اسرائیلیوں کے اونہیں رگید اور خوب مارا اور لڑا حضرت داؤد جالوت کا سر لیکے
یروشالم میں آئی اور حضرت داؤد کی عقلندیان دیکھ دیکھ کر طالوت دشمن ہو گیا اوس کو اندیشہ
ہوا کہ ایسا نہ ہو یہی میری بعد بادشاہ ہو جاوین مگر سب اسرائیلی حضرت داؤد سی محبت رکھتی تھے
اور طالوت کا بیٹا یوٹھن آپ کو جان سی زیادہ عزیز رکھتا تھا اور طالوت کی بیٹی میٹکل جو حضرت
داؤد کی نکاح میں تھی آپ بہت محبت رکھتی تھی طالوت نی لکھی با حضرت داؤد کی قتل کا ارادہ کیا
اللہ تعالیٰ نے ہر دفعہ بچا لیا آخر حضرت داؤد اوس کی پاس سی چلی آئی اور عذر و لام کی مغاری میں
گئی وہاں آپ کی بہائی اور آپ کے باپ کا سارا گھرانہ اور ساری محتاج اور مصیبت زدہ جمع ہو گئے
حضرت داؤد اون کی سردار ہوئی اون کی ساتھ قریب چار سو آدمی کی ہو گئی اور طالوت کو یہ خبر ہوئی
حضرت داؤد کو خبر ہوئی کہ فلسطی قبیلہ سی لڑتے ہیں اور کہلیدانوں کو لوٹتی ہیں اللہ تعالیٰ نی حضرت
داؤد سی فرمایا اوتھہ قتلہ کو اوتر جا میں فلسطیوں کو تیری قابو میں کرونگا آپ نے اللہ کی حکم سی اوتھ
ساتھ جنگ کی طالوت کو خبر ہوئی اوتھ قتلہ کا ارادہ کیا حضرت داؤد قریب چار سو آدمی کے
ساتھ وہاں سے چلے گئے اور بیابان کے چھین مضبوط مقاموں میں ہنا اختیار کیا اور دشت زلف
میں ایک پہاڑ کی نیچر سی طالوت قتل کے ارادہ پر چلا یہاں تک کہ ایک مقام میں ایک پورے فقیوں سمیت
گھیر لیا اوس وقت طالوت پاس ایک قاصد آیا اور کہا جلدی کر اور اپنی تین بیویاں فلسطیوں کے
ساری زمین پر چلے گیا طالوت حضرت داؤد کو جوڑ کر فلسطیوں کے لڑنے گیا حضرت داؤد و علیہ
الکلی نیج مضبوط مقاموں میں آٹھیرے طالوت پر آیا ایک مقام میں غار کی اندر قراخت کرنے لگیا
اوس وقت داؤد علیہ السلام اوس غار پاس بیٹھی تھے آپ نے اوتھ طالوت کی چادر کا کوا چکی سے
کاٹ لیا اور پھر طالوت کو پکارا اور فرمایا کہ میں نے اوتھ کی باتوں پر کان دہرنا ہی جو کہتی ہیں

کہ داود تیرا بدخواہ ہو دیکھ آج کی دن تو نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اللہ نے تجھی میری قابو میں کر دیا اور کشتوں نے تجھی کہا کہ تجھی مار لوں پہرین سنگے کہا اپنی مالک پر ہاتھ نہ چلاؤنگا کہ اللہ کا مسیح ہے یعنی اللہ فی اوسکو بادشاہ کیا ہو ای میری باپ دیکھ تیری چادر کا کونا میری ہاتھ میں ہے جب میں نے تیری چادر کا کونا کاٹ لیا تو تجھی مارنے والا دیکھ میری دلیں کسبیطر علیٰ برای نہیں اور میں نے تیرا کچھ قصور نہیں کیا اور تو مجھی ہلاک کیا چاہتا ہو اللہ میرا تیرا انصاف کرے اور اللہ تعالیٰ تجھے میرا بدلہ لیوی پر میرا ہاتھ نہیں اڑھینگا طالوت بولا میری بیٹے داؤد وہ تیری آواز ہے اور بلند آواز ہے رہا اور کہا تو مجھی زیادہ سچا ہو توئی مجھی اچھا بدلہ دیا اور میں نے تجھی میرا بدلہ دیا اللہ تجکو اچھا بدلہ اس میں جانتا ہوں کہ تو بادشاہ ہوگا تو خدا کی قسم کہا کہ کہ میں تیری بعد تیری نسل کو ہلاک نہ کرونگا حضرت داؤد نے قسم کہا ای اور طالوت چلا گیا حضرت داؤد اور اذکی لوگ پناہ کی جگہ جانیے اور حضرت شمویل علیہ السلام مگر نبی اور زریف کی لوگ جبکہ میں طالوت پاس آی اور بولی کہ داؤد دیکھنے کی بھاڑ میں پھینچا ہوا ہو طالوت پہر آیا حضرت داؤد اوسکے سوتے میں اوسکی پاس آی اوسکا نیزہ سرانے رکھا تھا حضرت داؤد فی نیزہ اڑھالیا اور چلی آی اور پہاڑ پر سی اوسکے ایک رفیق کو بکارا جب طالوت کو خبر ہوئی تب حضرت داؤد فی کہا کیوں میرا دشمن ہوا ہو میں نے تیرا کیا قصور کیا کہ طالوت فی کہا ای میرے بیٹے داؤد پہر آ کہ میں تجھی پہر نہ ستاؤنگا میں نے طاقت اور نہایت بڑی خطا کی حضرت داؤد فی فرمایا یہ تیرا نیزہ ہے سو بہادر و غنیمت سی ایک آوی کہ اوسی لیجاوی طالوت بولا تو بہر ہی ای میری بیٹی داؤد تو بڑی بڑی کلام ہی کر گیا اور تو محمد ہی ہوگا پہر حضرت داؤد چلی گئے اور طالوت اپنی مکان کو پہرا پہر حضرت داؤد فی کہا کہ طالوت مجھی ایک دن ہلاک کر گیا میرا یہ ہے کہ قیامت تو کی ملک میں جا رہوں آپ چہ ستو جوانوں کو لیکر جات کی بادشاہ متھوک کی بیٹی اکیس کی طرف گذری اکیس فی شہر صقلیہ آپ کو دیدیا اپنی اپنی لوگوں کو لیکر جسور اور جزیر اور عمالیق کے لوگوں پر حملہ کیا کہ وہ جسور کی سرحد سی مصر کی سوالی تک قدیم سی بستی تھی اپنے اوکلی زمین کو ویرا کیا اوسکے زن و مرد کو جیتا پنھوڑا پہر اکیس پاس تشریف لای پہر حضرت داؤد اپنی شہر صقلیہ سے باہر گئے تھے کہ عمالیق صقلیہ پر چڑھ آی اذہوں فی صقلیہ کو لوٹا اور آگ سی پھونک دیا اور عورتوں کو قید کیا جب حضرت داؤد شہر میں آی اچھا اوس دن اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ اذکجا چھا کر کہ تو یقیناً

اوشک پہنچا اور بیشک اوسنی چھڑا دیکھا آپ فی جمعہ سو جوان ساتھ لے کر جا کر اوسنی سکو
 قتل کیا چار سو اونین بھاگ نکلی حضرت داود صلی علیہ وسلم میں آئی اور فلسطینی جو تھی وہ اسرائیلیوں
 لڑتے تھے اور اسرائیلی بھاگی اور فلسطینیوں نے طاوت کو اور اوسکی بیٹوں کو قتل کیا کتنی اسرائیلی
 بیتان چھوڑ کر بھاگ نکلی اور فلسطینی آئی اور وہاں بسی حضرت داود کو یہ خبر پہنچی آپ نے طاوت کا
 اور اوسکی بیٹوں کا بہت غم کیا تفسیر معالم التنزیل میں ایک بڑی روایت لکھی ہے جب کا خلاصہ
 یہ ہے کہ آخر کو طاوت شرمندہ ہوا اور بہت رویا کیا آخر کو ایک عورت اوسکو ملی جو اشد کا
 بہت بڑا نام جانتی تھی وہ اوسکو حضرت ثمویل کی قبر پر لگائی اور وہاں اوسنی دعا کی پھر اوسنی
 حضرت ثمویل کو پکارا آپ قبر سی نکلی طاوت نے پوچھا کہ میری لہی تو یہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ بادشاہ ہے
 چوڑی اور تو اور تیری بیٹی اشد کی راہ میں لڑیں پھر تیری بیٹی تیری ساسنی قتل ہوں پھر تو لوٹ
 یہاں تک کہ قتل کیا جاوی طاوت نے ایسا ہی کیا پہلی اوسکی بیٹی لڑ کر قتل ہوئی پھر وہ لڑا اور قتل ہوا
 اور لوگوں نے حضرت داود کو اپنا بادشاہ کیا حضرت داود کی احوال کی کتاب میں ہے کہ اشد تعالیٰ نے حضرت
 داود کو حکم کیا کہ جبرون کو جا آپ جبرون کو گئی قوم یہودانی اگر آپ پرتیل ملا کہ آپ قوم یہود
 بادشاہ ہوں اور طاوت کا بیٹا ایش کو شہادت باقی اسرائیلیوں کا بادشاہ ہوا اوسنی دو برس کا بیٹا
 کی اور حضرت داود نے جبرون میں بنی یہودا پر سات برس چھ مہینے حکومت کی ایش کو شہادت کی لشکر
 حضرت داود کی لشکر سی لڑی انہوں نے شکست کھائی ایک مدت تک دو نو گرا اونین جنگ رہی
 حضرت داود دن بدن زور پکڑتے گئے اور طاوت کا گھر ٹھسٹ ہوتا گیا اون لوگوں کا ایک شخص
 پوشیدہ حضرت داود سے مل گیا اور اوسنی اسرائیلیوں سے کہا کہ اشد تعالیٰ نے داود کی حق میں فرمایا کہ
 کہ میں اپنے بندے داود کی معرفت اپنی لوگوں اسرائیل کو فلسطینی ہاتھ سے اور اوسکی سب دشمنوں
 ہاتھ سے چھڑا دے گا آخر کو ایش کو شہادت کو اوسکی ایک دشمن نے قتل کیا اور اسرائیلیوں کی ساری زمین
 جبرون میں حضرت داود پاس آئی انہوں نے آپ کی سر پرتیل ملا کہ آپ اسرائیلیوں کی بادشاہ ہو
 آپ جب سلطنت کرنے لگے جب تیس برس کی تھے اور چالیس برس آپ نے سلطنت کی جبرون میں
 سات برس چھ مہینے بنی یہودا پر بادشاہت کی اور ہر و شلم میں ساری اسرائیلیوں اور یہودا پر
 تیس تیس برس اور آپ اپنی لوگوں ہمیشہ بادشاہ کیوں ہو گئی پاس گئی جو اوس زمین میں رہتے تھے

اونہوں نے کہا جب تک تو اندھونکو اور لنگڑوں کو نہ مار لیا یہاں نہ آئی پاویگا اونہوں نے جانا کہ داؤد
یہاں نہ آسکیگا لیکن حضرت داؤد نے صیہون کی لکڑی پکڑی اور وہی داؤد کا شہر ہوا اور داؤد
نے اوس دن کہا کہ جو کوی پر نالی تک پہنچی اور صیہون اور لنگڑوں اور اندھونکو جو داؤد
کے جانی دشمن ہیں ماری تو وہی لشکر کا سردار ہوگا اور حضرت داؤد لکڑی مین رہی اور آپ نے
اوس کا نام داؤد کا شہر رکھا اور آپ نے لو کی گرد گرد اور اوس کی اندر گھر بنائی تب صور کی بادشاہ
حیرام نے سرور کی لکڑی اور بڑی اور سنگ تراش لپیٹو کی ساتھ حضرت داؤد کی پاس جو اسی
نے آپ کے لیے محل بنایا اور فلسطی چٹنگ لڑی امداد والی نے آپ سے فرمایا کہ میں بیشک
تیرے ہاتھ مین کردوں گا آپ بعل بزمین مین آئی وہاں اونہیں مارا فلسطی اپنی بت چوڑا کر باگی
آپ نے بتونکو جلا دیا فلسطی پر چڑھے ہر آپ اسد کی حکم سی چھوٹے لیکر خیر کی مدخل تک اونہیں قتل
کیا ہر حضرت داؤد اسد کی صندوق کو ابی مذہب کی گھر سے جو جح مین تھا نکال لای اور جالی عاید
ادوم کے گھر مین تین مہینہ تک رہا ہر حضرت داؤد اپنی شہر مین لای اور اوسکو خیمہ مین رکھا اور
اوس صندوق کے خادم مقرر کئی کہ اسد کا ذکر اور لشکر اور تعریف کریں اور اوسکو یہ گستاخ
تواریخ کی پہلی کتاب کی سولہویں باب مین لکھا ہوا نکالا اول ایک سو پانچویں زبور مین ہوا اور اس
اور بات مین جابجا زبور مین مین ہر حضرت داؤد کی حال کی کتاب سی لکھا جاتا ہو کہ حضرت داؤد نے
فلسطیونکو مارا اور اوسکو عاجز کیا اور وہاب کو مارا اور کتنوں کی جان بخشی کی سو موالی آپ کی غلام ہو
اور تحفی لای اور حضرت داؤد نے صوبہ کی بادشاہ رحوب کی بیٹی ہر دھڑ کو بھی مار لیا جب وہ نہروا
قبضہ کرنے گیا اور اونہیں سی ہستونکو قید کر لیا اور جبکہ دمشق کی رومی صوبہ کی بادشاہ ہر دھڑ کی
کک کو آئی تو حضرت داؤد نے انکی بائیس ہزار قتل کئے اور انہیں جو کیاں بھلا مین ہوا رومی بھی
حضرت داؤد کے غلام ہوئی اور تحفی لای حضرت داؤد ویر و سلم مین آئی حماہ کی بادشاہ کو تحفی آپ کو
فتح کی مبارکباد دے لکھا بھیجی اور حضرت داؤد اٹھارہ ہزار آرامی آدمی نمک کی نشیب مین مار کی پلٹے
اور پڑا نام نکالا اور اودوم مین چوکیان مقرر کیں اور ساری اودومی آپ کی غلام ہوئی اور آپ نے
اسرائیل کے بادشاہ ہوی بعد اسکی بنی عمون اور آرامی ملکر لڑنے آئے اونہوں نے شکست کھائی
پھر رومی جمع ہو کر غلام مین آئی حضرت داؤد اسرائیلیونکو لیکر اردن پار اتری اور غلام نکالے

اللہ نے وہاں ہی حضرت داود کو فتح دے کر ارمیون نے صلح کے اور خدمت کی اور پھر
 بنی عمون کی کمک کا ارادہ کیا حضرت داود نے بنی عمون کو قتل کیا اور ربہ شہر لیلیا اور اذکا
 مال لوٹا اور ان لوگوں سے سخت لڑائی اور بنی عمون کی ساری شہروں سے یہ کہہ کیا پھر آپ کے سمیت
 یہوشلیم کو پھری پھر انی سلوم جو حضرت داود کا بیٹا تھا اسرائیلیوں کو اپنی ساتھ متفق کر کے بادشاہ
 بن بیٹھا اور حضرت داود سے لڑا اور افرائیم کی زمین لڑا ہوئی اسرائیلی لوگ حضرت داود کی لشکر سے
 ماری پڑے بیش ہزار کٹ گئی تمام ملک میں جا بجا قتال ہوا ابی سلوم مارا گیا حضرت داود نے لشکر
 بہت غم کیا ساری اسرائیلیوں نے آپ کو چھوڑ دیا سب بن بکری کی تابعدار ہوئی مگر بنی یہود آپ کی
 تابعدار رہے آپ نے لشکر بھیجا سب سے کاسر کاٹا گیا اور سطی اسرائیلیوں سے پھر لڑے حضرت داود نے
 اوپر فتح پائی پھر تین بار اونسے لڑائی ہوئی حضرت داود کو اللہ نے جس دن اوکلی ساری دشمنوں سے
 اور طاقت کی بات سے نجات دی اللہ تعالیٰ کے آگے یہ گیت کہا خداوند میرا پہاڑ اور میری پناہ
 اور میرا چھڑا ہوا لاہو پھر حضرت داود نے اپنی بیٹی حضرت سلیمان کو اپنا قائم مقام کیا اور آپ نے
 دنیا سے انتقال کیا اسی ایمان والو غور کرو اس حوال کی کہ مین بہت بڑا مطلب یہ ہے کہ وہ جو
 بڑی عدالت کا وعدہ توراۃ شریف میں ہوا ہے وہ عدالت حضرت داود کی زمانہ تک نہیں ہوگا
 اگر پادری لوگ دہوکا دیں اور کہیں کہ اسرائیل کے دشمنوں سے اللہ تعالیٰ نے بہت بدلہ لیا اور
 ان کو تلوار سی مارا وعدہ توراۃ کا پورا ہو چکا اس کا جواب یہ ہے کہ جو مصیبتیں اسرائیلیوں پر
 بہت پہنچیں گی ہاتھ سے ہی نہیں والی تھیں جبکہ خبر توراۃ میں ہی مصیبتیں ابھی بہت سی باقی تھیں توراۃ کی
 پانچویں سوئکی ٹھانیسویں باب میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اور تمہاری بادشاہ کو اس قوم تک لیجا دیگا جس سے
 تم اور تمہاری باپ دادی واقف نہیں اور وہاں تم غیر معبودوں کو پوجو گی جو لکڑیاں اور پتھر ہیں
 اگلی سیکڑ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک گروہ دوسری اور زمین کی اتھاسی ایسے جلد جیسی عذاب اور تباہی
 تجھ پر ڈالو گیگا وہ ایک قسم ہو گی جسکی زبان تو نہ سمجھیں گے اوس گروہ کی خوشخوار چھری ہونگے جو نہ بڑی
 ادب نہ جوان پر کرم کرنے کی سوان دونو مصیبتوں کا ظہور حضرت داود کی مدتوں بعد ہوا حضرت
 ارمیا علیہ السلام کی وقت میں بابل کا بادشاہ بخت نصر یہوشلیم پر چڑھ آیا اور یہوئکین بادشاہ کو
 پکڑ لیا پھر کئی برس بعد صدقیا بادشاہ کو اور اسرائیلیوں کو پکڑ لیا کچھ کنگا لون کو چھوڑ دیا

کتاب اخبار الایام جو توراۃ کی جلد میں ہے اور اسکے چھ بیسویں باب میں ہے کہ جو انون کو تلوار سی مار ڈالا اور کوارون اور کوارینون اور بوڑھون اور بوڑھیوں پر رحم کیا جو تلوار سی پچی اونہیں بابل میں لے گیا اور پادری طامسل سکاٹ فی لکھا ہے کہ وہ قوم جو خقباب کی طرح در در ملک سی آئی وہ رومی لوگ ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ کی بعد بیت المقدس کو غارت کیا اب ہم کہتی ہیں کہ اسکے بعد توراۃ حضرت میں بہت بڑی عدالت کی خبر ہے تو وہ عدالت بیشک محمدی عدالت ہے اب سنو کہ حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ نے زبور کتاب دی ساری زبور میں اول سی آخر تک جا بجا عدالت کا وعدہ ہے زبور شریف میں دو طرح کی باتیں ہیں اللہ تعالیٰ کہیں حضرت داؤد کو دعائیں سکھاتا ہے کہیں آئندہ کی خبریں سناتا ہے دعائیں اکثر اس مضمون کی ہیں کہ یا اللہ منکروں نی ایمانوالوں پر بہت ظلم توڑا ہے انکو جلد فنا کر ان سی جلد بہ لہ لی پیش خبریان اکثر اس مضمون کی ہیں کہ خاطر جمع رکھو دیکھو اللہ تعالیٰ مظلوموں کی داد دیگا ظالموں کو فنا کرے گا دوسرا پتا جو توراۃ میں ہے کہ اے گروہو اسکی قوم کی ساتھ خوشی کا واس پتی کا بیان زبور میں خوب صاف دکھا دیا جا بجا سنا دیا کہ ساری زمین میں اللہ کا دین پہلجا ایک گاسب جگہ اللہ کو سجدہ ہو گا تیسرا پتا جو توراۃ میں اشارہ تھا کہ جس نبی کے ہاتھ سی یہ عدالت ہوگی وہ اسرائیلیوں میں سی نہیں ہے یہ پتا بھی اور بتوں کی ساتھ زبور شریف میں موجود ہے یہ کتاب اسی مطلب کے کہوںی کے لیے اوتری ہے زبور شریف کی ڈیڑھ سو سورتیں ہیں ہر سورۃ ایک زبور کہلاتی ہے دوسری زبور میں اللہ فرماتا ہے قومیں کسل کر جو زمین ہیں اور لوگ باطل خیال کرتے ہیں زمین کی بادشاہ سامنا کرتے ہیں اور سردار اللہ کے اور اس کے مسیح کے مقابل منصوبے باندھتے ہیں کہ آہم اونکے بند کہو لڈالین اور اونکی رسی اپنی سی توڑھنکیں پادری طامسل سکاٹ لکھتا ہے کہ اس زبور کا مطلب یہ ہے کہ حضرت داؤد کا ہوسے اور انکے دشمن جو اسرائیلیوں میں اور آس پاس کی قومیں تھیں جو اونکی بادشاہی ٹرو کھنچے اوپر اونکو فتح ہوگی لیکن ظاہر ہوں ہے کہ یہ پیش خبری حضرت عیسیٰ کی ہے اور حواریوں نی بار بار ہو کر کیا ہے کہ یہودیوں اور بت پرستوں نے اور حاکموں نی اور لوگوں نی حضرت عیسیٰ کا مقابلہ کیا اور رسولی چڑایا اب ہم کہتی ہیں کہ اس جگہ پر یہ بات یاد رکھنا چاہی کہ مسیح اگرچہ حضرت عیسیٰ کا خطاب ہے مگر اللہ کے کلام میں اونہیوں کے حق میں ہی آیا ہے تو اسیوں زبور میں اللہ تعالیٰ

فرماتا ہو میں نے اپنی بندی داؤد کو پایا میں نے اوسکو اپنی برکت والی تیل سی مسیح کیا اس آیت میں معلوم
 کہ مسیح کے معنی ہیں ہاتھ پھیرا ہوا حضرت شموئل کی احوال کی کتاب کی سولہویں باب میں ہے کہ
 حضرت شموئل نے تیل کا سینگہ لیا اور حضرت داؤد کو مسح کیا اللہ تعالیٰ کا حکم حضرت شموئل کو یوں
 ہوا تھا کہ اپنی سینگہ میں تیل بھرا اور جا میں تجھی بیٹی پاس بھیجتا ہوں کہ میں اوسکی بیٹوں میں سے ایک کو
 بادشاہ مقرر کیا آخر حضرت شموئل آئی جب حضرت داؤد کو دیکھا اللہ تعالیٰ فی فرمایا اوٹھ اور اوسکو
 مسح کر اپنے اوندکو مسح کیا اور اللہ تعالیٰ کی روح یعنی اوسکا کلام یا اوسکا فیض و سدن سے
 ہمیشہ تک داؤد پر اور ترنارہا اب سمجھو کہ مسیح کی معنی یہ ہیں کہ اللہ فی جبر رحمت کا ہاتھ پیر کر اوسکو
 پیغمبر کیا یا بادشاہ کیا اوسکو مسیح کہتی ہیں کتاب شموئل کے چوبیسویں باب میں ہے کہ حضرت داؤد نے
 طالوت بادشاہ کی حق میں کہا خداوند یہ نہ کرے کہ میں اپنی صاحب پر جو خداوند کا مسیح ہو دیکھتا
 کروں کہ وہ خداوند کا مسیح ہو دیکھو یہاں بادشاہ کو مسیح کیا اس کتاب کی دسویں باب میں ہے
 کہ حضرت شموئل نے تیل کی شیشے طالوت کی سر پر اوٹھا اور طالوت کو بادشاہ بنایا اور ایک سو پانچویں
 زبور کی پندرہویں آیت میں ہے کہ میری سچ کو ہاتھ مت لگاؤ اور میری پیغمبر و نسی برای نکو ہی سمجھو
 پادری نی لکھا ہو کہ یہ ذکر حضرت داؤد کی فتح کا ہو پہر لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰ کی خبر ہی مان جناب
 لقمانے رسالہ اعمال کے چوتھی باب میں لکھا ہو کہ جناب شمعون اور یوحنا فی وعظ میں یوں فرمایا کہ
 اے رب تو وہ خدا ہو جسے آسمان اور زمین اور سمندر اور سب کچھ جو انہیں ہو پیدا کیا تو فی اپنی
 بند سے داؤد کی زبانی فرمایا کہ غیر قوموں فی کیوں دھوم مچای اور لوگوں نے باطل خیال کئی خداؤں
 اور اوسکے مسیح کی برخلاف ہو کر زمین کے بادشاہ اوٹھی اور سردار باہم جمع ہوئی سچ ہو اس شہنشاہ
 تیری مقدس عیسیٰ کی جسی تو نے مسیح کیا برخلاف ہوئی ہر و دیس اور شیطوس پلاطوس وغیرہ یوں
 اور اسرائیلیوں کی ساتھ جمع ہوئی تاکہ جسکا سونا تیری ہاتھ اور راوی فی آگ سی تیرا کہا عمل میں
 لاویں اس جگہ ایک قاعدہ بڑی کام کا ہو اوسکو خوب یاد رکھنا چاہی اس قاعدہ کو یاد دہی اسکا
 جو ہماری وقت کا ہو اوسنی انجیل پاک کی اردو تفسیر میں بیان کیا ہو وہ یہ ہے کہ حواری لوگ حضرت
 عیسیٰ کے حق میں بعضی آیتیں لکھتی ہیں اور اوندکا مطلب یہ ہوتا ہو کہ یہ احوال حضرت عیسیٰ پر
 بھی گذرا اگرچہ وہ آیت دوسری کے حق میں نہیں اسکی مثالیں حواریوں کی کلام میں بہت آہنی گئے

حضرت اشعیا علیہ السلام کی صحیفہ میں صاف بیان ہے کہ حضرت اشعیا فی اپنی صاحبزادہ کے پیدا ہونے کی خبر دی اور وہ پیدا ہوا اور جناب مثنیٰ حواری نے وہ آیت حضرت عیسیٰ کی حق میں لکھی ہے کہ جو اللہ فی نبی کی معرفت فرمایا تھا پورا ہوا پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ اسکا یہ مطلب ہے کہ جو بات اللہ نے حضرت اشعیا کی صاحبزادہ کی حق میں فرمائی تھی وہی احوال حضرت عیسیٰ پر بھی گذرا ایسی جگہ مثال دینا منظور ہوتا ہے کہ جس طرح وہ معاملہ اوس مقام میں گذرا تھا اوس طرح یہاں بھی گذرا جب یہ قاعدہ معلوم ہو چکا تو سمجھنا چاہی کہ اس جگہ حضرت شمعون اور یوحنا نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ خبر حضرت عیسیٰ کی ہے مطلب اونکا یہ ہے کہ یہ احوال آپ پر بھی گذرا ہماری پیش تو یہ بات حضرت داود علیہ السلام پر بہت مطابق ہے کہ آپ سی بہت غیر قوموم کی بادشاہوں سامنا کیا اور اسرائیلیوں نے ہی سامنا کیا اور چاہا کہ اونکی تابعداری کی رسی جو گلیں ہیں توڑ کر پھینکیں اور تابعداری سی باہر ہو جائیں یہ حال حضرت داود پر گذرا ہے کہ تابعداری کی رسی جنگی گردنیں تھیں وہ باغی ہوئی یہ بات اسرائیلیوں پر جیتی ہے اول غیر قومونکا ذکر ہے پھر اسرائیلیوں کا اور حضرت عیسیٰ کی دشمن پہلی سی تابعدار نہیں تھی اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے یعنی والا آسمانوں پر ہنسینگے اور خداوند انہیں ٹھونکے گا اور اویگا تب وہ غصی میں اونسے باتیں کر لگا اور نہایت بیزار ہو کر انہیں پریشانیں ڈالے گا مثنیٰ تو اپنی بادشاہ کو کوہ مقدس میں پرٹھلایا ہے پادری لکھتا ہے کہ آدمی اوپر ٹھٹھا کرتا ہے جو اسکا کچھ بگاڑ نہیں سکتا اسی طرح اللہ اپنی دشمنوں پر ٹھٹھا کرتا ہے لیکن اللہ کا غصہ بہتر کا ہے اوسنی اپنی زور اور کلام سی اذ کو گوبر دینا چاہا ہے جب وہ قائم کر لگا بادشاہ سی کو تخت پر اور حکومت پاک جماعت پر کہ عبادت خانہ اور بادشاہت حضرت داود کی عیسویں پہاڑ پر اوسکا نمونہ تھا سو اسکے موافق جب یہودی ملاؤن اور ظالم حاکمون نے حضرت عیسیٰ کو سولی پر چڑھایا اور اونکے شاگردوں کو ایذا دیکر دور دور پر پھیلایا اسی طرح سی ترقی انجیل کی ہو گئی بعد اسکے رومیوں نے بیت المقدس کو ویران کیا پھر رومی ہی حضرت عیسیٰ کے مقابلہ پر ہوئے اور اوسنی ہی لڑائی شروع ہو گئی ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ پر صاف محمدی نبی ہی اوپر قومونکا لفظ ہے پھر اشارہ میں اسرائیلیوں کا ذکر ہے پھر احد فرماتا ہے کہ میں غصہ میں اونسے باتیں کرونگا یہ اشارہ ساری قوموں کی طرف ہے کہ ساری قومونسی امت باتیں کر لگا سو

انجیل پاک میں اللہ تعالیٰ نے ساری قوموں کی باتیں نہیں کیں فقط اسرائیلیوں کی البتہ غصہ اور قہر کے باتیں کیں زبور اور انجیل میں اور سب صحیفوں میں نسخہ در نسخہ غیر قوموں کا اللہ نے خطاب نہیں کیا زبور شریف میں اگر کہیں کہیں خطاب سب قوموں کو ہو تو غالباً نہ خطاب ہو ساری قوموں کو صاف صاف خطاب اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں کیا ہو ساری جہان کی آدمیوں کو اور جن کو طرح طرح پر اپنی عذاب سی ڈورایا پھر کافروں کو محمدی تلوار سی جا بجا قتل کیا حضرت داود کی بادشاہی میں محمد سے بادشاہی کا نمونہ تھا حضرت عیسیٰ فی جہاد نہیں کیا اور نکاح یہ نمونہ نہیں ہو سکتا یا دیکھ صاف وہ لفظین لکھا ہو جو قرآن شریف پر مطابق ہیں صاف لکھا ہو کہ اللہ فی جہاد کہ اپنی زور اور کلام سے کافروں کو گہرا دیوی اور بر باد کر دے یہ لفظین لکھا اور اس کو حضرت عیسیٰ کی خبر پڑتا ہو حضرت داود کی سلطنت جس میں ہر طرف کافروں کا خون بہایا گیا اور اس کو حضرت عیسیٰ کی سلطنت کا نمونہ پڑتا ہو یا اللہ پادریوں کی ان کمین کو لدی آئین صیہون ایک پہاڑ کا نام ہو جہان ایک گڑھی جہان الی و حضرت داود علیہ السلام رہی تھی اور پادری جو زنت آدین زبور کی تفسیر میں زبور کی اڑھ سوین آیت کے بیان میں لکھا ہو کہ حضرت داود کی وقت میں وہ سب پہاڑ جن پر پرورشام آیا ہو صیہون کہلائے اور پادری شیرنگ فی کتاب کے مقامات المعروف کی صفحہ ۱۴ میں لکھا ہو کہ شہر پر مسلم چار پہاڑ پر آیا ہو ایک مور یہ دوسرا صیہون تیسرا اگرچہ تو تھا بڑی تھا یا نیا شہر قدیم زمانہ میں سب کا ایک ہی نام مور یہ تھا اب اللہ تعالیٰ حضرت داود سی کو آتا ہو اور وہ اللہ کی حکم سی کستی بن میں محکم حکم کو ظاہر کر دینگا کہ اللہ فی میری حق میں فرمایا تو میرا بیٹا ہو آج کی دن میں تیرا باپ ہوا اور دوسری ترجمہ میں یون ہو کہ آج کی دن مجھ ہی جیسا اسی عقلمند و خوب یاد رکھو کہ لفظ کا مطلب دو طرح ہوتا ہو ایک تو اصل نام کسی چیز کا ہوتا ہو جیسی شیر کا لفظ اصل میں ایک جانور کا نام ہو جو بڑا بہادر ہو دوسری طرح کا مطلب یہ کہ کہیں ذرا سی لگاوسی دوسری چیز کا وہی نام کہہ دیتی ہیں جو آدمی بہت بہادر ہوتا ہو اس کو کہتی ہیں بڑا شیر ہے مطلب یہ ہوتا ہو کہ بڑا بہادر ہو اور جو شخص اس مطلب کو نہ سمجھی آدمی کو جانور خیال کری وہ کاٹ کا الو ہو اب سمجھو کہ اللہ نے سب کو بنایا ہو سب اس کی بندی ہیں اوستی کسی کو بنانا نہیں ہو بند ہو بیٹا بہت پیارا ہوتا ہو اللہ فی او کی عقل کے موافق ان کو سمجھایا اپنی پیاری بندوں کو اپنا بیٹا فرمایا مطلب یہ ہو کہ آج سی میں نے تجھ کو اپنا پیارا بندہ کر لیا اور میری محبت فی تجھ پر جوش کیا یہ لفظ یہاں حضرت

داؤد کی حق میں فرمایا اور ایک جگہ حضرت سلیمان کے حق میں فرمایا اور یہی بہت جگہ نیک بندوں کی
 حق میں یہ لفظ فرمایا ہو پادری لوگ سب جگہ اقرار کرتے ہیں کہ وہ پیری بندی تھے محبت کے
 راہ ہی اونکو بٹیا فرمایا مگر حضرت عیسیٰ کے حق میں جہاں یہ لفظ فرمایا ہو وہ ان ساری کتابیں مل جا
 ہیں اور کہتی ہیں کہ وہ اللہ کے بنائی ہوئی نہیں ہیں معاذ اللہ اللہ نے اونکو جنما ہو اللہ تعالیٰ نے
 اپنی رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا لَکُمْ یٰلٰدٌ وَ لَمْ یُوْکَدْ یعنی اللہ نے کسیکو ہرگز نہیں جنما
 اور وہ ہرگز نہیں جنمایا گیا اور آیتوں میں فرمایا لَکُمْ یٰحٰیثُ وَ لَکَآ اٰیٰتٌ اللہ نے کسی کو بیٹا نہیں بنالیا
 یعنی اللہ نے کسی اپنے غلام کو غلامی سے باہر نہیں کیا لی یا لک نہیں بنایا سب اوسکی بندگی اور غلامی میں
 پولوس سیاسی نی جو خط کتابتوں کو لکھا ہو اوسکے چوتھے باب میں لکھتی ہیں ای میری بوجہ کی سب سے
 مجھے ہر جنی گا در وہی دیکھو جناب پولوس اپنی شاگردوں سے فرماتے ہیں کہ تم میری بچی ہو مجھے تمہارے
 باعث سے ہر جنی گا در وہی یعنی تمہاری تعلیم میں محنت کر رہا ہوں اور یہ قرار ہے ہوں کہ کسی طرح تم
 سید ہی راہ کو اچھی طرح پہچانو یہ آیت جو اس زبور میں ہو پادری لوگ کہتی ہیں کہ یہ اشارہ حضرت
 عیسیٰ کی طرف ہو اور مطلب یہ ہو کہ حضرت داؤد کی اولاد میں ایسا شخص ہوگا جو یہ بات ظاہر
 کرے گا کہ اللہ نے میری حق میں فرمایا کہ تو میرا بیٹا ہو اگر یہ اشارہ ہو تو یہی بیٹی کا یہی مطلب ہو کہ میرا
 پیارا بیٹا جناب پولوس نے جو خط عبرانیوں کو لکھا ہو اوسکے سری پر حضرت عیسیٰ کے ذکر میں یہ آیت
 لای ہیں ای ایما نوالو اوس جگہ دیکھو پولوس کیا فرماتے ہیں وہ لکھتی ہیں کہ فرشتوں سے اس قدر بزرگ
 تھیں جس قدر اوسنی افضل نام کا وارث ہو اہو دیکھو وارث ہونیکا صاف یہی مطلب ہو کہ یہ خطاب
 اگلے نبیوں کو بھی ملا تھا حضرت عیسیٰ کو بھی ورثہ میں وہ خطاب ملا آگے لکھتی ہیں کیونکہ اوسنی
 فرشتوں میں سے کسی کو بھی کہا کہ تو میرا بیٹا ہو آج میں تیرا باپ ہوا اور پھر یہ کہ میں اوسکی واسطے
 باپ ہونگا اور وہ میری واسطی بیٹا ہوگا اور ہر جب پہلوتی کو دنیا میں لایا تو کہا کہ خدا کی سب
 فرشتے اوسکو سجدہ کریں دیکھو پولوس کا صاف مطلب یہ ہو کہ یہ خطاب فرشتوں میں سے کسی کو
 نہیں دیا جو انسانوں کو دیا ہو پہلوتی سے صاف مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں جنکو فرشتوں
 نے تعظیمی سجدہ کیا جناب پولوس مثالیں دیتے ہیں کہ حضرت آدم کو اور اؤد کی اولاد کو کیا کیا
 دی حضرت داؤد کے حق میں فرمایا تو میرا بیٹا ہو اور دوسری مثال جو دی ہو وہ صاف حضرت

سلیمان کی حق میں ہو حضرت شمویل کی دوسری کتاب کا ساتواں باب دیکھو اور دل کی گھنٹی
 انگلیں کہو لو جب حضرت داود نے چاہا کہ اس کا گھر بناؤں اس کا حکم پہنچا کہ جب تو اپنی باپ
 داود کے ساتھ سورہیگا تو میں تیری بعد تیرے تخم کو جو تیرے پیٹھ سے ہوگا برپا کرونگا اور اس کے
 سلطنت کا بندوبست کرونگا اور وہ میری نام کا ایک گھر بنا دیگا اگے فرمایا اور میں اس کا باپ
 ہونگا اور وہ میرا بیٹا ہوگا سو جناب پولوس یہ مثالیں دیتی ہیں کہ دیکھو اس نے حضرت داود کو
 اور حضرت داود کو اور حضرت سلیمان کو کیا کیا ربی دی کیا کیا کلمی محبت کی اور کی حق میں بول
 اسی نام کا وارث حضرت عیسیٰ کو کیا تو حضرت داود اور حضرت سلیمان کو جب بیٹا اسی اہسی
 کہا کہ وہ پیاری بندہ تھی اسی راہ سے بیشک حضرت عیسیٰ کو بھی کہا کیونکہ وہ ان کی نام کی وارث
 ہیں اسد بیٹی سی اور جہنی سی پاک ہے بعد اسکے ارشاد ہوتا ہے مجسی مانگ کہ میں تجھی استوں کا وارث
 کرونگا اور زمین سراسر تیرے قبضے میں کرونگا تو لوہی کی جریب سی اونہیں توڑیگا گھار کے
 برتن کے مانند اونہیں چکنا چور کر یگا پادری طامس لکھتا ہے کہ یہ حکم بھی حضرت عیسیٰ کو
 ہو رہا ہے کہ وہ قوموں کا وارث ہوگا اور جو لوگ آسانی سی اوسکے تابعدار ہوں گے وہ اوسکی وارث
 نیست و نابود کئی جائیگے جیسے گھار کا برتن لوہی کی چٹریسی ٹوٹ جاتا ہے پھر لکھتا ہے کہ حضرت داود
 جو اسرائیلیوں کی بادشاہ ہوی اور انہوں نے تختین پائیں اور گرد و نواح کی قوموں پر حکومت
 پای یہ منشا ہے انوالی احوالوں کا پادری کا شاید مطلب یہ ہے کہ حضرت داود کی حکومت اور فتحوں کا
 جمعی اشارہ ہے اور پھر آخر میں حضرت عیسیٰ جو ان کی اولاد میں ہیں اوسنی یہ کام پورا ہوا پادری کو
 خوب معلوم ہے کہ حضرت عیسیٰ نے جہاد نہیں کیا ان کی وقت میں اور ان کی بعد کافروں نے بڑی بڑی
 ظلم ایمانوں پر کئی پادری وہ لفظیں لکھتا ہے جو حضرت عیسیٰ پر مطابق نہیں پڑتیں کہ جو ان کی تابعدار
 نہ ہونگے وہ زور سی نیست و نابود کئی جائیگے یہ بات حضرت عیسیٰ ہی ہرگز نہیں ہوئی یہ تو صاف
 خیر محمدی جہاد کی ہے اسد تعالیٰ حضرت داود علیہ السلام سی وعدہ کرتا ہے کہ ساری زمین تیری قبضے میں
 کرونگا اور تو کافروں کو قتل کر یگا یعنی یہ کام تجسی اور تیرے دین والوں سی ہوگا یہ ویسی بات
 ہی جیسا ہم کہتی ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام کی وقت میں ہمارا غلبہ ہوگا یعنی ہماری دین والوں کا
 غلبہ ہوگا اگرچہ اس وقت کے مسلمان اس وقت میں سوا اللہ نے جو وعدہ حضرت داود سے

کیا اوسکا ظہور جناب محمد مصطفیٰ علیہ وسلم ہی ہوا جو حضرت داؤد کی بھائیوں کی اولاد میں ہیں
 اور اوسے دین پاک کی پہلانیلے لیے اللہ نے اوپر قرآن اتارا ہوساری قوموں میں آپ نے
 اور آپ کی امت فی جہاد کیا جب آپکا غلبہ ہوا تو سب پیغمبروں کا غلبہ ہوا کیونکہ اصل دین سب کا
 ایک ہے سب پیغمبروں کی تعریفیں قرآن میں اور سب پیغمبروں کا نام ساری دنیا میں روشن ہوا
 ایسی مجاہدیں زبور شریف میں بہت ہیں کہ حضرت داؤد نے فرمایا کہ یہ حال مجھ گزرا اور پہر وہ
 حال حضرت عیسیٰ پر گزرا اس بشارت کا مطلب اللہ حضرت یوحنا حواری پر کھول دیا اور انکو مجری
 جلوہ دکھا دیا حضرت یوحنا کی کتاب جس کا نام مشاہدات ہے جو انجیل پاک کی جلد میں لگی ہوئی ہے
 اوسمیں وہ احوال لکھا ہے جو حضرت عیسیٰ کے بعد اللہ تعالیٰ نے جناب یوحنا کو غیب کی عالم میں لکھایا
 ہوا ان اونہوں فی ایک عورت کو نہایت شان شوکت دیکھا کہ اوس لڑکا پیدا ہوا جو لوہی کی کھچا
 سب قوموں پر حکومت کرے گا زبور میں جس کا پتا اللہ دیتا تھا اوس کا پیدا ہونا حضرت عیسیٰ کے بعد
 اللہ نے دکھلایا اوس کا پورا بیان کتاب مشاہدات کی بشارتوں میں آویگا اگر اللہ چاہے گا تیسری بار
 ساتویں زبور تک برابر دعائیں اس طلب کی ہیں کہ ای احمد میری دشمن بہت کثرت سے ہیں تو میرا
 بچا نیوا لاہو کہیں یوں ہو کہ اسی اللہ انکو ہلاک کر کہیں یوں ہو کہ تو جمعہ ٹوٹو فتنہ کرے گا لیکن اللہ تعالیٰ
 حضرت داؤد کو دعائیں سکھلاتا ہے کہیں انکو تسلی دیتا ہے کہ میں دشمنوں کو فتنہ کرے گا تو خاطر جمع ہے
 عیسیٰ دو مطلب اکثر زبور میں جلیجاتی ہیں ساتویں زبور میں ہے کہ اللہ لوگوں کی عدالت کرے گا
 آگے بڑھے یوں ہو کہ اللہ ہر روز بدکار پر تعجلاتا ہے اگر وہ باز نہ آویگا تو اللہ اپنی تلوار تیز کرے گا اور
 آواز اپنے گمان پر چلے چڑھایا ہے پھر یوں ہو کہ اوسنی ظالموں پر تیر چوڑی ہیں دیکھو یہاں توراۃ کا
 ہے عدالت اور تیر اور تلوار کا ذکر ہے صاف پتا محمدی جہاد کا ہے آٹھویں زبور کا سہرا یہ ہے اسی اللہ
 جبار ہی خداوند ساری زمین پر کیا ہی تیرا نام افضل ہے کہ تو نے اپنی شوکت آسمانوں کی اوپر اور ظاہر
 کی پہلے نہ پہنچوں اور شیر خواروں کی منہ میں قوت پیدا کے جناب مٹی حواری اپنی انجیل کے
 اکیسویں باب میں لکھتی ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ بیت المقدس میں تشریف لایا یہودی ملاؤں
 فی دیکھا کہ اڑکے پکارتے ہیں اور کہتی ہیں داؤد کے بیٹے کو ہوشیاری نجات تب یہودی ملا
 بہت غصے ہوئے اور حضرت عیسیٰ سے کہا تو سنتا ہے یہ یہ کیا کہتی ہیں حضرت عیسیٰ بوسلے ہاں

کیا تمہی کبھی نہیں پڑھا کہ یحییٰ اور شیر خوارہ بن کی منجھ سی تو نے کامل تعریف کر دی ای ایمانوالو
 زبور شریف کا یہی محاورہ ہو کہ آیتہ باتوں کے حق میں فرمایا ہو کہ یون ہو گیا اللہ کی علم میں
 سب آیتہ چہرہ ہا حاتمہ بن جو آگے ہو نہوالی بن اوسکو امند فرماتا ہو کہ یون ہو گیا جب ان
 قبروں کا ظہور ہوتا ہو مطالب کہلاتا ہو اسی طرح زبور میں بہت خبریں ہیں جبکا ظہور جناب محمد
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہوا ہے پادری لوگ حضرت عیسیٰ کے خبر دیکھتے ہیں مگر محمدی
 بشارتوں کے سمجھنے میں اپنے تئیں نادان بناتے ہیں نوین زبور میں اللہ کی تعریف ہو پھر یہی مضمون
 ہے کہ میرے شہنشاہ کو اللہ ہلاک کیا اونکا نام ہمیشہ کے لیے مٹا ڈالا اسکے بعد یون ہو لیکن اللہ
 ہمیشہ تک موجود رہے گا وہ اپنی عدالت کا تخت طیار کرتا ہو وہ صداقت سی جانکا انصاف کو لگا
 اور راستی سی قوموں کی عدالت کرے گا دیکھو پھر وہی توراہ کی لفظیں ہیں عدالت کا پتا موجود ہو
 ہنری اسکاٹ میں ہو کہ یہ زبور حضرت عیسیٰ کی سلطنت کے مطابق ہو اس زبور کے آخرین یون
 اوٹھ ای خداوند کہ انسان غالب نہوی قوموں کی عدالت تیری حضور میں کیجادی ای خداوند
 اونکو ڈرا کہ تو میں اپنے تئیں بشر ہی جانیں یہ ترجمہ پادری میتھر کا ہو مگر اصل عبرانی میں یون ہو
 شیشا لا یھو وانا صومحا لا لا ہم یعنی دی یا اللہ شریعت والا اونکے لیے ایک پادری نے
 اپنی فارسی رسالہ میں یون ہی ترجمہ کیا ہو اسکا مطلب یہ ہو کہ ایسا شریعت والا بیغیر بھیجے
 جو قوموں پر چا کرے اور لوگ اپنی تئیں آدمی سمجھیں اور فی ای دعویٰ اور غور کی باتیں چھوڑ دیں
 دسویں زبور کو دیکھو اللہ سی فریاد ہو ظالموں کی ظلم سی طرح طرح کی شکایت ہو کہ ظالم لوگ بی گنا ہو
 اور محتاجوں کو قتل کرتے ہیں پھر یون ہو اوٹھ ای اللہ ای خدا اپنا ہاتھ بڑھا پھر یون ہو کہ شر کا
 بازو ایسا توڑ کہ اوسکی شرارت پھر ڈھونڈی پناہجادی دعا کی بعد پھر یون ہو اللہ ہمیشہ سی شہید
 بادشاہ ہو قومیں اوسکے زمین پر فتحی ہو یون ای اللہ تو مسکینوں کا مطلب بتا ہو تو اونکی ولوں کو مستعد
 کرے گا اور کان پر کرے گی کہ یتیموں اور غلوں کا انصاف کری تاکہ زمین کا آدمی پھر ظلم نہ کری گی یون
 زبور میں بھی یہی بیان ہو کہ ظالموں پر عذاب اور تباہی آوی بارون زبور میں ہو اللہ سبب حال پوسی
 کے ہوٹھ اور وہ زبان جس سی رابول نکلتا ہو کاٹ ڈالے گا پھر یون ہو کہ مسکینوں کی شدت اور
 حاجت مندوں کی ٹھنڈی سانس پر نظر کر کے اللہ فرماتا ہو اب میں اوٹھتا ہوں اوسی اوس سے

جو اسکو پناہ دیا اور نجات دوں گا تیرے دین اور چودھویں زبور میں بھی ظالموں کی شکایت ہو چکر ہے اور
 زبور پر یہ ہر ایسی بات تیری خیمہ میں کون لسی گا تیرے پاک پہاڑ پر کون رہے گا جو سیدھا چلتا ہو اور
 راستبازی کے کام کرتا ہو اور اپنی دلسی سچ بولتا ہو وہ جو اپنی زبان سے جھٹی نہیں کہتا آخر میں
 یون ہو وہ جو سود کی لیے قرض نہیں دیتا اور بے گناہوں کی ستانے کے لیے رشوت نہیں لیتا وہ جو
 یہ کرتا ہو کہ یہی ٹیٹلیگا دیکھو اللہ نے اپنی پاک پہاڑ پر محمد یون کو بسایا ہے تیرے سو برس سے
 کعبہ اور بیت المقدس دونوں میں محمدی بستی ہیں سولہویں زبور میں بھی ظالموں کی تباہی کی خبر ہے
 یہ یہ دعا ہو کہ اللہ تعالیٰ میری دہریہ میں کہنی پسٹو لگا اگی یون کہ تو میری جان کو قبر میں رہتی ندیگا
 اور تو اپنے مقدس کو سٹرنے ندیگا تو مجھ کو زندہ گانی کی راہ دکھلائیگا دیکھو یہ خبر صاف اس بات کی
 ہو کہ شیطان کا بدن زمین میں نہیں گلتا عجاہ انیمین ہند نیچا جمع کا صیغہ ہے یعنی اپنی مقدسوں کو اور
 بعضے نے خوئیں پسٹیا بغیر پنے کے ہے یعنی اپنی مقدس کو اور ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا
 ہو کہ اللہ نے نبیوں کا جسم زمین پر حرام کر دیا ہے اس بزرگی آیت کا صاف مطلب یہی ہے جو اس
 محمدی حدیث کا ہے مگر حضرت عیسیٰ کے وقت میں اس آیت کا مطلب حواریوں پر نہ کہلا اذہنوں
 نے کچھ اور ہی مطلب سمجھا انجیل میں بابا اسکایان ہو کہ حواری لوگ بعضی بعضی باریک باہن
 نہیں سمجھتی تھے جناب لوقا اعمال کے رسالہ کے دوسرے باب میں فرماتے ہیں کہ جناب پطرس
 شمعون نے گیارہ حواریوں کی ساتھ کھڑے ہو کر بہ آواز بیت المقدس میں یہودیوں کو وعظ کیا
 اور حضرت عیسیٰ کے حق میں یون فرمایا کہ داؤد اسکے حق میں یون فرماتے ہیں یعنی تو میرا جان
 میں رہنے ندیگا اور تو اپنے قدوس کو سٹرنے ندیگا پھر جناب پطرس شمعون نے فرمایا کہ اے ہائیو
 حضرت داؤد مر گئے اور دفن کیے گئے اور ان کی قبر آج تک ہماری درمیان موجود ہے سو اس
 باعث سے کہ وہ نبی تھے اور جانتے تھے کہ اللہ نے ان کو قسم کھائی ہو کہ میں تیری نسل سے
 مسیح کو جسم کے روسی ظاہر کروں گا کہ تیرے تخت پر بیٹھی اوہوں نے یہ پہلی سے جانکر مسیح کی جی اوی
 نوکر کیا کہ اس کی جان عالم غیب میں چھوڑی گئی نہ اذ نکا بدن سٹرنے پایا حضرت عیسیٰ کو اللہ نے
 زندہ کر کے اٹھایا اسکے ہم سب گواہ ہیں دیکھو جناب پطرس شمعون نے یون سچا کہ ظاہر میں تو
 اللہ تعالیٰ نے یہ دعا حضرت داؤد کو سکھائی مگر حضرت داؤد تو مر گئے اور قبر میں دفن ہوئے

اور اونکی قبر آج تک موجود ہو تو یہ خبر حضرت داؤد پر مطابق نہ پڑی اس جہت سے یہ سوچا کہ
 حضرت عیسیٰ حضرت داؤد کی اولاد میں ہیں جو حال اونپر گذر گیا اونہیں پر گذر گیا کہ حضرت عیسیٰ
 قبر میں دفن ہوئی تیسری دن جی اٹھی اور قبر سے نکلی اب ہم کہتی ہیں کہ جناب پطرس کی خیال میں
 یہ مطلب نہ آیا کہ یہ بات حضرت پر محض نہیں سب نبیوں کا جیمہ قبر میں جیسا تارو ایسا ہی رہتا ہے
 اور اونکی روح اللہ کی حضور میں آسمان پر نہتی ہو کچھ علاقہ قبر سے ہی رہتا ہے جناب پطرس یہ مطلب
 سمجھا کہ بدن قبر میں نہ رہا بلکہ قبر سے نکلا دنیا میں آدیا گیا یہ سمجھا کہ اسکو حضرت عیسیٰ کی خبر سمجھا اور جو انکو
 دیکھا تھا وہ بیان کیا کہ حضرت عیسیٰ کو یہودیوں نے سولی دی یہ آپ قبر میں دفن کئی گئی تہ تیس
 دن لوگوں کو دکھائی دی لوگوں نے جانا کہ آپ قبر سے زندہ ہو کر نکل آئے یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کی زبانی اللہ نے قرآن میں اصل یہ یہ کہو لیا کہ حضرت عیسیٰ کو نہ سولی دیا نہ قتل کیا وہ اور
 شخص تھا اسکی صورت اللہ نے حضرت عیسیٰ کی سی بنا دی یہودیوں نے جانا کہ یہی حضرت عیسیٰ ہیں
 اوس شخص کو سولی پر چڑھایا اور وہ قبر میں گاڑا گیا حضرت عیسیٰ زندہ کی زندہ رہی پھر لوگوں کو دکھائی
 جو شخص آپ کی بدلے سولی دیا گیا بعضی کہتی ہیں وہ تھا جو گرفتار کر لیا گیا تھا اور جسے روایت یہ ہے
 کہ حضرت عیسیٰ نے اسوقت فرمایا کہ کوئی ایسا ہے جو میری عوض قتل ہونا قبول کرے ایک جوان نے
 عرض کیا کہ میں حاضر ہوں آپ کی تباہی اسپر والدی گئی اور وہ لگی بدلی شہید ہوا اسکو ان
 نے اپنی تغیر میں ہی سندی لکھا ہے اب یہ سمجھو کہ جناب پطرس پر اگرچہ یہ مطلب زبور کا لکھا گیا ہے
 اونکی کلام سے ثابت ہوئی کہ زبور کے محاورے موافق ہو سکتا ہے کہ حضرت داؤد کی زبانی ایک
 ارشاد ہے اور وہ بات اونپر گذری بلکہ اونکی اولاد میں کسی پر گذری یہ محاورہ ویسا ہے جیسا
 توراۃ میں اللہ نے اسرائیلیوں کو خبر دی تھی کہ یہ یہ احوال تمپر گذرے گا اور مطلب یہ تھا کہ چلو
 تمہاری نسل میں ہونگی اونپر گذرے گا ایسا محاورہ قرآن مجید میں بھی ہوا اللہ فرماتا ہے ای اسرائیلیو
 میں نے تمپر یہ یہ احسان کئی تمہاری دیکھتی ہوئی فرعون والوں کو ڈبو دیا تمپر بدلی کا سایہ کیا تمپر
 من اور سلوی اقرار اور مطلب یہ ہے کہ تمہاری باپ دادی جو حضرت موسیٰ کی وقت میں تھے اونپر
 یہ احسان کئی تھی محاورہ زبور شریف کا ہوا کے موافق سمجھنا چاہیے کہ جو خبر زبور میں ایسی ہو
 جسکا ظہور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوا ہوا اسکو آپ ہی کی خبر سمجھنا چاہیے کیونکہ سب

آپسین ایک ہیں اور حضرت داود حضرت اسحاق کی نسل میں ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسماعیل کی نسل میں ہیں جو حضرت اسحاق کے بھائی ہیں نبی ہمای کی اولاد بھی اپنی اولاد ہو اور امت کی راہ کے سب لوگ ایک دل ہیں اس جگہ یہ بیان ضرور ہو کہ حواریوں کی سچہ میں غلطی کا پرچار تعجب نہیں ہو پولوس نے گلائیون کے خط میں لکھا ہے کہ جب پطرس اپنا کینہ میں آیا میں نے رد بردار اس سے مقابلہ کیا اسلئے کہ وہ ملامت کی لائق تھا کیونکہ غیر قوموں کی ساتھ کہا کرتا تھا اس لئے اسے سب سے پہلے ان کے کئی تھخلی تہجہ تو نفی ڈر کر چھی ہٹا اور الگ ہوا تب میں نے پطرس سے کہا کہ جو تو یہودی ہو کے غیر قوموں کے ماتر زندگی گزارتا ہو تو کس واسطی غیر قوموں پر جبر کرتا ہو کہ یہودیوں کی طور پر چلیل سکالطلب یہ ہو کہ جو یہودی حضرت عیسیٰ پر ایمان لای تھے ان میں بعض غیر قوموں کے ساتھ کہاتے تھے بعضے پرہیز کرتے تھے جناب پولوس جو حواریوں کے دیکھنے والے ہیں انہوں نے حواریوں کے سردار پطرس سمعون کی غلطی پکڑ لی ہو کہ اسے جو غیر قوموں کے لوگ ایمان لای ہیں تم ادھر جبر کیوں کرتے ہو کہ غیر قوموں کے ساتھ نہ کہا تم تو خود اسرئیلی ہو کہ غیر قوموں کی ساتھ کہاتے تھے سید منصور علی صاحب نے نوید جاوید میں لکھا ہے کہ ریس کی سائیکلو پیڈیا کی ۱۹ جلد میں لکھا ہے کہ حواری لوگ ایک دوسری کو صاحب وحی نہیں سمجھتی تھے جیسا کہ یروشالم کی کونسل کے آپس کی بحث اور پولوس کی پطرس کو الزام دینی سی ظاہر ہو اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ قدیم عیسائی لوگ اون لوگوں کو خطاسی خالی نہیں سمجھتی تھے کیونکہ بعضی وفات اونکی فعلوں پر روک ٹوک کی گئی ہو اعمال کے گیاروین باب میں ہو کہ جب پطرس یروشالم میں آیا تو مختونوں نے اس سے بحث کی اور کہا کہ تو مختونوں کی پاس گیا اور اونکی ساتھ کیا اور پولوس جو حواریوں سے اپنی تئیں کمتر نہیں سمجھتی تھے جیسا کہ انہوں نے تفریقوں دوسری خط کی ۱۱ باب کی ۵- آیت میں فرمایا ہو مگر وہ اپنی ہر بات کو الہامی نہیں سمجھتی تھے قرنتیوں کی پہلی خط کی ۱۱ باب کی ۵- آیت میں ایک بات کو لکھتی ہیں کہ خداوند یعنی حضرت عیسیٰ یون فرماتی ہیں دوسری بات کو لکھتی ہیں کہ یہ قول حضرت عیسیٰ کا نہیں ہو بلکہ میں کہتا ہوں ان سب باتوں سے ثابت ہوا کہ جو عقیدہ ہم محمد یونکا ہو کہ علم والی لوگ جو بات اپنی عقل سے کہتی ہیں اونکی سمجھ میں کبھی غلطی ہی پڑ جاتی ہو پھر وہ غلطی اور علم والوں پر لگ جاتی ہو جب دلیلوں میں غور کرتے ہیں یہی عقیدہ قدیم عیسائیوں کا ہے بعض غلطیاں حواریوں کے اونکی وقت کی علم والوں پر لکھی ہیں بعضی غلطیاں اونکی ہم محمد یون کے وقت کی

ہوئیں، انہاروین زبور میں پہلی بڑی دور تک یہ بیان ہو کہ امد تہالی نے مجھ بڑی حد تک نکالا
میری دشمنوں سے مجھ کو بچایا اور اسکے سوا کوئی بچاؤ والا نہیں اور جسے مجھ کو میری دشمنوں پر غالب کیا
اور میری بات یہی اور کوئی نہیں کہ ہوتے ارشاد ہوتا ہو کہ تو نے مجھے لوگوں کی جگہ دینی نجات دی
تو نے مجھے تیرے قوم کا سردار کیا، یہی لوگ جنہیں میں جانتا نہیں میری فرمان برداری کرینگے میرا نام ہی
اور میں میری فرمان برداری کرنی چاہیگی، انہیں کوئی نسلین مجھ سے وہ نکلینگے، انہیں کوئی نسلین مجھ سے
اور اپنی چھپنی کے مکانوں میں تھر تھراؤنگی آگے یہ مطلب ہو کہ امد میرا بدلہ لیتا ہو وہی مجھ سے دشمنوں
سے نجات دیتا ہو اگے یوں ہر سو میں اسلئے ای امد تو ہوئی درمیان تیری ثنا کرونگا اور تیرا نام لیکی
میں گاہوں گا دیکھو اس خبر کا ظہور جناب محمد صلی امد علیہ وآلہ وسلم میں ہوا کہ اسرئیل کوئی سوا اور
کی سوا اور قوموں کی تابعداری کی بہت دین میں آئی اور بہت دے کر ان کی پناہ میں رہے حضرت
داؤد اور حضرت سلیمان کی رعیت بہت غیر قومیں وہ گئیں مگر دین اکثر دین میں قبول کیا اور
اس زبور میں صاف دین قبول کرنا اشارہ ہو کہ میں قوموں کی درمیان تیری تعریف کرونگا یعنی اور قومیں
بھی دین میں آدینگے ان کی ساتھ ملکر میں تیری تعریف کرونگا یہی مطلب جناب پولوس فی جی تھا کہ
رومیوں کی خط کے پندروین باب میں کہتی ہیں کہ عیسے مسیح خود کو نکاحا دم ہوا تاکہ اون وعدوں کو جو
باپ دادون سے کہے گئے پورا کرے اور یہ کہ غیر قوموں نے رحم کیوں ملی خدا کی تعریف کی چنانچہ کہا کہ
کہ اس سبب غیر قوموں کی درمیان تیری ثنا کرونگا اور تیرا نام گاہوں گا اور یہ کہتا ہو کہ ای غیر قوموں کی
قوم کی ساتھ خوشی کرو اور یہ کہ اسی ساری غیر قوموں خداوند کی تعریف کرو اور ای سب لوگوں کو
تعریف کرو دیکھو جناب پولوس رومیوں کو خوشی سناتے ہیں کہ تمہی جو دین عیسائی قبول کیا یہ وہ عہد
ہو جو باپ دادون سے کیا گیا تھا اور حضرت عیسیٰ کی وسیلہ سے پورا ہوا کہ غیر قوموں کے درمیان تیری
تعریف کرونگا اب ہم کہتی ہیں کہ جناب پولوس یہ نہیں کیا کہ اس عہد کا ظہور فقط حضرت عیسیٰ سے
اور کسی سے نہ ہو گا یہ مطلب بتاؤ کہ لفظ سی نکلتا ہو جن جن لوگوں میں اس عہد کا ظہور ہوا یہ خبر اون
کی حق میں ہو حضرت عیسیٰ کی بدولت کچھ کچھ دین امد کا غیر قوموں میں پھیلا پھر حضرت محمد صلی امد علیہ
والہ وسلم نے امد کا دین سب قوموں میں ساری جہان میں پھیلا یا زبور کا مطلب صاف کہلیا کہ اس
زبور میں اسکاٹ میں ہو کہ بہت باتیں اس زبور کی حضرت داؤد سے علاوہ کہتی ہیں لیکن معلوم ہوتا کہ

کہ تمام باتیں زیادہ تر حضرت عیسیٰ اور اذکی سلطنت کی باب میں ہیں اور طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ
 زبور کی بہت سی حالتیں حضرت داود کی حالتیں ہیں لیکن تمام معلوم ہوتا ہے حضرت عیسیٰ اور اذکی سلطنت
 کے بابت اور بہت سی یہودی اسکوسیا کی حق میں بتلاتے ہیں یہ زبور فتح کا کہلاتا ہے وہ زبور یہ ہے
 اسی امد تیری قوت سی بادشاہ خوش ہوگا اور تیری نجات سی وہ کتنا بہت خوش ہوگا تو نے اس کے
 دل کا مطلب دیا اور اوسنی جو کچھ اپنی منہ سے مانگا تو نے اسے روکیا فیض کی برکتوں سی تو آپ ہی
 اس کے ساتھ پیش آیا تو نے خالص سونیکا تاج اس کے سر پر رکھا اوسنی تجھ سی زندگی چاہی اور تو نے
 اسکو عمر کی دراری ہمیشہ کے اور آخر تک بخش تیری نجات سی اسکی شوکت بڑی ہو چشمت
 اور جلال کو تو نے اس پر رکھا ہو کہ تو نے اسکو سد کی برکتوں کا سبب ٹھہرایا ہو تو نے اسکو اپنی
 دیدار سی نہایت خوشوقت کیا کیونکہ وہ بادشاہ خداوند پر ہر وسار کہتا ہے حق تعالیٰ کی رحمت سی جنبش
 نیا دیگا اسی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس زبور میں اشارہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی طرف صاف دکھائی دیتا ہے ہمیشہ کی برکتوں کا سبب آپ ہی ہیں کہ اس کا کلام جواب پر اوترا
 وہ ہمیشہ باقی ہو اس کے بعد دوسری کتاب نہیں اور ہمیشہ کی زندگی یعنی آپ کا فیض ہمیشہ امت پر
 اس کے حکم سی جاری ہو سونیکا تاج سی مراد اللہ کا فیض ہو یا بہشت میں سونیکا تاج بیگا اصل عبرانی
 میں کلام کا لفظ ہو یعنی وہ بادشاہ اس پر ہر وسار کہتا ہے اس سے صاف اشارہ ہو کہ کسی آئینہ والے
 بادشاہ کا ذکر ہو حضرت داود کا ذکر نہیں اور سری پر لے لفظ ہو یعنی خوشی کر لگا انگریزی ترجمہ میں
 یوں ہے ترجمہ کیا ہو کہ خوش ہوگا اسکے بعد ہر اس کے دشمنوں کی نیست و نابود ہو جائیگی خبر ہو صاف
 محمدی جاد کا اشارہ ہو یا یسوع زبور میں سرے پر اس مطلب کے دعائیں ہیں کہ یا اللہ میری دشمنوں
 نے مجھ کو گیرا ہو یہ پتہ ہوا جانا ہوں ہوتے ہوئے سوا ہوں آیت میں ارشاد ہوتا ہے شریرون کے
 گزرنے کے مٹو میر لیا انہوں نے میرے ہاتھ اور میرے پانوں چھیدی ہیں میں اپنی سب ڈیون کو گن گنا ہوں
 وہ مجھ کی تکتی ہیں اور کہہ رہے ہیں وی میری کپری آپس میں بانٹتی ہیں اور میری لباس پر قرو ڈالتی ہیں
 یا ذری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اس زبور میں بہت باتیں حضرت عیسیٰ پر مطابق ہیں حضرت داود
 پر مطابق نہیں یہ جو فرمایا کہ میری ہاتھ پانوں چھیدے یہ حالت حضرت داود پر نہیں گذری اس
 طرح سے چھانسی دیسی کاروان یہود این نہیں تھا بلکہ رومی اور یونانی لوگ اپنی غلاموں کو دیتی تھی

حضرت داود کی اولاد میں یہ سب باتیں پوری ہوئیں جناب مٹی نے اپنی انجیل کی کتاب میں باب میں اور حضرت یوحنا نے اپنی انجیل کے انیسویں باب میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو اون لوگوں نے سولی دی اور آپ کی کپڑی چھٹی ڈال کر پانٹ لٹی تاکہ جونہی سی کہا گیا تھا پورا ہوا کہ اونہوں نے سیری کپڑی آپس میں بانٹ لٹی اور سیری لباس پر چھٹی ڈالی جناب یوحنا یون لکھتی ہیں کہ کپڑو کو حصی کیے ہر سپاہی کی لیے ایک حصہ اور کرتا بن سیاہ اسر بننا ہوا تھا اس لئے اونہوں نے آپس میں کہا کہ ہم اسی نہ پہاڑین بلکہ اوپر چھٹی ڈالیں کہ یہ کسکا ہو گا یہ اس لٹی ہوا کہ نوشتہ جو لکھا ہے کہ اونہوں نے سیری پوشاک بانٹ لی اور میرے کرتے کے لیے چھٹیاں ڈالیں پورا ہوا سو سپاہیوں نے ایسا ہی کیا یہاں کرتے کا لفظ لکھا ہے نہ میں معلوم کیا باعث ہو زبور شریف میں تو لفظ لباس لکھا ہے ایسا نوالہ دیکھو جناب مٹی اور حضرت یوحنا نے اسی قاعدی کی موافق اس آیت کو حضرت عیسیٰ پر مطابق کیا کہ جو احوال حضرت عیسیٰ پر گذر گویا حضرت داود پر گذرا پہلی سے امد نے حضرت داود سی یون کہوایا کہ اونہوں نے مجھ پر ظلم کیا مطلب یہ ہے کہ سیری اولاد پر جو ظلم ہوا وہ مجھی پر ہوا اب یہ سمجھو کہ اس بات کا مطلب یہ ہے کہ اونہوں نے اپنی سمجھ میں لی دی اور ہاتھ پانوں چھیدی تو حضرت عیسیٰ کی قتل کرنا عذاب اون پر ہو چکا امد نے قرآن میں جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی کہ اونہوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا اور سولی پر نہیں چڑھایا لیکن وہ واسطی شبہ ڈال دیا گیا یعنی اور شخص ذکی شبہ است کا سولی دیا گیا اور معتبر روایت یون ہے کہ وہ شخص حضرت عیسیٰ کے خاص فیقونین سی تھا جو آپ کی بدلی شہید ہوا تو غالباً وہ ہی قوم یہود امین سی حضرت داود کی نسل میں سی تھا پادری طاسل سکاٹ لکھتا ہے کہ عبرانی کا ترجمہ یون ہے عیسیٰ لکھا شیر میری ہاتھ سیری پانوں اسکا کچھ مطلب نہیں نکلتا ترجمہ یونانی میں اسطر چہر لکھا ہے جس سے مطلب نکلتا ہے مولوی رحمت اللہ صاحب نے اعجاز عیسوی میں لکھا ہے کہ فرقہ پروٹسٹنٹ کی سب پادری اقرار کرتے ہیں کہ یہ لفظ میں بدلی ہوئی ہیں لاطینی ترجمہ ٹھیک ہے حسین یون ہے میرا ہاتھ اور پانوں چھیدی ہیں اور بعضی پادریوں نے لکھا ہے کہ یہودیوں نے اس لیے بدل دیا کہ حضرت عیسیٰ مطابق پڑھے اب ہم کہتی ہیں کہ اس زبور میں بہت بڑا مطلب نکلتا ہے جو جو ظلم حضرت داود پر ہوا وہ یون پر اور یا نوالہ وزیر لکھتے ہیں کہ ان کی تمام یہاں تک ہوئی کہ حضرت عیسیٰ پر اور ان کی دوست پر

ظلم ہو حضرت داؤد الیہ وسلم کی طرف سے آئے ہوئے ہیں کہ وہ سب ظلم کی وجہ سے اب
 صاف ثابت ہو گیا کہ ان کے ساتھ حضرت عیسیٰ اور حضرت داؤد الیہ وسلم کی
 جن اب الیہ وسلم کا وہ جو تورات میں لکھا ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 ہاتھوں میں ہوا کہ حضرت داؤد الیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ کی طرف سے فرما دے کہ اس کے
 فرما کے ہیں تو ایسا وہ درست دے ایسی ہی تو ان کی جلد میری مدد کے لیے آمیری جان کو
 ملواریں گی چنانچہ کوئی کی بات تھی کہ میری ہوتی تھی کہ میری ہوتی تھی کہ میری ہوتی
 میری ہوتی تھی کہ میری ہوتی تھی کہ میری ہوتی تھی کہ میری ہوتی تھی کہ میری ہوتی
 و سلم کی باتوں میں ہوتی کافر کا کہ وہ تو ان کو ان کی ہوتی اور ان کی ہوتی اور ان کی
 عینہ آت ہے پادری طاس کاٹ فی اس کو لکھا ہے کہ یہ اسم موت ہے اور اس کے معنی ہیں اکیلا لڑکا
 یا اکیلا لڑکا اکیلا ہوا لڑکا سچو اجنبی میں اس طرح ترجمہ کیا ہے اور بعض لوگ اسے حضرت عیسیٰ کو
 کہہ لیا ہے اب ہم کہتے ہیں کہ اگر حضرت عیسیٰ مراد ہیں تو حضرت داؤد الیہ وسلم کے ہوتے ہیں کہ
 وہ سیرا کا تو بایسا ہے یعنی انہماں مریم کا اکلوتا بیٹا ہے یعنی کہ میری نسل میں ایسا نہیں ہوتا
 کہ میری نسل میں ایسا ہو سکتا ہے حضرت عیسیٰ کو دشمنوں نے بچا لیا تو ان کی عیسیٰ و سر اسولی بیگیا
 کہ ہے کہ اکلوتی ہی مراد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں وہ بھی حضرت داؤد کی
 کی نسل میں ہیں اور ان کا سادوسرا پیغمبر نہیں کوئی نہیں ہے اور ان کو بھی اسے دشمنوں
 کا اور ان کا دین سب قوموں میں مصلحا آگے بڑھی تھی سو ان آیت ہوں ہے یہی حاکم ہیں
 کہ یہی تعریف ہوگی میں ان کی جو ہستی ہے میں ان کی تعریف ہے میں ان کی تعریف ہے
 کہ وہی جو خداوند کی طالب ہیں ان کی تعریف کریں گے ہمارا دل ہے یہی
 رہی ہے یہی جان ہے کہ ان کا اور وہ خداوند کی طرف رجوع ہونگی سب قوموں کی گہرائی
 ترے آگے سجدہ کریں گے کہ خداوند کی ہو قوموں کی تعریف ہے یہی حاکم ہیں ان کی سارے
 کہ ان کے اور سجدہ کریں گے کہ یہی جو خالق ہیں ان کی تعریف کریں گے ہمارا دل ہے یہی
 کہ ان کی جان بجاوین کہ وہ یہ بات محمدی و عیسیٰ ہیں ہوتی کہ سارے
 کہ ان کے اور ملکوت است ان کے ان کی پادری کے

دعوت میں یعنی دین عیسائی میں بلا نیکی اگر اس وحانی دعوت کو قبول نہ کرے تو بہو کون مہر کی کوئی
 اپنی جان نہیں بچا سکتا مرنے سے یا یہ مطلب کہ عذاب سے اسکی بعد ارشاد ہوتا ہے ایک نسل ہوگی
 جو اسکی بندگی کرے گی وہ امد کی لہرائیں گنی جاوے گی وہ آویگی اور اون لوگو کو جو یہاں ہونگی یہ نیکر
 اسکی صداقت ظاہر کرے گی کہ اوسنی ایسا کیا ای ایمانو الو دیکھو حضرت داود کی وقت سی حضرت عیسیٰ
 امد کا ذکر اور خدا پرستی فقط اسرائیلیوں میں ہی اب یہاں دوسری نسل کی خبر ہے جو امد والوں میں
 گنی جاوی اس خبر کا ظہور صاف عرب کے لوگوں سی ہوا جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں ہیں
 اونکو امدنی یہ رتبہ دیا کہ سب پیغمبروں کی سردار محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اونین پیدا کیا اور اونپر
 اپنا کلام پاک اتار اتب سی عرب لوگ امد والوں میں شمار کئی گئی ملائکہ علی طہرائی رحمتہ امد علیہ
 کہ ان میں پہلی یہ خبر ہی کہ زمین کی سب کناری محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعلیم سی اللہ کی طرف سے
 ہونگے اور سب خاندان یہاں تک کہ اسرائیلی لوگ بھی جو پیغمبروں کے اولاد ہیں دین محمدی میں داخل ہوئے
 یاوری طامسلی سکات اور نہری اسکات والی پادری کہتی ہیں کہ یہ اون لوگوں کی خبر ہے جو حضرت عیسیٰ
 کی بعد خیر قوموں کی لوگ عیسائی دین میں داخل ہوئی ہائی پادریوں نے یہ نہ سوچا کہ یہاں ایک
 نسل کا ذکر جو معلوم ہوا کہ وہ ایک نسل ایسی ہوگی کہ اوسکو ایسا رتبہ ملیگا جیسا اسرائیلیوں کو ملا وہ
 رتبہ دوسری نسل کے لوگوں کو ہوگا یہ رتبہ عرب کو ملا جنہیں محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پہ امد کا کلام
 اور تاپہ اور قوموں میں ہی ایمان لائیں مگر یہ رتبہ اونین کا رہا جن میں وہ رسول پاک پیدا ہوئے اور حضرت
 عیسیٰ کی دین تو اسرائیلیوں کی سوار و میوں اور قریبتوں اور بیت سی قومین پیلا اس بات میں وہ سارے
 قومین برابر ہیں حضرت عیسیٰ کے باعث سی خاص رتبہ فقط اسرائیلیوں کو ملا کسی دوسری قوم کو ایسا
 رتبہ نہیں ملا جنہیں دوسری قوم شریک نہوا اور یہاں ایک نسل کا ذکر ہوا اور امد والوں کی سلطنت اور
 عیسیٰ کا صاف بیان ہے عیسیٰ تو چہ سو برس عیسیٰ میں ہی یہ خبر اونکی نہیں ہو سکتی چہ عیسیٰ
 زبور میں ارشاد ہوتا ہے امد کے پہاڑ پر کون چڑھ سکتا ہے اور اسکی پاک مکان پر کون کھڑے ہو سکتا ہے
 وہی ہی جسکے ہاتھ صاف ہیں اور جسکا دل پاک ہے جسکے دل میں یہود کی بنین سمائی جسکے جسم میں
 کھائی امد کی برکت اوسی ہو چکی اور اوسکی نجات دہی والی خدا کی صداقت اوسکی ساتھ ہوگی کہ
 وہ پشت پر جو اسکی طالب ہی تری نہوا را کا چاہتی والا یعقوب سی ایسا گواہی سہوئی کہ

ای ہمیشہ کی دروازہ اونچی ہو کہ جلال کا بادشاہ داخل ہو وی یہ جلال کا بادشاہ کون ہو خدا
جو قوی اور قادر ہو خداوند جو جنگ میں زور آور ہو اسی پہاٹگو اپنی سراونچی کرو اور ای ہمیشہ کے
دروازہ اونچی ہو کہ جلال کا بادشاہ داخل ہو وی یہ جلال کا بادشاہ کون ہو لشکر و ناکا خدا وہی
جلال کا بادشاہ ہو ای ایما لوالو دیکھو اللہ صاف فرماتا ہو کہ اللہ کی پہاڑ پر یعنی صیہون و بیت المقدس
وہی لوگ رہ سکتی ہیں جو پاک دل ہیں اور سچی دین پر ہیں پھر صاف فرمایا کہ ای ہمیشہ کی دروازہ اونچی
کہ اللہ تعالیٰ داخل ہو اسکا صاف یہ مطلب ہو کہ وہ لوگ جو اس پاک مقام میں ہمیشہ رہیں گے
اللہ انکی ساتھ رہیگا اس وعدہ کی موافق حضرت سلیمان کی بعد جب اسرائیلی لوگ گمراہ ہو گئے تھے
کی ہاتھوں قتل کروایا اور اس پاک پہاڑ سی نکلا دیا پھر جب وہ شریعت پر قائم ہوئے انکو خسرو
بادشاہ کی بدولت پھر بیت المقدس میں بسایا پھر جب انہوں نے حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ پر
ظلم کیا انکو روپیوں کی ہاتھوں بیت المقدس سے نکلا دیا پھر جب جوئی عیسائیوں نے شرک و کفر
پھیلایا انکو محمدیوں کی ہاتھوں قتل کروایا اور محمدیوں کو جو اللہ کو اکیلا جانی والی اور سب سے بڑے
اور سب کتابوں کی مانتی والی ہیں اس پاک مقام میں اسج امان ہی بسایا آج تک وہاں محمدیوں کا
زور ہو پادری طامس اسکاٹ اور شہری اسکاٹ والوں نے یہ مطلب لکھا ہو کہ اللہ کی پہاڑ پر
یعنی آسمان پر حضرت عیسیٰ کی اور انکی امت کی سو کوئی نہیں چڑھ سکتا وہ کیا کہنا زمین کے
معنی آسمان بچھنا پادریوں کا کام ہو پھر پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہو کہ پہاٹگوں کی اونچی ہونے کا یہ
مطلب کہ اللہ تعالیٰ کا صندوق جب حضرت داوود نے یروشالم میں رکھا یہ اسوقت کا ذکر ہو
یاجب حضرت سلیمان نے اسکو مسجد بیت المقدس میں رکھا اسوقت کی بشارت ہو کہ ای پہاٹگو
سراونچی کرو معلوم ہوتا ہو کہ وہ پہاٹگ اونٹنی ہوتی تھی یہ پہاٹگ جیسی کہ ہمیشہ ہیں ای افسوس
پادریوں کو یہ نہیں سمجھتا کہ وہ پہاٹگ جو حضرت سلیمان نے بنائی تھی ہمیشہ کمان رہی وہ پاک مسجد
تو وہ بیلز و پران ہوئی پھر جب سی محیوں نے اسکو بنایا جب آج تک آباد ہو وہ ہمیشہ کی پہاٹگ ہی
ہیں جو محیوں کے بیت المقدس میں بنوای ہیں پچیسویں زبور میں یہ بیان ہو کہ میری دشمن بہت
ہیں عجیبی اونسے چھڑالی پھریوں ہو کہ ای خدا اسرائیل کو اسکی ساری ٹکلیفوں سے خلاصی دے
ستائیسویں اور اٹھائیسویں زبور میں دشمنوں کی ہاتھ سے فریاد ہو آخرین یوں ہو اسی لوگوں کو

نجات دی اور اپنی میراث میں برکت دی انہیں پال اور انکو ہمیشہ کی طرح کھینچے دی دیکھو یہ دعا
 مجدی وقت میں قبول ہوگی کہ دین اسد کا کثرت سی پہلا اور ہمیشہ کی لپی قائم رہا تیسویں اور تیسویں
 اور چونتیسویں اور چونتیسویں زبور میں بھی دشمنوں کی ہاتھ سی فریاد ہو چونتیسویں
 زبور کی سولویں آیہ میں ہو اے خداوند کب تک تو دیکھا کر لگا او کی خرابیوں سی میری جان کو چھڑا
 میری وحید کو شیر بچوں سی میں بڑی جماعت میں تیرا شکر کرونگا میں لوگوں کی کثرت کی درمیان
 تیری تعریف کرونگا پھر دشمنوں سی فریاد ہو پر یوں ہو کہ اے خداوند مجھ سی مت دور رہا میرے
 رب اوٹھ اپنی صداقت کی مطابق میرا انصاف کر پادری ظالم اسکاٹ لکھتا ہو کہ بائیسویں
 زبور کی لفظین اور یہ لفظین موافق ہیں اس سی ظاہر ہوتا ہو کہ یہ ہی حضرت عیسیٰ کی خبر ہو اب
 ہم کہتی ہیں کہ وہی وحید کا جو وہاں تھوڑا ہی ہوا حضرت داود کی اکلوتی بیٹی سی یا حضرت
 عیسیٰ مراد ہیں یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں مگر جو عظیم پیغمبروں پر دشمنوں کی کئی
 او کی عدالت مجدی وقت میں ہوگی اب سترہ سال زبور سنو اللہ تعالیٰ فرماتا ہو بدکاروں کی سبب سے کٹ
 سب سے کام کر نیوالوں سی تو حسد نہ کر کہ وہی جلدی گھاس کی مانند کاٹ ڈال جائیگی اور سب سے سب سے کی طرح
 مگر جہاں تک خداوند پر ہر دوسرا کہہ او نیکی کر تو سر زمین میں زندگانی بسر کر اور دیکھو کہ ہر چہ اگر خداوند کی
 یاد میں خوش رہ کہ وہ تیری دل کی مطالب پوری کر لگا اپنی راہ خداوند پر چوڑی او سپر ہر دوسرا کہہ
 وہ خود بنا لگا وہ تیری صداقت کو نور کی طرح ظاہر کر لگا اسکے بعد آگے بڑھ کر فرمایا ہو کہ بدکار لوگ
 کاٹ ڈال جائیگی لیکن ی جو خداوند کی فطرین زمین کو میراث میں لینے کے ایک تھوڑی سی مدت ہو کہ کھڑے
 نہو گا تو غور کر کے اسکا مکان ڈھونڈ لگا اور وہ نہو گا لیکن وہی جو علیم ہیں زمین کی وارث ہوگی اور
 بہت راحت پاکی خوشدل ہوگی پھر آگے بڑھ کر یوں ہو کہ شریعتوں نکالتی اور اپنی کمان میں بچتی
 تاکہ مسکین اور محتاج کو گراویں اور انکو جو جس کی راہیں سید ہی ہیں جان سے ماریں او کی تلوار
 او نہیں کے دلوں میں بھینگی او کی کمانیں ٹوٹ جائیگی پھر فرماتا ہو شریروں کی بازو توڑی جائیگی
 پر خداوند بچو لگا تھامنی والا ہو خداوند دینداروں کی دلوں کو بچا تا ہو اور او کی میراث ہمیشہ کے
 ہوگی وہی بری وقت میں شرمندہ نہوگی بلکہ کال کے دن میں سیر ہوں گی پھر آگے بڑھ کر یوں ہے
 کہ شریروں کی نسل کاٹ جائیگی صادق زمین کے وارث ہوگی اور ہمیشہ او سپر بسین گی اے اے

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری وہی۔ تمام جو حکم اللہ فی قرآن میں بتا دیا وہ سب سورہ انبیاء میں آیا ہے۔
 وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ كَرَّتْ يَوْمَئِذٍ لِيُجْزَاكَ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ اور بیشک ہم
 لکھ چکے ہیں زبور میں بعد نصیحت کے کہ زمین کے وارث ہونگے میرے جیسے نبیؑ اور میں بار بار یہ لفظ
 فرمایا کہ اچھے لوگ زمین کے وارث ہونگے یہی لفظ قرآن پاک میں یاد دلایا اور یہی بتایا تبارک کہ یہ بات
 ہمہنی نصیحت کی بعد لکھی ہو دیکھو اس زبور میں پہلی نصیحت ہو کہ اللہ کی یاد میں جو خطرہ ہو جس کو دیکھو
 بعد بشارت ہی میں اشارہ ہو کہ جن لوگوں کا یہ ذکر زبور میں تھا وہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی
 امتی ہیں یہی اوس زمین کی وارث ہونگی جہاں زبور اترتی تھی اس وعدہ کو اللہ نے یون پورا کیا
 کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کی خادموں کو ملک شام میں پونچھایا اور یون کی حاکم
 جھوٹے عیسائیوں پر جہاد کیا اور مسیحیوں کا پہلا رئیس کا نام زبور میں تحریر ہے جو جہاں حضرت داؤدؑ
 اور سید بیت المقدس جو ان کے صاحبزادی حضرت سلیمانؑ بنی تھی اور اوس کو بار بار بت پرستوں نے
 ویران کیا تھا اوس کو محمد یون نے پایا اور نبی سریشیہ ان پاک مقاموں میں اللہ کی کلام کا اور نماز روزہ کا
 نور پھیلایا اور شریعت کو گھاس کی طرح کاٹ ڈالا بہت سی نصاریٰ اور یہودی وین محمدی میں داخل ہو
 و سب محمد یون کی ساتھ اوس وقت سے آج تک ملک شام اور بیت المقدس میں بستی ہیں ہمہنی اسکا لفظ
 لکھتی ہیں کہ اسکا یہ طلب ہو کہ جو لوگ حضرت عیسیٰؑ ایمان لاؤںگی وہی زمین کی وارث ہونگی وعدہ یہ ہے
 کہ بدکار لوگ سب نکال دیجائیں اور اچھے لوگ عزت پاؤںگی شاید اس دنیا کی آخری زمانہ سی مراد ہو آئی
 یا میری حضرت عیسیٰؑ پر جو لوگ ایمان لای وہ بت پرستوں کی ہاتھوں میں برس تک عیسیتوں میں رہے پھر جھوٹے
 عیسائیوں کا غلبہ ہوا سچی عیسائی ملک شام اور بیت المقدس نکالی گئے جگہوں میں جا بیٹھے یہاں تو اللہ
 اور ان لوگوں کا ذکر ہے جو ہمیشہ وہاں بسیں گی پوری ہی سوچ کر کہتی ہیں کہ یہ آخری زمانہ کی خبر ہو جسبت
 عیسیٰؑ آسمان سے اتریں گی اور وہاں نصرانی لوگ بسیں گے یہ نہ نہیں جانتی کہ حضرت عیسیٰؑ ہی ہم محمدؐ انہیں
 اور ان کے سب محمدی ان کی اترنے کی راہ دیکھ رہے ہیں حواریوں کی طرح آپ کی خدمت میں حاضر رہیں گی
 جو کہ عیسائی پہلی سے امام مہدی علیہ السلام کی ہاتھوں قتل ہو چکے ہیں گے چالیسویں زبور میں ارشاد
 ہوتا ہوا ای خداوند میری خدا تیری عجائب قدرتیں جو تو نے کر دکھائیں بہت سی ہیں آگے بڑھ کر یون ہے
 قربانی اور نذر کو تو نے نہیں چاہا تو نے میرے کان کہوے سو مٹنی قربانی کا اور حاکم قربانی کا تو طلب

نہیں تب میں نے کہا دیکھ میں آتا ہوں کتاب کی دفتر میں میری حق میں لکھا ہوا ای میری خدا میں میر
 مرضی بجالانے پر خوش ہوں تیری شریعت تو میری دل کے بیچ ہو اس پر کی یہ آیتیں جانتے ہو
 نے عجز انہوں کی خط کے دسویں باب میں لکھی ہیں پہلی آیت کو یوں لکھا ہوا قربانی اور نہ تو تو نے نہیں
 پر میری لیے بدن طیار کیا جناب پولوس نے اس خط کے ساتویں باب سے دسویں باب تک اس بات
 کی دلیلین لکھی ہیں کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی بہت حکم حضرت عیسیٰ کے دین میں موقوف ہو
 ایک بڑا حکم یہ تھا کہ توراہ شریف میں قربانیوں کا حکم بہت کثرت سے تھا اگر گناہوں کی عفو قربانی
 مقرر تھے اور ایک قربانی وہ تھی جو اللہ کی حضور میں جلا دیجاتی تھے گناہ کی قربانی کے حکم اور سختی
 قربانی کے حکم جابجا توراہ شریف میں موجود ہیں حضرت عیسیٰ کی شریعت میں یہ سب موقوف ہو گیا
 جناب پولوس اس آیت کی دلیل لکھے ہیں کہ یہاں سے قربانیوں کی موقوف ہو جانے کی خبر پائی جاتی ہے
 جناب پولوس لکھتی ہیں پہلی کو مٹا ہوا ہے تاکہ دوسری کو ثابت کرے جانتے ہو پولوس یہ سمجھی ہیں کہ انہیں
 اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قربانی فرمائیں ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں
 کہ ان قربانیوں سے تو خوش نہیں ہوا بلکہ تو نے میرے لیے بدن طیار کیا کہ میں تیری راہ میں اپنے بدن کو
 قربان کروں اور دشمنوں کے ہاتھوں قتل کیا جاؤں یہ قربانی تو نے مقرر کی اور قربانیوں کو موقوف
 کیا اب ہم کہتی ہیں کہ یہاں حضرت عیسیٰ کا نام نہیں ہے جناب پولوس نے اپنے ذہن سے یوں سمجھا ہے کہ
 قرآن سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ قتل نہیں ہوئے نہ سولی دیے گئے وہ دوسرا شخص ہے بدلی قتل ہوا
 یہ خبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے آپ کی نور نے عرض کیا کہ قربانی اور نہ تو نے نہیں چاہی میری
 بدن طیار کیا اسکا یہ مطلب کہ میری شریعت میں تو نے گناہ کی بدلے کی قربانیاں اور جلائی قربانیاں
 موقوف کر دیں اور سکے بدلے بدلی عبادت کثرت سے مقرر کر دی اعجاز عیسوی میں ہے کہ عجز انہیں یوں
 تو نے میرے کان کو لی اور ترجمہ یونانی میں اسکے بدلے یوں ہے کہ تو نے میرے لیے ایک بدن طیار کیا کیونکہ
 جناب پولوس نے مجھے یوں لکھا ہے معلوم ہوا کہ یہی صحیح ہے مطلب یہ ہے کہ محمدی دین میں بدن کی رخصت
 اللہ کی واسطی بہت ہو نماز اور روزہ فرض اور نفل بہت کثرت سے مقرر ہوا چھوٹے گناہ نماز روزہ سے
 معاف ہوتے ہیں بڑے گناہوں کے لیے سچی توبہ ہو پھر چاشت ہو سکے اور سکے بدلے نیکیاں کری اور سکے
 کچھ حد نہیں قربانی اور نہ دین محمدی میں فرض ہی اور نفل ہی ہے سب کے گناہوں میں جیسا توراہ میں

حکم تھا ہر روز کی قربانی اور ساتویں دن کی قربانی اور ہر مہینہ کی قربانی اور گناہ اور خطا کی برائے
 کی قربانی ان سب کو احد نے موقوف کر کر بدن کی ریاضتوں کا حکم دیا کبھی کبھی قربانی اور نذر کو بھی
 باقی رکھا اکتالیسویں زبور میں دشمنوں کی شکایت ہو اور یوں لکھا ہے میرے اوس جان پہچان نے ہی
 جیسے مجھے بھروسہ تھا اور جو میرا ہمنوا تھا مجھ پر لات اٹھائی جناب یوحنا اپنی انجیل کے تیرویں باب
 میں حضرت عیسیٰ کے حال میں لکھتی ہیں کہ یہ ہوا تاکہ نوشتہ پورا ہو وہی کہ اوسنی جو میری ساتھ رہے
 کہاتا ہوں مجھ پر لات اٹھائی آگے لکھتی ہیں کہ یہود اسکر یوطی کو حضرت عیسیٰ نے نوالہ دیا اور اوتی
 آپ کے قتل کی تدبیر کی اور بے ایمان ہو گیا دیکھو حواریوں کے نزدیک زبور شریف میں جابجا حضرت
 داود اپنی طرف سے بھی اور حضرت عیسیٰ کی طرف سے بھی اور جو جو ظلم انکی نسل میں لایا نوالوں پر گذرے
 ان سب کی طرف سے فریاد کرتے ہیں پھر زبور میں جابجا عدالت کی خبر ہے وہ محمدی عدالت کی بشارت
 ہو اور حضرت عیسیٰ ظلم اٹھائیے والوں میں ہیں اونسے دشمنوں کو محمدی وقت میں سزا ملی سیالیسویں
 زبور میں دشمنوں سے فریاد ہو پرتین تالیسویں زبور میں بھی سر سے پر فریاد ہو پریوں ہو اپنی نور
 اور اپنی صداقت کو ظاہر کر اور نہین میرا راہ نما کر ایسا کہ وہی تجھ کو تیرے پاک پہاڑ پر اور تیری چوٹیوں
 لیجاوین کیا عجب ہو کہ یہاں بھی یہی اشارہ ہو کہ محمد علیہ وآلہ وسلم کو ظاہر کر چکے تو فی نور ہی نور
 بنایا اور سر سے پانون تک سچائی کی صورت اونکو بنایا اونکو ظاہر کر اور اسرا ئیلیہ کو اونکی نبی میں
 داخل کر کہ وہ عرفات کے پہاڑ پر اور وہاں کے پاک مقاموں میں جاوین چون تالیسویں زبور میں
 ای خدا تو میرا بادشاہ ہو یعقوب کے لیے نجا تو نکا حکم ہو تیری مدد سی ہم اپنی دشمنوں کو سنگ
 مار نیگی تیری نام سی ہم اونکو جو ہم پر چڑھتی ہیں پامال کر نیگے پھر بعد اسکی دور تک یہ مطلب ہے
 کہ یا احد تو نے ہکو دور کیا اور سو کیا اور ہکو غیر قوموں میں آوارہ کیا ہوتے ہوئے یہ لفظ ہو
 کہ تیری لیے ہم ساری دن قتل کیے گئے اور قربانیوں کو پسند نبی ای خداوند ہمیشہ تک دور سے
 تو کیوں اپنا منہ چھپاتا ہے ہماری مدد کی لیے اوتہ اور اپنی رحمتوں کی واسطی ہکو رہا دی
 ایمانوالو دیکھو حضرت عیسیٰ کے وقت تک یہی ظلم لایا گیا کہ یوں پرانے ایمانوالو نے یہودی قوموں کو
 آوارہ ہوئی عیسائی لوگ ہر طرف قتل ہوتے رہے ان سب ظلموں سے فریاد ہو کہ جلد ہماری مدد کر
 یہ دعا محمدی وقت میں قبول ہوئی ایمانوالو کا ہر طرف غلبہ ہوا کافروں کا زور ٹوٹا اسی وقت تک

زبور سنو پاوری میٹھنے اس زبور کی سری پر لکھا ہو کہ مسیح کی بادشاہت کی شوکت اور رونق
 اسد تعالیٰ حضرت داود سی یون کو آتا ہو میرے دل میں اچھا کلام خوش مزاج رہا ہو میں اور کام کو
 جو میں نے بادشاہ کی حق میں کئی بیان کرتا ہوں میری زبان ماہر لکھنی والی کا قلم ہو ای ایمان والو
 یہودی ملاؤں کی ناجبھی سے زبور میں بڑی بڑی جگہ پر لکھی تھے بعضے زبور و نکو کئی ہیں کہ حضرت
 داود کی زبانی نہیں ہیں بلکہ اونکی گائیوا اونکی بنی ہوئی ہیں اس زبور کی سری پر عبرانی لکھا ہو
 کہ سردار گائیوا لی کے لیے بنی قورح کیواسطی تشکیل یعنی تعلیم دینی والا زبور ان لفظوں کا یہی مطلب
 کہ بنی قورح جو گائیوا لی تھے اونکو گائیو لیے حضرت داود نے یہ زبور دیا تھا عبرانی اور عربی میں لام
 کی معنی ہیں واسطی سو بعضے یہودی ملا اس لام کی یہ معنی سمجھی کہ اونکی واسطی یعنی اونکا بنایا ہوا لام کے
 یہ معنی ہی آئی ہیں مگر بنیان یہ معنی سمجھنا بڑی نا سمجھی ہو بیان اس لام کا یہ مطلب کہ اونکی گائیو
 حضرت داود نے اونکو دیا اس زبور کی آخرین دیکھو صاف ارشاد ہوتا ہو کہ میں ساری پشتوں کو
 تیرا نام یاد دلاؤنگا دیکھو یہ بات امد کے سوا کون کہہ سکتا ہو یہ زبور اپنی امد کا کلام ہو امد حضرت
 داود سی کہو آتا ہو کہ میری دلین بہت اچھا کلام خوش کر رہا ہو اور بادشاہ کے حق میں جو کام
 میں نے کیے اوسکو بیان کرتا ہوں اسکا یہ مطلب کہ امد میرے دلین یہ کلام ڈالا ہو امد کے
 پیغام کا یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ اپنی پیغمبر کی دلین بنا کلام ڈال دیتا ہو سو حضرت داود سے
 امد کو آتا ہو کہ میں نے بادشاہ کی حق میں یہ لفظیں اپنی دل میں بولی ہیں پر یہ بھی کہوایا کہ میری زبان
 لکھنی والی کا قلم ہو یعنی قلم کی طرح میری زبان بی اختیار ہو امد میری زبان سی یہ لفظیں کہو آتا ہو معلوم
 کہ یہ کلام امد کا ہو اور کسی اور بادشاہ کا ذکر ہو حضرت داود کا ذکر نہیں پادری طامس اسکاٹ
 لکھتا ہو کہ امد کا الہام یعنی امد کا پیغام پیغمبر کے دل سی ظاہر ہوا جس طرح تالاب میں جناب اوتی
 ہیں یہ وعدہ مسیحا کا ہو پادری لکھتا ہو کہ یہ زبور بہت باتوں میں حضرت سلیمان کی شان سی
 ملتا ہو شادی کی پر دین روحانی ملاقات کا بیان ہو بہت تاریخ والوں کا بیان ہو کہ حضرت سلیمان
 شادی جو فرعون کی بیٹی سی ہوئی اوسکا یہ بیان ہو لیکن بہت ساحصہ اس زبور کا اس حال
 سی مطابق نہیں ہو لیکن یہ بالکل پیش خبری حضرت عیسیٰ کی ہو ہنری اسکاٹ میں ہو کہ فرج القدس
 حضرت داود کی دلین یہ کلام ڈالکر خوش دلاتے ہیں کہ وعدہ کئی ہوئے بادشاہ کی امد میں

یعنی سبھا کی حق میں لکھی اور سکی زبان کو اللہ نے راہ بتائی جس طرح قلم لکھنے والی کے ہاتھ میں اور بادہ
سی مراد حضرت عیسیٰ اور او کی سلطنت ہو بعد اسکے ارشاد ہوتا ہے تو حسن میں بنی آدم سے
کہ میں زیادہ ہر تیری ہونٹوں سے نعمت بٹائے گی ہو اس لیے خدا نے تجھ کو ہمیشہ تک مبارک کیا ای ایمانوالو
اسی بومین صاف صاف بتی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہر بہن آپ کا حسن کام اولاد آدم
سی بیشک بڑھ کر تھا بخاری و مسلم میں ہے کہ حضرت براء بن عازب کی بیٹے بہن فرماتے ہیں کہ جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب آدمیوں سے زیادہ خوبصورت اور خوش خلق تھے اور شمالی ترمذی
میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کہ میں نے آپ سے زیادہ کوئی چیز خوبصورت نہیں دیکھی گویا
آفتاب آپ کی چہرے میں چلا جاتا تھا یعنی آپ کی چلتی کے وقت کا یہ بیان ہے کہ معلوم ہوتا تھا اگر آفتاب
چلا آتا ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ وہ اللہ کے پیغام پہنچانے والی اللہ اور پدر درود اور سلام
ہر بھی مینی او کو چاندنی رات میں دیکھا اور سوقت آپ سر سرخ چوڑا تھا میں آپ کو دیکھتا تھا اور چاند کو بھی
دیکھتا تھا قسم ہے آپ میری نزدیک چاند سے زیادہ خوبصورت تھے اور شمالی ترمذی میں ہے کہ حضرت ہند
بن ابی الہ فی فرمایا کہ آپ کا چہرہ ایسا چمکتا تھا جیسا چوڑی رات کا چاند چمکتا ہے صحیح بخاری میں ہے
کہ کعب ابن مالک رضی اللہ عنہ فرمایا کہ جناب پیغمبر خجست ہوتی تھے آپ کا چہرہ روشن ہو جاتا تھا گویا چاند کا
نکدہ ہو شمالی ترمذی میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کہ آپ کا تعریف کرنے والا کہتا تھا کہ آپ سنی اور آپ کی
آپ کی طرح کا کوئی نہیں دیکھا ای ایمانوالو آپ کی حسن جمال کا رعب شمنون پر بھی چھایا ہوا ہے یادری
جان دیون پورٹ لندن میں بڑا یادری ہو لکھنے ایک کتاب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں لکھی
ہو مگر آپ کی پیغمبری کا صاف اقرار نہیں کرتا اللہ اس کو دین محمدی میں داخل کر دی آمین اور اس کتاب میں
لکھا ہے کہ گسن صاحب تیغ جانی والا اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حسن میں
مستاد تھی اس نعمت ظاہری کو کوئی حقیر نہیں سمجھتا ہے مگر وہی لوگ جھکوا اللہ نے اس نعمت سی محروم رکھا
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن ایسا تھا کہ جب گھر میں یا باہر وعظ فرماتی تو اس پہلی کہ آپ
کچھ فرما دیں سنی والی آپ کی صورت ہی دیکھ کر عاشق ہو جاتی تھے اور تمام محفل میں شور تعریف کا بلند
ہوتا تھا اور لوگ کہتی تھے سبحان اللہ کیا رعب و نشان و شوکت بادشاہی ہے کیا آنکھیں ہیں کہ لین
چھٹی جاتی ہیں کیا خوبصورت مسکراہٹ ہے کیا روی مبارک ہے جیسی ہر ایک بات دل کی ظاہر ہے

اسی طرح گنجانے آپ کی خلق اور محبت اور مردوت کی بڑ بڑی تعریفیں کیں ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ
 کہ تیری ہونٹوں سے نعمت بٹانی گئی اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ کا کلام آپ کی ہونٹوں سے ظاہر ہوا پادری
 لکھتا ہے کہ اویکی لفظیں ہیں بہری ہوئی قوت اور فصاحت اور رغبت اور تسلی سے اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے
 ای پہلوان اپنی تلوار کو جو تیرے جی شمت اور بزرگی پر گلیں ڈال کے اپنی ران پر ہٹکا رہتا ہے اور علم
 اور عدالت پر اپنی بزرگواری اور اقبال مندی سے سوار ہو کر تیرا دہنا ہاتھ تجھی ہیبت والا کام دکھائیگا
 تیرے تیر تیر ہیں تو میں تیرے بچی گری بڑی ہیں دی اوسن بادشاہ کی دشمنوں کی دلیں لگ جاتی ہیں خبریں
 غلط کا لفظ ہو یعنی اوس بادشاہ کی ای ایمانہ الو اس مقام کو ہماری محمدی علم والی اپنی کتابوں میں نقل کرتی
 ہیں اور کہتی ہیں کہ یہ بشارت محمدی علیہ وآلہ وسلم پر ہو لانا محمدی رحمتہ اللہ علیہ دلائل بخیرات
 کی شرح میں کہتی ہیں کہ گلیں تلوار کا لٹکانا نقطہ عروج کا دستور تھا اور قسمی م کی یہ وضع اور عادت نہ تھی
 اور سب قومیں تلوار کو کندہ ہی پر لٹکاتی ہیں اس میں صاف اشارہ ہے کہ وہ زمین کا بادشاہ عرب میں
 ہوگا اور تلوار گلی سے ڈالیکا اور سچی دین کی موافق عدالت کر لیکا تیر اندازی عرب کی مشہور ہے اور یہ جو
 فرمایا کہ تیرا دہنا ہاتھ تجھی ہیبت والا کام دکھائیگا اس میں کیا عجب ہے کہ یہ اشارہ ہے کہ جناب محمدی علیہ
 علیہ وآلہ وسلم کی لڑائی میں اوجین کی لڑائیں کنکر اٹھا کر پھینکے کافروں کی فوج بہاگ گئی تھ
 قرآنین فرماتا ہے وَمَا دَعَيْتَ اِذْ مَامَنْتَ وَلَكِنَّ اللّٰهَ دَعٰی اور تو نے نہیں پہنکا جسوقت پہنکا لیکن
 اللہ نے پھینکا پادری خوب جانتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ نے جہاد نہیں کیا اسیلئے ہنری اور اسکاٹ والوں
 نے اور واسل اسکاٹ نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی زبان کو اللہ نے تلوار کی سی قوت دی تھی اور رمان کی
 تیر گھٹکاروں کی دلیں بڑی خوفناک ہیں ہنری اسکاٹ میں ہے کہ اگرچہ یہ شان و شوکت ظاہر ہے مگر
 عیسے میں نہیں تھی مگر اوسے دوسری جو انکی شان و شوکت مراد ہے وہی افسوس دین دوسری جہان میں
 یعنی بہشت میں تلوار اور تیر سی کیا علاقہ ہے بہشت میں کس سے لڑائی ہوگی پادریوں کو کچھ نہیں جانتا
 جو جانتی ہیں سو کہتی ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے تیرا تخت ای بادشاہ ہمیشہ اور آخر تک ہے تیری سلطنت کا
 عصا راستی کا عصا ہے تو صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہے اس سبب خدائی جو تیرا خدا ہے
 خوشی کے روغن سے تیرے مصاحبوں سے زیادہ بکھر سچ کیا ای ایمانہ الو توراۃ میں اَلْکُتٰبُ حَمْدُ اللّٰهِ
 اَلْکُتٰبُ حَمْدُ اللّٰهِ اَلْکُتٰبُ حَمْدُ اللّٰهِ اور تیرا زمین والہ اسکے معنی میں حاکم اور شاہ کہیں یہ لفظ اللہ

حق میں بولا جاتا ہو کہ میں بادشاہوں اور قاضیوں کی حق میں آتا ہوں کہ میں فرشتوں کی حق میں اور طلب
یہ ہوتا ہو کہ اللہ جو اصل حاکم سب خلق کا ہو اوسنی انکو حاکم اور بادشاہ بنایا ہو یہاں جو فرمایا کہ تیرا
تخت ای بادشاہ یہاں ہی اٹوہیم کالفظ ہو پاریون فی اسکے معنی میں خدا کالفظ لکھا کہ یہ تو قیوم
ہو کا دین کہ دیکھو حضرت عیسیٰ کا خدا ہونا یہاں سی معاذ اللہ ثابت ہو اگر اسکے بعد پھر اللہ فی پاریون کا
وہو کا متا دیا اور اللہ نے فرمایا کہ خدا نے جو تیرا خدا ہو یعنی تو اسکا بندہ ہو اللہ کی سوا کوئی اور خدا
نہیں ہو اور یہ بشارت صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہو اللہ تعالیٰ حضرت داؤد کو انکی
بادشاہی کی خبر دیتا ہو کہ حضرت داؤد کی طرح پیغمبر ہی ہونگی اور بادشاہی اور حکومت سی ایمان کو پہنچا
اور انکا دین ہمیشہ آخر زمانہ تک ہیگا اسکے بعد ارشاد ہو مژ اور عود اور حج کی خوشبو آتی ہو تیرے
مساری لباس سی ہاتھی دانت کی مخلون سی انہوں فی جگو خوش کیا ہو بادشاہوں کی بیٹیاں تیری
عورت والیون میں ملکہ تیرے واسطے ہاتھ کڑی ہو اور غیر کے سونے کے ساتھ ہی بی بی سونے اور سوچ
اور اپنی کان اوہر دہر اور اپنی لوگون اور اپنی باپ کی گھر کو بھول جانا کہ وہ بادشاہ تیر چال کا
نہیٹ مشتاق ہو کہ وہ تیرا خداوند ہو تو او سے سجدہ کر یہاں ہی کھیلنے کا لفظ ہو یعنی وہ بادشاہ
ای ایمانوا اللہ حضرت عیسیٰ نے نکاح نہیں کیا یہ خبر اونکی نہیں ہو سکتی یہ اوس دین کے بادشاہ کی خبر ہو
جسکے نکاح میں بڑے بڑے سردار اونکی بیٹیاں آئیں پہلے آپ کی خوشبو کا بیان فرمایا کہ تیری خدا
فی تیرے ساتھ والوں سی زیادہ بچر خوشی کا روغن ملا ہو یعنی وہ خوشبو او پر سی لگای ہو ی نہیں ہو
اللہ ہی نے لکھا ایسا خوشبو دار بنایا ہو تجسی عود اور حج وغیرہ خوشبو چیزونکی خوشبو آتی ہو مولانا سید
غلام علی از اور رحمۃ اللہ علیہ فی تاریخ ہند میں لکھا ہو کہ ایک پانی ہو جما ہوا ایک درخت پر جو
بہول کی طرح حکا ہو اور مفردات ناصری سی حاشیہ پر لکھا ہو کہ مرگوند سرخ شند ہو ہندی میں اسکو بول
کہتی ہیں حضرت انس فرماتی ہیں کہ میں نے کوی مشک کے رکوی عنبر ایسا نہیں لکھا جسکے خوشبو جیسا غیر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو سی زیادہ ہو اور حضرت جابر رضہ فرماتی ہیں کہ آپ فی میری گال پر اتھ
پیرا میں فی آپکی ہاتھ سی اسی خوشبو آتی گویا عطار کی ڈبی سی ہاتھ نکالا ہو امام دارمی اور بیہقی اور ابو نعیم
فی لکھا ہو کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضہ فی فرمایا کہ آپ جس سی گلین جاتی تھے تو جو کوئی آپکی چھی جاتا تھا
انکا رستا پچاں لیتا تھا کہ وہ رستا معطر ہوتا آپکی پسینے کی خوشبو سی ابرکلی اور طبرانی فی لکھا ہو کہ جابر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کسی مرد مانگی کہ او سکی بیٹی بیاہی جاتی تھے اور او سکی پاس کچھ سامان نہیں تھا
 اوس سول پاک صلی اللہ علیہ وسلم فی شیشہ منگایا اور کچھ لہجینا اوسین پونچہ دیا اور فرمایا کہ تو او سکو
 حکم کر کہ او سکو بنین لگا دی وہ عورت جب شہو لگاتی تھی مدینہ کی سب لوگوں کو خوشبو آتی تھی اوس
 گہ کا نام یون شہور ہوا کہ وہ جو خوشبو دار لوگوں کا گہر ہوا یونیلی اور بزار فی صحیح اسناد سی لکھا ہوا کہ مدینہ
 کی رستونین سی آپ جس سستی سی جاتی تھے اوس سستی سی سب کو خوشبو آتی تھی لوگ کہتی تھی کہ اس سستی
 آیکا گذر ہوا ہی ہرز بوزہ میں ارشاد ہوا کہ بادشاہوں کی بیٹیاں تیری عزت والیونین ہوا اگلی زمانہ میں
 جو لوگ اپنی قوم کی سردار ہوتی تھے وہ بھی بادشاہ کہلاتی تھے صحیح بخاری میں ہوا کہ نعمان جو ایک قوم
 سردار تھا او سکی بیٹی نے اپنے تئیں ملکہ یعنی شہزادی کہا سو ہوا کچھ غیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نکاح میں
 ام حبیبہ تھیں جو مکہ کی سردار ابوسفیان کی بیٹی تھیں اور حضرت صفیہ آپ کی نکاح میں آئیں تھیں جو خیر
 میں ایک سردار کی بیٹی تھیں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر مکہ کی سردار و نین تھی حضرت ابوبکر کے بیٹی
 حضرت عائشہ اور حضرت عمر کی بیٹی حضرت حفصہ آپ کی نکاح میں آئیں یہ جو ایک شہزادی کا ذکر ہے
 یہ حضرت خدیجہ کی مالک و نافی ہوا محمد بن عبد اللہ بکری فی ابنی مولود شریف میں حضرت خدیجہ کے
 نکاح کا حال بہت طول سی لکھا ہوا اوسین صاف لکھا ہوا کہ خدیجہ عظیم الشان ملکہ تھیں اور او سکے مال
 اور جانور شہسار تھے اور یہ بھی لکھا ہوا کہ ایک یہودی علم والی فی حضرت خدیجہ سی بیان کیا کہ میں شہزادہ
 میں او سکی بیٹی پامی ہین کہ وہ آخر زمانہ میں بھیجا دینگے تبونکو توڑینگے اور او سکی مان باپ مر جاوینگے
 اور او سکی دادا اور چچا او سکی پرورش کریں گے اور وہ قریش کی ایک عورت سی لینگے کہ وہ اپنی قوم
 کی سردار ہوگی اور اپنی قوم کی امیر ہوگی اور اپنی ہاتھ سی حضرت خدیجہ کی طرف اشارہ کیا پھر کہا کہ
 میری بات یاد رکھنا اور حضرت خدیجہ کا چچا و ر قہ جو نوافل کا بیٹا تھا اوسنی کتاب میں حضرت شہید کی اور
 توراہ اور انجیل اور زبور حضرت داود کی پڑھی تھی آپ کی پتہ پچانتا تھا اور او سکو معلوم تھا کہ وہ نبی
 جو ہوگی قریشین سی ایک عورت نکاح کریں گے کہ وہ اپنی قوم کی سردار ہوگی اور اوں پر امیر ہوگی و کاسونین او سکی مدد
 کریں گے اور اپنا مال اوں پر خرچ کریں گے سو و ر قہ نے جانا کہ مکہ میں حضرت خدیجہ سی یادہ کوئی مالدار نہیں
 او سکو امید تھی کہ یہی آپ کی زوجہ ہوگی اوسی کتاب میں حضرت خدیجہ کی نکاح کا سامان بہت کچھ
 لکھا ہوا کہ حضرت خدیجہ فی بہت کچھ سامان کیا اوسین لکھا ہوا کہ جب حضرت خدیجہ آپ کی خدمت میں

بعد نکاح کے حاضر ہوئیں تو سندس کی کپڑے پہنی تہین اور اونکی سر پر سرخ سونیکا ناچ نما اوئیں
 سبز فیروز جڑی تھی بہہ دیکھو زبورین فرمایا کہ او فیر کی سونکی ساتھ یہ بتا کیسا مطابوہی ایک
 امریزی لغت میں لکھا ہے کہ ذیر ایک شہر ہے عرب میں اور توراۃ شریف میں حضرت نوح کے
 صاحبزادی حضرت سام کی عالین لکھا ہے کہ سام کی بیٹی ارختشہ اور اونکی بیٹی خالچ اور اونکی بیٹی عابر
 اور اونکی بیٹی فالخ اور قحطان اور اونکی بیٹی شبا اور ادو فیر اونکی اور بیٹی بھی لکھی ہیں پھر لکھا ہے اونکی گھریا
 سی سفارنگ تھی اور ایک ترجمہ میں یون ہے کہ مکہ سی مدینہ تک تھی معام ہوا کہ شہر اذ فیر بھی انہیں
 مقاموں میں تھا جو اذ فیر کے نام سی مشہور تھا احمد بن عبد اللہ بکری اسی کتاب میں لکھتی ہیں کہ سات
 مرتبہ حضرت خدیجہ ایک سانی آئین ہر مرتبہ نئی طرح کا لباس پہنچتی تھی مرتبہ میں لکھا ہے کہ کپڑی اور
 جواہر اور سونا اتنا تھا کہ دیکھنی والوں کی دل حیران ہو چھٹے مرتبہ لکھا ہے کہ ایک کپڑے یا قوسے
 جڑے تھے ساتویں مرتبہ لکھا ہے کہ ریشمی کپڑے پہنی تہین جو سونے سے بیماری ہو رہے تھے اور
 موتی اور جواہر اور یا قوسے جڑے تھے اور یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت خدیجہ نے اپنے چچا ورقہ سے
 کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہو کہ میں بھی اونکی ہوں اور میرا سب مال اور جان اونہیں ہے
 اور اونکی اختیار میں جو سطح چاہیں تصرف کریں سو ورقہ زمزم اور مقام کی بچان کھڑے ہوئے
 اور بلند آواز سی پکار کر کہا اے عرب کی لوگو خدیجہ جو خیلہ کی بیٹی ہے نکلو گواہ کرتی ہو کہ اوسنی
 اپنی جان اور اپنی غلام اور اپنی مال اور اپنا سارا مال جو اوسکی ہاتھ میں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 دی ڈالا اونکی تعظیم کے لیے اور اونکی تکریم کی لیے تم سب اسپر گواہ رہو اور جہان سامان کا حال
 لکھا ہے وہاں لکھا ہے کہ حضرت خدیجہ نے کہنی بنوای اور پردی شکائی اور رنگارنگ کے فرش بچا
 اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے فرش بچایا بیشم کا اور جھینٹ کا اور ایک
 تخت ہاتھی دانت کا اور آنسو کا جبین سونی کی تیر لگے تھے دیکھو ہاتھی دانت کی محل کا پتا جو اس
 زبور میں ہے کیسا موافق ہے حسین کاغذ میں دانت کا تخت تھا اوسکان کو انہی دانت کا محل کہتے
 ہیں اور یہ جو فرمایا کہ تو اسی سجدہ کر یعنی تعظیم کر اور تابعداری کر پھر ارشاد ہوا ہے اور صور کی بیٹی
 ہدیے لاویکے قوم کی دو ہند تجھ پہان ضروری ای ایمانوالو صور ایک شہر ملک شام میں اوسکی بیٹی
 یعنی اوسکی قوم بھی تیرے پاس تحفے لاویکے سو صور اور سارا ملک شام حضرت عمر کی وقت میں

محمد بن ابی ہاشم علیہ السلام سے چھپ گیا وہاں کی بہت لوگ محمد بن ابی ہاشم کی تابعدار ہوئی پادری لکھتا ہو کہ
اسکا یہ مطلب ہے کہ حضور کی نورانی اور یہ پیرانی دولت حضرت عیسیٰ پر شمار کرنے پر ارشاد
ہوتا ہے اور وہاں سے جو ہوشیار ہو کر اس کے ہاتھ لگا کر ہوا وہی سوزنی کی گڑی سے لگا کر
کی حضور پر چھپ گیا وہاں سے جو ہوشیار ہو کر اس کے ہاتھ لگا کر ہوا وہی سوزنی کی گڑی سے لگا کر
خوش اور شادمانی میں وہ پہنچا اور وہی سوزنی کی گڑی سے لگا کر ہوا وہی سوزنی کی گڑی سے لگا کر
میں وہی سوزنی کی گڑی سے لگا کر ہوا وہی سوزنی کی گڑی سے لگا کر ہوا وہی سوزنی کی گڑی سے لگا کر
خدیجہ کی گھر میں داخل ہوئی ایک خیمہ آنسو کی آگ میں غرق ہو کر رہا اور اپنی ذاتی طرف سے لوندیاں
گڑی کر کے لکھیں اور ان کی آگ میں لگا کر ہوا وہی سوزنی کی گڑی سے لگا کر ہوا وہی سوزنی کی گڑی سے لگا کر
اور ان کی چھٹی علامت کو لکھ کر لکھا اور ان کی پاس برتن تھے جن میں زعفران اور مشک اور عنبر تھا اور ان کو
وقت نکاح کی آپ کی سربسارک پاس لکھ کر لکھا جب نکاح ہو چکا لوندیوں اور غلاموں کی اس خوب
کو آپ کی سربسارک پر چڑھا اور سب جلس کے لوگوں پر چڑھا ایسا لوندیوں کو دیکھو یہ پتی اور نشان پور
کی حضرت خدیجہ پر کس قدر مطابق ہیں اللہ کی پہلی سے یہ سب پتی دی رکھی پادریوں کو جوابی رکھا جو
اللہ کی حکم کے برخلاف ہو کر بہت سے نکاح کو غیب جانتی ہیں اللہ پہلے ہی فرما کر کہا کہ وہ دین کا بادشاہ
جو چاہی گا محب و شہرت کا دشمن ہو گا اور ان کی بہت بی بیان ہونگی اور سکایہ پتیا اور کہو اور اسکو
حضرت عیسیٰ کی خبر سمجھو حضرت عیسیٰ نے نکاح نہیں کیا اور ان کی اولاد نہیں ہو اور یہاں اللہ کی بیونکا
اور اولاد کا پتیا دیتا ہو مگر پادری لوگ اس کہلی بات کا مطلب بدلنے میں ذرا ہی نہیں شرماتے
ہنری اسکاٹ میں ہو کہ بادشاہ ہونگی عیسیٰ مراد اگر جا کہہ میں جنکو حضرت عیسیٰ سے نسبت ہو جیسی بہت
سرد کو اپنی بی بی سی ہوتی ہو پادریوں کا مطلب یہ ہو کہ یہ مثال رشتہ محبت کی ہو حضرت عیسیٰ کو اپنی
است سے نہایت محبت ہو ایسی دور کی معنی گھر دینا اور گھر کی گھر معنی چوڑ دینا پادریوں کا کام ہو ارشاد
ہوتا ہو تیری فرزند تیری باب داد و ان کی قائم مقام ہونگی جنہیں تو ساری زمین کے سردار مقرر کرے گا میں ساری
پشتون کو تیرا نام یاد دلاؤ گا اس لیے ساری قومیں ہمیشہ اور آخر تک تیری تعریف کرتی رہیں گی اور انہیں
ہو تحت ابو یوسف عربی ترجمہ میں ہو کہ تیری باب داد و ان کی عوض ایسا لوندیوں کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے فرزند آپ کی باب داد و ان کی عوض دین کے سردار ہو حضرت اسماعیل علیہ السلام کو جب

بنیاد توحیدی
 بڑی مدت گذر گئی دین کی سردار سے اونکی اولاد میں نہیں ہی جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم
 کی باپ دادا دین کی سرداری سی محروم ہو اؤنکی پہلی آنکی اولاد پاک میں امام حسن اور امام حسین ایسی
 امام ہوئی پھر اونکی اولاد میں آج تک کسی کسی ولی اللہ کی ہوتی ہیں جنہوں نے ہر طرف دین و ایمان کا نور پھیلا یا
 حضرت عیسیٰ کی اولاد میں تھی یہ خبر اونکی نہیں ہو سکتی پھر یہ بتا دیا کہ پشت در پشت تیرا نام سکو
 یاد دلاؤنگا ساری قوموں کی لوگ جو تجھے ایمان لاؤنکی وہ ہمیشہ آخر زمانہ تک ہی تعریف کیا کریں گی یہی
 پتا ہو ویکو حضرت داود اور حضرت سلیمان کی تھوڑی مدت بعد اسرائیلیوں نے بت پرستی پہل گئی حضرت
 سلیمان کی اولاد میں بہت بادشاہت پرست ہو کر جو خدا پرست ہو گئے وہ ساری زمین کی سردار بنیں
 ہوئے فقط ملک شام کی سردار ہوئی یہ خاص بتاؤں اولاد پاک محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ہو حضرت سلیمان
 کی تعریف کو بی بی او نہ ہر طرح کی تمسین وکی تو تم یعنی ہو دیون فی جوڑیں ہماری پیغمبر محمد صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کی وقت تک یہودی لوگ حضرت سلیمان کو جادوگر کہتی تھی اور اونکی نبی ہونکی قائل تھے
 اللہ تی ہو ویکو قرآن میں قائل کیا اور فرمایا وَمَا كَفَرْنَا بِكَ إِنَّا لَبَشِّرُوكَ بِمَا لَمْ يَحْزَنْكَ
 جو یہاں فرمایا کہ ساری پشتوں کو تیرا نام یاد دلاؤنگا یہ خبر حضرت سلیمان کی ہرگز نہیں ہو سکتی یہ بتاؤں
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہو جو لوگ اونپر ایمان لای اؤنکی نسل میں آج تک دین محمدی اکثر لوگوں میں
 باقی ہو ایسا نہیں کہ ساری قوم دین سی پھر جادی ساری قوموں میں تعریف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
 آج تک ہو رہی ہو اس میں اشارہ اب کی نام کی طرف ہی ہو نام آپ کا محمد ہو یعنی تعریف کیا ہو اللہ علیہ
 طہرائی رحمۃ اللہ علیہ کہتی ہیں کہ اس خبر دینی کی وقت سی آج تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوا کوئی
 ایسا نہیں ہو اگر ساری قومیں پشت در پشت اوسکے نام کو ہمیشہ نیکی کساتے یاد کریں اگلی پیغمبر نکاؤں کو
 بعضے شہروں میں تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر تمام شہروں میں دن بدن بڑھتا جاتا ہے ای زمانہ الہی
 پیغمبر و نکاؤں کو خیر بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باعث سی سب قوموں میں پہل رہا ہو قرآن اور حدیث
 میں دیکھو کیسی کسی تعریفیں پیغمبر وکی موجود ہیں حضرت عیسیٰ کے وقت تک پیغمبر وکی تعریفیں فقط
 ایک ہی قوم میں تھیں پھر جب غیر قوموں کی لوگ عیسائی ہوئی اونیں تھوڑی مدت بعد سب لوگ
 حضرت عیسیٰ کو اللہ کا شریک جاننے لگے سچی تعریف حضرت عیسیٰ کی یہ ہو کہ وہ اللہ کی جگہ اور
 اوسکے پیغام پہنچانے والے ہیں یہ تعریف محمدی وقت میں پہلی چنانچہ اللہ نے زبور سلو ایک

میری ہر جہتی دہارین خدا کی شہر کو اللہ تعالیٰ کی پاک مقاموں کو خوش کرتے ہیں خدا اوسکی ہر چون چہر
 اوس ہر گز جنبش نہوگی خدا صبح سویری اوسکی مدد کر لگا قوموں کی غصہ کیا ملکیت جنبش نہوگا کہیں
 اوسنی اپنی آواز نکالی زمین گداز نہوگئی اقدرب العالمین ہماری ساتھ ہو یعقوب کا خدا ہمارے
 پناہ ہو اللہ کی کاموں کو دیکھو کہ زمین پر کسی کسی دیر انیان کرتا ہو کہ وہ زمین کی انتہا تک لڑائیاں
 موقوف کرتا ہو وہ کمان توڑتا اور نیزی دو کاڑی کرتا ہو گاڑیوں کو آگ سی جلاتا ہو تم جاؤ اور
 جانو کہ میں خدا ہوں میں قوموں میں بلند ہونگا میں میں پر بلند ہونگا رب العالمین ہماری ساتھ ہو
 یعقوب کا خدا ہمارا ہے اے انوار اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ ہر جہتی کہ اللہ کی پاک مقاموں کو ایک ہی کی دہارین خوش کنی
 ہیں ہری اسکاٹ میں ہو کیا فی سلوم کا جو سچ سچ و دشنام میں ہوتا ہو اگرچہ وہ بہت گہرا نہیں ہے
 اور نہ بہت چوڑا ہو تو بھی یہ دشنام کی حفاظت کی لیے کافی ہو گا اسکی فی کور روحانی طور پر بھنا جائے
 کیونکہ زندگی کا پانی یعنی جو روح القدس سی آرام ملا ہو وہ آرام گہرا ہوگی وسیلہ سی پیدا ہوا ہو ہمارے
 خدا کا شہر یعنی دل اوس فیضیاب ہوگا اور کلام اللہ کا پھیل جائیگا اگرچہ بہت قوی نہیں جیسا کہ
 دشمن ہیں ای ایمان والو دیکھو پادری فی دیکھا کہ بیت المقدس میں اللہ فی فیض کا دریا جاری کیا
 اور یہ صاف خبر اوس پاک شہر کی آبادی کی ہو جو محمدیوں کی ہاتھوں آباد ہوا تو ثابت ہوا کہ اللہ
 محمدیوں کی ساتھ ہو اس لٹی پادری فی خدا کی شہری اپنا دل مراد لیا ای ایمان والو اللہ تعالیٰ حضرت
 داود کو تسلی دیتا ہو کہ تمہارا جو یہ شہر جیہوں اور بیت المقدس ہو اس پر اللہ کا فیض جاری ہوگا
 پہر کبھی اوسکو جنبش نہوگی اللہ اوسکی مدد کر لگا صبح سویری یعنی آخری زمانہ میں اللہ اوسکی مدد
 کر لگا پہر صاف پی دی کہ قوموں کی غصہ کیا یعنی بت پرستوں کی قوموں کی کئی بار بیت المقدس کو
 ویران کیا اور لڑتے ہو یعنی ایک بار بخت نصر نے حضرت ارمیا کی وقت میں دوسری بار بخت
 نصر نے حضرت عیسیٰ کی بعد اوسکو ویران کیا پر اللہ فی اپنی آواز نکالی یعنی آخری پیغمبر پر اپنا کلام جاری کیا
 لوگ پہل جائیگی اور ڈر جائیگی اونکی ملک اور چڑ جائیگی اونکی لڑائیاں موقوف ہو جائیگی اونکی شہر
 اور چڑ جائیگی پہر صاف فرمایا کہ میں قوموں میں بلند ہونگا یہ وعدہ محمدی وقت میں پوری ہوئے ساری
 قوموں میں اللہ کا نام بلند ہوا بہت کا قریل ہوئی اور بہت ایمان لای اور محمدی ہوئی جیسی لڑائیاں
 اگلی وقتوں میں تہیں کہ بت پرست لوگ اسرائیلیوں کو تباہ کر دیتی تھی ایسی لڑائیاں موقوف ہوں

یہ خبر حضرت عیسیٰ کی سیط بنین پہنچی اذکی بعد تو بیت پرستوں کی مسجد بیت المقدس کو دیا
 محمدی وقت میں اسد فی ادس پاک گھر کی مدد کی جو لوگ بیت المقدس کے لڑنے والی تھی بتوں کے
 پوجنی والی اور آگ کی پوجنی والی اور نکاز و بر بالکل ٹوٹ گیا سینتائیس سو زبور اس زبور کے
 سری پر پادری متھرنے لکھا ہو کہ قوم کو نصیحت کی جاتی ہو کہ سید بادشاہ کی تابعداری خوشی سے
 کہوں ارشاد ہوتا ہوں ای لوگو تم سب تالیان یا دشمنانہ گائی ہوئی اسد کی تعریف کرو کہ تم
 بلند اور ہیبت والا ہو وہ ساری زمین پر بادشاہ عظیم ہو وہ قوم کو چار زبور دست اور گرم ہو
 ہماری پاؤں کی نیچی ڈالیا گیا ہر اسد کی تعریف کی بعد یوں ہو نہ اور موسیٰ بادشاہت کرتا ہو خدا اپنے
 مقدس تخت پر بیٹھا ہو قوم کی امر جمع ہوئی ہیں دی جو ابراہیم کی خدا کی لوگ ہیں ای ایمان والوں
 زبور میں بھی اشارہ اسی بات کا ہو کہ آخری زمانہ میں اسد کا نام ساری قوم میں پھیلے گا اس کا ظہور
 محمدی وقت میں ہو اگر ساری قوم کی بڑی بڑی سردار اسد کی دین میں آئی اسد کو اکیلا جانا اور سب
 پیغمبروں اور سب کتابوں کو مٹا دیا سید علی طہرانی رحمۃ اللہ علیہ اس زبور کی آیتیں بھی اپنی کتاب میں لکھی
 ہیں پھر کہتی ہیں کہ یہ سب خبریں آئندہ کی ہیں اور حضرت داؤد علیہ السلام کی زمانہ سی اب تک سوا
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی نبی اور بادشاہ کو یہ بات حاصل نہیں ہوئی کہ سب قومیں اذکی
 تابعداری کریں اور اذکی دین میں آئیں اور ہتھالیستوں زبور پہلی جہنوں کی تعریف ہو پھر آئیں
 آیت یوں ہو جیسا ہم نے سننا دیا ساری رب العالمین کی غم میں اپنی خدا کی شہر میں دیکھا خدا اس کو ہمیشہ
 برقرار رکھے گا ای ایمان والو اسکا صفات مطلب یہ ہو کہ اسد حضرت داؤد سی کہو نا ہو کہ جیہوں اور
 بیت المقدس کی آبادی کی جیسی نہیں یعنی سنی تین اور سکالوی محمدی وقت میں دیکھا اسد اسکو
 ہمیشہ قائم رکھے گا اسد کی ساری آئندہ سارا زمانہ حاضر ہو پاؤں گی گھٹنا ہو کہ یہ دشلم تو بار بار
 بت پرستوں سے روئے گا لیکن گروا عیسیٰ علیہ السلام کا ہمیشہ ہر گیارہ دشلم اسکا ققط نمونہ تھا
 محمدی ہائیو دیکھو پادری فی بیت المقدس اگر جاگہ کو مراد لیا اور گملا مطلب یہ ہو کہ اس کی شہر کو
 اسد فی محمدی ایمان والوں سے آباد رکھا سو ہم ایک شہر سے دو پر ہیں محمدی ایمان والوں سے آباد ہو نا
 ای خدا ہم شہر کھلے گا دروہان تیرے اظہار کی سزا گئی ہیں ای خدا ہم سارا نام ہو زمین پر اس
 دسی ہی تیری میرے ہوتا ہے اسکا تیرے اظہار کی سزا گئی ہیں اسکا تیرے اظہار کی سزا گئی ہیں اسکا تیرے اظہار کی سزا گئی ہیں

بیسیان خوشی کریں تیری عدالتوں کی سبب ای ایمانو الو اللہ کی مسجد میں پوری حمت محمدی وقت میں ہو
 صیہون پہاڑ محمدیوں سی آباد ہوا اللہ کی عدالت سی قوم یہودی کی محمدی لوگ نہایت خوش ہوئی پادری
 لکھتا ہو کہ اسکا یہ مطلب کہ اللہ کی نام کا پورا شہر ہوگا ایمانوالی لوگ بہت پرستوئی جدا ہو جائیں گے
 اور اللہ کا دامن ہاتھ دھنمونسے بدلے لگا یہ شہر ساری زمین میں آخر دنیا تک ہوگا ای ایمانو الو
 یہ سب باتیں محمدی وقت میں پوری ہوئیں پچاسواں زبور پادری طاسل اسکاٹ لکھتا ہو کہ اس
 زبور میں یہودیوں کی مجلس سازی کا بیان ہو اور حضرت عیسیٰ کے آئینے پیش خبری ہو اور حضرت موسیٰ کی
 شریعت کا موقوف ہونا اور یہودیوں کا گنہگار ٹھہرایا جانا بیان ہوا ہو اور اسی سی عام فیصلہ ظاہر ہوتا ہو
 کفر وی اور جوئے معلم عیسائیوں کی اخیر میں گنہگار ٹھہرائی گئی ارشاد ہوتا ہو کہ درمطلق خدا اللہ نے فرمایا
 اور زمین کو سورج کی نکلنی کی جگہ سی لگی اوسکی ڈوبنی کی جگہ تک بلایا ہو صیہون سی حسن کمال سی خدا
 جلوہ گر ہوا ہو پادری لکھتا ہو کہ تمام دنیا کی رہنی والی خدا کی نام سی بلای گئے ہیں اور خدا ظاہر ہوا اور اس
 بڑی عدالت سینا پہاڑ پر نہیں قائم ہوئی بلکہ صیہون پہاڑ پر جہان سی اوسنی اپنا سخت حکم جاری کیا
 اور جہان اوسکی شہرت ظاہر ہوئی اسطرح سی صیہون کو پوری خوبصورتی کہا پادری کا مطلب یہ ہو
 کہ صیہون اور بیت المقدس میں حضرت عیسیٰ کا ظہور ہوا یہ اوسکی خبر ہو مگر پادری فی یہہہ کہہنا کہ
 کہ صیہون میں بہت بڑا ظہور اللہ کی نام کا اور اوسکی کلام کا محمدی وقت میں ہوا اسکے بعد دیکھو صاف
 محمدی جہاد کا اشارہ ہو ارشاد ہوتا ہو ہمارا خدا آویگا اور چپ چاپ نہ رہیگا اک آگ اوسکی آلی آگ
 فنا کرتی ہو گی اور اوسکے گرد اگر شدت سی موج زن ہوگی ای ایمانو الو دیکھو یہہہ اوس رسول
 پاک کی خبر ہو جسکے ساتھ اللہ نہایت جلال سی آیا اور چاروں طرف لڑائی کی آگ بہر گادی یہہہ
 صاف خبر محمدی جہاد کی ہو مگر پادری لکھتا ہو کہ اللہ آویگا اور گنہگاروں سی بدلے لگا اور اوسکی حکومت
 صیہون میں ہوگی جسٹ عیسیٰ آئی اللہ کے غصہ نے بنی بنی والی آگ کی طرح بہت قوموں کو جلا دیا جو
 ایمان نہ لای لیکن انکا دوبارہ آنا پوری نجات اور گنہگاروں کی نجات کی لیے ہوگا یہودی اس زبور
 میں خیال کرتے ہیں کہ یہ فیصلہ مسیحا کی وقت میں ہوگا افسوس پادری کہتا ہو کہ حضرت عیسیٰ کے
 وقت میں اللہ کے غصہ کی آگ نے بہت قوموں کو جلا دیا ہاں پادری نہیں دیکھتا کہ چوتھ سو برس
 بت پرستوں کا اور جوئی عیسائیوں کا ہر طرف زور ہاں محمدی وقت میں اللہ کی غصہ کی آگ ہر طرف

کافروں پر ہر طے ارشاد ہوتا ہوا وہ اوپر ہی آسمان کو منادی کر لگا اور زمین کو تاکہ اپنی لوگوں کی عدالت
کرے میری پاک بند و میری پاس جمع ہو وہی بند ہی جنہوں نے میری ساتھ قربانی کا عہد کیا آسمان
اور اسکی راستبازی کو آشکارا کر لینی کہ خدا ہی عدالت کرنے والا ہے پادری لکھتا ہے کہ تمام باشندی زمین کے
اور آسمانوں کی بلایاں لگی کہ اسکی فیصلہ کا یقین کریں اور تمام آدمی قیامت میں ظاہر ہونگی اور
اچھی لوگوں کو فرشتی جمع کرنے کے اس سے پہلے کہ بدوں کو سزا ہو وہی ارشاد ہوتا ہے ای میری قوم
سن میں کہتا ہوں ای اسرائیل میں تجھ پر گواہی دیتا ہوں میں خدا تر خدا ہوں میں تجھ کو تیری
فریحوں اور تیری سوختنی قربانیوں کی بابت جو ہمیشہ میرے سامنے ہوئے ہیں مجرمین
تھیں اور لگا میں تیری گھر کا بیل اور تیری باڑی کا بکرانہیں لو لگا کہ جنگ کے ساری جانور اور پھاڑوں کو
چارپای ہزاروں ہزار میری ہیں میں پہاڑ کی ساری پزند و فسی آگاہ ہوں اور جنگلی چرند میری ہیں
اگر میں ہوگا ہوتا تو تجھ سے لکھتا کہ دینا اور اسکی معموری میری ہو کیا میں بیلوں کا گوشت کھاتا ہوں
یا بکروں کا گوشت کھاتا ہوں تو قربانی خدا کی آگے گزران اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی نذرین ادا کر اور
مصلحت کی دن مجھ سے فریاد کر میں تجھی مخلصی دونگا اور تو میرا جلال ظاہر کر لگا پادری لکھتا ہے کہ
کہ یہودی لوگ اللہ کی پرستش ظاہر کر لگی ہیں کی نہیں کرتی تھی اللہ انکو سزا دیتا ہے اور جو عاجزی پرستش
کرتے تھے وہ نجات پائیں اس سب سے مراد حضرت عیسیٰ کا آنا اور ترقی دینا اور تعریف کا ای ہے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے صاف محمدی بشارت ہے اللہ تعالیٰ یہ بتا دیتا ہے کہ یہ قربانیان جو ہمیشہ
میری سامنے ہو کر تھیں ان کی باعث ہی تجھ کو گناہ نہیں ٹھہراؤ لگا یعنی یہ جو حضرت موسیٰ کی شریعت
کی موافق ہمیشہ قربانیان ہو کر تھیں یہ آخری شریعت میں فرض نہ ہیں گی ان قربانیوں کو جو
کوئی نہ لگا گناہگار نہ گناہگار نہ فرمایا کہ تو قربانی اللہ کی گزران اس میں شاید یہ اشارہ ہو کہ قربانی
اور نذرانہ شریعت میں ہوگی مگر کثرت سے نہ ہوگی جیسا حضرت موسیٰ کی شریعت میں تھا اسکی بعد
ارشاد ہوتا ہے پرستش کو خدا کہتا ہے تجھی میری جگہوں کی بیان کرنے سے کیا کام تو کیوں اپنی سمجھ
میری عہد کا ذکر کرتا ہے حالانکہ تو تربیت سے عداوت نہ کہتا ہے اور میری کلام کو اپنی بھیجی ہو لکھتا ہے
اسی طرح ان لوگوں کی فعلوں کی شکایتیں ہیں پادری لکھتا ہے کہ یہودیوں میں جو سکھلانے والی تھی پہلے
لوگ تھے انہوں نے حضرت عیسیٰ کے قتل کی تدبیر کی انکو سخت سزا دی گئی اسکے بعد اللہ فرمانا ہے

ای خدا کی بھولنی والو اسکو سوچو نہو کہ میں تمہیں مکڑی مکڑی کر دوں اور کوئی چڑا نہو والا نہو جو کوئے
 ذبیحی گذرانتا ہو وہ میرا جلال ظاہر کرتا ہو اور اسکو جو اپنی چال چلن درست رکھتا ہو میں خدا کی
 نجات دکھلاؤنگا پادری لکھتا ہو کہ جو سیدھی لوگ ہیں اونکو ترقی ہوگی شکر گزار ہونگی واسطی جس
 کہ خدا کی تعریف کیجا نیگی حضرت عیسیٰ کے وسیلہ سے ایسا نوالو اس جگہ عبرتین فقط ذبیحی کا لفظ ہو کہ جو کوئی
 ذبیحی گذرانتا ہو اور اوپر ہی یہی لفظ ہو کہ تو ذبیحی یعنی قربانی اٹھالگی گذران مگر یادریوں نی ترجمہ میں
 شکر گزار کا لفظ بڑا دیا کہ تو شکر گذاری کی قربانیاں اٹھالگی گذران اور یہاں ہی یوں لکھا کہ جو
 کوئی تعریف کی ذبیحی گذرانتا ہو وہ میرا جلال ظاہر کرلگا یہ لفظ میں یادریوں نی اس لیے بڑا دین کہ
 کہ عیسائی شریعت میں قربانی نہیں ہو تو یہاں قربانی سی مراد اٹھالگی تعریف اور شکر گذاری ہی ہو اور
 یہاں صاف محمد صے شریعت کی بشارت ہو کہ اس شریعت میں قربانیاں ہونگی مگر کثرت قربانیوں کی
 موقوف ہو جائیگی اکاؤن زبور سنو اول میں دعا ہو آخر میں یوں ہو ای خداوند میری بیٹو نکلو
 کہو لدی تو میرا منہ تیری تعریف بیان کرے گا کہ تو ذبیحی سی خوش نہیں ہوتا نہیں تو میں دیتا سو
 قربانی میں تیری خوشنودی نہیں خدا کی ذبیحی شکستہ جان ہیں دل شکستہ اور خاکساری کیلئے
 خدا تو حقیر نہ جائیگا اپنی خوشی سی جیہوں کی ساتھ بہلائی کرنیر و شالم کی دیوار و نکو نہایت تو خدا
 کی بیچون اور چڑھا دی اور کامل قربانیوں سی خوشنود ہو گا تب وہ تیری منج پر بچڑی چڑھا و نیگے
 عبرتین عولاء کا لفظ ہو چڑھا و یکا ترجمہ جو ایک پادری نی کیا ہو بہت اچھا ہو یہی لفظ عولاء کا
 وہاں بھی آتا ہو جہاں قربانیوں کی جلادینی کا حکم ہو وہاں اکثر پادری سوختنی قربانی کا لفظ لکھتے
 ہیں مگر عولاء کا صاف ترجمہ ہی چڑھا و ای سو حضرت موسیٰ کی شریعت میں چڑھا و یکی جلادینی کا
 حکم تھا اب اللہ خبر دیتا ہو کہ آخری وقت میں جو چڑھا و اول کی محبت سی اور صدق سی ہو گا وہ
 قبول ہو گا یعنی جلادین کا حکم موقوف ہو جائیگا اس زبور میں دو باتیں فرمائیں ہیں پہلی فرمایا کہ اللہ کے
 ذبیحی شکستہ جان ہیں یعنی جن لوگوں کی جان اللہ کے عشق میں لٹائی ہوئی ہو اصل ذبیحہ وہی ہے
 یہ یہ پتا دیا کہ یر و شالم کی دیوار و نکو نہایت یعنی یہ خبر اس وقت کی ہو جب یہ شہر آباد کیا جائیگا پھر صا
 فرمایا کہ وہ تیری منج پر بچڑی چڑھا و نیگی یعنی ظاہر کی قربانیاں ہی ہونگی یہ پتا محمدی شریعت کا ہو
 باؤن زبور میں اور چون زبور میں و ثمنوں کی اتہ سے فریاد ہو ستاؤن زبور میں ہی سری پر فریاد
 پہوں ہے کہ وہ آسمان پر نی بیچا گاتا کہ مجھ کو انکی ملاست سی جو مجھ نیگلا چاہتے ہیں بجاوی خدا

رحمت اور صداقت کو بھیجے گا میری جان شیر دکنی چچن ہو پھر آگے بڑھ کر یون ہو تو آسمانوں پر سفر فرمائے
 اور ساری زمین پر تیرے جلال ظاہر ہو ای امت محمدی صلیم ربو زمین فرمایا کہ اللہ اپنی رحمت کو بھیجے گا یہی تینا قرآن میں بھی
 ان پڑھ نبی کی زبانی یاد دلایا اور فرمایا وَمَا آتَا سَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ اور زمین بھیجے گا ہمیں جنگجو رحمت
 جہان والوں کی واسطی اللہ نے اسے اسے بزرگ کا مطلب یون کہو لے یا کہ جس رحمت کی بھیجی گا ہمیں وعدہ کیا تھا وہ
 محمد بن جوہر سی پانوں تک رحمت ہی رحمت ہیں اور قرآن کی حق میں فرمایا وَتَمَّتْ کَلِمَةُ رَبِّكَ حَقًّا
 وَتُحْذَرُ لَا اور پوری ہوئی بات تیری رب کی سچائی میں اور انصاف میں اسے بزرگ کا مطلب کہ لگایا کہ
 اللہ اپنی رحمت اور صداقت کو بھیجے گا رحمت محمد بن اور صداقت قرآن ہو یہاں اس وقت کا پتا یہ دیا
 کہ ساری زمین پر اللہ کا جلال ظاہر ہوگا اسکا بڑا ظہور محمدی وقت میں ہو یا پوری لکھتا ہو کہ حضرت داود
 کی بدولت اللہ کی تعریف دنیا میں پھیلی اس بات میں وہ حضرت عیسیٰ کا نمونہ ہی الیکسوسین زبور کی تیرہویں
 آیت کا بھی یہی مطلب ہو اٹھا تو یون زبور میں ظالموں کی غارت ہونی کی دعائیں ہیں یہاں آخر میں یون
 صادق جب سزا کو دیکھ لگا تو خوش ہوگا وہ شہریر کی لمبوس اپنی پانوں دہو دیگا ایسا کہ آدمی کیسے
 بیشک سچی کے لیے بدلہ ہو بیشک ایک خدا ہو جو زمین پر انصاف کرتا ہو پوری لکھتا ہو کہ حضرت
 عیسیٰ کے بعد جب یہ روٹھال برباد ہو تب یہ بات پوری ہوئی اور بار بار عیسیٰ دین قائم ہونے میں
 اور دشمنوں کی برباد ہونے میں اسکا ظہور ہوگا اور قیامت میں بہت بڑا ظہور ہوگا ای محمدی بہاؤ
 یہ صاف محمدی جہاد کی خبر ہے جس میں ساری زمین کے شہریر کو سزا ملی اور جو سچی ایمان والی تھی وہ
 کافروں کی خون بہا جانے سے خوش ہوئی حضرت داود کی اور سب پیغمبروں کی دعائیں قبول ہونے
 اللہ نے اچھی بندوں کا کافروں سے بدلہ لیا اس کثرت سے خون بہایا گیا کہ جھکے پاؤں اوس میں بہ گئی اونکو
 پاؤں دھوئی کی ضرورت نہ ہوئی اوسٹھوان زبور دیکھو پہلی دشمنوں کی ہاتھ سی فریاد ہو پھر یون ہے
 ای اللہ لشکروں کے خدا تو جو اسرائیل کا خدا ہو اونکی ساری گروہوں پر التفات کر کسی شہر گنہگار پر
 رحم نہ کر پوری لکھتا ہو کہ یہ پیش خبری پوری ہوئی کہ حضرت عیسیٰ کے دشمنوں پر اور جو توبہ
 نہ کر لیا اوس پر رحم ہوگا ای ایمان والو یہ صاف خبر محمدی وقت کی ہو اس وقت میں اللہ تعالیٰ نے
 ساری قوموں کو سمجھایا جو ایمان نہ لای اور شہریروں کو قتل کیا پھر آگے بڑھ کر یون ہو تو ای تھا پھر
 ہنستا ہو تو ساری غیر کردہوں کو مسخرہ بنا دیگا اٹھویں زبور میں دعا اور شکر ہے پھر یون ہو

ای خدا تو نے میری نذرین قبول کین تو نے مجھے اون لوگوں کے جو تیرے نام سے ترسان ہیں میراث دی تو مجھی اوس پہاڑ تک جو مجھے اونچا ہو لی ہو نچا کیونکہ تو میرے لیے ایک پناہ ہو او پہر تو نے ہے تو بادشاہ کی زندگانی بڑا ویگا اور اوسکی عمر پشت در پشت دراز کر گیا وہ خدا کی خدمت میں ثابت رہیگا تو اپنی رحمت اور راستی سے اوسکی نگہبانی کر دیکو یہاں صاف اشارہ ہو کہ وہ پہاڑ جو مجھ سے اونچا ہو یعنی جسکا مرتبہ مجھی بڑا ہو مجھی وہاں تک پہونچا یعنی اسراہیلینو کو اوس پناہ میں داخل کر پیرا و شاہ کا اشارہ صاف اوس دین کے بادشاہ کی طرف ہو جسکا ذکر اکیسویں زبور میں چکا ہو اور پہر بہر دین زبور میں بڑی دہوم سی ذکر آتا ہو اتھی اوس دین کے بادشاہ پر لا کوئی روین نازل فرما پا در می لکھتا ہو کہ حضرت داود امیدوار تھے کہ اللہ کے وعدہ کے موافق مسیح اذکی نسل میں بادشاہی کر گیا اور گنہگار و نیرحم اور صداقت ظاہر کر گیا ترستھوان زبور ای خدا تو میرا خدا ہو تر کے تھی ڈھونڈو لگا میری جان تیری پیاسی ہو اور میرا جسم خشک اور دھوپ کے جلے ہو وی زمین میں جہاں پانی نہیں تیرا مستاق ہو تا کہ تیری قدرت اور تیری شمت کو دیکھی جیسا کہ میں نے بیت قدس میں دیکھا اس لیے کہ تیری رحمت زندگی سے ہر دیکو اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ جن ملکون میں امد کا دین بالکل نہیں اون ملکون میں امد کا نام پہلی میں اوس دن کا مستاق ہوں جیسا بیت مقدس میں امد کا دین پھیلا ویسا اور ملکون میں بھی پھیلے جو خشک و جلی ہوئی زمین کے طرح ہیں وہاں ایمان کا فیض جاری ہو وی پر اس زبور کے آخرین یہ خبر ہے کہ میری دشمن تلوار سی ماریا نیکی لیکن بادشاہ خدا سی مسرور ہوگا ہر اک شخص جو اوسکی قسم کھاتا ہو شوکت پیدا کر گیا پر او لکھتا ہے جو جو ٹھو بولتی ہیں بند ہو جائیگا دیکو صاف دین کی غلبہ کی خبر اور شکرون کے عاجز ہونیکا ذکر ہو پورا غلبہ اللہ کے دین کا سوا مجری وقت کی کسی وقت میں نہیں ہوا چونستھوان زبور پہلی دشمنوں سے فرما ہو کہ مال دی کی قتل کی تدبیر کرتی ہیں اور کتنی ہیں ہکو کون دیکھیا پہر یہ خبر ہو کہ خدا تیرے چلا ویگا وی خبر گمانل ہو جاوینگے سو اونلی زبان اونہیں پر پڑی وی سب جو او لکھو دیکھیں گے بہا گین گے اور ہر اک شخص ڈر گیا اور خدا کے کام کو بیان کر گیا اور وی اسے فعلونکو اچھی طرح سمجھیں گے اسوقت راستباز خدا کے سبب خوش ہونگی اور او سپر ہر دسا کر نیگے اور ساری دیانت دار دلسی تعریف کر نیگے دیکو ای ایمانوالو اس خبر کا ظہور کسوقت میں ہوا کہ

جو منکر اللہ کی بین وہ قتل ہوئے اور یہ حال دیکھ کر سب ڈری اور اللہ کی کاموں کو خوب سمجھی اور خوش ہوئی سو اچھی وقت کے کوئی ایسا وقت نہیں ہو میں شہسوارین زبور میں ہوا ای خدا صیہون میں سب سے تیرا انتظار کرتی ہو اور تجھی نذر گذارینا چاہیگی تو جو دعا کا سنی والا ہو ہر شہر تجھ پاس لیگا دیکھو یہاں بھی ایسی وقت کا انتظار ہو کہ اللہ کا نام خوب ظاہر ہو اور سب لوگ اللہ ہی رجوع ہوں یا دری لکھتا ہو کہ یہ انتظار حضرت عیسیٰ کی آمد کا ہو کہ صیہون میں عاتین قبول ہوونگی اور یہ بات دیکھو دیکھ کر لوگ بیت المقدس کی زیارت کو آونگی اور سب قوموں میں انجیل پھیلی ونگی ای پادریو یہ سب باتیں محمدی طور سے پوری ہونیں چھیا شہسواران زبور سنو ای ساری سر زمینوں خوشی سی چلا کے خدا کا نام لو پکار کی اوسکی بڑی نام کی گیت کا و تقدیس سی اوسکا شکر کرو خدا سی کہ تیری کام کیا ہی ہیبت والی ہیں تیری قدرت کی بزرگی سی تیری ساری دشمن تجھسی مغلوب ہونگی ساری زمین تجھی سجدہ کریں گی اور تیری تعریف پڑھنی والی ہونگی وی تیری نام کا گیت کا ونگی پادری لکھتا ہو کہ آمین چند پیش خبریاں معلوم ہوتی ہیں اور حضرت عیسیٰ کی وقت میں اسکو ہودیون فی خیال نکلیا اور اسکی بہت صاف صاف پیش خبریاں ہیں کہ سلطنت حضرت عیسیٰ کی قائم ہونگی تمام دنیا پر یقیناً آجکل عیسائی قائم ہونگی ای پادریو یہ پیش خبریاں صاف محمدی دین کے پھیلیانی کی ہیں آنگہیں کہو لو اور محمدی جاو مسٹر شہسواران زبور دیکھو خدا ہم پر رحم کرے اور ہکو برکت دیوی اور اپنی جہرہ کو ہم پر جلوہ گر فرماوی تاکہ تیری راہ زمین میں جانچاوی اور تیری نجات ساری قوموں میں ای خداوند لوگ تیری شکر گذاری کریں سب لوگ تیری مع خوانی کریں آئیں خوش ہووین اور خوشی سی گاوین کہ تو لوگوں کی حق میں سچی عدالت کر لگا اور زمین پر امتوں کو ہدایت کر لگا خدا لیا لوگ تیرا شکر کریں ساری لوگ تیری مع خوانی کریں زمین اپنی افزائش پیدا کریگی خدا ہمارا خدا ہکو برکت دیگا اور زمین کی سارے کنارے ڈورماٹیں گے دیکھو ای ایمانوالو ساری قومیں اللہ کی راہ محمدی وقت میں پہلی نبیوں کے دل کی مراد اللہ کی پوری کی ملائید علی طہرائی رحمۃ اللہ علیہ اقامتہ الشہود میں یہ سب آیتیں چھیا ہوں زبور کی اور شہسواران زبور کی لای ہیں پھر لکھتی ہیں کہ حضرت داود علیہ السلام اللہ کی پیغام کی زبان سی آئندہ زمانہ کی خبر دیتی ہیں جو جہان میں ان آیتوں میں فرامین وہ سب جناب محمدی علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں اور آپ کے خلفائے راشدین اور اماموں کی وقت میں ظہور میں آئیں

اللہ کی تعریف منار و منیر اور پہاڑ و نیل اور اذان کہنی والوں کا چلانا اور اللہ کی تعریف کرنے والوں کا منبر و منبر چلانا خاص سی امت مرحومہ میں ہے جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے جانے کے وقت آج تک اللہ کے فضل سی بیہ بات مسلمانوں کے تمام شہر و عین شیعہ و عین اور سنی و عین پوری ہو رہی ہو اڑسٹھ سو ان زبور یوں ہو خدا اڑسٹھ سو اسکی دشمن پر اگندہ ہو وین وی جو اوسکا کینہ کرتی ہیں اوسکی حضور سی بہا گین طرح وہوان ہانگی سی ہٹ جاتا ہو اوسیطرح وے ہٹ جاوین جسطرح کہ موم آگ پر پگھلتا ہے شریر خدا کی حضور میں فنا ہو وین راستہ باز شادمان ہون اور خدا کی سامنی خوش ہون ہاں خوشی کے ماری ہو لے نہ ساوین خدا کی تعریف کرو اوسکی نام کی تعریف کرو اوسکی راہ طیار کرو جو اپنے تمام یاہ سی سوار ہو کی سیابا نو عین گذر جاتا اور اوسکے حضور خوشی کہ تمہیون کا باب اور سیا و نکا والی اپنے مکان مقدس میں خدا ہو خدا تمہا و نکو گہرا ہو الا کرتا ہو وہی قیدیون کو چھڑا کے کامیابی میں لاتا ہو پر کیش لوگ خشک زمین میں ہستی ہیں ای خدا جسم تو اپنی بند و نکے آگے آگے نکلا اور جسم تو سیابان سی گذر اسلاہ زمین لرزی اور آسمان ٹپکی خدا کے حضور ہاں سینا کی بھی خدا کے حضور جو اسرئیل کا خدا ہو حبش ہوئی آسے ایمانوالو دیکھو اللہ کی دشمنوں کی تباہ ہونکی صاف خبر ہو اور اللہ والوں کی خوش ہونکی بھی بشارت ہی صاف محمدی جہاد کی خبر ہی ہے حضرت موسیٰ کی وقت کا اشارہ ہی کہ اللہ اسوقت سیابا نو عین گذر اتنا زمین آسمان اور سینا پہاڑ کانپ گئی تھی یعنی ویسا جلال پر دکھلا دی اور کافرو نکو شاد پاوری لگتا ہو کہ اس زبور کے پڑھنے سے ہمارا خیال اون معاملوں کی طرف جاتا ہو جو حضرت عیسیٰ کے بعد ہوئے حواریوں پر فیض روح القدس کا پہلا اور حضرت عیسیٰ نے حواریوں کو بشارت دی کہ انجیل کا وعظ سناؤ پہر ارشاد ہوتا ہو ای خدا تو نے زور کا سینہ ہر سا کی پستی میراث کو قائم کیا تیری جماعت اوسیں بسی ای خدا تو نے اپنے لطف سے مسکینوں کے لیے طیاری کی خداوند نے حکم دیا اور خوش خبری دینی والی بڑی جماعت تھی لشکر والی پادشاہ بھاگ بھاگ جاوینکے اور گہرین مہنی والی عورت لوٹ کا مال بانٹی گی ای ایمانوالو دیکھو حضرت عیسیٰ نے جہاد نہیں کیا یہ خبر صاف محمدی جہاد کی ہو کہ عرب کے مسکینوں کو اللہ نے نئی سری سی ایمانکا زور دیا زور کا سینہ یعنی قرآن تعریف کا فیض حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہر سا کہ زمین

میراث کو یعنی کعبہ کو جو بت پرستوں کی ہاتھ نہیں پہنچا ہوا تھا اور اسکو پھر اپنی نام سے آباد کیا اور
ایمانوالوں کو اوسین بسایا اور اس خوشخبری کے دینے والے بہت سی اسرائیلی پیغمبر بھی ہوئے
خبر و لکا ظہور دکھایا اور بڑی بڑے بے ایمان بادشاہوں کو ہگادیا پادری لکھتا ہو کہ بہت
لوگ بشارت دینی کو بھیجے گئے اور بہت سی برخلاف لوگ پامال ہوئے اور جو ان کے
خبر یک تمھی وہ خوش ہوئے یہ بھی خیال کر نیکی بات ہو کہ ان آیتوں میں آئندہ فعل بولی گئی ہیں اگرچہ
گذری ہوئے زمانہ کی خبر نہیں بھی ایسا ہوتا ہو مگر اسکو پیش خبری سمجھنا چاہی ارشاد ہوتا ہو
اگرچہ تم و دیگو نہیں پڑے ہوئے ہو پر تم ایسے ہو گے جیسے کہ بوتر جسکے بال روپے سے مڑے
ہوں اور جسکی پر خالص سونے سے جسوقت او قتل در نے بادشاہوں کو اوسین تتر کیا تو
وہ صلیوں کی برف کی مانند سفید ہو گیا پادری لکھتا ہو کہ اسکا یہ مطلب ہو کہ گمراہ لوگ عیسائے
ہو جائینگے اور خوبصورت معلوم ہونگے اور انکے گناہ معاف ہو جائینگے اور جب اللہ نے
بادشاہوں کو برباد کر دیا تو اسرائیلی لوگ عزت دار ہوئے اور گناہوں سے پاک ہوئے تو صلیوں
کی چوٹی کی طرح سفید ہو گئے جو برف سی چھا ہوا ہو وہ تو ہیں جو حضرت یوشع کے ساتھ ہو کر
لڑیں وہ عمدہ تہین اور جوان اور حاکموں کے ماتحت ہو کر لڑیں وہ بھی عمدہ تہین قبل اسکے کہ وہ
فتح ہوئے اور انکو نجات دی گئی اوسین بھی آئندہ فعل بولا گیا ہو جس سے معلوم ہوتا ہو کہ آئندہ
کی خبر ہے شاید پادری کا اشارہ اسطرح ہو کہ کشمیر کے مغرب برف کی طرح ہو جائیگا تو اوسین
آئندہ کی خبر ہو کہ ایک وقت ایسا آویگا کہ بے ایمان بادشاہوں کو اللہ تعالیٰ برباد کر لیا تب
ایمانوالی لوگ برف کی طرح چر او چلے اور نورانی اور خوبصورت ہو جائینگے ایسا ہی مطلب
انجیل پاک میں فرمایا ہو کہ جب بدکار طبی تنور میں ڈالیا جائیگا تب سچی لوگ سورج کی طرح چمکین گے
یہ صاف صاف خبریں محمدی جاوکی ہیں مگر پادری حضرت عیسیٰ کی خبر پھراتے ہیں اور کہتی ہیں
کہ اسکا ظہور آگے بڑھ کر ہوگا ارشاد ہوتا ہو خدا کا پہاڑ باسان کا سا پہاڑ ہو باسان کے پہاڑ کی
مانند ایک اونچا پہاڑ ہو تم کیوں کو دتے ہو ای اونچی پہاڑ وہ یہ وہ پہاڑ ہو جس میں خدا نے چاہا کہ
جیسے زمان اللہ اوسین ہمیشہ تک رہی گا پادری لکھتا ہو کہ اسکا یہ مطلب کہ اللہ نے صلیوں
پہاڑ کو اپنے ہمیشہ رہنے کی واسطی پسند کیا ہے اول آیت کو ساتھ نشانی سوا یہ کے پڑھو

تو یوں ہوتی ہے بھلا خدا کا ہی بھلاڑ باسان کا بھلاڑ اونچی جو شیون کا ہی بھلاڑ باسان کا یہ جو پادری نے لکھا ہے
یہ لفظی ترجمہ جبرانی کا ہی معلوم ہوا کہ اسکا مطلب یوں سمجھا ہے کہ صید ہون کے بھلاڑ کو اقتدار نے باسان کے
بھلاڑ سے مثال دی ہے یہ سمجھ کر یوں ترجمہ کر دیا کہ خدا کا بھلاڑ باسان کا سا بھلاڑ ہے باسان کے بھلاڑ کے مانند
ایک دن بھلاڑ سے ہے اس ایمان والو ایمان صید ہون کا نام نہیں یہ ذکر اگر کعبہ شریف کا ہو تو کیا عجیب ہے مینے
اقتدار اس بھلاڑ میں ہمیشہ رہے گا اور اگر صید ہون کے طرف اشارہ ہے تو بھی صید ہون بھلاڑ پر تیرہ سو
سے محمدی بستی ہیں اقتدار کے ساتھ ہی کیونکہ اسکا وعدہ ہے کہ میں ہمیشہ بیان رہوں گا آفتاب صداقت میں لکھا ہے
کہ جہان لبنان کے بھلاڑوں کا سلسلہ ختم ہوتا ہے اسکے آگے ایک بھلاڑ ہے جو ہر من کھلاتا ہے سب سے اونچا
اوسکی چوٹی پر ہمیشہ برف رہتی ہے اوسکے در لبنان کے اوترائی پر شمشاد اور دیودار اور بلوط سرسبز
ہیں پھر یہ سلسلہ آگے بڑھ کر دریای جلیل کے پورب طرف پر باسان کھلاتا ہے جو بلوط اور چراگاہ کے
لیے مشہور تھا تھوڑی دور آگے دریای اردن اور بنی عمون کی زمین ہے ارشاد ہوتا ہے خدا کی گاڑیاں
بیشل ہزار ہیں بلکہ ہزار ہا ہزار ہیں خداوند ان کے درمیان ہے سینا مقدس میں ہے پادری لکھتا ہے
کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ جسطرح تختہ بادشاہ فرعون اور گھوڑوں اور گاڑیوں کے ساتھ آتا ہے جسطرح
اقتدار نے ہزاروں فرشتوں کے ساتھ آیا اور سینا پہاڑ پر چرایا اسی طرح وہ صید ہون بھلاڑ پر رہیگا اور حضرت
عیسیٰ آسمان پر چڑھتا ہے ارشاد ہوتا ہے تو اونچی پر چرا تو نے قید یوں کو قید کیا تو نے لوگوں کے درمیان
ہدیائی لئے بلکہ سرکشوں کے درمیان تاکہ خداوند خدا اوئیں بسی پادری سمجھتا ہے کہ یہ بات اقتدار
حضرت عیسیٰ سے فرما رہا ہے کہ تو اونچی پر چرایا یعنی آسمان پر چرا اور اس لفظ کو پادری نہیں
دیکھتا کہ تو نے قید یوں کو قید کیا یہ پتا صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ آپ کو اقتدار نے آسمان
پر بلایا اور آپ نے جہادین بہت کافر کو قید کیا جسطرح حضرت موسیٰ نے قید کیا تھا اور اسکا دست
تھا کہ جو کوئی شخص لاتا تھا آپ قبول کر لیتے تھے ایمان والوں سے بھی تھے قبول کی اور کبھی کسی سے
یعنی اول لوگوں سے جو ایمان نہیں لای عیسیٰ مہر کا بادشاہ مقوقس آسنے بہت تھے بھی آتھے قبول
کیے اقتدار فرماتا ہے کہ تو نے یہ باتیں اس لئی کیں تاکہ اقتدار میں بسی یعنی اللہ کی محبت ان کے دل میں
بسائی اور وہ ایمان لادیں یعنی یہ جہاد کرنا اور لوگوں کو قید کرنا اور تھے لوگوں سے لینا اس تیرے
بادشاہت اور حکومت کا انجام یہ ہو گا کہ لوگ ایمان لادیں گے اور اہل و اسے ہو جائیں گی حضرت ائمہ

کی یہ خبر بنیں ہے کیونکہ ان کے وقت میں اسرائیلوں کے سوا اور قوموں میں ایمان نہیں پھیلا بعد اسکے
 افسر کی تعریف ہے کہ وہ طر انجائیت نئی والا ہے پھر اکیسویں آیت یوں ہے خدا دشمنوں کے سر اور اس شخص کے
 کھوپڑی کے بالوں کو جو گٹھا کر تباہ ہو کر دیگا خداوند نے فرمایا میں باسان سے ایک دھیرا لے گا باسان میں
 دریا کے گھروں سے اور میں پھر لاؤ گا پادری لکھتا ہے کہ باسان میں عوج بادشاہ کو اندھا
 نے حضرت یسوی کے ہاتھوں قتل کیا تھا اب بیان وعدہ ہوتا ہے کہ پھر اندھا اسی طرح ٹھنڈو کو
 قتل کرے گا اسکے بعد پھر افسر کی تعریف ہے پھر یوں ہی چھوٹا بنیا میں اؤ کا حاکم ہے پادری لکھتا ہے کہ ساؤل
 یعنی طالوت بادشاہ بنیا میں کی نسل میں تھا جو حضرت یعقوب کے چھوٹے صاحبزادے تھے اسکے
 بعد یوں ہے تیرے خدا نے تیری مضبوطی کا حکم دیا اسے خدا اوسکو جو تو نے ہمارے لیے مہیا کیا مقبول
 بخش اسکے بعد عبرانی میں یوں ہے مִיִּחָא הַלְחָא עַל יְרוּשָׁלָּא מִלְּחָא יְבִיאוּ מִלְּאֲחֵימֶשְׁתָּא
 تیری ہمیکل سیکھنے مسجد سے یروشالم پر تیرے واسطے بادشاہ تحفی لاؤینگے اے ایمان والوں
 اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ تیرے مسجد جو یروشالم کے سوا کہیں اور ہے وہاں سے یروشالم میں
 بادشاہ لوگ افسر کی نذرین لاؤینگے اسکا ظہور محمدی وقت میں ہوا اگر کعبہ شریف سے یا مدینہ پاک
 سے جہان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے بادشاہ یوں نے یروشالم میں تحفی بھیجے اور افسر
 کی مسجد بیت المقدس جو حضرت سلیمان نے یروشالم میں بنائی تھی اوسکو جو ب محمدی بادشاہوں کو
 آباد کیا حضرت داؤد کے بعد یروشالم میں مسجد بیت المقدس اوسکے صاحبزادے حضرت سلیمان نے
 بنائی مگر بیان مسجد کی لفظ سے مسجد بیت المقدس مراد نہیں بیان صاف یہ ذکر ہے کہ تیری مسجد
 یروشالم پر تیرے واسطے بادشاہ تحفی لاؤینگے تو وہ مسجد یروشالم کی سوا کہیں اور ہے جہان سے
 یروشالم میں تحفی اؤینگے یہاں یہ بات ہے جیسی اشعیا علیہ السلام کے سولہویں باب میں ہے مִן
בִּיאָבָן کی راہ جیسوں کی نبی کے چار پر زمین کے حاکم کے برے بھیجے یعنی جیسوں اور بیت المقدس
 میں سلیم سے تحفی بھیجے وہی بات بیان ہی ہے اور سلیم نام مدینہ پاک کا ہے اسکا بیان اوپر ہو چکا اور پھر
 جو یہ مطلب سمجھتا ہے کہ تیری مسجد جو یروشالم پر نور و ایمان سے تیری لیے بادشاہ تحفی بھیجے گا تو پھر
 یہ مطلب ثابت ہوتا ہے کہ بیت المقدس سے بادشاہ کسی اور جگہ افسر کی نذرین بھیجے گا وہ جگہ سوا کہیں
 شریف کے اور مدینہ پاک کے کہیں نہیں ہے یہ بات بھی محمدی وقت میں ہوئی محمدی لوگ

کعبہ اور بیت المقدس دونوں کے عاشق تین حضرت عیسیٰ کے وقت تک اسرائیلوں کے سوا سب بادشاہ
 بت پرست تھے بیت المقدس کے دشمن تھے حضرت عیسیٰ کے بعد بیت المقدس کو کافروں نے ڈبا دیا پانچویں
 کے بعد محمدیوں نے آباد کیا پادری لکھتا ہے کہ شاید یہ پیش خبری اس بات کی ہو کہ یروشلم میں مسجد بنائے
 جاوے گی اور وہاں سب لوگ اور بادشاہ اللہ کی بندگی کریں گے اس میں یہ اشارہ ہے کہ آخر زمانہ میں
 سب بادشاہ عیسائی ہو جائیں گے ای ایمان والوں سجدت المقدس جو بت پرستوں کی دہائے
 تھی وہ محمدیوں نے بنائی اور وہاں سب محمدی تیرہ سو برس سے اللہ کی بندگی کرتے ہیں مگر
 پادری کو یہ آرزو ہے کہ جھوٹو موعو کے عیسائی وہاں اپنی مسجد یعنی گرجا گھر بنا کر سب پیغمبروں کے
 برخلاف تین خداؤں کو پوجیں محمدیوں کی عبادت پادری کے نزدیک معتبر نہیں جو اللہ کو اکیلا پوجے
 والی اور سب پیغمبروں کی مانگو والے میں اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے تو نیستان کے وحشیوں کو اور یلو
 جماعت کو لوگوں کے پھروں سمیت ڈانٹ تو جو عربی کے مکروں کو با مال کرتا ہو اور اون قوموں کو جو لڑائی
 سے خوش ہوتے ہیں پریشان کر پادری لکھتا ہے کہ کچھ شک نہیں ہے کہ یہ خیال کیا گیا
 ہو کہ یہ پیش خبری ایک ٹھیک فتح کی ہے سخت دشمنوں کے اوپر اے ایمان والو یہ صاف محمدی
 جہاد کی خبر ہے بعد اسکے ارشاد ہوتا ہے سردار مصر سے آویں گے حبش کے لوگ جلدی اپنے ہاتھ اللہ کی طرف
 بڑھائیں گے اسی زمین کی مملکت خدا کی گیت گاوا اور خداوند کی تعریف کرو ای ایمان والو مصر اور حبش دونوں
 عرب سے نزدیک ہیں محمدی وقت میں جلد ملک شام اور مصر و حبش میں محمدی دین پھیل گیا یہ صاف
 خبر اسی وقت کی ہے پھر زمین کے سارے ملکوں کی خبر ہے کہ سب اللہ کے دین میں آویں گے اور نہ زمین
 زبور میں بڑے دوزخ کے دشمنوں کے ہاتھ سے فیاد ہے کہ ای اللہ میرے دشمن بہت کثرت سے ہیں مجھے
 قتل کیا چاہتی ہیں پھر یوں ہی وہ جو آستانے پر بھی ہیں میری بابت کہتی ہیں اور بھی بازمیری حق میں گاتی ہیں
 پھر بدعائیں ہیں یا اللہ اپنا سخت قہر اور نیر نڈیل دی اور کما قتل اور جاؤ دی پھر یوں ہی گناہ پر گناہ افسانہ دہر کرے
 اور اوہ نہیں اپنی عدالت میں داخل ہونے ندی اوہ نہیں زندوں کے دفتر سے میٹ دے اور رہتے جاؤ
 دریاں اذکو قلم بند کر دیکھو اس زبور میں بھی اون دشمنوں سے فیاد ہے جو اپنی آستانی پر بیٹھے ہیں
 اسرائیل کی شہیروں کے ہاتھ سے فیاد ہے اور وہاں ہے کہ وہ جو عدالت کا وقت آوی او سو قاتلوں کو
 ایمان نصیب نہو اس قوم نے بیویوں کے دل ایسی ستائی کہ اللہ کی پناہ اسی باعث سے حضرت

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں یہودیوں کو ایمان کم نصیب ہوا گناہ پر گناہ بڑھتا گیا جیسا کہ قرآن شریف میں بھی ان کے حق میں فرمایا **فَاُولَٰئِكَ نَجْزِيهِمْ عَذَابَ الْغَضَبِ** یعنی کہا لای غضب پر غضب یعنی ایک غصہ اسی پر وہ ہوا کہ حضرت عیسیٰ سے اور اسرائیلی پیغمبروں سے دشمنی کی اور دوسرے غضب یہ ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہوئی آگے یوں ہے پر میں سکین ہوں اور غمگین ای خدا اپنی نجات سے مجھے اور بچا کرین خدا کی نام کا راگ گاؤں گا اور شکر گزاری کر کے اس کے بڑائی کروں گا اس سے اللہ تعالیٰ ہل اور بچھڑوں گے نسبت جن کے سنگ اور کھڑ ہوئے ہیں زیادہ خوش ہو گا فروتنی کرنا اور دیکھو گے اور خوش ہو گے کہ تم جو خدا کے طالب ہو تمھارے دل خوش وقت ہونے کیونکہ اللہ مسکینوں کے مستجاب ہے اور اپنے اسیروں کے اہانت نہیں کرتا آسمان اور زمین اس کی تعریف کریں اسی طرح سارے دیا اور یہ ایک چیز جو انہیں رینگتی ہیں کہ خدا صیہون کو بچا دی گا اور یہود کی بستیوں کی مرمت کریگا تاکہ وہی اونہیں بسین اور ان کے مالک ہوں اور اس کے بند ذکی اولاد بھی اور سبکی وارث ہوگی اور جو اس کے نام پر عاشق ہیں اُس میں پود باش کریں گی دیکھو اس زبور میں شیریہ کو یہ یاد کرو اس شریعت کا بنا دیا جس میں قریبانان موقوف ہو جاوینگی قریانیوں کی کثرت کے بدلے اللہ کا ذکر اور اس کی بڑائی کرنا کثرت سے مقرر ہو گا اللہ تعالیٰ کو وہ عبادت ان قریانیوں سے زیادہ پسند آوے گی یہ اشارہ صاف محمدی نماز کا ہے جس میں قرآن کا خوش آوازی سے پڑھنا اور بار بار اللہ اکبر کہنا ہے اللہ کے طالبوں کی دل اس عبادت میں وہ ذوق باقی ہیں جو حضرت موسیٰ کے وقت کی قریانیوں میں پایا وہاں جانور قریہ کرنا تھا یہاں روح اور دل کو اللہ کے عشق کی چہری سے فوج کرنا ہے پھر یہ بتا دیا کہ اس وقت میں صیہون یہودیوں کی بستیوں آباد ہونگی اللہ کے عاشق اس میں بسیں گے یہ بتا صاف محمدی ہے کہ اسے حضرت عیسیٰ کے بعد سجدت المقدس کو بت پرستوں نے وٹھا دیا تھا اس وقت کا پتا یہ کسی طرح نہیں سکتا وہ بستیوں محمدی وقت میں آباد ہو گئی اور آج تک محمدی اونہیں بستے ہیں پادری طلسم کھاٹا اس کو حضرت عیسیٰ کی بشارت ٹھہراتا ہے اور لکھتا ہے کہ یہ جو یہودیوں کی بڑائی کی خبر ہے اس کا یوں ظہور ہوا کہ جو یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہیں لائے وہ وہیوں کے ہاتھوں میں ہوئی اللہ نے ان کو اپنے دفتر میں سے میٹ دیا اللہ لکھتا ہے کہ جسطرح بائیسویں زبور میں پہلے اس کے بعد خوشی کا بیان ہے یہ لکھتا ہے کہ یہاں فعل آئندہ آیا ہے اس سے زمانہ آئندہ کی خبر

ثابت ہوتی ہے اور لگتا ہے کہ صیہون سے مراد ہے گرجا اور شہر یہود اسکے اور بیت حسی گرجا
دنیا میں اللہ تعالیٰ پجادی گا اور جو لوگ اللہ سے محبت رکھتی ہیں صیہون میں رہیں گے اور دشمن اور کچھ
غلبہ نہ کیے گا شاید آئندہ زمانہ کی خبر سے جب یہودی مذہب بد لیں گی آیہ پادری وہ زمانہ آچکا
بست یہودی مذہب بدل کر محمدی ہوئی اور بناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر اور حضرت
عیسیٰ اور انجیل پر ایمان لائے وہ صیہون میں اور بیت المقدس میں اور جاکجا ملک شام میں بستی ہیں
صیہون سے خود صیہون ہی مراد ہے صیہون سے اور شہر دیکھ گئے گرجاؤں کو مراد لینا پادریوں کی
بست دہری ہے یا اللہ اپنے بند و خرقہ کو لے آئیں اب بتروان زبور سنو کس ہوم دہام سے
محمدی عدالت کی خوشخبری اللہ تعالیٰ سناتا ہے اول یہ سمجھنا چاہی کہ یہ زبور وہ ہے جس میں بعض
یہودی ملاؤں کو شبہہ پڑا ہے کہ یہ زبور حضرت سلیمان کا کہا ہوا ہے اس شبہہ کا باعث یہ ہے کہ
اس زبور کے سرے پر لکھا ہے سلیمان یعنی واسطے سلیمان کے اس لفظ کے دو نو معنی ہو سکتے ہیں ایک
یہ معنی کہ سلیمان کا کہا ہوا ہے دوسرے یہ معنی کہ سلیمان کے حق میں یہ دعا ہے پادری مہتمم نے
یون ترجمہ کیا ہے کہ سلیمان کا پھر حاشیہ پر دوسرا ترجمہ یون لکھا ہے کہ سلیمان کے لیے اور اس
زبور کے سرے پر پادری نے لکھا ہے کہ داؤد سلیمان کے لیے دعا مانگتا ہے اسی طرح ایک کتاب میں
زبور کے سرے پر بھی لکھا ہے سلیمان یعنی واسطے اس زبور میں یہ بیان ہے کہ اللہ
کی طرف سے اولاد کا ہونا بہت بڑی نعمت ہے معلوم ہوا کہ بیان ہی معنی میں کہ حضرت سلیمان
کے طرف اشارہ ہے جو حضرت داؤد کے فرزند تھے اور سلیمان کے یہ معنی نہیں ہیں کہ
سلیمان کا کہا ہوا ہے اسی طرح اس بہترین زبور میں ہی سمجھنا چاہئے تفسیر مغربی اسکات میں
کہ یہ زبور حضرت سلیمان کے تعریف میں ہے مگر اس پر دی میں حضرت عیسیٰ کی بھی بشارت ہے
طامس سکات لکھتا ہے کہ اس زبور میں حضرت داؤد نے سلیمان کو اللہ کی برکت کے سپرد کیا مگر سطح بلندی سے
کہا کہ یہ لعین پوری نہیں ہو سکتی جب تک بڑا بادشاہ جیسی مسیح نمودار نہ ہوگی داؤد نے خبری تھی ویکان
دیکھو پادری پہلے کہتی ہیں کہ حضرت سلیمان کی خبر پھر کہتے ہیں کہ پورا پورا ظہور ان لفظوں کا حضرت سلیمان
میں نہیں ہوا بلکہ حضرت عیسیٰ میں ہوا اب ہم کہتی ہیں کہ پورا پورا ظہور ان لفظوں کا حضرت عیسیٰ میں ہی ہو گیا
یہ صاف محمدی بشارت ہو دیکھو اللہ تعالیٰ حضرت داؤد کی زبان پاک سے ان کو اتارے اور خدا بادشاہ کو اپنی عدالت میں

عطا کر اور بادشاہ کی بیٹی کو اپنی صداقت دی اور چھین بہا نیواس کتاب میں کی جگہ ایک بڑے
 بادشاہ کی پیش خبری بڑی بڑی تعریفوں کی ساتھ ہوئی ہے بیان بھی اسی بادشاہ کے حق میں
 دیا ہوا ہے کہ یہ بادشاہ کو جلد ظاہر کر اور اپنی عدالتیں اسکو دی کہ تیری حکم سے
 منطوب ہو سکے اور دیوی اور ظالموں سے بدلہ لیوی اور بادشاہ کی بیٹی کا اشارہ غالب یوں ہے
 کہ امام مہدی علیہ السلام کی طرف ہے ایک کتاب بنی کی چپی ہوئی دیکھنی میں آئی اسکا لکھنی والا
 اپنا نام لکھتا ہے کریم ابن ابراہیم کرمان کا رہنمی والا وہ بھی لکھتا ہے کہ بادشاہ سے مراد جناب
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور بادشاہ کی بیٹی سے مراد حضرت امام مہدی علیہ السلام ہیں پھر
 لکھتا ہے کہ یہودی کشتی میں بادشاہ سے مراد حضرت داؤد ہیں اور بادشاہ کی بیٹی سے مراد حضرت یحییٰ
 ہیں پھر اوسنی یہودیوں کے قول کو خوب طح رد کیا ہے اب اندر حضرت داؤد سے اوس بادشاہ دین کے
 حق میں یوں کہوا تا ہے وہ تیرے لوگوں میں صداقت سے حکم کر گیا اور تیرے مسکینوں میں خدا کی
 پہچان لوگوں کی لیے سلامتی ظاہر کرینگے اور میلی راست بازی وہ قوم کے مسکینوں کا انصاف کر گیا
 اور محتاجوں کی فرزندوں کو بچا دیا اور ظالم کو ٹکڑے ٹکڑے کر گیا آئی ایمانوالو دیکھو پادریوں سے پوچھو
 ظالموں کو ٹکڑے ٹکڑے کسنی کیا یہ کسکی بشارت ہے حضرت سلیمان کا احوال تمھاری کتابوں سے
 اگی پڑھ کر لکھا جا گا کہ اوکو لڑائی کا اتفاق نہیں ہوا تمام دنیا کے بادشاہ اس کے تابع ہو گئے تھے
 اگر کہیں اتفاقاً لڑائی بھی ہوئی ہو تو ادرات سے ہے یہ لفظیں اوپر مطابق نہیں پر سکین
 حضرت عیسیٰ نے تو ہمیشہ ظالموں کے ظلم اور شعلے اور صبر کیا انکی خبر یہ ہرگز نہیں ہو سکتی چنانچہ
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ کا اور سب نبیوں کا بدلہ لی ایمانوں سے لیا یہ صاف خبر
 ابھی ہی کے جہاد کی ہے اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے جب تک کہ سورج اور چاند باقی رہیں گے ساری
 پشتوں کے لوگ تجھ سے ڈرا کرینگے وہ بارش کے مانند جو گاٹی ہوئی گھاس پر پڑی نازل ہو گا اور
 ہو ہے کے منہ کی طرح جو زمین کو سیراب کرتا ہو اسکے زمانہ میں جب تک کہ چاند باقی رہے گا
 صادق پھیلین گے اور سلامتی فراوان ہوگی اس جگہ پر پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے
 کہ حضرت سلیمان نے چالیس سال سلطنت کی اور شان و شوکت اور انکی سلطنت کی اونکی اولاد
 کے وقت میں کم ہو گئی اور سلطنت یہود انکی ہی چند صدیوں تک رہی لیکن سلطنت حضرت

عیسیٰ کے آخر زمانہ تک رہے کہ حضرت سلیمان فی عدالت سے رعایا کو تروتازہ کیا اور انجیل کے وعدہ سے
 ہر طرح کی تروتازگی ہوئی مظلوم کو آرام ملا اور جو پھلدار تھے پھلدار ہوئی اور بہت عمدہ پاکیزگی کے تعلیم
 ہوئی جہاں اس سے پھل بڑی پھیل ہوئی تھی دیکھو ایسا کیا تو اس زبور میں یہ بشارت ہے کہ ساری
 پشتون کے لوگ امد سے ڈرا کریں گے اور اوسکا فیض منہ کی طرح دلوں کو تروتازہ کرے گا اور قیامت تک سچے
 ایمان والے پھیلین گی پادری لکھتا ہے کہ یہ بات حضرت سلیمانؑ کے بعد بنین ہوئی یعنی تھوری تدبیر
 اوسکے نسل میں بت پرستی پھیل گئی پادری کا مطلب یہ ہے کہ یہ خبر حضرت سلیمان بنین ہے بلکہ
 حضرت عیسیٰ کی خبر ہے ای ایمان والو اسی طرح حضرت عیسیٰ کے بعد بھی تھوری تدبیر بعد لوگ تین خداؤں کے
 قائل ہوئی بہت لوگ بے ایمان ہو گئے سچی ایمان والے جنگوں اور سچا زمین حبیب حبیبی ان مظلوموں کا
 ظہور بنیں ہوا کہ سارے پشتون کے لوگ تجسی ڈرا کریں گے اور سچی ایمان والے پھیلنے ان مظلوموں کا طور صاف محمدی
 وقت میں ہوا جو لوگ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پاک پر ایمان لائے انکے پشت و پشت زمین
 محمدی قائم رہا اور سچی ایمان والوں کا ساری جہاں میں غلبہ ہوا محمدی فیض بلدان رحمت کی طرح دلوں پر
 امد تعالے نے برسیا کہ اوسکے پشت و پشت ایمان کے درخت کو سرسبز کرے گا اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے
 سمندر سے سمندر تک دروہا سے انتہائی زمین تک اوسکا حکم ہوگا وہی جو بیابان کے باشندے
 ہیں اوسکے سامنے جھکیں گے اور اوسکے دشمن مٹی چائیں گے ترسیں اور ڈالوؤں کے بادشاہ
 تحفی لاؤں گے اور شاہ اور سببا کے بادشاہ ہدی گزاریں گے ان ساری بادشاہ اوسکے حضور
 سجدہ کریں گے سارے گروہین اوسکی خدمت گزاری کریں گے کیونکہ وہ دہائی دینے والے محتاج کو
 اور مسکین کو اور انکو جیکا کوئی مددگار نہ ہو چھڑا دے گا وہ مسکین اور محتاج پر ترس کرے گا اور محتاج کو
 جان بچا دے گا وہ انکی جانوں کو ظلم اور غضب سے بچا لے گا اور انکا خون اوسکے نظرمیں بیش قیمت
 ہوگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ حضرت سلیمان کی سلطنت دریای مہر اور میدی میں
 دریای فرات تک اور شاہیند خلیج فارس تک تھی جس میں دریای فرات گرتا ہے اور تمام باشندی جنگوں کے
 اوسکے ماتحت رہے اور بادشاہ ہزاروں شاہ کی بروشاٹم میں مع عمدہ تحفوں کے آئے اور تمام بادشاہ
 گروہ و نواح کے مع تحفوں کے آئے اس سے کچھ کچھ پیش خبری حضرت عیسیٰ کی سلطنت کی ظاہر ہوتی ہے
 عقلمند آدمی عمدہ تحفوں کے ساتھ حضرت عیسیٰ کے پاس حاضر ہوئی تھی جب حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے

اونسکے سلطنت تمام قومونین پھیل گئی ہے اور پیش نمبری کسی زمانہ میں پوری ہوگی جبکہ تمام بادشاہ
 اور کل قومین ایک تالبعدار ہو جائیں گی ایسا تمہارے علم میں ہے اور علم الہیہ وسلم شبا بڑے شین کے ساتھ عبرانی
 میں اوس شہر کو کہا جو عربی میں سبا چھوٹے شین ہے اور شہر کا نام سین بن ہو اور کذا ذکر قرآن مجید میں ہے وہ سبا اور
 نعل میں ہے اوس شہر کے شاہزادی بنو قیس حضرت سلیمان کی خدمت میں حاضر آئے جبکہ قصہ سورہ
 نعل میں ہے بادشاہوں کے احوال کی پچھلے کتاب جو توراۃ کی جلد میں ہے اوس میں جو یہ قصہ لکھا ہے تو
 شبا عبرانی میں بڑے شین سے لکھا ہے اب اسکے نسب جو سبا جو فی سین سے ہی اسکے بیٹے ایک
 بادری نے اپنے کتاب میں عربستان کے گنبد میں میں جہان ابھرہ ہے واللہ اعلم ایسی بادشاہی اگرچہ حضرت
 سلیمان کو بھی ملی مگر وہ جو اوپر سکتی ہیں وہ اوچتے ہیں اب اس لکھی ہم کشتی ہیں کہ اس نے بونین
 سراسر محمدی بشارت ہے بیابان کے لینے عرب کے باشندے سب آپ کے تلج ہوئی اور دشمن خاک
 میں ملے ترسیں جو ایک شہر ملک اسپانیہ یعنی اندلس میں ہے رہان کے بادشاہوں نے اور عرب کے
 اور میں کے بادشاہوں نے اطاعت کے ساری قومونین آپکا دین پھیلانا آپ مکیون بربت رم
 دل تھے اپنے کافر و لکوکاٹ ڈالنا تب تو مکیون ایسا نوالو کی جان بچی و ککاخون بہت بیش قیمت تھا
 اٹکے بچانے کے لیے ظالمو ککاخون بہا یا اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے وہ جو لگیا اور شبا کا سونا اوسے
 دیا جاو لگیا اوسکے حقین سدا دعا ہوگی ہر روز اوسکی مبارکباد کہی جاوگی ای محمدی بہائیو
 بادری لکھتا ہے کہ حضرت سلیمان نے اپنی سلطنت میں عرب سے اور دیگر قومون سے محصول لیا اور
 لوگ اسکے ترقی عمر کی دعا مانگتے تھے اور حضرت عیسیٰ کے آنکے پھلے سے لوگ دعا مانگتے تھے اور اب
 انجیل کے ترقی کی لوگ دعا مانگتے ہیں آئی محمدی بہائیو یہ خاص بتا محمدی شریعت کا ہے کہ ہمیشہ لوگ
 کہا کرتے ہیں اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد ویکو ہر روز کی لفظ کو دیکھو
 اور برکت کی لفظ کو دیکھو آپ کے حقین ہر روز برکت کی دعا ہوتی ہے سبا کا یعنی ملک میں کا سونا
 آپ کے قبضہ میں آیا ارشاد ہوتا ہے اوسوقت ایک شہی بعد اسنے جو زمین میں یا نیچاڑون کے
 چوٹیوں پر گرینگے تو انکے پھل لبنان کے درخت کی طرح جھرجھراوینگے اور شہر کے لوگ سبزہ
 زار کے مانند پھلین گے اوسکا نام ہمیشہ تک باقی رہیگا جب تک کہ آفتاب نہریگا اسکے نام کا رواج
 ہوگا لوگ اسکے باعث مبارک ہووینگے ساری قوم اوس مبارک کنی کے اندر اسراہیل کا خدا

مبارک ہے جو اکیلا ہے عجائب کام کرتا ہے اوس کا پہل نام ہمیشہ تک مبارک ہے سارا جہاں
اوس کے جلال سے معمور ہووے آمین پادری لکھتا ہے کہ ایک مٹی پھردانی بھار پر بونی جاوینگے
جو خراب زمین ہے تو اوہ زمین اس قدر تروتازہ کثرت سے پیدا ہوگا اوچپ وہ چلی گا تو لبنان کے
جنگل کی طرح معلوم ہوگا اسکا مطلب یہ کہ اوس وقت پسندیدہ میں ملک کنعان کا پھلدار ہوگا البتہ
کے رہنے والے گھاس کی طرح بڑھینگے اس پیش خبری کا مطلب یہ ہے کہ عیسائی دین بت پرستوں
اور یہودیوں میں چا پھیلی گا جب وہ وغظ کتنی والے بت پرستوں کی ملک میں بھیجی جائے گی تمام
قوم یا ملک عمدہ فصل سے بھر جائے اور روحانی ترقی آباد شہروں کے خاص مراد ہے ان آیتوں میں ایک
بڑی بھاری پیش خبری حضرت عیسیٰ کی ہے کہ اونکی سلطنت عام ہوگی اور اوند کے نام کا شہرہ
ہوگا ای پادریو یہ سب باتیں محمدی وقت میں ظاہر ہوں حضرت سلیمان کے نام کا رواج اون کے بعد
مردوں موقوف رہا جب انکی قوم کی اکثر لوگ بتوں کو پوجتے رہے حضرت عیسیٰ کے بعد بت پرست
پادشاہوں نے ظلم سے حضرت عیسیٰ کے نام لینا ایمانوالوں کو مشکل پر گیا جیسا تمھارے کتا بونے
نابست ہے البتہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام قومیں جو ایمان لائے انہوں نے ہمیشہ کا غلبہ
پایا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لینے سے کوئی روک نہیں سکتا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے نام کا رعب ایسا سارے دشمنوں پر چرایا ہوا ہے کہ آپ کا نام لینے سے محمدیوں کو کوئی دشمن
روک نہیں سکتا آپ کے نام کے ساتھ اور نبیوں کے نام کا بھی خوب رواج ہوا یہ بشارت بیشک آپ ہی
کی ہے اللہ تعالیٰ تمھیں دے آمین تہذیب زبور میں پھر یہ خبر ہے کہ ای اللہ جو تجھ سے دوہر میں فنا ہونگے
اور یہ بیان ہے کہ جو گنہگار نیوالے اور ظلم کرنے والے ہوں تو ان کو ہلاکت میں ڈھکیل دیگا جو تہذیب
زبور میں سرے پر یہ فرما دیا ہے کہ ای اللہ دشمنوں کی بیت مقدس میں آگ لگائی اور تیرے گھر کو
زمین تک ناپاک کیا انہوں نے زمین پر سارے عبادت گاہوں کو جلا دیا پھر یوں ہی ہماری لڑائیں
کچھ نہیں دیکھتے کوئی نبی بھی نہیں اور ہماری درمیان کوئی نہیں جو جانے کہ یہ کب تک ہوگا ای خدا
دشمن کب تک ہلکوں ملامت کر گیا کیا دشمن ہمیشہ تک تیرے نام پر کفر کی گاؤں نے کیوں اپنا
دھننا ہاتھ کھینچ لیا ہے اوسے اپنی بغل سے نکال پھر آگے بڑھ کر یوں ہے کہ ای خدا اوند سے یاد
رکھ کہ دشمن ملامت کرتا ہے اور جاہل بندے تیرے نام پر کفر کہتے ہیں اپنی فاضلہ کی جان شیریں

جماعت کے قابو میں نہ کر اور اپنے مسکینوں کے کروہ کو کہیں نہ بھول اپنے وثیقہ کی طرف متوجہ ہو کہ زمین سے
اندھیرے مکان ظلم کے مساکن ہو گئے مظلوم کو اپنا سامنے لیکر مت پھر بلکہ مسکین اور محتاج تیر
نام کی تعریف کریں اور تمہارے خدا اپنے وکالت کر اور اپنی ہر روز کی ملامت احمق قوم سے
یا ذکر اپنے دشمنوں کی آواز کو بھول نہ جا کہ اونکا مناد جو تیرا مقابلہ کرتی ہیں نہ ترقی کرتا ہے دیکھو اس
زبور میں اللہ تعالیٰ آئندہ کا حال حضرت داؤد کو یوں بتاتا ہے کہ گویا اب سامنے موجود ہے
بیت المقدس اور وقت میں بنائی نہیں گئی تھی بعد حضرت داؤد کے اپنے بیٹے حضرت سلیمان نے
بنائی اسکے مدون بعد حضرت ارمیا علیہ السلام کے وقت میں بخت نصر نے اسکو ویران کر دیا اور
جلا دیا پھر ستر برس بعد بیت المقدس پہنچائی گئی پھر حضرت عیسیٰ کے چالیس برس بعد رومی بت پرستوں
نے بیت المقدس کو دبا دیا اور سجد اور قربان کا ڈنکا کر ویران کر دی یادری اسکاٹ نے انجیل کے رد و تفسیر
۵۰ صفحہ میں لکھا ہے کہ طیطس رومی کی فوج نے بیت المقدس میں آگ لگا دی اور کشت الاربابین با دینی
مذہب نے لکھا ہے کہ چھ ہزار آدمی مسجد کی آگ میں مرے فائدہ اللہ تعالیٰ اسیکو نہیں بولتا جو لکھنا یہ مطلب
ہے کہ یا اللہ اپنے بندہ کو چھوڑ مت دے اور اللہ کا نام تھا وہ بغل ہم نہیں جانتے کہ کیسا ہے جو اللہ
کا مطلب اس لفظ سے ہے ہم اور سپر ایمان لائے اس زبور میں دیکھو کس کس وقت کا حال پھلے سے قرآن
یہ جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے زبان سے فرماتا ہے کہ ہم اپنے گرامتین کچھ نہیں دیکھتے کوئی بنی بھی
نہیں اور ہماری درمیان کوئی نہیں جو جانی یہ کب تک ہو گا یہ ذکر پہلے دہرانے کی وقت کا نہیں ہے
کیونکہ اس وقت میں جناب ارمیا پیغمبر موجود تھے اور انکی زبانی اللہ تعالیٰ نے صاف خبر سنائی کہ تیرس کے بعد
میں پھر اس مقام کو آباد کرونگا اور بابل میں جو اسرائیلی لوگ قید تھے اور میں حضرت حزقیل اور حضرت
دانیال نبی موجود تھے اب خوب یقین کرو کہ یہ خبر حضرت عیسیٰ کے بعد کی ہے کہ اس وقت میں کوئی
نبی نہیں تھا اور کسی کو معلوم نہیں تھا کہ یہ مصیبت کب تک رہے گی اگرچہ حضرت دانیال نے اس وقت
کی بھی خبر دی تھی مگر اسکا مطلب شکل تھا حضرت داؤد پہلے سے اللہ کے حکم سے اس وقت کی دعا
پاکتے ہیں کہ یا اللہ اپنے دشمنوں کو غارت کر دی کفر کرنے والوں کو سزا دے اور مسکین ایمان والوں کو کافروں کے ظلم سے
چھڑائے یہ سب دعائیں محمدی وقت میں قبول ہو ہیں ایمان والے لوگ کافروں کے ظلم سے چھڑائے
تین خدا کئے والے قتل ہوئے ایمان والے سورج کی طرح چمک اٹھے ہاں اس جگہ پہلے لکھا ہے کہ یہ خبر

پھلے ویرانی کی ہے اور اگر حضرت ارمیا علیہ السلام اور حضرت دانیالؑ نے خبر دی تھی مگر لوگوں کو ان خبروں کا سمجھنا مشکل تھا پھر لکھا ہے کہ شاید یہاں عیسائیوں کی خبر ہے کہ ظالموں کی ظلم سے ان کے رہائی کب ہوگی ایسا ناولو جو خبر قید بابل سے چھوٹنے کی حضرت ارمیا نے دی تھی اوسکا سمجھنا ہرگز ممکن نہیں تھا صاف ستر برس کی خبر دی تھی البتہ دوسرے ویرانی کی بعد آبادی کی خبر جو حضرت ارمیا نے دی تھی اوسکا سمجھنا البتہ مشکل تھا اسی لیے فرمایا کہ اوس مصیبت کے وقت کوئی نبی نہوگا جو صاف خبر دی کہ رہائی کب ہوگی دوسرا قول پادری کا ٹھیک ہے کہ یہ خبر عیسائیوں کی ہے جو عیسائیوں کے ظالموں کے ظلم محمدی وقت میں رہائی ملی پچھتر دن زبور میں خبر ہے کہ اللہ کے غضب کا یہ سال ساری شیریں زمین اور بے شریرون کے سنگ کاٹ ڈالو نگاہ پر راست بازو کے سنگ بلند رہینگے اس زبور میں یہ بھی ہے کہ اللہ عادل ہے ایک کو گراتا ہے دوسرے کو اٹھاتا ہے اس اشارے میں سمجھا دیا کہ اسرائیلی لوگ رشک نکسریں کہ ان بڑھو نہیں پیغمبر کیوں پیدا کیا اساعیلو کو کیوں بڑھا دیا انا سنو میں زبور میں اللہ سے فیرا دے کہ یا اللہ غیر قوموں نے تری پاک مسجد کو ناپاک کیا یروشالم کو ڈھیر کر دیا تیرے بندو نکلے لاشوں کو اونہوں نے آسمانی پرندوں کی اور تیرے پاک لوگوں کی گوشت کو زمین کے جوشیوں کی خوراک کر دیا اونہوں نے اونکے لوگوں کو یروشالم کے گرد اگردانی کے مانند بھاڑا دیا اور ان کا کارٹنے والا کوئی نہوا ہم تو اپنے ہمسایوں کے لئے ایک نمک اور اونکے لیے جو ہمارے آس پاس میں جابی تمہارے اور تمہاری ہوئی یا اللہ کب تک کیا تو ہمیشہ بزار رہیگا کیا تیرے غیرت آگ کے مانند بھڑکی رہیگی اپنا غصہ اون قوموں پر اودھل دے جھنوں نے تجھی نہ پہچانا اور اون بادشاہوں پر جنہوں نے تیرا نام لیا کہ اونہوں نے لعنہ و لعنہ کے نکل لیا اور اوسکے مسکن کو اوجاڑ دیا ہمارے اگلی بدکاریوں کو یاد مت کر اپنی عیم رحمتوں کو جلد جاری مئی آکر کہ ہم بہت ذلیل ہو گئی اے ہمارے نجات دینے والے خدا اپنے نام کے جلال کے لیے ہماری مدد کر چکو چائے اور اپنے نام کے لیے ہمارے گناہوں کو ڈھانپ لے تو میں کس لیے کہیں کہ او نکا خدا کہاں ہے تو اپنے بندو نکلے خون کا بدلہ ہماری آنکھوں کے آگے غیر قوموں پر جتنا دے قیدیوں کی سانسوں کو آپ تک پہنچنے دے اپنی بڑی قدرت کے موافق اور اونکو جو موت کے لائق ہیں بچائے ہمارے ہمسایوں کے ہر ایک ملامت کی ہر اجس جس طرح کہ اونہوں نے اے خدا تیرے ملامت کے سات سات حصہ انکے گود میں رکھ دے

سو ہم ترے بنوے اور ترے چراگاہ کے مینڈ ہی ہمیشہ تک تیری شکر گزاری کریں گی ہم ہر اک پشت
 کے آگے تیری مدد جان کر نیکہ دیکھو اس زبور کا بھی وہی بیان ہو جو ہر تروین زبور کا ہی پادری طامس اسکاٹ
 پھیلے یوں لکھا ہے کہ یہ بابل کے قیدی کا بیان ہی پھر لکھتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ روح القدس زبور واسے کو عام
 تکلیفوں کا حال بتلاتے ہیں جبکہ یہودیوں کو دشمن کے فوج نے برباد کیا جب شہر سر و شالم اور مسجد پر بادی ہوئی ایک
 حصہ باشندہ و کاوران شہرین دفن ہو گیا تھا اور بت سے اونہیں سے جنگا خون بہا یا گیا تھا جانوروں کے
 واسطے چوڑی گئی ہم کہتے ہیں بیشک دوسرے معنی سمیک ہیں یہ خبر بیشک بیت المقدس کی دوسری
 ویرانی کی ہو جو حضرت عیسیٰ کی بعد ہوئی مگر پادری کو یہ خیال نہ آیا کہ اس وقت جو یہودی قتل ہوئی وہ حضرت
 عیسیٰ کے دشمن تھے پاک بندوں کا اشارہ اون ناپاکوں کی طرف ہر گز نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اسکے
 بعد رومی بت پرستوں نے بہت سے عیسائیوں کو بڑی بڑی عذابوں سے قتل کیا پھر انہیں واسے
 جانوروں سے اونکو پھڑوایا اور بت پرستوں نے حج ہو کر تماشہ دیکھا اس زبور کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ
 بت پرستوں نے ہم پر یہ ظلم کئی اور پھر طغنے دی کہ اونکا خدا کہاں ہے اونکے مدد کیوں نہیں کرتا ای
 ظالموں سے اچھی لوگوں کے خون کا بدلہ لے اقدار نے یہ دعایوں قبول کی کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کے ہاتھوں اور اونکی امت کے ہاتھوں نبیوں اور اچھی لوگوں کے خون کا بدلہ بت پرستوں سے
 بھی لیا اور ظالم اسرائیلیوں سے بھی لیا مدتوں تک نبیوں نے اور اولیاءوں نے یہ دعائیں مانگی
 اقدار نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر کیا آپ کا حضور ایسی بڑی نعمت ہے جو نبیوں نے اور اولیاءوں نے
 سیکڑوں برس کی دعاؤں سے پائی ہے ایسے نبی زبورین اول سے آخر تک یہی ذکر ہے کہ یا اللہ اسرائیلیوں
 پر ظالموں نے بہت ظلم ڈھار کہا ہے تو ظلوہ گرمو کی جگہ یوں ہے کہ یا اللہ حکومت پھر اپنی چہری کی تجلی
 دکھلا کہ ہم پہنچ جائیگے کہیں یہ لفظ ہے کہ ہمارے طرف اپنا چہرہ روشن کر کہ ہم پہنچ جائیگی یا ایسے نبی زبور
 کی آخرین یوں ہے یا اللہ اونکو زمین کی عدالت کر کہ تو ساری امتوں کا وارث ہے پادری طامس
 اسکاٹ لکھتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت میں حضرت عیسیٰ کی آمد کی خبر ہے اور رب قوموں کی
 ایمان لائیکے پیش خبری ہے اسی پادریو یہ صاف خبر محمدی عدالت کی ہے جن میں ظالموں کو سزا
 منظور ہو گی نجات ملے تراپلین زبور کے سرے پر اقدار کے آگے دشمنوں سے فریاد ہے پھر یوں ہے
 کہ دسے کہتے ہیں کہ آواز نکلا کہ آوازین کہ قوم نہ رہیں اور اسرائیل کا نام پھر ذکر میں نہ آوی اور انہوں نے

ایکا کر کے جی سے مشورت کی ہے اور تیری برخلافی میں عہد باندھا ہے اور دم کے خیمہ والی اور اسمعیلی اور موالی اور ساری باجری جبال اور عمون اور عالیق اور فلست صور کے باشندوں سمیت متفق میں آسور بھی اون کے ساتھی میں دی بنی لوط کے مددگار میں تو اون سے ایسا کر کے جیسا تو نے مدیانیوں اور سیر اور یابین سے وادی قیسون میں کیا جو عین دور میں ہلاک ہوئی اور زمین کے مریض ہوئی اون کے امیر و کور و غراب اور زیمب کے مانند کریان اون کے ساری دو قصبہ و نکو زینج اور ضل منع کے مانند فنا کر جو کتنی میں آؤ خدا کے گروں کے ہم مالک بنیں ای میری خدا انہیں گرد باد کے مانند کر اور بھوس کے مانند رو برو ہوا کے جس طرح آگ جنگل کو جلاتی میں اور جسطح شعلہ بھار و نکو مجلس دیتا ہے اوطح تہائی آندھی سے اون کا پیچھا کر اور اپنی ہولناک آندھی سے اون میں پریشان کر ای اقدار اون کے منہ کو رسوائی بہر دی تاکہ دی تیرے نام کے طالب ہووین دی اپنا ملک سرزمین اور پریشان ہوں اور فنا ہوں ہائی سوا ہوں اور دی جانیں کہ جب کا نام ہو وادہ ہے وہ تو ہی اکیلا ساری زمین پر بلند و بالا ہے دیکھو اس زبور میں یہ دعا ہو کہ الہی بنی اسرائیل پر سب قوموں نے ظلم ٹوڑا ہے تو او کو بزدلی ایسے سزا دی کہ وہ شرمندہ ہو کر تیرے طالب ہوں اور تیرے کیلے ہونیکا اقرار کریں ساری زمین پر جنگجو غالب سمجھیں اور سوقت کے بت پرست اقدار کو سارے جہان کا مالک بنیں کتنی تھے بلکہ بنی اسرائیل کا خدا کہتے تھے سوا اس زبور میں اقدار تعالیٰ نے حضرت داؤد کو یہ دعا سکھائی کہ یوں دعا کرو کہ الہی اپنا ایسے سزا بھیج کہ وہ اپنے کفر و بت پرستی سے شرمندہ ہو کر تیرے طالب ہوں یہ دعایوں قبول ہوئی کہ محمدی تلوار کی مار لگا کر بت پرستوں نے کفر چھوڑا اور اقدار کے طالب ہوئی اور جن ملکوں میں کفر پھیلا تھا وہاں اقدار کا نام پھیل گیا حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع اور حضرت داؤد کے جہاد میں بت پرستوں نے قتل ہو قبیل کیا اقدار پر اور اسکے پیغمبر و نپیماں لانا قبول نہ کیا محمدی جہاد میں بڑی رحمت کا ظہور ہوا پادری لکھتا ہے کہ اس زبور میں یہ دعا ہے کہ اقدار کو ہمیشہ کی تکلیف دی اور گبرائٹ میں دلدی کہ غیر قومین خردار ہو جائیں اور اس بات کو جانیں کہ اقدار تعالیٰ مالک تمام زمین کا ہے نہ فقط اسرائیلیوں کا اسے پادریو انگلیں کو لوہہ دعا محمدی وقت میں قبول ہوئی پادری لکھتا ہے کہ عین دور کنعان کے او تر طرف کو ہے قریب اوس جگہ کے جہان سیر کی فوج برباد ہوئی ای ایانا تو اس زبور میں اقدار تعالیٰ نے یوں دعا سکھائی کہ الہی جیسا تو نے مدیانیوں اور سیر اور یابین سے وادی قیسون میں کیا ویسا ہی معاملہ تو سارے کافرو

مردمانیوں کا معاملہ قاضیوں کے احوال کی کتاب میں چھپے باب سے آٹھویں باب تک یوں لکھا ہے کہ
سات برس تک اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو مدینائیوں کے قبضہ میں کر دیا تھا مدینائیوں کا ہاتھ نبی ہر ایل
بقوی تھا اور مدینائیوں کے سبب بنی اسرائیل نے اپنے لیے بھاڑ و زمین گھر ہی اور غار اور پناہ کے مقام
بتائی اور جب بنی اسرائیل کچھ پوتے تھے تو مدینائی اور عالیقی اور بنی قدیم یعنی عرب ان کے مقابل حیرہ آ
تھے اور ان کے سامنے کھجے کھڑے کر کے کستیوں کو حاصل غزہ کے داخل ہونے کے مقام تک براد کرتے تھے اور
بنی اسرائیل کے لیے ایک ذرہ بھی خوراک نہ رہے دیتی تھے نہ بھیڑ کر ہی نہ گائی بیل نہ کہ بکریوں کو دی اپنے
مواشی اور اپنے خیموں سمیت مدینوں کے دل کے مانند آتی تھے اور ان کا اور ان کے اونٹوں کا شمار نہ تھا اور
ان کے اونٹوں کے سر زمین کو بہا کر جاتے تھے سو بنی اسرائیل خدا کے آگے چلائی تب اللہ تعالیٰ نے حضرت
جدعون علیہ السلام کو بنی کیا اور اللہ کا فرشتہ حضرت جدعون پاس آیا اور اس وقت حضرت جدعون
ایک کولہ میں گہیوں جھاڑ رہے تھے تاکہ مدینائیوں کے ہاتھ سے بچا دیں سو اللہ کا فرشتہ ان کو دکھائی دیا اور
فرشتے نے کہا خداوند تیرے ساتھ ہے اور ہاؤ پہلو ان حضرت جدعون بولے اگر خداوند ہماری ساتھ ہے
تو ہم سب چاؤں کیوں پڑے اور کہاں ہیں اس کے دی سب قدر میں جو ہماری باپے او دن نے ہمسی
بیان نہیں کیا خداوند کو مصر سے نہیں نکال لایا لیکن اب خداوند نے ہکو جوڑ دیا اور ہکو مدینائیوں کے
قبضے میں کر دیا تب خداوند نے او پر نگاہ کی اور کہا کہ اپنی اسی قوت کے ساتھ جا کہ تو بنی اسرائیل کو مدینائیوں
کے ہاتھ سے چڑاوی گا کیا بن بھی نہیں سیتجا کہا ای میرے خداوند میں کس طرح بنی اسرائیل کو بچاؤں دیکھ کہ میرا
گہرا بنی منسی میں ذلیل ہے اور میں اپنے باپ دادوں کے گہرا نے میں سب سے چوٹا ہوں خداوند
فرمایا کہ میں تیرے ساتھ ہوں گا اور تو ساری مدینائیوں کو اس طرح مار لیگا جیسے ایک شخص کو قتل کرتے ہیں پھر
حضرت جدعون نے کہا کہ مجھے کوئی نشان دکھا جس سے میں جانوں کہ مجھے تو ہی بولتا ہے حضرت جدعون اللہ
کی نذر کے لیے ایک بکری کا بچہ اور فطیری روٹیاں لائی اور گوشت کو ٹوکری میں رکھا فرشتے نے کہا اس کو راہ
میں چنان پر رکھو اور ننوں نے رکھا پھر سناگ نکلا اور گوشت اور فطیری روٹیاں کہا گئی تب فرشتہ اذکی نظر
سے غائب ہو گیا پھر رات کو اللہ تعالیٰ نے حضرت جدعون کو حکم کیا کہ بسل کانج جو تیرے باپ کا ہے
دہادی اور او سپر کا گنا باغ کاٹ ڈال حضرت جدعون نے رات کو تیرا دیا اس کا بیان او پر
ہو چکا ہے مدینائی اور عالیقی اور مشرق کے لوگ یعنی عرب کے لوگ اکٹھے ہوئی اور بارہا توڑے اور بڑیل

کے وادی بن خبی کمرے کی تب خداوند کے روح یعنی فرشتہ نے یا فیض نے حضرت جلعون پر احاطہ کیا
 حضرت جلعون نے نرسنگا پوٹکا اور بابی عز کے لوگ دسکے بھی اکھی ہوئی پھر آپ نے سارے بنی منسک
 پاس قاصد بھیجے سو وی بھی اسکے بھی فراہم ہوئی اور بنے آشور اور بنی زبولون اور بنی نفتالی کو بلایا پھر حضرت
 جلعون نے اپنی سب لوگوں سمیت سویری اور کھ کے حمزد کے چشمی پر خمیہ کنر کیا اور دیا نیو کا شکر اور کھ کے او تر
 طرف کوہ سورہ کے متصل وادی میں تھا اندر تلے نے حضرت جلعون سے فرمایا کہ تیرے ساتھ کے لوگ بہت
 سوین کیونکہ دیا نیو کو لکے قبضے میں کر دوں ایسا نہ کہ بنی اسرائیل غرور کریں اور کہیں کہ میرے قوت نے مجھے
 بجایا پھر اندر تلے کے حکم سے حضرت جلعون علیہ السلام نے تین سو آدمیوں کو اپنی ساتھ رکھا اور باقی کو غوثیوں
 بھیجا اور دیا نیو کا شکر اسکے بھی وادی میں تھا پھر حضرت جلعون نے بن سو آدمیوں کے تین غول کی
 اور ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ایک نرسنگا اور ایک ایک خالی گھوڑا اور ہر ایک گھڑی کے اندر چراغ
 رکھا اور انہیں فرمایا کہ مجھے تاکتے ہو کہ جو میں کروں سو تم بھی کرو اور خبر واجب میں باہر باہر ہو کے لشکر کے
 متصل جاؤں تو جو کچھ میں کروں سو تم کچھ میں کرو وی سب جو میرے ساتھ ہیں نرسنگا پھونکیں
 تو تم سب بھی لشکر کے ہر ایک طرف نرسنگے پھونکیو اور بولیو کہ خداوند کے لیے اور جلعون کے لیے پھر
 حضرت جلعون اور وی سو شخص جو ان کے ساتھ تھے باہر باہر ہو کے لشکر کے قریب آئی اور سو دھڑ دھڑ
 پھر سے کی ابتدا تھی اور چونکہ اپنے مکان پر بیٹھا چاہتے تھے تب دھنوں نے نرسنگی پھونکے اور ان
 گھڑیوں کو ان کے ہاتھوں میں تھے توڑا اور ان تینوں غولوں نے نرسنگی پھونکے اور گھڑے توڑے اور
 چراغوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں لیا اور نرسنگوں کو اپنے دہنے ہاتھ میں پھونکنے کے لیے اور چلا اور کھ کے خداوند
 کے اور جلعون کے تلوار اور انہیں سے ہر ایک شخص اپنے جگہ پر لٹ کر کے ہر ایک طرف کھڑا تھا
 سارا لشکر دوڑا اور چلا یا اور ہاک نکلا اور ان تین سو نے نرسنگے پھونکے اور خداوند نے ساری
 لشکر میں ہر ایک کے تلوار اسکے ساتھ ہی چلائی اور وہ بیت الشطر کو صیرات کے پاس اور اہل
 ریحولہ کی طرف جو طبقات پاس ہی ہاگ گئی تب ساری لوگ نفتالی اور آشور و یسعی جمع ہو گئے اور دیا نیو کا تعاقب
 کیا اور حضرت جلعون نے تمام کوہ افراہم میں قاصد بھیجا اور کہا کہ دیا نیو کی بھلائی میں اور ترو اور گناؤں کو بیت برہ اور
 یرون تک رو کو تب ساری افراہم میں جمع ہو گئے اور گناؤں کو بیت برہ اور یرون تک رو کا اور انہوں نے
 مدیا کے دوسرے درون غراب اور ذیب کو کپڑا اور غراب کو غراب چٹان پر فرمایا کہ لو کہ بتائی کہ دیا نیو کو

رکید اپا دوسری بتیہ فیض کا ترجمہ کیا کہ غراب کی چٹان پر اور یہی لفظ صومرا کا حضرت اشعیا کی صحیفہ کے دسویں باب
 میں بھی ہے وہاں یونان ترجمہ کیا ہے غراب کے پہاڑی پر الغرض غراب اور ذیب کا سیر بردن کے بار حضرت جبرئیل
 پاس لایا اور حضرت جبرئیل یرون پاس آئے اور وہ اور ان کے ساتھی تین سو باہم پارا و تری اور رکید نے
 رکید تے تک کے تب اپنے سکات کے لوگوں سے کہا کہ اون لوگوں کو جو میرے ساتھ ہیں روٹیاں دیجی
 اسلئے کہ یہ تک گئی ہیں اور میں دریاں کے دونوں بادشاہوں فوج اور ضلع کا سپہا کی جاتا ہوں سو سکات
 کے اشترافون نے کہا نامہ اباب فوج اور ضلع اپنے لشکر سمیت جو پندرہ ہزار تھا قورین تھی اور ایک لاکھ
 بیس ہزار سے گئی تھے حضرت جبرئیل کی طرف گئی جو کچھ بھاہ اور بیج کے پورب طرف کو خیموں میں رہتے تھے
 اور لشکر کو مارا کہ وہ لشکر غافل تھا جب زینج اور ضلع منہ بہا گئے تو حضرت جبرئیل نے ان کو رکید اور دریاں کے دونوں
 بادشاہوں زینج اور ضلع کو اور ساری لشکر کو پریشان کیا پھر حضرت جبرئیل نے زینج اور ضلع کو اپنے ہاتھ
 قتل کیا اور وہ زلیو جو ان کے اونٹوں کے گرد زمین تھالے لیا اور دریائی لوگ اسماعیلی تھے خالد و سوادنا
 سید علی سمہودی مدنی نے وفار الوفا میں لکھا ہے کہ غراب ایک پھاڑ ہے مدینہ شریف کے شامی رخ کے طرف
 ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ سے نکلے اور غراب پر چلے کہ وہ ایک پھاڑ ہے
 مدینہ کے کنارے پر شام کی راہ پر اور اس حال سے پہلے کامل قاضیوں کی کتاب میں جو تھے باب میں یونان ہے
 کہ بنی اسرائیل نے کہا کہی تو امدت تھالے نے او کو کنگان کے بادشاہ یا بن کے ہاتھ میں جو حضور میں سلطنت کرتا تھا
 سو پنا اور اس کے لشکر کے سردار کا نام سینئر تھا وہ کرسٹہ انجوریم میں رہتا تھا تب بنی اسرائیل خداوند کے بجائے
 کہ او اس پاس لوہے کے نو سو رتھیں تھیں او سنے بیس برس تک بنی اسرائیل کو ستایا اور سوقت لغیات کی
 بیوی جو دبورہ بنیہ بنی اسرائیل کی حاکم تھی وہ او کو پاس فیصلے کے لوہے پر دو سنی تھا اس لغتالی سولہ کی بنی برق
 کو بلا بھیجا اور کہا کہ کیا خداوند اسرائیل کے خدا نے حکم نہیں کیا کہ جاو رہو کے ہمارے سامنے لوگوں کو کھینچ اور بنی لغتالی
 اور بنی زبولون سے دس ہزار اپنے ساتھ لے اور میں ہر قیسون پر سیرا لشکر یا بن کے سردار کو اور اس کے رتھوں اور
 او کی بھیجے ہمارے کو کچھ پاس کھینچ لاؤنگا اور اسے ترے قابو میں گردونگا اور برقی او سے کہا اگر تو میرے ساتھ
 آوے گی تو میں جاؤنگا اور جو میرے ساتھ نہ آوے گی تو میں نجاؤنگا وہ بولی میں ترے ساتھ چلوں گی لیکن اس سفر
 میں جو تو کرتا ہے ترے کچھ عزت نہو گی کیونکہ خداوند سیرا کو ایک عورت کی ہاتھوں سپرد کر دیا دبورہ او سمعی اور
 برق کے ساتھ قادس کو گئی اور برق نے بنی زبولون اور بنی لغتالی کو قادس میں بلایا سو وہ دس ہزار

اپنے ہمراہ لیکچر ہمارے دہوڑے بھی اوسکے ساتھ چلی اب جبرقینی نے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہرے جواب کے
 نسل سے تھا قینیون سے آپکو الگ کیا اور ظیفین میں بلوٹ سکے درخت کے پاس جو قاسم کے ایک بہن کے ہاں
 خیمہ کھڑا کیا تب سیرا کو خبر پہنچی کہ ابی نعم کا بیٹا برقی تو پھار پر چڑھا اور سیرا نے دوست کو اپنے سارے
 رشتہ میں جو نو تھو تھیں اور اپنے ساتھ کے سارے لوگ مرستہ الجون سے نہایت دور پر فرما دیے کہ یہ دور
 نے برق کو کہا کہ اوتھو کیونکہ یہ وہ دن ہے کہ خداوند سیرا کو تیرے ہاتھ میں دیتا ہے کیا نہ اوتھو تیرے
 آگے خروج نہیں کرتا ہے تب برق کو ہاتھ پور سے اوترا اور دس ہزار مرد اس کے پیچھے تھے تب خداوند
 سیرا کو اور اوسکو سارے چھون اور اوسکو سارے لشکر کو تلواریں و عاری برقی کو ہاتھ شکستہ دی یہاں تک کہ سیرا
 رتھ پر سے اتر کر پیدل بھاگا اور برقی رتھ اور لشکر کو رکھ دی گیا چنانچہ سیرا کا سارا لشکر تلواریں مارا پڑا اور ایک بھی
 نہ بچا اور سیرا پیدل بھاگ کر جبرقینی کے جو رہا میں کے خیمہ میں گیا اگلے دن کہ صبح کے بادشاہ یابین اور جبرقینی کے گھر
 میں صلح تھی یا عیسیٰ نے کہا مجھ پاس آتے ڈراؤ سوا سو کل اور یا پھر یا عیسیٰ نے کہا میں اسکی آپسی پر ہر کسی گاری
 کہ زمین جادہ سی وہ مر گیا اور جب برق آیا تو یا عیسیٰ اوتھو ملنے کو نکلی وہ غمی میں آیا اور سیرا کو مردہ دیکھا سو
 اندائے اوسدن کنعان کے بادشاہ یابین کو بنی اسرائیل سے مغلوب کیا اور بنی اسرائیل کے ہاتھ نہایت دور
 پکڑ چلے یہاں تک کہ اومون نے یابین کو کاٹ ڈالا دیکھو تو اسرائیلیوں نے زبور کا یہ مضمون ہے کہ الہی اسی طرح
 سارے بت پرستوں کو قتل کر اسی طرح اومنین عاجز کر کہ وہ تیرے طالب ہوں حضرت داود کے وقتین ہوں
 اور وہاں اور فلسطی اور اودوم عاجز ہوئی اور آب کے تابع ہوئے اسکا ذکر اور پر ہو چکا کہ وہ لوگ اللہ کے
 طالب نہیں ہوئی دین اومنین نہیں پھیلا اس زبور کی دعا جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں
 قبول ہوئی کہ بت پرستوں پر ایسی سخت مار پڑے جیسے میانینوں اور سیرا پر پڑے تھے میں تو محمد یون
 بدین میں ایک ہزار کے لشکر کو شکست دی اسی طرح بار بار پڑتی رہے وہ لوگ شرمندہ ہو ہو کر اللہ کے طالب
 ہوئے گئے اسی طرح سارے عالم میں اللہ کا نام محمدی جہاد کے بدولت پھیلا اور سب نے اللہ کو تمام جہان کا مالک
 سمجھا چور آسیویون زبور میں ہے کہ وہ بن جو قیرے گرن بستی میں اور سدائے شکر کرتے ہیں مبارک ہا انسان حسین
 قوت تجسی پر خیلے دلیں تیری راہ میں جنہوں نے باکال کے شیب میں گذر کر تے ہوئی اور پادری میتر کے ترجمہ
 میں یون ہے کہ وہی کھلی دلی میں گذر کر تے ہوئی ادھی ایک کنعان باقی اور تالابوں کو سینہ کے پانیوں سے بہا ہے
 اور پادری میتر کے ترجمہ میں یون ہے کہ پہلے برسات اوسے برکتوں سے وہاں لیتے دے قوت سے قوت تک

مترقی کو تہ پہنچا رہا تھا کہ خدا کے آگے صیہون میں حاضر ہوئے تھے۔ اے ایمان والو! اس نے میری
صاف ذکر کرنا شروع کیا کہ یہ عبرانی انجیل میں جو شجر لکھی ہے کتابت عبرانی میں کلیہ کے سرسبز پودے ہیں گاہ
وہاں آگاہ جہاں عربی میں الف التلام آگاہی تو تھا خدا کے منہ میں الباخا اور باخا کہ ترجمہ میں ایک پادری ہے
با کا لکھا پادری میٹر کے بکا لکھا یا اسکا یہ باعث ہے کہ بیت ناموں میں عبرانی میں الف آگاہی اور عربی میں
وہ الف جاتا رہتا ہے حضرت اسماعیل کے من کا نام عبرانی میں اجار ہے عربی میں باجر رہ گیا الف جاتا
رہا دوس کو عربی میں حضرت کوثر بن جبرانی میں عاشار کہتے ہیں اور جہاں عبرانی میں خبی ہوتی ہے عربی میں
اوس کے برنی کاف آگاہ ہے تارے کو عبرانی میں کوخاب کہتے ہیں عربی میں خبی کے بدلے کاف آیا الف جاتا
کو لب ہو گیا اسی قاعدی کے موافق باخا کے عربی بکا ہے اور بکہ مکہ کو کہتے ہیں اور وادی نالی کو کہتے ہیں
قرآن شریف میں یہی مکہ کو وادئ عسقر فی الزمر فرمایا ہے یعنی ایسا نالا جس میں کہتے ہیں مگر پادری کے دست
کیونکہ یہ ہے کہ یہ اقرار کریں کہ باحیان مکہ کو کہتا ہے مگر صل صاحب نے عربستان کی تاریخ میں اقرار کیا ہے کہ مکہ کا
نام بکہ بھی ہے دیکھو یہاں صاف یہ مطلب ہے کہ حضرت ہاجر اور حضرت اسماعیل بڑے برکت والے ہیں
یہ اوس کے گزین یعنی کعبہ میں بستی ہیں انہوں نے مکہ کے لینے مکہ کے نام میں یہ پونجی ہے زمرم کا کنواں بنایا
فرشتے نے اوس کے حکم سے اوس کے لیے پانی نکالا اور یہ جو فرمایا ہے کہ تالابوں کو مٹیہ کر با نیوں سے بہا ہے
یہ خاص بتا عرب کی زمین کا ہے مختصر تاریخ اسلام کی جو ڈاکٹر جی ویلیو ٹینر بیسیانی لاہور میں چلا پی ہے
اوس میں لکھا ہے کہ عرب کی زمین خشک تھی برسات کم ہوتی تھی اس لیے قوموں کی تو میں اپنے جانوروں کو
لیکھ حیان برسات کا پانی یا کوئی چشمہ اور گزاری کی جگہ سنتی تھی وہاں اوٹھ جاتی تھے صحیح بخاری میں ہے
کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ای آسمان کے پانی کے بیٹھو جمع البھار میں ہے کہ یہ عرب اللہ سے
کہا کہ وہ آسمان کے پانی کے تلاش میں رہتے تھے جہاں وہ ہوتا تھا وہاں اوترتے تھے سو یہاں اسماعیل کو
فرمایا کہ اوس کے قوت پر مٹی چلی جاؤ گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے آگے صیہون میں حاضر ہونگے سو ایسا ہے
پچھلے حضرت اسماعیل سے اوس کو ایسا مٹی قوت ملی مدت تک ایمان برتتا رہے پھر کئی سو برس بت پرستی میں
پہنچے رہے آخر کو اللہ نے اوٹھن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور آپ پر قرآن اتارا اور اولاد ہمالی
کو زور دیا کہ اوسہوں نے ہر طرف کافر و نکو مارا اور صیہون اور بیت المقدس میں اللہ کے گزین حاضر ہو کر
اوس ملک میں بھی اللہ کے کلام کو فرو پیلا یا جو نے عیسائیوں کو دیا یا پادری طامس اسکاٹ کو دیکھو

ہا کا کہ یہ معنی لکھتا ہے کہ درختوں میں شہوت کے جو ایک ناپید اور جگہ میں اس پر لوگ وہاں جاتی تھیں پانی
 لیے پانی کے واسطے گڑھے کو دتے تھے اسکا یہ مطلب ہو کہ جو لوگ حضرت عیسیٰؑ کے گرجے کو آئے ہیں ان لوگ
 کو یہ روک ٹھین سکتا خدا دتے ہمیشہ مدد کرے گا بعض لوگ ہا کا کہ معنی کنعنی میں رہنا یا تکلیف ایک شایہ لوگو
 سے مراد ہے ناپید اور جگہ میں ہو کہ کسی زمین کے لوگ بیت المقدس کو جاتی تھے لیکن اللہ کے حکم سے وہ
 اچھی طرح لیجائی جاتے تھے اور تالابوں سے مراد ہے دعائیں اور برکتیں اور معنی یہ ہیں کہ پانی برکتوں کا ڈھانک
 لیتا ہے انکو دیکھو پادری نے آخر اقرار کیا کہ ہا کا سے ناپید اور جگہ مراد ہے سو کہ بھی ایسا ہی ہے اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہے ہوا وغیرہ ذی نزع ایسا نالا جس میں کتنی نہیں پھینوان زبور ای اللہ تو اپنی زمین پر مہربان ہے
 تو یعقوب کی قیدی کو پھر لایا تو نے اپنے لوگوں کے گناہ بخش دی تو نے ان کی سب خطا چھوڑ دی تو ان کو سب
 قہر کو رکھ کر تو نے اپنے غضب کی شدت کو پھیرا ای ہمارے نجات دینے والے خدا ہکو پورا اور اپنے قہر کو ہر سے
 دفع کر کیا تو مجھے سدائے ابد اور ہر گاہ کیا تو سارے پشتوں پر اپنے قہر کو کھینچا کیا تو پھر کہ میں نہ جلاؤ گی تاکہ تیرے
 لوگ تجھ سے خوشی کریں ای اللہ کو اپنی رحمت دکھا اور اپنی نجات ہکو بخش میں سنون گا کہ اللہ خدا کیا فرماتا ہو وہ
 تو اپنے بندوں کی اور اپنی پاک لوگوں کی سلامتی کی بابت کی گارانتی ہے کہ وہ ہر حالت کی طرف پھرین یقیناً انکی
 نجات اور سچا اس سے ڈرتے ہیں نزدیک ہے تاکہ جلال ہمارے سرزمین میں جسی رحمت اور سچائی ملنے والیاں
 میں صداقت اور سلامتی نے ایک دوسرے کو چومے سچائی زمین سے اوگی گی اور صداقت آسمان پر سے جہانوں
 کے ہاں اللہ بھی جو کچھ خوب ہے سو دیکھا اور ہماری سرزمین اپنے حاصل دی گی صداقت اوسکے آگے آگے چلے گی
 اور اوسکے قدم کو راہ میں رکھو گی اور پادری میترنے یون ترجمہ کیا ہو کہ اپنے نقش قدم کو ایک اہ بناؤ گی پادری
 طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو قید سے چڑھایا اپنی رحمت سے اپنے وعدی پوری کئے
 اور اپنے عدالت کو ظاہر کیا پھر یہ جو فرمایا کہ سچائی زمین سے اوگی گی اور عدالت آسمان سے جہانوں کی پہلے اسکا
 مطلب پادری یون لکھتا ہے کہ اوتکی زمین کی بید اور ای بڑھ گئی یعنی ہل زمین کے اوہل نیکی کے پھر پادری
 لکھتا ہے کہ ان آیتوں کے یہ معنی عمدہ نہیں ہیں اور ٹیک معنی یون ہیں کہ اللہ نے اپنے رحمت سے حضرت عیسیٰؑ
 کو بچھا اور اپنے وعدہ کو پورا کیا افسوس پادری عدالت کی لفظ میں غور نہیں کرتا اور محمدی نور کو نہیں دیکھتا
 عدالت کا بیان تو راہ میں صاف صاف ہو چکا ہے کہ اللہ اپنی تلوار تیز کر گیا اور اپنے دشمنوں کو قتل کر گیا زبور و عین بھی
 جا بجا اس عدالت کا بیان ہے اس عدالت کے ساتھ سچا دین ساری زمین میں پہلے لایا و نو بائین محمدی وقت میں ہو گیا

یہ بشارت اسی وقت کی ہے جس میں یسوع مسیح نے اشارہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل کفر سے اسرائیلیوں کو بچھڑا کر اور ان کو بچھڑا کر
 حضرت عیسیٰ کے بعد کے زمانہ میں جو عیسیت اسرائیلیوں پر پڑی اوس کے دفع ہونیکے لیے یہ دعا کی جائے کہ یا اللہ اس
 قہر اور غصہ سے اس کو دفع کر دے اور رحمت اور نجات کو لینے آخری شریعت کو بچھڑا کر اس اشارہ کو حضرت اشعیا علیہ
 السلام کی کیا باتیں اہل اللہ تعالیٰ نے صاف سمجھ لی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک شریعت کو بچھڑا کر اور عہدہ کیا پھر فرمایا کہ میری
 صداقت نزدک ہے اور میری نجات چل چکی ہے لیکن آج بھرتی ہے پھر فرمایا کہ میری صداقت ہمیشہ رہے گی اور میرے
 نجات یافتہ ہونے اور شہادت لینے جو لوگ اوس شریعت میں داخل ہو گئے اُن کے اُپسٹ اور پست قایم رہینگے معلوم ہوا کہ
 اس نبی اور انھوں نے نبیوں میں صداقت اور نجات آخری شریعت کا نام رکھا ہے پھر صاف آئندہ وقت کی خبر
 دی کہ اللہ تعالیٰ اپنی بندوں سے سلامتی کی باتیں کیے گا لیکن اپنا کلام جو وسیلہ سلامتی کا ہے بچھڑا کر اور ان کو لازم ہے کہ پھر اگلی
 سے جہالتین نکریں پھر یہ بتا دیا کہ اللہ کا جلال ہماری زمین میں لینے لگا شام میں لینے لگا اس ملک میں اس زمانہ
 ہو جائیگا رحمت اور ستیجاری اور صداقت اور سلامتی تمام زمین میں پہنچا دی جائے گی یعنی سچا دین رحمت کے ساتھ سچا دین اور
 جن فرقہ بندیوں دشمنی ہے وہ مل کر ایک بن ہو جائیں گے اور دشمنوں کے ہاتھوں سے سلامت رہینگے یہ سب باتیں
 محمدی وقت میں پوری ہوں گی جیسا کہ نبیوں نے خداوند ساری امتیں جنہیں تو نے پیدا کیا اُن کے اور میرے
 آگے سجدہ کرینگے اور میرے نام کی بزرگی کرینگے تو بزرگ ہو اور حجاب کام کرنا ہی تو ہی اکیلا خدا ہی اور ہی لکھا ہو کہ یہ پیش خبر
 اسکی ہو کہ اس پاس کی قومیں بہت پوچھا چھوڑونگی اور حضرت عیسیٰ اور انجیل کو مانیں گے اور ایمان الوہاری امتوں کی لفظ کو دیکھو
 اوس میں تمام جہالتی جن و اشتر سب داخل ہیں یہ صاف بشارت دین محمدی کی پیل جانی کی ہے وہ امتیوں نبیوں پر چڑھا کر
 بعد یوں ہے نیک بخت وہ گردہ جو ترے شکر کی خوش آوازی کی شناسا ہی اللہ و عز و جہری کی روشنی میں نمایاں ہو
 تیرا نام لینے سے وے ساری دن خوشوقت رہینگے تیری صداقت سے وہ ہندی پاوینگے کیونکہ اُن کی توانائی کے ثبوت
 تو ہی تیری تمنا ہے ہماری سینگا اپنی گئی جائیگی کہ ہماری پر اللہ ہے اور اسرائیل کا قدوس بار اباد شاہ ہو دیکھو
 صاف آئندہ کی خبر ہے کہ ایک اللہ والی قوم ہوگی کہ اُن کا غلبہ بنائیں ہوگا اور ان کے ساتھ ہم بھی یعنی بنی اسرائیل بھی
 عروج پاوینگے جو لوگ جس قوم کے محمدی ہوئے اور نہ ہونے ہر طرح کا غلبہ پایا یا تو نبیوں میں پہلی یہ خبر ہے کہ اللہ تعالیٰ
 کے دشمن قاتلوں اور ایمان والوں کا غلبہ ہوگا پھر تروین آیت یوں ہے دی جو اللہ کے گمراہ لگانے لگی ہیں ہمارے
 خدا کی درگاہوں میں پہنچیں گے دی بنائیں ہمیں بھی یہ وہ دینگے دے موندے اور ترونا زہ ہوں گے تاکہ ظاہر
 کریں کہ اللہ سید ہے دیکھو اس پستے میں غور کرو جو اللہ کے گمراہ لگانے لگی گئے ہیں حضرت اسمیل جب کو حضرت ابراہیم نے

مکین اندر کے گھر کے پاس بسایا دیان اور انکی اولاد نبی علی حضرت اسمعیل کی سپہ اولاد کو درختوں سے شمال دیکر فرمایا کہ وہ
 اس کو درخت گاہ بنائیں میں اپنے کعبہ اور درینہ اور بیت المقدس میں کچھ سے بھلیں گے اور برہیلے زمین میں بھی سیوہ دینگے پسے اون
 درخت اور سیوہ میں غلہ سلام سے انہوں نے برکت پائی پھر اکثر زمانہ میں اس قوم میں جن صاحب محمد علی علیہ السلام والہ و سلم پیدا
 ہوئے انکی برکت سے اللہ کے دشمنوں کا زور و تار و اسایان والوں کا ہر جگہ غلبہ نہ پادوری ان آیتوں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کی پھر تاج اور صاف صاف ہون سے آگے چھپا تاہی چورانی زبور میں ملائوں کے ہاتھ سے اللہ کے آگے فریاد ہی
 اور اکثر کو عدالت کی پیش نہری سپہ چھپا تاہی زبور و اللہ کے لیے ایک نیا گیت گاؤ خداوند کے لیے گاؤ سارے
 زمین خداوند کے لیے گاؤ اور اس کے نام کو مبارک کہ گور و زبور و زبور و اسکی نجات کی ہشتاد و اسیون کے درمیان
 اور اس کے حال کی اور ساری قوموں کے سچ اور اسکی عجائب قدر تو انکی بیان کرو ان میں اور دسویں آیت میں جو اسے ساری زمین
 اور اسکی سامنے کا پتے رہ قوموں کے درمیان کہ کہ خداوند سلطنت کرتا ہی اس لیے جہان قائم ہے وہ جنبش نہیں
 پاتا وہ خداوند سے لوگوں کا انصاف کر لگا آسمان خوشی کریں اور زمین شادمانہ بجائے سمندر اور اسکی نموداری
 شدید کر می میدان اور سب سمیت جہان میں ہی پائے ہو وین میں کہ سارے درخت خوشی کریں اللہ کے آگے
 کیونکہ وہ آتا ہی وہ زمین کی عدالت کرنے آتا ہی وہ خداوند سے جہان کے اور اپنے بچا ہی اسے لوگوں کی عدالت
 کر لگا اسے یانوا لونی گیت سے مراد زبور شریف نہیں ہے بلکہ قرآن مجید کی طرف اشارہ اس اشارہ کو اللہ تعالیٰ
 سند حضرت اشعیا علیہ السلام کے بیا لیسویں باب میں صاف کو لیا ہی عرب کے ملک کا صاف بتا دیا ہی وہاں
 بھی یہی لفظ فرمایا ہے کہ خداوند کے لیے نیا گیت گاؤ اللہ جاہلہ کا تو اس جگہ خوب طرح اسکا بیان ہو گا نیا گیت سے
 مراد قرآن مجید ہے اور سکا پتا اس زبور میں یہ دیا ہی کہ اسے سارے زمین خداوند کے لیے گائے وہ کلام سارے
 زمین میں پڑ جائیگا پھر عدالت کا صاف بتا دیا جائیگا ذکر بار بار جو چکا ہے ملائید علی طہرانی رحمۃ اللہ علیہ کا شہود
 میں اس چھپا تاہی زبور کی آیتیں لکھ کر لکھتے ہیں کہ ہماری شریعت میں اللہ کی نئی نئی تعریفیں موجود ہیں اور تمام رومی
 زمین میں ہر قوم میں دین کا پہلنا یہ بات خاص محمدی شریعت کے واسطے ہوئی اور یہ بات اس زبور میں کی جگہ
 بار بار فرمائی ہے اور دسویں آیت میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سلطنت کرتا ہی اوسنی جہان کو ایسی پاداری بخشی کہ اسکو
 تزلزل نہو گا قوموں کو راستی سے حکم کر لگا اس میں یہ اشارہ ہے کہ آخری پیغمبر کا وقت عدالت کا وقت ہی انکا میں ایسا
 مشہود ہو گا کہ اسکی سلطنت دوسرے کو بخاوی گی پادری طامس اسکاٹ دسویں آیت میں لکھا ہی کہ اس میں نہیں
 کا تو ظہور ہو کہ حواریوں نے بت پرستوں کو و غطائیا اور تمام قوموں میں ایمان پیدا پھر آخری خوش خبریوں میں

لکنا ہے کہ اس میں حضرت عیسیٰ کے اول بار آنکی ہی خبر ہے اور آخری زمانے میں اوترنیکی ہی خبر ہے جب وہاں کو نکو برات ہوگا
 اور کہنگا رو کو میراہ کرینگے انھوں میں پادریوں کو یہ نہیں ہو جتا کہ جو چاہی اور نشان اس عدالت کے وقت کے ان کے پاس لکے جائیں
 ہیں وہ سب محمدی عدالت میں موجود ہیں بیشک یہ عدالت محمدی وقت سے شروع ہوئی حضرت عیسیٰ ان کو اسکو
 تمام کرینگے اس عدالت اور سلطنت کے پورا نشان اور صحیفوں میں صرافت آتی ہیں ستانوں زبور اقدس عاقلست کو تیار
 زمین خوشیاں کرے بہتیر سبزیرے شاد ہوویں بدلیان اور کالی گھٹائیں اوسکی آس پاس میں صداقت اور عدالت
 اوسکے تخت کا مکان ایک شہلا اوسکے آگے آگے جاتا ہے اور اوسکے دشمنوں کو ہر طرف جلاتا ہے اوسکے بچلیوں نے عاقل کو
 روشن کیا زمین نے دیکھا اور کانپ گئی ساری پھاڑ موم کے مانند پگھل گئی اقدس کے حضور ساری زمین کے
 چہرے اقدس کے حضور سارے آسمان اوسکے عدالت کے منادی کرتے ہیں اور سارے امتیں اسکے جلال کو دیکھتے ہیں فرشتہ
 ہوویں سے سب جو کو دی ہوئے بت پوجتی ہیں اور بتوں پر ہولتی ہیں ساری معبود و قوم اسی سجدہ کر سہیں ستان
 اور مکن ہوئی یہود کی بیٹیاں اسے اند تیری عدالتوں سے خوشوقت ہوئیں کیونکہ اقدس تو سارے زمین پر قائم
 ہے تو سارے معبودوں سے پست سر بلند ہے پادری طامس اسکاٹ اسکو حضرت عیسیٰ کی خبر سنا رہا ہے اور کہتا ہے
 کہ حواریوں کے وعظ سے بہت بہت پرست عیسائی ہو گئی اور ابراہور کالی گھٹاؤں سے مراد ہے اقدس کا خوف جو دشمنوں
 کو اقدس دکھاتا ہے جب وہ سے بدلہ لیتا ہے اے پادریو جہاں تم نے اتنا سمجھا کہ حواریوں کے وعظ سے بہت بہت پرست
 عیسائی ہوئی وہاں یہ بھی دیکھو کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کر اوترنیکی باعث سے تمام ملکوں کے بہت
 پرستوں نے بتوں کو چھوڑ کر محمدی دین قبول کیا اور اس جگہ بار بار عدالت کی پیش خبری ہے یہ عدالت محمدی وقت میں
 ہوئی یہود کی بیٹیاں یعنی یہود کی قوم جو بیت المقدس کے رہنے والے تھے اور عین جو محمدی دین میں آئے اس عدالت
 سے بہت خوش ہوئے اس عدالت کا بیان جا بجا دیکھو اور اوسکے تھے اور نشان پچھو انھیں انھوں نے زبور خداوند
 کا ایک نیا گیت گاؤں کو کہ اوسنے عجاہات کی اوسکے داہنی ہاتھ اور پاک بازو نے اسی فتح بخشی اللہ نے اپنی نجات
 کو ظاہر کیا اور اوسنی اپنی صداقت کو مل کے دکھلایا اوسنی اسرائیل کے گرانے کی بابت اپنی رحمت اور انعام
 کو یاد فرمایا زمین کی ساری کناروں نے ہمارے خدا کے نجات کو دیکھا اے ساری زمین اقدس کے لیے
 خوشی سے نغمہ مارو اور آواز بلند کرو اور خوش ہو اور صبح کا اقدس کے لیے بریلہ بجا کے گاؤں بریلہ بجا کے اور سر بازہ
 کے گاؤں زرسنگی اور قرمانی پھونکتی ہوئی اللہ بادشاہ کو آگے خوشی کے آواز میں کرو و ہمیں مدد اور اوسکی معموری

مشورہ دیا اور ساری دنیا بھی اور جب جو ائمہ کرام تھے ان میں سے تین تھے جن میں تالی دیوں اور سارے پچھاڑیان اللہ کے آگے
 مل کے خوشیاں کریں کہ وہ زمین کی عدالت کرنے آئے ہیں وہ صداقت سے دنیا کے اور انصاف سے امتوں
 عدالت کریں گا اس زبور میں بہر نئی گیت کا بیٹھ قرآن پاک کا وعدہ کیا اور ہر عدالت کی خوشی کرنیکا سب کو حکم
 دیا ہے ان کتابوں میں بار بار عدالت کا اور تلوار کا اور اللہ کے دشمنوں کے قتل ہونکا وعدہ ہے وہ عدالت
 بیشک ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع ہوئی حضرت عیسیٰ آخری زمانہ میں اس محمدی عدالت کو تمام
 کرینگے اس زبور سے معلوم ہوا کہ حضرت داود کی شریعت میں جو زبور کی گمانی کا اور اس کے ساتھ باجی بجانے کا
 حکم تھا یہ سب محمدی عدالت کی خوشی کرنیکا حکم تھا کہ اس وقت کی خوشی میں اللہ کی تعریف کے گیت گاؤ اور اس
 عدالت کی خوشی سب کو ملے اور دشمنوں کی ہاتھ سے اللہ کی آگے فریاد کرو اور خاطر جمع رکھو عدالت کا زمانہ آتا ہے
 اللہ سب دشمنوں کا زور بتا رہی یہ لفظ جو فرمایا کہ اللہ عدالت کرنے آتا ہے پادری لوگ اسکا یہ مطلب سمجھتے ہیں
 کہ اللہ تعالیٰ خود حضرت عیسیٰ کے شکل بنکر معاذ اللہ حضرت عریم سے پیدا ہوا اور اس نے تمام جہان کی عدالت
 کی اسکا جواب یہ ہے کہ اللہ کی کتابوں میں یہ لفظ بہت جگہ آیا ہے وہاں دیکھو کیا مطلب ہے توراۃ کی یا پھر نبوت
 میں یونین باب میں بنی اسرائیل کو ارشاد ہوا کہ خداوند تیرا خدا وہ ہے جو تیرے آگے پار جانا ہی وہ اونکو ف
 کریں گا جہان کسین کافرون سے مقابلہ ہوا ہے وہاں یہ لفظ ہے کہ تم مت ڈرو اللہ تمہارے ساتھ جاتا ہے یہ بات
 توراۃ میں جا بجا موجود ہے بس معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ یونین آتا ہی کہ اپنی نبیوں اور ان کی امت کے ساتھ رہتا ہے
 ان کے ہاتھوں سے بڑی بڑی قوی کام کرتا ہے توراۃ کی چوتھی سورۃ کو چودھویں باب میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمرا
 کے آگے چلتا تھا اور وہ تین کسی اسکا یہ مطلب نہیں سمجھا کہ اللہ تعالیٰ معاذ اللہ حضرت موسیٰ کی شکل پر کر اور تھا
 پادری لوگ بھی توراۃ میں اس لفظ کا یہی مطلب سمجھتے ہیں کہ خدا حضرت موسیٰ کے اور بنی اسرائیل کے ساتھ چلتا تھا
 اب ہم کہتے ہیں کہ اب جو اللہ تعالیٰ پھر خبر دیتا ہے کہ میں ساری دنیا کے عدالت کرنے آتا ہوں یہاں بھی وہی
 مطلب ہے کہ موسیٰ کی طرح ایک نبی بھی ہو گا اور اسکی ساتھ اور اسکا تعقیبوں کے ساتھ ہو گا اور اپنی نشانیاں
 اور اپنی قدرتیں دکھاؤں گا اور ان تھوڑے دنوں میں غالب کر دے گا اور اس نبی کے اور اس کے امت کے ہاتھوں ساری
 عالم کے ظالموں کو مٹا دے گا اسی بات کو قرآن میں بھی یاد دلا دیا ہے سورہ انفال میں فرمادیا کہ اللہ ایمان والوں کے
 ساتھ ہے تمہارے فوج کے چھوٹے کام نہ آوی کے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکر کافروں پر ہینیکے ہ سب بہاگ
 گئے اللہ نے فرمایا جب تو نے کنکر پھینکے تھے تو نے نہیں پھینکے تھے پھینکے اور ان کے ساتھیوں سے فرمایا

کہ او کو جو تم نے نہیں قتل کیا لیکن اللہ نے ان کو قتل کیا سورہ حشر میں یوں کہ حقین فرمایا کہ اللہ ان پر
 کرنا جہان سے اذ کو گمان تھا اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا یہ جو جاجی توراۃ اور زبور میں عدالت کا وعدہ
 کیا تھا یہ مضمون کتاب والوں کو قرآن میں پیرا دلایا سورہ شوریٰ میں ہمارے اُن پڑھے نبی کی زبان پاکستہ
 یوں فرمایا **وَقُلْ مَتَّ بِنَا أَنْزَلَ اللَّهُ كِتَابًا فَاتَّبِعُونِي وَأَطِيعُوا أَمْرَ اللَّهِ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ شَرِّكُمْ** اور یہ کہ یہ نبی لایا اور یہ جو کچھ اللہ نے اتارا کو سے
 کتاب ہو اور جبکہ حکم ہو اگر میں عدالت کروں تمہارے سچ میں دیکھو صاف اپنا وعدہ یاد دلایا کہ جو وعدہ ہمارے
 کا تھا وہ وقت آگیا ان پر نبی نے فرمایا کہ جبکہ عدالت کرنا حکم ہوا اکیسویں اور زبور میں گیارہ آیتوں کے بعد
 یوں ہے تو اسے اللہ اید تک باقی رہیگا اور تیری یاد و پشت و پشت ہوتی رہیگی تو اوشیگا اور صیہون میں رہے
 اگر گناہ اور سپر رحمت کا وقت ہے ہاں اوسکا مستحقین وقت پہنچا ہے کہ تیری سبکدوشی پتھروں سے شاد ہوتے ہیں
 وراہ کے خاک پر مہربانی کرتے ہیں ساری قومیں اللہ کے نام سے ذرین گی اور دی زمین کے ساری بادشاہ شہر سے
 جلال سے کیونکہ اللہ نے صیہون کو بنا کیا اور اپنی جلال میں ظاہر ہوا وہ بیسیوں کی دعا کی طرف متوجہ ہوا اور انکی
 دعا کو رد کیا یہ پہلی پشت کے لیے لکھا جائیگا اور لوگ جو پیدا ہوئے اللہ کی تعریف کریں گے کہ اللہ نے اپنی بلند
 اور مقدس مکانوں پر سے گاہ کی اللہ نے آسمان پر سے زمین پر لکھی کہ اللہ نے صیہون کو بنایا اور اسے
 بن پرتل کا فتویٰ ہوا ہے جو اس کے ملک سے صیہون میں اللہ کا نام ہے ہر نبی اللہ کے پیروں میں ہے
 کہ اللہ نے صیہون میں اللہ کی عبادت کے لیے جمع ہو دیں دیکھو ساری اس زبور میں اوسوقت کا یہ بتا
 ہے کہ اللہ نے صیہون کی عبادت پہلے کی اور یہ بتا دیا کہ اوسوقت میں لوگ اس بات کا شکر کریں گی کہ شکر
 اللہ کے پیروں میں کیا اور جن پر قتل کا فتویٰ ہوا تھا اور نبین جمع ہوا یا سونیہ ظلم نبیوں پر اور ابھی اگوں چہ حضرت
 اللہ کے وقت تک رہا خود حضرت عیسیٰ پر صیہون میں اللہ نے صیہون کو بنایا اور اس کے ملک کی تمت اور انکے
 پر نبی انجیل لکھنے والوں نے لکھا حال مفصل لکھا ہے بعد اسکے پہلے صیہون میں اللہ نے صیہون کو بنایا
 پر نبین خدا کئے والوں نے شروع کیا آخر کو پہلی عیسائی جنگوں میں میجر ہے جناب محمد کی وقت تک اللہ وہ
 درود رحمت بھیج کرچہ عیسائی جنگوں میں رہا کرتے تھے ایسے لوگوں کو اللہ نے طلب سے مٹا دیا ایک خدا کے لئے
 ارحمن خدا کئے والے مارے گئی صیہون پر اللہ کی رحمت ہوئی محمد کو اللہ نے علی ہوا اللہ کی رحمت
 اللہ نے صیہون کو اور اور شیعہ کو یعنی بیت المقدس کو اور تمام ملک شام کو اپنے
 اللہ سے آباد کیا جو لوگ نصرانی نہ کریں گے ان کے بول نہ سکتے تھے محمدی

راہ نکلتی تھے اور بیکیوں کی دعا امداد نے قبول کی کہ اپنے حلال میں ظاہر ہو اسے غفلت نہ دس لفظ کا مطلب سمجھو یہ لفظ حضرت موسیٰ نے جب بولا تھا جب فرعون فوجوں سمیت دوا تھا معلوم ہوا کہ حلال میں ظاہر ہونیکا یہ مطلب ہے کہ اپنا قہر و غضب منکرو نہ ڈالا اور انکو پیس ڈالا اور ایمان والوں کو اور ان کے پیچھے چڑایا سچی عیسائی وحدت کا ڈھکا ملک شام میں دینی لگی لالہ امداد محمد رسول امداد کہنے لگے پادری پلاسن اسکاٹ اسکو اسوقت کی خبر تھرتا ہوجب بیت المقدس کی پہلی ویرانی کی بعد اسکو اسرائیلیوں نے خسرو بادشاہ کے حکم سے پھر بنایا پادری ان تو انکو نہیں دیکھتا کہ ساری قومیں اس سے ڈر بگی اور زمین کے سارے بادشاہ امداد کو پوجیں گے اور سارے ملکوں کے لوگ امداد کی بندگی کے لہجہ میں ہوں گے یہ بتے صاف محمدی وقت کے ہیں یا امداد ہوں کی انکھیں کولہے آئین ایک لہو دسوان زبور ہواہ نے یعنی امداد نے میرے خداوند سے فرمایا تو میرے دہنے ہاتھ بیٹھ جیسا کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پانوں کی چوکی کروں جناب متی اپنی انجیل کے بابوں میں لکھتے ہیں کہ جب فریسی یعنی یہودی ملاح جمع تھے حضرت عیسیٰ نے یہ کہہ کر ان سے پوچھا کہ مسیح کے بابت تمہیں کیا گمان ہے وہ کسکا بیٹا ہو وہ بولے داود کا اور اسنے انہیں کس بس داود روح کی معرفت کیونکر اسکو خداوند کہتا ہو کہ امداد نے میرے خداوند کو کہا کہ میرے دہنے ہاتھ بیٹھو جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پانوں کی چوکی نہ کروں پس جب داود اسکو خداوند کہتا ہے تو وہ کیونکر اسکا بیٹا ہوا اور یا نوا امداد تعالیٰ حضرت داود سے یوں کہتا ہے کہ ہواہ نے یعنی امداد جل شانہ نے میرے خداوند سے یعنی حضرت عیسیٰ سے فرمایا کہ میرے دہنے ہاتھ بیٹھو حضرت داود کے اولاد میں حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے مگر حضرت عیسیٰ کا تہہ امداد کے نزدیک حضرت داود سے بہت بڑا ہے اس راہ سے انکو اپنا خداوند کیا یعنی میں انکا بامدار ہوں وہ میرے سردار ہیں تو امداد تعالیٰ نے میرے سردار حضرت عیسیٰ سے یوں فرمایا کہ تو میرے دہنے ہاتھ بیٹھا رہ یعنی میں تجھی آسمان پر بالوں کا اپنے منہ و ہاتھ کی طرف ہٹھا لوں گا اسوقت تک تو بیٹھا رہ کہ تیرے دشمنوں کو تیرے پانوں کی چوکی کروں یعنی تجھکو اور ہر طرح زبردست کروں انکو عاجز کروں کہ تیرے پانوں کی چوکی سے جیسی جاوین پادری لوگ اس آیت کو اس بات پر سند لاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کو خداوند کہا معاذ اللہ اسے ثابت ہوا کہ وہ خدا کے بیٹے تھے الہی پناہ آسمانین سوچتے کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہو کہ وہ بندے تھے امداد کے محتاج تھے کیونکہ امداد ان سے فرماتا ہے کہ تو میرے پاس بیٹھا رہ میرے دشمنوں کو میں تیرے قدموں کے نیچے کروں گا معلوم ہوا کہ

حضرت عیسیٰ کو خود اختیار تھا کہ اپنے دشمنوں کو عاجز کر دینا۔ جب بہت غلبہ کیا اللہ نے ان کو اپنے پاس بلا لیا اور وعدہ کیا کہ تیرے دشمنوں کو میں ذلیل کر دوں گا اس صاف مطلب کو پادرسے نہیں دیکھتے اور یہ جو فرمایا کہ وہ کیونکر اسکا یہ مطلب ہے کہ داد و کامین بیابون مگر ایسا بیابانین کہ باپ سے رہتی میں چھوٹا ہو داد و کامین بیابون مگر اللہ کے نزدیک بھی اتنی ہے کہ داد و دینے مجھے اپنا آقا اور خداوند کہا اب سنو اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ سے بعد اسکی یون فرما رہا ہے تیرے زور کا عصا صیہون سے بھیجیگا تو اپنے دشمنوں کو دیکھنا حکمرانی کر دیکھو دوسری زبور میں ہو چکا ہے کہ تو یوہو کے عصا سے اونہیں توڑیگا اسکا پورا بیان اور ہو چکا کہ یہ پتا حضرت محمد کا ہے اللہ اور پھر رحمت بھیجی حضرت یوحنا کو اللہ نے دکھلا دیا کہ وہ شخص اب پیدا ہو گا جو یوہو کی عصا سے حکومت کریگا بیان بھی یہی مطلب ہے کہ اللہ حضرت عیسیٰ کو تسلی دیتا ہے کہ میں تیرے دشمنوں کو یون عاجز کر دوں گا کہ زور کا عصا بھیج دوں گا بغیرہ رسول پاک جسکے ساتھ زور کا عصا ہو گا اسکے امتی جو تیرے حب میں صیہون میں یعنی بیت المقدس میں زور پکڑیں گے اور تیرے دشمنوں پر حاکم ہوں گے اور انکے حکومت ترے حکومت ہو کیونکہ وہ تیرے دوستدار اور تیری پیغمبری کے گواہین تیرا اور انکا دین ایک ہے پادری طامس اسکا کہ لکھتا ہے کہ اسکا یہ مطلب ہے کہ پہلے صیہون میں تو اپنے عصا کی قوت دکھلا اور پھر سلطنت تیری دنیا میں پھیل جائیگی اور تو سب مخالفوں پر غالب آویگا ہم کہتے ہیں کہ صیہونین چہ سو برس ظالموں کے ظلم اور ٹھائے اس خبر کا طور اس بات میں نہیں ہوا اس بات کے بعد دیکھو ملک شام میں پہلے مجربوں کے حکومت کا زور بیت المقدس میں ظاہر ہوا اور وہاں سے تمام ملک شام میں محمدی حکومت پہلا اور حضرت عیسیٰ کا اصل دین قوی ہوا بت سے یوہو جو حضرت عیسیٰ کے دشمن تھی وہ محمدی ہوئی حضرت محمد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام اور قرآن اور انجیل پر ایمان لائے اور بت سے جو نئے عیسائی جو تیرے خدا کو قابل تہودہ بھی محمدی ہوئی اور اللہ کو الیلا سمجھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اصل دین جابجا پہلا اور جو ایمان نہیں لائے اور محمدی دین میں نہیں آئے وہ مجربوں سے دینی رہے محمول دیتے رہے اسکے بعد اللہ فرمایا تیری قوت کے دشمن تیری قوت کے دن بہت اچھی پاکیزگی کے ساتھ آپسے مستعد ہوں گے تیری جوانی کی شبنم صبح کے رحم کے شبنم سے زیادہ ہوگی اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ کو تسلی دیتا ہے کہ جو تیری راہ پر چلنے والے ہیں جس دن تیرا زور ہو گا یعنی تیرے دین والوں کا زور ہو گا اس دن وہ لوگ نہایت دل کی صفائی سے اور ایمان کے زور سے مستعد ہوں گے اور صبح کی شبنم سے زیادہ تیری جوانی اور قوت کا شبنم پہلا ہو گا

بادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ شاید جو انی سے یہ مراد ہے کہ حضرت عیسیٰ کی بادشاہی کے شروع ہونے پر
پہلی اور بہت سے یہودی اور بت پرست ایمان لائے آئے پادریو بھی دیکھو کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے اب تک کس قدر یہودی اور بت پرست محمدی دین میں آئے اور حضرت
عیسیٰ کا نام تمام زبان میں روشن ہوا یہی زمانہ حضرت عیسیٰ کی قوت اور جوانی کا ہے اس زور کا بخون
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے صاف فرمادیا سورہ آل عمران میں فرماتا کہ **قَالَ اللَّهُ يٰ عِيسٰى اِنِّىْ مُكَفِّلُكَ**
مَكَانًا لَّىْ وَمُطَهِّرُ لَهٗ مِنْ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اِمَّا عَلٰى اَلَّذِیْنَ اَتَّبَعُوْكَ فِىْ مَا لَمْ يَكُنْ اِلٰى یَّوْمِ الْفِیْءِ
جَبْ كَمَا اَمَرْتَنِىْ اے عیسیٰ میں بیشک تجھ کو سمیٹ لوں گا اور اونچی پر بلاؤں گا اپنی طرف اور پاک کر دوں گا تجھ کو منکر
لوگوں سے اور کر دوں گا اون لوگوں کو جو تیری راہ پر چلے گئے زبردست اون لوگوں کو اور جو منکر میں قیامت
کے دن ملک مولانا جمال الدین سیوطی رح درمنثور میں لکھتے ہیں کہ ابن ابی حاتم نے جناب حسن بصری
کی زبانی نقل کیا کہ اونہوں نے فرمایا کہ وہ اسلام والے لوگ ہیں اور ہم اونہیں میں ہیں اور ہم غالب ہیں
منکرون پر قیامت کی دن تک دیکھو جناب حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے صاف فرمادیا کہ حضرت
عیسیٰ کے تابع محمدی لوگ ہیں کہ اونکو اقتد کا بندہ اور پیغام پہنچانیوالا جانتے ہیں اور انکی بشارت
کے موافق جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر و کھاسر و ار جان کر دین محمدی کی راہ پر چلتے ہیں تفسیر
ابوسعودین لکھا ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ ہیں جو حضرت عیسیٰ کو سچا جانتے
ہیں اور اون کے دین کے تابع ہیں یہ قول ہے قتادہ اور شعبی اور مقاتل اور ربیع کا وہ یہودیوں پر غالب ہیں
اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ حواری لوگ ہیں تو اون کے غالب ہونیکا یہ مطلب سمجھنا چاہئے کہ مسلمان
غالب ہوئی کیونکہ اللہ کے اکیلا جانی میں اور اللہ کی تابعداری میں حواری اور مسلمان ایک ہیں حضرت عیسیٰ
کے تابع وہی ہیں جو اونکو اقتد کا بندہ اور اللہ کا پیغام پہنچانیوالا جانتے ہیں اور نصاریٰ تو حضرت عیسیٰ
سے بہت برخلاف ہیں اگرچہ ظاہر میں موافق ہیں اللہ حضرت عیسیٰ سے فرماتا ہے خداوند نے قسم کھائی ہے
اور وہ نہ چھتا و گیا تو ملک صدق کے طور پر اور ایک ترجمہ میں یوں ہے کہ ملک صدق کی صف میں ہمیشہ ملک ظہیر
ہے یعنی امام ہے خداوند ترے داہنے ہاتھ اپنے قہر کے دن بادشاہوں کو دے مارے گا وہ تو موافق عدالت کرے گا وہ
اونہیں لاشوں سے بہرہ دے گا وہ مملکتوں میں بتوں کی سرکلی گایہ جو فرمایا کہ تو ملک صدق کی طور پر اسکا مطلب یہ ہے
کہ ملک صدق ایک بادشاہ تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام وقت میں اسکا قصہ تورات شریف کی پہلی سورہ

کی چودھویں باب میں یہ کہ گذر لا عومر بادشاہ اور کئی بادشاہ جو اسکو ساتھ تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بھتیجی حضرت لوط علیہ السلام کو پکڑ لے گئے حضرت ابراہیمؑ فی انصارہ خانہ زاد غلاموں کو ساتھ جا کر اونہیں مارا اور حضرت لوط علیہ السلام کو عورتوں اور لڑکوں سمیت چڑھ لای جب وہاں سے لوٹے سدوم کا بادشاہ پیشوا کی کو نکلا اور ملک الصدق شام کا بادشاہ روٹی اور شراب نکال لایا وہ اللہ تعالیٰ کا کاہن یعنی دین کا حاکم اور امام تھا اور اسکی برکت دی اور بولا کہ آسمان اور زمین کے مالک اللہ تعالیٰ کے حکم سے ابراہیم مبارک ہو دی اور اللہ تعالیٰ جسے تیرے دشمنوں کو تیرے ہاتھوں میں گرفتار کیا مبارک ہے تب اسکو سب چیزوں کا دسواں حصہ دیا جناب پولوس عبرانیوں کی خط میں ساتویں باب میں لکھتے ہیں کہ ملک صدق نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے برکت چاہی جسکو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی سب چیزوں کا دسواں حصہ دیا اور جو پہلے اپنے نام کی معنوں کے موافق راستی کا بادشاہ ہے اور پھر شاہ شلیم یعنی سلاستی کا بادشاہ ہے پس غور کرو کہ یہ کیسا بزرگ تھا جسکو ہمارے دادا ابراہیمؑ نے بھی لوٹ کے مال سے دسواں حصہ دیا پھر پولوس لکھتے ہیں کہ وہ جو کمالت یعنی اہمیت یسوی کی اولاد میں تھی اگر اسکا منسوخ اور موقوف کرنا اللہ تعالیٰ کو منظور نہ ہوتا تو یوں فرما تا کہ ملک صدق کی صفت سے بلکہ یوں فرماتا کہ مارون کی صفت سے ہمارا خداوند یعنی جناب عیسیٰ علیہ السلام ہوا کے قوم سے پیدا ہوئی جس فرقی کی حق میں حضرت موسیٰ نے امامت کے بابت کچھ کہا اگلی بڑی دور تک جناب پولوس نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ مراد اسے حضرت عیسیٰ میں حضرت عیسیٰ سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو ملک صدق کی صفت میں ہمیشہ ملک کاہن ہے یعنی امام ہر یعنی ملک صدق حضرت ابراہیم کی اولاد میں منتقلی اذکی مثال دی جناب پولوس نے مطلب سمجھا کہ حضرت عیسیٰ بھی بنی اسرائیل کی اوس فریق میں منتقلی جس فرقے کے لوگ قریبا گاہ کے خادم اور کاہن یعنی امام ہوتے تھے یعنی حضرت یعقوب کی بیٹے لاوی کی نسل میں نہین تھی بلکہ آپ قوم یو دا میں سے تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے ملک صدق سے آپ کی مثال دی یعنی میں مجھ کو کاہن یعنی امام بنا دیا مگر نئی طرح کا امام دیا امام نہین جیسا حضرت موسیٰ کے شریعت میں قربانی قربانی کے مقام میں یسوی کی فرقی میں سے امام ہوتی تھے وہ لوگ کاہن کہلاتے تھے تو اوس فرقے سے نہین بلکہ تو دوسرے فرقے سے ہے مطلب یہ نکلا کہ تیری شریعت کی احکام سننے کے لیے تو نئی شریعت کا کاہن یعنی امام ہے اور بند و بہت کر نبوالا نئی شریعت کا ہر جناب پولوس نے اس مطلب سے یہ ثابت کیا ہے کہ شریعت حضرت موسیٰ کی منسوخ ہوئی حضرت عیسیٰ کی شریعت اور طرح کی ہے اب ہکو اس پہلی شریعت

پر عمل کرنے سے نجات ملی کی آپ ہم تمہیں کہ جناب پوپوس کا ذہن کیا خوب پہنچا کہ ملک صدق کی مثال
 دینے سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ یہ امت جو حضرت موسیٰ کی شریعت میں ہو موقوف ہو جائی گی نئی شریعت کا نیا
 امام ہو گا جو دوسری فرقی میں سے ہو گا اتنی بات کیا خوب نکالی مگر اس وقت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کا ظہور نہیں ہوا تھا جو ملک صدق سے ہمارے پتیا بر صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد لیتے اب ہماری سمجھ میں یوں
 آتا ہے کہ ملک صدق سے مراد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں جو سچی دین کی بادشاہ ہیں اور وہ ملک صدق جو
 حضرت ابراہیم کے وقت میں تھی او کی طرح آپ اسراہیلوں کے بارہ قوموں سے باہر ہیں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ
 سے فرمایا کہ اے عیسیٰ ملک صدق یعنی وہ نبی آخر الزمان جو سچائی کا بادشاہ ہے اس کی صف میں یعنی اس کے
 امت میں یا اس کے طور پر یعنی اس کے شریعت کے موافق تو ہمیشہ تک کا ہیں یعنی امام ہے یعنی حضرت محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا بند و بست بعد جناب محمد کے اللہ پروردگار رحمت بھیجی تیری ہاتھ ہے تو اس
 رسول آخر الزما کا نائب ہو گا محمدی جہاد کا بند و بست تیری ہاتھوں ہو گا دشمنوں میں لکھا ہے کہ ابن ابی شیبہ
 اور احمد اور ابو داؤد اور ابن جریر اور ابن جہان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت
 نبی صلعم نے فرمایا کہ اَنْبِيَاءُ اَخَوَةٌ لِعَلَاتِ اَمْهَاتُهُمْ شَتَّى وَحَدِّثُهُمْ وَاحِدٌ وَاُولَى النَّاسِ عُسْرًا
 ثُمَّ يَرَانَهُ لَكُم لَكِنْ بَنِي وَبَنِيهِ بَنِي وَاِنَّهُ خَلِيفَتِي عَلٰى اُمَّتِي وَاِنَّمَا سِرُُّكَ فَاخَا سِرُُّكَ اَلَيْسَ كَقَوْلِهِمْ
 صَبَّاحُ الْمَلِكِ وَالْبَيَاضُ يَخْبِي سَبَّحَ بَهَائِي هُنَّ الْاَلْاَلُ مَوْلَسِي مَائِنِ اَوَّلِي الْاَلْاَلُ هُنَّ اَوَّلِي دِيْنِ اَكَا اِلَا
 اور میں سب لوگوں سے زیادہ نزدیک ہوں عیسیٰ مریم کی بیٹی کی سانچو کیونکہ میں ہاں میں میری اور بیچ میں
 اؤ کے کوئی بنی اور وہ میرا نائب ہیں میری امت کی اور پر اور بیشک وہ اوترنے والے ہیں سو جب تم اؤ کو دیکھو
 تو انہیں پہچان لو ایک مرد ہیں میانہ قد سرنجی اور سفیدی کی طرف مائل آگی اس وقت کا ذکر یہ حسب وقت میں
 آپ اوترنگے اس حدیث میں یہ لفظ فرمایا کہ وہ میرا نائب ہیں میری امت پر اور دوسری روایت طر
 اور ابن عساکر سے یوں کہے ہے اَلَا اِنَّ خَلِيفَتِي فَاَتِي مِنْ بَعْدِي خَيْرٌ دَارٌ هُوَ وَهِيَ نَائِبٌ هُنَّ مِيرَآتِي
 میں میری بعد اس حدیث کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ جب سے جناب محمد اللہ پروردگار رحمت بھیجی دینا سے
 اؤ کو گئی حضرت عیسیٰ جب ہی سے آپ کے نائب ہیں امت محمدی کا بند و بست آپ کے ہاتھوں ہو گا
 آخر زمانہ میں دنیا میں ظاہر ہو کر بند و بست محمدی دین کا کر نیگے اب مخفی ہیں مگر امت محمدی کا بند و بست حضرت
 رسول اللہ صلعم کے موافق کر رہے ہیں تاریخ و اقدی میں لکھا ہے کہ جب حضرت عمرؓ کے وقت میں محمدی فوج

نے شہر اسکندریہ پر چڑھائی کی نصاریٰ کے بادشاہ نے جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت عیسیٰ کو خواہ بین
 دیکھا حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ تم محمد یون کے مدد کے واسطے آئے ہو اور حضرت یوحنا کے مشاہدات بین
 ایسا بیان کو کیا سہرے ثابت ہوتا ہے کہ جہاں میں اللہ کے حکم سے حضرت عیسیٰ محمد یون کی مدد کو واسطے آئے دو مطلب
 اس آیت کا یون بھی ہو سکتا ہے کہ تو اس ملک صدق کی طرح ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت میں تھا
 وہ اپنے شہر میں بیٹھا رہا لڑکیوں نے گھبراہٹ سے اس کے لیے سامان کیا حضرت ابراہیم ان بادشاہ
 لڑے اور ان کو قتل کیا اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوتا ہے کہ تو میرے دہشتہ ہاتھ کی طرف بیٹھا رہ چکو
 اپنے دشمنوں سے لڑنے کی حاجت نہیں تیرے دشمنوں کو میں اور لوگوں کے ہاتھوں قتل کروا دوں گا جس طرح ملک صدق
 کے دشمنوں کو حضرت ابراہیم کو قتل کروایا سو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے گھلے اور حیم و دشمنوں کو بیٹھے ہو دیو نکو
 او جیو نے عیسا یون کو محمد یون نے قتل کیا اور اصل دین حضرت عیسیٰ کا دنیا میں پھیلا یا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 آسمان سے اترینگے اندرون کے ہاتھوں و قتل کو اور یو دیو نکو اور ان کی دعا سے یا جوج اور ماجوج کو قتل
 کریگا ان کے لاشوں کی تو دے کر دیا یا اللہ حضرت محمد اور حضرت عیسیٰ پر اور سب نبیوں پر بشمار درودین
 اور رحمتیں نازل فرمائیں اکیسویں زبور اسے ساری قوموں اللہ کی تعریف کرنا ہے لہذا تو تم سب اس کا
 شکر کرو اس آیت کو جناب پولوس نے رد میں یون کے خط کے پندرہویں باب میں اس بات پر سند پکڑا ہے
 کہ سوانہ اسرائیل کے اور قوموں میں بھی ایمان کے پھیلنے کا وعدہ ہے یہ وعدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
 وسیلے سے پورا ہوا ہم کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اسکا آغاز ہوا محمدی دو تین خوب پورا ہوا پورے
 پچھتر ہا ایمان پھیلا اکیسواٹھارویں زبور میں اول سے فتح یابی کی خوشخبری اور دشمنوں کے فنا ہونے کی خبر ہے
 پہریوں کی صداقت کو رد و اسے میرے لیے کہو لو کہ میں ان کے اندر جاؤں گا میں اللہ کا شکر کروں گا اللہ کا دروازہ یہ ہے
 جس میں راست باز داخل ہوتے ہیں میں تیری ثنا خوانی کروں گا کہ تو نبی میری سن لی اور تو میری نجات ہوا
 وہ پتھر جسے معارون نے رد کیا سو کو نیکاسر ہوا یہ اللہ کا کام ہے جو ہماری نظر و نہیں عجیب ہے اللہ
 نے یہ دن پیدا کیا ہم تو اس دن خوشی کریں گے اور شادمان ہوں گے اور اللہ منت کرتا ہوں نجات بخشی
 اسی اللہ میں منت کرتا ہوں کا یہاں بخشی مبارک ہے وہ جو اللہ کے نام سے آتا ہے ہم اللہ کے گھر میں
 نیکو مبارک یاد دیتے ہیں خداوند وہ خدا ہے جسے ہکو نور دکھلایا اس زبور میں بھی صداقت سے مراد
 آخری شریعت ہے جیسا کہ پچاسویں زبور میں بیان ہو چکا ہے پادری طامس اسکا لکھتا ہے کہ پتھر واد

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور یہ اونکی پیش خبری ہوا ایمان والو تجھ سے مراد دوسری قوم ہو جو اسرائیل کے
 الگ ہیں جناب متی کی انجیل کے ایک سو تین باب میں اس آیت کا مطلب صاف کہو لہذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 سے آیت زبور کی یاد دلائی پھر فرمایا کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائیگی اور ایک قوم کو دی جائیگی یہاں سے
 معلوم ہوا کہ اس پھر سے مراد دوسری قوم ہو کہ خدا کی طرف سے جو دین کی بادشاہت ہو وہ اسرائیلیوں سے لیا جائیگی اور اس قوم
 کو دی جائیگی اور وہ عیسائیوں ہیں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں ہیں اور پھر کی مثال کا یہ مطلب ہو کہ عیسیٰ معارون
 نے یعنی عمارت بنانے والوں کو ایک پھر کو روکیا یعنی عمارت میں نہ لگایا آخر کو وہی پھر اس عمارت کے کونے کے سر پر لگایا
 گیا یعنی وہی بہت عمدہ ٹھکانہ عمارت کے کونے پر لگایا گیا کہ سب لوگ اس کو دیکھیں یہ صاف اشارہ اس بات کا ہے
 کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسماعیل کو اور اونکی ماں حضرت ہاجرہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پوتی
 حضرت سارہ نے الگ کر دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی اس وقت اللہ کا بون ہے حکم ہوا کہ اونکی مرضی
 پر چلو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ کے حکم سے مکہ میں چھوڑ کر چلے گئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے اولاد عرب
 میں پھیلی اور ان میں کوئی پیغمبر بدلتا تک نہیں ہوا حضرت اسحق علیہ السلام جو دوسرے بیٹے تھے اونکی اولاد میں
 بہت سے پیغمبر نکلتے تھے ان میں پیدا ہوئی عرب کے لوگ انسی الگ رہے اس لئے حضرت داؤد علیہ السلام
 کی زبانی یہ اشارہ فرماتا ہے کہ اخیر زمانے میں ان میں سے کون عمارت میں لگاؤ گا جن کو سارہ نے الگ کر دیا تھا حضرت
 داؤد علیہ السلام سے یون کو کیا کہ یہ کام اللہ کا ہے جو ہماری نظموں میں عجیب سے بیٹھے چلے اور کو بدلتا الگ رکھا پھر
 نواز تو ایسا نواز کہ سب نبیوں کو سزاوار کو اور ان میں پیدا کیا پھر حضرت داؤد علیہ السلام سے یون کو کیا کہ تم تو
 اس دن خوشی کرینگے وہ شخص جو اللہ کے نام کے ساتھ آتا ہو وہ برکت والا ہو تم کو اس بات کی مبارک باد دیتا ہوں
 میں یہ اسلئے فرما رہا کہ بنی اسرائیل اس وقت رشک نہ کریں بلکہ خوشی کریں کہ اللہ نے ہماری لیے نجات دہندہ پیغمبر
 بھیجا جو ہماری دشمنوں سے ہکو چھڑاویگا ایک سو پینتیسویں زبور میں ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وقت کا ذکر ہے
 کہ اللہ تعالیٰ نے عجیب قدر تین فرعون والوں کو دیکھا کہ ان میں سے ایک اور اور بادشاہوں کو قتل
 کیا اور ان کا ملک بنی اسرائیل کو دیا پھر گئے یون کہ اللہ اپنے لوگوں کی عدالت کرے اور اپنی بندوں پر
 ہر توجہ ہو گا اس زبور میں عدالت کا مطلب صاف کہل گیا کہ جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں
 دشمنوں کو مٹا دیا اور ان کو بچا دیا ویسا پھر کرے ایک سو پینتیسویں زبور میں پہلے یہ ہے کہ بابل کی نینین
 وہاں ہم بیٹھے اور صیہون کو یاد کر کے روئی پھر ساتویں آیت یون ہوا خداوند بنی اور ہم کے حق میں

یروشلیم کے دن کو یاد کرو انہوں نے کہا اوسی برباد کرو اوسی جڑ بنیاد سے برباد کرو اس بوہین مدونہ کے بعد کا حال یون فرمایا گویا گدگد گیا حضرت داؤد علیہ السلام کے مدون بعد بابل کا بادشاہ تخت نصر بنی اسرائیل کو قید کر کے بابل میں لے گیا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اومیون نے بابل والوں کو بڑا کیا کہ اس شہر اور سچے کو برباد کرو اس کے بعد عبرانی میں یون ہیبت بابل کھسکد وکذاہ پادری میٹر نے اسکا ترجمہ کیا ہے اسے بابل کی بیٹی جو غارت گر ہے اور حاشی پر دوسرا ترجمہ یون لکھا ہے کہ برباد ہوا چاہتی ہو مبارک وہ ہو اس سلوک کا جو تو نے مجھے کیا تجھے بدلہ دیو مبارک وہ جو تیرے لڑکوں کو پکڑے پتھروں پر ٹپک دیو اور پادری میٹر نے حاشی پر دوسرا ترجمہ یون کیا ہے کہ چٹان پر پٹکے دیو اور عبرانی میں یون ہیبت نفس اٹھو کالینچ ال کھسک نفص کا ترجمہ اخت عبرانی میں پھوڑو الٹا اور پراگندہ کرنا دو و فوطح لکھا ہے اور سلح کے معنی ہیں چٹان مگر سلح ایک شہر کا نام بھی ہے جو عرب میں ہے جسکا ذکر ان پاک کتابوں میں کی جگہ آیا ہے تورات کی بشارتوں میں ہم ثابت کر چکی کہ سلح نام مدینہ پاک کا ہی اس بات کی اور یلیل بھی حضرت اشعیا علیہ السلام کے بیالیسویں باب میں آوین گی اگر اندھا بیگا اور یہاں سلح پر ہی آئی اسطرح عربی میں الف لام آئی تو اسی اک معین چیز مراد ہوتی ہے اب صاف کھل گیا کہ بیان معنی یہ ہیں کہ مبارک وہ جو تیرے لڑکوں کو پکڑے اور سلح کی طرف یعنی مدینہ پاک کی طرف پراگندہ کرے یعنی پھیلا دے یہ خبر صاف محمدیوں کی ہے جو جہاد میں لوگوں کو قید کر کے مدینہ شریف میں لاتے تھے بابل پر یعنی ملک عراق پر حضرت عمرؓ کے وقتیں جہاد ہوا اسکا بیان کتاب کے آخرین آویگا اگر اندھا بیگا اب یہاں سے حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد سے حضرت اشعیا علیہ السلام کے وقت تک کا حال لکھا جاتا ہے تاکہ ثابت ہو جاوے کہ جس بڑے عدالت کی خبر زبور شریف میں ہے اسکا وقت حضرت اشعیا علیہ السلام کے وقت تک نہیں آیا اسوقت میں تو کافروں نے بہت پیغمبروں کے خون بہائے کافروں کا بڑا غلبہ رہا حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب میں پھر بڑی عدالت کی بشارتیں آئیں اعدائے دین جو زبور شریف میں دی تھیں اور مظلوموں کو بڑی بڑی تسلیاں دین اور پیغمبر صاحب عدالت کے بڑے بڑے پتھر اور نشان بتلائے بادشاہوں کے حال میں جو دگت میں ہیں جو تورات شریف کی جلد میں لگی ہوئی ہیں اور میں کھلی کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے مرے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اپنی جگہ پر قائم مقام کیا

اور اپنے حکم کیا کہ برسے برسے نفیس پتھر تراشی لادین تاکہ گھر کی نیو والی جاوی اور زمین معصرتے بنی اسرائیل کے بچکنے کے بعد چار سو کسی برس گزری تھی کہ حضرت سلیمان کی سلطنت کی چوتھی سال ایسا ہوا کہ اپنے اندر کا گھر بنانا شروع کیا وہ جو آپ نے امد کے لیے بنایا طول اوسکا ساٹھ ہاتھ اور عرض اوسکا بیس ہاتھ اور بلندی اوسکی تیس ہاتھ تھا بلکہ گھر کی ہیکل کے سامنے ایک سارا بتایا جسکا طول بیس ہاتھ تھا گھر کے عرض سے گہرا ہوا اور عرض اوسکا گھر کے سامنے کی طرف دس ہاتھ تھا اور گھر کی دیوار سے لگی ہوئی کو شیران گردا گرد کیا اور چھتہ مصر کے شقیرون اور تختہ نو سے باقی اور گھر کے اندر خالص کنڈن کا طبع کیا اور دیوار و پیر سر دس کے تختے لگائے اور الہام گاہ یعنی قدس الاقداس یعنی بہت بڑا پاک مکان جو تھا اوسمین بھی تختہ بندی کی اور الہام گاہ جو تھا اوس اندر کو گھر کے بیچ میں طیار کیا تاکہ اندر کے عہد کا صندوق اوسین رکھا جاوے اور الہام گاہ کے باہر وار سونے کی زنجیروں کے آس پاس ایک ایک بنائی اور اوپر سنا لگایا یا سیطح تمام گہر پر سونیکا طبع کیا اور الہام گاہ کی طرف جو منہج یعنی قربانیکا مقام تھا اوپر بھی تمام سونیکا طبع کیا اور دیوار و پیر کچھ رون اور سوسن اور کئی ہوئے پھولوں کی طرح رنگارنگ کے نقش کئے اور فرش پر سونا لگایا چوتھی سال شروع کیا گیا رہوین سال تمام کیا سات برس میں بنایا اور اپنے اندر کے گھر کے لئے سب ظروف یعنی برتن بھی سونیکے بنائی اسکے بیان اور نبی برے طیاروں کا بیان اوس کتاب میں بت طول و کما ہی اور امد کا صندوق الاقداس میں پٹھانہ اندر دیکھی میں رکھا جب کاہن اور لادوی جو براہ و غیرہ لئی گھر سے تھے امد کی حمد و شکر گزاری میں بھی گویا ایک ہی آواز تھی اور سب اپنے آواز اندر کی شکر گزاری میں بلند ہوئی کہ وہ بول رہے کہ اوسکی حمد ابدی ہو تھو امد کا گھر ایک بادل سے ہو گیا کہ کاہنوں کو ابر کے سب طاقت نہ ہوئی کہ کمری ہو کر خدمت کریں اس لیے کہ خدا کا گھر خدا کے جلال سے معمور ہو گیا تب حضرت سلیمان نے فرمایا کہ اندر نے فرمایا ہے کہ میں بری تاریکی میں رہوں گا مگر حضرت سلیمان نے بہت دعا مانگیں مانگیں جب دعا مانگ چکی آسمان سے آگ اتری اور موختی قربانی کو اور فریاد کو مانگی اور گھر اندر کے جلال سے ہر گیس اور حضرت سلیمان نے بائیس ہزار بیلاں اور ایک لاکھ بائیس ہزار بیروں کو قربانیاں لگائیں اور پھر لکھا کہ آپ عزت سے رہے اور جو کچھ آپ کے متنا تھی سو برو شلم میں اور لبنان میں اور اپنے ملک کے ساری زمین میں بنایا لیکن وہ سارے گروہ جو اموری اور حتی اور فرزئی اور حوی اور یجوسی سے باقی رہی تھے اور اسرائیلی بنی حنیمن بنی اسرائیل فنا کر سکی اپنے اندر سے محصول کے بدلے کام لیا ایسا آجہاں ہوتا ہے پھر لکھا کہ سال بسال چھ سو چھیا سو قنطار سونا آپ پاس جمع ہوتا تھا سوا اوس سونیکے جو سودا گراور اہل خراج اور اہل

حرف اور عرب کے ذہنی کے سارے سلاطین اور ممالک کے حکام آپ کو پہنچاتے تھے اور آپ کے دولت اور
 حکمت زمین کی بادشاہوں سے بہت زیادہ ہوئی اور سارا جہان آپ کا مشتاق تھا کہ آپ کا عاقلانہ کلام جو اکثر
 آپ کے دلیمن ڈالا تھا سنی اور اومنین سے ہر ایک سال بسال روپے اور سونیکے برتن اور پوشاک اور
 خوشبو یاں گزرتی تھیں اور آپ نے مصر سے بت گھوڑی منگواسے اور دیکتا میں جو توارنج کی بن جو توارنج کی
 جلد میں لگی ہوئی بن اومنین سے پہلی بن حضرت سلیمان علیہ السلام کا اور بیت المقدس کی طیار یوں کا حال بہت
 طویل سے لکھا تھا دوسری کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمان اللہ کا گریہ و شام میں کوہ موریاہ پر جو حضرت داؤد
 علیہ السلام کو دکھایا گیا بنانے لگے اب ہم کہتے ہیں کہ اتنا ثابت ہوا کہ تمام زمین کے بادشاہ سب آپ کے تابع تھے
 اور قرآن مجید سے ثابت ہے کہ سب کی شہزادی آپ پاس حاضر ہوئی اور ایمان لائی مگر یہ نہیں معلوم کہ تمام
 قوموں نے دین قبول کیا یا نہ کیا اگر یہ بھی ثابت ہو کہ آپ کے وقت میں دین اور قوموں میں پھیل گیا تھا
 تب ہی وہ بڑی رحمت اور بڑی عدالت کا زمانہ جب کہ تمام زمین بھری ہوئی ہے وہ زمانہ حضرت
 سلیمان علیہ السلام کا نہیں ہے کیونکہ بہترین زمین اور بادشاہ عادل کا یہ بتا دیا ہے کہ اس کے وقت میں جب تک
 کہ چاند باقی رہیگا راست باز پسلیں گے اور سلامتی کامل جگی پھر آخر میں یوں فرمایا ہے کہ اس کا نام ابراہیم
 باقی رہیگا تب تک کہ آفتاب رہیگا اس کے نام کا رواج ہو گا یہ تھا حضرت سلیمان بن نہیں ہے صاف ظاہر ہے
 کہ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے نہیں ہو سکتی کیونکہ آپ کے شوہر سے دفون کر بعد بنی اسرائیل بن بت
 پرستی پھیل گئے اور بنیون کے بہت خون ہوئے حضرت سلیمان علیہ السلام کے نام کا رواج جانا بہت پرستوں کو
 پیغمبروں کے نام سے کیا کام اور اگر شوہر سے نام لینے واسطہ باقی رہ گئی تو اس کو رواج نہیں کہتے زبورین
 حق شائے امین بن کے بادشاہ کی خبر دیا ہے کہ وہ قتل ہو گئے مظلوموں کی جان بچائی جاگی ساری قوموں میں
 ایمان پہلے گا اور ساری پشتوں کے لوگ اس سے ڈرا کر نیچے اپنے پشت در پشت ایمان باقی رہیگا ابھی لوگ اللہ کی
 قیامت تک پہلے ہر من گے اللہ کو اکیلا جاننے والا اور سب پیغمبروں کے اور سب کتابوں کے ماننے والے پشت پشت
 رہیں گے اور اس دین کی بادشاہ کی نام کا رواج جا ہی قیامت تک باقی رہیگا تاریخ کی پہلی کتاب ہے اور بادشاہوں
 کے احوال کی پہلی کتاب سے یہ احوال لکھا جاتا ہے کچھ یا تم اس کتاب میں بن کچھ اومنین سب
 ملا کر لکھی جاتے ہیں بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کے آپ کے صاحبزادے رحمت عام جانشین ہوئی اور
 یار اب عام ایک شخص تھا جو حضرت سلیمان علیہ السلام کا نوکر تھا حضرت سلیمان کو پاس بہاگ کر مگر بادشاہ حسین پاس

گیا اور بنی رابہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے آکر بیٹھے سے باغی ہوا اور تمام بنی اسرائیل اوستے ساتھ ہو کر
 رہا بعد ازاں یروشالم میں آئے جسے بنی یسوی اور بنی یاسین کے فرقہ کے لوگ آپ کے تاجدار ہوئی اور کامین
 اور لاوی بنی اسرائیل کے مابین میں جو کچھ پاس ہوتا اطمینان اور بنی اسرائیل کے سب فرقہ میں
 ہو کر لوگ خدا کے مالک بن گئے یروشالم میں آئے اور انہوں نے یسوی کی سلطنت کو قوی کیا اور تین برس
 تک دیکھا ان علیہ السلام کے بیٹے جس کا نام تھا یسوی کہ وہ یسوی میں تک داؤد کی اور سلیمان علیہ السلام
 کی راہ پر چلے رہے یہ زمانہ ان کے کتاب کا پورا ہوا ہے کہ جب دیکھا کہ باہر شامت قائم ہوئی تو یہاں
 اور سارے بنی اسرائیل نے اس کی شریعت کو چھوڑ دیا تب مہر کا بادشاہ سیمق یروشالم پر چڑھ آیا
 تب چھپا دیا بنی اسرائیل کے فرار کیا کہ اور تمام فرما گیا ہے تم نے مجھے جوڑ دیا اسیلے میں نے تمہیں سیمق
 کے ہاتھ میں چھوڑ دیا اس بابت پر بنی اسرائیل کے سرداروں نے اور بادشاہ نے اندر کے آگے
 عاجزی کی حضرت عیسیٰ کو کلام خدا کا کیا کہ اب میں ان میں پورا ہونگا پھر خدا کا غضب اتنا پھر گیا کہ
 بالکل ہلاک کیا لیکن مہر کا بادشاہ خدا کو دیکھا کہ گھر کا خزانہ اور بادشاہ کے گھر کا خزانہ سب لے گیا
 سو جب تمام شہر پر یروشالم میں مسلط رہا اور رجسٹرار اور یاراب عام کو درمیان جب تک بچتے رہے
 خباثت برپا رہی اور بادشاہوں کے حال کے کتاب میں لکھا ہو کہ یاراب عام نے اپنے دل میں کہا
 کہ اگر لوگ یروشالم میں آئیں گے تو میری قربانی چڑھانی کو جاوینگی تو رجسٹرار سے مل جاؤں گی اس لیے
 اوس نے دیکھا کہ یسوی کے ہاتھ میں آئے اور بنی اسرائیل یروشالم میں جانا گیا ضرور ہوتا تھا اور لوگوں میں ہر سو کمال پایا ہے
 اور نیز ایک کو بیت ایل میں دوسری کو داوین قائم کیا اور ان کے قربانیان چڑھائیں اور ایک مرد خدا
 یسوی اسے بیت ایل میں آئے اور وقت خرچ کے یعنی قربانی کے مقام کے پاس یاراب عام خوشبو جلا رہا
 تھا وہ بولے اسے خرچ اسے خرچ خداوند یون فرماتا ہے کہ دیکھ داؤد کے گھرانے سے ایک لڑکا پیدا
 ہو گا جس کا نام یوسیا ہو گا سو وہ اونچے مکانوں کے کاہنوں کو جو تجھے خوشبو جلاتی ہیں تجھ میں خرچ کوے گا
 اور آدھون کے بڑیاں تجھے جلائی جائیں گی اور اوسنے اسی ہی دن ایک نشان بتایا اور کہا وہ علامت
 ہو خداوند نے بتائی یہ ہے کہ مذبح پست جائیگا اور اکہ جو اوپر ہے گرجائیگی اور یاراب عام نے اپنا ماتھو
 لٹا کیا اور کہا اوس پر کوسو اسکا وہ ماتھو سو کہ کیا اور خرچ پست گیا اور اکہ گر گئی تب اوسنی کہا
 ابا خداوند اے خدا سے منت کر کہ میرا ماتھو دست ہو جاوے اوس مرد خدا نے دعا مانگی اور کہا

دوست ہو گیا تب بھی یاراب عام اپنی مگرابی سی باز نہ کیا تاں رخ کی دوسری کتاب میں جو کہ یاراب عام کی عظمت کے اٹھارہ دین برس میں آبیہ یہود کا بادشاہ ہوا اوشی پر و شام میں تین برس بادشاہت کی اور چار لاکھ جنگی مردوں سے صف بانہری اور یاراب عام نے بھی آٹھ لاکھ ہارون کی صف بانہری ابیہ صہیرن کے چھڑ پر جو افرائیم کے کوہستان میں ہے چڑھ گیا اور کہا اے یاراب عام اور ساری بنی اسرائیل میری سسٹو کیا تم نہیں جانتے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے اسرائیل کی سلطنت داود کو اور اسکی بیٹوں کو بیٹے کے لیے دی ہے لیکن یاراب عام جو داود کے بیٹے سلیمان کا ایک نوکر تھا اور اپنی خاوند سی باغی ہوا اور جب عام جو ان اور نرم دل تھا سامنا کر سکتا تھا اب تم چاہتے ہو کہ داود کی اولاد کے ہاتھ میں جو ملک ہے اسکا سامنا کرو اور تمہاری ساتھ وہ سنیلے بچے سے من نہیں یاراب عام نے بنایا کہ تمہارا عبود ہو میں لیکن ہم لوگ جو ہیں خداوند ہمارا خدا ہی ہے اسی چور نہیں دیا ہم خداوند اپنے خدا کی شریعت کو حفظ کرتے ہیں پر تم نے اسکو چوڑ دیا اور کاہن یعنی امام جو خدا کے بندگی کرتے ہیں سو ہارون کے بیٹے ہیں اور لاوی کام کے لیے حاضر رہتے ہیں اور ہر صبح شام خداوند کے لیے سوختی قربانیاں اور شہنشاہ بن جلاتے ہیں دیکھو خدا پیشوا ہو کی ہماری ساتھ ہے اور اوسکے کاہن حاضر ہیں اور شور کے نرسنگے بھی موجود ہیں کہ تمہاری برخلاف شور مچاویں اسے بنی اسرائیل اپنی باب داود کے خدا سے ملو کیونکہ تم ہرگز اقبال مند نہ ہو گے پھر اونہوں نے خداوند سے دعا کی اور کاہنوں نے شہریان بھونک کے شور مچایا اور یہود اس کے لوگوں نے لاکھ لاکھ اور جب یہود اس کے لوگوں نے لاکھ لاکھ اور ابیہ اور یہود اس کے آگے سے یاراب عام اور سب بنی اسرائیل کو مارا وہ بھاگ گئی اور ابیہ اور اوسکے لوگوں نے اونہیں کاٹ ڈالا بنی اسرائیل میں پانچ لاکھ چنے ہوئے مرد مارے پڑے اور بنی یہود غالب ہوئی کیونکہ وہ اپنے خدا پر ہر سار گنتے تھے اور ابیہ نے یاراب عام کا تعاقب کیا اور شہر کو اس سے لے لیا یعنی بیت ایل اور اسکا دیہات اور اسکا دیہات اور عفرون اور اوسکے دیہات اور ابیہ کے دونہیں یاراب عام نے ہر زور نہ پکڑا اور خداوند نے اسے مارا اور وہ مر گیا اور ابیہ کی بعد اسکا بیٹا آسا اوسکے جگہ بادشاہ ہوا اوسکے تین برس تک ملک میں چین رہا اوسنے اند تعالے کے حضور نیکو کاری کی یہود اس کے سارے شہروں میں سے اونچے مکانوں کو اور سورج کے سور تو نکوا دھاوا دس سے لے کر تھوڑی کوشے دس لاکھ کی فوج لیکر آیا آسا نے

اصرہ سے فریاد کی اصرہ نے اوسکو فتح دی آسا کی سلطنت کی دوسرے برس یاراب عام کا بیٹا نادب بنی اسرائیل
 کا بادشاہ ہوا اوسنے اسرائیل پر دوسرے برس سلطنت کی اور خداوند کے حضور بدی کی اور اپنی باپ کے راہ پر
 چلا اور بنی اسرائیل کو گناہ کا رکبات اشکار کے گناہوں پر سے انجیا کی بیٹی بے شام نے اوسکو مار لیا اور اوسکے جگہ بادشاہ
 ہوا اور یاراب عام کے گناہوں کو قتل کیا اور اوسکے نسل میں سے ایک کو بھی پھوڑا اور آسا اور
 بے شام کی ویران تمام عمر لڑائی رہے بے شام نے جو بیٹے برس بادشاہت کی اور سنے خداوند کے حضور بدی کی
 اور یاراب عام کی راہ میں اور اوس گناہ میں پڑا اسی بنی اسرائیل سے گناہ کروائی اور وقت ختمانی کی بیٹے یاہو
 پر خداوند کا نام بے شام کے حقین اور تراکیشی بھی خاک سے اٹھایا اور سلطنت بخشی اور تو نے بنی اسرائیل سے گناہ
 کروائی میں نے بے شام کے محل اور اوسکے گناہوں کی بنیا کو نابود کرو دیا اور آسا کی سلطنت کی چیسون برس بے شام کا بیٹا
 ایلاہ بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اوسنے دوسال بادشاہت کی بعد اوسکی اوکو خانہ زمزمی نے اوسکی بیٹی کو مار لیا اور
 اوسکی جگہ بادشاہ ہوا اور تخت پر بیٹھتی ہی بے شام کے گناہوں کو قتل کیا اور اوسکے رشتہ داروں اور دوستوں
 میں سے ایک بھی باقی نہ رہا جیسا کہ اصرہ نے کہا یاہو بنی کے معرفت فرمایا تھا زمزمی نے سات دن بادشاہت کی پھر
 اسرائیلیوں نے عمری کو اپنا بادشاہ کیا اور عمری محل میں جا کر اگلے برس مرا کہ اوسنے خداوند کے حضور فعلیان کیوں
 یاراب عام کی راہ پر چل کر اوسکے مانند آپ بھی گناہ کئی اور بنی اسرائیل سے بھی گناہ کروائی عمری نے یاراب عام کے برس سلطنت کی اور
 سمرون شہر بسایا اور خداوند کے حضور گناہ کئی اور اوس نے سب سے جو اوسکے آگے تھے بدتر کام کر یاراب عام کے ساری بیٹے کا
 اختیار کی پھر عمری مر گیا اور آسا کی سلطنت کی اتر تیسویں سال عمری کا بیٹا اخبی اب بنی اسرائیل کا بادشاہ
 ہوا اوسنے سمرون میں بنی اسرائیل پر پائیس برس سلطنت کی اور اوس نے سب سے جو اوس سے آگے تھے خداوند کے
 حضور زیادہ بدکاریاں کیں فقط یاراب عام کے سے گناہ کرنے پر کفایت نہ کی بلکہ صیدانیوں کے بادشاہ
 اشبل کی بیٹے اسرائیل کو بیاہ لایا اور جا کے بعل کو پوجا اور اسکے آگے سجدہ کیا اور بعل کے گھر میں جو اوس نے
 سمرون میں بنایا تھا بعل کے لیے ایک مذبح بنا رکھا اور سیرت بنائی پادری میٹر سے سیرت کا ترجمہ کیا یہی گناہ
 بائبل لکھا اور خدا کو بہت غصہ دلا اور اوسکے ایام میں فی ایل بیت الی نے یہی جو گناہ کیا سو ابھی رام نے اپنے
 پہلوئے پیٹے سے اوسے بشارت کی اور اپنی چوٹی بیٹے سبھوہ پر اوسکے دروازی قائم کئی جیسا کہ اصرہ نے
 نے نون کے بیٹے حضرت یوشع کی وسیلے سے فرمایا تھا چنانچہ حضرت یوشع کی احوال کتاب میں لکھا ہے کہ
 جب حضرت یوشع نے یہی کو فتح کیا تو شہر کو اوس سب سمیت جو اوس میں تھا پھونک دیا اور حضرت یوشع

قسم دی اور کہا کہ جو شخص کفر اٹھو اور یریکا کے شہر کو پہنچا کر وہ خداوند کے سامنے ہوں گا اور اپنے پہلوئے بر او سکے بنا ڈالے گا اور اپنے چھوٹے بیٹے پر او سکے دروازے قائم کر گیا اس خبر کا ظہور انہی اب کے وقت میں ہوا تب ایسا ہنسی نے جو چلنا دے با شندونین سے تھے انہی اب ہی کہ خداوند اسرائیل کا خدا جسکے سامنے میں کفر اٹھوں زندہ ہی ان برسوں میں نہ شبنم پڑے گئے نہینہ برسوں کا مگر جب کہ میں کون اور خداوند کا کلام ادا تو کہ بیان سے چل رہے اور مشرق کی راہ لی اور وادی کبریت میں جو اردن کے سامنے ہے جا چپ اور تو اوس نالے سے پئے گا جو حضرت الیہا وہاں جا رہے اور ایک مدت کے بعد اوند کے حکم سے صید اسکے حضرت کو لگو ایک بیوہ کے گھر اترے اور اوسکا مشکا آٹے سے خالی بنوا اوند نے برکت دی ایک برکت سے اوسکا چرا ہوا جیسا اوند نے زندہ کر دیا مدت کے بعد خداوند کا کلام تیسرے سال ادا تو کہ جا اور اپنے تین انہی اب کو دکھا کہ میں زمین پرینہ برسوں کا آپ روانہ ہوئی اردن میں قحط سخت تھا اوسوقت انہی اب نے عہد یادہ کو جو اوسکے گھر کا خماز تھا طلب کیا اور عہد یادہ سے بہت فرما تھا اور ایسا ہوا کہ جسوقت انیز بل نے خداوند کے نبیوں کو قتل کیا تو عہد یادہ نے تلو نبیوں کو لیکے چاس چاس ایک غار میں پوشیدہ کیا اور انہیں روٹی پانی سے پالا سوا انہی اب نے عہد یادہ سے کہا ملک میں گشت کر شاید کہیں گھاس لے تاکہ جانور براہوتوں سے عہد یادہ راہ میں تھا کہ حضرت الیاس اوسے ملے اوسنے پھچانا آپ نے فرمایا جا اپنے خداوند کو کہہ کہ دیکھ الیاس ملے میں وہ بولا کہ میرا کیا قصور ہے جو آپ مجھ کو جہنم کا خلام ہوں انہی اب کی ہاتھ میں گرفتار کرو اتنے میں کہ وہ مجھے قتل کرے کوئی ملک باقی نہیں رہا جہاں اوسنے آپ کی تلاش کو نہیں بھیجا اور جب لوگوں نے کہا کہ وہ یہاں نہیں تو اوسنے قسم لی کہ وہ نہیں ملنی اور جب میں آپ کے پاس سے جاؤں گا اور اوند تھا لے اگو ایسی جگہ لیجاں گا جہاں مجھے خبر نہیں اور انہی اب اگو نپاویگا تو مجھے قتل کر گیا آپ نے فرمایا خداوند لشکر دیکھا خداوند جسکے آگے میں کفر اٹھوں میں آج کے دن اوسے اپنے تین دیکھا اوسکا عہد یادہ گیا اور انہی اب کو خبر کی وہ حضرت الیاس کی ملاقات کو نکلا اگو دیکھ کر بولا کیا اسرائیلیوں کا بکاڑنے والا تو ہے آپ نے فرمایا میں اذکا بکاڑنے والا نہیں بلکہ تو اور تیرے باپ کا کہانا کہ تھے خداوند کے حکموں کو چھوڑا بعلم کے پیرو ہوئے اب تو لوگ بھیج اور ساری اسرائیلیوں کو اور بل کے ساڑھی چار سو نبیوں کو اور ریسریت کے چار سو نبیوں کو کوہ کرمل پر جمع کر اوسنے سب کو جمع کیا حضرت الیاس نے فرمایا خداوند کے

سجدت میں سے پہلے کیلانی ہوں اور اجل کے چار سو چاس نبی ہیں باسوی اب ہر کو دس دن اور
 سینے ایک پندرہ نبی اور دسی ٹکڑے ٹکڑے کریں اور لکڑیوں پر دھریں اور انکے اندر دین و نبی لکھ
 لکھا کر گناہوں کی لکڑیوں پر دھریں اور انکے ہونٹوں پر تم انھیں خدا کا نام لکھو اور میں خدا کا نام لکھوں گا
 خدا جو آگ و چوہا چھو جان دی خدا اور سب کے لعل و شمع کیا خوب کہ اسوہ و شمع لکھو اور سب
 لیا اور پڑا کر کیا اور صبح سے دوپہر تک باجل کا نام لیا کریں اجل ہا سے سو پندرہ روز نہیں آخر
 حضرت الیاس نے خداوند کے درج کو جو ڈبایا گیا تھا پہر کی بنایا اور پہل کو کفر سے کیا اور لکڑیوں پر
 دھرا اور کھامی خداوند پر ایم اور سختی اور غضب کے خدا آج کے دن معلوم ہو چکا کہ کون کون کیا
 خدا سے اور میں تیرا بند ہوں اور میں نے سب کچھ تیرے کے سے کیا میرے سچ خداوند میرے تبار کو
 جانیں کہ خداوند تو یہ خدا ہے اور تو نے اس کے دل کو پہلے تباہ کیا اور کبھڑت سے ایک آواز
 اور اس چڑھا دیکھ اور لکڑیوں کو بھاریا سب کے گناہوں سے منہ کرے اور بولے خداوند ہی خدا
 خداوند ہی خدا ہے اور انھوں نے پہل سے پہنوں کو لکھ اور حضرت الیاس نے داوی قیسوں کا اور
 قتل کیا اور انی اس سے کھنکھانے لگا اور جسے کہ بڑی بارش کی آواز چھڑتی الیاس کے دل کو
 پر گئے اور آپ کو زمین پر چھپا دیا اور اپنا منہ دلوں کے منہوں سے لگایا تمہاری دیر میں ہوا خدا
 آسمان بدلیوں سے اور آسمان بدلیوں سے سیاہ ہو گیا اور شدت سے مینہ برسنے لگا اور انی اب
 ہو کر زرعیل کو گیا پہر انی اب نے اپنے پیچ سے کہہ کر کہ حضرت الیاس کے بدن کے بیوں کو قتل کیا اور ان
 حضرت الیاس کو کھلا بھیجا اگر میں کچھ کے دن اسی وقت پہنچاؤں میں کا ایک نہ کروں تو خاک و جھیلے لیا
 کریں بلکہ اسے زیادہ کریں حضرت الیاس اور وہ کہہ کر کہ میرے سچ ہیں اسے اور وہاں اپنا ایک
 چاکر چھوڑ کے ایک دن کے راہ دشت میں بھل گئی اور تھک کے ایک دشت تلے جا بیٹھا اور نہی لکھ
 مانگی اور کہا خداوند کیسے اب میرے بھائی کہ میں اپنے باپ دادا کے بہترین وہاں اللہ نے مجھے
 کہا تھا مجھے آپ نے کہا یا اور پیاو سکی قوت سے چالیس دن رات کا سفر کر کے خدا کے پہاڑ پر پہنچ
 چوہا اور وہاں ایک غار میں رہو وہاں اللہ تعالیٰ کا کلام سنا کر دینی فرمایا الیاس تو یہاں کیا کرتا رہا کہ
 کہ خداوند شکوے خدا کے لئے مجھے عبرت آئی کہ میں اس کے تیرے عہد کو چھوڑ دیا کہ میرے سچ ہیں
 اور میرے بیوں کو تلو اور قتل کیا اور میں ہی کیلانی ہوں چھوڑا تیری بن کہ میرے بیوں میں یہ خداوند نے

فرمایا اکل میدان کی راہ سے دمشق کو جا اور جب تو وہاں پہنچ تو جزائیل کو مسح کر کہ وہ ارام کا بادشاہ ہو
اور غسنی کی بیٹی یاہو کو مسح کر کہ اسرائیل کا بادشاہ ہو وی اور اسرائیل مجاہد سے ایساع بن سافط کو مسح کر کہ شیر
جگہ بنی ہو اور ایسا ہو گا کہ جو کوئی جزائیل کی تلوار سے بھی گا وہ سے یاہو قتل کرے گا اور جو یاہو کی تلوار سے بھی گا
اوسے ایساع مارے گا لیکن میں نے سات ہزار اسرائیلی اپنے لیے رکھ چھوڑے ہیں جنکے کھٹنے تل کے گزینین
جیکے اور اونین سے کسی نے اوسے ٹخنہ سے نہیں چھو یا آپ نے وہاں سے روانہ ہو کے اقط کی بیٹی ایساع
کو پایا اہل جہنت تھے اور بارہ جوڑی اونکے آگے چل رہے تھے اور وہ بارہ دین کے ساتھ رہی حضرت الیا
اونکے برابر گزرے اور اپنے چادر اوپر ڈال دی اونہیں نے یلون کو چھوڑا اور حضرت الیاس کے
پیچھے دوڑی اور کہا مجھ مملکت دیجیے کہ اپنے ماں باپ کو چوموں تب آپ کے ساتھ چلون پھر وہ گئے اور پھر
آئے اور آپ کے پیچھے روانہ ہوئے اور آپ کے خدمت کی اب ارام کے بادشاہ بن پڑنے لشکر جمع کیا
اوسکے ساتھ بتیل بادشاہ تھے سمرون پر چڑھ کر اوسے گھیر لیا تب نبیون میں سے ایک نے اسرائیل کے
بادشاہ اخیاب سے کہا کہ امدا تعالے فرماتا ہے کہ یہ بڑے گروہ تو نے دیکھے سو دیکھو میں آج کے دن اوسے شیر
ہاتھ گرفتار کر دوں گا اور توجان رکھی گا خداوند میں ہی ہوں اوسنے کہا کن کی معرفت فرمایا کہ امدا تعالے فرماتا
کہ شہر ونکے امیر جو انون کے معرفت کہا صفت آرای کون کرے فرمایا کہ تو سو شہر ونکے امیر جو ان دو سو بتیس
تھے اور بنی اسرائیل سات ہزار تھے اور یہ سب دو پہر کو نکلی اور شہرون کے جو ان امیر نکلے اور لشکر اوسکے پیچھے تھا
اور جبنے اڑکا سامنا کیا اونہوں نے اوسکو قتل کیا سو راجی بھاگے اور شاہ اسرائیل نے نکل کر گروہوں
اور کاریوں کو مار لیا اور اوسکو شدت سے قتل کیا پھر شاہ ارام کے خادموں نے کہا کہ اونکے خدا
پسار کے خدا میں اس لیے اونہوں نے ہم پر فتح پائی سو تو ہمارے حکم دے کہ میدانین اون سے لڑیں تو
ہم غالب ہوں گے وہ لوگ بہت بڑا لشکر لیکر پھر آئے ایک مرد خدا اسرائیل کے بادشاہ پاس
آیا اور کہا کہ خداوند فرماتا ہے چونکہ ارمیون نے یون کہا کہ خداوند بھاڑو نکا خنڈ اور وہ اویون کا خدا
نہیں اس لیے میں اس گروہ کو تیرے ہاتھ میں کر دوں گا اور تم جانو گے کہ میں خداوند ہوں پھر ارامی دوبارہ
چڑھ کر آئے اونہوں نے شکست کھائی بنی اسرائیل نے ایک دین اوسکے ایک لاکھ پادھی قتل کئی اور باقی بقی
کو بھاگے دان ایک دیوار ستائیس ہزار بھاگے ہوں پر گر سم بن ہڈو نے کلا بھاگا کہ میرے جان بچے
سو اخیاب نے اوسکو اپنے پاس بلایا اور صلح کے اور روانہ کیا اوسوقت بنی زادون میں سے ایک نے

کہا خداوند فرماتا ہے کہ تو نے ایک شخص کو چھوڑ دیا جسے میں نے واجباً قتل کیا تھا سو اس کے بدلے تیرا
 جان بچا لیگی اور تیرا لشکر اس کے لشکر کے بدلے ہوگا اب ایسا ہو کہ نبیات نیر علی کو ایک انگوڑی باغ
 سمون کے بادشاہ اخیاب کے محل سے لگا ہوا نیر علی میں تھا سو اخیاب نے نبیات سے کہا کہ اپنا انگوڑی باغ
 سمجھ دی میں اس کے بدلے تجھ کو اس سے بہتر انگوڑی باغ دوں گا اور اگر تو چاہیگا تو اس کے قیمت دوں گا اور
 کہا خدا کے کہ میں اپنے باپ دادا کی میراث تجھ کو دوں اخیاب کو بہت رنج ہوا اس کے جوہر و نیر
 نے کہا وہ باغ میں تجھے دوں گی اس سے لوگوں کو گاناٹھا اوں لوگوں نے بہرہی محفل میں نبیات کے
 سامنے دو غریبوں سے گواہی دلوائی کہ نبیات نے خدا کو اور بادشاہ کو برا کہا تب لوگ اس سے شہر سے
 باہر لے گئے اور پتھر اویکا کہ وہ مر گیا جب اخیاب نے سنا کہ وہ مر گیا تب اس کے باغ پر قبضہ
 کرے تب حضرت الیاس کو اس سے لے لیا کہ اخیاب سے کہ جس جگہ نبیات کا کتھون ہے وہ
 چاٹا اس جگہ تیرا بھی لبو چاٹن گے اخیاب نے حضرت الیاس کو دیگا کہ اس سے میرے دشمن تو نے مجھ
 پایا فرمایا کہ باپا یہ کہ تو نے خداوند کے حضور بدکاری کے لیے آپ کو سیلاب میں تیری بنیاد کو دوں گا اور
 تیرے گھر کو یاراب عام اور بشارت کے گھر کے مانند کر دوں گا کیونکہ تو نے مجھے حصہ دلایا اور اسے لیلیٰ کو گناہ کیا
 اور خداوند فرماتا ہے کہ نیر علی کو کتنے گناہ اخیاب نے اپنے کپڑے بھڑاے اور اپنے تن پر ٹاٹ ڈالا اور روزہ رکھا تب
 اس کا کلام حضرت الیاس پر یوں آیا تو دیکھتا ہے کہ اخیاب نے آپ کو میرے حضور کیونکر خاکسار بنایا سو
 اس کی زندگی بہر اوپر بلانہ بیچو گناہ بلکہ اس کے بیٹوں کے وقت میں اس کے گھر نے پر بلانا نزل کروں گا اب
 یہاں یہود کا بادشاہ جو آسا تھا اس نے اکتالیس برس یر و شالم میں بادشاہت کی اور اپنے باپ
 دادا کے مانند خداوند کے حضور نیکی کاری کی اور اپنے مان حکم کو ملکہ ہونکی منصب سے معزول کیا
 اس لیے کہ اس نے گمنے باغ میں ایک صورت بنائی تھی سو آسا نے اسے سیکرت کو گرا دیا اور جلا دیا وہ جب تک
 جیتا رہا اس کا دل خدا ہی سے لگا رہا اور تواریخ کی دوسری کتاب میں اس کے برخلاف لکھا ہے کہ خداوند نے
 پر یعنی دشمنوں کو رویش پر خفا ہوا اور قید میں ڈالا اور کتنو نیر ظلم کیا الغیب عندہ ہر اس کا پیشانیہ و شفق
 اس کے جگہ بادشاہ ہوا وہ اسرائیل پر غالب ہوا اور خداوند نیوشفق کے ساتھ تھا کیونکہ وہ اپنے
 باپ دادا کے چال و پیر چلتا تھا اور بعلون کا بیچنا نہ کرتا تھا سو اسے تعالے نے اس کے سلطنت کو مضبوطی
 بخشی اس نے اپنے سلطنت کے تیسرے برس کتنے سردار لایوین کے ساتھ بھیجے کہ یہود اس کے شہر میں

تعلیم دیوین دی لوگ تعلیم کرتے تھے اور خداوند کی توراہ کی کتاب اونکے ساتھ تھی اور وہی یہود اسکے سارے شہر وین
تعلیم دیتے پرتے تھے اور خداوند کی دہشت یہود اسکے چاروں طرف کے ملکوں پر آئے کہ وہ یہوشفط سے شروع
اور قیامت کی اور عربی اوس پاس تحفے لائے اور اوسنے انجیاب سے نسبت مانا کیا چند برسوں کے بعد وہ انجیاب
پاس سمرون میں گیا اور دونوں کر رات جلا د کو لڑنیکے لئے چلے جناب سیکایاہ ابن املاہ بنی کو بلایا اپنے
بہنری کہ میں نے سارے بنی اسرائیل کو ان کو پسند و نیکے مانند جو بچہ چرواہے کے ہوں پہاڑ و پورے شہر کیے کیا
اور خداوند نے فرمایا کوئی انکا آقا نہیں شاہ اسرائیل نے کہا سیکایاہ کو پکڑو اور میری سلامت پھرانے
کے اسی قیدیوں کو اور اسے روٹی پانی سے مصیبت دیجاوے آپ بولے اگر تو کب طرح سلامت
پہر آوے تو خداوند نے میری معرفت سے کچھ نہیں کہا پھر دونوں بادشاہ گئے اور شاہ اسرائیل کو تیرنگا
وہ مر گیا اور جس گاڑی پر وہ زخمی ہوا تھا اور اسکا لہو بہا تھا وہ گاڑی تھروں کے تالاب
میں دھوئی گئی اور کٹون نے اسکا لہو چاٹا جیسا کہ خداوند نے فرمایا تھا اور یہوشفط سلامت
بچھ آیا تب حسانی کا بیٹا یاہو غیب میں اس کے استقبال کو نکلا اور کہا کیا شہر کی مدد کرنا ہے یا
کیا تو خداوند کے دشمنوں کی محبت کرتا ہے اس لیے تجھے خداوند کی طرف غضب نازل ہوگا تیرھی
اپنی باتیں سمجھ میں پائی جاتی ہیں پھر لکھا کہ یہوشفط ملک کا بند و بست خوب موافق شریعت کے
کیا اور یہ دشلم میں لا دیوں اور کاہنوں کو مقرر کیا پھر بنی عمون اور بنی مواب اور سپرہ آدمی اوسے
دنا مانگی جب مقابلہ ہوا وہ لوگ آپس میں کٹ مری انہوں نے او کو لوٹ لیا پھر یہوشفط اسرائیل
کے بادشاہ آخریہ سے مل گیا جو گناہ کے کام کرتا تھا وہ انجیاب کا بیٹا تھا اوسے یاراب عام
کی راہ اختیار کی اور لعل کو لوچا اور اسے سجدہ کیا سو یہوشفط اوسے اس لیے ملا کہ جہاز بناوے
جو ترسیس کو جاوین تب الیعزربن دوداوا ہونی جو مر یہ کا تھا اوس کے برخلاف نبوت کی اور کہا ایں
کہ تو آخریہ سے مل گیا خداوند تیر کام بگاڑیگا اور وہی جہاز بکڑ گئی ترسیس کو نجا سکے یہوشفط
پینتیس برس کی عمر میں بادشاہ ہوا اور پچیس برس بادشاہت کی بادشاہ ہونکی پہلی کتاب میں ہے
کہ یہوشفط کی سلطنت کے ستروین برس انجیاب کا بیٹا آخریہ سمرون میں اسرائیل کا بادشاہ ہوا اور
وہ دہرس بادشاہ ہوا اور اوسے خداوند نے حضور بدکاری کی توارخ کی دوسری کتاب میں ہے کہ یہوشفط کے بعد یو
بیٹا یوہرام بادشاہ ہوا وہ اپنے ساری بھائیوں کو تلوار سے قتل کیا اوسے آٹھ برس سلطنت کی وہ

اسرائیلی بادشاہ ہونے کے روش پر چلا کہ انہی اب کے بیٹی ادسلی جو روحی اور اوسنی خداوند کے حضور گناہ کیا اور
یہود اس کے پھاڑو پیرا و پنچ مکان بنائی اور یہوشالم کے باشندوں سے زنا کروادی اور یہود کو خراب
کیا بادشاہ ہونے کے احوال کی دوسری کتابیں ہیں کہ انبیاء کے بعد وہابی اسرائیل آئی ہے اور آخری یہ انبیاء کی کتاب کی ہے
جو بنو نین تھا گر پڑا اور بیمار ہوا سو اسے قاصد و مکتوب بجا اور انہیں کہا کہ جاؤ اور عقرون کے شاہ کے
صل ذنوب سے بچو کہ میں اس بیماری سے چٹکا ہوں گا کہ نین اسدم خداوند کے فرشتے نے حضرت
الیاس نبی کو حکم کیا کہ اوٹھ اور شاہ سمرون کے قاصدوں سے ملاقات کرو اور انہیں کہہ کر کہ ان
مگر اسرائیل کا کوئی خدا نہیں جو تم عقرون کے شاہ کو ذنوب سے بچنے چلی ہو سو خداوند یون فرماتا ہے
کہ تو اس بہتر پر سے جس پر تو چڑھا ہے اسے اتارنے بناویگا اور البتہ مری جاویگا چنانچہ قاصد اٹھے
پہری اور یہ حال بادشاہ سے کہا آخر وہ بادشاہ مر گیا اور اس کا بہائی بیوزام یوشفط کے سلطنت
کے اٹھارہ سال بادشاہ ہوا اور یون ہوا کہ جب خداوند نے چاہا کہ حضرت الیاس کو ایک گولے
میں اوڑاس کے آسمان پر لیجاوی حضرت الیاس سے کہا اسی آگے کہ میں تجھ سے جدا ہوں مانگے
میں تجھ کو کیا دنوں انہوں نے فرمایا مہربانی کر کے ایسا کیجی کہ وہ روح جو تجھ پر ہے سو مجھ پر دو چند
ہو فرمایا تو نے بہاری سوال کیا سو اگر تو مجھ سے جدا ہوتے ہو تو دیکھو تو ایسا ہی ہوگا
اور اگر نہیں تو کچھ نہ ہوگا اور وہ دونوں ٹھٹھٹے بانیں کرتے چلے جاتے تھے کہ ایک آتشی رتھ اور آتشی گھوڑے
اون دونوں کے بیچ میں آگئی اور حضرت الیاس گولی میں ہو کے آسمان پر چلے گئے اور حضرت الیاس
چلائی میرے باپ میرے باپ اسرائیل کی رتھ اور اس کے سارے تھے سو انہوں نے انہیں پرند کیسا
پہر حضرت الیاس کے لئے معجزی لکھی ہیں پر لکھا ہے کہ اقیاب کا بیٹا جو بیوزام تھا اسے بھی خداوند
کے آگے گناہ کی بھل کو تو نکال پھینکا لیکن یارب عام کی طرح گناہ کرتا رہا پر وہابی اور پھر چڑھ آئے سو
شاہ یہود ایوشفط کو اسے بلا بھیجا دو نو ملکر شاہ اذوم کو ساتھ لیکر موبیوشے لڑنے چلے اور حضرت
الیاس پاس گئے اپنے شاہ اسرائیل سے کہا مجھ سے کیا اگر مجھ کو شاہ یہود ایوشفط کے حضور ہی کا
پاس نہوتا تو میں تیری طرف نظر نہ کرتا پر فرمایا کہ خدا موبیوشے کی ہاتھیں گرفتار کروادی گا
پہر اسرائیلیوں نے سو موبیوشے کو مارا اور فتح پائی حضرت الیاس کے پہر کی معجزی لکھی ہیں شاہ ارام کی فوج
کا سردار جبکا نام نعمان تھا اس کو برص تھا وہ آپ کا نام شکر آیا اور اچھا ہو گیا اور ایمان لایا اور قرار کیا

کہ خدا ایک ہے اب کسی بت کو نہ پوجو نہ کچا نہ پھر شاہ ارام شاہ اسرائیل سے لڑنے آیا حضرت الیسع کے معجزے سے شاہ اسرائیل نے فتح پائی پھر پرن ہند شاہ ارام نے چڑھائی کی پھر حضرت الیسع کی برکت سے اسرائیلیوں نے فتح پائی اور بادشاہ اسرائیل نے نسب معجزے حضرت الیسع کے آپ کے چاکر سے پوچھی اوسنے بیان کئے ایک عورت تھی جسکا بیٹا اپنے ام کے حکم سے جلایا تھا اوس عورت کو بادشاہ نے بت کچھ دیا پھر حضرت الیسع دمشق میں آئے اور بن ہند بیمار تھا اوسنے حزائیل کو بھیجا کہ آپ سے پوچھو میں اچھا ہو گا فرمایا وہ مر جائیگا اور حزائیل سے کہا خداوند نے مجھے خبر دی کہ تو ارامیوں کا بادشاہ ہو گا پھر ایسا ہی ہوا تو انج کی دوسری کتاب میں ہے کہ یہود کا بادشاہ جو یئورام تھا اوسکے وقت میں ادومی یہود اسے پھر گئے یہورام فوج لے گیا اور اونکو مارا اور حضرت الیاس کی طرف سے اوس پاس خط آیا اوسکا مضمون یہ تھا کہ خداوند تیری باپ داود کا خدا یون فرماتا ہے کہ تو یہوشفط اور آسا کی راہوں پر نہ چلا بلکہ اسرائیل کا چال پر چلا سو خداوند تیرے لوگوں کو اور تیری بیٹیوں کو اور تیرے جو روؤں کو اور تیرے سارے مال کو بڑے مارے مارے گا اور تو بڑی بیماری میں گرفتار ہو گا تیری انٹریوں کا ایسا روک ہو گا کہ تیری انٹریوں سال بسال نکل پڑیں گی چنانچہ ایسا ہی ہو گیا فلسطینیوں نے اور عربوں نے اوسکو شکست دی اوسکے سارے مال کو اور اوسکے بیٹوں اور جو روؤں کو لے گئے ایک چھوٹا بیٹا یہوآحاز یعنی آخریاد باقی رہا اور سال بسال اوسکی انٹریاں نکل پڑیں اور وہ مر گیا اور اوسکا چھوٹا بیٹا بادشاہ ہوا اوسنے ایک برس یروشالم میں بادشاہت کی وہ بھی اخیاب کے گھر انیس کی راہوں پر چلتا تھا اوسکے مان اوسکی صلاح کار تھی وہ شاہ اسرائیل کی بیٹی یئورام کے ساتھ شاہ ارام حزائیل سے لڑنے چلا اور یئورام زخمی ہوا تب وہ پرتا کہ وہ یزرعیل میں اون زخموں کی دوا کرے جو اوسنے رام میں شاہ ارام حزائیل کی لڑائی میں کھائی تھے اور یہود اس کے بادشاہ یئورام کا بیٹا عیسی بن یئورام کے پاس جانی میں خدا کی طرف سے آخریاد کی ہلاکت ہوئی کہ جب یہوآحاز یئورام کے ساتھ یہو کی بیٹیا کو قتل ہوا اسکے بعد بادشاہ ہوئی دوسری کتاب کا بیان ہے کہ تب حضرت الیسع نبی نے انسیا زادونین سے ایک کو بلایا اور فرمایا یہ تیل کی شیشی لیجا اور رات جلداد میں یہوآحاز یئورام کے ساتھ یہو کا پوتا یہوآحاز اسکی سر پر ڈال اور کہہ کہ خداوند فرماتا ہے میں نے تجھی مسح کر کے اسرائیلیوں کا بادشاہ کیا سو وہ

جوان بنی زادہ گیا اور اوسکی سرسریل ڈالا اور کہا خداوند اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ میں نے تجھی سح کر کے اپنے بندوں بنی اسرائیل کا بادشاہ کیا اور تو اپنے آقا خلیفہ کے گہرائی کو قتل کری گا تاکہ میں اپنی بندوں پر خون کا اور خداوند کی سارے بندوں کے خون کا انیریل سے بدلہ لوں اور اخیاب کا سارا گہرا بود ہو گا سو یا ہو یوم سے پہر بیٹھا اور گاڑی پر سوار ہو کے یزعیل کو گیا کہ یورام وہین پڑا ہوا تھا اور شاہ یہودا اخزیاء اور شاہ اسرائیل ہام یا ہو کی پیشواہی کو گئے یورام بولا اسے یا ہو خیر ہے وہ بولا کیا خیر ہے جس حال میں کہ تیری مان انیریل کی زنا کارینا اور اسکے جادو گر یان ہتھ دین تب یورام ہاگا پہر یا ہونے تیرا اور وہ گہرا یا ہونے لشکر کے سردار کو حکم کیا کہ اوسکو یزعیلی نبات کی ملک کے کیت بن ڈال دی اور اخزیاء ہاگا یا ہو کے لوگوں نے اوسکو بھی مارا وہ بھا اور مجدوین آکے مر گیا اور یا ہوا انیریل کے دروازی پر پہنچا اور انیریل کو دو تین شخصوں نے کوٹھی پر سے نیچے گر دیا اور اوسکا لہو دیوار پر اور گورڈون پر پڑا اور اوسنے اوسے پامال کیا اور اندر آکے اوسنے کہا یا پیا پہر فرمایا جاؤ اسے دفن کرو جب اسے گاڑنے کو گئی تو کوہ پری اور بانیون اور تیلیون کے سوا کچھ نپایا یا ہو بولایہ وہ بات ہم جو خداوند نے حضرت الیاس کی معرفت فرمائی تھی کہ یزعیل کے موروثی زمین میں کتے انیریل کا گوشت کھائیں گی سمرون میں اخیاب کے شتر بیٹھے تھے یا ہو کے حکم سے شہر کے امیرون نے اون شتر و مکو قتل کر کے اون کا سر یا ہو پاس بھیجا پہر یا ہونے یزعیل میں اوسکے سارے امیرون اور شتر داروں اور اوسکے کاہنوں کو قتل کیا ایک کو بھی باقی بچھوڑا پہر سمرون کی طرف چلا اور یا ہواہ میں شاہ یہودا اخزیاء کے بھائیوں سے ملا بوجہ تمام کون جو وہ بولے ہم اخزیاء کے بھائی ہیں اور ہم جاتی ہیں کہ یا ہواہ کے بیٹوں کو اور ملک کے بیٹوں کو سلام کریں تب یا ہونے اوسکو پکڑ لیا اور قتل کیا ایک کو بھی بچھوڑا جب سمرون میں یا ہواہ اخیابوں میں جو باقی تھے اونہیں قتل کیا یہر یا ہونے بل کی مور تو کو کالالا اور آگ میں جلایا اور بل کے بت چکنا چور کیا اور بل کا گھر دھا دیا اور پاخانہ بنایا لیکن یاراب عام نے جو سونکی بچھڑی بنائی تھی اور کو رہنے دیا اون دونوں خداوند نے اسرائیلیوں کو گھانا شروع کیا کہ حزائیل نے اونہیں ہر طرف سے مارا یہ رکن سے لیکر پور بی سست تک تب اخزیاء کی مان عتلیا نے دیکھا کہ اوسکا میٹھا مر تو اوسنے یہودا کے گھرانے کے سارے شہر اوسکو قتل کیا تب یورام بادشاہ کی بیٹی یوئیسچ جو اخزیاء کی بہن تھی اور یوئیسچ کا بہن کی جو رو تھی اوسنے اخزیاء کی بیٹی یوئیس کو ایک کوٹھری میں جھپا کر کہا اور چہ برس تک وہ چہ پار یا اور ساتویں برس یوئیسچ نے سب رئیسوں کو جمع کر کے یوئیس کو بادشاہ کیا اور عتلیا کو قتل کیا پہر یوئیسچ نے اپنے اوسکے

لوگوں کو بادشاہ کے درمیان ایک عہد باندھا کہ وہی خداوند کے لوگ ہو وین تب سبوں نے بعل کے گھر کو
دھاویا اور اسکے مذبحوں اور اسکے مور تو کو چکنا چور کیا اور بعل کے کاہن بتان کو قتل کیا تو اس کی دوسری
کتاب میں ہے کہ یسوع نے خدا کے گھر کے عہدی لاوی کاہنوں کے ہاتھ میں سوچے کہ چڑھاؤ سے چڑھاؤ
جیسا کہ موسیٰ کی توراۃ میں لکھا ہے اور داود کے طور پر بخوشی گاتے جاتے رہیں یسوع کے جیتی جی یو اس شہرین
پر خوب قائم رہا اسکے مرنے کے بعد یسوع کے سردار دن نے بادشاہ کو سجدہ کیا تب بادشاہ اور کا شنوا
ہوا اور وہی امرد کے گھر کو چھوڑ کر یسوع اور بتوں کو پوجنی لگی امرد تلے نے بتوں کو اون پاس بھیجا دے اور
انہیں دیتے تھے پر وہ نہیں سنتی تھے تب خدا کے روح نے یسوع کاہن کے بیٹے کو ریا پر احاطہ کیا
اور پادری بیتھرنے یون ترجمہ کیا ہے کہ نازل ہوئی اور حاشیہ پر لکھا ہے کہ عبرانی میں یون سب کے
روح سے ملبس ہوا سوا سنے اوپر کھڑا ہو کے لوگوں سے کہا کہ خداوند یون فرماتا ہے تم کیوں خداوند
کے حکم سے باہر جاتے ہو تم ہرگز خوش حال نہیں ہو سکتے اس لیے کہ تم خداوند کو چھوڑ دیتے ہو وہ نہیں
جی چھوڑ دی گاتے دی تقسم ہو کے بادشاہ کے حکم سے امرد کے گھر کے صحن میں اس سے پتھر مارتے
تھے سو یو اس نے یسوع کی بیٹی کو قتل کیا اور مرتے وقت اس نے کہا خداوند دیکھتا ہے اور وہ بدلہ لے گا ایک
برس کے بعد ارام کی فوج چڑھ آئی اور ساری سرگرمیوں کو مار ڈالا اور یو اس کو بہت زخمی کر کے چلے گئے تو اسکے لوگوں
نے اسے ایسا مارا کہ وہ مر گیا اور اس کا بیٹا انصیاہ اسکے جگہ بادشاہ ہوا یو اس نے چالیس برس بادشاہت
کی اسکے سلطنت کے تیس سو برس یا ہو کا بیٹا یو اس کا زسم وین بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اس نے سترہ برس
سلطنت کی اور یاراب عام کی راہ پر چلا امرد تعالیٰ نے ارام کو بادشاہ حزائیل کو اور حزائیل کے بیٹے بن ہاد کو بت مدت
اور سپرسلار کہا اسکے بعد اس کا بیٹا یو اس سمر وین بادشاہ ہوا بادشاہ یسوع یو اس کی سلطنت کے تیس سو
برس وہ بھی یاراب عام کے راہ پر چلا اس وقت حضرت الیسع بیمار ہوئی اور انتقال کیا سو اسرائیل کا بادشاہ
یسوع یو اس آپ پاس گیا اور رویا اور بولایا میرے باپ اسرائیل کے مرکب اور اک اور انصیاہ
پہننے کی شریعت پر قائم رہا پھر اودیسوں سے لڑنے گیا بادشاہوں کی حال کی دوسری کتاب میں یون ہے کہ اس نے
وادی شوریہ میں دس ہزار آدمی مارے اور سلحہ شہر کو لڑکے لی لیا اور اس کا نام یقیئل رکھا تو اس کی دوسری
کتاب میں ہے کہ یسوع کو مار کر ہرا یا تو بنی سیر کے معبودوں کو لایا اور انہیں اپنا معبود و تیرا بت امرد تلے نے
ایس بنی اوس پاس بھیجا جسے فرمایا جو معبود اپنے ہی لوگوں کو تیرے ہاتھ سے چھڑا سکے تو اسے اوکھا لے گیا کیوں

امصیا نے کہا کسنی تجھ کو مقرر کیا کہ بادشاہ کا صلاح کار ہو وی رہ جاؤ کیون مارا جاوی تب امصیا اسرائیل کے بادشاہ یوآس بن نبوآحاز بن یاہو سے لڑنے گیا اور شکست کھائی اور امصیا کو یروشالم میں لوگوں نے بلوا کر قتل کیا اور اسکی جگہ عزریاہ اور اسکا بیٹا بادشاہ ہوا وہ باؤن برس تک یروشالم میں سلطرت پا وہ زکریا کے دونوں جو خدہ کی رویتوئیں بنیا تھا خدا کا طالب رہا اور اسکی سلطنت مضبوط ہو گئی آخر کو اسنے ہیکل میں یعنی بیت المقدس میں جو شیو جلائے جو کام ہارون کے بیٹوں کا ہے اس جہت سے وہ اسے وقت کو طہر ہو گیا پھر مر گیا اور اسکا بیٹا یوآم بادشاہ ہوا اور یروئیں امصیاہ کی سلطنت کے پندرہویں برس یوآم کا بیٹا یاراب عام بادشاہ ہوا اسنے اکتالیس برس بادشاہت کی وہ بھی یاراب عام کی راہ پر چلا

جناب عاموس نبی علیہ السلام کا صحیفہ جو توراۃ سرف کی جلد میں لگا ہوا ہے اسے کس پر لکھا ہے کہ عاموس کی باتیں جو انھوں نے یوآس کے بادشاہ عزریاہ کے دنوں میں اور اسرائیل کے بادشاہ یاراب عام کی دنوں میں اسرائیل کے بابت بھونچال کے آنے سے دو برس پہلے دیکھیں اس صحیفہ میں اللہ تعالیٰ و مشق اور عوڑ اور اسقلون اور فاست اور صو اور ادم اور عمون اور یوآب اور یوآ اور اسرائیل ان سب قوموں کی ظلم اور شرارتوں کی شکایتیں کر کے انکے ملک کی تباہی کی خبر دیتا ہے اس فرقی اسرائیلیوں کے جو سمعون میں رہتے تھے اور انکی بادشاہت اسرائیل اور افرائیم کے نام سے مشہور تھے پھر سمعون کے نام سے مشہور ہوئی سو سمعون والوں کی بدکاریوں اور ظلم پر تیسرے باب کی گیارہویں آیت میں اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ ایک دشمن اس سرزمین کو گیر لیا گا اور پانچویں باب کی پچھلی آیت میں فرماتا ہے کہ میں تمکو قید کر کے دمشق کے بار لیاؤ گا ساتویں باب میں لکھا ہے کہ بیت ایل کے کاہن امصیاہ نے اسرائیل کے بادشاہ یاراب عام کو کھلا ہوا کہ عاموس خبر دیتے ہیں کہ یاراب عام تلوار سے مارا جاویگا اور اسرائیلی لوگ اپنے وطن سے یقیناً قید ہو کے جاویں گے امصیاہ نے عاموس سے کہا کہ یہاں سے بھاگ کر یوآ کی ہڈیوں میں جا اور وہاں نبوت کرو یہاں ایسے خبریں مت دے یہاں بادشاہ کا پاک شہر اور اسکا بادشاہی شہر ہے پھر حضرت عاموس علیہ السلام نے اس سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے کہ بنی اسرائیل اپنے وطن سے یقیناً قید ہو کے جاویں گے بعد اسکے آٹھویں باب میں غضب کی خبروں کے بعد گیارہویں آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دیکھو وی دن آئے میں خداوند اللہ فرماتا ہے کہ میں اس ملک میں کال ڈالوں گا سنو وہ روٹیں گے اور نہ پانی کی پیاس کا کال بلکہ اللہ کے کلام سننے کا قحط تب وہ اس سمندر سے اس سمندر تک اور اتر سے یورپ کو بھٹکتے پھریں گے اور خداوند کے کلام کے ڈھونڈنے کے لیے ادھر ادھر دوڑیں گے پھر بنی اسرائیل

پادری طاس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یون معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیلیوں کی سلطنت میں قید بابل سے پہلے بہت پیغمبر
 ہوئے ہیں اور ان کا مذہب زمین میں پسلی گیا اور اسرائیلی لوگ بت برستوں میں مل گئے یا انہیں پیغمبر کے رہے اور
 ان کی تلاش سے خاندانہ ہوتا تھا بعضے وقت خیال کرتے ہیں کہ حالت موجودہ یہودیوں کی مراد ہے جب کہ ان کو
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حواریوں سے انکار کیا تب اللہ نے قحط اپنے کلام کا اور نازل کیا آپ ہم کہتے ہیں
 کہ پادریون کا یہ قول بیشک بہت ٹھیک ہے یہ خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کی ہے اور یہ قحط حضرت عیسیٰ کے
 بعد پر گیا تھا اس سے پہلے ہرگز نہیں پڑا قید بابل سے پہلے پیغمبر دیکھے گئے کثرت رہے ہیں جب اسرائیلی لوگ شہر
 بابل میں شہر میں تک قید رہے وہاں بھی اللہ کے کلام کا قحط نہیں پڑا حضرت خضر قیل علیہ السلام پر
 اور حضرت دانیال علیہ السلام پر اللہ کا کلام اترتا رہا جب اسرائیلی لوگ ملک کشتانی میں آباد ہوئے تب بھی
 علم والے لوگ اللہ کی کلام کی تعلیم کرتے رہے چار سو برس بعد حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ نبی اللہ کے ظاہر
 ہوئے اسی وقت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اتری آپنے اللہ کا کلام اسرائیلیوں کو سنایا بعد
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیغمبروں کا آنا چھ سو برس تک سو قوت رہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں
 نے شہروں شہروں انجیل پاک سنائی اور ٹھیک ٹھیک مطلب سکوت یا حواریوں کے بعد دن بتا
 دین پر پردہ پڑا گیا اللہ کے کلام کا ٹھیک ٹھیک مطلب بتاؤ لائے تو وہ سے رہ گئی جنگوں اور
 پھارو میں چپ رہے آپ کا ایک محمدی نور عرب سے چکا دیکھو اسکے بعد اللہ تعالیٰ پیغمبر اسرائیلیوں کی بت چکا
 کا ذکر کے ان کو حقین بڑے بڑے قہر و غضب کے کلمی فرما کر نوین باب کی پہلی اور چوتھی قیت میں ماون کے
 قتل کی خبر دیتا ہے ہر مثنوی آیت میں فرماتا ہے کہ یعقوب کے گرائی کو بن بالکل نہیں ساؤنگا پھر دوسری آیت
 میں فرماتا ہے کہ میری گروہ میں کے سارے گناہ گار تمہارے ماری جاویں گے میں اسی دشمن داو کے گری
 ہوئی گھر کو گرا کر نکالا اور اسکے دھڑاؤ کو بند کر دینا اور میں اسی کے ٹوٹے پھوٹے مکان کی مرست کر دینا اور
 اوسے جیسا اگلی دنوں میں تھا ویسا تعمیر کر دینا تاکہ وہی اودم کے باقی لوگوں کو اور ساری قوموں کو جن پر
 میرا نام کہا جائیگا اپنے میراث میں لے لیوں خداوند جو اس کام کا کرنے والا ہے فرمادی دیکھو بیان اللہ تعالیٰ
 اودن یہودیوں کی قتل کی خبر دیتا ہے جو ایمان نہیں لائیں گے اور اوس دن کا یہ بتا دیتا ہے کہ اود وقت قیامت
 کے گری ہوئے گھر کو قیامت کر دینا یعنی حکومت والا پیغمبر ہوں گا جو داو کی طرح حکومت سے دین کو برباد کرے
 اور اس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ مسیحی بیت المقدس جسکے بنائے گئے اور پہلی حضرت داو علیہ السلام نے کیا تھا

پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اوسکو بنایا یہ مسجد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد گریڑی تھی محمدیوں نے
اوسکو خوب طرح بنا کر اوسکو آباد کیا اسکے بعد امد تھلے یہ پتا دیتا ہے کہ داود کے گہرانے کے لوگ جو ایماندار ہو چکے
وہ اودوم کے باقی لوگوں کو اور سب قوموں کو میراث میں لینے لینے ایمان کی راہ اود کو سکھا دینگے جن پر میراث نام لکھا گیا ہے
یہ ہے جیکے تقدیر میں امد نے ایمان رکھا ہے اور اود کو اپنے نام کا گریہا ہے اود می لوگ حضرت داود علیہ السلام
کے تابعدار تھے پادری میریک کشف الآثار میں لکھتا ہے کہ اود می لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت تک
تھے بعد اسکے جہان میں باقی تھے عرب کی قوم میں مل کر سب ایک ہو گئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اٹانے سے
برس بعد کے قریب اس قوم کو اپنی قوم ٹک گیا ہم کہتے ہیں اسی لیے اودوم کے باقی لوگوں کا لفظ فرمایا یعنی بہت لوگ اس
قوم کے لڑا لہو یمن قتل ہو چکے اور شوڑی باقی رہ گئے وہ عرب میں مل گئے تب تمام عرب میں دین پھیل گیا وہ
بھی محمدی ہو گئی اسکے بعد یون ہے ویکو وی دن آتے ہیں خداوند فرماتا ہے کہ جو تھے والا کاٹنے والے کا اود کو
کچلنے والا ہونے والا کیا بھیج کر کے اوسکے برابر آو گیا اور سارے پھاڑ و فسے نئی می ٹیکے گئے اور سارے
ٹپلے گدار ہونگے اور میں اپنی گروہ اسٹیل کے قیدیوں کو پھراؤ گا اور وی آجاؤ شہر و گونیا وینگے اور انہیں بود
باش کریں گے اور وی انکو رکے باغوں کو لگا وینگے اور اوقی می پیرین گی وی باغوں کو لگا وینگے اور اوقی پیرین لگا
کیونکہ میں اود کو انکی سرزمین میں لگاؤ گا اور وی اپنی سرزمین میں چسکون سنہ او نہیں دیا ہے کہ ہی اود کا اسے نمایاں
خداوند تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے جانتا چاہیے کہ می سے خدا و بیان انکو کارس ہے نشی والی شراب ہر گز مراد نہیں کہونکہ
یہ بشارات محمدی وقت کی ہے اور محمدی شریعت میں شراب حرام ہے پوچھا کی انجیل کے دوسرے باب میں ہے
کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے امد کے حکم سے مشکون کے پانی کو می بنا دیا اس مقام میں انجیل کی تفسیر میں
جو بہت سے پادریوں نے جمع ہو کر لکھی ہے یوں لکھا ہے کہ ملک یہودیہ میں دستور تھا کہ انکو روکا کو لبو میں
رس نکال کر مشکون میں پیر کر دیتے تھے وہ دو قسم کا ہوتا تھا احمی انکو روکا رس نکال کے علیحدہ رکھتے تھے اور
دوسری قسم کا علیحدہ وہ نہ دھوپ میں رکھا جاتا تھا اگر کہنے جاتا تھا اسی اول اور دوسری قسم کے بابت میر مجلس
لکھا کہ ہر شخص پہلے احمی خرچ کرتا ہی لینے پہلے قسم اول کا رس استعمال کرتے تھے پھر دوسری قسم کا اور اوس میں نشا سطلق
نہ تھا اگرچہ میں بہر بھی بیجا جادے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہ پیش خری اسبات کی ہے کہ یہودی اور بت پرست
لوگ عیسائی دین میں داخل ہونگے وہ یہودی اپنی زمین میں آباد ہوں گے وہ اپنے ملک میں قائم کئے جائیں گے
اور ترقی پائیں گے اور اوس سے پھر کہی کا لے نجا لینگے پادری لکھتا ہے کہ یہ خبر اسوقت کی نہیں ہے جب یہودی

بابل کی قید سے چوٹ کر اپنی زمین میں آباد ہوئی کیونکہ او کو روم والوں نے ہر زمان سے نکال دیا سو یہاں اوتھ
 کی خبر سے جب یہودی مذہب بدلے گئے اور اپنے ملک میں آباد ہوئے گئے اسے پادریوں انگین کو لوہہ وقت
 ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اس وقت سے اس وقت تک بہت سے یہودی جناب محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم پر اور قرآن شریف پر اور حضرت عیسیٰ پر اور انجیل پاک پر ایمان لائے اور اللہ نے ملک شام میں اذکو
 امن و امان سے بسایا آج تک وہ ملک شام میں بستہ بن کوئی حاکم اذکو وہاں سے نکال نہیں سکتا جو
 یہودی دین محمدی میں آئے وہ ظالم بادشاہوں کے قید سے چوڑے ہوئے اللہ اپنے سب بند کو ایمان دے
 اب پہر بادشاہوں کا احوال سنو بادشاہوں کی دوسری کتاب کا اور تواریخ کی دوسری کتاب
 کا خلاصہ یہ ہے کہ غزیاہ کی بادشاہت کے اڑتیسویں سال یاراب عام کا بیٹا زکریا سمرون میں بادشاہ ہوا
 اسے چھ مہینے بادشاہت کی اور وہ یاراب عام کی راہ پر چلا اور بس کا بیٹا سلوم اویسے مارکر
 اس کی جگہ بادشاہ ہوا اسے ستر وین مہینے بادشاہت کی پھر جادی کا بیٹا مناجم اوسو مار کر بادشاہ
 بنا اس نے دس برس بادشاہت کی اور یاراب عام کی راہ پر چلا آسور یونکا بادشاہ پوئل اس کے
 ملک پر چڑھ آیا اس نے بہت کچھ دسے کر اسے ہیر دیا پھر اس کا بیٹا فقیہاہ اس کے جگہ بادشاہ ہوا
 اس نے ستر وین دوسرے برس بادشاہت کی اور یاراب عام کی راہ پر چلا اور فقیہ بن نکیاہ ہوا اس کے
 امیرون میں سے تھا اس نے اوسے قتل کیا اور خود بادشاہ بنا اس نے بیس برس بادشاہت کی اور اس نے
 خداوند کے آگے بدکاریاں کیں اور یاراب عام کی راہ پر چلا اور اس کے وقت میں شاہ آسور بچلہ پلاسر نے
 بہت شہری لیے اور انہیں کرا آسور میں لے گیا اس وقت جو سنج بن ایڈ نے قلعہ کو قتل کر کے آپ بادشاہ
 بنا اور فقیہ کی سلطنت کے دوسرے سال غزیا کا بیٹا توام بادشاہ ہوا پچیس برس کا تھا اس نے سولہ برس سلطنت
 میں سلطنت کی اس نے خداوند کے آگے نیکو کاری کی اس کے بادشاہت مضبوط ہوئی کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ
 کے لئے سید باچتا تھا اس کے بعد اس کا بیٹا اخذ بادشاہ ہوا اور سولہ برس بادشاہ رہا اس نے بعلون
 کے آگے ڈباے ہوئے بت بنائی اور اپنی بیٹوں کو آگ میں ڈالا اور اپنی مکانون اور سچاڑوں پر اور ہر ایک
 ہر سے درخت تلے فوج کیا اور پھر چلا یا تب اللہ تعالیٰ نے اسے شاہ راہم رعین کے ماتحتین کر دیا
 انہوں نے اسے مارا اور بہتوں کو قید کیا اور دمشق میں پہچایا اور شاہ اسرائیل کے ماتحتین بھی ہونا
 لیا اس نے اسی بڑی مار سے اور فقیہ بن رملیا نے یہودی میں ایک لاکھ بیس ہزار بہادر لوگوں کو ایک دن قتل

اور بنی اسرائیل اپنے بائبلوں میں سے دولاکھ عورتوں اور بیسی ہزار نوکریوں کو قید کر کے لے گئے وہاں عورتوں کو دام خدا کے ایک بنی تھو اور انہوں نے نصیحت کی کہ ان قیدیوں کو آزاد کر کے پھر بچو تب لوگوں نے اونہیں پھر بچو اور وقت آخذ نے آسور کے بادشاہوں سے مدد مانگی شاہ آسور دمشق میں آیا اور رصین کو قتل کیا پھر آدمی چڑھ آئے اور یہود کو مار کر اسیر کر کے لے گئے اور فلسطی بہت شہر و شہر قابض ہو گئی اور شاہ آسور شجلہ پلاس چڑھ آیا اور سنہ شاہ آسور کو بہت کچھ دیا پراوسکی مدد نہ ہوئی وہ تنگی میں اور زیادہ ہی ایمان ہوا اور سنہ دمشق کے ٹھاکروں کی لئے جنہوں نے اسے مارا تھا دیکھ کیا اور کہا کہ آرام کے بادشاہوں کے ٹھاکروں نے آدمی مدد کی ہے سو میں ان کے لئے قربانی کر دوں گا کہ میری مدد کریں اور آخذ نے خداوند کے گھر کے برتنوں کو جمع کیا اور خدا کے گھر کے برتنوں کو کاٹ لیا اور خداوند کے گھر کے دروازوں کو بند کیا اور اپنی لیے یہود شالم میں ہر ایک کو فی پر بند کھنکھو بنایا اور یہود کی ہر ایک شہر میں اونچے مکان بنوائی کہ اجنبی ٹھاکروں کے لئے خوشبو جلا دیں اور اسد تعالیٰ کو بہت غصہ دلایا اور آخذ کی سلطنت کے بارہویں برس یہو شبع اسرائیلیوں کا بادشاہ ہوا اور سنہ نو برس بادشاہت کی اور بدکاریاں کیں اسرائیلی بادشاہوں کے ہنہ پھر شاہ آسور سلطنت کے کا تاجدار ہوا پھر شاہ آسور نے اسے قید میں ڈالا اور شاہ آسور سارے ملک پر چڑھا اور سمرون کو تین برس گھیرے رہا اور ہوسیع کی سلطنت کی نوین برس شاہ آسور نے سمرون پر قبضہ کیا اور اسرائیلیوں کو قید کر کے لے گیا اور خلیج اور خابور میں جو جو زانکی نہر کے نزدیک تھے اودادے کی بستیوں میں یعنی ایران کے اوطرف جیسی ہمدان اور آذربایجان وغیرہ کے بستیوں میں بسایا اور شاہ آسور نے بابل کے اور کوتہ کی اور عو کے اور حما کے اور سطر و نیم کے لوگوں کو لاسے سمرون کی بستیوں میں بسایا سو خداوند نے اونہیں شیر و لکھو چھوڑا اور انہوں نے اونہیں مارا شاہ آسور کو یوں خبر پہنچی کہ جنگ تو نے وہاں بسایا ہے اونکو اوس زمین کے خدا کی پرستش کے طور معلوم نہین چنانکہ اوسنے اونہیں شیر چھوڑے ہیں وہ اونہیں بھاڑتے ہیں تب شاہ آسور نے حکم کیا کہ جن کا ہتھو ٹوٹم کپڑا ہی ہوا اونہیں سے ایک کو وہاں بی جاؤ وہ جا کو اوس پاس حاضر رہے اور اوس زمین کے خدا کے بندگی کا دستور سکھاوے سو کاہن نے انکرا اونہیں سکھایا سو وہ لوگ امدت سے بھی ڈرتے تھے اور اپنی بنو کو بھی پوچھتے تھے اور خدا کا حکم نہین مانتے تھے کہ تم دوسرے معبود سے ڈرو اور اوسنے آگے جحد کیجیو ہوسیع کی سلطنت کے تیسرے سال آخذ کا بیٹا حزقیا بادشاہ ہوا

فائدہ پادری بارش میں نے قدامتہ التواریخ میں لکھا ہے کہ وہ اپنے اسرائیلیوں کی دس قومیں جس مقام میں
 بسائی گئیں ان کی تلاش میں جتنی کوشش کی گئی ہے بغائدہ اور لا حاصل ثابت ہوئی مگر غالب یہ خیال کیا
 جاتا ہے کہ وہ ملک افغانستان بسائی گئی پادری اگستس براؤٹھڈ وینی اور دنیوی تاریخ میں چھ سو پچتر
 معنی میں لکھتا ہے کہ ان دس فرقوں کی بابت بڑی بحث ہو رہی ہے کہ ان کی اولاد کہاں ہو بعضے گمان کرتے
 ہیں کہ امریکہ کے اصلی لوگ جنہیں انڈین کہتے ہیں اور بعضے سمجھتے ہیں کہ افغانی ان دس فرقوں میں سے کسی ان
 لیکن ان کی تحقیق میں کوئی بات ثابت نہیں ہوتی اغلب یہ جو کہ ان میں سے بہتری یہودیوں کی ساتویں
 سے ملک یہودیہ میں پلٹ کر ان سے ملائی گئی اسید جمیل الدین صاحب پیر کا اخبار جو میرٹھ میں چھاپا
 اوس میں لکھا ہے کہ انگریزی اخبار فلیکس وچوالہ اخبار الدین جلیک ریو یونائی کی گئے انگریزی صاحبوں کی تحقیقات ایک
 جمہوریہ یورپ کی اتفاق سے بعض خبر افغانستان کی اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ افغان یہودیوں کی اولاد
 میں سے ہیں جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ تحقیقات افغانستان کے افغانوں کے نسبت ہی ہیں
 کچھ شک نہیں کہ دونوں انگریزی اخبار نویس اعلیٰ درجی کے واقع نگار ہیں اور چند صاحبان یورپ
 شریک تحقیقات بھی کامل محقق و نگار ہیں محمد حیات خان صاحب ضلع راول پنڈی کے رہنما والے
 حیات افغان میں لکھتے ہیں کہ انفس میں جو صاحب علم انگریزی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ تجلہ پلا سروساوسکے
 فرزند سلنا صر نے جو ملک آسور کے بادشاہ تھے انھوں نے اسرائیلیوں پر تباہی ڈالی اور توڑی
 عرصہ بعد تخت نصر نے اسرائیلیوں کو گرفتار کر کر بال میں لے گیا اور بارہ قوموں میں سے دس قومیں
 مشرق میں برقیں اور دو قومیں یہود اور بنیامین واپس گئیں تو ہو سکتا ہے کہ افغانوں کا جدا اعلیٰ
 قیس عبدالرشید اون باقی ماندہ اسرائیلیوں میں سے ہو جو حیات خان صاحب نے یہ کتاب بڑے تحقیق سے لکھی ہے
 قیس عبدالرشید کس پہناؤ کی ساری قوموں کے واسطے پہنچائی ہیں اور لکھا ہے کہ افغانی روایتیں سب متفق ہیں کہ قیس
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں مسلمان ہوئی اور ایک روایت نور کی تاریخ نویسی میں ہے کہ حضرت علی
 وقیق کو زمین جب شمس جو ملک نور کا رئیس تھا ایمان لایا تو اس وقت قیس بھی مسلمان ہوئی اس کتاب کا لکھنے والا
 لکھتا ہے کہ بیان عبرانی میں لفظ صلی کا یہ دو معنی ہیں مگر ترجمہ میں پادریوں نے پہلی ہی پر نقطہ دیا اور بعضوں نے اخیر میں
 جیم کا نقطہ دیا ہے اور خابور کی غی پر بھی نقطہ دیا ہے معلوم ہوا کہ عبرانی میں جی تھی اب غی اور جیم سے
 خلیج ہو گیا اور خابور میں بھی غی نقطہ دار ہو گئی اور حیات افغانی میں قوم خلیج کا فکر اور تاریخ و شہ

سے نقل کیا ہے کہ جب اس قوم نے اپنے افغانوں نے سن ایک سو تیس اکیس ہجری میں پشاور کی نواح میں حملہ کر کے قبضہ کر لیا تو لاہور کے راجہ نے فوج بھیجی اور چند لڑائیاں ہوتی رہیں لوگ کابل اور غور اور خلیج کے جو مسلمان ایک دین ہو نیکیکے باعث سے افغانوں کے مدد کو آئی اور منشی عبدالکریم صاحب لکنوی نے جو کتاب گلشن ہند تاریخ ہندوستان کے بیان میں لکھی ہے اس میں لکھا ہے کہ غزنوی تاجکوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطان محمود کے بہت امیر قوم خلیج میں سے تھے اور سلطان محمود کے بیٹی سلطان محمد کے حاکمین لکھا ہے کہ اس نے اپنے بہا سلطان مسعود سے لڑائی کی اس کی امیر اس سے پہر گئی اور اس کو پکڑ کر قلعہ خلیج میں قید کیا اور اس کے بھائی سلطان مسعود کی پیشوائی کے لیے ہرات کی طرف دوڑے یہاں سے معلوم ہوا کہ خلیج کسی شہر کا نام ہے جو جہاں یہ قوم رہتی تھی اور وہ شہر ہرات کے پاس ہے اور حیات افغانی میں افغانستان کے کچھ حصے کے چار شہر بہت بڑے لکھے ہیں کابل غزنین قندہار ہرات اب ثابت ہوا کہ افغانستان میں قمر ہرات کے مقام خلیج میں اس بادشاہ نے اسرائیلیوں کو بسایا تھا اور خلیج کے ساتھ لفظ خابور کا لکھا ہے سو کیا عجب ہے کہ خابور کا لفظ بدلتے بدلتے کابل ہو گیا ہو اب سمجھاؤ نکابی اسرائیل میں سے ہونا کتب قیاس ہو گیا و امداد علم حیات افغانی میں ہے کہ کتاب مخزن افغانی جو سنہ ۱۱۸۰ ہجری میں جہانگیر بادشاہ کے وقت میں خان جہان قوم لودی نے نعمت اللہ ہروی کی مدد سے لکھی ہے اس میں قیس عبدالرشید کا نسب نامہ طاوت بادشاہ تک پہنچا یا ہے اور طاوت کے بیٹے کا نام ارمیا اور پوتے کا نام افغان لکھا ہے اور لکھا ہے کہ ارمیا کے دوسرے بھائی ارخیا تھے اور ارخیا کے بیٹے کا نام آصف تھا اور طاوت کا نسب نامہ یہود تک لکھا ہے جو حیات خان لکھتے ہیں کہ طاوت حضرت یہودا کی نسل میں بنین میں بلکہ حضرت بنیامین کی نسل میں ہیں اور طاوت کے بیٹوں کے نام جو حضرت شمعیل علیہ السلام کی کتاب میں ہیں اور بنین ارمیا اور ارخیا کو بنین ہے ہم کہتے ہیں کہ حضرت ارمیا پیغمبر علیہ السلام کے رفیق ارخیا تھے کیا عجب ہے کہ نسب نامہ حضرت ارمیا تک پہنچا ہوا اور اوپر کے نام طاوت تک لوگوں کو معلوم نہ ہو اور انہوں نے طاوت کا نام لکھ دیا اور طاوت کو غلطی سے حضرت یہودا کی نسل میں لکھ دیا اب حقیقہ کا حال سنجوب وہ بادشاہ ہوا پچیس برس کا تھا اس نے اونٹنیوں برسیر و شالم من بادشاہت کی اس نے اپنے باپ داد کی مانند خداوند کے حضور سب بات میں نیکو کاری کی اونچی سکاٹو کوٹھا دیا اور مورقون کو توڑا اور یہ تیر نکات ڈالا اور پتیل کا سانپ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنایا تھا

اوسنے توڑ کر چٹنا چور کیا کیونکہ بنی اسرائیل اوس زمانہ تک اوسکے اگر خوشبودیان جلاتے تھے اور اوسنے خداوند پر ایسا بہرہ دسا کیا کہ بعد اوسکے یہود کے سب بادشاہوں میں ویسا ایک نہوا اور نہ اوس سے آگے کوئی ہوا تھا وہ خداوند سے لٹا رہا اور اوسکی فرمانبرداری سے جدا نہوا ان حکموں کو جو خداوند نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی تھی تھے حفظ کیا اور خداوند اوسکے ساتھ تھا وہ جبرہ کو گیا کام باب رہا اور شاہ آسور سے باغی ہوا اور اوسکی خدمت نکلی اوسنے فلسطین کو عترۂ تک اور اونکی سرحدوں کی انتہا تک مارا حزقیا کی سلطنت کے چودہویں برس آسور کا بادشاہ ستخریب یہود اسکے مضبوط مغرور پر چڑھا اور انہیں لے لیا پھر آسور کے بادشاہ نے یروشالم کی طرف فوج بھیجی اوس فوج کو سردار نے حزقیا کو بت دیا کہ یا اوسنے حضرت اشعیا علیہ السلام سے کہلا بھیجا کہ دعا مانگی اور حزقیا نے خود اندر کے گہرین جا کر دعا مانگی تب اندر کے فرشتے نے آسور کے بادشاہ کی فوج میں جا کر ایک لاکھ سپاہی ہزار آدمی قتل کئی اور بادشاہ ہلا گیا اسکے محمدی بہامیو حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد کا سارا احوال حضرت اشعیا علیہ السلام کے وقت تک اسیلے صاف صاف لکھ دیا گیا کہ حق غیب کھل جاوے کہ جس نبی آئندہ الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر زبور شریف میں جا بجا موجود ہو اور اونکے پی یہ ہیں کہ اوند کو وقت میں خدا پرستی تمام زمین میں پھیل جائیگی اور ایمان والے غالب ہوں گے اور کافر مت جائیگے اور عاجز ہوں گے دیکھائیے یہ خدا پر قیامت تک پہلے رہے پشت در پشت ایمان رہیگا یہ پتا حضرت سلیمان کا ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کے اکثر فرقہ بنی اسرائیل کے بت پرست ہو گئے یا باب عام تک حرام نے اور اوسکے بعد اور بادشاہوں نے اکثر ملکوں میں بت پرستی پھلای اور بنوئے خون بہائی گئے فقط یہود اور بنیامین اور لاوی کے فرقہ بنیامین اور جو اور فرقہ بنیامین کے خدا پرست اونکے ساتھ تھے اور بنیامین تو رومی مدت خدا پرستی رہی پھر آخر کو یہود اسکے بادشاہوں نے بھی اور اسرائیلی فرقوں کی راہ سیکھی کیسی کیسی بت پرستیاں اس فرقہ میں بھی ہوئیں بنیو کو اور اچھی لوگوں کو کیسا کیسا ظالموں نے ستایا جو کوئی زبور شریف کو اول سے آخر تک خوب دیکھی گا اور پر یہ ظلم اور کفر جو اسرائیلیوں میں پھلا ہوا تھا دیکھا گا وہ صاف دیکھ لے گا کہ وہ زمانہ بڑی عدالت کا اور امن امان کا ابھی تک نہیں آیا تھا اور فرقہ بنیامین ایمان اور خدا پرستی پسینے کا کیا ذکر ہے یہاں تو اسرائیلیوں میں بدتون کفر پھلا رہا اور زبور شریف میں جانچا یہ خبر بنیامین کہ ساری قومیں بت پرست کے آگے سجدہ کریں گی اور ساری زمین میں خدا پرستی پسلی گی اور پھر قیامت تک پسلی رہے گی جو شخص کفر

کہ وہ زمانہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا اور اونکے بعد کا ہی وہ شخص دل کا اندھا ہو یا اللہ باری دلوں کو نور محمدی سے روشن رکھو آمین جناب ہو وسیع علیہ السلام کا صحیفہ جو توراۃ شریف کے جلد میں لگا ہوا اس صحیفہ کا اور سب صحیفہ نکایہ امان ہے کہ اللہ تعالیٰ اسرائیلیوں کو پہلے ظالم بادشاہ قذافہ کی طرف سے باقوت نکال دے اور پھر یہ خبر دیتا ہے کہ آخری زمین میں ہیرہم کرونگا اور تمہارا دل سیدھا کرونگا اور اس رحمت کے وقت کے پہلے اور نشان صاف صاف ہر صحیفہ میں بتلاتا ہے جناب ہو وسیع علیہ السلام غزیا اور یثوقام اور اخزا اور خرتیا کے وقت میں تھے اور انہوں نے اسرائیل کے دس فرقوں کا بادشاہ یا راب عام تھا اور انکے صحیفہ میں اللہ تعالیٰ اسرائیلیوں کو اور افرائیم کے فرقے کو ڈراتا ہے کہ میں تمہارے ملک کو اور تم کو برباد کرونگا پھر رحمت کے وعدے بھی جا بجا فرماتا ہے پہلے باب میں فرمایا کہ اسرائیل کے گہرائی پر رحم کرونگا اور انہیں بالکل اور مکمل ہی لوگا لیکن یہود اس کے گھرانے پر رحم کرونگا سو اس خبر کا یوں ظہور ہوا کہ اسرائیلی دس فرقوں کو آشور کا یعنی عراق کا بادشاہ پکڑے گیہ اور یہود والے بچ گئے پھر توری مدت کے بعد جب انہیں بیت بت پرستہ پہلے انکو سختہ نے تباہ کیا پھر اسی پہلے باب کے آخر میں یہ وعدہ دیا کہ بنی یہود اور بنی اسرائیل ہم اکٹھے ہونگی اسی طرح دوسرے باب میں پہلے یہ خبر ہے کہ میں انہیں برباد کرونگا پھر دوسرے باب میں رحمت کے وعدے ہیں کہ میں انکو امن امان دوں گا اور انہیں رحم کرونگا اور انہیں فرماتا ہے تم اللہ کو پہچانو گی تیسرے باب میں پہلے فرمایا کہ بنی اسرائیل بت دن تک بغیر بادشاہ اور بغیر حاکم اور بغیر قربانی کے رہیں گے اور اسکے بعد بنی اسرائیل رجوع کریں گے اور اللہ کو ڈھونڈیں گے اور آخری دن میں وہ ڈرتے ہوئے اسکی اور اسکی رحمت کی پناہ لیں گے چوتھی باب میں اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کے جھوٹ بولنی اور بے رحمی اور ظلم اور چوری اور حرام کاری اور بت پرستی کی شکایت کر کے انکی تباہی اور ویرانی کی خبر دیتا ہے پانچویں باب میں بنی اسرائیل اور افرائیم کی بدکاریوں کی شکایت کر کے اسرائیلیوں کی اور افرائیم اور یہود کی ویرانی اور بربادی کی خبر دیتا ہے چھٹے باب میں رحمت کے وعدے ہیں پھر افرائیم اور اسرائیل اور یہود کی بت پرستی اور بدکاریوں کی اور پھر اور غضب کے کلی دسویں باب تک چل گئی ہیں پھر گیارہویں باب میں شکایتوں کے بعد اللہ رحمت کے کلمے فرما کر نوین آیت میں فرماتا ہے کہ میں پھر بھی افرائیم کو ہلاک نہ کرونگا تیرہویں باب میں پھر غضب کے کلمے اور تباہی کے خبریں ہیں پھر چوبیسویں باب میں رحمت کا جوش ہے اور یہ بشارت ہے کہ اسرائیلی لوگ توبہ کریں گے اور افرائیمی لوگ بتوں کو نہیں پوجیں گے اور فرماتا ہے کہ میں انکی بنیادوں کو دور کروں گا میں انہیں

محبت کروں گا اسی طرح کہ محبت اور رحمت کے سکے اور بھی فرمائی ہیں اب سمجھنا چاہیے کہ یہود اور بنیامین کے سوا اسرائیلیوں کے دس فرقوں سے بیان رحمت کا وعدہ ہوتا ہی سو قبط تھے عسراقی کا بادشاہ حزقیال بادشاہ کے وقت میں ان دس فرقوں کو بکڑے گیا تب سے یہود اور نصاریٰ کے اندر اور نکاح نام اور نشان تک کہیں نہیں پادری گاؤ فری گلکس نے جو کتاب دین محمدی کے حمایت میں لکھی ہے اور میں لکھا ہے کہ قوم یہود اور بنیامین کے فرقہ میں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قدر لوگ دین محمدی میں داخل نہیں ہوئے جتنے رہا تھے اسرائیلیوں میں دین محمدی پھیل گیا کہ بالکل قومیں دین محمدی میں کھپ گئیں اگر محمدیوں میں یہ قومیں داخل نہیں ہوئیں تو بتلاؤ وہ کیا ہو گئیں اس پادری کے بیان سے معلوم ہوا کہ اسرائیلیوں کی دس قومیں اب نہ یہودیوں میں ہیں نہ نصاریٰ میں ہیں وہ سب محمدیوں میں مل گئی مدت ہوئی کہ ایک یہودی بغداد کا لکھنؤ میں آیا تھا وہ یوں کہتا تھا کہ ابند او میں اور ملک شام میں اور سب جگہ پر یہودیوں کی بارہ قوموں میں سڑھائی قومیں باقی ہیں بنی یہود اور بنی یوسعت اور بنیامین کا او معاقرہ باقی سارے قومیں غالب ہیں اور وہ قومیں میں کے اوس پار اور چین کے اوس پار میں جہان کوئی اور یہودی بائیں سکتا اگر جاوے تو وہ لوگ مار ڈالیں اس یہودی نے جو چین کا پتا دیا یہ پتا ایک اخبار سے مجھے معلوم ہوا مطبعہ نو لکھنؤ کے اخبار میں ایک مرتبہ یہ بھارت چلائی گئی تھی وَمِنْ قَوْمِ مُوسَى اُمَّةٍ يَكْفُرُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ تَقْدِرُونَ نے اہل تائید سورہ اعراف میں فرماتا ہے کہ موسیٰ کی قوم میں سے ایک امت ہے کہ سچے دین کی راہ بتاتے ہیں اور اوس کے موافق عداوت کرتے ہیں تفسیر میں سہی اور ابن کثیر کی روایت اور تفسیر والوں کی ایک جماعت کی روایت لکھی ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ مغرب کی طرف ملک چین میں رہتے ہیں مسلمانوں کے قبلہ کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور مسلمان ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے ہیں اخبار والا لکھتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ قوم بائیسویں صدی میں جو ملک یونان حصہ مغربی اقلیم چین میں رہتے ہیں جو کہ آج کل مشہور چین میں اور بعض اخبار نویس قبول تاریخ والوں کے اوٹکوا والا عرب سے خیال کیا ہے اور بعضوں نے بنی اسرائیل میں سے کہا ہے جس عبارت تفسیر سے صحیح پتا لگتا ہے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ بنی اسرائیل میں سے ہیں اس اخبار کے بیان سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ محمدی دین میں اور وہ یہودی جو کہتا تھا کہ اگر کوئی یہودی وہاں جاوے تو وہ اوسکو مار ڈالیں اسکا یہی باعث ہے کہ وہ لوگ محمدی ہیں یہودی کو اپنے ملک میں نہیں آئے دیتے یہ جو سورہ اعراف کی آیت ہے اسکے بیان میں امام محمدی السید بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے تفسیر معلوم التفسیر میں یوں لکھا ہے کہ لکھا ہے اور صحیح ہے کہ وہ کچھ لوگ ہیں جن کے بھی

مشرق یعنی پورب کے کنارے پر ایک نمر پر جب کا نام نہراؤ واث ہی اونین کسی کے پاس ایسا مال نہیں کہ اس کو
 ساتھی کا او سین نخل نور ات کو او پنہینہ برستا ہی اور دنگو او بنر و ہوب پرتی ہو اور وہ کہتی کہ تو دین ہم میں سے
 ان تک کوئی نہیں ہو چکا اور وہ سچے دین پرین اور ذکر کیا گیا کہ جبریل علیہ السلام حضرت نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم کو معراج کی رات میں اون ملک لے گئی آپسے اونسے باتیں کیں جبریل علیہ السلام نے اونسے کہا
 بہلا تم پہچانتے ہو کسے باتیں کر رہے ہو وہ بولے نہیں اونوں فرمایا محمد میں ان پرہ نبی تب وہ لوگ آپ
 ایمان لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ موسیٰ علیہ السلام مجھے فرما کہ میں کہو کوئی غم میں سے اچھڑاؤ باو سے
 تو میری طرف سے اون کو سلام ہو چکا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ کو اور اون کو سلام کا
 جواب دیا پھر اون کو دس سو تین قرآن کی برائیں جو کہ میں او تین کہتیں اور اون کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم
 کیا اور اون کو حکم کیا کہ اپنی جگہ پر رہیں اور وہ ہفتے کے دن عبادت کرتے تھے آپ نے اون کو جسے کا حکم کیا
 اور حکم فرمایا کہ ہفتے کو چھوڑ دین اور بعضوں نے کہا کہ اس آیت میں اون یہودیوں کا ذکر ہی جو حضرت
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمان ہوئے اور پہلی بات زیادہ صحیح ہے اب سمجھنا چاہیے
 کہ اس صحیفہ میں جو اون دس قوموں سے شروع ہوا کہ پہلے میں تھوڑے بڑے سفرائین دو گنا
 پہر آخر کو تیسرے گنا اور تھوڑے دو گنا یہ وعدہ دیوں پورا ہوا کہ وہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت
 مرحومہ میں داخل ہوئے اور یہ جو پہلی باب کی گیارہویں آیت میں وعدہ ہے کہ اسیر المملیٰ لوگ اور اسے لکھا
 اور یہود اور اسیرانی لوگ اکٹھی ہوں گے اور دوسرے باب کی چودھویں آیت اور تیسویں آیت میں وعدہ
 ہے کہ میں اون کو اذکی زمین میں یعنی ملک شام میں رکھوں گا اور اوپر رحم کروں گا اور سکویں سمجھنا چاہیے کہ کچھ
 محمدی لوگ اون دس قوموں میں کے ملک شام میں بھیجیں اور جو یہود اور اسے لکھا ہی دین میں ہیں ان کو
 ساتھ لکھی ہوئی ہیں یا آئندہ زمانے میں امام مہدی علیہ السلام کے وقت میں وہ سب ملک شام
 میں رہیں گے و اللہ اعلم یاوری گاڈ فری گنس اسی کتاب میں لکھا ہے کہ سمرون کی دس قبیلے جو وقت
 گنتی میں بہت تھیں اور شاید فتح کرنے والے پیغمبر کو دہوندے تھیں تو وہ دس قومیں محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم کو وعدہ کیا ہو یا پیغمبر کیوں نہ سمجھتیں پہر لکھا ہے کہ یہودیوں کا قول ہے کہ سمرون کے لوگ بت پرستوں کے
 اولاد میں سے تھے پہر لکھا ہے کہ وہ سمرون کے زمانے میں اون کی گنتی بہت کثرت سے تھی وہ لوگ ایک اونچا
 عبادت خانہ جزییم کے پہاڑ پر بادشاہ ہرنیس کے زمانہ تک رکشی تھی اس نے اس کو سارگرا دیا وہ اپنے

تین دسوں قوموں کی اولاد میں سے سمجھتے تھے اب ہم کہتے ہیں کہ دس قوموں کو جو وہ بادشاہ پر لے گیا تھا اور ان کے بدلے وہ ان بت پرستوں کو بسایا تھا تو کیا عجب ہے کہ اسرائیلیوں میں سے خود کو جو چاہا ہو یا اُن دس قوموں کے کچھ لوگ اپنے ملک میں چلے آئے ہوں اور ان کی اولاد کا وہاں ہونا عجب کی بات نہیں ہے یعقوب حجازی اپنے خط کے سر پر لکھتے ہیں کہ اُن بارہ قوموں جو ترشتر میں سلام اس سے معلوم ہوا کہ بارہ فرقوں میں سے کچھ لوگ جو ترشتر تھے وہ عیسائی ہو گئی تھے پادری گاؤ فری کے بیان سے صاف ظاہر ہوا کہ دس فرقے سب دین محمدی میں داخل ہوئے اندر بجد و نکو ایمان دی آئین جناب میکا علیہ السلام کا صحیفہ جو توراتہ شریف میں داخل ہے اس کے سر پر لکھا ہے کہ اللہ کا کلام جو یہود کے بادشاہوں یوٹام اور آخر اور خر قیلا کے نوٹین مورستی میکا کو پہنچا جو انہوں نے سمجھ کر اور یروشلم کی بابت دیکھا اس صحیفہ میں بھی اللہ سمجھ کر والے اسرائیلیوں کو اور یہود کو جو یروشلم کے رہنے والے تھے قید ہو کر پکڑی جانے سے اور بڑی بڑی مصیبتوں سے ڈرنا ہی اور ان کی بت پرستیوں اور بد اعمالیوں کے اور ہر کچھ قہر اور غضب کے فرما دیا اور ان کے ملک کو ویران ہونے کی خبر سننا ہی تیسرے باب کی بارہویں آیت میں فرماتا ہے کہ صیہون تمہارے جو سب سے قیمت کی طرح جو تاج الیگا اور یروشلم تو وہ تو وہ بنیالیکا اور ہیکل یعنی مسجد کا پہاڑ و خجل کے اونچے مکانوں کی طرح جو تاج الیگا سید منصور علی صاحب دہلوی دولت فاروقی بن لکھتے ہیں کہ سیمندیس ایک یہودی تاریخ والا لکھتا ہے کہ ترتیتیس رومن جو طیطس کی فوج کا ایک افسر تھا اس نے ہیکل کی نیچے مسجد کی بنیاد پر پل چلوا دیا اور محمدی بہانہ دیکھ کر اول اللہ تعالیٰ نے اسرائیلیوں کو پہاڑ کا لوہا کو بخت نصر وغیرہ ظالم بادشاہوں سے ڈرایا یہاں تک کہ اس بڑی مصیبت کا پتا بتلایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چالیس برس بعد طیطس رومی بت پرست کی فوج سے مسجد بیت المقدس کی ویرانی ہوئی اور میں مسجد کی جگہ پر پل چلوا دیا گیا اب اسکے بعد دیکھو اللہ تعالیٰ اس مسجد کی بڑی آبادی کی خبر دیتا ہے وہ آبادی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادموں کے ہاتھ سے ہوئی چوتھے باب میں ارشاد ہوتا ہے لیکن آخری دو ٹین ایسا ہو گا کہ خداوند کے گھر کا پہاڑ ہزاروں کی چوٹی پر قائم کیا جاوے گا اور سارے ٹیلوں سے اونچا کیا جاوے گا اور قومیں اس کی طرف روانہ ہوں گی اور بہتر سے قومیں آویں گے اور کہیں گے کہ چلو کہ ہم لوگ خداوند کے پہاڑ اور یعقوب کے خدا کے گھر کو چڑھ جائیں اور وہ ہمیں اپنی راہیں سکھلاوے گا اور ہم اس کے راستوں پر چلیں گی کیونکہ شریعت صیہون سے اور خداوند کا کلام یروشلم سے نکلیگا دیکھو یہ صاف بتاؤں گا

محمدی وقت کا جو کہ مسجد بیت المقدس پھر اچھی طرح بنائی گئی اور ہر طرف سے ایمان والے لوگ اور سکی زیارت کے واسطے جانے لگے اور امد کے کلام کا اور شریعت کا وہاں سے طور ہوا کیونکہ محمدیوں کی حکومت پہلے شہر بیت المقدس میں قائم ہوئی وہاں قرآن اور حدیث کا طور ہوا وہاں سے تمام ملک شام میں امد کا کلام اور شریعت پہلے اور بڑے بڑے علم والے وہاں رہے محمدی بادشاہوں نے وہاں بہت سے مدرسہ بنائے ہر طرف کے لوگ امد کا کلام اور اسکی شریعت سیکھنے کو آئے اب ارشاد ہوتا ہے اور وہ بہتری قوموں کے درمیان عدالت کرے گا اور تیرے زور آور گروہوں کے لیے جو دور رہتی ہیں فیصلہ کرے گا یہاں تک کہ وہ اپنی تلوار و گونہ نور کرے مالین بناوے گا اور اپنی پیروی کو پہنچائی۔ ایک قوم و دوسری قوم پر تو اور نین چلائی گی اور دوسے پھر جنگ نہ سیکھیں گے تب دوسے ہر کوئی اپنی اپنی ناک کے نیچے اور انجیر کے دخت تلے بیٹھیں گی اور انہیں کوئی انجیر ڈراویگا کیونکہ رب العالمین کے منہ سے یہ فرمایا ہے۔ ان پاک کتابوں کا جا بجا یہ انداز ہے کہ امد تھائے کوئی خبر اول زمانے کی سناتا ہو کوئی حال اخیر زمانہ کا بتلاتا ہو ان خبر و نکات طور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہو گا تمام جہان کے سب لوگ محمدی ہو جاویں گے لڑائی موقوف ہو جاوی گی اب ارشاد ہوتا ہے کیونکہ ساری قوموں میں سے ہر ایک اپنے اپنے معبود کا نام لے کر چلیگا اور ہر لوگ خداوند اپنے خدا کا نام لے کر چلیگا اور ایک جلا کر نیلے اسکا یہ مطلب کہ اول اول ایک زمانہ وہ گذرے گا اسرائیلیوں کے سوا تمام قومیں بتو کو پوجتیں ہتھیں مگر اسرائیلیوں کے کسی بہت لوگ کسی شورو سے لوگ امد ہی امد پکارتے رہیں اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ امد نے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے بدولت ساری قومیں ایمان پہنچایا اور قیامت کے قریب سب کو محمدی بنا دیگا اسکی بعد یوں ہی خداوند فرمانا کہ میں اوسے دین اور کچھ لوگوں کے میں اور انکو جو خارج کئی گن میں اکٹھا کر دینگا اور انکو جنس میں نے دکھایا ہے سمیٹ لوں گا اور میں انکو جو لنگڑا تھے میں ایک قبیلہ بنواؤں گا اور انہیں جو دوڑ تک آدھ کی گئے تھے ایک زور آور قوم بناؤں گا اور خداوند صیہون کے پہاڑ پر اسکا ہمیشہ تک اوپر سلطنت کرے گا۔ یہ بشارت اسرائیلیوں کو ہے کہ جو انہیں لنگڑا تھے میں اپنے ظالموں سے دبی ہوئی ہیں اور جو خارج کو ہو سے میں اپنے ایمان سے باہر ہو گئے ہیں انکو ایمان دینگا اور سب کو اکٹھا کر دینگا اور جنکو مصیبت میں ڈالایا انکو سمیٹ لوں گا فی الحقیقت ایسا ہی ہوا ہمارے پیٹا برحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رفیق بہت لوگ ایسے تھے جو امد کو اکیلا جانتے تھے اور حضرت عیسیٰ کو اور سب غیر ذکوہ امد کا بندہ اور پیغام ہدایت والے سمجھ کرانتے تھے وہ شعور سے سے تھے کافروں کا ہر طرف زور تھا وہ بول دے سکتے تھے

اذکواللہ نے غلبہ دیا اذکوا ہونا اوس زمانہ میں بڑی نعمت تھی اوشکے باعث سے یہی عقل والوں نے چچا نا کہ جو ایمان کی راہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم بتلاتے ہیں وہی راہ اگلی پیغمبروں کی تھی کیونکہ اوس راہ کی جاننے والے اب تک موجود ہیں اوشکے حق میں فرمایا کہ انہیں کوئی یہ نہ راہ نکالے یعنی پیغمبروں کے طریق پر وہی باقی رہی البتہ کچھ قسمت میں ایمان پر قائم رہے اذکوا بڑا رتبہ صحیح مسلم میں ہے کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللہَ نَظَرَ اِلَى اَخْلِ لَا تُرَضُّ نَفْسُکُمْ مَعًا بِهَکْذَا وَتُحْجَمُ اِلَّا بَعَاثًا مِنْ اَخْلِ الْکِتَابِ وَقَالَ اِنَّ اَبَدَ نَفْسِکَ لَا تَبْلُکَ وَلَا تَبْلُکَ اِنَّ اللہَ فِی زَمَنِ کِی لَوْ کُنْ کَوْعَرِبَ وَالْوَنُ اَوْ عَجِبَ وَالْوَنُ کَوْغَضِبَ کِی نَکَاہِی دِکَاہَا مَکْرُوہًا یَا تَہِی کِتَابَ وَالْوَنُ مِیْنِ سِی اَوْ فَرَاہَا کِی مِیْنِ تَجْکُو اِیْ سِی لَیْکِ سِی کِی تَجْکُو اَزْمَاؤُنْ اَوْ تِیْرِی بَاغِثِ سِی اَوْ رَوْنِ کَوْ اَزْمَاؤُنْ عِیْنِ کِی کِی لَوْ کِتَابَ لَوْنِ مِیْنِ عِیْنِ تَوْرِیْتِ اَوْ رَجِیْلِ وَالْوَنِ اِمَانِ پَرِ قَائِمِ تَہِی اَوْ پَرِ رَحْمَتِ کِی نَظَرِ تَہِی بَاقِی سَبْ کَوْ قَعَرِ وَغَضِبَ کِی نَظَرِ سِی دِکَاہَا اَوْ اِیْنِی پِیَارِی پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم سی فرمایا کہ مِیْنِ تَجْکُو اِیْ سِی وَفَتِ مِیْنِ اِسْلَمِی سِی کِی تَجْکُو اَزْمَاؤُنْ عِیْنِ تِیْرِ اِتْحَانِ سَبْ کَوْ دِکَاہَاؤُنْ کِی تَو اِیْ سِی شِکْلِ وَفَتِ مِیْنِ سِجَادِ مِیْنِ سَبْ مِیْنِ پِیْلَاوِی اَوْ رَاہِ کِی رَاہِ مِیْنِ بَرِّی بَرِّی مَحْمُودِیْنِ اَوْ تَہَاوِی اَوْ رَاہِ کِی سَوَاکِ سِی کَاؤَرِ دِلِ مِیْنِ نِلاوِی اَوْ تِیْرِی بَاغِثِ سِی اَوْ رَوْنِکِ اَزْمَاؤُنْ عِیْنِ جَو تِیْرِ اِسَاتِہِ دِیْنِکِی دِہِی لَہِ کِی رَاہِ مِیْنِ بَرِّی بَرِّی مَحْمُودِیْنِ اَوْ تَہَاوِی سَبْ مِیْنِ کِی سَاکِ عَالَمِ مِیْنِ پِیْلَاوِی اَوْ رِہِ جَو فَرَاہَا کِی جَو دِوَرِ تَکِ وَاہِ کِی کِی مِیْنِ اَوْ کَوْزِ اَوْ رَوْنِکِ اَوْ تِیْرِی بَاغِثِ یَوْنِ ہِکِی ہِہِ اَوْنِ دِسْ قَوْمِوْنِ کِی طَرَفِ اِشَارِہِی جِنِ کَوْ ظَالِمِ بادشاہِ فِی اِیْرَانِ اَوْ خِیجِ وَغِیْرِ تَکِ نَکَاہِ یَا تَہَاہَا اَوْ رَوْنِکِ جَو دِوَرِ مَلْکُوْنِ مِیْنِ تَرِیْرِ ہِوِ کِی تَہِی اَکْرِیہِ دِہِ اِسْرَ اِیْلِی مِیْنِ جَو مَلْکِ چِیْنِ مِیْنِ تِیْرِ مِیْنِ جِکَا اَوْ پَرِ دِکِہِ ہِوِ چِکَا جَو سَبْ مَحْمُودِی مِیْنِ تَو اَوْنِکَا غَلِبَہِ صَاغِ ظَاہِرِی کِی اَوْنِ مَلْکِ کَوْی جَاہِیْنِکَا اَوْ کَوْی اَوْ پَرِ غَلِبَہِ نِہِیْنِ کِی سَکُتَا اَوْ اَکْرِ دِہِ لَوْ گِ ہِی پُھَانِ مِیْنِ جِکَا اِسْرَ اِیْلِیوْنِ مِیْنِ ہِوْنَا بَعْضِی پَا دِیوْنِ کَا پِکَا گِمانِ ہِی تَو اَوْنِکَا زَوْرِ اَوْ رَقُوْتِ اَوْ رِہَاوِی ہِی سَبْ پَرِ ظَاہِرِی دِہِی دِہِی کِی اَللہِ صِہِوْنِ کِی پَہَا پَرِ عِیْشَہِ تَا سُلْطَنْتِ کِی لَیْکَا عِیْنِ جَو لَوْ گِ اَللہِ کِی دِہِی پَرِ مِیْنِ دِہِ اِنِ سُلْطَنْتِ کِی شِیْکِ سَو تِیْرِ سَلُو بَرِ سِ دِہِ اِنِ مَحْمُودِیوْنِ کِی سُلْطَنْتِ قَائِمِ ہِی پَرِ اَللہِ تَعَالٰی دِہِوْنِ اِیْتِ مِیْنِ ہِہِ خَبَرِ دِیْتَا ہِی کِی اِی صِہِوْنِ کِی مِیْیِ اَبِ تَو شَہْرِی بَاہِرِ کِی لَیْکَا اَوْ رِہِ اِیْلِ تَکِ جَاہِی کِی پَرِ گِیَارِ ہِوْنِ اِیْتِ

میں فرماتا ہے کہ اب بہتری قومیں تیری مقابل جمع ہوئیں ہیں اور کستی ہیں کہ وہ ناپاک
کیا جاوے ہم اپنی انکھوں سے یہ ہوں گے کہ میں پر وہ لوگ اللہ کے ارادی کو نہیں جانتے کیونکہ
وہ اونہیں اون گٹھوں کی طرح جو کہلیمان میں ہونے میں جمع کر لگا اسی صیہون کی بیٹی اور وہ اور دین
چلاؤ مکہ میں تیری سنگمہ کو لوہا اور تیری کہروں کو پتیل بناؤ لگا اور تو بہتری قوموں کو ٹکڑی ٹکڑی
کر لگی اور تو اذکی فخری کو اللہ کی نذر کر لگی اور اوٹکی مال کو اوٹکی دیگی جو ساری زمین کا خداوند ہو
پادری طاسن سکاٹ لکھتا ہے کہ اسکا یہ طلب ہے کہ بہت سی قومیں جمع ہو دنیکی کہ صیہون کو اپنی
بت پرستی سے خراب کریں اور پر وہ لوگ نہ جانیں گے کہ خدائی اور جو جمع کیا ہے تاکہ غلہ کی طرح وہ جہاں جلا
اور صیہون جو کمزور تھا وہ لوہی کے سنگم اور تیرے کہروں سے مضبوط کیا جاوے گا اور کمزور و فخری کی لہجہ
اوٹکی لوٹ سی مالدار ہو کر اللہ کی نذر کر لگا جسکی آمد سی فتح پائیگا یہودی تواریخ میں کوئی ایسا واقعہ
نہیں ہے جو اس پیش خبری سے موافق ہو نہ سخریب کی فوج ہو دیون سی برباد نہیں ہوئی تھی نہ اونکا کچھ
داخل بابل کی فتح میں تھا مکابیس کی فتوحات جو آئیہو کس پر تھی اور میں کچھ یہ پیش خبری پوری
ہوئی ہے اور جب سطنطین نے مذہب بدلا اور عیسائیوں نے اپنی دشمنوں پر غلبہ پایا اور میں ہی کچھ
یہ پیش خبری پوری ہوئی ہے لیکن ٹھیک کر کے بالکل پورا ہونا اسکا آئندہ کیو اسطی ہی ای یا نوا لو
دیکھو پادری اقرار کیا کہ سخریب کی فوج کو اللہ کی فرستی فی قتل کر ڈالا کچھ ہو دیون ہے اور جہاد نہیں
کیا اور بابل کو خسرو بادشاہ نے فتح کیا اسکے بعد یہود اسکا بیٹے جو لڑا ایسا بت پرستوں کے لڑیں
اور میں یہ پیش خبری کچھ پوری ہوئی یعنی بالکل پوری نہیں ہوئی کیونکہ یہودیانی بہت سی قوموں
پر غلبہ نہیں پایا فقط یونانیوں پر غلبہ پایا اور جب سطنطین جو ٹھہ موٹھہ عیسائی ہوا تب بھی
عیسائیوں نے اپنی دشمنوں پر کچھ توڑ اسکا غلبہ پایا پادری اقرار کرتا ہے کہ یہ پیش خبری تب ہی
بالکل پوری نہیں ہوئی آئندہ زمانی میں پوری ہوگی ہاں افسوس پادری کو یہ نہیں سوچتا
کہ یہ پیش خبری محمدی وقت میں پوری ہو چکی جو اسرائیلی لوگ محمدی ہوئے اور انہوں نے
ساری قوموں پر غلبہ پایا کافرون کی سب قوموں پر جہاد کیا تب پانچویں باب کا شروع
یہ ہو آئی فوجوں کی بیٹی تو اب فوجوں کی طرح جمع ہو ہمہ محاصرہ کیا جاتا ہے اور انہوں نے اسرائیل
کے حاکم کی گال پر چڑی ماری ہے اور اسے بیت لحم افرتا ہے تو یہود اس کے ہزاروں میں

شامل ہونگی یہی چوٹا ہوتو ہی تجھیں وہ شخص میرے نکلیگا جو اسرائیل میں حاکم ہوگا اور اسکا
نکلنا قدیم سے ہمیشہ کی دنوں سے ہو آہیں ملے وہ انکو چوڑو لگا اوسوقت تک کہ دجنی والی جن
اور اوسکی باقی بہائی بنی اسرائیل کے پاس پہر آونگی یہ جو فرمایا کہ فوجوں کی طرح جمع ہو یہ خطاب
اسرائیلیوں سے ہو یعنی اب تجھ میں بہت سے فوجیں جمع ہونگی کیونکہ اسرائیلیوں کے ساتھ اور بہت سے
ایماندار جمع ہونگی تم سب جمع ہو اور منکروں سے لڑو پہر پہر خبر دی کہ پہلی اسرائیلی لوگ گھیر بھاو نیکی
کیونکہ انہوں نے اسرائیل کے حاکم کی کال پر چھڑی ماری اسکی سزا میں ظالم حاکم انکو گھیر لگا جیسا کہ سنی
کی انجیل کے تائیسویں باب میں جہاں یہ ذکر ہے کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کیا وہاں
لکھا ہے کہ انہوں نے سر کنڈا لیکر اوسکی سر پر مارا اس ظلم کی یہ سزا ہوئی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
بعد رو میون انکو گھیر لیا اور مسجد بیت المقدس کو دہران کر دیا اب اللہ تعالیٰ شہر بیت اللحم
فرماتا ہے کہ اگرچہ چوٹا شہر ہو مگر تجھیں وہ شخص نکلیگا یعنی ظہور کرے گا جو اسرائیلیوں پر دین کا
حاکم ہوگا اور اوسکا نکلنا ہمیشہ سے اللہ کی علم میں مقرر ہی یہ بشارت صاف حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کی ہے آپ شہر بیت اللحم میں پیدا ہوئے اور اسرائیلیوں پر دین کی حکومت اللہ نے آپکو
دی پہر اسے فرماتا ہے کہ اسی وہ انکو چوڑو لگا اوسوقت تک کہ خیر والی جن چکی اسکا صاف مطلب
یہ ہے کہ یہ جو اسرائیلیوں سے وعدہ ہوتا ہے کہ آخر کو تم بٹ پرستوں کو قتل کرو گی اس میں عدد کا ظہور
اوس حاکم کی ہاتھوں نہیں ہوگا جو بیت اللحم میں پیدا ہوگا بلکہ وہ حاکم اسرائیلیوں کو اسی مطلوبی
کی حالت میں چوڑو لگایا جائے گا کہ دوسری خیر والی جن چکی پادری لکھتا ہے کہ جنی والی جنی کی بڑی
نجات دہندہ کر اور چوڑو دینی کا یہ مطلب لکھتا ہے کہ اسلی یہودی اپنی گناہوں کی باعث سے
آسوریوں اور کلدیوں اور رومیوں سے دق کی جائیگی بھائیک کہ جنی والی جنی کی بڑی
نجات دہندہ کو وہ پسند کیے ہوئے بقایا یہودی اپنے حقوں کو پہنچیں گو ہم کستی ہیں اسکی
یہ مطلب ہے کہ اسلی کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا اس باعث سے وہ رومیوں کا ظلم
سناٹا کہ خیر والی بڑی نجات دہندہ کو یعنی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چنے گی تب
اونکے باقی بہائی بنی اسرائیل سے اور اور قومیں ہی جنکا ایمان دینا اللہ کو ارادی میں ہے وہ
محمدی ہو کر ایماندار اسرائیلیوں میں طوائف کے بعد ان ارشاد ہوتا ہے اور وہ قلم ہوگا اور

حالات درست جو ایمان لائے گا ان کے لئے نجات دہندہ ہوگا

خداوند کی قدرت سی اور خداوند اپنے خدا کی نام کی بزرگی سی نگہبانی کر لگا اور دے
 قایم رہے کیونکہ اب وہ زمین کے سوانوں تک بزرگ ہوگا اور یہی سلامتی کا باعث ہوگا
 یہ اشارہ دوسری نجات دہندہ پیغمبر کی طرف ہو کہ وہ قایم ہوگا اور اللہ کی نام کی زور سی یا نالوں
 کی نگہبانی کر لگا اور حکومت کر لگا اور وہ ایمان والی ہی قایم رہیں گے کیونکہ اس پیغمبر نجات دہندہ
 کا غلبہ اور حکومت ساری جہانین پہلگی اب دیکھو اسکے بعد کیسا صاف پتہ محمدی جہاد کا جو
 ہی ارشاد ہوتا ہے اور جب آسور ہماری سرزمین میں آویگا اور ہماری مخلوق میں قدم رکھیں گے تب ہم
 چرواہی اور آٹھ سرگزہ قایم کر کے اوپر چڑھیں گے اور وہ تلوار سی اسور کی ملک کو اور نمرود کی
 سرزمین کو اسکے مدخلونین ویران کر دیں گے اور اسور سی رہائی ہوگی جبکہ وہ ہماری سرزمین میں
 آویگا اور ہماری سرحد و زمین قدم رکھیں گے آئی است محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھو جناب
 میکا علیہ السلام صاف یہ پتہ دیتے ہیں کہ جب آسور وائے یعنی عراق وائے ہماری ملک
 میں قدم رکھیں گے تب ہم اوپر چڑھائی کریں گے اور اس نمرود ظالم کی زمین کو ویران کر دیں گے سو ملک
 عراق کا جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وقت تک آباد تھا ایران کو بادشاہوں کا وہاں
 محل تھا ایران والوں اور سوقت میں ملک شام پر چڑھائی کی تھی ابن اثیر نے تاریخ کامل
 میں لکھا ہے کہ نوشیروان روم کی بادشاہ غطیا نوس کے لڑنے گیا اور شہر وارا اور تہا لولیا اور
 ملک شام تک گیا اور حلب اور انطاکیہ و قایمہ اور حمص و بہت شہر لوٹی دیکھو اسے
 نوشیروان کو وقت میں ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے پہلے اور ایکو بعد ایکو خادموں
 ملک عراق پر جہاد کیا اور سوقت سی شہر بابل جو اس ملک میں تھا ویران ہو گیا مظلوم ہوا کہ جناب
 میکا علیہ السلام فی اسی وقت کی خبر دی تھی اور یہ جو فرمایا تھا کہ ہم چڑھیں گے اسکو یہ معنی کہ
 قوم کو ایماندار لوگ اور اور قوموں کو ایمان والوں کو ملک عراق کو کافروں پر چڑھائی کر دیں گے
 محمدیوں میں اسرائیلی ہی تھے جو محمدی ہو گئے تھے یہ سب وعدے اونسی پوری ہوئے اور سوقت
 پہلو ملک عراق پر کسی نے جہاد نہیں کیا تھا پوری طامسلس کاٹ لکھا ہے کہ یہ نجات دینے والا جسکا
 وعدہ ہوتا ہے وہ یہووا کو آسور یون کے یعنی عراقیوں اور اور دشمنوں کو مخلوق نجات دینے والا لیکن
 سخاریب کو ملک اسرائیلیوں کو حاکم نے نہیں بٹایا اور یہوویون کبھی آسوریوں کو ملک پر

یا اوس ملک پر جسکو ملکیوں نے پیچھا حاصل کیا تھا نہ حکم کیا نہ برباد کیا دیکھو اے ایمان والو پادری اقرار
 کرتا ہے کہ یہودیوں نے کبھی ملک عراق والوں پر جہاد نہیں کیا اور بابل اور کلمی ہاتھوں ویران نہیں
 ہوا مگر پادری اندسی نہیں ڈرتا اور یہ اقرار نہیں کرتا کہ یہ پیش خبری محمدی جہاد کی ہے بلکہ لکھتا ہے کہ
 عراق والوں سے مراد کوئی اور قوم ہے جو عراق والوں کی طرح ظالم ہو گئے وہ آئندہ زمانہ میں عیسائیوں کو ستائیں گے
 اور ایک بڑا چرواہا یعنی زبردست حاکم توڑ لے گا اور سیونش اور نکویر باد کو لنگایا اللہ ان اندھوں کو
 آنکھیں دے آمین آب ارشاد ہوتا ہے اور یعقوب کو باقی لوگ بہتری قوموں کو درمیان ایسی ہونگو
 جیسا اؤس خداوند ہے اور جیسا پہلی گمانس ہے جو آدمی کرے جیسے نہیں ہوتی اور نہ ہی آدم کی خاطر
 بچاتی ہے اور یعقوب کو باقی لوگ غیر قوموں کو درمیان بہتری قوموں کو بچے ایسی ہونگی جیسا شیر
 خیز گل کو جانوروں کو بیچ اور جیسا جو ان شیر بہڑوں کے گلے میں ہوتا ہے کہ جب وہ اونکو درمیان
 گذر لے تا ہے وہ لٹا رہتا ہے اور پھاڑ ڈالتا ہے اور کوئی چڑا نہ والا نہیں تیرا ہاتھ تیری دشمنوں پر بلند کیا جاوے گا
 اور تیری ساری مخالفت نیست ہو جاوے گی دیکھو ان آیتوں میں یہودیوں کا حال صاف فرما دیا کہ
 حضرت یعقوب کی نسل کے لوگ جو اس وقت میں باقی ہونگی اور ایمان لاؤنگے بہتری قوموں کے
 اندر اؤس کی طرح ہونگو یعنی کمزور ہونگو جیسا کہ ہوسیع علیہ السلام کو چٹی باب کی چوتھی آیت
 میں ہے کہ تمہاری نیکی صبح کو بادل کے مانند ہے اور اؤس کے مانند جو سوہی جاتی رہتی ہے اس جگہ
 پادری ڈاؤنڈی لکھتا ہے کہ صبح کا ابر سوچ کو نکلتی ہی یکایک پریشان ہو جاتا ہے اور فرماتا ہے
 کہ اسی طرح تمہاری نیکیاں جہٹ پیٹ مٹ جاتی ہیں اسی طرح اس مثال کا بیان بھی یہی مطلب ہے
 کہ اس وقت میں اسرائیلی لوگ جو ایمان لاؤنگے بہت قوموں کی درمیان کمزور ہونگو دشمنوں کا سامنا
 نہ کر سکیں گے اور بہت قوموں کی درمیان نہایت زبردست ہونگی کافروں کا خوب لڑائی لڑے گا
 ہوتا ہے اور اوسے دن میں یوں ہو گا خداوند فرماتا ہے کہ میں تیرے گھوڑوں کو جو تیرے درمیان
 ہیں کاٹ ڈالوں گا اور تیری گاڑیوں کو نیست کر دوں گا اور تیری سرزمین کے شہروں کو ستاؤں گا
 اور تیرے ساری قلعوں کو ڈباؤں گا اور میں تیرے ہاتھ کی جادو گریاں موقوف کر دوں گا
 اور تیرے یہاں جادو گر ہر ہونگی اور تیری کھودی ہوئی مورتیں اور وہ مورتیں جو کھڑکی کی
 مین تیرے درمیان ہے نیست کر دوں گا اور تو آگے اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی چیز کو نہیں بچے گا

اومین تیری یسیرتون کو تیری دریاں آؤ کھاڑ ڈالوگا اور تیری شہرون کو تباہ کر دے گا اور مین
 غصہ دے کر کساتا ہوں قوموں ہی جو شنوائنوں بدلہ لوگا بہ جو فرمایا کہ تیرے گھوڑوں اور گاڑیوں کو
 کر دے گا پادری لکھتا ہے کہ اسکا یہ مطلب ہے کہ اوس چوڑا زمین لوگوں کو اللہ پر بہرہ و سوا ہوگا گھوڑوں اور
 قلعوں اور گاڑیوں پر بہرہ و سوا ہوگا اور چادو اور بیت پرستی دور ہو جائیگی اور حضرت زکریا علیہ السلام
 حنیفہ کی نوین باب کی تفسیر میں پادری لکھتا ہے کہ وہ لوگ گاڑیوں اور گھوڑوں پر غیبت رکھتے تھے
 لیکن مانہ کی مصیبتوں کی باعث سی یہ ہر دسہ جاندار ہاتھ ای پادری یہہ صاف بشارت محمدی وقت
 کی ہے کہ جو اسر ایللی لوگ محمدی ہو وہ شیر بہرہ کی طرح کافروں پر غالب ہے اور انکا بہرہ و سوا فقط اللہ ہی تھا اور ملک
 شام کو اگلی قلعی اور بیت شہر باقی نہ رہے مگر وہ لوگ اللہ کو بہرہ پر جہاد کرتے رہے اور انکو شہرون کو بغی ملک
 شام کو شہرون کو بھی اللہ ویران کیا اوس زمانہ میں جو عیسائیوں کا دہان زور تھا اومین بہت قتل ہوئے
 جنہوں نے اللہ کا حکم نہ سنا اور ایمان نہ لایا اسکو بعد چٹلی اور ساتوین باب میں اسر ایللیوں کی بدکاری کی بڑے
 شکایت ہے بہرہ آخرین رحمت کا وعدہ ہے ساتوین باب کی دس تیوں کو بعد ایشاد ہوتا ہے جس دن کہ شہر
 دیوارین پہر اوٹھائیں گی اوسدن وہ حکم دور تک جاری کیا جاوے گا اوسدن مین وہ آسور سے
 مصر تک اور مصر سے نہر تک اور سمندری سمندر تک اور کوہستان سے کوہستان تک تجرہ باس آؤ مگر
 باوجود اسکو یہ سرزمین اونکی سبب سے جو اومین پرستی ہیں اور انکو کاموں کو پہل کی سبب سے ویران
 ہوگی دیکھو بہرہ رحمت کو زمانہ کا یہی بتا دیا کہ تیری دیوارین پہر اوٹھائیں گی اور مصر اور عراق اور
 تمام پہاڑوں کو لوگ تیری زیارت کو آؤں گی پادری طاسل سکات لکھتا ہے کہ اسکا یہ مطلب ہے کہ
 یروشلم کی دیوار کی پرستانی کا مقدر وقت آؤں گا ای ایمانوالو مسجد بیت المقدس کو جو کچھ نصیر ہے
 ویران کیا اوسکی بعد خسرو بادشاہ ڈاؤا کیا اوسوقت کی یہ خبر ہرگز نہیں ہو سکتی کیونکہ اوسوقت
 سب ملکونین بیت پرستی پہلی ہوئی تھی ان دوسری ویرانی اس مسجد کی جو حضرت عیسیٰ کے بعد
 رومیوں کی تھی اسکے بعد محمدیوں نے اس پاک مسجد کو آباد کیا اوسوقت مین مصر اور عراق مین اور
 عرب اور شام کو تمام کوہستان مین وین محمدی پہل گیا اور سب ملکوں کو لوگ بیت المقدس کی زیارت
 کو آئے گے یہ بشارت صاف اوسوقت کی ہے یہ فرمایا کہ اگرچہ آخری وقت مین یہ سرزمین ہولی
 ہو مگر پہل اسر ایللیوں کو بد اعمالوں کی باعث سی یہ سرزمین ویران ہوگی اور جو دہوین آیت

کہ بعد ازاں فرمایا ہر جیسا اون دنوں میں کہ تو مصر کی سرزمین سے نکلا ہوا تھا میں اوسکی مطابق اونہیں
 اپنی عجائب قدرتیں دکھلاؤنگا غیر قومین اوسی دیکھینگے اور باوجود اپنی ساری توانائی کو شرمندگی
 اور ہانپٹائی کے اپنے منہ پر اپنے ہاتھ کیسینگے اور اوسکی کان بہر ہو جائیگا وہ سانس کی طرح خاک چائینگے اور
 زمین کے نیگے والوں کی طرح وہ اپنے بلوغین تہتر اور نیکو و کچھ اور نہ پاری خدا کی طرف ڈرتے ہوئی متوجہ
 ہونگے دیکھو پھر یہی پتہ دیا کہ مصر سے نکلتی کے بعد اسرائیلیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہاتھوں
 کیسے کافرون کا غارت ہونا اور قتل ہونا انکو ہنسی دیکھا اویسی قدر میں پھر دکھاؤنگا کہ کافرون کی
 سب قوموں پر ایمانوالوں کا غلبہ پڑ جائیگا وہ نہایت دہشت و حیرت میں آجائینگے یہاں پھر
 توریت کی آیت کا مطلب کہو لیا کہ موسیٰ کو مانند ایک پیغمبر بھیجوںگا اسکی بعد پھر اللہ کی جست کلبان
 ہو پھر یہی آیت میں یوں ہو تو یعقوب سے وفاداری کر گیا اور ابراہام کو وہ مہربانی دکھائیگا
 جسکی بابت تو نے قدیم زمانہ میں ہماری باپ دادوں سے قسم کھائی تھی امی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 توریت کی پہلی سورت کی سترہویں باب میں ہو کہ اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وعدہ کیا کہ میں تجکو
 اور تیرے بعد تیری نسل کو کنعان کا تمام ملک دیتا ہوں کہ ہمیشہ کو لئی ملک ہو اور میں اونکا خدا ہونگا
 یعنی وہ مجھ کو پوجیں گے اور چوبیسویں باب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمایا کہ اللہ فی قسم کہا کہ مجھ سے فرمایا
 کہ میں تیری نسل کو یہ زمین دوں گا سو یہاں حضرت میکا علیہ السلام اوسی وعدہ کا ذکر کرتے ہیں کہ اللہ
 تو اس وعدہ کو ضرور پورا کر لیا سو یہ وعدہ محمدی وقت میں پورا ہوا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کی بعد یہودی لوگ بیت المقدس کے نکالے گئے اور بیت پرستوں نے بیت المقدس کو ڈوبا دیا اور عیسائیوں کی
 بہت خون بہائی پھر محمدی وقت میں عرب کو لوگ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹھی حضرت اسماعیل
 علیہ السلام کی نسل میں تھے اور انکو اللہ کنعان کا ملک دیا اور انکو اوسین بسایا اور اسرائیلی بارہ
 فرقوں میں جو جو محمدی ہوئی وہ سب اس وعدہ میں شریک ہو حضرت اشعیا نبی علیہ
 السلام کو اللہ تعالیٰ نے جو کتاب عنایت فرمائی اور وہ توریت شریف
 کی جلد میں لکھی ہوئی ہو اوس کتاب میں اللہ تعالیٰ پہلی اسرائیلیوں کو بت پرست بادشاہوں کو
 ڈراتا ہوا دیکھ رہے تھے کہ تمہاری بدکاریوں اور شرارتوں اور ظلم کی باعث سی ان ظالم بادشاہوں کو
 تم پر چڑھالادو لگا یہ خبر دیکھ کر تمہاری آخری زمانہ میں تم پر رحم کرونگا اور جنہوں نے تم پر ظلم کیا

اور کو بھی اور تمہاری قوم میں جو شر پر ہیں اور کو بھی اور ساری قوموں کو کافروں کو سزا دینا لگا
 اور اپنی تلوار پہ چونکہ جو ان اسرا عید بنان کو بہت بہتوں پر فتح ہوئی اوس ذکر کے ساتھ
 اللہ تعالیٰ بہت بڑی فتحوں کی خوشی سناتا ہے کہ آخری زمانہ میں تمہاری دشمنوں کا نام و نشان
 بالکل مٹا دینا لگا اور تم نہ رہا پر دشمنوں کو بہت بڑا غلبہ ہو گا اور سو قسم کا رعبہ پھیلے گا اور سو قسم
 کا کام لگا اور اسکی شریعت ساری جہان میں پھیلے گی جس سے ہولناکیاں گویا ہوں یہ کام ہو گا اللہ کا
 جابجا اور سکر پتے اور نشان بتلاتا ہے اس کتاب پاک میں جو شریعت کو بہت اشاروں کا مطلب
 صاف صاف آئے گا کہ وہ جابجا منظر دے گا کہ تو سب کو دیکھو اور بڑی عدالت کو زمانہ کا وعدہ
 کیا ہے جو باتیں نہ ہو شریعت میں تین مہینے کے بعد پھر ساری دنیا اور فرما لیں گا کہ لوگوں کو خوب
 معلوم ہو جاوے کہ وہ زمانہ ابھی تک نہیں آیا اور کچھ اور کچھ آئے گا جس سے اللہ تعالیٰ سلام کی کتاب کر
 سکے کہ ہمارے رؤیا یعنی دکھا دے شیعیان آسمان کا جواز دے دیو اور یہ دشنام کی بات یہودیوں کو
 بادشاہوں غریبا اور یونان اور آخر اور جز قیاس کو دلوں میں دیکھا اس کتاب کو سری پر اللہ تعالیٰ سب کو
 اور شہر یہ و شام اور صیہون کو رہنی والوں کی بد اعمالی اور خیریزی اور چوری اور رشوت خوری ا
 اور بی انصافی کی اور بیہوشی اور بیواؤں پر ظلم کر کے بڑی بڑی شکایتیں کر کے جو مہینوں آیت میں
 فرماتا ہے کہ ان میں اپنی دشمنوں سے جی راضی کرونگا اور اپنے بیویوں سے بدلہ لوں گا میں تجھے
 اپنا ہاتھ بڑھاؤنگا اور تنور میں تیرا میل صاف کرونگا اور سب ترے رائی کو جدا کرونگا اور میں
 تیرے قاضیوں کو آگے کی طرح اور تیرے مشیروں کو آئندہ کو دستور کے موافق بچاؤں کرونگا اور کچھ
 بعد تو راستباز بستی اور دیانت دار آبادی کہلائیگی صیہون عدالت کو سبب اور دے جو آؤں
 گناہی باز آئی میں راستبازی کو باعث نجات پادشہ لیکن گنہگار اور بدکار سب کو بھلاؤں گا
 اور جو خداوند سی باغی ہو گا کئی جاؤں گا کہ لوگ بلوطوں سی جو تمہاری شوق میں خرمندہ ہونگے
 اور تم ان باغوں میں جن پر عاشق ہو خرمندہ ہوگا اور تم اوس بلوط کے مانند ہو جاؤ گے
 جسکی پتے جھڑ جاویں اور اوس باغ کو شل جو پانی نہ دے سے سو کہہ جاؤ وہاں کا پہلوان ایسا
 ہو جائیگا جیسا سن اور اوس کا کام جنگاری ہو جائیگا اور وہاں باہم جل جاؤں گے اور کوئی اونکی
 آگ نہ بجھاؤں گا پادری ڈاؤ ڈیٹی لکھتا ہے کہ بلوط کا دخت بہت پرست لوگوں اور یہودیوں سی

پوچھا جاتا تھا اور اسکی چوڑی چوڑی بودھے اپنے بچانوں کو گرد لگایا کرتے تھے اب اس جگہ سے
 پادری اسکاٹ کی تفسیر کا بیان لکھا جاتا ہے جو ہماری مانہ میں لکھی گئی ہے پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ حضرت
 اشعیا علیہ السلام کی وقت میں آخر بادشاہ جوبت پرستی پسلائی تھی اور پیر پٹمنوں نے چڑائی کی پھر بادشاہ
 بادشاہت پرست نے حزقیا بادشاہ پر چڑائی کی حزقیا بادشاہ بڑا ایماندار تھا اور بت تھا اور نئی فتح پائی
 پادری کہتا ہے کہ یہ پیش خبری اسی کی ہے کہ اسرائیلیوں کو پہلے اللہ یوں سزا دی کہ انکی دشمنوں کو اور پیر
 چڑایا پھر جب انہوں نے توبہ کی تب اللہ انکو فتح دی اب ہم کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ شہر صیہون سی فرمایا
 کہ تیری قاضیوں اور مشورہ والوں کو اگلی وقت کی طرح عادل اور منصف بناؤ لگا یعنی جیسا
 حضرت یوشع اور انکو بعد کو قاضیوں کی وقت میں اور حضرت داود اور حضرت سلیمان کی وقت میں
 سب کیس منصف اور عادل تھو ویسی پھر ہونگے یہ خبر حزقیا بادشاہ کی وقت کی ہے گرنہ نہیں ہو سکتی
 حزقیا کو وقت کا حال پادری طاسل اسکاٹ نے اٹھائیسویں باب میں لکھا ہے کہ حزقیا کی اصلاح کرنے کے
 بعد ہی ملک شام میں انصافی پہلی ہوئی تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وقت کی خبر ہی یہ
 ہے گرنہ نہیں ہو سکتی کیونکہ اس وقت میں قاضی اور مفتی وہی ایمان پروردی تھی جنہوں نے حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام کو قتل کا فتویٰ دیا پھر جب سو برس تک بت پرستوں کا زور رہا اور اللہ فرماتا ہے کہ اسکی
 بعد تو سچی بستی اور دہانت دار آبادی کھلائیگی اور حزقیا کو بعد اسکا بیٹا مسابا بادشاہ پر بت پرست
 ہو گیا اور بت پرستی پسلائی کہ اللہ کی پناہ پر تھوڑی دنوں کو بعد بابل کے بت پرستوں نے
 ساری شہر کو ویران کر دیا پھر ستر برس بعد یہ شہر آباد ہوا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بعد روم کے
 بت پرستوں اور سکودیلان کر دیا آبادی کا نام جاتا رہا اور یہاں اللہ تعالیٰ اس شہر کو توبہ و نجات
 کی بشارت اور کافروں کو قتل کی خبر سناتا ہے یہاں تو صاف محمدی وقت کی خبر ہی جس وقت میں
 ہر ہر ملک کو بت پرست بتوں کو پوجنی سی شرمندہ ہوگا اور بت پرستی چھوڑ کر محمدی دین میں آکر
 اور مسجد بیت المقدس کی پر بنائیگی اور وہ سچی بستی اور دیندار آبادی کھلائی اور دینان کی قاضی اور
 مفتی محمدی وقت میں ایسی ایسی اللہ والی ہوگی کہ انکا احوال مختصر کتابوں میں دیکھو تو معلوم ہوا وہیں
 ملک کو لوگ جو ایمان لای وہ پاک صاف ہوں جو ایمان نہ لای وہ ذلیل و خوار ہوں و دوسرے باب
 سنو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آخری دنوں میں ایسا ہوگا کہ خداوند کی گہر کا ہاٹ پھاڑوں کی چوٹی پر

قائم ہوگا اور ٹیلیوئسی اونچی کیا جائیگا اور ساری قومیں اسکی طرف روانہ ہونگی اور بہت سی قومیں جائینگیں اور کہیں گے اؤ ہم خداوند کو پہاڑ پر چڑھیں اور یعقوب کی خدا کی گہر میں جاؤں گے وہ اپنی راہیں نکھوتلاؤں گے اور ہم اسکی راستوں پر چلیں گے کیونکہ شریعت مہسوتے اور خداوند کا کلام پر و شالم سنی لکھیا گیا پادری ڈیوڈیٹی لکھتا ہے کہ آخری دنوں سی انیا لوگ مراویستی ہیں وہ کل زمانہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے شروع ہوتا ہے اور انکے دوبارہ آئے تک اور پہاڑ سی مراد ہے وہ مسجد جو مور یہ پہاڑ پر ہوگی اور سب مسجدوں پر شرف لیجا یگی آئی پادریو جب آخری دنوں سی وہ زمانہ مراد ہوا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے آؤنکی اور نہ تک ہے تو اسی زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چہ سو برس بعد مہدیوں نے اس کا مسجد کو مور یہ پہاڑ پر حضرت سلیمان کے مسجد کی اوپر بنایا یہ پیش خبری اسی وقت کی ہے سید منصور علیہ صلا وعلوہ تاریخ بیت المقدس میں لکھتی ہیں کہ شہر پر و شالم چار پہاڑوں پر آباد ہے متور یا اور متیہون اور اگر اور تہا تہا قدیم زمانہ میں سب کا نام موریا تھا دو کٹر جگہ لکھتی ہیں کہ جو عمارت کئی بار لوہا جانی بعد مہدی ہو اسکی زمین خواہی خواہی بلند ہو جائیگا اور مسجد بیت المقدس کا یہی حال ہو اس کتاب کا کہنی والا کہتا ہے کہ اس کتاب کی آخرین یہہ بیان آؤں گے کہ مسجد بیت المقدس جو مہدیوں کی بنائی ہوئی ہے وہ قدیم مسجد کو اور پر ہے اور وہ جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی بنائی ہوئی تھی وہ اس مسجد کی نیچی ہے جب لوگ بیڑی پڑھتی اور تہہ میں تہا اسکی زیارت کرتے ہیں اس جگہ اس بات کا بھی اشارہ کیا کہ آخری دنوں کی مسجد اس کی مسجد سی اونچی ہوگی یعنی پہلی مسجد کو اور پر بنی کی اور یہہ جو فرمایا کہ خداوند کا کلام پر و شالم سنی لکھیا اسکا یہہ مطلب ہے کہ خدا کا کلام جو آخری پیغمبر پر اور لکھا وہ یہاں آؤں گے اور یہاں سے تمام ملک شام میں پہلیگا سو ایسا ہی ہوا تھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے چہہ برس بعد پر و شالم میں مہدیوں کی حکومت قائم ہوئی اور وہ پاک مسجد پر بنیائی گئی اور قرآن جو تہا سنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور لکھا اور محمد سے حدیثوں کو جاننے والے اور سکھانے والی کثرت سی دان پہلی اور شہروں شہروں لوگ بیت المقدس میں آئے رہے کہ چلو وہاں مسجد بیت المقدس کی زیارت ہے کر نیکی اور قرآن و حدیث کا علم ہے کیونکہ محمد یونین ہمیشہ یہہ دستور رہا کہ اپنے شہر میں ہی اور اور شہر میں ہی حدیثوں کی تلاش میں جایا کرتے تھے محمدی حدیث و علون کا حال کیا یونین دیکھو تو یہہ طلب صاف گنجا ہویا اگر پادری کہیں کہ اسکی چہہ

معنی میں کہ پہلی اللہ کا کلام پر دشالم سی ظہور کر گیا اور مراد اوس انجیل ہو تو اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہوں اور پر دشالم میں پیدا ہوئے ہیں بلکہ شہر بیت اللحم میں پیدا ہوئے ہیں صوبہ جلیل کا جو صیدون اور پر دشالم سی بہت دور ہی وہاں سے ازل دل جو اپنے انجیل سنائی اسی صوبہ جلیل میں سنائی کہی کہی پر دشالم میں ہی تشریف لائے تھے اور اللہ کا کلام سنائی تھے مگر ساری قوموں کی لوگ آپسی انجیل سنائی نہیں آپنی خود فرمایا کہ میں اسرائیلیوں کی سوا کسی کی پاس ہی جانیں گیتا یا کہ یہی کی انجیل کے پندرہویں باب میں صاف لکھا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعد جب اوسکے خادمون نے غیر قومون میں ہی ایمان پہلایا تب ہی ساری قومین اللہ کو گھر کی طرف روانہ نہیں ہوئیں کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیش برس بعد جب پولوس عیسائی پر دشالم میں آئے تو یہودیوں نے ایک شخص افسی کو شہر میں پولوس کے ساتھ دیکھا اور گمان کیا کہ پولوس اس شخص کو مسجد میں ہی لایا ہوگا اس گمان پر یہودیوں نے کہا کہ یہ شخص یونانیوں کو مسجد میں لایا اور اس پاک مقام کو ناپاک کیا جیسا کہ رسالہ اعمال کو ایک سو بیس باب میں ہے ہر جو میسویں باب میں ہے کہ یہودیوں نے حاکم سی نالشی کی کہ یہ شخص ناصر نوکی بدعت کا سردار ہے اور اوسنی مسجد کے ناپاک کر چکا ہے قصدا کیا اور یہی چاہا کہ اپنی شریعت کی مافوق اوسکی عدالت کریں اس بیان سی معلوم ہوا کہ یہ ایمان یہودی اس غرور میں ست تھی کہ ہم ہی بڑے اللہ والے ہیں اور غیر قومین اگر بت پرستی چھوڑیں اور ایمان لا دیں تب ہی مسجد میں آئیں گی قابل نہیں انہیں ایمان یہودیوں کا اور سوقت میں زور دیا اور عیسائیوں کو بہت ستائے اور غیر قومون کو لوگ جو عیسائی ہوئے تھے انکو مسجد میں نہیں آنے دیتے تھے ہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی چالیس برس بعد بت پرستوں نے اوس پاک مسجد کو ڈبا دیا ہر تین سو برس تک بت پرست بادشاہون نے عیسائیوں کا ہر طرف خون بہایا وہ پاک مسجد جو گری ہوئی پڑی تھی اوسکی زیارت کو اور سوقت میں جانا ان ظالم بادشاہون کی باعث سے بہت مشکل تھا ہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تین سو برس بعد جب روسے لوگ جو ہوشہ موٹہ کے عیسائی ہو گئے انہوں نے یہودیوں کی جن میں اس پاک مسجد کی بڑی چٹان پر کوڑا کرکٹ کو بر لید حیض کے لتوں کا ڈبیر لگا دیا ہر وہ زیارت کو کہیں آئے اگر تھوڑے ایماندار لوگ زیارت کو آتے ہوں تو یہ بات کب مطابق پڑ سکتی ہو کہ ساری قومین اوسکی طرف روانہ ہو گئی اس پیش خبری کا ظہور صاف محمدیوں سے ہوا جب ہی مسجد بیت المقدس کو انہوں

آپا و کیا تب سہ البتہ سار فہمی مونکہ محمدی لوگ اوسکی زیارت کو جاہن پا دیون کو یہ سارا حال معلوم ہے
 مگر کلمی کلمی باتون کہ مطلب بدلتی من ذرا ہی اللہ کا ڈر اؤنکو دلین نہیں آنا پاوری اسکاٹ لکنا ہے
 کہ اللہ کا گھر ہمارے دن پر قائم ہو نیکیا یہ طلب ہے کہ حضرت عیسیٰ کی دین دنیا میں پہلے گیا اوس دین کا غالب
 ہوگا اور بت پرستی بچاؤنگی پاوری لکنا ہے کہ جس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کا بنایا ہوا اللہ کا گھر ہوا
 پستھا و سیاہی حضرت عیسیٰ کا عجبا و تخانہ ہوگا زمین کے معنے آسمان اور آسمان کے معنی زمین کہہ دینا
 پاوریونکا کام ہے جو اسکے بعد اللہ تعالیٰ عدالت کا پتہ دیتا ہے اور فرماتا ہے اور وہ استون کو در میان عدالت
 کرے گا اور بہت سی لوگون کو ڈانسی گا اور واپسی تلوارون کو توڑ کر بہالی اور اپنے بہالون کو ہنسوی
 بناؤ الینگ اور قوم قوم پر تلوار نہ اڑھاوگی اور واپس کبھی جنگ نہ سیکھینگے اسی محمدی بہاؤ دیکھو یہ وہ
 عدالت جسکا بیان توریت اور زبور میں صاف صاف ہو چکا ہے اوس سب پتوں کو یاد کرو وہ عدالت
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وقت میں نہیں ہوگی اوس عدالت کا پتہ بہان یون بتلایا کہ وہ یعنی اللہ تعالیٰ
 قومون کو در میان عدالت کرے گا اور اؤنکو ڈانسیے گا یعنی اپنے پاک کلام میں اپنے عذاب سے سبکوگا
 اور کافرون اور ظالمون کو سزاؤں کا یہ صاف خبر محمدی جہاد کی ہو پیر انجام اوس جہاد کا یہ بتلایا کہ
 آخر کو لوگ تلواریں توڑ کر بہالی اور بہالونکو ہنسوی بناؤ الینگ یعنی آخر کو سب محمدی ہو جائینگے ایسی
 لڑائی بالکل موقوف ہو جائیگی یہ بات جب ہوگی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اوتر کر
 دجال پراور یہودیون پر جہاد کرینگے دجال کو قتل کرینگے اور بہت یہود قتل ہوئیں گے آخر کو سب محمدی
 ہو جائینگے لڑائیاں موقوف ہو جائینگے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اوس وقت کا پتہ دیا ہے حتی
 تضع الحرب اوقافا یعنی یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتیار اور تارکیگی اور درمشتور میں مالم احمد
 اور ابن حسا کہ کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وقت کا حال لکھا ہے اوس میں یہ لفظ ہے اور
 صلح رجوع کرے گی اور تلوارون کی ہنسوی بناؤ الینگ اور حدیثون میں اوس وقت کا بیان ہے کہ
 عدوتین و لونسو نکلیں گے ساری زمین میں کہیتی ہوگی دیکھو قرآن اور حدیث میں اللہ تعالیٰ نے
 حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کا مطلب کہہ دیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسی یعقوب کے گھر ازم آؤ
 کہ ہم خداوند کی روشنی میں چلین کیونکہ تونی اپنے لوگون کو یعنی یعقوب کو گھرانے کو ترک کیا اسلیں کہ
 اؤنکی مموری پور ہوئے ہو اور فلسطین کی مانند بخوبی ہیں اور پاوری مہر کے ترجمہ میں یون ہی کہ

شکوہ تو بہن اور بیگانوں کی اولاد کی شرط کا ہاتھ مار تو بہن آخر محمدی بھائیو دیکھو اللہ تعالیٰ صاف
 یہ بتا دیتا ہے کہ اس وقت میں لوگ کہیں گے اسی یعقوب کے گہر نے تم آوصاف مطلب یہ ہے کہ یعقوب کے
 جتنے گہر نے بہن یعنی بارہ قوموں میں اسرائیلیوں کی اون سب کو حکم ہوتا ہے کہ تم سب آؤ اللہ کی روشنی
 میں چلو یعنی اللہ کا نور یعنی اس کا کلام اور اس کا پیغمبر بارہ قوموں میں سے کسی میں نہیں ظاہر ہوا اللہ نے
 اون سب کو چھوڑ دیا تو اون سب کو لازم ہے کہ جس قسم میں وہ نور ظاہر ہوا ہو وہاں چلیں اور اس
 نور کی روشنی میں اسد کی راہ پر چلیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خبر یہ نہیں ہو سکتی کیونکہ اون کا ظہور خود
 اسرائیلیوں میں ہوا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بعد جو ایمان غیر قوموں میں پسلا تو اسرائیلی عیسائیوں
 کی تعلیم سے پسلا اس وقت میں اللہ اسرائیلیوں کو چھوڑ نہیں دیا اس خبر کا خاص ظہور محمدی وقت میں
 ہوا کہ اللہ آخری پیغمبر کو اسماعیلیوں میں پیدا کیا اور اسرائیلی اون کی تعلیم کے محتاج ہوئے اور اسرائیلیوں کو
 چھوڑ دینے کا باعث یہ فرمایا کہ ان لوگوں نے فلسطین وغیرہ بہت پرستوں کی رہن سیکھیں اور نجومی ہو گئے
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہر اون کی زمین سنو روپے سے مال مال ہے اور اون کی خزانوں کا کچھ انتہا نہیں اور
 اون کا ملک گھوڑوں سی بہر ہے اور اون کی رہنوں کا کچھ شمار نہیں اور اون کی زمین تنوں سی بہر ہے
 وہ اپنے ہاتھوں کو بنا کر ہو کا سون کو اور اپنی اونگھوں کو کارگیری کو سجدہ کرتے ہیں
 اس سبب آدمی بہت ہو جائیگا اور مرد و لیل ہو لگا اور تو اون میں ہرگز معاون نہ کر لگا
 پہاڑ میں گھس جا اور زمین میں جب جا خداوند کی بہت کی آگ سے اور اون کی بزرگی کی
 جلال سے انسان کی بکری کی آنکھ نہ بھی کچا ہوگی اور بشر کی نیکی جکا بجا ہوگی اور اسدن خداوند
 اکیلا بلند ہوگا کیونکہ رب العالمین کا دن ہر اک مغرور اور سر بلند اور گھنڈی پر او لگا اور وہ
 پست کیا جاوے گا اور لبنان کی ساری صنوبروں پر اور پادری فیتھر کو ترجمہ میں ہے کہ سارے
 دیو داروں پر چوبلند اور اونچی بہن اور پسان کو ساری بلوٹونیر اور ساری اونچی پہاڑوں
 اور ساری بلند پہاڑوں پر اور ہر ایک اونچی برج پر اور ہر ایک شہر پہاڑ پر اور ترسیں کے
 ساری جہازوں پر غرض ساری خوشناظر و پراور آدمی کی گمراہی جکا بجا ہوگی اور لوگوں نے
 اگر بازی اور پچا ہوگی اور اسدن خداوند اکیلا بلند ہوگا اور بہت جو بہن و بالکل فضا میں
 اور لوگ پہاڑوں کو غاروں میں اور زمین کو سوراخوں میں گھسین گھسین خداوند کی بہت کی آگ کی

اور اوسکی بزرگی کو جلال سی جب وہ اوٹھ کھڑا ہوگا اور زمین کو لرزائیگا اور سدن لوگ اپنی پہلی
 صورتوں اور پہلی صورتوں کو جو انہوں نے اپنی پوجا کو لئی بنائیں چھو نہ روں اور چکید روں کی آگ
 پھینک دیگا اور ٹیلو کو شگافونین اور چٹانوں کی رخنونین چپ جاوشکی خداوند کی ہیبت کو آگی سے
 اور اوسکی بزرگی کو جلال سی جب وہ اوٹھ کھڑا ہوگا اور زمین کو لرزادے گا پس تم انسان سی جسا
 دم اوسکو نہ منونین ہو در گذر و کیونکہ اوسکی کیا قدر ہو پادری اسکاٹ لکھتا ہو کہ یہودیون بہرہ
 کیا تھا اپنی پڑوسی بت پرستوں پر جنسی اونون ذرشتہ داری کی تھی اسطرح اونون بہرہ
 کیا تھا مصریون پر سریانیون پر آسوریون پر کئی جدا جدا وقتونین سو اس آیت کا مطلب یہ ہو کہ
 فانی آدیون پر بہرہ مت کرو پادری لکھتا ہو یہ اوس زمانہ کی خبر ہو جب اللہ اونیگا بدلی یعنی کو
 گنہگار لوگوں سے دیکھو پادری اوسوقت کا پتا نہ دیا کہ وہ کون وقت ہو پادری لوگ جان بوجہ حق کو
 چپا ہن اسی محمدی بھائیو دیکھو اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہو کہ یہودیون بتون کو پوجا میں اونکو دلیل کردے گا
 اور اونکا غور مشاود لگا لٹان اور میسان دو مقام میں ملک شام میں پادری شیرنگ آفتاب قہر
 لکھتا ہو کہ لبنان ایک کوہستان ہو ملک شام میں اوسکی اترائی شمشاد اور دیور اور اربل
 سر سبز ہوتی ہیں پادری اسکاٹ لکھتا ہو کہ ترسیس کے جہاز سی مراد ہو کوئی جہاز ہو سوداگری کا ایک
 اور پادری لکھتا ہو کہ ترسیس ایک شہر تھا ملک اسپانیہ میں یعنی ملک آندلس میں اوس شہر سی جہا
 سوداگری کر سیدی شیرین کو یعنی دریای روم کو جابا کر فتحے ایک لغت میں لکھا ہو کہ باسان ایک
 اچھا ملک کنعان میں ہو اور حد اوسکی دیبا ارون کے چیم ظن ہو ای زمانو الو دیکھو اللہ تعالیٰ ملک شام
 کو عمدہ عمدہ مقامون لکھتا پتا دیتا ہو اور فرماتا ہو کہ پندہشت اور جلال کو وہاں ظاہر کرونگا اور اوس
 خداوند اکیلا بلند ہوگا یعنی اس کلمہ کا شہرہ تمام جہان میں ہوگا کہ اللہ اکیلا ہو اوسکو سوا کوئی خدا نہیں کا
 صاف مطلب یہ ہو کہ ایسی زمانو الو کو اس ملک کا حاکم کرونگا جنکو باعث سی اللہ کا اکیلا ہو نا خوب
 مشہور ہوگا اسرائیلی پیغمبرون کو وقت میں اللہ کو اکیلا کہنی والو دیے ہوئے تھے بت پرستون کا ہرطن
 غلبہ تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وقت میں یہودیون اور بت پرستون تین سو برس تک عیسائیون بہ
 ظلم کیا ہر رومی لوگ جو ٹھہ موٹھہ کو عیسائی سمجھتے اونون ایک خدا کہنی والون کا کلاما باسی عیسائی
 جنگلوں میں جابیشترین خدا کہنی والو کا ہرطن نمونہ پادری لوگ اسکو اوسکی حکومت کی خبر دیتے

اسلام آگے سے ہی یہ قید لگا دی کہ خداوند کی لایا بلت ہو گا دیکھو محمدی وقت میں اس پیش خبری کا
 خوب ظہور ہوا ہر طرف لا الہ الا اللہ کا نعرہ بلند ہوا دیکھو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی شعبا
 علیہ السلام کی کتاب نہیں پڑھی تھی او کی زبان فی اللہ تعالیٰ یہ بتایا وہ لانا ہو سورہ توبہ میں فرماتا ہو جَعَلَ
 کَلِمَةَ الْإِيمَانِ کَلِمَةً وَاسْفَلَتْ کَلِمَةُ الْكُفْرِ کَلِمَةً اُور کر دیا منکرون کا کلمہ نیچا اور کلمہ اللہ کا وہی
 اونچا ہو اللہ تعالیٰ کی کتاب والون کو یاد دلایا کہ وہ وقت آن پہونچا جیسا فرمایا ویسا دیکھا دیا محمدی
 حکومت سبکو عاجز کر دیا ملک شام اور ملک اندرس میں محمدی دین کا خوب غلبہ ہوا اللہ کی ہدایت
 اور جلال سب پر جا گیا بت پرستوں نے جا بجا بتوں کو ہٹانے کی داری جان دیون پورٹ ڈکھا ہو کہ اس
 زمانہ میں ملک شام کو نصاریٰ تصور یرون کو پوچھتی تھی اللہ کو فضل سی ہست یہود اور نصاریٰ محمدی
 دین میں تو کج چک وہاں محمدیوں کا رہو ہو تیسرا باب سنو کیونکہ دیکھو خداوند رب العالمین
 پر وشالم او یہود امین ہو ٹیکا ٹیک کی کو روٹی کی ساری ٹیک اور پانی کی ساری ٹیک کو اوٹھا لیا ہوا
 اور صاحب جنگ کو قاضی اور بنی کو تعبیر کرنے والا اور بوڑھی کو چچاس کر سردار اور عزت دار کو اور صلاح
 کو اور اسکو جو کارگیر بن ماسر اور فصاحت میں مشاق ہو اور میں لڑکوں کو اونکا سردار بناؤ لگا
 اور نہی بھی اوپر حکومت کرے گی دیکھو اللہ تعالیٰ نے اوپر فرمایا کہ انسانوں پر بہرہ رسد مت کرو اب تانا ہو
 کیونکہ دیکھو تیسرا وقت آنا ہو کہ اللہ رب العالمین شہر پر وشالم اور قوم یہود امین کو روٹی پانی کا
 سہارا اوٹھا لیا یعنی ان لوگوں کو محتاج کر دیا پھر فرمایا کہ جن لوگوں نے باعث سی سہارا ہوتا ہو اونکو
 اللہ اوٹھا لیا ہوا اور جنگی لوگ اونہیں زمین کو احسنی اور قاضی بھی زمین کو یعنی نہیونکا ہونا اس قوم
 میں موقوف ہو جائیگا یہ بات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وقت تک نہیں ہوئی حضرت عیسیٰ علیہ
 السلام خود قوم یہود امین پیدا ہوئے یہ خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بعد کی ہو کہ یہود امین سی بہر کوئی نبی نہیں ہوا
 اور جن یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دشمنی کی انکو اللہ نے بیت پرستوں کو ہاتھوں قتل کر دیا یہود
 ملکوں ملکوں میں تتر بتر اور ذلیل و محتاج ہو گئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں یہودیوں کو ذکر میں فرماتا ہے
 وَضَرَبْتَ عَلَيْهِمُ الدِّينَارَ وَالْمِصْكَةَ وَبَاكَ يَعْصِبُ مِنَ اللَّهِ یعنی ڈال دی گئی اونپر دولت اور محتاجی
 اور کمالی وہ غضب اللہ کا بعد اسکو اللہ فرماتا ہو لوگوں میں ہر اک دوسری پر اور ہر ایک اپنی ہمسایہ
 شتم کرے گا اور لڑکا بوڑھی پر اور باجی شریف پر گھنڈ کرے گا کہ آدمی اپنا باپ کو گرا نہیں ہی اپنے

بہائی کو بیکڑ کر کے لگا کہ تو تو پوشاک والا ہو سو آ تو ہمارا حاکم ہو اور یہ خانہ خراب تیرا محکوم ہو و سدا
و قسم کیا گیا اور کہیں گاہیں تیرا شفا بخش نہ لگا کہ میری گھر میں نہ روٹی ہو نہ کپڑا تو مجھے لوگوں کا حاکم
مت کر کہ پر دشلم ٹکر کیا گئی اور یہود اگر گیا کیونکہ ان کی بول چال و چال چلن خداوند کو برخلاف ہو
پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہ بات پوری ہو گئی یوسیا بادشاہ کو مرنے کے بعد کراؤ سکی پٹی اور پورے
جو کم سن تھی تخت پر بیٹھی اور ان کی مصاحب اور رفیق بیوقوف اور دیوانے تھے کمزور بادشاہی کے
وقت میں ایک دوسرے پر ظلم کرنے لگے اور آپس کی محبت کا تمیز جاتا رہا بچی اور نہایت بدکار اور
غیر و عورت وار لوگوں سے حقارت اور ادا دلی کر نیلگی بہم کہتی ہیں یہ خبر یوسیا بادشاہ کو بعد کی نہیں
کیونکہ اس وقت کا اللہ یہ بتا دیا ہے کہ اس وقت میں یہود میں سی قاضی اور بنی کو اور ربیوں کو
اور ہالونگا اور یوسیا کو بیٹوں پوتوں کو وقت میں حضرت ارمیا علیہ السلام موجود تھی اور یہ دشلم
اس وقت ویران نہیں ہوئی تھی اسکو بعد صد قیادشاہ کو وقت میں جب یہ دشلم ویران ہو گئی
تب یہودی لوگ بابل میں قید ہو وہاں حضرت خزقیل اور حضرت دانیال بنی موجود تھی یہاں تو
صاف خبر ایسی وقت کی ہے جب کوئی بنی اس قوم میں نہ ہوگا اور شہر یہ دشلم اور جڑ جائیگا اسکو بعد
اللہ تعالیٰ اس قوم کو ظالم سرداروں کو ظلم کی اور صیہون کی بد وضع و بد چلن عورتوں کی شکایت کر کے
ان کی تباہی کی خبر دیتا ہے صیہون فرماتا ہے تیری بہادر مرد قتلوارسی اور تیری پہلوان جنگ میں جا
اوسکو ہلاک فرماتا ہے کہ نیکو سو وہ اور جاڑ ہو کر خاک پر پڑینگے پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہاں دشلم
ایک عورت بیٹیا جو اپنی بچوٹی محروم کی گئی اور انکا ماتم کرنے لگی یہ بات و سپاشیان بادشاہ
کو حکم سی ہوئے بعد پر بادی شہر کو جو رو میون نے کی دیکھو یہاں پادری بھی اقرار کیا کہ حضرت عیسیٰ
کو بعد جو رو میون نے صیہون کو یعنی شہر یہ دشلم اور مسجد بیت المقدس کو ویران کیا یہ وقت
کی خبر ہے پادری کہنا چاہے کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کو بعد شہر یہ دشلم کو اور مسجد بیت المقدس
کو پہلی بار بابل کو بادشاہ بخت نصر نے حضرت ارمیا علیہ السلام کو وقت میں ویران کیا
پھر ستر برس کو بعد خسر و بادشاہ نے اسکو آباد کیا چار سو برس تک وہ پاک شہر اور وہ پاک مسجد
آباد رہی پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بعد روم کو بیت پرستوں کو ویران کیا پھر پانچ سو برس بعد
جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہوا اور انہیں اللہ نے قرآن اتارا آپ کو بعد آپ

خادمون ملک شہام پر جہاد کیا اور اس پاک مسجد کو کوڑی اور گوبرسی پاک کر کے آباد کیا اور سو قف
 آج تک آباد ہے اس پاک کتاب میں کہیں پہلی ویرانی کی خبر دیکر آبادی کی خبر اللہ دی ہو اور
 کہیں دوسری ویرانی کی خبر دیکر پہر آبادی کی خبر دی ہو اور اس سو قف کی بڑی تعریف کی ہو اس
 خبر کو پادری لوگ چسپائی میں اور جہان اسکا ذکر کرتا ہو وہاں ہی پہلی آبادی کی خبر پڑھتے ہیں جو
 خبر دہاوشاد کی ہاتھ سی ہوئی اس جگہ پر اللہ کی قدرت دیکھو اور پرتو پادری نے لکھا کہ یہ پہلی ویرانی
 کی خبر یہاں اقرار کرتا ہو کہ یہ خبر اس ویرانی کی ہو جو روسیوں کو ہاتھ سی حضرت عیسیٰ کو بعد ہوئی
 اب صاف ثابت ہوا کہ اسکے بعد جو آبادی کی خبر ہو وہ محمدی وقت کی آبادی کی خبر ہو اب چوتھا باب
 سنو اللہ تعالیٰ فرماتا ہو اس ورسات عورتیں ایک مرد کو سچی بڑی نیکی اور کیننگی کہ ہم اپنی روٹی
 کھا بیٹنگی اور اپنی کپڑے پہن بیٹنگی تو ہم سب صرف اتنا کر کہ ہم تیرے نام کے کھلا دیں تاکہ ہمارے نیت
 مٹی پادری اسکاٹ لکھتا ہو کہ یہ آیت اول باب سی علیحدہ نہیں ہونی چاہی تھی کیونکہ ظاہر اس
 مطالبے علاقہ رکھتا ہو جب مرد شاکم کو کھلا دیں بیٹے بابل والوں نے گھیر لیا اور شہر لے لیا مرد اکثر برباد
 کر دئے گئے تھے لیکن عورتیں ہی رہیں اور انکو شادی کی امید باقی نہیں رہی تھی اور چونکہ شاد
 نہ کرنا یہودیوں میں بڑا عیب ہو اس لیے عورتوں نے درخواست کی ایک مرد سے دیکھو پادری نے
 اوپر کی آیت میں اقرار کیا تھا کہ حضرت عیسیٰ کو بعد جو روسیوں نے بیت المقدس کو ویران کیا یہ خبر
 اس وقت کی ہو اب اس آیت میں اس روز کا لفظ صاف بول رہا ہو کہ یہ اسی وقت کا ذکر ہو
 جسکا ذکر اوپر کی آیت میں ہو مگر پادری اسکو اس دوسرے آیت میں بیت المقدس کی پہلی ویران
 کی خبر پڑھتا ہو جو حضرت عیسیٰ کو پانسو برس پہلو ہوئی تھی تنگسٹن ٹن برگ نے جو بشارات کی تفسیر
 لکھی ہو اوس میں ہی پہلی ویرانی کو مراد لیا ہو یہاں دیون کے بڑی نادانی ہو اس آیت میں
 اوس ویرانی کی خبر ہے جو حضرت عیسیٰ کے بعد ہوئی اسکے بعد جو آبادی کی خبر ہے وہ محمدی وقت
 کی صاف بشارت ہو اسکے بعد اللہ فرماتا ہو اوس دن خداوند کا اشاخ شوکت اور شمت کے
 لیے ہوگا اور زمین کا پہل اوکھری جو بنی اسرائیل میں بچ نکلی مزد دار اور خوشنما ہوگا اور
 محمدی بشارت اشاخ کا لفظ آخری پیغمبر کے حق میں کہی جگہ پر آیا ہو سب جگہ صاف صاف بتی جتا
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو موجود میں پادری لوگ ہر جگہ کہتی ہیں کہ یہ خطاب حضرت عیسیٰ کا ہے

اس شہید پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ اللہ کی شاخ سی مراد یا تو زرو بابل ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام کو گھرانے سے تھایا یہوشوع جو حضرت ہارون علیہ السلام کو گھرانے سے تھا اور مطلب ہے جو اسرئیلی لوگ قید بابل سے پلٹیں گے اور انکو لیے زمین بہت کچھ پیدا ہوگا دیکھو بیان پہر پادری شہید پادری کی خبر پڑائی کہ جب روبا و شاہانی بیت المقدس کو آباد کیا اور سوقت زرو بابل شہر و شالم کو حاکم ہو کر اور یہوشوع مسجد بیت المقدس کو امام ہو کر پادری کو یہ یاد دہا کہ حضرت زکریا علیہ السلام کو صحیفہ میں موجود ہے کہ جب زرو بابل حاکم اور یہوشوع امام ہو اور سوقت پہر اللہ تعالیٰ نے بشارت دی کہ میں ابن زبندی شاخ ہای کو لاؤنگا معلوم ہوا کہ اس کا کنبہ کاظہور اور سوقت تک نہیں ہوا تھا کچھ یہی سوچ کر پادری پہر لکھتا ہے کہ یہ بات کمزور ہے کیونکہ ایسی ہے اور نشان یہاں ظاہر ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اور انکو دین کو پہلنی کی ہے اور شاخ کا لفظ بار بار اؤکھو حقین کہا گیا ہے ہم کتنی ہیں کہ اس جگہ ایسے کہلی ہوئے ہیں اور نشان ظاہر ہیں جس صاف روشن ہے کہ یہ خبر بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے جو جہاں جہاں شاخ کا لفظ ہوا وہاں آپ ہی کے ہے اور نشان خوب ظاہر ہیں شاخ کی لفظ کا مطلب حضرت زکریا علیہ السلام کو صحیفہ میں پادری نے یوں لکھا ہے کہ حضرت علیہ السلام چوٹی شاخ کی طرح ایک ایسی درخت سے نکلا جسکو دشمنوں نے عیب لگایا تھا پہر وہ بڑی درخت تک بڑھے ہم کہتے ہیں کہ شاخ کا یہ مطلب ہے کہ حسب طرح درخت میں شاخ پھوٹ نکلتی ہے اس طرح حضرت علیہ السلام کی تمام اولاد گویا ایک درخت ہے کہ وہ میں ایک شاخ پھوٹے یعنی ایک پیغمبر پیدا ہوئی جو پہلو اکیلی نہ تھا اور لوگ اوس پر خلافت تو بہر بہت لوگ ایمان لائے تھے پہر شوکت اور شہمت کا ایسا ظہور ہوا کہ دشمنوں کا زور ٹوٹا اور ایمان والوں کو امن و امان ملا جس کی ایک درخت کی کوئیل نکلتی ہے پہر پڑا درخت ہو جاتا ہے اس صحیفہ کو گیارہویں باب کی سر پر ہی اللہ تعالیٰ نے کوئیل کی مثال فرمائی ہے اور انجیل پاک میں اس مثال کا مطلب خوب کہو لہذا ہے اور قرآن ستر میں سورہ انفحات میں پہر مطلب انجیل کا یاد دلایا ہے اس جگہ دیکھو پہلی یہودیوں کی بڑی ذلت اور محتاجی کا بیان فرمایا پہر فرمایا کہ اوس دن اللہ کا شاخ شوکت اور شہمت کو لیے ہوگا سو یہودیوں کی ذلت اور محتاجی کو دونوں اللہ اپنے وعدہ کو موافق اوس سول پاک کو پہنچا جو یہودی محمدی دین میں آئے اور انکی ذلت مٹ گئی اور اسرئیلیوں میں سے جو جو کلمہ یعنی جو یہودی نسل و نسل سے چکے اور

ایمان لای اؤنوں کی زمین کا پس مروداؤنوں کا ہو گیا اؤنوں کی دل کی خوشی سے کہا یا کیونکہ بت پرستوں اور ظالموں کا زور ڈیسیگا یہ خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہرگز نہیں ہو سکتی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور یہودیوں کی ذلت اور محتاجی سے پہلے یہودیوں کی ترقی کو دلو نہیں ہوا یہودیوں کی ذلت اور محتاجی کا زمانہ آکر بعد آیا اور ظاہر کی شوکت اور شہرت جس سے دشمنوں کا زور ٹوٹے اور سکنا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں نہیں ہوا جو اسرہیلی آپ کو تابع ہو کر اؤنوں کی سیکڑوں برس بت پرستوں اور ایمان یہودیوں کو اور جوڑے عیسائیوں کو ظلم اڑھائے زمین کا پہلے دن غریبوں کی دل کی خوشی سے کہ کہا یا یہ خبر صاف محمدی وقت کی ہے آسکے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور ایسا ہو گا کہ جو یہودی بچا ہو گا اور یہود دشلم میں باقی رہے گا بلکہ ہر اک جس کا نام یہود دشلم کو زندہ نہیں لکھا ہو گا مقدس کہلائیگا مطلب یہ ہے کہ جس کو اللہ زندہ دلو نہیں لکھا ہو گا وہ لوگ زندہ دل ہو جائیں گے جو خدا کا دل اللہ زندہ کر دیا اؤنوں کو اللہ کو اکیلا جانا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لای اور حضرت عیسیٰ پر اور انجیل پاک پر بھی ایمان لای اور پاک کہلائے پھر اللہ فرماتا ہے جو وقت کہ خداوند صہیون کے پیشینگی کندگی کو دہو ڈالے گا اور یہود دشلم کا لہو اسکے درمیان روح عدل اور روح سوزان سے صاف کرے گا تب خداوند صہیون کے پہاڑ کو ہر اک مکان پر اور اسکی جماعت گاہوں پر دن کو ایک بادل اور دہوان اور رات کو روشن شعلہ پیدا کرے گا جو اس ساری شوکت والی پر نگہبانے کے لیے ہو گا اور ایک خیمہ ہو گا جو دن کو گرمی میں سایہ دار مکان اور آندہ ہے اور جہڑی کو وقت آرام کا مقام اور پناہ کی جگہ ہو گا پادری ڈاؤنڈی لکھتا ہو کہ بیٹیوں سے مراد ہیں لوگ اوس مسجد کو پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہو کہ روح عدل اور روح سوزان کے یہ معنی کہ روح بدل جائیگی جس طرح آگ پاک کر دیتی ہے اور کوڑے کرکٹ کو جلا دیتی ہے اس طرح وہ لوگ گناہوں سے بیزار ہو جائیں گے آخر ایمان والو خلاصہ یہ ہوا کہ صہیون یعنی شہر یہود دشلم کی ناپاکی کو اللہ دہو ڈالے گا یعنی جو لوگ بدین ہو گئے اؤنکو قتل کرے گا اور بہت لوگوں کا خون صاف کرے گا یعنی اؤنکی شرارتیں کو دیکھا اور اؤنکی روح میں عدل اور انصاف بہر دے گا اور اؤنکو دل اور روح میں اچھے عشق کی گرمی رکھ دے گا اوس گرمی سے برنجی صلیبیں بجائیں گی یہ وہی بات ہے جو توریت میں فرمائی ہے کہ اوسکو وہی ہاتھ میں آتشی شریعت ہے اوس جگہ پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہو کہ آتشی شریعت

اسلمی کہ اگر وہ آگ میں دگئی اور وہ آگ کی طرح کام کرتی ہو جو کوئی اس کو مان لے وہ اس کو گمراہ دیتی ہو اور گمراہ کر دیتی ہو
اور برائیوں کو جلا دیتی ہو اور جو کوئی منکر ہو اس کو غارت کر دیتی ہو پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہ دشنام کی آبی
ویرانے کے بعد جب یہودی قید بابل سے چوتھے دن اور نونے بت پرستی چھوڑ دی اور عورتوں کی چال چلن سے
درست ہو گئی دیکھو یہاں پادری کیسا گمراہ کیا ہے اور پیر کی آیت میں لکھ چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
بشارت ہو اس کو بعد دوسری آیت میں جو صیہون اور یروشلم کی آبادی کی خبر ہو اور پادری جانتا ہے کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کو بعد یروشلم کی بڑی ویرانی ہوئی اسلمی اس آبادی کی خبر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
چار سو برس پہلے کی خبر ٹھہراتا ہے آئی پادریو اسدی درد اور پیر کی آیت میں صاف بشارت جناب محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی ہو اور ان آیتوں میں یروشلم کی اس آبادی کی خبر ہے جو مخدوین کو ہاتھوں ہوئی اور ایمانوالہ
دیکھو اس جگہ اللہ صیہون کو تمام مقاصد کی نگہبانی کا وعدہ کیا ہے یہ جو بادل اور شعلہ کا ذکر ہو اس کو پادری
ڈالو دیتی لکھتا ہے کہ اس سے مراد ہے کہ اللہ محفوظ رکھے گا اس سے جو کوئی محمدی بھائیو اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے کہ اس
زمانہ میں صیہون پر اور اس کو جو جو مقام الیسی ہیں جہاں ایمانوالہ کو اکٹھے ہوں ان دن کو بادل اور دھواں
اور رات کو روشن شعلہ پیدا کرے گا یعنی عیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وقت میں ہوا تھا جب اسرائیلی لوگ
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ساتھ مصر سے نکلے تو ریت شریف کی دوسری سورت میں لکھا ہے کہ خداوند
دن کو پہلی کے ستون میں تاکہ اور زمین راہ بنا دے اور رات کو آگ کو ستون میں ہوگی تاکہ اور زمین روشنی بخشے
اور نیکو اگی چلا جائے تاکہ دن رات چلیجاوین بدلی کا ستون دن کو اور آگ کا ستون رات کو اور دن کو گون کو
اگی سے ہرگز غائب نہیں ہوتا تھا سو اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے کہ آخری پیغمبر کے وقت میں صیہون میں ہر
اس طرح کا معاملہ ہو گا کہ اللہ کو فرشتی دن رات وہاں سایہ لگے رہیں گے بادل اور شعلہ میں اکثر فرشتے آتے ہیں
بخاری اور مسلم میں ہے کہ آنسید بن حنیفہ رات کو سورہ بقرہ پڑھ رہے تھے آسمان کی طرف دیکھا تو اونکو
ایک سائبان نظر آیا اور اس میں چراغ چراغ دکھائی دیے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ
ذکر کیا آپ فرمایا وہ فرشتے تھے تیری آواز کے لیے نزدیک آئے تھے اور اگر تو پڑھتے جاتا تو
صبح تک یوں ہی رہتی کہ لوگ اونکو دیکھتے وہ اونی نہ چیتے اور بخاری اور مسلم میں ہے کہ ایک شخص
سورہ کہف پڑھ رہا تھا کہ ایک بدلی نے اس کو ڈھانک لیا جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا
آپ نے فرمایا یہ سیکھتے تھے کہ قرآن کے لئے اور تری تھی دیکھو سیکھتے تھے کہ کتنی ہیں اللہ کی طرف سے

ایک رحمت کا فیض نہ ہوں پر اور تیار ہوا وہی اسکی ساتھ فرشتی ہوئے ہیں اور سکا نام سکینہ ہو حضرت موسیٰ جو صندوق بنایا تھا اسکی حق میں قرآن میں فرمایا کہ اوقمین سکینہ ہو اللہ کی طرف سے اور سورہ انفحات میں محمد نو کو حق میں فرمایا کہ اوقم ولین اللہ سکینہ لا تار او یکویدلی اور چرلفان کی صورت میں فرشتی جسطرح اسرائیلیوں کو ساتھ رہا اسی طرح محمد یوں کو ساتھ ہو کر یہ چیزیں اللہ فی پوشیدہ رکھی ہیں کسی کبھی خاص بندہ کو دکھا دیتا انا احمد اور ترمذی نے لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خوبی ہو شام کو اگر مجھے کہا کہ اسٹی امی پیغام ہو نچانیوالی اللہ آپنی فرمایا اسٹی کہ اس بڑے مہربان کو فرشتی او سپر اپنے بازوؤں کو ہلکے ہوئے ہیں اور امام ہتھی نے دلائل النبوة میں لکھا ہے کہ جناب غمیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دیکھا ایک ستون نور کا کہ میرے سر کے نیچے سے نکلا یہاں تک کہ شام میں ٹہر گیا وہی وہی ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت اشعیا جو کچھ خبر دی اور سکا ظہور اللہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انگوٹھ دو دکھایا اور یہ جو فرمایا کہ ایک خیمہ دن کو گرمی میں سایہ دار مکان اور آندہ ہی اور چٹری کو آگ آگاہ اور پناہ کی جگہ ہوگا اسکا یہ مطلب کہ جسطرح گرمی میں سایہ دار خیمہ میں دھوپ پناہ ملتی ہے اور آندہ پر اور خیمہ کی جبریل سی اسکی سایہ میں لوگ چلتے ہیں اس طرح آخری زمانہ میں صیہون یعنی شہر یروشالم یا نوا لوان کو یہ پناہ کا مقام ہوگا ستیرہ سو برس ہو جو کہ صیہون اور تمام ملک شام کا محمد یوں نے پایا وہاں اگر کسی کو فلاح کا بھی دخل ہو تو اسنی وہاں چین نہیں پایا مار پر مار پڑتی رہی چینیوں میں وہاں سر نکالا گیا آج تک وہاں محمد یوں کا عمل ہو معلوم ہوا کہ جن ابانوالون کی حضرت اشعیا خبر دی تھی جو یروشالم اور صیہون میں پناہ پاؤنگو وہ یہی محمدی لوگ ہیں نصاریٰ اور یہود کا وہاں علیہ نہیں ہوا ہمارے زمانہ میں ہر ملک میں ظالموں کا ظلم پہل رہا ہو اسوقت میں مکہ اور مدینہ اور ملک شام اور ملک یمن کے مکان کا مقام ہو امام ابو داؤد نے لکھا ہے کہ جناب غمیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ ہجرت کی بعد ہجرت ہوگی سوا چھی لوگ وہاں جائیگو جہاں ابراہیم ہجرت کر کے گئے تھے اور بعضی کہتی ہیں کہ آپز یہ لفظ فرمایا کہ زمین کو لوگوں میں بہتر وہ ہیں جو سب سے زیادہ چینی رہیں اور اس جگہ سے جہاں ابراہیم ہجرت کر کے گئے اور امام احمد اور ابو داؤد نے لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حوالہ سے فرمایا کہ تو شام میں رہیو کہ اسکو اللہ آپنی زمین میں چن لیا ہو اسکی طرف ازہر اچھو بندوں کو چن لیتا ہو پھر اگر نالو تو اپنے میں رہیو اور آپز فرمایا کہ اللہ ضامن ہے ہر جس کو اللہ

اور اسکو لوگوں کا دیکھو ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچو خبر دیکھو کہ آخری زمانہ میں ملک شام
 میں اس زمانہ میں گواہان جاری ہوا امام احمدؒ لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب
 شام فتح ہوگا۔ جو حسب تکوین و ہائیکر و زمین اختیار دیا جاوے سو تو اس شہر کو بھجیو جو دمشق کہلاتا ہے
 کہ وہ پناہ کی جگہ مسلمانوں کی ہو لڑائیوں سے اور خیمہ اسکا اوسمیں سے ایک زمین ہو کہ اسکو
 غوطہ کہتے ہیں اور ابوداؤد میں ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خیمہ مسلمانوں کا لڑائی کے
 دن غوطہ میں ہوگا ایک شہر کے پار زمین اسکو دمشق کہتی ہیں شام کہ بہتر شہر زمین سے ہو ویشور
 میں امام احمد کی کتاب سے لکھا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں امیر بنی صفرین
 یعنی نصاریٰ میں صلح ہوگی پہرہ و قول توڑیں گے اور اسی جنتوں کے بچو تم پاس آؤ نیگو ہر جنت
 کے نیچے بارہ ہزار ہو گئے مسلمانوں کا خیمہ اوسدن اوس زمین میں ہوگا جسکو غوطہ کہتے ہیں ایک شہر
 میں جسکو دمشق کہتے ہیں پوری اسکاٹ لکھتا ہے کہ بادل اور آگ اسے اسیلیوں کی نگہبانی کے لیے
 جنگل میں تھا اور یہاں اس بات کا یہ مطلب ہے کہ اللہ اپنے تمام لوگوں کے گھروں کی اور عبادت
 گاہوں کو تمام محج کی خبر لیو لگا اور انکو ظلم کی خواہشوں سے اور موت اور زندگی کو آفتوں سے
 بچاویگا چونکہ یہ پیش خبری گرجا کی ہو وہ اسکو بن پوری ہو جائیگی دیکھو بادری انکو ہنسی دیکھو ہاتھ
 کہ جن ایمانداروں کی خبر پیغمبروں نے دی تھی وہ یہی محمدی لوگ ہیں جو اللہ کو اکیلا جاننے والی اور سب سے بڑی
 اور سب کتابوں کو مانتے والے ہیں اور انہوں نے پیغمبروں کا ملک پایا مگر بادری ہٹ دہری سی کہتا ہے کہ
 کہ یہ خبر نصاریٰ کی ہے جو سب پیغمبروں کے برخلاف ہو کر تین خداؤں کے قائل ہیں انکو اگر ملک
 شام کا اب تک نہیں ملا تو اس کے بڑے ہرملیگا اور یہ پیش خبری پوری ہو جائیگی یا اللہ بادریوں کے
 انکسین کہو لہذا اور انکو محمدی بنادہ آئین یا پانچواں باب اس باب میں اللہ تعالیٰ فرمائیگا
 بدکاریوں کی شکایتیں کر کے انکے ملک کے ویران ہونے کی خبر دیتا ہے پھر بند رہیں آیت
 میں فرماتا ہے کہ وہی جکایا جائیگا اور مردہ سب ہوگا اور ضرور ان کی انکسین سچی ہو جائیگی اور
 رب العالمین عدالت میں سر بلند ہوگا اور قدوس خدا کی تقدیس صداقت سی کہ جائیگی تب
 بکری کو بچی جہاں جو چاہی چرینگے اور عیش کریں تو انکو ویران کہیتوں پر غیر چراؤنگے ای ٹھہری ہو
 اللہ تعالیٰ پھر عدالت کا پتا دیتا ہے اور یہ پتا دیتا ہے کہ اسوقت میں سچو دین کے موافق اللہ پاک

کی پائی بولجیائیگی یہ قید اسباہ لگادی کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کو بعد اسرائیلیوں کو بار بار پھینک
 فی قتل کیا اور اونکا ملک ویران کیا یہ اونکی خبر نہیں ہر آخری زمانہ میں محمدیوں کو اس ملک
 فتح کیا سوائے تعالیٰ جہان محمدی وقت کی خبر دیتا ہو مان یہ قید لگا دیتا ہو کہ اس وقت میں عدالت
 ہوگی اللہ کا ذکر سچی طریق پر ہوگا یعنی جو لوگ اس ملک سے لڑیں گے وہ سچی دین والو ہوں گی پھر اس
 لکھتا ہو کہ اسکا یہ مطلب ہو کہ تمام زمین جانور و نسیم بھر جاوے گی و زمین چین یہودی بستی تھو اسکو
 غیر لوگ لڑیں گے اور بعضی لوگ کستی ہیں کہ بکری کو بچی فرمایا غریب اور بیگناہ لوگوں کو جو اللہ کو ماننے لڑے
 ویکو بادری نے ہی اقرار کیا کہ اسکا یہ مطلب ہو کہ یہودیوں کی زمین میں یعنی ملک شلم اور شہر
 یروشلم پر اسد والوں کا غلبہ ہو گا یہ صاف خبر محمدیوں کی ہے اسکو بعد پھر اللہ تعالیٰ اسرائیلیوں کی
 بد فعلیوں کی اور رشوت خوری کی شکایت کر کے تیسویں آیت کے بعد فرمایا ہو سو جس طرح کاک ہونو
 کہاتی ہے اور شعلہ پوال کو فنا کرتا ہے اسی طرح اونکی اصل پوشیدہ ہوگی اور اونکی نسل گرد کی طرح اجاڑ
 کیونکہ انہوں نے رب العالمین کی شریعت کو ناچیز اور اسرائیل کو قدوس کو سخن کو ذلیل جانا اسلیو
 خداوند کا قہر اسکو لوگوں پر بھڑکا ہے اور وہ اپنے راتہ چلاتا ہے اور انہیں مارتا ہو کہ ہمارا ناپ
 جاتے ہیں اور اونکی لاشیں بازار و زمین گو بر کو مانند پڑی ہیں باوجود اس سب کو اسکا غصہ
 و در زمین ہوتا بلکہ اسکا ہاتھ اب تک پھیلا ہوا ہے اور وہ قوموں کو لیو ووری ایک جند اکثر کرتا ہے
 اور انہیں زمین کی انتہا سے بیٹھی بجا کو بلاتا ہے اور دیکھو وہی دوز کے جلد آتے ہیں کوئی زمین
 نہ تھک جانا اور نہ پسل پٹتا ہے کوئی اونگستا نہ سوتا اور نہ کسی کمر بند کہتا ہے کسی بھی کا تسمیہ تھا ہے
 اونکو تیر تیر ہیں اور اونکی ساری کمافین کشیدہ ہیں اونکو گور و دوز کو شمع حقائق کے پھرے مانند
 ہیں اور اونکو ہپی گرد باو کو مانند و عیشیر کی مانند کہتی ہیں ان و عیوان شیر کے مانند کہ جوتائی لڑے
 و عیوانے شکار پکڑتے ہیں اور انہی الگ لہجے جاتے ہیں اور کوئی بچا نیو لانیہ اور اسدن
 اور اسایسا شور و جگا جیسا سمندر کا شور ہوتا ہے اور یہ زمین کی طرف تا کین کو اور کیا دیکھتے ہیں کہ تاریکو
 اور غم ہے اور روشنی اسکی بلیوں سے تاریکی ہو جاتی ہے دیکھو حق تعالیٰ یہ باعث بتلاتا ہے
 کہ اسرائیلیوں میری شریعت کو ماننا اسکو سزا میں نے یہ مقرر کی کہ اونکی نسل تباہ ہوگی اور
 اونکو قتل کرواؤنگا پھر فرمایا ہے کہ قوموں کے لیے دور سی جند اکثر ونگا اور یہ بتا دیا کہ وہ جند

اذکر ملک سر دور ہوگا یعنی آخری پیغمبر کا ظہور اذکر ملک سی دور زمین میں ہوگا اور ساری قوموں کو
 دہ اندھ کی طرف بلا دیگا اسی کتاب کو گیارہویں باب میں صاف صاف آخری پیغمبر کی تعریف ہے
 وہاں پادری لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مراد لیتی ہیں وہاں اوس رسول پاک کو اللہ فی جنت
 سی مثال دی ہے اور یوں فرمایا ہے کہ وہ قوموں کو لے کر جنت کی طرح اڑے گا کہڑا ہوگا امتیں اوس کی طاعت
 ہونگی پھر وہاں یہ لفظ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہاں قیامتوں کو لے کر ایک جنت اکثر لے گا وہاں آخری زمانہ کا حال
 ہے جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی وقت میں گذرے گا اور اٹھارہویں باب میں بھی ہے کہ جس وقت یہاں سے
 جنت اکثر لے گیا جاوے گا وہاں بھی صاف دین کو ترقی کی خبر ہے ان مقاموں سے یہاں کا مطلب بھی کہا گیا
 یہاں بھی آخری پیغمبر کو جنت کی سی مثال دی ہے کہ اوس کے بلا نے سے بہت لوگ جلائی اور جنتی سے
 چلی آؤں گے اللہ کی راہ میں خوب جلاک ہوں گے ذرا سستی نہ کریں گے گورنوں پر سوار ہو کر تیر کمان لیکر
 اللہ کی راہ میں نکروں پر جادو کریں گے اسرائیلیوں پر اوس دن بڑا اندھیرا اور بہت غم ہوگا کیونکہ انہیں
 بہت لوگ اوس رسول پاک سے دشمنی کر چکی تھی تلوار سی قتل ہوں گے پادری اسکاٹ ڈوکیا کہ حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام نے جہاد نہیں کیا یہ اذکر خبر نہیں ہو سکتی یہ سوچ کر پادری نے اسکو بخت نصر
 بادشاہ بہت پرست کی خبر پھیر دی پادری کہتا ہے کہ یہ سارا بیان بخت نصر بادشاہ کو حملہ کا ہے
 یہ کہنا اس کہنی سی بہتر ہے کہ یہ خبر بخاریب بادشاہ کی ہے پادری کہتا ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے
 اپنا جنت اڑا دیا یعنی ایک نشان دیا ایک شخص کو سپاہی تو وہ لوگ جو اللہ کے والے اور قتل کرنے والے
 ہیں ملکوں میں سے حاضر ہو جائیں گے اور اذکر شوق ہو گا ہم کہنیکا اور اللہ تعالیٰ سے کامیابی حاصل کیا
 وہ بہت جلد آؤں گے دور دور ملکوں کو کوئی وقت نہ کہنی سے اور سستی سے خالی نہ کریں گے اور اذکر کوئی
 روکنے والا نہ ہوگا اور لڑائی کو لے کر اکل مسلم ہوں گے اور اذکر گورنوں کو گھر چن پر اوس وقت میں نعل
 نہیں لگا کرتے تھے جیسے ہماری یہاں اب لگتی ہیں ایسے مضبوط ہوں گے جیسی حقیقی اذکر ہوا کہ
 پیغمبر کے مانند ہوگی وہ یہودیوں کو لے کر ایسی خوفناک ہوں گے جیسی سمندر جہاز کو ٹوٹنے کو وقت غراتا ہے
 اوس وقت یہودیوں کو نا اسیدی ہوگی ایسی جہاز کا ہر ایک تختہ اندھیر میں ڈوب جائیگا یا اسادوں
 کی لگہ میں گولہ دی اور اذکر سجادہ کلاہ کا خاص جنت اذکر پستوں کا جنت اذکر یہ صاف محمدیوں کو
 جہاد کی بشارت ہے پھر چھاب میں اللہ تعالیٰ اوس ملک کو ویران ہونے کی اور ان لوگوں کو

دو تیک نکال دینے کی خبر دیتا ہے یہ خبر بہتہ بخت فصیحی ہے کہ وہ یہودیوں کو قید کر کے بابل میں لے گیا
 پھر ساتویں باب میں یہ بیان ہے کہ یہود اکی بادشاہ آخذ کی زمانہ میں ارام کا بادشاہ یحییٰ اور
 اسرانیو کا بادشاہ نفع ابن رلیا ویروشالم سر لہ نیکو چڑھ آ پر انہوں نے نفع بن پائی اور حضرت اشعیا
 کی زبانی اللہ تعالیٰ نے بادشاہ کو تسلی دی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو ایک نشان دے گا وہ جو ان عورت
 حاملہ ہوگی اور بیٹا جنی گی اور اس کا نام عمانوئیل رکھی گئی یعنی ہماری ساتھ اللہ ہے اور اس سے پہلے کہ
 یہ لڑکا متدک کرنے اور نیک پسند کر نیکی تمیز پاوے ان دونوں بادشاہوں کی زمین ویرانی ہو جائیگی
 پادری طاہر اسکاٹ لکھتا ہے کہ آخذ اگرچہ خراب آدمی تھا مگر محفوظ رہا کیونکہ وہ حضرت داود علیہ
 السلام کی نسل میں تھا اور اسی خاندان سے تھا جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہوا پھر
 آٹھویں باب میں ہے کہ حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتی ہیں میں نبیہ کے پاس گیا اور وہ
 پیٹ سی ہوئی اور ایک بیٹا جنی تب خداوند نے مجھے کہا اس کا نام رکھو مہیر شلال حاشی
 یعنی جلد آتا ہو لوٹ کے لیے کہ اس سے پیشتر کہ یہ لڑکا ابا امان بول سکے و شقی کا مال اور سرون
 کی لوٹ کو اور ہوا اگر شاہ اسور کو ساسنی بچا لینگے ساتویں آیت میں ہے اب دیکھ کہ خداوند دیا کو
 سخت شدید سیلاب کو یعنی شاہ اسور اور اسکی ساری شوکت کو اور پھر چڑا لایگا آٹھویں آیت
 میں ہے کہ وہ یہود اگر در بیان بیگا اور چلا جائیگا وہ گردن تک پہنچ جائیگا اور اسکو پر دن کے
 پہلا دوسرے پتری ساری زمین امی عمانوئیل ڈھپ جائیگی اور قوسوں دھوم مچاؤ کہ تم ٹکڑی ٹکڑی
 کیو جاؤ گے اور اسی تم سب جو زمین کو دور اطراف میں ہو سنو اپنی کمر بنانے ہو پرتھاری ٹکڑی ٹکڑی
 کیو جائیگی اپنی کمر بن کسو پرتھاری ٹکڑی ٹکڑی ہو مگر بندش باندھو اور وہ ٹوٹنی حکم کر دو اور
 کچھ بن نہ پڑے گا کہ عمانوئیل یعنی اللہ ہماری ساتھ ہے اس جگہ میں با حشو کا لفظ آیا ہے جس کا ترجمہ ایک
 پادری نے پہلی جگہ لکھا ہے کہ پشیمان ہو جاؤ اور دو جگہ لکھا ہے کہ گہرا جاؤ مگر پادری پتھر نے یوں چھ
 کیا کہ ٹکڑی ٹکڑی جو کئی جاؤ گے یہ ترجمہ بہت ٹیک ہے کیونکہ نوین باب میں جان یہ بیان ہے کہ تو
 ظالموں کو لٹھہ کو توڑنا ہو وہ ان ہی چٹوٹا کا لفظ ہے جس کا ترجمہ کیا ہے کہ تو توڑنا ہو بیان دوسرے
 معنی نہیں ہو سکتا ای محمدی بہائیو اللہ تعالیٰ نے حضرت اشعیا علیہ السلام کو ایک بیٹا دیا اور اسکا
 نام عمانوئیل رکھا کیا اور دوسرا نام مہیر شلال حاشی رکھا گیا پہلا نام میں یہ اشارہ ہے کہ ہم مہدی

ساتھ اللہ ہو اگرچہ وہ ہمیشہ غلبہ کریں مگر آخر کو وہ تباہ ہو جائیں گے ہم ہمیشہ بت پرستوں پر غلبہ رہیں گے دوسری نام میں یہ اشارہ ہے کہ عراق کا بادشاہ دمشق اور سمرون کو کوٹھنے کے لیے آتا ہے پہلی اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی کہ عراق کا بادشاہ تمپر چڑھائی کر لگا اسکی ساتھ ہی کافروں کو خبر دی کہ تم قتل کرو جاؤ گے جناب متی حواری نے انجیل کو سری پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا ہونیکو ذکر میں لکھا ہے کہ یہ سب ہوا کہ جو اسدنی بنی کی معرفت کہا تھا پورا ہوا کہ دیکھو ایک جوان عورت حاملہ ہو گئی اور بیٹا جنی گی اور اسکا نام عانواہل رکھیں گے اس جگہ یہ مطلب ہے کہ زمین بن سکنا کہ یہ خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہو ہو کیونکہ وہ لڑکا جسکی یہ بشارت تھی وہ تو حضرت اشعیا علیہ السلام کا صاحبزادہ تھا اسلیو پادری اسکاٹنی انجیل کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اشعیا بنی کو بیان سی یہ مطلب پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے لوگوں کا حافظ و ناصر ہو گا اسی محمدی بہا بنو حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کا مطلب یہ ہے کہ اوس کے کا جو نام رکھا گیا تو اس اشارہ کو لیے رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ خدا پرستوں کا مددگار ہو گا بار بار انکی مدد کرے گا اس راہ سے حضرت متی نے لکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو اللہ پیدا کیا اور خدا پرستوں کی بڑی مدد کی یہ بھی اوس اشارہ کا ایک ظہور ہے اب ہم کہتے ہیں کہ اوس صاحبزادی کا دوسرا نام رکھنی کا یہ نتیجہ اللہ نے بتلایا کہ ارام کا بادشاہ جو دمشق میں تھا اور اسرائیلیوں کو دس فرقوں کا بادشاہ جو سمرون میں تھا یہ دونوں بادشاہ جویر و شالم کی بادشاہ اخذ سی لڑنے آئے تھے اون دونوں کو اس صاحبزادے کو پیدا ہونیکو تھوڑی مدت بعد عراق کو بادشاہ نے لوٹ لیا اور یر و شالم کو پچالیا اس اشارہ کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وقت میں استقر نہیں ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بعد تو مسجد بیت المقدس کو بت پرستوں نے ڈبا دیا اور شہر یر و شالم کو ویران کر دیا اس اشارہ کا بڑا ظہور محمدی وقت میں ہوا کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب اللہ پیدا کیا اور آپ پر قرآن اتارا آپ کو ہاتھوں اللہ نے خدا پرستوں کی ایسی مدد کی کہ ویسی کہی نہ کی تھی آپ کو خادموں نے مسجد بیت المقدس کو اور شہر یر و شالم کو ایسا آباد کیا کہ ساری جہان پر روشن ہو یہ اشارہ خاص محمدی وقت کی طرف ہے یہ ایسی بات ہے کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کو بعد جب اسرائیلی کو قید بابل سے چھوٹے اور یر و شالم آباد ہوا اور وہاں کو حاکم زرو بابل ہوئے اور ہوشوع

امام ہو چکے ہیں اللہ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو خبر دی کہ یہ معاملہ نمونہ کے طور پر ہو رہا ہے میں اپنے
 بندے شاخ نامی کو لاؤنگامین اس سرزمین کی بدکاری کی سیاست کو ایک ہی دغین دور کرونگا
 مطلب یہ ہے کہ پوری آبادی اس زمین کی آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت میں ہوگی اور
 اوس وقت میں جو کفر و شرک کا غلبہ اس ملک میں ہوگا اوسکو ایک ہی دن میں دفع کر دوں گا پس
 اسی طرح اس جگہ بھی عمانوایل اوس صاحبزادہ کا نام رکھ کر نمونہ آخری زمانہ کا دکھلایا اور صاف فرمایا
 کہ اسی قوم و مہوم مچاؤ تمہاری تدبیریں کچھ بن نہ پڑیں گی یعنی آخری پیغمبر اور اونکی امت تم سب
 غالب ہوگی کیونکہ اللہ ہماری ساتھ ہے یعنی ہم خدا پرستوں پر ہر وقت میں اللہ کی مدد و ہمداری
 اسکاٹ لکھتا ہے کہ ان آیتوں میں یہ خبر ہے کہ اللہ کی لوگ اللہ کو دشمنوں سے لڑیں گے اور دشمنوں کو
 حکم ہوگا کہ تمہی جیسفد رہو سکو اپنی مضبوطی کر لو اور سب کاموں کو لیے حکم ہوگا مگر تمہا رہنمائی
 تو سچا بیگامین ہوتا ہے کہ سی فرمایا یعنی ایسا ضرور ہوگا کیونکہ خدا ہماری ساتھ ہے پادری لکھتا ہے کہ
 حزقیال بادشاہ کو وقت میں اسور کا بادشاہ سخاریب شہر پر دشالم پر چڑھ کر آیا اور اوسکی فوج کو
 ایک لاکھ بجاسی ہزار آدمی فرشتے نے اللہ کو حکم سے قتل کیے پھر وہ بادشاہ ہی بنو وطن میں جا کر
 مارا گیا اوسوقت میں پیش خبری پوری ہوئی پادری لکھتا ہے کہ یہ پیش خبری ایک بار پوری ہوگئی اور
 ہر بار مطابق ہو سکتی ہے عیسائی گرجی پر پادری کا مطلب یہ ہے کہ اس خبر میں اللہ تعالیٰ نے قاعدہ
 کلیہ بتایا ہے کہ بت پرست بادشاہ بار بار لڑائی کا سان کرینگے مگر اونکی تدبیر کچھ نہ چلیگی قیامت تک
 جہان جہان عیسائیوں کی بت پرستوں پر فتح پائی وہ سب فتحیں اسمیں داخل ہیں اب ہم کہتی ہیں
 کہ حضرت عیسیٰ کو بعد عیسائی لوگ تین سو برس تک بت پرستوں کو ہاتھوں قتل ہوتے رہے پھر
 چونکہ وہ مرنے کو عیسائی جو تین خداؤں کو قائل تھے اونکا غلبہ ہوا ایماندار عیسائی ہر طرف عاجز
 عیسائیوں کی بت پرستوں پر کب فتح پائی اس جگہ بیشک محمدی فتحونکی خبر ہے جو قیامت تک ہوگی
 جتن کی بت پرستوں کا سر ٹوٹا حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتے ہیں کیونکہ خداوند نے جب اوسکا
 ہاتھ مجھ پر غالب ہوا اور ان لوگوں کی راہ میں چلنی سے منکوع کیا منکوع یوں فرمایا کہ تم سب کچھ
 جسی یہ لوگ بندش کہتے ہیں بندش مت کہو اور جس کو ترسان اور حیران ہیں تم ترسان اور
 حیران مت ہو رب العالمین جو ہر تم اوسکی پاکی بولو وہی تمہارا خوف اور تمہاری حیرت ہو

وہ تمہاری لبر ایک مقدس ہوگا اور اسرائیل کو دو نوگہرانو کو لیے ٹھوکر کا پتھر اور ٹھیس کے
چٹان اور برہوشالم کو باشندوں کو لیے پند اور دام ہو دیگا بہت لوگ اوسے ٹھوکر کہائیں گے
اور گریگور اور ٹوٹجائین کو اور جال میں پھنس گئے اور پکڑے جائیں گے عہد ماسہ کو یہ کہہ کر توبہ پر
میرے شاگردو نہیں مقرر کر پس میں یہ فہوانہ کی بیعت اللہ کی راہ دیکھو لگا جواب یعقوب کو گہرائی
اپنا منہ چھپاتا ہوا اور میں اوسکا انتظار کرونگا دیکھو میں اور میرے لڑکے جو خداوند نے مجھے
رب العالمین کی طرف سے جو صیہون کو پہاڑ میں رہتا ہوا اسرائیلیوں کو وہ بیان نشانوں اور عجائب
عزائیب کر لیے ہوں دیکھو اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہو کہ ان ظالم بادشاہوں سے مت ڈرو تم اللہ سے ڈرو وہ
تمہارا خوف ہو یعنی وہ تمہارے خوف اور جراتی کا باعث ہو کہ اوسے ڈر کر اوسکی قدر تو میں حیران ہو جاؤ
وہ تمہاری لیے یعنی اللہ ہی دینوالو کو لیے ایک مقدس ہوگا یعنی آخری زمانہ میں اوسکی پاکی
تمہارے خوب طرح کہل جائیگی اور تم اوسکو خوب پہچانو گے اور پادری ڈاؤنڈی کہتا ہو کہ مقدس ہوگا یعنی
ایک لوگوں کے لیے ایک جگہ اس اور حفاظت کی اور اسرائیلیوں کو دو نوگہرانوں کے لیے یعنی ہونڈ
اور اسرائیل کو لیے ٹھوکر اور ٹھیس کا باعث ہوگا اور شہر برہوشالم کے رہنے والے جو ایمان لائے
وہ پکڑے جائیں گے پادری اسکاٹ ان آیتوں کا مطلب یوں کہتا ہو کہ جو لوگ تمہاری برخلاف جمع
ہوئے ہیں اسی سے مت ڈرو زمین اٹھنے کو جمع ہونے سے مت ڈرو اللہ ہی سے مت ڈرو اور اوسکی
جلال اور عزت کو پہچانو وہ تمہاری لبر مقدس ہوگا اور پاک پناہ ہوگا اونکو واسطو جو اوسکی پاکی
پہچائیں گے اور وہی ٹھوکر کا پتھر اور پند ہوگا پادری کہتا ہو کہ صحاریب کو حملہ کو وقت و جب
بخت نصر نے شہر برہوشالم کو گھیرا اور بہت لوگ قیدی ہوئے اور اور بہت وقتوں میں اسوقت
سچی اللہ کہ یقین کرینوالوں نے اللہ کو پاک پہچانا اور بہت سی بے یقین ہودی اپنی آزادی میں
پہنسی رہے اور گتھار ہوئے اونکا پند میں پسنا ثابت ہو گیا اور اونکی تباہی جلد گئی پادری کہتا ہو
کہ حواری لوگ یہاں سے بھی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مقدس ہوئے یقین والوں پر انہوں نے
ثابت کر دیا ایک ٹھوکر کا پتھر عوام میں وہ جو توراہ میں اونکی غلطیاں تھیں اور جہوٹا یقین کر رہے
کہ اللہ اونکی مدد کرے گا ان سب باقون نے اونکی تباہی کے لیے پند ڈالیا اور اوس خوف میں
کہ فرما رہے ہو کہ اونکو خبر نہ تھی یہ آیت یقینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مطابق ہے اب ہم کہیں

کہ اس بات کا ظہور جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وقت میں خوب ظاہر ہے کہ جو پوری آپ پر ایمان نہیں لائے اور پھر سمجھو کہ اللہ ہمارے ساتھ ہر وہ ہماری مدد کرے گا یہ نہ سمجھی کہ اللہ کا ہر شخص ہر وہ دیکھ کر گئے اور قید کیے گئے اور تباہ ہوئے اور قتل ہوئے اور یہ جو فرمایا کہ توراہ پر مہر کر پادری ڈالو دینی لکھتا ہے کہ اسکو یہ معنی کہ جب نبی نے اللہ کے حکم اور خاص کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت سنائی تو وہ ایک خط مہر شدہ ہو جائیگا اور بندہ ہی گا لوگوں کو سوساؤ کو جو ایمان لائے اور انکا دل روشن ہوا اور یہ جو فرمایا کہ اللہ اسرائیلیوں کی اپنا منہ چسپاتا ہے اسکا مطلب یہ پادری یوں لکھتا ہے کہ اللہ نے اپنا فضل اپنے پیروں سے اڑھایا اب ہم کہتی ہیں کہ اسرائیلیوں کی تباہی حضرت عیسیٰ کو وقت میں اور اوکو بعد ہی رہی جو انہیں ایمان لای اور عیسائی ہوئے وہ بھی ہمیشہ ظالموں کو ظلم اٹھاتے رہے ایمانوالوں کو کافروں کو ظلم سلی ایمان محمدی وقت میں ملا حضرت اشعیا علیہ السلام اسی وقت کو انتظار میں تھی پھر فرمایا کہ دیکھو میں اور میرے طریقے نشانیں اور عجائب و غرائب کو لیے ہوں پادری ڈالو دینی لکھتا ہے کہ اسکا یہ مطلب کہ مجھ کو اللہ نے ایسے خوف کو مقام میں مضبوط کر دیا اور میرے دو طرفوں کے ناموں پر اشارہ ہے کہ اللہ تمہارے ساتھ بھلائی کرے گا اور تمہاری دشمنوں کو تباہ کر دے گا ہم کہتی ہیں کہ دوسرے صاحبزادی کا ذکر ساتویں باب میں ہوا انکا نام عسائی میں شہادت یا شوبت اسکا ترجمہ عربی میں ایک پادری نے ساؤتیوب لکھا ہے اسکو یہ معنی ہیں کہ بقیہ توبہ کرے گا اس نام میں یہ اشارہ ہے کہ آخری زمانہ میں جو اسرائیلی لوگ قتل سے باقی رہ جائیں گے وہ کفر سے توبہ کر نیکی اور آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دین میں آئیں گے اور خود حضرت اشعیا علیہ السلام کے نام مبارک میں اشارہ نجات دہندہ پیغمبر کا ہے کیونکہ اس نام کو معنی ہیں نجات اللہ کی سو بڑے نجات دہندہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم دے گا تو اللہ ایمانوالوں کو دشمنوں سے نجات دے گا انکی بشارتیں آپہنست کثرت سے دین ہیں اور اس نجات کا نمونہ آج وقت میں ظاہر ہوا کہ سنحاریب کی فوج کو اللہ کو حکم سے فرستے نے مار ڈالا بعد اسکو اللہ تعالیٰ یہ خبر دیتا ہے کہ یہود بہو کون مر نیکی اور پیر بڑی مصیبت پڑے گی یہ بیان کر کے اللہ فرماتا ہے لیکن وہ ان اندھیرے میں گمان اب تعدی ہر جیسا اگر زمانہ نے زبوں لوگوں کی سر زمین کو اور نقالی کی سر زمین کو ذلت دی

و یسا ہی پچھلا زمانہ اوس دریا کو کہ نوح اُردن کو کنارے غیر قوموں کی جلیل کو بزرگی دیگا پادشاه
اسکاٹ لکھتا ہے کہ آسور کے یعنی عراق کو بادشاہوں نے پہلے اونہیں ملکوں پر چڑھائی کی جو
دریا و طبرس کو کنارے پر اُردن کو اور طرف ہو جسکو جلیل کہتی ہیں اور وہی ملک پہلی حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کو اور اونکو رفیقوں کو و غطسی مبارک ہوا جناب مٹی حواری انجیل کے
جو تھی باب میں لکھتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ناصرہ کو چھوڑ کر کفرناحوم میں جا رہا جو وہاں
کو کنارے زبولون اور نفتالی کی سرحدوں میں تھا تاکہ جو اشعیان بنی علیہ السلام کی معرفت کہا گیا
تھا پورا ہو کہ زبولون کی سرزمین اور نفتالی کی سرزمین یعنی غیر قوموں کا جلیل جو دریا کو راہ
اُردن کو پار ہو اسکا یہ مطلب کہ زبولون اور نفتالی دونوں مٹی حضرت یعقوب علیہ السلام
کے ہیں اونکی نسل میں جو دو فرقے تھے اونکا حصہ اوس سرزمین پر تھا پادری اسکاٹ انجیل
کی اردو تفسیر میں لکھتا ہے کہ ملک یہودیوں کا تین صوبوں میں تقسیم ہوا تھا یہودیہ اور سامریہ
اور جلیل اور جلیل غیر قوموں کا اسلیو کہلایا کہ کئی سببوں سے غیر قوم یہودیوں میں ملگرتھی اور
اس سبب اونکا مذہب بگڑ گیا تھا سو بیان پہ بشارت ہے کہ اگلے وقت میں اس زمین کو یہودیہ
مٹی اور سکودہ پے پچھلا زمانہ میں اوسکو بزرگی ملیگی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سرزمین کی سرحدوں
میں تشریف لای جناب مٹی حواری ذہنجا کہ اس بشارت کا مطلب یہ تھا کہ اس ملک کو حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کو قدم مبارک سی بزرگی اور شرافت ملیگی اور پادری جو سطح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
بشارت کو سمجھتا ہوا سی طرح اسکو بعد محمدی بشارت صاف موجود ہو اوسکو بھی سمجھو ان باب
سنو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دی لوگ جو اندھیری میں چلتی ہیں اونہوں نے بڑی روشنی دیکھی اور اونہوں
جو موت کو سایہ کو ملک میں رہتے ہیں نور چکا ہے ای عقلمند وہ یہ جو موت کو سایہ کا ملک ہو خطاب
کہہ کا اور عرب کا یہ یہ مطلب اللہ نے ہم پر یون کہو لہذا کہ حضرت ارمیا علیہ السلام کی کتاب کی
دوسرے باب میں یون فرمادیا کہ اونہوں نے نہیں کہا کہ خداوند کہاں ہے جو میں مصر کی
سرزمین سے چڑھا لایا اور بیابان میں ہلکوا چلا جاؤ ویران اور غار وار زمین ہو اندھیری ہو اور
موت کو سایہ کی زمین ہو جہاں کوئی نہیں گذرتا اور کوئی آدمی بود و باش نہیں کرتا اور میں نکمہ ہوں
زمین میں لایا کہ تم اسکا پہل اور تحفو کماؤ اور پریا در یونکی کتابوں ہی ہم خوب ثابت کر چکے ہیں کہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب صحرانورد ہوئے تو بنی اسرائیل کے ساتھ تھے۔ بنی اسرائیل کا جنگل مشہور ہے۔
 جو مدینہ شریف سے چند منزل پہرے ہے۔ اس کو بنی اسرائیل ملک شام میں پہونچی ہیں سو اس جگہ
 اللہ تعالیٰ اسرائیلیوں کی شکایت کرتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب ہم کو مصر سے نکالا تو ہم کو بیابان
 چلایا جو ویران اور فساد دار زمین اور اندھیری کی اور موت کی سایہ کی زمین ہے یعنی عرب کے
 میدان میں لایا اس کی شکایت کرتے ہیں اور اس کا شکر نہیں کرتے کہ بعد اس کی اللہ ان کو ملک شام
 میں لایا جو پہلا زمین تھی دیکھو اس جگہ ملک عرب کو اس نے خطاب میں بیابان کا لفظ عرب کے
 حق میں اس کتاب کو بیا لیسویں باب میں صاف صاف آیا ہے اور اندھیروں کی اور موت کی سایہ
 زمین اس جگہ اسی ملک عرب کو کہا اندھیروں کا ملک اس لیے کہا ہے کہ مقام واکوہ ہشت والی ہیں جہاں
 گز رہونا بہت مشکل ہے وہاں کی مصیبتوں میں موت کا نمونہ ہے جان کو پادری نے لغت میں لکھا ہے کہ
 اسرائیلی لوگ بحر زمین کو ملک سے بلندی کو ملک کو گتہ اور جنگل میں ویرانہ ہے اور بہت خطرہ کا مقام ہے
 جہاں گز بہت مشکل ہے یہ سب کتاب میں پادری جان ڈیون پورٹ لکھتا ہے کہ جس وقت میں جناب محمد صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے اس وقت میں اکثر حصی ملک عرب کو بحر قوم حاکم کو تالیف فقط مکہ
 اور یحیون بیچ کو دشوار گزار ملک آزاد تھے دیکھو اس پادری نے عرب کو بیچون بیچ ملک کو دشوار گزار کہا
 معلوم ہوا کہ وہی ملک تھا اندھیروں کی موت کی سایہ کا ملک نام کہا ہے اور وعدہ کیا ہے کہ اس ملک کے
 لوگ بڑی رشوت دیکھیں گے اور اوپر نور چمکیگا اس خبر کا صاف ظہور یوں ہوا کہ اس ملک میں حضرت
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ نے پیدا کیا جو سب پیغمبروں کے سردار ہیں اور اوپر اللہ نے اپنا
 کلام اوتارا جو سب کتابوں سے افضل ہے پادری اسکاٹ کو اس جگہ حضرت ارمیا علیہ السلام کو کتاب کا
 یہ مقام یاد نہ آیا اس جگہ لکھتا ہے کہ جب اسرائیلی لوگوں نے اللہ کی شریعت کو چھوڑ دیا تو غفلت کے
 اندھیر میں چھوڑ دیئے گئے جیسا کہ موت کی سایہ کی زمین میں یعنی سایہ شریعت کی حالت کا جو دور
 عالم میں ہے لیکن جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے بڑی روشنی چلی بعد اس کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 تو امت کو زیادہ کرتا ہے جس کی خوشی تو نے نہیں بڑائی تھی وہ تیرے آگے ایسی خوش ہو کر جیسے
 کویت کا ٹھوٹ اور لوٹ مانتی وقت لوگ خوش ہوئے ہیں کیونکہ تو اس کے بوجہ کے عوی کو

اور اس کو کھدے کی لٹہ کو اور اوپر ظلم کرنے والی اس کا ویسا توڑا ہو جیسا کہ میان کے
 دن میں ہوا تھا کہ جنگ میں کھربے پٹے ہوئے سب کھربے اور کپڑے سے جو موسیٰ شہر اور
 ہون جلانے کے لیے آگ کا ایندھن ہو گیا پوری ڈایوڑیٹی لکھتا ہے کہ تمام دنیا بھر جائی گی
 لڑائیوں سے اور خون سے اور آخر سب کو سب جل جائیں گی آگ سی انصاف کی دن سو کو
 رحمتہ اللہ صاحب اعجاز عیسوی میں لکھتی ہیں کہ ترجمہ موافق بعضی نسخوں عبرانی کے یوں ہے
 تو است کو زیادہ لڑتا اور اونکی خوشی کو زیادہ کرتا اور بعضی نسخوں میں یوں ہے تو است کو زیادہ لڑتا
 اور نہیں زیادہ کرتا اونکی خوشی کو اور تفسیر سبزی اسکاٹ میں اول کو قوی کہا ہے ای است محمد علی
 اللہ علیہ والہ وسلم دیکھو پہلے عرب کے ملک کا پتہ دیا پھر آخری پیغمبر سے فرماتا ہے کہ تو است کو بڑا
 ہے یعنی تیری وقت میں ایمانوالو بہت کثرت سے ہوں گے اور تیرے ظہور سے ایمانوالے اسلی بہت
 خوش ہوں گے کہ اونکو اوپر جو بوجہ کا جو ہے یعنی زبردست ظالم بادشاہوں کی تابعداری میں
 اونکی گردن دبی ہوئی ہے اور اوپر ظلم کا لٹہ چل رہا ہے تو اس ظلم کو لٹہ کو اور بھاری جوی کو
 توڑ دالیا گیا یعنی ظالم کو قتل کر لیا ایمانوالے اونکی ظلم سے جو میں گے جیسا مدیانیوں کو حضرت جبریل
 علیہ السلام قتل کیا اسکا بیان صاف صاف اوپر ہو چکا اس بات کو اللہ تعالیٰ سورہ اعراف
 میں فرماتا ہے کہ جو لوگ ان پڑہ نبی کی تابعداری کرتے ہیں جسکو اپنے پاس لکھا ہوا پاتے ہیں
 توراۃ اور انجیل میں وہ اونکو نیک کاموں کا حکم کرتا ہے اور بری کاموں سے منع کرتا ہے اور پاک
 چیزیں اوپر حلال ٹھہرتا ہے اور پلید چیزیں اوپر حرام ٹھہرتا ہے یہ فرما کر فرمایا وَكُفِّ عَنَّهُمْ
 أَصْحَابُ الْاِحْتِلَالِ اَلَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ اور اوتا رہا ہے اونسی بوجہ اونکا اور وہ طوق جواہر
 تھو دیکھو حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کی بات اللہ نے ہمارے ان پڑہ نبی صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کی زبانی یاد دلانے پوری اسکاٹ میں اوس نسخہ کو قوی سمجھا ہے جس میں یوں ہے کہ نہیں یاد
 کرتا اونکی خوشی کو اور ان آیتوں کا یہ مطلب لکھا ہے کہ اسرائیلی لوگ بہت جمع کئے تھے مگر
 اونکی خوشی نہیں بڑھائی گئی تھی لیکن جب روشنی اوٹھی ایمانوالوں نے اللہ کے سامنے خوشی
 سنائی پھر لکھتا ہے کہ یہودی لوگ آسور والوں سے اور کلدانی والوں اور ایرانیوں اور مقدونیوں
 کی جو سے سے چھڑائے گئے تھے لیکن یہ تہا فقط سایہ اوس رہائی کا جو اونکو شیطان کے

جوسی رہائی ملی حضرت عیسیٰ کی انجیل کی وسیلہ سے اللہ نے اپنی لوگوں کا جو تورا اور انکو
 ہماری بوجہ سے چھڑایا جیسا اللہ نے اسرائیلیوں کے میان کو لوگوں سے حضرت جده عون علیہ
 السلام کی وسیلہ سے چھڑایا تھا وہ لڑائیوں میں لڑنے والوں کو مومنوں کو ظلم سے چھڑایا اور مین شہ
 بہت تھا جس سے لوگ گہراے اور خونین بہری ہوئے کپڑے تھے لیکن جو علاج بیان کیا جائیگا
 وہ شعلوں اور آگ کی ایندھن سے ہوگا روج کا اثر ایسا ہوگا جیسا صاف کرنے والی آگ
 اور تیرہ صیتیں آگ کی مانند ایمان والوں کو صاف کر دیتی ہیں جیسی کہ سونا کسوٹی پر چھپی آیت
 مشکل ہے اور بعض لوگ اسکو معنی لڑائی کی کٹار کی آگ بیان کرتے ہیں اور لباس خون سے
 بہا ہوا وہ عہد ہو جو اس کو بادشاہ کو وقت میں ہوا دیکھو پادری نے دیکھا کہ حضرت عیسیٰ
 السلام جہاد نہیں کیا تو یوں مطالب بدل دیا کہ شیطان کو جو جی سی اور اسکی ہماری بوجہ
 اللہ نے افونکی بدولت ایمان والوں کو چھڑایا اللہ تعالیٰ نے صاف میدان کی لڑائی کی مثال
 دیکھ کر محمدی جہاد کا پتا بتلایا ہو اور صاف فرمایا ہو کہ لمو میں ڈوبے ہوئے کپڑے آگ کا ایندھن
 ہونگے مگر پادری کی آنکھ سے دیکھائی نہیں دیتا آخر ایمان والو تراسیوں زبور میں اللہ تعالیٰ نے
 حضرت داود علیہ السلام کو یہ دعا سکھلائی کہ یا اللہ اپنی دشمنوں سے ویسا معاملہ کر جیسا تو نے میانو
 کیا تاکہ وہ تیری نام کو طالب ہوں اس جگہ صاف اوس عالم کو قبول ہونیکا وعدہ فرمایا کہ آخری
 پیغامبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو وقت میں ظالموں سے ویسا ہی معاملہ ہوگا جیسا میانوں سے ہوا
 بعد اسکو اللہ کی حکم سے حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہماری ایسی ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ
 اور ہر کو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اسکو کندہ ہوگی اور وہ اس نام سے کہلاتا ہو عجیب مشیر
 یعنی مشورہ دینے والا سردار زبردست صاحب آخزمانہ کا سلامتی کا بادشاہ اصل عزرائی
 میں ان کا لفظ ہو جسکو معنی ہیں سردار پر جتوس کا لفظ ہے یعنی جبار زبردست جو رائوس
 زبور کو سرے پر ہے ان نفاموٹ یعنی اسی صاحب انتقاموں کو دیکھو ان کا لفظ حاکم اور
 صاحب کی طرح پر ہے زبور میں اللہ کو کہا تو بیلہ لیتو کا صاحب ہے یعنی بیلہ لیتو والا ہے حضرت اشعیا
 علیہ السلام نے بندے کو کہا ال جتور یعنی حاکم زبردست یعنی اللہ نے اوس بندے کو اور بندوں
 پر حاکم زبردست کر دیا اس سے بندہ خدا نہیں ہو گیا پادری ناحق گو دتے ہیں کہ دیکھو یہ خبر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہو اور ال کو لفظ سی معاذ اللہ اور نکا خدا ہونا ثابت ہوتا ہے پھر
 آبی عذ کا لفظ ہو اور زر کا لفظ اخیر زمانہ کو معنی میں بہت آتا ہے یہاں یہ معنی خوب ظاہر ہیں مگر
 پادری مختصر نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ بزرگ کا باب تو یہ مطلب ہے کہ اس کا دین ہمیشہ سیکایہ خیر
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہیں ہو کیونکہ اوپر صاف جہاد کا پتا بتایا ہے اور ایک سو اٹھارویں
 زبور کی بائیسویں آیت میں جہان آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اشارہ ہوا ہے وہاں یوں ہے
 کہ ہماری نظروں میں عجیب ہے اور حیور کا لفظ پختا لیسویں زبور کی تیسری آیت میں آیا ہے اور چھٹی
 آیت میں ہے کہ تیرا تخت اس کا بادشاہ ہمیشہ تک ہے یہاں یہ لفظ ہے عو لام واء ۱۱ عو لام کی معنی
 ہیں ہمیشہ اور عو کو معنی تک کو جا بجا آئے ہیں مگر بیان داو کی باعث ہے اخیر زمانہ کی خیر خوب
 جستجو میں یعنی تیرا تخت ہمیشہ ہے اور آخر زمانہ تک ہے اور بہترین زبور کی نویں آیت میں ہے کہ
 اوسکو وقت میں سلامتی فراوان ہوگی اور ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دوستوں سے
 مشورہ بہت کیا کرتے تھے یہ بات حدیثوں میں بہت مشہور ہے اکثر نام جوز زبور میں تھو وہ یہاں
 پر یاد دلائے اور فرمایا کہ سلطنت اوسکو کند ہی پر ہوگی یعنی اوسکا ظہور بادشاہی کو ساتھ ہوگا
 اور کند ہی کا پتا ایسی دیا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کند ہی پر پیغمبری کی مہر ہی اسی
 نشانی سے توراۃ اور انجیل والوں نے آکھو بچا نا بعد اسکو ارشاد ہوتا ہے کہ اوسکو سلطنت عطا
 اور سلامتی کی کچھ انتہا ہوگی وہ داؤد کو تخت پر اور اوسکی مملکت پر بند و بست کر لگا اور عدا
 اور صداقت سے اسے ہمیشہ تک اوسی قیام بخشگا رب العالمین کی غیرت مندی یہ کہی گی دیکھو
 حضرت داؤد علیہ السلام کو تخت کا بند و بست کس نے کیا ذرا غفلت سی ہو شاید ہو جا و حضرت
 داؤد علیہ السلام حکومت کو غلبہ سی دین کو پہلا تے تھے منکروں کو قتل کرتے تھے اور دولت
 اسی آرزو میں تر پتے تھے کہ الہی ود کو نسا وقت ہو گا کہ تیرا دین ساری زمین میں پس پر تمام
 زبور اس بیان سے بھری ہوئی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظالموں کو ظلم ہمیشہ سہتی رہے پیغمبر
 افکار نہیں ہو سکتی یہ بشارت صاف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے بعد اسکو نوین
 اور دسویں باب میں بڑی دور تک یہ بیان ہے کہ اسرائیلی لوگ ہلاک ہونگے ارامی اور فلسطی
 اونکو ہلاک کریں گے اونکی بے رحمی سے اعمالوں کی شامت ہے اور پرتپا ہے آدگی آسور کو یعنی عراق

کی بادشاہ کی ہاتھوں سے انہیں سزا دیگا یہ خبر دیکر پھر اللہ تعالیٰ یہ خبر سناتا ہو کہ جب میں اسکی ہاتھوں سے اسرائیلیوں کو سزا دیکھوں گا تب اسکو یہی اسکی غرور کی سزا دے گا کہ وہ بہت خوش ہو گیا ہو اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہو کہ میں اسکی موٹے مردوں کو دبا کر دوں گا اور اسکی باغ اور بن کی خوشنما کی جان سی گوشت تک فنا کر دوں گا پادری اسکاٹ لکھتا ہو کہ اسکا یہ مطلب ہو کہ اسکی مضبوط سپہ سالار دن اور فوجوں کو جلا دوں گا اور اذکم بدن اور روح کو غارت کر دوں گا بعد اسکی دسویں باب کی اونیسویں آیت کے بعد اللہ فرماتا ہو اور اسدن ایسا ہو گا کہ وہی جو اسرائیلیوں سی باقی رہ جائیگا اور یعقوب کی لوگوں میں سی پنج رہیں گے اور سترہ سنی اور تین مارا ہر ہر و ساگر نیلو بلکہ خداوند اسرائیل کو قدموں پر سچی دلسی بہر و ساگر نیلی پادری اسکاٹ لکھتا ہو کہ یہودی اور اسرائیلی بہر و ساگر ہوئے تھے اس پاس کی قوموں کی مدد پر اور آخذ کی حکومت میں وہوں کو آسور والوں کی پناہ دے ہوئے ہیں لیکن انکو بھی ہوئے جو سخریب کی لڑائی سی ہاگی اور وہوں نے اللہ کو سجزہ کر دیا سی اللہ پر بہر و ساگر ناسیکہ لیا اور اللہ کی طرف رجوع ہوئے اللہ فرماتا ہو اور بقیہ جو یعقوب والوں سی باقی ہو گا خدای قادر کی طرف ہر لگا کیونکہ اگرچہ تیرے لوگ ای بنی اسرائیل سمندر کی ریت کو مانند ہوں مگر انہیں کا ایک بقیہ ہر لگا کہ وہ سزا کی تکمیل جو اوسنی ٹھرائی ہے صداقت سی لبریز ہوگی کیونکہ خداوند رب العالمین سزا کی وہ تکمیل جو مقرر کی گئی ہے سارے زمین کو جچیں کہ لگا پادری لکھتا ہو کہ اسرائیلیوں کو بقیہ سی مراد ہو سابریتوب جو حضرت اشعیا علیہ السلام کا صاحبزادہ تھا اور اسکو یہ نام اسواسطی دیا گیا کہ اوسنی اللہ کو وعدہ کو پورا کیا تھا اسرائیلی لوگ اگرچہ بیشمار تھے مگر اکثر وہوں کو اللہ کو چور دیا تھا اور سوا اوس بقیہ کو کوئی بہتر یا فقط سخریب سی بدلہ نہیں لیا بلکہ زیادہ انصاف کیا گیا جو سخت اور خوفناک انصاف میں کیونکہ اللہ ارادہ کیا تھا دنیا میں لوگوں کی جلا دیں کا معلوم ہوتا کہ روح قدس نے بڑی وار دالتوں کی پیشین گوئی کر لیا کہ ارادہ کیا تھا اور منکروں کو سزا دینی کا ای محمدی بہائیو دیکھو پادری اوپر لکھ چکا ہو کہ سخریب بادشاہ بت پرست کی فوج کو جو اللہ کو حکم سی فرشتے نے مار ڈالا تب اسرائیلی لوگ اللہ پر بہر و ساگر ناسیکہ گئے پھر اپنی اس بات کو بہر و ساگر لکھتا ہو کہ بقیہ کا اشارہ حضرت اشعیا علیہ السلام کو صاحبزادہ کی طرف ہو فقط وہی اللہ کی طرف رجوع ہوئے اور کوئی نہیں ہوا اور بقیہ

لفظ اس صحیفہ میں اور دوسری صحیفہ میں برابر آیا ہے اس صحیفہ کو اول میں جہان اسرائیلیوں کی
 بڑی تباہی کی خبر ہو اوسکی بعد ہی اسرائیلیوں کو باقی لوگوں کی حق میں بشارت کی لفظیں میں
 حضرت میکا علیہ السلام کو صحیفہ میں جہان مسجد بیت المقدس کی بھلی آبادی کی خبر ہو وہاں ہی قبیہ
 کا ذکر ہو وہی مطلب یہاں ہی ہے اور اللہ تعالیٰ صاف یہ بتاتا ہے کہ میں ساری زمین کو پورے
 سزاؤں کا اور وہ پوری سزا عداقت سی لبریز ہوگی یعنی سچی اللہ والوں کو ہاتھوں و دسزا ہوگی
 یعنی یہ اوس سزا کا ذکر نہیں جو بخت نصرت پرست اور طیلس و می بت پرست کی ہاتھوں ہوگی
 یہ اوس سزا کی پیش خبری ہے جو سچے اللہ والی محمدی لوگوں کو ہاتھوں ساری زمین میں جن و انس کو
 کہ سب قوموں کو کافروں کو دیکھی اس مطلب کو پادری صاف نہیں کہتا اتنا کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ
 یہودیوں کو گناہوں کو باعث سی سخت خوفناک عدالت کا اور ساری دنیا کو سزا دینی کا ارادہ کیا ہے
 کہتا ہے کہ بڑی وار داتوں کی یہ پیش خبری ہے اور شکروں کو سزا دینے کی خبر ہو اتنی پادری تو صاف
 کیوں نہیں کہتا کہ یہ محمدی جہاد کی صاف خبر ہو اور یہ خبر ہے کہ اوس سزا کو وقت یہودی لوگ
 تھوڑے سی ایمان لادیں گے بہت قتل ہوں گے اور ایمان نہیں لادیں گے پھر آہستہ آہستہ بہت ایمان لائیں گے
 اس کتاب کا یہی قاعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک معاملہ کی خبر دیکر آخری زمانہ کی خبر دیتا ہے پہلی آسور کو
 بادشاہ اور اوسکو فوج کی غارت ہونے کی خبر دی پھر اس علاقہ سی یہ بھی کو دیدی کہ آخر کو ساری دنیا
 کو کافروں کو سچی دین والوں کو ہاتھوں سزا دی جائیگی بعد اسکو ارشاد ہوتا ہے اسلئے خداوند العظیم
 یہ فرماتا ہے کہ اے میری لوگو تم جو صیہون میں رہتے ہو آسور سی مت ڈرو وہ تجکو لٹھے سی مارے گا اور
 تجھ پر اپنا ڈنڈا اڑھائے گا مصر کو طور پر لیکن اک تھوڑی سی دیر ہو کہ جوش و خروش موقوف ہوگا
 اور میرا قہر اوسکو ہلاک کرنے پر ہو جائیگا اور رب العالمین میان کو خونریزی کو مطابق جو غراب
 کی ہاڑی پر ہوئی اوسپر کوڑا اڑھائے گا اوسکا عصا سمندر پر ہوگا ہاں وہ اسی مصر کی طرح
 اڑھائے گا اور اوسدن ایسا ہوگا کہ اوسکا بوجہ تیرے گنہ سی پر سی اور اوسکا جو اتیری گردن
 پر سے اڑھایا جائے گا اور وہ جو افرہ ہی کو باعث سی توڑا جائیگا پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ
 یہودی کی سلطنت کو پوری تباہی سی پالیا کیونکہ اس قوم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا
 ہوئے و اتنی اس طرح کو اشاروں کو پادری سمجھتا ہے مگر محمدی بشارت میں کھلی کھلی اوسکو نہیں کہتا

بادری کو نزدیک یہ پیش خبری اور سوفت پوری ہو گئی جب اللہ کو فرشتی نے نینوی کو بادشاہ
 ستخاریب کی ساری فوج کو قتل کر ڈالا مگر پادری نے یہ نہ دیکھا کہ تھوڑی مدت بعد بخت نصر جو بابل
 کا بادشاہ تھا اس پر اسرانیلیوں کو قتل کیا اور ستر برس تک بابل میں قید رکھا پھر ایران کے
 بادشاہوں کی حکومت بابل میں بھی اور نہون نے برسے برسے ظلم کیا اس حوال کو اس کتاب میں انہی
 مقام میں دیکھو عراق والوں کا جوش و خروش محمدی وقت میں موقوف ہوا اور اللہ کا پورا قہر ان پر
 ٹوٹ پڑا اور جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہاتھوں مصر والوں کو دیا میں ڈبو دیا اور حضرت
 جبرعون علیہ السلام کو ہاتھوں میانی بت پرستوں کو غراب کی پھاڑی پر قتل کیا تھا جس کا قصہ
 تیسویں کی بیان میں ہو چکا ہے اور سطر حیر اللہ تعالیٰ نے عراق والوں کو محمدیوں کو ہاتھوں قتل کیا
 اور ایمان والوں کو اور ظلم سی جھڑایا اگر پادری کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں تھوڑی دیر کا لفظ
 فرمایا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اسرانیلیوں کو دشمنوں کو حق میں اللہ تعالیٰ نے تو ریت میں فرمایا ہے کہ ان کو
 ہلاکت کا دن نزدیک ہے اور ہماری نزدیک وہ وقت ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کا ہے اور پادریوں کو
 نزدیک وہ وقت ہے تک نہیں آیا پھر بیان تو حضرت اشعیا علیہ السلام کو وقت سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کو وقت تک تیرہ سو برس کا زمانہ ہے اس کو اگر اللہ نے تھوڑی دیر فرمایا تو کیا تعجب ہے اللہ کو
 سامنے سب نزدیک ہو بعد اس کو اللہ تعالیٰ آسور کو بادشاہ کی خبر دیتا ہے کہ وہ اس شہر میں وراوس
 شہر میں آدیگا یہاں تک کہ یروشالم پر آویگا تب اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کر دیگا اور آخرین یوں ہے
 کہ لبنان ایک زبردست کی ہاتھ سے گرجا بیگا پادری لکھتا ہے کہ اوس کا کٹر لبنان پر آیا تھا ایک
 دفعہ ہمارا گیا وہ بہت جلد قتل کر دیے ایک زبردست سی یعنی ایک فرشتے نے اللہ کو حکم سی سب کو
 قتل کر ڈالا انگریزی جغرافیہ میں لکھا ہے کہ وہ ملک جو فرات اور دجلہ کے قریب ہے آسور کی بادشاہ
 وہاں تھی اور نینوا جو دجلہ پر آباد تھا اور بابل فرات پر یہ دونوں آسور کا پایہ تخت تھا معلوم ہوا
 کہ بغداد اور بصرہ اور کوفہ وغیرہ اب جہاں ہے یہاں وہ سلطنت تھی یہی ملک عراق کہلاتا ہے اب
 کیا رہو ان باب سنو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا صَاحُوا ظُنُوجَ الْجُنُودِ يَسْتَوْصِيهِمْ شَاهِدًا
 پشیدہ اور پستی کے تنے سے ایک کونیل نکلیگا اور اوس کے چڑوں سے ایک پہلدار شاخ
 پیدا ہوگی اور خداوند کی روح اس پر ٹھہریگی حکمت اور عقل کی روح مصلحت اور قدرت کی

روح خدا کو پہچاننے کی اور خدا سے ڈرنیکی روح اور وہ خداوند کو خوف کی خوشبو سونگھنے کی آخر
ایمان والو اس مقام کو یاد رکھو یہ لفظ ان کتابوں میں بار بار آیا ہے کہ اللہ کی روح اسکا مطلب ہے
اللہ کو بنائی ہوئی روح اس جگہ یہ مطلب صاف کہو لہذا یہ کہ وہ روح اللہ کو پہچاننے کی اور اللہ
ڈرنے کی ہے تو جس روح میں اللہ کا ڈر بہرہ ہوا ہے وہ بیشک اللہ کی بنائی ہوئی ہے تب اللہ
ڈرتی ہے پادری لوگ اللہ کو روح کا یہ مطلب سمجھتے ہیں کہ خود اللہ اوس میں سما گیا ہے یہ جھگڑا سکو
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خبر یہ کہ اگر او کو خدا کا دوسرا جانشین یا اللہ اپنے سب بندوں کو اپنی
سچا ندے آئین کتاب ستین مجالس حسین جناب محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ
جمع کیے ہیں اوس میں لکھا ہے کہ آپ فرمایا کہ جب جی چین پکڑتا ہے تو اوس میں اس روح کو سوا اور
روح ہونکی جاتی ہے عقل کی روح خلق سے دور غبت ہونیکو روح اللہ کی ساتھ چین پکڑنی کے
روح پادری اسکاٹ شاخ کو لفظ کا مطلب یوں بیان کرتا ہے کہ وہ شخص جسکا وعدہ کیا گیا ہے
جسکی یہاں پیش خبری دگنی ہے ایسی ایک درخت کی شاخ سے مشابہ ہوگا جو کاٹ ڈالا کیا ہوتا
اور پھر بھی وہ نہایت بلند ہی کو پہونچا بعضی لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ پیش خبری خرقہ
بادشاہ کی یا زرو بابل کی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نمونہ ہے مگر اس پیش خبری سے بہت
پیشتر حقیقت پیدا ہو چکا تھا اور زرو بابل کو زمانہ میں یہودیوں کی حالت میں ایسی کوئی چیز نہ تھی
جو کہ ان نشاندار چیزوں کو موافق پڑتی جیسا کہ اس باب کو آخر میں کیا گیا ہے اسلیں یہ پیش خبر
ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے اور کسی شخص پر مطابق نہیں پڑ سکتی حضرت اشعیا علیہ السلام
نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حق میں فرمایا کہ وہ پیشی کے جڑ سے نکلیگا نہ داود کی کیونکہ یہی تمام
عمر ایک غریب حالت میں رہا لیکن داود علیہ السلام ایک بڑی بادشاہ تھے اور جبکہ انکو
خاندان کی تمام شان و شوکت ایک درخت کو سوکھوئے ہوئے تنے کے مانند معلوم ہوتی تھی اور اس
ایک بھری ٹہنی کی ایک جھلمی و نشان و شوکت پہر پیدا ہوگی اور بڑھ ہی گی اور پہر ہمیشہ کیو اسطو
قائم ہو جائیگی اور جو فی الحقیقت ایک مشہور درخت ہو جائیگا اب ہم کہتے ہیں کہ اس جگہ اللہ
حضرت داود علیہ السلام کا نام نہ لیا جسکی نسل میں حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام پیدا ہوئے
بلکہ حضرت داود علیہ السلام پاپ پیشی کے نام لیکر اونکی بڑکانام لیا اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ

خبر ہوئی تو یوں ارشاد ہوتا کہ داود کی نسل میں سے یا ایسی کی نسل میں سے ایک شاخ ہوئیگی
 جیسا کہ حضرت دانیال علیہ السلام کو صحیفہ کے دسویں باب میں ایک بادشاہ کو ذکر میں ہے
 کہ اوسکی نسل سے کوئیل کی طرح جو جڑ سے نکلے ایک اوسکی جگہ برپا ہوگا دیکھو یہاں نسل کا لفظ ہے
 پہر کوئیل اور جڑ کی مثال ہے اور اس جگہ اللہ نے حضرت داود علیہ السلام کا نام چھوڑ کر اذکر
 بابِ بیسی کا نام لیکر اذکر کی جڑ کا نام لیا اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ حضرت داود کی باپ کی
 جو اصل جڑ ہے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اذکر کی نسل میں ایسا شخص پیدا ہوگا اور
 حضرت داود کو باپ کا نام اسلیبی لیا کہ یہودی لوگ اوسکو دوسری قوم کا نہ سمجھیں اس رشتی کو
 یاد کریں کہ ہماری باپ داود کی اصل جڑ سی اوسکا نسب ملتا ہے اوسکی محبت سے منہ موڑیں
 پادری جو یہ نکتہ بیان کیا کہ حضرت داود علیہ السلام کو بابِ بیسی غریب آدمی تھی اور حضرت
 داود علیہ السلام کی نسل آخر زمانہ میں خرب ہو گئی ہے حضرت عیسیٰ کو باعث سے او نہوں نے
 شان و شوکت پائی تو اوپر یہ مثال خوب سمجھتی ہے کہ ایک درخت کاٹ ڈالا گیا اور اوسکی
 سوکھی ہوئی جڑ گر گئی ہے اور زمین ایک ہری ٹہنی نکلی اور بڑا درخت ہو گیا ہم کہتی ہیں یہ مثال
 اس جگہ اور زیادہ سمجھتی ہے کہ حضرت ابراہیم کی صاحبزادی حضرت اسماعیل کی نسل کے لوگ
 جو ملک عرب میں آخر زمانہ میں ایمان اور علم سے خالی ہو گئے بہت پرستی اور جہالت میں پھنس گئے
 گویا درخت کی سوکھی ہوئی جڑ گر گئی ہے اور اس جڑ میں ایک ہری ٹہنی نکلی یعنی اللہ نے انہیں حضرت
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کیا اور اوپر ایسا پاک کلام اوتارا جسکی بدولت پہر ایمان کا درخت
 بڑا اونچا ہو گیا اور حضرت داود کی طرح دین والوں نے حکومت پائی حضرت عیسیٰ کے بعد تو دین کے
 ظالموں کو پنجہ میں پھنسا رہے اور یہاں سب سے اور نشان حکومت اور بادشاہت کو موجود ہیں
 یہ مثال کوئیل کے اللہ نے انجیل و قرآن میں بہت صاف کہوادی ہے انجیل کی بشارت تو نہیں
 اسکا اور زیادہ بیان آویگا اگر اللہ چاہیگا بعد اسکو ارشاد ہوتا ہے کہ وہ اپنی آنکھوں کی دیکھتی
 کہ موافق حکم نہ کریگا اور نہ اپنے قانون کو سننے کے موافق فیصلہ کریگا بلکہ وہ راستی ہی سکیں تو گلا
 انصاف کریگا اور انصاف ہی زمین کو خاکسار و کوبہ فیصلہ کریگا پادری اسکاٹ اسکا مطلب
 یوں لکھتا ہے کہ اوسکا عقل اور انصاف ایسا کامل ہوگا کہ وہ کسی امر میں ظاہری باتوں یا

یا لوگوں کی خبر دینی ہو فیصلہ کر لیا لیکن لوگوں کی خصلتوں میں تمیز کر لیا اور مقدسوں کو نہایت تہنمج
اور انصاف سے فیصلہ کر لیا پادری جان دیوں پورٹ نے جو کتاب دین محمدی کی تقویت میں
لکھی ہے اوس میں لکھا ہے کہ تاسک رائل نے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا احوال لکھا ہے
اوس میں لکھا ہے کہ آپ اُن لوگوں میں تھے جنکو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے صاف باطن یہ کیا ہے
اور لوگوں کا قاعدہ ہے کہ قدیمی قاعدوں پر اور قدیمی ردائیوں پر چلتی ہیں مگر آپ فقط حق پر چلے گئے
تھے خلق کا پسند آپ پر کہ ملا ہوا تھا اس طرح کہ صاف دلی فی الحقیقت اس کی طیفی ہے اور ہر غیر
عمل کیے بن نہیں پڑتا ایسا نوالو دیکھو وہ پادری سمجھ گیا ہے کہ یہ تہمت آپ کے حق میں جو یعنی دنیا
کو لوگ جو طریقہ فیصلہ کا آنکھوں سے دیکھتی ہیں اور کانوں سے سنتی ہیں اور قاعدہ کو سوانق فیصلہ
کرتے ہیں جنکو اللہ تعالیٰ تعلیم کرتا ہے وہ اللہ کے بتائے ہوئے قاعدہ پر چلتے ہیں بعد اسکو
اللہ فرماتا ہے اور وہ اپنی منہج کی لاشی سے زمین کو مار لیا اور اپنے لبونکو دم سے شریروں کو فنا
کر ڈالا ایسا اوسکی کمراٹھکا سچائی ہوگی اور اوسکو پہلو و فاداری کی ٹیکو سے کسی ہوئے ہونگو
اور سو وقت بیٹریا بکری کے ساتھ رہے گا اور چیتا حلوان کے ساتھ بیٹھی گا اور بیچا اور شیر بچہ اور
پالا ہوا بیل ملے جلے رہیں گے اور نہ خنجا بچہ اونگی پیشروی کر لیا گائے اور بچہ بچہ ننگی اونگو
بچر ملے جلے بیٹھیں گے اور شیر ببریل کی طرح پوال کہاں گا اور وہ پیتا بچہ سانپ کو ہلار
کو سیلگا اور وہ لڑکا جسکا وہ دہ چہرہ لایا گیا ہوگا کالی کی بانہی میں ہاتھ ڈالے گا وہ میرے پاک
پہاڑ کی سب طرفوں میں کسی کو دامنہ نہنگ اور توڑنے ڈالین کے جس طرح پانی سے سمندر بھرا ہوا ہے
اوسی طرح زمین خداوند کی پہچانی سے بھر جائیگی پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو زمانہ میں
اللہ کی رحمت کو اثر جو آدمیوں کے دلوں پر تھی نہایت خوبصورتی سے بیان کیے گئے ہیں
کہ نہایت برخلاف مزاجوں اور پیشیوں کو آدمے اور وہ آدمی جو طرح طرح کی برائیوں میں
گرفتار ہوئے مگر انجیل کی مہربانی سے ایسے بدل جائینگے کہ وہ ایک دل کے اور ایک دل کو ہو جائے
خود غرض اور ہر گز الو اور ظالم اور وحشی اور بیکار اپنے اپنے کہنے مزاجوں کو کو ونگو اور پام
محب ہو جائینگے زمین اللہ کے چھاننے سے ایسے اتک مہمور نہیں ہوئی جیسا سمندر پانی سے
بھرا ہوا ہے سو یہ پیش خبری ابھی پوری نہیں ہوئی ہم کہتی ہیں یہ خبر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کی ہر آپکو وقت میں ہر قوم کو لوگ جو آپس میں دشمن تھے یکدل ہو گئے مولانا جلال افندین میوٹی
 تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز بادشاہ کو وقت میں بکری اور بیڑا ساتھ ساتھ جتنے
 رہنما ابوداؤد اور حسن ابن ماجہ کی حدیث میں یہ بیان ہے کہ جب حضرت علیؓ آسمان ہی اوتارے
 اور محمدی دین کو پہلا فریاد ہو گا تو وقت میں دشمنی اور بغض اٹھائے گا اور ہر ملک عالمی کا ایک
 نکال لیا جائے گا یا ایک کر لیا جائے گا یا ہندوستان پر وہ اسکو نہ ستا دے گا اور لڑائی
 شیر کا منہ چیر لگی ہو اسکو نہ ستا دے گا اور بیڑا بکریوں میں ایسا ہو گا گویا وہ اونٹن کا کتا ہو یعنی
 لکھنائی کا کتا ہو اور ایک دین اور ایک کتا یہ گانا اللہ کے سوا کوئی اسکو نہیں پڑے گا اور جو
 فرمایا کہ وہ میرے پاک پہاڑ کو سب اطراف میں سواصل عبرانی میں یون ہے بھل ہر قادی
 یعنی یسوعا دس کو تمام پہاڑ میں کسی کو نہ دے گی امام نووی نے تفسیر میں لکھا ہے کہ مطلع
 میں ہے کہ مکہ کا نام قادیس بھی ہو اور یہ بات ظاہر ہے کہ جو جانور حرم میں گرس جاتا ہو یا بیڑا والا
 جانور اسکو نہیں ستاتا ہو زمین اللہ کو پہچان ہی اسقدر بہر گئی ہے کہ جانور بھی اللہ کو پہچانتی ہیں
 اور اگر شہر بیت المقدس کی طرف اشارہ ہو تو بھی کچھ تعجب نہیں ہو مولانا محیر الذہن غنبلے نے
 تاریخ بیت المقدس میں لکھا ہے کہ ابن عساکر نے فرمایا ہے کہ میں نے ایک قدیم کتاب میں پڑھا ہے
 کہ بیت المقدس میں بڑے بڑے قاتل سانپ ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کیا ہے کہ جب
 کسی انسان کو بیت المقدس میں سانپ کا ٹکڑا ہو اسکا کچھ نقصان نہیں ہوتا اور اگر بیت المقدس
 سے یعنی شہر سے ایک بالشت بہر یا ہر جاوے اور سیوقت مر جاتا ہو اور اسکو دو ایسے ہی لکھنے
 میں تین سو ساڑھے دن رہے اگر اس لکھنے سے ایک دن بھی باقی ہو اور وہ واپسی لکل جا کر
 مر جاتا ہو حدیث میں بیت المقدس نام اس مسجد کا ہے جو شہر یروشالم میں ہے اور کہیں
 سارا شہر بھی بیت المقدس کہلاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اسدن ایسا ہو گا کہ بیڑے
 وہ بڑے جو قوموں کو لے جو جندے کی طرح اڑتے کھڑے ہو گا قومیں اسکو طالب ہوگی اور اسکی
 آڑ گاہ جلال شریکی پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ آسمان پر چڑھ گیا اور جندے کی مانند کھڑے ہو رہا
 طرف اللہ کو بندہ ہو گئے اسکی آڑ گاہ شانہ ایہوگی یعنی جو لوگ اوپر ہر دسا کر نیچے اڑتے ہو
 آرام ملیں گے یا یہ معنی کہ وہ شفیع نہایت خوشی کے ساتھ اپنی امت کو لوگوں میں آرام کر لیا اور

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں اوس بندہ مقبول کو یسعی کی جڑ فرمایا اور یسعی کی نسل بنی۔
یعنی وہ شخص یسعی کی جڑ سے یعنی اونکی اصل باپ دادا سے پیدا ہوگا پھر اس لفظ میں غور کرو
کہ وہ قوموں کو لیے جنڈ سے کی طرح اوٹہ کھڑا ہوگا اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ خود سب
قوموں کو لیے بیجا جاویگا سب کو اللہ کا پیغام پہونچاویگا سو ہماری پیغامبر حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کا پیغام عرب والوں کو پہونچایا اور روم اور مصر اور ایران وغیرہ کو
لوگوں کو خطوں اور قاصدوں کو ذریعہ سے اللہ کا پیغام پہونچایا یہ خبر بیشک آپ ہی کی ہو اور
یہ خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہیں ہو سکتی اونہوں نے قوصات فرمایا کہ میں اسرائیلیوں کو
کسیکی طرف نہیں بیجا گیا جیسا کہ سنی کی انجیل کے پندروین باب کی چومیسویں آیت میں ہے
پھر جب دنیا سے اوٹہ کھڑے تب اپنوناہیوں کو بشارت دی کہ غیر قوموں کو بھی انجیل سناؤ اور
فرمایا کہ استین اوسکر طالب ہوگی سو ہماری پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین ساری قوموں
میں پیلا ہوگا پھر زیارت کو طالب ہیں اور فرمایا کہ اوسکی آرا نگاہ شاندار بنی گی سو جہاں
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آرا نگاہ جو مدینہ میں ہو نہایت شاندار ہو بادشاہوں کو اوس
دنگاہ نورانی پر طرح طرح کی آرائشیں کی ہیں اور روحانی نعمتیں تو آپ کو اللہ کے حکم سے اپنی امت کو
ایسی دی ہیں جو کبھی کسی نے نہیں دیکھا اور اوسدن ایسا ہوگا کہ خداوند دوسری مرتبہ اپنا
ہاتھ بٹھا کر انکو جو اوسکی لوگوں میں باقی ہو گئے آسور یعنی عراق اور مصر اور قزاق اور کوش یعنی
جیش اور عیلام یعنی ایران اور سنہار اور حماہ اور سمندری اطراف سی بچ رہے ہونگے پھر لاویگا
اور وہ قوموں کو لیے ایک جنڈ اکھڑا کر لایا اور ان اسرائیلیوں کو جو خارج کیے گئے ہیں جمع
کر لایا اور ساری قوم پیدا کی جو پراگندہ ہوئی گئیں زمین کے چاروں کونوں سے جمع کر لیا تب
افرائیم کی نسل میں رشک نہ ہو گیا اور یہوداہ کی نسل کے کینہ و رکاوٹ ڈال جائیں گے اور ابھی یہوداہ
کی نسل پر رشک نہ کرے گی اور یہوداہ کی نسل افرائیم کی نسل سے کینہ نہ کریں گے اور وہی چیم کی طرف فلسطین
کے کندہ ہوں پھیل جائیں گے اور وہی مل کے پورب کو بسنی والوں کو لوٹیں گے اور اودوم اور
مواب پر ہاتھ ڈالیں گے اور عسوانی اور ذکی نابھار ہو گئے خداوند دیر سے مصر کی زبان کو بالکل
میٹ دیا اور اپنی زور اور آتمہی سے ندی بہا نہا ہاتھ ہلا دیا اور اوسکو سات نالی کر دیا

اور یہ ماکہ لگا کہ لوگ جو تھے پہنچے پانچ بجائیں گی اور اوسکی باقی لوگوں کی یہی جہاں سوئیں
یعنی عراق میں سب بج رہیں گی ایسی ایک شاہ راہ ہوگی جیسی اسرائیلیوں کو لیے تھی جس میں
کہ وہ مصر کے زمین سے نکلی پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ اعدائے اسرائیل اور بابل و الون سے
اپنی لوگوں کا ایک بقیہ بچایا اوسی قدرت سی جس سے وہ تمام قوم کو مصر سی باہر لایا تھا یہ بیان پیش
ہے کہ وہ دوبارہ اونکو جمع کر لیا تمام قوموں میں سی جن میں وہ پہلے گئے تھے اور یہودیوں کا اغیر
یہود کی نسل کا اور اسرائیلیوں کا اغیر باقی دس فرقوں کا رشک اور سیر جاتا رہیگا اور انکی مخالفت
ہلاک ہوگی اور بہت لوگ جو انکو پہلے دشمنوں میں سے تھے اولیٰ بعد از ہوجاؤنگو ایک تیز
ہوا کر دیسا یہ دریائے فرات کو پانی کو اسد تعالیٰ اوسکی تمام شاخو بنیں جد اگر دنیا اس طرح اسرائیلیوں
کو پھرتا نیکو لیے ایک سرک ہو جائیگی اس باب کو حصہ کی پیش خبری اب تک پوری نہیں ہوئی
پادری لوتھ کا قول ہے کہ اس باب میں ایک عام پیش خبری ہے اور اس ترقی کی جو عیسائی سلطنت
دنیا میں حاصل کرینگے اور میرے نزدیک یہ پیش خبری اور اس زمانہ کی جو جہین یہودیوں کی
قوم بحال ہوگی جبکہ وہ انجیل کو مانیں گے اور اپنے ملک کو پھر آجاؤنگو ای پادریو یہ اس وقت
کی خبر ہے کہ محمدی لوگ جو سچی عیسائی ہیں اور حضرت عیسیٰ کا آسمان سی اوتھنکی راہ دیکھ رہے ہیں
اونکی سلطنت کا غلبہ ہوگا اور یہودی لوگ قرآن اور انجیل دونوں کو مانیں گے اور پھر کچھ سے
ہو جاؤنگے اوستو کا حال ہم سوسلو اور محمدی عیسائی ہو جاؤ مولانا جلال الدین سیوطی نے جو کتاب
بیت المقدس کی تعریفون میں لکھی ہے اور میں لکھا ہے کہ سلیمان بن علی نے فرمایا کہ مجھ کو خبر ہو چکی ہے کہ
حضرت امام مہدی علیہ السلام کو باتہ پر تابوت سکینہ یعنی وہ صندوق جو حضرت موسیٰ نے بنایا
تھا وہ طبرہ کو دریا سی ظاہر ہوگا اور اوتھا لایا جائیگا اور بیت المقدس میں آپ کو رکھا جائیگا
یہودی لوگ اوسکو دیکھیں گے ایمان لاؤنگے مگر تھوڑے بے ایمان رہ جائیں گے اور سید محمد
برزنجی جو مدینہ شریف کو رہتے تھے انہوں نے جو کتاب قیامت کی نشانیوں میں لکھی ہے
اور میں لکھا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام تابوت سکینہ کو انطاکیہ کے غار سے پادریاے
طبرہ سے نکلواؤنگے وہ نکالا جائیگا اور آپ کو آگے بیت المقدس میں رکھا جائیگا جب یہودی
اوسکو دیکھیں گے سب مسلمان ہو جاؤنگے مگر تھوڑے بے ایمان رہ جائیں گے اور لکھا ہے امام

علیہ السلام کو واسطیہ دیا پھر چارویگا جیسا کہ اسرائیلیوں کو واسطیہ پیش کیا تھا اس پر اس نے
 یہ بھی معلوم ہوا کہ انرا ایم جو ایک قوم یہودی کی ہے اور اردو می اور موآبی سب اس وقت تک با
 ہونگر اگرچہ اردوی اور موآبی اور عربوں نے اس ظاہر میں بین اور قوموں میں ملکی بین اس
 بار ہوا ان باب سنو اور اوسدن نو کہ گیارہ خداوند میں بڑا شکر کرو لگا کہ اگرچہ نو
 مجھے ناخوش تھا پھر اعتراض اور تر گیا اور تو نے پھر نسلی دی دیکھو اس میں بشارت ہو میں دوسر
 تو کل کرونگا اور نہ درونگا کہ اند میرا ہونا اور میرا سرودہ اور وہ میری نجات ہو اس وقت تو
 ہو کر نجات کو چشمون سپانی بہر گے اور اوسدن تم کو گو کہ خداوند کی تعریف کرو اسکا نام لو
 لوگون کو در میان اوسکی قدرتین بیان کرو اور کہو کہ اسکا نام عالیشان ہو خداوند کی مدح سرائی کرو
 اسلیو کہ اوسنی ایک جلیل کام کیا ہو ساری زمین کو یہ معلوم ہو اسی صیہون کو بسنی والی تو چلا
 اور لگا کہ تیرے در میان اسرائیل کا قدوس بزرگ ہو پادری اسکاٹ لکھا ہو کہ اس باب کا
 علاقہ اوپر سے ہے کہ اسرائیلی لوگ اپنے گزرے ہوئے حال پر غور کریں کہ اسقدر عرصہ تک حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام کو نہ ماننے سے ہمراہ کا غضب رہا اور پھر اس عہد انقلاب سے خوش ہو کر یوں
 کہیں گے صیہون کو بسنے والی یہودی جو اچھی مذہب میں آگئی ہیں خوشی کی آوازیں بلند کریں گے اور
 پادریو اتنا اور کہدو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ ماننے سے
 جو اللہ کا غضب اوپر تھا وہ جاتا رہیگا سب یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لادیں گی اور پھر محمدی ہو جائیں گی اس بات کو سمجھو اور محمدی عیسائی ہو جا
 تیرہو ان باب بابل کی بابت وہ الہامی بات جسے آموں کے بیٹی یسعیاہ نے روایا میں کیا
 یاد رکھنا چاہیے کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی بعد حضرت ارمیا علیہ السلام کی وقت میں بابل کے
 بادشاہ بخت نصر نے مسجد بیت المقدس کو ویران کر دیا اسرائیلیوں کو قتل کیا کچھ
 باقی بچر انکو قید کر کے بابل میں لیگیا پھر ستر برس بعد ایران کے بادشاہ خسرو نے بابل کو
 فتح کیا بابل والوں کو قتل کیا اور اسرائیلیوں کو قید سی چھوڑ دیا اور بیت المقدس کو بناؤ کو
 لیو بہت کچھ ختم دیا تفسیر معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ خسرو بادشاہ ایماندار تھا اس کتاب میں
 اللہ تعالیٰ نے ایک مقام میں خسرو بادشاہ کی بھی تعریف کی ہے پھر محمدی وقت میں محمد بن

بابل پر جہاد کیا ہو اس کتاب میں اونکی تعریفیں بھی موجود ہیں پادری لوگ ہر جگہ خسرو بادشاہ
 کی تعریف سمجھتی ہیں انصاف والوں کو چاہیے کہ لفظ غنیم غور کر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم بے اثر پھاڑ
 ایک جہنڈا کھڑا کرو اور انکو بلند آواز سے پکارو اور ہاتھ ہلاؤ کہ وہ سرداروں کو دروازوں کو اندر
 جاوین میں اپنے مقدسوں کو حکم کیا میں نے اپنے قہر کے لیے اپنے بہادروں کو جو سیری
 خداوندی سے خوش ہیں بلایا پھاڑو میں اک ہجوم کی آواز ہو اک بڑی لشکر کا سا شور یہ مملکتوں
 اور قوموں کی دنگوں کی آواز ہو جو جمع ہو میں رب العالمین جنگی لشکر کی موجودات لیتا ہو وہ دور
 ملک سے آسمان کو انتہا سے آتے ہیں ہاں خداوند اور اسکو قہر کو ہتیار تاکہ ساری زمین کو برباد
 کر میں دیکھو اس جگہ پر اللہ تعالیٰ نے اپنا مقدس اور اپنا بہادر اور اللہ سے خوش ہونے والی
 اون لوگوں کو فرمایا جو ساری زمین سے لڑتیگو یہاں ابی بابل کا ذکر نہیں ہے اور قوموں کا ذکر
 فرمایا یعنی وہ پاک ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑنیوالو بہت سی قوموں میں کہ ہونگو پادری
 اسکاٹ لکھتا ہے کہ اللہ نے یہاں ایران کو حاکم کیا کہ فوجیں جمع کرین اور بابل پر قبضہ
 کر لیں اور انکو مقدس اسلیو کہا کہ اللہ نے انکو اس کام کیو اسطر مقرر کیا تھا اور اس کام کو انکو
 انکو پسند کیا تھا پادری نے یہ اسلیو کہا کہ ایران کو لوگ آگ کر پوجنی والی تھی اور پاک نہیں تھی
 اسلیو مقدس کو یہ معنی لکھ دیتے کہ وہ اس کام کو لیے مقرر کیو گئے تھے اسی پادری نے پھر نے اپنے
 ترجمہ میں مقدسوں کا یوں ترجمہ لکھ دیا کہ میں نے اپنے مخصوص کیو ہونکو حکم کیا پادریوں نے یہ نہ دیکھا
 کہ اللہ تعالیٰ نے اس جگہ صاف فرمادیا ہے کہ وہ میری خداوندی سے خوش ہیں یہ صفت خاص خداوندی
 کی ہے اگرچہ مقدس کر نیو معنی خاص کرنا بھی حضرت ارمیا علیہ السلام کو صحیفہ میں آیا ہے کہ مقدس کو
 یعنی خاص کرو اور سپر یعنی بابل پر قوموں کو مادی کو بادشاہوں کو مگر یہ معنی یہاں ہرگز نہیں ہو سکتا
 کیونکہ یہاں قید لگادی ہے کہ وہ میری خداوندی سے خوش ہیں اور یہاں یہ لفظ فرمایا ہے کہ میں نے
 اپنے مقدسوں کو حکم کیا اپنی کے لفظ کو دیکھو یہاں صاف اپنی خاص بندوں کا ذکر کیا ہے اور
 یہ نہ جو فرمایا کہ وہ دور ملک سے آسمان کی انتہا سے آتے ہیں سو پادری نے یہ خیال کیا ہو گا کہ ملک
 ایران بابل سے بہت دور ہے مگر پادری نے یہ نہ دیکھا کہ یہاں بابل کا بالکل ذکر نہیں ہے ساری فریادیں

نوکر ہو اور شہر پر وصالم جہان حضرت اشعیا علیہ السلام یہ خبر دی رہے ہیں وہ انسی عربت و در
 متی کی انجیل کو بارہویں باب میں بیا لیسویں آیت میں جہان یہ ذکر ہے کہ دکن کی ملکہ زمین کے
 کنارے سے سلیمان کی حکمت سن کر کو آئی وہاں پادری اسکاٹ نے لکھا ہے کہ زمین کا کنارہ وقت
 کو محاورہ میں عرب کو ملک کو بولتے تھے یعنی بین کا ملک جو عرب کا ایک خلع ہو وہ انسو بلقیس ملک
 شام میں شہر پر وصالم میں آئین تہین او سکوز میں کا کنارہ فرمایا اب پادریوں کو لازم ہے کہ بیان
 بھی ہی معنی سمجھیں کہ وہ لوگ آسمانی انتہا سے یعنی عرب سے آتے ہیں کہ ساری زمین پر یعنی ملک
 شام پر اور مصر و عراق پر جہاں کریں دیکھو اس کتاب کی تیسویں باب کی ستائیسویں آیت میں
 کہ دیکھو اللہ کا نام دوسری چلا آتا ہے اور اسکا غضب بڑھ کا اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ اللہ کا نام
 سچو و لسی لیسو والی لوگ دوسری چلا آتے ہیں یہ تعریفین صاف محمد یونکی ہیں جنکو اللہ نے اپنا مقدر
 اور اپنا بہادر نام رکھا اور انکو اپنی قہر کا ہتیار خطاب دیا اور فرمایا کہ وہ میری خداوندی سے
 خوش ہیں پادری لکھتا ہے کہ ساری زمین اوسے بابل کی سلطنت کو کہا ہے جو ایک زمانہ میں نیپل
 بہت بڑی معلوم ہوتی تھی یہ پادری کی بڑی نادانی ہے کہ فقط بابل کو ساری زمین سمجھ لیا اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہے اب تم دو ایلکرو کہ خداوند کا دن نزدیک ہے وہ قادر مطلق کی طرف سے ایک بڑے
 ہلاکت کو مانند آویگا اس باعث سے ساری ہاتھ ڈسٹ ہو وینگو اور ہر ایک آدمی کا دل گھل جاوے گا
 اور وہ ہر اسان ہو وینگو چاکنی اور ٹھکنی اونہیں آلیگی اور پیر ایسی دشواری ہوگی جیسی
 اوس عورت پر ہوتی ہے جسی در و لگتے ہیں مے سراسیمہ ہونگو ایک دوسرے کو پٹائی گا اور انکو
 چمے شعاعہ کی طرح ہونگو دیکھو خداوند کا وہ دن آتا ہے جو غضب میں اور قہر شدید میں سخت
 درشت ہے تاکہ زمین کو ویران کرے اور گنہگاروں کو اوس پر سے نیست نابود کرے کہ آسمان
 کو ستاری اور کو اکب روشنی نہ چمکائینگے اور سورج طلوع ہوتے ہوتے اندھیرا ہو جائیگا
 اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور میں جہانکو اوسکی برائی کے سبب سے اور شریروں کو
 اذیت دہکاری کے باعث سے سزاؤں لگا اور میں مغروروں کا فخر نہ دوں گا اور ہمت والے
 کو گونگا غرور نہ دوں گا میں ایک مرد کو کندن سہاں ایک مرد کو اذیت کے سونے سے
 زیادہ بیش قیمت کروں گا اسی ایمانوالو اللہ صاف فرماتا ہے کہ وہ دن اسلیو آتا ہے کہ زمین کو

کو ویران کر دی اور گنہگار و نیکو یعنی کافروں کو فنا کر دی ظاہر یوں ہے کہ اس منسودہ دن مراد ہے جب پہلی بار حضور ہونکا جائیگا اور سورج اور چاند اور تاریکی ایک ایک بے نور ہو جائیں گی جیسا کہ قرآن مجید میں ان سب باتوں کی اللہ نے خبر دی ہے اس میں یہ اشارہ ہے کہ جب محمدی جہاد ہوگا اور وقت سی قیامت کا دن بہت نزدیک ہو صحیح بخاری میں ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھیجا گیا ہوں قیامت کی ساتھ ان دونوں کی طرح اور نزدیکی کی روایت میں ہے کہ آپ فرمایا کہ میں خود قیامت میں بھیجا گیا پھر میں اوس اگر بڑھ گیا جس طرح یہ اس سے آگے بڑھ گئی اور آئینہ بیچ کی اونگلی اور کلمہ کی اونگلی سے اشارہ کیا یعنی جس طرح بیچ کی اونگلی کلمہ کی اونگلی سے آگے بڑھتی ہوئی ہے اسی طرح آپ قیامت سے کچھ پہلے ہیں پادری نے سورج اور چاند اور تاریکی بے نور ہونیکا مطلب یوں لکھا ہے کہ سلطنتیں اولٹ پلٹ ہو جائیں گی بادشاہ اور اسیر تباہ کر دیے جائیں گے پھر اللہ صاف فرماتا ہے کہ میں ایک مرد کو اذیہ کے سونے سے زیادہ بیش قیمت کر دوں گا یہ صاف اشارہ ہماری رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے کہ آپ ان پڑھوں نہیں پیدا ہوئے اور اللہ نے اپنا پاک کلام اذیہ بھیجا اور ساری خوبیاں انہیں بہر دین اس لیے پہلو فرمادیا کہ میں مغرور و فخر کہو دوں گا یعنی اسرائیلی لوگ اس گھنڈ میں مست تھے کہ ہماری قوم کے سوا سب قومیں جاہل ہیں انہیں پیغمبر کو نہ ہوگا اللہ نے ان پڑھ نبی کو اپنا کلام سکھایا اور عرب کے ان پڑھوں کو سب علم والوں کا سردار بنایا اس جگہ پر ایک پادری نے یونہی ترجمہ کیا تھا کہ میں ایک مرد کو اذیہ کے سونے سے زیادہ بیش قیمت کر دوں گا اب پادری میٹھنے کچھ سوچ کر یوں ترجمہ کر دیا کہ میں ایسا کر دوں گا کہ مرد کنہن سے اور اذیہ کے سونے سے بھی بہت ہی کیا ہو گا دیکھو کہاں بیش قیمت ہونا کہاں کیا ہو نا پہلو ترجمہ کا یہ مطلب تھا کہ ایک مرد بہت خوبیوں والا ہوگا اب یہ مطلب ہو گیا کہ اچھے لوگ بہت کم ہیں گناہی اسکات نے اسکا مطلب یوں لکھا کہ باہل والوں کو تباہ ہو جانے سے سب اسی اور بینار اوڑھنا والو لوگ کم ہیں گے ہلا یہاں سپاہیوں کا کیا ذکر ہے یہاں تو اللہ یہ خبر دیتا ہے کہ میں غرور والوں کا غرور ڈھا دوں گا یہ بات تو جب ہی ہو جب کوئی شخص یا کوئی قوم

مغفور و نسی افضل بہتر ہو جائے اصل عبرانی میں یہ لفظیں ہیں اَوْقِدْ اَنْوِشِ مِثَانِ وَاِدَامِ
مِکِیْنِیْمِ اَوْقِدْ یعنی میں بیش قیمت کروں گا مرد کو کندن سے اور آدمی کو اذیت کے سونے سے
اگرچہ ظاہر میں ایک کالفظ نہیں ہے مگر عبرانی میں ایسا اشاری بہت ہوتے ہیں حضرت کریم
علیہ السلام کو صحیفہ کو تیردین باب میں ہے حِزْبِ نَبِیِّ مُحَمَّدٍ عَلٰی سُرُوْعِیْ وَعَلٰی حِزْبِیْرِ عَنٰی فِی
ای تلوار جاگ بیری چرواہی پر اور انسان پر جو میری ساتھ ہے دیکھو یہاں سر حضرت عیسیٰ
علیہ السلام ہیں مگر انسان کا لفظ ہے اور اس سے مراد ایک عین انسان ہے اسی طرح یہاں بھی ایک
بھی مرد کا ذکر ہے بعد اسکے اللہ فرماتا ہے اَسْلَمُوْا مِیْنِ اَسْمَانِ کُوْلُ زَاوِیْ لَکَا اَوْ رِزْمِیْنِ اِنِّیْ جَلَبَیْ
جنگلی جائیگی رب العالمین کو قہر کے ماری اور اس کو بہرگز ہوئی غضب کو دین اور وی
ہر ان کو مانند ہو گا جو کہدیر جاتا ہے یا بیڑ و نمک طرح جنہیں کوئی اکٹھا نہ کرے اور میں ہی ہر ایک
اپنی قوم کی طرف متوجہ ہو گا اور ہر ایک اپنی وطن کو ہاگو گا ہر ایک حوصلی ایسا کہوں جاں
اور ہر ایک جو غائب ہو جائے تلوار سے مارا پڑے گا اور اذنی بال سچ اذنی انکو نوں کو سامنی ٹینگے
اور انکو گھر لوٹے گا اور اذنی بد رفتاری حریست ایسا کی آوایا نوں الوہید جو فرمایا کہ سامون کو لڑاؤ لگا
اور زمین جنگ کرکے ایسا کی اسی طرح جناب جی علیہ السلام کو صحیفہ میں جان صاف محمدی بشارت
یہاں بھی فرمایا ہے کہ اب سو ایک مرتبہ اور تھوڑی مدت بعد میں آسمان اور زمین اور تری
اور جنگلی کو بلاد ونگا اور ساری قوموں کو ملا دوں گا اور ساری قوموں کا پسند کیا ہوا آدیاؤں
یہاں بھی فرمایا کہ میں ایک مرد کو نوں سے بڑے بیش قیمت کروں گا یعنی ساری قوموں کو ایماندار
اور سکوساری جان سے افضل سمجھیں گے میرے سب سے محمدی جادو کی بتای وہ سب ظہور میں آئے
کافروں کو بان سچ اذنی انکو نوں کو سامنی ٹینگے یعنی ذلیل کیو گئے اور قید کیے گئے اور غلام
بنا لینگے اور اذنی بیسیان پکڑے گی گنہگار اور محمد نوں کی لونڈیاں بنا لینگیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ
ایران والوں کی خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے دیکھو میں مادیوں کو ادنیٰ چڑھاؤں گا جو کہ روپے کو
خاطر میں نہیں لاتے اور سونے سے خوش نہیں ہوتے اذنی گمانیں جو ان کو نوں کو لڑی
پکڑے گی اور دیسیٹ کر پہل پر رحم نہ کرے گی اور باہل جو ملک توں کی حشمت اور کسے دیوں کی
ہداری کی رونق ہو سہ دوم اور عمودہ کہ مانند ہو جائیگی جگہ خدا نے اولٹ دیا وہ ہمیشہ تک

آباد ہوگی اور پشت در پشت کوئی اوسین نہ بسیگا وہاں ہرگز عرب لوگ بھی کہڑی نہ کریں گے
 اور وہاں گھڑی گھوٹو نہ بچھاؤں گے اور یہ کہ جنگلی زندگی وہاں نہیں ہوگی اور انکو گھر وغیرہ
 ہوئے ہونگے وہاں شتر مرغ بسیں گے اور پہاڑی بکری وہاں کو دیکھ پھانسیں گے اور گیدڑ
 انکو عالیشان مکانوں میں اور پیڑھے انکو رنگ محلوں میں چلائے گا اور اسکا وقت نزدیک پہنچا
 اور اوسکو دن دراز ہوگا دیکھو یہاں اللہ تعالیٰ ایران والوں کی خبر دیتا ہے کہ مین مادیون کو
 یعنی فارس اور آذربایجان والوں کو اسی پر چڑھاؤں گا دیکھو اس جگہ پر اللہ نے اون لڑائیوں کی
 کچھ تعریف نہیں کی انکو اپنا مقدس اور اپنا بھادر نہیں فرمایا بلکہ انکی سرحدی کا بیان فرمایا
 پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ جب رنے بابل لایا وہ پیش خبری پوری ہونے لگی اور تمام جہتیں
 پوری ہو گئیں مابعد کی بر باد یونین پادری کا مطلب یہ ہے کہ جب خسرو نے بابل کو فتح کیا اسوقت
 بابل ویران نہیں ہو گیا دن بدن اوسکی آبادی گھٹتی گئی یہاں تک کہ محمد یون بابل پر جہاد کیا
 اسکو بعد بابل ویران ہو گیا اس کتاب کا انداز یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کچھ خبریں اول کی کچھ آخر
 کی بتاتا ہے اس پر تعجب نہ کرو اور سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے اپنے پاک بندوں کی خبر دے
 جو ساری زمین کو کافروں پر جہاد کرینگے یہ خبر محمد یون کی ہے پھر اعلان والوں کی خبر دے جنہوں نے
 بابل پر سب سے پہلو چڑھائی کی پھر بابل کی بڑی ویرانی کی خبر دی جو محمد یون کو وقت میں ہوئے
 اس وقت کی خبر حضرت میکائیل علیہ السلام نے دی تھی کہ آسور پر ہم چڑھائی کریں گے اور تلوار
 نمرود کی زمین کو ویران کریں گے بابل کے جہاد کا پورا احوال اس کتاب کے آخرین آویگا
 اللہ چاہیگا اب چودہواں باب سنو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیونکہ اللہ یعقوب پر رحم
 فرماویگا اور اسرائیل کو ہنوز برگزیدہ کر کے رکھیں گے اور انہیں اذکی سرزمین میں پہنچاویگا
 اور پرولسی انکو ساتھ میل کریں گے اور یعقوب کو گھرانے سے ملجاویں گے اور قومیں انہیں
 لو آویں گے اور انہیں انکے ملک میں پہنچاویں گے اور اسرائیل کا گھرانہ خداوند کی سرزمین
 میں انکا مالک ہوگا اور انہیں غلام اور لونڈیاں بنائیگا اور وہی انہیں جنہوں نے
 انکو قید کیا تھا قید کریں گے اور اپنے ظلم کرنے والوں پر حکومت کریں گے پادری اسکاٹ
 لکھتا ہے کہ بابل کا تباہ ہونا ہو دیون پر رحم کیجئے جسے علاقہ رکھتا ہے اور خسرو کی

فتح ہو دیونکی قید و چوٹنے کا باعث ہوئی یعقوب اور اسرئیل کو لفظ سی شاید یہ مراد ہو
 بارہ قوموں میں جو آدمی پوچھے اور پرہم کیا گیا اغلب ہو گئے ہی آدمی یہودیوں کے
 مذہب میں لائے گئے تھے جب وہ اپنی زمین میں بجال کیے گئے تھے لیکن یہ کہیں نہیں پڑا کہ
 انہوں نے کبھی کلدیوں پر یعنی بابل اور عراق والوں پر حکومت کی ہو یا انہیں سی کیس قدر
 آدمیوں کو اپنا غلام بنایا ہو اس واسطے یہ نتیجہ نکل سکتا ہو کہ اس سے بھی بڑی معاملوں کی
 خبر دی ہوگی ای محمدی بھائیو دیکھو پادری نے اقرار کیا کہ خسرو نے حب بابل کو فتح کیا اور
 یہودی سردشالمین پر آویسب سی بات تو غالباً ہوئی کہ اور قوموں کو کچھ لوگ حضرت موسیٰ
 علیہ السلام کی شریعت میں داخل ہوئے مگر یہ بات نہیں ہوئی کہ یہودیوں نے غیر قوموں کو
 اپنا غلام بنایا ہو اور ان پر حکومت کی ہو اس سبب سے پادری اقرار کرتا ہو کہ یہ خبر کسی دور
 وقت کی ہو جس میں یہ معاملہ ہی گذر گیا اور پادریو انکہ میں کہو لو یہ خبر صاف محمدی وقت کی ہو
 دیکھو اللہ نے پہلو بابل کو جنگل ویران ہو جائیگی خبر دی اور تم ہی خوب جانتے ہو کہ یہ ویرانی
 بابل کی محمدیوں کی ہاتھوں ہوئی اس کے بعد اللہ ایماندار اسرائیلیوں کو بشارت دیتا ہو دیکھو جن
 اسرائیلیوں نے محمدی دین قبول کیا ان کو اللہ نے ملک شام اور شہر بردشالمین پر بٹھالایا اور
 اور قوموں کو محمدی لوگ ان کو ساتھ لے کر اور قوموں کو بہت لوگ ان کو خادم ہو کر ان کو ملک
 شام میں پہنچا تو بین محمدی اسرائیلیوں نے سب محمدیوں میں ملکر بت پرستوں پر اور جوئے
 عیسائیوں پر جہاد کیا اور انہیں کو بہت لوگ قید کیے اور ان کو اپنا لونڈی اور غلام بنایا اور
 بعد بڑی دور تک بابل کو بادشاہ کی اور اس کے نسل کی تباہی اور بربادی کی خبر اللہ دیتا ہو
 پھر چھٹیوں آیت میں آسور کو بادشاہ کو تباہی کی خبر دیکر اللہ تعالیٰ فرماتا ہو یہ وہ ارادہ ہے
 جو ساری دنیا کو بابت مقرر کیا گیا اور یہ وہ ہاتھ ہے جو ساری استوں پر بڑھایا گیا اللہ العالمین
 نے ارادہ کیا ہو سو کون اس کو باطل کر لیا اور اس کا ہاتھ لہبا کیا گیا ہو سو کون اس کو
 پہاڑ لگا دیکھو آسور اور بابل کو بت پرستوں کو غارت ہونیکو علاقہ سے یہ خبر ہی دیدی کہ
 یہ ارادہ غارت کرینکا اللہ نے ساری قوموں کو کافروں کو لیے کیا ہو اس خبر کا ظہور محمدی
 وقت میں ہو اسب کافروں پر جہاد ہوا تب اللہ کا اور اللہ کے نبیوں کا نام ساری

دنیا میں پہلا اسکے بعد لکھا ہو کہ جس سال آخذ بادشاہ مرکیا اسی سال بہہ الہامی کلام بار ہوا
 اسی ساری فلسطینہ تو اس لیے خوشی مت کر کہ اسکا لٹھہ حسنہ و نچھو مارا ٹوٹا ہو کیونکہ سانپ کی اصل
 اک ناک لکھیکا اور اسکا پہل ایک آتشی اور نینوالا سانپ ہوگا اسکا مطلب پادری اسکا
 نے یون لکھا ہو کہ عزیا بادشاہ فلسطین والون کو شکست دی تھی جب وہ مر گیا تب آخذ
 کی بادشاہی میں یہودی بہت کمزور ہو گئے تب فلسطینی خوش ہوئے اللہ تعالیٰ نے خودی کہ
 عزیا بادشاہ فلسطیوں کو عزیا سے زیادہ عاجز کر لیا ہم کہتے ہیں تو مطلب یہ ہے کہ آخذ سننے
 اگر فلسطیوں کو نہیں مارا تو اس سانپ کی اصل جو عزیہ سے آخذ کا بیٹا عزیا کا
 ہوگا آخذ کا نام اس لیے دیا کہ وہ کافریت پرست تھا اسکو داد اعزیا کی طرف اشارہ کیا کہ عزیا
 اپنے پر داد اعزیا کی طرح ایماندار اور اللہ کی راہ میں مضبوط ہوگا فلسطیوں کو حق میں وہ ناک و نینوالا
 سانپ ہوگا نیندروین اور سولہویں باب میں مواب کہ بتاوا ہو جائیکی خبر ہے
 نیندروین باب کی پانچویں آیت میں اوکو ہاگو کی خبر ہے پھر ساتویں آیت میں ہو کہ وہ تھخہ مال
 جو اونہون سے حاصل کیا تھا اور ذخیرہ جو اونہون نے رکھا چوڑا تھا مید کی ندی پار لجا پڑے
 پادری میتھہ نے حاشیہ پر دوسرے ترجمہ یون لکھا ہو کہ عربون کو وادی میں لجاتے ہیں اور عربون
 یہ لفظ جو غل غل یا غل غل اور نخل کو معنی عربانی لغت میں ندی کو اور نالو کے لکھی ہیں تو یہ معنی
 ہو کہ عربون کی ندی پر یا نالو پر اور حضرت ارمیا علیہ السلام کی کتاب کو اٹھا لیسویں باب میں جو
 پہلو موابونکی تباہی اور قتل ہونے کی بڑی دھوم مگر خبر ہے پھر اٹھائیسویں آیت میں یون ہے
 اسی مواب کو باشندہ شہر دن کو چوڑو اور سلع میں جالسوا اور کبوتر کے مانند ہو جو کہ گھر سے
 ناکر مٹو کر کنارہ زمین کو نسلانباتے ہیں اس جگہ عبرانی میں سلع کا لفظ ہو مگر پادری میتھہ نے
 چٹان کا لفظ ترجمہ میں لکھ دیا سلع کو معنی چٹان کو بھی ہیں مگر بیان صاف اس شہر کا ذکر ہو
 جسکا نام سلع جو ان دونوں صحیفوں کی پیش خبری سے ثابت ہو کہ موابون کا ہاگنا حضرت ارمیا علیہ
 السلام کو خبر دے کر بعد غزوت نصر کو وقت میں ہو اور جب وہ ہالین کو عرب میں اپنا مال اسباب بھائیگا
 اور شہر سلع میں جالسے کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کو سولہویں باب کو سرے پر ارشاد ہوتا ہو تم
 سلع سے بیان کی راہ صہون کی بیٹی کے پہاڑ پر زمین کو حاکم کو برے بھیج پادری اسکاٹ لکھتا ہو

کہ وہ آپ کے بادشاہ حضرت داؤد علیہ السلام کو خاندان کے بادشاہوں کو محصول دیتے تھے پھر انہوں نے
 سرکشی کی تو ان کو پھر حکم ہوتا ہے کہ بیڑ کا بچہ حوں میں بھیجا جائے درمی قیصر نے اس باب کو سری پر
 یوں لکھا ہے کہ مواب کو حکم ہوتا ہے کہ مسیح بادشاہ کی تابعداری کرے بن پادریوں نے لکھا ہے
 کہ سلطع ایک شہر تھا جو سنگستانی عرب کا پای تخت تھا اور ہمارے نزدیک سلطع مدینہ منورہ کا نام ہے
 جس کے پاس پہاڑ حدیث کی کتابوں میں سلطع کہلاتا ہے اس بات کی دلیلین کچھ کتاب کے اول میں
 حضرت ہارون علیہ السلام کے احوال میں ہو چکی ہیں اور کچھ بیالیسویں باب میں بت لکھا
 آتی ہیں بیابان ان کتابوں میں عرب کو کہا ہے جس کا کہ اس کتاب کو بیالیسویں باب میں صاف ظاہر
 سوار بنیاد ہوتا ہے کہ سلطع مدینہ منورہ سے بیابان عرب کی راہ سے حیدرون اور بیت المقدس
 میں زمین کو حکم کر لیے یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے نذرین بھیجے ستانوں میں زبوعہ میں جو اللہ تعالیٰ کو حق
 میں یہ لفظ ہے کہ ساری زمین کا خداوند اس طرح بیان بھی فرمایا ہے یہ حکم تقدیری ہے مواب کے
 لوگ حضرت اشعیا علیہ السلام کو وقت میں بت پرست تھے مگر تقدیری حکم پورا ہے کہ سلطع میں دیکھو
 اور اماندار ہو جائیں اور وہ اس بیت المقدس میں اس کی نذرین بھیجیں کہ سنن ابو داؤد میں ہے
 کہ خباب بن عامر رضی اللہ عنہ دالہ وسلم نے بیت المقدس کو حق میں فرمایا کہ وہاں جاؤ اور اوس میں
 نماز پڑھو اور اوس میں کہا کہ اوس زمانہ میں شہر ویران تھے پھر آپ نے فرمایا کہ اگر زبان نجاو کہ وہاں نماز
 پڑھو تو نذرین کا تیل بھیج دو کہ اوس کی تندیاؤں میں جلے روشن کیا جاو مواب ارشاد ہوتا ہے
 اور ایسا ہو گا کہ جب طرح بٹکا ہوا پسندہ ہو جو گوشت لہسی نکالا گیا اور سی طرح مواب کی بیٹیاں ارنون
 کو کہا تو نہیں ہونگی صلح و انصاف کرو ان کو جو نکال دینے گئے ہیں چپا لو مواب کو آواز ہ تیرے
 ساتھ زمین تو ان کو لوٹنے والوں کو سامنی سے ڈانپ لو اس کا مطلب ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے
 کہ موابی لوگ سخت نصر سے ہلاکین گو اور ارنون کے گھالوں پر جائیں گے اور سلطع والوں سے کہیں گے
 ہکو ان ظالموں سے چپا لو انوا ایک مالہ مدینہ شریف کو پاس ہے ظاہر یہ ہے کہ اوس کو عبرتین
 ارنون فرمایا ہے پھر سلطع والوں کو تقدیری حکم ہوتا ہے کہ موابیوں کو تم چپا لو اس طرح کا بیان
 کہ بیسویں باب میں ہی آتا ہے کہ ودانی لوگ ہلاکین گئے تھے کہ لوگ ان کو سپناہ دیکھو اس کے بعد
 ارشاد ہوتا ہے کیونکہ شکر موقوف ہو جائے ونگر اور غارت گری ظلم ہو جائے گی اور سارے

پایمال کرنیوالی زمین پر سو فناء ہو گئے یوں تخت رحمت قائم ہو گا اور اوپر ایک انصاف کرنیوالا
 داؤد کو خیمہ میں جلوس فرما کر عدل کی پیروی کر لگا اور عدالت کرنے پر مستعد ہو گا دیکھو
 اے ایمانوالو اللہ تعالیٰ نے پہلے یہ خبر دی کہ موابیون کو صلح والو پناہ دینگے پھر اس امن کے
 علاقہ سے آخری زمانہ کی بڑی امن کی بھی بشارت دیدی کہ آخر کو سب ظالم فناء ہو جائینگے سارے
 زبور کی دعاؤں کا یہی خلاصہ ہے کہ سب ظالم فناء ہو جائیں اور اللہ والو لوگ امن امان سے اللہ کی
 تعریفوں کا ڈانکا بجائیں اس جگہ تمام زبور کی دعاؤں کو قبول کرے گا وعدہ فرمایا ہے یہ سب وعدے
 محمدی وقت میں پوری ہو رہی ہیں اور یہاں یہ بھی صاف اشارہ ہے کہ وہ تخت رحمت کا صلح میں قائم ہو گا
 اور ایک انصاف والا یعنی وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کو ہاتھ پر عدالت کا وعدہ ہے اور ان کی بادشاہی
 مدینہ میں قائم ہو گی **سستر وین باب** میں دمشق کے تباہ ہونے کی خبر ہے پادری لکھتا ہے کہ یہ اسکی
 خبر ہے کہ دمشق غارت ہو گا عراق والوں سے یہ خبر اسوقت دینگے جب اسرائیلی لوگ اور شاہان شام
 حضرت داؤد کی اولاد کے برخلاف جمع ہوئے مطلب یہ ہے کہ سلطنت دمشق سے الگ ہو جائے گی فقیر
 شام کا جو دمشق کو لینے کو بعد رہا آئندہ بطور اک سلطنت کو قائم ہو گا دمشق پہر دوبارہ بنایا گیا
 اور بعد بہت سے انقلاب کو اب تک ویسا ہی چلا جاتا ہے **اسرار و ان باب** اس باب
 کو سرے پر زمین مصر کو کچھ پتے اور نشان ہیں اور انکی زبردستی اور رعب اور دبدبہ کا بیان
 بعد اسکو یوں ارشاد ہوتا ہے کہ اے جہان کو ساری باشندو اور اے زمین کو رہنؤ والو جسوقت
 کہ پہاڑوں پر جھنڈا کھڑا کیا جاوے تم دیکھو اور جسوقت کہ نرسنگا پہونکا جاوے تم سنو کہ خداوند نے
 مجھ سے یوں فرمایا ہے کہ میں اپنی مقرر مسکن میں چپ چاپ بیٹھوں گا اور نگاہ کرتا رہوں گا اوس شدید
 گرمی کی مانند جو کڑی دھوپ کو وقت پڑتی ہے اور اوس شبنم ریز بادل کی طرح جو کہیت کاٹنے کی گری
 میں ہوتا ہے کہ فصل سے پیشتر جسوقت کلی کھل چکی اور پھول کی جگہ انگور لگو جو پکنے پر ہیں اسوقت
 وہ ٹھنڈیوں کو ہنسوی سی کاٹ ڈالے گا اور کوٹھیلوں کو کاٹ کر جدا کرے گا اور وہ پہاڑ کو شکاری
 پرندوں اور میدان کو وحشی درندوں کو لپو پڑے رہینگے اور شکاری پرندی اوپر گرمی کے
 موسم میں بیٹھینگے اور زمین کو ساری وحشی درندی جاڑے کے موسم میں اوپر لیٹینگے اسوقت
 اوس قوم کی طرف سے جو زور آور اوہنی ہے اوس گروہ کی جو ابتدا سی آج تک بہت ڈالی ہے

اوسے قوم کی جو زبردست اور قہجیاب ہو جسکی زمین ندیوں سے بانٹی ہوئی ہو ایک ہدیہ رب العالمین کو
 رب العالمین کی نام کو مکان پر جو صیہون کو پہاڑ پر ہو پنجاب یا جاییگا یہ جو فرمایا کہ فضل سے پیشتر اسکا
 مطلب پادری طاسل اسکاٹ یوں لکھا ہو کہ اس پہلو کہ دشمنوں کو ارادہ کی کللی کھل چکو اور اس
 سے پہلے کہ اونکو ارادہ نہ کر پورا کرینکا وقت آجادی میں اونکو کاٹ ڈالو گا پادری اسکاٹ لکھتا ہو
 کہ دیار نیل حبش میں اور مصر میں بہکریات ندیوں میں تقسیم ہوا ہو اس سے پہلو کہ وہ سمندر میں ہو چکو
 اور حبش مصر کو دشمن طرف ہو اور مصر یوں کی قوم اول سے اب تک رعب اور دہشت والی ہو آخر
 محمدی بانیو اللہ تعالیٰ صاف خبر دیتا ہو کہ جب پہاڑ میں پر دین کا جہنڈا کھڑا ہو گا یعنی آخری پیغمبر
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہاڑوں کو ملک میں دین کا جہنڈا کھڑا کرینگا اور وہ خود جہنڈوں کی طرح
 اوٹھ کھڑا ہو گا جیسا کہ گیار دین باب میں ہو چکا ہو اور سوقت اللہ تعالیٰ میں موقع پر کا فوٹو کھانا لکھا
 اور اونکی لاشیں ہاؤروٹو کھلا دیگا اور سوقت کا یہ بتا دیا کہ مصر کے لوگ جو ہستی زبردست اور
 دہشت والو ہیں بیت المقدس میں اللہ کی نذر میں بھیجینگے اسکا ظہور صاف محمدی وقت میں ہوا
 مولانا مجیر الدین جلی بیت المقدس کی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ عبدالملک بادشاہ کو وقت میں سب
 بیت المقدس کی بڑی چٹان پر قبۃ بنا یا گیا اور سین بہت مال صرف ہوا کہا جاتا ہو کہ وہ مصر کا
 محصول تحاسات برس کا اونیسواں باب اللہ تعالیٰ فرماتا ہو خداوند ایک تندرو اپنے
 پر سوار ہو کر مصر میں آویگا اور مصر کے بت اور سکھ حضور میں لہزاں ہو جائینگے اور مصر کا
 دل اور سکھ اندر گھل جائیگا اور میں مصر یوں کو تیار دیکر آپس میں مخالفت کر دوں گا اور میں ہر
 اپنے بہائی سے اور ہر ایک اپنے ہمسایہ سے لڑیگا شہر شہر سے اور سلطنت سلطنت سے پھر
 جو تمہی آیت میں فرماتا ہو کہ میں مصر یوں کو اک شکر حاکم کے قابو میں کر دوں گا اور ایک
 زبردست بادشاہ اپنے سلطنت کرے گیابوں خداوند رب العالمین فرماتا ہو پادری اسکاٹ لکھتا ہو
 کہ سناریہ کی فوج کو غارت ہونیکو تھوڑے برس بعد ملک مصر کے دربار میں ظن اور غدر ہوا
 اور اور سوقت ختم ہوا جب بار دشواروں نے زمین آپس میں بانٹ لی آخر کو سمیکس اول
 سب پر غالب ہوا اور اسکا کل اختیار چوٹن برس تک رہا سمیکس کے مرنیکو بعد بخت نصر
 نے ملک مصر کو فتح کیا اور اسکی جانشینوں نے اور بعد ازاں ایران کے

بادشاہوں نے خود مختار ہو کر حکومت کی اور نہایت ظلم سکندر کو نہایت تک کرتے رہے اور سکندر عظیم جو ملک مصر کا ایران والوں کو ظلم سے ایک طاقت و نجات دینے والا تھا اسکو اور اسکو جانشینوں کو ماتحت بین ملک مصر والوں کو نہایت آلام پہونچا اسکا ذکر کیا جاتا ہے کہ بین مصریوں کو ایک سخت حاکم کو سپرد کر دیا گیا تاوقتیکہ ایک طاقت ور بادشاہ اور بہ حکومت کر لیا یعنی زبردست بادشاہ سے مراد حضرت سکندر ہیں جنہوں نے ایران والوں کی ظلم و مصر کو نجات دی مولانا جلال الدین سیوطی نے تاریخ مصر میں ابن عبدالحکم کی کتاب سے لکھا ہے کہ جب بخت نصر نے بادشاہ مصر قوس کو قتل کیا اور سب مصر والوں کو قید کر لیا اور جن کو قتل کیا اور انکو قتل کیا یہ بخت نصر نے چالیس برس بعد مصر والوں کو مصر میں بھیج دیا اور انہوں نے اسکو آباد کیا پھر اسوقت سے مصر وہاں رہا اب اسکا یہ خبر دیتا ہے کہ مصر کی ندیاں سوکھ جائیں گی اور کھیتیاں مرجھا جائیں گی سولہویں آیت میں فرماتا ہے کہ مصری ہمت زدہ اور ہراسان ہونگے ستروین آیت یوں ہے تب یہود کی سر زمین مصر کو دیوہشت کی چیز ہوگی ہر ایک جھکو اگوا اسکا ذکر یہودی اپنے دلیں ہوں کہا میکا اوس ارادے کو سبب جور العالمین اسکو حق میں کرتا ہے اوس روز ملک مصر میں پانچ شہر ہونگے جو کنعانی زبان بولیں گے اور عربیوں کی قسم کہائیں گے اور ان میں سے ایک کا نام قرۃ العین کہلاوے گا پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہ معلوم نہیں کہ وہ پانچ شہر کونسو تھے اسکا بھی حال معلوم نہیں کہ ایک شہر غارتی کا شہر کہلائیگا یعنی اوس سے مراد خلیفہ پولس ہے یعنی آفتاب کو شہر سی مراد ہے پادری یہ تصریح بھی حاشیہ پر یوں ترجمہ کیا ہے کہ سوچ کا شہر پادری ڈراؤ ڈیٹی لکھتا ہے کہ اسکو کتابوں میں ہلیو پولس کہا ہے جہاں لوگ نہایت اعتقاد سے بت پوجا کرتے تھے مطلب یہ ہے کہ بڑے بڑے بت پرست اپنا مذہب بد لکر سچے خدا کی طرف رجوع ہونگے پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ کئی شہروں پر مہربانی کی جائیگی خصوصاً اوس شہر پر جو بت پرستی کو نام سے مشہور تھا اور غارتی کی واسطی تیار تھا ماتحت مقدونیا کو بادشاہ ہونگے جو کہ سکندر اعظم کو جانشین تھے اور ملک مصر میں حکومت کرتے تھے خاص حقوق یہودیوں کو دینے گئے اور بہت سی اوس ملک میں رہنے لگوں انہوں نے اپنا دین جاری کیا اور اللہ کے بندگی کرنے لگو کچھ عرصہ میں پاک کتاب کا ترجمہ یونانی بولی میں ہو گیا اور اسکو اسوقت ملک مصر میں خوب سمجھتے تھے اس سبب سے بہت سے باشندے انکو اللہ تعالیٰ سے واقف ہو گئے

اور اونیاس نے ہلیوپولس کے مقام پر ایک عبادت خانہ بنایا جہاں اللہ کی عبادت اویسی طرح ہوتی تھی جس طرح بیت المقدس میں ہوتی تھی اوقات میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایکسوتیس برس آگے ایک یہودیہ ملک میں دشمنوں سے لڑتے رہے اور اپنا ملک بچاتے رہے دیکھو یہ وہ وقت آیا کہ یہودیہ کی زمین مصریوں کے حق میں دہشت کا باعث ہو گئی یہودیہ کے بہادری سب پر کھلتی اسکی بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہو اوس روز مصر کی سرزمین کے بچوں سے حج خداوند کا ایک منبج یعنی قربانی کا مقام اور اوسکی سرحد میں خداوند کا ایک ستون ہوگا اور وہ مصر کی سرزمین میں رب العالمین کا ایک نشان اور ایک گواہ ہوگا اسی کو وہ ظالموں کو ظلم سے خداوند کو پکارین گو اور وہ اوتوں کو لیے ایک رہائی دینے والا اور ایک حامی بھجوا اور وہ اوتھیں رہائی دیگا اس بجائے انہیں ایضاً لفظ ہو یعنی پکار نیگو بھجے لفظ کا لفظ ہو یعنی بھجیگا ایک پادری نے یونین ترجمہ کیا ہو اور یہی ترجمہ بہت ظاہر ہے مگر پادری نے یونین ترجمہ کر دیا کہ پکارا اور رہائی دی آئندہ زمانہ کی صاف خبر ہے اوسکو گذرے ہوئے وقت کی خبر پادری اسکو بعد اللہ فرماتا ہو اور خداوند مصر میں بھجانا جائیگا اور مصری خداوند کو اوس دن بھجائیں گے اور فریسی اور ہدیے گزاریں گے اور خداوند کے لیے نذرین مانیں گے اور ادا کریں گے اور خداوند مصر کو مار لیا وہ مار لیا اور وہی چنگا کر لیا اور وہ خداوند کی طرف رجوع ہوئے اور وہ اوتکی دعا سنی گا اور اونیاس صحت بخش لیا پادری نے مصر کی مفتاح الکتاب سے ثابت ہوتا ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کچھ اوپر ڈیرہ ہو برس پہلو جب انیسو کس ظالم نے مسجد بیت المقدس پر بڑے بڑے ظلم کیے اور یہودیوں نے اوپر جہاد کر کے مسجد کو پھر آباد کیا اونیاس نے انہیں اونیاس امام مصر میں چلیا اور معلوم ہوا کہ اونیاس نے انہیں اونیاس امام نے مصر میں عبادت خانہ بنایا اور اللہ سے فریاد شروع کی سو اللہ تعالیٰ یہ بتا دیتا ہو کہ یہ اللہ کی طرف کا ایک نشان ہوگا کہ اوس ظالموں کا ظلم زور پر ہوگا اور اللہ والے لوگ مصر میں مسجد بنا کر اللہ سے فریاد کریں گے اور اوس فریاد کا انجام یہ ہوگا کہ آخر اللہ اوس نجات دہندہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجے گا جو امانتوں کو ظالموں کو ظلم سے چھڑا دینگے سو یہ فریاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وقت میں بھی اور اوتکی بعد ہی چہ سو برسر تک رہی پادری ولیم میور نے تاریخ کلیسیا میں لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے

چونٹہ برس بعد فرنگستان کو بادشاہوں نے عیسائیوں کو چین چین کر قتل کیا حواریوں نے
بڑے بڑے صدے اٹھائے تین سو برس تک یہی آفت رہی کتنی بادشاہوں نے یہ
ظلم دیا ایک بادشاہ کو وقت میں لکھا ہو کہ ہزاروں آدمی مصر میں اور فرانس میں قتل ہو
اور ایک بادشاہ کو وقت میں لکھا ہو کہ اوسنی جاہا کہ دین عیسائی بالکل مٹا دو مصر اور افریقہ
اور اٹالی اور مشرق تماشاکاہ او سکے ظلموں کو سمجھو ایسا پادریو اللہ سی ڈرو دیکھو حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کو ظالموں کو ظلم سہرا ہی نہیں دی یہ خبر اذکی نہیں ہو سکتی یہ تو صاف محمدی بشارت
ہو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد محمدیوں نے ملک مصر اور عراق وغیرہ پر جہاد کیا
اللہ تعالیٰ نے مصریوں کو مارا یعنی قتل کیا ہر جگہ کیا یعنی اونہیں اپنا دین پہلایا بڑا پتا اوسوقت
کا یہ دیا ہو کہ اوسدن مصری لوگ اللہ کو بچا نیں گے اور ذبیحہ اور ہدیے گزاریں گے یہ قربانے
خاص پتا محمدی شریعت کا ہو نصاریٰ کے یہاں قربانی نہیں ہے یہ اذکی خبر نہیں ہو سکتی
بعد اسکے ایک اور بڑا پتا اوسوقت کا اللہ تعالیٰ بتلاتا ہو اور یوں فرماتا ہو اوس روز مصر سے
اسورت تک ایک شاہراہ ہوگی اور آسوری مصر میں آویں گے اور مصری آسور کو جانیں گے اور مصر
آسوریوں کو ساتھ ملکر عبادت کریں گے اوس روز اسرائیل مصر اور آسور کا تیسرا ہوگا اور زمین
کو درمیان برکت کا باعث ٹھہرے گا کہ رب العالمین اوسی برکت بخشے گا اور فرما دے گا مبارک ہو
مصر میری امت اور آسور میری ہاتھ کا کام اور اسرائیل میری میراث آؤ محمدی بھائیو دیکھو یہ ظاہر
پتا محمدی وقت کا ہو کہ مصری آسورت تک یعنی عراق عرب کو ذبحہ بغداد وغیرہ تک بڑی راہ ہوگی
اور سب ملکر اللہ کی بندگی کرتے ہوں کیونکہ سب محمدی ہوں سب کا ایک دین ہو اور سب جگہ محمدیوں
کی حکومت ہو اور بہت اسرائیلی بھی دین محمدی میں داخل ہوں اذکیو اللہ نے بڑی برکت
بخشی ہے اذکی نسل بڑی ہے اور سب قوموں کو محمدی لوگ اذکی پیغمبروں کی اولاد
سمجھکر برکت کا باعث جانتے ہوں اگلے وقتوں میں مصری اور آسوری یعنی عراقی بت پرست
تھو اور اسرائیلیوں کو بڑے دشمن تھے اور عراقی مصریوں کو دشمن تھے بخت نصر عراقی نے
مصریوں پر بڑی بڑی ظلم کیو اب تینوں ملکوں میں محمدی دین پہلایا ہو پادری طاہر اسکاٹ
کہتا ہو کہ بہت سوزمانہ تک آسوری مصریوں کو دشمن تھے مگر یہاں پیش خبری ہو کہ وہ آپس میں مل جائیں گے

اسرائیلیوں کو ساتھ اللہ کی بندگی میں اس پادری نے بیان کچھ نہ کہا کہ یہ بات کس مانی ہوئے ای افسوس اوں لوگوں پر جو جان بوجہ حق کو چپاتے ہیں پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ اس پیش خبری کا پورا ہونا باقی ہو مان عیسائی دین کچھ دنوں تک اوں ملکوں میں پسلا تو ضرور ہالیکن ایتک یہ سامان نہیں ہوا جسکی یہاں پیش خبری ہے پادری خوب جانتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بعد تین سو برس تک عیسائی قتل ہونے رہے پھر وہم کو جوڑے عیسائیوں کو وقت میں ملک عراق میں ایران کو آگ پوجہ والوں کی حکومت رہی تھی پھر مصلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وقت تک ملک عراق پر حکومت ایران والوں کی تھی اور وہاں کو نصاریٰ اؤں کو تا بعد رتھو اور ایران والوں میں اور روم کو نصاریٰ میں لڑائیاں رہتی تھیں پھر نصاریٰ عراق میں امن امان سے کیونکر جاسکتے ہوں گے اسی لیے پادری اقرار کرتا ہے کہ یہ سامان عیسائیوں کو لیے نہیں ہوا اسی پادریو اللہ نے جس سامان کا وعدہ کیا تھا وہ سامان ہم محمدیوں کیواسطہ کر دیا اس نشانی سے تم کیون نہیں پہچانتے کہ محمدی لوگ سچو دین پر ہیں اوں نہیں کے تعریفین ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے مصر والوں کو فرمایا کہ میری امت یعنی میرے خاص لوگ عراق والوں کو فرمایا میرے ہاتھ کو بنا کے ہوئے یعنی اؤں کو ایمان دیا گویا اؤں کو بنے سرسبز بنایا اسرائیلیوں کو فرمایا میری میراث یعنی پچھلو اسرائیلی اگلوں کی نسل ہیں اؤں کو اللہ پہر اپنا خاص بندہ کر لیا یہ سب تعریفین محمدیوں کی ہیں دیکھو حبیبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں محمدیوں نے مصر کو اور عراق کو فتح کیا اوسوقت سے مصر اور عراق میں اللہ کے عبادت ہو رہی ہے اور سب ملک شہادت کرتے ہیں اور مصر سے عراق تک شاہراہ رستہ کھلا ہوا ہے سب جگہ محمدیوں کو حکومت ہے اللہ تعالیٰ نے ملک شام اور مصر اور عراق کو مکہ اور مدینہ کو بعد بہت بڑا رتبہ دیا ہے جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے بڑے بڑے صاحب کرامات ولی اللہ کو اور بڑے بڑے قرآن اور حدیث کو جانتے ہوئے اور سکھانے والے اور مدینہ اور یمن میں ہوئے ہیں اسی طرح ان تین ملکوں میں بھی ہو رہی ہیں شام میں ابدالوں کا ہونا بہت حدیثوں میں آیا ہے مولانا جلال الدین سیوطی نے دو حدیثیں ایک رسالہ میں جمع کی ہیں اوسمیں لکھا ہے کہ امام احمد نے مسند میں حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام

سند پونچائی کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابدال شام میں ہیں اور وہ چار
 مرد ہیں جب ایک مرد مرتا ہو اللہ اس کی جگہ پر اور مرد کو بدل دیتا ہو اور کبھی باعث سی پیچہ دیا
 جاتا ہو اور اور کبھی باعث سی دشمنوں پر مرد دیکھ جاتی ہے اور شام والوں سے اور کبھی باعث سے عذاب
 پھیر دیا جاتا ہو اسکو راوی سب صحیح بخاری کے راوی ہیں سوا شریح کو اور وہ بھی ثقہ ہیں حکیم
 ترمذی نوادر الاصول میں فرماتے ہیں کہ ہمیں فرمایا عمر ابن ابی بنی نافع نے جو ایلہ کے
 رہنے والے ہیں اور انہوں نے کہا کہ ہمیں فرمایا علار ابن زید اور انہوں نے روایت کی انس بن مالک سے کہ حضرت
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابدال چالیس ہیں بائیس شام میں اور اٹھارہ عراق میں
 جب ایک مرتا ہو اللہ اس کی جگہ پر دوسرا بدل دیتا ہو ہر جب حکم آوے گا وہ سب اونہا ہی جائیں گے
 اسی کے نزدیک قیامت قائم ہوگی مولانا جلال الدین سیوطی رتہ رتہ تاریخ مصر میں لکھتے ہیں کہ خلال
 نے کرامات الاولیاء میں اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں حضرت علی علیہ السلام تک سند پونچائی
 کہ انہوں نے فرمایا کہ خیمہ اسلام کا کو فیض ہے اور ہجرت مدینہ میں اور نجبا یعنی نجیب لوگ مصر میں وراہد
 شام میں اور ابن عساکر نے دوسری سند حضرت علی علیہ السلام تک پونچائی کہ انہوں نے فرمایا
 کہ ابدال شام میں اور نجبا مصر والوں میں اور اخبار عراق والوں میں اور ابن عساکر نے احمد ابن ابی حواری
 تک سند پونچائی اور انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے ابوسلیمان سی اور انہوں نے فرمایا کہ ابدال شام میں
 اور نجبا مصر میں اور قطب میں اور اخبار عراق میں اور قطب بغدادی نے اور ابن عساکر نے
 عبد اللہ ابن محمد بنی تک سند پونچائی کہا کہ میں نے کسائی سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ نقباء
 نقب لوگ تین سو ہیں اور نجبا یعنی نجیب لوگ ستر ہیں اور ابدال چالیس ہیں اور اخبار سات ہیں
 اور عمال یعنی ستون چار ہیں اور غوث ایک ہے سو مقام نقبا کا مغرب ہے اور مقام نجبا کا مصر ہے اور
 مقام ابدال کا شام ہے اور اخبار زمین میں سیر کرنے والے ہیں اور محمد زمین کو کنارہ زمین میں اور مقام
 غوث کا مکہ ہے ہر جب عام لوگوں کو معاملہ میں کوئی حاجت درپیش آتی ہے اسکو مقدمہ میں نقبا
 گڑ گڑا کر دعا کرتے ہیں پھر نجبا پھر ابدال پھر اخبار پھر محمد پھر اگر انکی دعا قبول ہوئی تو خیر نہیں تو
 غوث گڑ گڑا کر دعا کرتا ہے پھر اسکا سوال تمام نہیں ہوتا ہے کہ اسکی دعا قبول ہو جاتی ہے
 اور ملک شام اور مصر اور عراق میں جو جو کامل ولی اللہ کو اور قرآن و حدیث کو پڑھنے والے

اور سکھلائیو الوہی ہین اون سب کا احوال اگر جمع ہو تو بہت بڑی کتاب تیار ہو اسلئے
 بڑے بڑے مشہور لوگوں کو نگا نام نمونہ کو طور پر لکھا جاتا ہو ملک عراق کے شہر و نین سو بغداد
 میں امام علی نقی علیہ السلام اور حضرت امام حسن عسکری اور جناب محبوب سبحانی سید عبد القادر
 جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور ملک مصر میں حضرت ذوالنون مصری اور ملک شام میں حضرت
 ابواسحاق شامی حنفی رحمہ اور اسی طرح بڑے بڑے اولیا صاحب کرامات ان ملکوں میں ہو
 اور قرآن و حدیث کو سمجھنے والوں اور سکھلائیو الوہی ہین سو ملک عراق کو شہر و نین سو کوفہ میں امام
 ابو حنیفہ اور اذکر بڑے بڑے شاگرد اور بغداد میں امام احمد ابن حنبل اور بصرہ میں حضرت
 حسن بصری اور شعبہ ابن حجاج اور حافظ زین الدین عراقی اور مصر میں لیث ابن سعد
 اور حافظ ابن حجر عسقلانی اور جلال الدین سیوطی اور بغداد اور مصر میں امام شافعی اور
 ملک شام میں ابوطاہر محمد ابن طاہر مقدسی اور ابن عساکر علی ابن حسین شامی دمشقی اور یحییٰ
 ابن احمد طبرانی شامی اور جمال الدین یوسف میزی شامی اور امام مسلم الدین قسبی دمشقی
 شامی اور امام عبد الغنی منذری شامی ان لوگوں کو دین کی باتوں کی تحقیق میں بڑی بڑی
 کتابیں لکھی ہین اسد اذکر و بجز بلند فرماؤ آئین بلیسویں باب میں یہ پیش خبری ہو
 کہ آسور کا بادشاہ مصریوں کو اور حبشیوں کو قید کر کے تیجا نیگاتب اسرائیلی لوگ شرمندہ
 ہوئے کہ جن سے ہنرمند مائگی تھی کہ آسور کو بادشاہ سے بچ نکلیں اور نکایہ حال ہو ایا دطاس کاٹ
 لکھتا ہو کہ شاید یہ پیش خبری بخاریب سو پوری ہوئی اکیسویں باب اسد کو حکم سے
 حضرت اشعیاء علیہ السلام فرماتے ہین ایک ہولناک رویا مجھ کو نظر آیا لکیر الوہی ہو اور غارت گیار
 کرتا ہو اے عیلام چڑھائی کر اے مادی محاصرہ کر اسکایہ مطلب ہو کہ بابل کا بادشاہ نخت نصر ہر
 لوٹتا ہو اے عیلام اور مادی یعنی ایران والو او سپر چڑھائی کر و پادری شیرنگ نے
 آفتاب صداقت میں لکھا ہو کہ فارسی لوگ عیلامی کہلاتے تھے جو عیلام ابن سام ابن نوح
 نسل میں کہلاتے تھے اور مادی اون لوگوں کو اور تر طرف سے تھے خضر یعنی کھجور قدیم فاتر
 سلطنت کو نئے سے پہلے آباد کیا اسکو مان مادیوں کو بادشاہ کی بیٹی تھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 یا مسواریتیں برسر آگ و بابل کی سلطنت پہ اور اسکو ساری ملک پر قابض ہوا اور یہودیوں کو

حکم دیا کہ اپنے ملک میں جاؤ اور مسجد بیت المقدس کو چہر تیاؤ حضرت اشعیا علیہ السلام فرمادے ہیں
کہ اللہ نے مجھ کو فرمایا جا نگہبان بچھلا جو کچھ دیکھو سو بتلاؤ اور اوسنی سوار دیکھی فارس وہ دوسو
گدھے پر اور سوار اونٹ پر اور اوسنی تاکٹن بڑی تاک بانڈی تب اوس نگہبان نے پکارا
کہ دیکھو یہ سوار مرد فارس دودو آؤ میں اور وہ بولا اور چلا یا گدھے بڑی بابل گرے بڑی اور
اوسکے ٹھاکروں کی ساری پتلیان زمین پر اور اوسنی ٹپک ڈالیں فارس کی جگہ اصل عبرانیہ
پاسا شیم کا لفظ ہو اوسکا ترجمہ پادری متیہ نے یون کیا ہے گھوڑوں کو چڑھنہ والہ املا احمد لانی
نے سیف الاسنہ میں یون لکھا ہے کہ گدھے کے سوار کا اشارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ہے
اور اونٹ کے سوار کا اشارہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے پھر یہ خبر ہے کہ بابل بالکل
ویران ہو جائیگا مگر یہی وقت میں بابل پر جہاد ہوا پھر وہ ویرانہ ہوا املا احمد لانی کہ میں نے
بعض یہودی ملاؤں سے اس مقام میں بحث کی بعضوں نے کہا کہ حار کا سوار مسیح ہو اور اونٹ کے سوار کو
ہم نہیں جانتے شاید اسرائیلیوں میں کوئی پیغمبر ہو ایک دوسرا انہیں کا یون بولا کہ ہمارے اپنے بزرگوں
سے سننا ہے کہ یہ اشارہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے جو عبد اللہ کو بٹھی میں جمع اولاد
اسماعیل علیہ السلام کی طرف بھیجے گا ہم کہتی ہیں کہ یہ اقرار اور یون نے کیا جو کہتی ہیں کہ آپ پیغمبر
ہیں مگر فقط عرب والوں کی طرف بھیجے گا یہ نہیں دیکھتے کہ ان پاک کتابوں میں جا بجا یہ خبر ہے کہ ساری
قوموں کی طرف اللہ آپکو بھیجے گا خلاصہ اس پیش خبری کا یہ ہے کہ اللہ کو حکم ہے حضرت اشعیا علیہ
السلام اپنے کسی خادم کو یا کسی فرشتے کو بچھلا دیا کہ دیکھو کہ غیب کے عالم میں کیا دکھائی دیتا ہے اور
خوب دیکھا تو کہا دودو سوار گھوڑوں کو چلو آتے ہیں پہر کہا کہ سوار گدھے کا اور سوار اونٹ کا
یہ اشارہ حضرت عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے کہ غیب کے عالم میں یہ ظہور اوستی دیکھا
پادری متیہ نے یون ترجمہ کیا کہ سوار گدھوں پر اور سوار اونٹوں پر عبرانی میں ٹخیب کا لفظ ہے
املا احمد کہ بیان سے معلوم ہوا کہ اسکو معنی ایک سوار کو ہیں اور اگر سواروں کو معنی ہیں تو بھی
صاف عربیوں کا پتا ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ہوتے تھے اور آپکو ساتھ والی
جمعی وٹھو سپر سوار ہو کر جہاد کو آکر ساتھ جاتی تھیں اور گدھوں کی سواری بھی عرب میں بہت تھی
اگر یہ معنی ہیں تو بھی عرب کی فوجوں کا سامان اللہ نے پہلے سے دکھلادیا پھر یہی بتلادیا کہ بابل

گریبا گریبا یعنی ان لوگوں کو ہفت دین بابل بالکل ویران ہو جائیگا اول یہ خبر دی کہ ابران
 لوگ بابل پہنچے اور ان کی گریبا پڑی اور سری چٹائی بابل پر جو عرب والوں سے ہونیوالی تھی وہاں
 سارا سامان اس نے دکھلایا پھر عرب کو ذکر میں ارشاد ہوتا ہے عرب کو جنگل میں تہرات کا لوگو
 اور دو اینوں کے قافلہ پانی کی کمی پانی کا استقبال کرنے آوے یہاں کی سر زمین کے باشندے
 روٹے لیکر بھاگنے والے کے مانی کو نکلو کیونکہ وہ تلواروں کے سامنے سے ٹھکی تلوار سے
 اور کھینچی ہوئی کمان سے اور لڑائی کی شدت سے بھاگو ہیں کیونکہ خداوند نے مجھ کو یوں فرمایا
 ہنوز ایک برس ہاں مزدور کیسی ایک ٹھیک برس میں قیدار کی سار جی شمت جاتی ہوگی
 اور یہی قیدار کے باقی بہادر تیر اندازوں کا شمار کم ہوگا کہ خداوند اسرائیل کو خدا نے یوں
 فرمایا پادری طاس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اس پیش خیر کی مشہور ہونے سے ایک ٹھیک
 برس میں یہ ویرانی عرب میں ہونیوالی تھی غالب یوں ہے کہ اسکاٹ اور جب ہوا جب نجاب
 پہلے اپنے فوج کو ہودیہ میں لیکر گیا جاعین دو اینوں کی جو ایک فرقہ عرب کا ہے پناہ لیا
 جنگلوں میں اپنے دشمنوں کی ہاتھ سے اور اور فرقے انکو اپنے ساتھ ملا لینگے تاکہ وہ مرغیا میں اس
 کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے کہ ایسا علیہ السلام کو چوتھی باب میں خلع اودم کے ذکر میں ودان
 اور تیماکا ذکر ہے پادری ڈاؤڈ وٹھی لکھتا ہے کہ ودانی وہ عرب کو لوگ ہیں جو قطیف کی لیس میں
 یا تیسواں باب اس باب میں شہر یردشالم کو حق میں یہ پیش خبری ہے کہ اگر
 نحو غامی شہر یردشالم سب سردار ہاگ گئی تیر سب حاضرین قیدی گئی ووی دوسرا وارہ
 ہوتے ہیں جی آیت میں ہے کہ عیلام ترکش اٹھاتا ہے پادری طاس اسکاٹ لکھتا ہے کہ
 عیلام یعنی عیلام کو لوگ سنجا رب کی فوج کو تابع تھے گو یا کہ آسوریوں کی رعیت تھے نوین
 میں ہے کہ تم شہر داؤد کو مٹو دیکھو گو دسویں آیت میں ہے کہ کہڑا دودہ کے تاکہ شہر پناہ کو
 مضبوط کر دے پادری طاس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہ پیش خبری جب پوری ہوئی ہے و شالم
 بخت نصر کے ہاتھوں برباد ہوا کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ سنجا رب کو حملہ کے وقت حاکم ہاگ
 ہوں یا قیدی کیے گئے ہوں یا دیوارین ٹوڑ والی گئی ہوں تیسواں باب اس باب میں
 اللہ تعالیٰ یہ خبر دیتا ہے کہ سور کا شہر ویران اور تباہ ہو جائیگا اور صیدا ہی تباہ ہو جائیگا

چھتر پدروین آیت میں فرمایا ہو کہ اوس دن ایسا ہوگا کہ صور ایک بادشاہ کی ایام کو مطابق
ستر برس تک فراموش ہو جائیگی اور ستر برس کے پیچھے صور کو چنال کے ماتہ گیت گائیگی
نوبت ہوگی اور چنال بربط اوٹھا اور شھر میں پہرا کرنا کہ خوب چھڑا اور بہت سی غریبیں
تاکہ پیچھا کرین اور ستر برس کو بعد ایسا ہوگا کہ خداوند صومر کی شہر اپنے آسگاہ اور وہ خرچی کو لے
جائیگی اور روی زمین پر کی ساری ملکوتوں سے زناکاری کر گئی پادری ڈاؤڈیٹی لکھا ہے
کہ عید ایک بڑا شھر جو نزدیک صور کو ہے اور اوس میں ملکہ ایک خلع ہو گیا ہو اور
ستر برس کے بیان میں لکھا ہے کہ اوس وقت سی کہ صور کو بخت نصر نے لے لیا تھا اوس وقت
اوس کو قبضہ میں وہ رہا تھا جنگ فارس کے لوگوں نے بابل پر قبضہ نہیں کیا تھا جنگی حکومت کو
وقت میں صور کو پہرہ ہی اگلی رونق حاصل ہو گئی تھی اور یہ رونق سکندر اعظم کو وقت
تک باقی رہی اور کسی بادشاہ کی ایام کی موافق یعنی اوس وقت تک کہ سلطنت بابل والوں کی
باقی رہی پہرہ اپنا اگلو کاموں میں پڑ جائیگی اور نئی نئی قوموں کو اپنے میں داخل کر لے گی
اور اپنے رزق کو پیدا کرے گی صورت نہایت ہی مکرو فریب کے نیگہ آریستا ہو تا ہو اور
اوس کی تجارت اور اوس کی خرچی خداوند کریم مقدس ہوگی اور سکا مال و خیر نہ کیا گا
اور نہ رکھہ جوڑا جائیگا بلکہ اوس کی تجارت کا حاصل ذکر لے ہوگا جو خداوند کے حضور رہے
کہ کہا گو سیر ہووین اور نفیس پوشاک پنیں پادری میٹھنے اس باب کو سرے پر لکھا ہو
کہ یہ صور کے غارت ہوئی خبر ہے اور یہ خبر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں
وہاں کی لوگ خدا پرستوں کی جماعت میں داخل ہوئے گئے پادری مریم نے کشف الانوار
میں لکھا ہے کہ صور کو بخت نصر نے ویران کیا وہاں کے لوگوں نے اوس جگہ کے
پاس نیا صور بنایا پھر حضرت سکندر نے اوس شھر کو فتح کر کے ویران کر دیا پھر تھوڑے
مدت میں آباد ہوا اوس میں بہت تجارت ہونے لگی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں
یہ شھر بہت آباد تھا اور حواریوں کے زمانہ میں اس شھر میں بہت سے عیسائی رہتے تھے
دیکھو تجارت اور مال اوس شھر کا اللہ کی راہ میں ہدیہ ہوا اور تجارت کی پہلی صدی میں ہر
کوشک نے صور کو لے لیا تمام ہوا قول پادری کا آخر پادری بوسطن نمونہ مطلب تھا

کروہا کمال علیا بنو کمر صرف میں آیا نہ ہی اسد الو تھے جنگی اسد نے خبر دی تھی اور اس کے
 حق میں فرمایا تھا کہ وہ اسد کے حضور رہتے ہیں اسے طرح یہ ایسی سمجھو کہ محمدی لوگ بھی اونیہ میں اسد والوں
 میں داخل ہیں جنکو اللہ کی ضروری ہر وقت، حاصل ہو جنہوں نے صدر پر جہاد کیا اور اسکو
 فتح کیا اور وہاں کمال اور کمر صرف میں آیا اگرچہ اول وہ مال بہت پرستوں کا یا جوڑی علیا بنو کما
 تھا اور انہوں نے حرام طریقہ سے حاصل کیا تھا مگر جب محمدیوں نے اسکو جہاد کی لوٹ میں یا
 جزیہ میں یا قیمت دیکر یا یا جہاد کمال تھا وہ خود محمدی ہو گئے تب وہ مال اسد کو حکم سے اس کے
 حق میں حلال پاکیزہ ہو گیا تاریخ واقعی کو دیکھو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وقت میں صور جو ملک
 شام میں تھا فتح ہوا جناب سولہ اشمس الدین دہلی رحیم اللہ علیہ میں لکھتے ہیں کہ ابن
 ابی عقیل صدر شیخ ابواسحاق شیرازی کو پیش قیمت پگڑی بھیجا کرتے تھے اور ابواسحاق
 شیرازی پانچویں صدی میں تھا یہاں سے معلوم ہوا کہ صور کے کپڑے بہت عمدہ تھے اور جبکہ یہی
 اسے طرح جا بجا محمدیوں کو صرف میں آئے ہوئے اسد اعلم علیہ السلام باب دیکھو اللہ زمین
 کو خالی کرتا ہے اور اسی او جارتا ہے اور اولتہا ہے اور اسکی باشندوں کو تتر بتر کرتا ہے
 دوسری آیت میں ہے کہ سرزمین بالکل خالی کی جائیگی اور نہایت ویران ہوگی کہ اللہ فیہ
 بات فرمائی ہے پانچویں آیت میں ہے کہ زمین اپنی بسند والوں کو نیچے نیچس ہوئی اور وہاں کھنڈروں
 سے عدول کیا قانون کو بدلے لا عہد ابدی کو توڑا پادری طاسل اسکاٹ لکھتا ہے کہ اسرائیلیوں کی
 سلطنت کی بربادی آسوریوں اور یوودا کی کلدیوں کیلین رو میوں کی انہوں نے بدشالم
 کی بربادی اور یوودیوں کا تمام قوموں میں تتر بتر ہو جانا خاصکے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مراد ہے
 گیارہویں آیت کو بعد یوں ہے کہ شہر میں ویرانہ باقی رہا اور دروازے توڑے تارسی دیا گیا تو یہی
 سرزمین کو بچ لوگوں کو در بیان وہ ایسا ہوگا جیسا زیتون کا درخت جب جڑ جڑا یا گیا اور
 انکو روں کو چھوڑی ہوئی خوشی جب پہل ٹوٹ چکیں پادری طاسل اسکاٹ اسکاٹ طلب
 لکھتا ہے کہ اس بربادی نے انکو تمام ملکوں میں تتر بتر کر دیا وہ لوگ بہاگ گئے مصر اور ایشیا
 کو جب اور ٹاپو دین اور یونان کو کنار وین اسکو بعد ارشاد ہوتا ہے وہ اپنی آواز بلند
 کرینگے دے گیت گاؤنگے خداوند کو جلال کو سبب دی دریا پر سے لکارتیگی پادری لکھتا ہے

کہ اوان کو کون فی اللہ کا دین بت پرستوں میں پہلایا اور عیسائی دین اوان کو سکھایا اسکو بعد
یون ہوا یہ تو ہم شعلوں میں خداوند کی اور سمندر کو نابود نہیں خداوند کو نام کی جو اسرائیل کا خدا ہے
تعریف کرو پادری لکھتا ہے کہ اوان کو رغبت دلائی کہ آگ کیسی نکلیں اور یہ عیسائیوں ہی اللہ کی
تعریف کرو ای ایمانو اور ویسٹنگم ہاتھوں جو ببادی یروشلم کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بعد
اور اسرائیلی لوگ ہر ہر ملک میں پھیل گئے اسکو بیان کر بعد دیکھو صاف محمدی بشارت ہو ارشاد ہو
ہے انتہا عزیز زمین سے نعمتوں کی آواز ہیں سنائی دیتی ہو جلال و عظمت اوس صدیق یعنی سچی
دل والا کیواسطہ میں جی کا لفظ ہو اوسکو معنی لغت عبرانی میں جال کو لکھو میں جاکا ترجمہ
پادری متحضر نے عظمت اور جلال لکھا ہے انجیل پاک کی تفسیر میں سچی کو بار وین باب میں پہلایا
آیت میں جہاں یقین کا ذکر ہے کہ وہ زمین کو کناری سے سلیمان کی حکمت سے کو آئی اس جگہ پادری
اسکاٹ لکھتا ہے کہ زمین کا انارہ اوسوقت کو محاورہ میں عرب کو ملک کو بولتے تو یعنی میں جو عرب کا
ایک ضلع ہو وہاں یقین پر دشتالم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کو پاس آئی اور پادری
اس جگہ بھی وہی مطلب سمجھو کہ انتہائی زمین سے بغیر عرب کو ملک سے گانگی یعنی خوشی کی آواز حضرت
اشعیا علیہ السلام کو سنائی دیتی ہو پھر صاف اشارہ ایک سچی بندہ کی طرف ہے کہ اوسکو واسطہ
عظمت اور جلال اور جمال جو اسمین صاف اشارہ ہے کہ وہ سچا بندہ جلال و جلال و اعزب
میں ہو گا اسکو بعد یون ہے کہ میں کہا میری تباہی میری تباہی مجھ پر اور بلا ہو لیرے کو تو میں
اور لوٹ کو لیرے کو تو میں اونیسیوں آیت میں ہے کہ میں ایک لخت اور جگہ کی نیسیوں آیت میں
ہے کہ اوسکا گناہ اوسپر ہاری ہو وہ گر گئی اور میری اونیسی کی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے
کہ جیسا قید بابل کو بعد اوشی تو اب نہیں اونیسی ہم کو تو میں کہ اگر یہ میری بیت المقدس
کی تو یہ میری کہ بہت جلد آباد ہوگی جیسا کہ قید بابل کو شہر میں آباد ہوئی بلکہ پانسویں
بعد آباد ہوگی ان پاک کتابوں میں جا بجا پر دشتالم کی ہمیشہ کی آبادی کے خبریں موجود ہیں
وہ آبادی محمدی وقت میں ہوئی پادری لکھتا ہے کہ خاص یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ ویسٹنگم
کی سلطنت برپا ہوئی اور عیسائی سلطنت قائم ہوئی اور یونکو خوب معلوم ہے کہ روم کو
بت پرست جو جو تہ موٹہ عیسائی ہوئے تھے اوان کی سلطنت محمدیون فی اللہ کی حکم سے

برباد کی دیکھو اسکو بعد اللہ فرماتا سو اور اوسدینن ایسا ہو گا کہ خداوند عالمیسا تو تکلی اشکر کو جو بلندی
 پہنچن اور زمین پر زمین کو بادشاہوں کو مناد لگا اور سی طاس اسکاٹ اسکا یہ طالب لکھتا ہے کہ ہوں
 فی جو انجیل کو روکا وہ برباد ہو و اور پادری ڈاویڈی لکھتا ہے کہ اسکو یہ معنی کہ وہ عبادت خانہ جو ساکن
 تار کو ملے مانند آسمان کا سامتر ہے کہ تہا ہو دو نو پادریوں کا مطالب یہ ہے کہ عالی شان ایمان ہو دیو کو فرمایا ہو
 کہ وہ برباد ہو جاوے گی اب ہم کہتے ہیں کہ اوسدن کا اشارہ اوسطرف ہے جسکا ذکر اور یہ ہو چکا یعنی ہاں
 اوس جو نبی کا حال اور جلال عجب میں ظاہر ہو گا اوسدن اللہ تعالیٰ بلندی پر ہے و الونکو یعنی اول
 جنون اور دیو کو جو آسمان کو قریب ہو امین اور اگر تھے ہیں اور ان آدمیوں اور جنوں کو جو زمین
 پر رہتے ہیں سزا دیگا سو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بعد چوبیس برس ظالموں کا زور رہا یہ پوری سزا محمدی و
 میں ملی اوسوقت سے پہلے دیا و جن آسمان کو پاس جا یا کرتی اور فرشتوں کو جو اللہ تعالیٰ آئینہ زما فی کا
 احوال بتلاتا ہے کہ کون مر گیا کون جو کا کسکو فتح ہو گی کسکی شکست ہو گی ایسے ایسے آئندہ احوال کو جو
 ہوتے ذکر کرتی تھی جن اوسکو چوری سی سنتی تھی اور آدمیوں میں جو انکو آشنا ہو اوکو بتلاتی تھی ایک
 بات وہاں کی کہتی تھی اور میں سو جو وہ اپنی طرف سے ملائی تھی جو بوقت سے اللہ فرج اب محمد صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم یہ قرآن کا اواز شریع کیا تو فرشتوں کو جو کی پوری سزا والو آسمان پر بجا و جب کوئی
 جن فرشتوں کی باتیں سنو جو آتا ہا فرشتوں نار و زمین سے آگ کا شعلہ لیکر اوپر پہنکتے تھے حجب اسطرح دیو
 جن آگ سے جلادے گئے جنوں میں اور جنوں کو آشنا و زمین اس بات کا شعور و غل پڑ گیا بہت جن اور
 بہت آشنا جنوں کو یہ نشانی دیکھ کر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حضور میں حاضر ہو و اور محمدی
 دین میں داخل ہو و اور حجب اللہ فرج اب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم جہاد کا فرمایا محمدی آدمیوں
 نے کافرا آدمیوں پر جہاد کیا اور محمدی جنوں اور دیووں نے کافر جنوں اور دیووں پر جہاد کیا اور
 ہوتا ہے اور دیو ان قیدیوں کو مانند جو کڑے ہیں دالی جاوین جمع کیو جاوے گا اور دیو قید خانہ میں
 قید کیو جاوے گا اور بہت دنوں کو بعد اونکی خبر لجا سکی پادری طاس اسکاٹ لکھتا ہے کہ جو انجیل کو
 روکین گو سب قید کیو جائینگے اور اخیر زمانہ میں اونکا فیصلہ ہو گا اور ہمارے نزدیک اسکو صاف
 معنی یہ ہیں کہ وہ قید خانہ میں یعنی قبر و زمین میں گواہ رہتے دنوں کے بعد خبر لجا سکی یعنی
 قیامت میں قبروں سے اوٹھائے جائیں گے اور حساب لیا جائیگا ایسی کی آیت میں یفقد کا

لفظ ہر جس کا ترجمہ پادری میتر فو یون لکھا ہو کہ سزا دیگا اور یہاں ہی یقیناً لفظ ہر جس کا
ترجمہ کیا ہو کہ خلی جائیگی اب بھی پورے تو ہیں کہ تمہاری خبر لجا ئیگی یعنی سزا دی جائیگی پہلی جگہ
صاف یہی معنی ہیں کہ سزا دیگا جیسا کہ ستائیسویں باب کو سہری پر فقہ کا لفظ ہر اور یون نو مایا
کہ اللہ اپنی تلوار سی خبر لگا یعنی سزا دیگا اور دوسری جگہ جو فرمایا کہ بہت دنوں کو بعد خبر لجا ئیگی
یہاں یہ معنی ہیں کہ حساب لیا جائیگا اور سزا بھی دی جائیگی اسٹا ہوتا ہو اور چاند مضرط ہو گا
اور سورج شرمندہ کیونکہ رب العالمین صیون کو پہاڑ پر اور یہوشالام میں سلطنت کر لگا اور آؤ
بزرگوں کو آگے جلال ہو گا پادری طاسن اسکاٹ چاند کا گوہر اجانا اور سورج کا شرمندہ ہونا
یون بیان کرتا ہو کہ بہت سربادشاہ اپنی فوج سمیت گرجاؤں کو ہم کستی میں یہ معنی بھی ہو سکتا
ہیں کہ اللہ کو بوجی والو تمام جانین محصل جائیگا اور سورج اور چاند کو بہت سی بوجی والو اور کچی جا
سی تو بہ کئی اور سورج اور چاند کی وہ بڑائی اور بزرگی جو کافر کو دل پر چھائی ہوئی تھی وہ
اونکو دل سے نکلی جائیگی عبرانی میں چاند کو حق میں حافظہ کا لفظ ہر اسکو معنی پادری میتر فو یون
شریف میں شرمندہ ہونیکو لکھی ہیں تمہی معنی ہوتی کہ چاند اور سورج دونوں شرمندہ ہونیکو کہ مکھان
کو کون کے کیون پوہا کیونکہ اللہ اپنے پاک بندوں کو پیر و شالم کی بادشاہی دیگا اللہ اپنی بادشاہی
اونکو فریضہ سی ظاہر کر لگا اور اسکو یعنی بدو شالم کو پورے ہون کو یا سہ دارون کو آگوشان کو
کا ظہور ہو گا یہ صاف محمدی بادشاہی کی خبر ہے جو پیر و شالم میں امیر المومنین حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کو وقت میں ظاہر ہوئی اسکو بعد دیکھو پیر ہا بل کی دیرائیکی خبر ہے پیر ہا بل
اللہ تعالیٰ حضرت اشعیا علیہ السلام سی یون کو مواتا ہوا آئی خداوند تو پیر اخدا ہو میں جیسے
تعلیم کرونگا تیری نام کی تعریف کرونگا کیونکہ تو نے عجیب کام کی ہیں تیری محبتیں قدیم سے
راست اسیچ ہیں کیونکہ تو نے شہر کو خاک کا ڈیر کیا اور مضبوط بستی کو ایکہ دیانہ اور پیر ہا بل
کے محلوں کو ایسا کیا کہ شہر نہ رہا وہ پیر ہا بل نجا ئیگا اسکو زبردست لوگ تیری تعلیم کر لیں اور
بہت والو گروہوں کی بستی تیرا ڈیر جائیگی کہ تو مسکین کو لیکو قلعہ ہوا اور محتاج کو لیکو اسکی پریشانی
کو وقت میں ایک حکم شہر اور آئندہ ہی سو ایک پناہ کی جگہ اور گرمی سی چاند جو وقت ظالموں کی
آئندہ ہی ایسی چلی جیسا طوفان جو دیوار پر چلتا ہو تو پیر دسیون کی شور کو یون محبت کر لگا جیسے

جیسی گرجی جو بن پانی کو مکان میں ہو کہ جس طرح اسکو سبایہ سگر می بیستہ ہوتی ہے اویسی طرح مغرور ملکا
 مشاویانہ بجانا موقوف ہوگا پادری طاس اسکاٹ لگتا ہے کہ بابل وغیرہ شہر مرہا ہوں اور اسکو
 کہ عیسائی مذہب پہلو حضرت اشعیا علیہ السلام اللہ کا شکر کرتے ہیں کہ وہ ان پیش خیر یوں کہ
 پور کر لیا اور اجنبی لوگ جو اسکو نہیں پوجتے تو وہ نجات ہو گئے جس طرح اسکو پہلی ہی سے وہ پوج
 سجاتی ہے اس طرح وہ منوں کا غلبہ بجا لگا اور انکی تباہی اور خرابی دیکھ کر بہت سے زبردست اور زوردار
 لوگ اسکو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کو اپنی محتاج غریب لوگوں کو مسلمان بنایا اور پادریوں کو خوب جانتی
 کہ بابل پر جب محمدیوں نے جہاد کیا تب وہ ویلہ جنگل ہو گیا پھر تم صاف کیوں نہیں کہتے کہ عرب کو
 محتاج اور غریب لوگوں نے بابل پر جہاد کیا اسکو تمام کی زبردستی بڑی بڑی دستوں کا زور توڑا ان
 پیش خیر یوں کا ظہور دیکھ کر بہت بہت پرست اور آتش پرست اور جو کوئی عیسائی جو اس وقت زندہ
 بہت زبردست تھے وہ سو ڈری اور بہتوں نے دین محمدی قبول کیا جو اتنی رہے وہ محمدیوں کی رہے
 بعد اسکو اللہ فرماتا ہے اور رب العالمین اس پہاڑ پر ساری قوموں کی لمبی فوجیں چڑھن سی ایک
 خیانتکار کر لیا بلکہ ایک خیاقت تلچٹ پر سے تھری ہوئی می سے ہاں فوجیں چڑھن سے جو پر نعر ہوں
 اور می سے جو تلچٹ پر سے خوب تھری ہوئی ہو اور وہ اس پہاڑ میں اس پر دیکھو جو سارے
 قوموں پر پڑے ہو اور اس نقاب کو جو ساری گروہوں پر لٹک رہا ہے نیست کر دیگا وہ فتح دے
 موت کو نیست کر لیا اور خداوند خدا اسکو چھوڑے اسکو پونچھ ڈالے گا اور اپنی لوگوں کے
 سیوانی تمام زمین پر سے کوہ دیگا کیونکہ خداوند نے یہ فرمایا ہے اے محمدی بھائیو دیکھو بابل وغیرہ مضبوط شہر
 کی بربادی کی خبر دیکھ کر اللہ تعالیٰ پر دشنام کی آبادی کی خبر دیکھ کر حضرت اشعیا علیہ السلام کے
 وقت میں اسرائیلیوں کو سوا ساری قومیں بت پرست تھیں جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 پر اللہ نے مکہ اور مدینہ میں قرآن پاک اقرارا بت پرستوں کی آنکھوں پر سے اسکو چھڑوہ اور ہادیا ہو
 فی بتوں کو جو پڑا اللہ کو بایا بابل فتح ہوا اللہ نے محمدیوں کو شہر پر دشنام اور مسجد بیت المقدس کا
 اور تمام ملک شام کا حاکم کیا اللہ نے شہر پر دشنام میں ہر ہر قوم کو محمدیوں کو اس طرح خیاقت تیار کی
 بشتر بڑی فیض اوس پاک مسجد کی زیارت میں اور انبیاء و اولیاء کی زیارت میں ساری
 قوموں کو محمدیوں پر جاری ہوئے محمدیوں نے دین محمدی کی بدولت شہر پر دشنام اور مسجد بیت المقدس کا

رتبہ اور اسراہیلی پیغمبر کا رتبہ بچانا وہ پردہ جو بت پرستوں پر چلا ہوا تھا کہ نسبت المقدس کے
 اور وہ انگریزوں اور یونان کے دشمن تھے وہ پردہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدست
 اور قرآن کی بدولت اڑھکیا ساری قوموں کی محمدی لوگ بڑے شوق سی اللہ کی نسبت
 میں حاضر ہوئے ہیں اور مسجد بیت المقدس کی زیارت بھی ایسا ہیوں اور اولیاء کی نسبت
 سے بڑے فیض پاتی ہیں اور اللہ انکو ایمان کی لافٹ بکھاتا ہے اور اپنی عشق کی شراب پلاتا ہے
 مے ہونے والوں کو جلاتا ہے جو ٹی عیسائیوں پر یہ پردہ پڑا ہوا تھا کہ وہ تین خداؤں کو قابل تھی
 یہودیوں کی جان میں مسجد بیت المقدس کو گورخانہ بنایا تھا جو عیسائیوں کو ظلم سی رو رہے تھے
 اللہ دین محمدی کو وسیلہ سے وہ پردہ جو ٹی عیسائیوں پر ہوا تھا دیا جب وہ محمدی ہوئے اور ہوں
 نے اللہ کو اکیلا جانا اور سب کو اسکا بندہ مانا اور بیت المقدس کا مرتبہ بچانا ایمان والوں کے
 چہروں پر سے اللہ کا تسو بچھو یعنی ظلم بت پرستوں کا اور جو ٹی عیسائیوں کا انہیں سے موقوف ہوا
 بت پرست لوگ ایمان والوں کو رسوا کرتے تھے کہ ہمارے تئوں کو کیوں نہیں پوجتے ہو حضرت عیسیٰ علیہ
 السلام کو وقت سی ایمان یہودی سے جو عیسائیوں کو رسوا کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ کو کیوں مانتے ہو
 جو ٹی عیسائی سے جو عیسائیوں کو رسوا کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بندہ کیوں سمجھتی ہو
 معاذ اللہ انکو خدا سمجھو اب ہر ہر ملک میں محمدی لوگ حضرت عیسیٰ کی اور سب پیغمبروں کی
 اور انکو ساتھ کر ایمان والوں کی تعریفیں کرتے ہیں اور جیسے پہلی دین محمدی میں آؤ ہیں
 انکو پیغمبروں کی اولاد جانا سب محمدی انکا ادب کرتے ہیں پادری طاسل سکاٹ لکھتا ہے
 کہ ان آیتوں میں صاف صاف ایک پیش نبی ہر تعلیم انجیل کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
 آئیس دنیا کی تمامی تک رب العالمین ایک دعوت کر لیا صیہون پہاڑ پر یہ خیانت طیار ہوئی
 واسطی تمام بت پرستوں اور یہودیوں کو اور نہایت عمدہ کہاں سب طرح کو اور عمدہ مثال
 ان مثالوں سے سب قدرتی برکتیں مراد ہیں جو حضرت عیسیٰ کو وسیلہ سی ملین اور جہالت اور
 بت پرستی جو ایک پردہ کی طرح پہلی ہوئی تھی تمام قوموں پر سے وہ ہٹا دیا گئی یہ بات جو
 شروع ہوئی جب سے حواریوں نے بت پرستوں کو عیسائی کیا اور انجیل کو انہیں پہلا یاد دہات
 قریب قیامت تک جاری رہی آخر کو موت فنا ہو جائیگی یا یہ معنی کہ بہشت اور دوزخ

لوگ ہمیشہ شکر یا یہ معنی کہ آخری زمانہ میں سب برائیاں مٹ جائیں گی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اسی محمدی بہائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خاص رفیعہ کے ملک یونان اور ملک روم کو اور ہر شہر کو بیت پرستوں میں انجیل کا وعظ سنایا اور انکو دعائی بنایا کہ تم عیسائیوں میں سویریں بنو اور ہر ایمان یوں کو کہو اور بت پرستوں کو کہو کہ تم ان کے انوکھے آئینوں میں جوچی گئے ہو بلکہ انکو خون کو دیا ایمانی گنو اور ایمان یوں کو کہو کہ تم ان کے انوکھے طرح سے انکو ذلیل کیا انکو کی رسوائی دن بدن بڑھتی گئی شہر پر وشالم اور بیت المقدس کے بیت پرستوں کو دیا ایمان والوں کو انسو و نکا دیا ایمان کیا تین سویریں بعد روم کی بت پرست جو متحد ہوئے عیسائی بن گئے تین خدا کہنے والوں کا ہر طرف زور ہوا اللہ کو کیا جاؤ والی جنگلوں اور پہاڑوں میں چپ چپ بیٹھ گئے تو اس زمانہ میں یہ پیش خیر کی گمان پوری ہوئی کہ ساری قوموں پر ہیبرہ اور متحد جائیں گے جو عیسائیوں کو بہت بڑا ہمارے بدوہ کہ کاہت کو گون پر ڈال دیا ایمان والوں کو انسو و وسوقت میں نہیں پوچھو گنو ایمان والوں کو رسوائی ہو تو رہی یہ تو صاف محمدی وقت کی بشارت ہو اور یہ جو پاوریوں کو ولین آتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس پہاڑ کا یعنی صہون اور یہ وشالم کا پتا دیتا ہو کہ اس پہاڑ پر فی یافت تیار کرونگا اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہاں ظہور نہیں ہوا بلکہ مکہ میں ظہور ہوا اسکا جواب یہ ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی صہون اور یہ وشالم میں نہیں پیدا ہوئے بلکہ شہر بیت اللحم میں پیدا ہوئے جو یہ وشالم سی پانچ میل پر ہی اور وہ جلیل میں شہر ناصر میں اکثر ہمارے تھے جو یہ وشالم سے ستر میل کو قریب ہو کہیں یہ وشالم میں ہی تشریف لائے تھے اور قرآن ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اگرچہ مکہ اور مدینہ میں اترے مگر قرآن اور حدیث بہت جلد ملک شام اور بیت المقدس میں اللہ فرما دیا اور اس پاک ملک میں بڑی بڑی محمدی لوگ پیدا کیے جو کافض بہ طرف اللہ فرمایا اور مسجد بیت المقدس کا اور ملک شام کو نبیوں اور ولیوں کا فیض بھی سب محمدیوں فرمایا اور حضرت اشعیا علیہ السلام اور اسرائیلی پیغمبروں کو بڑی خوشی اسی بات کی تھی کہ ہماری ملک میں اللہ کا نام پکارا جائے گا اور کو زور ٹوٹ جاوے سوا اللہ تعالیٰ انکو بار بار یہی خوشی سناتا ہو کہ تم ہماری اس ملک میں

بہت بے فیض جاری کرونگا اور میں ہر ساری دنیا کو ایمان دار بن کر دوں گا اور
 پانچویں پادریوں کو لازم ہو کہ تیسرے دن باب کی شانہ میں آیت کریمہ پڑھیں کہ دیکھو اللہ کا
 نام دور ہی چلا آتا ہے اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ اللہ کا نام پھیلائیے اور اس ملک میں
 دور کسی آویںگو جب ارشاد ہے قیامت میں وہاں سے کہاجائیگا کہ یہ ہے خدا ہر ہم اوسی کی
 راہ نکھو تو اور اوسی فی ہیں بجایا یہ خطہ نہ ہو ہم اوسکو انتظار میں تھیں ہم اوسکی نجات سے
 محوش و غم رہے ہو و شکر کیونکہ اس پرما پر خدا کا ہاتھ دھڑلہ رہے گا اور وہ آب ایتی ہی جگہ میں
 پوئل کہ مانند جو مزملی کو چھوڑ دیا جائے گا و لٹا رہا دیکھا اور وہ اسکو درمیان اوسکو مانند جو میرے
 ہوں ہاتھ پڑا آتا ہے ہاتھ پھیلا دینگا اور منہ اوسکو فرشتہ کو اوسکو ہاتھوں کو خن فریب سمیت
 پست کر دینگا اور وہ تیری دیوار و فکرو اونچو بر جو نکھو توڑے اکیگا ازینچی کیلگا اور زمین کی بلکہ
 خاک کی کربا کر دینگا دیکھو اوس محمدی برائیوں کی صفات پتا ہے کہ اوسدن سب اللہ والے
 اللہ کا شکر کریںگو کہ اللہ نے ہمارے اور ہمارے ملک تمام کو ظالموں کو ظلم سے بچالیا اللہ کا ہاتھ اس
 پرما پر لیو شہرہ و شہرہ اور مسجد بیت المقدس پر ہر ایک کا حضرت اعلیٰ کی بعد تو اللہ نے
 حفاظت کا ہاتھ اوسپر ہی اوٹھالیا اور بت پرستان کو ہاتھوں اوس شہر اور اس مسجد کو
 ویرانہ بنا دیا ہر محمدیوں کی ہاتھوں اوسکو آباد کیا آجک اوس شہر اور اوس مسجد پر اور
 وہاں کو محمدیوں پر اللہ کی نگہبانی کا ہاتھ دھڑلہ ہوا ہوا ملا احمد ایرا نے اس جگہ پر عبرانی
 عبارت لکھی ہے اور مواب کی افظ میں بی کی بیلی داو لکھا ہے معلوم ہوا کہ یہ لفظ دوگونو
 طرح ہے ملا احمد لکھتے ہیں کہ کتاب کالوین میں لکھا ہے کہ موآد ایک قدیم شہر ہے عراق عرب
 میں کہ وریا کو کناری ہے ہر اسکو موافق اس سے مراد میں ہے جو عجم کو بادشاہوں کا تختگاہ تھا
 اور بعضی اور لوگوں نے لکھا ہے کہ موآد سی مراد خیر کو یہودیوں کی ولایت میں ہیں ہر ملا احمد لکھتے ہیں
 کہ دیکھو شہرہ اکن کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی استیمون و پست و خراب کیا اور
 ایتی ہاتھ وہاں پھیلاو اور اوس شہر کو محل کے لکھو کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
 پیاناہو نیکی زات میں گر پڑے دیکھو اوس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیر کو جناب محمد صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فتح کیا اور بدین کو آپ کو بعد محمدیوں نے فتح کیا پادری مرکت

کشت الاثامین لکھا ہو کہ وہاں کو سب شہر فنا ہو گا اور بدوین فی ہواب پوچھنے کے لیے
وہاں پہنچ کر کہتے ہیں وہاں تھوڑی سی کمی تھی جو اور بڑا جگہ ہے مگر تھوڑی سی تھوڑی سی جہت
جہوئے گویت بونے جاتے ہیں بدوہان گلی وہاں چرتے ہیں اس بیان سی ہی
معلوم ہوا کہ وہاں ملک عرب میں یا اوسکو قریب تھا چھ سو اٹھ سو
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اوسدن یو دواہ کی سرزمین میں یہ گیت گایا جائیگا ہمارا تو ایک نما شہر
ہو اوسکی دیواروں اور برجوں کو بدلی وہ نجات ہی کو مقرر کر لیا پادری طاسل سکاٹے
لکھتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں یہ مطلب جو کہیروٹ شالم والی لوگ اسویو گئی ہاتھ سے
بیچ جائیں گے اور بابل کی قیدی بھی چھو جائیں گے اور انیسو گس کو قتل ہو ہی خلاصی پائیں
اور دن سی یہ مطلب ہے کہ وہ زمانہ جب آوے گا کہ یو دی لوگ عیسائی ہو جائیں گے وہ کہیں گے
کہ ہمارا شہر یہ وٹ شالم بابل اور روم سی زیادہ مضبوط ہے کیونکہ اسد نجات مقرر کر دیا ہے
اور برجوں کی واسطی اور اللہ کی محبت عیسائیوں کو ایسی طاقت دیگی جیسی دشمن توڑنے
ہم کہتے ہیں کہ اوسدن کا اشارہ اوسدن کی طرف ہے جو جکا اور پر کی آیتوں میں ذکر ہے کہ یہوون
اللہ کی ملکیتی کا ہاتھ دھیرا رہیگا وہ محمدی وقت ہر شہر یہ وٹ شالم اور مسجد بیت القدس کی
بڑی مضبوطی ظاہر و باطن کی اوس وقت میں ہوگی ارشاد ہوتا ہے تم دروازی کو لو تاکہ صدق
یعنی راستہ باز قوم جسنی صداقت کو حفظ کرے گا ہر اندر آوے پادری طاسل سکاٹ لکھتا ہے کہ
جب سچی عیسائی جو وہی عیسائیوں پر فتح پائیں گے تو خدا پرستوں کی جماعت بہت بڑھ جائیگی جو
اللہ کو حکموں کو خوب طرح تابع ہونگی اور جو نیا ایمان لاویگا اوسکو واسطی عیسائی لوگ دروازہ کو
کہولیں گے اور اس مضبوط شہر میں اوسکو رامین گی اور وہاں اوسکو حصہ دینگے وہ پیش خبر
جب پوری ہوئی جب بت پرستوں کو قدیم زمانہ میں دین کی طرف بلایا اور یہ پیش خبری طبع
پوری ہو جائیگی جب یو دی عیسائی ہو جائیں گی ہم کہتے ہیں اس پیش خبری کا طور محمدی
وخت میں ایسا ہوا کہ پادریوں کا دل جانتی محمدی لوگ جو سچی عیسائی ہیں انہوں نے
جب جو وہی عیسائیوں پر فتح پائی ان لوگوں نے عاجز ہو کر شہر یہ وٹ شالم کو دروازی کو
محمدیوں نے شہر میں جا کر مسجد مقدس کو کوڑی کرکٹ سی صاف کر کے اب آباد کیا کہ آج کل وہ

اور پر یہ بیان ہو چکا کہ صداقت زبور شریف میں اور اس کتاب کی اکا و نوین اور چھتویں
 باب میں آخری شریعت کا نام ہی تو یہاں اس بات کا اشارہ ہے کہ وہ لوگ قرآن اور حدیث
 کو بڑے یاد رکھنے والی ہونگی وہ شریعت اور کچھ دلوں پر نقش ہوگی اور شاہد ہوتا ہے جسکا
 دل قائم ہو تو خوب سلامتی سی اور سکی نگہبانی کریگا کیونکہ اسکا بہرہ و سائبہ ہرے ہمیشہ تک
 خداوند پر ہر دوسرا کہو کہ اللہ تعالیٰ ایک ہمیشہ کی چٹان ہو فائدہ یعنی نہاد اور سیکر پاس ہے
 پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہ خیال ہو سکتا ہے کہ یہ خبر اون عیسائیوں کی ہے جو اللہ پر ہر
 رکھیں گو بہر فرمایا کہ اللہ پر ہر دوسرا کہو یعنی اس وقت کی امید اللہ رکھو اور اب مصیبتوں میں
 صبر کرو ہم کہتی ہیں بیشک سچی عیسائیوں نے مصیبتوں میں بڑی بڑی صبر کی اور محمد می
 وقت کو انتظار میں بیٹھ کر ہر محمدی وقت میں انہوں نے ظالموں کو ظلم و نجات پائی اور اتحاد ہوتا ہے
 وہ انکو جو اونچی پیٹھ پر ہیں جو اتار لیا اور بلند شہر کو پست کر دیا وہ اوسے پست کر کے خاک میں
 ملا لیا اور گرد کر دیا وہ پانوشی روندا جائیگا ہاں مسکینوں کو پانوشی اور محتاجوں کی قوموں سی
 طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ بابل کا عاجز ہو جانا یہودیوں کی بحال ہو جائیگی لیکن اس سب سے عیسائی
 بنیاد ہو جائیں گو اور سچی عیسائی جو حقیر ہیں اللہ کو حکموں پر چلنے کی آئی پادریو سچی عیسائی وہی
 عرب کو محمدی لوگ ہیں دیکھو اون مسکینوں اور محتاجوں کو بابل کو کیسا روندند اللہ ابن اثیر جزیری
 تاریخ کامل میں کہتی ہیں کہ مسلمانوں نے جب فارس والوں کو ملک پر جلا دیا تو فارس والو لوگ
 اور نسے کہا کرتے تھے جس وقت لڑائیوں نہیں آپس میں پیغام اور گفتگو میں ہوتی تھیں کہ تم لوگ سب
 قوموں سی توڑی ہو اور سب گزیدہ حقیر ہو اے ایمانوالو عرب کو لوگ جو سب قوموں سے زیادہ
 کمزور تھے لوگ ہی توڑی اور سامان لڑائی کا ہی توڑا انکو اللہ اپنے نام کا زور دیا اور خوب پیچ
 غلبہ دیا اوسے تاریخ کامل میں دوسری جگہ لکھا ہے جو ان قادیسیہ کی لڑائی کا بیان ہے جو بابل کے
 علاقہ میں ہر وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وقت میں فارس والوں سے لڑائی تھی وہاں سے
 فے مسلمانوں سے کہا کہ ہم لوگ ہمیشہ شہر و زمین غالب رہے ہماری سی حکومت اور بادشاہی کسی کو
 نہیں ملی اور قوموں میں کوئی قوم ہماری نزدیک نہ ہو یا وہ حقیر نہیں تھی ہماری زندگی بڑے
 طرح گذرتی تھی ہم نکو کچھ نہیں سمجھتے تھے جو ہماری شہر و زمین قحط بڑا ناہم ہماری پاس

آتی تھے تو ہم تکہ کوچہ چھاری اور دیوار اسی طرح سے کہتے تھے کہ ہمارے جانے اور
کہ تواری شہر و دیہات پر پڑی ہوا ہے کہ ہم اس پرستہ کو چھوڑ کر اس کی تواری میں جا کر
کچھ کھڑا اور بنجارہ درم در اوہ پناہوں وغیرہ میں پناہ لے کر جواب دیا کہ اگر ہمارے جانے اور
اور رزق و دینی والا ہی اور توئی واپسی ملک کی لوگوں کا تو کیا سوچیں اسکو چاہتی ہیں اور تہہ
تک وہ یہ دیا تھا اور ہمارے تکی اور تہہ حال چہیتی تو کہ یہ ہم اسکو بھی جانتے ہیں اور اس بات کو
فکر نہیں ہیں اسکو کھانا دیا تھا اور یہ پتہ نہ دیا کہ ہمیشہ راست کو امید کہ ستر و ستر ہوا
کہ راحت اور کھولجائی ہو اور شاید وہ تہہ اوق کی راہ راستی ہو اور تو چوٹی ہر نوہی صاف کی
راہ کو ہوا کہ تہہ ہوا تیری و النون کی راہ میں اور وہاں ہم تیری فطرت ہر راہی جانکا اشتیاق
تیری نام اور تیری یاد کی طرف ہر رات کو میری جان تیرا شوق کہستی ہو میری دل سے ہر شوق
تلاش کرتا ہوں کیونکہ مجھ پر تیری عداوتیں زمین پر ہو میں تب دیکھا کہ بسنی والی صفا تھی
پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اسد والوں نے مصیبتوں میں اس کو غدی کی پورا ہونیکا انتظار کیا
اور اس عدالت کی امید کہ جو قوموں کو دیکھ کر لگی اور اسکو فریبی ہو لوگ اچھی راہ
سمجھیں گے اور پادریوں اس بات کا صاف ملوچہ بھی وقت میں ہوا اللہ محمدی عدالت میں
ظالموں کو قتل کیا اس نے اور دیکھ کر بہت لوگوں نے چاہا کہ اسکاٹ لکھتا ہے ہر چہ شریر پر
مہربانی کیجا رہی ہو راستی تیرے گھر کا سچائی کی زمین میں تیرا سستی کو کام لگیا اور خدا کی عظمت پر
بھروسہ نہ کیا اور خداوند تیرا ہاتھ بلند ہو رہا اور اسکو نہیں دیکھتا لیکن وہ دیکھتا ہے اور پشیمان
ہو گیا قوم کی غیرت بلکہ تیری دشمنوں کو ہم کر دیگی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اسکاٹ
کی قوم میں جو بری لوگ تہہ اور ہوں اس پاک زمین پر دشلم میں شرارت کی اور اسکو کھلا
نہ دیکھا اور اسکو شجب ہاتھ بلند کیا یعنی تہہ تیری سزاوی یا پڑی عذاب سے بھاگتا ہے
یہ بھی تو اسد والوں کو شرسند دیکھا اس سبب سے کہ وہ اسد والوں سے دشمنی کر لیا اسکاٹ
غیرت اور اسکی آگ جو اسکو دشمنوں کو تہہ ہاں ہی اور کھو ہلاک کر دیگی یہ خیال ہو سکتا ہے کہ
اسکاٹ نے یہ کہہ کر ہودی لوگ بابل والوں کو تہہ میں قید ہو کر اور کچھ اور حال کو یہی موافق ہو
جو وہیون نے دشلم کی بربادی سے پہلے کیا اور پادریوں بابل والی اور وہی لوگ بہت

تہو ان کو بلاتو ان جو یہودیوں کو سزا دی یہاں وہ ذکر نہیں ہو یہاں تو اس وقت کا ذکر ہے جو یہود
 اس کا ہاتھ دیکھیں گے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اللہ اپنی خاص بند دیکھتا ہے تو نہایت اہم
 اور ملک شام والوں کو سزا دی گئی وہ اس کی قدرت کا پورا اظہار دیکھیں گے اور ان کو جو اپنے
 خاص بند کو جو پانی کی ایسی نچرتہ ہی وہ غیرت اور آگاہ کو سزا دی گئی تھی وقت کا حال
 کچھ خوب معلوم ہے کہ شہرہ و شام اور ملک شام پر یہودیوں اور جوئی مسلمانوں کو اللہ نے
 محمدیوں کو بلاتو ان کی سزا دی ارشاد ہوتا ہے جو ای خلیفہ ہوتا ہے ایسے مسلمان تھے مہر ایگان
 تو ہی فی ہماری ساری کاموں کو ہماری لیا بنایا ہی ای خداوند ہماری خدا تیری سوا اور خاؤ
 ہمیر خاندی کرتے ہیں پر ہم بھی سو نقطہ تیرا نام لیا کرتی تھی وی مگر پھر ہمیں گے وی رحلت
 کر گئے پھر اوٹھیں گے کہ توئی او کو سزا دی اور انہیں نابود کیا اور ان کو ذکر کو بھی مٹا دیا
 خداوند تو نے اس قوم کو کثرت بخشی ہی تو نے اس قوم کو کثرت بخشی تو بظاہر ظاہر ہوا تو نے
 کی ساری سرحدوں کو در تک بڑھا دیا ہی طاس اسکاٹ کا بیان ہو کہ اسد والو لوگ ظالم
 مالکوں کو قبضہ میں رہے اب خیر و یگانگی ہو کہ جوئی مذہب والی اور سب بت پرستوں کا زور
 ٹوٹ جائیگا اور ان کو ہکا بکا ذوالی مرجائیں گے اور اسد والو لوگ بہت بڑے حاکمین گے اور ان کا
 نام جسطح بیت المقدس وغیرہ میں ہر تمام دنیا کو گناہ و نیمن پسلا دیا جائیگا کیونکہ نیک لوگوں نے
 جو صلیب تو نہیں دعائیں کیں تھیں وہ اسد قبول فرما دیا ارشاد ہوتا ہے ای خداوند بخشی میں تیری
 طرف رجوع ہو کہ اس وقت تیری تیبہ اوپر تھی انہوں نے تجھی دھیمی آواز سی دعا مانگی جسطح
 کہ پٹ والی عورت جسکے چتر کو دن نزدیک ہوں درد کھاتی ہو اور اس مرد جو اسی گیس خیر
 مارتی ہو ای خداوند ہم تیری نگاہ میں ایسی ہی ہیں طاس اسکاٹ کا بیان ہو کہ خدا پرست
 لوگ مذمت ملک وہ دکھائی والی عورت کی طرح صیبتن اوٹھاتی رہے اور انتظار میں رہے کہ ہماری
 دعا کب قبول ہو ویکر اور وہ جو اللہ فی ان ظالموں کو ظلم سی جو تھو کی خبر دی ہے اس کا ظہور
 کب ہو دیا ارشاد ہوتا ہے ہم حاملہ ہیں تھیں وہ وہ لگا پر گیا ہو اجنی ہم فرسز میں کہہ
 رہی حاصل زمین کی اور دنیا کی کسبی والو جن نہیں پڑے ہیں طاس اسکاٹ لکھتا ہے کہ وہ لوگ
 نتیجہ لکھتے پر تیار ہو کہ وہ اچھی وقت نہ آوے گی اور ہمیں خبر ہو کہ اس کا مطلب ہے غلط سمجھا اور ہم

نا اسید ہوی ارشاد ہوتا ہی تیری مردی جی اوہین گراونکی لاشین اوہ نہ کھڑی ہونکی اور دوسرے
 ترجمہ میں یون ہون کہ میری لاش سمیت وی اوہ نہ کھڑی ہونگو تم جو خاک میں جاسی ہو جاگو اور جاگو
 کیونکہ تیری آؤس اوس اوس کو مانتا ہی جو اوگتی چیزون پر پڑتی ہو اور زمین مردون کو خوش لگا
 پوری ڈالو ڈیٹی لکھتا ہو کہ میری لاش سمیت یہ وہ شخص کھتا ہو جو اسد کو وعدہ دن کو سچا جانتا ہو
 اور بنیم یعنی اسد کا فضل اور اوسکی قدرت ادا گادیگی اور سر سبز کردیگی اون پود ہون کو جو
 سو گئی ہو تو اس اسکاٹ لکھتا ہو کہ معلوم ہوتا ہو کہ یہاں اس بات کی پیش خبری ہو کہ خدا پرستوں کو
 جماعت جو مردہ ہو گئی تھی پوپون کی مذہب کی رشوت خوری میں اور بت پرستی کو جاری
 ہون میں سو حسد اپر ستونکی جماعت سر سبز ہو جائیگی بسطح مردہ ہم جو قبر میں رکھا گیا ہو سچری سے
 جلایا گیا بسطح اوس اوگتی چیزون کو سر سبز کردیتی ہو اسطرح خدا پرستونکی جماعت جلد
 نیکی اخیر فقرہ یون ہی بیان ہو سکتا ہی کہ زمین ظالمون کی تو گرائیگا فاکرہ یعنی بھلا
 فقرہ یہ ہوا آریض رہا فاکرہ نیل اسکی معنی دوسری طرح ہی ہو سکتی ہیں جو لکھی گئی
 اب ہم کہتے ہیں کہ حضرت خزیل علیہ السلام کو سنیسیون باب میں ہی یون ہی فرمایا ہو کہ تمکو
 تمہاری قبرون سی باہر نکالو نگا اور تمہاری سر زمین میں تمکو لسیاؤ نگا قبرون سی نکالو نگا
 یہ معنی کہ مصیبت کہ مقامون سے نکال کر راحت کی جگہ پر لاؤنگا آری پادریو گیا اچھی بات سنو
 سوچی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بعد پوپ لوگ جو بڑی بت پرست اور رشوت خوری
 اونہون فی دین کو لگا کر پاتا تھا اب اس آسان بات کو ہی سمجھ لو کہ اسکو بعد جو اسد والون کی
 جماعت کو سر سبز ہونیکا وعدہ ہو وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور محمدی لوگ ہیں جنہون نے
 ساری دنیا میں اللہ کا اونسیون کا نام پھیلا یا اور پوپون کی شرارتیں جو تین سو برس پہلے
 ہوئی تھیں اونکو شہرہ و شالم سی اور شام و روم سی مٹایا اس جگہ پر ہم محمدیون کو پوپون کا
 مطالعہ فرمادے گا کہنا چاہو وہ یہ ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مین سو برس بعد روم کا بادشاہ
 قسطنطین جو متحد ہوئے گا عیسائی ہوا اور اونی بہت لوگون پر زور کر کو تین خداؤں کا
 اقرار کروایا اسی بادشاہ کی وقت سی پوپ لوگ یعنی بڑی بڑی پادری اس منصب پر
 بیٹھ کر دین میں جو چاہیں سو کریں اور جس چیز کو چاہیں حلال کر دیں جس چیز کو چاہیں حرام

کروین مولوی رحمت اللہ صاحب اعجاز عیسوی کے اخیرین پادریوں کی کتابوں سی پوپوں کی
 شرارتوں کا حال لکھا ہے ایک پادری یعنی ناپیر صاحب اپنی کتاب میں مشاہدات کی بابت
 صفحہ ۶۸ میں لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تین سو سولہ برس بعد و جالی اور پوپ کی
 سلطنت شروع ہوئی پوپوں کا حال یوں کہلا کہ سولہویں صدی عیسوی میں پادری تو ہرنے
 اپنی سمجھ کو موافق دین کو سنبھالا اور پوپوں کی غلط غلط باتوں کو مٹایا اس پادری کا فرقہ
 پروٹسٹنٹ کہلا یا مگر اگلوں کی طرح یہ بھی تین خداؤں کو قائل ہیں اس بڑی شرک میں اوکو
 شریک ہیں مگر پوپوں کی شرارتوں کا بیان اپنی کتابوں میں بہت کچھ کرتے ہیں اور وہ فرقہ
 جو پوپوں کو مذہب پر ہے وہ روس کا ملک کہلاتا ہے اس فرقہ کو لوگ بھی اہلک انگریزی لکھتے
 بہت پیسے ملے ہیں مولوی صاحب اظہار الحق میں لکھا ہے کہ وہ لوگ تصور و نکو سجدہ کرتے ہیں
 اور روسیہ میں اونکا بہت بڑا پادری رہتا ہے اوکو پادری کچھ لیکر لوگوں کو گناہ ہی معاف
 کر دیتے ہیں سو یہ پادری اقرار کرتا ہے کہ پوپوں نے دین کو بگاڑ دیا تھا مگر کہتا ہے کہ وہ اللہ والو کو
 جماعت جگر سر سبز ہو سکو بشارت ہے وہ فرقہ پروٹسٹنٹ کا ہے جو اخیر زمانہ میں روس کا ملک
 کے فرقہ پر غالب ہو جائیگا ارشاد ہوتا ہے اسی میری قوم اپنی اندر کی کو ٹھہریں داخل ہو
 اور اپنا دروازہ اپنی پیچ بند کر لے اور اپنی تین تھوڑی دیر چھا جب تک کہ غصہ اور جاؤ
 کیونکہ دیکھو خداوند اپنی مقام سی چلا آتا ہے تاکہ زمین کو باشندوں کو اوکلی شرارت کی سزا
 دیوے اور زمین اپنے خون کو ظاہر کرے گی اور اپنے مقتولوں کو پہرہ چھپا دیگی پادری طامسکے
 لکھتا ہے کہ اللہ اپنے لوگوں کو اپنے بنی کی زبان فی نصیحت کرتا ہے کہ جب وہ لوگ قتل ہو رہے تھے
 اس وقت خوشی کی امید رکھیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے مقام رحم سے قریب ہے کہ ہٹ جاوے اور
 عدالت کی سند پر آوے تاکہ شریروں کو سزا دیوے جنہوں نے اسکو لوگوں کو قتل کیا ہے تب
 بڑی مقدار خون کی جو ظلم سے بہا یا جائیگا کھل جائیگی اور خون کر نیوالوں کو دے گی سزا لیا
 شخص کو چاہی کہ بڑی ہوشیاری سے اس باب کی ساتھ سولہویں باب سی لیکر سیویں
 باب تک شریک کر لے پھر یہ خیال کرے کہ یہ پیش خبری اس بات کی ہے کہ اون لوگوں سی بدلہ
 لیا جائیگا جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شہیدوں کا خون بہا یا ہے اسی پادریوں کو خوب

جانتی ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بعد بت پرستوں کے تین سو برس تک عیسائیوں کو
خون بہای اور اسکی بعد پوپ لوگ جو جو ٹھہ موٹھ عیسائی بن گئے تھے انہوں نے
بت پرستی اور رشوت خوری اختیار کی تھی اور سچی عیسائی جو اسے کو اکلیا جانتی تھی اور
حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بندہ اور غلام پہنچا نیا والا سمجھ کر مانتی تھی اور یہ مولیٰ عیسائی بہت ہی بڑے
ظلم کرتے تھے اور یہ جو ظالموں کی قتل کی خبریں ہیں یہ انہیں کی قتل کی خبریں ہیں جنہوں
نے عیسائیوں کو شہید کیا اور یہ بھی جانتی ہو کہ وہ لوگ جو جو ٹھہ عیسائی تھے وہ ٹھہ لوگ
تلوار سے قتل ہوئے یہ تم اس محمدی عدالت کو برحق سمجھ کر محمدی کہوں نہیں ہو جاتی امی محمدی
یہاں حضرت اشعیا علیہ السلام اسکی حکم سی فرماتی ہیں کہ ظالم لوگ جو تم کو قتل کر رہے ہیں
تم انہیں چھپ چھپ رہو یا شک کہ اسے کا غصہ جو تم پر ہی اور تم پر ہی حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کی بعد یہی حال تھا کہ سوا چھپ رہی کی کچھ بن نہ پڑتا تھا اسکی بعد یہ بشارت
ہی کہ اللہ اپنی مقام سی چلا آتا ہوا زمین کیا عجیب ہی کہ یہ اشارہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنی مقام
یعنی مکہ اور کعبہ سی محمدیوں کے ساتھ ملک تمام کو شریروں کو سنرا دینی آتا ہی اس کتاب کی
سارے میں باب میں جہان صاف کعبہ کی تعریف ہے وہاں اسکو اپنا پاک مقام فرمایا ہے
سارے میں باب اسے اسے خداوند اپنی تخت اور بڑی اور مضبوط تلوار سی لویا تھا
کو اس تیز و سانپ کو اور لویا تان کو اس عجبہ سانپ کو سنرا دینا اور دریا کے
اثر دہی کو قتل کر لیا پادری ڈو ایو ڈیٹی لکھتا ہی کہ لویا تان الگ نام ہر بڑی بڑی
مچھلیوں اور دریائی ہست تاک اور قد اور جانوروں کا طاسل سکاٹ لکھتا ہے کہ اس باب
میں اسے مطلب کا بیان ہے اور دونوں اگلی بابوں میں بت اور خدا پرستوں کو اچھی حال کی
خبر ہے جیکہ شیطان اور اسکو کارندی تابع کر لے جائیں گے اور خدا پرستوں کی جماعت بڑے
دیکھائیگی اور بت پرستی مٹ جائیگی اور یہودی لوگ بہر حال کر دی جائیں گے اور سنرا دینا اللہ تعالیٰ
اپنے لوگوں کو قتل کر نیا لون کو سنرا دینا اور مگر مجھے سی بدل لیا یعنی قتل کر نیا الی ظالموں اور
بت پرستوں سے اور لفظ مگر مجھے کو دو بار پہونی سی معلوم ہوتا ہے ایک بار دو خوفناک جانور
اور لفظ اثر دینا کا اور مقام پر دریائی بہت کا ترجمہ کیا گیا ہے بہت سی لوگ اور قویں

کی مراد ہیں اور شیطان پرانی اثر دہی نی دی تھی اپنی طاقت اوس جو پائی کو جسکو کہ حور کے
 نے سمندہ سی نکلتی ہوئی دیکھا فائدہ جناب یوحنا حواری رحم کتاب مشاہدات میں
 لکھتی ہیں کہ میں نے سمندر سے نکلتی ہوئی ایک جانور کو دیکھا اوس جانور کی بہت کچھ بتی
 اور نشان بیان فرمایا ہیں وہ سب نشانیاں فسططین بادشاہ میں موجود تھیں جسکی
 عیسائیوں پر ظلم کر کے اوسے تین خداوں کا اقرار کر دیا اسکا پورا بیان کتاب کے آخر میں آوے گا
 اگر اللہ چاہے گا اوسے جانور کی حضرت اشعیا علیہ السلام ہی خبر دیتی ہیں اوسکی ہتھکڑی
 جو جھوٹی عیسائی تھی اونپر اللہ نے محمدی تلوار پہنچائی یہ اوسے تلوار کی خبر ہے ارشاد ہوتا ہے
 اوس رور تا کستان کی بابت ایک گیت گا دین خداوند اوسکی نگہبانی کرتا ہوں اوسے
 ہر دم سچا ہوں تاں کہ اوسے کچھ صدہ پہنچی بدین رات اور دن اوسکی خبر داری کرتا ہوں
 طاسل سکاٹ لکھتا ہے کہ جب یہ معاملہ ظاہر ہوا تب اللہ والوں کو گانا چاہیے جب انکو بتائیں
 جنگلی انگور نہ لگیں گے مگر غمہ پہل کثرت سے لگیں گے فائدہ یہاں اشارہ اس کتاب کے پانچویں
 باب کی طرف ہے وہاں اللہ نے فرمایا ہے کہ اسرائیلیوں کا گناہ انا امد کا انگور ہی باغ ہو گرا وہیں
 جنگلی انگور لگے سو میں اوسکو ویلان کر دوں گا وہاں اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ اسرائیلیوں
 کو تباہ کر دوں گا بار بار اونکو تباہ کیا اب یہاں یہ خبر ہے کہ جب سمعون کو سزا ملیگی اوس روز
 جو اسرائیلی امد والی ہو جائیں گے انکی امد تعالیٰ خوب نگہبانی کرے گی اس بات کا طور محمدی
 وقت میں ہوا جو یہودی ایمان لا حواری پر محمدی ہوئے وہ بڑے امن و امان میں رہے کیونکہ
 ظالم بادشاہوں کا نہ ور لوٹ گیا ارشاد ہوتا ہے مجھے میں تہر نہیں کون ہے کہ جنگل میں کوزا کاٹنا
 میری سامنی کٹر کر دیں اونپر خرچ کروں گا اور اونہیں ایک تخت جلا دوں گا اوی میری پناہ
 کیڑے تاجسے صلح کریں ان مجسے صلح کریں آئندے میں یعقوب جڑ کیڑے گا اور اسرائیل
 پیپر کا اور پو لیکا اور زمین کی سطح کو سیو و نسو لال کرے گا طاسل سکاٹ لکھتا ہے کہ خلیفہ
 پر ویسا غصہ نہیں ہے جیسا وٹمنون پر ہے اوسکا غصہ اور تراجیکا اور جو کوئی اوسکی
 برخلاف ہو کر لڑے گا وہ اوسکو بہت آسانی سے جلا دے گا اور جو کوئی اوسے ڈری تو اوسکی
 پناہ میں آوی اعلیٰ یوں ہے کہ یہ پیش خیراں جب پوری ہوگی جب جوئی عیسائی بڑا

ہونگا اور اس سے انجیل کو پہیلو کی راہ تیار ہوگی دنیا میں تمام قومیں قلم لگائیں گی اوس بڑی
 زیتون کو درخت میں جس کا کہ ابراہیم یا اسرائیل جڑ ہیں یہ الفاظ بیان کرتے ہیں سرسبز دیون
 کی حالت کا جب وہ مذہب بدلین کو گویا مردہ میں جان پڑ گئی اور سب بت پرست
 ایمان لائیں گو سوال کون ایسا واقعہ اب تک ہوا ہی جو خیال ہو سکتا ہے کہ اوس میں
 یہ پیش خبری پوری ہوئی اسی محمدی بھائیواس جگہ پر اس پادری فی سوال کر کہ چوڑیا
 اور جواب نہ لکھا نہیں معلوم اوسکی آنکھیں کہ ہرین یہ سب احوال محمدی وقت کا ہرچہ
 یہودیوں کی فوج نے جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا سامنا کیا تو ان کا لشکر اور ہتیار
 اللہ کی آگ کوڑا کاٹتا تھا یعنی اوسکا جلا دینا بہت آسان تھا اللہ فی اذہم کو قتل کیا اور جو
 یہودی محمدی ہوی اذہم فی ہر طرح کا امن امان پایا اذہم نے جڑ پکڑی اوسکی نسل تمام
 زمین میں پھیل گئی ارشاد ہوتا ہے کیا اوسنی اوسنی مارا جس طرح حسی اوسنی اوسکو مارنیوالی
 کو مارا ہوا وہ قتل ہوا جس طرح اوسکو قتل کر نیوال قتل ہو تو فی انداز اوسکی خصت کر
 وقت اوس سے بحث کی وہ پوربی ہوا کی دن اپنی سخت آندہ ہی سی اوسکو اڑا لیا کاسک
 لکھا ہے کہ اسرائیلیوں کی جو مارنیوالی تھی مصری اور آسوری اور بابلی اور یونانی اور رومی
 سلطنتیں جنہوں نے ایک دوسرے کے بعد اذہم کو ستایا اوسکی سلطنتیں اولٹ دی گئیں اللہ فی اذہم
 ایسا مارا کہ اذہم کا نام و نشان مٹا دیا اور چوباقی رہے وہ فتح کر نیوالونین ملکر کہو گئے اسرائیلیوں کو
 اوسط زمین مارا بلکہ کچھ مارا کچھ باقی رہا جب اوسنی سخت ٹھنڈی پوربی ہوا کو طوفان کا حکم
 اوسنی اوسکو ٹھیر لیا ہم کہتی ہیں کیا عجیب ہے کہ پوربی ہوا کا اشارہ جناب محمد صلی اللہ علیہ
 والہ وسلم کو اور عرب لوگوں کی طرف ہو کیونکہ عرب کا ملک بروشل اسمی پورب کی طرف ہے
 اسکا بیان پادریونکی کتاب میں جا بجا موجود ہے اور جب مکہ کی بت پرست اور قوم قریش
 کو یہودی آپ سولہ نے آئے تھے اللہ فرشتوں کی فوجیں آندہ ہی کی ساتھ بھیجیں پوربی ہوا کی
 اوسنی کافروں کی فوج کی خمی اذہم ڈالی اور اذہم بگا دیا بخاری اور مسلمین ہے کہ آنسو
 فرمایا کہ میری مدد کی گئی عباسی یعنی پوربی ہوا سو ارشاد ہوتا ہے اسلی اس سے یعقوب
 کر گناہ کا کفار ہوا اور یہ اوسکا سارا پہل ہے کہ اوسکا گناہ دور کیا گیا جس وقت وہ منہج کے

یعنی قربانی کو مقام کسب پتھروں کو ٹوٹے ٹکڑوں کی مانند ٹکڑی ٹکڑی کر دو کہ سیرتین
 یعنی گھنی باغ اور سورج کستون پر قائم نہ کیے جائیں گے کیونکہ وہ مضبوط شہر ویران ہی اور
 وہ بستی اوجاڑ اور بیابان کی مانند خالی ہے وہاں بچھڑا چر گیا اور وہاں وہ لیٹ رہ گیا
 اور اوسکی ڈالیاں کھایا کر گیا جب اوسکی شاخیں مرجا جائیں گی تب تو وہی جائیگی جو زمین آئین گی
 اور اوہین جلائیگی طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ جب کلدیون اوسکی قوتاں گاہوں کا پتل لگا لیا
 اور پتھروں کو سبیر اور شہر کی ساتھ جلا دیا اور ملک و باغات اور بت بھی برباد ہو گئے اس کا ارادہ
 ہوا کہ یروشالم ویران ہو جاویں اور زمین زراعت پڑی رہے یہ بات بڑی خوف کی ہے
 اس سے مراد یہی بربادی یروشالم کی جو رو میوں کی ہاتھ سی ہوئی اور اوسکی دور دور
 نتیجے نکلے یہ کہنا اس سے بہتر ہے کہ یہ بابل کی قید کا ذکر ہے یہ بات پادری فی اسلی کی ہے
 کہ نبی نصر بابل کی ذبح یروشالم کو ویران کیا اور لوگوں کو قتل کیا تب شہر میں کنگا لنگو
 چھوڑ دیا کہ انگوڑ کی باغون کی خبر لین اور کہتی کہ بن اسکا بیان اپنی جگہ پر آ گیا اگر اس
 چاہیگا اور یہاں یہ خبر ہے کہ وہ بستی اوجاڑ اور بیابان کی مانند خالی ہو جائیگی یہ بات یروشالم
 کی دوسری ویرانی میں ہوئی بیشک یہی مطلب ہیک ہے اور کفار کی کا یہ مطلب ہے کہ انہیں
 بہتوں نے دین محمدی قبول کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اور قرآن شریف پر اور
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور انجیل پاک پر ایمان لای اور کلمہ گناہ معاف ہو کر ارشاد
 ہوتا ہے اور ایسا ہو گا کہ خداوند اوس دن تدمی کی بارہ سی لیکو مصر کی دہارتک چڑھ کر آ گیا
 اور تم اور بنی اسرائیل ایک ایک کر کے جمع کیے جاوے گی اور اوس دن ایسا ہو گا کہ بڑا تر سنگ
 یونکا جائیگا اور وی جو آسمان کو ملک میں ہو کر مرنے پرتی اور وی جو مصر کی ملکیت میں
 جلا وطن ہوئے آدینگر اور یروشالم کو مقدس پہاڑ پر خداوند کی پرستش کہنگو طامس اسکاٹ
 لکھتا ہے کہ یہاں یہ پیش خبری ہے کہ یہودی بابل کی قیدی چھوٹ کر آؤنگے سو وہ دریا فیلسٹ
 کی نهر سے دریا مصر تک جدا جدا مقاموں میں سے جمع کیے گئے اور بہت لوگ اون دس قوموں
 اور ملک ساتھ ہو کر پریت المقدس میں آؤ لیکن علوم ہوتا ہے کہ بڑی تر سنگ کی پہو کنی کا یہ
 مطلب ہے کہ انجیل کا و غلط نہ کر اللہ جمع کر گیا لیل اور باہر پھینکی ہوئی یہودیوں کو اس

اؤنکو اپنی مقبول بند و زمین شمار کر دوگا اور غالباً اؤنکو ملک مین اؤنکو قایم کر لیا اسی محمدی
 بہاؤیو اور پادری لکھ چکا ہی کہ یہ جویر و شالم کی ویرائشکی خبر ہو اسکو دوسری ویرائشکی
 خبر سمجھنا بہت بہتری جوڑ و میونگی ہاتھ سی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعد ہونی تو اس
 ویرائشکی بعد جو ارشاد ہوتا ہی کہ بڑا زرسنگا پونکا جائیگا یعنی بہت بڑی منادی اللہ کے
 کلام کی ہوگی یہ خبر پھیل گئی کیونکہ جو سکتی ہی انجیل کی منادی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کہ چکی اؤنکو چالیس برس ابدر و میون نی ریر و شالم کو ویران کیا اس ویرائشکی پانسو برس
 قرآن کی منادی جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی کی یہ اوسی منادی کی بشارت ہو اور
 بڑا پتا یہ ہو کہ اسرائیلی لوگ جو آسور مین یعنی ملک عراق مین تباہ تہی اور جو شام کے
 بادشاہوں کو ظلم سو مصر مین جلا وطن ہوئی تھی یعنی ظالم بادشاہوں نے اؤنکو نکال دیا تا وہ
 ایک بہار پر ریر و شالم مین اللہ کی بندگی کر لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وقت مین اور
 اؤنکی بعد ہی نے ایمان یہودیوں کا اور بت پرستوں کا اور جھوٹی عیسائیوں کا طرح طرح کا ظلم
 سچی عیسائیوں پر چھ سو برس تک رہا ایسا سن امان کہ مصر کی اور عراق کی لوگ کثرت
 سی ریر و شالم مین آدین ایسا سن امان بہر ملک مین محمدی وقت مین ہوا بہت سی یہود
 محمدی ہو جاتی ہین اور ریر و شالم مین اللہ کی بندگی کرتے ہین اور جو یہود ایمان نہیں لاتے
 وہ بھی ریر و شالم مین محمدیوں کی رحمت ہو کر رہتی ہین اور آہستہ آہستہ محمدی ہو جاتی ہین
 محمدی وقت سی ملی یہ امن امان اؤنکو نہیں ملاتا ارٹھا عیسوان باب پادری میٹر
 نے اس باب کی سری پر لکھا ہی کہ افرائیمی لوگوں کو دیکھی دیجاتی ہو ان مین سی ایک بقیہ
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بادشاہت مین سرفرازی جائیگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی واویل اکھند
 کی تاج پر جو افرائیم کی ستوا لوں کا ہی اور اؤنکی شاندار شوکت پر جو کھلا یا ہوا ہول ہو جو
 اون لوگوں کو شاداب و لونکی سری پر سی جو شراب سی مطلوب ہین ظامس اسکاٹ
 لکھتا ہو کہ وجودس فوقون کی بادشاہی الگ تھی ان مین افرائیم کا فرقہ خاص تھا اؤنکا ملک
 میوہ دار انگوری باغون سی بہا ہوا تھا سمرون ایک بہار پر تھا اون سمحون کی سری اور
 اؤسکی قوت اور خوبصورتی تاج کی طرح چہرتی ارشاد ہوتا ہی دیکھو خداوند کا ایک زیرو

اور زور آورہی جو اولوں کی آمدہی اور لون کی ہوا کی مانند اور یانیوں کی بڑی بہاؤ کے
مانند اوسے زمین پر اپنی ہاتھ سے ٹپکے دیگا افرائیم کہ ستوالوں کی گھنڈہ می تاج روزندے
میں گے اور شاندار شوکت کامر جیسا ہوا پھول جو اوس شاداب وادی کی سرے بڑے
انجیر کے پہلے پہل کے مانند ہوگا جو گرمی کو لایم سے بیشتر لگو چسپرسیکی نگاہ پڑی اور وہ او
دیکھتی ہی اور ہاتھ میں لیتے ہی صجپ کہا جاوی امی محمدی بہائو افرائیم حضرت یوسف علیہ
السلام کی صاحبزادی کا نام ہو اؤ کی اولاد بنی افرائیم کہلاتی تھی سوا افرائیم کو اور دسوں
فرقوں اسرائیلیوں کو جو قیادشاہ کی وقت میں شاملند ربار شاہت پرست بننا کہ کیا طائر
نے لکھا ہو کہ یہ خبر اوسیکسی ہی ہم کہتی ہیں دیکھو اللہ تعالیٰ فرمایا ہو کہ وہ اللہ کا ایک کو
اور زور آورہی اگرچہ سب لوگ اللہ ہی کو بنای ہو گین مگر اللہ اپنا ادبین کو کہتا ہو جو
اوس کو پیاری بندہ ہی ہیں ہماری نزدیک اللہ کو زبردست زور آور بندگی مراد جناب محمد
صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں انہوں نے یہودیوں کی قوم قنیقاع کو مدینہ شریف سے نکال دیا انکا
گھنڈہ جو تاج کی طرح اؤ کی سر پر تھا وہ روزند گیا وہ لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد
میں تھی اور کیا عجب ہی کہ حضرت یوسف کو صاحبزادی افرائیم کی نسل سے ہوں اور یہ جو فرمایا
کہ وہ شاندار پھول جو اوس شاداب میدان کی سر پر ہی پھراؤ کی یہ مثال ہی کہ جیسے
انجیر کا پہلا پھل جسکو کوئی دیکھتا ہی کہا جائے ظاہر ہوں ہی کہ یہ اشارہ شاملند ربار شاہ
کی طرف ہی یعنی یہ مصیبت بہت جلد انتہا دیگی اور یہ آخر زمانہ میں وہ اللہ کا زبردست
بندہ انکا گھنڈہ توڑ دیگا طاسل سکاٹ لکھتا ہی کہ انجیر کا پہل جو پہلا پکا ہوا ہو جب
اور کوئی نہیں ملتا ہی وہ جلدیسی کہا لیا جاتا ہی ارشاد ہوتا ہو اوسدن رب العالمین
اپنی قوم کو باقی لوگوں کو لیم شوکت کا افسر اور حسن کا تاج ہوگا اور عدالت کی روح ہوگا
اوسکو لیم جو عدالت کی کرسی پر بیٹھی گا اور بہت اؤ کو لیم جو دروازوں پر سی لڑائی کو
پہرا دیگی دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ اؤن دنوین یعنی جن دنوین بے ایمانوں کا تاج
روزند جائیگا اوسدن اللہ تعالیٰ اپنی قوم کی یعنی اسرائیلیوں کی باقی لوگوں کی لیم جو لڑائی
اور بیسیوں باقی رہ جائیں گے اور ایمان لائیں گے اؤ کی لیم اللہ تعالیٰ حسن اور شوکت کا تاج ہوگا

یعنی اللہ ہی کی بندگی کرنا اور اوسکی آگے سجدہ کرنا اونکی رونقی اور حسن کا باعث ہوگا اور
 اوسکی ذکر اور اوسکی محبت کی نور سی اونکی چھ نورانی ہونگی اور جو شخص دل و سوت عدالت
 کی کرسی پر بیٹھیگا اوسکی لہر اللہ تعالیٰ عدالت کی روح ہوگا یعنی عدالت کا سکھلائیو اللہ ہوگا
 اور اپنی عدالت کی صفت کا سایہ اوپر ڈالے گا اور اللہ اون کو گون کی لپی بہت ہوگا
 یعنی بہت کا دینی والا ہوگا جو اپنی دروازوں پر سی دشمنوں کو بھگا دینگی دیکھو یہ
 اشارہ صاف اوس دین کے بادشاہ کی طرف ہی جسکی ہاتھوں عدالت کا وعدہ ان کتابیں
 بار بار ہو رہا ہی اور آپکی ساتھ والونکی بہادری اور شجاعت کی تعریف فرمائی ہی جاتا
 محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وقت میں اسی قوم قینقلع میں عبداللہ ابن سلام رہا اور
 بہت یہودی ایمان لای اور پھر محمدی ہوی طاسل سکاٹ لکھتا ہے کہ یہ خبر حریفانہ بادشاہ
 کی ہے کہ وہ بڑا ایماندار تھا اور اوسکا ارادہ تھا کہ لوگوں کو بہتری کی طرف لاوی ای ایمانوالوں کو
 اسکو بعد حریفانہ رعیت کی بھی شکایت کرتا ہی اونہیں اگر کچھ لوگ اچھی ہی تھی تو اونہوں
 نے دشمنوں کو کب بھگایا وہ تو مصر والوں کی مدد دھونڈتی تھی یہ تعریف اونکی نہیں ہو
 یہ تعریفیں صاف محمدیونکی ہیں جنہوں نے بار بار بڑی بڑی دشمنوں کو بھگا دیا اللہ فرماتا ہے
 اور یہ بھی شراب کی باعث سی خطا کرتے ہیں وہ نشی سے ڈلگاتے ہیں امام اور بنی نشی سے
 خطا کرتے ہیں وہی شراب سے مغلوب ہوتے ہیں وہ نشی سے ڈلگاتے ہیں دیکھنی میں خطا کرتے
 ہیں وہ عدالت میں پہنچتی ہیں کہ سب دسترخوان ہے اور گندگی سے بہرے ہوئے ہیں کہ
 کوئی جگہ بھی صاف نہیں جانا چاہی کہ اوس زمانہ میں وہ لوگ پیدا ہوئے تھی جو جوڑے ہوئے
 پیغمبری کا دعویٰ کرتے تھی اونکا ذکر حضرت ارمیا علیہ السلام کی کتاب کی تیسویں باب میں
 بہت کچھ لکھا ہے اللہ فرماتا ہی ہیں اونکو نہیں پہچانے اونسی نہیں کہا جب سچی پیغمبر ہوں تو لوگو
 خبر دیتے تھے کہ تمہارا ملک ویران ہو جائیگا کیونکہ تمہنی بت پوجی اور بڑی بڑی گناہ
 تب وہ جوڑے پیغمبر اور جوڑے امام کہتی تھے کہ تم سلامت رہو گو تمہارے کوئی بلا نہ آدگی یہ جوڑے
 نبی و رشتہ میں تھی سو اللہ تعالیٰ اونہیں لوگوں کا رہان بھی ذکر کرتا ہے کہ یہ لوگ بھی لہو
 و رشتہ والی ہی شراب میں مست رہیں کوئی جوڑے ہوئے پیغمبر نہ بیٹھا ہو کوئی امام نہ بیٹھا ہو

اور غلط غلط باتیں لوگوں کو سکھلاتی ہیں اسی طرح کا مطلب حضرت ہوسیع علیہ السلام کو احیضہ
 کی نوین باب میں ہی ہوا فرمائیں کہ یہ اعمالوں پر سخت کلمی فرما کر عیسوی آیت میں فرمایا ہوا
 خداوند کی سزائیں میں نہیں ہیں کی بلکہ انہیں مصر کو پر جائیگا اور وہ آسور میں تباہ ہو جائیگا
 کہ انہیں گچھٹی آیت میں ہے کہ مصر اور نکوٹیلی کا مونس اور نکوٹیلی کا ساتوین آیت میں
 ہے کہ سزا کی دن آئی ہیں انتقام کی دن آئی ہیں اسرائیل معلوم کر گیا نبی جو قوف ہر روح کا
 آدمی دیوانہ ہو تیری بڑی بدکاری اور نہایت عداوت کی سبب سے اسرائیل میری خدا کی
 طرف سے مدد کا انتظار کرتا ہے نبی اپنی ساری راہوں میں چڑھا کر کاجال ہے وہ اپنی خدا کے
 گھر میں ایک پسند ہے انہوں نے جیسا کہ جیسے کی ایام میں ہوا آپکو نہایت خراب کیا ہے پھر
 طامس اسکاٹ ان آیتوں کا مطلب یوں بیان کرتا ہے کہ انہوں نے پیغمبر کو یہ قوف خیال کیا اور
 خدا کو بندی کو دیوانہ سمجھایا یہ مطلب ہے کہ انکو جو پیغمبروں کو اپنی بیوقوفی اور دیوانگی
 معلوم ہو جائیگی جب یہ معاملہ ظہور میں آویگا اور یہ جو پیغمبر چڑھا کر کاجال کو مانتے ہیں
 کہ آویزون کو بر باد کرے لیو پھنساتی ہیں جبکہ قصہ قاضیوں کی کتاب کو انیسویں اور
 بیسویں باب میں ہے کہ جبکہ کو بیٹھے لوگوں نے ایک مسافر کی بی بی سے اسقدر برا فعل کیا کہ وہ
 مر گئی تمام اسرائیلیوں نے بنیامین والوں سے کہا ان لوگوں کو ہماری حوالی کرو ہم انکو قتل
 کریں اور انہوں نے مانتا ہے تمام اسرائیلیوں نے بنیامین پر چڑھائی کی اور بنیامینوں نے بڑے
 شکست کھائی طامس اسکاٹ کہتا ہے کہ حزقیال کو اصلاح کر کے بعد یہودیہ میں بھی انصاف
 پہیلی ہوئی تھی عام خاص سب شہر انخوار تھی انہوں نے بڑے نکوٹیلی دیا کچھ باقی ماندہ اور قسم
 کی بھی لوگ تھے جبکہ باخث سے شہر نکلیا اب ہم کتنی ہیں کہ وہ جو ابھی لوگ تھے انہوں نے
 دشمنوں پر حملہ نہیں کیا تو یہ جو خدا نے نہایت دیتا ہے کہ وہ لوگ دروازوں پر سیڑھی لڑائی کو
 پہاڑ نیکو یعنی لڑنے والی دشمنوں کو بگاڑے گی یہ محمدی وقت کی نہایت ہے کہ جو یہودی ایمان
 لائے اور اچھی طرح دین محمدی پر قائم رہے اور انکو چہرے نور ایمان سے روشن رہے اور اپنی دشمنوں
 سے ہمیشہ غالب رہے دیکھو آئی بہت بڑا پتا محمدی وقت کا امدد بلاتا ہوا دیون فرماتا ہے
 وہ کس کو دانش سکھا دے گا کہ وہ غلط کرے سمجھاویگا اور نکوٹیلی کا وہ جہڑا گیا جو چاہتوئی

وہ پینچلسی قوم کے تھے جو کلام اللہ کا اونپر اور اسرار الہیوں کی بولی میں اپنے خبری زبان میں اور اسرار اللہ
لوگ بولتے تھے انہیں کی بولی میں تورات اور زبور اور صحیفے اور انجیل اور تری اب اللہ تعالیٰ ایک نام لے کر بات کا وعدہ
کرتا ہے کہ وہ اللہ اجنبی زبان میں ان لوگوں سے باتیں کرے گا جسے اونس فرمایا کہ ستہ دنوں کی راحت و دیر پنا صاف
قرآن مجید کا جو رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر عربی بولی میں اور تراویح و نماز کا کلام جو انکس سات تہوڑا
تہوڑا ہوگا اسکا انجام یہ ہے کہ اوغین جو ایمان نہ لادیں گے وہ شکست کھا دینگے اور قید کھا دینگے عبرانی میں باجی
ساخا کا لفظ جسکا ترجمہ کیا گیا ہے بیگانہ ہونٹوں سے یہ لفظ اس کتاب کے تینتیسویں باب کی اونیسویں آیت
میں بھی آیا ہے کہ ساخا مشعوع فلج لاشون یعنی ہونٹ یعنی بولی ایسی کہ سنی بنجادی یعنی بھی نہ جاوے اور بیگانہ
زبان جو سمجھی نہیں جاتی اس پادری نے وہاں بلج کے ترجمہ میں بیگانہ کا لفظ لکھا ہے وہاں بھی وہی ترجمہ کرنا چاہیے
کہ بیگانہ ہونٹوں سے مگر اس جگہ اس پادری نے وحشی ہونٹوں کا لفظ لکھ دیا یہ لفظ دوسرے ہر ملاحظہ علی طہرانی
ملاحظہ رضا طہرانی کی کتاب کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ یہ جو فرمایا کہ زبان بیگانہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ اسرار الہیوں سے باتیں
کرے گا اسکا مطلب ظاہر ہے کہ عربی زبان اسرار الہیوں کی زبان سے بیگانہ ہے وہ لوگ اس زبان سے واقف نہیں ہیں
اور یہ جو فرمایا کہ شکست کھا دیں اور جال میں پھنس لیں اگر نہ مانتے تو ذلیل رہیں اور جزیرہ زمین اور مسلمانوں کے
جال میں پھنس دیکھو ہتھ رمال کی جمعیت رکتوں میں پھر ہی مسلمانوں کے تمام شہر و زمین اور جال میں قیدیوں
کی طرح پھنسی ہو رہیں اور اوغین سے کوئی بادشاہ نہیں ہوا اور نہ ہوگا اور سب رعیت اور تابعدار مسلمانوں یا
مضاری کے ہو کر رہیں ان سب آیتوں میں وعدہ کیا ہے کہ ہوسے پیغمبر کے پیر اور نشان ہیں اور یہ وعدہ
ہے کہ نئے شریعت مشکل اور صاف زبان میں ان بتوں اور نشانوں کے ساتھ آوی گی اور حضرت اشعیا علیہ السلام
کے وقت سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر جاننا وقت تک اسطرح کا کوئی پیغمبر اور اسطرح کی کوئی کتاب اللہ
کی طرف سے نہیں آئی سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قرآن کے اور قرآن میں یہ سب نشانیاں موجود ہیں
جو حضرت اشعیا علیہ السلام نے بتلائے ہیں پھر کیا باعث ہو کہ یہودی لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر
ایمان نہیں لاتے اور اس امید میں ہیں کہ مسیحا اب آویگا یہ انکس نادان ضدی دنیا پرست ملاؤں
اونکے لیے ایک بات بنائی ہے اور جہانوں کو گمراہی کو خجل میں حیران اور سرگردان کر کے نام نہاد
ملا سید علی طہرانی کا پادری طامس اسکاٹ نے یون مطلب بدلا ہے کہ یہودی لوگ چون سیردادہ نہیں
سمجھ سکتے تھے اس لیے ضرور تھا کہ بار بار ایک ہی بات بتائی جاوے تھی ایک وقت میں اور

تو را دو سرے وقت میں اور اپنی زبان کیوں مطلب بدل دیا کہ یوں نے اللہ کا کلام سنا تو اللہ نے
انکو یہ سزا دی کہ آسوریوں اور بابلیوں کے وسیلہ سے انکو قید کیا جو بڑی باتیں اور دھمکیاں عبرانی زبان
میں دے سکیں اور دوسری چیزیں میں ایک زبان بولیں جسکو وہ سمجھ نہ سکیں یہ پادری فریسلے لکھا کہ کتنی
کے تھے کہ سوار ازیو دیون کو عبرانی بولی میں دھمکیاں دین تھیں جسکا یہاں چونتیسویں باب میں ذکر آیا اور یہ
اللہ سے ڈرو اب قیامت بہت تر دیکھو اور صاف فرمایا کہ میں اپنی زبان میں اسرائیلیوں سے باتیں کر چکا
حکم پر حکم دے گا تم سے اس صاف بات کا مطلب یوں بدل دیا کہ بت پرستوں کی زبان سے اللہ اور کو عبرانی میں سکھایا
دلو اور کچا باقی اور باتوں میں وہ اپنی زبان بولیں گے بت پرستوں کو کلام کہ تمہو اللہ کا کلام نہ دیا اس تمہاری
بی انصافی اور ہٹ دھرمی پر ہزار افسوس بھرا پوری فوجتان اس باب کا خلاصہ لکھا ہے وہاں لکھا ہے کہ جن
لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل کے رسم کی گفتگو سے انکار کیا اور پاک آرام اور قسلیوں کو غمانا انکو
اللہ اور طریقوں سے سکھایا دیکھا ای ایمان والا اس جگہ تو پادری اصل مطلب کو نزدیک پہنچ گیا اس
پادریو اتنا اور اقرار کر دے کہ جن لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تلبیہ پسندی جو انکو انکی زبان عبرانی
میں اللہ کا کلام سنانے سے تب اللہ نے انکو اس طریق سے سکھایا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی زبان پاک سے عربی بولی میں سمجھایا اس جگہ یاد رکھنا چاہئے کہ انجیل عبرانی میں تھی اب
جیونانی میں یہ اسکا ترجمہ اور پادری لوگ کہیں کہ یہ بشارت انجیل کی ہے کہ اللہ نے اسکو یونانی بولی میں
اوتارا اسکا جواب یہ ہے کہ اگر زمانہ سربادری اپنی کتابوں میں صاف لکھ گویاں کہ انجیل عبرانی میں تھی مگر
رحمت اللہ صاحب اعجاز عیسویین لکھتی ہیں کہ ای فینیکس کتاب کہ متی نے انجیل کو عبرانی میں لکھا تھا نہ
یونانی میں جیسا کہ بعض قائل ہیں کہ متی نے دو یونانیوں میں انجیل کو لکھا تھا اور یہ صاحب اپنی تاریخ میں
لکھا ہے کہ یہ بات غلط ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ متی نے اپنی انجیل کو یونانی میں لکھا تھا تو یہ میں نے اپنی تاریخ میں
اور بت سے جیسا کہ مرشدون نے لکھا ہے کہ متی نے انجیل عبرانی میں لکھی تھی نہ یونانی میں مگر وہ کہتا ہے کہ
میں نے اس نے اس انجیل کی ایک عبری جلد انڈیا میں یعنی حبش میں پای تھی اور اسنے اسکو اسکندریہ میں
لاکر سیسارہ کو کتابخانہ میں رکھا تھا وہاں سے وہ جاتی رہے مگر یونانی ترجمہ اسکا باقی رہا اور نام
ترجمہ کرنے والوں کا ٹھیک معلوم نہیں یہاں تک قول ریو کے متعلق ہے اور یونانی میں اپنی تاریخ میں لکھا ہے
کہ ارمنی فینیکس کتاب کہ متی نے اپنی انجیل عیسویہ میں لکھی ہے اور لاٹو نے اپنی تفسیر کی دوسری جلد کو لکھیں

او یسوع صلیب پر لکھا ہوا کہ بی بیس لکھا ہوا کہ متی اور انجیل عبری میں لکھی اور ہر کسی نے اپنی قیامت کو
 موافق اس کا ترجمہ کیا اور صفحہ ایک سو ستتر میں لکھا ہوا کہ اریٹھی بیس لکھا ہوا کہ متی اور یوہانہ اور پطرس
 انجیل لکھی ہیں دونوں پولس اور پطرس دم میں وعظ کرتے تھے اور دوسو ستتر صفحہ میں لکھا ہوا کہ یسوع بیس
 لکھا ہوا کہ متی نے نسخہ ہانڈیا یعنی حبش میں آیا اور ستر دہائی میں انجیل عبری میں پایا جو وہاں کے
 لوگوں کو پڑھتا تھا اور اسی پر پوچھی تھی اور اس وقت سے لوگوں پر اس محفوظ تھی اور اخیر قوم لکھا ہوا کہ متی نے
 اسکو وہاں سے اسکندریہ میں لایا اور لارڈ نروسی بیس کی بات کو پکارتا تھا اور صفحہ پانچ سو پچھتر
 میں لکھا ہوا کہ ابن کریم نے ہر ایک وہ کہ یوہانی بیس نے نقل کی کہ متی کی انجیل یہودی زبان اور
 عبری میں دی دوسری کہ روایت ہے کہ متی نے پہلی لکھا اور انجیل دی ہیریون کو تیسرا کہ متی
 نے لکھا عمر یونانی یہ جو منظر اس کے تھے جو ہونیوالا تھا ابراہیم اور داود کی نسل سے ہر جو تھی جلد کو بجا فوری صفحہ
 میں لکھا ہوا کہ یوہانی بیس لکھا ہوا کہ متی اور عبری میں وعظ کرتے تھے اور قوموں کی طرف جانی کا ارادہ کیا
 تو انکو ان کی زبان میں انجیل لکھ کر دی کیا اور ایک سو پچھتر صفحہ میں قول اتھانی ریشٹس کا یون نقل
 کرتا ہوا کہ متی نے اپنی انجیل عبری میں یہوشالم میں لکھی تھی اور یعقوب خداوند کے بہائی اور اس کا ترجمہ کیا
 یعنی یونانی میں اور ایک سو چوبیس صفحہ میں لکھا ہوا کہ اپنی فانیس لکھا ہوا کہ متی نے وعظ کیا اور انجیل عبرانی
 میں لکھی اور صفحہ چار سو اونتالیس میں لکھا ہوا کہ اخیر قوم لکھا ہوا کہ متی نے یہودیہ میں ایاندار یہودیوں کو انجیل
 عبرانی میں لکھی اور چار سو اکتالیس میں صفحہ میں لکھا ہوا کہ اخیر قوم لکھا ہوا کہ متی نے اپنی انجیل یہودیہ میں ایاندار
 یہودیوں کو لکھی عبری زبان میں اور عبری حروف میں لکھی اور یہ بات کہ اس کا ترجمہ یونانی میں ہو اور یہ بات
 کہ کسی اور اس کا ترجمہ یونانی میں کیا ہے تحقیق نہیں علاوہ اسکے کتاب خانہ سی سریا میں جسکو بیفلس
 نے بڑی جان فشانی سے جمع کیا تھا وہ عبری انجیل موجود ہے اور میں نے انصاریوں کے اذن سے
 جو بریا ضلع سریا میں رہتے تھے اور اس عبری انجیل کا استعمال کرتے تھے ایک نقل لی اور صفحہ پانچ سو ایک
 میں لکھا ہوا کہ اگسٹائن لکھا ہوا کہ ان چاروں میں سستی کی حق میں کسا گیا کہ اوس عبری میں
 لکھی اور باقی یونانی میں اور صفحہ پانچ سو اکتالیس میں لکھا ہوا کہ گریزا سٹم لکھا ہوا کہ گریزا گیا ہے
 کہ متی نے ایاندار یہودیوں کا درخواست ہے اپنی انجیل عبری میں لکھی ہے پانچویں جلد کے ایک سو چوبیس
 صفحہ میں لکھا ہوا کہ اسی دور لکھا ہوا کہ ان چاروں میں سے متی نے صرف عبرانی میں لکھی اور باقی یونانی

میں ہمارے صاحب نے اپنی تفسیر کی چوتھی جلد میں چھپنے والے نسخہ کا نام لکھا ہے جو اسکے قائلین کہ انجیل عہری میں
 متعین ہم کہتے ہیں کہ یہ بات خوب ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسرائیلیوں میں پیدا ہوئے اور انکو
 یونانی عہری میں تہہ ہیشیک آب اقدس کا کلام عبرانی میں سنایا اقدس تعالیٰ نے ہیکویر قاعدہ ہمارے ان پڑھونی صلی
 اقدس علیہ وآلہ وسلم کی زبان پاک سے قرآن مجید میں بتلادیا اور فرمادیا وصا اکر سکتا میں رہا شوق
 الاہلسانقہ لبین لہو درہمنی کوئی پیغام پہونچانی والا نہیں بیجا مگر اوسکی قوم کی زبان میں تاکوہ بیان
 کرے انکو واسطے یعنی اقدس فی سب پیغرون پر اپنا کلام اوسکی قوم کی بولی میں اوتار اہی تو ہیشیک انجیل پاک
 بھی عبرانی میں اوتاری ہو سو بناب متی نے جو کلام اقدس کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جیسا سنا تھا
 ویسا ہی لکھا اور اُسکو ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کچھ کچھ احوال بھی لکھ دیا جتنا کلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 اودین کی تعلیم میں سنایا وہ کلام اقدس کا ہی انجیل یوحنا سے چوبیس باب میں لکھا ہے کہ آپ نے فرمایا کلام
 جو ہم سے پہلے میرا نہیں یہ کلام اقدس کا ہے جسے مجھ کو بیجا ہی تو دیا اور مرقس اور لوقا نے انجیل کو یونانی میں
 لکھا ہے عہری کا ترجمہ یونانی میں کر لیا ہے متی اور یوحنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خاص رفیقین میں ہیں اور
 لوقا اور مرقس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دو بیٹے والوں کو شاگردین معلوم ہوا کہ اُس شریعت میں صلی
 زبان کے یاد رکھنے کی تاکید نہیں تھی فقط مطلب یاد رکھنا فرض تھا جیسی ہمارے دین میں محمدی حدیثوں
 میں بعد از انھیں یاد رکھنا افضل اور بہتر ہے اور اگر فقط مطلب یاد رکھنا تو بھی کفایت کرتا ہے ہمارے فریضہ
 ایک برسے عالم نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ اگلی کتابوں میں بعد از انھیں فقط یاد رکھنے کی ضرورت نہ تھی
 فقط مطلب یاد رکھنا کافی تھا یہ بات فقط قرآن مجید میں ہوئی کہ ایک ایک حرف یاد رکھنے کا حکم ہوا ہے جو
 اقدس نے وعدہ کیا کہ میں اجنبی زبان میں اسرائیلیوں سے باتیں کرونگا یہ وعدہ قرآن مجید میں یاد دلایا ہے سو
 بنی اسرائیل میں فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ اَوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهِ اِذَا اُیْتُوا بِکِتَابٍ مِّنْکُمْ یَاۤءُوۡنَ
 لِاَکْثَرِ النَّاسِ مَجْہَدًا وَّ یَقُوۡلُوۡنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَا اِنَّکُمْ وَ عَدٰیۡتُکُمْ عَلَیۡکُمْ وَاَنتُمْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّحْصِیۡنٌ
 پڑھا جاتا ہے کہ ہر قسم میں شوریوں کے بھل سجدے میں اور کہتے ہیں پاک ہے ہمارا مالک بیشک وعدہ
 ہمارے مالک کا پورا ہونے والا تھا یعنی جن لوگوں کو اگلی کتابوں کا علم ہوا وہ قرآن شکر اقدس کے آگے
 سجدہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں سبحان اقدس ہمارے رب فی جس کتاب کے پہنچے گا وعدہ کیا تھا وہ وعدہ پورا
 کیا اقدس فرمایا اے علیہ او علیہم بازادیو جو اس گروہ پر کہ یہ وشالم میں جو حکم رانی کرتے ہو خداوند کا

کلام سنو از بس کہ تم کہا کرتے ہو کہ ہمنو موت سے عہد بانڈا اور عالم غیب سے بیان کیا جب ہلاک
 کر نیوالا کوڑا سچ سے ہو کے چلے گا پھر نہ بڑیگا کہ ہمنو جو ٹوکوتا پتہ پناہ کیا اور دروغ گوئی کی آڑ میں اپنی
 تین چھپائی ہوئی طاقتوں سے اسکاٹ لکٹا ہوا کہ معلوم ہوتا ہے کہ جب ہمنوں نے بیان فرمایا کہ اندر تھیں
 بدالائیو گیا اون لوگوں نے جنہو ماہیو دیہ کے حاکمون نے اس پر ٹھٹھا کیا اور وہ سمجھ کر ہمنو چھپے
 اور فرستے تھے ایسی تہذیب کا شخصین میں کہ مکر قتل ہونی میری لینکی ارشاد ہوتا ہے اسلئے خداوند
 یوں فرمایا دیکھو میں صہون میں بنیاد کے لیے ایک پتھر رکھوں گا ایک آڑیا یا پتھر کوڑے کے میر کا ایک
 منگس ہولا ایک مضبوط نیوالا پتھر جو اب ہر ایمان لادہ شرمندہ ہو گا اسکاٹ لکٹا ہوا کہ ہمیشہ
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا کسی سے علاقہ نہیں رکھتی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات پاک کو
 بیان ایک نیو کی مثال دی ہو چسپ کوی بڑی عمارت طیار ہونی والی ہو تو کہ مذہبی عبادت خانہ اوپر
 بنایا گیا ہے یہ نیو صہون میں ڈالی گئی اندر نے خود اسکی بنیاد ڈالی کہ انجیل کو اور قوموں میں بھیجا یہ ایک
 کوڑے کا پتھر جو ہلائی ہوگی آپس میں تمام عمارت کو آوی محمدی بانیو اس مقام میں اللہ تعالیٰ نے یہ پتھر شام
 کو حکم دیا کہ اس پتھر کو آوی محمدی بانیو اس مقام میں اللہ تعالیٰ نے یہ پتھر شام
 عیسیٰ پر و شام کو حکم دیا کہ اس پتھر کو آوی محمدی بانیو اس مقام میں اللہ تعالیٰ نے یہ پتھر شام
 یہ پتھر انکی تین ہو سکتی کیونکہ اس میں برو شام اور صہون میں عدالت کی نیو ڈالنے کا وعدہ کیا ہے دوسری
 آیت میں صاف عدالت کا اور ظالموں کو سزا دینا کا وعدہ ہے وہ ہمیشہ قیمت پتھر جناب محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم میں ہنکو سراج کی راست میں اللہ تعالیٰ صہون میں مسجد بیت المقدس میں لایا اور سب
 پیغمبروں کو اندر نے وہاں بھیجا آپ کو امام ہو کر سب پیغمبروں کو ساتھ اس مسجد میں نماز پڑھی یہ اللہ فر دین
 کی نیو اس ملک میں ڈالی پھر آپ کو نادھون کو وہاں بھیجا اور تھون فر صہون یعنی برو شام کے لوگوں پر
 جہاد کیا اور اس شہر اور مسجد کو اس نے لایا اور خوب آباد کیا حضرت عیسیٰ جب صہون میں تشریف لائے اس
 کو دیران ہونی کی خبر سنائی اور آپ کو بعد یہ مسجد چھ سو برس دیران ہی اور بنیاد کر لیے پتھر انکی تین
 مسجد کی آبادی کی طرف بھی صاف اشارہ ہے یہ آبادی محمد یوں کے ہاتھوں سے ہوئی ارشاد ہوتا ہے
 اور میں موت پر عدالت اور سہول پر صداقت رکھوں گا اور اؤ لے جو ٹوکوتا پتہ پناہ کو چار ڈالیں گے
 اور اپنی چھپنے کے مقام بھالاجاؤ کیونکہ اسکاٹ اسکا مطلب یوں لکٹا ہے کہ جملہ معمار

ایسا نام دیتی و سدا دل کو کرتا ہی اس طرح امد تملے عدالت و انصاف کر گیا مغرور و کم سن اور گناہ یقین والوں کو
 پہچانے گا ظفران اور کفر غصہ کا ہر ایک جو غرور عقیدہ کو بہا لیا گیا اگر ایمان والو اور پر نبوک تپہ کی مثال دی تھی
 ایمان دوسری مثال فرمائی کہ اوس نبوک تپہ کے اوپر عدالت اور صداقت کی عمارت بنی گی پسند دین کے حکم
 عدالت کرینگے اور جو بی لگوں کو سزا دیا گی یہ جو فرمایا کہ کوئی کے سرے کا پتھر اسکا یہ مطلب کہ وہ ب
 پیغمبروں کے بعد تو اس کے بعد کوئی پیغمبر نہیں صیہون میں اور سکا آغا ایسا ہی جیسا کہ ایک پیش قیامت
 پتھر دین کی عمارت بنائی گئی یہ لو اس ملک میں رکھا گیا اس ملک میں ایمان کی نیو خوب مضبوط ہوئی اور مسجد
 بھی ہمیشہ کے لیے آباد ہوئی ارشاد ہوتا ہی اور تمہارا راعہد جو موت سے ہوا ہی ٹوٹے گا اور تمہارا ایمان جو قبر
 سے ہوا قائم نہ رہے گا جب وہ ہلاک کرنے والا کوڑا بیچ سے ہو کر چلے گا تب تم کو سچڑ پانی والیاں نیچے روند
 جائیں گے اور جس جس وقت وہ گزرتا ہو وہ تمہیں لی جائیگا ہر ایک صبح کو گزریگا اور دن اور رات کو بھی
 بلکہ اور سکا چرچ سنا بھی گھبرا کر اسباب ہو گا طامس اسکاٹ لکنا ہو کہ سنحاریب کے حملہ سے جو بد
 وقتا ہوا اور خوف ہوا اور وہ یہ و دشالم تک آیا اور اسکو گھیر لیا اس میں اس خبر کا توڑ اساطور ہوا لیکن
 نہ یہ طمانہ بابل کی قید نہ کوئی اور یہ اقبالی اس سے علاقہ کٹ کر ہے فقط یہ دشالم کی بربادی جو یہ
 بادشاہ ہر برباد ہوا اور اپنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چھوڑ دیا اس میں اس خبر کا پورا نظیر یہ دیکھ
 پادری سلمیہ مطلب سمجھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جو یہودی ایمان نہ لای اور کھروم کرستہ پرستوں
 کے ساتھ ان امد نے قتل کیا یہ اسکی خبر ہے اور ہمارے نزدیک یہ خبر محمدیوں کے جہاد کی ہے یہ دشالم کے
 حاکم جو جوئے عیدائی تھے اور نہ حاد ہوا پھر وہ محمدیوں کے تابع ہو گئی ارشاد ہوتا ہی کہ نہ کشتک ہوا ہی
 کہ کوئی اوسپر اپنے نہیں پیار نہیں سکتا اور بالاپوس تنگ نہ ہو کہ کوئی آپ کو ان میں پس نہیں سکتا ہاں
 اسکاٹ لکنا یہ کہ ان کی تدبیریں انکو بھانہ سگیں گی اور آفتوں سے ان کو چھانہ سکیں گی مصر والوں سے
 یہودیوں کا سازش کرنا اور کوئی تدبیر انکو بھانہ سکی گی نہ اسوریوں سے نہ کلدیوں سے نہ مسیحیوں سے نہ
 نہ اوسکے اعمال اور کئی سفارس کرینگے جب انہو نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چھوڑ دیا نہ انکو قلعے اور
 روحی لوگوں سے بچا نیگے جب امد نہی نکاد شمن ہو جائیگا یہ قول باوریوں کا ہی اور ہمارے نزدیک یہ امد
 کی خبر ہے جب محمدیوں نے حضرت عمرؓ کے وقت میں ملک شام اور یرشالم والوں پر حاد کیا دیکھو انکو
 بعد بہت بڑا ہوا امد بھلا ہی اور یوں فرماتا ہی کہ خداوند اسکی گواہی دے گا یہ امد ہم کے بھائی پر اور وہ

غضبی بن آویگا جیسا جنتوں کے وادی میں تاکہ اپنا بلکہ اپنا اچھا کام کرے اور اپنا کام ہاں اپنا کام کر گزرے اب تم ٹھٹھا کرنے والا نہ بنو نہ کہ تمہاری بنیدین سخت ہو جاوین کیونکہ میں نے خداوند رب العالمین سے پوری سزا جو مقرر کی گئی ہو ساری زمین پر سنی ہوئی محمدی ہمایوہ پر اصریم بھاڑ کا حال حضرت سموہل علیہ السلام کی دوہرے کتاب کے پانچویں باب میں لکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام سے فلسطی لوگ لڑنے کو آئے تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا کہ اپنے چڑھو بائیں فلسطیوں سے تیرے ہاتھ میں کروڑ لگا سو حضرت داؤد علیہ السلام بعل پر اصریم میں آئے اور وہاں انکو مارا انھوں نے اپنے بتوں کو وہیں چھوڑا سو حضرت داؤد علیہ السلام فرادرا نگر لوگوں نے اذکو اپنے بتوں کو جلا دیا اور جمعون کا حال حضرت یوشع علیہ السلام کی کتاب کے دسویں باب میں ہے کہ شہر جمعون کے لوگ حضرت یوشع علیہ السلام کے تابع دار تھے اور پریو لہا لم کا بادشاہ اور جزون کا بادشاہ اور کئی بادشاہ چڑھوا گئے حضرت یوشع علیہ السلام کو اللہ نے فرمایا کہ میں نے اُنکو تیرے قابو میں کر دیا تب یوشع علیہ السلام نے جا کر جمعون میں اذکو شدت سے قتل کیا اور جب وہ ہار گت اللہ نے اُن پر پتھر برسائی اور اس لڑائی میں اللہ نے حضرت یوشع علیہ السلام کے لیے سورج کو ٹھہرا دیا ہاں تک کہ انھوں نے اذکو دشمنوں سے بدل لیا آفتاب آسمان کے پیچھون بیچ پھر ہلا و قریب دن بھر کے پیچھ کی طرف نیچکا سواں پیغمبروں کا جہاد جو اللہ کے صاف حکم سے تھا جس میں اللہ نے اپنی عجائب قدرتیں دکھائی اور سکی مثال دیکر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صلیح بن اُن وقتوں میں بت پرستوں میں غصہ میں آیا تھا اور اُنکو قتل کروا یا تھا اسی طرح پھر غصہ میں اُٹھا اوسا بنا عجائب کام کر گزر لگا اسکا یہ مطلب کہ وہ جہاد کی طرح ہو گا کہ اس طرح پر کبھی نہیں ہوا تھا سو حضرت یوشع اور حضرت داؤد کے وقت میں اسرائیلیوں کو ہاتھوں کے بت پرستوں کو قتل کروا یا تھا اب اللہ نے اپنا عجائب کام یہ کیا کہ اسرائیلیوں سے باہر بت پرستوں کے ملک میں پیغمبروں کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کر کے اُنکے ہاتھوں اور اُنکی ساتھ والوں کے ہاتھوں بت پرستوں کو قتل کیا اور اسرائیلی ایمان نہ لائے اُنکو بھی قتل کیا اور یہ دشلم کے حاکموں کو بھی سزا دی پھر یہ دشلم کو انیسے لے لیا اس عجائب کام کا ذکر اللہ نے پھر اوتیسویں باب میں چودھویں آیت میں کیا ہے اور پھر ستر دین آیت میں صاف مطلب کہ لے یا ہے طامس اسکا بت لکھتا ہے کہ پسر اصریم اور جب جنتوں میں اللہ نے اسرائیلیوں کو چاہا یا بت پرستوں کو سزا دی اب اللہ

[illegible]

او سے سراسر نہیں کچلے گا یہ ہی رب العالمین سے مقرر ہو چکا بند و بست عجیب اور اوسکی
 دانائی بڑی ہی سبحان اوست محمدی جہاد کی حکمت ہی بتلا دی مثال دیکر سمجھا دیا کہ کسان ایک
 بندہ امد کا جسکو امد نے عقل دی ہی وہ جو اناج کو تباہی تو اوسکا فضل کی حکمت نہیں منظور ہے
 کہ ہوسا الگ ہو جاوے اور عمدہ اناج الگ صاف ہو جاوے یا ہستکی سے کچلتا ہو کہ سب فنا
 ہو جاوے سخت چیز کو تباہی نرم چیز کو چٹری سے جھاڑتا ہی کہ سب فنا ہو جاوے جب کسان کا فضل کی
 نہیں صورت قدر کی حقیقت عین عین رحمت ہی اسی طرح سمجھو کہ امد رب العالمین کی حکمتیں بڑی
 بڑی ہیں جہاد میں اوسکو نظر نہ پڑے کہ جو لوگ بالکل ہی ہیں وہ فنا ہو جاوے جو دلوں کا صاف بنایا
 اور امن اور امان سے بہن اور دشمن دینی رہن تاکہ امد واسلے لوگ امد کا نام دنیا میں پھیلاوے
 امد کا کلام بڑے ہرک سناوے اور کون سے دنیا روشن ہو کہیں سزا سخت ہوگی کہیں ملکی جیسی
 مصلحت ہوگی وہاں ویسا ہوگا طامس اسکاٹ لکنتا ہی کہ کسان اپنی کام کو موقع کو موافق طرح
 کرتا ہی ہر روز نہیں جو تھو دین کی واسطہ زمین طیار کرتا ہی اور طح طرح کے دائی اوسمیں ہوتا ہی ہر ایک کو
 اپنی معین جگہ میں گہونو کو کسی خاص جگہ میں کہونکہ وہ بہت قیمتی ہی اور جب اوسنو فصل جمع کر لی تو وہ خوب
 جانتا ہی کہ اناج کو ہوسا اور تنکون سے کیونکر جدا کرنا چاہیے وقت اور جگہ کی موافق اور اناج کو موافق
 کہ اوسکو نقصان نہ پہونچا سکے سوا امد تعالیٰ فضل اور موقع کی موافق ڈرتا ہی درست کرتا ہی کاٹنا
 رحم و کھلتا ہی یا بدلتا ہی اور طح طرح کی سزا میں اپنی لوگوں کو مناسب اونکے واسطے مقرر کرتا ہی اور اڈو کو
 جدا کرتا ہی اونکے دشمنوں سے اور اپنی گناہوں سے وہ امتحان میں اپنی لوگوں کی نگہانی کرتا ہے
 کہ دشمن اڈو کو ضرر نہ پہونچاویں لیکن اپنی دشمنوں کو برباد کر گنا آب و نیشہ ان باب سنو
 اری ایل پرینے اسکی شیر پر افسوس اری ایل اوس شہر جس کو داؤد لیر لیا سال پر سال زیادہ
 کہ عید پر عید مانی جاوی تو ہی میں اری ایل کو دکھ و ڈنکا اور وہاں نوحہ اور غنچاری ہوگی پریر
 لئے اری ایل ہی شہر کا طامس اسکاٹ لکنتا ہی کہ اری ایل سے مراد یروشلم ہی جسکے معنی ہیں
 شیر خدا کا شاید یہودی یعنی وقت اس شہر کو اس نام سے پکارتے تھے اغلب یہی کہ قربانی
 کہ مقام سے مراد یہی قربانی کو اور ادیتا ہی جیسے شیر شکار کو اور ادیتا ہی اور اود علیہ السلام نے
 اس شہر کو یوشین سے لیا اور اپنے رہنی کا مقام شرایا امد فرماتا ہی اگرچہ عیدین اور قربانیاں

یہاں ہوا کہ میں اس شہر کو چھوٹا غنیمت ڈالوں گا پھر فرمایا کہ میرے لیے اسی ایل ہی ٹھہری گا یعنی جس طرح قربانی کا
 مقام آگ سے بڑھتا ہے جس پر نہ خرچ ہو رہی ہو اور اس میں خون قربانی کا ذمہ ہے اور اس میں احد کی عدالت کا
 ظہور ہو رہی حال یہ وہ شام کا ہو گا جب قتل کی ہوگی لوگوں سے بہر جا لگی اور آگ سے جل جائیگی اور سنحاریب
 فی یہ وہ شام کو تکلیف تو دی مگر اس کو قربانی کی مقام سامنین کر دیا کہ وہ ایک بار چٹو لگی یہ حال اس کا جب
 ہو جب بابل والوں نے اس کو لے لیا اور لاشوں اور خون سے وہ کئی جب وہ میون نے اس کو لے لیا شاید
 دور کے حادثوں کا اس میں اشارہ ہے و اقصیٰ فرماتا ہے میں تیرے آس پاس خیمہ کھڑا کروں گا اور وہ پہر بندی کر کے
 جھک کر گھیر لوں گا اور تجھے سرج اوٹھاؤں گا اور تو بیچو اور مارا جائیگا اور زمین پر سے بولے گا اور خاک پر سے تیری آواز
 دہمی آویں تیری صدا گویا ایک بہوت کی سی ہوگی جو زمین کے اندر سے نکلی اور تری بولی خاک پر سے حرکت
 کی آواز معلوم ہوگی پادری ڈاؤنٹی لکھتا ہے تیرا غور ڈی جائیگا اور تری ببادری بباد ہو جائیگی اور تو
 اپنے دشمنوں سے عاجز ہو جائیگا اور نہایت عاجزی کے ساتھ اون سے بولی گا پادری طاس اسکاٹ لکھتا ہے
 کہ سنحاریب نے ایک فوج یہ وہ شام پر بھی لیکن یہ بات ظاہر نہیں کہ اونہوں نے بالکل اس شہر کو گھیر لیا
 پر یہ بات صاف کہی گئی ہے کہ سنحاریب کو اس کے نزدیک خیمہ نہ ڈالنا چاہیے جس سے سوری سردار یہ وہ شام
 کے نزدیک پہنچ کر قیام کرے اور نزدیک پہنچ کر حقیقت میں بہت سی یہودی نہایت تکلیف زدہ تھے مگر ان
 آیتوں کی لفظوں سے یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ شہر بالکل گھیرا جائیگا اور لے لیا جائیگا اور رونا بجا دیا جائیگا اور
 یہ پیش خبری پوری پوری ظاہر ہوئی جب یہ وہ شام کو بابل والوں نے برباد کیا اور اون کو بیدار وہیوں نے
 یہ بات قیاس سے کہلاتی ہے کہ بہت سی یہودی جو زندہ رہے جب ایسی تکلیف میں پہنچے تو اونہوں نے ظالموں سے
 نہایت بغری سے ہیک مانگی ہوگی اپنی جان کی آئی محمدی بھائیوں ہاری تہذیب کے یہ صاف محمدی ببادری
 جس سے پادری اس کو بت پرستوں کی لڑائی کی خبر لے رہا ہے دیکھو یہاں اس قدر فرماتا ہے کہ اس کو داؤد نے گھیر لیا تھا
 اس میں یہ اشارہ ہے کہ اب پھر اس شہر کو وہ لوگ گھیر لینگے جو داؤد کے طرح میرے پیچھے والے ہوں گے تو انہوں
 گھیرنے سے یہ خبر برباد ہو گا پھر فرمایا کہ عید پر عید مانی جاوے یعنی اس شہر کے لوگ جو عیدین کیا کرتے ہیں ان کو
 نیک کام انسان کی محبت سے نہیں ہے وہ کفر اور شرک میں پھنسی ہوئی ہیں ان کو اعمال اور ان کو نہیں پکڑے
 پھر فرمایا کہ میں ان کو دگمہ دوں گا یعنی اس شہر کے لوگوں پر لڑنے والوں کو پہنچانے گا پھر فرمایا کہ میرے لیے
 اسی ایل ہی ٹھہری گا یہ لفظ اریل کا حضرت خرقیل علیہ السلام کے تینا تیسرین باب کی بند ہوئی آیت میں

بھی آیا یہ وہاں قربان گاہ کو مننے لگی میں معلوم ہوا کہ وہاں قربانی کے مقام کو اللہ کا شیر فرمایا اور یہاں سارے
 شہر کو اللہ کا شیر خطاب دیا اور فرمایا کہ میرے لئے اللہ کا شیر ہی ملے گی یعنی یہ شہر ب شہروں پر غالب رہیگا
 جس طرح حضرت داؤد علیہ السلام کو وقتیں غالب تھا اور حضرت داؤد کی باوشاہت کا شہر تھا وہ لوگ جو اسکو
 گیسرین گراسکی بڑی تعظیم اور بڑا ادب کرینگے اور فرمایا کہ میں تجکو گیسر لوں گا یعنی میرے خاص بندے تجکو گیسرین گے
 اور فرمایا کہ تجھ پر برج اٹھا دینگا یعنی وہ لوگ تجکو آباد کرینگے یہ خبر ابل والن کی اور رومیوں کی ہرگز نہیں ہوئی
 اور انہوں نے تو اس شہر کو اور مسجد کو دیران کر دیا تھا اس کتاب میں جہان جہان اس شہر کے دیران ہو جانے کی خبر
 وہاں بیشک کہیں خبر ابل والن کی اور کہیں رومیوں کی ہو مگر بیان صاف خبر محمدیوں کی جو جنہوں نے مسجد
 کو آباد کیا اور سارے شہر میں برج اور محل بنائی اور فرمایا کہ تو پنچو اتارا جا دینگا یعنی ترے لوگ اون پاب
 بندوں کے آگے عاجز ہو جائینگے اس پیش خبری کا ادسوقت ظہور ہو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وقت
 میں محمدی لوگ شہر رخالم کو چار مہینے گھیرے ہو اور کافروں سے لڑتے رہے آخر کو نصرا عاجز ہو گئی اور
 شہر مسلمانوں کو سونپ دیا اللہ فرماتا ہے اور تیرے دشمنوں کا غول باریک گرد کی مانند ہوگا اللہ ان ہیبت ناکوں
 کو گروہ اور نئی والی ہوس کی مانند اور یہ ناگمان ایکدم میں واقع ہوگا دیکھو اللہ تعالیٰ یہ بتا دیتا ہے کہ جو قوم
 شہر رخالم کے دشمن ہیں وہ گرد اور ہوس کی طرح ایکدم میں اور بجا دیگے سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وقت
 میں ایران کے آگ پونچو والے جو شہر رخالم کے دشمن تھے اور بابل میں بھی اونہیں کی حکومت تھی اور انکی
 سلطنت بڑی زبردست تھے اور انکی دہشت سب پہچالی ہوئی تھی اور پھر محمدیوں نے بابل میں جہاد
 کیا اور انکو جو سی کی طرح اور ادا اور انکی سلطنت تباہ ہو گئی اللہ فرماتا ہے اور اہلین خود کریم اور انزل
 کی ساتھ اور بڑی آواز اور اندھی اور طوفان وراگ کے مہلک سلسلے کے ساتھ سزا دینی تو یگانہ ہی ہو جائیگی
 میں قیفاً قد کا لفظی جبکہ ترجمہ کیا ہے کہ سزا دینے آویگا یہ فقدان کر یہ معنی سزا دینا بابل کے سرے
 پر بھی آئی ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اور دوسری جگہ اس لفظ کا یوں ترجمہ کیا ہے کہ خبر لینے آویگا اور اسجگہ
 ایک ترجمہ میں یوں کہ مطالبہ کرے گا دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں آپ بڑی جلال اور شہر کے ساتھ سامنا
 کروں گا اور بحث کروں گا جیسے بادل گر جتے ہیں اور اندھی آتی ہے اور طوفان ہمارا دراگ پھیل جاتی ہے اسطرح
 اللہ تعالیٰ کا قہر سب کافروں پر یکساں ایک آن بڑی گمانی الحقت الیسا ہی ہوا ہوتا ہے جو یہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پر قرآن کے اترنے کے ساتھ تمام مشکوکین و یاروں کا ٹٹ سے منہ پوش ہونا

سورہ بقرہ کے سورہ پر ائمہ تہا لے نو دین محمدی کو ظہور کی مثال آگ بڑھکا غیب سے اور منہ اور اندھیری اور
 باول کی گرج اور بھلی کی چمک سوار کر اگون سے دی ہو یعنی اس دین میں اللہ کی رحمت کا ظہور قہر کی صورت
 میں ہو جلال میں جل کا ظہور ہو کافرون پر قہر ٹوٹ رہا ہو ایمان والوں کو تکلیف توڑی ہو فائدہ بہت ہے
 آگ میں تیزی ہو مگر رستہ اوسکی روشنی میں سو جتا ہو گرج اور کرک سی دل دہلتا ہو مگر سیدنا کا فیض کیسا سارے
 عالم پر ہی بھی مثالیں اس دین پاک کی پہنچ سون دین بتیں بھی مثالیں قرآن میں پھر اود دلائل ائمہ
 فرما ہو اور ان ساری قوموں کا غول جو اسی ایل سے یعنی اللہ کے شیر سے لڑیگا اور سب چاروں سوار اود کو
 سوچ سے جنگ کر نیگے اور اود کو دنگہ دینگہ رات کو خواب کو دہو کر کی مانند ہو جائیگے اور یہ ٹھیک اس طرح
 ہوگا جسطرح سوکا اوی خواب میں ہو اور کیا دیکھتا ہو کہ کتا ہو پر جاگے دھنسا ہو اور اوسکا بھی بہر نہیں اور جسطرح
 پیاسا خواب دیکھی اور کیا دیکھتا ہو کہ وہ پتیا ہو چٹائی ہی دیکھو وہ بیتاب ہو اور پیاسی کو پیاسا ہو ایسا ہی حال
 اون ساری قوموں کا غول کا ہوگا جو صیہون پہاڑ سے لڑتے ہیں طامس اسکاٹ لکھتا ہو کہ بشارت فرم چو کہ آنی والی
 نسلوں میں سے تھے صیہون پہاڑ سے لڑتے تھے فقط سنجاب کی فوج نہیں بڑا دھموی بلکہ آسوری اور بابلی
 اور مقدونی اور رومی سب تین درجہ بدیدہ گت گئیں اور بڑا دی کو پہنچیں جیہ ونون کو صیہون پہاڑ
 سے لڑائی کی آئی ایمان والو اور دشمنوں کا لفظ ہو چکا ہو بیان ہی سے مطلب ہو کہ جو اس شہر کے دشمن ہیں اور
 دشمنی سے لڑینگے وہ غارت ہو جائینگے ایران کو آگ پوچھو والے ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں
 یروشلم سے لڑے تھے پادری شیرنگہ فی الکتاب کہ مقامات المودت میں صفحہ ۱۹۰ و ۲۰۱ میں لکھا ہو کہ ۱۳۰۰ ع
 ایران کو بادشاہ خسرو نے اس شہر پر چڑھائی کر کے اوسکو لے لیا اور ۴۰ ہزار عیسائیوں کو قتل کیا اور عیسائیوں
 کے سب گرجوں کو اور تبرک مکانوں کو ڈبا دیا دیکھو آگ پوچھو والو جو اس پاک شہر کے دشمن تھے اوندکو اللہ نے
 محمدیوں کی تلوار سے غارت کیا اور محمدی لوگ جو اس پاک شہر کو عاشق تھے و اس لیے لڑتے تھے کہ اس پاک شہر کو
 جو کوئی عیسائیوں سے چین کر سچا دین وہ ان پھیلاوین اللہ نے یہ شہر جو کوئی عیسائیوں سے چھین کر اوندکو
 دیا یہ کھلی نشانی اسکی کہ وہ سچی دین پر ہیں ارشاد ہوتا ہو کہ عجب کرم و عیش و عشرت کر دو اور نہ چھاؤ دے
 مست ہیں پر شراب سے نہیں وی لڑ کر اتنی باتیں پر نشی سے نہیں کہ خداوند نے تمہارا دنگی والی روح کو
 ڈھالا ہو اور تمہاری آنکھیں جو کہ بنی بن موندی ہیں اور تمہاری سردان پر جو کہ غیب میں ہیں پردہ دال
 محمدی ہستی کی نزدیکی اسکا مطلب یہی کہ اللہ نے تمہارے غفلت ڈالی اور تمہو کو مرفوف کر دیا اور تمہو

لوگوں کو چھپایا یہ اشارہ صاف اس بات کا ہے کہ پچھلے نبیوں کا آنا مدت تک موقوف رہے گا یہ حال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوا کہ چھوٹی سیرس تک کوئی پیغمبر اصرار نہیں کیا بیجا نبیوں کو موندنا اپنے موتوں کیا اور غیب دیکھنے والوں پر پردہ ڈالنا اپنے اذکار کو چھپایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جب تین خدا کئے والوں کا زور ہوا اس کو اکیلا جاننے والے عیسائی و رویش چھپ چھپ رہے جنگوں میں جا بسو جب امر کے کلام کے سمجھنے والے یوں چھپ رہے تو حق بات کو نہ سمجھا دے اصرار فرماتا ہے اور سارا دکھا و امتحانے نزدیک ایسا ہوا کا جیسا اس مہری کتاب کی باتیں جسے لوگ ایک پڑھے لکھ کو دیویوں اور کہیں آپ ہی پڑھو اور وہ کہیں پڑھ نہیں سکتا کیونکہ اوپر نہیں ہے اور ہر دو کتاب ایک انگریز کو دین اور کہیں آپ اسے پڑھتے اور وہ کہیں انگریزوں پر نہیں سکتا اور چھوٹی بھائیوں اور تعالیٰ یہ خبر دیتا ہے کہ یہ سب دکھا و ہوا اصرار نبیوں کو دکھایا ہو جب وہ وقت آوے گا تم ان کتابوں کا مطلب سمجھو میں اندھی ہوا ہو کر جیسے انگریزوں کے ہاتھ میں کتاب ہوا کتاب بند ہو کہ کھل نہ سکے طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ ہمیشہ خبر ان اذکار علم والوں کو مشکل معلوم ہوتی تھیں اور کتنے تھے کہ ہمیشہ خبر ان ہندو سچیدہ جن کا اگر اوسکے کچھ مغرب بھی ہوں تو ظاہر نہیں ہو سکتا اور حقیقت میں یہ ہمیشہ خبر ان بوری ہو گئیں جب یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ مانا اور آج تک انکی یہی حالت ہے نبیوں کی کتابیں اذکار باقو میں ہیں مگر کوئی ظاہر نہیں کر سکتا کہ یہ خبریں حضرت عیسیٰ کی ہیں یا پادریوں اس جگہ صاف صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ خبر ان میں یہودی تھی اور ہم بھی اذکار چھپاتی ہو اور اقرار نہیں کرتے اور جان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارتیں ہیں اوسکو یہودی ادھر سے ادھر بھرتے ہیں اور اقرار نہیں کرتے تم دو یوں پراسوس ہندافسوس اسد فرماتا ہے سو خداوند فرماتا ہے ازل سے لوگ اپنی زبان سے میری نزدیک ڈھونڈتے ہیں اور اپنی موتوں سے میری عزت کرتے ہیں اسد انکی دل مجھے دے کہ میرا خوف ہو اذکار کو ہوا سو فقط آج تک تعلیموں کے سننے سے جو اس لیے میں اذکار لوگوں کے ساتھ عجیب سلوک کرتے تھے لیے آگے بڑھوں گا اس سلوک جو حیرت اور شگافے والا اور تعجب کا باعث ہو گا کہ اذکار طاغوت کی عقل زائل ہو جا دی گی اور اذکار دانا اذکار ہوش حواس ٹھکانے نہیں گے طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ بہت سے یہودی نسل کے بعد نسل فقط آویسوں کی حکومت و دین پر قائم تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وقت میں وہ بہت بڑے تھے اصرار نے اوسے عجائب سلوک کیا یہ وہ شامل کو ویران کر دیا اور یہودیوں کو اپنی دیوتا سے اب شکایت کیا اور

بیان تو صاف اس وقت کی خبر جو بے پروا شالم کے سب دشمن مٹ جاوے گئے یہ عجائب کام امت کو فرما دیا
 اسرائیلیوں کو باہر دوسری قوم میں بغیر ان کو سرور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور ان پر اپنا پاک کلام
 اور تارا اور بے ایمان یہودیوں کو اور سرور و ظالم کے دشمنوں کو اور جوئے عیسائیوں کو اور ان کو قتل کروایا اور
 یہود شالم اور مسجد کو عرب کو محمدیوں کو یا مستحق آباد کر دیا اور حکومت اس پاک شہر کی عرب کو محمدیوں کو دیا
 جو یہودی اور نصرانی ایمان لائے اور محمدی ہوئی و دشمنوں کو تابع ہوئی یہودیوں کو عقل سے یہ بات
 بہت دور تھی کہ ان کو سواد دوسری قوم میں کوئی پیغمبر پیدا ہو اور ان پر غالب ہو اور ان کو عقلین جاتی رہیں ہوں
 اور ان کو تدبیرین کچھ نہ چاہیں جن نبیوں نے خبر دی اور ان کو شہید کیا اس کی بھی کچھ نہوا حضرت شعیب علیہ السلام
 کو شہید کیا کہ ان پر نبیوں میں نبی کے پیدا ہونے کی خبر کیوں دیتے ہیں اس بھی کچھ نہوا اللہ فرماتا ہے اور نہوا اولاد
 جو اپنی مشورت کو خدا سے خوب چسپاں کرتے ہیں جب کا کاروبار اندھیرے میں ہوتا ہے اور وہ کہتے ہیں کون ہم کو
 دیکھتا ہے کون ہم سے بچاتا ہے یا تو تمہاری کسی بھی چیز کی کھارشی کے برابر گناہ کیا کیا وہ کام جو اون کو کیا ہے
 کیسے کہ اس سے مجھ نہیں کیا کیا بنائی ہوئی چیز بنا دی و ان کو کہی گئی کہ تو کچھ نہیں جانتا طاس اسکاٹ لکنا ہے
 کہ یہودی لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا بازی کرتے تھے سو اللہ ان کو سب تدبیریں توڑ دی گا بطرح برتن کا بنو
 والا سنی کی شکل بدل دیتا ہے اس بات کا طوطا ہے واجب رو میوں نے یہودیوں پر غلبہ کیا اور ایمان والوں کا
 طور محمدی واقعہ میں ہوا دیکھو اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی عجایب کام کا مطلب صاف بتلاتا ہے اور فرماتا ہے کیا بت
 تہوڑا عرصہ نہیں ہے کہ لبنان بدل جا کر ایک شاداب میدان ہو جاوے گا اور شاداب میدان جنگل گناہی کا
 طاس اسکاٹ سے اسکاٹ اور سب آیتیں لکھیں میں جن میں یہی بیان آیا ہے اس کتاب کے تیسویں باب کی
 چند آیتیں میں یوں ہے تب بیابان باغ ہو جاوے گا اور باغ ایک جنگل گناہی کا اور پینتیسویں باب میں لبنان
 بیابان اور یہاں شادمان ہوں گے لبنان کی شوکت اور کرم اور سرور کی شرفیت اور میرا ملک کی
 یہ مثال کی جگہ آئی ہے سب کا ایک ہی مطلب ہے تو محمدی بیانیہ آفتاب صداقت میں ہے کہ لبنان اور کرم
 ملک شام کے پچاس میں اور سرسبز زمین ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لبنان بدل جاوے گا اپنے
 لبنان پر جو آبادی اور سرسبز زمین ہو اس کی جگہ بدل جاوے گی وہ آبادی اور سرسبز میدان کو اور جنگل کو دیکھا گئی
 اسکا یہ مطلب کہ ملک شام میں جو اللہ کا فیض اور ترناہی اس کے بدلی دوسرے ملک میں اور ترناہی دوسرا ملک
 اس کو کہے بلع کی طرح تر و تازہ ہو گا پھر فرمایا کہ شاداب میدان یعنی شام کا ملک جو اللہ کے کلام سے

اور بنیون سے ترقی تازہ ہو اور وقت جنگل گنا جائیگا سو ایسا ہی ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد
 اند کے بنیون کا اور ائمہ کے کلام کا طور یہاں سے مدتوں موقوف رہا پھر ملک عرب میں جناب محمد صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کا اور قرآن پاک کا فیض جاری ہوا تمام عرب کے لوگ اکیلے اند کو پوجنے لگے اور ملک شام میں
 نصارا تین خداؤں کو قائل تھے وہ ملک شام کی ویران ہو رہا تھا پھر تھوڑی مدت کے بعد ملک شام میں
 بھی نور ایمان کا پھیلنا طامس اسکاٹ اسکا مطلب یون لکھتا ہے کہ یہودی لوگ روہو جانیگا اور
 دوسری قومیں بڑائی جادوینگی بی جوتا ہوا جنگل ایک بھل دار کھیت ہو جائیگا اور اس وقت وہ کھیت
 جو بہت دوسری جوتے گئے وہ جنگل کی طرح سمجھ جائیگا یعنی یہودی رد کی جائیگا اند کا فضل و نیر نہریگا وہ اُجاڑ
 اور ویران ہو جائیگا اسی یاد دہیوں کا مطلب درج بھی یہاں ظاہر ہے کہ عرب کا جنگل حوایان سے خالی تھا محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قرآن کی بدولت ایمان کو نوری باغ و بہار ہو گیا اپنی بڑے ترقی ایمان کی تھوہیر
 سو جیتی اند تھوہارے انکھیں کھولے آئین اند فرماتا ہے اور اس دن ہرے کتاب کی باتیں سنیں گے اور
 اند مون کی انکھیں تار کی اند اند میسرے میں سے دیکھیں گی اور سکین لوگ خداوند کے صمدین زیادہ غنی
 کریں گے اور لوگوں کو غریب غریبا اسرائیل کے قدوس سے خوش وقت ہوگی کہ ظالم فنا ہو جائیگا اور ٹھٹھا کر نیوالا
 نابود ہو جائیگا اور سب جو بدکاری کرے لیرے میدان ہر سو کالو جائیگا جو اسکے مقدس میں مجرم ہوں
 اور اسکے لیے جنہر عدالت کو درواری پر مقدمہ فیصل کیا چنڈا لگا کر اور راست باز آدسکو بی سبب پھردیتے
 ہیں طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ جو لوگ اند کے کلام سے بھرے تھے وہ سنیں گے اسے سمجھیں گے اس کتاب کی غلطیوں
 جیسے ہری یعنی بے یقین یہودی اور غریب اندھی بت پرست اپنے اندھیرے سے کل کر خوشی کریں گے انجیل
 کی عجائب و کلمات والی روشنی سے اور وہ ایمان لائے والے یہودیوں سے بھی زیادہ خوش ہوئیں گے یاد دہیوں
 تو صاف اس وقت کی خبر ہے جب ظالم لوگ کاٹ دلو جائیں گے بت پرستوں میں ایمان کا پھیلنا اور کافروں کا
 قتل ہونا یہ دونو باتیں محمدی وقت میں اکٹھی ہوئیں مگر یاد دہی کو نہیں سوچتا وہ لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ
 کے بعد روم کو بت پرستوں نے یہودیوں کو قتل کیا یہ اس وقت کی خبر ہے ارشاد ہوتا ہے اسیلے خداوند جو ابراہام
 کا نجات دینا والا ہے یعقوب کو خاندان کے حق میں یون فرماتا ہے کہ یعقوب اب پشیمان ہو گا اور ہرگز زندہ
 نہ ہو گا بلکہ جب اس کو فرزند میری مانتوں کے بنائی ہوئی کاموں پر پہنچے میں گاہ کریں تب وہ میری نام
 کی تقدیس کریں گے ان دسے یعقوب کو قدوس کی تقدیس کریں گے اور اسراہیل کے خدا سے خدائیں اور دی بھی

جو روح ہیں مگر اہلین سمجھ حاصل کرینگے اور دی جو مگرے ہین فیلم قبول کرینگے خاص اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہ اسات
 کی بشارت ہے کہ امدتعالیٰ حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب علیہما السلام کی ساری نسل کو مردود نہیں کرے گا
 کہ یہ خاص بندے اللہ کے شرمندہ اور زور و رمجہ وین بلکہ انکی نسلین ایمان لاوینگے اور بت پرستوں کا
 ایمان لانا جو امدت کو ہاتھوں کا بنایا ہوا اسکے فضل اور رحمت کا کام ہوگا اس کام کو دیکھیں گے اور زیادہ امدت
 کا شکر کرینگے ایمان کی ترقی دیکھ کر خوش ہونگے بہت سی یہودی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کے بڑے دشمن
 وہ عیدانی ہوئے اور آخر کو تمام یہودی عیسائی ہو جائینگے او نیسویں باب میں جہاں یہ لفظ ہے کہ آسمان پر
 ہاتھ کا کام وہاں پاڈری اسکاٹ نے لکھا ہے کہ تو تمہ صاحب کہتا ہے کہ ہاتھ کے بنائی ہوئی اس کتاب کے
 محاورہ میں وہ لوگ ہیں جو اللہ سے عہد کر چکے اور اسکی جماعت میں شامل ہیں آری پاڈریو یہ بات محمدی
 وقت میں اور زیادہ ظہور میں آئی بہت یہودی جو نہایت سخت دل تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل
 کے بڑے دشمن تھے انہوں نے محمدی دین قبول کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف پر اور حضرت
 عیسیٰ پر اور انجیل پر ایمان لائے اور وہ اس بات سے نہایت خوش ہیں کہ اللہ نے بت پرستوں
 کی قوموں کو کفر سے چٹا کر ایمان دیا اور انکو نئے سرے سے اپنی ہاتھ سے بنا کر ٹھیک کر دیا ہر قوم کے
 ایمانی دار بانیوں کو اپنے بیچ میں دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اسجگہ بیشک انہیں کا ذکر ہے کیونکہ
 اوپر کے آیتوں میں ظالموں کی قتل کی بھی خبر ہے تیسواں باب اس باب میں اللہ تعالیٰ اسراہیل کو
 خبر دیتا ہے کہ مصر کی بادشاہ کی پناہ میں جو تم جایا جا رہی ہو کہ اپنی دشمنوں سے جو اس جانی سے تمہیں کچھ مل
 نہ ہوگا تم ذلیل ہو کر تم بیبیوں کی باتیں سنیں سنتی یہ شکایتیں کر گئے امدتعالیٰ پیر ہوا میں اور
 جو دہویں آیت میں یہودیوں کو ایک دیوار سے مثال دیتا ہے جو یکایک توڑ پڑے اور ٹکڑے ٹکڑے
 ہو جاویں طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہودیوں کو امدتعالیٰ نے یہودیوں کو ہاتھوں ایسا تباہ کیا کہ وہ
 پھر درست نہیں ہو سکتے اسکے بعد امدتعالیٰ آخر زمانہ کی خوشی سناتا ہے اور فرماتا ہے اس لیے خداوند تمہیں
 مہربانی دکھانے کے لیے تمہارا ہیگا اور اس لیے تم پر رحم کرینگے یہ وہ اوٹھ گا کیونکہ خداوند عادل خدا
 مبارک ہے جسے اسکی راہ تنگی میں کہ یقیناً صہونی قوم پر دشلم میں بسی گی تو پھر وقت فرمے گی وہ
 تیری دہائی کی آواز سنو یقیناً تم پر رحم فرما دے گا وہ اسی سنتمی ہر تجھے جواب دے گا اسی محمدی بانی ہوا
 اوپر اقرار کر چکا ہے کہ یہ جو تیرے ہیں اور جو دہویں آیت میں یہودیوں کے بالکل تباہ اور برباد ہو جائیں گے

یادوس بر باد کی خبر ہو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوئی روم کو بت پرستوں کی باتوں کی ایمان
یہودی قتل ہوئے اب اسکے بعد جو اللہ تعالیٰ فضل اور رحمت کر زمانہ کی بڑے دہوم سو خبر دیتا ہے اور کاؤنگے
فون بہانے کا وعدہ کرتا ہے یہ خبر بیشک محمدی وقت کی ہے اس آیت میں یہودیوں کو بشارت ہے کہ جو ایمان لائیں
پھر یہ دشالمین میں گرامس اسکاٹ لکنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ نزدیک آنے والے برادیوں نے
بعد بھی لوگ یہ دشالمین میں بسنے کے لائق کیجائیں اس آیت سے ستائیسویں آیت تک بہت سی رحمت کے
اقرار ہیں جو اچھی طرح خرقیا کے زبانی آئیوں والے وقتوں پر مطابق بنیں پڑتے اس لیے ہم کہتے ہیں کہ
اس فتح کے بعد جو اچھی وقت میں آئے گا ایک اشارہ لیکر اچھی دنوں کی خبر دی گئی جس میں خوشخبری نہایت سخی
ہوگی ارشاد ہوتا ہے اور اگرچہ خداوند تملو مصیبت کی ردی و ردشوائی کا پانی دیتا ہے پر اگر کوئی تیر
سکھلائی واسلے نہ چھینے اور تیری انگلیں تیرے تعلیم دینے والوں کو دیکھیں گی اور تیرے کان تیرے پیچھے
سی آواؤ سنیں گے جو کہتی ہے راہ ہی ہے اور سپر علو جب تم داہنرا اور جب کہ تم بائیں مرو طامس اسکاٹ
لکنتا ہے کہ خرقیا کہ دنوں میں لوگوں کو اچھی تعلیم ہوگی مگر اسکے بعد منسا کہ وقت میں ہر ایماندار استاد
کو شون میں چھپ رہی لیکن قید بابل سے چھوٹنے کے بعد اگرچہ یہودی غیب حالت میں ہے مگر اللہ نے
اؤنگی پاس اچھے استاد بھیجے اور لوگ عام طور پر شریعت کی تعلیم پاؤں تھے اور جب انبیاء کا آنا
موقوف ہو گیا تب بھی انکو سب عباد و مخانون میں لوگوں کی اچھی طرح تعلیم پائیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے آنے تک برابر بے روک ٹوک تعلیم قائم رہے پر عام تعلیم کلام خدا کی بہت عام ہو گئی عیسائیوں
کو قہر میں اور کچھ کچھ محفوظ کی گئی ہیں تمام زمانوں میں آئی پادریو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد
تین سو برس تک بت پرستوں نے عیسائیوں کے خون کا دریا سہا یا پھر قسطنطنیہ میں بت
پرست جوٹ سوٹ کا عیسائی ہوا اور سنی تین خداؤں کا اقرار بہت لوگوں سے لیا اور ایسی سنی
منہا دین میں ڈال کر قہر بھی انکو جھوٹا عیسائی کہتے ہو مگر تین خدا کے کہن میں انہیں کے تابع
ہو جو عیسائی اللہ کو اکیلا کہتے تھے وہ ان جھوٹے عیسائیوں کے ظلم سے بھاڑوں اور جنگوں میں
چھپ چھپ بیٹھی جطرح منسا کہ وقت میں ایماندار استاد و شون میں چھپ رہے تھے ہر ایماندار استاد
اچھی طرح سخی وقت میں ظاہر ہوا اور آج تک ظاہر ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور
تک ظاہر رہیں گے ہماری پیغمبر برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیش خبری دی ہے کہ پھر لوگ سنی

ہمیشہ حق پر ہونگا اور غالب رہے گا گوئی اور نکاح کچھ بگاڑ نہیں سکیگا دیکھو اس وقت میں بھی یہ پیش خبری کیسے
ظاہر ہو رہی ہے اللہ فرماتا ہے تب تم اپنی کھودی ہوئی صورتوں کا رد پہلا لباس اور ڈھانے ہوئی پتلون کے
سُٹھے اسباب زمینت کو ناپاک کرو گے اور جو حیض کے لٹر کے مانند پینکے کی گلی تو اسی کیسے گانگل دور ہو
طامس اسکاٹ لگتا ہے کہ قید بابل کے بعد وہ بالکل بہت پرستی سے پاک ہو گئے کہ جب عیسائی دین پہلا لوگ
دیکھتے تھے سے پاک ہو گئے اسی پادریو روم کے چھوٹے عیسائیوں نے دیکھ کر کسی بہت پرستی پہلائی تھی اور ان
میں بہت لوگ محمدی ہوئی اور انھوں نے بتوں کو ہینک دیا اللہ فرماتا ہے تب وہ تیرے بیچ کے لیے جو تو زمین
میں ہووے مینہ دیگا اور زمین کی افزائش کی مدد دیگا اور وہ فریہ اور برکت سے معمور ہوگی اور سن
تیرے چار پاسے چوڑی چراگا ہوں میں چرینگ اور بیل اور گدھونگے پچھلے زمین کی ہلوائی ہوتی ہے ایسا
چار اوج چلنی میں ڈال کے اور پھینکا کر کے چھانکنا کھائے اور ہر ایک اوج پھار پراور ہر ایک بلند ٹیلے پر
یڑی خونریزی کے دن جو وقت کہ برج گرجاؤنیا چشم اور بانی کی ندیاں ہونگی اسی محمدی بہانیو دیکھو کسی
صافیر کتو کا اللہ وعدہ کرتا ہے اور یہ پتا دیتا ہے کہ یہ بات بڑی خونریزی کے دن ہوگی یہ اشارہ اوست
بڑی خونریزی کی طرف ہے جسکا ذکر دنوین باب میں اور اٹھاسیون باب میں ہو چکا جہاں اللہ نے پیغمبر
جہاد کی مثال دیکر جہاد کا وعدہ کیا ہے اس قید سے اوپر کی سب آیتوں کا مطلب کھل گیا یہ صاف محمدی
جہاد کی وراوست کی برکتوں کی بشارت ہے برج گرجاؤنیا یعنی کافروں کو بڑے بڑے قلعہ ویران ہو جائے
طامس اسکاٹ لگتا ہے کہ آسوریوں کے قتل ہوئے جہاد کی بڑی ہوئی طاقت جو ایک مضبوط قلعہ کے
مانند تھی وہ گر گئی تو یہودیوں کا ملک سرسبز ہو گیا لیکن زیادہ اور روحانی برکتوں کی صاف صاف پیش خبری
اللہ کا کلام اچھا ہے جو دل میں بویا جاتا ہے اور روح القدس سے سچا جاتا ہے اور جب حواریوں نے انجیل
کی منادی پہلائی بہت کثرت سے ایمان پھیلایا اس کے خوشخبری ہے عیسائیوں کی پھلداری اور کثرت کی
اور صاف خوراک واسطے محنت کرنے والوں کے اسکا یہ مطلب کہ جو اللہ کے کلام کے پہلا زمین محنت کرے
اور کو مناسب خوراک ملے گی یا یہ مطلب کہ وہ عہد کرینگے اور ان سچائیوں پر اور تسلیوں پر خشکی اور دنگو نصیحت
کے نیچے اور سچی تعلیموں کو بیکار یا توں سے جدا کرینگے دیر یا بعد ہا بانی کی عام طرح بلند پہاڑ کی چوٹی پر
نہیں پکائی مگر مطلب یہ ہے کہ اللہ کی رحمت کے وسیلے اور روح القدس کی تاثیر سے ان جگہوں میں پھیلے گی
جہاں ادنیٰ بہت کم امید ہوتی ہے اور یروشلم کا گھودا جانا اور یہودیوں کا برباد ہونا غیر قوتوں کی

بلائے کے ساتھ ملا ہوا اور ترکی قوموں نے جو رومیوں کو برباد کیا ان دونوں باتوں نے ایندھ کی مضبوطی
 کو سنوار دیا ای پادریو اور ترکے کے بت پرستوں نے جو روم کے جوئے عیسائیوں کو برباد کیا اسکی
 توری مدت بعد مجریوں نے روم کے جوئے عیسائیوں پر جہاد کیا اس جہاد کو برحق سمجھو بڑی بڑی
 اشارہ اسی محمدی جہاد کی طرف ہے جس میں بت پرست اور بی ایمان یہودی اور جوئے عیسائی بہت
 قتل ہوئے اور بہت سی محمدی دین میں آؤ گھون فی مطلق کی محمدی برکتیں پائیں مسجد بیت المقدس غیباً بآباد
 ہوئی افسوس تمھاری عقل پر رقم یہودیوں کی ضد کے مارے اس پاک مسجد کے کہو دے جانی کو پایا
 کی ترقی کا باعث سمجھو اور اسکی آبادی جو مجریوں کے ہاتھ سے ہوئی اوستی جلتی ہو اور ترکے کے بت پرستوں نے
 جو جوئے عیسائیوں کو قتل کیا اسکو دین کی ترقیوں کا باعث جانتی ہو اور مجریوں نے جو انھیں جوئے
 عیسائیوں کو قتل کیا اس جہاد کو برحق نہیں سمجھتے ہوا بعد تمھاری آنکھیں کھولے آمین امد فرماتا ہے
 اور چاند کی چاندنی ایسی ہوگی جیسو سورج کی روشنی اور سورج کی روشنی سات گنی بلکہ سات دن کی روشنی
 کے برابر ہوگی جس دن خداوند اپنی بندوں کو زخم کو باندھیں گا اور انکو دردناک گناہ کو چمکا کر گناہ سے
 اسکاٹ لکھتا ہے کہ اس آیت میں ایک روحانی برکت کی خوشخبری ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
 آنے سے پہلے کچھ نہیں خیال کیا جاسکتا کہ وہ کسی طرح سے پوری ہوگی لیکن جب کہ خدا پرستوں کی
 جماعت ایسی خوبصورت تھی جیسو ماہتاب و آفتاب اور آفتاب سات گنی روشنی کی سات چمکا
 تب بہت کثرت سے علم اور پاکیزگی اور تسلی کو پھیلا یا لیکن آخر کو خدا پرستوں کی جماعت پاک کی جاوے
 اور ہر ایک بدی دفع ہو جائیگی اور یہودی لوگ مذہب بدین گئے اور محمدی بہائیویر بشارت صاف
 محمدی وقت کی ہے جس میں نور ایمان کا سورج اور چاند سورجین زیادہ چمکا اور امد نے ایمان والوں کے
 زخم کو چمکا دیا وہ جو کافروں کو غلبہ کا زخم انکو دل پر لگا ہوا تھا وہ چمکا ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کے بعد سچے عیسائی جہنم پر تیس تک زخم پر زخم کہاتے رہے محمدی وقت میں ہر طرف کافروں کا
 خون بہایا گیا تب ایمان والوں نے کہانی بیٹے کا اور چاند سورج کی روشنی کا فرمایا دیکھو اسکو بعد
 امد تعالیٰ اور صاف بتا دیتا ہے اور فرماتا ہے دیکھو خداوند کا نام دور سے ملتا ہے اسکا غضب بڑھکا
 اور بھاری دھواں ہوتا ہے اس کے ہونٹ قرآن کو وہ امد اسکی زبان دہکتی آگ کی مانند ہے اسکا
 دم ایسا جیسا زور کا ہمارا جو آگ سے گردن تک چھری وہ گھوڑوں کو لٹا کر کھانچ میں پھینکے گا

اور انہوں کے گالوں پر گہری کا لکام لگا دیا اسی محمدی بہاؤ دیکھو اللہ تعالیٰ صفا و شرف کا پتا دیتا ہے
 کہ اہل کانا نام دور سے جلاتا ہے یعنی اللہ کا نام لینے والے اس ملک میں دور سے آئیں گے اس پتی سے اول
 آخر تک سارا مطلب کھل گیا معلوم ہوا کہ یہ ذکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نہیں کیونکہ وہ دور سے
 نہیں آئے وہ تو اسی ملک میں پیدا ہوئے اور ان کا ظہور جلالی صفت سے نہیں ہوا وہ فطالوں کے
 ظلم سن کر دہسے یہ صاف پتا محمدی وقت کا ہے شہر یروشالم سے مکہ بہت دور ہے مدینہ بہر کی راہ پر
 وہاں سے اللہ کا نام اور اس کا کلام ظاہر ہوا اور محمدیوں کو اللہ نے یروشالم میں پہنچایا اللہ
 اپنے غضب کی آگ کا فتنہ بہر برپا کیا اور اپنا جلالی کلام سب کو سنایا جبین کافروں کو بھڑکتی
 آگ سے ڈرے یا اور جن کو ایمان دینا منظور تھا ان کو ہلاکت کی چھانچ میں پھنکا اور ان کو مہلک
 کا لکام لگا دیا اور ان کو قتل کیا محمدی تلواریں جنم کی آگ میں پہنچیں ماس اسکاٹ لکھتا ہے کہ
 شمایب کی فوج کی برباد ہو نیکی اور جھوٹے عیسائیوں کے برباد ہونے کی خبر ہی اسی پادری دھوکے
 بھوکھم جھوٹا عیسائی کہتی ہو محمدیوں کی تلوار سے قتل ہوئی اور انہیں بت ہے محمدی ہوئے پر تم محمدی
 جاؤ کہ برحق کیوں نہیں سمجھتے ارشاد ہوتا ہے تب تم گیت گاؤ گے جیسے اس رات گاتی ہو جب عید
 مانتی ہو اور دل کی آہی خوشی ہوگی جیسے اس شخص کی جو بانسری لڑی ہوئی روانہ ہو خداوند کے سچا
 میں اسرائیل کی چٹان کے پاس جاوے اور خداوند اپنی جلال والی آواز سنایا لگا اور اپنی قہر کی
 شدت اور جلالے والی آگ کے شعلہ اور بارش اور آمدی اور ان کو ساتھ اپنی بات کا اوتارنا دیکھا لگا
 بان خداوند کی آواز سے آسور تباہ ہو جاوے گا وہ دوسری لٹھ مارے گا اور جس جس طرف اس مقرر لٹھ کی
 جو خداوند اسپر لگا دیکھا چوٹ ہوگی اس طرف اس طرف رباب اور بریط کے ساتھ ساتھ ہوگی کہ وہ غور
 خسار کی لڑائیوں میں اسی لڑے گا اسی محمدی بہاؤ اسرائیل کی چٹان وہ بڑا پتھر ہے جو مسجد بیت المقدس
 میں ہے اور انہیں یہ جدا ہے وہ دہی پتھر ہے جسے حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرشتوں کو چڑھتے دیکھا
 دیکھو اللہ تعالیٰ اپنی پاک کلام کا پتا دیتا ہے کہ اللہ اپنی جلالی آواز سنایا لگا سوا اللہ نے جناب محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف اتارا جبین جا بجا کافروں کو قتل کا حکم ہے اور بیت اور عیب اسکا
 لکھنا ہے لکھا گیا قرآن سن سن کر بتوں کے دل کا بپ گئی جب ہی اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 پر قرآن کا اتارنا شروع کیا تب ہی اللہ کے حکم سے فرشتوں نے آسمان سے آگ کے شعلے شیطانی

پہنکنے شروع کر دی ملک آسور کو یعنی ملک عراق اور بابل کو اللہ نے مجھ یون کو یا تھون مارا اور نہیں
 لوگ تھری دین میں آیا اور تھون نے اور تھری امر اٹلیوں نے خوشی کے ذکر بجا کر طاس اسکاٹ لکھا
 کہ آسوریوں کی فوج کو اللہ کے حکم سے فرشتے قتل کر ڈالا یہ اس کی خبری طاس اسکاٹ نے مقرر
 کی جبکہ پر یون ترجمہ کیا ہے کہ بنیاد ڈالا ہوا عداوت کا گھر تھا اور سپر گمہ گچا پھر لکھا ہے کہ اسکا
 مطلب ہی ڈنڈا اصلاح کا پادری لو تھو دو دستی لکھی ہوئی کتابوں سے سکویاں کرتا ہے
 ڈنڈا تعلیم دین کا یہ فرق ترجمہ کا اسی ہو گیا کہ ایک حرف دوسرے حرف سے بدل گیا جو اس وقت
 مشابہ ہی پھر لکھا ہے کہ ڈنڈا اصلاح کا وہ کیوں کر ہو سکیگا وہ تو سب کے سب برباد ہو گئی اور کو
 تعلیم نہیں دے دیکھو پادری اقرار کرتا ہے کہ وہ ڈنڈا اصلاح کا نہیں تھا اصلاح توجب ہوتی جب پھر
 قتل ہوئے کچھ ایمان لائے شورشار کی لڑائیوں کی جگہ یون ترجمہ کیا ہے کہ ہنری کی لڑائیوں میں ہر لکھا
 کہ ہانی و لڑائیوں میں اسکو پکڑ لے گا اور زور سے ہلا کر اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا اور
 ایمان والو لڑائیوں کا لفظ صاف بول رہا ہے کہ عراقی والوں سے کئی لڑائیاں ہونگی تب وہ
 برباد ہوگا وہ جو اللہ نے فرشتے کے ہاتھوں سے اس کی فوج کو ایک ایک قتل کیا وہ تو ایک ہی تھا
 تھی میان اسکاٹ کو کہ نہیں یہ مجھ یون کی لڑائیوں کا ذکر ہے جسکی سارے جہان میں دعوم
 ہی یہی ڈنڈا اصلاح اور تعلیم کا تھا جس سے بہت قتل ہوئے اور بہت ایمان لائے ایشاد
 ہوتا ہے کیونکہ طوفت بدت و آراستہ کیا گیا بان بادشاہ کے لیے گمراہ اور چوڑا طیار کیا گیا ہے اسکاٹ
 آگ اور بہت سا ایندھن ہے اور خداوند کا دم گندھک کے بھاؤ کے مانند اسکو سلگا تا ہے طاس اسکاٹ
 لکھا ہے کہ طوفت ایک گھائی تھی قریب بیروشاہم کے جہان لڑے اکثر آگ میں جلای جاتی تھے اسکو گلی
 ہنام یا جینا کی بھی کہتے تھے اسی لیے اس سے مراد یہ وہ مقام جہان آگ سے سزا دی جادوی اور انجیل
 پاک میں جہنم کی آگ کا لفظ آیا ہے ایمان طوفت اور مقام کو فرمایا ہے جہان آسوریوں کی فوج تباہ ہوئی
 فوج غالباً بیروشاہم سے بڑے فاصلہ پر تباہ ہوئی اور یہ ہو قریب آگ بادشاہ کے لیے تو سنا رہا ہے کہ
 اس فرشتے نے نہیں مارا گمراہ اسکی نشان و ٹھوکت جاتی ہے سو بڑی اور گہری گھائی سے
 برباد کیا اور اس میں ایک نشان ہے اس میں ہمیشہ قائم رہنے والی آگ کا چوٹیا کی گئی ہے اللہ کے شکر
 واسطے اکیسواں باب اس میں یہ مضمون ہے کہ غم مہر کہہ دیا گئی بنیاد اور سپر گمہ گچا

شریروں کے گہرائی پر اور اونپر جو بدکرداروں کی حمایت کرتے ہیں چرائی کر گیا کیونکہ مصری تو انسان ہیں
خدا تمہیں اور اونکو گوارے گوشت نہیں دے گا نہین پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ بڑا دیکھا اور مرد کا ہر جھیلکا
اور مرد بانگنے والا کر گیا اور دے سب کے سب ایک ساتھ ہلاک ہو جائیگا کہ خداوند نے مجھے یوں کہا ہی
کہ جس طرح یہ اور شیشیہ کر گیا پھر اپنی شکار کو دبوچ رہی ہو ہے اون گڈیوں کے غول کے مقابل جو بدلاؤ جا کے پھر
چوہنی کو آتے ہیں غراتا ہی اور اونکو لکار سے نہیں ڈرتا اور اونکی عجم سے وہ نہیں جانتا اور سطر ح الی العالمین
لڑنیکو اور کر گیا صیہون پہاڑ پر اور اسکے ٹیلے پر جیسا پرند پھر آتا ہی ویسا ہی رب العالمین یرو شالم پر یاہ
کر گیا سایہ کر گیا اور نجات دیگا ترس کھائیگا اور بجائیگا اسی تم او کی طرف پھر جسے بنی اسرائیل نے جہالت
بنیادت کی یہی کیونکہ اسی دن ہر ایک انسان روپے کے بتوں کو اور سونے کی پتلون کو جو تمہارے ہاتھوں
نے گناہ کرنے کے لٹی بنائی ہیں رد کر گیا اور آسور گر جاویگا اور سکی تلوار سی جو انسان نہیں مانا وہی تلوار
جو آدمی نہیں اسی ہلاک کریگی وہ تلوار کے ڈر سے بھاگیگا اور دیکھو ان مرد خراج گذار نہیں کر اور وہ خوف
کے سبب اپنے مضبوط مکان میں چلا جاویگا اور اسکے سردار جھنڈی سوز لڑ جاویں گے یہ خداوند فرماتا ہی جسکی
آگ صیہون میں اور جب کا تنور یرو شالم میں ہو گا اس اسکاٹ لکھا ہی کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ آسوریوں کی
فوج سی اللہ تعالیٰ صیہون کو بچاویگا تاکہ یہودیوں کو مصر سے مدد مانگنے کی حاجت نہ رہے جس طرح پرند اپنی
بچہ کو بچا لے میں چاروں طرف اڑ کے اور سطر ح اللہ تعالیٰ یرو شالم کو بچاویگا اور پھر وہ بتوں کو چھوڑ
دینگے اگرچہ وہ بت سونے چاندی کے ہوں اللہ تعالیٰ آسوریوں کو غارت کر دیگا کسی انسان کی تلوار سے نہیں بلکہ
فرشتے کی تلوار سے سونہاریب بھاگ گیا اوس تلوار سے جو کہ کھائی نہیں دیتی تھی اور وہ نینوی کو چلا گیا اور
اوسکے شہزادے بھی خوف زدہ کر دی گئی تھی اوس جھنڈی کی باعث جو جسکو اللہ نے صیہون پر ظاہر کیا اور آگ
اوسکے قربان گاہ کی جو قربانیوں کو جلاتی تھی وہ اوسکے لوگوں کی حفاظت تھی ای محمدی بھائیو سنہاریب کی
سب فوج جو یرو شالم کے قریب تھی اللہ کے حکم سے فرشتوں کی مار ڈالی اور وہ ہباگ گیا مگر اوسکے جوان مرد خراج
گذار نہیں بنے اور یرو شالم کے لوگ اس وقت بھی گم تھے اور بیان پہلے خبر یہ کہ جو لوگ مصر والوں سے مدد مانگے
عین انیور یرو شالم کے لوگ وہ اور مصر والے ایک ساتھ ہلاک ہو گئے تختصر نے یرو شالم والوں کو اور مصر
والوں کو قتل کیا مگر وہ خود عراقی تھا اور بیان آسوریتنے عراق والوں کے قتل کی بھی خبر یہ تینوں باتیں
محمدیوں کے جہاد میں اکٹھی ہوئیں اوسے پہلے ہرگز انکھی نہیں ہوئیں یہ خبر بیشک اوسی وقت کی ہے اللہ تعالیٰ

محمدی فوجوں کے ساتھ یروشلم والوں سے لڑنے کو اور تراسپہر ادھر رہا یہ کیا اور انکو نجات دی یعنی اوس نیک
 شہر کو محمدیوں کے قبضے میں کر دیا بہت سے یہود اور نصاریٰ کو محمدی کر دیا ہر ایک انسان نے جو نیکو ہو گیا
 پادریوں کی کتابوں سے ظاہر ہے کہ نصاریٰ اندونون میں سونے خانہ کی کتب اور صلیبین بنائی تھیں جو محمدی
 ہوئے انھوں نے صلیبوں اور بتوں کو پھینک دیا آسوری یعنی عراق والے امت کی تلوار سے قتل ہوئے
 محمدیوں کی تلوار انسان کی تلوار زمین تھی وہ تلوار اسی کی تھی جو اللہ کے حکم سے اور اس کے شریعت کے
 موافق تھی چوتیسویں باب میں بھی اللہ نے فرمایا ہے کہ میری تلوار اداؤ فیون پر عدالت کر نیکو اتری
 کی عراق کے سردار بار بار ہاگ گئے اسکا بیان اس کتاب کے آخر میں دیکھو عراق والوں نے محمدیوں کو
 خراج یعنی محصول دینا قبول کیا اسکا بیان امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی کتاب الخراج میں دیکھو
 بتقدیر ان باب دیکھو یک بادشاہ راستی کی سلطنت کر گیا اور سردار عدالت کی حکمرانی کر نیکی ان یا شخص
 آندھی سے پناہ کی جگہ کی مانند ہو گا اور طوفان سے چھٹو کی جگہ اسی پانی کی ندیوں کی مانند خشک زمین میں اور
 بہاری چٹان کو سایہ کے مانند مانگی کے سرزمین میں اور محمدی بہاؤ عراق والوں پر جہاد کی خبر دیکر اللہ
 تعالیٰ پھر جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاف صاف پتہ بتلاتا ہے کہ وہ دین کا بادشاہ سچا ہے
 بادشاہت کر گیا اور سردار یعنی اسکے نائب عدالت سے حکومت کر نیکی عجمانی میں لفظ ساریم کا ہی اسکا معنی ہے
 اور جگہ بھی آئن میں بیان پادریوں نے شہزادوں کا ترجمہ کر دیا پھر اللہ تعالیٰ یہ پتا دیتا ہے کہ اوس
 بادشاہ عادل کا ظہور اوس ملک میں ہو گا جہاں آندھی ظلم اور فساد کی ہر طرف چل رہے ہو کفر اور جہالت کا لہر
 ہر طرف زور پر ہے اعلان اور علم کے نہ ہونے سے دل حبس ہوئے ہیں جیسے بن پانی کی سوئی زمین سایہ انداز
 کہیں نہیں ملتا لوگ اوس سایہ کی تلاش میں تھکے جاتے ہیں ایسے ملک میں اور اسکی طور کی یہ صاف مثال ہے کہ
 خشک زمین میں پانی کی ندیاں یہ نکلیں بڑی چٹان کا سایہ بڑے سیدان کی دعوہ میں مل گیا آندھی
 اور طوفان اور سجاو سے پناہ کی جگہ مل گئی یہی مثالیں ہمیں باب میں بھی ہو چکی ہیں جہاں مثالیں
 کے ویرانی کے خبر دی ہے اور یہ مثال دی ہے کہ آندھی سے ایک پناہ کی جگہ اور گرمی جالیسے مکان میں
 ہو جہاں پانی نہ ہو وہاں ابر کے سایہ سے گرمی مٹ جائے خشک زمین کا لفظ ترجمہ میں باب میں بھی ہے جہاں
 آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر ہے خاص پناہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی پادری میٹر نے اور
 پادری ڈاؤڈی نے اسکو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خبر لٹرایا ہے اور ایمان والوں پر پناہ حضرت عیسیٰ سے

منزلوں و دوری وہ تو ملک شام میں پیدا ہوئے جہاں تورات اور زبور اور نبیوں کے کتابیں بھی پائی جاتیں
 تحقیق اور حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہما السلام اس وقت میں وہاں موجود تھے اور فراتیاہی اور افکی کہیں
 جو یہ کہتے ہیں نہ وہ ہندو لائیں گی اور ان کے کان پر نہ دینگے اور ان کے گہنی لٹاؤ گا دل میں نہ صرف سمجھو گا اور حکم
 کی زبان صاف بولتی رہے مستعد ہوگی پاجی آدمی جو صاحب قدرت نہ کہلائیگا اور نہیں تو کوئی سنی کیسے
 طامس اسکاٹا اسٹا نیسویں باب کی بیان میں لکھ چکا ہے کہ خضر قیام بادشاہ کو اصلاح کرنے کے بعد بھی
 ملک یہودیہ میں بی انصافی بھی ہوئی تھی اس مقام میں پہلے تو لکھتا ہے کہ یہ خضر قیام بادشاہ کی ہی کہ اور
 جاہل لوگوں کو اچھی طرح تعلیم کیا پھر لکھتا ہے کہ یہ خضر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اور ان کو روحانی فیض اور برکت
 علم کی ہی کہ جو لوگ دین میں کم زور تھے وہ علم میں کامل ہو جاؤ گے اور جو لوگ اتنا بھی نہیں بول سکتے تھے کہ لوگ
 سمجھیں صاف صاف خدا کے حکموں کا بیان کرینگے اور نیکی اور بدی کی پہچان لوگوں کو اچھی طرح ہو جائیگی
 احمق کو پھر لوگ عزت و انین کینے کیسیا خوشامد سے لوگ کہا کرتے تھے افتہ فرماتا ہے ای عورت تو
 تم جو چین میں ہو اور شومیری آواز سنو سال سو کچھ زیادہ عرصہ میں ای بارہ واؤ تم و آرام ہو جا
 طامس اسکاٹ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خضر سناریہ کے حملہ کی ہی پھر فرماتا ہے اسے عورت تو
 تم جو سکھ میں ہو گے اور ای بی پروا اپنے تئیں برہنہ اور شگا کرواؤ شاٹ اپنی کروں پر باندھو
 دوسرے کیتوں کے اور پھلدار انگوری درختوں کو سبب اپنی چھاتیان پیشی ہیں میرے لوگوں کی سرزمین
 میں کانٹے اور سد اگلا بچیں گویا باغ و بہار شہر کے سارے شاد و ان گھروں میں بھی کیونکہ محل چھوٹے
 جاؤ گے اور شہر کا ابنوہ سن سان ہو گا عوفیل اور دید بانی کا برج مدت تک باندھو گی گورخرون کی آرام
 گاہیں اور گلوں کی چراگاہیں جب تک کہ عالم بالا سورج ہمیراؤنڈی لی نجا دی تب بیابان باغ ہو جائیگا اور
 باغ ایک جنگل گنا جاؤ گی کا تب بیابان میں بدل ہو گا اور صد اوقت یعنی سجائی باغ میں را کو گی اور صداقت کا
 انجام صلح ہو گا اور صداقت کا پھل ہمیشہ کا سنگم اور آرام ہو گا کیونکہ میرے لوگ چین کے مکانون میں اور پے
 خطر گھروں میں اور آسودگی اور آسائش کے کاشانوں میں رہیں گے اور اس جنگل کے گرنے میں اور اگر سنگ
 اور وہ شہرستی میں بہت ہو جاؤ گیگا تم بجا اور ہو جو سب نروں کو آس پاس بوتے ہو اور ہیل اور گہ ہونڈ
 پاؤں پاؤں ہو طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ و شالم کی عورتیں عیاش اور خراب تحقیق اور کچھ دین
 کا

جو کسی قدر بلند تھا اور بی کنارہ کی طرف نزدیک مسجد کے جو اس کی تھوڑی دُور پر دکن کی طرف واقع ہو
اور اس محل کی ایک پُراستی جو اس کو باقی حصہ میں سے جدا کرتی تھی مطلب یہ کہ قید سے چھوٹنے سے پہلے ہی وہ پُر
روح اور نڈیلی گئی کہ انھوں تو یہ کی اور دعا مانگی اور یروشلم چھوڑنا گیا اور وہاں شریعت پھیلی تو جنگل
ایک باغ بن گیا اور وہ جو پھل بہت پرستی کر چکے تھے ان کے زمانے میں اور اللہ کو بھی پوچھتے تھے تو وہ جنگل
شمار کیا گیا پھر لکھتا ہے کہ یہ مطلب بن نہیں سکتا کیونکہ ہر آدمی یروشلم کی بڑے زمانے تک قائم نہیں
رہی کہ انہیں روح اور پُراستی سے اور نڈیلی گئی ہو لیکن حال کی ہر آدمی یروشلم کی اور یروشلم کا تباہ ہونا
قائم رہیگا بیان تک کہ روح اور نڈیلی جاوے جیسا پنتکوست کے دن تھا دیکھو پادری نے اقرار کیا کہ یہ ذکر
پہلی ویرانی اور آبادی کا نہیں کیونکہ وہ ویرانی ستر برس رہی اور یہاں ویرانی میں علیٰ عوام کا لفظ
یعنی ہمیشہ تک مگر یہاں یہ معنی میں کہ بڑی مدت تک کیونکہ اس کے بعد پھر آبادی کی خبر دی ہو پادری اقرار کرتا ہے
کہ یہاں دوسری ویرانی کا ذکر ہو جو رومیوں کی باتوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوئے پھر اس کے
بعد آدریان بادشاہ نے شہر کو پھر بنایا مگر مسجد اسی طرح چھ سو برس کے قریب تک ویران رہے یہاں تک
کہ محمدیوں کی باتوں اللہ نے اس پاک مسجد کو پھر آباد کیا مگر پادری محمدیوں کی ضد سے اس آبادی کو بھی
ویرانی سمجھتا ہے اور لکھتا ہے کہ وہ آبادی جس کا یہاں وعدہ ہو وہ ابھی نہیں ہوئے وہ جب ہوگی
جب روح القدس کا فیض اور تریگا بسطی حواریوں پر عید پنتکوست کے دن اور تر تھا یا اللہ
پادریوں کی آنکھیں کھول دے اور ان کو دیکھلا دے کہ وہ وقت آچکا کہ روح القدس نے اللہ کے حکم
سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اتارا اور روح القدس اور قرآن کا فیض جو روح کی طرح دلوں کو زندہ
کرتا ہے سارے جہان کے ایمان والوں پر آسمان کی طرف سے اُنڈیل گیا یہاں اس کتاب میں عرب کو کئی
جیسا کہ یہاں یسویں باب کی گیارہویں آیت میں بیان کے لفظ کے ساتھ کہ اور دیکھنے کا پتا دیا ہے یہاں
ارشاد ہوتا ہے کہ یہاں باغ ہو جائیگا سو ایسا ہی ہوا ملک عرب جو ویران تھا جہاں مدتوں اللہ کا کلام
نہیں اور تر تھا وہ یہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اللہ کے کلام کے نور سے اور اللہ
کے رسول کے جمال نورانی سے باغ و بہار ہو گیا اور فرمایا کہ باغ جنگل گنا جائیگا سو ایسا ہی ہوا ملک شام جہاں
اللہ کا کلام سیکڑوں برس اور تار با تھا وہ باغ و بہار ملک اور وقت میں جنگل کی مانند ہو گیا تھا کیونکہ اللہ
کے کلام کا اور تر نا چھ سو برس سے موقوف ہو گیا تھا اس باعث سے وہاں کفر اور شرک پھیل گیا تہ

پھر فرمایا کہ یہاں میں عدل ہو گا اور مہر امت یعنی چھائی باغ میں رہا کریں گی سو ایسا ہی طور میں آیا اللہ کا کلام
 برحق ہے کہ یہاں میں عدالت کے ساتھ اور تیرا دامن سے وہ سچا دین ملک شام میں بھی آیا عرب اور
 شام سارا باغ و بہار ہو گیا اور صد اقساط یعنی عیون کا پہل صلح اور ہمیشہ کا آرام ہوا ایمان والے
 وہاں ہمیشہ امن امان سے رہتے ہیں بت پرستوں کا زور ٹوٹ گیا اور کا خطرہ نہ رہا اور کئی شہر اور جزیرہ
 گوا اور بابل و یران ہو گیا اور ملک شام کے ایمان دار بجا بجا بی خطر اناج ہونے لگے طاس اسکاٹ لکھا
 آیتوں کا یون مطلب لکھا ہے کہ یہاں میں عدل ہو گا یعنی یودیون اور بت پرستوں میں سچا دین
 پہلچا و گیا دنیا کے اوس حصہ میں جو اب تک جنگل ہی اور جس میں بہت کم سیوہ دار کھیت میں آمد والے
 لوگ امن اور چین میں رہنے لگے اور ان کے دشمنوں کے مکانون کو برباد کر دیا گو کہ بی شمار شل جنگل کے
 درختوں کے بین اور وہ شہر وحدت سے جموئے عیسائیوں کے بادشاہی کا مقام رہا ہو گسا دیا
 جائیگا تب محنت عیسائیوں کی کامیاب ہوگی یون لوگوں کی طرح جنہوں نے زمین کو سینچا اور بیج بویا
 تہیتیں سوان باسب پھیرا دیا ہے کہ تو او جاز تہا ی اور او جاز تہا نہ گیا تھا تو لوٹ تہا ی اور لوٹا نہیں گیا
 تھا جب تو او جاز چکے گا تب تو او جاز اچانیکہ اوجب تو لوٹ چکا گا تب تو لوٹا جائیگا ای خداوند ہر دم
 کہ ہم تیری راہ لکھتے ہیں تو ہر صبح اذکا بازو ہوا اور میت کو وقت ہماری سلامتی پاوری ڈاوری لکھا
 کہ یہ ہمیشہ خبری ہو بر خلاف آسوریوں اور کلدانیوں اور اور دشمنوں کے طاس اسکاٹ لکھا ہے کہ
 ستارے بے اپنے گرد ہمیشہ کی قوموں کو لوٹ لیا اور حرقیاسی قول تو اسوہ خبر دی جاتی ہے کہ تو فوراً
 ناسید ہو جاو گیا بعد اسکے نطلون کھنق میں فتح کی دعا ہی ارشاد ہوتا ہے لوگ گھر بڑی کی آواز سنتی
 ہی بھاگتے تیرے اوٹھتے ہی قومیں تیرے ہو گئیں اور تمھاری لوٹ کا مال اسطرح بٹورا جاو گیا کہ طرح
 کی طرح بٹور لیتے ہیں دسے ٹڈیوں کو دوڑنے کے مطابق اور پروڈین گے ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 ہمارے نزدیک تو یہ آیت بھی دعا میں داخل ہے اور مطلب یہ ہے کہ یا اللہ جس وقت تو دشمنوں کو لڑنے کو بھیجا
 تیری فوج کی گھر بڑی کی آواز سنتے ہی لوگ بھاگتے گھر دشمنوں سے فرمایا کہ تمھارا بل لوٹا جائیگا
 کلمہ پڑھتے ہیں دشمنوں سے سبزی کو اور ٹڈیاں اور ہر دم پروڈتی میں اناج پر پاوری ڈاوری بھی
 اسی کے موافق لکھا ہے کہ یہاں میں اوس بربادی کا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں پر بھیجی ہے طاس
 اسکاٹ یون مطلب لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیسو کر بادشاہ سے فرمانا ہے کہ تیری حملہ کے وقت ہٹا کر

جب اسوری فوج مرگئی تو یہودیوں نے اس کا کچال لوٹ لیا جو وہ چور گورنر تھا رشاد ہوتا ہی خداوند سر بلند کیا کہ وہ بلندی پر رہتا ہی وہ عدالت اور صداقت سی صیہون کو محور کر دینا ہی ادبی سے تیرے زبانی کیا پادری ہوگی وہ تیرے ہی نجات اور حکمت اور دانش کا ذخیرہ ہو گا خداوند کی خوف اور سکا خزانہ ہی آدمی بھائیو امد تعالے خبر دیتا ہو کہ صیہون کو عدل اور انصاف سی اور سچو دین سی آباد کرو گا وہ ان علم اور حکمت اور خدا کے خوف کا خزانہ ہو گا اور تمہارے لیں مانہ کو پائنداری ہوگی یہ تھا صاف محمدی وقت کا ہی شہر صیہون اندسود میت المقدس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت سے آجتا آباوی اور دین کی علم ہی اور امد کے خوف سی محور ہی اور خدا ہوتا ہی دیکھو ان کی سارے بہادر باہر کٹر سے ہو کر چلائی اور صلح کے ایچی پھوٹ پھوٹ کر رہتے ہیں شاہراہین سنسان ہیں کہ چلنے والا نہ رہا اور سنی قول توڑا شہرون کو حقیر جانا اور انسان کو حساب میں نہ لایا زمین کڑھتی اور مرجھاتی ہی لبنان رسوا ہوا وہ کھلیا جاتا ہی سرون بیابان کی مائتہ ہی باسان اور کرل کے پتھر جھڑ جاتے ہیں طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ قاصد لوگ جو صلح کی درخواست کے لیے گئے تھے بہت روئے حمد و ان کی بی رحمی دیکھ کے اور سناری سے بے اقرار توڑ ڈالا امد فرماتا ہی اب میں اور شون کا خداوند فرماتا ہی اب میں بلند ہوں گا اب میں اپنی تین بلند کرو گا تمہارے بیٹ ہی میں کوڑی کا محل ہو گا تم کرکٹ جنو کے تمہاری غضبناکی وہی آگ ہی جو تینیں بھرم کر گئی اور قومیں جلتے ہوئے کنکر کے مانند ہوئے وہ کاٹی ہوئی کاٹھن کے مانند آگ میں جلائی جا دی گی پادری ڈاؤن لائی لکھتا ہی کہ اب ہی مراد وہ وقت ہے جسکو امد تعالے مقرر کر گیا بعد اسکو کہ دشمن اپنا عقد و ایہا چکین گئے آسور پو متقا سے تمام اڑو بر باد ہو جاویں گی آدمی محمدی بھائیو امد تعالے اور سراج و شاہ ظالم کے ظلم کا ذکر کر کے وعدہ کیا کہ اب میں اپنا غلبہ اور بلندی ظاہر کروں گا اور ظالموں کو غارت کر دوں گا جیسا قرآن مجید میں فرمایا اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ عَلَیۡہِ السَّلٰمُ لکھ دیا امد نے کہ بیشک میں غالب ہوں گا میں اور میرے پیغام پہنچنے والے پھر صاف قوموں کا لفظ فرمایا یہ صاف آخری زمانہ کی خبر ہے جس میں ساری قومیں جہاد ہو اڑاں ہوتا ہی تم جو دور ہو سنو کہ میں نے کیا کیا اور تم جو نزدیک ہو میری قدرت کا اقرار کرو دے گناہ گار جو صیہون میں ہیں ڈر گئی کپ کپی فی دینوں کو گرفتار کیا ہی کون ہم میں سے اوس ہلاک کرنے والی آگ پاس رہیگا اور کون ہم میں سے ہمیشہ رہنے والے شعلوں پاس بٹریگا یہ ترجمہ جو ایک پادری نے کیا ہی اصل عبرانی کے موافق ہی اور ترجمہ انگریزی جو تفسیر ڈوولی رچرڈ منٹ میں ہے

اور پادریوں کے بیان پڑھا جاتا ہوا دسین بھی یون ہی ترجمہ کیا ہوا کون ہم میں سے رہیگا کما جانیوالی آگ کو ساتھ
کون ہم میں سے رہیگا ہمیشہ کے شعلوں کے ساتھ مگر پادری مینہ نے یون ترجمہ کر دیا کون ہم میں سے ہوا اسی ملک
کر نیوالی آگ میں رہ سکتا ہوا کون ہم میں سے ہمیشہ رہنے والے شعلوں کے درمیان بنی سکتا ہوا درمیان
کا اور پاس کا لفظ عبرانی میں نہیں مگر قرینہ سے تفسیر ڈوالی واسطے پاس کا لفظ لکھا تھا اب میں
کا لفظ دوسرے پادری نے لکھ دیا طامس اسکاٹ نے یون مطلب بیان کیا ہوا کہ بہت سے مکار بھی صیہون میں
تھے جو آنے والی بربادی سے بہت ڈرتے تھے اور اس ہمیشہ کی آگ سے ڈرتے تھے جو بدکاروں کی سزا
کو واسطے اس جہان میں ہوا یہ مطلب ہوا کہ آسوری فوج کے ہلاک ہو جانے سے وہ لوگ ڈر گئے اب ہم کہتے ہیں
کہ اسکا یہ مطلب ہوا کہ وہی وقت جس میں سب قوموں کو سزا دی گئی ہو وہی عہد اوپر کی آیت میں ہوا اسی وقت کی
الہ خبر دیتا ہوا کہ صیہون کے رہنے والے گنہگار بھی اس وقت رعب میں آجا دیئے گئے پھر اللہ تعالیٰ حضرت
اشعیا علیہ السلام سے کہتا ہوا کہ ہم میں سے یعنی اسرائیلیوں میں سے کون شخص ایسا ہوگا جو آخری
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے وہ پیغمبر فنا کرنے والی آگ کی طرح پڑے جسکے جلال کے زور سے
اور قمر کے گرمی سے کافر جل جاویں گے حضرت ملاکی علیہ السلام کے صحیفہ میں بھی آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی حق میں اسی طرح کا سوال فرمایا ہوا کہ اسکا آنے کو دن کون ٹھہر سکے گا اور جب وہ نمودار ہوگا کون ہوا کہ کھڑا
رہیگا کیونکہ وہ سنار کی آگ اور دھوپ کی صابن کے مانند ہو گا اور وہ روپے کا میل کاٹا ہوا اور اسے
خالص کرتا ہوا بیٹھیکا اسی راہ سے بیان بھی آگ سے مثال دی ہوا اور شعلوں کا لفظ آپ کے
اصحابوں کی طرف اشارہ ہوا اور پرائیسیوں باب میں ہو چکا ہوا کہ اللہ تعالیٰ آگ کے ہلاک کرنے والا
شعلے کے ساتھ سزا دینی کو آویگا اور تیسویں باب میں ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنی قہر کی شدت اور جلانے
والی آگ کے خیلے کے ساتھ اپنی ہمت کا اور ترناؤ کا کھٹا لگا اس جگہ یہ سوال کر کے حضرت اشعیا
علیہ السلام جواب دیتے ہیں اور اللہ کے حکم سے فرماتے ہیں جو راستی ہو چلتا ہوا اور سید ہی باتیں کرتا
ہو اس سود کو جو روح سے حاصل ہونا چاہتا ہوا جو رشوت کے علاقے سے اپنا ہاتھ کھینچتا ہوا اور
کان بند کرتا ہوا تاکہ غور نری کی مشورت نہ سنے اور انکھیں موندتا ہوا تاکہ بدی نہ دیکھے یہ اس سوال
کا جواب ہے یعنی اسرائیلیوں میں سے جو پرہیزگار ہیں اور نبی کی طرح ہیں وہی اس رسول پاک کے ساتھ
رہیں گے اور طامس اسکاٹ کے نزدیک یہ جو پرہیزگاروں کا ذکر ہے اسکی خبر اس کے بعد دوسرے آیت میں

ارشاد ہوتا ہی وہی ہے جو اونچے پر ہیکا اور کونیاہ گاہ پھاڑ کا قاصد ہو گا اور سکور وٹی دیجا نیکی اور سکوبانی ہی وقت
 ملیگا طاس اسکاٹ لکٹا ہی کہ خرقیا کا چال چلن اچھا تھا اونسنے اور سکور اور سکور مددگار نکو اور پھر پکر دیا
 جرمائی کر نیوالون کی پونجی سیاہر اسطرح اونکو قحط سی پالیا اور ہمارے نزدیک یہ خبر اون اسرائیلیوں
 کی ہو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے وہ دنیا میں بھی امن امن ہی اور عزت و رہے
 ارتخاد ہوتا ہی تیری آنکھیں بادشاہ کو اوسکی جہاں میں یکمیں گے وے اون سر زمینوں پر جو بہت دوہیں
 نظر کریں گی تیرا دل اوس جہاں کو تامل سے سوچ کر گا کہ ان ہی وہ ملکوں والا کہ ان ہی وہ تو لہو والا کہ ان
 وہ جو برون کو گنتا تھا طاس اسکاٹ لکٹا ہی کہ حسن قیاد بادشاہ جب ٹاٹ اور کہ مسجد میں دعا
 کر نیکو گیا لوگ اپنا بادشاہ کو اوس حالت میں دیکھ کر غمگین ہوئی سوار شاد ہوتا ہی کہ تم اور سکوبادشاہی
 میں بہر دیکھو گے اور وہ یروشالم میں گھرے ہوئے تھے ارشاد ہوتا ہی کہ تم بڑی دوردور زمینوں میں
 امن امن ہی جلو پہر وگی آسوری فوج کے سرداروں نے اونکو غوراکین بائٹین اور سونا چاندی تو لاسو
 یہ لوگ سب جلتے رہینگے پادری ڈایو دیو پھیلے اور سکور خرقیا پر جاتا ہی بہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
 بشارت نہر آتا ہی اور ہمارے نزدیک اسکا یہ مطلب ہی کہ تم آخری زمانے میں آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم کا حسن اور جمال یکو گے اور دوردور کے ملکوں میں خدا پرستی پھیلے گی تم اون ملکوں کی امن
 امن سے سیر کرو گے اور بت پرست ظالم فنا ہو جائیں گے اسکے بعد دیکھو کیسا صاف پتا اوس وقت کا
 اللہ تعالیٰ بتلاتا ہی اور فرماتا ہی تو پہر اوس زبردست گروہ کو نہ دیکھی گا اوس قوم کو جسکی بولی ایسی شکل
 ہی کہ تو سمجھ نہیں سکتا اور زبان بیگانہ ہی کہ سمجھ نہیں آتی دیکھو یہ ذکر حضرت اشعیا علیہ السلام کی قوت
 کائناتیں ہی اوس وقت میں اگر جب آسوری یعنی عراقی فوج کو اللہ نے غارت کر دیا مگر بہر حضرت ارمیا علیہ
 السلام کے وقت میں بابل کی فوجوں نے یروشالم کو برباد کر دیا بہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد یونان
 فر اوس شہر کو ویران کر دیا اور تورات شریف کی بشارت میں یہ پادری لکھ چکا ہی کہ بابل والوں کی زبان
 حیرانی سے ملتی تھی اور رمیوں کی بولی یہودیوں کی بولی سی بالکل اجنبی تھی جسکو وہ نہیں سمجھتے تھے
 ہوا کہ بیان اللہ نے رمیوں کا پتا دیا ہی کہ ان زبردست ظالموں کو بہر نہ دیکھو گا اور نگار نور کوٹ
 جائیگا سو اور کما زور محمدی تلوار سے ٹوٹا اور بہت کم زور ہو گا ارشاد ہوتا ہی ہمارے عید گاہ صیہون
 پر نظر کر تیری آنکھیں یروشالم کو دیکھیں گی کہ سلامتی کا مقام ہی ایسا ہے جو ہلایا نہ جائیگا جسکی پوری

ایک بھی اوکھاڑی نہ جاوے گی اور اوسکی ڈھریوں میں سے ایک بھی توڑی نہ جاوے گی بلکہ وہاں نہ ہوا بلجلال
خداوند ہمارے لیے جوڑی ہنرون اور ہندیوں کی جگہ ہوگا وہاں ڈانڈ کی کوئی کشتی نہ جائیگی اور زمین
کے جہازوں کا گزرنہ ہوگا کہ خداوند ہمارا حاکم ہی خداوند ہمارا شریعت دینی والا ہی خداوند ہمارا
بادشاہ ہی ہوگا پانچاٹھ اسکاٹ لکھتا ہے کہ اسکا یہ مطلب کہ آسوری فوج سے اس گرو کو خدا
بھی صدمہ نہ پہنچے گا اللہ تعالیٰ اسی بچا لے گا گو یا بے بڑے گوسنی والو دریاوں سے گرا ہو ہی جن میں
بھنگی جہاز دشمنوں کا جا نہیں سکتا پر لکھتا ہے کہ یہ خبر گرجا کی اور انجیل کی حفاظت اور گیسائی کو
ہی کیونکہ یہ دشلم حضرت اشعیا علیہ السلام کے بعد ایک جگہ گمشی دشمنوں کے خطر سے قانع نہیں رہا
اور غیسی کی طرح بار بار اوتار لیا گیا دیکھو یادری اقرار کرتا ہے کہ شہر یروشلم دشمنوں کے ہاتھوں بار بار
ویران ہوا اسی محمدی ہمایویہ خاص پنا محمدی وقت کا ہی جس میں شہر یروشلم اور قلعہ صیہون اور
مسیحیت المقدس سلامتی کا مقام ہو گیا بت پرستوں کا زور ڈھکیا بت پرست جاؤ کو توڑنے والے
اور ڈھکیوں نے تھے اذکا گدردان لکھتا ہے کہ بت پرستوں کی پادری اس پیشگیری کا کھلا ہوا طور دیکھ
بہال کر لکھتا ہے کہ یروشلم سوراد گرجا اور انجیل یوزمین کے معنی آسمان کدینا پادریوں کا کام ہی بڑا
ہوتا ہے تیری ریتان ڈھیلے ہو کے ٹکے ہیں لوگ مستول کی چول کو مضبوط کر کے دسے پال نہ اوڑھا
سکے سولوٹ کا دافرا مال بانٹا گیا انگرے بھی لوٹ پر قابض ہو گئی وہاں کے باشندوں میں کوئی نہ کہو گا
کہ میں جا رہوں اون لوگوں کے گناہ جو یوسین بستی بن بخشو جانگیا پانچاٹھ لکھتا ہے کہ آسوری
فوج کی تباہی ایک کشتی کی مانند تھی حطوفان میں تباہ ہو جاتی ہے اور کئے نشان چاڑھتے ہیں مستول گر گئے
اون کی کشتی کا اسباب لوٹا گیا انگرے بھی لوٹ لینے کو چلے اور پیری نے انکو تہرہ کا پر لکھتا ہے کہ اس اخیر
کی آیت میں ایک بڑا مطلب لکھتا ہے یہ عیسائی جماعت کی خبر یہی بابت کی بشارت ہے پادری نہیں
دیکھتا کہ یہ سب سچی اور نشان محمدی وقت کے ہیں اسی وقت میں شہر یروشلم کو اللہ نے دشمنوں
اسن دیا اور دشمنوں کا جہاز ڈوب گیا اور انکا مال جا بجا لوٹا گیا معلوم ہوا کہ جو محمدی لوگ شہر یروشلم
میں رہتے ہیں اونکے گناہ بخش جائیں گے جو نیتسوان باب اے تو مو تم نزدیک آ کے سنو اور
لوگو تم کان رکھو زمین اور اوسکی آبادی دنیا اور سب چیزیں جو اسے نکلتی ہیں سنیں کیونکہ خداوند کا
قہر ساری قوموں پر اور اسکا غضب انکی ساری قوموں پر ہے اور انہیں جرم کر دیا اور سنو

اور نہیں سوچ دیا کہ فرج کئی جائیں اور اون کے مقصد لی جھینک ڈجائینگے اور اون کی لاشیں سڑی ہو اوتھے
گی اور بچاڑ اون کے لہو سے گھل جائیگی اور آسمان کا سارا لشکر گل جائیگا اور آسمان کا غد کی تانوں کی ٹھنڈ
لیٹے جائیگے اور اذکاسارا جتھایوں جٹھ جائیگا جیسے کہ انگور کے دخت سے پتے اور انجیر کے دخت سے
کھلایا ہوا اپنا جٹھاتا ہی کہ میری تلوار آسمان میں شرابور ہو جاوے گی عبرانی میں رَدَفْ نَال کا لفظ ہے
یہی لفظ آسمان پر چھوڑ آیا ہوا ہے پادری مینٹر نے یہی ترجمہ کیا ہے کہ اون کی سرزمین لہو سے شرابور
ہو جائیگی مگر اس جگہ یوں ترجمہ کیا ہے کہ مست کرانی جائیگی اور نہ ہری اسکاٹ میں یوں ہی کہ منڈائی
جائیگی دیکھو وہ اڈوم پر اون لو لون پر خیمین میں ہٹے حرم کر دیا ہی عدالت کرنے کو اور ترکی خداوند
کی تلوار لہو سے بہری ہو وہ چربی اور بکری کے پچن اور بکرون کے لہو اور مینڈ ہون کے گودوں
کے چربی سے چکنائی گئی کیونکہ خداوند کو بصرہ میں ایک ذبیحہ کرنا ہی اور اڈوم کے ملک میں بڑی
خونریزی اور اون کے ساتھ گینڈے اور سانڈ اور بیل گریگے اور اون کی سرزمین لہو سے شرابور
ہو جائیگی اور اون کی گرد چربی سے چکنائی جائیگے کیونکہ خداوند کے انتقام کا دن بدلائینے کا سال
ہی کہ صیہون کا بدلہ لہو سے پادری ہارن تفسیر میں لکھتا ہے کہ اڈوم ایک صوبہ ہی جو ملک یہودیہ
کے دکن حصہ کی انتھا پر تھا اور اوسمیں کسی قدر عرب کا بھی حصہ ملا ہوا تھا پادری شیزنگ کتاب
مقدس کے انت کی کتاب کے بابسویں صفحہ میں ملک اڈوم کے بیان میں لکھتا ہے کہ اڈوم کے شہرین
جو سب سے زیادہ مشہور تھے وہ بُصرے کے بلع یعنی بصرہ انیلات عصفیون خیر میں پادری مر یک
کنف الاثار میں لکھتا ہے کہ یہ ملک یہودیہ اور موآب کے دکن طرف تھا اور یوب کے طرف پہاڑی
عربستان کے پاس اسکی سرحد ہی اور کبھی وہ عربستان میں گنا جاتا تھا آی محمدی بہاؤ دیکھو یہی اللہ
تعالے نے ساری قوموں میں قتل ہوئی کی خبر دی پھر اوسکے ساتھ قیامت کا پتا دیا کہ آسمان
پٹا جائیگا اور تارے جٹھڑینگے جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ ہم آسمان کو لپٹیں گے کا قند
لیٹنے کے طرح اور فرمایا کہ تارے جٹھڑینگے پادری ڈیوٹی بھی اقرار کرتا ہے کہ یہ خبر قیامت کی ہی آی
ایمان والو اسمیں یہ اشارہ ہے کہ اس محمدی جہاد کے بعد انجام یہ ہوگا کہ قیامت آجاوے گی پھر اڈوم
اور بُصری کا پتا دیا کہ وہاں خون بہایا جاوے گا یہ بُصری جو ملک اڈوم کا ایک شہر تھا جناب محمد صلعم
کے وقت تک موجود تھا حدیثوں میں جا بجا اسکا ذکر ہے عبرانی میں اوسلو با صراہ لکھا ہے

اور حدیث کی کتابوں میں بُضرے کی کے ساتھ لکھا جاتا ہے اور الف پڑھا جاتا ہے اور سرے پر بی پریش
 ہے اور وہ بصرہ جو کوفہ کی طرف ہے اُنوکا بیان ذکر نہیں ہے اُسکے آخرین ہ لکھی جاتی ہے مارے یہ خبر
 صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تیسرے سال حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت میں
 حضرت خالد بن ولید جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی تلوار خطاب دیا تھا انھوں نے جا کر
 اُس بُضرے کو فتح کیا اور ان دونوں میں وہاں انصاری کا عمل تھا واقعہ یہی لکھا ہے کہ روم اس
 شہر کا حاکم تھا بڑا علم والا تھا وہ سوار ہو کر آیا اور محمدی ہو گیا باقی نصاریوں نے لڑنا شروع کیا آخر
 بہانے اور شکست کما لی روم اس مسلمانوں کو شہر میں لی گیا فوج کے سردار کو قتل کیا پادری
 مارش یٹن نے بھی سیر الاسلام میں لکھا ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے وقت میں خالد بن ولید
 کو فتح کیا اور اُنکا حاکم پہلے ہی حملہ میں مسلمانوں کے ساتھ ہو گیا یہ شہر بُضرے جو دمشق سے چار
 منزلیں پہلے عرب جو ریگستان کے یعنی مکہ اور مدینے کے رہنے والے تھے انکی تجارت کی یہ بڑی
 جگہ تھی اسی ایمان والو اللہ تعالیٰ نے حضرت اشعیا علیہ السلام کو صاف صاف بتا دیا اس لڑائی کا پہلے
 سے بتلا رکھا کہ بُضرے میں ایک ذبیحہ ہوتا ہے اور اودوم کے تمام ملک میں بڑی نوٹری ہوئی والی
 ہی اس جگہ پر مدینے شریف کے پاس ملک شام کی طرف مقاموں میں جو لڑائیاں کافروں سے ہوئی
 ہیں اُنکو دیکھنا چاہئے سلطہ مدینہ منورہ کا نام ہے وہ اودومیوں کا پاسے تخت ہو گیا تھا اودومیوں کا
 ملک مدینہ پاک سے لگا ہوا تھا اُس ملک میں بڑے بڑے جہاد ہوئے انکی ساتھ گینڈے اور
 سانڈ اور بیل یعنی بڑے بڑے بادشاہ اور رئیس قتل ہوئے طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ فقط کم
 رتبے کے دشمن ہنیں بلکہ گینڈے اور سانڈ اور بیل یعنی مغرور اور بڑے بڑے بادشاہ دنیا کو برباد
 جانگے یہ سب صیہون کا بدلہ تھا کہ بابل والوں نے اور رومیوں نے صیہون کو ویران کیا تھا اور
 اودومی لوگ اُسکے ویران ہونے سے خوش ہوئے تھے اور لوشیہ میں اور قتل کرنے میں دشمنوں کے
 شریک تھے طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ بیان بار بار قوموں کو اللہ نے بکرا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے
 کہ تمام دنیا کے بڑے ماجرے کی خبر دی ہے سو ہو کو یہ خیال آتا ہے کہ تمام قومیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کے بادشاہی قائم کرنے کے لیے انکے دشمنوں سے لڑ نیگی یہ اس وقت کی خبر ہے اودومیہ کے
 لوگ یہودیوں کے دشمن تھے سو ہو سکتا ہے کہ یہ پیش خبری توڑی سی یون پورے ہو گئی کہ اُسوں

نے بابلیوں سے یونانیوں سے زوسیون سے اوتھین برادی کی مگر ان لڑائیوں کے بعد دین نہیں
 پہنچا۔ بشارت کے بعد سے جو یہ نہ وہ برادی ایسے تھے جسکا بیان بہت بڑا بیان ہی دیکھو
 پادری نے غصہ کیا کہ خواتین اور لڑکوں اور توہم کے بت پرستوں نے جو آؤ زم کے بت پرستوں کو
 فصل کیا اسکی خبر ہوئی ہو سکتی ہو پھر انہی کے ہاں کو یہ طلب نہیں بن سکتا ہی کیونکہ اسکے بعد دوسرے
 یا بہانے دین کے پہنچنے کی بشارت بعد اوقات موجود ہے اسکا ظہور ان لڑائیوں کے بعد نہیں ہو اہر
 پادری اقرار کرتا ہے کہ ان لڑائیوں کے بعد ضلع آؤ زمیر کی ایسی ویرانی نہیں ہوئی جسکا بیان بہت بڑا
 بیان ہی اسکے بعد اوقات فراموشی اور فکری ندیان رال ہو جاوینگے اور اسکی خاک گندھک اور اسکی
 زمین رال سوزان ہوگی رات اور دن کبھی نہ بچھے گی اُسے دھواں ہمیشہ اور منتشر ہینگا نسل و نسل
 وہ اجاڑ رہیگی اہل طرف سے ہمیشہ تک کیسا گزند و گواہ اصل اور خرابیشت اسکے وارث ہوں گے
 اٹوا اور جنگلی کوئے اور بسین گئے اور اوپر ویرانی کا سوت پڑیگا اور سنسانیکا سا ہول ڈالاجانیکا
 اُسکے اشرافہ میں سے کوئی نہوگا جسے دے بلا دین کہ حکمرانی کرے اور اسکے شہزادوں میں سے کوئی
 موجود نہیں اور کانٹے اسکے مملوین اور اونٹ کٹارے اور گزندہ اسکے قلعوں میں چین گئے اور وہ
 بیہوشیوں کی بستی اور شہر غوغا کے رہنیکا مکان ہوگا اور گیدڑ اور جنگلی بیان ایک سے ملاقات
 کرینگے اور مجھو اکر اپنے یار کو پکارینگے اور رات کا پرتہ وہاں آرام کرینگا اور اپنے چین کا مقام پاوگا وہاں
 قفازہ یا نہی لگائی گی اور انڈے دی گی اور اپنی جھاؤں تلے سیوگی اور پوسے گی وہاں گدھ جمع ہونگے
 اور ہر ایک کے ساتھ اسکی مادہ ہوگی تم خداوند کی کتاب میں دھونڈو اور پڑھو انہیں سے ایک بھی کم نہوگا
 اور کوئی برکت نہوگا کیونکہ اسکی منہ فری حکم کیا ہی اور اسکی روح جسے اونھیں جمع کیا ہی اور اسکی لیے قرعہ لا
 اور انھیں ہاتھ نے رستی ال کے اونھیں حصہ بانٹ دیا سووی ہمیشہ تک و سکا وارث ہونگا اور پشت و پشت سین
 بسین کے طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اندر تعان اور جانوروں کی حفاظت کرینگا اور انکی نسل میں ترقی کرینگا حضرت
 خرقیل کے صحیفہ کے پنتیسویں باب میں ملک و م کی ویرانی کی بڑی دہم کی خبر ہے کہ ان لوگوں نے اسرائیلیوں کی عداوت
 کی اندر فراموشی شیعہ کے پھاڑ میں تھو ویران و بل چراغ کرد و گامین تھے ہمیشہ تک ویران کون گا چودھویں آیت
 میں ہے کہ جبوقت ساری دنیا غوشی کریگی تب میں تجھے ویران کروں گا جس طرح تو نے اسرائیل

کے گھرانے کی میراث پر پہلے کہ وہ ویران تھی شادمانی کی ایسی شیر کے پہاڑ تو اسارا دوم ویران
 ہو گیا پادری شیرنگ کتاب مقدس کے لغت کی کتاب میں لکھتا ہے کہ ساتویں صدی میں مسلمانوں
 کے حکومت کے سبب دو مہینوں کی تجارت بند ہو گئی اور تمام ملک وہ بیا بان بنا ہوا تھا کہ ایسی
 والو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ساتویں صدی میں بیا بان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا
 اسی صدی میں سارا ملک دوسرے بیا بان بن گیا معلوم ہوا کہ اسی وقت کے حق میں اللہ نے فرمایا
 تھا کہ جو وقت ساری دنیا خوشی کریگی تب میں تجھے ویران کروں گا معلوم ہوا کہ چنانچہ محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ظہور کا وقت ساری دنیا کی ایمان والوں کی خوشی کا وقت ہی ساری دنیا کی ساری
 قوموں میں جھنڈوں سے نشت ایمان کو پادری شیرنگ کتاب مقدس کے لغت میں لکھتا ہے کہ اور شرک سے جبراً کر
 ہو کر نشت ایمان کی دی اور وہ سرخوش ہوئی یہ ہوئی کہ جو لوگ ایمان والوں کی جان و ایمان کے دشمن
 تھے انکو اللہ نے قتل کیا ایمان والوں کو امن و امان دیا پہلے سے یہ بتا ہوا تھا کہ اس خوشی کا وقت
 میں ملک دوم ویران اور جنگل ہو جائیگا اس عہد کے موافق یہ ملک آدمیوں سے چین کر
 جانوروں کو دے دیا پادری شیرنگ کتاب پاک کے لغت میں لکھتا ہے کہ پھر اس ملک دوم کا ایک
 مشہور شہر تھا وہ اب تک بصرے کہلاتا ہے بنیوں کی ہولناک پیش خبری اسکی بابت بہت دنوں سے
 پوری ہوئی اخصیا علیہ السلام کی چونتیسویں باب کی چھٹے آیت اور تیسویں باب کی پہلی آیت
 دیکھو چنانچہ اسکی رونق بالکل جاتی رہی اور اب تک فقط چالیس پچاس گہرا اور ایک قلعہ دیکھا
 دیتا ہی قدیم زمانے میں بہت بھڑکری وہاں تھے اور ان دنوں میں بھی جھنڈے کے جھنڈ نظر آتے
 ہیں پادری حریک کشف الآثار میں ملک دوم کے ذکر میں لکھتا ہے کہ ولنی نے نقل کیا ہے کہ
 ہروون نے گواہی دی ہے کہ اس ملک میں تیس شہر سے زیادہ تھے جو بالکل ویران ہو گئے اور
 چھوڑ دی گئے اور ایک شہر میں بڑے بڑے ستون والی عمارت تھی کہ ان ویرانوں میں جیسے وقت
 بدلوگ اس عمارت میں گلوں کے سونے کے لیے تصرف کرتے ہیں لیکن اکثر اوقات ان جگہوں سے
 پر ہنر کرتے ہیں کہ ان بچھون کی کثرت ہے اب دیکھو اس ملک کے ویران ہونے کی خبر دیکر بیا بان
 عرب میں ایمان کا نور پہلنے کی اللہ خبر دیتا ہے چونتیسواں باب بیا بان اور ویرانہ شادمان ہونے
 اور جنگل خوشی کر گیا اور نہ گس کی مانند اکل جائیگا اور پادری میتر نے دوسرا ترجمہ حاشیہ پر یوں

لکھا ہے کہ گلاب کی مانند کھل جائیگا وہ کثرت سے کلیان لائیگا اور شاد و سمان ہو کے اور نعرہ مار
 کے خوشی کرے گی لبنان کی شوکت اور کرمل اور سرون کی شرافت او سے دی جائیگی وہی خداوند کا جلال
 اور ہمارے خدا کے شمت و یکھیں گے آئی مجدی بہائیو عبرانی میں میناہ کا لفظ ہے جسکا ترجمہ بیان
 ویرانہ لکھا ہے اور عرابہ کا لفظ ہے جسکا ترجمہ جنگل لکھا ہے اور ترسپوسن باب میں جاری ہے بیتا کا لفظ
 ہے وہاں بیتاہ کا ترجمہ لکھا ہے خشک زمین لغت عبرانی سے معلوم ہوا کہ اصل معنی خشک زمین کے
 ہیں اور مکہ کے معنی بھی سوکھی زمین کے ہیں بعد اسکے عرابہ کا لفظ ہے جسکے معنی جنگل کے ہیں
 مگر یہ بھی صاف اشارہ ہے کہ وہی جنگل جسکا نام عرب ہے وہ خوشی کرے گا اور یہاں یسویں باب
 میں بیان کا لفظ فرما کر صاف کہہ اور مدینے کا بتا دیا ہے وہ صحرائی عرب کہلاتا تھا اور ملک
 اومیہ کے ویران ہونے کی خبر دی جو صحرائی عرب کے نزدیک ہے اب صحرائی عرب کے آباد ہونے
 کی اللہ بشارت دیتا ہے کہ جنگل اور بیابان باع کی طرح کھل جائیگا یعنی عرب کا بیان جہان اللہ کا
 کلام نہیں ہے بل مرے ہوئے ہیں وہاں کلام اللہ کا آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پراور
 اسکی فرست اور بشارتیں دونوں پہلی گی پادری شیرنگے آفتاب صداقت میں لکھا ہے کہ لبنان
 ایک کوہستان ہے ملک شام میں اور طرف اوسکی اور ترائی پر شمشاد اور دیو دار اور بلوط
 سرسبز رہتے ہیں اور دریائے جلیل کے پاس کرمل ایک پہاڑ ہے کرمل کے مغربے باغ اللہ کا اوسکی
 چوٹیوں پر بلوط اور دیو دار اور ترائی میں تیج پات اور زیتون کے درخت اور طرح طرح کے
 پھول پیدا ہوتے ہیں اور سرون ایک میدان ہے کرمل کے پاس تمام ہوا بیان آفتاب بشارت
 کا سوا اللہ فرماتا ہے کہ شان اور شرافت ان آباد مقاموں کے اوس کو یعنی عرب کو دی جائیگی
 یعنی جس طرح لبنان اور کرمل اور سرون درختوں اور پھولوں سے باغ و بہار ہو رہا ہے اوسط
 وہ عرب کا جنگل دین و ایمان کے پھولوں سے باغ و بہار ہو جائیگا افسوس ان پیش خبریوں کا ظہور
 پادریوں کو نہیں سوجھتا ظالمس اسکاٹ لکھتا ہے کہ خرقیا کے دونوں یہودیوں کو فتح ہوئی حسب
 اومیہ لوٹا گیا یہ اوسوقت کی کچھ خبر ہو سکتی ہے یا جب یہودی بابل کی قید سے پلے کر بلا شک حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام کی سلطنت کا ایک بڑا مضمون ہے جو بیان مراد لیا گیا ہے جبکہ یہ دستوں نے انجیل
 قبول کیا اور بڑی جماعت خدا پرستوں کی اونین قائم ہوئی تو جنگل اور ویران مقام خوش رہا

اور گلاب کی طرح کھل گئے اب بھی ایک بڑا حصہ زمین کاریستان ہی تہا پنجاب بستی نہیں ہو سکتی چہاں اور کی
باب کی خبروں کا تلوار ہو گا تمام ملک خوش ہوں گے خدا پرستوں کے دشمن کاٹ ڈالے جائیں گے گدگد
تو یہ کرینگے جو نے عیسائیوں کی پرہیزی کے بعد اور انجیل پرست جنہیں میل جہانگاہ پرستوں کا
ملک اپنے حصوں میں بکثرت پھول کھلائے گا اور اللہ کی تعریف اور شکر سے پھر جائیگا اور شاہی کھانا
اور عہد کی بہت عزت دار اور میوہ دار مقاصد ہوں گے گذرے ہوئے زمانہ میں یہ پہلی بڑی ویرانہ اور افسوس
ملکوں کو دیجا ئیگی گویا کہ پیداوار لبنان اور صرون اور کرمل کی بدل کر کے شکریستان ہو گئی ہو
وہاں پر اگر سرسبز ہو گئی کیونکہ وہ لوگ خدا کی بزرگی دیکھیں گے اور اللہ سے خوف کریں اور اللہ سے
محبت رکھنا اور اس کا پوجنا سیکھیں گے اسی پادریو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حواریوں کے
دشمن سے بہت پرستوں کے ملک میں ایمان کے پھول کھلے گا جو دم اور کثیر پادریو پرست مسخریہ دشمنوں
پر ان کی تلوار ہند میں اتری اور تم خوب جانتے ہو کہ محمدی وقت میں یہ دونوں باتیں اکٹھی ہوں گی ان
دونوں باتوں کی پیش خبری کا صاف ظہور ہوا پھر تم آئندہ زمانہ کی راہ کیوں دیکھتے ہو اللہ سے ڈرو اور
محمدی ہو جاؤ اور شاہ ہوتا ہی کم زور ہاتھوں کو زور دو اور ناتوان گھٹنوں کو پائیداری بخشو اور کو جو کچھ میں
کہو بہت باہد ہوتے ڈرو دیکھو تمہارا خدا سزا اور جزا ساتھ لے ہوئے آہی ایمان خدای آئیگا اور تمہیں پچائیگا
طاس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اسکا یہ مطلب کہ تعلیم کرنے والے کچھ یون کو اس بشارت کی امید پر مصیبتوں میں
قتل دیتے رہیں کہ اللہ اگرچہ کچھ دنوں دشمنوں کو رہنے دیکھا کروہ بدل لینے آئیگا اور اپنے مصیبت زدہ
بند و نکو پچائیگا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پہلی بار آئینی بھی خبر ہو سکتی ہے کہ اونھوں نے کام شیا لین کا
برباد کیا اور بی ایمان یہودیوں کو غارت کرنے کے لیے آئے اور اپنی سلطنت قائم کی اور آخری انی
میں جو آپ آئیگے اسکی خبر بھی ہو سکتی ہے مگر یہاں پیش خبری اس احوال کی معلوم ہوتی ہے جسکا بیان پہلے
باب میں تھا اسی ایمان والو یہ قول پادری کا بہت ٹھیک ہے پہلے باب میں اللہ کے تلوار کے اترنے
اور خبر اس باب میں بت پرستوں کے ملک میں ایمان پیلنے کی خبر دیکر صاف فرما دیا کہ اس کے ساتھ
خا وہ بات بھی ہوگی کہ منکروں کو سزا دیجاو گی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ
سزا اور جزا کے ساتھ نہیں آیا مگر پادری یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جو دم
کے بت پرستوں نے یہودیوں کو قتل کیا اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اونکے ساتھ

یہودیوں کو غارت کرنے آئے تھے یہ پاوریوں کے دماغ کا خلل ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہت پرستون کے ساتھ کیوں آنے لگے بت پرستوں کا اور جوڑے عیسائیوں کا ظلم ایمان والوں پر برابر ہوتا تھا یہ خبر اس وقت کی ہرگز نہیں یہ بیشک محمدی وقت کی بشارت ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بت پرستوں کو اور سب بے ایمانوں کو سزا دینے کیا اور ایمان والوں کو بچا یا آرتا ہوتا ہے جو وقت اندھوں کی آنکھیں کھولے جائیں گی اور بیرون کے کان کو بے جا دینگے تب لنگر سے ہرن کی مانند جوڑیاں بہرین گے اور سراب یعنی ریت یا جنگل یا آب ہو جائیگا اور پیاسی زمین پانیوں کے چشمے بن جائیگی بھڑیوں کے مکانوں میں جہان ہر ایک پڑا تھا فی اور نمل کا ٹھکانا ہو گا اور ایک ترجمین یون ہی کہ بید اور نمل کا مقام ہو گا آنے محمدی یہاں ہو دیکھو کیا کیا مثالیں دیکھو اللہ تعالیٰ محمدی وقت کا پتا بتلا رہا ہے کہ اندھی اور بے یمنے جنھوں نے اللہ کا کلام نہیں سنا اور پیغمبروں کی کتابیں نہیں دیکھیں وہ لوگ اس وقت اللہ کو اور پیغمبروں کو پہچانیں گی کمزور لوگ خوب لہجہ کی راہ میں دوڑینگے خوش آوازی سے اللہ کا کلام بہرین گے طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے اس جگہ صاف صاف بیان ہوئیں ہیں پاوری کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے اندھوں کو اور لنگر و نمل کو اور بیرون کو اور گونگوں کو بچا کیا یہ اون کے خبر ہے پاوری اتنا نہیں سمجھتا کہ جسطرح جنگل میں ندیاں پھوٹ نکلنے کے یہ معنی ہیں کہ ایمان اور علم کا فیض ان پہلے گلاوی طح اندھی اور بیرون سے آن پڑھو لوگ مراد ہیں بیا لیسٹون باب کو دیکھو وہاں اندھوں کے معنی اللہ نے صاف کھول دی ہیں طامس اسکاٹ پہ لکھتا ہے کہ وہ کامطلب بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اندھوں کی آنکھیں روشن کیں اور وہ کان جو جہالت سے بند تھے تعلیم کے لیے کھولے اور گنگارا اللہ کی راہ میں چلے اور ان کے ہونٹوں نے اللہ کی تعریف گائی اور یہودیوں نے مذہب بدلا اور ریگستان میں جب وہ خشک اور جلی ہوئی زمین تھی وہ بدل کر پانی سے سیراب بن ہو گئی اسی مراد یہاں بت پرستوں کا کہ جو مقام شیطان کا اور اُس کے پوجنے والوں کا تھا وہ نیکی پیدا ہوئی جگہ ہو گیا ایمان والوں اس جگہ پر اللہ تعالیٰ صاف محمدی وقت کا پتا دیتا ہے کہ جنگل میں ندیاں پھوٹ نکلیں گی اور جو زمین پیاسی تھی وہی پانیوں کا چشمہ بن جائیگی ان مثالوں کا صاف مطلب یہی ہے کہ جس ملک میں اللہ کا کلام نہیں تھا اُسی ملک میں سے چشمہ فیض کا جاری ہو گا اُسی سوکھی زمین سے ندیاں پھوٹ نکلیں گی اور دریا سے نہر لائی

وہاں حاجت آئین بھی سدا سکافات ظہور یوں ہوا کہ مکہ میں اور عرب میں جہاں سوکھی زمین تھی اللہ کا کلام
وہاں نہیں تھا وہاں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کا کلام اتر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسرہیلیہ
ہاکہ بن پیدا ہوئے جہاں چشمہ فیض کا جاری تھا حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہما السلام موجود تھے وہاں
حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جو دیاسے فیض جاری ہوا اسی کا فیض سوکھی زمین کو اور اور تھوہن کو
بھی پہنچا اور یہاں اس وقت کا یہ پتا دیا ہی کہ خود سوکھی زمین سے ندیاں بھونٹ نکلیں گے یہ صاف
پتا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اسکے بعد اللہ تعالیٰ صاف لکھ اور دینہ کا پتا بتلایا ہی اور فرمایا ہی اور
وہاں ایک اونچی کی ہوئی راہ اور ایک شاہ راہ ہوگی اور وہ اس مقدس راہ یعنی پاک راہ کہلائی گی وہ
جو پاک راہ ہی اس پر گزرنے لگے گا اور وہ اونچین کے لیے ہی راہ کا چلنے والا اور انجان بھی نہیں گمراہ ہونگے ہاں
شیر نہ گا اور نہ کوئی پہاڑ نے والا جانور اس پر چڑھے گا وہ وہاں نہ لگا کر دے جو چڑھائے ہوئے ہیں
وہاں سیر کرنے کے بان خداوند کے چڑھائے ہوئے پلیٹین کے اور صیہون میں گاتے ہوئے آونگے اور ہمیشہ کی خوشی اور نئے
سردن پر ہوگی دے خوشی اور شادمانی حاصل کرنے کے اور غم اور آہ سرد دفع کیا جائیگی پادری ڈاؤڈی
لکھتا ہی کہ یہ جو فرمایا کہ پلیٹین کے اسکے یہ معنی کہ گناہوں سے توبہ کرنے کے اور اللہ کا دین اختیار کرنے کے
امی محمد ہی بہا لیو دیکھو یہ اور صاف پتا بتلادیا کہ وہاں ایک راہ ہوگی جو پاکی کی راہ کہلائی گی اسکا
صاف مطلب یہ ہی کہ شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کے سوا اور ایک پاک راہ ہوگی وہاں
نا پاک نہ جانے پاویگا ویکھو بت پرستوں کا مکہ میں جانا اللہ نے قرآن میں منع فرمادیا اور وہ وہاں
نہیں چلنے پاتے اور شیر اور پہاڑ نے والے جانور وہاں نہیں جاسکتے یہ پتا صاف کعبہ شریف کا قاضی
شیخا اللہ بانی تہی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر ظہری میں لکھتے ہیں کہ پہاڑ نے والا جانور کسی شکار کا ارادہ کرتا ہی جو حرم
کے باہر ہوتا ہی پر جب وہ شکار حرم کے اندر داخل ہو جاتا ہی وہ پہاڑ نے والا جانور اپنے تئیں روک لیتا ہی
ان آیتوں سے اور زیادہ مطلب کھل گیا کہ سوکھی زمین مکہ اور عرب کو فرمایا ہی پر ارشاد ہوا کہ جو لوگ اللہ کے چہرے
ہوئے ہیں یعنی جنکو اللہ نے کفر اور شرک سے اور ہر طرح کے عذاب سے اور کافروں کے ظلم سے نجات دی وہ
پلیٹین کے یعنی توبہ کرنے کے اور نعت یا ان کی حاصل کر کے ان پاک مقاموں میں سیر کرنے کے اور صیہون و بیت المقدس
میں خوشی خوشی آونگے کیونکہ وہ اللہ کے سب پیغمبروں کے عاشق ہیں ہمیشہ کی خوشی اور لذت جو اللہ کی بات کو
محبت سے ان کے دل میں بہری ہوئی ہو اسکا نور و تازگی ان کے قہقہہ پر ظاہر ہوگی ایمان کو پہلے سے وہ شاد ہوں

اور کافروں کے غلبہ سے جو غم اور درد تھا وہ دفع ہو جائیگا آئی محمدی بہائیو یہودی لوگ توراۃ اور زبور اور
 سب صحیفوں کو ملا کر بھی توراۃ بولتے ہیں یہ محاورہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی تھا اور اب بھی
 ہوسن نسائی میں ہے کہ کعب اجبار فرماتے ہیں کہ توراۃ میں لکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام یون و عاکر
 تھے حضرت داؤد علیہ السلام کی کتاب کو بھی توراۃ بول دیا اسی محاورہ کے موافق اللہ تعالیٰ سورہ انا فتحنا
 میں فرماتا ہے **رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي مَعَهُ أَشِدُّ أَوْ عَلَى الْكُفَّارِ سَهْلًا** بَيْنَهُمْ تَرْتُهُمُ رُكْعًا يَتَخَفُونَ
فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا لَهُ سِيبَا هُمْ فِي وَجْهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْبَةِ
 محمد بنیام ہو جانے والا ہیں اللہ کے اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں سخت ہیں کافروں پر رحم دل ہیں ان پر آپس میں
 تواؤد و یکتا ہی رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے وہ ہونڈتے ہیں فضل اللہ سے اور خوشنودی اونکی
 نشانی اونکی چہرہ پر ہے سجدے کے اثر سے یہ ہوصفت اونکی توراۃ میں اس آیت میں سب کتابوں کا
 مطلب اللہ نے خلاصہ کر کے بتلادیا کہ توراۃ میں اور زبور میں اور صحیفہ میں خبروں کی یہ صفتیں ہیں
 بیان فرماتے ہیں وہ یہی لوگ ہیں اونکو دیکھ لو محمد اللہ کے پیغام پہنچائی والے ہیں انہیں کاپتا توراۃ
 اور انجیل میں دیا ہے اور ان کے ساتھ والوں کے یہ بخودی ہیں اسے عقلمند و غور کرو زبور شریف میں
 اور اس کتاب میں جہاں جہاں آخری امت کا ذکر ہے کہیں اللہ تعالیٰ اونکی بیادری اور چالاک
 کی تعریف کرتا ہے کہ وہ منکروں کو قتل کرینگے اللہ تعالیٰ کا نام اونچا ہوگا منکروں پر رعب چھا جائے
 کہیں آپس کی محبت اور صلح کی اللہ تعریف کرتا ہے کہیں رکوع اور سجدے کا ذکر آتا ہے کہ تمام زمین پر اللہ کو
 سجدہ اور رکوع ہوگا اور وہ رکوع اور سجدہ خالص اللہ کے لیے ہوگا اللہ ہی سوا اس کا فضل اور
 خوشی مانگیں گے لوگوں کے دیکھ لانا ہے کہ یہ ہوگا یہ باتیں ان کتابوں میں الگ الگ جابجا کثرت
 سے ہیں ان سب کا خلاصہ اس آیت میں کر دیا اور فرمادیا کہ صفتیں توراۃ میں انہیں لوگوں کی تعین پہنچان
 صفتوں کو انہیں دیکھ کر پہچاننا سب سے یہ ذکر ہے کہ اونکی سر و نہر ہمیشہ کی خوشی ہوگی قرآن مجید میں اسکو
 یوں فرمایا کہ اونکی نشانی اونکی چہروں پر ہے سجدے کے اثر سے اپنے اللہ کے پوجنے سے اونکی چہرے خوش و
 خرم تر و تازہ ہیں آپ سنو کہ وہ پاک مقام سپرنا پاکو نکا گذر ہوگا اوسکے سب نشان کہ اور دیکھتے ہیں
 دیکھ بہال کر ظالم اس کا آئینہ زمانہ کی طرف دوتا ہے اور لکھتا ہے کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہیں اور جابان
 جیش کے اندرون ملک اور ہر ایک جہی دنیا کے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام نہیں لیا گیا وہ ان

اپنے ہونے کی خبر سے نبی علیہ السلام کو وہ ارگ چھیننے لگے اور اس راہ کو رستہ بابی کا کہیں گے اور کوئی پاک
 پاگنا بگاڑا سپر سے بجا سیکھا مگر یہ مطلب گذرے تو وہ معاملوں پر بھی لگایا گیا کہ جو لوگ اس زمان
 کے چلنے والے ہیں اگر چہ جاہل اور غلطی کرنے والے ہوں وہ بچاے جاؤں گے راہ کے بھولے اور
 اونکو کوئی نہیں ستاویگا یا اللہ کے اور وعدے کا اور ان اندھوں کو بھی دیکھا دے جو پتھر آنکھوں کے سامنے ہیں
 اور سامنے پتی اور نشان اللہ کے بتلادی ہوئے او میں موجود ہیں او سکوجان بوجہ کر جھٹلاتے ہیں یا اللہ
 نور ساری دنیا میں پھلا دے آمین پھر ختمیہ سچوں میں ہیں یہ بیان ہے کہ خرقیا بادشاہ کے سلطان کے
 چودھویں سال اسور کا تیسے ملک علاق کا بادشاہ سناریب ہودا کے مضبوط شہر پر چڑھا اور وہیں چلایا
 اور اسنے لکس سے خرقیا کے پاس شہر پر شاہ پر ایک ہزار لشکر بھیجا لشکر کا سردار عالی تالاب کے اہریز
 پر جو دھوبے کے کھیت کی شریک میں ہی ٹھہرا اور محل کا ناظم اور منشی اور سرشتہ دار اس میں آئے سناریب کے
 لشکر کے سردار نے ان لوگوں کو بہت دھمکایا پھر سیقتیوں میں پانچ بیٹے یہ بیان ہے کہ خرقیا بادشاہ
 نے یہ سنکر اپنے کپڑے پہاڑے اور ٹاٹا اور اللہ کے گھر میں جا کر دعا مانگی اور لوگوں کو نواہٹ دیا
 کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کے پاس بھیجا کہ دعا کیجئے حضرت اشعیا علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ فرماتا
 کہ وہ ایک خبر سنو اپنے ملک کو پہنچا گیا اور میں لوگوں کی سرزمین تلوار سے مرواؤ ان کا سو اسور
 کے بادشاہ نے سنا کہ کوش کا یعنی حبش کا بادشاہ تجھ سے لڑنیکو آتا ہے وہ لکس سے کوچ کر گیا اور اوتھی
 پھر خرقیا کو پیغام بھیجا اور بہت دھمکایا خرقیا نے اللہ کے گھر میں جا کر دعا مانگی حضرت اشعیا علیہ السلام
 نے کہلا بھیجا کہ اللہ فرماتا ہے جو چھو توئے دعا میں ہانک میں نہ سنائیں اپنی خاطر اور اپنے بندے راود
 کے خاطر اس شہر کو بچاؤن گا میرا اللہ کے ایک فرشتے نے جا کر اسوریوں کے لشکر گاہ میں ایک لاکھ
 پچاسی ہزار آدمی جان سے مارے تب سناریب کوچ کر گیا اور تینوں میں آ رہا اور بوقت وہ انجرت
 کی پوجا کر رہا تھا اسکے بیٹوں نے اسی تلوار سے قتل کیا پھر آتھو سوین اور اوتھالیسویں باب میں
 بیان ہے کہ خرقیا بادشاہ بیاہ کر اچھا ہوا اور فوک بل اور ان جو بابل کا بادشاہ تھا اسنے تجھے یہ خبر بہت خوش
 ہوا اور اپنا سارا خزانہ ان لوگوں کو دیکھلایا حضرت اشعیا نے فرمایا کہ سب جو کچھ میرے گھر میں ہے اور اٹھلے
 بابل کے لئے جائیں گے اور وہ تیرے بیٹوں میں سے جو تیری نسل میں ہوں گے لئے جائیں گے تب خرقیا بولا کہ میرے
 دونوں بیٹے تو سنا تھی اور اس میں وہ گناہا لکھتے تھے ان باب ظاہر ہے کہ اس باب سے پرکھنا ہی

کہ میں بہت سی تسلی دینی والی باتیں ہیں جس میں بالکل صاف صاف حضرت عیسیٰ کا حال ہے اور بڑی نازک اور عمدہ باتیں ہیں اور پڑھو والا اسکا فقرہ جانتا ہی پہلے باب میں بابل کی قید کی خبر تھی اس باب میں اوس قید سے چھوٹنے کی بشارت ہے اور اوسکی ساتھ تمام مہابیون کی بشارت ہے اور حضرت عیسیٰ کی باعث جو رہائی ہوئی اوسکی بشارت ہے اور محمدی بہاؤ خواصہ یہ ہوا کہ اب یہاں سے قید بابل سے چھوٹنے کی پیش خبری ہے اور اوسکے ساتھ اوسکی علاقہ سے بہت بڑی رہائی جو بیت پرستوں اور یافو کی ظلم سے آخرین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت میں ہوئی اوسکی بڑی دھوم سے بشارت ہے اور لوگ و مکر حضرت عیسیٰ کی بشارت تھیں جس وقت میں مسیحیوں پر ظالموں کا ظلم نہایت حد تک بڑھ گیا تھا اور فرما ہے تم تسلی و میرے لوگوں کو تم تسلی و تمہارا خدا فرمائیے وہ ظالم کو دلاسا دے گا اور ہر چار کر کہو کہ اوسکی نرالی تمام ہوئی اوسکے گناہ کا کفارہ ہوا اور اوسنے خداوند کے ہاتھ سے اپنے سب گناہوں کا بدلہ دے لیا یا ظالموں کا لکھتا ہے کہ باقی پیش خبریوں کا یہ شروع میں خلاصہ ہے کہ جتنے تکلیفیں انہیں ملیں گے وہی گناہوں کو دے گا اور انہیں گناہوں کا کفارہ ہوا اور اوسکو تسلی دی جاتی ہے کہ ان صدموں کا انجام فتح ہے اور محمدی بہاؤ جو کچھ امید ہے وہ والا تھا وہ اللہ کے علم میں حاضر ہے اوسکو یون فرمایا کہ ہر چکا حضرت اشعیاء کے بعد تھیں وہ ظالموں سے بدیت المقدس میں دوبارہ دیکھا گیا پہلے حضرت ارمیہ کے وقت میں اور دوسرے حضرت عیسیٰ کے بعد ہوا اور تیسری تسلی دیتا ہے کہ تو اپنے میرے لوگوں نے وہی سزا پائی لوگ بھی بہت تسلی ہوئے مسیحیوں نے ہائی گئی اب حکم فرمایا کہ یہ وہ ظالم کو تسلی دے یعنی اب رحمت کا وقت آتا ہے پھر اسیا فرما کہ جب یہ رحمت حضرت عیسیٰ کے بعد آئے گی تو تسلی دینے میں یہ صاف اشارہ ہے کہ محمدی وقت میں ہر طرح کی آبادی ہوگی اور فرمایا کہ ایک منادی کہہ دے کہ میرے کی آواز نہ بار میں یعنی یہاں میں خداوند کی راہ سنو اور عراباہ میں یعنی جنگل میں ہمارے خدا کے لئے ایک سید ہی شاہ راہ طیار کرو ہر ایک شیبہ و چٹا کیا جاوے اور ہر ایک پہاڑ اور ٹیلہ پست کیا جاوے اور ہر ایک ٹھہری چیز سید ہی اور ہر ایک ناہوار جگہ ہوار کی جاوے اور خداوند کا جلال آشکارا ہوگا اور سب بشر ایک ساتھ دیکھیں گے کہ خداوند کے منہ سے یہ فرمایا ہے اور محمدی بہاؤ جو فرمایا کہ ایک منادی کہہ دے کہ میرے کی آواز نہ بار میں حضرت یحییٰ بن ماری کی طرف ہے جیسا کہ خواب میں فرمایا ہے انجیل میں لکھا ہے اور جناب یوحنا نے فرمایا ہے لکھا ہے کہ حضرت یحییٰ نے خود فرمایا کہ یہ میری خبر ہے بعد اس کے اللہ فرمایا کہ جنگل میں اللہ کی راہ سنو اور محمدی حضرت یحییٰ بن ماری علیہ السلام نے جو جنگل میں دین کی منادی کی یہ نمونہ اس بات کا ہے کہ آخر کو عرب کے جنگل میں بہت بڑی منادی دین کی ہوگی آخری نبی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اوس جنگل میں دکھلائے گا اور اس سے

اوپٹا نیچا ٹھہرا ہوا ہے دین کا رستہ وہاں بہت خراب ہو رہا ہے عرابہ جنگل کو کٹو میں مگر اس اطمینان یہ بھی
صاف اشارہ ہے کہ وہ جنگل جبکہ نام عرب ہو وہاں ایمان پہنچاؤ سید ہی راہ تیار کرو جس میں اونچے نیچے
کچھ سنیے جو بات جتنی ہی اوتنی ہی نہ گننا ہو نہ بڑا ہو جو لوگوں نے گننا یا بڑا یا ہوا سو کچھ درست کر دو
سید ہی شرک شریعت کی سکھو کھلا دو پیرا سو وقت کا یہ بتا دیا کہ اس وقت اللہ کا بلال خوب ظاہر
ہو گا اور سب آدمی اللہ کا کلام سنیں گے ارشاد ہوتا ہے ایک آواز ہوگی کہ سنادی کرو وہ بولایں کیا
پکاروں سب بشر گھاس ہو اور سارا جہاں میدان کو پھول سے مانند ہو گھاس مرجھاتی ہو پھول
کھلا تو رہیں کیونکہ خداوند کی ہوا اوپر بہتی ہو یقیناً لوگ گھاس بن جائیں گھاس مرجھاتی ہو پھول
کھلا تو رہیں پر تعارف خدا کا کلام ہمیشہ تک قائم ہو گا اس رکات لکنا ہے کہ یہ حکم حضرت اشیا
علیہ السلام کو ہوا آیا حضرت یحییٰ علیہ السلام کو کہ ایک شہتار رویداد اور انسان چند روزہ
ہیں مگر خدا کا کلام ہمیشہ رہیگا پہر لکنا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی
شریعت چند روز کے واسطے ہی مگر انجیل ہمیشہ رہے والی ہو محمدی بھائیو اوپر صاف عجب
بتی ہیں یہ صاف محمدی بشارت ہے کہ اللہ کا کلام جو آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا گا وہ
ہمیشہ رہیگا اسکا حکم کبھی موقوف نہ ہوگا ارشاد ہوتا ہے ای تو جو صیہون کو خوش خبریاں سناتی
ہو اونچے پہاڑ پر چڑھو ای تو جو رشالم کو بشارت دیتی ہو رو سے اپنے آواز بلند کر خوب کار
اور مت ڈر یہ وہاں کی بستیوں سے کہہ دیکھو تمہارا خداوند خدا زبردستی کے ساتھ آویگا اور تمہارا
بازو اپنے لیے سلطنت کرے گی اور دیکھو اسکا انعام اسکی ساتھ ہو اور اسکا کام دیکھا گے وہ چرواہی
کی مانند اپنا گلہ چروا دیا وہ بکری سیکچون کو اپنے ہاتھ سے جمع کرے گا اور اپنی گود میں اٹھا کر چلیگا
اور اونکو جو بھی والیان ہیں ملائمت سے لیا وے گا اس رکات لکنا ہے کہ یہاں جو کسی عورت کو حکم
ہوتا ہے تو اسکا بیان بعضوں نے یوں کیا ہے کہ عورتوں میں رونے تھا کہ کاتی ہو، جماعت کی جماعت
جانی عقین بڑی رہا نیون کو مشہور کر نیکو پھر لکنا ہے کہ بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے کہ عینک وہ
نہ توین تربہ کا ستم تمام شہروں میں اذکی خبر مشہور کرواے ایمان ہو دیکھو اللہ تعالیٰ صاف یہ پتہ
دیتا ہے کہ میں غلبہ اور سلطنت کے ساتھ آؤں گا اس میں صاف بشارت ہے کہ نری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
اور انکی راست بت پرستوں اور بی ایمانوں کو تیرہا کر نیلے ایمان والوں کی اللہ نگہبانی کرے گی اہات ۵

ظہور محمدی وقت میں ہوا اسی وقت کی خوشی میں خوشی کو گیت گاؤں جاتے تھے انکی بعد اللہ تعالیٰ نے بہت آیتوں میں
اپنی عظمت اور جلال اور اپنی قدرت کا بیان فرمایا ہے کہ اللہ کی طرح کا کوئی نہیں اسی نے سب کو پیدا کیا اور پھر
انہیں سوین آیت میں فرماتا ہے وہ تہکی ہو و نکوز و ردیتا ہی اور ناتوانوں کی توانائی زیادہ کرتا ہی نوجوان تھکے جاوے
اور ماندہ ہو جاوے گا اور غاصی جوان ایک تخت گر پڑے گا اور سب جو خداوند کی راہ مکتی میں سر نوز و ر
پیدا کرینگے و سے عقابوں کی مانند بلند اوڑینگے و سے دوڑیں گے اور تنگیں گی وہ چلینگے اگست نہ ہو
جائینگے آوایان والو اللہ نے پہلے آپسدا اکیلا ہونا بڑے بڑے دلیلون سے بیان فرمایا اور شریک ٹھہرائے
والوں کا خوب طرح رد کیا پھر اس بڑی قوت کی ظہور کی خبر دی کہ قوی لوگ تک جاوینگے یعنی بی ایمانوں
کا زور ڈھچکاوے گا اور ایمان والے جو اللہ کے مدد کی راہ دیکھ رہے ہیں اللہ کو بڑا زور دے گا اسکا ظہور
یوں ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تین سو برس بعد تین خدا کئے والوں کی ظلم و ستم و عیسائی جنگوں اور پارتیوں
میں چھپے ہوئے اللہ کی راہ مکتے تھے کہ اللہ کب ایمان والوں کو غلبہ دے گا اور انکو نئے سرے سے اللہ نے
محمدی وقت میں غلبہ دیا شرک والوں کا زور ڈھچکا گیا سارے جہان میں یہ نعرہ بلند ہوا کہ اللہ اکیلا ہی ہو گا دوسرا
کوئی نہیں اکتالیسواں باب اور دریای ملکو میرے آگے چپ ہو رہا اور قومیں جو میں دی مہ نو
زور پیدا کریں و سے نزدیک آویں تب کہیں ہم ایک ساتھ عدالت میں داخل ہوویں ظامس اسکاٹ لکنا
کہ اس جگہ اللہ تعالیٰ قوموں سے فرماتا ہے کہ میری دلیلین ہوں کہ میں ہی سچا خدا ہوں اور تمہارے بت کچھ
نہیں ہیں تم چپ ہو کر ستواو جواب نہ دے گے لیکن نزدیک آؤ کہ اس بحث کا فیصلہ ہو جاوے کہ اللہ پوچھو کہ لاہی
ہے یا اونکے بت اللہ فرماتا ہے کہ سنو اس راست باز کو پورب کی طرف سواو ٹھہرا اور اپنی باتوں کے پاس
بلا لایا اور استونکو واسکو آگے دہر دیا اور واسکو بادشاہوں پر مسلط کر دیا اور اونکو خاک کے مانند اوکی
فلو اور کے اور اوڑتے بھس کی مانند اوکی کمان کے حوالہ کیا اونکو اوٹکا پچھا کیا اور جس راہ پر پیشتر قدم
نہ مارا تھا سلامت گذر گیا کہنے یہ کام کیا ہے اور اوسو انجام دیا ہے وہ جو ساری پشتون کو اب تہا طلب
کرتا ہے میں خداوند پہلا ہوں او پچھلون کو ساتھ میں ہی ہوں دریائی ملک یہ دیکھو اور ڈر جاؤ میں نہیں
کنا رہے لرز جاتے ہیں و سے نزدیک آتے اور حاضر ہوتے ہیں ظامس اسکاٹ لکنا ہے کہ بعضے بڑے شہر
والے یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ خسرو بادشاہ کی خبری مگر یہ مناسب نہیں کہ واسکو نیک آدمی کہیں
البتہ اوس بادشاہ کی فتح سے ایک عام خوف بت پرستوں پر پڑ گیا مگر اس سے دل کو تسلی

نہیں جوتی کہ بیان اوسکی بشارت ہی اللہ تعالیٰ بت پرستوں کو اپنے سچی خدا ہونے کی دلیل بتلاتا ہے
 اور آگے اللہ تعالیٰ وہ پیش خبر بیان دیتا ہے جن سے بت پرستی بالکل غلط ہو جاوے مگر پہلی اللہ تعالیٰ سے
 فتیحین بیان فرماتا ہے جو اوسکے پوجو و اطون کو بت پرستوں پر ملین اللہ تعالیٰ نے جو حضرت ابراہیم
 علیہ السلام کو پورب کے ملک سو لو تاسیہ سے یعنی عراق عرب سے بلایا یہ پہلا حصہ ہے جو بت پرست
 پرستوں کو اللہ سننے طوفان کے بعد دیا چونکہ یہ بات قریب عام ہونی والی تھی اور ساری ملت
 شیطان کی ایک وقت میں اویسے والی تھی تو آئندہ ایمان والوں کی واسطے ابراہیم پہنچا گیا
 خدا نے اوسکو اپنے پاؤں تک بلایا یعنی اپنے اعتقاد اور فرمانبراری کے واسطے اور وہ پہلی
 نہیں تھا مگر اللہ کی قدرت پر بہر و سا کر کے اوسنے کہا کہ تم تو مجھے سے فوج لیکر جاؤ جنہ پرست
 بادشاہوں پر اور اوسکی فوج پر حملہ کیا اللہ نے اوسکو فتح دی اور یوں ملک و ملک لاکھ کر دیا اور اوسکی
 تلوار و کمان کے سامنے راکھ کی طرح پر ہو گئے جو آندھی سے ہزاروں جاوے اور اوسنے اوسکا
 پیچھا کیا اون مقاموں میں جہاں وہ کبھی نہیں گیا تھا اوسکو محمدی بہا علیہ السلام کا شک یہ ہوا
 پادری نے اس بات کا اقرار کیا کہ یہ بشارت اللہ کے بادشاہ کی نہیں ہو سکتی عبرانی میں
 محمدی کا لفظ ہی حکما ترجمہ استباز لکھا ہی یعنی وہ بت بڑا ستیا بادل کا اور زبان کا بہر و
 ستیا ہی بہت بڑا لکھ تعریف کا ہے اوس بادشاہ کو حق پر نہیں ہو سکتا ہے اوسنے فقط سید محمدی
 کے آباؤ کرنے کا سامان کیا تھا اگر اوسنے بت پرستوں کا دین چھوڑ دیا ہو بت بھی اوسکے باعث سے
 ایسا نہیں ہو جیسا کہ اس مقام میں بشارت ہی کہ بت پرستوں پر خدا پرستوں کا بالکل غلبہ ہو جاوے گا
 لاچار ہو کر پادری نے اوسکو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف بھرا یا ہے مگر یہ نہ کہ پہلے اللہ تعالیٰ
 صاف فرما چکا ہے کہ تو میں سر نوزور پیدا کریں اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ سب مومنین نے سر سے
 زور اور قوت ایمان کی پیدا ہوگی پھر جس رسول پاک کے وسیلہ سے یہ فیض اللہ پیدا ہوگا
 اوسکا پناہ لیا کہ اللہ نے اوسکو پورب کی طرف سے اوسٹھا یا عرب کا ملک شہر یثلم
 سے پورب کی طرف ہی جیسا کہ حضرت ارمیا علیہ السلام کے کتاب کے اونچا سوین باب کے
 اٹھالیسویں آیت میں ہے قیدار پر چڑھو پورب کے لوگوں کو ہلاک کرو بیان یہ خبری کہ بخت نصر
 بادشاہ عرب و ان کو لوٹے گا اور جا بجا ان کتابوں میں یہ ذکر ہے اور پادریوں کو اسکا اقرار ہے کہ عرب یثلم

یورب کی طرف ہی سویہان صاف محمدی بشارت ہی کہ اوس سچو دین اے کو اللہ نے پادشہ سے اوستھا یا نگر
 اوستھا و گیا اور اپنے پانوں کے پاس بلا دیا عجمانی میں بغیرا کا لفظ ہی بنیے با و گیا ظاہر ایہ اشارہ معراج کی طرف
 ہی کہ اللہ نے آپ کو اپنے عرش تک بلایا ہے آگے بھی سب جگہ آئندہ کی لفظیں ہیں کہ استوں کو اوسکے آگے کر دیا
 اور اوسکو بادشاہیوں پر مسلط کر دیا اور انکو خاک سکے مانند اوسکے تلوار سکے اور اورتے مجس کی مانند
 اوسکی کمان کی حوالہ کر گیا وہ اوکھا پیچا کر گیا اور جس راہ پر پیش قدم نہ مارا تھا سلامت گزر گیا اودکا
 نے سمجھا کہ بیان آئندہ کی لفظیں ہیں مگر گذرے ہوئے وقت کے سنے ہیں یہ پادری کی زبردستی ہے
 اسکا بیان کوئی قرینہ نہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فقط ایک بار چاہا پادشاہوں پر حملہ کیا اور
 اپنے بھتیجے لوط علیہ السلام کو اور اوفکر لوگوں کو چتر لای جیسا کہ توراہ شریعت کی پہلی سرورث کے چودھویں
 باب میں ہی بیان اوس سول پاک کی بشارت ہی جنھوں نے بار بار بہت قوموں پر جسے بڑے جھلکے
 جس راہ پر پہلے قدم نہ مارا تھا یعنی فوج کشی اور شمشیر زنی کا بند و بست پہلے ظاہر میں کسی سے نہیں
 سیکھا تھا اللہ کی قدرت سے وہ کام کیا جو کبھی نہ کیا تھا اور اس کام کے بڑے بڑے واقعات کو
 عاجز کر دیا اور اللہ نے اودکو سلامتی سے رکھا یہ کام اللہ ہی کا ہی اوسکی قدرت دیکھ کر ساری زمین
 کے جن و بشر کو نہ کر لڑیں اللہ صاف فرماتا ہے کہ ابرہائی ملک دیکھ کر دُرجا و نیگے زمین کے کنارے
 کاٹپ جا و نیگے یہ بات حضرت ابراہیم کے وقت میں نہیں ہوئی اسکے بعد اللہ تعالیٰ بت پوجی و اوتو
 بے عقلی اور بے وقوفی بیان فرماتا ہے اور اسرائیلیوں کو تسلی دیتا ہے کہ یہ بتوں کے پوجنے والے جو تمہارے
 دشمن ہیں اور تم سے لڑتے ہیں میں اپنے کو غلبہ دوں گا اور انکو ہلاک کر دوں گا پر بندوین ایت میں فرما
 ہی دیکھ میں تجھی داؤنے کی ایک نئی گاڑھی کہ جسے بت سے تیز و دھارے دانت ہوں بناؤں گا
 تو پہاڑوں کو دوایگا اور اونیں چور جا کر گیا اور ٹیلوں کو ہوس کی مانند بناؤں گا تو اونیں بھوڑ گیا
 اور ہوا اونیں اوڑا لے جائی گی اور گرد باد اونیں تتر بتر کر دے گی پر تو خداوند سے شادمان
 ہو گا اور اسرائیل کے قدوس پر فخر کریگا محتاج اور مسکین پانی ڈھونڈتے پہرے پر وہ نہ ملتا
 اوتو کی زبان پیاس سے خشک ہے میں خداوند اوتو کی سنون کا میں اسرائیل کا خدا
 اونیں نہ چور وں گا میں ٹیلوں پر نہرین اور وادیوں میں چشمہ کو لون گا میں
 ہوتا لاب اور سوکھی زمین کو پانی کی نہرین کر دوں گا میں سیا بان میں دیو دا

اور یسوع اور اس اور بلسان کے درخت اور گائیکا میں عراباہ میں یعنی جنگل میں جنوبی اور شمالی اور کبر کے
 درخت ان کے لگاؤ گائیکا کے سب دیکھیں اور جانیں اور غور کریں اور سمجھیں کہ خداوندی کو ہاتھ نے یہ بنایا
 اور محمدی بیا بیوان سب آیتوں میں اللہ تعالیٰ یہ بیان فرماتا ہے کہ اے اسرائیلیوں میں تم کو ایسا زور و تھکا
 کہ تم بت پرستوں کا زور توڑو گے پھر فرمایا کہ میں سوکھی زمین میں چشمہ فیض کا جاری کروں گا اور جنگل کو
 باغ بناؤں گا یہ مثال اور پر ہی ہو چکی ہے اس کا یہ مطلب کہ جن ملکوں میں جہالت اور کفر پھیلا ہوا ہے
 وہ ان ایمان اور علم کا دریا بہاؤں گا اور اس کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے شروع ہوا محمدی
 و قسینانی و نون باتون ہا پورا طور اللہ نے سارے جہان کو دکھا دیا بت کا فتر قتل ہوئے بہت ایمان لگے
 علامت اس کا اس کا یہ مطلب لکھا ہے کہ تو بہاؤں کو چرچا کر گیا یعنی جڑ پکڑے ہوئے بت پرستوں کو ملک
 اور طریقہ ترک کے ایسے طریقے پہنچائے جس سے کوئی جانشین اور وہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے تھے
 لیکن اللہ تعالیٰ وقت بوقت ایسے اسباب مہیا کر گیا جس سے یہ سب دشمن غارت ہو جائیں گے کچھ طور
 اس کا یوں ہوا کہ بابل و التباہ ہوئے اس باعث سے اسرائیلی قید سے چوڑے اور رومیوں پر اس سے
 زیادہ ظہور ہوا تاکہ عیسائی دین قائم ہو جاوے لیکن آگے کے معالیٰ اور زیادہ ان مطلبوں کے
 کو لہذا نیکو آئی پادریو بیان اللہ اسرائیلیوں سے فرماتا ہے کہ تم بت پرستوں کا زور توڑو و
 اور اللہ بشار اور رومیوں پر اسرائیلیوں نے کب جہاد کیا اس کا ظہور صاف محمدی وقت میں ہوا
 جہاد اسرائیلی لوگ محمدی ہوئے انہوں نے بت پرستوں پر اور سب بے ایمانوں پر بڑے بڑے جہاد
 کئے یہ جو فرمایا کہ محتاجوں کی زبان پیاس سے خشک ہے میں جنگل میں نہریں بناؤں گا اس کا مطلب
 علامت اس کا یہ ہے یوں لکھا ہے کہ یہودی لوگ جب بابل کی قید سے چھوڑے یہوشافتم میں پھر آباد ہوئے
 پھر لکھا ہے کہ یہاں ضعیف لوگ کم زور ہوئے اور بھکھانے والے ہوئے معلوم ہوا کہ بار بار بت پرستوں پر قہا ہی آئی
 جس سے اللہ والے لوگوں کے لیے سامان ہوئی لیکن شاید بیان یہ بھی اشارہ ہے کہ اللہ سچے ہیں کہ
 پہلے نے میں اپنے وعدوں کو پورا کر گیا ہے غریب لوگ پانی و صونڈ تیرے میں اور میں ملتا اس میں اتنا
 حال بیان فرماتا ہے جو اسکے فضل سے محروم ہیں اگرچہ تھوری ہدایت اور تھوڑی سی اور قریبوں سے
 بہت جوت پرست تھے اسی طرح دین قبول کر لیا ہوا ہے پولوس فرنگستان میں ہائی گئی لیکن
 جس سے اللہ کے دلا تھا اور ستر ایک خواب دیکھا سو اللہ تعالیٰ نے عیسائی دین کو سب سے

پہلا دیا کہ جن لوگوں نے اللہ کی باتیں نہیں سنی تھیں اور نیکو دینوں میں اللہ کے شوق بہر دیا سو اللہ نے وہ جہاں
 کہ لوگ اس کے طالب ہوں گے اور اللہ ان کے واسطے فیض کا دریا بہا دے گا اور وہ ساری نیکی پر پلین پھولین کے
 جنگل میں بت پرستوں کے ملکوں میں یہ خیرین بارہ زیادہ پوری ہوتی جاوے گی اللہ کی نسبت خوب علاج لوگوں کی
 دل میں سماوے کی آواز پوری حدیث کی کتب میں دیکھو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جب چہ سو
 برس گزر چکے اور اللہ کے سچے عاشق بگھون اور پہاڑوں میں بیٹھے ہوئے تھے اور سوت میں جن لوگوں
 کو اللہ کی راہ کا شوق تھا اللہ والوں کو وہ ہونڈتے پھرتے تھے حضرت سلمان فارسی کا حال دیکھو
 کس طرح سچے دین کی تلاش میں پھرے آخر کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پایا اسی طرح اور سوت
 میں بہت لوگ طالب ہوئے ہیں اللہ نے ان پر رحم کیا عرب کے بیابان میں اپنا کلام پاک محمد
 پر اتارا اور سکا فیض ساری دنیا میں پہلایا اللہ فرماتا ہی اپنی جہتیں برپا کرو خداوند فرماتا ہی اپنی مضبوط
 دلیلین لاؤ یعقوب کا یا شاہ کتباوی و یونین آشکارا کریں اور ہمیں ہونے والی چیزوں کی خبر دین
 ہمیشہ خبریں کیا تھیں بیان کرو تاکہ ہم انھیں سوچیں اور ان کے انجام کو سمجھیں یا آئندہ کا احوال
 ہمیں کہ سناؤ بتاؤ کہ آگے کیا ہو گا تاکہ ہم جانیں کہ تم الہ ہوں یا نہ ہوں یا کچھ تو کرو کہ ہم دین اور
 سب گمراہوں دیکھو تم ناچیز سے بدتر ہو اور تمھارا کام نیستی سے بھی خراب ہے وہ جو تمھیں پسند کرتا ہے
 نا پسند ہے طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بت پرستوں کے قائل کرنے کے لیے دلیل لاتا ہے کہ
 اوکرتوں سے کہو کہ تم بھی آئندہ کی خبریں سناؤ اگلے زمانہ میں کچھ خبریں تم نے دین ہوں اور اب طور میں
 آئی ہوں وہ ہکو دکھاؤ یا اب آئندہ کی خبریں سناؤ تاکہ ہم جانیں کہ تم خدا ہو یا نہ ہو یا کچھ تو کرو کہ ہم دین اور
 کچھ اصل نہیں اللہ فرماتا ہی میں نے اتر سے اٹھایا اور وہ آتا ہی سورج کی نکلنے کی جگہ سے وہ میلرام
 لگا اور وہ شہزادوں کو گارے کی طرح تڑپا کھار کی اندھوٹی گوندھتا ہے کہنے یہ شروع سے
 بیان کیا کہ ہم جانیں اور کہو آگے سے خبر دی کہ ہم کہیں کیسے ہی کوئی اسکا بیان کرنا والا نہیں کوئی
 خبر دین والا نہیں کوئی نہیں جو تمھاری باتیں سننے میں ہی نے پہلے صیہون سے کہا کہ دیکھو اور ہمیں
 دیکھو اور میں ہی بروشا لم کو ایک بشارت دین والا بخشون گا کیونکہ میں نے دیکھا کوئی نہ تھا انکو دریا
 کوئی مشورہ دین والا نہ تھا جسے میں پوچھوں اور وہ مجھے جواب دیں دیکھو وہی کے سب بھالت ہیں کہ
 ہم میں ان کی نہالی ہوئی صورتیں ہیں اور ان میں کسی بھی ہمارا نوادہ پوری اقرار کر چکا ہے کہ خبر ضرور

بادشاہ کی نہیں یہ رہاں یہ لفظ تھا کہ ایک پورب کی طرف سے نہ لکھا یا پھر یہ لکھا کہ اس کو حضرت علیہ السلام کی خبر بخارنا نہ گذر گیا اور سب انظنین وہاں آئندہ کی خبریں ان کے لئے بیان کر دیا گیا اب یہاں پورب کی خبر بخارنا ہی امتد فرماتا ہے کہ میں نے اوتر سے اور شمال سے ان کی خبریں لیں کہ انہوں نے خبریں طلب یہی کہیں باہل پر لڑنے والوں کو اوتر طرف سے اور شمال کی طرف سے یہاں کے اوتر طرف سے اور اس کے پورب میں فارس ہی اور خسرو و تورقوں کو پورب کا حکم تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو ٹھکانہ دیا اس کی قوی کامیابی یہ ہوئی کہ اوٹنے پر پورب سے بادشاہوں کو انکار سے کی طرح پسٹا اگرچہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اوٹنے بت پوجنے سے انکار کیا ہو اور فقہاء و علماء کی کو پوجتے ہو قومی اوٹنے اپنے نام کو تہذیبی سی عزت دی لیکن یہ رو شالم کی سچی سچ کہ پورب جو ان کا امان کیا آبا ہم کہتے ہیں کہ باہل کی طرف سے مدینہ پاک بھی اوتر طرف ہو وہاں سے محمدی کی خبریں باہل سے لڑ لیں یہاں اس کا پورا بیان حضرت علیہ السلام کے صحیفین آویگا اور ان کا پورا بیان پورب کے خبر بخارنے کے جہاد کی خبر بخارنے کے لئے ہی تھی بندہ جس کا ذکر اوپر ہو چکا سورج کے نکلنے کی جگہ سے نکلنے کے عہد کے طرف سے آئی اس کا پتا یہ ہے کہ وہ میرا نام لیکھا اور جہان پتیا ایسٹون باب میں خسرو و باندہ کی صاف خبر ہے وہاں خسرو سے صاف فرمایا ہے کہ تو نے مجھ کو نہ پچانا انھوں نے پورا دیوں کو یہ کیلے کیلے تھے منور سوچتے اور یہ جو فرمایا کہ میں یہ رو شالم کو ایک بشارت دینا والا ہوں گا کہ خبر و بادشاہ ہر گز اس تعریف کے لائق نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ خبر نہیں ہو سکتی تھی ان پاک سے اللہ نے اس مسجد کے ویرانہ ہونے کی خبر دی ہے مٹی کے انجیل کے تیسٹون باب کی ارٹہ تیسٹون آیت دیکھو یہ بت بڑا تہام علی اللہ علیہ وسلم کا ہی جنھوں نے یہ رو شالم کو بلکہ تمام ملک شام کو پورے بڑی خوشیاں سنائیں اور وہ خوشیاں ظہور میں آئیں باقی امام مہدی کے وقت میں ظاہر ہوں گی یہ خبر دی کہ اللہ تعالیٰ بت پرستوں کو قائل کرتا ہے کہ بلا ان کے بتوں نے بھی کوئی آئندہ حال اس طرح بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صیہون اور یہ رو شالم کو پہلے سے بشارت دی ان کے قید ہونے سے پہلے یہ بت پوجتے کی خوشی سنائی بیا ایسٹون باب دیکھو یہاں بندہ جسے میں سنجائوں گا میرا برگزیدہ میں سے میرا جی راضی ہے میں نے اپنی روح اوپر رکھی وہ تو موہنہ عدالت ظاہر کرے گا وہ نہ لایا گیا اور اپنی صدا بلند کرے گا اور اپنے آوازاں روں میں نہ سناوے گا وہ منشی سے شیخ کو نہ لایا گا اور

و حکمتی ہوتی تھی کہ نہ بھلا لگاؤ نہ ہمیشہ ہر گز لیے عدالت کو جاری کر گیا وہ نہ گئے کا اور نہ تھک گیا جب تک عدالت
 گوزین پر قائم نہ کرے اور وہ اپنے کے لئے نہ ہو سکتی شریعت کی راہ گمین ملا محمد رضا طرانی نے اقلح کا ترجمہ کیا ہے
 کہ میں اور سکر مبر و سادہ مگر ہر گز کہی کہ حضرت علی امیر علیہ وسلم کو امیر ہی کا ہر و سا بھتا کہ توڑے ہی
 لوگوں کے ساتھ بڑے بڑے بہادر و ن سے سنا کیا اور ب پر غالب ہوئے اور جس لفظ کا ترجمہ
 یہ ہی کہ نہ گئے گا نہ تھک گیا اور سکر مبر یوں کیا ہی کہ وہ غفلت نہ کر گیا اور جلدی نہ کر گیا پھر لکھا ہے کہ آپ
 دین کے پھیلانے میں غافل اور سست نہیں تھے اور آپ کے ب کام آہنگی اور صبر اور تحمل کے ساتھ
 تھے جناب تنہا اپنی انجیل کے بارہویں باب میں لکھتے ہیں کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ضد
 میں صلاح کی کہ ان کو کیوں کر قتل کریں آپ وہاں سے چلے اور لوگوں کو تاکید کی کہ مجھے خاص نہ کرنا لگاؤ
 جو اشعیانی نے کہا تھا پورا ہو کہ دیکھو میرا بندہ اسکے بعد یہ آئین لکھیں ہیں اسکا مطلب یہ ہی کہ حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام میں بھی کوئی بات ان آیتوں کی ظاہر ہوئی وہ یہ ہی کہ فرمایا مجھ کو خاص نہ کرنا تو یہ بات
 پائی گئی کہ اپنی آواز بازار و ن میں نہ سناؤ لگایہ ساری خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہر گز نہیں ہے
 اسمین صاف صاف پتی اور نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود ہیں جناب تنہا کی یہ بات
 ویسی ہی جیسے ساتویں باب میں جو حضرت اشعیاء علیہ السلام کے صاحبزادے کے حق میں پیشی ہے
 ہی اور سکو جناب تنہا نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ بات پوری ہوئی یعنی وہ میں بھی اسکا
 نمونہ پایا گیا اسکا بیان ساتویں باب میں ہو چکا اویان والو اس جگہ ایک برے کام کی بات ہی اور سکو
 یاد رکھو اللہ عیسوے میں جو عربی ترجمہ پادریوں نے چھاپا تو زمین ہون لکھا ہے یعقوب
 فتاٰی عضد کا و اسرائیل مختار کی قبلتہ نفسی یعنی یعقوب میرا جوان میں اسکی مدد کروں گا اور
 اسرائیل میرا پسند کیا ہو میرے ہی نے اور سکو قبول کیا اللہ کا شکر ہے کہ اسنے ہکو عبرانی سے واقف
 کر دیا عبرانی میں یعقوب اور اسرائیل کا لفظ نہیں ہے عربی ترجمہ والے نے اس لیے یہ لفظ بڑا دیا کہ دیکھنے
 والے سمجھیں کہ یہ خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے جو اسیر بلیون میں پیدا ہوئے اور محمد ہی بہا کیوں
 وہی مقام ہے جسکا ذکر صبح بخاری میں ہے کہ عبد اللہ جو عمر و بن عامر علیہ السلام نے اخذ فرماتے رہی ہے
 نے فرمایا کہ قسم اللہ کی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضے تفریقین جو قرآن میں ہیں وہ
 تفریقین قوراء میں بھی ہیں اسے بنی نے تعین بھیجا گواہ کر کے اور خوشی سنا سنے

اور ڈر سنائے والا پناہ ان پر بخون کے لیے تو میرا بندہ اور میرا پیغام ہو پناہ الہی نام رکھا ہے جسے
تیرا مشکل یعنی اندھیرا میرا کرنا اور نہ اس میں ہی تند عراج اور نہ سختی اور نہ غل غل کرنا پناہ الہی نام رکھا ہے جسے
بدلا دیتا ہے یہ کہ جو میری لپک لپک کر رہا تھا اور خوش دیتا تھا اور میرے گزرتے نہیں اور بٹھا اور بچھا اور سکو اور نہ یہاں
کہ سید رہا کر گیا اس لیے پناہ الہی نام رکھا ہے جسے بخون کے لیے تو میرا بندہ اور میرا پیغام ہو پناہ الہی نام رکھا ہے جسے
کہو لگا اسکے باوجود اسے انکسین اندھی اور کان بھرے اور دل غلافونین چھپے ہوئی اور یہی مطلب ہے پناہ الہی
اور یہی ہے اپنی سند میں عبد اللہ بن سلام کی زبانی نقل کیا ہے اسی محمدی بھیجا ہے عبد اللہ بن سلام مدینہ منورہ
میں سب یہودی علم دانوں کے سردار تھو سیو دیوں اور اقرار کیا کہ ہم سب سے زیادہ علم والوں میں اور ہم سب سے اچھے میں
جس دن جناب پیر صلیح مدینہ میں تشریف لایا وہی دن عبد اللہ بن سلام بیان لائے محمدی دین میں اور انکا یہ قصہ
صحیح بخاری میں ہے قرآن شریف میں انکی بڑی تعریف ہے اور بخون نے ان کا اشارہ قرآن کا مطلب ہے سچا اور خوب
محمدی صلیح کو خوب پہچانایا یہ لفظین جو اس مقام میں نقل کیں میں اکثر اسی کتاب کی ہیں اسی صحیفہ کو بیان اور اتنا
کہا ہے جیسا کہ کتاب والوں کا بجا و رد ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توراۃ کو اور حضرت عیسیٰ علیہ
السلام سے پہلے کی سب کتابوں کو توراۃ بولتے ہیں شاید یعنی گواہ کا لفظ اس کتاب کے پہچان
باب میں اور بشارت دینا اس کے لفظ باونوے باب میں آیا ہے اور یہ لفظ کہ پناہ الہی نام رکھا ہے جسے بخون کے لیے
یہ مطلب اس مقام میں بھیجی اور مقابہوں میں بھی ظاہر ہے کہ اسرائیلیوں کے سوا اور قوموں کو بھی اسکی
باعث سے پناہ ملے گی یعنی ایمان لیگا اس آیت میں اللہ نے یہ لفظ فرمایا کہ میرا بندہ اور پیغام ہو پناہ
والے کا لفظ اس باب کی اشعار میں آیت میں آیا ہے اور اتاح کا ایک ترجمہ یہ ہے کہ میں اسکو بہرہ دے گا اور
میر فرمایا کہ میں نے اپنی روح اوپر رکھی یعنی اپنا کلام اوپر رکھا قرآن میں فرمایا ہے و کُنْ اَنْتَ وَحْدُکَ
ایک زوحاۃن امر فہا اسی طرح ہے پیغام بھیجا تیری طرف روح اپنے حکم سے اپنے کلام
کو روح فرمایا یعنی جیسے جان سے بدن زندہ ہوتا ہے اللہ کے کلام سے روح اور دل زندہ ہوتا ہے
یہ بتایا اللہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان یہ بتلایا کہ وہ تو پیر خدا تھا پھر کر گیا
یہ پناہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت دور ہے کہو لگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب تک دنیا میں
رہے بت تک اس بخون نے فقط قوم اسرائیل کو اللہ کا کلام سنایا انجیل پاک میں صاف فرمایا کہ
میں سو اسرائیلیوں کے اور کسی پر نہیں بھیجا گیا پھر جب اللہ نے آپ کو دنیا سے اٹھا لیا تب

اسے خفا میں فیقون کو آپ نے بشارت دی کہ سب قوموں کو انجیل سناؤ تب حواریوں نے غیر قوموں کو انجیل سنائی اور اس جگہ اللہ تعالیٰ اسرار الہیہ کے سوا اور فرسوز کچا دیتا ہے کہ وہ بندہ خود آپ اور قوموں پر عدالت کو ظاہر کرے گی اس پر خداوند تعالیٰ نے اسے عین عدالت والی شریعت کو سب قوموں پر ظاہر کر دیا تمام ملک عرب میں ایمان پھیل گیا اور وہم ازیشام اور حبش اور ایران والوں کو قاصدوں اور خطوں کے وسیلہ سے اللہ کا پیغام پہنچا دیا آپ کی تیری اور خلق اور محبت کے یوں بیان فرمایا کہ بلند آواز سے نہ بولے گی اپنے جگر اور گھر کی چڑکی اور کسی غار میں نہیں ہر ایک کے ساتھ تیری سے بولے گا بازاروں میں جہاں جگہ تقاضی اور جگہ سے کی ہو وہاں بھی نرم آواز سے بولے گا حدیث کی کتابوں میں خلق محمد کو دل کی آنکھوں سے دیکھوئے جو فرمایا کہ سب سے پہلے کون تو ریگا سوڈ منشور میں ابن ابی حاتم اور ابو نعیم کی کتاب سے لکھا ہے کہ وہب بن منبہ فرمایا کہ اللہ نے حضرت اشیا کو پیغام بھیجا کہ میں ایک آن شرعی بھیجوں گا وہ سخت اور تند زمین اور بازاریوں میں غلے شور کر نیوالا نہیں وہ اگر چراغ کے پاس گھر گیا تو اس کو نہ بچا دے گی یہ اس کی آہستگی کی باعث سے ہو اور اگر سوکھے سینے پر چلے گا تو اس کے قدموں کے نیچے سے آواز نرخی جاوے گی پھر فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے عدالت جاری کر گیا اس کا یہ مطلب کہ اس کی شریعت کبھی موقوف نہ ہوگی اس کی شریعت قیامت تک کے واسطے اللہ بھیجے گا پھر فرمایا کہ وہ نہ کھٹے گانہ تھکی گا جب تک عدالت کو زمین پر قائم نہ کرے اور دریائے ملک کی شریعت کی راہ مکین اور پھر آگے بڑھ کر فرمایا کہ میں تیری حفاظت کروں گا کہ تو اندھون کی آنکھیں کو بولے پھر فرمایا کہ میں اوپنی نیچی جگہ کو میدان کردوں گا ان سب آیتوں کا خلاصہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یوں فرمایا کہ اللہ انکو سنیں اور کھٹا دے گا یہاں تک کہ ان کی باعث سے ٹھہرے دین کو سیدھا کر دے گا یعنی جو لوگ اللہ کے سوا اوروں کو پوجتے ہیں ٹھہری راہ چلتے ہیں ان کے دلوں کو اللہ آپ کی باعث سے سیدھا کر دے گا وہ لوگ اقرار کریں گے کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں اور اندھون کی آنکھیں اور بہرون کے کان اور وہ دل جھپڑے ہیں ان کی باعث سے اللہ کہول دیگا یہی مثالیں انس کتاب میں اوپر ہو چکیں اور انکا مطلب بھی ہو گا اللہ نے آپ کو زور و قوت کے ساتھ دنیا میں رکھا یہاں تک کہ پتے دین کو زمین پر قائم کرے اور پائی ملک یعنی عرب کا ایک دریاؤں

کے پچھلے یروبان کے لوگ سب بت پرستی چھوڑ کر آپ کے دین میں آئے اور آپ کی شریعت اور احکام کی راہ دیکھا کرتے تھے کہ آپ کیا حکم فرما دیں کہ ہم اس کو بجا لائیں اور حکم کا نفاذ اس کے ذریعہ کرے۔
 کے ملک میں کئی حصے ہیں ہر حصہ ایک ملک ہی مولانا محمد امین بغدادی نے سب ایک ایک حصہ میں لکھا ہے کہ عرب کے ملک کے پچھم طرف دریائے قلزم ہے اور دکن طرف دریائے ہند ہے اور پورب طرف دریائے فارس ہے اور اوتر طرف دریائے فرات ہے آپ کے وقت میں تمام ملک عرب میں ایمان پھیل گیا ہاے پادریوں کو یہ کہلے ہوئے تھے نہیں سوچتے انفسوس یہودیوں کے ملا نصرانی پادریوں سے بھی بدتر ہیں ملا سید علی طہرانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ الشہود ملا محمد رضا طہرانی کی عبرانی کتاب سے فارسی میں لکھی ہے اور یہیں یہودی ملاؤں کا حال دیکھ کر نہایت غصہ میں آگیا اور انکی باتیں نقل کرتے ہیں کہ دیکھو کس طرح یہ لوگ سچے باتوں سے آنکھوں کو بند کرتے ہیں اس جگہ پر راشہ جو یہودی تفسیر والا ہے وہ پہلی آیت کا یوں مطلب بیان کرتا ہے کہ اللہ جو فرماتا ہے کہ میرا بندہ جسکو میں بہر و ساد و نگا اور میرا برگزیدہ جسے سیراجی خوش ہے اسے اسرائیلی لوگ مراد ہیں اور یہ جو فرمایا کہ میں نے اپنے روح اوپر رکھے اس سے اسرائیلی پیغمبروں کو مراد لیا ہے اور یہ جو فرمایا کہ وہ تو مونہ پر حکم کو ظاہر کر گیا اس کا یہ مطلب ہے کہ قیامت کے دن اسرائیلی لوگ توراہ کو تمام محشر کے لوگوں پر ظاہر کرینگے اور ربوہ نے کہا ہے کہ اکثر تفسیر الی اس بشارت کو یوں کہتے ہیں کہ اسرائیلیوں میں جو اچھے لوگ ہیں یہ انکی تعریف ہے اور باربوع نے ربی نوسد یاہ کا دون کی زبان لکھا ہے کہ اس بندے سے مراد کورش بادشاہ ہے جس نے اسرائیلیوں کو رخصت کر کے بابل کی ذات سے چڑایا جس نے یہ سنا وہ خوش ہوا اور اللہ کا شکر کیا اور خود باربوع کتاب ہے کہ یہ تعریف حضرت اشعیا علیہ السلام کی ہے اور ربی اسحق ایریال ان سب قولوں کو نہیں ایتا اور لکھتا ہے کہ جن جن لوگوں نے یہ معنی لکھے ہیں سب اندر وہ کتاب ہے کہ یہ ماشیح کی بیٹے مسیحا کی خبر ہے اور پھر کہتے ہیں کہ مسیحا جب آوے گا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کو رواج دے گا ملا محمد رضا طہرانی فرماتے ہیں کہ یہ سب باتیں حضرت اشعیا علیہ السلام کے بیان سے بالکل برخلاف ہیں اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ سب تھے اور نشان موجود ہیں جو حضرت اشعیا علیہ السلام نے فرمائے ہیں حضرت اشعیا نے صاف اس پیغمبر پاک کی خبر دی ہے

جو تمام خلق پر بھیجے گئے اور راشہ وغیرہ نے کہا ہے کہ یہ خبریں خود تورات کی ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت اشیا علیہ السلام کے آئندہ زمانہ کی خبر دی گئی ہوئی وقت کی بیان خبر نہیں ہے تورات تو پہلے اور پھر حضرت اشیا علیہ السلام کی خبر دی گئی اور تورات سے کچھ علاقہ نہیں ملا سید علی بن حسین طہرانی جنھوں نے اس کتاب کو عمرانی سے فارسی میں ترجمہ کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ ملا محمد رضا اپنے وقت میں یوں کے معتبر علماء میں سے تھے اور ان کے مسلمان ہونے سے ان کے وقت کے بہت لوگ مسلمان ہوئے جو اب تک کتب فیہین بلکہ ہر ایک کی باعث ہے ایک جماعت مسلمان ہوئی اللہ فرماتا ہے خداوند خدا جو آسمانوں کو پیدا کرتا اور زمین کو اور اوجھیں تاتا ہے جو زمین کو اور اوجھیں جو اوسین سے نکلتے ہیں پسلاتا ہے اور ان لوگوں کو جو اوس پر ہیں سانس دیتا ہے اور ان کو جو اوس پر چلتے ہیں روح بخشتا ہے یوں فرماتا ہے میں خداوند نے تجھے صداقت کے لیے بلایا میں ہی تیرا ساتھ پکڑوں گا اور تیری حفاظت کروں گا اور لوگوں کے عہد اور قوموں کے نور کے لیے تجھے دوں گا کہ تو انھیں کوئی انکھیں کو ملے اور بند ہو و نکو قید سے نکالے اور ان کو جو اندھیرے میں بیٹھے ہیں قید خانہ سے چڑا دے یہ وہاں ہیں جو یہ میرا نام ہے اور اپنا جلال دوسرے کو نہ دے گا نہ اپنی تعریف کو دی ہوئی ہو تو ان کو ان کی محمدی بیا کیو عہد ان کتابوں کی بولی میں شریعت کے حکم کو کہتے ہیں یعنی اللہ اپنے بندوں سے اقرار لیتا ہے اور عہد باندھتا ہے کہ میرے یہ یہ حکم ہیں اور پھر عمل کچھ سو فرمایا کہ شریعت کے احکام اور نور یعنی اپنا کلام تجھے دوں گا قرآن مجید میں فرمایا کہ ہم نے یہ نور اتار دیا ہے بیان فرمایا کہ جگو اپنا کلام سب قوموں کے لیے دوں گا اس لیے کہ اندھوں کی انکھیں کو ملے یعنی دل کے اندھے ان پر ہے جو اندھیرے میں بیٹھے ہیں یعنی نور ایمان اور علی کا ان کے پاس نہیں ہوتا تو ان کو پوچھتے ہیں ان کو توجہات کے اندھیرے سے نکال کر نور میں لاوے قرآن مجید میں بھی فرمایا کہ اَنْزَلْنَاهُ اِلَيْكَ رُوحَ النَّاسِ مِنْ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ یعنی ہم نے تجھے کتاب ایسے اتاری کہ تو لوگوں کو اللہ کے حکم سے اندھیروں میں سے نور کی طرف نکالے اللہ تعالیٰ صاف بشارت دیتا ہے کہ میرے انکھانی بیان تک کروں گا کہ تو ان پر ہوں گے ایمان کے نور میں داخل کرے یہ ہا صاف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ اللہ نے عرب کے ان پر ہوں میں پیدا کیا اور دشمنوں سے بچایا اور بیان تک دنیا میں زندہ کرے کہ اپنے تمام عرب میں نور ایمان کا پسلا دیا اور حضرت عیسیٰ کے بعد ان کے خادموں نے ان پر ہوں

بین دین پہلا یا یہ خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہیں ہو سکتی اگر کسی کو یہ خیال آوے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کے اللہ کے حکم سے مان کر پریشان ہوئے اللہ ہی کو اچھا کیا اسکا نام اب ہم یہ کہہ لیں کہ ان لوگوں میں سے یہاں ہزار
 ان پر ہم میں کیونکہ اسکے بعد اسد فرمایا کہ جو اندھیر سے سینہ میں تھے وہیں اور تھیں ان کو فیدہ سے نکال دیا
 تو کسی بادشاہ کے قید خانہ کا ذکر نہیں ہی بلکہ جہالت اور کفر کے اندھیرے اور قید خانہ کا ذکر ہی پھر
 فرمایا کہ جو میری تعریف ہو وہ کہو دی ہوئی اور توں کو نہ دنگا اس سے صاف مطلب کمال گیا کہ اندھوں
 سے مراد بت پرست ہیں جو دل کے اندھ ہیں بہن پھر سو لوگوں اور تھیں ان میں سے صاف بت پرستوں
 کا ذکر کر دیا اور ایک قاعدہ کلیتہ یہ بتا دیا کہ جو میرا جلال ہو وہ کسی دوسرے کا نہ ہو گا یعنی کسی بی کو
 اور ولی کو اور فرشتے کو اپنا جلال نہ دنگا پہلے میں لوگوں کو رکھ دیا جو حضرت عیسیٰ کو اپنے روح القدس کو اور
 حضرت عرم کو یا کسی اور نبی یا ولی کو اللہ کا دوسرا ٹھیکر اسے میں اور نہ فرمایا ہی پھر بیان دیکھو کہ ان
 اور میں ہی باتیں بتلاتا ہوں اس سے بیشتر کہ واقع ہوں میں تھے یہاں کو کرنا اور میں اللہ کو کہہ لیں کہ
 نیا گیت گاؤ آئی محمدی بہاؤ چھیا نوئی زبور میں فرمایا تھا کہ اللہ کے لیے ایک نیا گیت گاؤ دی
 بات بیان پھر فرمائی زبور کا مطلب صاف کھول دیا پہلے فرمایا کہ میں واقع ہونے سے بیشتر بیان کرتا ہوں
 پھر فرمایا خداوند کے لیے نیا گیت گاؤ یعنی وہ وقت ابھی نہیں آیا آئندہ وقت میں اس خبر کا ظہور
 ہو گا آئی ایمان والو یہ بتا صاف قرآن مجید کا ہی اس کو خوب سمجھ لو تو راہ ان کے پڑھنے کا طریقہ
 نہیں تھا کہ ذوق شوق بڑانے کے لیے ہمیشہ تنہائی میں یا مجمع میں پڑھ جاتی ہو تو راہ کی پانچون
 سورۃ کی ستروین باب کی اشعار وین آیت میں ہی کہ بادشاہ کو چاہیے کہ اس شریعت کی ایک نقل
 کتاب میں لکھی اور اس کو اپنی زندگی کی سب دن میں پڑھا کرے تاکہ اللہ سے ڈرنا سیکھی اور اکتیسویں باب
 کی نویں آیت میں ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حکم فرمایا کہ سات برس کی اخیر میں خیموں کی عید
 میں جب سارا اسرائیل حاضر ہوا کرے تو تو اس شریعت کو پڑھ کر سارے اسرائیل کو سنایا کہ سارے
 لوگوں کو مرد و نکو اور عورتوں کو اور لڑکوں کو اور اپنے مسافر کو جمع کچھو تاکہ وہ سنیں اور اللہ سے ڈرنا
 سیکھیں اور اس شریعت کی سارے حکموں پر وہ بیان رکھ کر عمل کریں اور تاکہ ان کے لڑکے جنھوں
 یہ باتیں نہیں جانتے سنیں دیکھو تو راہ و عطا اور نصیحت کے طور پر سات برس کے بعد سنائی جاتی تھی اور
 بادشاہ کو ہمیشہ پڑھنے کا حکم تھا جب حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ نے زبور دی تو زبور باجون کی

ساتھ نہایت ذوق شوق سے گانے جاتے تھے زبور میں اللہ کی تعریفیں اور اللہ کے فضل و کرم کا اور نہایت خمرہ کا بیان ہے بہت سے گانے والے مسجد میں موجود تھے رات دن حاضر رہتے تھے حضرت داود اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے وقت میں زبور کے گانے کا بیان تو اس طرح کی پہلی کتاب کے چھٹے باب کی تہتہ تین آیت میں اور تین باب کی تہتہ تیسویں آیت میں اور سو اسیں باب کی تہتہ تین آیت میں اور پچیسویں باب کی پہلی آیت سے ساتویں آیت تک اور تو اس طرح کی دوسری کتاب کے آتھویں باب کی چودھویں آیت میں یہ دو لون کتابیں توراہ شریف کی جلد میں لگی ہوئی ہیں اب جو اللہ وعدہ کرنا ہے کہ اللہ کی ایسے نیا گیت گاؤ اس میں صاف یہ اشارہ ہے کہ ایک ایسی کتاب تیرے کی جو زبور کے طرح پر بار بار نہایت ذوق و شوق سے اور خوش آوازی سے پڑھی جاوے گی جو کلام خوش آوازی سے ذوق شوق کے ساتھ بلند آوازی پر جاوے اور سلو گیت کہتے ہیں یہ پتا قرآن مجید کا ہی انجیل کا یہ پتا نہیں ہو سکتا کیونکہ جب اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل دی آپ نے لوگوں کو انجیل سنا دی اللہ کے حکم پہنچا دئے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خادموں نے کہیں یہ ذکر نہیں کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تنہا میں یا مجمع میں انجیل کی تلاوت کیا کرتے ہوں یا ان کو خادموں نے اپنے ذوق شوق بڑھانے کے لیے انجیل پڑھتے ہوں معلوم ہوا کہ انجیل بھی توراہ کی طرح پر اللہ کے حکموں کے سمجھانے کے لیے کبھی کبھی سنائی جاتی تھے یعقوب حواری اپنے خط کے پانچویں باب کے تیسویں آیت میں لکھتے ہیں کہ جو کوئی تم میں غمگین ہو وہ دعا مانگی کوئی خوش حال ہو تو زبور گاؤے پولوس افسیوں کے خط کے پانچویں باب کی نو سیویں آیت میں لکھتے ہیں کہ تم آپس میں زبوریں اور گیت اور روحانی خولیں گایا کرو دیکھو خوشی کے وقت ذوق شوق بڑھانے کے لیے زبور کے گانے کا حکم کیا انجیل پڑھنے کا حکم نہیں کیا یہ جو حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفے میں ارشاد ہوتا ہے کہ خداوند کے لیے نیا گیت گاؤ یہ پتا صاف قرآن مجید کا ہی جو توراہ اور انجیل کی طرح پر لوگوں کے سمجھانے کے لیے بھی سنایا جاتا ہے اور زبور کی طرح پر اللہ کی محبت کا ذوق شوق بڑھانے کے لیے مجمع میں بھی اور تنہا میں بھی نماز کے اندر بھی اور نماز کے باہر بھی خوش آوازی سے پڑا جاتا ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑے ہر خوبصورت اور خوش آواز اپنے قرآن شریف سمجھانے کے لیے بھی نماز و نہیں اور نماز کے باہر بھی سب کو سنایا اور خود بھی کی نماز میں بھی اور نماز سے باہر بھی بار بار اللہ کی محبت کے ذوق میں بڑا کرتے تھے یہ حریف

آج تک پہلا آتا ہے صحیح بخاری میں ہے کہ ابو موسیٰ اشعریؓ جو ایک خادمہوں میں بہت خوش آواز تھے اپنے جہاد کا
 قرآن پڑھنا سنا تو اپنے فرمایا کہ اسکو داؤد کے لوگوں کے مزامیر میں سے یعنی باجون میں سے ایک
 باجا دیا گیا ہے یعنی حضرت داؤد علیہ السلام کے یہاں کے گانے والے جو زبور کو باجون پر نہایت
 خوش آوازی سے گاتے تھے ویسی خوش آوازی ابو موسیٰ اشعریؓ کو بغیر باجون کے اترنے دی ہو
 اس قرآن میں سب کتابوں کی خوبیاں امد نے جمع کر دیں ہیں اسکی بعد کی آیت میں فرمایا ہے کہ تم
 زمین پر ستراسراؤسی کی تعریف کرو یہ بتا بھی صاف قرآن مجید کا ہی بار بار اللہ کی تعریف بہت
 کثرت سے زبور میں اور قرآن میں ہیں انجیل میں اللہ کے حکمون کا بیان ہے کہ یہ کام کرو یہ کام کرو توراۃ
 شریف میں پیغام ہدایت کے قصوں کا اور اللہ کے حکمون کا بیان ہی قرآن میں اللہ کی تعریف اور
 اللہ کے حکم اور پیغمبروں کے قصے جمع ہیں اس جگہ پر دو پتے قرآن کے اللہ نے بتلائے ہیں اللہ کی
 تعریفوں کی کثرت اور بار بار خوش آوازی سے پڑنا جانا سننا ابوداؤد میں ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی
 اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں شمس منہا مکن لک یتخفن بالقرآن وہ شخص ہمارا سنیں ہی یعنی ہماری
 راہ پر نہیں ہو جو نہ لگاوے یعنی خوش آوازی سے نہ پڑھے قرآن کو ابن ابی ملیکہ سے پوچھا کہ جو
 شخص خوش آواز نہ ہو وہ کیا کرے فرمایا کہ جہاں تک ہو سکے اچھی طرح پڑھے اللہ فرماتا ہے اے
 تم جو سمندر پر گزرتے ہو اور تم جہاں میں بستی ہو ای دریا میں ملکو اور اونکی باشندو تم زمین
 پر ستراسراؤسی کی تعریف کرو بیابان اور اسکی بستیاں قنبدار کے آباد دیہات اپنی آواز
 باند کر نیگے سلح کے بننے والے گیت گائیں گے ہارون کی چوٹیوں پر سے لکارین گے دے
 خداوند کا جلال ظاہر کریں گے اور دریائی ملکوں میں اسکی ثنا خوانی کریں گے امی محمدی بہائیو
 غور کرو پہلے عرب کا پتا دیا کہ ای دریا میں ملکو تم ساری زمین میں اللہ ہی کی تعریف کرو اسکا
 یہ مطلب کہ عرب لوگ جو دریائی ملک میں رہتے تھے اونکو بشارت ہے کہ تم میں اللہ کا دین
 پہلی جگہ پھر تم تمام جہاں میں اُس دین کو پہلا دگو پھر دریائی ملک کا مطلب کو سننے کے لیے فرمایا
 کہ بیابان اور اسکی بستیاں یعنی عرب کا بیابان اور اسکی بستیاں مکہ اور مدینہ کا ضلع صحرائی عود
 کہلاتا تھا اسکا پورا بیان کتاب کے سورے پر ہو چکا ہے اور صاف مطلب کو سننے کے لیے فرمایا
 قنبدار کے آباد دیہات سو قنبدار حضرت اسمعیل علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں جیسا کہ توراۃ

شریف سے ثابت ہے انکی نسل میں قریشی لوگ ہیں اس قوم میں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا اور
 محمد بن اسماعیل بخاری نے صحیح بخاری میں ایک نایاب عذنان تک پہنچایا ہے حافظ ابن حجر عسقلانی
 نے عذنان سے آگے کے ناموں میں تین قول لکھی ہیں جنہیں عذنان کا نسب قیصر تک پہنچایا
 ہے جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بیٹے ہیں قریشی لوگ تین رہتے تھے افکے آباد و دیات مکہ اور یثرب
 کے پاس کے مقام ہیں سلع مدینہ شریف میں ایک پہاڑ کا نام ہے اس کا ذکر حدیث کی کتابوں میں
 آتا ہے معلوم ہو کہ اگلے زمانہ میں یہ شہر سلع کہلاتا تھا پہلے قیصر کی اولاد کا یعنی مکہ والوں کا
 ذکر کیا کہ وہ اللہ کے کلام میں اور اس کے ذکر میں آواز بلند کرینگے پھر سلع کے یعنی مدینہ کے
 بسنیو الوں کا ذکر کیا کہ وہ گیت گاؤینگے یعنی اللہ کا کلام خوش آوازی سے پڑھیں گے اللہ کے
 ذکر میں آواز بلند کرنا یہ بھی خاص تپا محمدی شریعت کا ہوا اذان میں آواز بلند کرنا نبیؐ کی تاکید ہے نہایت
 اور غاروں سے باہر بھی قرآن مجید بلند آواز سے پڑھا جاتا ہے جہاں تک آواز پہنچتی ہے شیاطین ہوائی
 ہیں حج میں ہزار ہا حاجی بلند آواز سے لیکن اللہ لیک پکار رہے ہوئے چلے آتے ہیں حضرت عیسیٰ
 کی شریعت میں حکم تھا کہ کوثر میں جا کر دروازہ بند کر کے اللہ سے دعا مانگو متیٰ کی انجیل کا چھٹا
 باب دیکھو اس جگہ طاسکات کی ضد اور ہٹ دیکھنا چاہئے لکھتا ہے کہ یہ بات آئندہ زمانہ میں ظاہر
 ہوگی بیابان اور وہاں کے ملک اپنی اولاد بلند کرینگے جو اندھیرے اور ویران ملک میں جو ریگستان
 عرب کی طرح ہیں یا بن جوتے بوی پہاڑوں کی طرح پہاڑ ہیں وہاں تو پہیلیگا بائی افسوس پادری
 لوگ ان کہلی کہلی خبر و نکا ظہور آنکھوں سے دیکھ سہا لکر کراتے ہیں اور آئندہ زمانہ کی خیالی وقت
 کی خبر پڑھتے ہیں یا اللہ انکو دل کی آنکھیں کھول دے آمین اب اس بات کی دلیل سنو کہ
 سلع مدینہ پاک کا نام ہے اسکی کچھ دلیلین حضرت ہارون علیہ السلام کے ذکر میں ہو چکی ہیں
 کچھ بیان لکھی جاتی ہیں مولانا سید علی ہادیؒ و فاروقیؒ میں سلع ہمارے ذکر میں لکھا ہے کہ ایک
 لونڈی تھی کہ سلع میں پائی ہوئی تھی اسنے یہ گیت گایا سہ لمرک اننی لاجب سلعاً لرویتہ و
 من اکناف سلع ہونے قسم تیری جان کی میں سلع سے محبت رکھتی ہوں اس کے دیکھنے کے لیے اس سلع
 کے آس پاس سے اسکی آقا نے کہا کہ اگر تو چاہے تو میں اسکا ایک ایک پتھر اٹھا لوں وہ
 بوسے اسکو میں مینا کروں گی میرا مطلب تو وہاں کے رہنے والوں سے ہے اس قصے سے معلوم ہوتا ہے

کہ اوس پہاڑ پر وراو سکے اس پاس کوگ رہا کرتے تھے وہ پہاڑ آباد تھا پہر سارا شہر کسی وقت میں سلج
کہلاتا ہو تو کیا عجب ہی پادری شینرنگ نے شہر سلج کا احوال کتاب عمارات المعروف میں یون لکھا ہے کہ یہ
شہر قدیم اور مہمون کا بادشاہی شہر سیجیر ہاڑ کے وادی موسیٰ میں تھا پہر کو ہستانی عرب کا بادشاہ
شہر ہو گیا اور حضرت عیسیٰؑ کے پانسو برس بعد تک آباد تھا پہر کسی کتاب میں اوسکا حال نہیں
کہلتا اور کسی عربی کتاب میں بھی اوسکی آبادی کا کچھ ذکر پایا نہیں جاتا سلسلہ عیسوی میں
ایک مشہور مسافر بروک صاحب نے ملک یہودیہ میں سفر کرتے ہوئے وادی موسیٰ کا عجیب
حال سنکر اوسکو جا کر دیکھا اور کئی دلیلوں سے ثابت کیا کہ کوہستانی عرب کا قدیم پای تخت یہی
تھا اب ہم کہتے ہیں کہ اوس مشہور مسافر کی شکل میں غلطی پڑی ہو شہر سلج سے تو امتد تعلق
آبادی کا وعدہ کرتا ہو اور پادری کہتے ہیں کہ وہ شہر ویران ہو گیا اور جنگل ہو گیا اور اوسکا
مقام سیجیر ہاڑ کے وادی موسیٰ میں شراتی بن اور امتد تعلق کے بسنے والوں کو بڑی
بڑی خوشیاں سناتا ہے معلوم ہوا کہ سلج یہی مدینہ ہے اور اگر اس نام کا کوئی اور شہر سیجیر ہاڑ
کے پاس تھا اور ویران ہو گیا تو یہاں ہرگز اوسکا ذکر نہیں پادری لکھتا ہے کہ یہ شہر ادومین کا
پای تخت تھا اور توراۃ شریف میں ہے کہ حور ہاڑ ادوم کی سرحد سے ملا ہوا ہے اور شہر سلج حور ہاڑ کے
قریب تھا جیسا کہ یوسیفوس وغیرہ لکھتے ہیں تو یہ شہر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ادوم
کی سرحد سے ملا ہوا تھا ادوم میں داخل نہیں تھا پہر سیجیر ہاڑ کے پاس کیونکہ ہوگا اور حضرت خرقل
کی کتاب میں سیجیر ہاڑ کی اور سارے ادومیہ کی ویرانی کی خبر ہے اور یہاں سلج کے بسنے والوں کو بڑی
بشارت دی ہے معلوم ہوا کہ سلج اصل میں ادومیہ سے باہر تھا پہر کسی زمانہ میں ادومیہ کا پای تخت
ہو گیا پہر عربوں نے اوسکو لی لیا پادری شینرنگ کتاب مقدس کے لفظ میں لکھتا ہے کہ جب فرنگستانی
فوجیں بیت المقدس کو مسلمانوں سے چڑانے کے لئے گئیں تھیں تب ملک ادوم میں بھی پہنچیں بلکہ
شہر سلج پہنچیں اور اسے شیب کا حسین وہ ہی وادی موسیٰ نام رکھا پہر اوس سے بارہ میل کے
فاصلہ پر انھوں نے قلعہ بنایا جو اب شیبک کہلاتا ہے اس بیان سے معلوم ہوا کہ فرنگیوں کی فوجیں
جو پہنچیں وہی میں مسلمانوں سے لڑنے گئیں تھیں انھوں نے اوسکا نام وادی موسیٰ رکھا ہے کیونکہ حضرت
موسیٰؑ نے پہلے اسلام سیجیر ہاڑ کے گرد بہت مدت تک رہے ہیں اور پادری شینرنگ نے عمارات المعروف

میں لکھا ہے کہ یوسی بنس اور خیر دم لکھتے ہیں کہ حور بہار سلع کے پاس ہی چنانچہ آجنگ وہ بہار وادی موسیٰ
 کے پاس ہی اور وہاں کو عربوں میں جبل الہارون کر کے مشہور ہے ہم کئی ہیں کہ جب فرنگیوں نے اپنی انگلی
 شے ٹھرا لیا کہ شہر سلع ہی تھا اور یہ ہی معلوم تھا کہ حور بہار سلع کی پاس ہی اور حضرت ہارون علیہ السلام
 حور بہار پر دفن ہوئے ہیں تو جب اس میدان کو شہر سلع کا مقام سمجھا تو یہ ہی ضرور ہوا کہ اس کے پاس دے
 بہار کو حور بہار سمجھ کر جبل الہارون نام رکھا اور اسفین فرنگیوں کی باعث سے اس بہار کو وہاں کی
 بدو جبل الہارون کئی ہونگے قاموس میں لکھا ہے کہ سلع ایک بہار مدینہ میں ہی اور ایک بہار قوم ہنہل کا
 ہی اور ایک قلعہ ہی وادی موسیٰ میں شوباک کے علاقہ میں دیکھو صاحب قاموس مولانا محمد الدین فرنگی
 جو آٹھویں صدی میں تھی اذکر وقت میں وہ مقام وادی موسیٰ مشہور تھا اور وہاں کا قلعہ سلع کہلا
 تھا اور یہ بات فرنگیوں کی جہت سے مشہور ہوئی تھی پادری حریک کشف الآثار میں لکھتا ہے
 کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو برس پہلے قوم نیا یوٹ کے عربوں نے سلع کو لے لیا اور وہ شہر سلع
 عرب کا بادشاہی شہر ہو گیا عرب کے بادشاہوں کی وہاں حکومت رہی آوایان والو عرب لو کہ قوم
 ہن عدنانی اور قحطانی سوین کے لوگ قحطانی ہن اور انصاریوں کی اصل میں سے ہی امام ابراہیم
 کریمی مدنی ہم مسالک لابرار میں لکھتے ہیں کہ انصاریوں کی اصل اوس اور خرنج ہن اور وہ دفعہ
 ثعلبہ کی اولاد میں ہن اوس کا نسب کہلان تک پہنچتا ہے جو سب کا بیٹا وہ یثحب کا بیٹا
 وہ یثرب کا بیٹا وہ قحطان کا بیٹا واللہ اعلم حافظ ابن حجر عسقلانی رافع الباری میں لکھتے ہیں کہ
 اکثر وہ فنیون کہا ہے کہ یہ قحطان وہ ہن جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے ہن اور
 زبیر بن بکاکر کا قول یہ ہے کہ یہ قحطان وہ ہن جو حضرت اسمعیل علیہ السلام کی نسل میں ہن
 اور یہ قحطان بیٹے ہن ہیکس کے وہ بیٹے یثیم کے وہ بیٹے نبی کے وہ بیٹے اسمعیل علیہ السلام
 کے اور یہ بات ابوہریرہ کے قول سے ظاہر ہے کہ انھوں نے انصاریوں سے فرمایا کہ وہ اپنے
 باجرہ تمہاری مان ہو اور میری ذہن میں بھی یہی بات پکی ہو کیونکہ اصحابوہن جو مشہور ہیں اونہ کے
 بیج میں اور قحطان کے بیج میں باپ دادے اوس کے قریب قریب ہن جتنے باب دادے اور اصحابوہ
 اور عدنان کے بیج میں ہن اور ایک دلیل اس پر یہ ہے کہ حسان ابن ثابت کے دادا منذر بن عمرو
 ابن حرام نے یہ شعر کہا ہے جبکہ مطلب یہ ہے کہ ہنشان و شاکت و رثہ میں پالی ہو جھنوں عمر بن عامر سے

اور حارثہ عطریت سے جو باتیں چلی آتی ہیں نبیت ابن مالک کی بیٹی کی آل سے اور نبیت بن اسمعیل سے حافظ ابن حجر کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ انصاریوں کا نسب جن قحطان تک پہنچتا ہے یہ وہ قحطان ہیں جو عابر کے بیٹے ہیں حضرت نوح علیہ السلام کے بعد با پنجویں پشت میں ملک یہ قحطان وہ ہیں جو نیا یوث ابن اسمعیل کے پوتے ہیں تو نیا یوث کی اولاد کی حکومت مذنیہ میں ثابت ہوئے پادری مر یک کشف الانامین سلخ کے بیان میں لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تنو برس پہلے اس شہر کا ایک بادشاہ عبودس تھا او سنے سکندر کو جو ایک بادشاہ شام کا تھا شکست دی پر عبودس کے جانشین اریطیس نے انطیوقس بادشاہ شام کو شکست دی اور ملک شام کے بڑے بڑے شہر لے لیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تنو برس بعد تک وہاں عربوں کی حکومت رہی پر رومیوں نے سلخ کو لے لیا تفسیر ذوالی رحمہ اللہ میں حضرت یوحنا کی مشاہدات کی تفسیر میں جہاں لفظ ابدون کا ہے وہاں لکھا ہے کہ ستر مئیہ لکھا ہے کہ اس میں اشارہ عبودس کے نام کا ہے جو خطاب عرب کے اوس حصہ ملک کے بادشاہوں کا ہے جہاں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئے تھے جس طرح قصیر خطاب ہر روم کے بادشاہوں کا اس پادری کے قول سے ثابت ہوا کہ وہ حصہ ملک عرب کا جہاں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ملک شام کی طرف تشریف لیگے تھے اس مکرر کے بادشاہ کا خطاب عبودس ہوتا تھا اور پادری مر یک لکھتا ہے کہ عبودس سلخ کا بادشاہ تھا اب خوب ثابت ہو گیا کہ سلخ مدینہ کا نام ہی اور پادری شیرنگ نے کتاب عمارات المعروف میں لکھا ہے کہ یوسف نے بار بار اس شہر کا ذکر کر کے اوسکو کوہستانی عرب کا بادشاہی شہر بتایا ہے اور کوہستانی عرب قصیر تراجن کے وقت میں رومیوں کے عمل میں آیا تھا اور اوس کے جانشین آدریان نے پیٹرا کے یعنی سلخ کے باشندوں پر بڑا احسان کیا جسکی باعث سے اون لوگوں نے سکون میں اپنے شہر پر اوسکا نام رکھا اون سکون میں اب تک بعضے موجود ہیں ولانا جلال الدین سیوطی ہم تاریخ مصر میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجر علیہ السلام کو مکے میں بسایا پھر مصر کے ایک بادشاہ نے مصر کے پورے طرف کو ایک نہر کو دی اور وہ نہر کھاری سمندر تک پہنچی جہاں لوگ جہاز و نہر چڑھتے تھے تو گیموں اور طرح طرح کے غلاموں جہازوں پر لے کر جہدہ تک آگئے تھے اور وہاں سے اونٹوں پر لادے جاتے تھے تو اوسنے حجاز کو ایک مدت تک بلوکیا پھر بہت مدت

گدز کوئی اور روم کا ایک بادشاہ جس نے مصر میں عمل کر لیا تھا اور اس کا نام آدربیان تھا اور سننے اور نہ
 کوئی سرے سے کہو و ان دونوں کے بیان کے لٹانے سے معلوم ہوا کہ آدربیان نے جو بڑا احسان
 والوں سے کیا تھا وہ یہی احسان تھا کہ اس نے کو دو بارہ کہو داتا کہ رسد اناج کی مصر سے مدینے اور
 مکہ تک پہر آوے مولانا لکھتے ہیں کہ بہر اس نے کہ حضرت عمرؓ نے کہو دوا یا اور وہ نہ دریا کو قلم زمین
 اگر کرتی تھے اور او سین کشتیان جاری ہوتی تھیں اور بن اناج مدینے اور مکہ تک آتا تھا اور اس نے کہ اب
 بڑا بیان ابن عبدالحکم کی کتاب سے لکھا ہے اور سین یہ بھی ہے کہ وہ نہ دریا سی نیل سے دیا کو قلم زمین
 تھے اور عمر و ابن عباسؓ نے کہا کہ مجھ کو معلوم ہے کہ زمانہ اسلام سے پہلے ہمارے پاس جہاز آیا کرتے تھے
 اور بن مصر کے سوداگر ہوتے تھے جب بن مصر کو فتح کیا وہ نہ بند ہو گئی اور سودا گردن نے اس کو چھوڑ
 دیا پھر لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ کی وہ نہریان تک رہے کہ محمد بن عبد اللہ نے حضرت امام حسن علیہ السلام
 کے پروتے مدینے شریف کے حاکم ہوئے تب منصور بادشاہ نے مصر میں اپنی نائب کو لکھ بھجا کہ اس نہ
 کو بند کر دے تاکہ اناج کی رسد مصر سے مدینے شریف تک نہ ہو پھر اس وقت سے یہ نہ بند کر دی گئی
 اور دریا قلم زمین سے ملی ہوئی نہری اور جیسے اب ہو دسی ہو گئی مولانا سید علی مدنی رحمۃ اللہ علیہ
 وفاد الوفا میں مدینے شریف کے ناموں میں سے ایک نام سلقہ لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اس نام
 کو ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن امین اقشیری نے ذکر کیا ہے اور ناموں میں جو توراۃ سے
 نقل کیے ہیں پھر مولانا سید علی لکھتے ہیں کہ سلقہ میں سین اور لام دونوں پر زبر ہے اور اس کے معنی
 ہیں صاف میدان مولانا نے جس کتاب میں دیکھا اور بن سلقہ قاف سے لکھا تھا کیا عجیب ہے
 کہ یہ لکھنے والی کی غلطی ہو اور یہ لفظ سلقہ عین کے ساتھ ہوا اللہ اعلم صحیح مسلم میں بھی کہ جناب
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو اس شہر میں جانے کا حکم ہوا جو شہر ان کو کہا جاتا ہے
 اس کو یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہی امام نووی نے مسلم کی شرح میں لکھا ہے کہ اس کا یہ مطلب
 کہ اول اسلام کا غلبہ وہاں ہوگا پھر سب شہر فتح ہو گئے اور شہر و نکال مال دولت اور قیدی وہاں
 آوین گئے ہم کہتے ہیں اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ یہ شہر آگے ہی سب شہروں کا مال کہا تھا
 بادشاہی شہر تھا اور اب پھر سب شہروں کا مال کہا دی گا پوری مرید کشف الانوار میں لکھتا ہے
 کہ شہر سلع میں ہندوستان اور عربستان کا مال تجارت جمع ہوتا تھا اور شام اور مصر کی طرف

بیجا جاتا تھا بادری شیرنگ نے کتاب علامات المعروف بن یون لکھا ہے کہ سلج عبرانی لفظ ہے اور پٹر اوجھا
 ہے دونوں کے ایک ہی معنی ہیں یعنی چٹان یونانی کتابوں میں پٹر کے نام پر اوس شہر کا پہلا بیان جو
 پایا جاتا ہے اس مضمون کا پکڑا نیشو کس نے دیان کے باشندوں کے مقابلہ میں دوبار فوج بھیجی پٹر
 تاریخ لکھنے والا اگستس بادشاہ روم کے وقت کا حال یون لکھا ہے کہ وہ شہر اس باعث سے پٹر
 کہلاتا ہے کہ ایک پتھر لے چڑھے وادی میں واقع ہے جس کے چاروں طرف بلند چٹانیں ہیں گردان
 پانی پینے اور بانچون کے سیچنے کے لیے اچھے چشمی ہیں اوس جگہ کے باہر اکثر زمین دشتی ہے
 معلوم ہوتا ہے کہ اوندوئین پاس کے ملکوں کی پانڈاپٹیرن اوس راہ سے روانہ کیجاتی تھیں
 ویسپیس بادشاہ روم کے وقت میں بلینی جغرافیہ دان نے پٹر کا زیادہ صاف بیان
 کیا ہے کہ وہ کوس بہر کے لیے وادی میں واقع ہے جس کے چاروں طرف کراہے دار پہاڑ ہیں
 اوس کے بیچ میں نالہ بہتا ہے اب ہم کہتے ہیں کہ اگستس وہ بادشاہ ہے جس کے وقت میں حضرت عیسیٰ
 پیدا ہوئے اور ویسپیس آگے چالیس برس بعد تھا یہ پٹر اور نشان جو اوس وقت کے لوگوں نے
 لکھے ہیں یہ مدینے کے پٹر اور نشان ہیں دونوں طرف دو پتھر لے میدان میں جنگا ذکر حدیثوں
 میں جا بجا موجود ہے مولانا سید علی قفا الوفا میں لکھتے ہیں کہ دونوں پتھر لے میدان ایک پٹر
 کی طرف ہے ایک پتھر کے طرف ہے اور مدینہ دونوں کے بیچ میں ہے اور ایک اور پتھر لے میدان قبل
 کی طرف ہے اور ایک پتھر لے میدان شام کی طرف ہے لیکن وہ دونوں پتھر والے اور پورب والے
 کے طرف رجوع کرتے ہیں کہ یہ دونوں ان دونوں سے ملو ہوئے ہیں وفاء الوفا میں مدینہ
 کے ناموں میں سینتیسواں نام ذات الحار لکھا ہے یعنی پتھر لے میدانوں والا کیونکہ وہاں پتھر
 میدانوں کی کثرت ہے اور خنافرغییری جو کاہن تھا اوس نے اپنے جن کی زبانی دین اسلام کی
 تعریف سے تب پوچھا کہ اوس دین کو کہاں دھونڈو اوس نے کہا ذات الاحرین میں یعنی پتھر
 میدانوں والے شہر میں اور کنوٹ اور نرون کا ذکر بھی حدیثوں میں موجود ہے اور وفاء الوفا
 میں ہے کہ قطحان کا نالہ ابن شہبہ نے کہا ہے کہ وہ مدینے کے گھروں کے بیچ میں ہے اور مدینے کے
 نزدیک کہا رے زمین ہے جو جکا ذکر صحیح مسلم میں دجال کے ذکر میں آیا ہے کہ وہ کہا رے زمین
 جو مدینے کے پاس ہیں اوغین سے ایک تک وہ پکڑی گا مدینے کے پہاڑ اُصدا و سلج اور عتیر اور

اور ثور بن و فاء الو فاین سو کہ مخیر بہاڑ مدینہ شریف کے قبلہ کی طرف ذوالکلیفہ کے قریب ہی اور بحر نے
 عیر کے بیان میں نصر سے نقل کیا ہے کہ مخیر لک بہاڑ ہی اور کہا جاتا ہے کہ وہ ٹیلا ہے جو شعب الحور کے مشہور ہے
 اور ثور ایک بہاڑ اُحد کے پاس ہے میطان قوم قرظیہ کے پورب طرف ایک بہاڑ ہے اور شوزان ایک بہاڑ
 ہے اوسکے پاس شوزان کا پتھر ملا سیدان کہلاتا ہے اور لٹھا جل دو بہاڑ ہیں مدینہ میں اور قدوم ایک بہاڑ
 ہے جہاں اُحد میں شہیدوں کی قبریں ہیں ایک جگہ لکھا ہے کہ شوزان کے سامنے ایک اور بہاڑ ہے اور
 بڑے بڑے اونچے بہاڑ ہیں جہاں کچھ اگتائیں چکیوں کے اور عمارت کے لیے لوگ دسین سے مدینہ
 کی طرف کاٹ کاٹ لیتے ہیں ایک جگہ لکھا ہے کہ دو چھوٹے بہاڑ ہیں بطمان کی بچم طرٹ بھاری ایک بہاڑ
 ہے مدینہ کے قبلہ کی طرف اور و فاء الو فاین جہاں یہ قصہ لکھا ہے کہ جب ملک یمن میں تباہی کا وقت آیا
 وہاں کے لوگ شہر وں شہر وں تتر بتر ہو گئے وہاں لکھا ہے کہ رزین نے لکھا ہے کہ جب وہ لوگ چلنے لگے
 عمرو بن عامر کاہن نے کہا کہ جو شخص بچر چاہتا ہو وہ عمان کے محل میں جاوے پھر زمین ہمدان کا اور
 شراۃ کا اور بطن مر کا ذکر ہے پھر یہ ہے کہ جو کوئی ایسی زمین چاہتا ہو جو کچھ زمین مضبوط ہو تو اوس بھریلے
 میدان میں جاوے جہاں چھوٹے درخت ہیں تب اوس اور خراج مدینہ میں رہے اور جو کوئی
 تم میں سے شراب اور خمیر اور دیا اور حریر چاہتا ہو وہ بصرے اور مدیر میں جاوی دیکھو یاد رہی
 شیرنگ نے لکھا ہے کہ بصرے قلعہ اور سلع کے درمیان میں ہے اور یہاں مدینہ ادبصری کے سیح
 میں سلع کا ذکر نہیں کیا معلوم ہوا کہ سلع نام مدینہ کا ہی القدر فرماتا ہے خداوند ایک بہاڑ کی مانند
 نکلیگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اوسکا لینگا وہ چلا لینگا لان وہ جنگ کے لیے بلا لینگا وہ پڑو شہنشاہ
 بہادری کر لینگا بعد اسکے فرماتا ہے میں بہاڑوں اور یحیوں کو ویران کر دوں گا اور انکے بہنو زاروں
 کو خشک کر دوں گا اور انکی ندیاں پسے کے لائق زمین بناؤں گا اور تالابوں کو سکھا دوں گا اور
 اندھون کو اوسلہ سے جسے دے نہیں جانتی لیجاؤں گا میں اونہیں اون رستوں پر جس سے وی
 اٹھا وہ نہیں لیچوں گا میں انکے آگے ناریکی کو روشنی اور اونچی نیچی جگہوں کو میدان کر دوں گا
 میں اون سے یہ سلوک کر دوں گا اور اونہیں بچہ روز نگاہت وی سچھی شنگے اور نہایت لاشمان
 ہوگی جو کہ وہی مور تون کا پر و سار کہتے ہیں اور ڈہا لے ہوئی ہوتو تلو کہتے ہیں تم ہمارے بچہ ہو
 اسی محمدی بہاڑ و دیکھو پہلے صاف صاف جہاد کی خبر سنائی پھر فرمایا کہ بہاڑوں اور بہنو زاروں کو

یعنی بت پرستوں پر ہر طرح کی تباہی آوے گی اسکا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بتوں میں گس گس کر شیطاں
 کرشمہ دکھاتے تھے اور انہیں مشادوں کا بہت شیطاں جہاد محمدی میں محمدی جنوں کے ہاتھوں قتل
 ہوئے اور بت محمدی ہو گئی بت خالی ہو گئے اور انکے پوجنے والے خرمندہ ہوئی جن و بشر دونوں
 محمدی دین پھیلاد اور آج تک پھیلاد ہوا ہے اب اسباب کی اشعار میں آیت میں دیکھو اللہ تعالیٰ
 بہت بڑا پتا اپنے ان پڑھوں صلی اللہ علیہ وسلم کا بتلاتا ہے اور یوں فرماتا ہے سنو ای بہرہ ور
 تاکو ای اندھو تاکہ دیکھو اندھا کون ہے مگر میرا بندہ اور کون ایسا بہرہ ایسیا میرا رسول جسے
 میں بھیجے گا اندھا کون ہے جیسا وہ جو کامل ہے اور اندھا کون ہے اللہ کے بندے کے مانند ای محمدی ہاں
 اور سب جگہ اللہ تعالیٰ ان پڑھوں کو اندھا کہا ہے اب بھی ان پڑھوں کو بولتے ہیں کہ ہم اندھ ہیں سو
 اس جگہ اللہ تعالیٰ یہ وعدہ کرتا ہے کہ جس پیغمبر کو میں ان پڑھوں میں بھیجوں گا وہ سب سے زیادہ
 ان پڑھوں کا پرہیز اور سکوب کچھ پڑھاؤں گا امام بھی سنتہ نبویؐ نے تفسیر عالم النیل
 میں حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کا خلاصہ لکھا ہے اوس میں یہ لفظ ہے اعمیٰ میں ایمان لینے
 وہ پیغمبر برحق اندھوں میں کا یعنی ان پڑھوں میں کا اندھا یعنی ان پڑھا ہو گا میرا اللہ اور سکوا پنا
 کلام سکماوے گا یعنی ان پڑھوں ایسے ہوتی ہیں جو پڑھوں کی باتیں سن کر کتابوں کی باتیں یاد
 کر لیتے ہیں سو اللہ فرماتا ہے کہ ایسا کون بہرہ ایسیا میرا رسول جسے میں بھیجوں گا یعنی اوسے
 کتابوں کی باتیں بھی کسی سے نہیں سنیں ہوں گی اور کتابوں کو دیکھا بھی نہو گا میرا کہ اندھا
 یعنی ان پڑھا کون ہے اوس مشولام کی مانند مشولام کے معنی میں کامل یعنی وہ ہر ہر کمال کی بات
 میں پورا کامل ہے سب خوبیاں اوس میں پوری پوری موجود ہیں ہر صاف فرمایا کہ اللہ کے بندے کی
 مانند اندھا یعنی ان پڑھا کون ہے اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہی بندہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا جسکو فرمایا
 کہ میرا بندہ اوسی بندہ کا بیان بھی ذکر ہے اللہ اور ان پڑھوں سے فرماتا ہے کہ وہ تم سب سے زیادہ
 ان پڑھوں کا سو بیشک کہہ کے لوگ اگرچہ اللہ کی کوئی کتاب اذکو پاس نہیں تھی مگر ان میں بہت
 لوگ حرف شناس تھے لکھنا پڑھنا جانتے تھے مگر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی
 لکھنا پڑھنا نہیں سیکھا اور لوگ میں اور شام کی طرف سفر کیا کرتے تھے بہت باتیں اونہوں نے
 سنیں تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے اوتارنے سے پہلے نقطہ دو بار سفر کیا ایک بار

بارہ برس کی عمر میں اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ دوبارہ پچیس برس کی عمر میں حضرت خدیجہ
 کے غلام مکیشہ کے ساتھ دونوں بار شہر ٹبر لے تاک جا کر پٹ آئے کبھی علم والوں کی صحبت
 نہیں پاسی اور کتابوں کی باتیں نہیں سنی اللہ کے سوا کچھ کوئی سکھانے والا اور پڑھانے والا
 نہیں تھا طاسل اسکاٹ نے دیکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان پڑھ نہیں تھے یہ بشارت ان کی
 نہیں ہو سکتی یہ سوچ کر اس مطلب کو بیت دور تک پھیر دیا اور یوں لکھ دیا کہ اللہ تعالیٰ یہ یوں
 التزام دیتا ہے کہ پادری اور وعظ کنندہ جو اللہ کے قاصد تھے وہ بت پرستوں سے بھی زیادہ
 اندھی ہو گئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے ہائے افسوس پادری کو یہ نہ سوچھا
 کہ بت سے وعظ کنندہ والوں کا لفظ بیان نہیں ہی بیان تو ایک بندہ کا صاف ذکر ہے کہ میرا
 بندہ اور میرا رسول جیسے میں ہیچون کا صاف صاف قیومین لگا دین کہ او سکومین ہیچون گا
 یعنی وہ کسی پیغمبر کا ہیچا ہوا نہیں جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے رفیقوں کو تجلیل
 سنانے کے لیے ہیچا تھا اللہ فرماتا ہے او سکومین ہیچون گا یعنی وہ اللہ کا ہیچا ہوا پیغمبر اور پھر
 اس کی تعریف میں مشولام کا لفظ فرمایا اور مشولام کے معنی میں پادریوں نے مجھے کامل کا لفظ
 لکھا ہے اور پھر او سکوا اللہ کا بندہ کہا اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ مقبول بندہ ہے اور یوں تو
 سبھی اللہ کے بندے ہیں اتنی تعریفوں سے پادری نے آنکھیں بند کر لیں اور اللہ کے
 اس کلام کا مطلب الٹ دیا اے ایمان والو دیکھو آگے بڑھ کر بنیوین آیت میں اللہ تعالیٰ
 اپنی مشکل لغظوں کا مطلب آپ بتلاتا ہے اور یوں فرماتا ہے تو نے بہت چیزیں دیکھیں ہیں پر
 او بنر لحاظ نہیں رکھا اور کان کیلے میں پر کچھ نہیں سنا سبحان اللہ اپنے کلام کا مطلب صاف
 کھول دیا کہ اندھی اور بہرے کا یہ مطلب ہے کہ وہ رسول جبکو میں ہیچون گا او نے بہت چیزیں دیکھیں
 ہیں مگر اس طرف وہ بیان نہیں کیا اور کان کیلے میں پر کچھ نہیں سنا یعنی کتاب میں نہیں سنیں اور
 کتاب میں نہیں دیکھیں ملا محمد رضا طہرانی رحمہ اللہ اقامت الشہودین لکھتے ہیں کہ دیکھو امٹار دین آیت میں
 آخری پیغمبر کی ایک اور نشانی اللہ نے بتلائی اور پھر بنیوین آیت میں اندھی ہونے اور بہرے
 ہونیکا مطلب صاف کھول دیا اللہ فرماتا ہے خود او ٹھانسی صاف کے سبب راضی ہوا وہ تو راہ کو
 بزرگی دیکھا اور اوٹ تختیگا اور دوسرے ترجمہ میں یوں ہے کہ بت بڑی شریعت دیکھا اے ایمان والو

تو غافلوں میں سے تھا۔ اے کتابوں سے غافل تھا آخر ایمان والوں نے ان پاک کو دیکھو توراۃ اور زبور اور انجیل کی جدا جدا باتیں اس میں اکٹھے ہیں جو جو باتیں ان کتابوں میں شکل لفظوں میں تھیں ان باتوں کو آسان لفظوں میں فرما دیا ہر ساری کتابوں کا مطلب کہو لیا ہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان بڑھوں میں نہیں پیدا ہوئے اسرار شیعین کے ملک میں پیدا ہوئے جہاں توراۃ اور زبور اور سب کتابوں کا پرچا تھا حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ پر و شالم میں موجود تھے لوقا کی انجیل کے چوتھے باب میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ناصرہ میں آئے جہاں آپ نے پرورش پایمقی اور اپنی دستور کے موافق ہفتے کے دن عبادت خانہ میں گئے اور تلاوت کو کھڑے ہوئے اور اشعیا بنی کی کتاب انکو دی گئی اور کتاب کہول کردہ مقام پایا آگے آپ کے پڑھنے کا اور لوگوں کے خوش ہونے کا ذکر یہ بیان سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حرف شناس تھے ہر ہفتے کے دن کتاب دیکھ کر لوگوں کو سنایا کرتے تھے اور یوحنا کی انجیل کے ساتھوین باب میں جو لکھا ہے کہ یہودی لوگ تعجب سے بولے کہ اس مرد کو بن پڑھو کیوں کہ کتابوں کا علم ہر زبان یہ مطلب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ کسی استاد سے علم نہیں سیکھا تھا مگر کتابوں کو پڑھتے تھے ایسے ان پڑھو نہ تھے کہ حرف شناس نہ ہوں اور یہ تو ظاہر ہے کہ علم والوں میں پیدا ہوئے علم والوں کی صحبتیں پائیں اور انکی بہت باتیں سنیں یہ پتا جو حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب میں ہے یہ اذکاتنا کسی طرح نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور یہ ایک گروہ ہے جو لوئی گئی اور غارت کی گئی یہ سب کے سب زندانوں میں بندھے ہوئے اور قید خانوں میں جھپٹا رہے ہیں وہ شکار ہوئے اور کوئی نہیں بچا تا وہ لوٹے گئے اور کوئی نہیں کتاب پر دو کون ہو تمہارے درمیان جو اسپر کان دہرے کون جی لگاؤے اور آمیزے میں سنا کرے کہ کسی یعقوب کو جو اے کیا کہ لوٹے جاؤین اور اسرائیل کو کہو سننی والوں کے ہاتھ میں پڑین کیا خداوند نے نہیں جسکے برخلاف ہو کر اوٹھون نے گناہ کیا کیونکہ اوٹھون نے بچا ہا کہ اوسکی راہوں پر چلیں اور وہ اوسکی شریعت کے شواہد میں ہوئے اسلئے اوسنے اپنے قدر کا شلہ اور جنگ کا غضب اوپر ڈالا کہ وہ گروہ اگر داک لگی پر وہ اوسے دریافت نہیں کرتا وہ اوس سے جل جاتا پر وہ خاطر میں نہیں لانا اور محمدی بہائیوں نے تعالیٰ پر دیوں کی خبر دیا ہے کہ جو اوس وقت میں ایمان نہیں لائیں گے ان پر جہاد ہو گا اور قید کی جائیگے ان کا مال لوٹا جائیگا یعقوب کو یعنی یعقوب کی اولاد کو اللہ نے

لوٹنے والوں کے ہاتھ میں دے دیا کیونکہ انہوں نے اللہ کی شریعت کو نہ مانا اور ان کے دل ایسے سخت
 ہیں کہ اللہ کے غضب اور قہر کی آگ میں جلتے ہیں تب بھی تو یہ نہیں کرتے بل جانا قبول کرتے ہیں مگر حکم سن
 مانتے ملاحظہ فرمائی کہ یہ سب احوال ان یہودیوں کا ہیں جو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 کے وقت میں تھے قوم قرظیہ وغیرہ تیتا ایسوا ان باب سواب خداوند جسے ای یعقوب تھجو سیدا
 کیا اور جسے ای اسرائیل تھجو بنایا یوں کہتا ہی مت ڈر کہ مہدی سہجے رہائی دی میں نے تیرا نام لیکے
 تجھے بلایا تو میرا ہی جب تو پانیوں میں گدڑ کر لگا تو میں تیرے ساتھ ہوں گا اور جب تو نہ یوں میں ہو کر
 جائیگا تو وہ تجھے نہ ڈوبائیں گی جب تو آگ کے درمیان چلیگا تو تجھے آگ نہ لگی گی اور شعلہ نہ
 نہ جلا دیگا کہ میں خداوند تیرا خدا ہوں اسرائیل کا قدوس تیرا بچانے والا میں ہوں طامس اسکاٹ
 لکھتا ہی کہ اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہی کہ وہ ابھی اور عبرانیان اسرائیلیوں کو دکھلا دیگا گو یا وہ آگ اور پانی
 میں بنیخ چلین گے اسکے موافق یہ قوم قائم رکھی گئے بابل والوں کے حملہ میں اور قید میں اور پھر قبائل
 کو گئے اور وہ بربادیوں میں بھی جو رومیوں کے ہاتھ سے ہوئیں اور ان میں بھی ان کو بابل برباد نہیں کیا اگرچہ
 اور پھر قتل برابری رہا گو یا وہ گزرے درمیان سمندردن اور شلون کے اس سے یہ مطلب نکلتا ہی
 کہ سچ ایمان والے تمام آزمائشوں میں قائم رہیں گے اور ان کو اللہ بادل بھی نہیں چھوڑے گا آخر
 پادریوں جو اسرائیلی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے وہ تو ہمیشہ ظالموں کے ظلم میں پھنسے
 اس خبر کا طور صاف محمدی وقت میں ہوا جو اسرائیلی لوگ محمدی ہوئے وہ سب نجد یوں میں مل کر
 بہت پرستوں پر اور بنی ایمان یہودیوں پر اور جھوٹے عیسائیوں پر ہر جگہ غالب رہے اللہ فرماتا ہی
 میں نے تیرے فدیہ میں مصر کو اور تیرے بدلے کو شاور سا کو دیا از بسکہ تو میری نگاہ میں بقیہ
 تھا تو نے عزت پائی اور اس لیے کہ میں نے تجھے پیار کیا میں نے تیرے بدلے لوگ اور تیری جان کو
 غرض میں گروہ میں وین طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے مصریوں کو دیران کیا تاکہ اسرائیلی
 رہائی پادریں تو اللہ نے مصریوں کو ان کے فدیہ میں دیا اور سستی ریب نے پہلے مصریوں سے اور
 کوشیوں سے یعنی حبشیوں سے لڑائیاں لڑیں پہلے اللہ نے اسکے ہاتھ سے ہر دشلم کو بچایا اور
 جب یہ قومیں فسر و بادشاہ سے شکست کھا گئیں تو گو یا وہ فدیہ میں دی گئے اسرائیلیوں کی
 رہائی کی واسطے اللہ فرماتا ہی تو مت ڈر کہ میں تیرے ساتھ ہوں میں تیری نسل کو پورب سے

لے آؤنگا اور پچھم سے تجھے فراہم کروں گا میں اور تر سے کون گا کہ دے ڈال اور دہن سے کہ مت رکھ
چوڑ میرے بیٹوں کو دور سے اور میری بیٹیوں کو زمین کی انتہا سے لاؤ ہر ایک کو جو میرے نام سے نکلا
جسے میں نے اپنے جلال کے لیے پیدا کیا جسے میں نے بنایا ہاں جسے میں نے طیار کیا طامس رکات
لکھتا ہے کہ بابل والوں نے یہودیوں کو جدا جدا ملکوں میں پھیلا دیا تھا وہ رفتہ رفتہ اپنی قید سے جمع
کئے گئے تھے یروشلمن گریہ معلوم نہیں ہوتا کہ بت سے اون میں سے لائے گئے تھے پچھم سے یا
دہن سے یا یہ کہ وہ پاکی میں نہ لپید اکی گئے تھے اور اللہ کی بندگی کے لیے طیار کئی گئے تھے مگر مسلم
ہوتا ہے کہ یہاں اس بات کی پیش خبری ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وسیلہ سے آئندہ زمانہ میں
دنیا کو کناروں میں سے جدا جدا یہودی عیسائی دین میں آونیکے آواہان والو پادری جانتا ہے
کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چالیس برس بعد وہ یہودی جو آپ پر ایمان نہیں لائے تھے یروشلم
سے نکال دیئے گئے اور ہر ملک میں ترتبر ہو گئے بعد اسکے یہودیوں میں بہت کم لوگ عیسائی ہوتے
تھے اس لیے پادری آئندہ زمانہ کی راہ دیکھتا ہے اور یہ نہیں دیکھتا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا دین ہر ملک میں پھیلا ہے ہر زمانہ میں جا بجا یہودی لوگ دین محمدی میں داخل ہوتے جاتے
ہیں باقی امام مہدی علیہ السلام کے وقت میں محمدی ہو جائیں گے اللہ فرماتا ہے ان نہ ہی لوگوں کو
جو انکھن رکھتے ہیں اور اون برونکو خٹکے کان ہیں باہر لا کر حاضر کر ساری قومیں فراہم کی جاویں اور
ساری لوگ جمع ہو دیں اونکو درمیان کون ہے جو اوسو بیان کرے یا بھوکا اگلی پیش خبر بیان تباد سے
دے اپنے گواہوں کو لا دیں تاکہ دے سچ ثابت ہو دیں اور لوگ سنیں اور کہیں کہ یہ سچ ہی تم میرے
گواہ ہو خداوند فرماتا ہے اور میرا بندہ بھی جسے میں نے برگزیدہ کیا تاکہ تم جانو اور مجھ پر ایمان لاؤ
اور سمجھو کہ میں وہی ہوں مجھے آگے کوئی خدا نہ بنا اور میرے بعد بھی کوئی نہ ہو گا میں میں ہی یہود
یعنی اللہ ہوں اور میرے سوا کوئی بچانے والا نہیں میں نے بیان کیا اور میں نے بچا لیا اور میں
نہی نے ظاہر کیا جس وقت کہ تم میری اجنبی مسودہ نہ تھا سو تم میرے گواہ ہو خداوند فرماتا ہے
کہ میں ہی خدا ہوں ابتدا سے میں ہی ہوں اور کوئی نہیں کہ میرا نام ہے جو کو میں کام کروں گا اور کون ہے
جو اوسکو روکے طامس رکات لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بت پرستوں اور بی ایمان یہودیوں پر
فرماتا ہے کہ وہ اپنے کافوں اور انکھوں کو اپنی جگہ پر کام میں نہیں لاتے جیسا اونکو کرنا چاہیے اور

فرماتا ہے کہ تمام بت اور اسکے پوجنے والے اکٹھے موعیا میں وہ اپنے گواہ لادیں کہ ان میں کون ہی جو اللہ کی طرح پہلے سے خبریں دی سکتا ہے اگر انہیں ایسا کوئی نہیں کر سکتا تو وہ اللہ کا کلام سنیں اور کہیں کہ اللہ ہی فقط لائق پوجنے کی ہے اس پر نبی لوگ اللہ کے گواہ تھے اور اسی طرح سے اوسکا بنی اور بعضے خیال کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنہوں نے آئندہ باتوں کی خبر دی ہے اور محمدی بیانیہ دیکھو اللہ آخری زمانہ کی خبریں دیگر اسرائیلیوں سے فرماتا ہے کہ تم میرے گواہ ہو کہ یہ خبریں میں نے دی ہیں اور کسی نے نہیں دین ہیں جب ان خبروں کا ظہور ہو تم بت پوجنے والوں کو یوں قائل کیجیو کہ تمہارے بتوں میں بھی کوئی ایسا ہے جو پہلے سے خبریں سناوے یا اگر ایسی خبریں دیکھا ہو اور اب اوسکا ظہور کماوے فرمایا کہ تم میرے گواہ ہو کہ تم میں کوئی اور خدا میرے ساتھ نہیں ہے اور میرا بندہ جسے میں نے برگزیدہ کیا وہ میرا گواہ ہے یہ اشارہ اوسی بندے کی طرف ہے جسکے حقیق بنیالیسویں باب کے سرے پر فرمایا ہے کہ میرا بندہ میرا برگزیدہ یعنی جسکو میں نے سب بندوں میں سے چن لیا یعنی وہی ان پڑھونی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہی میرے اکیلے ہونیکے گواہی دیگا اور تم بھی گواہی دیجیو کہ اللہ اکیلا ہے اوس اکیلے نے خبریں دین تھیں میں تکو تمہارے دشمنوں سے بچاؤں گا کوئی اور بچانے والا نہیں اور تمہارے دشمنوں کو غارت کروں گا اور کوئی میرے ہاتھ سے چڑا نہ سکیگا اتنے بڑی پیش خبری کا ظہور جب دیکھو گی تب مناف گواہی دیجو کہ اہل اکیلے نے یہ خبر دی تھی یہ اسلیے بتا رہا کہ اللہ جانتا تھا کہ اوس وقت میں جو ٹٹے عیسائی کہیں گے کہ تیرے خدا میں اسلیے بار بار فرمایا کہ میں اکیلا ہوں میرا دوسرا نہیں تم خوب سمجھ رہا ہو کہ اوس وقت اللہ نے یہ خبریں دین تھیں تب کوئی دوسرا خدا اوسکے ساتھ نہ تھا تو اب دوسرا اور تیسرا خدا کہاں آیا قرآن مجید میں اللہ فرماتا ہے وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَ اللَّهِ عَمَّا ذُكِّرَ بِهِ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنذَرْتُمُ النَّاسَ بآيَاتِ اللَّهِ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَلَقَدْ أُفْلِحُوا وَكَانَ غَوَاةً عَنِ السَّبِيلِ أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا بِالْآيَاتِ وَالْبَيِّنَاتِ لَئِنْ لَمْ يَرْجِعُوا إِلَى اللَّهِ وَأَطَاعُوا لَأَعَذَّبْنَا النَّفْسَ الْفَاسِقَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْفَاسِقِينَ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَلَقَدْ أُفْلِحُوا وَكَانَ غَوَاةً عَنِ السَّبِيلِ أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا بِالْآيَاتِ وَالْبَيِّنَاتِ لَئِنْ لَمْ يَرْجِعُوا إِلَى اللَّهِ وَأَطَاعُوا لَأَعَذَّبْنَا النَّفْسَ الْفَاسِقَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْفَاسِقِينَ

لکھتا ہے کہ یہاں بابل کی قید سے چھوٹنے کی پیش خبری ہو لیکن لفظ میں اس جگہ بت قویٰ ہے جسے
 بڑے بڑے معاملوں کی خبر ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ نے مادی اور فاسد الوں کو بابل کے پھنسے گئے لیے
 بھیجا اور انکی امیرون کو ذلت دینے کے لیے بابل جہاز رانی کی جگہ پر تھا یہاں تک کہ نہ فرات نہ ان بوجہ
 کر سب کر دی گئی تھی جب خسرو نے اوس شہر کو لیے لیا تھا ارشاد ہوتا ہے میں خداوند تمہارا قدوس ہوں
 اسرائیل کا خالق تمہارا بادشاہ ہوں خداوند یوں فرماتا ہے وہ جسے دریا میں رستا اور بڑے بیون
 میں گذر گا وہ بنای جسے گاڑیاں اور گھوڑے اور لشکر اور بہادریوں کو کھلا دیوں فرماتا ہے وہ
 سب کے سب گر گئے وہ نہ اونٹیں گے وے بچو گئی ہاں وے بتی کی طرح بچو گئی آئی محمدی بہائی
 پادری انھیں لفظوں کو کستا ہے کہ بت قویٰ ہے بابل کو جو خسرو نے فتح کیا اوسے بڑے وے کسی بڑے
 معاملے کے خبر ہے اللہ فرماتا ہے تم اگلی چیزوں کو یاد کرو اور قدیم باتوں کو سوچتی نہ رہو دیکھو میں ایک نئے
 چیز پیدا کروں گا اب وہ نمود ہوگی کیا تم اُسکو نہ پہچانو گے یاں میں یہاں میں ایک راہ اور جنگل میں یہاں
 بناؤں گا جنگل کے جانور گیدڑ اور شتر مرغ میری تعظیم کریں گے کہ میں یہاں میں بائی اور جنگل میں یہاں
 موجود کر دنگا کہ وے میرے لوگوں کو میرے گزیدوں کو اپنے خبر ہو وے بندوں کو پانی دین میں
 ان لوگوں کو اپنے لیے بنایا وہ میری تعریف کریں گے ظالم اسکاٹ لکھتا ہے کہ اس جگہ اس بات
 کے نشان دے گئے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی باعث سے بت پرست لوگ ایمان لاؤ گئے اللہ تعالیٰ
 ایسی عجیب مدد پائی کی دیکھا کہ جنگلی جانور جو ریگستانی ملک میں رہتے ہیں اللہ کا شکر کریں گے آئی محمدی بہائی
 اور سب ظالموں کے غارت ہونے کی خبر دیکھتے پرستوں کے ایمان لائے خبر دی یہ دونوں باتیں محمدی
 وقت میں ہوئیں یہ خبر بیشک اسی وقت کی ہے اور یہاں ان کتابوں کی بولی میں عرب کو کہتے ہیں جناب
 اسیما علیہ السلام کی کتاب کے قیسرے باب میں ہے کہ عرب کے ماننے جو یہاں میں ہے سوائے اللہ وعدہ
 کرتا ہے کہ عرب میں فیض کا دریا بہاؤں گا جو لوگ جانوروں کی طرح بے تیز تھے وہ یکن و ایمان میں
 بڑے سمجھ دار اور اللہ کے بڑے بچا تھے وائے ہو جائیں گے یہ فرمایا کہ میں نے ان لوگوں کو اپنے لیے
 بنایا یعنی انکو خاص اپنے محبت اور اپنی یاد کے لیے بنایا ہے وہ میرے تعریف کریں گے اسکا یہ
 مطلب کہ اوس امت کے لوگ اللہ کے عشق اور محبت میں اور اللہ کی تعریف میں کرنے میں سب امتوں کے
 بڑے کہیں اگرچہ سب امتوں کے اچھے لوگ اللہ سے محبت رکھتے تھے اور اللہ کی تعریف کرتے تھے

مگر وہ لوگ اس کام میں سب سے بڑھی ہوئی ہیں اسکے بعد اللہ تعالیٰ اسرائیلیوں کے بڑے اعلیٰ لوگوں کے
 شکایتیں کر کے فرماتا ہوں کہ میں وہ ہوں جو اپنے نام کی خاطر تیرے گناہوں کو مٹاتا ہوں اور تیرے
 گناہوں کو یاد نہیں رکھوں گا یہ اللہ آخری زمانہ کی خبر دیتا ہے کہ اس وقت میں تمہارے گناہوں کو
 اور توبہ اور ایمان دونوں کا اور تمہارے گناہوں کو غضب اور قہر کے ساتھ یاد کروں گا
 پہرہ اور گناہوں کی شکایتیں کر کے فرماتا ہوں کہ میں نے مقدس کے امیروں کو ناپاک
 ٹھہرایا اور یعقوب کو اپنے اوسکی نسل کو ہلاک ہونے کے لیے اور اسرائیل کو اپنے اوسکی نسل کو مٹا
 کے لیے سوچ دیا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان سے بدھوئی کی خبر دیتا ہے کہ وہ قتل ہونے کے ہر
 طرف سے اور پھر لاسٹ ہوگی چوٹی اسٹون باب اور اب ای یعقوب میرے بندے اور اسرائیل
 میرے برگزیدے سن خداوند تیرا پیدا کر دیا لایسنے تجھے بنایا اور پیشہ ہی سے شری مدد کی ہوں
 فرماتا ہے ای یعقوب میرے بندے اور یسورون میرے برگزیدے مت ڈر کہ میں یہاں سے پر
 پانی اور ندیوں کا اور شکست میں پرنا لے جاؤں گا میں اپنی روح تیری نسل پر اور اپنی برکت
 تیرے اولاد پر نازل کروں گا اور وہ گھاس کے درمیان اوگین گے میدان کی طرح جو بہتے پانی
 کے کنارے پر ہوا ایک تو کہہ گا کہ میں خداوند کا ہوں اور دوسرا آپ کو یعقوب کے نام سے اللہ کا اور تیسرا
 اپنے ہاتھ سے لکھ گا کہ میں خداوند کا ہوں اپنے نیک اسرائیل کے نام سے خطاب دے گا اسے
 محمدی بیایو یسورون اسرائیلیوں کا خطاب تھا اور کہتے ہیں یہی وہ اپنے اللہ تعالیٰ نے اسرائیل کو
 کو دیا کہ تمہارے بڑے اعلیٰ لوگوں کی اور کفر کی سرزمین کو قتل کروں گا پھر اللہ بہت بڑے خوشی سناتا ہے
 اور اس وقت کا وہی بتا دیتا ہے جو بار بار فرما چکا ہے کہ خشک زمین پر پانی بہاؤں گا یعنی جو ملک
 ایمان سے خالی ہو وہاں اپنا کلام پاک آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم براد تارون کا اس وقت کا
 خوشی اسرائیلیوں کو بھی سناتا ہے کہ تمہاری اولاد میں جو ایمان لادینگے اور مجھ ہی سے جو جانینگے اور
 برکت نازل کروں گا وہ بہت پورے ہینگے اور گھاس کی درمیان اوگین گے پتھر اور قوموں
 کے لوگ جو بت کثرت سے ایمان لادینگے انھیں گے درمیان میں اسرائیلی بھی پلین برعین گے
 ایک کیسا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں دوسرا اپنا نام یعقوب رکھ گا تیسرا کیسا کہ میں اللہ کا بندہ
 ہوں اور اسرائیلی قوم کا ہوں یعنی اس وقت میں سب قوموں میں ایمان پھیلے گا اور قوموں کے

مجدی لوگ بہت کثرت سے ہوں گے اور مجدی اسرائیلی بھی اور نصیرین کے درمیان میں نہایت رونق
 اور مسرتی کے ساتھ ہوں گے مجدی اسرائیلیوں کا سب مجدی لوگ ادب کرینگے کیر پینسرون کی
 اولاد میں اس باعث سے اسرائیلی لوگ اپنا نام لکھیں گے تو اسرائیلی اپنا خطاب بھی اوسکے ساتھ
 لکھینگے کیونکہ اس نام کی سب قطعہ کرینگے جب ساری قوموں کے لوگ بت پرست تھے اپنے تین
 اند کا بند و بنیں کہتے تھے اور اسرائیلیوں کے نام سے بزرگ تھے اب مجدی و نصیرین ساری قوموں
 میں ایمان پسلا بہت لوگ عہد امتد اپنا نام رکھتے ہیں اور بہت لوگ اپنا نام یعقوب کہتے ہیں اور جو مجدی
 اسرائیلی ہیں وہ وہاں اپنا نام لکھتے ہیں تو اسرائیلی کا خطاب بھی لکھ یہ ہیں اپنے اس زمانہ میں کئی کتابیں
 دیکھیں جنکے آخرین کا تب نے اپنا نام لکھ کر لکھا کہ میں بنی اسرائیل میں سے ہوں طاس اسکاٹ
 لکھنا ہے کہ بطرح پانی زمین کو تر و تازہ کرنا ہے اور زندہ کرتا ہے اور صاف کرتا ہے اور پھلدار کرتا ہے اور اسطرح
 امتد کے احکام روح کو تر و تازہ کرتے ہیں پھر لکھا ہے کہ نہ پیش خبری پوری ہوئی ہے سچا دین بر سر
 ہوا مگر معلوم ہوتا ہے کہ خاص خبر ہی روح کے اوندھیلنے کی پندہ کو سہا کر دین یعنی جب وہ اپنے ہنر امتد نے
 روح القدس کا فیض نازل کیا اور اجداسکے اور زیادہ شہرہ ہوا اور وہاں بدلتے داسکے نکلی
 بڑیں گے جیسے گداس خوب پانی دے ہوئے سہرہ زاروں میں یا جیسے سید ریادوں میں انسا لون
 کے کنار و نیر اور یہ لوگ اپنے تین اند کا بندہ اور اوسکا ہونہ والا کہیں گے اور اسکے بڑا کہے
 اقر زاسہ پرانی ہرین کرینگے بعضہ کہتے ہیں کہ اسکے یہ مشے ہیں کہ اپنے ہاتھ سے مٹھا کرینگے کہ ہم
 اللہ سے عاقہ رکھتے ہیں اسطرح کا مطلب شاسیقین زبور میں بھی تواتر زمانہ میں ہے
 یعنی مصر وریابل کا ذکر کروں گا اپنے پہچاننے والوں میں دیکھنا ط اور مصر کو شہرت پر وہاں
 پیدا ہوا اور نصیروں کی بابت کہا جائیگا کہ فلان فلان اور پیدا ہوا اور امتد تھا اور آپ لکھا کہ
 بخشیکا خداوند جسوقت قوموں کے نام لکھیکا تو ان کے کیسا کہ یہ شخص وہاں ہے اور امتد تھا اس
 اسکاٹ لکھتا ہے کہ نہ پیش خبری عام سمجھی جاتی ہے کہ تمام قوموں میں سے آؤں گا اسکاٹ
 انجیل کے گرجا میں اور دوسری قوموں کے لوگ عہدہ عہدہ صلتیں حاصل کرینگے اور اوسیں
 پائینگے اور نصیروں کے حق میں آئندہ زمانہ میں کہا جائیگا کہ یہ اور وہ آدمی بہت سے ہیں اور یہ
 ہوئے تھے انکے ایمان والو دیکھو مصر میں اور بابل میں یعنی ملک عراق میں اور فلسطین وغیرہ

اور صیہون میں اور تمام ملک شام میں است محمدی کی کیسے کسی کمال لوگ پیدا ہوئے کتبوں میں لکھا جاتا ہے اور زبانون سے کہا جاتا ہے کہ فلان ولی اللہ کے اور فلان خادمہ قرآن اور حدیث کے مصر میں پیدا ہوئے باعراق میں پیدا ہوئے یا صیہون میں یعنی بیت المقدس میں پیدا ہوئے بڑے بڑے کمال لوگ ان ملکوں میں پیدا ہوئے جنکا کمال ہر طرف مشہور ہوا امت محمدی کے اولیاء اور علماء کمال کتبوں میں دیکھو اور ان آیتوں کا مطلب سمجھو اب اللہ تعالیٰ حضرت اشعیا علیہ السلام کی زبانی پھر بت برستوں کو بڑی بڑی دینوں سے قائل کرنا اور فرماتا ہے میرے سوا کوئی خدا نہیں پھر فرماتا ہے تم میرے گواہ ہو یعنی ایسی پیش خبریاں اللہ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا وہی اکیلا خدا ہے پھر کیا آیتوں کے بعد فرماتا ہے ان باتوں کو یاد رکھو یعقوب اور ایسرائیل کہ تو میرا بندہ ہی میں نے تجھے بنایا کہ تو میرے بندگی کرے اسے اسرائیل تجھ کو مجھے فراموش نہ کرنا میں نے تیری خطاوں کو بادل کی مانند اوڑھ کر رکھا ہوں کہ گھٹا کے مانند سا ڈالا میرے طرف پھر اگر میں نے تیرا فیہ دیا ہے اسے آسمان کا وہ خدا نے یہ کیا اور انکار و انزہار کے کہ اب پھر دے دے گا وہی پہاڑ وای جنگل اور اسکے درختوں کہ خداوند نے یعقوب کو نجات دی اور اسرائیل میں اپنی تعریف کو دانی خداوند حیرت انگیز و شہوانہ جیسے توجہی سیٹ میں بنایا یوں فرماتا ہے کہ میں خداوند سبکا بنانے والا ہوں میں ہی نے اکیلا آسمانوں کو تانا اور آپ ستیہار میں کو فرش کیا ہے چھوٹ کپڑے والوں کے نشانوں کو مائل شرا تار اور خال گیر دن کو دیوانہ بناتا ہوں اور حکمت والوں کو رکھ دیا اور اونکی حکمت کو اجمعی شرا تار ہوں اسی محمدی بہاؤ بہت بڑا تھا آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ آپ ظاہر میں ان پر ہتھے اللہ نے نہایت پر ایسا پاک کلام اوتارا اور ایسی حکمت کی باتیں کہ اونکو سکھاتا ہے کہ بڑے بڑے پڑوسی کہے آپ سائنہ عاجز ہو گئے عرب کے لوگ اگرچہ اللہ کی کتابوں کا علم نہیں دیتے ہتھیار محمد ہشویں اور قصبہ کہتے تھے اللہ نے قرآن میں فرمایا کہ اگر تم اللہ کے نزدیک قرآن اللہ کا کلام نہیں ہے تو تم انہی کو مٹو کہ وہ لوگ حبیب کے سبب عاجز ہوئے اللہ کے جیوتی سے تھکا جوا اب یہی کسی سے بن نہ سکا بڑی عجیب

جو اپنی عقل پر بہت مغرور ہو اور انکو اللہ نے نادان ہرادیو نان والوں کی اپنی اکلین
دور اور ڈاکر بڑی بڑی باتیں عقل سوچی تدبیر اور انکی بہت حکمتیں غلط تکلین قال در
شگون والوں کا علم محمدی علم کے سامنی ناچیز ہو گیا اور یہی شیرنگ کی افتاب طاقت
میں کدیا ہو کہ روم کے لوگ قال اور شگون کو بہت مانتی تھے جو لوگ کچھ نشانیاں
دیکھ کر جوئی خبریں دیا کرتے تھے اور انکی نشانیاں کا کچھ اعتبار نہ اس بشارت پر
اسد سامان اور زمین کو اور پہاڑوں اور درختوں کو خوشی کرینکا حکم دیتا ہی
طاسر اسکاٹ لکھتا ہی کہ اس جگہ پر ساری دنیا کو اللہ کی تعریف کرینکا حکم ہو گا ہی اور اسکی ایسی
رحمت پر جبکا علاقہ تمام دینا سی ہو اور انجین کی رحمت ایسی ہو کہ اسکی فائدہ سی ساری
خلق کی پر پختی میں اللہ فرماتا ہی جو اپنی بندی کو کلام کو ثابت کرتا اور اپنی پیغمبروں کی
مصلحت کو پورا کرتا ہوں جو یہوشالم کی بابت کہتا ہوں کہ وہ آباد کیا وگی اور پوٹا
کی شہر وں کو کہ وہی بنا کی جائیگی اور میں اسکی ویرانوں کو تعمیر کرونگا جو سمندر کو
کہتا ہوں کہ سو کہ جا اور میں تیری مدد یاں سکھاؤں گا جو خورس کی حق میں کہتا ہوں
کہ وہ سیرا چمدا رہا ہی اور وہ میری ساری مرضی پوری کرینگا اور یہوشالم کی بابت
کہتا ہوں کہ وہی بنائی جائیگی اور سیکل کی بابت کہ اسکی بنیاد ڈال جائیگی طاسر اسکاٹ
لکھتا ہی کہ جب یہ پیش خبری رگنی اور سو وقت شہر یہوشالم آباد تھا اللہ نے خبر دی کہ شہر
اور مسجد بنو تک برباد کیا جائیگا اور پیغمبر دی کہ وہ خسرو کو حکم سی پھر بنائی جائیگی اور خسرو کا
نام اسکی پیدا ہونے سے پہلے اللہ بتلا کر کہا پھینکا الیسوان باب خداوند اپنی سچ
نکویں کے حق میں یوں فرماتا ہو جبکا وہنا ہاتھ میں پکڑا کہ قوموں کو اسکی قابو میں کروں
اور بادشاہوں کی کمربن کھلوں گا اور ان تاکہ وہ ہر گز ہونے و رواں اسکی لہو کو لدون اور وہ
در وازی بند کی جاوینگے میں تیری آگ چلوں گا اور ٹیڑھی جگہوں کو سیدھا کر دوں گا میں پتلی
کی مدد وازوں کو ٹکڑی ٹکڑی کر دوں گا اور لوہی کو قفلوں کو کاٹ دوں گا اور میں جیسی ہوں
خدا نے اور پوشیدہ مکانوں کو گنج تجھی دوں گا تاکہ تو جانی کہ میں خداوند اسے ایل کا خدا ہوں
جسے تیرا نام ایلی بلایا ہو میں نے اپنی بندی یعقوب اور ابوبکر گنبدہ اسرا ایل کی اپنی تجھی

نام لیکر بلایا میں نے بخیر و مہربانی سی پکارا اگرچہ تو مجھ کو نہیں جانتا میں ہی خداوند ہوں اور کوئی
 نہیں میرے سوا کوئی خدا نہیں میں نے تیری کمر باندہ ہی اگرچہ تو نے مجھی نہ پہچانا تاکہ لوگ سوچ
 کی نگاہ کی جگہ سی اوسکی ڈوبنی کی جگہ تک جانیں کہ میرے سوا کوئی نہیں میں ہی خداوند ہوں اور میرے
 سوا کوئی نہیں اسکاٹ لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے خسرو خطا کرتا ہے گویا وہ خود تھا وہ اللہ کا تیل لگایا ہوا تھا
 کیونکہ وہ اس کام کو یہی مقرر کر دیا گیا تھا اللہ تعالیٰ نے بابل کے فتح کرنے سے پہلی بہت
 سی قوموں کو اوسکاٹا بعد کر دیا اور بہت بادشاہوں کو کمزور کر دیا اور بابل کی تمام
 گلیاں جو دریا کو ادھر ادھر تھیں پیتل کو پہاٹوں سے محفوظ نہیں جو ہر رات کو بند ہو جاتی
 اور جب سو دریا کی نہر میں سے اپنی فوج کو لینگیا بابل کے لوگ اوساٹ دعوت اور خوشی
 میں مشغول تھے اور انہوں نے ان پہاٹوں کو کھلا چھوڑ دیا خسرو کی فوج نے بادشاہ پر حملہ کیا اور
 اوسکو قتل کیا اور لوٹا میں بارہ کرور اور نشتہ لاکھ پائی اس پیشہ خیری کی پورا کر نی میں
 اللہ خسرو کو یقین دلایا کہ اسرائیل کا خداداد ہی سچا خدا ہے اوسکی سوا کوئی نہیں میں مجوسی
 لوگ جسکا مذہب خاص ہے جو رب میں جاری تھا وہ جانتے ہی کہ وہ ملی ہوئی چیز میں ہیں
 روشنی اور اندھیرا ایک نسب نیکیوں کا بنائیو الاہی دوسرا سب برا بیوں کا بنائیو الاہی اور انکو
 روکنیکو لو اللہ تعالیٰ نے انہوں میں روشنی بنائی اور انکی ہدایت کی کہ انہوں میں سلطنت بنائیو اور بلا کو پیدا کیا ہوں
 میں ہی خداوند ان سبھوں کا بنائیو الاہی اور محمدی بہائیو اللہ تعالیٰ نے خسرو بادشاہ کی
 خیر سنائی کہ اوسکی باعث سے مسیحیت المقدس پر بنایا جائیگی اللہ نے اوسکو مسیح کہا اسکا
 جان اوپر ہو چکا ہے کہ ان پاک کتابوں کی بولی میں مسیح کے معنی یہ ہیں کہ اللہ نے اوپر
 ہاتھ پیرا تو یہ لفظ پیغمبروں کو حق میں ہی آتا ہے اور بادشاہوں کو حق میں ہی آتا ہے اور جو
 بادشاہی پر بیٹھا تھا اوسپر تیل ملا جاتا تھا تفسیر معالم التنزیل میں ہے کہ خسرو بادشاہ
 ایماندار تھا اب یہ سنو کہ جو ترقی ایمان کی اور ایمان کو الون کی خسرو بادشاہ کی بدولت ہوئی
 اس علاقہ سے اللہ تعالیٰ اوس بڑی ترقی کی اور ایمان کی بڑی رونق کی خوشخبری سناتا ہے
 جو آخری زمانی کو پیغمبر برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باعث سے ہوئی اس جگہ ہم
 اس بات پر اللہ کا شکر کرتے ہیں کہ پادری طاسل اسکاٹ نے اسکی بعد کی آیتوں کو

خسرو پادشاہ کی خبر میں داخل نہیں کیا بلکہ اول ایسٹون کو علاحدہ سمجھ کر حضرت عیسیٰ کی خبر پڑھائی
 پادری کہتا ہے کہ قدرتی برکتوں کی اکثر پیش خبری دی گئی ہے وہی رہائے نیکو پر وہی مین پہلو بیل
 سی چوٹی کی خبر دی اور اب نجات کی برکت کی خبر دیتا ہے پادری کا مطلب یہ ہے کہ ان پاک
 کتابوں کا اکثر یہ قاعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پہلی اک چوٹی سی برکت کی خوشی سناتا ہے پھر اس کی علاقہ
 سی آخری زمانہ کی بہت بڑی برکتوں کی خوشی سناتا ہے اسی قاعدہ کی موافق اسد فرماتا ہے اسی
 آسمان اور پرسی ٹپک پڑو ہاں بدلیان سچائی کو برساوین نہ بنک لچلوی اور نجات اور صداقت
 سی پہلو و اونین ایک ساتھ اوکاوی مین خداوند او سکا بنایو الاہون ظلمت اسکاٹ
 لکھتا ہے کہ اسکا یہ مطلب ہے کہ آسمان اور پرسی بوجہ نیکوئی زمین کی ترونازہ کہ نیکو گراؤ نیکو
 اور زمین بڑی بوجہ ہار کو لینی کے لیے کھل جاوے گی اور اخیر مین اک بڑی نجات پیدا کرے گی
 اس پیش خبری کا کچھ ثبوت اساطیر اور اسوقت ہوا جب یہودی بابل سی پڑو اور سچا دین
 پھر پہلا مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہاتھوں گتھکارو نکی نجات اور انجیل کا پہلنا خاص کر مراد
 ہی آسمان نے نیکو نکو او نڈیلا اور زمین پر برکت کو پایا اور نجات اور نیکیان ملی ہوئی پیدا
 ہوئیں کس طرح اسکا یہ مطلب نہیں ہوسکتا کہ یہودی بابل سی اپنی تو ضرور یہاں بہت بڑی
 برکت کی خبر دی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہاتھوں ہوئی اسی پادری جو حضرت عیسیٰ علیہ
 السلام کو وقت مین اگرچہ ایمان بہت ملکہ یحییٰ پہلا مگر ایمان والی لوگ ظالمون کی سچی
 مین جہت تو برس ہنسی رہو اور یہاں اقدیر پتا دیتا ہے کہ نجات اور صداقت دونوں مین
 سی ساتھ اولین کی یہاں صاف اوں نجات کی طرف اشارہ ہے جسکا صاف وعدہ اور
 باب کی بیسیون آیت مین ہو چکا ہے یہاں صاف محمدی وقت کی بشارت ہے اور صوفی مین
 سچا دین ساری دنیا مین پہلا اور ظالمون کو ظلم سے نجات ہی ایمانوالوں کو ملگنی اللہ فرماتا ہے
 واوہلا او سپر جو اپنی خالق سی جگہ رہا ہے وہ تو ٹھیلہ زمین کو ٹھیکہ دن مین ہی کیا ہی کہنا
 سے کہی کہ تو کیا بنانا ہے کیا تیری دستکاری کبھی او سکو تو ہاتھ نہیں او سپر واوہلا ہے
 جو اپنے باپ سی کہتا ہے کہ یہ کیا ہے جسکا تو باپ ہو او اپنی مان سو کہ تو کیا جنتی ہے
 ظالم اسکاٹ لکھتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اسد تعالیٰ یہودیوں کو قائل کرتا ہے

جو اللہ کی کاموں سے لڑتے تھے اور خداوند اسرائیل کا قدوس اور اوسکا
خالق یوں فرماتا ہے: **آینوالی چیزوں کی بابت کیا تم میری بیٹوں کو حق میں مجھ سے چوگے**
ہا میری ہاتھوں کی کاموں کی بابت کچھ مجھو فرما دو **طاسل سکاٹ لکھتا ہے کہ یہودی اس**
خیال میں تھے کہ اللہ کی مہربانی کے فقط ہم ہی حقدار ہیں یہ حق ہمارا جان نہیں سکتا اللہ
اونکو خبر دیتا ہے کہ میں یہودیوں کو پسند نہ لگا اور بت پرستوں کو ایمان دو لگا اسی محمدی
ہا یہودیوں کے لئے یہ ہیں کہ اللہ کی پیاری بندی اس مطلب کو کہ لینی کی لیا فرمایا کہ میری
ہاتھوں کو کام یعنی وہ بندی جسکو میں ایمان دو لگا تو گویا اونکو نئی سری سے بنا لگا اس کتاب
میں کئی جگہ یہ لفظ فرمایا ہے یہودیوں نے جب سنا کہ ان پڑھ لو گو نہیں ان پڑھ پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا ظہور ہوگا اونکا رتبہ سب پیغمبروں سے بڑا ہوگا اونکو ہاتھوں ساری دنیا میں
ایمان پہلو گا یہ سنکر یہودیوں کو بہت رشک آیا امام محمدی السنت معالم التشریل میں لکھتی
ہیں کہ حضرت اشعیا علیہ السلام جب یہ سب خبریں سنا چکے یہودیوں نے اوسوقت اونہیں
شہید کیا اللہ فرماتا ہے میں نے زمین بنائی اور اوس پر انسان پیدا کیا اور میں نے ہی ہاں پر
ہاتھوں نے آسمان تانے اور اونکو سب کچھ دین پر میں نے حکم کیا میں نے اوسکو صداقت
کو لیا اوٹھایا ہے اور میں اوسکی ساری راہیں آراستہ کروں گا وہ میرا شہر بنائے گا اور میرے
قیدروں کو بغیر قیمت اور عوض کو چھڑائے گا رب العالمین فرماتا ہے طاسل سکاٹ لکھتا ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے خسرو کو بڑی تمام اور طاقت پر اوٹھایا وہ اوسکی تمام کاموں میں اوسکو
ہدایت کر لیا اور اوجھل بند کر لیا کہ وہ مسجد بیت المقدس کو پر بنا دی اور یہودیوں کو بغیر
قیمت یا بدلے کے چھڑا دی خسرو نے فقط مسجد بنانی کا حکم دیا تھا اور پھر شہر کا بنانا اوسکا
نتیجہ ہوا اسی محمدی ہا یہودیہ خبر خسرو بادشاہ کی ہرگز نہیں ہو سکتی پادری اوپسکی آیتوں
اقرار کر چکا ہے کہ یہ خبر خسرو بادشاہ کی نہیں ہے بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خبر ہے اب
یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی ہو گیا اتنی بڑی ہماری پیش خبری کو خسرو بادشاہ
کی خبر نہیں آتا ہے ای ایمانوالو یاد کرو یہاں یسوع باب میں اللہ نے اپنی ایک مقبول بند
کی تعریفیں کر کے فرمایا تھا کہ میں خداوند بخشنے والا ہوں یہاں بھی فرمایا

کہ بہن اوسکو صداقت کی یسی اوٹھایا وہاں تو صاف صاف بتواور نشان جناب محمد صلی
 علیہ وآلہ وسلم کہ تھی یہاں بھی وہی محمدی بشارت ہی وہاں فرمایا تھا کہ توفیق ہو تو کو قید سے
 نکالی اور اونکو جو اندہیزی میں بیٹھو ہن قید خانہ سی نکالو جو مطلب وہاں تھا وہی
 یہاں بھی ہے کہ جو لوگ نادانی اور بجمالت کی قید میں بیٹھے ہیں اونکو اس قید سے چڑا کر
 ایمان کو نور میں لاؤ گی اور کچھ قیمت اور بدلہ لاؤ گی نہیں مانگیگا اللہ تعالیٰ قرآن میں
 فرماتا ہے قُلْ لَا اسْتِغْنٰہُ عَلَیْہِہٖ اٰخِرًا اِلَّا الْمُوَدَّةُ فِی الْقُرْبٰی یعنی تو کہہ میں نہیں مانگیگا
 تمہاری اسپر کچھ بدلہ مگر محبت رشتہ داری میں یعنی میری رشتہ داروں سی محبت رکھو
 اور یہ جو فرمایا کہ وہ میرا شہر بناؤ گیگا اسکا یہ مطلب کہ مکہ جو اللہ کا شہر ہے وہ اوسکو
 بتونس سی خالی کر کے اللہ کا ذکر وہاں پہلا دینگا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شہر سی مراد
 شہر پر و شالم ہو جسکا اوپر ذکر ہو کیونکہ اس پاک شہر میں جناب محمد صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے قدم مبارک معراج کی رات میں آئے ہر ایک کی امتیون خویطح اس شہر
 کو آباد کیا جو کام است سی ہوا وہ حقیقت میں آپ ہی سے ہوا پادری ہی اسی شاہ
 سی اسکو خیر و بادشاہ کی جبرئیل تاتا ہے کہ اوسکو بعد دوسرا بادشاہ جو اوسکی قوم کا
 تھا اوسنی یہ شہر بنوایا اور خسرو فی قضاۃ بنی کا حکم دیا تھا پادری اسکو حضرت
 علیہ السلام کی خبر نہ اسکا کیونکہ حضرت علی علیہ السلام کی بعد یہ شہر دیران ہوا پھر
 عباسیوں نے اوسکو کبھی آباد نہیں کیا ارشاد ہوتا ہے خداوندیوں فرماتا ہے مصر کی دولت
 اور کوش کی یعنی حبش کے فائدی اور سبا کی قدر لوگ تجھ پاس نہنگو اور وہی تیری
 ہو ونگو وہی تیری بھی چلیں گے وہ بیڑیاں پہنی ہو گئے گی اور تیری آگے سر جکا ونگو وہ تیرے
 آگے عاجزی کرینگے اور زمین کو یقیناً خدا بہری ساتھ ہی اور کوئی دوسرا نہیں اور اوسکی
 سوا کوئی خدا نہیں یقیناً تو ایک خدا ہی جو آگے چلتا ہے اسی سر اسل کی خدا ہی نجات
 دینے والی اسی ایمان والو دیکھو اللہ تعالیٰ صاف بتا دیتا ہے کہ ہر اور عیش مال و دولت
 اور سبا لوگ تیری تابعداری کرینگے اور لوگ بیڑیاں پہنی ہو آوینگے اور تیری ہم ہوجاؤ
 اور تیرے چلیمان لادینگے سوا اسکا بہت ہوا ہے کہ ہر کچھ صلی اللہ علیہ وسلم کو سامنی کا فوید

ہو کہ یہ ایمان پہنچے ہو لا ینگو کہ یہ ایمان لائی صحیح بخاری اور سنن ابو داؤد میں ہے کہ جنتا بنہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عجب سرتنا من قوہ یقادیون الی الحنۃ باللہ
 یعنی ہماری رنجے تعجب کیا اون لوگوں سے جو زنجیروں کو ساتھ جنت کی طرف پہنچی جاتی ہیں
 ابو داؤد نے کہا کہ اسکی یہ معنی ہیں کہ قیدی باندھا جاتا ہے پھر مسلمان ہو جاتا ہے ارشاد
 ہوتا ہے کہ وہ لوگ اقرار کریں گے کہ اللہ تیری ساتھ ہے عبرانی میں یون ہے آخ باخ ال
 باخ کی عربی ہے بکت یعنی تیری ساتھ دیکھو اوپر خسرو بادشاہ کو حق میں فرمایا تھا کہ تو مجھ کو
 نہیں پہچانتا اور نہیں جانتا یعنی خسرو بادشاہ پہلی اللہ کو نہیں پہچانتا نہ حاجب یہ کلام سن کر
 ایمان لایا اب یہاں دوسری جگہ ہرگز خسرو بادشاہ کی خبر نہیں ہے بیان الہی خاص بندہ
 خبر ہے کہ لوگ اوسکو دیکھ کر کہیں کہ اللہ تیری ساتھ ہے سو دیکھو مصر کی بادشاہ فی جنات محمد
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجی اور نجاشی حبش کا بادشاہ جو عیسائی تھا وہ حضرت محمد صلی
 علیہ وسلم پر ایمان لایا اور سبا ایک قوم ہے اونکا وطن عرب میں ملک یمن میں ہے قرآن مجید
 میں سورہ سبا میں اونکا ذکر ہے وہ شہر پہلی آباد تھا پھر اونکی ناشکری سی پریا دیو گیا اور وہ
 لوگ تتر تتر ہو گئے تفسیر حسینی میں ہے کہ اون میں کا ایک ہی پر وہاں نہرا غسان ملک شام میں
 گئے قضاۃ مکہ میں اسد بجرین میں انمار مدینہ میں جذام تہامہ میں از دومان میں سوان
 قوموں کو بہت لوگ محمدی دین میں آئے مصر اور حبش میں ہی محمدی دین پہلا طامس اسکا
 کہتا ہے کہ یہ ذکر بیت المقدس کا ہے کہ مصر اور حبش اور سبا کی لوگ جو لمبی قد ہو نہیں مشہور ہیں وہ
 ایمان لاؤنگو اور اپنی دولت اس مسجد میں تحفہ کی طریق پر لاؤنگو اور کہیں کہ اللہ یہاں ہے
 اس جگہ پادری کو یاد نہ رہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بعد یہ مسجد ڈوبا دیکھتی پھر چوٹی عیسیٰ کو
 نے اوسکی بڑی چٹان پر گوبر کا ڈھیر لگایا اونہوں نے اس مسجد میں کبلہ بنا مال صرف کیا پھر
 پادری کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی باعث سے بت پرستوں کو ایمان لائی کی یہاں
 پیش خبری ہے آئی ایمانوالو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جہاد نہیں کیا اور لوگ اونکی سانہ
 بیڑیاں پہنچے نہیں آئے یہ اونکی خبر نہیں ہو سکتی ارشاد ہوتا ہے وی سبکو سب بشتان
 اور ہر اسیمہ ہونگے خوب تر اش بہن سب سب گبر احایکو پراسرائیل خداوند میں ہمیشہ کی

نجات کو ساتھ رہائی پاؤ گے ہمیشہ کہی پیمان اور سر اسیمہ ہو گے کیونکہ خداوند جنہی آسمان پر
 کو وہ خدا ہو اسی نے زمین بنائی اور تیار کی اوسنی اوسنی قائم کیا اوسنی اوسنی عجب پید
 نہیں کیا بلکہ اوسنی آبادی کو لیے آراستہ کیا وہ یوں فرماتا ہو کہ میں خداوند ہوں اور میری
 سوا اور کوئی نہیں میں نے چھپی میں زمین کو کسی اندھیری مکان میں تو کلام نہیں کیا میں نے
 یعقوب کی نسل کو نہیں کہا کہ مجھی عبت ڈھونڈو میں خداوند سچ کہتا ہوں اور راستی کی بات
 فرماتا ہوں طامس اسکاٹ لکھتا ہو کہ اللہ کو منظور یہی تھا کہ ایمان والی لوگوں کو اپنی جماعت
 بہر جاؤ آخر کو معلوم ہوتا ہو کہ سب بت پرست اللہ پر ایمان لائے ہو اسرائیل سی بہانہ
 ہیں سب ایمان والو اسی محمدی بہائیوں اسکا صاف ظہور محمدی وقت میں ہوا بہت سی
 جھوٹے عیسائیوں اور اور قوموں کو بت پرستوں نے بتوں کو توڑا اور اللہ کو پہچانا اور اسکو
 اکیدا جانا اور اسرائیلی لوگ یعنی محمدی ایمان والی جو پیغمبروں کی راہ پر ہیں انہوں نے طامسون
 ظلم سے نجات پائی ارشاد ہوتا ہو امتوں میں سے تم جو سچ فکر ہو غول باندہ ہو اور حج ہو کے
 پاس آؤ وہ جو اپنی کلری کی صورت لے رہے ہیں اور ایسی خدا سی جو سچا نہیں سکتا دعا مانگو
 میں عقل سو خالی ہیں تم سنا دی کرو اور نزدیک آؤ مان دی باہم مشورت کریں کسی
 قدیم سی یہ ظاہر کیا کسی قدیم ایام میں اسکو خبر لگی سی دی ہو کیا میں خداوند فی یہ خبر نہیں
 کہ میری سوا کوئی خدا نہیں ہوتا بات کا سچا اور نجات دہنی والا خدا میری سوا کوئی نہیں ہو میری
 طرف رجوع لانا کہ تم نجات پاؤ اسی زمین کو کنارہ و نکو ساری رہتی والو کہ میں خدا ہوں اور میر
 سوا کوئی نہیں طامس اسکاٹ لکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہو کہ لوگ ایک دوسری سی ان احوال کو
 کہیں اور آزمائیں کہ پیش خیر یاں پوری ہو میں یا نہیں اور یہ خبریں اللہ نے دئی تھیں ایمان
 اس بات کو سوچو اور یقین لالہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں ارشاد ہوتا ہو میں نے اپنی قسم کہا
 جو سچا کلام میری منہ سے نکلا ہی اور نہ پھر لگا کہ ہر ایک گھٹنا میری آگے جھکے گا اور ہر ایک بان
 میری قسم گھٹنا لے گی میری حق میں یہ ذکر ہو گا کہ یقیناً خداوند ہی میں میری سچائے اور توانائی
 ہے لوگ اسکی پاس لے گئے اور وہی سب جو اسی بزار تھی پیمان ہو گئے اسرائیل کی ساری نسل
 خداوند میں حق میری اور اسکو خبر لگے ایمان والو اللہ صاف خبر دیتا ہو کہ میری آگے ہر ایک گھٹنا لے گا

یعنی ساری زمین میں اللہ کو اگی رکوع اور سجدہ ہوگا اور اللہ کو لوگ قسم کہاں تک یعنی بتوں کو
 بھول جائیں گے اور اللہ ہی ذکر ہر بات میں ہوگا لوگ کہیں گے کہ اللہ ہمارے قوت دی کہ دین کہ
 غالب کیا اور اپنا سچا وعدہ پورا کیا جو لوگ اللہ سے بیزار تھے سب بے نشان ہو گئے اسرائیل کی
 ساری نسل اوستقین صاف تھی یعنی جو اسرائیلی محمدی ہو جائیں گے ان کی نسل بھی خدا سے
 ہوگی ایمان اور تین نسبت درشت رہیگا ایسا ہوگا کہ ان کا دل بار بار پھر جاوے جیسا اللہ
 باب اس باب میں اللہ تعالیٰ نسبت پوجنی والوں کی یہ توقعیان بیان فرمائی ہیں اور
 اسرائیلیوں پر اپنا احسانوں کا بیان فرما کر پانچویں آیت میں فرماتا ہے کہ تم مجھ کو کس سے مشابہ
 نہیں اور گے اور مجھ کو کسکی مانند کہو گے اور مجھ کی سب سے بہتر تو لوگوں کا کہ میں اور وہ دونوں ہمیشہ ہوں
 زمین آیت میں فرماتا ہے اگلی چیزوں کو جو قدیم سے ہیں یاد کر دو کہ میں خدا ہوں اور کوئی
 دوسرا نہیں میں خدا ہوں اور مجھ سے کوئی نہیں جو اول سے آخر تک کا احوال اور اگلی وقتوں
 کی باتیں جو اب تک پوری نہیں ہوئیں بتاتا ہوں اور جو کہتا ہوں میری صحت قائم رہے گی
 اور میں اپنی ساری مرضی کو پورا کروں گا جو عقاب کو پورب سے اور اس شخص کو جو میرے
 ارادی کو تمام کر لیا کہ دور ملک سے بلاتا ہوں میں یہ کہتا اور میں اسکا انجام دوں گا میں نے
 اسکا ارادہ کیا اور میں ہی اس کو پورا کروں گا اسی سخت دل جو سچائی سے دور ہو میری سنو میں
 اپنی سچائی کو نزدیک لایا وہ دور نہیں ہوگی اور میری سلامتی دیر نہیں کرے گی اور میں
 صیہون میں نجات اور اسرائیل کو اپنا جلال بخشوں گا اسی محمدی بہا ہے اللہ تعالیٰ بت پرستوں کو
 جمالت کا بیان فرما کر فرماتا ہے کہ میں اپنی ساری مرضی کو پورا کروں گا اس میں صاف یہ اشارہ ہے
 کہ بت پرستی کو یہ دشنام ہے اور ملک سے مشا دوں گا طاسل اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہودی لوگ
 بت بنایا کرتے تھے اور اور قوموں کو بتوں کو بوجی تھے اور ان کو اللہ سمجھایا کہ تم مجھ کو کسکی مانند نہیں کرو
 اسی ایمان والو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بعد جوئی عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کو اور روح القدس
 کو اللہ کے برابر نہیں پایا تھا اور بڑی بت پرستی پیدا کی تھی ان سب شریک نہیں ایمان والوں کو
 روکر کے اللہ فرماتا ہے کہ قدیم وقتوں کی باتیں جو اب تک پوری نہیں ہوئیں بتاتا ہوں اسکا
 یہ مطلب کہ پیش خیریاں جو نواہ اور زبور میں دی تھیں کہ تمام قوموں میں ایمان پہنچا اور

ہر ملک کو لوگ اللہ کو سجدہ کرتے تھے اور انہیں ان خبروں کا ظہور نہیں ہوا میں یہ خبریں پہر یاد دلاتا ہوں کہ وہ ضرور ظہور میں آدینگے ہر جس شخص کو ہاتھوں یہ سارا بند و بست ہوگا اوسکا اللہ یہ پتا دیتا ہے کہ وہ پورے سوا دیگا یہ پتا صاف عرب کا ہی ہے پتا اکتالیسویں باب میں ہے ہوجا ہی اور عقاب ایک اور تیرا والا جانور ہے جو شکار کرتا ہے اس مثال کا یہ مطلب ہے کہ وہ شخص برے ہوگا اور بہت جلد یہاں آہو چکا یعنی پہلے معراج کی رات میں براق پر سوار ہو کر شہر سرور عالم میں مسجد بیت المقدس میں آدینگا پھر اوسکا دین بہت جلد یہاں پہنچا دیگا اللہ تعالیٰ صاف یہ پتا دیتا ہے کہ میں اپنی سچائی کو یعنی سچی شریعت کو نزدیک لایا ہوں اور سلامتی کا وقت جس میں ہوں کو سلامتی کا وعدہ ہے اوسوقت میں میرے نہیں اس کتاب کو اکافوی باب میں جہاں آخری شریعت ہے جہاں کا صاف صاف وعدہ ہے وہاں اوس شریعت کا نام صداقت اور نجات رکھا ہے یہاں ہی یہی مطلب ہے کہ اوس سچی شریعت اور نجات دہندہ پیغمبر کے آئین کا وقت نزدیک ہے جسکو وقت میں صیہون کو اور ایمانوالوں کو کافروں کی ظلمتوں سے نجات دینگا اور سلامتی دینگا اوسکا ثمن اسکو خسرو بادشاہ کی خبر تھیرا ہے اور یہ نہ سہیجا کہ یہاں اللہ ہی پہلے بت پرستوں کو قائل کیا پھر آخری شریعت ہے جو کا وعدہ کیا جس سے صیہون کو نجات دینگا اب اسکو بعد ازاں لوگوں کی خبر ہے جو بابل پر چڑھائی کرتے تھے اس میں صاف اشارہ ہے کہ جو لوگ اوس شریعت کو مانع ہونگے وہی بابل پر جہاد کرتے تھے سینتالیسویں باب اور تیرا اور خاک بیٹھیہ ای بابل کی کنواری بیٹی تو زمین پر بغیر نجات کے بیٹھیہ طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ شہر بابل کو اللہ نے ایک کنواری لڑکی سے مثال دی ہے تیسری آیت میں اللہ فرماتا ہے میں بدلاؤں گا اور کسی سے میل نہ کروں گا نوین آیت میں فرماتا ہے کہ ایک ایک ایک ہی دین میں یہ دو صیہونین چھپ کر رہے تھے کہ تیسری لڑکی جاتے رہیں گے اور نوسوہ ہو جائیں گے وہ باوجود تیری بہت سی جادو اور تیرے بیشمار قوی جادو کو کامل ہو کر پھر چھپ کر رہیں گے یہ لفظ ہے کہ تو ماف باؤ عالینا یعنی کامل ہو کے وہ لوگ آدینگے تیرے اوپر اس کتاب کے سینتالیسویں باب کو سری پر کشموع کا لفظ ہے یعنی یہ سنکر بادشاہ کی کبریہ ہارے کاف کے باعث سی یہ معنی ہو گئے کہ سنکر آجیٹ یہاں کٹوا م کو معنی میں کامل ہو کر عیسایا داری میں نے ترجیح کیا ہے اسکا مطلب ہے کہ وہ لوگ افسوس

عشق اور محبت میں کمال حاصل کرے گا تو بابل کا جادو اور پرنہ چلیگا گیا یہ وہ آیت میں ہے
ایسی بلا تجھ پر نازل ہوگی جس کا کفار نہ تو ندیسکیگی یا یہ وہ آیت میں ہے کہ اب اپنا جادو اور
اپنا سارا سحر ختمین تو لڑکامی سے مشغول رہی ہو یا کہ شاید کہ تو اوتسی نفع پادی شاید کہ تو عجب
آویز تیرے وہ آیت میں ہے کہ اب جو آسمان کا اندازہ کرتے تھے اور تاروں کو دیکھتی والی اور وہ
جو نئے چاند کی خبر دیتی تھے کہ تجھ پر کیا آویگا کہڑی ہو وہیں اور تجھ کو نجات دیوین اڑھتے ہیں ان
باب یہ بات سنو ای اہل یعقوب جو اسرائیل کو نام سی کہلاتے ہو اور یہودی کی جتنی سی نکلی ہو
جو خداوند کا نام لیکو قسم کہاتے ہو اور خدا اسرائیل کا ذکر کرتے ہو پر امانت اور صداقت
سے نہیں کہ وہ تو سہر قدس کو لوگ کہلاتے ہیں اور اسرائیل کے خدا پر بہر و سار کہتی ہیں
جب کا نام رب العالمین ہے ای ایمان والو اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ اللہ اسرائیلیوں کو سمجھاتا
ہے کہ وہ لوگ یعنی وہی کامل لوگ جب کا اوپر ذکر ہے جو بابل پر چڑھائی کرے گا وہ پاک
شہر کے لوگ کہلاتے ہیں یعنی مکہ یا مدینہ جو پاک شہر ہو وہ اسکو رہنی والے ہیں اور شہر
بھر و سار کہتی ہیں تب تو اللہ کے نام کے دور سے ایسے قوی جادو والے شہر کو ویران
کر دالین گویا اسل سکاٹ نے کامل ہونیکا مطلب یوں لکھا ہے کہ پوری بلائیں اور مصیبتیں
تجھ پر آونگی ہا ہی باؤ کے لفظ کا خیال نکلیا اور دوسری آیت کا یہ مطلب لکھ دیا کہ یہودی
اس پر مغرور تھے کہ ہم پر دشالم کے رہنے والے ہیں ہا ہی یہ نہ دیکھا کہ پہلو اللہ فرماتا ہے کہ ای
اسرائیلیو پر فرماتا ہے کہ وہ پاک شہر کے لوگ کہلاتے ہیں یہودیوں کو اللہ دوسری
قوم کا حال سناتا ہے اور اونکی تعریف کرتا ہے کہ وہ اللہ پر بہر و سار کہتی ہیں ان خبروں کا
یوں ظہور ہوا کہ حضرت عمر کے وقت میں بابل والوں پر جادو ہوا محمد یوں کو کمال کو آگے
بابل کا جادو وجودت سے مشہور تھا کچھ نہ چلا اور ایران والے جنگی بابل میں ہی حکومت
تھی اور لکا جادو بھی بے اثر ہو گیا ابن خلدون نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ تاریخ والوں نے
نقل کیا ہے کہ زرخش کا دیان جو کسری کا یعنی ایران کو بادشاہ کا جند اتنا اوسمین و فق
عددی تھا یعنی گنتی کے کچھ حرف تو وہ سونے سے بنا ہوا تھا جو آسمان کے وضع دیکھ بہا لکھ
بنایا گیا تھا جب قاعد سید کی لڑائی میں رستم مارا گیا وہ جند افارس والوں کے ہا گئی

اور تتر ہو جائیگو بعد زمین پر گرہوا پایا گیا اور طلسمات اور اوراق والو لوگ یعنی جو لوگ گنتی کے حرفوں کا نقش بناتے ہیں وہ گمان کرتے تھے کہ وہ خاص لڑائیوں میں غلبہ کے واسطو تھا اور وہ چند جبین و نقش ہو گایا اوسکو ساتھ ہوگا وہ کہی نہ ہا لیکا مگر یہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ والو لکا جو ایمان تھا اور وہ اللہ کے کلمہ پر مضبوط تھو تو اوپر جو اللہ کی مدد ہوئی اوس سے جادو کی سب گمرہیں کھل گئیں اور جو کچھ وہ کرتے تھو وہ سب بیکار ہو گیا اوراق گنتی کی لفظوں کو کہتے ہیں اور وہ آسمان کو اور تاروں کی چال کا کوئی وقت دیکھ کر بنایا جاتا تھا یہ قادیسیہ جو بابل کے علاقہ میں تھا یہاں حضرت عمرؓ کے وقت میں ایران والوں نے جہاد ہوا اللہ نے کامل ایمان والو محمدیوں کے ہاتھوں اوس جادو کو مٹا دیا اللہ تعالیٰ اسرائیلیوں سے فرماتا ہے کہ میں نے یہ خبریں تمکو پہلے سے دی رکھیں اوس وقت یہ نہ کہیو کہ یہ کام میری بت نی کیا اور میری مورت نے یہ باتیں فرمائیں پھر اسد اپنی بڑی بڑی قدر تو لکا بیان فرما کر جو دہوین آیت میں فرمایا کہ تم سب ملکر جمع ہوا اور سنلو اون سہو نہیں وہ کون ہو جسنی اوسکا بیان کیا ہو جسنی جو نے پسند کیا ہو جو اوسکا مطلب بابل پر اور اوسکا ہاتھ کس دیوں پر ہو بچا دیا میں ہی نے کہا مان میں نے اوسکو بلایا میں اوسکو لایا ہوں اور وہ اپنی روش میں بختا رہوگا۔ طامس اسکاٹ نے یہاں بھی خسرو بادشاہ کی خبر ٹیڑھی کیونکہ عیسائیوں نے کہی بیان کر ایسا غلبہ نہیں پایا اور یہاں صاف یہ لفظ ہے کہ جسکو اللہ نے پسند کیا یہ صاف اشارہ اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے جسکے خادموں نے بابل پر قبضہ کیا ارشاد ہوتا ہے کہ تم میری نزدیکی آئے اور یہ سنو میں نے شروع ہی سے پوشیدگی میں کچھ نہیں کہا جسوقت سی یہ ہوتا میں دین ہوں اور اب خداوند خدا نے اور اوسکی روح نے بھوکھا ہوا طامس لکھتا ہے کہ اسکا معلوم کرنا ذرا مشکل ہے کہ یہ کون فرماتا ہے اگر یہ خیال کریں کہ نبی نے یعنی حضرت اشعیا علیہ السلام یہ کہا تو یہ اللہ کے برگزیدہ بندی کی خبر ہوگی جسکو پہلی پیش خبری ہوگی حضرت اشعیا علیہ السلام نے شروع پیغمبری سے صاف صاف خبریں دیدیں اور اب خدا نے اور اوسکی روح نے اونکو بچا ہوا دیوں کی خبر دی اور اسکی خبر دینے کو یا یہ معنی ہے

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں آؤ ایمان والو یہاں پادری اقرار کرتا ہے کہ اللہ کا بزرگ
 یعنی وہ بندہ جو سب سے افضل اور بہتر ہو جسکی تعریف بایسویں باب میں اور پہراوسکا
 ذکر تینتالیسویں باب میں ہو چکا ہو یہ اسکی خبر ہو پہراوپر کی آیتوں میں پادری کیون نہیں
 کرتا کہ اوسی بندہ مقبول کی خبر ہو اور وہ وہی ہو جو بائبل پر غالب ہو گا ایک مطلب یہ کہ
 نزدیک یہ ہوا کہ حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں پہلوسی صاف صاف سب خبریں
 دے رہا ہوں اور اب اللہ نے اور اسکی روح نے یعنی اسکی بنائی ہوئی روح جسکا
 نام جبریل ہو چکا ہو ایک مطلب یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو داتا ہو کہ تم یوں
 کہو ہم کہتی ہیں اگر یہ معنی ہیں تو یہ لفظین اللہ فرماتا ہو کہ تم میری نزدیک آؤ میں شروع
 سے پوشیدگی میں کچھ نہیں کہتا ایسا کلام اللہ اوپر ہی فرما چکا ہو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کو نور سے اللہ کو داتا ہو کہ جسوقت سو یہ ہوتا ہو میں دین ہوں یعنی جسوقت سو اللہ یہ
 خبریں دی رہا ہو میں ہی حضور میں حاضر تھا اب اللہ نے اور اسکی بنائی ہوئی روح کی
 یعنی جبریل نے اسکو حکم سی مجکو بھیجا اور نچا سواں باب اسی دیہی سر زمین پر
 سلوا کی لوگو تم جو دور ہو کان دہرو خداوند نے مجھو پیٹ سی بلایا اور میری مان کے پیٹ
 سو میرے نام کا ذکر کیا اور اوسنو میرے منہ کو تیز تلوار کی مانند کیا اور مجھو اپنو ہاتھ کو آئی
 تلے چھپایا اوسنو مجھی تیرا بدار بنایا اور اپنو ترکشیں مجھو چھپا کر کہا اور اوسنی مجھو کیا تو میرا بندہ
 ہے اسرائیل جس سے میں اپنا جلال ظاہر کرونگا اور میں نے کہہ کہ میں نے عیث مستقیمت
 کیونچو میں نے مفت اور بیفائدہ اپنی قوت کہو کی یقینا میری عدالت خداوند کے ساتھ ہو
 اور میرا کام میرے خدا کے پاس اور خداوند اب یوں کہتا ہو جیسو مجھی پیٹ سی اپنا بندہ بنایا
 میں یعقوب کو اسکو پاس پہرا لاؤں اور اسرائیل کو اسکی نزدیک جج کروں اور میں
 خداوند کی نظر میں رہنے والا ہوں گا اور میرا خدا میری توانائی ہو گا وہ فرماتا ہو یہ تو کم ہو کہ تو
 یعقوب کو کہہ کہ تو قائم کرے اور اسرائیل کے بچے ہوں کے پہرا لائیکو یو میرا بندہ ہو بلکہ
 میں نے مجھو غیر قوموں کا اور بنایا تاکہ میری نجات زمین کے کناروں تک پہنچے طامس کا
 کہتا ہو کہ اس جگہ قدرتی رہائی کی پیش خبری ہو یہاں سی اور حصہ پیش خبری کا شروع

ہوتا جس میں ہماری آنکھوں کو سامنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش خبری برابر رہی ہو اور
 بالکل در طرف کا خیال جاتا رہتا ہو ہم یہ بات نہیں مانتے کہ حضرت اشعیا علیہ السلام نے اپنا ذکر کیا ہو
 یہ بیان اور پھر کس طرح مطابق نہیں آسکتا کسی اور پر کیونکہ اور کسی شخص کو بھی نہیں کہا گیا ہو
 کہ اودنی بہت پرستو نہیں نجات پہلائی تمام دنیا میں تو یہ کلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہو
 کہ دور کی قومیں جو جمع ہو دیں اور پہلے میں آئیں وہ پہلی اور نکات نام عیسیٰ رکھا گیا اور نکات منجھ اور
 اور نکات کلام تیرے لیا کی مانتے ہو خوف دلائیمین اور یقین دلائیمین اور زور اور نکات کلام کا اور نکات منجھ
 برہماد کو نہیں وہ تیرا بار میں تیرا بار کو سپاہی اپنی ترکش میں چپا رکھتا ہو کہ جب موقع ہوا وہ
 کام میں لاؤں آئندہ کا شکر ہو کہ باری نے اور کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پہلی کسی اور پر غیر کی
 یہ خبر نہیں ہو سکتی کیونکہ اگر پیغمبر میں سے اسرائیل کو سوا کسی قوم کو ایمان نہیں ملا اب ہم کہتی ہیں
 کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنت دنیا میں رہتے تک آج بھی اسرائیل کو سوا کسی کو اللہ کا کلام میں
 سنایا مٹی کے انجیل کو نہیں دین باب کی جو بیسٹون آیت میں ہو کہ بن سوا بنی اسرائیل کو
 نہر انیکو ہیر دیکھو جو کہوئی ہوئی ہیں کسی پاس بچا نہیں گیا نرآن مجید میں سورہ آل عمران میں اللہ
 فرماتا ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا و تریو لا الہ الا ربی اسمائیل یعنی میں پیغام ہو چکا ہوں لا
 ہوں اسرائیل کی ادلاؤ کو اور مٹی کی انجیل کو دسویں باب میں ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 نے اپنی بارہ شاگردوں کو بھیجا اور یہ فرمایا کہ غیر قوم کی طرف نہ جاؤ اور سارے یونکو کسی شہر میں
 داخل نہو بلکہ پہلو اسرائیل کے گھر کی گھوڑی ہوئی ہیر و نکات پاس جاو معلوم ہو کہ حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام فقط اپنی قوم اسرائیل کی طرف بھیجے اگرچہ آپسی اور انکو پیغمبر عیسیٰ کے کچھ بیات
 رہا ہو غیر قوم کو بعض لوگوں کو بھی ہوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے دنیا سے ادھار لیا تیب اور نبی
 اللہ کے حکم سے اپنی خادموں کو بشارت دی کہ سب قوموں کو ستاگر دکر تیب آہو خادموں نے غم
 کو ہی انجیل سنائی اور یونانیوں میں اور رومیوں میں ایمان پہلا تو حضرت اشعیا علیہ السلام
 کی کتاب میں ۱۰ جو اللہ فرماتا ہو کہ میں نے تجھ کو غیر قوموں کا نو بنایا غیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 نہیں ہو وہ فقط اپنی قوم اسرائیل کی طرف بھیجے ہو تھی وہ خود آب و دھری تو انکے طرف سے
 بھی لکھا ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے دنیا سے ادھار لیا تیب اور نبی

قوم میں دوسری ملک میں پیدا کیا اور سب قوموں کا نور آپ کو بنایا اور بہت سی اسرائیلیوں کو بھی
 اوس نور میں اپنی راہ سمجھائی تو یہ کلام اللہ تعالیٰ جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی
 سب لوگوں کو سناتا ہے کہ آپ ارواحوں کو عالم میں اللہ کو حکم سے اپنا آئندہ حال یوں
 فرما رہے ہیں کہ میں جب مانگو پیٹ میں ہوں گا تب ہی سو اللہ میرا نام کا ذکر کرے لگا چنانچہ آپ کی
 والدہ آمنہ کو کسی بزرگ نے خواب میں فرمایا کہ جب یہ پیدا ہوں تو انکا نام محمد رکھنا اور اللہ نے
 آپ کو منجھ کو تر تلوار بنایا آپ پر ایسا قرآن اودا رہا کہ ایک ایک حرف شیطانوں کو حق میں تیرا
 ہی نہیں تو ابلیس اور اسکی فوجیں بغیر وں کو بڑی دشمن ہیں کافر و کفر و لو نہیں دوسو سہ ڈال
 ڈال گئے بغیر وں کا خون بہا چکو تو اسرائیلی جو یہودی کہلاتی تھیں جو توراہ اور زبور کی پیروی والی تھیں
 اذکونما تہوں پیغمبر وں کو خون ہوئی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ نے پیغمبر وں کی والدہ
 شمع میں پیدا کیا وہ لوگ بہت بڑی دشمن خدا پرستوں کی تھی اور ہر اپنی اور نہیں بت پرستوں
 اللہ کا کلام سنایا اور اذکونما کو خوب طرح ذلیل کیا مگر اذکونما کو کچھ قابو نہ چلا اس قرآن پاک
 کے ایک ایک حرف نے شیطانوں کو پر زنی اور زاری اللہ آپ کو اپنی ہاتھ کی سائی تلوار چھپایا اور منجھ
 کی تلوار سی بچایا اور آپ کو تر آبدار بنایا اور اپنی ترکشیں چھپایا یعنی آپ کو ایسی تاثیر دی کہ دشمنوں کو ہلاک
 کرے یہ تاثیر دیگر مدت تک اس تاثیر کو چھپا رکھا کہ میں جہاد کا حکم دیا پھر مدینہ میں پہنچا لگا ایک
 جہاد کا حکم دیا آپ کی ظاہری اور باطنی تاثیر سب کو دکھلا دی اور فرمایا کہ دوسرا سیدہ اسرائیل ہے
 یعنی جسطرح یعقوب علیہ السلام کی نسل سے خدا پرستی پہلی اور سبط نجس اور تیری اولاد ہی فیض
 ایمان کا جہان نہیں پہنچو گا پھر آپ فرماتے ہیں کہ میں عیسیٰ محنت اور مشقت کی اس میں یہ اشارہ ہے
 کہ مکہ میں آپ نے دس دس تک بت پرستوں کو اللہ کا کلام سنایا مگر بت پرستوں نے بڑی بڑی
 ظلم کی اور تھوڑی سی لوگ ایمان لائے مگر میری عدالت اللہ کے ساتھ ہے یعنی وہ ظالموں سے بدلہ لگاؤ
 اذکونما قتل کر لگا اور میرا کام اللہ کے پاس ہے یعنی اللہ میری محنت کا بدلہ دے گا پھر آپ فرمائی ہیں
 کہ اب اندیون فرماتے ہیں کہ میں اسرائیلیوں کو اذکونما کی طرف پہلاؤں ب کی لفظ میں صاف
 اشارہ ہے کہ پہلو اور قوم کو سمجھانیں بڑی محنت اور تھائی اب یوں حکم ہوتا ہے کہ اسرائیلیوں کو
 اللہ کی طرف لاؤ سو مکہ میں دس برس بت پرستوں کو سمجھا کہ آپ مدینہ میں تشریف لائی اب

بہت یہودی آپ پر ایمان لاؤ اور پھر محمدی ہوئی اور اللہ فرماتا ہے کہ فقط اسرائیلیوں کو لی نہیں
 بلکہ سب قوموں کو لی تجھ کو نور بنایا یعنی تیری روشنی میں سب قوموں کو لوگ اللہ کو پہچانیں گے اور اشارہ
 ہوتا ہے خداوند اسرائیل کا نجات دینے والا اور اس کا قدوس اور سکوحسی انسان حضرت جانشاہی
 اور اوسو جس سے قوم کو نصرت ہو اور اوسو جو حاکموں کا چاکر ہو یون فرماتا ہے کہ بادشاہ دیکھیں تو
 اور سر دار اوٹھ کر کھڑے ہوں گے اور خداوند کے لیے سجدہ کرے گے جو عیالات کا سچا اور اسرائیل کا قدوس
 ہے جس نے تجھ کو برگزیدہ کیا ہے خداوند یون فرماتا ہے کہ میں نے قبولیت کو وقت میں تیری سنو اور
 نجات کو زمین تیری مدد کی اور میں نے تیری حفاظت کی اور امت کو لیتو تجھ کو ایک عہد بخشا تاکہ تیرے
 کو برقرار رکھو اور ویران میراث وارثوں کو دیوے اور ایمان والو اللہ تعالیٰ بکلیہ پتا دیتا ہے کہ جو شخص
 پہلے حکومت ظاہر کی نہیں کرتا ہے وہ آخر کو سب بادشاہوں پر غالب ہوگا پہلی اوسکا یہ حال
 ہوگا کہ لوگ اوسکو حقیر جانیں گے یعنی بت پرست لوگ برا کہیں گے اور بہت ستا دیں گے اور اوسکو
 قوم کے لوگ بہت بیزار رہیں گے کہ ہمارے باپ دادا کا دین مٹا دیتا ہے اور وہ حاکموں کا چاکر
 ہو یعنی وہ رسول پاک پہلے امیرون کی چاکری کرے گا جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی
 مکہ والوں کی بکریاں اچھوڑ دیں کہ چرائیں حضرت خدیجہ کا مال لیکر اذکیطرت سی سوداگری کی
 صحیح بخاری میں ہے کہ آپ فرمایا اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس کو کبیرا نہ چرائی ہو لوگوں
 نے کہا اور آپ نے بھی تب فرمایا ایمان میں کبیرا چراتا تھا قریط پر یعنی قیراطون پر مکہ والو کا
 یوحنا الباری میں ہے کہ مسعود ابن سید فرمایا کہ اسکو یہ معنی ہیں کہ ہر کبیری ایک قیراط پر یعنی
 وہ قیراط جو ایک حصہ روپے کا یا اشرفی کا ہے مکہ میں آپ نے دس برس دشمنوں کو ظلم اور ٹھکانے
 پر مدینہ میں دن بدن آپ کا غلیہ بڑھتا گیا آنجاشی بادشاہ حبش کا اور یازدان حاکم یمن کا ایمان لایا
 عرب کے بڑے بڑے سردار اور امیر آپ ہی وقت میں ایمان لائے اور ایک عہد یعنی شریعت اللہ
 نے آپ کو دی اسلئے کہ زمین کو برقرار رکھی یعنی دنیا میں ایمان پہلی اور اللہ ایمان والوں کو طفیل سو
 زمین کو قائم رکھو اور ویران میراث وارثوں کو دیوے سو ویران میراث کعبہ کی جہاں سپکڑوں
 برس کرے ایمانوں کی بت پرستی پہلانی تھی دو ستر ویران میراث مسجد بیت المقدس پر جو جس
 میں پرستون ڈر دیا تھا اللہ نے اپنی دونوں گہر دکھاوارث محمد یون کو کیا طامس اسکا لیتا تھا

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سی ہویوں کی نفرت کی اور انکو عالموان اور پتھلوں پلاطون
 اور ہرودس نے اولیٰ ایسا سلوک کیا بیساعلامونشی کرتے ہیں یہ لکھنا یاد دہانی سے پاکہ
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظالمونکو ظلم و مٹواتے رہے اور دنیا سوا و ملکوں پادشاہوں نے
 انکو قہقہہ نہیں کر دیا اور انکی نہیں ہونگئی یہ سوچنا اسکی حد لگتا ہے کہ جب روم کو پادشاہوں
 نے عیسائی دین قبول کیا یہ امر یوں ہو گیا کہ پادشاہ روم کے پادشاہ توفی حضرت عیسیٰ
 نے تین سو برس بعد عیسائی دین قبول کیا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 زبکین کو پادشاہ اور حاکم آپکو ملے ہوئے بڑے بڑے پادشاہوں کے ایک دوسرا شمار
 ہوتا ہے تاکہ توفیق دیوں کو کہو کہ کمال ہو اور انکو دوانہ ہر دین میں کہ آپکو دکھانا ہو
 راہونین چہنگ اور ساری اونچی اونچی جاگیریں اونکی چراگاہیں ہونگی دی نہ ہو کہ ہو
 اور پیاسا اور نہ گرمی کا خوش اور دھوپ اور مار لگا کیونکہ جسکی رحمت ہر جہان میں
 اور پانچ سو تو تکلیف اونکی بہتری کر لگا اور میں اپنی ساری کوہستان کو ایک راہ گذر
 کر ڈالوں گا اور میری شاہراہیں اونکو کی جائیں گی دیکھ یہ دور سو اونگی اور دیکھ یہ اور تو
 اور مجھ سے اور یہ سب کچھ کے ملک سوا ہی ایمان والو اب ارشاد ہوتا ہے کہ توفیق دیوں کو یعنی انکو
 جو کفر اور جہالت کو اندھیر میں پھنسا دیں تو انکو اس قید سے نکالو اور ایمان کو دین لاؤ
 وہ سب راہونین چہنگ یعنی وہ سب ملکوں پر غالب ہونکو سب ملکونین نور ایمان کا
 پہلا دینگو اور دنیا کی بھی شرفی اونکو ہوگی اسد تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ توفیق دیوں کو
 فی اللہ نیک کھنڈہ ہم جہاد دینگو دنیا میں اونکو اچھی دے کہ تاجر الخیرۃ اکسبوا اور
 عقیقی کا اجر تو بہت بڑا ہے سو اللہ کی محمدیوں کہ تمام ملکوں کی حکومت دی اور یہ جو فرمایا
 کہ وہ جھوٹے پادشاہوں کو کیا عجب ہے کہ اس میں اشارہ اس سچہ کا ہے ہو جو ہماری نبی
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا بجا انہور میں آتا تھا کہ تھوڑا سا مانا سیکڑ وان ادھر بیٹ
 بہر کر کیا لیتا اور تھوڑی سی بات سیکڑ وان آدھی وضو کر لیتو تھو اور خوب طرح پی لیتو
 اور دیکھا انور وہ پانی اوتار ہی رہتا تھا حدیث کی کتابونین جا بجا یہ ذکر ہے ہر صاف
 فرمایا کہ سارا کھانا تھو ملک عرب اور ملک شام سب کو ایک راہ گذر ڈالو ٹکا سوار

نام محمد بن محمد یون کو پیدا دیا اور سب کو ایک دین کر دیا اور تراویح سمی اور ہرگز
 لوگ آج اور دینی دین میں داخل ہو کر طامس اسکاٹ لکھتا ہو کہ سنیم کوئی
 صوبہ ہو ملک منتر میں یا عرب اذلیع میں اس جگہ پر قوسوں کو ایمان لائیکو خبر ہو کہ حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائیکو اور بت پرست گراہی کی قید سے نکلیں گے اور انکو کسب طر حکم
 لکھتے ہوگی وہ لوگ فوج فوج دین میں آؤنگے اسی پادریو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جو لوگ
 ایمان لائے اور انو پنج ظالموں کو ہاتھ سے بڑی بڑی صلیبتیں اور ٹائین یہ خبر انکی نہیں ہوتی
 دیکھو اسکر بعد ارشاد ہوتا ہو آسمانوں کا خوش ہوا زمین اور آسمان کی اودھاد ای
 پہاڑ کہ خداوند اپنے لوگوں کو تسلی دیتا ہو اور اپنے بخور و رحمت فرماتا ہو طامس اسکاٹ لکھتا ہو
 کہ اسد والے لوگ جو صلیبت زدہ ہوئے اور انکو اللہ تسلی دیکھا اس خوشی میں آسمان اور
 زمین اور اونکر باشندوں کو حکم ہوتا ہو کہ خوشی اور تعریف میں گائیں آئی پادریو اسکاٹ
 ظہور محمدی وقت میں ہوا ارشاد ہوتا ہو لیکن جیہوں کہتی ہو خداوند نے مخو جوڑ دیا اور
 خداوند مخو بول گیا کیا ہو سکتا ہو کہ کوئی عورت اپنی دودھ پیتی بچہ کو بولجامی اور اپنی پٹ
 کے فرزند پر ترس نکھائی ان دو شاید بولجامی پر میں مخو نہ بولونگا دیکھ میں نے تیری
 تصویر اپنی عیسیٰ میں پرکھو دی ہو اور تیری شہر پناہ ہمیشہ تک میرے سامنے ہو تیرے بیٹے
 جلدی کرینگے اور تیرے بچاڑنے والے اور اوچاڑنے والے تجھے ہی لکل جائینگے طامس اسکاٹ
 لکھتا ہو کہ تیرے بنائے والے جیسا کہ پرانے ترجمہ میں ہو وہ جلد اپنا کام پورا کرینگے سوخت و
 بادشاہ نے بابل کو جلدیوں لے آیا اور مسجد بیت المقدس کو پر بنائینکا جلد کم دیدیا آئی پاک
 نے یہ نہ دیکھا کہ یہاں یہ وعدہ ہو کہ تیری شہر پناہ ہمیشہ تک میرے سامنے ہو خداوند بادشاہ کی
 مسجد کی بنیاد ڈالی تھی پہراؤ سکر بعد اس گہراٹیکو دوسرے بادشاہ کو حکم دیا سارا شہر
 بنایا گیا مگر وہ سارا شہر مسجد سمیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بعد رو میون نے دیا اور
 وہ شہر پناہ ہمیشہ بنیں رہی پر جب محمدی لوگ وہاں پہنچے اور مسجد کو اور شہر کو آباد کیا
 سے وہ پاک شہر اور اسکو شہر پناہ ہمیشہ تک قائم ہو یا پچھین صدی میں اگرچہ نصاری
 دیواروں کو توڑ کر شہر میں گرس پڑے تو اور قتل عام کیا تا مگر بار بار اوپر جہاد ہوتا رہا

اسی برس بعد صلاح الدین بادشاہ نے یہ پاک شہر نصاریٰ سے چھین لیا اور شہر بنام بنائی
اور خوب طرح آباد کیا اور محمدیوں کی وہاں خوب کثرت ہوئی یہ جو فرمایا کہ میں نے تیری تصویر
اپنی ہتھیلیوں پر کھودی ہو یہ وہی بات ہے جو باسٹھویں باب میں فرمائی ہو کہ تو خداوند
کے ہاتھ میں شاہانہ تاج ہوگا اور لہذا خدا کی ہتھیلی میں ایک شکوک کا افسر یعنی تیری بہت
بڑی رونق ہوگی یہ صاف خبر محمدی وقت کی ہو اور کیا عجب ہو کہ یہاں یہ بھی اشارہ ہو
کہ تیری شہر بنیاد تو بڑی بجا بیگی مگر تیری بیٹی یعنی تیرے بنانے والے بہت جلد اجائیں گے اور
نصاری جو تیرے اور جارٹنیو والے ہیں ان میں سے کچھ ایسے گوارشادہ ہو رہے ہیں انہیں اور پر
اور چاروں طرف نگاہ کر یہ سب کو سب ملکر اکٹھے ہوتے ہیں اور تجھے پاس آتے ہیں خداوند
کہتا ہو اپنی حیات کی قسم کہ تو ان سبھو نگو زیور کے مانند ہیں لیگی اور انہیں اپنی اوپر
دولت کے مانند باندھ سکو کہ تیری خرابی اور اوچار ملکاتوں اور بر باد کی ہو گئے ملک میں
اب بس تو والوں کی کثرت سی سنا کی نہیں رہی اور تیرے اوچارٹنیو والے دور دفع ہونگے بلکہ
تیرے بائیں کے لڑکے تیرے کانوں میں پہرے کہیں گے کہ جگہ بسنی کے لیے تنگ ہو ہیں جگہ
دے کہ ہم بسین تب تو اپنی دلیں کھینگو کون میرے لیے انکا باپ ہوا کہ میں تو لا دل
ہو گئی اور اکیلی تھو میں تو خارج کی ہوئی اور پستھیں رہی سو کسٹو انکو پالا دیکھ میں تو اکیلو
جھوٹ لگتی پہرے کہاں ہو آئے طاسوں کاٹ لگتا ہو کہ صیہون گویا ایک بیوہ ہے جو اپنی
لڑکوں سے جدا ہو پس صیہون کی اگلی برباد کی بعد اسکی لوگ بٹھا رہے ہیں کہ کہہ
جگہ درکار ہوگی بربادی یودیوں کی بابل والوں کو ہاتھوں اور بعد اسکو رومی لوگوں کی
ہاتھوں اور نکال دیا جانا یودیوں کی قوم کا اونکی بے ایمانی کے باعث سو یہ ایسا تھا تو کیا ہو
کے لڑکے جاتے رہے اور بعد ان بربادیوں کے سرسبز ہونا اس پاک مقام کا ایسا ہی
گویا لڑکے مگر تھے پر زندہ ہو کر آئے سو قید کے بعد یودی بہت بڑے ملک ہو دیے کہ
سواہر اس پاس کے شہروں میں آباد ہوئے تو یہی یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ بت پرست
لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاؤنگے اور یودیوں پرست لوگ حضرت عیسیٰ
السلام پر ایمان لائے اور اس پاک شہر میں اور اس پاس کے شہر و زمین بسے تو یہی

ہنگو یہ مطلب ضرور سمجھنا چاہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جبہ سو برس بعد محمدیوں نے اس کی
 شہر کو اور مسجد کو اور تمام ملک شام کو ایسا آباد اور سرسبز کیا کہ تھمارا دل خوب جانتا ہو اور
 یہ جو فرمایا کہ تیرے اور چار بیواؤں کی چھسی دور دفع ہونگو اسکا پورا طور یہ کہو اور سوقت و کمانی دینا
 جب صلاح الدین نے نصاریٰ کو اس پاک شہر سے نکال دیا پھر محمدیوں نے نصاریٰ کا اور بہت
 ملک لیبیا نصاریٰ اور اس پاک شہر سے بہت دور ہو گئے اور ارشاد ہوتا ہے خداوند اللہ فرماتا
 ہے کہ مکہ میں قوموں پر اپنا ہاتھ اٹھاؤنگا اور امتوں پر اپنا جہنم کھڑا کر دوں گا اور
 دسے تیرے بیٹوں کو اپنی گود و زمین لیے آئیں گے اور تیری بیٹیوں کو اپنی کندہ ہوں پر
 چڑھا کر پہونچا دیں گے اور بادشاہ تیری پالنی والی باب ہونگو اور اونکی سبکیات تیری پالنی والی
 مائیں کو تیرے آگے آوند ہو منہ نہیں پر جھکیں گے اور تیرے پاؤں کی خاک چائیں گے اور تو
 جائیں گے کہ میں ہی خداوند ہوں کیونکہ وہ جو میری راہ نکو ہیں لشیان ہونگو آئی مجھ کی
 بہائیویہ صاف خبر محمدی وقت کی ہی گیارہویں باب میں اللہ نے آخری پیغمبر کو صاف
 جھنڈے سے مثال دی رہی یہاں بھی وہی لفظ ہی اللہ کی ساری قوموں پر حجاب
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جہنمی کی طرح کھڑا کر دیا ہر قوم کی بڑی بڑی بادشاہ محمد
 ہوئے اور اللہ کا کلام جو آپ پر اور سب پیغمبروں پر اور اس سب ایمان لائی اور مسجد بیت المقدس
 اور اس پاک شہر کی بڑی بڑی خدمتیں بجالائے سب محمدی لوگ دہان کی خاک کو
 تبرک جانتے ہیں محمدی بادشاہوں نے جو خدمتیں اس پاک مسجد اور پاک شہر کی
 کے بن اونکا بیان اس کتاب کو آخر میں آویگا اگر اللہ چاہیگا طاس اس کات لکھتا ہو
 کہ صیہون کی خاندان کو ترقی انجیل کے وعظ سے ہونگے اور بیشتر لوگ بت پرستی چھوڑ کر
 عیسائی ہو جائیں گے پھر لکھا ہو کہ بہت بڑا طور اس خبر کا ابھی آئندہ ہونیوالا ہو آئی پاور ہو
 بہت بڑا طور اس خبر کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت سے آج تک ہو رہا ہے اب امام مہدی
 اور حضرت عیسیٰ آئے ہیں اور محمدی دین کو صیہون میں خوب چمکاتے ہیں ارشاد ہوتا ہے کیا
 ہو سکتا ہو کہ شکار زبردستوں سے چین لیا جائے یا وہ جو زور آور سے قید ہو چڑھایا جادی
 ان خداوندیوں فرماتا ہے کہ زور آور کے قیدی ہونے لیے جائیں گے اور بدیت والی کا شکار ہو

چھڑا دیا جائیگا کہ میں اوس سے جو شیر و سانہ جگر تاجی جگر اگر دنگا اور تیری فرزندوں کو
 ربا کی دنگا اور میں اونکو جو بچہ ظلم کرتے ہیں اونیہین کا گوشت کھلاؤنگا اور وہی مہی
 شراب کے مانند اپنا ہی اہو پیو بدست ہو جاؤنگو اور سارا شہر جائیگا کہ میں خداوند تیرا
 ہی بی بیولا میں یعقوب کا قادر تیرا چڑائیوالا ہوں اسی ایمانوالو پادری مارشہ میں لا اسلام
 میں کہتا ہوں کہ جب نصاری اس لڑائی سے پٹی تو اودن بدکاروں کی ترکوں کو اپنے
 مسلمانوں کو چور کرالیں اور انا شروع کیا اوتنا لبس برس کی عرصہ میں تیرہ ہزار
 عیسائیوں کو چن چن کر آگ میں جیتا جلا دیا دیکھو یہ پیش خبری کیسی پوری ہوئی کہ جو
 اس پاک شہر پر ظلم کرتے ہیں اونکو اونیہین کا گوشت کھلاؤنگا اب گیارہواں باب
 سلوا ارشاد ہوتا ہے میری سنو امی لوگو تم جو صداقت کی پیروی کرتے ہو اور خداوند
 کو ڈھونڈتے ہو اور اس جہان پر جس میں سو تم کاٹے گئے ہو اور اوس گڑبہ کے
 سورج پر جہان تم کو دبے گئے ہو نظر کرو اپنی باپ ابراہیم پر اور سارے پر جو تمہیں جنو
 نگاہ کرو کہ جب میں اوس بلایا وہ اکیلا تھا پس اوسکو برکت دی اور اسکو بہت بنا
 کہ خداوند صہیون کو تسلی دیا کہ وہ اوسکی ساری ویران مکانوں کی دلداری کریگا وہ
 اوسکا بیابان عدن کے مانند اور اوسکا جنگل اللہ کو باغ کے مانند بنا دیا خوشی اور
 غورمی اوسمیں پانچاویں شکر گذاری اور گائیکی اواز اوسمیں ہوگی طاسل سکاٹ
 اسکا مطلب یوں کہتا ہوں کہ اللہ نے حضرت ابراہیم کو بٹاپے میں اولاد دی وہ ہے
 افتد اجمالوں کو سچو دین کو ساتھ آرام دینا اور ان جگہوں میں جو بباد اور ویران
 ہو گئیں پر اونکو باغ و بہار کر دینا بہت پرست لوگ ایمان لائیں گے اور صہیون پر جو
 بباد کیا گیا تھا اور یہودی نکال دیے گئے تھے اوتکا پر آباد ہونا اور جو دین سست
 ہو گیا تھا اوسکو غالب ہو جائے اور یہود بولکا سچے دین کو قبول کرنا ان باتوں کی پنا
 پیش خبری ہوئی پادریوں ان سب خبروں کا طور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور قرآن
 سے جو اور ہوا ہے بہت یہودی اور نصرانی محمدی ہوئے شہر صہیون جو حضرت
 مسیح کو بد ویران پر آباد ہو گیا تھا محمدی وقت میں ایمان سے اور دین اور مسجدوں

اور مدعوں سے اور اللہ کو کلام ہی اور اسکو ذکر ہی ایسا آباد ہو کہ تمام جہان پر روشنی
 پادری لکشا ہو کہ وہ میوٹ چھوٹ کو پناہ دیا ہو وہ دن کو قتل کیا حضرت عیسیٰ علیہ
 السلام کو بعد پہلی تین صد ہونچیں دس بار شہید کیا ہو تین اول کو عیسائیوں کو پناہ
 اور جبر کا امتحان تھا اور بڑا ظلم عیسائیوں کو تھا با اور بت پرستی ماننا ترسی ہے ایمان نہ رہا
 پایا اور ایک زمانہ آتا ہے کہ مظلوم ہو دیونکر انجیل سے قوت ملے گی وہ دین جن شامل ہو گئے
 آج پادری وہ زمانہ آچکا ہے کہ سب سے دیون کو انجیل اور قرآن سے قوت ملے ہو دیون
 ہو گئی وہ دیون میں نہایت خوش خرم ہیں اللہ نہ وہ ملے گی ویران مسجد کو اور سارے
 دیوانوں کو آباد کیا آ رہا ہو میری سہوای میری امت میری طرف کان دہری میری
 گرد کہ ایک شریعت نجسی نکلیگی اور میں اپنی عدالت کو قوموں کی روشنی کے لیے قائم
 کر دے گا میری سچائی نزد یک ہو میری نجات نکلیگی اور میرے بازو قوموں پر حکومت کرے گی
 ویرانی ملک میرا انتظار کرے گی اور میرے بازو میرے دسا کہیں گے کہ آئی ایمانوالو یہ سناؤ مجھ سے
 شریعت کی خبر ہے جو اللہ ساری قوموں کو واسطو پہنچی اس شریعت کا پتہ دیا کہ وہ حکومت
 اور غلبہ کو ساتھ ہو گی جو ظاہرانی جگہ تو ہیں کہ یہ خبر جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
 کی ہے کہ آپ کو احکام تمام خلق میں روشن ہوئے اور محمدی دین کی قوت سے کافروں کے
 اکثر ملک فتح ہوئے اور شہرہ دین اسلام کا تمام ملکوں اور ناپو و نہیں پہلا یہاں تک کہ مقتدر
 میں ہی بعد اس دیر لکھا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کو ارادہ کرشکی باعث سے ہوئی تو
 گمراہی نے اسکو آباد کر دیا جیسا کہ اسی باب میں وعدہ کیا کہ اللہ تعالیٰ میری دیون کو تسلی
 دے گا اور اسکو تمام دیوانوں کو عدل کی طرح پر اور اسکو جمل کو اسد کو باغ کی طرح کر دے گا
 خوشی اور خرمی اور شکر اور آواز تسبیح کی اور میں ہو کہ غنا خیر باخیر نماز و نہی اور اللہ کو
 ذکر اور تعریف و حمدی دین کی سب سے ایسی آباد ہو لی کہ گویا اسکو زمین اللہ اسکی زمین
 ہمیشہ بہشت ہمیشہ بہشت ہی جیسا کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرمایا ہو شیخات الہی اسکی
 قیام بہ بلاد من المسجد احرام الی النبی فیہ الاذنی باسرا کما حولہ
 ایک چور مسجدوں کو لے گیا اپنی بندہ کو جس سے والی مسجد کو دور والی مسجد تک جسکو

آسمان پہنچنے کی برکت دی ہو گویا اسی خوشی اور فری اور شکر اور تسبیح کا بیان اشارہ ہے
 کہ علیہم کی رات میں تمام پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک اور
 برکت کو مکمل نہیں جناب شدہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضورین آئی اور نزدیک فرشتوں کی
 ساتھ آپ کی چوٹی نماز پڑھتی اور خوشی اور فرحت کو ظاہر کیا ملا محمد رضا فاضلانی ہیں کہ یہ وہ
 کے گمراہ اور گمراہ کنیوالی ملاؤں کا ایک مطلب ان آیتوں کا یوں بیان کیا جو کہ خبر اسکی
 ہو کہ یہودیوں کو اللہ نے بابل کی قید سے چھڑایا اور بیت المقدس پہر آبا دیہونی اسکا جواب
 یہ کہ اس جگہ پر پستی شریعت کو چھینی کی خبر تو بابل سے چوٹی ہو اور اس خبر سے کچھ علاوہ
 اس جگہ پر آئندہ زمانی کی خبر ہو گئی ہوئی وقت کا ذکر نہیں اور ابرہہ مال کا مطلب جب یہ وجہ
 یہ گذری ہوئے زمانی خبر ہو کیونکہ تورات کی شریعت پہلی اور تہجی تھی پھر جب بابل سے چوٹے
 اسی اگلی شریعت پر عمل کرنے سے نجات کو قابل ہوئی اور یہاں یہ خبر ہو کہ ایک شریعت
 آئندہ زمانے میں ظاہر ہوگی گذری ہوئی زمانہ کا ذکر نہیں اور بعد اس کے فرمایا ہے کہ میری بات
 تو ہوں پر حکومت کرنے کو اب تم بناؤ تمہاری اس دولت کو بعد اللہ کو وہ باز دینے والے کی آپ
 جو تمام قوموں پر حکومت کریں وہ سوا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور ان کی آل پاک کو اور کو
 دوسرے منی ابرہہ مال نے یون کو ہیں کہ یہ خبر سچا کی ہو اور ابرہہ مال کو رفیق رزق نے ہی ہی
 کو ہیں کہ یہ سچا اور پکا ساری قوموں میں تورات کو حکموں کو جاری کر لگا اور سچا کو اینکا زمانہ
 یا جوح ماجوح کو اظہار کے بعد بتلاتے ہیں یہ لوگ ہمیشہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اور سچا
 سوئے اور بیان کرتے رہے ہیں اور انہی پیش خیر بان اتنی کہ انہیں یہ جو ہیں اس پر حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام سے اور ان کی مان مریم علیہا السلام سے منکر ہو اور ابھی تک ان پر ایمان نہیں
 لاتے اور خدا ہوتا ہو اپنی انہیں آسمان کی طرف اڑتا اور نیچے زمین پر نگاہ کر کے آسمان دیکھیں
 کے مانند غائب ہو جائیں گے اور زمین کی طرح پانی کی اور وہی جو اسیرستی پہن سطر
 مرجائیں گے پر میری نجات ہمیشہ تک یہی کی اور میری صداقت موقوف کیجا لیکن اسی ایمان والو
 مطلب یہ کہ وہ شریعت سے کلام صداقت اور نجات ہو وہ شریعت کی ہی موقوف نہیں ہوگی
 رہا شک کہ قیامت آجائے اور ایسا ہوگا کہ کوئی دوسری شریعت آدو اور شاد ہوتا ہو

ستموای ہم سب جو سچائی کو پہنچا دالہ ہوا سی لوگوں کو جنکو دلعین میری شریعت ہو انسان کی ملائمت
 ست نور و اور او کو طعنہ زنی سی ہر انسان مت ہو کیونکہ کہ گنہگار او کو کفر یگانہ مانند کہا گیا اور کہ
 اوسین شیعہ کی طرح کہا جائیگا کہ میری صداقت ہمیشہ نکستہ اور میری نجات پشت و پشت ای
 ایمانو الواسد تعالیٰ سچا تا ہو کہ انسانوں کو طعنوں سے مت ڈریو جو پہلے پہل اوس شریعت کو مانینگا اکثر
 لوگ او کو طعنہ دینگے وہ سب مرجائیں گے مگر میری وہ شریعت ہمیشہ رہیگی اور پشت در پشت
 رہیگی یعنی ایسا نہ ہوگا جیسا اسرائیلیوں نے ہوتا ہو کہ بار بار دین سے پر جاتے ہیں ارشاد ہوتا ہو
 جاگ جاگ تو انالی ہیں اے اسی خداوند کے بازو جاگ جیسا اگلے زمانے میں اور ساف کو پشتوں
 میں کیا تو وہی نہیں جس پر یہب کو یعنی مصر کو کاٹا اور اذہبی کو گھائل کیا کیا تو وہی نہیں جس پر
 سمندر اور برتے گرا پونکا پانی سکھا ڈالا جس پر دیریا کی تہا کو رستہ بنا ڈالا تاکہ میری خاک فدیہ لیا گیا
 پار گزریں آئی ایمانو الواسد تعالیٰ نے حضرت اشعیا علیہ السلام کو یہ دعا سکھلائی کہ یون کہو کہ اے
 اللہ تو اب بھی وہی ہو جو تو نے دیریا کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وقت میں سکھا ڈالا اور حضرت عیسیٰ
 کو امت سمیت پار کر دیا اور فرعون کو فوجوں سمیت ڈبو دیا اے اللہ اپنی قدرت کو پہر ظاہر
 کر دے اس بات کو یون فرمایا کہ اے اللہ کو ہاتھ تو جاگ یعنی ہمارے طرف مہربانی سے نہ کر کہ اور قدرت
 کو پہر لے یعنی اپنا زور ظاہر کر دو جیسا ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی فرمایا اُنْجَانِ اَلَّذِیْ
 لَیْسَ اِلَیْکَ اِلْجَدُّ پاک ہو و اللہ سنی عظمت اور جلال کو پہن لیا یعنی اپنا جلال ظاہر کر دیا اس زمانہ
 میں یہ بھی اشارہ ہو کیا اللہ اوس پیغمبر کو جلد ہی عید کی خوشیاں تو نے توراۃ میں یہ بتا دیا ہو کہ وہ موسیٰ
 کے مانند ہوگا یعنی اوسکو ساتھ اسدا اپنی زور اور قوت کو پہر ظاہر کر لگا ارشاد ہوتا ہو سو وہ
 جنہیں خداوند نے خریدا ہو پہر نیگو اور گاتے ہوئے صیہونین آئیں گے اور ہمیشہ کی خوشی او کو
 سر پہ ہوگی وہ خوشی اور خرمی حاصل کریں گے اور غم اور الم ہاگ جاوے گی طاسن سکات لکت ہو
 اسکا یہ مطلب ہو کہ یہ طرح قدیم زمانہ کی بودی ملک بابل سے صیہونین خوشی اور تعریف کے
 گیت گاتے ہوئے پلٹو اس طرح جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاوے گی وہ زندہ دل جاوے گی
 اور جیسا یونگو کہ جنہیں آدینگے اور دشمنوں سے محفوظ رہ کر خوشی منائی رہیں گے آئی پا دے اور حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام کو بعد کی انی چہ سو پر جس تک دشمنوں کو ظلم اوٹھاتے رہے یہ بشارت

وقت پر جو لوگ اللہ کو خریدی ہوئے ہیں وہ محمدی لوگ ہیں اصل کلیسائیوں میں سے ہوں یا اور
 قوموں میں سے ہوں جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وقت کی طرح کافروں پر غلبہ پایا
 اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَآَمْوَالَهُمْ
 بِاَنْ يَّمْجِدُوْهُ يَوْمَ يُنْفَخُ الْفُتُوْلُ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَغَدًا يَّعْطٰى كُلَّ نَفْسٍ
 فَسَلَهَا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَآٰيَةً لِّمَنْ يَّرْتَبِطُ مِنَ اللّٰهِ فَاَسْتَبْشِرُوا بِنَجْعِ اللّٰهِ الَّذِيْ
 يَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا لِّتُذَكَّرُوْا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْذُ بِكَ مِنْ اَلْعَنٰىةِ اَلْبَاسِ اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْذُ بِكَ مِنْ
 اَوْرَاقِ الْوَلَوْنِ اَوْرَاقِ الْوَلَوْنِ اَوْرَاقِ الْوَلَوْنِ اَوْرَاقِ الْوَلَوْنِ اَوْرَاقِ الْوَلَوْنِ اَوْرَاقِ الْوَلَوْنِ
 کہتے ہیں اور قتل کیو جاتے ہیں وعدہ اویسیر سجا ہو تو راقہ اور انجیل اور قرآن میں ہر
 جیسے پورا کیا اقرار اپنا اللہ سے خوشی کرو اپنی بکری جیسا کہ تمہیں پیار کیا اور یہ وہی ہی مراد کو
 شیوہ چاہتا دیکھو اس آیت میں اللہ تعالیٰ کتاب والوں کو یاد دلانا ہے کہ اللہ کو خریدی ہوئے
 لوگ جنکا ہم وعدہ کیا تھا وہی محمدی لوگ ہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور کافروں
 کو قتل کرتے ہیں اور خود بھی قتل کیے جاتے ہیں اللہ نے ان کی جان اور مال کو جنت کو بدل
 دیا ہے اور جو وعدہ اللہ نے تورا اور انجیل اور قرآن میں کیا ہے وہ سب سچے وعدے ہیں
 میں جنت کا وعدہ دنیا میں ملک شام اور مصر ہوں کر فتح کا وعدہ اور سب قوموں کا
 ہونیکا وعدہ جو تورا کے صحیفوں میں اور انجیل میں موجود ہے یہ خبر صاف اذن محمدیوں کا
 ہے جو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بعد اچکے مابہوں کر وقت میں ملک شام کو نصاریٰ سے
 لے کر گئے ہوئے نہایت خوشی سے لالہ الا اللہ کہ اللہ کے لے کر گئے ہوئے اور قرآن
 میں ہے جو اللہ کے عیسویوں تک پہنچے اور مسجد بیت المقدس کو نہایت خوشی سے لے کر گئے اور
 یہ احوال ان کتاب کا آخرین صہوں کو فتح ہونیکا مقام میں دیکھا اور یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ
 ہی لفظ پینتیسویں باب کی دسویں آیت میں ہو اسی بیان کو ساتھ لیا ہو وہاں پادروں اور
 لکھو ہیں کہ وہ گناہوں سے توبہ کریں گو اور اللہ کا دین اختیار کریں گو جان بھی جائے
 شرک سے توبہ کر کے ملکان والوں کو کہہ دے کہ میں نے اللہ سے توبہ کر لی ہے

جو مرجاتا ہو اور نبی آدم سے جو کائنات کے مانند ہو جاتا ہو ورنہ ہر خداوند اپنے خالق کو بھول جاتا ہو
 جسے آسمان پھیلانے اور زمین کی بنیاد ڈالنے اور تو ہر روز ظالم کے جوش و خروش سے کہ گویا وہ
 ہلاک کر نیکیاں تیار ہے ورنہ ہے پر ظالم کا جوش و خروش کہاں ہے جب کیا ہو اور ہو اجلہ کی آزاد
 کیا جائیگا وہ عار میں نہ مریگا اور اسکی روٹی کم نہوگی میں خداوند تیرا خدا ہوں جو منہ رکھتا دیتا
 ہوں جسوقت اسکی لہریں جوش ماریں اور سکا نام رب العالمین ہے ظالمین کے لئے لکنا اور کھنڈ
 لوگ ہمیشہ ظالموں کے ظلم سے ڈرتے رہے اور کفار کو جاتا رہیگا وہ لوگ ڈرنے سے اس شخص کی طرح
 جو یمن سے نکال دیا گیا ہے یہ قید کر دیا گیا ہو اور اپنی خلاصی کے لئے بہت جلدی کرتے ہو یا کہ عیسائی ہمیشہ
 خدا پرستوں کی عیسیتوں پر غم کرتے رہے ہیں اور دشمنوں کی خوشی کرتے رہے ہیں اگر
 پادری یہ بات بیشک سمجھو کہ عیسائیوں نے جبہ سوریس بے ایمانوں کے برے برے ظلم و ستم کا
 تم کو انکھین دے کہ تم دیکھو کہ محمدی یقین میں سچ ایمان والوں اور ظالموں کی نجات پائی اور سارا جہان
 اور میں نے اپنی باتیں تیری اُنھوں میں تو الدین اور محمد اپنے ہاتھ کے سائے تلے چھا کر کھانا کھا
 کو قائم کروں اور زمین کے بنیاد ڈالوں اور صیہون کو کیوں کہ تو میری گروہ ہو یا تو دینی کہ تو کلاس
 آیت میں یہ بات اللہ حضرت اشعیا علیہ السلام سے فرماتا ہو حضرت عیسیٰ سے اور ان ملعونوں سے
 اور بات سمجھ میں نہیں آسکتی مگر وہی جو وعدہ فائدہ ہو حضرت عیسیٰ کے آئین اور اور ہی اور یہی
 آئین ظالموں کے غارت ہونے کی اور اللہ والوں کو صیہون کے آباد ہونے کی بشارت ہے اور یہی
 وہی مطلب ہے کہ تم جو اللہ کے پروردگار ہو آخر کو تمہارا دین یہی ہے جیسا کہ گویا کہ اللہ سے ہے
 زمین آسمان کو پیدا کرے گا اور صوفیہ میں صیہون کے رہنے والے اللہ کے خاص جبروت ہوں گے
 ارشاد ہوتا ہو جاک جاگ اے محمد کٹری ہو ایرو شالم تو نے تو خداوند کے ہاتھ سے اس کے عقب
 پیالہ پیا تو نے تیرا تیرا ہٹ کے پیالہ کے تلچٹ نوش کی اور پتھر زکریا کی ہے اور سارے پیالے
 درمیان زمین وہ ہو گئی زمین جو اسکا رہنما ہو اور ان سب لوگوں کے ہی جنہیں اللہ نے پیالا
 ایک زمین جو اسکا رہنما ہو یہ دور عادی کے تجرے کے کون تیری بے شمار ہوتی رانی اور ولایت
 اور مسکن اور تلوار میں کوئی نہ ہو سکتا اور ان میں سے ہر ایک کو جس کے سر
 پڑے ہیں جیسا کہ ان جان میں دی خلوند کے عقب سے اور تیرے خدا کی نگرانی کو یہی ہے اور یہی

کہتا ہے کہ ملک یوڈیہ پر تباہ کن زوالی صلت تیرہ بن قحط سالی سے زور دے دیوں کی تلوار سے اور یہودیوں کو بڑے دیوانہ
 مین سے کسی نے اونکا ساتھ نہیں دیا وہ گروہ گروہ ہر ایک کو چے مین پڑے رہی یہ غضب اور ہراس
 تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دی بابل مین جو تکلیفیں یہودیوں نے پائیں کسی طرح اون
 تکلیفوں کے برابر نہیں ہو سکتیں جن اونوں نے ملک یوڈیہ کی تباہ ہو جانے کے بعد دے دیوں سے اور دنیا
 پہ پادری لکھتا ہے کہ اسکے بعد یہوشالم کی بڑی آبادی اور بڑی رونق کی خبری اور قید بابل کے بعد
 انٹیوگس نے اوس پاک شہر کو لوٹا اور پھر یہودیوں نے اوس شہر کو نیست اور نابود اور تباہ کر دیا
 تو ضرور بیان عیسائیوں کی خبر ہے کہ آخری زمانہ مین وہ ہمیشہ کا چین پاؤنٹنگ اور محمدی بیالیوں
 مقام مین اسد کا بر شکر ہے کہ بادی نے اقرار کیا کہ اس جگہ شہر یروشالم کی دوسری دیرانی کی خبری حضرت
 عیسیٰ کے بعد ہوئی ہوگی اس دیرانی کا ہمیشہ کی آبادی کی بشارت ہے وہ آبادی پانچ سو برس بعد محمدیوں کی
 ہاتھوں ہوئی اوس آبادی کو بادی لوگ آبادی مین سمجھتے محمدی نور سے بہا کتہ مین اور کتہ مین کہ آخری
 وقت مین ہم وہاں جا کر بسیں گے اور ہمیشہ کا چین پاؤنٹنگ یا اسد انکو انگلیں دی کہ محمدی دین کی
 سچائی اس نشانی سے پہچانیں آمین ارشاد ہوتا ہے پس اب تو جو از روہ اور ست ہے ہر شراپے
 مین یہ بات سن تیرا خداوند اور تیرا خدا جو اپنے لوگوں کے لیے حجت ثابت کرتا ہے یوں فرماتا
 کہ دیکھ مین تیرا تراث کا پیالہ اور اپنے قہر کے پیالے کی تلچٹ تیرے ہاتھ سے لے لو گا تو اسی پر کھی
 نہ پئے گی اور مین اسی اونکو ہاتھوں دوں گا جو تجھ کو کہہ دیتا اور جو تجھے کہتے تھے کہ جبک جاتا کہ ہم گزر جاوین
 اور تو نے اپنی چوٹ کو زمین کی طرح رکھ دیا بلکہ شرک کی طرح راہ چلو والوں کو لیے ای ایمان لو اسد تعالٰی نے
 شہر یروشالم سے صاف فرمایا کہ جن لوگوں کو تو نے جنا اور پالا اون مین کوئی تیرا آباد کر نہیو الا نہیں لینے
 اسرائیلیوں مین اور اس شہر کے بسو والوں مین ایسا کوئی نہیں جو تیری مدد کرے سو اس دیرانی
 کے بعد آبادی اوس پاک شہر کی اور مسجد کی عرب لوگوں کے ہاتھوں ہوئی جو حضرت اسمعیلؑ کی نسل
 مین جو تھو اور اسد نے صاف فرمایا کہ جن لوگوں کو تجھ کو با دیا اور اوٹنے والوں کی لیے جگو شرک کی طرح کر دیا
 اور غضب ناک کر دیا یہ صاف رو میں کو قتل ہونے کی خبر ہے سورومی لوگ مین سو برس پرست رہی یہ صوف
 عیسائی بن کر کفر اور بت پرستی پہلای اونکو استغنی محمدی تلوار و نعر قتل کیا اور محمدیوں کو اوس پاک شہر کو نیست
 آباد کیا اسد فرماتا ہے جاگ جاگ اسے میہوں اپنی شوکت مین لے اے یہ وہ عالم مقدس شہر

اپنا چمکنا لباس اوڑھو کیونکہ اگلی کو کوئی بے ختنہ اور ناپاک تجھیں کہی داخل نہوگا اپنی
 اور پوسوگر و جھاڑ دی اور تھہ میٹھرای بر و شالم اپو گلو کے بند ہنوں کو اپنی برسی کھوان
 ای صیہون کی قیدی بیٹی کہ خداوند یون فرماتا ہو کہ جس حال تم مفت بھر گئی ہو سو تم
 بغیر روپے کے آزاد کی جاو گوی اسی محمدی بہائیو اللہ تعالیٰ اس پاک شہر کو جسکا نام صیہون
 اور دوسرا نام بر و شالم ہے خوشی سناتا ہو کہ تیری عزت اور تیری بیاد اور رونق کے
 چمکنی کا وقت آتا ہو اور سو وقت کوئی بے ختنہ اور ناپاک یعنی بت پرست تجھیں داخل نہوگا
 قرآن مجید میں بھی اللہ نے بت پرستوں کو ذکر میں فرمایا ہو کہ وہ ناپاک ہیں جان بھی اونہیں
 کی طرف اشارہ ہو جو اس پاک شہر کو ڈھا دیو تھی اونکا زور ایسا ٹوٹا کہ کبھی وہاں تک جاؤ
 نہ پائے ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال کے چٹی برس یہ پاک شہر محمدیوں کو مایہ پر
 پانچویں صدی کے اخیر میں نصاریٰ اس پاک شہر میں گیس کہ ہزاروں مسلمانوں کو قتل
 کیا گیا اور ہزار بار جہاد ہوتا رہا چٹی صدی کے اخیر میں بہرہ پاک شہر محمدیوں کو لیا اور سو
 سو آج تک وہاں محمدیوں کی حکومت ہو یہ لفظ جو فرمایا کہ گے کو ایسا نہوگا اس میں کیا عجب ہے
 کہ یہ اشارہ ہو کہ پہلی بر و شالم تو محمدیوں کو دیا تو ان آباد ہوگا اور مدتوں آباد رہیگا پہلی کو
 ایک زمانہ ایسا ہی آویگا کہ نصاریٰ جو بے ختنہ اور ناپاک ہیں ایک بار تجھ پر ظلم کر کے بہرہ کبھی تجھ پر
 قابو نہین پاویں گراور غلبہ کے ساتھ تجھ میں داخل نہین ہونگو واللہ اعلم یہ جو فرمایا کہ تم مفت
 پیچھے گئے ہو اسکا یہ مطلب کہ روپیوں نے بہت یہودیوں کو کورپوں کو مول چھوڑا
 مہری وقت میں جو یہودی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر
 ایمان لائے انہوں نے سب قیدوں سے نجات پائی پادری طاسل اسکاٹ لکھتا ہو کہ اس
 جگہ یہی مطلب بہت دلوگ لکھتا ہو کہ یہ اس بات کی پیش خبری ہو کہ یہودی لوگ اپنی عباد و خفا
 میں آرام پاویں گراور لوگ یہ خیال رکھو ہیں کہ یہ بات مسیح کی ندوسی ہوگی اور وہ اب تک
 نہیں آیا پہراوہی نے ایک تخیلیوں کلمی میں کہ یہاں عیسائیوں کی جماعت کو اللہ نے
 صیہون اور بر و شالم خطاب دیا ہو مطلب یہ ہو کہ آخری زمانہ میں پادری لوگ بڑی شام
 شوکت پاویں گراور لکھتا ہو کہ پادریوں نے بہشت کا اشارہ یہی یہاں بیان کیا ہو کہ وہاں

غم اور الم کچھ نہ رہ گیا تو پادریوں اور پیرانوں سے فریاد کیا کہ تجھ کو تو مومنوں میں سے دیکھا اور
 زمین پر گرے دیا اور تجھ کو کھینچ کر پڑا اس کے بعد اس پیر و شالم کو تسلی دیتا ہوں اور تم کہتے ہو کہ پیر و شالم
 یہاں بہشت کو کہا ہے تو تم بتلاؤ بہشت کو کس زمانہ میں بہشت پرستوں نے ڈھلایا تھا اور وہاں
 کس نے زمانہ میں کھینچ کر پڑا کہ اس بہشت کو تسلی دیتا ہے کہ اب بہشت پرستوں میں نہیں جاتا ہے
 اور تو قید و چوٹ چاہیگی اس لئے ہونے پر رحم کر اور اپنی سیدھی راہ سے کود کھلا دو
 امین پیرانہ تعالیٰ اور عرق کو ظالموں کی شکایت کر کے ساتویں آیت میں فرماتا ہے
 کہ پہاڑوں کے اوپر کیا ہے خوشنما ہیں اور سکھ قدم جو بشارتیں دیتا ہے اور سلامتی کی سناتا
 کرتا ہے اور خیریت کہ خبر دیتا ہے اور نجات کا اشتہار دیتا ہے جو صیہون کو کہتا ہے کہ تیرا سلطان
 کرتا ہے اے ایمان والو یہ صدارت اوس سول پاک کی ہے جو اللہ کا ایسا پیارا ہے کہ اللہ
 اس کے قدموں کو فرماتا ہے کہ نہایت خوشنما ہیں پھر اس کا نورانی حرد اور تمام جسم پاک کیسا
 خوشنما ہو گا اللہ اس کا پتا دیتا ہے کہ وہ صیہون کو آبادی اور سلامتی کی خوشی سناتا ہے کہ وہاں
 اللہ کی بادشاہی کا طور ہو گا سو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صیہون اور ملک شام کی خوشی
 بہت بشارتیں دیں کہ آپ کی است کو لوگ بیت المقدس کو یعنی صیہون کو فتح کریں گے اور
 اوس ملک میں امن و امان رہے گا وہ جیشین اور یہو جکین آپ کی بشارت کی موافق آپ کو
 انجیل صیہون اور ملک شام میں اللہ کا دین پہلایا اور سب پیغمبروں کا نام چمکایا ارشاد
 ہوتا ہے تیرے نگہبان آواز بلند کریں گے وہی آوازین ملا کر کہیں گے کہ کیونکہ وہ خداوند کا
 صیہون میں پہنچا ہے اور وہ دیکھیں گی اسی ایمان والو صیہون کو نگہبان وہی محمدی لوگ
 ہیں جو حضرت عیسیٰ کے وقت میں آوازین ملا کر لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کہتے ہوئے
 نہایت خوشی اور رحمت سے صیہون میں داخل ہوئے انہوں نے دیکھی آنکھوں سے خوشی دیکھ لیا
 کہ اللہ نے صیہون پر رحمت کی نظر سے دیکھا اور اپنا نور و ان پہلایا اور علی اس کے
 ملک میں کہ چاروں طرف دیکھا وہی بات ہے جو حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ نے خود مشہور کی تھی
 کہ خدا کی بادشاہت قریب ہے اسی پادری و بادشاہت ہے محمدی بادشاہت جو صیہون
 میں ان کے لئے آواز دے گا اور ارشاد ہوتا ہے خوشی سے لگاؤ اور اہم راگ کا دایہ شالم

کے دیرالو کیونکہ خداوند نے اپنی قوم کو دلاسا دیا اور سنی بر و شالم کو آزاد کیا خداوند نے اپنا
 پاک باز و ساری قوموں کی آنکھوں کو سامنی ننگا کیا اور زمین ستراسر ہماری خدا کی نجات کو
 دیکھیں گی اسی ایمانوالو بر و شالم کا بڑا ویرانہ مسجد بیت المقدس کا ویرانہ تھا اور سکواور تمام
 پاک مقاموں کو اللہ نے شہریوں کے ہاتھوں آباد کیا اور اپنی پاک باز کو یعنی اپنی بڑی
 قدرت کو ساری قوموں کے سامنی ظاہر کیا اور سبھوں نے خوب دیکھ لیا کہ اللہ نے
 کافروں کو ظلم سے ایمانوالوں کو نجات دی ارشاد ہوتا ہے روانہ ہو روانہ ہو یہاں سے
 چلی جاؤ ناپاک چیز مت چھو او نکی درمیان سی نکلی جاؤ اور پاک ہو جاؤ واری تم جو خدا
 کے برتن اور ہامی لپی جاتے ہو تم نہ جلد نکلی جاؤ گے اور نہ بہا گئے والے کے طور پر چلو گے کیونکہ
 خداوند نہ مھاری آگے آگے چلیگا اور اسرائیل کا خدا تمہارا چند اول ہوگا تا ماسل سکاٹ
 لکھتا ہے کہ یہ یودیون کو بابل سے پلٹنے کی خبر ہو اور کو حکم ہوتا ہے کہ بت پرستوں کو شہر
 سے نکلی جاؤ اور ناپاک چیزوں کو مت چھو کیونکہ تم مسجد بیت المقدس کو پاک برتنوں کو
 اور مھاری لیو جاتے ہو فائدہ اسکا مطلب یہ ہے کہ خسرو بادشاہ نے جب اسرائیل کو
 بابل سے روانہ کیا بہت کچھ خرچ دیا اور پاک برتن بیت المقدس کو جو نجات نصرت لایا
 تھا وہ خسرو نے پھر اسرائیل کو دیکھ دیا سو اللہ اس وقت کی پہلی سی خبر دیتا ہے
 کہ تم ان پاک برتنوں کو اور مھارے لیو جاتے ہو ناپاک چیزوں کو مت چھو پادری
 لکھتا ہے کہ اور کو حکم ہوتا ہے کہ چلن مین دیر نہ کریں اور بہت جلدی بھی نہ کریں
 جس طرح دشمنوں سے بہا گئے ہیں کیونکہ وہ بے قید ہو کر پلٹیں گے اور اللہ انکو ساتھ
 ساتھ ہوگا ارشاد ہوتا ہے ویکھو میرا بندہ اقبال مند ہوگا اور اونجا کیا کیا گیا اور
 تعریف کیا جائیگا اور نہایت بلند ہوگا جس طرح بہتیرے بھی دیکھ کر دنگ ہو گئے اور اسکا
 چہرہ ہر ایک بشری زائد اور اسکی پیکر بنی آدم سے زیادہ ہلاکت
 مین پڑی اس طرح وہ بہت سی قوموں پر چڑھ گیا اور بادشاہ اسکی آگے اپنا مونہ
 بند کر کے کیونکہ وہی وہ کچھ دیکھیں گے جو انکو کہنا گیا تھا اور جو کچھ انہوں نے
 نہ سنا تھا وہ دریافت کرے گی پادری لکھتا ہے کہ یہ آئینہ آئندہ باب سے علاقہ رکھتی ہیں

پہر کہتا ہو کہ یہاں بابل یا بکھل گرا دیا گیا اور مشکل ہو کر گائی دیتا ہو اسکا شکر ہی پادری
 اقرار کرتا ہو کہ اس جگہ بابل پادری نظروں و گرا دیا گیا یعنی اس جگہ بابل سی پہونسی کا
 ہر گز ذکر نہیں اور یہ تو صرف خسرو بادشاہ کی ہرگز نہیں ہو پادری کہتا ہی کہ یہاں اللہ
 اپنے بندہ سے کاذب کرتا ہی گدا و سکا نور اس میں تپا میں ہی بہت بندہ ہو گا بہت سی لوگ
 ہو گی حیاتیں جب سے دیکھیں گے اور کئی محل مر جا جائیگی ختم ہو اور سرم سی اور زخم اور خون
 تب ہی وہ بہت سی قوموں پر اپنی روح کہ چڑھ گیا اب تو فون کر ساتھ سطح جا آگیا والا
 یا اور ظالم بادشاہ اور خود سی اور تعجب سی چپ ہو جائیں گے وہ لفظ جسکا
 ترجمہ یہ ہے کہ ہلاکت میں ہی وہ عہد فی بین مشیت ہو ہی لفظ حضرت ارمیا علیہ السلام
 نے صحیفہ کے آگاہ تو بنیاد کیا ہے پیوین آیت میں ہی آیا ہو کہ جس جگہ تپا ہو پادری
 یہ ترجمہ کیا ہی ہاں ہلاکت کرنا لے ہزار وہی ترجمہ یہاں ہی کرنا چاہیو گے یہاں
 طرح ترجمہ کیا ہو وہ ترجمہ شیک نہیں ہو ای پادری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سامنے بادشاہ
 نے اپنا منہ کہاں بند کیا اور پیر اور اونگی است پر بڑے بڑے ظلم ہے ایمان بادشاہوں نے کیو جسکو
 بیان سے تمھاری کتابیں بہری ہوئی ہیں یہ توصاف بنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہو
 کہ پچھلے آپ پر کانزن نے بڑے بڑے ظلم کیو ہر سکا منہ بند ہو گیا زمین ابی شبنہ کو مصنف
 میں ہو کہ طارق محاسبی فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ذوالحجاز کو ہزار ہیں آپ بلند آواز سی
 پکار رہے تھے ایہا الناس فواللہ لا اللہ الا اللہ ای لوگو کہو کہ اللہ کو سوا کوئی مالک نہیں ابولسب
 ایسا چاہتا اور بڑا دشمن تھا وہ پتھروں کو نیو ہوئے آتا تھا اوسنی ایک ٹخنوں اور اپٹروں سے خون
 نکالا تھا وہ کہہ رہا تھا ای لوگو اسکا کہنا نہ مانو یہ جو مانا ہو جب آپ طاعت والوں کو اللہ کا پیغام
 پہونچانے لے موسیٰ ابن عقبہ نے لکھا ہو کہ کافروں کی ایک ایڑیوں پر پتھر پینگو اور ایک دو ٹون
 جو تباہ خوئی رنگین ہوئیں اٹھ کی لڑائی میں سخت دلون فی اوس چہرہ نورانی کو خون سے لیر
 کیا ایک دانت آپکا شہید ہوایہ جو فرمایا کہ اوسکا چہرہ اور بدن ہر بشر سی زیادہ ہلاکت میں
 اسکا بہ مطلب کہ جن پیروں شہاد کیا عیسیٰ حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع اور حضرت داؤد علیہم
 السلام وہ ان میں طرح رحمی نہیں ہوئے مصیبت آینی سب پیروں بھی بڑا کھلا دھمائی اللہ کی

خبر دیتا ہو کہ اس خبر کو بدلے اٹھادے گا کہ یہ رتبہ دیگا کہ بہت قدیموں پر وہ اٹھ کر حکم سونپنی
 روح پاک کا فیض چھڑکے گا اور اذکود لون اور دھونکے پاک کرے گا اور فیض کا اثر بادشاہوں کو
 دل پر ایسا پڑے گا کہ رعب اور وحشت سے اونکا منہ بند ہو جائیگا دیکھو اُحد کی لڑائی میں جو
 زخم اور صدمی آپنواٹھائے اور سکر چادر میں بعد روم کو بادشاہ ہرقل کو اور مصر کے بادشاہ
 نفوس کو فرمان بھیجا سب رعب میں آگئے اور نجاشی حبشہ کا بادشاہ اور باذان میں کا بادشاہ
 اچان لایا یہ جو فرمایا کہ جو کچھ نہ سنا تھا وہ دیکھیں گے یعنی جو تعریفیں اور پیغمبر برحق کی پیغمبر
 سے سچے تھے اور سچے زیادہ دیکھنی میں آویگا لوگ دنگ ہو جائیں گے مثنویان باب
 ہماری خبر پر لون ایمان لایا اور خداوند کا ہاتھ پیر ظاہر ہوا آئی ایمانوالو اللہ کی حکم سی حضرت
 اشعیا علیہ السلام بڑی حسرت سے فرماتے ہیں کہ ہماری خبر سرکون ایمان لایا یعنی اکثر اسرائیلی
 لوگ اور سول پاک کو نہیں مانیں گے اور خداوند کا ہاتھ یعنی اللہ کی قدرت کا بڑا ظہور جو انکو
 ساتھ ہو گا اکثر اسرائیلیوں پر ظاہر نہ ہو گا ماسکات لکھتا ہو کہ یہودیوں کو فی اعتقاد دیکو
 یہ پیش خبری ہو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وقت میں ہو مدینہ کے یہودی تھوڑے ایسا لائے تھو آئی پادریو
 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وقت میں ہو مدینہ کے یہودی تھوڑے ایسا لائے تھے
 اسداونکر حق میں فرمانا ہو فلینک فایو منون یعنی وہ تھوڑے ایمان لائے ہیں ارشاد ہوتا
 ہو وہ ایک کو نیل کی طرح پھوٹ نکلا اور جس کی طرح سوکھی زمین کو اور ایک تہجمہ میں
 یون ہو کہ کو نیل کی طرح بڑا آئی ایمانوالو یسعیسوں باب کی ساتویں آیت میں ہر چکا ہو کہ
 پیانی زمین پانیوں کا چشمہ بنائیگو وہاں یہ پادری لکھ چکا ہو کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ بہت
 لوگ ایمان لائیں گے اور اسکا ظہور یون ہو کہ حواریوں کی تعلیم سے بہت بہت پرست
 ایمان لائے اب یہاں صاف اور بندہ مقبول کی خبر ہو کہ وہ بھی سوکھی زمین سے پیدا ہوگا
 پادریوں کو لازم ہو کہ وہی مطلب یہاں بھی سمجھیں کہ بہت پرستوں کا ملک جو ایمان اور علم کو
 فیض سے خالی ہو اوسیکو یہاں بھی سوکھی زمین فرمایا ہو اور مطلب یہ ہو کہ وہ پیغمبر برحق سوکھی
 زمین سے اس کے آگے یعنی اس کی حضوری میں پیدا ہوگا یہ صاف تھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کا ہی اور اس لفظ میں یہ اشارہ ہو کہ پیدائش کی وقت میں اور لکھیں اور جو ان کی

دنونین جو بڑھنوی کے دن بین اون دنونین میں بہو اسکو اسد کی حضوری حاصل ہو کی جیسا
 کہ حضرت سمویل علیہ السلام کی احوال کی پہلی کتاب کردوسری باب میں ہے کہ حضرت سمویل علیہ
 السلام کا جب دودھ چھڑایا گیا تب اونکی مان نے اونکو سیلا میں اسد کی سیکل میں یعنی مسجد میں
 خدمت کے لیے دیدیا اکیسویں آیت میں ہے کہ وہ لڑکا سمویل خداوند کے حضور بڑھتا گیا اسے طرح
 بہان بھی ہی مطلب ہو کہ وہ بڑھنوی کے دنونین بھی اسد کی حضوری میں بیٹھا اور کیا عجیب ہو کہ یہ
 بھی اشارہ ہو کہ وہ ایسی مقام میں بڑھ گیا جہاں اسد کا خاص گھر ہو جیسا کہ حضرت سمویل اللہ
 کی مسجد میں رہے تھے اور کونسل اور چرچ کی مثال گیا رہو میں باب میں بھی ہو چکا ہے جہاں صاف
 پتا کہو لویا کہ اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ظہور شہر یر و شالم میں اور ملک شام
 میں نہیں ہوگا جہاں بہت سی پیغمبر پیدا ہوئے اور وہ ملک اسد کو کلام سی باغ و بہار پور ہا تھا لیکن یہ ملک
 کا ملک جو ایمان اور علم کی خالی ہو وہاں وہ ظہور فرمایا گیا گویا سوکھی زمین میں کونسل لگی اور زمین
 مکہ کا بھی صاف اشارہ ہے معاملہ التنزیل میں ہے کہ مکہ کو معنی ہیں سوکھی زمین یعنی وہاں پانی
 اور کھیتی نہیں حضرت ارمیا علیہ السلام کو صحیفہ کی سری پر عرب کو کہا ہے ویران اور غار دار زمین
 جہاں کوئی نہیں گذرنا اور شام کی ملک کو پہلدار زمین کہا ہے مختصر تاریخ اسلام جو ڈاکٹر جی ویلیو
 ریسیا نے لاہور میں چھاپی ہے اوسمیں لکھا ہے کہ اگلے زمانے میں عربستان بیابان اور کوہستان چلا
 تہا زمین عرب کی خشک تھی اور برسات بہت کم ہوتی تھی اسی قوم کو قومین اپنی جانوروں کو لیکر
 جہاں برسات کا پانی پا کوئی چشمہ یا گڑا رکھی جگہ سنتو تھی وہاں اونہ جاتی تھی چٹروں کی خیمہ ڈالکر
 اور کھل تاکر اور ترپڑنے کو سون تک پہنچاتے اور کھانا ونسی گذر کرتے جہاں گڑا یا کاسا مان ہمیشہ
 رہتی والا دیکھتی وہاں گھر بھی بنا لیتے صحیح بخاری میں حضرت ہاجر علیہ السلام کو ذکر ہے کہ حضرت
 ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ تمہاری ماں ہو اور آسمان کو پانی کے بیٹے جمع اجماع میں ہے
 کہ یہ بات عرب والوں کی کہی کیونکہ وہ آسمان کو پانی کی تلاش میں رہتی تھی جہاں وہ ہوتا تھا وہاں
 انہوں نے تھے امام محمد کی سیر کبیر کی شرح جو خرسی نے لکھی ہے اوسمیں ابن حبیبان کا قصہ معازی ہے
 لکھا ہے کہ وہ ملک شام کو ہودی ملاؤں میں سے تھا وہ مدینہ کو پہنچا وہاں اس آیا حضرت صلی اللہ
 علیہ والہ وسلم کو بھیجے جانے سے پہلے پھر اوسکی موت کا وقت آیا تو اونکا ہوا دلون کو بھیج دیا

اور کہاتم جانتو ہو کہ میں شراب اور خمر کی زمین کو یعنی شام کی زمین کو کیوں چوڑ دیا اور
 خشکی اور مصیبت کی زمین میں کیوں اور ترا و نہونج کہا، تم نہیں جانتو وہ بولا ایک نبی کے
 واسطے کہ اونکا زمانہ آن پہونچا ہے اور یہ اونکی ہجرت کا مقام ہے اور میں امید رکھتا تھا کہ اونکو
 پاؤنگا پھر جو کوئی تم میں سے اونکو پاؤ تو اونکو میرے طرف سے سلام کہو اور اوپر ایمان لاؤ سے
 کیونکہ وہ نبیوں کو ختم کر نیوالے ہیں اور تمام خلق سے بہتر ہیں مولانا عبد الرحمن جامیؒ نے
 شواہد النبوة میں ایک عیسائی عالم صاحب کرامات کا حال لکھا ہے کہ اونہونجے آجکی تو بتلا کہ
 اوسمیں فرمایا کہ ایک حرم سے دوسرے حرم میں ہجرت کرینگے اور وہ ایک کہاری زمین میں
 ہونگے جہاں سبزہ نہیں اور گنا آب دیکھو یاد رکھی طامس اسکاٹ سوکھی زمین کا مطلب کہ ہر
 پیرتا ہو لکھتا ہو کہ یہودی امید رکھتی تھی کہ مسیح داؤد کو تخت کا وارث ہوگا اور خوب خبردار تھی
 کہ وہ بیت اللحم میں پیدا ہوگا اور وہاں تعلیم پادینگا اور ایک بادشاہ کی طرح شان و شوکت
 میں آدینگا لیکن وہ ایک غریب نامشہور کواری عورت کا بیٹا تھا اور ایک مشہور بڑے نبی کا
 بیٹا تھا جن کے حق میں لوگ یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ وہ داؤد علیہ السلام کی نسل میں ہیں
 اوسنی ناصرہ میں پرورش پائی اور وہ بیت اللحم میں پیدا ہوا اور یہ بات مشہور بھی نہ تھی
 لوگ اوسکو بولتے تھے وہ بڑا اور بہت زمانے تک تاریکی میں رہا وہ ایک غریب آدمی
 کی طرح ظاہر ہوا اور چند غریب چھوی اوسکی خدمت میں رہتے تھے اور وہ ایک فدا و ستاد تھا
 ایک مشہور پوڑہا ہونیکے عوض وہ اللہ کی حضوری میں اس طرح بڑھا کہ ایک نرم شلخ کی
 طرح ظاہر ہوا جسکی جڑ سوکھی زمین میں ہو جہاں غالباً کوئی چیز پیدا نہوسکی آئی اپنا نوالہ
 یہ مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ہرگز جم نہیں سکتی وہ تو شہر بیت اللحم میں پیدا ہوئے اور
 اونکو بیت اللحم میں پیدا ہونیکے خبر جناب میکا علیہ السلام نے صاف دی تھی یہ شہر یروشلم
 سے تھوڑی دور ہے وہ سوکھی زمین ہرگز نہیں تھی جہاں درخت پیدا نہوسکی یروشلم اور ملک
 شام میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بعد سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وقت تک پیغمبر ہونے کا
 بڑے بڑے علم والے قرابت اور زبورا در حقیقت کو بیٹہ نبی والی اسوقت میں موجود تھا حضرت
 میکا علیہ السلام مسجد بیت المقدس کو امام تھے اونکی بیوی حضرت مریم کی رشتہ دار نہیں

حضرت مریم کو نامشہور کہنا پادری کی بڑی بے انصافی ہے چھبےت مریم کی منگنی یوسف بڑے سے ہوئی ابھی وہ کواری تھیں کہ حضرت جبریل اللہ کو نکم سی اونکی سامنی آئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کو حکم سی اونکی بیٹ میں ڈال دیا جیسا کہ لوقا کی انجیل میں ہے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت اللحم میں پیدا ہوئے تو موسیٰ لوگ پورب سے یروشالم میں آئی اور بولے کہ یہودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہوا کہان سے کیونکہ ہم نے پورب میں اوسکا تبارہ دیکھا تیر و دیں بادشاہ یہ سنکر گہرا ریا اور علم والوں کو جمع کر کے پوچھا کہ مسیح کہان پیدا ہوگا وہ بولے کہ بیت اللحم میں یہ ذکر متی کی انجیل میں ہے اور لوقا کی انجیل میں ہے کہ جب پاک ہونکو دن پوری ہوئے حضرت مریم اور یوسف آپ کو یروشالم میں سب سے بیت المقدس میں لایا اور ہر سال آپ کو یروشالم میں لاتے تو بارہ برس کی عمر میں آپ نے مسجد بیت المقدس میں استادوں سے سوال وجواب کیا اور آپ کو جوابوں سے سب دنگ ہوئی جیسا کہ لوقا کی انجیل میں ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب انجیل سنانا شروع کیا جا بجا آپ کو لوگ پکارتے تھے کہ اے داود کے بیٹی اور اللہ کے حکم سی بڑے بڑے معجزوں کے باعث سی آپ کا بہت بڑا شہرہ ہر طرف پہل گیا تھا یہ سب باتیں انجیل سے ظاہر ہیں جناب عیسیٰ علیہ السلام ہرگز نامشہور نہیں تھی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہرگز نامشہور نہیں تھے سب کو خوب معلوم تھا کہ آپ حضرت براہیم علیہ السلام کو صاحبزادی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں ہیں اور قرآن مجید کے باعث سے اور بڑے بڑے معجزوں کے باعث سے آپ کا ہر طرف شہرہ تھا سو کئی زمین گایان یہی مطلب ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی جگہ پیدا ہوئے جہاں ایمان اور علم کا چرچا نہیں تھا جبریل کا نام وہاں کسی نے نہیں سنا تھا جب پہلو پہل آپ کا پاس جبریل آئی تو آپ کی بیوی حضرت خدیجہ نے عداس عیسائی سے جاکر پوچھا کہ جبریل کس شخص کا نام ہے پھر اپنی چچا کو بیوی وہ عیسائی کے پاس آپ کو لے گئیں انہوں نے احوال سنکر کہا کہ یہ اللہ کا کلام آپ پر اترا ہے جیسا موسیٰ پر اترا تھا حضرت عیسیٰ کے وقت میں حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ یروشالم میں موجود تھے جو کوئی سوکھی زمین میں پیدا ہونے کو اونکا پتا ٹھہراتا ہے وہ بڑے انصاف ہو اسکی بعد دیکھو سوکھی زمین میں یہ دیکھو پھل نکلی اوسکا ایک اور پتا دوسری آیت میں دیا جاتا ہے کہ اگرچہ

اوسمین بہت خوبیاں چھپی ہوئی ہیں مگر پہلو پہل ظاہر میں ایسی بہار اور رونق اوسمین نہیں کہ
 اوپر ہی عقل والوں کو دکھائی دے اور اسد تعالیٰ حضرت اشعیا کی زبان سے یوں کہواتا ہو اوسمین نہ کچھ خوب
 ہی نہ کچھ بہار کہ ہم اوس پر نگاہ کریں اور نہ نمائش کہ ہم اوسکو مشتاق ہووین علامہ اسکاٹ لکھتا ہی
 کہ یہودیوں کو کوئی شکل یا شبہات اوسمین یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں نہ ملے جسکی لحد وہ خود
 کرتے اور اوسکو مسیح جانتو آئی انصاف والو یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوزکے لڑکپن
 میں علم کی عمدہ باتیں نہیں اور اوزکو جوابوں سے دو تک ہوئے اور اوزکو علم کی بہار دکھائی یہ بقیہ
 توصاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہو اسد نے آپ کو چالیس برس تک قرآن کو اوتارنے
 سے پہلے ان پر رور کہا تو اسکا مطلب یہ ہو کہ اوس کو نبیل کو بڑھنوکے ولون دین قرآن کے
 اوتارنے سے پہلے کچھ بہار اور نمائش ظاہر کی انکے سوا سطر حیرت کو لائی نہیں دلی کہ ہم یعنی
 ہماری قوم کے لوگ جو ظاہر کے دیکھنوکے والے ہیں اور چھپی خوبیاں اوزکو نہیں سوچتی ہیں وہ
 اوسکو مشتاق ہووین جب وہ بہت بڑا درخت ہو جائیگا تب البتہ سارا جہان اوسکی بہار دیکھیگا
 سو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کے اوتارنے سے پہلے ظاہر میں علم کا انضریت کا چل
 نہیں کرتے تھے کہ یہودیوں کو ظاہر کی انکے سوا اس نورانی درخت کی بہار نظر آتی دل سے
 آپ اسد کے عشق میں ڈوبے ہوئے تھے مگر ہم سچ چالیس برس تک کوئی طریقہ اسد کی عبادت
 کا اختیار نہیں کیا تھا اور روح اور دل کمال اور خوبیاں کچی عقل والوں کو دکھائی نہیں دتیں مگر
 تھوڑے سے پکو علم والوں نے دل کو نور سے پہلی ہی آپ کو پہچانا ایک سفر میں نجیرا عیسائی نے
 دوسرے سفر میں نسطورا عیسائی نے خوب پہچانا اور بہت بڑی تعظیم کی جب آپ پرفرمان کا اوتار
 شروع ہوا تو جب تک مکہ میں رہو تب تک ظاہر میں کچھ سامان حکومت اور بادشاہی کا نہیں تھا
 اور یہودی راہ دیکھ رہے تھے کہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکومت اور بادشاہی کو
 ساتھ آونگا اور ملکاؤ والوں کو ظالم بادشاہوں کو ظلم و ستم چھڑا دینگے یہ بتا اول اول بتایا تو اوزکو
 یہ وہیمان نہ آیا کہ اشعیا علیہ السلام خبر دینگے ہیں کہ یہ آپ غریبی اور مسکینی کی حالت میں رہیں گے
 جب بہت مصیبتیں اوتھالیں گے تب حکومت اور بادشاہی سچو دین کو پہلا دیں گے اور پھر
 سیون میں بے نہایت ذلیل اور پتھرنا وہ مرد مختاک اور رنج کار آئیں گے اور پھر

روپوش تھی اوسکی حقارت کی گئی اور یہی اوسکی کچھ قدر بخانی آئی ایمانو الو پہلے یوں فرمایا کہ وہ
 آدمیوں میں بے نہایت حقیر تھا اور پھر آخرین فرمایا کہ یہی اوسکی قدر بخانی اسکا مطلب یہ ہو کہ اوسکو
 اسرائیلیوں کو سوا اور لوگوں نے ستایا اور اسرائیلی منہ چھپا بیٹھ سو جیسا کہ کلام ہمارے رسول
 پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا تو را کہ کو بت پرستوں کو آپکو زبان سوا اور ہاتھ تو بہت ستایا اور سوت
 اسرائیلیوں کو لازم تھا کہ اپنی حمایت کرتے مگر انہوں نے کچھ دھیان نہیں کیا ارشاد ہو تو یہ یقیناً اوسنی
 ہماری مشقتیں اور ہمارے غموں کو اپنا اور پر چڑھایا پس ہوا اسکا یہ حال سمجھا کہ وہ خدا کا
 مار کوٹا اور ستایا ہوا ہو یہ وہ ہمارے گناہوں کے سبب گھائل کیا گیا اور ہماری بدکاریوں کی عتاب
 کچلا گیا ہماری ہی سلامتی کے لیے اور سپر سیاست ہوئی تاکہ اوسکو مار کھانے سے ہم جنگی ہوں ہم سب
 بیڑوں کے مانند ہٹک گئے ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی راہ کی طرف پہاڑ خداوند نے ہم سمجھوتگی
 بدکاری اور سپر لادی آئی ایمانو اسکا یہ مطلب کہ وہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی بڑی
 صدمی غم کے ہماری قوم کو واسطی اوٹھا دیا اور یہی چاہیگا کہ کسی طرح یہ راہ پر آوین مگر ہماری قوم
 کے سنگدل ہی خیال کرے کہ وہ معاف اللہ اللہ کے نزدیک سزا کی لائق ہو مگر وہ دشمنوں کو ہاتھ
 سی بہت صدمی اوٹھا لیا تاکہ اللہ اوسکی صبر کا یہ اجر دے تاکہ اوسکی تعلیم سے اسرائیلیوں کو بہی مان
 دیا گیا اسلئے فرمایا کہ ہماری سلامتی کو لیا اور سپر سیاست ہوئی تاکہ اوسکو مار کھانے سے ہم جنگی ہوں
 سو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہ بت پرستوں سے دس دس بیڑے بڑے بڑے ظلم
 اوٹھا چکے تب اللہ نے آپ کو مدینہ میں بھیجا جہاں اسرائیلی لوگ بہت تہی جسدن آپ اپنے
 میں پہنچے اور سیدن سب یہودی علم والوں کے سردار عبداللہ ابن سلام خود بخود حاضر ہوئے
 اور محمدی ہوئے اونکے ساتھ کئی یہودی علم والے ایمان لائے پھر فرمایا کہ ہم یعنی ہماری قوم
 کے لوگ ہٹک کر الگ الگ فرتے ہو جائیں گے اور اللہ ہم بھولنے کی بدکاری اور سپر لادی
 اسکا یہ مطلب کہ ہماری قوم کی بدکاریوں کا بوجھ اوپر سے اوتارنے کے لیے اور اونکے
 راہ پر لانے کے لیے بڑے بڑے غم کے صدمے اوٹھا دیا ہماری رسول پاک صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کا یہی حال تھا کہ جو لوگ ایمان نہیں لاتے تھے اونکے باعث سے آپ کے دل پر
 بڑا صدمہ غم کا تھا تھا قرآن مجید میں اللہ نے فرمایا کیا تو اپنی جان کو اس غم میں گھونٹ دیا

اگر وہ ایمان نہ لائے تو حضرت اشعیا علیہ السلام کی پہلی فرمایا کہ اوستی ہماری غمون کو اپنی اوپر
 چڑھایا پھر اس بات کو یوں فرمایا کہ اللہ نے تم سبھوں کی بدکاری اور سپرلا دی یعنی سبکی بدکاریوں
 کے غم کا بوجھ اوپر لا دیا ارشاد ہوتا ہے وہ تو نہایت ستایا گیا اور غمزدہ ہوا تو یہی اوستی اپنا موت
 نہ کہو لا وہ جیسی بکری کا جھبسی ذبح کرنے لجاتے ہیں اور جیسی ہیر اپنی بال کرتے والوں کے آگے
 بے زبان ہو اوستی طرح اوستی اپنا منہ نہ کہو لا اسی طرح حضرت ارمیا علیہ السلام کو گیارہویں باب
 کی انیسویں آیت میں حضرت ارمیا فرماتے ہیں کہ میں کہہ رہا ہوں کہ یہ سبکی بکری کی بھی کے مانند تھا جو ذبح
 ہونے لگا لایا جاتا ہے دیکھو حضرت ارمیا علیہ السلام کو قتل اور ہونے ارادہ باندھا تھا مگر قتل کرنے نہیں لائی
 وہی مطلب یہاں بھی ہے کہ دشمن اوستی قتل کے منصوبے باندھیں گے مگر وہ صبر کر لیا اور چپ
 رہا مگر جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشمنوں نے مکہ میں بار بار آپ کے قتل کی تدبیریں کیں
 مگر آپ نے صبر کیا ایک بار سب نے ایک کیا کہ آپ کو قتل کریں تب آپ کو حجاز اوطالب کے اور آپ کے برادر
 ہاشم اور اذکر ہمالی مطلب کی اولاد میں جتنے لوگ تو سب نے ملکر آپ کو اوطالب کی گہائی میں کہا
 دشمنوں نے تین برس تک وہاں اناج کی رسد بند کی اور بڑی بڑی تکلیفیں دین پھر تین برس
 کے بعد آپ نے خبر دی کہ جس کا غذا ہوا ان سبھوں نے آپس میں اقرار نہ لکھا تھا کہ ہاشم کی اولاد
 سے برادری ترک کر دو اور اس کا غذا کو کرا کہا گیا جب اس بات کا ظہور آنکھوں سے دیکھا تب ظلم سے
 کچھ ہاتھ اٹھایا پھر دوبارہ ایک مکان میں جمع ہو کر آپ کے قید کر لیا اور قتل کر دیا مگر اللہ نے
 اللہ نے بچایا اور آپ کو مدینہ شریف کی طرف جانیکا حکم دیا آپ نے سب ظلم اٹھایا مگر اللہ کی سوا کسی
 سے فریاد نہیں کی اسکو بعد عمرانی میں یوں ہو معصر کو تشبیط لقاچ اذکر ہمالی اور حکومت
 سے وہ لے لیا گیا پادری طامس اسکاٹ نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ وہ قید خانہ میں اور عدالت سے
 چھڑا لیا گیا تفسیر والی رچرڈ منٹ میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حق میں قید کا ذکر
 نہیں پایا جاتا ہے اسکو شاید حاشیہ کا ترجمہ ٹیک ہے کہ مصیبت سے اور حکومت سے لیتا گیا یا پھر
 ترجمہ کریں کہ ظالمانہ جبر سے یہ ہے قول لو تھ کا مطلب ہے کہ عمر کے قید کے نہیں ہیں بلکہ ظلم اور
 جبر کے معنی ہیں اور لقاچ کے لفظی معنی ہیں لیتا گیا مگر مطلب یہ ہے کہ چھڑا لیا گیا جیسا کہ اسکاٹ
 نے ترجمہ کیا ہے طامس اسکاٹ لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودی ملاؤن نے قید خانہ میں

نہیں رکھا اور موافق قانون اور رواج کو آپ کو عدالت کرنے کی ہمت دی اور انہوں نے آپ کو پلاطوس کے سپرد کیا اور فوراً قتل ہونے کے لیے بحث کی اس طرح سو وہ قید خانہ سے نکلا اور فقط چند گنتی قیدیوں میں رہو داہ پادریوں کی عقل کا کیا کہنا قید خانہ سے نکالنا اسی کو کہتے ہیں کہ ملاؤں کی قید سے نکال کر جٹ پٹ حاکم کی کچہر میں پہنچا دیا اور قتل کی تدبیریں کیں اس جگہ تو صاف یہ مطلب ہے کہ اوسل بنڈا اور تکلیف سے اور حکومت والوں کی حکومت سے وہ چھڑا لیا اگرچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی اللہ بچا لیا اور آسمان پر بلا لیا مگر یہاں ادھر اور ادھر سے تپو اور نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں تو اس میت کا بھی یہی مطلب ہے کہ جو جو ایذا یکن مکہ کے بت پرست آپ کو دی رہی تھے اور آپ کے قید کرنے کے واسطے اور قتل کرنے کے واسطے مشورے کر رہے تھے اور اپنی حکومت دکھلا رہے تھے اوسل بنڈا اور اوس حکومت سے آپ کو اللہ نے یون بچا لیا کہ مدینے کے رانا والوں نے آپ کو دشمنوں کے ہاتھوں سے چھڑا لیا انجیل یوحنا کو سولہویں باب کی گیارہویں آیت میں جہاں محمدی بشارت ہو وہاں انجیل عبرانی میں یون ہو وعل میسٹا یعن سنہا عو کاہ ہنہ نشیاط یعنی عدالت سے اسلیو کہ اس جہاں کے سردار پر حکومت کی گئی دیکھو یہاں صاف مطلب کہ لگایا کہ وہ رسول پاک جو جہاں کا سردار ہو اور پر حکومت کی گئی یعنی اوسکی قتل پر مستعد ہو اس باعث سے وہ عدالت کی لگا لیا اور انکی قابوسی چھڑا لیا جائیگا پھر انکو قتل کر لیا ارشاد ہوتا ہے واث دوسر وئی یسوع اور اوسکو گہرانے کا بیان کون کر لیا کئی جتنی سراسر صحتیںم کیونکہ کاٹ والا گیا زندوں کی زمین سے جس لفظ کے معنی گہرائی کے ہیں وہ عبرانی میں لفظ دوزخ کا ہے توراہ شریف میں بعضی جگہ اسکو معنی پشت کے ہیں جو گند گئی گنتی کی سورت میں بتیسویں باب کی تیرہویں آیت میں ہو کل ہک دوس یعنی وہ ساری پشت جنہوں نے اللہ کے روبرو گناہ کیا تھا وہ نیست و نابود ہو گئی اور اسی جہنم کے اکسٹھویں باب کی چوتھی آیت میں ہو وحتی شو عاسری خو ربیب شموٹ دوس و دوس یعنی وہ پہر بنادین گے اور جائزے ہوئے شہر دن کو جو او جائز پڑے تھے پشت در پشت ان دونوں جگہ پادری والی پشتوں کا ذکر ہے جو گند گئیں اور بعضی جگہ انیوالی پشت کے معنی بھی آتے ہیں جیسا کہ توراہ

کی پہلی سورۃ کے پندرہویں باب کی سولہویں آیت میں ہے کہ وہ چوتھی پشت میں یہاں پہنچا تو
 یہاں ہی دور کا لفظ ہے اب یہاں جو فرمایا کہ اوسکو دور کا ذکر کون کرے لگا اس جگہ اوپر کے
 پشت نامہ کے معنی صاف ظاہر ہیں اور زندون کی زمین ان پاک کتابوں کی بولی میں
 ملک نام کو کہا جاتا ہے حضرت حزقیل علیہ السلام کو حنیفہ کو چلبیسویں باب کی بیسویں آیت میں
 اللہ تعالیٰ شہر حورسی فرماتا ہے کہ میں تجکو دیران کرونگا پر میں زندون کو ملک میں خوشنالی دوں
 طامسلسکاٹ اسکومعنی یون لکھتا ہے کہ یہودی اپنی ملک میں آونگیو یا بمعنی کہ حضرت عیسیٰ
 آونگی اور اونکو انجیل ملیگی پرتیسویں باب میں جہان مصر والون کو قتل ہونگی خبر ہے
 وہاں تیسویں آیت میں اللہ فرماتا ہے بسکی مقتول تلوار کے گرائے ہوئے جو زندون کی
 زمین میں موجب بہت تھی اس جگہ برطامسلسکاٹ لکھتا ہے کہ اسرائیلیوں کو ملک کو یہودی
 تفسیر والو زندون کی زمین سجھو ہیں کیونکہ وہ لوگ سچتی تھو کہ طریقہ زندگی اور نجات کا وہین ہے
 اور مختصر تفسیر چوندن میں چپی ہو اوسمیں لکھتا ہے کہ دمشق کی ملک کو زندون کی زمین فرمایا ہے
 سو حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اوسکو گہرائیکا بیان کون کریگا کیونکہ اوسکا گہرا نا
 زندون کی زمین سو یعنی ملک شام سو کاٹ ڈالا گیا یعنی جدا کر دیا گیا حضرت ابراہیم علیہ السلام
 نے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور اذہکی مان حضرت ہاجر علیہا السلام کو ملک شام سی یا ہر
 کر کے مکہ میں بسایا پھر اسرائیلی لوگ اسبات کا دہیان کا ہی کو کہہ نیگو کہ یہ ہی حضرت ابراہیم
 علیہ السلام کی نسل میں ہیں وہ لوگ تو اس نشہ میں مسٹ ہیں کہ ہماری قوم اسرائیلی کے
 سوا کسی قوم میں بغیر نہیں ہو سکتا عرب کو اور سب قوموں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں
 ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گہرائے کو یہودی لوگ حقیر نہیں جانتے تھے وہ تو یہودیوں
 اپنا ہی خاندان تھا یا درسی طامسلسکاٹ اسکا مطلب یون لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ
 السلام کے نسب نامہ کو حضرت داود علیہ السلام سی کون ثابت کریگا اور اوسکی پیدائش کو
 داود علیہ السلام کے شہر بیت اللحم میں کون بیان کریگا کیونکہ وہ فقط داود کا بیٹا نہیں بلکہ
 معاذ اللہ خدا کا بیٹا ہے اسی پادریو یہ جو فرمایا کہ وہ زندون کی زمین سو کاٹ ڈالا گیا اسکا مطلب
 تمنیہ گہر دیا کہ معاذ اللہ وہ خدا کا بیٹا ہے زمین کے معنی آسمان مست کہو اسدی ڈرو اور اس

گوئے کفر سے توبہ کر کے محمدی ہو جاؤ اگر پادری کہیں کہ اس آیت کا یہ مطلب ہو کہ وہ قتل کیا گیا
 اور یہ خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہو کیونکہ حضرت ارمیا علیہ السلام کی کتاب کے گیا ہو میں باب
 کے اونیسویں آیت میں حضرت ارمیا فرماتے ہیں مجھ کو معلوم نہ تھا کہ انہوں نے میرے برخلاف
 منصوبے باندھے ہیں کہ ہم درخت کو پہل سمیت نیست کریں و خضریشنو جارسض حیثیم
 اور ہم اسے زندون کے ملک سو کاٹ ڈالیں کہ اس کا نام پر ذکر میں نہ آوے دیکھو یہاں
 کاٹ ڈالو کا مطلب یہ ہو کہ اس کو اولاد سمیت قتل کر ڈالیں تاکہ ملک شام میں اس کا نام نہ ہو
 اس کا جواب یہ ہو کہ ایک لفظ کے ہر جگہ ایک ہی معنی نہیں ہوتے دیکھو توراہ شریف میں بہت
 جگہ خضر نام کا لفظ آیا ہو یعنی کٹ جائیگا جہاں جہاں یہ ذکر ہے کہ جو شخص ایسا ہو گا وہ اپنی قوم
 سے کٹ جائیگا وہاں یہ مطلب ہو کہ اپنی قوم سے جدا کر دیا جائیگا توراہ شریف کی پہلی سورہ
 کا سترہواں باب اور تیسری سورہ کا اونیسواں باب دیکھو معلوم ہوا کہ اصل معنی جدا کر دینے
 ہیں اور قتل ہو کر بھی آدمی دنیا سے جدا ہو جاتا ہو اسلی وہاں بھی یہ لفظ بولا جاتا ہو اس جگہ
 یہی مطلب ہو کہ وہ زندون کی زمین سے جدا کر دیا گیا ارشاد ہوتا ہو میرے گروہ کے گناہوں کے
 سبب اس پر مار پڑی اور اس کی قبر شہر میں کو ساتھ ٹھیرائی گئی تھی پر اپنی مرنے میں دولت مند
 کے ساتھ وہ ہوا آئی ایمانوالو حضرت اشعیا فرماتے ہیں کہ میری قوم کے یعنی یہودیوں کے
 گناہوں کے سبب اس پر بت پرستوں کا ظلم ہوا کیونکہ میری قوم نے اس کی حمایت نہ کی جو
 اس کے بڑے بچانے والے تھے مکہ کے بت پرستوں نے بار بار جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کا قتل کرنا چاہا اور یہ ٹھیرایا کہ قبر آپ کی ہماری قبروں کو ساتھ ہو مگر ان کی تدبیر کچھ چلی
 اللہ نے آپ کو مدینہ میں پہنچا وہاں کے لوگ دولت مند تھے انہوں نے آپ کی اور آپ کو ہمارے ہونگو
 برٹنی بڑی خدمت میں کہیں پہراؤ نہیں آپ کی موت ہوئی پادری یون مطلب لکھتا ہو کہ حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام دو چورون کے درمیان میں سولی دیے گئے تھے بیشک یہ تجویز تھی
 کہ انہیں کو ساتھ دفن کیو جائیں لیکن یوسف ارمیا کا آیا اور آپ کی لاش کو بلاطوں سے
 لیکر قبر میں دفن کیا آئی ایمانوالو یہ حال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وہ ہو جو حواریوں نے لکھا کہ
 مگر ان کو اسد کے اس پسید کی خبر نہ تھی بعد اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی خادم برنباؤ

بشارت دی کہ میں لی پر چڑھایا نہیں گیا میرے بدلی دوسرے شخص قتل ہوا میرے نباء کی کتاب اس کے ہاتھ میں
 کے یہاں موجود ہو معتبر روایت یہ ہو کہ وہ شخص آپ کو خادموں میں سے تھا اوسنی بڑے شہوتی ہو
 آپ کو بدے قتل ہونا قبول کیا اوسکی صورت آپ کو مشابہ ہو گئی یہودیوں نے اوسکو سولی پر
 چڑھایا اللہ قرآن میں فرماتا ہے کہ عیسیٰ کو اودنہوں نے قتل نہیں کیا اور سولی پر نہیں چڑھایا
 لیکن ویسی صورت اوسکو سامنی کر دی گئی اور اللہ نے عیسیٰ کو اپنی پاس وٹھا لیا حضرت دانیال
 علیہ السلام کو صحیفہ میں ہی یہ لفظ ہو کہ مسیح کاٹ ڈالا جائیگا اور نہیں ہے اوسکو واسطو اسکا صلیب طلب
 یہ ہے کہ ظاہر میں قتل ہو گا اور حقیقت میں اوسکو واسطو قتل ہونا نہیں آرٹا ہوتا ہے کیونکہ
 اوسنے کسب طح کا ظلم نہیں کیا اور اوسکو منہ میں ہرگز چہل نہ تھا لیکن خداوند کو پسند آیا کہ اوس
 کچلے اوسنی اوسو نگین کیا جب اوسکی جان گناہ کو لیکر گذرانی جاوے تو وہ اپنی نسل کو دیکھو گا اور
 اوسکی عمر دراز ہوگی اور اللہ کی مرضی اوسکو ہاتھ میں عروج کر گئی اسی ایمانوالو اللہ خبر دیتا ہے
 کہ وہ بے گناہ تھا اور سچا تھا مگر اللہ نے اوسکو درجی بڑانے کے لیے اوسکو مصیبتوں میں ڈالا جب اوسکو
 جان گناہ کے لیے گذرانی جائیگی یعنی اوسکی دشمن اوسکو گناہ کا ٹھیکر کر قتل پر مستعد ہو گئے تب اللہ
 اوسکو بچا لیا اور اوسکی اولاد بڑی ہوگی اور اوسکی عمر دراز ہوگی یہاں تک نہ رہیگا کہ اوسکا دین
 اوسکو ہاتھ میں عروج پاوے گا دیکھو ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ میں تشریف
 لائے دن بدن ایمانوالوں کی ترقی ہوتی گئی اور آپ کو دونوں نواسو امام حسن اور امام حسین
 علیہما السلام مدینہ میں پیدا ہوئے اور دینی نسل بھی بہت بڑھی لوگ فوج فوج اللہ کے دین میں
 داخل ہوتے گئے آرٹا ہوتا ہے اپنی جان کا دکھ اودھا کو وہ اوسی دیکھو اور سیر ہو گا اپنی ہی
 پہچان سے میرا سچا بندہ ہستون کو راست باز ٹھیکر لیا اور ایک ترجمہ میں یوں ہے کہ ہونکی تصدیق
 کر لیا یعنی سچائی اونکی ظاہر کر لیا اور اونکی بدکاریاں اپنی اوپر اوٹھا لیا اسلیو میں اوسی سردار و
 کی ساتھ ایک حصہ دوٹکا اور وہ لوٹ کا مال زور آورون کو ساتھ بانٹ لیا کہ اوسنی اپنی
 جان موت کے لیے اونڈیل دی اور وہ گنہگارون کے درمیان شمار کیا گیا اور اوسنی ہستون کو
 گناہ اوٹھا لیا اور گنہگارونکی شفاعت کی اسی ایمانوالو اللہ فرماتا ہے کہ وہ اپنی جان پر بہت رکھ
 سبھی کا تب اپنی نسل دیکھو اور دین اوسکو ہاتھ میں پھیلے گا اور اپنی پہچان سے سیر ہو گا اپنی اوٹھا

علم لسی استاد سے سیکھا ہوا نہوگا بلکہ اسکا اپنا علم جو اللہ اور سکو عنایت کر کیا اور وہ خوب طرح خوش رہا
اور کہتوں کی سچائی ظاہر کر گیا یعنی لکھنے بغیر وہ کی سچائی خوب ظاہر کر دیا دیکھو حضرت ہارون اور حضرت
ہارون اور حضرت سلیمان اور حضرت مرثم اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام پر یہودیوں نے کسی کسی تہمتیں
چوڑ کر کہیں تھیں اور اپنی کتابوں میں لکھ کر کہیں تھیں لیکن تمہوں کو اللہ نے قرآن میں مٹا دیا اور محمد صلی
اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم سے یہ قرآن سکو سناو یا پیغمبروں کی پاکی اور سچائی سکو دکلاو ہی
بچھوڑ دیا کہ ان کی یہ لکھنے لوگوں کی بدکاریاں اپنے اوپر اوٹھا لیا یعنی وہ جو اسکر زبان سے اور ہاتھ
طرح طرح سناوینگے وہ ان کی سب پاؤں کا بوجھ بنے اوپر اوٹھا لیا اور برداشت کر گیا یہ مہینے کہ ان کی کاپی
نعم اور حصہ اپنی جان پر اوٹھا لیا کہ ان لوگوں کو بری فعلوں سے نجات ہو جاوے اللہ فرماتا ہے اس
میں ہارون کے ساتھ اسکو حصہ دوگا اور وہ لوٹ کا مال بانٹ لیا اسکا یہ مطلب کہ لوٹ کے مال
میں اسکو بھی حصہ لیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں جو جادہ ہوتا تھا تو لوٹ کا مال
لشکر کو بانٹ دیا جاتا تھا اوسمیں سے مقدار اللہ کی بھی نکالی جاتی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اوس
حصہ نہیں تھا جیسا کہ تورات شریف کی چوتھی سورت کے اکتیسویں باب سے ظاہر ہے مگر
ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لوٹ کے مال کا پانچواں حصہ اللہ نے مقرر کر دیا اور فرمایا
وَأَعْلَوْا تِلْكَ أَمْثَلُ مِمَّنْ شَمِي فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِلَّذِينَ الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ
وَأَبْنِ السَّبِيلِ اور تم جان لو کہ جو کچھ تم لوگوں کوئی چیز تو اللہ کے واسطے ہے اور سکا پانچواں حصہ
اور رسول کے واسطے اور رشتہ والیکے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے واسطے اسکا یہ مطلب
کہ پانچواں حصہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے اوسمیں سے وہ اپنے رشتہ داروں کو اور یتیموں
اور مسکینوں اور مسافروں کو بھی دینگے امام مالک موطا میں ہے کہ اپنے فرمایا میرے واسطے فقط
پانچواں حصہ ہے اور پانچواں حصہ بھی تمہارے اوپر پھیر دیا جاتا ہے امام محمد ابن عبد اللہ حضری
شافعی جو حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں کتاب خصائص میں لکھتے ہیں کہ جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے واسطے لو میں حلال کر لی ہیں سو ابن دقیق العید نے فرمایا ہے
کہ اسکا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ آپ کو اللہ نے حکم دیا کہ لوٹ کا مال جس طرح چاہیں خرچ کریں اور
بائیں اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کے سوا اور آپ کی امت کے سوا کسی کو حلال

نہیں ہوا اور ہو سکتا ہے کہ لوٹ سے یہ مطلب ہو کہ ایک حصہ لوٹ کا حلال ہو گیا اس کتاب کا
 لکھنے والا کہتا ہے کہ امام بزار کی حدیث سے یہ مطلب کھل گیا امام بزار اپنی مسند میں فرماتے ہیں
 کہ مجھے فرمایا محمد بن ابوعثمان کے بیٹے وہ کرامہ کے بیٹے انہوں نے کہا کہ مجھے فرمایا عبید اللہ نے
 جو موسیٰ کے بیٹے کہا کہ مجھے فرمایا سالم نے وہ روایت کرتے ہیں سدی سے وہ حکمران سے
 وہ ابن عباس سے کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھکو پنج چیزیں دی گئیں جو حق
 پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں میرے واسطے زمین پاک کرنے والی اور سجدے کی جگہ ٹھہرائی گئی
 اور کوئی نبی نماز نہیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ اپنے محراب میں پہنچتے تھے اور میری مدد کی گئی عرب
 حرمینا بھر کے رستے پہنچو میرے آگے ہوا ہے شریک ٹھہرانے والوں تک پھر اللہ ان کے دلوں میں عیب
 ڈال دیتا ہے اور نبی پہنچا جاتا تھا فقط اپنی قوم کی طرف اور میں پہنچا گیا جنوں اور انساؤ
 کی طرف اور نبی پانچواں حصہ الگ کر دیتے تھے پھر آگ آتی تھے اور اوسکو کہا جاتی تھی اور جھکو حکم
 کیا گیا کہ اوسکو بانٹ دوں اپنے امت کے محتاجوں میں اور نہیں باقی رہا کوئی نبی مگر ایک شفاعت
 اوسکو دی گئی اور میں نے نبی شفاعت اپنی امت کے لیے رکھ چھوڑی حافظ ابن حجر عسقلانی
 نے جو سند بزار کا خلاصہ کیا ہے اوس میں لکھتے ہیں کہ اسکی سند اچھی ہے اس حدیث سے معلوم
 ہوا کہ پانچواں حصہ کا ذکر ہے کہ وہ اگلے پیغمبروں کے حق میں حلال نہیں تھا اوسکو اللہ کی نذر
 کر دیتے تھے قبول ہونی کی یہ نشانی تھی کہ آسمان سے آگ اگر اوسکو کہا جاتی تھی باقی لوٹ کا مال
 لشکر والوں کو بانٹ دیا کرتے تھے جیسا تو رات شریف میں بیان ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم کو پانچواں حصہ اللہ کی حلال کر دیا کہ اپنے خیر میں لاوین اور اپنے رشتہ داروں کو
 اور بنی ہاشم کے لڑکوں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو بائیں محمد بن اسحاق نے سیرت
 میں اس حدیث کو ان لفظوں سے لکھا ہے کہ اپنے فرمایا کہ میرے واسطے لو میں حلال کر دی
 گئیں اور میں حلال کی گئیں کسی نبی کے لیے جو مجھ سے پہلے تھے اس جگہ پر اللہ تعالیٰ حضرت شیخ
 علیہ السلام کو یہ خبر دیتا ہے کہ میں لوٹ کے مال میں اوسکو بھی حصہ دوں گا کیونکہ وہ دشمنوں کے
 ہاتھ سے بڑی بڑی ایذا میں اٹھا و لگا اور اللہ کی راہ میں اپنی جان دینی پر ہمیشہ طیارہ لگا
 اور فتنوں اوسکو گناہ گاروں میں شمار کر کر بہت ستا دیں گے مگر وہ اللہ کے دین کے پیغمبر ہیں

بڑے بڑے محققین اور ٹھکانے والے اور ربوتوں کے گناہ اور ٹھکانے والے گناہوں کی رغبت
 اور کفر و کفران سے نکال لیگا اور ان کے دلوں کو پاک کر دیا اور اللہ کے اذن سے گناہ گاروں کی صفات
 مٹ گئیں۔ اتنی ہی سہری اسکاٹ میں لکھا ہے کہ یہودیوں نے اعتراض کیا ہے کہ یہ آیت اس بات کی
 دلیل ہے کہ یہ بشارت عیسیٰ علیہ السلام کی نہیں ہے کیونکہ ان کے پاس کبھی دنیوی حکومت نہیں
 تھی۔ پھر یہ جواب دیا ہے کہ یہودیوں کا دستور تھا کہ وہ روحانے یعنی جیسی ہوی چیزوں کو ظاہری چیزوں
 بیان کرتے تھے عیسیٰ علیہ السلام کی روحانی فتح یا پی اوں لوگوں پر جو ان کے دین میں آئے ہجرت
 دنیوی فتح تھی کے لفظوں میں بیان ہوئی ہے اے ایمان والو! یہودیوں کی بے انصافی
 دیکھو! ان کا مال بٹ لینا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے دین میں آئے
 آپ اور غالب ہوئے یہودی اور نصرانی صاف دیکھ رہے ہیں کہ یہ سب تہو اور نشانیاب
 مسیح صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہیں مگر ضد کے مارے آپ پر ایمان نہیں لانے چوں نوان باب
 حقیقی سے لگا رہا ہے۔ بانجھہ جو نہیں جنتی تھی خوشی سے گا اور اپنی اولاد بلند کر جو حاملہ نہ ہوتی تھی کیونکہ
 خداوند فرماتا ہے کہ بیکس چھوڑی ہوئی کی اولاد خداوند والی کی اولاد سے زیادہ ہے اور امت
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات بہت کہلی ہوئی ہے کہ حضرت باجر علیہ السلام مکہ میں رہیں حضرت ابراہیم
 علیہ السلام سے جدا رہیں یہاں تک کہ فرنگین بیکس چھوڑی ہوئی عورت کا اشارہ صاف انہیں کی
 طرف ہے انہیں سے اللہ فرماتا ہے کہ ای بانجھہ تو خوشی کر تیری اولاد خداوند والی کی اولاد سے ہے۔
 سارہ کی اولاد سے زیادہ ہوگی بانجھہ انکو اس راہ سے فرمایا کہ انکی نسل میں مدتوں تک کوئی
 پیغمبر نہیں پیدا ہوئے گی سارہ کی نسل میں بہت پیغمبر مدتوں تک پیدا ہوتے رہے پہلے بانجھہ کا لفظ
 فرمایا پھر بیکس چھوڑی ہوئی کا لفظ فرمایا صاف معلوم ہوا کہ یہ ذکر حضرت باجر کا ہی حضرت سارہ
 کا ذکر نہیں ہے اگرچہ حضرت سارہ مدت تک بانجھہ رہیں جب حضرت باجر سے حضرت اسماعیل علیہ
 علیہ السلام پیدا ہو چکے تب حضرت سارہ سے بڑا پے میں حضرت اسحق علیہ السلام پیدا ہوا
 اگر حضرت سارہ بیکس چھوڑی ہوئی نہیں تھیں بلکہ تمام عمر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ
 رہیں خداوند تعالیٰ انہیں کو فرمایا ہے اللہ انکے حضرت باجر علیہ السلام کو خوشی فرماتا ہے کہ تیری
 نسل میں سارہ کی نسل سے زیادہ اولاد ہے۔ اے ایمان والو! یہ اشارہ ہے کہ وہ پاک بندہ

جسکی تعریف اور پسے چلی آتی ہے تیری نسل میں ہوگا سو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت باجر کی
نسل میں شہر کہ میں پیدا ہوئے پھر آ کی باعث سے تمام عرب جو حضرت باجر کی نسل میں تھے انہوں
نعمت ایمان کی پائی اونکی نسل میں آنتہ نے بڑی برکت دی پادری مرکب کشف الانارین لکھا ہے
کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ زمین کی قومیں یہودیوں سے زیادہ ایمان لائیں گے پادری مینتہ نے بھی اس
باب کے سرے پر یہی لکھا ہے کہ یہاں غیر قوموں کو تسلی دی جاتی ہے کہ ایمان والوں کی جماعت اونہیں بہت
ہوگی اللہ کا شکر ہے کہ ان دونوں پادریوں نے بیکس عورت سے اسرائیلیوں کے سوا غیر قوموں کو مراد لیا
اگر پادریو یسان ایک عورت کا ذکر ہے ساری قوم کا ذکر نہیں بیشک یہ اشارہ حضرت باجر کی طرف
ہے ظامس اسکاٹ لکھا ہے کہ یہودیوں کی جماعت یہاں ایک عورت کی طرح پر بھرائی گئی جو حضرت
سارہ کی طرح بہت دنوں تک بانجھ رہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زمانے کے قریب لوگ بہت
بی ایمان ہو گئی تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے سے زمانہ اچھا ہو گیا اگرچہ اکثر یہودیوں نے
انکو نہ مانا تو بھی بہت لوگ عیسائی جماعت میں داخل ہوئی اگر پادریو حضرت سارہ کی نسل کو
اگر بانجھ اور بیکس عورت سے شمال دی ہے تو انکے مقابل میں وہ کون قوم ہو سیکر خاندانہ
عورت سے شمال دی ہے آندہ سے ڈرو اور سیدھی بات کو اور بدو ہرمت پہیروا ارشاد ہوتا
اپنے خیمہ کے مقام کو پڑھا دے ہاں اپنے گھروں کے پردے پہلا دے دیخ مت کر اپنی ڈونیا
نقشب اور اپنی میخین مضبوط کر اسلئے کہ تو دہنے اور بائیں طرف پسینگی اور تیری نسل قوموں کی ڈار
ہوگی اور اجاڑ شہروں کو بساویگی ایامت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو اللہ تعالیٰ نے حضرت
ہاجر کی نسل میں اس پیش خبری کا کیا سا طور دکھلایا اونکی نسل میں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
پیدا کیا اور انکی نسل کو اور حضرت باجر کی تمام نسل کو ہر ملک میں پسلیا اور انکو سب قوموں کا
سر دار کیا اور جو شریمان سے خالی تھے انکو ایمان اور علم سے آباد کیا ارشاد ہوتا ہے مت ڈ
کہ تو پھر پیشیان نوگی تو مت گھبرا کہ تو پھر رسوا نہوگی کہ تو اپنی جوانی کی تنگ بول جاوے گی اور اپنے
بیوہ پن کی رسوائی پھر یاد نہ کرے کیونکہ تیرا خلوند تیرا خالق ہی رب العالمین اسکا نام ہے اور
تیرا نجات دین والا اسرائیل کا قدوس ہے وہ ساری زمین کا خدا کھلا گیا ایمان والو اللہ تعالیٰ
حضرت ہاجر علیہ السلام کو تسلی دیتا ہے کہ تو جوانی میں بیوہ کی مانند ہو گئی ابراہیم علیہ السلام

جدا رہی اور تیری نسل میں مدقون اللہ واسلے لوگ کم پیدا ہوئی عرب میں سیکروں برس بت پرستی رہی وقت
 تیری نسل میں اللہ کا نام پہلی کا اور وقت تجکو یہ غم بھول جاوے گا آئی ایمان والو اسرا ئیلی بنی مین کو وقت میں
 اکثر قومیں بت پرست تھیں جب معجزی اسرا ئیلی بنی مین کے سنتے تھے تو کہتے تھے کہ اسرا ئیلیہ کا خدا
 بڑا زبردست ہے اللہ کو اپنا خدا نہیں کہتے تھے معجزی وقت میں سب ملکوں میں ایمان پسیا ساری قوموں میں
 مشہور ہو کر اللہ ساری زمین کا اور سارے جہان کا خدا ہوا ارشاد ہوتا ہے کہ تیرا خدا کہتا ہے کہ خداوند
 نے تجھے جو نلاق دی ہوئی اور دل آزر دہ عورت کی مانند ہو اور جوانی میں کی ایک عورت کی مانند ہو جو
 رد کی گئی ہو پھر بلایا ہی میں نے ایک دم کر لیتے تھے چھوڑ دیا لیکن اب میں بہت سی مہربانیوں کے ساتھ تجھے سمیٹ
 لوں گا قہر کی شدت میں میں نے اپنا منہ تجھ سے ایک لحظہ چھپایا پر اب میں ہمیشہ کی مہربانی سے تجھے رحم
 کروں گا خداوند تیرا پانیہ الا یوں فرماتا ہے کہ میرے آگے یہ نوح کے پانی کا سا معاملہ ہے کہ جسطرح میں نے قسم
 کہا کی تھی کہ پھر زمین پر فوج کا سا طوفان کبھی نہ آوے گا اوسی طرح اب میں نے قسم کہا کی ہے کہ میں تجھے پھر
 کبھی آزر دہ نہوں گا اور تجکو نہ کر کوں گا پھر اڑ جاتے رہیں گے اور کوہ ہل جاوے گے پر میری مہربانی جو تجھے
 کبھی غائب نہو گی اور میری صلح کا عند چشیش نہ کرے گا خداوند جو تیرا رحم کرنے والا ہیوں فرماتا ہے آئی ایمان
 والو اللہ نے حضرت ماجر علیہ السلام کی نسل کے لوگوں کو ایک مدت تک چھوڑ دیا تھا وہ کفار و شرک
 میں پھنس گئے تھے پھر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت انکو ایمان دیا آج تک وہ ایمان پر قائم ہیں ارشاد
 ہوتا ہے آئی جو آزر دہ دل ہوا آزر دہی کی اوچھالی ہوئی ہو اور تسلی سے محروم ہو دیکھو کہ میں تیرے پھر دہن کو
 سُر می سے لگاؤں گا اور تیری بنیاد نیلمیوں سے ڈالوں گا میں تیرے کنگوروں کو لعلوں سے اور تیرے
 پچھا ٹکوں کو چمکتے ہوئے جو اہر سے اور تیرے سارے احاطے میں قیمت پتھر دہن سے بناؤں گا اور تیرے
 سب فرزند خداوند سے تعلیم پادینگے اور تیرے فرزندوں کی سلامتی کامل ہوگی تو سبائی سے پادار ہو
 جاوے گی تو ظلم سے دور رہے گی کہ تو نہ ڈریگی اور گھبراہٹ سے کہ تیرے قریب نہ آویکی دیکھو کہ اکتے اور
 پر میرے حکم سے نہیں جو کوئی تیرے برخلاف جمع کرے گا وہ تیرے واسطے گرے گا دیکھو میں نے کاریگر کو پیدا
 کیا جو کوئی آگ میں ڈال کر پہونکتا ہے اور اپنی کام کے لئے ہتیا نکالتا ہے اور لڑنے واسطے کوہیران کو نکلتے
 لیے پیدا کیا کوئی ہتیا جو تیرے برخلاف بنایا گیا کام نہ آوے گا اور جو زبان عدالت میں تجھے چلے گی تو اسے
 جہنم کرے گی یہ خداوند کی ہدایت کی میراث ہے اور انکی سبائی مجھ سے خداوند فرماتا ہے آئی ایمان والو

سس جگہ اللہ تعالیٰ صاف صاف کسی پاک مکان کو تسلی دیتا ہے کہ تو ستایا گیا ہے اب میں تجھ کو خوب طرح
 سنواروں گا یہ صاف اشارہ کعبہ شریف کی طرف ہے وہاں سیکڑوں برس کا قرون نے بت پوجے تھے سو
 اللہ اوسکو تسلی دیتا ہے کہ میں تجھ کو عمدہ عمدہ بیش قیمت چیزوں سے سنواروں گا اور تیرے لوگوں کو اپنے
 شریعت سکھلاؤں گا مولوی عباس علی جاجموی نے صولۃ الضیغ میں لکھا ہے کہ مہدی ابن منصور
 وغیرہ عباسی بادشاہوں نے اور اور بادشاہوں نے عمدہ چیزوں سے اوسکو رونق دی تھی
 اللہ وراثت ہے تیرے فرزند یعنی جو تجھ میں پیدا ہوئی وہ سب اللہ تعالیٰ سے تعلیم پاؤں گے یعنی
 اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے اللہ کا کلام سکھیں گے سچا دین تجھ میں مضبوط
 ہو گا کوئی تجھ پر ظلم نہ کر سکے گا جو لوگ جمع ہو کر میرے حکم کے برخلاف تجھ سے لڑنے آئیں گے وہ گر
 پڑیں گے اور غارت ہو جائیں گے ہتھیار اور اسلحے کا ریکر سب میرے بنائی ہوئی ہیں ہر شئی میرے
 قابو میں ہیں اور جو کوئی تیرے برخلاف ہو کر فوج جمع کر گا وہ تیرے آگے گر پڑ گا اور جو کوئی تیرے
 برخلاف ہتھیار اٹھاویگا وہ ہتھیار کام نہ آوے گا سو ایسا ہی ہوا بھی کوئی کافر اور ظالم اور سیر
 غالب نہیں ہو اس مسجد بیت المقدس کو دشمنوں نے کئی دفعہ دھاوا کیا مگر کعبہ شریف پر کسی کا
 قابو نہیں پڑا اسی لیے کعبہ کا خطاب بیت عتیق ہی یعنی آزاد گھر ہے جو حبش کا سردار تھا
 ایک بڑا ساتھی زبردست جس کا نام محمود تھا ساتھ لیکر کعبہ کے دھاوینے کے لیے فوج لایا اور
 کہتے ہیں کہ اوسکے ساتھ بارہ ہاتھی تھے جب غمخس میں پہنچا وہ بڑا ہاتھی بیٹھ گیا اور ٹھکانی والے باہر
 ہو گئی وہ کسی طرح نہ اٹھا جب اوسکو میں اور شام اور مشرق کی طرف اٹھایا جلد اٹھ گڑا ہوا پھر
 اوسکو مکہ کی طرف پھیرا پھر بیٹھ گیا سمندر کی طرف سے اللہ نے اوڑتے جا فور سے ہر جانب تو تین
 پتھر لیے ہوئے دو ہانوں میں ایک چوخی میں جنو اور مسور کے برابر وہ سب لوگوں پر چھا گئے اور پتھر
 چوڑ دئے جسکو لگا وہ مر گیا لوگ بھاگے رستہ بھول گئی ہر رستے میں گرتے اور مرتے تھے
 اور ابرہہ کے بدن میں ایک مرض اللہ نے پیدا اوسکے پورین کرنے لگین اس حال میں صنعا میں
 پہنچا یہاں تک کہ اوسکا سینہ پھٹ گیا اور مر گیا یہ سارا حل تفسیر معالم التشریل میں لکھا ہے
 اور لکھا ہے کہ اکثر ان کا قول یہی ہے کہ اوسی سال میں جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آئے
 اور یہ بھی لکھا ہے کہ اوس سے پہلے شیخ جو میں کا بادشاہ تھا کعبہ کو ڈھا دینے کے لیے آیا تھا اوسکو بھی

اللہ نے روکا اور بلا میں گرفتار کیا اور تین دن اوپر اندھیرا ہاجب شیخ سنے یہ دیکھا سفید کپڑے قیطے
 کعبہ کو پہنچائی اور تعظیم کی اور ایک ونٹ بیچ کیا سو اللہ تعالیٰ یہاں کعبہ کی آبادی کی خیر و تباہی و اس
 آبادی کا ظہور محمدی وقت میں ہوا آج تک وہ پاک مکان ظالموں کے ہاتھ سے محفوظ رہی اور وہاں کے
 لوگ سچے دین پر قائم ہیں چھپنوال باب اسے ایسے پیاسو پانی پاس آ اور وہ بھی جیسے پاس
 نقدی نہواؤ مول لو اور کہاؤ اور شراب اور دودھ و بیرو پیہ اور بے قیمت خرید و تم کس لیے اپنی
 چاندی کو اس چیز کے لیے جو روٹی نہیں اور اپنی کمائی اسکی لیے جو آسودہ نہیں کرتی شیخ کرتے ہو
 تم میری سنو اور اچھی چیز کہاؤ اور تمہارا جی چربی سے لذت لیگا کان جہکاؤ اور مجھ پاس آؤ سناؤ کہ
 تمہاری جان زندہ رہے میں تمہیں ہمیشہ کا عہد باندھوں گا اور داؤد کی سچی نعمتیں تمہیں دوں گا آؤ امت
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو اللہ فرماتا ہے کہ جو چیز روٹی نہیں جسے تمہارا پیٹ نہیں بہتا اسکی لیے
 اپنا روپیہ کیوں خرچ کرتے ہو میرے پاس آؤ بی قیمت شراب اور دودھ خریدو اسکا یہ مطلب کہ تم بتوں کو
 کیوں پوجتی ہو تم کو بتوں سے کیا ملتا ہے یہ کہہ کر صاف فرمایا کہ کان جہکاؤ اور میرا کلام سنو تمہاری جان
 میرے کلام سے بڑے لذت پاویگی جیسی لذت پیاسو کو پانی سے ملتی ہے اور شراب اور دودھ اور چربی
 جسم کو لذت ملتی ہے روح کو اتنی بڑھ کر لذت اللہ کے کلام سے ملتی ہے پھر فرمایا کہ میں تمہیں ہمیشہ کا عہد
 باندھوں گا عہد باندھنا ان پاک کتابوں کی بولی میں اس کو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں
 اقرار لیتا ہے کہ میری شریعت کے یہ حکم میں ان پر عمل کیجئے تو رات شریف کی پہلی سورت کے سترہویں باب
 میں ہے کہ اللہ تعالیٰ و حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ میرا عہد تیری ساتھ اور تیرے بعد تیری
 نسل کے ساتھ ہے کہ ہر فرزند نرختہ کروا دے اور تم اپنے بدن کی کھلڑی کٹواؤ اور وہ میری اور
 تمہارا سب عہد کی علامت ہوگی پھر فرمایا میرا عہد تمہاری جہمون میں ہمیشہ کا عہد ہوگا اور بائچون سورت
 کے چوتھی باب میں ہے کہ انہی اپنا عہد تمہاری اگر بیان کیا پھر آگے شریعت کے حکم کا بیان ہے اسی طرح
 بابا شریعت کو عہد کہا ہے دوسرے سورت کے پچیسویں باب میں ہے وہ عہد نامہ جو میں تجھ دوں گا
 اس صندوق میں رکھ دو دیکھو تو رات کو عہد نامہ فرمایا اب یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ میں تمہیں ہمیشہ کا
 عہد باندھوں گا اسکا یہ مطلب کہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے تم کو وہ شریعت دوں گا
 جو ہمیشہ رہی گی اور کبھی موقوف نہوگی اور یہ بات اللہ ان لوگوں سے فرماتا ہے جو بتوں کو پوجتی تھے

اس میں یہ اشارہ ہے کہ اسرائیلیوں کی قوم سے باہر دوسری قوم میں یہ شریعت اور تریگے وہ لوگ بتوں کو
چھوڑ دینگے اللہ کے کلام کے فرے اور انکی روح کو حاصل ہونگے اور فرمایا کہ داؤد کے سچی نعمتیں تمکو دینگا
یعنی حضرت داؤد کے زبور میں جن نعمتوں کا وعدہ ہوا ہے کہ سارے جہان میں اللہ کا نام پہیلے گا اور اللہ
کے عشق کا ذوق اور شوق جو زبور میں اول سے آخر تک بہرا ہوا ہے اور دین کی بادشاہی اور حکومت
کے زور سے دین کو پہیلانا یہ سب نعمتیں آخری امت کو ملین گے اور وہ دین کا بادشاہ جسکی بشارت
زبور میں دی ہی وہ تمام جہان میں ایمان کا فیض پہیلا و یگا ارشاد ہوتا ہے دیکھو میں نے اوسے قوموں
کے لیے گواہ بنایا اور لوگوں کا ایک پیشوا اور فرمان و آئی محمدی بہائیو اللہ تعالیٰ بہر اوس پاک بندی کے
کی طرف اشارہ کرتا ہے جسکا بار بار اوپر ذکر ہو چکا ہے اللہ فرماتا ہے کہ میں اوسکو قوموں پر گواہ بناؤنگا کہ وہ سکا
قوموں کی اعمالوں کی گواہی قیامت میں دیگا کیونکہ وہ سب قوموں کی طرف بھیجا جاوے گا قرآن میں
اللہ اس لفظ کو یاد دلاتا ہے اور فرماتا ہے **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَهِيدًا** ای نبی ہمیں تمکو گواہ کر
بھیجا ارشاد ہوتا ہے دیکھ تو ایک گروہ کو جسے تو نہیں پہچانتا تھا بلاوے گا اور وہی گروہ میں جو تجھی نہیں بھیجا تھا
خداوند تیری خدا اور اسرائیل کے قدوس کے لیے تیری پاس دوڑتی آوینگے کیونکہ اوس نے تجھے جلال بخشا ہے
آئی ایمان والو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے مکہ میں اپنے شہر والوں کو اللہ کی طرف بلایا پھر جنکو
اللہ کی طرف بلایا جنکو کبھی نہیں دیکھا تھا پھر مدینہ کو لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا پھر روم اور مصر اور
ایران والوں کو قاصدون اور خطوں کو وسیلہ سے اللہ کی طرف بلایا اور وہ قومیں جو آپکو نہیں پہچانتے
تھیں انہوں نے جب آپ کی خبر سنی اللہ کے کلام کے شوق میں دوڑتی ہوئی آپ پاس آئیں بشر
کے عیسائی درویش آپکو شوق میں حبش سے آئے اور آپ سے قرآن سنکر ایمان لائے جنوں کی قومیں
کئی بار حاضر ہوئیں اور ایمان لائیں جب مکہ فتح ہوا اور وہ ایمان پھیلے عرب کے ہر شہر اور ہر
گائون کے لوگ آئے اور ایمان لائے اسکے بعد اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور اپنی قدرت کا بیان کر کے فرماتا
ہے کہ جس طرح منہ اور برف آسمان سے اترتا ہے اور پھر وہاں میں جاتا بلکہ زمین کو سینچتا ہے اور اسے
شاداب اور منفعت کرتا ہے تاکہ بونی والیکو بیج اور کھائیوا لیکو روٹی دیوی اوسی طرح میرا کلام جو
میرے منہ سے نکلتا ہے ہوگا وہ مجھ پاس خالی نہ پھرے گا بلکہ جو کچھ میری خواہش ہوگی وہ اسے
پورا کرے گا اور اس کام میں جسکے لیے میں نے اوسے بھیجا کا میاب ہوگا کہ تم خوشی سے منگلو گے اور

سلامتی سے پہونچای جاوے گی پہاڑ اور کوہ تنہا سے آگے پھول کے گائین گے اور میدان کے سارے درخت
 ال دینگے کانٹوں کی جگہ صنوبر کے درخت جمیں گے اور سد اکااب کے بدلے آس کے درخت جمیں گے
 اور یہ خداوند کے لیے ہمیشہ کا نام و نشان بھرے گا جو کبھی کبھانچا ایسا ایمان والو یہ بہت بُرا پتا ہے
 وقت تھا کہ ایمان اے لوگ خوشی سے اور سلامتی سے ہر ہر ملک میں آتے جاتے ہیں ایک وقت وہ
 تھا کہ ہر ہر ملک میں بت پرستوں کا زور تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کا زور بت پرستوں
 گیا تھا پہونچوئے عیسائیوں سے ایمان والوں کو جان بچانا مشکل تھا محمدی وقت میں ایمان
 والوں کو اس مان ملا پہاڑ اور درخت بھی بیشک اللہ کے دین کے پیسنے کی خوشی کر رہی ہیں جیسا
 کہ اٹھانوی زبور کی بشارت میں فرمایا تھا کہ نمرین تال دیوین اور پہاڑیان مل کے خوشیاں کریں اور
 چھیا نوی زبور کی بشارت میں فرمایا تھا کہ بن کے سارے درخت خوشی کریں کانٹوں کے بدلے نیچے
 کافرون اور ظالموں کے بدلے جا بجا صنوبر یعنی عمدہ عمدہ خاص بندے ہر ہر ملک میں مل
 گئے اور یہ اللہ کے سچے دین کی نشانی ہمیشہ کے لیے باقی ہے دیکھو اس وقت میں بھی محمدی لوگ ہر ملک
 میں امن و امان سے آتے جاتے ہیں پادری طامس اسکاٹ اسکو عیسائیوں کی خبر نہرانا ہی کہ جب بت
 پرست لوگ خدا پرست عیسائی ہو جائیں گے وہ انسانوں کو خاندہ مندر ہوں گے وہ ناچیز کانٹوں
 بدستہ صنوبر کے درخت ہو جائیں گے اور پھسنے والے کانٹوں کے بدلے خوبصورت خوشبودار ہو جائیں گے
 اور پادری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سچے عیسائیوں کو خوشی اور سلامتی کب ملی بت پرستوں کا اور چوٹ
 عیسائیوں کا ہر طرف زور رہا یہ سب چہنی والی کانٹے محمدی وقت میں کاٹ والے گئے اور صنوبر اور آس
 کے درخت کی طرح باغ دنیا میں اللہ والے محمدی لوگ جائیں گے چھپنوال باب خداوندیوں فرماتا
 کہ تم انصاف کو یاد کرو اور سچائی کو کام میں لاؤ کیونکہ میری نجات آئینے اور میری صداقت ظاہر ہونیکے قریب
 ہی مبارک وہ انسان جو یہ کرتا ہے اور وہ آدم زاد جو امین لگا رہتا ہے جو ہفتہ کو مانتا ہے وراوے
 ناپاک نہیں کرتا ہے اور اپنا ہاتھ ساری بدکاری سے باز رکھتا ہے اور بیگانہ آدمی جو خداوند سے مل گیا
 ہرگز نہ کہی کہ خداوند نے مجھ کو اپنی لوگوں سے بالکل جدا کر دیا اور خواجہ سرانہ کہی کہ میں ایک سو کہما درخت ہوں
 کیونکہ خداوندیوں کہتا ہے کہ وہی خواجہ سر جو میرے ہفتوں کو مانتے ہیں اور ان کا من کو جو میرے
 پسند ہیں اختیار کرتے ہیں اور میرے عہد میں قائم رہتے ہیں میں انہیں کو اپنے گھر میں دراپنے

چار دیواری کی اندر ایک دگرا اور ایک نام جو بیٹوں اور بیٹیوں سے بہتر ہے بخشون گامین اوکو ہمیشہ
 کا نام دو گنا جو مٹایا بنایا گیا اور وی غیر بھی جو خداوند سے مل گئے ہیں کہ اوکلی بندگی کریں اور خداوند کے نام
 کو عزیز رکھیں اور اسکے بندے ہو دیں وی سب جو ہفتہ کو مانتے ہیں کہ اوسے ناپاک نکرین اور میرے
 عہد میں قائم رہتے ہیں میں اور میں اپنے پاک پہاڑ پر لاؤنگا اور اپنے عبادت کے مقام میں بنادوں
 کرونگا اور اوسکے چڑھاؤں اور اوسکی قربانی میری قربانی کی جگہ پر قبول ہوں گے کیونکہ میرا گھر
 ساری قوم کا عبادت خانہ کہلائیگا خداوند خدا جو اسرائیل کے تشریف رکھنے والے ہیں
 فرماتا ہے کہ میں ہنوز اوس پاس اسکے جمع کئی ہوں گے پاس اور جمع کروں گا اسی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 وہی محمدی شریعت جسکو سچا سیوین زبورین اور اس کتاب کے کیا و نویں باب میں صداقت اور بجا
 نام رکھا ہے اوس شریعت کے پیغمبر کا اندر پر وعدہ کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اوس شریعت کو ظاہر ہو نیکا
 وقت نزدیک ہی پھر اوس وقت کے لوگوں کو تاکید کرتا ہے کہ جب تک وہ آخری شریعت نہ آوے تب تک
 موسیٰ کے شریعت پر عمل کئی جاؤ پادری لکھتا ہے کہ وہ نجات اور اللہ کے اقرار پورے ہونے ہیں
 اور عسی علیہ السلام کے وسیلہ سے سچا دین ظاہر ہونے پر ہے اسی ایمان والو دیکو پادری کے نزدیک بھی
 نجات اور صداقت آخری شریعت کا نام ہے مگر اوسکو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی خبر پڑا
 اور یہ نہیں دیکھتا ہے کہ اسکے بعد صاف صاف پتے محمدی شریعت کے موجود ہیں اللہ تعالیٰ صاف
 فرماتا ہے کہ بیگانہ لوگ یعنی وہ لوگ جو قوم اسرائیل میں سے نہیں ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام
 کی شریعت میں داخل ہوئے ہیں وہ لوگ شکایت نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہکوا اپنے لوگوں سے جدا
 کر دیا اور خواجہ سرا بھی نہ کہیں کہ ہم ناچیز ہیں اسکا یہ مطلب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت
 میں جو خاص مقام اللہ کی بندگی کا تھا وہاں خواجہ سراؤں کو اور قوم اسرائیل کے سوا اور قوموں کو
 ایمان والوں کو جانیگا حکم تھا تورات شریف کی دوسری سورۃ کے پچیسویں باب میں یہاں
 ہی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ حکم فرمایا کہ ایک صندوق بنادو کی لکڑی کا
 بنا اور اسکے اندر باہر سونا منڈھا اور وہ عہد نامہ جو تجھی دوں گا اوس صندوق میں رکھ
 اسی طرح جو کی اوچھو اور پیابے اور شمع دان اور چراغ وغیرہ بنانیگا حکم ہوا پھر بیسیویں باب
 میں لکھا ہے کہ اللہ کا حکم ہوا کہ خیمہ کھڑا ہوا اور صندوق اوس میں رکھا جاوے اور پھر وہ

والا جاوے پردے کے اندر صندوق رہے اس مقام کا نام قدس الاقداس ہوگا اور باہر کے درجہ کا نام قدس
 ہوگا اور چوکی باہر پردے کے اور شمع دان رو برو چوکی کے رکھا جاوے اور حکم ہوا کہ ہارون کو اور اس کے بیٹوں کو
 اس کی نگاہ خاص کجا اور اور خادم بنایا جاوے اس خیمہ کے دروازے پر قربانیان اور نذیرین اللہ کے واسطے چڑھای
 جاتی تھیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام جب صر سے نکلے تو آپ کو ایک جگہ قیام نہیں تھا اس باعث سے یہ خیمہ
 اور یہ سبب سطح کا تھا کہ جہاں چاہے ٹھکے اور چلتے اور جہاں اوترتے وہاں خیمہ کھڑا کر دیتے جو چوتھی سورت
 کے چوتھی باب میں ہے کہ جب خیمہ کوچ کرتا تو حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد کو حکم تھا کہ صندوق
 اور چوکی اور شمع دان اور سبب سبب پر غلاف ڈالیں پھر گھمٹا جو حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون
 داداہین اونکی نسل کے لوگ اسکے اٹھانیکے لیے آوین لیکن ان پاک چیزوں کو نہ چھوئیں اور جسوقت
 اون پاک چیزوں پر غلاف پڑتا ہوا وہ نہیں دیکھنے کو نہ آوین اور سولہویں باب کی چالیسویں آیت
 میں ہے کہ ہارون کی نسل کے سوا کوئی اللہ کے حضور میں خوشبو سٹگانا نہ نزدیک نہ آوے اور اٹھاونین
 باب میں ہے کہ ہارون اور اسکے بیٹے شہادت کے خیمہ کے سامنے خدمت کریں اور لاوی جو حضرت موسیٰ
 اور حضرت ہارون کے پرداداہین اونکی نسل کے لوگوں کو حکم ہوا کہ سارے خیمہ کی نگاہ بھائی کریں اور کوئی
 پردیسی تمہاری نزدیک نہ آئے پاوی اور جو پردیسی نزدیک آوے تو قتل کیا جاوے پھر چالیسویں آیت
 میں ہے کہ بنی اسرائیل جماعت کے خیمہ کے نزدیک نہ آوین نہ وہ کہ گناہ گار ہوں اور ہارون کے
 لاوی کی نسل جماعت کے خیمہ کی خدمت کریں اور پانچویں سورت کے تیسویں باب میں ہے کہ جسکے خصلی چلے
 گئی ہوں یا آلت کاٹ ڈالی گئی ہو وہ اللہ کی جماعت میں داخل نہو آب سنو کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت
 سلیمان علیہ السلام کے ہاتھوں پر و شالم میں مسجد بیت المقدس بنوائی اسکی بھی دو درجے بنو اور
 صندوق عمد نامہ کا قدس الاقداس میں رکھا گیا اب حضرت اشیا علیہ السلام کی زبانی اللہ
 تعالیٰ نے خواجہ سراؤن کو اور غیر قوموں کو قتل دیتا ہے کہ تم غلبہ نہو کہ اس شریعت میں میں نے تمکو
 اپنے پاک مقام میں آنیکا اذن نہیں دیا تم میرے حکموں پر چلے جاؤ ہفتے کو آؤ بغیر اس
 دن کوئی کام دنیا کا نہ کرو اگر تم اسوقت میں پاک مقاموں میں مجھروم ہو تو آخری شریعت میں
 جو میرا پاک مقام ہوگا وہاں میں خواجہ سراؤن کو اپنے خاص گھر میں ہمیشہ کے لیے ایک نام دوں گا
 جو کبھی نہ مٹے گا وہ نام بیٹوں اور بیٹوں سے بہتر ہوگا یعنی خواجہ سراؤن کو اللہ نے اولاد میں

اور انکو اولاد کے قابل فرما تو یہ نام اور خطاب انکو ایسا ملا کہ اولاد سے بہت بہتر ہے اس وعدہ کے موافق
 اللہ نے محمدی وقت میں مدتوں سے کعبہ شریف کا خادم اور مدینہ ثورانی میں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کے روضہ پاک کا خادم خواجہ سراؤں کو بنایا خادم بیت اللہ کے اور خواجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے کہلائے میں معلوم نہیں کہ یہ لوگ کس وقت سے ان پاک مقاموں کے خادموں ہوئے ہیں مولانا
 سید علی سمہودی جو مدینہ شریف کے رہنے والے تھے تاریخ مدینہ میں لکھتے ہیں کہ ابن ثمار نے لکھا ہے
 کہ سب پانچویں میں ربیع الثانی کے مہینے میں قاسم ابن مہنشی کے زمانے میں ایک بلی جھرہ اور سجد
 بیچ میں مکر سو کہہ گئی تھی بنان حبشی جو بھٹی یعنی خواجہ سراج تھا اور جھرہ کے خادموں میں سے تھا
 وہ اتر ا اور اس کے ساتھ دو آدمی اور اترے انہوں نے اسکو نکالا یہاں معلوم ہوا کہ خواجہ سراؤں کو
 یہ خدمت بہت مدت سے ہے سبحان اللہ محمدی شریعت کے ہر حکم میں اللہ کی رحمت کا جوش
 ہے جن لوگوں کو موسیٰ شریعت میں اللہ نے اپنے گھر میں اور پاک جماعت میں جانیکا اذن نہیں
 دیا تھا یہاں اوہیں کو اپنے گھر کا خادم بنایا اسوقت کے غم کے بدلے انکو اتنی بڑی خوشی
 اور بشارتی بخشی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں اسرائیلیوں کے ایک فرقہ کے سوا
 کسی کو اللہ کے گھر میں جانیکا حکم نہ تھا اب اسرائیلیوں کے سوا دوسری قوم میں حضرت
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرنے غیر قوم کو اپنا کر لیا اور اپنے گھر میں انکو بوسایا اور سب
 قوموں کے محمدیوں کو اذن عام دیا کہ سب میرے پاک مقاموں میں آؤ مکہ میں اور مدینے
 میں قربانیکا مقام ٹھہرایا ہر قوم کے محمدی لوگ وہاں قربانیاں لاتے ہیں کسی قوم کو کسی
 مقام میں روک نہیں اللہ کا دربار عام کہلا ہوا ہی اسوقت جسکا جی چاہے آوے توراۃ
 شریف کو دیکھو کسی کسی قیدین تحقیق یہاں سب قیدین اور ٹھکانے وہ خیریت جلالی تھی
 ہر وقت ہر ایک کو آئے کا حکم نہ تھا حضرت ہارون علیہ السلام کو حکم تھا کہ اندر کے درجے
 میں ہر وقت نہ آوین اور جب آوین تو کئی طرح کی قربانیاں لاوین جسکیاں تیسری سورت
 میں سولہویں باب میں ہے اور اکیسویں باب میں ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام
 کی نسل میں جسکے بدن میں کچھ نقصان ہو جیسے اندھا یا لنگڑا وہ بھی اندر کے درجے میں داخل
 نہوا اور قربانی کی جگہ کے پاس بھی نہ آوی محمدی وقت میں دیا رحمت کا جوش میں آیا

جو ایمان لایا اور سکوا اللہ نے اپنا نزدیک بنایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان سے ادا کرین کہ تو نے حکم اپنی پیروی میں
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کی ہوسے امت میں پیدا کیا اور پیرو و وفوں گہرو میں آئین کا سب ایمان والوں کو
 اذن عام دیا وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ کا ظہور دکھا دیا پادری طامس اس کاٹ لکھتا
 کہ اجنبی لوگ اور خواجہ سر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں بہت تکلیف میں رہتی تھے لیکن
 انجیل پاک نے ان سب باتوں کو موقوف کر دیا اللہ تعالیٰ نے اقرار کیا کہ جو میری تابعداری کریں گے
 میں ان کو اپنے پاک پہاڑ پر لاؤں گا پاک پہاڑ سے صیہون پہاڑ مراد ہے یہ لکھ کر پادری نے سوچا
 کہ صیہون پہاڑ اور مسجد بیت المقدس محمد یون کے قبضہ میں ہے یہ سوچ کر بات بدل دی اور
 لکھ دیا کہ صیہون پہاڑ سے اور اللہ کے گھر سے عیسائی جماعت مراد ہے یعنی بت پرست لوگ عیسائی
 ہو جائیں گے اور قربانی سے محبت اور ایمان مراد ہے جیسا کہ کالون کہتا ہے اسی پادری کو حضرت موسیٰ علیہ
 السلام کی شریعت میں بھی غیر قوموں کے لوگ ایمان میں داخل ہوتے تھے توراۃ میں جا بجا ان کا ذکر
 ہے مگر اللہ کے گھر میں آئین کا حکم نہ تھا یہاں اللہ نے صاف وعدہ کیا کہ ساری قوموں کے لوگ
 اللہ کے گھر میں آئیں گے اللہ نے اپنے کعبہ کا اور مدینہ پاک کا خادم خواجہ سراؤں کو بنا کر ان آیتوں کا
 مطلب صاف کہل دیا اسکے بعد اللہ تعالیٰ اسرائیلیوں سے وعدہ کرتا ہے کہ اسرائیلیوں میں جو
 ایمان والے لوگ ہیں اور ان کے ساتھ کچھ اور قوموں کے لوگ بھی ایمان لائے ہیں ان کے ساتھ اور
 زیادہ ایمان والوں کو جمع کروں گا محمدی وقت میں اس بات کا خوب طرح ظہور ہوا استا و نوان بنا
 اس باب میں یہودیوں کی بت پرستی کے اوپر اللہ نے بڑے بڑے قہر اور غضب کے کلمے فرمائی
 ہیں اور جو یہودی بت پوجتے تھے ان کو خوب رسوا کیا ہے بعد اسکے تیرہویں آیت میں فرمایا کہ
 لیکن وہ جس کا بہرہ و ساجھ ہے زمین کا وارث ہو گا اور میرے پاک پہاڑ کو میراث میں پاویگا تب
 یہ بات کہی جاوے گی اسے تم راہ کو اونچا کرو اونچا کرو خوب برابر کرو میری گروہ کے راستہ سے
 اُس چیز کو جو ہو کر کہلاتی ہے اور اٹھالیجاوای ایمان والو اللہ تعالیٰ نے بیان صاف بتا جناب محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم کا بتلایا صیہون پہاڑ کی پاک مسجد پر اللہ نے ان کو معراج کی رات میں
 پہنچایا شام کا ملک اپنے پایا آپ کے ہات آج تک صیہون اور ملک شام پر حکم ہی بعد اسکی اللہ
 فرمایا کہ سو قتل میں یون میرا حکم ہو گا کہ رستہ صاف کرو و دین کی سیدھی سڑک پیدا کرو

جن چیزوں سے لوگ ٹوک رہے تھے میں ان چیزوں کو ہٹا دو یہ صاف اشارے محمدی شریعت کی طرف
 ہیں اس شریعت میں ٹوک کر کہلانی والی چیز کو ہٹا دیا تصویروں کا بنانا اور شراب پینا حرام کر دیا تاکہ
 ان کے علم کا سیکھنا منع کر دیا ان چیزوں کی باعث سے بہت لوگ بہک جاتے تھے اس طرح حکام بیان
 چالیسویں باب میں بھی یہ چکا ہے وہاں صاف فرمایا ہے کہ عبراہیم یعنی جنگل میں ہمارے خدا
 کے لئے ایک سیدھی شاہراہ طیار کرو پا درمی طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ بعضوں نے اسکا
 یہ مطلب سمجھا کہ خسرو بادشاہ نے جو میت المقدس کے بنائیکا اشتہار دیا تھا یہ اوسکی خبر ہے
 پہر پا درمی اس بات کو رد کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ خسرو نے اس طرح سے لوگوں کو نہیں بلایا تھا بلکہ
 اللہ کا اپنے خادموں سے یہ کہ ایمان والوں کے لئے اور توبہ کرنے والوں کے لئے رستے کو طیار کرو
 سڑک کو برابر کرو اگستھوان باب اس باب میں پہلے اسرائیلیوں کے گناہوں کی شکایت ہے
 پہر پندرہویں آیت میں اللہ فرماتا ہے خداوند نے دیکھا اور اسکی آنکھوں میں برا معلوم ہوا کہ عدالت
 نہیں اور اوسنے دیکھا کہ کوئی مرد نہیں اور تعجب کیا کہ کوئی شفاعت کر نیوالا نہیں سوا اوسکی
 بازو نے اوسکے لئے نجات کی اور اوسکی سچائی نے اوسکی سچائی کا اوسنے سچائی کو بکترے مانند
 پہنا اور نجات کا خود اپنے سر پر رکھا اور اوسنے لباس کی جگہ انتقام کی پوشاک پہنے اور
 غیرت کا جبہ اوٹھا جیسے اوسکی اعمال میں ویسی کو جو جزا دیا گیا اپنے بیرون پر تھر کر گیا اور اپنے
 دشمنوں کو سزا دیگا ہاں دریای ملکوں کو پورا بدلا دیگا تب دے جو چیم میں میں خداوند کے
 نام سے ڈرین گے اور جو یورپ میں ہیں اوسکے جلال سے ترسان ہوں گے جب دشمن بڑھ
 کی مانند چڑھو اویگا تو خداوند کی روح اوسکے مقابل ایک نشان کڑا کرے گی پا درمی طامس کاٹ
 لکھتا ہے کہ یہ پیش خبری آئندہ زمانہ میں پوری ہو نیوالی ہے اور یہ جو خبر دی ہے کہ انہیں کوئی
 شفاعت کر نیوالا نہیں تو یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ خراب اور باغی لوگ پہلے پیدا ہوں گے بعد
 اوسکے یہ عہد تبدیل ہوگی یا تو یہودی جو عیسائیوں کے بڑے دشمن میں یا وہ لوگ جو غیر
 اور فرشتوں کی سورتیں رکھتے ہیں اویا درلو یہودی اور جو عیسائی جو پیغمبروں اور فرشتوں
 سورتیں پوجتے تھے اوتکے وقت میں کوئی نبی نہیں تھا جو شفاعت کرے اوتکے آج بھی اپنے قدرت
 کے بازو سے اپنے سچے دین کو قوت دی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے اور قرآن کے

وسیلہ سے اپنے غضب اور قہر کے صفت کو کافروں پر ظاہر کیا اور اپنے سچائی کو اور نجات کی راہ
 کو ایمان والوں کے لئے ظاہر کیا دریا ہی ملکوں کے یعنی عرب کے شہروں میں جو بت پرست
 اور بے ایمان یہودی تھے اوپر خوب جہاد ہوا تب لوگ پورپ اور چیم کے اندر سے ڈرنے لگے
 جب کبھی دشمن طوفان کے بہاؤ کی طرح چڑھ کر آئے اور بھی محریوں نے اندر کی مدد سے عری
 جھنڈا جہاد کا کٹر کر دیا اس وقت سے آج تک یہی قاعدہ جاری ہے سنن ابنی داؤد میں ہے
 کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد جاری ہے جو وقت سے اندر نے مجاہد
 یہاں تک کہ اس امت کے پچھلے لوگ و جمال سے لڑینگے اندر فرماتا ہوں بالصیون جوئل و
 لشابی بشیعہ یعقوب اور وہ بچانی والا صیہون کے لئے آویگا اور ان کے لئے جو یعقوب بن
 بدی سے باز آئے میں خداوند فرماتا ہے یہ ترجمہ جو ایک پادری نے کیا ہے بہت ٹھیک ہے
 عبرانی میں لام کا حرف ہے لام کے معنی میں واسطے تو لفظی معنی یہ ہیں کہ آویگا صیہون کے
 واسطے بچانی والا تو مطلب یہ ہوا کہ وہ اندر کے حکم سے صیہون کو بت پرستوں کے ظلم سے نہ
 دیگا مگر پادری متر نے کچھ سوچ کر یوں ترجمہ کر دیا کہ صیہون میں آویگا تاکہ حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام کی خبر ٹھہر جاوے کیونکہ وہ صیہون میں تشریف لائے مگر یہ نہ دیکھا کہ حضرت محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک بھی معراج کی رات میں شہر صیہون میں مسجد بیت المقدس
 میں آئے تھے آپھی نے اندر کے حکم سے اوس پاک شہر کو اور پاک مسجد کو بت پرستوں کے
 ظلم سے آج تک بچا یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد وہ سارا شہر مسجد بیت المقدس کا لگیا تھا
 اونکی خبر یہ ہرگز نہیں ہو سکتی پہر جو لشابی کا لفظ ہے اوشین بھی لام ہے اور معنی یوں ہیں کہ
 بدی سے باز آئیوا لون کے لئے یعقوب بن اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام
 کے نسل میں جو لوگ ایمان لاوینگے اونکو وہ اندر کے حکم سے بچاویگا یہاں بھی پادری متر نے
 لام کے معنی یوں لکھ دی کہ انہیں کے درمیان جو یعقوب بن بدی سے باز آئے ہیں رہینگے
 معنی اس لئے لکھ دی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت یعقوب کی نسل میں پیدا ہوئی ہیں
 یہ اونکی خبر ٹھہر جاوے مگر بچانیوالے کے لفظ کی طرف سے پادری نے آنکھ بند کر لی ارشاد ہوتا
 ہے اور میں جو ہوں سوا دیکھے ساتھ میرا عہد یہ ہے خداوند فرماتا ہے کہ میری روح جو تجھ پر ہے

اور میری باتیں جو میں نے تیرے منہ میں ڈالی ہیں تیرے منہ سے اور تیری نسل کے منہ سے
 اور تیری نسل کی نسل کے منہ سے اب سے لیکے ہمیشہ تک جاتی نہ رہینگے خداوند کا یہی ارشاد ہے
 اے ایمان والو پھیلے فرمایا کہ اوتکے ساتھ میرا عہد یہ ہے یعنی اون قوموں کے ساتھ جو حکم اور پور
 سے آوینگے اور اون اسرائیلیوں کے ساتھ جو محمدی ہو جائینگے پھر فرمایا کہ میری روح
 جو تجھ پر ہے یہ اشارہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے جو صیہون کا بچا نیوا لایا سکا
 مطلب دوسرے لفظ میں کہ ولد یا کہ میری باتیں جو میں نے تیرے منہ میں ڈالیں ان کتابوں
 میں جا بجایہ محاورہ ہے کہ دوسری بات سے پہلی بات کا مطلب کہلایا تا ہی معلوم ہوا کہ روح سے
 مراد اللہ کا کلام ہے جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ فرماتا ہے وَكَذَٰلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ ذِكْرًا
 مِنۡ اَمْرِ نَا اور اسی طرح ہم نے پیغام بھیجا تیری طرف روح کو اپنے حکم سے اللہ فرماتا ہے کہ میں
 اس وقت اقرار کروں گا کہ تیرے منہ سے اور تیری نسل کے منہ سے میرا کلام جاتا نہ رہے گا
 جامع ترمذی میں ہے کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ میں قرآن کو اور اپنے اہل بیت کو جو رُسے جاتا ہوں یہ دونوں
 جدا نہ ہونگے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر آوینگے اور اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے اَنَّا نَحْنُ
 نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاَنَّا لَآلِخَا فِظْوٰنٌ یَّعْنٰی ہم نے اوتاری نصیحت اور ہم اوسکے نگہبان ہیں دیکھو
 اس وعدہ کے موافق قرآن شریف کا ایک ایک حرف باقی ہی کسی کی مجال نہیں کہ ایک حرف بڑھا
 سکے یا گھٹا سکے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل میں قرآن اور حدیث کے جاننے والے
 اب تک باقی ہیں اور دینی نسل میں جو قرآن اور حدیث کو ایک سے ایک سیکھتے چلے آتے ہیں
 اوتکا سلسلہ آج تک باقی ہی اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ قرآن اور حدیث زبانوں پر ہی
 جاری رہے گا کچھ لوگ ہر زمانے میں اوسکو زبان سے بھی بیان کرتے رہینگے اگرچہ اکثر لوگ
 بگڑ جائیں مگر ایسا نہیں ہوگا کہ فقط کاغذوں پر حرف رہ جائیں اور زبان سے بیکار ہو جائیں
 حدیث میں فرمایا کہ کچھ لوگ میری امت کے حق پر رہینگے اور غالب رہینگے کوئی اوتکا کچھ
 بگاڑ نہیں سکیگا ساکھوان باب اوٹھو روشن ہو کہ تیری روشنی آئے اور خداوند
 کے جلال نے تجھ پر طلوع کیا ہے کہ دیکھتے تاریکی زمین پر چھا جائیگی اور تیری قوموں پر اور خداوند
 تجھ پر طالع ہوگا اور اوسکا جلال تجھ پر نمود ہوگا اور تو میں تیری روشنی میں اور بادشاہ

تیسرے طلوع کی بجلی بن چلین گے آئی محمدی بہائیو آگے بھڑھ کر اللہ تعالیٰ اپنے گہر کا لفظ اور اللہ کے شہر کا لفظ
فرمایا ہی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے گہر کو اور اپنے شہر کو خوشی سنا تا ہی کہ نور اللہ کا تجھ پر ظاہر ہو گا اور سب قوموں کو
اوس نورین اللہ کی راہ ملی گی یہ خطاب مکہ سے اور کعبہ سے ہے یا یہ و شالم سے اور مسجد بیت المقدس سے
مگر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ یہاں ذکر مکہ اور کعبہ کا ہی مگر پادریوں کے فریب سے ہشیار رہو
عربی ترجمہ توراۃ کا اور صحیفہ یون کا جو مسیح عیسوی میں لندن میں چھپا ہے اوس میں یرو شالم کا
لفظ بڑھا دیا اور یون لکھ دیا کہ اوٹھ روشن ہو اور یرو شالم کہ تری روشنی آئی اللہ کا شکر کی لڑائی
ہم کو عبرانی توراۃ دکھلا دی اور پادریوں کا بڑھاؤ اور گناؤ دکھلا دیا اللہ تعالیٰ یہ بتا دیتا ہی کہ
قومون پر اندھیرا چھا جائیگا اسکا صاف مطلب یہی کہ جن قومون پر نور چھایا ہوا ہے اوپر اندھیرا چھایا
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وقت کی یہ خبر نہیں ہی کیونکہ اس وقت تک اسرائیلیوں کے سوا کسی
قوم میں ایمان نہ تھا یہ تاریکی بہت بڑی مدت سے چھائی ہوئی تھی پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
بعد اونکی نابینوں نے اور بہت قومون میں ایمان پھیلایا پھر آخر کو بہت لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کو خدا سمجھنے لگے یہ اندھیرا تین سو برس تک چھایا رہا تو یہ لفظ اس وقت پر مطابق ہی حسین بہت
سے قومون میں نو پھیل گیا تھا پھر اوپر اندھیرا چھایا گیا پھر اللہ نے اپنا نور اپنے گہر کے اوپر پھیلایا
و یا اس نورین بہت قومون نے اللہ کو پہچانا اب اللہ کی قدرت دیکھو پادری طامس اسکا کلام اقرار
کرے یا ہی کہ یہ خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت کی نہیں ہو سکتی لکھتا ہی کہ یہودیوں نے حضرت اود
اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے وقت کا سا آرام اور اقبال مندی کبھی نہیں پائی لیکن یہ خبر
حسین بڑے جلال کا ذکر ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنیکے وقت میں اور اونکے آسمان پر چڑھنے
کے بعد بھی اس پیش خبری کا ظہور نہیں ہوا خدا پرستوں کی جماعت بیشک بہت بڑھ گئے تھے اور
پاک ہو گئی تھی لیکن وہ بہت تکلیف میں تھے اور اونہوں نے بہت مصیبتیں اٹھائیں قسطنطین کے
پلٹا کمانے کے وقت تک اور اس وقت سے کچھ توڑی سے اقبال مندی نہ لیشی پائی تھی لیکن انکی
پاکیزگی بہت آلودہ ہو گئی تھی اور کار لوگ اوس میں بہر گئی تھے اور بہت فرقون میں تقسیم ہو گئی
تھے اور بہت خراب شرارتوں سے اپنے تئیں بے عزت کر دیا تھا رومیوں کی سلطنت برباد
ہونے کے بعد کلیسیا اپنے عیسائی جماعت بہت تکلیفوں اور مصیبتوں میں پڑی حسین کہ پہلی دہائی

عیسائیوں سے بہت کم فرق تھا اور کلیسیا کے پورے حصہ میں اسلام پھیل گیا تھا اس لیے ابھی تک کوئی ایسا باخبر اظہور میں نہیں آیا جو اس پیش خبری کے مطابق ہو تا سو عقل سے یہ معلوم تا ہی کہ اس خبر کا ظہور آئندہ زمانہ میں ہو گا اور بت پرست لوگ اس جماعت میں داخل ہو جاوینگے اور بت پرست اور یہودی عیسائی ہو جاوینگے بقول لوتھ کے اسی پادریو تمہارا پادری لوتھ نور کو چھوڑ کر اندھیرے کی طرف بھٹک گیا دیکھو یہ نور اسلام کا جو مکہ سے چمکا اور تمہاری سلطنت روم کے پورے حصہ میں یعنی ملک شام اور یروشلم میں اور تمام جہان میں پھیل گیا یہی وہ نور ہے جسکی ہمت نے خوشی سنائی تھی دیکھو بت سے بت پرست اور یہودی اور عیسائی اس میں آئے اور انکو اگلی سب مصیبتوں سے نجات پائی اور قسطنطنیہ کے مذہب الے پادریوں کی مکاری اور شرارت بھی نہ گئے اب اس نور کو چھوڑ کر آئندہ کی راہ دیکھنا بت بڑی نادانی ہے ارشاد ہوتا ہی اپنی انگلیں اٹھا کر چاروں طرف نگاہ کرو یہ سب کچھ اکٹھے ہوتے ہیں دے تجھ پاس آتے ہیں تیرے بیٹھے سے آوینگے اور تیری بیٹیاں گود میں اٹھائی جاوینگے تب تو دیکھی گی اور روشن ہو گی میان تیرا دل ڈرے گا اور کشادہ ہو گا کیونکہ سمندر کی فراوانی تیرے پاس پھری گی اور قوموں کی دولت تیرے پاس جمع ہو گی اونٹ کثرت سے آئے تجھے چھپالین گے مدیاں اور عیناہ کے جوان اونٹ وی سب جو سبائے میں آوینگے وہی سونا اور لہبان لاوینگے اور خداوند کی تعریف کی بشارتیں سناوینگے قیدار کی سارے بھیڑیں تیری پاس جمع ہونگے نبائیوت کی مدینہ تیری خدمت میں حاضر ہونگی دی میری منظوری کیواسطے میرے منہ پر بیٹھنے قربانی کے مقام پر چڑھائی جاوینگے اور میں اپنے شوکت کے گھر کو بزرگی و ذلکا اور محمدی بہائیو دیکھو اللہ کن قوموں کے پتے دیتا ہے توراۃ شریف کی پہلے سورت کے پچیسویں باب میں ہی کہ ابراہیم علیہ السلام کی ایک بی بی جن کا نام قطورہ تھا اونسے مدیاں پیدا ہوئی اور مدیاں سے عیناہ پیدا ہوئی مولانا محمد امین بغدادی سبائے مذہب میں لکھتے ہیں کہ قوم مدین کا ملک شام کے کنارے پر حجاز کے نزدیک تھا اونہیں جن حضرت شعیب علیہ السلام بھیجے گئے جو عیناہ ابن مدین کی نسل میں تھے توراۃ کے اسی باب میں ہی کہ اسمعیل علیہ السلام کے پچھلوں بھی بیٹھے نبائیوت میں اور قیدار دیکھو اللہ تعالیٰ عرب کی قوموں کا پتا دیتا ہے اپنے گھر سے فرماتا ہی کہ بہت اونٹ کثرت سے بھیجتا

آؤینگے پھر اون اونٹوں کا یہ پتا دیا کہ مدین اور عیفاہ کے جوان اونٹ پھر فرماتا ہی کہ وہی سب جو
سبا کے اپنے وہ جو من کا ایک شہر ہے وہاں کے لوگ آؤینگے سونا اور لہان لاؤینگے حضرت
ارمیا علیہ السلام کے چھٹے باب کی بیسویں آیت میں ہی کہ سبا سے لہان برو شالم من
آتا تھا مولانا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ طب نبوی میں لکھتے ہیں کہ جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تجرو لیو تکلّم باللسان والسّغتر والمّ یعنی خوشبودار کرو اپنی گروں کو
لہان اور سغتر اور رمر سے اس حدیث کو ابو یعلیٰ اور ابن شتی نے روایت کیا ہی اور اسکی
سند میں ابن لہیعہ میں فائدہ ابن ابیہ حدیث کے بڑے جاننے والے تھے مگر آخرین
او کی یادداشت میں کچھ غلط پر گیا تھا اتنی بات سے اعتبار بالکل جاتا نہیں رہا مولانا سید علی
سہودی مدنی نوفا الوفا میں لکھتے ہیں کہ تقی فاسی نے حافظ رشید الدین ابن منذری کو یا تھے
کے لکھی ہوئی سے نقل کیا ہی کہ سن پنیسٹھ میں ابن الزبیر نے کعبہ کا بنانا تمام کیا اور کہا
جاتا ہی کہ انہوں نے پہلا ہی ہوئی رنگے سے بنایا جنہیں درس ملی ہوئی تھی اور کعبہ کی او
اوسکے ستونوں کے درمیان میں سونے کے پترے لگائی اور اوسکی کنجیاں سونیک
بنائیں قیدار کی نسل قرشی لوگ تھے جو مکہ کے رہنے والے تھے اور مدینہ کے لوگ
بعضوں کے نزدیک بنی قویش کے نسل میں تھے حافظ ابن حجر عسقلانی کے نزدیک
صحیح ہی ہے ارشاد ہوتا ہے کہ ان قوموں کے لوگ بھیڑے اور مینڈھ لیکر آؤینگے اور اللہ کے
نام پر اللہ کی خوشنودی کے واسطے قربانی کے مقام پر قربانیاں چڑھاؤینگے اگرچہ ہمارے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی عرب لوگ قربانیاں کرتے تھے مگر وہ لوگ بت
پرستی اور شرک میں گرفتار تھے تو انکا حج اور قربانی اکارت تھے جب محمدی دین میں آی تب
او کی قربانی اوجھ قبول ہوا اسلئے فرمایا کہ اونکے بھیڑیں اور مینڈھ میری منظور
کے لئے چڑھائی جاؤینگے یعنی اوسوقت او کی قربانیاں قبول ہونگی ارشاد ہوتا ہی
یہ کون ہیں جو بدلی کی طرح اوڑتے آتے ہیں اور کبوتروں مانند اپنے کانک کی طرف خشک
دریائی ملک میری راہ تگین کے تریس کے جہاز پہلے آؤینگے کہ تیرے بیٹوں کو اذکار پڑھنے اور سونے
سمیت دور سے خداوند تیرے خدا اور اسرائیل کے قدس کے نام کے لئے لاؤین

کیونکہ اس وقت سچے بزرگی دی ہو جان کٹو پاوری نے اپنے لغت میں لکھا ہے کہ ترسیس ایک شہر ہے
 جان سے جہاز سوداگری کے میڈی ٹیرین کو یعنی دریائی روم کو جایا کرتے تھے اور یہ شہر
 اسپین میں یعنی اندلس میں ہے پاوری جان ڈیون پورٹ لکھتا ہے کہ مسلمان لوگ ایک مدت تک
 میڈی ٹیرین یعنی دریائی روم میں جہازی ہنرمین سب قوموں پر غالب رہے اور ان کے جہاز
 خواہ جنگی یا تجارتی بڑے بڑے ہوتے تھے اور عبدالرحمن جو ہسپانیہ کا اپنے اندلس کا بادشاہ
 تھا اس نے ایک ایسا بڑا جہاز بنایا تھا کہ اب تک ان ملکوں میں کسی نے نہ دیکھا تھا بہت اچھے ڈیزائن
 میں بنے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے جہاز بڑے بڑے بنتے تھے غالب یونان و ہسپانیہ
 کے نصراغی جو بڑے بڑے جہاز بناتے ہیں ان کے جہاز مسلمانوں کے جہازوں کی نقل ہیں
 اسی ایمان والو اس خبر کا یونان میں رہا کہ ملک اندلس اور ترسیس میں دین محمدی پیلا
 اور محمدیوں نے بڑے بڑے جہاز بنائے اور جہازوں پر سوار کر کے لوگوں کو دور دور سے کعبہ شریف
 کے حج کی واسطے لائے ارشاد ہوتا ہے اور اجنبیوں کے بیٹے قریبی دیوارین اٹھا دینگے اور ان کے
 بادشاہ طبری خدمت گزاری کریں گے اگرچہ میں نے اپنے قہر سے بچھڑا ہوا اپنی مہربانی سے
 میں تم پر رحم کروں گا اور تیرے بہانے نہ کھلے رہیں گے وہی دن رات کبھی بند نہ ہونگے تاکہ تو یونان
 کی دولت کو تیرے پاس لاوین اور اونگے بادشاہوں کو دھوم دھام کے ساتھ کہ وہ قوم اور
 وہ بادشاہت جو تیری خدمت گزاری نہ کریں گے برباد ہو جاویں گی ہاں وہ تو میں ایک سخت ہلاک کر جاؤں
 لبنان کا جلال تجھ پاس آگیا سرور و صنوبر اور دیو دار ایک ساتھ تاکہ میں اپنی مقدس مقام کو راستہ کر دوں
 اور اپنے پاؤں کے مقام کو رونق بخشوں اور تیرے غارت گروں کے میٹھی بھی اور ایک ترجمہ میں
 یونان کہ جنہوں نے تجھے ظلم کیا ان کے بیٹے بھی تیرے آگے نہڑتے ہوئے آئیں گے ہاں وہ سب
 جنہوں نے تیرے حقارت کی تیرے پاؤں پر پڑینگے اور خداوند کا شہر اسرائیل کے مقدس کا
 صیہون تیرا نام رکھیں گے اے ایمان والو لبنان ملک شام میں ایک کوہستان ہے وہاں شمشاد
 اور بلوط سرسبز بہت ہیں بادشاہوں کے احوال میں جو کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمان
 علیہ السلام نے لبنان سے سرور و صنوبر کے بہت وخت کٹوائے اور وہ لکڑیاں مسجد بیت المقدس
 میں لگائیں سو اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر سے فرماتا ہے کہ لبنان کا جلال تجھ پاس آگیا اس کا کلام ہوا

جو اور مقاموں کے موافق ہی وہ یہ ہے کہ اللہ کعبہ سے اور مکہ سے فرمایا ہی کہ جو بزرگی اللہ نے ملک
 شام کو دی ہے وہ تجھ میں آوی گی جیسا کہ بنیسیون باب میں ہو چکا ہے کہ بیابان اور ویرانہ خدا مان
 ہو گا اور جنگل خوشی کر گیا لبنان کی شوکت اور کرمل اور سروں کی شرافت اور سوجائیگی وہاں پادری نے
 یہ مطلب لکھا ہے کہ جس ملک میں خدا پرستی نہیں ہے وہاں اللہ کی تعریف اور اس کا نام پھیل جاوے گا
 اور لبنان اور ملک شام میں جیسا نور ایمان کا پھیلا ہوا تھا وہ رونق اوسکے بدلے دوسرے ملکوں کو
 دیجا ئیگی اب ہم کہتے ہیں کہ یہاں بنیسیون باب کی آیت کا مطلب صاف کھل گیا معلوم ہوا کہ وہاں
 عرب کے بیابان کا ذکر تھا جہاں کعبہ ہے جو لفظ وہاں سارے بیابان سے یعنی عرب سے فرمایا
 تھا وہی لفظ یہاں خاص اپنے گھر سے اور اپنے شہر سے فرمایا کہ لبنان کی جو بزرگی اور عزت ہے
 وہ تجکو دیجا ئیگی اور حضرت ذکریا علیہ السلام کے صحیفہ کے گیارہویں باب میں ہی ای لبنان تو اپنے
 دیواروں کو کھول دے تاکہ آگ تیرے دیواروں کو کھا جاوے اور سرو کے درختو تم نوہ کرو اسلئے
 کہ دیوار گر گئے کیونکہ شاندار فارت ہو سہ میں ای باسانی بلوط کے درختو تم فغان کرو کیونکہ
 محافظین کا گرا ہے اس جگہ پر پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہاں لبنان بیت المقدس
 کو فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ مسجد نبائی ہوئی تھے دیواروں سے یا یہ معنی کہ شہر بہرہو تھا عزت دار
 اور نالدا لوگوں سے یہ خبر بیشک بیت المقدس کی اوس بربادی کی ہی جو رومیوں کے ہاتھ سے
 ہوئی ای محمدی بہائیو دیکھو بیت المقدس میں لبنان کے درختوں کی لکڑی لگی ہوئی تھی اسباب
 سے اوس مسجد کا نام بھی لبنان ہو گیا اب اسجگہ حضرت اشیا علیہ السلام کی کتاب میں بھی یعنی
 بیت صاف میں کہ لبنان کی یعنی بیت المقدس کی بزرگی اور شان جیسی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام
 کے وقت میں تھی وہ ای کعبہ تجھ میں آوی گی اور تجھ میں سے بت نکال کر پھینک دی جاوینگے اور
 اقد کے پوجنے والے تجھ پاس اللہ کو پوجینگے اور حضرت ذکریا علیہ السلام کے صحیفہ میں سرو اور
 دیوار کے درختوں سے عزت دار لوگ مراد ہیں تو یہاں بھی ایک معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ لبنان کے
 پہاڑ سے اور بیت المقدس سے عزت دار ایمان دار لوگ تیری زیارت کو آوینگے سو ایسا ہی
 ہوا کہ ملک شام کے بہت لوگ جو یہودی اور نصرانی تھے محمدی دین میں آئے اور کعبہ کے حج کو
 بڑے شوق سے آئے میں اس کتاب کے اکتالیسویں باب میں ہو چکا ہے کہ میں بیابان میں دیوار

اور آس اور بلسان اور سرو اور صنوبر کے درخت لگاؤں گا وہاں پادری نے یہ مطلب لکھا ہے کہ نیکی کے درخت پہولین اور پہلین کے جنگل میں بت پرستوں کے ملک میں اور اس کی محبت خوب طرح لوگوں کے دلونین سا دنگی دیکھو عمدہ درختوں سے اچھے لوگ مراد ہیں اسی طرح یہاں بھی ایک مطلب یہ ہے کہ لبنان جو ملک شام کا ابا کو ہستان ہے اور وہاں عمدہ درخت پیدا ہوتے ہیں آخر زمانہ میں کامل ایمان والے لوگ جو لبنان کے رہنے والے ہونگی کعبہ کی زیارت کو آئیں گے یہ بات محمدی اولیاؤں کی کتابوں میں مشہور ہے کہ لبنان میں امتد کے بڑے بڑے ولی صاحب کرامات رہتے ہیں اور یہ جو فرمایا کہ جو لوگ تیرے حقارت کرتے ہیں وہ تیرے آگے سر جھکائیں گے اور اللہ کا صیہون تیرا نام رکھیں گے اسکا مطلب یہ ہے کہ یہودی لوگ جو بیت المقدس کو مانتے تھے اور کعبہ کے منکر تھے اور عین جو محمدی ہو جاؤ گے وہ کعبہ کو بھی صیہون کی طرح مانیں گے اور وہ صیہون حسین مسجد بیت المقدس ہو وہ تو حضرت داود علیہ السلام کے وقت سے حضرت اشعیا علیہ السلام کے وقت تک صیہون کہلاتا تھا اور یہاں یون فرمایا کہ اللہ کا صیہون تیرا نام رکھیں گے معلوم ہوا کہ اس صیہون کے سوا یہ ذکر دوسری جگہ کا ہی جیسا کہ نام اخیر زمانہ میں صیہون رکھا جائیگا اسکے یہ معنی کہ صیہون کی طرح جبر و تکبر بھی مانیں گے اور کیا عجب ہے کہ مکہ کو بھی محمدی اسرائیلی لوگ صیہون بولتی ہوں ان کتابوں کا محاورہ ہے کہ ایک مقام دوسرے مقام کے مشابہ ہو تو اسکا بھی وہی نام رکھ دیا جاتا ہے جیسے کہ حضرت زکریا علیہ السلام کے صحیفہ میں مسجد بیت المقدس کا نام لبنان رکھ دیا گیا اور اگر پادری اس بات پر اڑے رہیں کہ میان صیہون کا نام ہے تو یہ خبر صیہون کی ہی تو صیہون میں بھی ان بشارتوں کا ظہور محمدی وقت میں ہوا کیونکہ حضرت عیسیٰ مسیح کے بعد اس پاک شہر کو مسجد سمیت بت پرستوں نے ڈھادیا پہر چوٹے عیسائیوں نے اس پاک مسجد میں بڑی برکت کے مقام پر گوبر کا ڈھیر لگا دیا پہر محمدیوں نے اسکو پاک صاف کر کے بڑے شوق سے آباد کیا لبنان کے اور عرب کے اور ہر قوم کے محمدی لوگ اسکی زیارت کو آتے ہیں عرب لوگ صیہون میں موجودین عید کے دن قربانیاں کرتے ہیں سات سو برس ہوئی کہ یہودی اور نصاریٰ اس پاک مسجد میں جانے نہیں پاتے محمدی لوگ انکو وہاں آنے نہیں دیتے پادری نے کتاب کے مقامات المعروف کے چوبیسویں صفحہ میں لکھا ہے کہ مسجد کا احاطہ حرم شریف

کہلاتا ہی اوس میں کوئی نصرانی چالی نہیں پاتا اور اگر دغا سے داخل ہو اور کہلجی اوی تو ضرور ہو سکو
 عقل کرین اسی پادریوں ان کہلی کہلی نشانوں سے دین محمدی کو برحق جانو محمدی ہو جاو یہ خیالت
 پکاؤ کہ اب ہم صیہون میں جاوینگے اور وہاں اپنی حکومت کا زور دکھاوینگے اور اس نشانی سے
 اپنے نئے دین کو سچا ٹھہراوینگے اللہ تبارک اس جھوٹے خیال سے توبہ دے آمین ارشاد ہوتا ہی
 اسکے بدلے کہ تو چھوڑ دی گئے اور تجھے نفرت ہوئی اور تجھے گداز نہوا میں تجکو ہمیشہ کی نفرت
 اور پشت اور پشت کا سردار بناؤنگا تو قوموں کا دودھ چوس لی گی اور بادشاہوں کی چھا
 چوس لی گی اور توجانیگی کہ میں خداوند تیرا بچا نیوالا اور یعقوب کا قادر تیرا چہرانیوالا ہوں میں
 بیتل کے بدلے سونا لاؤنگا اور لوہی کے بدلے روپا اور لکڑی کے بدلے پتیل اور پتھروں کے بدلے لوہا
 اور میں تیرے حاکموں کو سلامتی اور تیرے عالموں کو صداقت بناؤں گا آگے کو کبھی تیری سرزمین
 ظلم کی آواز سننی نجاویگی اور نہ تیری سرحدوں میں خرابی اور بربادی کی تو اپنی دیواروں کا نام
 نجات اور اپنے دروازوں کا نام ستودگی رکھی گی اگی تیری روشنی دن کو سورج سے اور رات کو تیری
 چاندنی چاند سے نہو گی بلکہ خداوند تیرا ہمیشہ کا نور اور تیرا خدا تیرا جلال ہو گا تیرا سورج پھر
 کبھی نہ ڈھلے گا اور تیرے چاند کا زوال نہو گا کیونکہ خداوند تیرا ہمیشہ کا نور ہو گا اور تیرے ہاتھ
 کے دن آخر ہو جائینگے اور تیرے لوگ سب کے سب راست باز ہونگی وی ہمیشہ تک میری
 کے وارث اور میری لگائی ہوئی ٹھہنی اور میرے ہاتھ کی کاری گری ٹھہرنگے تاکہ میری
 بزرگی ظاہر ہو وی ایک چھوٹے سے ایک ہزار ہونگی اور ایک چھوٹے سے ایک قوی گروہ
 ہونگی میں خداوند اوسکے عین وقت میں یہ سب کچھ جلد کروں گا اسی امت محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم دیکھو اللہ تعالیٰ کہ یہ شریف سے فرماتا ہی کہ تو چھوڑ دیا گیا یعنی یہودیوں نے تجکو چھوڑ
 دیا اور تجھے نفرت کی اسکے بدلے میں یہودیوں کو اور سب قوموں اور بادشاہوں کو تیرا
 خادم بناؤں گا بے ایمان بت پرست لوگوں کے بدلے اچھی اچھی امت و آلے تجھ میں
 بساؤنگا تیرے حاکم دین دار ہونگی تجھے کوئی ظلم نہیں کرنے پاوے گا جیسا اب رہے اور شیخ فی
 کیا ایسے ظالموں کا قابو تجھے نہیں چلے گا اللہ کا نور تجھے چھایا رہے گا اور تیرے لوگ وہ ہونگے
 جنکو میں اپنے ہاتھ سے بناؤنگا یعنی انکو ایمان دون گایہ ایسا ہے گویا انکو نئی سرس

بنایا ایک چوڑا یعنی ایک ایسا شخص جو ظاہر میں کچھ سامان فوج لشکر نہ رکھتا ہو گا اور ہر طرف لوگ
 اس پر بغلاف ہونگی کیا ایک اللہ اوسکو غالب کر دے گا اور بہت لوگ اوسکے تابع ہو جائیں گے اور وہ
 اپنے دشمنوں پر بہت قوی ہونگے یہ بتا قرآن شریف میں بھی اللہ نے یاد دلایا ہے کہ تورات میں
 محمد یون کی یہ صفت ہے کہ منکروں پر قوی بنیں اور فرمایا کہ اوسکے عین وقت میں یہ معاملہ
 بہت جلد ہو جائیگا یہ قید اس لیے لگا دی کہ یہ خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہیں ہے
 کہ اونیکی عین وقت میں جو لوگ ایمان لائے وہ قوی گروہ بنیں ہوئے دشمنوں کا اوپر غلبہ پا
 پھر اونیکی بعد بھی چار سو برس تک مظلوم رہے یہ صاف بتیا جناب محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم کا ہے کہ آپکے سامنے آپکی امت کی بہت کثرت ہوئی اور وہ دیکھ کر بھی ایسے مضبوط تھے
 کہ دشمنوں کو ہر طرف اوسنوں نے وبالیا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ جو نشان اور
 پتے بیان بیان ہوئے ہیں بہت عمدہ ہیں صیہون کی بڑی ترقی ہوگی بادشاہ اور قومیں
 اوسکی ترقی کے لیے دینگے جس طرح مہربان مان پھر کو دودھ دیتی ہے اور ترقی علم کی
 اور پاکی کی اور آرام کی اور خدا پرستوں کی اس قدر ہوگی گویا ایرانی عمارت کے بدلے نئے
 عمارت بنائیں گے جس میں لوہی اور پیتل کے بدلے چاندی اور سونا لگایا گیا وہاں صلح اور صفائی
 ہوگی حاکم اور استاد چھٹی ہونگی خود اللہ اوسپر چلے گا نہایت تیزی سے اور ہمیشہ یہ حکم قائم
 رہے گی اور ایماندار لوگ بڑھتے جائیں گے اور تھوڑوں سے بہت زیادہ اور بہت قوی ہو جائیں گے
 اور ایمان والوں ان بشارتوں کا طور کہہ اور صیہون دو تو نہیں تیرہ سو برس سے ہو رہا ہے
 مگر افسوس پادری اس نور سے بہا گتا ہے اور لکھتا ہے کہ ایسی ترقی ہمارے گرجا کی نہیں
 میں ہوگی پھر لکھتا ہے کہ بہت دلیلون سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ترقی زمین پر ہونی والی ہے
 لیکن بہت دلیلین اس بات کو یاد دلاتی ہیں کہ یہ رونق اور ترقی آسمان میں ہوگی پھر لکھتا ہے
 کہ دیکھنے والا حیران ہوگا کہ بڑی لبنی مدت گزر گئی اور اب تک اس ترقی کا طور نہ ہوا ہے
 لکھتا ہے کہ انہی وقت پر ان سب باتوں کا طور ہوگا اسی پادری اور ای یہودیوں کیوں اور
 اوہ ہر شے کہتے رہتے ہو کہ میں صیہون میں ان سب بشارتوں کا طور دیکھو محمد پر نور
 میں او ہمیشہ کی نجات پاؤ یا اللہ اپنے سب بند و پیروں کو رحم کر آمین فخر الدین رازی نقیبہ

میں لکھتے ہیں کہ اس جگہ صاف خطاب مکہ سے ہے اور اگر کوئی کہے کہ یہ خطاب بیت المقدس سے ہے تو یہ
 نہیں بن سکتا کیونکہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب جنگل کے ذکر سے اور اسکی صفتوں سے
 بری ہوئی ہے اس سے معلوم ہوا کہ نصاریٰ اور یہود کا قول غلط ہے فخر الدین باری کا مطلب
 یہ ہے کہ اس پاک کتاب میں جابجا جنگل کی آبادی کی بشارت ہے اور عرب کا ملک اس وقت
 میں جنگل کہلاتا تھا تو یہاں بھی یہ خطاب بیشک کعبہ شریف سے ہے اسٹھواں باب خداوند
 خدا کی روح مجھ سے خداوند نے مجھ سے کہا تا کہ میں مصیبت زدوں کو خوشخبریاں دوں اور سنے مجھے بچا
 کہ میں ٹوٹے دلوں کو درست کروں اور قیدیوں کے لیے چوبیسٹن کی اور بندہ ہوں کے لیے قید
 سے نکلنے کی سنادی کروں کہ خداوند کے سال مقبول کا اور ہمارے خدا کا انتقام کے روز کا اشتہار
 دوں اور ان سب کو جو غم زدہ ہیں تسلی بخشوں کہ صیہون کے غم زدوں کے لڑکے ہکا نا کر دوں کہ انکو
 راکہ کے بدلی پگڑی اور نوچہ کے بدلے خوشی کا روغن اور اوداسی کے بدلے ستائش کے
 خلعت بخشوں تا کہ وہ سپاہی کے درخت اور خداوند کے لگائی ہوئے پودے کہلا دیں کہ
 اسکا جلال ظاہر ہوئے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یونانی ترجمہ میں اس فقرے کا
 ترجمہ یوں ہے کہ مولنے کو قید خانہ اور نکاحو بند ہے ہیں اور بحال کر نیکیو نظر اندھوں کی کو قانے
 اپنی انجیل کے چوتھی باب میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہفتہ کے دن اپنے دستور پر
 عبادت خانہ میں تشریف لے گئے اور پرنیکو کٹرے ہوئے اور اشعیا بنی کی کتاب آپ کو دی گئے
 اور کتاب کو لکھو وہ مقام پایا جہاں یہ لکھا تھا خداوند کی روح مجھ سے اور سنے اس لیے مجھ کو
 کیا کہ غریبوں کو خوشخبری دوں مجھ کو بھیجا کہ ٹوٹے دلوں کو درست کروں قیدیوں کو چوبیسٹن کی اور
 اندھوں کو دیکھنے کی خبر دوں اور جو غریبوں سے گمراہ ہیں انہیں جڑاؤں اور خداوند کے سال
 مقبول کی سنادی کروں اور کتاب بند کر کے اور خادم کو دے کے آپ بیٹھو گے اور فرمایا کہ
 آج یہ نوشتہ جو تمہیں سنا پورا ہوا اس جگہ پادری طامس اسکاٹ یوں سمجھا ہے کہ حضرت عیسیٰ
 کا یہ مطلب ہے کہ یہ پیش خبری میرے حق میں تھی یعنی میری زبانی اللہ نے یہ خبر دی تھی کہ
 میں یوں خوش خبری دوں گا سو کچھ میں نے یہ خوش خبری دی اور اس خبر کا طور ہوا اس
 پادری نے یوں بیان کیا ہے کہ اللہ کا مقبول سال حضرت عیسیٰ کے ظہور کا وقت ہے کہ انکو حکم

دیا گیا کہ جو لوگ گناہوں میں اور نفس کی خواہشوں میں قید ہیں اور کموا زادی کی خوشی سناؤں
 اور جسدِ اللہ نے دشمنوں سے بدلہ لیا وہ وہ دن ہی کہ روم کے بت پرستوں کی ہاتھوں
 اللہ نے بی ایمان یہودیوں کو قتل کر دیا دوسرے معنی جو پادری نے لکھے ہیں اسکا بیان
 یوں ہے کہ یہ بات اللہ نے حضرت اشعیا علیہ السلام سے کہوائی ہے کہ اللہ کی روح یعنی اسکا کلام
 مجھ پر ہے یا روح القدس کا طور مجھ پر ہے اللہ نے مجھ کو مسیح کیا یعنی پیغمبر کیا مسیح ان کتابوں میں
 سب پیغمبروں کو کہا جاتا ہے سو مجھ کو اس لیے پیغمبر کیا کہ مصیبت زدوں کو خوشی سناؤں پھر
 حضرت عیسیٰ نے وہی خوشی سنا ہی اون سے بھی اس بشارت کا طور ہوا یہ نوشتہ پورا
 ہوا اب ہم کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خبر دینے سے اور زیادہ مطلب کمال گیا کہ
 حضرت اشعیا علیہ السلام کی طرح حضرت عیسیٰ بھی آئندہ وقت کی خبر دیتے ہیں معلوم ہوا
 کہ اللہ کا مقبول سال آگے بعد آنے والا تھا جس میں صیہون سچے دین والوں سے آباد ہوگی
 اور حضرت عیسیٰ کے بعد جب بت پرستوں نے صیہون کو ویران کیا وہ وقت ایمان والوں
 کے غم زدہ ہونے کا تھا عیسائی لوگ اگرچہ اس وقت صیہون سے چلے گئے اور دوسرے شہر
 میں امن امان سے رہے اور بے ایمان یہودی جو حضرت عیسیٰ کے دشمن تھے وہ قتل ہوئے
 اور قتل ہونے سے ایمان والوں کو بے نہایت خوشی ہوئے مگر اس شہر کے اور مسجد کے
 ویران ہونے سے بیشک غم کے دریا میں ڈوبے رہے بہلا کون ایمان دار کہہ سکتا ہے
 کہ اس وقت ایمان داروں کو غم کے بدلے خوشی ملی تھی وہ وقت تو بیشک سچے عیسائیوں کو
 غم اور ماتم کا تھا پھر تین سو برس تک عیسائی لوگ بت پرستوں کے ہاتھوں قتل ہوتے رہے صیہون
 کے غم زدوں کو خوشی کہاں ملی پھر اس پاک مسجد میں وہ بڑے چٹان جس پر حضرت یعقوب علیہ السلام
 نے فرشتوں کو چڑھتے اور ٹٹے دیکھا تھا جیسا کہ تورات شریف کے پہلی سورت کے اٹھاسویں
 باب میں لکھا ہے اس بڑی برکت والی چٹان پر جو ٹٹے عیسائیوں نے گوبر کا ڈھیر تین سو
 برس تک لگا رکھا ایمان والوں کے دلوں پر غم کا صدمہ دن بدن بڑھتا گیا وہ مقبول
 سال جس میں اللہ نے انہی دشمنوں سے بدلہ لیا اور صیہون کو آباد کیا وہ سال چارے
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے اٹھ جانے سے چھٹا برس تھا محمدی لوگ جو سب پیغمبر

کے عاشق بن صیہون کے لیے نہایت غم میں تھے کہ کسی طرح یہ پاک شہر مکمل جاوے تاکہ ہم
 اوسکو مسیحیت آباد کریں اوس المین انہوں نے اوسکو اللہ کے حکم سے جوئے عیسائیوں سے
 چین لیا اور اس پاک مسجد کو گوبر اور کوڑے وغیرہ سے پاک صاف کر کے ایسا آباد کیا کہ کھلم
 اللہ کے حکم سے آباد ہے اللہ نے اوس غم کے بدلے اونکو یہ ہمیشہ کی خوشی اور یہ تعریف کا خلعت
 بخشا کہ وہ سچا بچہ دخت اور اللہ کے لگائی ہوئی بودھی کلامی قرآن مجید میں اونکی تعریف
 میں انجیل کی یہ مثال یاد دلائی کہ ایک کونپل کھلی پھر مضبوط ہوئی پھر موٹی ہوئی اور سیدھی کھڑی
 ہوئی اللہ نے یہ دخت ایمان کے اپنے ہاتھوں لگائی ارشاد ہوتا ہے تب وہی پرانی اجاڑ ٹکا
 کو بناوینگے اور قدیم ویرانوں کو پھر اٹھائینگے اور اون اجاڑے ہوئے شہر کو پہرنا دیں گے
 پولشت درشت اور چاڑ پڑے تھے آئی محمدی بہائیو یہ خبر صاف اون محمدیوں کی ہی تھی جو
 نے شہر صیہون اور مسجد بیت المقدس کو اور ملک شام کے سب شہروں کو ایمان سے اعظم
 سے اور مسجدوں اور مدرسوں سے آباد کیا اور طرح طرح سے رونق دی ارشاد ہوتا ہے
 پر دیسی آکرے ہوئے اور تمہارے گلوں کو چروائینگے اور اجنبی کے بیٹے تمہارے لیے کیتی
 کریں گے اور پاکستان کے رکوالے ہوئے آئیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم گلہ چرانا ان کتانوں
 کی بولی میں حکومت کریں گے کہتے ہیں حضرت خرقیل علیہ السلام کے صحیفہ کچھون تیسویں
 باب میں جا بجا حکموں کو اللہ نے چروایا کہا ہے سو یہاں بھی یہی مطلب ہے کہ پر دیسی لوگ
 تمہاری ملک میں آئیں گے اور تمہارے شریعت کے موافق حاکم ہو کر دین اور ایمان کی رونق بڑھاؤ
 یہ خبر صاف محمدیوں کی ہی جو صیہون اور تمام ملک شام میں دین کے حاکم اور اوس پاک ملک
 کے مکہ بان ہوئی اور جو یہودی اور نصرانی محمدی ہو گئی اونکو دین کی نعمتیں اللہ کے حکم سے
 دین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جو پر دیسی لوگ ایمان لائے تھے وہ اسرائیلیوں کے نائب
 بنوا اسرائیلیوں پر حاکم بنیں موسے ارشاد ہوتا ہے اور تم خداوند کے کاہن کہلاؤ گے وہ تمہیں
 ہمارے خدا کے خادم کہیں گے تم قوموں کے مخالف کہاؤ گے اور انکی شوکت میں قائم مقام
 ہو گے آئی ایمان والو دیکھو یہاں صاف مطلب کھل گیا کہ اور قوم کے لوگ جو پر دیسی آئیں گے
 تم انکی شوکت میں قائم مقام ہو گے اور جو اسرائیلی لوگ محمدی ہو جائیں گے وہ انکا نائب ہوں گے

یہ بات محمدی وقت میں ہوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نابھوں کے وقت میں نہیں ہوئے
یہ عرب کے محمدی حاکموں کے بشارت ہی جنہوں نے محمدی اسرائیلیوں پر حکومت کی مگر انگریزوں نے
کا کاہن یعنی خادم سمجھ کر تھوڑے اور اونکی قدر اور منزلت پہچانی پادری طاس اسکاٹ لکھتا ہے
کہ جو اسرائیلی لوگ عیسائی ہوئے تھے اور تمام حواری اوسے قوم میں کے تھے انہوں نے اور ان کے
نے جو عیسائی و غط کنی والے تھے غیر قوموں کے ایمان الون کو اپنا نائب بنایا وہ بہت زمانے تک اونکی
ماتحتی میں رہے دیکھو پادری اقرار کرتا ہے کہ حواریوں نے اور اسرائیلی عیسائیوں نے و غط کنی کے
واسطے غیر قوم کے ایمان داروں کو اپنا نائب بنایا جو غیر قوم کے ایمان دار تھے وہ اسرائیلیوں پر حاکم نہیں
ہوئے تو یہ بشارت اونکی نہیں ہو سکتی یہاں تو اندر اسرائیلیوں سے فرماتا ہے کہ تم اونکی حکومت
میں قائم مقام ہو گے اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ بڑا بدبر اور بڑی حکومت اونکی ہوگی تم اسے
اسرائیلیوں اور انکے نائب ہو گے پادری کچھ بھی سوچ کر اسکے بعد لکھتا ہے کہ اسکے معنی یہ ہیں کہ بعض غیر قوم کے
عیسائی اسرائیلی عیسائیوں سے علم میں اور اللہ کی نزدیکی میں زیادہ ہونگے اور اسرائیلیوں کو
تعلیم کرنیکے لیے پادری اسکے بعد دیکھو ان پر دیسیوں کے حقین دین اور دنیا دونوں کی ترقی کا صاف بیان
بیان ہوا ارشاد ہوتا ہے تمہاری شرمندگی کے بدلے دونائے گا دے اپنی رسوائی کے بدلے اپنے حصے
کی خوش ہونگے سو وی اپنے سر زمین میں دو چند کے مالک ہونگے اور انہیں ہمیشہ کی خوشی ہوگی
کیونکہ میں خداوند انصاف کو عزیز جانتا ہوں اور غارت گری اور ظلم سے نفرت رکھتا ہوں سو
میں سچائی سے اونکی کمائی دوں گا اور انکے ساتھ ایک ہمیشہ کا عہد باندھوں گا پادری لکھتا ہے کہ اسکا
مطلب یہ ہے کہ اسرائیلی افتد والوں کو اونکی مہاسی یعنی بت پرست لوگ حقیر جانتے تھے سو اسکے بدلے
اب انکو دونی عزت اور تعظیم ملی گی جب بت پرست لوگ عیسائی ہوں جائینگے اور ایمان والو محمدی قہقہے
ملک ملک کے بت پرستوں نے بتوں کو توڑا اللہ کا دین قبول کیا جو اسرائیلی محمدی ہے
اونکو اگلی مصیبتوں کے بدلے دونی عزت ملی دیکھو پہلا فرمایا کہ تمہاری شرمندگی کے بدلے
دونا ملیگا یہ بات اسرائیلیوں سے فرمائی پھر فرمایا کہ وہ اپنے ملک میں دو چند کے مالک ہونگے
وہ کا اشارہ انہیں پر دیسیوں کی طرف ہے سو عرب کے محمدی لوگ اپنے ملک میں دونا دون کے
مالک ہوئے یعنی انہوں نے اسرائیلیوں سے بہت بڑکھروین اور دنیا کی عزت اور ترقی پائی

یہ خبر عیسائیوں کی نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ ہمیشہ ظالم بادشاہوں کے ظلم اور مٹھاتے رہے اور یہ جو فرمایا کہ میں انصاف کو عزیز جانتا ہوں سو میں سچائی سے اونکی کمائی دوں گا اسکا مطلب پادری یوں لکھتا ہے کہ یہودی لوگ بے انصاف اور ظالم اور بیاکار اور بیکار تھے امدن نے اذکو خارج کیا اور اذکی جگہ بریت پرستوں کو خدا پرست بنا دیا وہ اپنے اُن کو نکو نیکی کا اجر دے گا اور ایک نیا عہد نامہ اونسے کرے گا جو اخیر تک قائم رہے گا اٹو محمدی بہائیو دیکھو اسرائیلیوں کے سوا ہر دیسی لوگوں کے حقیقین امدن فرماتا ہے کہ میں اونسے ہمیشہ کا عہد باندھوں گا یعنی اپنی شریعت کی کتاب اونین بھیجوں گا اس میں اور یہی سندیں پچھون باب میں ہو چکین اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ شریعت کی کتاب اونین پر دیسیوں میں اوسے قوم کے پیغمبر پر اوترے گی یہ اشارہ صاف قرآن شریف کی طرف ہے جو امدن نے عرب میں جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر اوتارا اور عرب لوگوں کو اور اونکے ساتھ تمام جہان کے آدمیوں اور جنوں کو سمجھایا اور اپنے عذاب سے ڈرایا پہلے یہ عہد نامہ عرب لوگوں کو ملا پھر اونسے تمام جہان کے لوگوں کو پہونچا پادری سمجھتا ہے کہ اشارہ انجیل تک کی طرف ہے کہ اللہ نے اسرائیلی عیسائیوں کے وسیلے سے غیر قوموں کو انجیل پہونچائی پادری یہ نہیں دیکھتا کہ امدن نے انجیل پاک اسرائیلیوں میں اوتاری اور او میں فقط اسرائیلیوں کو سمجھایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل فقط اسرائیلیوں کو سنائی پھر جب دنیا اوٹھ گئے تب حواریوں کو بشارت دی کہ غیر قوموں کو بھی انجیل سنادو اور یہاں اسرائیلیوں کی شکایت کر کے امدن پر دیسیوں کے حقیقین فرماتا ہے کہ اونسے ہمیشہ کا عہد باندھوں گا ارشاد ہوتا ہے اور اذکی نسل قوموں کو درمیان نامور ہوگی اور اذکی اولاد امتوں کے درمیان سب جو اونین دیکھیں گے اقرار کریں گے کہ وہ نسل ہے جسے خداوند نے مبارک کیا اٹو ایمان والو یہ ساری قومون ایک قوم کا ذکر ہے کہ ایک نسل سب میں رتبے والی ہوگی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جو اسرائیلیوں کے سوا اور قوموں کو لوگ عیسائی ہوئے اونین سب قومین برابر حقیقین کوئی قوم سب قوموں سے افضل نہیں ٹھہری اس خبر کا صاف طور محمدی وقت میں ہوا کہ اسرائیلیوں کے سوا اسمعیلی لوگ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت اسرائیلیوں سے اجر سب قوموں سے افضل ٹھہری اور سب قوموں کے محمدی لوگ اونکی برکت کا اقرار کرتی

ہیں یہ صاف اشارہ اوس برکت کی طرف ہو جسکا ذکر قرآن شریف کی پہلی سورت کے سترہویں باب میں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وعدہ کیا تھا کہ اسمعیل کو بہت برکت دون گا دیکھو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے حضرت اسمعیل کی نسل کو اللہ نے دین اور دنیا میں کیسی کیسی بڑے بڑے برکتیں عنایت فرمائیں اور تمام قوموں کو انکی ترقیان دکھلائیں بعد اوسکے اللہ تعالیٰ نے حضرت اشیا علیہ السلام سے یون کو اتا ہی میں خداوندین پنٹ شادمان ہونگا میری جان میرے خدا میں خوشخود کیونکہ اوسنہو بکجات کے کپڑے پہنائی اوستے سچائی کے خلعت کا بھی پہنی والا کیا جسطح دولہا زینت کی چیزوں سے آپکو سنوارتا ہی اور دلہن اپنی زیبائش سے اپنا بناؤ کرئی ہو کہ جسطح زمین اپنی شگوفے نکالتی ہو اور جسطح باغ اون چیزوں کو جو اوس میں بوئی گئی ہیں اوگاتا ہی اوسی طرح خداوند اللہ سچائی اور تعریف کو ساری قوموں کے سامنے اوگا دیگا اویمان ہوا ہو حضرت اشیا پہلے سے محمدی وقت کی خوشی کرتے ہیں اور اللہ کے حکم سے اپنی ساری قوم کو تعلیم کرتے ہیں کہ تم اسوقت کی خوشی کرو کہ اللہ اسوقت نجات اور سچائی کا خلعت بکھوپھنائیگا اسکایہ مطلب کہ میری قوم کے کبھی بہت لوگ اوس سچ دین میں داخل ہوئے اور نجات پائینگے کیونکہ سارے جہان ایمان اور علم سے باغ و بہار ہو جائیگا اس کتاب کے اکاونویں باب کی پانچویں آیت اور چھپویں باب کی پہلی آیت میں بھی آخری شریعت کا صداقت اور نجات نام رکھا ہی وہی مطلب بیان ہوا کہ اللہ کا شکر ہے کہ وہ ہمکو آخری شریعت کا نورانی خلعت پہنائیگا باسبھو ان باب صیہون کی خاطر میں چپ نہ ہوں گا اور یروشالم کی خاطر میں دم نہ لوں گا جب تک اسکی صداقت یعنی سچائی نور کے مانند نہ چمکے اور اسکی نجات روشن چراغ کی طرح جلوہ گر نہ ہو تب تو میں تیری سچائی اور سارے بادشاہ تیری شوکت و کمین گے اور تو ایک نئے نام سے کہلایا جائیگا جو خداوند کا منہ چھپھٹھرائیگا اور تو خداوند کے ہاتھوں میں چمکتا تلج ہوگا اور اپنی خدا کی پہلی میں ایک شاہانہ افسر ہوگا تو اگر کوسترو کہ یعنی چوڑی ہوئی نہ کہلایگی اور تیری سرزمین کبھی پھر خرابہ یعنی ویرانہ نام نہ ہوگا بلکہ تو حفظی باہ کہلایگی یعنی میری خوشی اوس میں ہو اور تیری سرزمین بے عولاء یعنی خاوند والی کیونکہ خداوند تجھے خوش ہے اور تیری زمین خاوند والی ہوگی کہ جسطح جو ان مرد ایک کواری عورت کو بیاہ لاتا ہی اوسی طرح تیرے پیڑھے بیاہ لیا جائیگا

اور جب طرح ڈولہا دولسن پر ریختا ہی اسی طرح تیرا خدا تجھ پر بھیگا اسی محمدی بہاؤ حضرت
اشعیا علیہ السلام اللہ کے حکم سے فرماتے ہیں کہ شہر صہیون یروشلیم کی خاطر میں دم نہ لوں گا
یعنی اللہ سے دعا نہ کروں گا جو لوگوں کا فیاد کئی جاؤں گا یہاں تک کہ اس شہر کی صداقت اور نجات سب قوموں پر
روشن ہو جاوے گی یعنی سچا دین یروشلیم میں اور سب قوموں میں پھیل جاوے گا اور یروشلیم کا رتبہ
اون سب پر کھل جائیگا اور سب بادشاہ اس شہر کی عظمت اور جلال کو دیکھیں گے اس وقت کا کلام ہوا یہ
یتادیا کہ اس وقت میں اللہ تعالیٰ اپنے منہ سے یروشلیم کا ایک نیا نام رکھ دے گا دیکھو اس وعدہ
کے موافق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یروشلیم کی پاک مسجد کا اور اس کے پاس کے مقام کو
ایک نیا نام رکھ دیا سورہ نبی اسرائیل میں فرمایا سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَعَ بِعَبْدِهِ لِكَلِمَةٍ أَنْ يَأْتِيَ بِهَا
الْحَرَامُ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنَ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ
یعنی پاک ہی وہ مسجد جو رات کے وقت سیر کو لے گیا اپنی بندگی کو حرمت والی مسجد سے دور کی
منسوب تک جیسے آس پاس ہنری برکت دی تاکہ ہم اس کو دکھا دیں کچھ اپنی نشانیاں بیشک
وہی ہی سننا دیکھنا دیکھو اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت حرمت
والی مسجد سے یعنی کعبہ شریف سے دور کی مسجد تک یعنی مسجد بیت المقدس تک لے گیا جو یروشلیم
میں ہی اس کو دور کی مسجد اس لیے فرمایا کہ مکہ سے بہت دور ہی مینا بھر کے رستے پر ہے اس کا
یہ نام رکھ کر اس کی یہ تعریف کر دی کہ اس کے آس پاس ہنری برکت دی ہو اس نام میں سارے
شہر کی تعریف ہو گئی اور فرمایا کہ تو حقیقی باہر کھلائیگی یعنی اللہ کی خوشی اور میں ہے یا یہ مضمے کہ
ایماندار لوگ کہیں گے کہ ہمارا دل وہاں خوش ہوتا ہے مولانا مجیر الدین خیل رحمۃ اللہ علیہ تاریخ
بیت المقدس میں لکھتے ہیں کہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ اچھی لوگ بیت المقدس
سے کیوں خوش ہوتے ہیں کہا اس لیے کہ وہاں غم جاتا رہتا ہی اور فرمایا کہ تیری سرزمین خاوند
والی کھلائیگی اس کا یہ مطلب کہ یہ ملک بادشاہوں کا خاص مقام کھلائیگا تیرے بیٹے تیری آباد
کر دیوے تجھ کو یا لے جائیں گے یعنی تجھ کو پسند کر نیگا اور رونق دینگے سو محمدی وقت میں ملک شام
میں بڑے بڑے بادشاہوں کا مقام رہا وہ انہوں نے اس پاک مسجد کو بڑے رونق دی اس کی
بہار سب کو دکھلائی اور اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتیں محمدی وقت میں بیت المقدس پر نازل

ہو رہے ہیں جیسا کہ اللہ نے حضرت اشعیا علیہ السلام کی زبان پاک سے وعدہ کیا تھا کہ تو اپنے خدا کے ہاتھ میں چمکتا تلخ ہوگا اور صبطح و ولہما دولہن پر پہنچتا ہی اسی طرح تیرا خدا تجھ پر چمکے گا۔
 مجید الدین جناب علی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ بیت المقدس میں لکھتے ہیں کہ ابو الحسن علی ابن محمد الجلال بغدادی روایت کرتے ہیں احمد ابن یحییٰ بن ازبغدادی کی زبانی کہ انہوں نے اذکون خردی کہ وہ مکہ سے بیت المقدس میں آئی پھرنے آئے پر شرمندہ ہوئے اور کہا کہ میں نے مکہ میں نماز پڑھنا چھوڑا جہاں ایک نماز لاگو نماز کے برابر ہے اور یہاں پچیس ہزار نماز کے برابر ہے اور مکہ میں ایک سو بیس ہزار رحمتیں اور ترقی ہیں اس پاس پھرنے والوں کی واسطے اور نماز پڑھنے والوں کی واسطے اور دیکھنے والوں کی واسطے پھر انہوں نے لکھا کہ جانیکا را وہ کیا تو انہوں نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور جو انکے دلیں مکہ کے بڑے مرتبہ کا خیال گذرا تھا وہ بیان کیا اپنے فرمایا ہاں اوسچکہ رحمت اور ترقی کی طرح اور ترقی ہی اور اس جگہ رحمت اور ترقی کی طرح اونڈیلی جاتی ہو اور اپنے معراج کے قہتے کے پاس کی جگہ کی طرقت اشارہ کیا اور فرمایا کہ اگر اس جگہ کی واسطے بڑے شان شوقی تو ہیں اوسکی طرف بلا یا نہ جاتا پھر وہ مرد بیت المقدس میں رہی یہاں تک کہ وہاں مرے اور یہ خواب رجب میں تھا سنہ ۶۱۳ ہجری ۱۲۱۵ء میں یا دہی اسکاٹ عقل کی انگین بالکل ہند کر کے لکھتا ہے کہ صیون عیسائی جماعت کا نام یہ وہ نئے نام ہے پکارے گئے پھر لکھتا ہے کہ شاید یہ اس احوال کی خبر ہے جو قریب ہونے والا ہے پھر لکھتا ہے کہ بعضوں نے یہ خیال کیا ہے کہ قسطنطین کے زمانہ میں جو حالت بدل گئی اور عیسائیوں کے گرجا کی ترقی اور صلح ہو اور بہت سی کلیفون کے بعد انکو راحت ملی یہ اسوقت کی پیش خبری ہے اور تیسری بھی ان لفظوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے زیادہ عہدہ کاموں کے طور کی یہ خبر ہے اور محمدی بہائیو قسطنطین والوں کو جا بجا فرقہ پرولٹنٹ کے پاور سے جوٹا عیسائی خطاب دیتے ہیں اور انکی بگاریوں کا اور شرارتوں کا جا بجا بیان کرتے ہیں اب یہاں اتنے بڑی تعریف اور بشارت کو انہیں جانتے ہیں پھر دیکھو یہ پادری صاف اقرار کرتا ہے کہ ان لفظوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے بھی زیادہ بڑی ترقی اور دین کے طور کی خبر ہو ارشاد ہوتا ہے اسے یروشلیم میں نے تیری دیوار و پھر گایا ہمٹلائی ہیں وی سارے دن اور ساری رات کبھی چپ نہ رہتا تھا تم جو خداوند کا ایک قہتے ہو چکے نہ ہو اور جب تک کہ یروشلیم کو قایم نہ کرے اور دنیا میں اوسکی تعریف کرادی نہ ہو

رہنہ نہ و عبرانی میں دونوں جگہ دایمی کالفظ ہی حسبکا ترجمہ لغت عبرانی میں خاموشی لکھا ہے مگر باری
 میٹھنے پہلے جگہ یوں ترجمہ کیا کہ چیکے نہ ہو یہ ترجمہ ٹھیک ہے دوسری جگہ یوں ترجمہ کیا
 کہ چین نہ دویہ ترجمہ ٹھیک نہیں پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ شو مریم کالفظ جسکے معنی
 نگاہبان کہیں اس سے ٹھیک ٹھیک وہ خام مراد ہیں جو رات دن مسجد کی نگہبانی کرتے
 تھے اور بعضے اون میں کے بعضے وقتوں میں اللہ کی تعریف کے گیت گاتے تھے ایک شاہ اس
 رسم کا ہو سکتا ہے اور ظاہر ہے یہ ہیں کہ صیہون کی دیوار فکی نگہبانی کرنا واسطے پیغمبر میں اور
 ایمان دار نائب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جو اسلئے مقرر کئی گئے تھے کہ دشمن کے ہونچنے کی
 خبر میں رو رہے جانوا لاجیکے آئیں گے اسید ہی اوسکو دیکھیں یہ نگہبان ہمیشہ ایمان داروں کی ترقی
 کی دعا کرتے رہینگے کیا اللہ اپنا وعدہ پورا کر اذکو حکم ہوا کہ تم چپ مت رہو اور ہمیشہ اللہ سے
 دعا کیا کرو کہ وہ اپنی جماعت کو قایم کرے آمین والو ان سب پیغمبروں اور درویشوں کی دعا
 محمدی وقت میں قبول ہوئی یروشا لم کی وہ رونق ہوئے کہ سبحان اللہ ساری دنیا میں اس
 پاک شہر اور پاک مسجد کی تعریفیں پھیلیں اور یہ لفظ بالوین باب میں ہو چکا ہے کہ تیرے نگہبان آواز
 بلند کرینگے اسکے موافق ہمارے نزدیک یہاں بھی یہی معنی ہیں کہ اویروشا لم آخری امت کے
 لوگ تیرے نگہبان ہونگے وہ تیری دیواروں پر چوکی دیں گے اور وہ اللہ کے ذکر سے چپ نہیں
 ہونگی پھر اسرائیلیوں سے فرمایا کہ تم اسوقت کی دعا مانگو اور چپ نہ رہو اور اللہ تعالیٰ کو بھی
 چپ نہ ہونے دو یعنی جب تم دعا کرو گو وہ بھی فرشتوں کے سامنے تمہارا ذکر کرے گا ہمارے پیغمبر
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے جو کوئی مجھ کو اپنی جہت میں یاد کرتا ہے میں اوسکو اپنے
 جہت میں یاد کرتا ہوں اور جو مجھ کو مجلس میں یاد کرتا ہے میں اوسکو اس سے اچھی مجلس میں یاد کرتا
 ہوں ارشاد ہوتا ہے خداوند نے اپنے وہی ہاتھ اویشتوی بازو کی قسم کہا ہے کہ یقیناً میں
 آگے کو تیرا غلہ تیرے دشمنوں کو نہ دوں گا کہ کماوین اور اجنبی زادے تیرا رس جسکے لیے تو نے محنت
 کی ہے آگے کو نہ پھینکے بلکہ وہی جنہوں نے فصل کی ہے اوس میں سے کماینگے اور خداوند کی تعریف
 کرینگے اور وہ جنہوں نے اوسے جمع کیا اوسے میری مقدس بارگاہوں میں پھینکے گا اویچھ سے
 بہا لیو اللہ تعالیٰ یروشا لم سے وعدہ کرتا ہے کہ آگے کو ایسا نہوگا کہ تیرا غلہ تیرے دشمنوں کو

لیجاوین سو صیہون کے دشمن ہی بت بہت لوگ تھے اور نمونہ فی الکیا حضرت اربابا کی وقت میں پھر
 ووبا حضرت عیسیٰ کے بعد اوس پاک شہر کو ڈھایا اور لوٹا پھر جب محمدیوں نے اس پاک شہر کو آباد کیا تب ہی بت
 پرستوں کا وہاں گذر نہیں ہوا یہ خبر صاف محمدی وقت کی ہی جس لفظ کو ترجمہ میں بیان نہیں کر سکا لفظ لکھا
 وہ عبرانی میں تو روش ہے یہ لفظ پینتیسویں باب کی آٹھویں آیت میں بھی آیا ہے وہاں پادری ہیت نے شیر کا
 لفظ لکھا ہے یہ ترجمہ ٹھیک ہے اسکے موافق بیان بھی شیر ہا رس لکھا چاہی مگر بیان پادری فرمی کا
 لفظ لکھ دیا انجیل کی تفسیر جو بہت پادریوں نے جمع ہو کر لکھی ہے اوس میں یوحنا کی انجیل کے دوسرے
 باب میں جہاں شراب کا ذکر ہے وہاں لکھا ہے کہ ملک دیہ میں دستور تھا کہ انکو کارس کو لیون
 کال کر شکون میں بہر کرتے تھے اوس میں نشا مطلق نہ تھا اگرچہ میں بہر بھی پیا جاوے
 اور کیا عجب ہے کہ آگے کے لفظ میں یہ بھی اشارہ ہو کہ آگے کو ایک مدت کے بعد ایسا وقت بھی آئیگا
 کہ اجنبی لوگ الکیا تک جو لوٹ کر پھر کبھی تجمین نہ آنے پاویں سو پانچویں صدی کے اخیر سے چھٹی
 صدی کے اخیر تک نصاریٰ اس شہر پر قابض رہے پھر صلاح الدین بادشاہ نے جیسے یہ شہر لیا
 تب سے اب تک محفوظ ہوا اللہ کے فضل سے ہمیشہ محفوظ رہیگا ارشاد ہوتا ہے جاؤ گذرو آستانوں پر
 گذرو لوگوں کی لیے راہ درست کرو راہ اونچی کرو شاہراہ اونچی کرو پتھر سکا دو قوموں کے لئے
 جہنڈا کراؤ محمدی بہائیو پھر فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ ایک سیدھا رستہ تیار کرو رستے میں سے
 پتھر سکا دو یعنی جن چیزوں کے باعث سے چلنے والے تو گر کہاتے ہیں اون چیزوں کو ہٹا دو
 ایسے بڑے بندوبست کی شریعت میں پہلا دو اور ساری قوموں کے لیے جہنڈا کراؤ
 یعنی آخری خبر جو ساری قوموں کی واسطے جہنڈے کی طرح اونٹوں کا ہونگا اوسکا بندوبست کرو
 ارشاد ہوتا ہے دیکھ خداوند زمین کی سرحدوں تک منادی کرتا ہے کہ صیہون کی بیٹی کو کو دیکھ تیرا
 نجات دینے والا آتا ہے دیکھ اوسکا اجراو اسکے ساتھ اور اوسکا کام اوسکے آگے ہی پادری ہیت نے
 حاشیہ پر لکھا ہے کہ عبرانی میں نجات کا لفظ ہے مگر پادری نے نجات دینی دیکھی مگر کبھی اس لیے کہ مطلب
 یہی ہے کہ نجات دینے والا آتا ہے پادری ظالموں کے ساتھ اور اوسکا کام اوسکے آگے ہی پادری ہیت نے
 عیسیٰ علیہ السلام میں اوکو اونکے کاموں کا اجر پورا لیا اے ایمان والو حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کے بعد صیہون کو مسجد سمیت بت پرستوں نے ڈھایا صیہون کو اور ایمان والو کو بت پرستوں کو ملے

والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اسکا اجرا و نمین کے واسطے ہی ارشاد ہوتا ہے تب وہ مقدس قوم اور
خداوند کے چہرائی ہوئے کہلاؤ نیگے اور تو مطلوبہ کہلائیگی اور وہ شہر جو چہوڑا زمین گیا دیکھا ہوای محمدی
ہی محمدی ایمان والو یہ تمہاری تعریفیں ہو رہی ہیں کیا تم پاکست ہو اور اللہ نے تمکو کفر اور شرک سے
اور ظالموں کے ظلم سے چھڑایا اور بیت المقدس کے تمام طالب ہو تب ہی تو وہ مطلوبہ کہلائی یا اللہ تر کہو
ایمان پر قائم رکھو آئین تر سطحوں باب یہ کون ہی جو ا دو م سے اور خوب سرح پوشاک
پہنے ہوئے بھڑی سے آتا ہی یہ جسکا لباس چمکتا ہی اور اپنی قدرت کی عظمت سے چلتا ہی یہ
ہوں چہ پہچانی کی شہرت دیتا ہوں و نجات دینی پر قادر ہوں کیلئے تیری پوشاک سُرخ ہی اور تیرا
لباس اس شخص کی مانند جو کولہو میں لنگور کچلتا ہی میں نے تن تنہا انگور وں کو کولہو میں کچلا اور
لوگوں سے میرے ساتھ کوئی نہ تھا اور میں نے اونہیں اپنی غصے میں لتاڑا اور اپنے جوش میں
اونہیں بوند اور اوٹکا رس میرے لباس پر چھڑکا گیا اور میں نے اپنے سارے کپڑوں کو شرابور
کیا کہ انتقام کا دن میرے دلیں ہی اور میرے چہرائی ہوں کا سال آپونچا ہی میں نے نگاہ کی اور
کوی مددگار نہ تھا اور میں نے تعجب کیا کہ کوی سنبھالنے والا نہیں سو میرا ہی باز و نجات کو
اپنھیلے لایا اور میری ہی قہر نے مجھی سنبھالا ہاں میں نے اپنے قہر سے قوموں کو لتاڑا اور اپنے
غضب سے اونہیں پرزے پرزی کیا اور انکے لہو کو زمین پر گرا دیا یہ لفظ جسکا ترجمہ شر اور لکھا گیا
وہ عبرانی میں اِجْثَالْتِی ہونے میں نے شرابور کیا نوین باب میں جھوکا لالا کا لفظ ہی وہاں پادری
میتھے شرابور کا لفظ لکھا ہی بیان ہی وہی لفظ لکھنا چاہی مگر پادری نے بیان اور لفظ لکھا
وہ ٹھیک نہیں ہی آئی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر چونتیسویں باب میں بھی اللہ فرما چکا ہی
کہ میری تلوار ا دو م پر عدالت کرنے اور تریگی اور اللہ کے لیے بھڑی میں فریجہ ہی وہاں بھڑی کی اس
لڑائیکا صاف بیان ہو چکا ہی بیان پھر وہی بیان ہی نئے انداز سے لڑائیکا سامان ہی اللہ تعالیٰ
پوچھتا ہی کہ یہ کون ہی جو لال کپڑے پہنے ہوئے بھڑی سے آتا ہی جسکا لباس چمکتا اور روشن ہے اور
اپنی بڑی قدر سے چلتا ہی اس میں صاف اشارہ ہی کہ بھڑی اور ا دو م کی طرف ہی کافروں کا
ٹھون بہتا ہو ایر و شاملہ کی طرف چلا آتا ہی اللہ تعالیٰ اپنے سے آپ پوچھتا ہی اور آپ ہی نہیں
جواب دیتا ہی کہ یہ میں ہوں جو سچو دین کا اشتہار دیتا ہوں و نجات دینی پر قادر ہوں یعنی ایمان والوں کو

کافرون اور ظالمون سے چہرہ اسکتا ہوں یہ ویسی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرماوے گا کہ اے جکے دن بادشاہی کسکے لیے ہو پھر آپ ہی فرماوے گا کہ اللہ کے لیے ہو جو اکیلا بڑا ہے پھر اللہ تعالیٰ آپ ہی سے پوچھتا ہے کہ تیرے کپڑے کیوں لال ہیں پھر آپ بھی جواب دیتا ہے کہ میں نے تنہا انکوروں کو کچلا اسکا یہ مطلب کہ میں نے کافرون اور ظالمون کو اپنی قدرت کے قدموں سے روند ڈالا پھر صاف فرمایا کہ اے کالمو میرے لباس پر چہرہ کا گیا کیونکہ وہ وقت آپہنچا کہ میں کافرون سے بدلہ لوں یہ جو فرمایا کہ کوی مددگار نہ تھا سو اللہ آپ سے کام دگا رہی مگر اسنے ظاہر میں بہت حساب کسین میں ظالمون کے قتل کے لیے بڑے بڑے زور والے بادشاہوں کو اور ذاتی فوج و لشکر کو پیدا کیا ہے ظاہر کے راہ سے کہا جاتا ہے کہ یہ لوگین کے مددگار ہیں قرآن مجید میں اللہ فرماتا ہے کہ اللہ کی مدد کرو تمہاری مدد کرے گا اسکا یہ مطلب کہ اللہ کے دین کی مدد کرو یہاں اللہ فرماتا ہے کہ کوی مددگار نہ تھا اسکا یہ مطلب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چہرہ سو برس گذر گئی تھے کافروں کا بڑا زور تھا دین کی مدد کرنیکی قوت کیسے کہ نہیں تھی اللہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کے متوڑی کو کنگو تمام جہان پر غالب کر دیا ظاہر حساب کچھ نہ تھا اللہ نے فقط اپنی قدرت دکھائی بڑے بڑے زبوت بادشاہوں کو عرب کے محتاجوں و غریبوں کے سامنے عاجز کر دیا اور جانا چاہی کہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے کہ اسکی طرح کی کوی چیر نہیں مگر جس لباس میں چاہتا ہے اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیثوں میں آیا ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسی صورت میں آئے گا کہ لوگ نہیں پہچانیں گے پھر پیٹلی کہوئے گا لوگ پہچان لین گے اور سجدہ میں گر پڑیں گے اور ترمذی میں صحیح سند سے ثابت ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگ میں ایک فوج ڈالی جاوے گی اور کہا جاوے گا تو بہرگی وہ کہی گی بھلا کچھ اور زیادہ ہے پھر اوسمیں ایک فوج ڈالی جاوے گی اور کہا جاوے گا تو بہرگی وہ کہی گی بھلا کچھ اور زیادہ ہے یہاں تک کہ جب دسمین سب بہرچکین گے وہ بڑا مہربان اپنا قدم دسمین رکھیکا اور آگ کے ایک ٹکڑے کو ایک ٹکڑے سے ملاوے گا پھر فرماوے گا بس وہ کہی گی بس اب سمجھنا چاہی کہ اس مقام میں بھی اللہ نے جس لباس میں چاہا اپنی تئیں ظاہر کیا اور کافرون کو اپنی قدرت کے قدموں سے پسٹھی لا اور اذکاروں بہا دیا اور ہر کی آیتوں میں پہلے صیہوں سے فرمایا کہ تیرا چہرہ انے والا آتا ہے پھر فرمایا کہ وہ لوگ اللہ کے چہرے

ہوئے کھلاوینگے اب یہاں اس وقت کی نشانی بتلای اووم اور بُصریٰ میں خون بہا نیکا ذکر کر کے
وہی لفظ فرمایا کہ میرے چٹرائے ہو۔ ونکا سال آپہونچا ہوا نیکا صاف مطلب یہ ہے کہ جب بُصریٰ
پر جہاد ہو گا جبے سال نزدیک ہو گا جس میں صیہون ظالموں کے ہاتھ سے چٹرایا جائیگا سو ایسا
ہی ہوا بُصریٰ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت میں جوئے عیسائیوں پر جہاد ہوا اور چار برس
کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں صیہون جوئے عیسائیوں کے ہاتھ سے چٹرایا گیا یہاں
اکسٹھویں باب کا بھی مطلب کھل گیا وہاں فرمایا تھا کہ اللہ کا مقبول سال اور اللہ کے انتقام
کا دن یہاں سے معلوم ہوا کہ انتقام یعنی بدلہ لینیکا دن وہ ہے جس میں اووم اور بُصریٰ کے کافروں کا
خون بہا یا گیا چونتیسویں باب میں بھی اسی دن کو انتقام کا دن فرمایا تھا اور مقبول سال وہی ہے
جس کو یہاں چٹرایا ہو ونکا سال فرمایا جس میں صیہون جوئے عیسائیوں سے چٹرایا گیا ایمان
والوں کو غم کے بدلے خوشی ملی پادری طامس اسکاٹ اپنی عادت کے موافق لکھتا ہے کہ یہ پیش
خبری اور بہت سی پیش خبریاں ایسی ہیں جو ابھی پوری نہیں ہوئیں یا اللہ باریوں کے دل کی
آنکھیں کھول دے آئیں آو ایمان والو اسکے بعد کی آیتوں میں یہ بیان ہے کہ اللہ نے اسرائیلیوں پر
بڑی رحمت اور بڑی مہربانی فرمائی اور بہت الفت اور محبت کے ساتھ انکو پکایا مگر یہ لوگ اللہ
تعالے سے برخلاف اور بغی ہو گئے اس لیے اللہ انکو دشمن ہو گیا اور انکو اگلے دنوں کو اور دہائی
کو اور اسکی امت کو یاد کیا اور یہ بیان ہے کہ اللہ نے اپنی بڑی قدرت سے انکو یاد دلایا اور
انکو یاد کیا کہ یہ بند رہیں آیت سے انیسویں آیت تک یہ دعا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آسمان سے
نگاہ کر اور اپنی مقدس اور جلیل مقام سے دیکھ اے خداوند تو ہمارا نجات دینے والا ہے تیرا نام
ہمیشہ سچ ہے اے خداوند کیوں تو نے ہمیں اپنی راہوں سے گمراہ کیا کیوں تو نے ہمارے دل کو
سخت کیا کہ تجھے نڈرین اپنی ہندوں کی خاطر اپنی میراث کے فرقوں کی خاطر ہر آئیری قوم
مقدس تھوڑی مدت تک وغیرہ فیض میں رکھتی تھے اور اب ہمارے دشمنوں نے تیرے مقدس
گواہ مال کیا اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت شیخا علیہ السلام اللہ سے دعا مانگتے ہیں کہ
یا اللہ تو ہی ہی جیسے حضرت موسیٰ کی مدد کی تھی اور دریا کو چیر کر سب کو بار کر دیا تھا اب پھر
ہم پر رحمت کی نگاہ کر دیکھ لے اس دعا میں یہ اشارہ ہے کہ اوس رسول پاک کو ظاہر کرنے

جسکو توراۃ میں فرمایا ہے کہ موسیٰ کی مانند ہو گا یعنی ایمان الون کو ظالمون کے پنجے سے چڑائیگا پر کہا کہ تو نے
ہمکو یعنی ہماری قوم کو کیوں گمراہ کیا اور انکے دلوں کو کیوں سخت کر دیا اس میں یہ اشارہ ہے کہ اوس رسول
پاک کو بیدے جو تیرے حکم سے دلوں کو پاک کر دے پہر عرض کیا کہ یا اللہ ہمارے دشمنوں نے تیرے
مقدس کو پامال کیا اسکا یہ طلب کہ کافروں نے بیت المقدس کو دبا دیا اوس رسول پاک کو ہیجہ دے
جسکے قدم مبارک کی برکت سے بیت المقدس پہر آباد ہو جاوے جو سٹھو ان باب کا شن کہ تو ہما
کو بھاڑے اور اتر آوے کہ تیرے حضور بھاڑ کا پجاوین جس طرح آگ سوکھی الیون کو با تانی اور
پانی آگ سے جوش مارتا ہے تاکہ تیرا نام تیرے مخالفین مشہور ہوئے اور قومین تیرے حضور میں لرزین
ہو وین جس طرح تو نے ڈرونے کام کی جنگ ہم منتظر نہ تھے تو او تر آیا اور بھاڑ تیرے حضور کا پتہ
دیکھو حضرت اشعیا علیہ السلام اوسی وقت کا اشارہ کرتے ہیں کہ یا اللہ جیسا تو حضرت موسیٰ
کی وقت میں او تر آیا تھا اور دشمنوں کو خاک میں ملایا تھا اوسی طرح پہر او تر آ اور قومین تیرے سامنے
لرزین اور بھولگ تیرے برخلاف ہیں و نین تیرا نام مشہور ہو اسکا مطلب یہ ہے کہ اوس رسول
پاک کو ہیجہ جسکے ساتھ تو آو گیا اور سارے زمین کے ساری قوموں کو سنرا دیو گیا اسی طرح یہ دعا بھر
دور تک ہے آخر میں یون ہے تیری پاک بستیان بیا بان بن گن صیہون سنسان ہو ایر و شالم
ویران ہے ہمارا مقدس اور خوشنما گھر حسین ہا رہی با پ و تیری تعریف کرتے تھے آپ ہی جلایا گیا اور ہمارے ہا
پسندیدہ چیزیں برباد ہو گئیں آو خداوند کیا تو ان چیزوں کے سبب آگ کو روک و گا اور کیا تو غامبا
رہیگا اور ہکون نہایت دبا لگا دیکھو حضرت اشعیا بیت المقدس کی ویرانی کی فریاد کرتے ہیں اور اللہ سے
اوسکی آبادی اور ایمان کی ترقی مانگتے ہیں اسکا ظہور محمدی وقت میں ہوا پس سٹھو ان باب میں نے
او کی طرف توجہ کی جنھوں نے مجھ کو نہ مانگا او جنھوں نے مجھے پایا جنھوں نے مجھے نہ ڈھونڈا میں نے ایک گروہ
کو جو میرے نام کی نہیں کہلاتی تھی کہا مجھے دیکھ دیکھ آو ایمان والو اسرائیلی لوگ جو اللہ کے خاص
لوگ کہلاتے تھے اونکے سوا دوسری قوم کا اللہ بتا دیتا ہے جو اللہ کو نہیں ڈھونڈتے میں اور اللہ کے
نام کے نہیں کہلاتے میں اللہ فرماتا ہے کہ میں آپا و لیتے کہو گا مجھے دیکھ اس عہد کو اللہ نے یون پورا
کیا کہ عرب کے ان پڑھوں کو اپنے رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اپنا کلام سنایا اور انکو اپنی
پہچان اور اپنی محبت عنایت فرمائی او نہونے بن ڈھونڈھے اللہ کو پایا پوسنے رومیون کے

خط کے دسویں باب میں جہاں یہ بیان کیا ہے کہ غیر قوموں نے عیسائی دین قبول کیا وہاں اس آیت کو لائے ہیں پادری لکھتا ہے کہ بت پرستوں نے اللہ کو نہیں مچھوڑا اور ان کے بنائے انجیل کے وعظ کئے والے اور نہیں بھی گئے ہم کہتے ہیں کہ اللہ نے انجیل پاک میں کہیں بت پرستوں کو نہیں پکارا کہ سب مجھے دیکھ دیکھ انجیل میں عجائبات لکھو پکارا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل فقط اسرائیلیوں کو سنائی پھر وہی انجیل حواریوں نے بت پرستوں کو سنائی یہ بتا جو آج کل پر ہے یہ پتا صاف قرآن شریف کا ہی اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک کے وسیلے قرآن میں بار بار بت پرستوں کو پکارا اور فرمایا کہ مجھے دیکھو مجھے دیکھو یعنی میری قدرتوں کو دیکھو اور مجھ کو پہچانو اور بتوں کو چھوڑو پھر اللہ تعالیٰ اسرائیلیوں کی بت پرستی اور برے فعلوں کی شکایتیں کر کے آٹھویں آیت میں یوں ارشاد کرتا ہے خداوند یوں فرماتا ہے جس طرح جسے شیرہ انگوروں کے خوشی میں موجود ہو اور کوئی کتابی اسے خراب نہ کرے اور سین برکت ہے اسی طرح میں اپنے بندوں کی خاطر کرونگا اور ان سبھ کو ہلاک نہ کرونگا اور میں یعقوب میں سے ایک نسل نکالوں گا اور یہود میں سے جو میرے پہاڑ کے وارث ہوں اور میرے برگزیدے اسکے وارث ہوں گی اور میرے بندے وہاں بسیں گے اور سرون گلوں گا گروں گا اور عاکور کا نشیب بیلوں کے بیٹھنے کا مقام میرے اُن لوگوں کے لیے جو میرے طالب ہوئے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہودی لوگ بہت نسلوں تک بجائی گئی اور ان یا ان الون کی باعث یہ جو انہیں پیدا ہونے والے تھے سرون اور عاکور دو جدا جدا نکرے زمین کے ہیں اور ایک دوسرے سے جدا ہیں وہ گلوں کی چراگاہ تھے جب کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر مہربانی کی تھی سو یہ صاف ظاہر ہے کہ یہودی جب مذہب لین گئے وہ اپنی زمین میں پھر بسائی جائیگی اور اسکے پیداوار سے خوش ہو کر اُسے ایمان والا سا ظہور محمدی وقت میں ہوا حضرت یہود اکی نسل کے لوگ جو محمدی ہوئی ہیں وہ یہود میں حضرت داؤد کے مزار نورانی کے پاس رہتے ہیں اور کا ذکر اس کتاب کے آخر میں آجگا اگر اللہ چاہے گا وہ بھی اور حضرت یعقوب کی نسل کے فرقوں میں جو محمدی ہیں وہ جابجا ملک شام میں بستے ہیں دیکھو اللہ نے یہاں حضرت یعقوب اور یہود اکی نسل کا ذکر کیا ہے اپنے برگزیدہ بندوں کا ذکر کیا ہے فرمایا کہ جو لوگ میرے طالب ہیں اس میں سب قوموں کے ایماندار داخل ہیں

اسکے بعد اللہ تعالیٰ یہودیوں کی بت پرستی اور رذہانیت پن کی شکایت کر کے تیرہویں
 مین یون ارشاد کرتا ہے اس لیے خداوند اسی یون فرماتا ہے دیکھو میرے بندے کہاؤں گے
 تم بہو گے رہو گے دیکھو میرے بندے یہیون گے پر تم پیاسی رہو گے دیکھو میرے بندے
 شادمان ہو گے پر تم پشیمان ہو گے دیکھو میرے بندے وہی خوشی ہو گا وہی گے پر تم غم انگیزی کے سبب ناام
 کرو گے اور جان کا ہی کے سبب اویلا کرو گا اسکے بعد عبرانی مین یون ہر شخص کے لیے لکھا ہے
 لکھنوی اور تم اپنا نام لعنت کے لیے میرے برگزیدوں کے لیے چھوڑ جاؤ گے کیونکہ خداوند اللہ
 تمکو قتل کرے گا اور اپنی بندوں کو دوسرے نام سے بلاوے گا پادری طاس اسکاٹ لکھتا ہے کہ جب می لوگ
 یروشلم کے گہیرے پر تھی عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش خبری کے موافق اس شہر سے
 نکل گئے عیسائیوں پاس ہر چیز موجود تھی اور وہ نہایت خوش تھے جب یہودی بہوک پیاس لڑنا امید
 مین ہلاک ہو رہے تھے وہ تھوڑے عرصہ مین کڑھون قتل ہو گئے اور اللہ کی جاعت و کاٹ ڈالے گئے اور
 یہودی ہونا پھر نشان خدا پرستوں کا نہ رہا اللہ نے اپنے بندوں کو دوسرے نام سے لینے عیسائی کر
 نام سے بلایا اسی ایمان والو اللہ یہودیوں سے فرماتا ہے کہ تم اپنا نام لعنت کے لیے میرے حاضر بندوں کے
 واسطے چھوڑ جاؤ گے یعنی یہودی کا لفظ اس زمانے مین بی ایمانوں کا نام ہو گا یہ نام لیکر اللہ کے
 مقبول بندے بنے ایمان پر لعنت کرینگے اور ایمان والوں کا نام یہودی نہو گا اور اللہ دوسرے
 نام سے بلاوے گا اس بات کا طور محمدی شریعت مین ہوا جو یہودے محمدی شریعت مین داخل ہوئے
 وہ اس واسطے کہلاتے ہیں مگر کوئی انکو یہودی نہیں کہہ سکتا اگرچہ وہ حضرت یحییٰ کی نسل مین سے
 ہوں کیونکہ اب یہودی انہیں لوگوں کا نام ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قرآن کے
 دشمن ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور انجیل کے بھی دشمن ہیں وہ یہودی کہلاتے ہیں اللہ
 کے خاص بندی اور انکو یہودی کہہ پکار دیتے ہیں جو کوئی کسی مسلمان کو یہودی کہتا ہے وہ محمدی شریعت
 مین قابل سزا کے ہو جاتا ہے جامع ترمذی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی مرد
 مرد سے کوئی یہودی تو اسکو بیس چوٹ مارو اور حضرت عیسیٰ کے بعد حواریوں کے وقت مین
 جو یہودی حضرت عیسیٰ پر انجیل پاک پر ایمان لائے تھے وہ تو م کی راہ سے یہودی کہلاتے تھے
 اور جو ایمان نہیں لائے تھے وہ بی ایمان یہودی کہلاتے تھے رسالہ اعمال کے ستر حوین باب کے

پانچویں آیت دیکھو جہاں بی ایمان یہودیوں کا لفظ اونس کے حق میں کہا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہیں لائے پھر بائیسویں باب کی تیسری آیت دیکھو جہاں پولوس عیسائی نے فرمایا کہ میں یہودی ہوں پھر پولوس کا خط جو گلائیوں کو لکھا ہے اوسکے دوسرے باب کی چودھویں آیت میں پولوس نے شمعون حواری کے حق میں یہودی کا لفظ بولا ہے معلوم ہوا کہ یہودی کا نام اوس زمانے میں باعث فخر اور شرافت کا تھا یہ جو حضرت اشعیا کی کتاب میں خبر ہے یہ خبر بیشک محمدی وقت کی ہے کہ یو نفطی ایمانوں کا نام ہو گیا دوسرے بات اندر یہ فرماتا ہے کہ اللہ اپنے بندوں کو دوسرے نام سے بلاوے گا اسکا ظہور بھی حضرت عیسیٰ کے وقت میں نہیں ہوا جو یہودی حضرت عیسیٰ پر ایمان لائے تھے اؤ لکھو اللہ نے انجیل پاک میں کہیں دوسرے نام سے زمین بلا یا رسالہ اعمال کے کیا رھو میں میں یہ بیان ہے کہ حضرت عیسیٰ کے بعد جناب شمعون حواری کے وسیلہ سے غیر قوموں میں ایمان پھیلنا شروع ہوا اؤ پانچویں آیت میں لکھا ہے کہ پہلا انطاکیہ میں شاگرد کرستان کہلاؤ اسکا یہ مطلب کہ مسیح کا ترجمہ یونانی میں کرستوس تھا اوس علاقہ سے عیسائی لوگ کرستان کہلائے معلوم ہوا کہ یہ خطاب حضرت عیسیٰ کے بعد پھیلا انجیل میں کہیں یہ نام نہیں آیا اس بشارت کا صاف ظہور محمدی شریعت میں ہوا کہ اللہ نے ہم محمدیوں کا مسلمین اور مومنین نام رکھ دیا اور اسی نام سے قرآن مجید میں حکم دیا یا ایھا الذین آمنوا بار بار فرمایا اپنا وعدہ پورا کر دیا کہ اپنی بندوں کو دوسرے نام سے بلاؤ گا ارشاد ہوتا ہے یہاں تک کہ جو کوئی زمین میں اپنی دعا سے خیر کرے سچ خدا کے نام سے اپنی دعا سے خیر کرے گا اؤ جو کوئی زمین میں قسم کھائے گا سچے خدا کے نام سے قسم کھائے گا کیونکہ اگلی صیغہ میں بول گئیں اور وہ میری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں کہ دیکھو میں نے آسمان اور زمین کو پیدا کرتا ہوں اور جو اگر تھے اؤ کھاپہر ذکر ہو گا اور وہی خاطر میں پھر نہ آؤنگے بلکہ ہم سے ہی اس نے خلقت سے ہمیشہ کی خوشی اور شادمانی کرو گی کیونکہ میں یروشالم کو خوشی اور اس کے لوگوں کو غمی بناؤنگا اور میں یروشالم سے خوش ہوں گا اور اپنے لوگوں سے خوش اوس میں جو نیکی صدقہ بھی پھر سنی بن جائیگی اور نہ نالہ کرنیکی آواز پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہاں یہ خبر ہے کہ لوگ اللہ کی قسم کھائیں گے نہ بتوں کی اور سچائی انجیل کی ظاہر ہو جائیگی شاید یہ اوس وقت کی خبر ہو جب حواریوں نے قوموں میں انجیل سنائی لیکن ٹھیک بات یہ معلوم ہوتی ہے

کہ یہ خبر اور قوت کی ہے جب خدا پرستوں کی تکلیفیں بالکل دفع ہو جائیں گی گویا پہلا دیوانگی اور اللہ تعالیٰ بنا
 کرے گا اور پہلو گون کے گناہوں پر نظر نہ کرے گا اور یہودی اور بت پرست سچوین میں آویں گے پھر اللہ تعالیٰ
 کہ میں نے آسمان اور زمین کو پیدا کرتا ہوں پادری لکھتا ہے کہ جناب یوحنا نے یہ افسوس اور سچ کہ میں
 ہوں جہان بہشت اور قیامت کا ذکر کیا ہے پھر لکھتا ہے کہ اس جگہ پر غلطیوں سے یہ مطلب ثابت ہو رہا ہے کہ زمین
 میں علم اور پاک سب سے پہلے کی اللہ اپنے قدرت سے اپنے بندوں کی حالت اس طرح بدل دیگا کہ ایک سنے دنیا ملو
 ہوگی اگلی مصیبتیں دیوں کی بھول جاوینگے اور سوت تمام باشندی یروشالم کے خوش ہوگا اللہ اور خوش
 ہوگا اور ان کی سب مصیبتیں کہو دیگا آری پادری جب حواریوں نے غیر قوموں کو انجیل سنائی اوسکے بعد یروشالم کو بت پرستوں
 نے ڈھایا پھر محمدی وقت میں یروشالم اللہ کے کلام سے آباد ہوا مسجد بیت المقدس کی رونق اور بہار
 سارے جہان نے دیکھی بت پرستوں کا رورٹوٹ گیا اگلی مصیبتوں کا غم ایمان والوں کو اس خوشی میں بھول
 گیا یہ جو فرمایا کہ دوسری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں اسکا یہ مطلب کہ اس وقت لوگ کہیں گے کہ اگلی
 مصیبتیں اب ہماری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں یعنی اب ذکا صدمہ اور غم دل سے جاتا رہا پھر اللہ فرماتا
 ہے کہ میں نے آسمان و زمین کو پیدا کرتا ہوں اور جو اگر تھے انکا پھر ذکر نہوگا یعنی ایمان دار لوگ
 بتوں کو بھول جاوینگے اور بالکل خیال میں نہلاوینگے پھر اسرائیلیوں سے فرمایا کہ تم میری اوس نے
 خلقت سے ہمیشہ کی خوشی کرو گے سو محمدی اسرائیلیوں کو نہایت خوشی ہے کہ جس آسمان کو نیچے اور زمین
 کے اوپر اکثر قوموں میں بت پرستی اور کفر پیدا ہوا تھا اوس آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر سر
 ملک میں اللہ کا کلام پیدا یروشالم کو اللہ نے خوشی اور فرحت کا مقام بنا دیا محمدی لوگ اوسکو
 دیکھ کر نہایت خوش ہوتے ہیں اور غم وہاں جاتا رہتا ہی اللہ وہاں کے محمدیوں کو نہایت
 خوش ہے تب تو انکو اپنے گم میں بسایا ہی جناب یوحنا نے کتاب شہادت کے اکیسویں باب
 میں بہشت کو یروشالم کہا ہے وہاں بہشت کی صفتیں بیان فرمائیں ہیں مگر اس جگہ ہرگز بہشت
 کا ذکر نہیں بیان تو اللہ تعالیٰ دنیا کے یروشالم کا بتا دیتا ہے کہ وہاں لوگ بڑے بڑے عمر کے
 ہو کر مرینگے اور بہشت میں موت نہیں ہے آرشا ہوتا ہے سو آگے کو وہاں ایسا کوئی لگا ہوگا
 جو کم عمر ہے اور نہ ایسا کوئی بوڑھا جو اپنی عمر پوری کرے کیونکہ لڑکا سو برس کا ہو کر مرے گا
 اور گناہ کار سو برس کا ہو کر مرد ہوگا دی گم نہاوینگے اور انہیں بسین گی دی انکو رکے بلع

لگا دینگے اور ان کے بیوی کہا دین گے اور ایسا نہوگا کہ دسے بناوین اور دوسرا سب سے اوپر
لگاوین اور دوسرا کہا وی کیونکہ میرے بندوں کے دن درخت کے دنوں کی مانند ہوں گے
اور میرے برگزیدے اپنی ہاتھوں کے کام سے خود فائدہ اٹھائیں گے اور انکی مشقت بی فائدہ
منوگی اور وی لڑکے نہ جنمیں گے جو ایک ایک ہلاک ہوں کیونکہ وی اپنی اولاد سمیت خداوند
مبارکون کی نسل ٹرنیکے اور ایسا ہوگا کہ بیشتر اس سے کہ وی پکارین میں جواب دے گا اور
وے ہنوز کہہ نہ چکیں گے کہ میں سن لوں گا بیٹیا اور بیٹیا ایک ساتھ چریں گے اور شیر بریل کی
مانند گھاس کہا لینگے لیکن سانپ جو پھوٹا پھانگے گا وے میری سارے پاک پہاڑ پر دکھ
نڈینگے اور ہلاک کرینگے خداوند فرما ہی پادری لکھتا ہے کہ یہ اس وقت کی خبر ہے کہ خدا پرستوں کی
جماعت دشمنوں کے حملے سے نجات پائیں گی اور ہر ایک بہت دنوں تک زندہ رہیگا اور انکے
دن درختوں کے دنوں کے مانند ہونگے درختوں سے مراد بلوط ہی یعنی بعض مرتبہ لگانے سے
اگر جانے تک ہزار برس ہتا ہی اسی طرح اللہ کے پسندیدہ لوگوں کی عمر بڑی ہوگی اور یہ مطلب بھی
ہو سکتا ہے کہ ہزار برس تک شیطان قید رہیگا اور ترقی خدا پرستوں کی رہیگی اور لڑکے ایسے
نہیں ہونگے جو مان باب کو ستاویں بنو مصیبت میں پڑیں یا کم عمر ہوں بہت پرست اور
یہودی ایمان لائینگے اور برابر ہم اور اسحق اور یعقوب کی اولاد وہ برکتیں پائینگے جنکا اونکو
وعدہ ہوا ہے دنیا میں قبول ہوں گی اور مرادین مانگنے سے پہلے جاوینگے گناہ گار اس وقت
پاک ہو جاوینگے پرانا سانپ یعنی شیطان اپنے شکار سے محروم رکھا جائیگا اور اللہ والے لوگ
سب صلح اور خوشی میں ہونگے اور اس بات میں کوئی شک نہیں کر سکتا کہ یہ بات ابھی پوری
ہو نیکی باقی جو آکر پادری اور ایہودی وہ وقت جب شروع ہوا ہے مجیدیوں نے فرشتہ
اور سجدت المقدس کو آباد کیا بہت پرستو نکاس کرکھا گیا جن ظالموں نے چہرہ سو برس سے ناحق خون
دریا بہا رکھتے تھے انکا سر کاٹا ہوا چھوٹے محمدی تھے انکو اللہ نے ملک شام اور یروشلم میں
بسا یا مجیدیوں کا زمانہ اس وقت کی مانند ہے جو سیکڑوں برس ہتا ہی محمدی لوگ پانسویں
تک اس ملک شہر میں نہایت امن و امان سے رہے پر کچھ کم سو برس تک نصاریٰ نے
یروشلم کو لے لیا تب بھی محمدی لوگ اللہ کی راہ میں اوپر جہاد کرتے رہے آخر کو پروردگار

وہ ملک محمد بن کو دیدیا آج تک وہاں محمدیوں کو امن ملتا ہے اگرچہ میں چند روز یہ دھت کر چکا ہوں
 اللہ نے اس دھت کو پھر دوبارہ سیدنا کٹر کر دیا محمدیوں کی کتابوں کو دیکھو جن میں محمدی اولیاؤں کا
 اور محمدی علماؤں کا حال لکھا ہے جنکے دل کی مرادیں اللہ میں تکیہ و تیاہی جو یہوشا لم میں اور ملک شام
 میں اس تیرہ سو برس کے عرصہ میں گزرین ہیں تب ان آیتوں کا مطلب یہ صاف کہل جائیگا کہ یہاں
 باب میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ بیت المقدس میں جبکہ سانپ کاٹتا ہے اس کو کچھ نقصان نہیں
 ہوتا اس کی دوا یہ ہے کہ پورے تین سو ساٹھ دن بیت المقدس میں رہے اور حضرت عیسیٰ کے قوت
 میں شیر اور بھیڑ یا اور سانپ کسی کو نہیں ستا وینکے جیسا محمدی حدیث میں موجود ہے اسی تصریح
 اور اسی یہودیوں کا تم یہ رات دیکھو کہ یہوشا لم میں ہمارا غلبہ ہو گا تمہارا دنیا دین سب پیغمبروں کا خدا
 ہے تمہارا غلبہ وہاں ہرگز نہ ہو گا تم محمدی ہو جاؤ اور ہمیشہ کی نعمتیں پاؤ جیسا سٹھواں باب سبب
 میں اللہ تعالیٰ یہودیوں کی شکایت کرتا ہے کہ ان کی قربانی اور نذر مقبول نہیں کیونکہ انہیں دل کی
 محبت اور اخلاص اور عاجزی نہیں پھر بائچین آیت میں فرماتا ہے خداوند کی بات سنو اور تمہارے
 اس کے کلام کے سبک پستی ہو تمہاری بہائی جو تمہارا کینہ رکھتی ہیں اور میرے نام کو واسطے
 تمہیں خارج کر دیتے ہیں کہتے ہیں خداوند کی تعظیم کیا لگی پر وہ تمہاری خوشی کے لیے دکھائی دیکھاؤ
 وے یشیمان ہونگے غلطی کی آواز شہر کی طرف سے آواز ہیکل کی طرف سے یہ خداوند کی آواز ہے جو
 اپنی دشمنوں کو سزا دیتا ہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اسکا یہ مطلب ہے کہ جو یہودی جیسا
 ہو جائیگے انہیں اللہ فرماتا ہے کہ تم جو اللہ کے کلام سے ڈرتے ہو لیکن انجیل کے قبول کرنے کی باعث
 سے تمہارے ملک ان کے لئے تم سے دشمنی کی اور تم کو برادری سے باہر کر دیا اور ظاہر زاری کی
 راہ سے یا سچھ کی غلطی کی باعث سے یوں سمجھا کہ ہم انکو اللہ کے واسطے نکال دیتی ہیں سو اللہ انکو
 یقین دلاتا ہے کہ انکو خوش کرے گا اور انکے دشمنوں کو یشیمان کرے گا یہوشا لم کی برادری میں یہودی
 لوگ شہر افسجہ کی ظاہری پاکی پر بہرہ و سارکتے تھے لیکن اللہ انہیں بدلا لگا دیو اور انکی اندر
 اور سچھ کی صحت میں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اشعیا نے شہر افسجہ کی برادری کی آواز سنی تھی
 پادریو جو کہ وہ صاف محمدی خبر ہے اللہ فرماتا ہے کہ انکو جو اللہ کا کلام سنکر کانپتے ہو تمہاری بہا
 جوضہ کے مارے تمکو برادری سے باہر کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کام اپنے اللہ کی خوشی کی واسطے

کیا اور پھر وہ لوگ کہتے ہیں کہ ایک وقت ایسا بھی آوے گا کہ اس کا نام اور اس کا جلال سارے جہان میں
 پھیل جائیگا سو اللہ فرماتا ہے کہ وہ یعنی اس کا نام اور اس کا کلام جو آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 کی زبان پاک سے ظاہر ہوگا وہ تمہاری خوشی کے لیے ہو گا جو لوگ ایمان نہ لائیں کہ وہ اس وقت پیدا
 ہوگا تو اپنے قتل ہو گئے اور رسوا ہو گئے جو اس سے ڈرنے والے ہیں وہی ایمان لاؤں گے پھر صاف فرمایا
 کہ شہر کھٹوت سے اور سبکل یعنی مسجد کھٹوت سے آواز ہے یعنی اس کا کلام اس شہر میں اور اس مسجد میں
 پھیل جائیگا وہ کلام اس کا ایسا ہوگا جب نیشنل سیمینار سے بدل لائیں گے حکم ہوگا کہ آبادیوں میں اس وقت
 کا ذکر نہیں ہو جو وقت اللہ نے بت پرستوں کے ہاتھوں یہودیوں کو قتل کروایا اور یروشالم کو مسجد
 سمیت ویران کر دیا تھا اس پاک مسجد کی ویرانی پر خوشی مت کرو دیکھو اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان
 لوگوں کو تسلی دیتا ہے جو اس کی ویرانی کا غم کرتے ہیں اور اس شہر کی آبادی کی خوشی سناتا ہے اور فرماتا
 ہے بیشک اس سے کہ اوسے درد لگیں وہ جن پڑی اور اس آگے کہ وہ درد کھاوی اور سکوفرنڈز نیز
 پیدا ہوا ایسی بات کس نے سنی ایسی چیزیں کس نے دیکھیں کیا ہو سکتا ہے کہ زمین کو ایک دن
 میں جنی کا درد لگی یا ایک بارگی ایک کروہ پیدا ہو سکے کیونکہ جو بن صیہون کو درد لگے وہ ہیں
 اپنی بچے جن بیٹھے کیا میں اوسے جنی کے وقت تک لاؤں اور پھر اوسے نہ جتاؤں خداوند
 فرماتا ہے کیا میں جو جتاؤں ہوں جتنی سے باز رکھوں تمہارا خدا کہتا ہے پادری لکھتا ہے کہ اس کا یہ
 یہ مطلب ہے کہ اس وقت اللہ والوں کی جماعت بڑھ جائیگی ایماندار یہودیوں کے ساتھ
 بہت بہت پرست عیسائی ہو جائیں گے پاک قوانین بہت جلد بڑھ جائیں گے صیہون ایک عالم عورت
 کی مانند ہوگی جو پیدائش کی وقت سے پہلے ایک لڑکا جنی یہ معلوم ہوگا کہ ایک دم میں ایک قوم پیدا ہوگی
 ایسا کبھی نہیں ہوا تھا مگر اب ہوگا اللہ فرماتا ہے کیا میں اس جماعت کی ترقی کو نہ بڑھاؤں گا اسے
 پادریو حضرت عیسیٰ کی بدولت ایمانداروں کی جماعت بیشک بڑھوگی مگر محمدی وقت میں
 اللہ والوں کی بی انتہایت جماعتیں سارے جہان میں پھیل گئیں اور جو لوگ حضرت عیسیٰ کی راہ
 پر تھے ان کو بیشک یروشالم کی ویرانی کا بہت بڑا غم تھا ان کو اللہ تسلی دیتا ہے اور فرماتا ہے
 تم یروشالم کے ساتھ خوشی کرو اور اس کے سبب شادمانی کرو تم سب جو اوس سے محبت رکھتے ہو اس کو
 ساتھ نہایت خوش ہو تم سب جو اس کے لیے ماتم کر رہے ہو تاکہ تم جو سوار اس کے تسلی دینا والی

چھاتیوں سے سیر ہوتا کہ تم نچوڑو اور اوسکی شوکت کی فراوانی سے لذت پاؤ کیونکہ خداوندیون فرماتا ہے
 ویکہ میں سلامتی نہر کی مانند اور قوموں کی دولت یا رخص کی مانند اوس پاس روان کرونگا تب تم اومنین
 جو سوگ اور بغل میں اومٹھائی جاؤ گے اور گھٹنوں پر کھلائی جاؤ گے جس طرح مان اپنی بیٹوں کو دلاسا دیتی ہو اسی
 طرح میں تم کو دلاسا دوں گا اور تم پر وشالم میں تسلی پاؤ گے اور جب تم یہ دیکھو گے تب تمہارا دل خوش ہوگا
 اور تمہاری ہڈیاں سبزی کے مانند بڑھیں گی اور خداوند کا ہاتھ اپنے بند و پسر ظاہر ہوگا پراوسکا عصہ
 دشمنوں پر برکیر کیا کیونکہ دیکھو خداوند آگ لیے ہوئے آوے گا اور اوسکی گاریاں بگولے کے مانند چلیں گے
 تاکہ جوش سے اپنا غصہ اور آگ کے شعلہ کے ساتھ اپنا قہر اوپر لاوے کہ آگ سیاہ اور اپنی تلوار سے خداوند
 سارے بشر کا مقابلہ کریگا اور خداوند کے قتل کی ہوس بہت ہوں گے وی جو بانوں کے بیچ میں ایک کے
 پیچھے اپنے تئیں پاک اور ظاہر کرتے ہیں جو سور کا گوشت اور مکروہ چیزیں دجو باکھاتے ہیں وی سب سب
 فنا ہو جائیں گے خداوند فرماتا ہے کیونکہ میں اونکے کاموں اور اونکو اندیشوں سے آگاہ ہوں اومحمدی ہائیو
 اس آیت کو یاد رکھو کہ ایمان والوں سے فرماتا ہے کہ تم پر وشالم سے محبت رکھتے ہو اور اوسکے لیے ماتم کرتے
 ہو اس سے معلوم ہوا کہ ایمان والوں کے ایمان میں یہ بھی داخل ہے کہ اس پاک شہر کی ویرانی کا غم اوصدہ
 اونکے دل پر چھایا رہتا تھا پادری لوگ جو اس پاک شہر اور پاک مسجد کے ویران ہوتے پر خوشی کرتے
 ہیں ایمان کے دشمن ہیں اگلے عیسائیوں کو بیشک و سکی ویرانیاں بہت برا غم تھا اول بت پرستوں کے
 ہاتھوں سارا شہر مسجد سمیت کھودا گیا پراوس پاک مسجد کی بڑی برکت والے چٹان پر جو عیسائیوں کو
 گوبر کا اور حیض کے لتوں کا ڈھیر ترین سو برس تک لگا رکھا جن ایمان والوں کے دل پر اس مصیبت کا حدہ
 اور غم چھایا ہوا تھا اللہ تعالیٰ اونکو تسلی دیتا ہے کہ تم اوسوقت خوشی کیجو جب یہ پاک شہر بت ابھی طح آباد ہوگا
 سب قوموں کی دولت سلامتی کے ساتھ میں یہاں لاؤنگا اس خبر کا طور محمدی وقت میں ہوا محمدی
 بادشاہوں نے اس پاک شہر اور پاک مسجد کی آبادی میں بڑے بڑے مال خرچ کوا اللہ تعالیٰ اوسوقت کا بتا
 دیتا ہے کہ اللہ اوسوقت اپنی دشمنوں کو تلوار سے قتل کریگا اور کافروں کو فنا کریگا اور دیکھو کیسا صاف بتا
 دیتا ہے اور اوسکا طور دکھا دیا کہ جو عیسائی جو سور سے اور کسی ناپاک چیز سے پرہیز نہیں کرتے تھے
 اونکو اللہ نے محمدی تلوار سے قتل کیا ارشاد ہوتا ہے اور ایسا ہوگا کہ میں ساری امتوں کو اور زبانیوں کو
 اکٹھا کر دوں گا اور وہ سب دنیائے اور میرا جلال دیکھیں گے کیونکہ میں اونکے درمیان ایک نشان قائم کرونگا

اور میں اونکو جو اونہیں بھیج چکے تھیں ان کے قوموں کی طرف سے بھیجی گئی تھیں اور پھر اس اور دوسروں کو جو تیار تھے
ہیں اور قبول اور یونان کو اور دوسرے دریاہی ملکوں کو جنہوں کو پھر خبر نہیں تھی اور میرا حال
نہیں دیکھا وہی قوموں کے درمیان میرا حال بیان کرینگے اور محمدی بہاؤ اللہ تعالیٰ پر خیر و تبارک
کہ میں ساری قوموں کو اور سب بان الون کو جمع کرونگا اسکا یہ مطلب ہے جن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خبر
ہو انکو دین سب قوموں میں پہلے گا پھر فرمایا کہ میں انکے درمیان ایک نشان قائم کرونگا یہ
اشارہ صاف کعبہ شریف کی طرف ہے اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ اسرائیلیوں کے نشان کے سوا
انکو دین کا نشان انکو درمیان میں قائم ہوگا سب اس نشان پاس جمع ہونگے اور میری خطرات اور
جلال کو دیکھیں گے اور ان لوگوں میں سے کچھ لوگ دور دور ملکوں میں جائیں گے اور اس کا کلام
سنائیں گے اس خبر کے موافق دین محمدی کو ساری قوموں میں پیدا دیا ارشاد ہوتا ہے اور وہی ہے
ساری بہائیوں کو خداوند کے ہر یہ کے لئے ساری قوموں میں سے گھوڑوں پر اور گاڑیوں پر اور
میانوں پر اور خچروں پر اور ساندنیوں پر میرے پاک پیارے روشا لم میں لادینگے خداوند فرماتا ہے جس طرح
سے نبی اسرائیل پاک برتنوں میں ہر یہ خداوند کے گھر میں لاتے ہیں اور میں انہیں ہر کام میں اور
لیوی ہونے کے لئے لوں گا خداوند فرماتا ہے کیونکہ جس طرح سے تم آسمان اور زمین جو میں بناؤنگا میرے
حضور قائم رہیں گے خداوند فرماتا ہے اسی طرح تمہاری نسل اور تمہارا نام قائم رہیگا دیکھو
ای ایمان والو اللہ یہ خبر سناتا ہے کہ ای اسرائیلیو جس طرح تم پاک برتنوں میں تھے اور نذرین اللہ
کے گھر میں یعنی بیت المقدس میں لاتے ہو اسی طرح وہ لوگ جو اور قوموں میں سے ایمان لائیں گے تمہارے
ایمان کے بہائیوں کو سوار یوں پر بٹھا کر دور دور سے یروشالم میں لائیں گے اور میں ان میں
سے کام لائیوی یعنی مسیح بیت المقدس کے خادم اور مجاور بناؤنگا پھر فرمایا کہ جیسا تم آسمان
اور نئی زمین قائم رہیں گے یعنی نیاباوت خانہ اور اسکے پاس ساری قوموں کا جمع ہونا ایسا ہے
گویا نئی آسمان اور نئی زمین پیدا ہوئی جس طرح وہ نشان سدا قائم رہیگا اسی طرح اوس شریعت میں
تمہارے اس عبادت خانہ کی تنظیم بھی قائم رہے گی دور دور سے اوس امت کے لوگ اسکی زیارت
کوائیں گے اور اسکے خادم اور مجاور بنیں گے تاکہ اسرائیلی پیغمبروں کی نشانی ہی قائم رہے اور یہ ہے
اسرائیلی بھی اوس امت میں داخل ہونگے انکے نسل بھی قائم رہیں گے پادری طامس اسکا لکھا

لکھتا ہے کہ عیسائی ہو جاؤ گئے وہ بہائی خیال کئی جاؤ گے اور وہ پر دسی یروشالم میں لای جاؤ گے اور
 حواریوں کے زمانہ میں جو لوگ بت پرستی جوہر عیسائی ہوئی تھے وہ پادریوں کی طرح پر نیابت کرتے تھے
 آج پادریو غیر قوموں کے عیسائی اگر شریعت سکمانی میں نیابت کرتے تھے تو اوسکا بیان ذکر نہیں بیان تھے
 صاف یہ خبر ہے کہ وہ لوگ اس پاک مسجد میں دور دور سے سواریوں پر لای جاؤ گئے جس طرح اسٹریلی
 لوگ اللہ کی نذر میں اس مسجد میں لاتے تھے یہ نعمت اللہ نے ہم محمدیوں کو دی ہے ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ بالان نہ باندھے جاؤین یعنی سفر نہ کیا جاوے مگر تین مسجدوں کو کھڑے حرمت والی جگہ
 اور میرے مسجد اور وہ دور کے مسجد یعنی بیت المقدس اس حدیث محمدی کی موافق محمدی لوگ
 جس طرح کعبہ شریف کی طرف اور مدینہ شریف کی محمدی مسجد کی طرف سفر کرتے ہیں اسی طرح
 بڑے شوق سے مسجد بیت المقدس کی طرف سفر کرتے ہیں اور حواریوں کے بعد عیسائیوں کو اس
 پاک مسجد کی زیارت کب ملے تاریخ کلیسیا میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کئی سو برس بعد
 عیسائی لوگ یروشالم میں اس مقام کی زیارت کے لیے آئے لگی جہاں اذنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 نکامان تھا اس مسجد کی زیارت سے تب بھی محروم رہے اور نہ وہ تو اس میں گوبر کا ڈھیر
 ڈھار کھاتا تھا اور محمدی بہائیوں حضرت موسیٰ کی شریعت میں کابین یعنی عبادت خانہ کے خادم حضرت
 ہارون کی نسل میں سے ہوتے تھے اور لاوی جو حضرت ہارون کے پردادا ہیں ان کی نسل کے لوگ
 بھی اذنا کے ساتھ خیمہ میں داخل ہوتے تھے اور خدمت کرتے تھے جیسا کہ تورات شریف کی چوتھی سویت
 کے آٹھویں باب میں ہے مگر وہاں کے برتنوں کی اور قربانی کی جگہ کے نزدیک نہاتے تھے جیسا کہ ہابو
 باب میں ہے جب حضرت سلیمان نے مسجد بیت المقدس بنائی تب ہی یہی قاعدہ جاری رہا عزریاہ
 بادشاہ جو یہود کی نسل میں تھا اس مسجد میں گیا تھا کہ خوش بوئی کے مقام پر خوشبو سلگاوے
 وہاں کے بہت سے خادموں نے اوسکو سمجھایا کہ یہ تیرا کام نہیں یہ ہارون علیہ السلام کی اولاد کا
 کام ہے تو بیان سے باہر جا عزریاہ غصہ میں آیا اور جوہن وہ خادمینہ خفا ہوتا تھا خادموں کے
 سامنے اللہ کے گھر کے اندر خوشبو سلگانے کی جگہ کے پاس اوسکی پیشانی پر کوڑھ پھوٹ نکلا تب خادموں
 نے اوسکو جلد نکالا بلکہ وہ ابھی جلد جل نکا ہوا کہ وہ اپنے مرنے کے دن تک کوڑھی رہا اور کوڑھی ہو کر
 ایک جگہ لگ کر مر رہا کیونکہ وہ اللہ کے گھر سے خارج ہوا تھا یہ بیان تو انجیل کے دوسری کتاب کے

چہ بیسویں باب میں موجود ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں یہ حکم تھا کہ کوڑہی ناپاک
ہو وہ اکیلے مارا کرے جیسا کہ توراۃ شریف کی تیسری سورت کے تیرھویں باب کی چہ بیسویں
آیت میں ہے اب حضرت اشعیا کی زبانی اللہ یہ خبر دیتا ہے کہ میں ساری قوموں میں سے اپنی گھر
کے لئے کاہن اور لیوی یعنی خاوم بناؤں گا اور لوگ اونکو اسطرح پرلاؤں گے جسطرح پاک
برتنوں میں اللہ کی نذر اس مسجد میں لاتے ہیں اس میں صاف یہ اشارہ ہے کہ اوس امت کے
اچھے لوگ اللہ کی نذر کی طرح پاک اور مقدس ہوں گے اور اس پاک مقام کے لائق ہوں گے ہر قوم کے
محمدی عالم دین دار اور درویش کامل جو اس پاک مسجد میں رہیں اور اسکا حال دیکھیں وہ سب
کا صاف مطلب کہ جس مقام میں اللہ نے شان جلالی کا ظہور فرمایا تھا اور مقام میں اپنی حبیب
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر مہبت بڑی رحمت سے ظہور فرمایا ارشاد ہوتا ہے اور
ایسا ہو گا کہ ایک نئے چاند سے دوسرے تک اور ایک سبت سے دوسرے ہفتے کے دن سے دوسرے
تک سارے بشر سجدہ کے لئے میرے حضور آویں گے خداوند فرماتا ہے اور وہی نکل نکل کر اونکو
لاشون پر جو مجھے باغی ہوئے نظر کریں گے کیونکہ اونکا کیرانہ مرگیا اور اونکی آگ نہ بجھی گی اور
سارے بشر کو اونسے نفرت آویگی دیکھو اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ تمام بشر یعنی سب قوموں کے
لوگ مل کر ہفتہ سے ہفتہ تک اور چاند سے چاند تک یعنی ہمیشہ برابر ہر روز نماز جماعت کے لئے
جمع ہونگے تفسیر ڈو والی رچرڈ منٹ میں ہے شاید ان لفظوں سے وہ پاک لوگ مراد ہیں جو
ہمیشہ اللہ کی عبادت اور تعریف میں رہتے ہیں پھر اللہ یہ خبر دیتا ہے کہ کافروں کی لاشون
کو دیکھیں گے یعنی کافروں پر عباد بھی ہوتا رہے گا پوری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اس پاک شہر
کے لوگ قتل کی ہوئی لاشون کو دیکھیں گے جنکو کیر و ن نے کہا لیا یا آگ میں جلا دیا
اوس سے اور وہی سزا گناہ گاروں کی اوس جہان میں کہ وہ آگ جو اللہ کے قہر سے روشن ہے
کبھی نہ بجھی گی آمایان والو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں جماعت کے جمع ہونیکے
دن مقرر تھے ہفتہ کا دن اور آب کے مہینے کی چودھویں اور اکیسویں اور کہیت کاٹنے
کے وقت سب بات ہفتہ گزریں اسکا بیان توراۃ شریف کی تیسری سورت کے چہ بیسویں باب
میں اور پانچویں سورت کے سولہویں باب میں ہے اور ہر مہینے کی پہلی تاریخ میں کچھ قربانی اور نذر

مقرر تھی جسکا بیان چوتھی سورت کے اٹھالیسویں باب ہوا بیان آخری شریعت کی بشارت ہے کہ ہر روز اللہ کے بندہ کو لئے سب قوموں کو ایماندار لوگ اللہ کو حضور میں آونیکے بادشاہوں کا احوال دوسری کتاب جو بادشاہوں کے احوال میں ہے اوس میں لکھا ہے کہ خرقیا بادشاہ کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا منشا بادشاہ ہوا جب بادشاہ ہوا بارہ برس کا تھا اوس نے پچپن برس یروشالم میں بادشاہت کی اوس نے اللہ کے حضور میں بدی کی اور اون او بچو مکانوں کو ضعیف اوسکے باب خرقیانے دھار دیا تھا اوس نے پھر بنایا اور بعل بت کو لیے قربانی کے مکان بنایا درگنہ بنایا اور آسمان کی ساری فوج کو پوجا اور آسمان کی ساری فوج کے لیے قربانی کے مکان اللہ کے گھر کے دونو صحونیہ بنائی اور اوس نے اپنی بیٹے کو آگ میں جلا دیا اور ساعتوں کو مانا اور جادوگری کی اور دیوثوں اور منتر والوں آشنائی کی اور بہت بدکاریاں کیں اللہ کو غیرت دلائی اوس نے یسیرت کی مورت کو اوس گیرین کٹر کیا جسکے بابت اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد سے اور انکے بیٹے حضرت سلیمان سے فرمایا تھا کہ اس گھر میں یروشالم میں جسی میں نے اسرائیلیوں کی سارے فرقوں میں سے چن لیا ہے میں اپنا نام ہمیشہ تمہارے رکھوں گا اور تین اسرائیلیوں کے پاؤں کو اس سرزمین سے ہرگز نہ ملو اؤ گا مگر اس شرط پر کہ اون باتوں پر جو میں نے او میں فرمائیں اور اوس سب شریعت پر جو میرے بندے ہوئی نے او میں دی عمل کریں اللہ تعالیٰ نے اپنی بندوں اور نبیوں کی معرفت سے فرمایا اس لیے کہ شاہ یہود ا منسا نے نفرتی کام کئی اور یہود اسی بھی اپنے بتوں کے سبب گناہ کروائی دیکھو میں یروشالم اور یہود پر ایسی بلا بھیجا ہوں کہ اوسکی خبر جسکے کان تک پہونچیگی اوسکے دونوں کان جھنجھنا اوسنے گے میں او نہیں اونکے دشمنوں کے ہاتھوں میں حوالہ کروں گا کہ وہی اپنے دشمنوں کے لٹو شکار اور لوٹ ہونگے علاوہ اسکے منسا نے یہاں تک بی گناہوں کے خون کھا کر یروشالم اس سری سے اوس سر سے تک خون سے بہر گیا پر منسا مر گیا اور تواریخ کی دوسرے کتاب جو قورات شریف کی جلد میں لگی ہوئی ہے اوس میں یہ احوال لکھے کہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بابل انوں کو اوس پر غلبہ دیا وہ اوسکو پکڑ کر بابل میں لے گئے جیسا دسنے بہت ایذا اٹھائی تب اللہ کو منایا اور نہایت عاجز سے دعا مانگو اور اوسکی دعا قبول ہوے اور اللہ اوسکو یروشالم میں پہر لایا اور اوس نے بتوں کو دفع کیا اور باہر سینکھ دیا اور یہود ا کو فرمایا کہ اللہ کی بندگی کریں پر منسا مر گیا اور اوسکا بیٹا امنون بادشاہ ہوا

اوسنے یروشالم میں دو برس بادشاہت کی اوسکی باپ نے جن بتوں کو پوجا تھا اوسنے بھی پوجا اور اندر تلے کے آگے عاجزی نکلی جس طرح اوسکی باپ نے سنانے عاجزی کی تھی اب پھر بادشاہوں کی دوسری کتاب کا بیان ہے کہ آخر کو آمون کے خادموں نے اوسکو مار ڈالا اوسکے بعد اوسکا بیٹا یوسیا بادشاہ ہوا جب یوسیا تخت پر بیٹھا تو آٹھ برس کا تھا اوسنے اکتیس برس یروشالم میں بادشاہت کی اوس نے وہ کام کی جو اندر کے نزدیک اچھے تھے اور اپنے باپ حضرت داؤد کی ساری راہوں پر چلا ذرہ بھی دھتور بائیں نہیں بٹرا اور یوسیا بادشاہ کی سلطنت کو اٹھارہویں برس ایسا ہوا کہ بادشاہ نے اصلدیا کے بیٹے سافن لکھنے والیکو فرمایا کہ اندر کے گھر میں جا اور خلقیا کا ہن یعنی سجد کے خادم کو حکم کر کہ اندر کے گھر کی مرمت ہوئے خلقیا نے فرمایا کہ میں نے اندر کے گھر میں نکلتا کتاب پائی ہے خلقیا نے وہ کتاب سافن کو دی اوسنے پڑھے اور بادشاہ کے آگے آکر وہ کتاب پڑھے بادشاہ نے جب تورات کی باتیں سنیں تو اپنے کپڑے پہاڑے اور خلقیا اور سافن کے بیٹے راخی قام وغیرہ کو فرمایا کہ تم جاؤ میری اور سب لوگوں کی اور سارے یہود کی بابت اللہ تعالیٰ سوچو کہ اس کتاب میں جو ملی یہ کیسی باتیں ہیں کہ اللہ کا غصہ ہم پر نہ پڑے کہ ہمارے باپ داؤد نے اس کتاب کی باتوں پر کان نہ لگایا اور جو کچھ اس میں لکھا ہے اوسکے موافق عمل نہ کیا تب خلقیا اور راخی قام وغیرہ غلہ نیسے پاس گئے کہ بد تو شیخانہ کے داروغہ سلوم ابن یقواہ کی بی بی تھیں اور یروشالم کے بیچ مشتمل میں رہتی تھیں سو اونہو نے اوسے باتیں کیں اونہوں نے کہا کہ اللہ اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ تم اس شخص سے جسے تمہیں مجھو پاس بھیجا ہے کہو کہ خداوند فرماتا ہے میں اون سب باتوں کے مطابق جنہیں شاہ یہود نے کتاب میں پڑھایا اس مقام پر اور اون پر جو اس مقام میں رہتے ہیں بلا نازل کر دگا کیونکہ انہوں نے مجھ کو چھوڑ دیا اور غیر معبودوں کے آگے خوشنویان جلائے تاکہ اپنی باتوں کے سارے کاموں سے مجھے غصہ دلاؤ میں سو میرا مقام پر بڑے گا اور ٹھنڈا ہونگا لیکن شاہ یہود جسے تم کو بھیجا کہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تم اوس سے کہیو کہ اللہ اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ تو جو ہے سو تو نے اون باتوں کو منسا اور جب تو نے وہ باتیں سنیں جو میں نے اس مقام کے اور اوسکے رہنے والوں کے حق میں کہی کہ وہ دیرانہ اور مردود ہوں گے تو تیرا دل نرمایا اور تو نے اللہ کے آگے عاجزی کی اور اپنے کپڑے پہاڑے

اور میرے آگے رو یا سہ میں نے بھی تیری سنی اللہ فرماتا ہے اس لیے ایک مہینہ جو میرے پاس ہوا وہ کے ساتھ شامل کروں گا اور تو اپنے قبر میں سلامتی رہے اور دیا دیا دیا اور ساری آفت کا جو میرے حکم سے اس مقام پر نازل ہوگی تیری انگلیں نہ دیکھیں گی سو وہ جو خبر بادشاہ پاس لائے سو بادشاہ نے لوگ بھیجے اور انہوں نے یہود اور یروشالم کے سارے بزرگوں کو اونٹ کے پاس جمع کیا اور بادشاہ اللہ کے گھر پر چڑھ گیا اور سب چوٹے بڑے لوگ اس کے ساتھ تھے اور ساری باتیں عہد کی کتاب کی جو اللہ کے گھر میں ملی تھی اونہیں پڑھو سنائیں اور بادشاہ ایک ستون کے آگے کمر کھڑا ہوا اللہ کے آگے اقرار کیا اور کہا ہم اللہ کی تابعداری کریں گے اور اس عہد کی تابعداری جو اس کتاب میں لکھیں ہیں عمل کریں گے اور سارے لوگ اس عہد پر قائم ہوئے پھر بادشاہ نے سردار کاہن یعنی مسجد کے خادم خلیفہ کو اور اون خادموں کو جو دوسرے درجے میں تھے اور دربانوں کو حکم کیا کہ سارے برتن جو بعل اور یسیرت اور آسمان کی ساری فوج کے لیے بنائی تھیں اللہ کی ہیکل سے لے کر مسجد سے باہر نکالیں اور اس نے یروشالم سے باہر ہو کر قدرون کے آس پاس کبیتوں میں اونہیں جلادیا اور ان کی راکہ بیت ایل کو پہنچایا اور ان بت پرست کا ہنوں کو جو اونچے شوالوں میں یہود کی بستیوں میں اور ان مکانوں میں جو یروشالم کے گرد پیش تھے خوشبوئیں جلاتے تھے ان سب سمیت جو بعل اور سورج اور چاند اور آسمان کے سارے لشکروں کے لیے خوشبوئیں جلاتے تھے موقوف کیا اور اونہیں یسیرت کو خداوند کے گھر سے یروشالم کے باہر قدرون نالے کے میدان میں نکلوا یا اور اسی وادی قدرون میں جلادیا اور اوسے توفت پر جو بنی ہنوم کی وادی میں ہے نجاست پہکوا ای تاکہ کو می ہو لک کے لیے اپنے بیابانوں کو آگ میں نڈالے اور بتوں کی قربانی کے مکان جو آخذ کے بالا خانہ کے چپت پر تھے اور وہ بتوں کی قربانی کے مکان جنہیں بنی شائی اللہ کے گھر کے دو صحنوں میں بنایا تھا بادشاہ نے انکو ڈھادیا اور وہاں سے دوڑ کر ان کی خاک کو قدرون نالے میں پہکوا دیا اور وہ بتوں کی قربانیاں مکان جو بیت ایل میں تھا اور وہ اونچا مکان جو باراب عام اسرائیلیوں کے گمراہ کرنے والے نے بنایا تھا دونوں کو اونہیں ڈھادیا اور اونچے مکان میں آگ لگا دی اور اوسے خاک کر دیا اور جب یو سیانے نظر پھیری اور پہاڑ پر قبرین دیکھیں تو اوس نے لوگ بھیجا کہ ان کی ہڈیاں نکلوائیں اور اوس قربانیاں کو

پر ہلائے اور پھر خاست ڈالی خداوند کے اوس کلام کے موافق جسے اوس مرد خدا نے پکار کے کہا تھا اور یوہنہ نے اوس گمراہ کو بھیج دیا اور اپنے منگواؤ پر سمرون کی سب بیویوں میں تھے جنھن اسرائیلی بادشاہوں نے بنا کر اور اسرائیلی کہ غیر متدانی تھی اور اپنے منگواؤں کے سب کا منہ کیوہ بیان تھا اوس نے قربانی کے مقدس چیزیں دیاں اور ان بیویوں کی ایسا اپنے ہلاکین اور یہ شاہ علم کہ یہ سب اور اور شاہ نے سب کو کون کو کیا اور کہا کہ خدا نے اپنے خدا کے لیے شیخ کی عید اور جیسا کہ اس میں مذکور ہے کتاب میں لکھا ہے اور جو نوکریوں پر یہ پڑھ کر پڑھ کر تے تھے اور پھر پڑھتے تھے ان کو اور سو تو ان اور بتوں کو جو ملک یہود اور یروشالم میں نظر آتے تھے یوہنہ نے دیکھ کر دیا اوس کے وقت میں یہ شاہ بادشاہ فرعون نکوہ فرات کی طرف کو آسور کے یعنی عراق کے بادشاہ پر چڑھا اور یوہنہ اوس کا سامنا کر نکوہ نکلا اور مجبور میں جس وقت اوس کا مقابلہ ہوا تو اوس نے اوس کو مار ڈالا اور اوس کے نوکر اوس کو ایک گاڑی میں ڈال کر مجبور سے یروشالم میں لے گئے اور اوس کو دفن کیا حضرت حَبَقُّوق عَلَیْہِ السَّلَام کے صحیفہ مجبوری بشارتوں کا بیان ملا سید علی طرانی رح اقامت الشہود میں لکھتے ہیں کہ حضرت حَبَقُّوق عَلَیْہِ السَّلَام بعضیوں کے نزدیک حضرت اشعیا علیہ السلام کے شاگرد تھے جب تک حضرت اشعیا علیہ السلام زندہ رہے تب تک حَبَقُّوق نبوت نہیں کرتے تھے اور بعضیوں کا قول یہ ہے کہ حضرت حَبَقُّوق عَلَیْہِ السَّلَام نے نبوت کو منہ سے قبول کیا اور صَفِیَّا عَلَیْہِ السَّلَام نے حَبَقُّوق سے قبول کیا اور ارمیا علیہ السلام نے صَفِیَّا عَلَیْہِ السَّلَام سے نبوت کو قبول کیا جیسا کہ کتاب یوحنین میں بیان کیا گیا ہے جناب حَبَقُّوق کے صحیفہ کے پہلے باب کی چھٹی آیت میں اللہ تعالیٰ اسرائیلیوں کو خبر دیتا ہے کہ میں کس دیوں کو اپنے مختصر کو اور اوسکی قوم کو تیرا چرلاؤ گا دوسرا باب میں اپنی دید گاہ پر گزرا ہوں گا اور برج پر اپنی لیے جگہ تیار کروں گا اور راہ دیکھو گا کہ دیکھوں وہ مجھ کو کیا کیگا اور میں اپنے مباحثہ کی بابت کیا جواب دوں گا تب خداوند نے مجھے جواب دیا اور کہا کہ رو یا کوں کہ اور یوحن پر قلم بند کر کہ وہ جو اوسے پڑھے دوڑے کیونکہ یہ رو یا ہنوز ایک مفری وقت کے لیے ہی مگر آخر کو اپنا مضمون ظاہر کریگا اور جو ٹ نہ کیگا اگرچہ وہ دیر کرے تو بھی اوسکی راہ دیکھتا رہ کہ وہ یقیناً آئیگا اور خبر کرے گی دیکھ غور کو اوس کا دل دس میں سید بائین ہے پر صادق اپنے ایمان سے زندہ ہو گا سید علی طرانی رح لکھتے ہیں کہ بعض یہودی ملاؤں نے لکھا ہے کہ یہ خبر حضرت ارمیا علیہ السلام کی ہے اور اس قول کو بیت سے یہودی ملاؤں نے روکیا ہے اور بعضیوں نے کہا ہے کہ سید علی خبر ہے

یعنے جسکا یہودیوں کو اہتمام تھا ہے اور حق یہ ہے کہ یہ صاف بشارت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اس کتاب کا
لکھنے والا کتاب ہے کہ اسکے بعد اللہ تعالیٰ بابل والوں کو فرماتا ہے کہ تو نے بہت قوموں کو لوٹ لیا ہے لوگوں کے سارے
بچے ہوئے تیکو لوٹ لیں گے یہ بھی ہوئے کالفظ کئی جگہ آخری زمانے کی خبروں میں آیا ہے اس میں صاف اشارہ
ہے کہ اسرائیلیوں میں جو اس وقت ظالمی کی تلواریں سج رہے ہیں ان کی اور دین محمدی میں داخل ہونے کو
بابل والوں کو لوٹنے کے پرچہ دہوین آیت میں فرماتا ہے کہ بسطیج بانی سے سمندر بہا ہوا ہے اسی طرح میں
اللہ کے جلال کی پہچان سے بہرہ جانیگا یہ صاف پتا محمدی وقت کا ہے جس میں بڑے بڑے اللہ کے بچے
وہ ساری زمین میں پیدا ہوئے تیسرا باب ای خداوند میرے تیری خبر گیری اور ڈر گیا اور خداوند
تو برسوں کے درمیان اپنے کام کو زندہ کرے برسوں کے درمیان اپنے شہرت دے قمر کے درمیان
رحم کو یاد کر اسکے بعد عبرانی کلمہ ہرین (الوہ) یعنی ان کا اور وقایہ قشعہ (پاکیزگی) میں فرماتا ہے
تہ آویگا اور وہ جو قدوس یعنی بڑا پاک ہے ان کی بارگاہ میں آویگا اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت متقیوں نے دینا مانگی کہ یہ قمر جو ہر کار و پیر پر رہا ہے اس کی درمیان ایک ایک رحمت کا ٹکڑا
دکھا دے تب ان کو اللہ کی طرف سے یہ جواب ملا کہ اللہ جو بڑا پاک ہے وہ کس کی طرف سے یعنی عرب کے ملک
سے اور فاران سے یعنی مکہ سے آویگا اس کا یہ مطلب کہ اللہ اپنے رسول کے ساتھ آویگا اور اپنا کلام
اپنی پاک بندہ کی زبان پاک سے سکوٹنا ویگا پادری شیرنگ آفتاب صداقت کے ۱۰۰ صفحہ میں لکھا ہے
کہ ملک یہود کے دکن طرف عرب کا ملک ہے اور تورات شریف کی بشارتوں میں حضرت اسمعیل کو
ذکر میں پادریوں کی کتابوں سے ثابت ہو چکا کہ فاران مکہ کے کا نام ہے امام احمد قسطلانی رح
مواہب لدنیہ میں لکھتے ہیں کہ فاران تین پہاروں میں سے ایک ہے البقیع اور اسکے سامنے قیدقوان
نارے کے پھیٹ تک اور قیسر اور ب کی طرف فاران جو تسمیقوان کے پاس ہے اس کے پھیٹ تک ہے
گمائی ہوئی ہاشم کی اور مسلمانوں میں اور کتاب والوں میں اس بات میں اختلاف نہیں کہ فاران
مکہ ہے کیشاہ شامیم ھوؤ و و تھلاؤ و ما لکھا تھا ارض چپ گیا آسمان اس کی شوکت سے
اور اس کی تعریف سے ہر گئی زمین دیکھو یہ وہی بات ہے جو پرفرائی کہ زمین اللہ کے جلال کی ہے
بہر جائیگی اس کا صاف ظہور محمدی وقت میں ہوا ساری زمین میں اللہ کی تعریف ہو رہی ہے اور تمام دنیا
ہے اس کی جگہ گاہٹ نور کی مانند تھی اس کے ساتھ سے کریمین یعنی شعائین نکلیں اور وہ ان کی تہ

پوشیدہ نعلی میری اوسکر آگے آگے چلے گی اور اوسکے قدموں کے آگے انشہ ربار و انہ ہوگی آسمان و الارض
عبرانی میں صاف آئندہ کی نشانی میں صاف آئندہ زمانہ کی پیغمبر کا آمد کے ذکر کا نور ہر طرف چمکے گا اور اوس
کی بڑی قدرت ظاہر ہوگی اوسکے دشمن ہر طرف قتل ہو کر آتشاوت ہوتا ہے وہ کہہ اہوا اور اوسنے زمین کو با
ڈالا اوسنے نگاہ کی اور تو نو تکہ پر آگندہ کر دیا اور قدیم پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گئے اور پرانی پہاڑیاں اوسکے
آگے دھس گئیں اوسکی قدیم راہیں یہی ہیں میں نے کوشان کے غیموں کو مصیبت میں دیکھا اور زمین
مدیان کے پردے کا نہج جاتے تھے کیا تو ندیوں سے سیرا تھا ایسا کیا دریاؤں پر تیرا قہر تھا کیا
سمندر پر تیرا غضب تھا کہ تو اپنے گمروں پر اور فتح یابی کی گاڑیوں پر سوار ہوا کمان تیری بالکل
ننگی کی گئی جیسا تو نے فرمایا ہاں تو مومن کے ساتھ قسم کی تو نے زمین کو چیر کر اوسو ندیاں کر دیا پہاڑوں
نے تجھے دیکھا اور کانپ گئے پانی کی بارش ہو کر گزر گئے گہرا کوئی اپنے آواز بلند کی اور اپنی ہاتھ اوپر کو اٹھا
سو بچ اور چاند اپنے اپنے مکان میں ٹہر گئے تیرے تیروں کی روشنی کی باعث جواڑے اور تیرے
ہمالے کی چمکا ہٹ گئے سبب پادری و مسالک ان آیتوں میں یوں سمجھا کہ یہ گزری ہوئی زمانہ کا
ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ کے وقت میں جب فرعون لشکر حیت ڈوب گیا کوشان یعنی جرش اور مدیان کے
لوگوں پر رعب چھا گیا اور دریا کا پانی اترنے حضرت موسیٰ کے لئے دوحصہ کر دیا اور حضرت یوشع کے لئے یار
اردن کو دوحصہ کر دے اور اوسکے لئے لڑائی میں سورج اور چاند کو ٹہرا دیا ہم کہتے ہیں ان آیتوں میں بھی
مطلب ظاہر ہے مگر اوسکی بعد کی آیتوں میں یہ صاف آئندہ کی خبر ہے تو مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت
حضرت موسیٰ کی وقت میں اپنے قہر اور جلال سے کافروں کو غارت کر دیا تھا اسی طرح آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے وقت میں کافروں کو قتل کر گیا دیکھو اوسکے بعد ارشاد ہوتا ہے تو قہر کے ساتھ زمین پر گزر کر گیا
تو نہایت غصہ میں تو مومنوں کو کاٹ ڈالے گا تو اپنی قوم کو نجات دینے کے لئے ہاں اپنے مسیح کے نجات دینے کے
لئے نکلا آسمان و الارض کا مطلب یہ ہے کہ تو آخری زمانہ میں تو مومنوں کو محمدی تلوار سے کاٹ ڈالے گا اور
اسکا بیان خوب ہو چکا کہ مسیح ان کتابوں کے معاری میں ہر پیغمبر کو کہتے ہیں تو یہاں مطلب یہ
کہ تو اپنے پیغمبر کو اور اپنے خاص لوگوں کو کافروں کے ظلم سے چھڑانے کے لئے اپنے تئیں ظاہر کر گیا اور کافروں
کو قتل کر گیا حضرت صفتیہ علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارت اس صحیفہ کے
سرے پر لکھا ہے کہ یہود اس کے بادشاہ یونسیا کے وقت میں اللہ کا کلام صفتیہ کو پہنچا پہلے او دوسرے

یاسیہ بن شمر بن کے ویران ہو نیکی خبر ہے تیسری باب میں اسرائیلیوں کی بدکاریوں کی شکایت ہے
 اور یہ دشلاہم کے ویرانی کی خبر ہے اس باب کی آئین آیت میں اللہ فرماتا ہے باوجود اسکے تم میرے انتظار
 میں رہو خدا فائدہ فرماتا ہے اور سن تک کہ میں لوٹ کر آئوں کیونکہ میرا ارادہ ہے کہ قوموں کو جمع کروں اور
 اکٹھا کروں کہ میں اپنے غصے کے ہاں ہمارے قہر شدید کو اوپر نازل کروں کیونکہ میری غیرت کی آگ ساری
 زمین کو لگن جاوے گی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ جب صمد لایگا اپنے بگڑے ہوئے پوجنے والوں سے
 اور انکو وعدہ کی موئے ملک کو یعنی یروشالم اور ملک شام کو ویران کر دیگا تب وہ اون قوموں اور
 سلطنتوں پر جنہوں نے اسکی نجات سے انکار کیا اپنا قہر ڈالے گا آخر محمدی بہائویہ صاف بتا محمدی وقت
 کا ہے کہ اللہ تمہارے لئے ساری قوموں میں ایمان پھیلایا اور ایمان والوں کے ہاتھوں سب کافروں پر اپنا
 قہر نازل فرمایا اور شام ہوتا ہے کیونکہ میں پہر اسوقت قوموں کو پاک ہونے کا کردار لکھا تاکہ وہ سب کے سب
 خداوند کا نام لیں اور ایک ہی کندی سے اسکی بندگی کریں کوش کی شعروں کے پار سے میری عابد ہا
 میرے پرانندہ لوگوں کی بیٹی میرے لیے ہدیہ لاوے گی آئی ایمان والو یہ صاف محمدی بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ
 بہت سی قوموں کو ایمان دیگا اور انکی ہونٹوں اور زبان کو بری باتوں سے پاک کر دیگا ملا محمد رضا طہرانے رح کتاب
 منقول رضای میں لکھتے ہیں کہ یہ جو فرمایا کہ ایک کندی سے سب اللہ کی عبادت کرنیگی یہ بتا سوا محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم اور انکی ناہون کی اور انکی امت کے کسی پر مطابق نہیں ہو سکتا کیونکہ جماعت کی نماز ایک
 کندی سے آپ ہی کی شریعت میں مقرر ہوئی اور ابرہہ بن ابیہو دیونکا ملا ہے وہ اسکا سلطان بن کتا ہے
 کہ قیامت کے دن جب تمام خلق جمع ہوگی تو سب کو ہونٹھپا کئے ہو جائیگا مگر ابرہہ کا یہ قول اسکی بعد
 کے آیتوں کے برخلاف ہے کہ گیارہویں آیت میں فرمایا کہ وہ دوسری بار پاک ہوا پر غرور کریں گے
 اور بارہویں آیت میں فرمایا کہ تیری قوم کو درمیان عاجز اور فقیروں کو چھوڑ دے گا اور تیرے آیت
 میں فرمایا کہ باقی اسرائیلی جھوٹ نہ بولیں لیکن ان آیتوں میں بیت المقدس کی دوسری ویرانی اور آبادی کا
 ذکر ہے قیامت سے بیان کچھ علاقہ نہیں آئی ایمان والو جس لفظ کے معنی کندی کے ہیں وہ
 عبرانی میں شنی نام کا لفظ ہے اسکا ترجمہ پادری میتھرنے یوں بد لکر لکھ دیا کہ ایک دل ہو مگر حاشیہ پر لکھ دیا
 ہے کہ عبرانی میں یوں ہے کہ ایک کندی سے یہ جو فرمایا کہ میرے پرانندہ لوگوں کی بیٹی اسکا یہ مطلب کہ اسکو
 لوگ جو ہر ہر شے میں تیرے بہترین اور نیک بیٹی یعنی قوم اور جماعت جو محمدی ہو جائیگی وہ کوش کے یعنی حبش کے

نہرونگی پارسی اللہ کے لیے بیت المقدس میں نذر لاو گی یہ بھی بتا محمدی شریعت کا ہے کہ مسجد بیت المقدس میں
دور دور سے سفر کر کے جانا اور اللہ کے لیے نذر لیجنا محمدیوں کا طریقہ ہے نصاریٰ اس نعمت سے محروم ہیں
آرٹھا ہوتا ہے اسی دن تو اپنے سارے کاموں کے سبب جن سے تو پیری گناہگار ہوئی ہے شرمندگی نہ
اوٹھا و گی کیونکہ میں اس وقت تیرے درمیان سے تیرے مغرور اور فخر باز لوگوں کو نکال لوں گا اور تو میرے
پاک پہاڑ پر پہرہ و نگری اور میں ایک غریب و سکیں قوم کو تیرے درمیان چھوڑ دوں گا اور وہی اللہ
کے نام پر بہرہ و سار گمیں گے اسرائیل کے باقی لوگ بدکاریاں بنیں کرینگے اور جھوٹ بنیں بولیں گے
اور اونگے منھ میں دغا دینی والی زبان بنیں بائی جائیگی بلکہ دے کہا دینگے اور لیٹ رہیں گے اور
کوئی اونکو نہیں ڈراو گا اسی صیہون کی بیٹی تو گاؤ اسرائیل تو لکارا یروشلیم کی بیٹی تو اپنی تمام
دل سے خوشی اور خرمی کر اللہ تیری آفتوں کو اوٹھا لیگیسا ہی اون سے تیرے دشمنوں کو نکال دیا ہے اللہ اسرائیل کا
بادشاہ تیرے درمیان ہے تو پھر مصیبت کو نہیں دیکھیگی اوس دن یروشلیم کو کہا جائیگا کہ تو مت ڈر اور صیہون کو
کہ تیرے ہاتھ دھیلے نہ ہوں خداوند تیرا خدا جو تیرے درمیان ہے سو قادر ہے وہی بچا لیگا وہ تیرے سب سے
شادمان ہو کر خوشی کرے گا اپنی محبت کی باعث وہ الزام دینی کو بدل کر خاموش رہے گا بعد اسکے فوت
ہی دیکھیں اسی وقت اون سبھوں کو جو تجھی ستاتے ہیں ماروں گا اور وہ جو لنگراتی ہیں اونکو رہائی
دوں گا اور خارج کی ہووے گا کہ انکو دنگا اور ایک مملکت میں جہان دی رسوا کی گئے ہیں اور نہیں تعزین کیا
ہوا اور نام و کر ونگا جس وقت کہ میں متعین جمع کروں گا اسی وقت تمکو پہر لاؤں گا کیونکہ جس وقت تمہاری
آنکھوں کے آگے تمہاری اسیر کو بدل دوں گا انکو زمین کی ساری قوموں کو درمیان نام آور کروں گا اور
تعمین ستودگی بخشنوں گا خداوند فرماتا ہے آؤ ایمان والو یہ سب وعدی ایماندار اسرائیلیوں سے محمدی
وقت میں پورے ہوئی جو اسرائیلی لوگ محمدی دین میں آئے اور اللہ کے پاک پہاڑ پر بیٹھے شہر یروشلیم
میں رہے وہ بہت پرستی سے اور اگلے وقتوں کی بری رسموں سے پاک ہیں اللہ اس رسوائی سے
اٹھو پھرتا ہے اور غرور اور گمندی والوں کو اون میں سے نکال لیا جنہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور
حضرت عیسیٰ کو نہ مانا وہ الگ ہیں ذلیل اور خواہن جو محمدی ہوے ہیں وہ غرور اور گمندی سے پاک
ہیں بے ایمان بیوقوفی دغا باز یوں سے اللہ نے اونکو پاک کر دیا عرب کے لوگ جو غریب اور
محتاج تھے ان محمدیوں کو اللہ نے بیت المقدس میں محمدی اسرائیلیوں میں چھوڑ دیا سب ملکر

مجھے رہتے ہیں جو اسرائیلی لوگ ظالموں کی تلوار سے بچ گئے اور محمدی ہو گئے اور انہوں نے دھوڑ اور فریب سے نجات
 پائی وہ یہوشالم بن خوش خرم بن دشمنوں کا اؤنگو کچہ دشمنین اور انکی دشمنوں کا اؤنگو کچہ قتل کیا بت پرست
 اور آتش پرست جو اسرائیلیوں کے نام کے دشمن تھے محمدی تلوار سے قتل ہوئے جو لشکر اور تختہ نشین
 کیا اور کچے گرجان کے ڈر سے ظاہر نہیں کر سکتے تھے اور نوح محمدی ایمان کو ظاہر کیا حضرت یگانہ
 کے ہوتے تھے باسب کی چٹی آیت میں بھی فرمایا تھا کہ جو لشکر اس میں اور انکو ایک یقیمہ ہوا گا یعنی وہ لوگ پیغمبر
 کے طریقہ پر باقی تھے اور انکا ہونا سچے دین کی بڑی دلیل تھی اور نبی کے عقیدہ میں ہمارے پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اہل کتاب کے بقایا کا لفظ فرمایا اسکا بیان اوپر ہو چکا اور جو خارج کر دی گئے تھے
 یعنی جو یہودی حضرت عیسیٰ کی دشمنی کو باعث ایمان ہو گئے تھے اور انکو جب اللہ نے محمدی کر دیا
 وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت عیسیٰ پر ایمان لائے اور ایمان والوں کے
 ساتھ اکٹھے ہو گئے اگلے وقت میں ہر ہر ملک کے لوگ بت پرست تھے اسرائیلیوں کو دشمن تھے اب اللہ نے
 قرآن میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اسرائیلی پیغمبروں کی تعریفیں اور تارین ساری قوموں
 میں اسرائیلی پیغمبروں کا اور انکی امت کے ایمان والوں کا نام روشن ہوا جو اسرائیلی لوگ محمدی
 ہو گئے ہیں سب محمدی لوگ اور انکا ادب کرتے ہیں کہ یہ لوگ پیغمبروں کی نسل میں ہیں یہ سب اللہ کے
 امتدھے محمدی اسرائیلیوں سے پورے گئے اور اسکے سب وعدے برحق ہیں مگر پوری
 طامس اسکاٹ اپنی عادت کے موافق ایمان بھی لکھتا ہے کہ بیشک ان آیتوں میں آئندہ زمانہ
 کی خبر ہے پادری راہ دیکھ رہا ہے کہ سب یہودی نصرانی ہو جائیں اور بیت المقدس پر قبضہ
 کر لیں اور پیش خیری پادریوں کے دراد کے موافق پوری ہو جاوے اللہ ان جو بے خیالوں کے
 اور انکو نجات دے آمین حضرت یونس علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارت
 اس صحیفہ کے پہلے باب میں اللہ اسرائیلیوں کو ایک فوج سے ڈراتا ہے جو انکے ملک پر چڑھ آوے گی
 اور حکم فرماتا ہے کہ تم سب روزہ رکھو اور اللہ کے گھر میں جمع ہو کر اللہ سے فریاد کرو پھر دوسرے باب
 میں یہ حکم ہے کہ صیہون میں بکار دو کہ اللہ کا دن چلا آتا ہے ایک قوم بڑی اور زوردار ہے کہ ویسے
 کبھی نہیں ہوئے اور برسوں تک پشت در پشت ہرگز نہ ہوگی اور انکی سادہ کیا بیان ہونے
 گیا رہوین آیت میں یون ہے اور خداوند اپنی لشکر کے آگے اپنی آواز سنا دیکھا کہ اسکی لشکر گاہ

بہت بڑی ہے کیونکہ وہ زور آور ہے جو اس کے حکم کو انجام کرتا ہے کیونکہ خداوند کا دن بڑا اور لمبا
خوف ناک ہے کون اس کی برداشت کر سکتا ہے؟ ایمان والو دیکھو اللہ تعالیٰ صاف صاف
اوس فوج کی تعریف کرتا ہے اور صاف فرماتا ہے کہ اللہ اپنے لشکر کے آگے اپنی آواز سناتا ہوگا
معلوم ہوا کہ وہ لشکر اللہ کے خاص بندوں کا ہوگا کہ اللہ ان کے ساتھ ہوگا اور امت پر ان کا ظہور
لوگوں کی زبان سے اور لوگوں کو سناویگا پھر فرمایا کہ جو شخص اللہ کے حکم کو جاری کرتا ہے اور انجام
تک پہنچاتا ہے وہ زور آور ہے یہ اوس محمدی لشکر کے سردار کی تعریف ہے ان صحیفوں کا یہی قاعدہ ہے
کہ اللہ تعالیٰ پہلے ظالم بادشاہوں کی فوج سے ڈراتا ہے پھر محمدی جہاد کی بشارت سناتا ہے پہلے باب
میں دشمنوں کی ویران کرنیوالی فوج سے ڈرایا دوسرے باب میں محمدی فوج کا دبہہ دکھایا اسکے
بعد امت تعالیٰ ان لوگوں کو غلہ ورمیوی کی ارزانی کی خبر دیکر اٹھائیسویں آیت میں فرماتا ہے اور
اسکے بعد ایسا ہوگا کہ ان اپنی روح سارے بشیر رڈ ہالوں گا اور تمہاری بیٹی اور بیٹیاں پیش گوئی
کرینگے اور تمہارے بوڑھے خواب دیکھیں گے اور تمہارے جوان روتیں دیکھیں گے بلکہ میں انہیں دن
میں اپنی روح کو غلاموں اور لونڈیوں پر ڈالوں گا اور میں آسمانوں اور زمین پر عجائب قدرتیں
ظاہر کروں گا اور آگ اور دھوئیں کے ستون سورج اندھیرا اور چاند لہو ہو جائیگا پیشتر اذکار خداوند کا
بڑا اور خوف ناک دن آہوئے اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی اللہ کا نام لے گا سو پنجاب پائیگا کہ یہ ہوگا
پہاڑ پر اور یہ دشلمین نجات ہونگے جیسا کہ خداوند نے فرمایا ہے اور ان باقی لوگوں میں جھین خداوند کا
اگر محمدی بھائیو یہ سب وعدے محمدی وقت میں پورے ہوئے روح کتنی ہیں اللہ کے کلام کو اور اللہ
کے فیض کو یہ صاف پتا محمدی وقت کا ہے کہ سب آدمیوں پر یعنی اسرائیلیوں پر بھی اور سب قومیں پر اللہ
کا فیض برے گا اور سب جگہ اللہ کا کلام پہنچے گا اور تمہارے بیٹے اور بیٹیاں اور لونڈی غلام سب
کامل روشن ہوں گے کہ اللہ آئندہ کا حال ان کے دل پر کھولے گا بڑے ہونکو اور جوانوں کو سچے سچے خواب
اللہ دکھائیگا جیسا دکھائیگا ویسا ظاہر کر دیگا محمدی وقت میں بہت بڑا فیض اللہ جاری
کیا بڑے بڑے روشن دل مرد اور عورت اس امت میں پیدا ہوں گے اور غلاموں میں
سے بھی بڑے بڑے کامل ہوں گے لڑکوں اور لڑکیوں پر بھی غیب کا حال اللہ نے کھول دیا مگر
لوگوں کو اور احوال جس کو معلوم کرنا منظور ہوگا مل درویشوں کے کتابیں دیکھو بعد اسکے قیامت کی

نشانیاں چٹائیں کہ خداوند کے بڑے اور خوفناک ذکر یعنی قیامت کے دن آنے سے پہلے ہوا اور آگ اور دھوئیں کا ستون
ظاہر ہوگا یعنی زمین میں کشت و خون کی کثرت اور آگ کا ظہور ہوگا چنانچہ ایک بڑے شہر کے برابر آگ مدینہ شریف
سے پاس ساتویں صدی میں ظاہر ہوئی اور بہت دنوں تک رہی شہر نصیری تک اسکی روشنی پہنچی جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے اسکی خبر دی تھی بخاری اور مسلمین ہو کہ انہو فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہوگی
یہ اٹھائے کہ ایک لاکھ پچاس ہزار سال کی انہوں کی گردنوں کو نصیری میں اس آگ کا حال امام
یعنی نے اور امام احمد قسطلانی نے بہت بھلاؤ کے ساتھ لکھا ہے اور ایک آگ عدن سے ظاہر ہونے
والی ہے اور سکا طہ و قیامت کے قریب ہوگا اور آخری زمانہ میں آسمان پر دھواں ظاہر ہوگا اور آخر زمانہ
میں ایمان ملک شام میں اور مکہ اور مدینہ اور یمن میں خوب ظاہر ہوگا اور سب ملکوں میں فساد و بھیلے گا
جیسا محمدی حدیثوں سے ثابت ہے تیسرا باب اور دیکھ انہیں دنوں میں اور اوسی وقت میں
کہ جب یہود اور یروشالم کے قیدیوں کو پھر لاؤنگا تب ساری قوموں کو اکٹھا کروں گا اور انہیں شہر
کے وادیمیں تلے لاؤنگا اے ایمان والو دیکھو اللہ تعالیٰ نے محمدی وقت میں یہود اور یروشالم کے بہت
قیدیوں کو چھڑا یا جو یمن محمدی میں داخل ہوئی وہ بہت پرستون اور بی ایمان یہودیوں اور جوئے عیسائی
کے ظلم سے چوئے اللہ تعالیٰ یہ بتا دیتا ہے کہ اوسی وقت میں ساری قوموں کو اکٹھا کروں گا سو اللہ نے
سب قوموں کے محمدیوں کو اکٹھا کیا اور یروشلم کے وادی میں انکو لایا یہو شلفط بادشاہ جو حضرت
سیلمان علیہ السلام کی نسل میں تھا اور بڑا ایماندار اور دین دار تھا اور سکا حال تو انجیل کی دوسری
کتاب کے بیسویں باب میں یون ہو کہ موابی اور عموئی یہو شلفط بادشاہ سے لڑنے آئے تھے یہو
اپنی لشکر سمیت دشت تقوع میں روانہ ہوا اور لشکر والوں سے کہا اے یہود اور یروشالم کے
رہنے والو میری سنو اللہ اپنے خدا پر ایمان لاؤ تم قیام پکڑو اگر اوسکے نبیوں پر ایمان لاؤ تم کا کیا
ہوگا لشکر کے آگے گانے والوں نے اللہ کی تعریف کا گیت گایا تب دشمن آپس میں کٹ مرے یہو شلفط
کے لشکر میں جب ان تک پہنچ تو کیا دیکھتے ہیں کہ لاشیں زمین پر پڑی ہیں اور کوی نہیں
بچا یہاں سے معلوم ہوا کہ وہی جنگل یہو شلفط کا وادی کہلاتا ہے پادری شیرنگ الکتاب
کے مقامات المعروف کے صفحہ ۱۳۳ میں لکھتا ہے کہ جو وادی یروشالم کے پورب طرف ہے اور یہو
کے نام سے مشہور ہے اوسکی لبنانی ڈیٹر میل ہوگی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے

کہ یہوشفط کے جنگل سے مراد ہی جہان اللہ تعالیٰ نے اوس بادشاہ کے دشمنوں کو بر باد کیا تھا جسے
 معنی میں خدا نے فیصلہ کیا کہ کبند عبرانی میں یون ہی ویشیطتی عمام علی عقی اور عدالت کرونگا اور
 ساتھ اپنی قوم پر اور اپنی میراث اسرائیل پر جسکو اونہوں نے قوموں میں پرانگندہ کیا اور میری
 زمین کو آپس میں بانٹ لیا یا دوسری میتر سے ترجمہ تمام کا یون لکھیا کہ اوپر دیکھو کہ ان اونکے ساتھ اور
 کہان اوپر اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جنگوں میں اس جنگل میں جمع کرونگا اور ان محمدیوں کے ساتھ
 ہو کر اپنے اسرائیلی لوگوں کی عدالت کرونگا اور بت پرستوں نے جو اسرائیلیوں پر ظلم کیا اور انکو
 تتر بتر کر دیا اسکا بدلہ اونسے لوگکا جانا چاہیے کہ محمدی لوگ جب یہوشالط کو فتح کرنے آئے تھے یہوشفط کو
 کے جنگل کی راہ سے آئے تھے ہسرتی شینیس یونار ڈی ڈی نے جو کتاب یہوشالط کے احوال میں
 لکھی ہے اوسمیں لکھا ہے کہ قدرون کا نالہ شہر کے پورب طرف ہی اور مسجد بیت المقدس ہی شہر کے
 پورب طرف ہی اور قدرون نالہ کے اور مسجد بیت المقدس کے درمیان یہوشافط کا وادی ہی اور قدرون
 کے نالہ کے بعد زیتون پہاڑ ہی جو شہر سے باہر ہے آری ایمان والو پاوریون کی کتابوں میں جابجا لکھا
 ہے کہ یہوشالط سے عرب کا ملک دکن پورب ہی اور محمدیوں کی فوجیں جب یہوشالط کی طرف آئیں اور
 اونہوں نے شہر کو گھیر لیا تو یہوشافط کے جنگل میں اونکا آنا ثابت ہو اچار مینہ تک لڑائی ہوتی رہے
 پہر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود فوج لیکر تشریف لائے فسمولانا جلال الدین سیوطی نے اتحاد الانصاف
 میں لکھا ہے کہ حضرت عمر زیتون پہاڑ پر اترے جو بیت المقدس کے پورب طرف ہی اور لشکر کو اسپر اوٹا
 پہر اترے اور مسجد میں داخل ہوئے یہاں سے معلوم ہوا کہ زیتون پہاڑ سے اتر کر قدرون پہاڑ
 اور یہوشافط کے وادی سے ہو کر مسجد میں داخل ہوئی یا دوسری بارش میں نے سیر الاسلام میں لکھا ہے
 کہ حضرت عمر نے شہر سے باہر خمیہ کٹر کیا اور شیطین صلح کی اپنے ہاتھ سے لکھیں پہر شہر میں داخل
 ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص عدالت کا طور یہوشافط کی وادی میں دکھلایا محمدی
 عدالت میں ہر قوم کا جیسا بندوبست ہوا وہ ظاہر ہے جو اسرائیلی محمدی ہو گئی وہ سب پر
 غالب رہے اور جو دین میں نہیں داخل ہوئے اور محمدیوں کی رعیت ہو کر رہے اور جزیہ دیتے رہے
 اونکو بھی دشمنوں سے پناہ ملی تو بہ کے لیے مہلت ملی اونکو یہوشالط اور ملک شام میں امن
 امان سے رکھا اسکے بعد کی آیتوں میں بت پرستوں کے ظلم کا ذکر ہے جو اونہوں نے یہود اور یہودیوں پر

کیا پرنوین آیت میں امر فرماتا ہے اس بات کی قوموں میں منادی کرو اور ان کی طیاری کرو پہلو اور ہونگو جگاؤ
 سارے جنگی جوآن حاضر ہوں وہی چڑھ آویں اپنی اہل کے بہالوں کو پیٹ کے تلواریں بناؤ اور ہنسو و نہ
 پیٹ کے بہالے نہ تو ان انسان کو کہ میں زور اور ہون ایسا روگرد کی سب تو موت تم جلدی سے آؤ اور
 اپنی تین اکٹھا کرو آئی اللہ ایسا کر کہ تیرے پہلوان وہاں اور تجاویں قومیں جاگیر اور یوسف
 کی وادی میں آویں کیونکہ میں وہاں بیٹھوں گا تاکہ چاروں طرف کی قوموں کی عدالت کروں اسے
 محمدی بہائیو اللہ تعالیٰ جہاد والوں کی تعریف کرتا ہے اور ان کی ہمت بڑھاتا ہے یہ ایسے خاص بندہ کا
 ذکر ہے جو اللہ کے پہلوان کہلائی ان کو حکم ہوتا ہے کہ یوسف کو وادیں میں جہاد کے لئے جمع ہو جاویں کیونکہ
 یہ وہ مقام ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ وہاں بیٹھ کر سب قوموں کی عدالت کرے گا تاریخ وادی
 میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے یمن اور حضرموت اور کھلان اور طرا اور خولان وغیرہ کے لوگ یروشالم کی
 طرف بھیجے تھے مولانا جلال الدین سیوطیؒ اسحاق الاخصائین لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو قیامت کا ذکر
 فرماتا ہے فاذا اھتم بالسباھر یعنی ایک ایک وہ آویں گے میدان میں تو ابراہیم بن ابی عبدلہ نے
 فرمایا کہ ساہرہ وہ میدان ہے جو زیتا پہاڑ کے پہلو میں ہے حضرت عمرؓ کے نماز کے مقام کے قریب
 وہ ساہرہ کر کے مشہور ہے اور لکھا ہے کہ حضرت صفیہؓ جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی
 ہیں جب بیت المقدس میں آئیں زیتا پہاڑ کی طرف چڑھیں اور پہاڑ کے کنارے پر کھڑی ہوئیں
 اور فرمایا کہ اسی جگہ سے قیامت کے دن لوگ جدا ہوں گے اور دوزخ کی طرف چلے جائیں گے اور
 وہب ابن سبتہؒ نے فرمایا کہ ساہرہ ایک پہاڑ ہے بیت المقدس کے پاس وہ حشر کے واسطے پھیلایا
 جاویگا ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ زینتوں پہاڑ کے نیچے کا میدان یعنی قدرون کا
 نامہ اور یوسف شافط کا وادی یہی حشر کا میدان ہے اس لیے پہلے ہی محمدی جہاد والوں کو اس میدان میں بلایا
 ارشاد ہوتا ہے ہنسوا لگاؤ کیونکہ کیت یک گیا ہے اور وندو کہ کو لو لبالب ہوا ہے اور ساری حوض لبر
 ہیں کیونکہ ان کی شرارت بڑی ہے گروہ پر گروہ انفصال کے وادی میں ہے کیونکہ خداوند کا دن انفصال
 کے وادی میں آپس میں سوچ اور چاند اندھیرے ہو جائیں گے اور ستارے اپنی روشنی سے باز آئیں گے اور
 خداوند صیہون میں سے نعرہ ماریگا اور یروشالم میں سے اپنی آواز بلند کرے گا اور آسمان اور زمین
 کانپیں گے اے ایمان والو حکم ہوتا ہے کہ اس کیت کو کاٹو یعنی کافروں کو قتل کرو اور کو لو میں انگو و لو

دروندو کہ اونکار سس جو ضنون میں بہر جاوے یعنی کافرون کا خون بہاؤ فیصلے کو میدان میں
فوجیں جمع ہو جاویں کیونکہ فیصلے کے میدان میں وہ جو اللہ کا دن ہی یعنی قیامت کا دن وہ
نزدیک آپہونچا ہی جس دن سورج اور چاند اور تارے بنی نور ہو جاوینگے اور صیہون اور یروشلم
میں اللہ تعالیٰ اپنی آواز بلند کرے گا اور سب حساب لیکھا مولانا ابدال الدین سیوطی نے اثناف الخ
میں مسجد بیت المقدس کی بڑی چٹان کے ذکر میں لکھا ہے کہ ولید ابن مسلم سے روایت ہے وہ ابن جعفر
سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے عمیر ابن ہانی عبسی سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ بیت
المقدس کی چٹان کو ایک مونگا بنا دیگا جو آسمان و زمین کی چوڑائی کے برابر ہوگا پہر اپنا تختہ
اوپر رکھے گا اور اپنے بندوں کے بیچ میں فیصلہ کرے گا اور وہاں سے تختہ اور آگ کی طرف جاؤنگا
ہوتا ہے اور خداوند اپنے لوگوں کی پناہ گاہ اور بنی اسرائیل کا محکمہ قلعہ ہی سو تم جانو گے کہ
میں خداوند تمہارا خدا ہوں جو اپنے پاک پیارے صیہون پر رہتا ہوں اور یروشلم مقدس ہوگا
اور اجنبی لوگ کبھی اوس میں نہیں گذرینگے اے ایمان والو جو اسرائیلی محمدی ہو گے اور اللہ
یروشلم میں اس زمانہ میں رکھا اجنبی لوگ یعنی بت پرست اس پاک شہر میں کبھی نہیں آسکتے۔
جناب عجزیہ علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارت اس صحیفہ کا سرا یہ ہے
خداوند اللہ آدم کے حق میں یون فرماتا ہے ہم نے اللہ سے ایک خبر سنی ہے اور قوموں میں ایک پیغام
پہونچا نیوالا بیجا گیا ہے تم اوٹھو اور ہم اوپر اڑائی کے لیے اوتھیں اے محمدی ہاں وہ پتا صاف
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ آپ کو اللہ نے ساری قوموں کی طرف بیجا اور جہاد کا حکم کیا حضرت
عبدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ پیغام پہونچا نیوالا اس حکم کے ساتھ بیجا گیا کہ اوٹھو
اور ہم ہاں دشمن اور صیہون سے لڑو نیکو اوٹھو آدم کا ملک عرب کے قریب ملک شام کی طرف ہے اوس
ملک کا بڑا شہر قسری ہے محمدیوں نے قسری کے نصاریٰ پر جہاد کیا اس لڑائی کا پورا بیان ایشیا
کے چونتیسویں باب میں ہو چکا ہے اس صحیفہ میں صاف یہ بتا بتلادیا کہ یہ اس وقت ہوگا جب ایک پیغام
ساری قوموں کی طرف بیجا جاوے گا اسکے بعد کی آیتوں میں اللہ تعالیٰ آدم والوں کو غور اور غم
کی شکایت کرتا ہے اور آدم سے فرماتا ہے کہ اسرائیلیوں کو جب دشمنوں نے قید کیا تم ہی اوس کے
لوٹنے اور قتل کرنے میں شریک ہوے پہر اور معاملوں کی خبریں ہیں جو اگلے زمانہ میں گذر چکے

بادشاہوں کا احوال دوسری کتاب جو بادشاہوں کے احوال میں ہے اور میں لکھا ہے کہ یوں سیاہ بادشاہ کے بعد ملک کے لوگوں نے اس کے بیٹے کو بادشاہ کیا اور اس نے خود شالم میں تین مہینے بادشاہت کی اور پھر اللہ کی سزا سے بدکاریاں کیں اور فرعون کو مارا اور اس کو زنجیر بند کیا اور یوں سیاہ کے بیٹے ایسا قیتم کو بادشاہ کیا اور اس کا نام یو یقیم رکھا اور یوں آخر کو لے گیا سو وہ مصر میں پہنچ کر مر گیا یو یقیم نے یوں شالم میں گیارہ برس سلطنت کی اور پھر اس کے بیٹے نے اس کے بیٹے کو بادشاہ کیا اور اس کو وقت میں بابل کا بادشاہ بنو کر اس کے بیٹے کو فائدہ عبراہیم بن نبوکدنصر نے نون کے نیچے زیر پیر ایک نقطہ والی بیہرہ اور پیرکان پیر والی اور عرب لوگ و سکوت بخت نصر نے تین پہلے ایک نقطہ والی بیہرہ لفظ دار پیر و نقطہ والی تھے پادری شیرنگ نے آفتاب صداقت میں لکھا ہے کہ بابل فرات کے کنارے پر اور نینوی و جلہ کے کنارے پر تھا دونوں سلطنتیں کبھی ملی رہیں کبھی جدی ہو گئیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چہ ستور برس آگے نبو پول نصر بابل کا بادشاہ ہوا اور اس کے بادشاہ ساردن پالوس کو شکست دی اور دونوں سلطنتوں کو ملا کر ایک سلطنت قرار دی اس کے جانشین بخت نصر نے اس ملک کی سرحدیں چاروں طرف بڑھا کر حضرت عیسیٰ سے چہ سو چہ برس آگے یروشالم پر قبضہ کر لیا اس وقت دانی ایل نبی وغیرہ قیدیوں کو شہر بابل میں لے گیا پھر صفحہ ۱۰۵ میں لکھا ہے کہ دانیال نبی وغیرہ اشرف جوانوں کو قید کر کے لے گیا مگر یو یقیم کو بادشاہت سے معزول نہیں کیا تین برس بعد یو یقیم بابل کی بادشاہ سے باغی ہوا تب بابل کے بادشاہ بخت نصر نے دوبارہ حملہ کیا اور اس کے پانچ بیٹے پیرکان ڈاکر بابل میں لے گیا اور وہ وہاں مر گیا اور بخت نصر اللہ کے گھر کے بہت پروردگار بابل کو لے گیا اور ان کو اپنے بیٹے بنائے میں رکھا بادشاہوں کے احوال کی کتاب میں ہے کہ یو یقیم کے بعد اس کا بیٹا یو یکنین بادشاہ ہوا بعد اس کے مصر کا بادشاہ پیرانے ملک سے باہر گیا اس لیے کہ بابل کے بادشاہ نے وادی مصر سے لیکر ترورات تک مصر کے بادشاہ کی ساری زمین پر عمل کر لیا تھا اور یو یکنین نے یروشالم میں تین مہینے بادشاہت کی اور اس کے ساتھی بدکاریاں کیں اور وقت بابل کے بادشاہ بخت نصر کے خادم یروشالم پر چڑھے اور شہر کو گھیر لیا اور بخت نصر نے شہر پر لشکر کشی کی اور اس کے خادموں نے اس کو گھیر لیا تب یو یکنین اپنی ماں اور اپنی غلاموں اور منصبداروں کو لیکر بخت نصر پاس گیا اور بابل کے بادشاہ نے اس کی سلطنت کے آٹھویں برس اس کو پکڑ لیا اور اللہ کے گھر کا سارا خزانہ اور وہ خزانہ جو بادشاہ کے محل میں

تھا کمال کر لے گیا اور اُن سارے سُنتے رہے برتنوں کو جو حضرت سلیمانؑ نے اللہ کے گھر کے لیے بنائے تھے لوٹ لے گیا اور سارے یروشالم کو اور سب امیرون اور جنگی بہادروں کو جو دس ہزار آدمی تھے اور سارے پیشہ داروں کو اور لہار و فک و قید کر کے لے گیا سو وہاں کنگالوں کے سوا اور کوئی باقی نہ رہا اور یہ یوکیں کو اور اوسکی ماں کو اور اوسکی چور و نوکو بابل میں لے گیا آفتاب صداقت میں ہے کہ ان قیدیوں میں خرقی آبل بھی تھے اور بابل کے بادشاہ نے یہ یوکیں کے چچا شنیاہ کو اوسکے جگہ تاج بخشا اور اوسکا نام بدل کر صدقیہ رکھا صدقیہ نے گیارہ برس یروشالم میں سلطنت کی اوسنے بھی اللہ کے آگے بدکاریاں کیں تاریخ کی دوسری کتاب میں لکھا ہے کہ وہ اللہ کے آگے بدکاریاں کرتا تھا اوسے حضرت یرمیاہ کے سامنے جنمیں نے اللہ کے منہ کی باتیں اوس سے کہی تھیں عاجزی مکی اور نجات نصرت سے بھی بچا ہوا اور ایسا گردن کش اور سخت دل تھا کہ اللہ کی طرف رجوع نہیں ہوا اور کاسہنوں کے سب سرداروں اور لوگوں نے قوموں کے سارے نفرتی کاسوں کی طرف مائل ہو کر بت ہو بدکاریاں کیں اللہ نے اپنی رسولوں کی معرفت اوف کو پاس پیغام بھیجا لیکن یانہوں نے اللہ کے پیغام پہونچانے والوں کو ٹھٹھ میں اوڑایا اور اوسکی باتوں کو ناچیز جانا اور اوسکے نبیوں سے بدسلوکی کی بیانتک کہ اللہ تعالیٰ کا غضب ان لوگوں پر ایسا بھڑکا کہ کچھ چارہ نہ رہا حضرت یرمیاہ علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارتوں کا بیان اس صحیفہ میں سرے پر لکھا ہے کہ اللہ کا کلام یرمیاہ علیہ السلام پر یوسیاہ بادشاہ کے دونین اوسکے بادشاہت کے تیرہویں برس میں اوترا یہو یقیم کے دنوں میں بھی صدقیہ کے گیارہویں برس کے تمام ہونے تک یروشالم کے لوگوں کے قید ہو جانے تک اوترا رہا اس صحیفہ میں اول سے آخر تک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی بت پرستی اور کھرا و خون ناحق اور زنا کاری کی اور مسافروں پر ہوا اور یتیم پر ظلم کرنیکی شکایتیں کرتا ہے اور اپنے احسان بیان کرتا ہے اور جا بجا یہ خبر دیتا ہے کہ اگر تم توبہ نہ کرو گے تو بابل کے بادشاہ نجت نصر کو تمہارے اوپر بھیجے گا وہ تمہیں قتل کرے گا اس صحیفہ میں بھی جانجا محمدی بشارتیں موجود ہیں تیسرے باب کے سرے پر یاد دہی میتر لکھتا ہے کہ توبہ کرنی والوں کو انجیل کی بشارت دی جاتی ہے اس باب میں اللہ تعالیٰ اسرائیلیوں کی بت پرستی کا ذکر کر کے فرماتا ہے کہ اس یاعث سے میں نے اوف کو نکال دیا اسکا یہ مطلب کہ دس فرقوں کو اوف کی ملک سے نکال دیا پھر یہودا کی بت پرستی کی شکایت کرتا ہے

فرماتا ہے کہ یہ لوگ بت پرستی میں اسرائیلیوں سے بڑھ گئے پہلے اللہ تعالیٰ حضرت یسوع علیہ السلام سے فرماتا ہے
 کہ جہاد اور ترکیط پکار کے کہ خداوند فرماتا ہے اے برگشتہ اسرائیل سے آؤ میں تم میں ہمیشہ تک اپنا غضب رکھتا
 رہوں گا جو روزگام قطع اپنی بدکاری کا اقرار کر اگرچہ میں نے تم کو جوڑ دیا تو یہی پہلے آؤ اور میں تم کو ہر ایک شہر میں سے
 ایک ایک اور گرائی میں سے دو دو ایک تھیں صدیوں میں آؤ گا اور میں تم کو اپنے خاطر خواہ چرواہی دوں گا اور
 وہی تمہیں دانائی اور سمجھداری چراؤں گے اور ایسا ہو گا خداوند فرماتا ہے کہ جب اندون میں تم ملک میں رہو گے
 اور بہت ہو کر تب ہی پہلے کہیں گے کہ خداوند کے عہد کا صندوق اس کا خیال بھی کہی اذکر دل میں
 آؤ گا وہی ہرگز اس سے یاد کر نیگے اور اس کے نمونے سے دریغ نہ کریں گے اور وہ پہلے بنایا جائیگا اور وقت کیوں
 اللہ کا تخت کھلا جائیگا اور وہاں ساری قومیں اللہ کے نام سے پرورش مل میں جمع ہوں گے اور وہی پہلے ہر
 دل کی مگر انکی پیروی نہ کریں گے اور نہیں ہوں میں یہود کا گناہ اسرائیل کے گناہ سے کہ ان سے میں جاؤں گا اور وہی اور
 کی زمین میں سے اس میں میں ملکر آؤں گے جسے میں نے تمہارے باب داد و نکو میراث میں دیا یاد رکھی مگر
 اس کاٹ لکھتا ہے کہ وہ دس قومیں جو قید ہو کر پہلے گندہ کر دی گئیں تھیں اذکر واسطے حکم ہوتا ہے کہ اشتہار
 دو مگر حکم یہ بنیال کرنا چاہئے کہ حضرت یسوع خود اذکر ملک میں دھن کو گئے لیکن اللہ اس حکم سے یہودیوں کو
 شرم دلاتا ہے کہ اسرائیلیوں کے لیے اب بھی رحم موجود ہے اگر بت پرستی سے توبہ کریں اور یہ کہ اللہ انہیں سے
 متوڑ و نکو پہلے صدیوں میں لاؤں گا اور د اذکر کیط حکام بادشاہ اوپر قائم کر گیا یہ پیش خیری کچھ پوری ہو
 تھے جب اسرائیلی لوگ یہودیوں کے ساتھ بابل سے ہلتے اور ماتحت زبابل اوپر شوع اور عزرا اور نبیا
 کے ہوئے لیکن خاص مراد یہ ہے کہ اسرائیلی لوگ جمع ہوئے جب عیسائی زمانہ کے بت پرست ایمان
 لائے اسی ایمان والو حضرت حزقی ایل کے اذکر الیسوین باب میں حکم ہوا ہے کہ بارہ فرقوں کو لیے زمین کو
 اسطرح تقسیم کرو اور عزرا کی کتاب کے چھٹے باب میں ہے کہ بارہ فرقوں کے شمار کے موافق بارہ
 بکرے چڑھائی کیانے ثابت ہوا کہ کچھ کچھ لوگ دس فرقوں کے بھی فرقہ یہود کے ساتھ تھے اور
 یعقوب جواری اپنے خط کے سرے پر لکھتے ہیں کہ یعقوب کے اوپر بارہ فرقوں جو متبرترین
 سلام اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ کے بعد اسرائیلیوں کو بارہ فرقوں کو عیسائیوں میں موجود
 پہلے اور ہی لکھتا ہے کہ عام خیال کیا گیا ہے کہ صندوق عہد نامہ کا بعد قیدی کے بنین پایا گیا اور
 اوستہ کے کوئی اور بنین بنایا گیا پہلے پادری اس کو خاص حضرت عیسیٰ کی وقت کی خبر فرماتا ہے

کہ جو یہودی عیسائی ہوئے اور ان کو از سر نو قیامت کی کچھ حاجت نہ رہی اور ایمان والو بالکل سے پیشہ کر کے بعد اگر یہودیوں کے بنانی کا حکم کسی نبی کو نہیں ہوا اور اس فرقہ کے بھی کچھ لوگ یہودیوں میں آکر اس مقام میں مقیم ہوئے۔
 ذکرِ نبیرہ اور حضرت عیسیٰ کے وقت کا بھی ذکر نہیں اس لیے کہ یہ تو اللہ نے محمدی وقت کا خاص بتایا ہے کہ
 اس وقت میں یہ یہ شالم امیر کا تخت کھلایا جائے گا اگرچہ یہ وہ شالم سارے شہر کا نام ہے مگر اس پاک شہر میں حضرت
 سلیمان کی مسجد اور مسجد کعبہ تھیں وہ پاک شہر ان دونوں میں ہے اور اللہ اس کو اپنے وقت پر
 تاج مہر ہوئے ہو اس پاک چٹان کو وہ ہاں کے مسکن اور اہل عالمین کے لیے ہیں اس کا کیا باعث رہی
 روایت ہے جو اوپر ہو چکی کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ پناہ تخت اس پاک چٹان پر رکھے گا یہ وہ
 پاک چٹان ہے جس پر جو بنے عیسائیوں نے ہو دیوں کی ضد میں گو بر کا ڈھیر لگا کر کہا تھا مگر
 اس کو جہاڑ کر اور صاف کر کے بہت بڑی روٹھ دی پادریوں نے لہہ بیٹا نے میں جو اخبار
 سن کر عیسوی میں پہنچا تھا اسکے نمبر ۱۹-جلد چوتھی صفحہ ۲۴ میں ایک انگریز کی زبانی بیت المقدس
 کا حال لکھا تھا کہ وہ مسلمانوں کا بغیض کر کے اس پاک مسجد کے دیکھنے کو گیا تھا اس نے اس
 چٹان کے ذکر میں لکھا تھا کہ اس چٹان کو تخت عرش اللہ کہتے ہیں اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے
 کہ میں نے بھی وہاں کی بعض بعض حانیہ الون سے سنا ہے کہ وہاں کے لوگ اس چٹان کو تخت
 رب العالمین کہتے ہیں اور باقی دو نشانیاں بھی محمدیوں میں موجود ہیں صیہون میں محمدی امیر کی
 بہت میں وہاں تلاش کرنا چاہی کہ وہیں اسرائیلیہ کے کون کون تو ہیں میں پادری کا ڈفری
 لکھا ہے کہ اسرائیلیوں کی دس تو ہیں محمدی دین میں داخل ہو گئیں حضرت یرمیا نے اللہ کے حکم
 سے دس فرقوں کو پکار دیا تھا کہ توبہ کرو اس پکار کا اثر اللہ نے اونکی ارواح پر ڈال دیا جو آئندہ
 زمانہ میں پیدا ہونے والے تھے اور ان کو توبہ اور ایمان عنایت فرمایا اور عہد نامہ کا صندوق
 جس کو اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ اس میں اللہ کی طرف سے سکینہ یعنی تسلی تھی جاری پیغمبر صلی
 اللہ علیہ وسلم کو بھی اسکے بنانے کا حکم نہیں ہوا اللہ نے اتنا فتح مین فرمادیا کہ اللہ نے ایمان
 والوں کے دل میں سکینہ یعنی تسلی نازل فرمائی وہاں اللہ کا فیض اس صندوق میں تھا
 بیان اللہ نے اپنا فیض محمدیوں کے دلوں میں بہر دیا اسی باعث ہے اس صندوق کے ٹونکا
 کچھ افسوس محمدیوں کو نہیں جیسا اللہ نے فرمایا تھا کہ وہ اسکے ٹونے سے دریغ نہ کریں اور اللہ نے

اور سو گنت کا ایک بڑا پتہ دیا کہ ساری قومیں اللہ کے نام سے پروشائیں اور جو ہونگے اور جب وہ
 بھی ہو گئے تو انکی دل کی سختی جاتی رہے گا اور ان کے سب حکموں کو نبی کی قبول کر لیں اور وقتہ ہوا
 میں اسرائیلی فرقوں میں جو دشمنی تھی وہ بین محمدی کی برکت سے جاتی رہے گا سب ایک ہو کر اور
 سے پیشہ مالک عراق سے ملک شام میں آویں گے محمدی وقت سے پہلے عراق میں حکومت ایران
 کے آتش پرستوں کی تھی وہ ہمیشہ شام والوں سے لڑتے تھے عراق والوں کو شام میں آنا۔
 مشکل تھا لیکن اس باب اس باب کے سر پر پوری مقرر لکھا ہے کہ بیان یہ بشارت ہے
 کہ کلمہ جو پر اللہ ہوا تھا پر جمع کیا جائیگا مسیح اوپہ حکومت کرے گا اور اوسے چاویگا اور فرما
 یو اور ان چرواہوں پر داویلا ہی جو میری چراگاہ کے بیٹروں کو ہلاک و پریشان کرتے ہیں
 خداوند کستایہ اس لیے خداوند اسرائیل کا خداؤں چرواہوں کی مخالفت میں جو میری قوم
 کو چرتے ہیں یون کستایہ کہ تم میرے گلہ کو پرانہ کیا اور انہیں ہانک کر نکال دیا اور ملک
 انہیں کی دیکھو میں تمہارے کاموں کی برائی پسروالوں کا خداوند کستایہ پرین اوٹکو جو میرے گلے سے
 بچ رہے ہیں ساری سرزمینوں سے جہان جہان میں نے اوٹکو ہانک دیا تھا جمع کروں گا اور انہیں
 اوٹکو بیٹروں پر لاؤں گا اور وہ پہلے گے اور بڑھینگے اور میں اوپر ایسے چرانے والی مقرر کروں گا
 جو انہیں پرانہ اور وے پر نڈرینگے نہ کہ اوٹکو نہ کہ ہوجا ہینگے خداوند کستایہ دیکھو وے
 دن آتے ہیں خداوند کستایہ کہ میں داؤد کے لیے صداقت کی ایک شاخ نکالوں گا اور ایک بادشاہ
 بادشاہی کرے گا اور اقبال منہ ہوگا اور عدالت اور صداقت زمین پر کرے گا اوسکے دنوں میں ہوا
 نجات پاوے گا اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کرے گا اور اوسکا یہ نام رکھا جاوے گا خداوند ہماری
 صداقت پاوری طامس اسکاٹ لکستایہ کہ اسرائیلیہ بن کے بادشاہوں اور علماؤں کی بی انتہائی
 نے اوٹکو برباد کر دیا تھا خداؤں سے وعدہ کرتا ہے کہ جو انہیں باقی رہینگے وہ اپنی زمین میں نہ رہیں بلکہ
 وغیرہ کے زمانہ میں ترقی پاوینگے جنہوں نے خدا ترسی سے سلطنت کی مگر خاص یہ پیش خبری حضرت عیسیٰ
 کی وقت میں پوری ہوئی آی ایمان والو حضرت عیسا علیہ السلام کا طور بادشاہی کے ساتھ نہیں ہوا
 اور ان کے وقت میں ایمان والوں نے چہ سو برس ظالم بادشاہوں کے ظلم اٹھائے یہ تو صاف بشارت
 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح پیغمبر بھی ہیں اور بادشاہ بھی

ہیں اور حضرت اودکر بہائیوں کی نسل میں پیدا ہوئی ہیں اور عبرانی میں صریح کال فطیسکے معنی شاخ کو ہیں۔
نقطہ آخری پیغمبر کے حقیقین شعیبا کے کتاب میں دو جگہ ہو چکا ہے اور ذکر علیہ السلام کی کتاب میں ہر
آتا ہو شاخ اس کو فرمایا کہ حضرت ابراہیم کی نسل میں ہی ایک شاخ ہوئی اسکا بیان اوپر ہو چکا ہے اور عدت
کا پتا اور اسرائیلیوں کا سلامتی اور رہنمائی دشمنوں کے غلبہ سے محفوظ رہنا بڑا پتا آخری پیغمبر کا ہے
وہ بھی بیان صاف موجود ہو سو یہود اور اسرائیلی فرقہ محمدی ہوئے سب مل کر ایک ہو گئے اور ملک شام
میں پہلے اور بڑے اور محمدی حاکمون کی شاہ میں ہو او انکو کسی دشمن کا خوف نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا اللہ نے قرآن میں یہ نام رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی پیغام ہو نجاتی والا اسچ بتانی والا
ادن کتابوں کا جو او انکو ساتھ میں حضرت یریشا فرماتے ہیں کہ اسکا یہ نام رکھا جاوے گا کہ اللہ ہماری خدا
ہو اسکا یہ مطلب ہو کہ اللہ ہمارے وسیلہ ہو ہمارے سچے اور ظاہر کر گیا اسطرح کہ او نام بھی ان کتابوں میں آئے
ہیں تو اراہ شریف کی دوسری سورۃ کے سترہویں باب میں ہے کہ حضرت موسیٰ نے قربان گاہ بنائے
اور اسکا نام رکھا یسوعا یعنی اللہ میرا خدا ہے اور توراہ کی پہلی سورۃ کے بائیسویں باب کی
چوبیسویں آیت میں ہے حضرت ابراہیم نے ایک مقام کا نام رکھا یسوعا یعنی اللہ دیکھ گیا
اور قاضیوں کی کتاب کے چھٹے باب کی چوبیسویں آیت میں ہے کہ حضرت جبریل نے قربان گاہ بنائی
اور اسکا نام رکھا یسوعا والا سلوم پادری میتہ نے حاشیہ پر لکھا ہے یعنی اللہ سلامتی عنایت کرے
ان ناموں سے یہ مطلب نین کہ جس چیز کا یہ نام رکھا گیا معاذ اللہ وہ چیز خدا ہو گئی بلکہ مطلب یہ ہے
کہ اللہ اسجگہ سلامتی دیوی اور مذکور سے اسی طرح اوس رسول پاک کے اس نام کا یہ مطلب ہو کہ اللہ ہمارے
وسیلہ سے ہماری کتابوں کی سچائی ظاہر کر گیا اس مطلب کو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں عبرانی
کی محافل کے موافق بنین فرمایا بلکہ اسکا خلاصہ عبرانی کے محاورے کے موافق فرمادیا کچھ سیوان
باب یہ کلام یریشا کو یہو یقیم بادشاہ کے چوتھے برس میں ہو نجاتی بابل کے بادشاہ بخت نصر کا پہلا
برس تھا اس باب کی سات آیتوں کے بعد اللہ فرماتا ہے کہ تم میری باتیں نہ سنو میں او تر کے سارے
گھرانوں کو اور اپنے بندے شاہ بابل بخت نصر کو بلا پیچھا کیا رہو میں آیت میں فرماتا ہے کہ یہ قومیں
ستر برس تک بابل کے بادشاہ کی تابعداری کریں گے بارہویں آیت میں فرماتا ہے کہ جب ستر برس پورے
ہوں گے میں بابل کے بادشاہ کو اور اس قوم کو اور کسی یونکی سرزمین کو اونکی بدکاری کے سبب نرا دوں گا

پر سب سے شہر وں کا نام لیکر خبر دیتا ہے کہ یہ سب مقرر کے غضب کا پیا لہ پھین گئے اور انکو بعد سے سب سے
 یعنی بابل کا بادشاہ پہنچا گا اس کتاب کے اکیسا و نوین باب کی اکتالیسویں آیت میں بابل کو سب سے
 کہا ہے کہ یہ فرماتا ہے کہ میں زمین کے سارے باشندوں پر ملوا طاب کرتا ہوں پادری طامس اسکاٹ لکھتا
 کہ یہ خبر بخت نصر کی تلوار کی ہے اب ہم کہتے ہیں کہ اسکے بعد صاف محمدی بشارت ہے اللہ تعالیٰ اور بخت نصر
 کی فوج سے ڈرتا ہے اور ہر آخری پیغمبر کی خوشی سناتا ہے جس طرح قرآن شریف میں جہان و فرخ سے ڈرا
 تا ہے وہاں جنت کی بھی خوشی سناتا ہے دیکھو تیسویں آیت میں اللہ فرماتا ہے اسیلے تو ان سب باتوں کی خبر
 دیکر انکی مخالفت میں نبوت کر گیا اور ان سے لیکھا کہ خداوند بلند ہی پر سے گرجیگا اور اپنے
 مقدس مکان سے آواز سنا دیکھا وہ بڑے زور شور سے اپنی چراگاہ کے اوپر گرجیگا انکو رٹا رٹا دے والا ہے
 مانند وہ زمین کے سارے باشندے ہر لکڑی کا ایک غوغا زمین کی سرحدوں تک پہنچا ہے کہ خداوند کو
 سے جگمگایا وہ سارے بشر کی عدالت کر گیا وہ شیر و نگو تلوار کے حوالے کر گیا خداوند کتا ہے رب العالمین
 یون کتا ہے کہ دیکھ گروہ گروہ پر بلانازل ہوگی اور ایک بڑی آندھی زمین کی سرحدوں سے اٹھائی
 جاوے گی اور خداوند کے مقتول اوس وز زمین کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پڑے ہونگے اور
 کوئی نوحہ نہ کرے گا وہی سمیٹے نہ جائیں گے گاڑی جائیں گی کما د کی طرح وہی روی زمین پر پڑے رہیں گے آری ان
 و لو اللہ تعالیٰ پہلے بخت نصر کی تلوار کی خبر دیکر حضرت یسٰی سے فرماتا ہے کہ تو ان باتوں کی خبر دیکر ان
 لوگوں کے برخلاف نبوت کر گیا یعنی خبر دیکھا کہ خداوند بلندی پر سے گرجیگا اور اپنے پاک مکان سے بیٹھے
 عرش سے اپنی آواز جبریل علیہ السلام کو سنا دیکھا جبریل وہ کلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا دیکھے اپنی
 چراگاہ پر یعنی اسرائیلیوں پر بڑے زور شور سے گرجیگا یعنی اوس پاک کلام میں انکو بھی خوب دہمکا دیکھا
 اور اپنے عذاب سے ڈرا دیکھا پھر فرمایا کہ ساری زمین کے رہنے والوں پر لکڑی کا اور قوموں پر جگمگایا یہ خاص
 قرآن شریف کا ہے جس میں اللہ تعالیٰ تمام جہان کو ساری قوموں کو اپنے عذاب سے ڈرتا ہے پھر فرمایا کہ خبر
 کو تلوار کے سپرد کروں گا اور زمین کا کنارہ اوس زمانہ میں ملک عرب کو لیتے تھے اسکی سند حضرت اشعیا کے
 چوبیسویں باب میں ہو چکی سو فرمایا کہ ایک آندھی زمین کی سرحدوں سے اٹھائی جاوے گی یعنی وہ
 جہاد زمین عرب سے شروع ہو گا پھر ساری زمین کے کافر قتل کئے جائیں گے اکتیسویں باب میں اس باب کے
 سرے پر پادری میٹر لکھتا ہے کہ مسیح کو بیٹھے کا وعدہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی جماعت کی کیونکر خبر لے گا اوسکے

نے محمد یعنی نئے شریعت اور کلیسیا کی یعنی امت کی پادشاهی اور اس کے لوگوں کی کثرت کی خبر دی باقی ہو
 اوسوقت میں خداوند کتاب میں اسرائیل کے سارے گمراہوں کا خدا ہو گا اور وہی میرے لوگ ہوں گی خداوند
 یوں کتاب میں کہ اسرائیل نے کہ ایک گروہ تھی جو تلواری سے بچ نکلی تھی یا بان میں فضیل یا یا جب کہ میں اسے گرام
 دینے گیا خداوند قدیم سے مجھ پر ہوا اور کہا کہ میں نے تیرے ہمیشہ کے عشق سے تجھے یاد کیا اس لیے میں نے
 اپنی شفقت تجھ پر رکھی میں تجھی پر بنا کر ہو گا اور تو بنا لیا جائیگی اس کے بعد کہ یوں ہو کہ ایدرن آوی گا
 کہ افرائیم کے پہاڑ پر نگہبان بن کر ہو گا اور تلواری ہم یہیوں پر خداوند اپنے خدا کے حضور جاوین
 پادری ملاکس اسکاٹ لکھتا ہے کہ فرعون اور عالقہ کی تلوار سے جو اسرائیل ملی ہو تھے اوکو لکھتا
 جنگل میں اپنے قدرت سے بچایا پھر اوکو کتھا دیا وہاں انہوں نے ترقی پائی اسی طرح
 جو لوگ بابل والوں سے بچینگے وہ بھی اسی طرح اللہ کے فضل سے آباد کی جائینگے یہود اور افرائیم یعنی
 دسویں قومیں اپنی زمین پر قابض ہونگے اور ان کی پرانی عداوتیں موقوف ہو جاوینگے چند اسرائیلی
 لوگ یہودیوں کے ہمراہ بابل سے پلٹ آئے اور غالباً بہت سے اونیں شامل ہو گئے اور جہاں
 جہاں وہ آباد ہوئے اوکو سات رسے اور بہت سے اونیں عیسائی ہو گئے شروع زمانہ میں یہ
 پیش خبری بالکل پوری نہیں ہوئی تھی لیکن اخیر زمانہ میں جب تمام یہودی عیسائی ہو جاوینگے تو
 اسرائیلی بھی بچا کی جائینگے آئی پادریو پادری گاؤں ہری لکھتا ہے کہ دسویں قومیں سب محمدی زمین میں
 داخل ہو گئیں اب امام محمدی کے وقت میں سب یہودی محمدی ہو جاوینگے اس باب کی حدیثیں
 کے بعد ارشاد ہوتا ہے دیکھو وہی دن آئے ہیں خداوند فرماتا ہے کہ میں اسرائیل کے گمراہوں اور یہود کے
 گمراہ انسان کا بیج اور حیوان کا بیج بوؤ گا اور ایسا ہو گا کہ ج طرح میں نے اوکی گمراہات میں بیج
 کے اونیں اور کھاڑا اور ڈھلایا اور اوٹھا دیا اور برباد کر دیا اور کہہ دیا اسی طرح میں چوکی دیکی اونیں
 بناؤں گا اور لگاؤں گا خداوند کہتا ہے اونیں نوین پر یہ نہ کہا جاوے گا کہ باپ دادوں نے کچے
 انگور کھائے اور لڑکے دانت کئے ہو گئے کیونکہ ہر ایک اپنے بدکاری کے سبب مر لگا ہر ایک جیسے
 انگور کھاتا ہے اس کے دانت کئے ہونگے اور ایمان و لو آخری زمانہ میں جو لوگ امت مرحومہ میں داخل
 ہوئے انکا اللہ یہ پتا دیتا ہے کہ اونیں نوین ایسا ہو گا کہ باپ دادوں کی شرارت کا اثر اولاد
 میں آدے اور اولاد کو اپنے گناہ کی اور باپ دادوں کے گناہ کی سزا دیا دے جیسا کہ حضرت شیما

کے پیشکشوں پر آپ کی ساتویں آیت میں ہے کہ تمہاری بدکاریوں اور تمہارے باپ دادوں کی بدکاریوں
 پر ایک ساتویں اور دہریت پر تیسارے پندرہویں باب میں اللہ فرماتا ہے کہ میں اذکوہودا کے باد
 شاہ سنساکے سپہ وراور کلہم کی باعث جو اوشے ووشالہم کیا ہے جو ہودون گاکہ وی زمین کے
 ارے ملکوتیں سنساکے ہوا ہیں اسکا مطلب یہ ہے کہ سنساکے جب کفر اور شرک کی زمین پہلانیں اور
 ہر گاہ کو گاہ اوسکی برائی پر پڑا اور لائق عذاب کے ہوئے اللہ نے اوشے اونکے کفر کا اور اونکے بادشاہ
 سنساکے کفر کا اکڑا ہر لکھا وہ مالک ہے جو چاہتے سو کرے اوس سے کون کہہ سکتا ہے کہ تو نے
 یہ کیوں کیا ایسا اللہ تعالیٰ یہ بشارت دیتا ہے کہ اب رحمت کا زمانہ آگیا ہے جو کوئی کفر اور شرک اور گناہ
 اور بدکاری کرے گا اور کچھ نہ فقط اوس سے لیا جاوے گا اوسکا اودانے جو گناہ کیا اوشے فقط اوشیں کے
 گناہوں کا عوحضیٰ لیا جاوے گا تو اوپر دوسرا عذاب نہیں ہوگا یہ خبر حضرت عیسیٰؑ کے وقت کی نہیں
 ہو سکتی کیونکہ شاکی انجیل کے تیسویں باب کی تیس آیتوں کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نبیوں کے
 قاتلوں کے فرزند ہو پس اپنے باپ دادوں کا پیانا پیراؤ سا پیراؤ سا پیراؤ سا پیراؤ سا پیراؤ سا پیراؤ سا
 کے عذاب سے کیونکر بھاگو گے ایسے دیکھو میں نہیں اور دانائون اور سمجھدار و نکو تمہارے
 پاس بیٹھا ہوں تم اون میں سے بعضوں کو قتل کرو گے اور سولی پر کینچیں گے اور بعضوں کو اپنے
 عبادت خانوں میں کوڑے مارو گے اور شہر شہر سنساکے تاک سب راست باز و کاخون جو زمین پر
 ہوا گا کچھ پیراؤے ہا بیل راست باکھون ہی پر خیا کے بیٹے ذکر کے خون تک جسے تم ہی بیکل اور
 قربان گاہ کے درمیان قتل کیا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ اس زمانہ کے لوگوں پر آوے گا
 اسی ایمان والو حضرت عیسیٰؑ کے وقت کے یہودیوں نے اُنکے باپ دادوں کا اثر آیا اودنوں نے اپنی
 سمجھ میں حضرت عیسیٰؑ کو قتل کیا اور حضرت گئی اور اُنکے باپ حضرت ذکر کا خون بہایا اور کثیر
 عیسائیوں کو سولی چڑھایا اور طرح طرح ستایا تو حضرت ہابیل جو حضرت آدمؑ کے بیٹے ہیں
 جنکو اُنکے باپے قابیل نے مار ڈالا اذکوہودا کے لیکر باراشیا کے بیٹے ذکر کے خون تک قتل ہوں
 واضح ہوئے سب کا عذاب اکٹھا اون یہودیوں پر ہوا اودنوں نے اسی بیٹے کا بھڑے پڑے پڑے
 عذاب اوشے پیر محمدی وقت میں جو یہودی محمدی دین میں آئے اونکے نسل در نسل ایمان نہ لائی
 رہا اُنکے باپ دادوں کے کفر کا اثر اوشیں نہیں آیا اور جو ایمان نہیں لائے وہ بھی رعیت ہو کر محمدی

امان میں رہے تو یہ کے لیے مصلحت ملی و لیسے سخت مصیبتیں اور پریشانیں جن جیسی اگلے وقت میں آئیں
تھیں کیونکہ انہی فقط اونہیں کے کفر کا اور شرارت کا بدلہ لیا گیا باپ دادوں کا بدلہ نہیں لیا گیا اللہ فرماتا
وما امرسلناک الا حمۃ للعالمین یعنی اسے نہ ہی تجھ کو فقط رحمت کر کے بھیجا سارے جہان کے
واسطے ارشاد ہوتا ہی دیکھ وہی دن آئے ہیں خداوند کتا ہی کہ میں اسرائیل کے گمراہ کے ساتھ اور
یہودا کے گمراہ کے ساتھ نیا عہد باندھوں گا اور اس عہد کے طرح نہیں جو میں نے ان کے باپ دادوں سے
کیا جس دن میں نے اؤنکی دستگیری کی تاکہ زمین مصر سے اونہیں نکال لاؤں اور انہوں نے میرے اور عہد
کو توڑا اور میں نے اونہیں جیوڑ دیا خداوند کتا ہی بلکہ یہ وہ عہد ہے جو میں اسرائیل کے گمراہ سے کر دیا
اونہوں کے بعد خداوند فرماتا ہی میں اپنے شریعت کو ان کے اندر رکھوں گا اور ان کے دل پر اسے لکھوں گا
اور میں اون کا خدا ہوں گا اور وہ میرے لوگ ہوں گے اور وہ پر اپنے پر دسی اور اپنے اپنے بہائی کو یہ
کہنے نہ سکھاؤں گے کہ خداوند کو پہچانو کیونکہ جو نے سے بڑے تک وہی سب بھی جانیکے خداوند کتا ہی کہ میں
اونکی بدکاری کو بخش دے گا اور ان کے گناہ کو یاد نہ کروں گا خداوند یوں کتا ہی وہ جس نے دن کی
روشنی کی لیے سورج کو مقرر کیا ہی اور جس نے رات کی روشنی کے لیے چاند اور ستاروں کا انتظام کیا ہی جو خدا
کو بتا دیتا ہی جو وقت اس کے لہرین شور کر رہی ہوں اور اس کا نام رب العالمین ہی اگر یہ انتظام میرے آگے سے
موقوف ہو جاوے گا خداوند کتا ہی تو اسرائیل کی نسل بھی میرے آگے سے جاتی رہی گی ایمان والو! اہل
تعالیٰ یہ خبر دیتا ہی کہ میں اسرائیل اور یہودا کے گمراہی سے ایک نیا عہد باندھوں گا یعنی نئی شریعت دے گا
اور اس شریعت پر چلنے کا ان سے اقرار لوں گا اگرچہ اصل دین سب پیغمبروں کا ایک ہی مگر اس شریعت
میں بہت سے نئے حکم ہوں گے اور اگلی شریعت کے عہد کو انہوں نے توڑ ڈالا یعنی بار بار بت پرستی اور کفر بھیس
گئی آخری شریعت ایسی ہوگی کہ میں اس کو اؤنکی دل پر لکھوں گا یعنی وہ شریعت دلوں میں سج جاوے گی جو لوگ نئی
شریعت میں داخل ہوں گے سب اللہ کو ایسا پہچانیں گے کہ پر نہ بولیں گے اؤنکی نسل میں وہ شریعت قائم رہے
گی اگلے گناہ سب معاف ہو جائیں گے یہ خبر حضرت عیسیٰ کی نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت عیسیٰ کے بعد بہت
سے عیسائیوں نے دین کی جڑ چھوڑ دی حضرت عیسیٰ کو اور روح القدس کو خدا ٹھہرا کر تین خداؤں کی قائل
ہوئے اور بعضے فرقے یہودیوں کی ضد میں اگلے پیغمبروں سے منکر ہوئے اور جو لوگ محمدی شریعت میں داخل
ہوئے ہیں ان میں اکثر لوگ اللہ کو اکیلا جانتے ہیں اور سب پیغمبروں اور سب کتابوں کو مانتے ہیں یہ خاص

بشارت محمدی شریعت کی ہی پرالتہ نے اسرائیلیوں کو تسلی دی کہ ایسا ہوگا کہ اسرائیل کی ساری نسل گمراہ ہو جاوے اور سب کے سب رد ہو جاوین سو اس نسل میں آج تک محمدی ایمان والے جا بجا ہوئے ہیں ارشاد ہوتا ہے ویکمہ وی دن آتے ہیں خداوند کتاہ کہ یہ شہر حنن ایل کے برج سی کوٹنے کے پہلے تک خداوند کے لیے بنا کیا جاوے گا اور پچائش کی رستی اس کے مقابل جاریں پہاڑ پر سے ہو کے جو عاشرہ کو گیر لگی اور مردوں کی لاشوں کے اور راکھ کے سارے وادی اور سارے کیت قدرون کے نالہ تک گھوڑ پھانک کے کوثر تک سورج کے نکلی کی جگہ کی طرف خداوند کے لیے مقدس ہو گیا وہ ہمیشہ تک نہ اگھارائے گرایا جاوے گا اے ایمان والو اللہ تعالیٰ نے شہر یروشالم کی آبادی کی خبر دیکر یہ قید لگا دی کہ ہم ہمیشہ تک نہ اگھارائے گرایا جاوے گا تو یہ خبر اس آبادی کی بنین ہی جو بابل سے پلٹنے کے بعد نجیہ کے ہاتھوں ہوئی کیونکہ حضرت عیسیٰ کے بعد رومیون نے اس پاک شہر کو برباد کر دیا اسکے بعد ہریان بادشاہ نے شہر بنایا مگر مسجد ویران رہے اس آبادی کی بھی یہ خبر بنیں ہی کیونکہ اوریان بت پرست نے شہر بنایا اور اوس میں بت پرستی پہلائی اللہ اسکے فعل کی تعریف کیونکہ اگر تھا اللہ فرماتا ہے کہ خداوند کے لیے یہ شہر بنا کیا جاوے گا اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ اللہ والے لوگ اللہ کی محبت سے اوسکو بناوینگے سو جب محرمیون نے اوسکو فتح کیا مسجد کو خوب آباد کیا صلاح اللہ بادشاہ نے چھٹے صدی کے اخیر میں شہر بنائے اور نئی برج بنائی جیسا کہ مولانا مجیر الدین چنبلی نے تاریخ بیت المقدس میں لکھا ہے ہر روم کے بادشاہ سلیمان ابن سلیم شاہ نے ۵۲۴ عیسوی میں یعنی دسویں صدی میں شہر بنایا جیسا پادری شیرنگ نے الکتاب کے مقامات المعروہ میں لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اوس مقام پر نگاہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نیا شہر قدیم شہر کے جگہ پر آباد ہوا ہے گھوڑ پھانک کے مضیع میں گھوڑو کا پھانک بادشاہوں کے احوال کی دوسرے کتاب کے تیسویں باب میں یوسیا بادشاہ کے احوال میں جو تھی آیت میں قدرون کا ذکر پاس کے کیونکہ ذکر ہے اور چھٹے آیت میں صاف بیان ہے کہ قدرون یوسیا کے وقت میں شہر سے باہر تھا اب سمجنا چاہئے کہ اللہ نے پہلی جگہ یہ فرمایا کہ اللہ کے لیے شہر بنایا جائیگا ہر قدرون وغیرہ کا نام لیکر یہ بنیں فرمایا کہ یہاں تک شہر بنایا جاوے گا بلکہ یون فرمایا کہ اللہ کے لیے مقدس ہونے اسکا یہ مطلب کہ اگرچہ شہر کی عمارت سے یہ مقام باہر ہوئے مگر شہر سے علاقہ

رکبیں گے اور پاک مقاموں میں شمار کریں گے۔ پادری شیرنگ نے کتاب کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ
 لکھا ہے کہ آدھایسہون پہاڑ آگے پار دیواریں اور تھما اور اب یہاں سے اور یہ شہر قدیم شہر سے چھوٹا ہے
 میری شینس کو ناری دی ہی ہے لکھا ہے یہ شہر اور توارت اور جو گیا ہے اور کمرہ میں ہے گشت گیا ہے یہ
 اب شہر کے باہر ہے ہم کہتے ہیں کہ آدھایسہون اگر شہر کے باہر ہو گیا تو چھلان آتی تو بڑا اونٹ نہیں ہے
 کیونکہ بیان صیہون پہاڑ کے داخل ہونیکا وعدہ نہیں بتایا۔ ان باب اس باب میں پہلے اللہ
 تعالیٰ نے خبر دیا ہے کہ میں اس شہر کو بابل کے بادشاہ نخت شہر کے ہاتھ میں کر دوں گا پھر قیدیوں آتے
 کے بعد فرماتا ہے دیکھ میں اونہیں اون ساری سرزمینوں سے جہان میں ہے اونکو اور غصے اور
 اپنے غضب و قہر شدید سے بھاری جمع کر دوں گا اور اس مقام میں پہاڑوں کا اور اونہیں ان سے
 آیا کر دوں گا اور ویسے لوگ ہونگے اور میں اونکا خدا ہوں گا اور میں ایک دل اور ایک راہ
 اونکی بھلائی کیلئے اور اونکے بعد اونکی اولاد کی بھلائی کے لیے اونکو دوں گا اور میں اونکے ساتھ
 ہمیشہ کا عبد ہوں گا جسکے اونسی میں ندا اوٹھاؤں گا کہ اون سے نیکی کروں اور اپنا اور اونکو دین اور
 کہ دے مجھے برگشتہ ہوں دیکھو ہر ہمیشہ کے عہد کا پتا دیا کہ وہ شریعت سرکسی موقوف نہوگی
 اور جو لوگ اس شریعت میں داخل ہوں گے اونکی نسل میں وہ شریعت قائم رہے گی ایسا ہوں گا جیسا
 اسرائیلی پادشاہوں کا اور اونکی رعیت کا حال تھا کہ بار بار دین سے پر جاتے تھے اور ہوتا ایسا
 باب اس باب میں مواب کی قوم اور ملک کی قبای کی خبر ہے اونکی بت پرستی اور غرور اور کفر
 کی باعث سے اونپر قہر نازل ہو رہا ہے پھر آخرین یون ہی کہ باوجود اسکے میں آخری دنوں میں
 مواب کی اسیری کو بدل دوں گا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ موابی لوگ بعد اسکے اپنے ملک میں
 بحال کئے گئے جیسا کہ یونسی فیض سے معلوم ہوتا ہے لیکن اس سے اور ایسے اور وعدوں سے خدا
 کے بعد رحم کا وعدہ اکثر خیال کیا جاتا ہے آخری دن انبیاء نے اس زمانہ کو کہا ہے جس
 زمانہ میں بت پرست لوگ بت پرستے چھوڑ کر خدا پرستی اختیار کریں گے اور قید سے پلٹنے کا یہ
 مطلب ہے کہ بت پرست بدل جائیں گے یعنی کفر کی قید سے چھوٹ کر ایمان میں داخل ہوں گے اسے
 ایمان والو یہ بات حواریوں سے شروع ہوئے مگر محمدی وقت میں خوب طرح اسکا ظہور ہوا
 اونچا سوالن باب اس باب میں عمون کی قوم اور ملک کی خبر ہے مگر چھٹی

آیت میں یوں ارشاد ہوا کہ اسکے بعد میں عموماً نوکی اسیر کیو بدل دو گا خداوند کتابی اسی انچاسویں باب میں اودوم کے ملک کے ویران ہو جانے کی خبر ہے اوسکی ویرانی کا بہت بڑا بیان ہے تیسرے میں آیت یوں ہے میں نے اپنی ذات کی قسم کہا میں خداوند کتابی کہ بصری مقام حیرت اور ملاحت اور ویرانی اور ہنگام کا ہو گا اور اوسکے سارے شہر سرد اور ان رہیں گے اسکے بعد عمرانی کلمہ یوں ہے شَمُوْا عَاثَ مَا مَعْنٰی وَاَنْتُمْ رِجَالٌ مِّنْ اَوَّلِ الْاَوَّلِ وَصِيْرٌ مِّنْ اَوَّلِ الْاَوَّلِ هُنَّ قَبِيْلَتُكُمْ وَبَنُوْا عَلَيْنَا وَقَوْمُوْا لِمَا بَيْنَ يَدَيْكُمْ سنی اللہ سے اور بھی کیا قوموں میں ایک پیغام پہونچا نیوالا کہ تم جمع ہو اور اوسیر جاؤ اور لڑائی کے لیے اٹھو اور ایمان والو بصری کی ویرانی کی خبر دیکر اوس زمانہ میں جو بڑی غوشی کی بات ہونی والی تھی وہ سنادی کہ ساری قوموں کی طرف ایک پیغام پہونچا نیوالا اللہ نے بھیجی اور یہ حکم ہوا کہ جمع ہو کر بصری پر چڑھائی کرو یہ پتا صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ آپ کو اللہ نے تمام قوموں کی طرف اپنا پیغام پہونچانے کے لیے بھیجا اور بصری پر آپ کے خادموں نے جہاد کیا اور فتح پائی اس لڑائی کا اوشلے اودوم کو ویرانی کا بیان شیعا علیہ السلام کے چونتیسویں باب میں ہو چکا ہے پادری طامس اسکاٹ اسکو بخت نصر کی لڑائی کی خبر سنا رہا ہے اور یوں مطلب بدلتا ہی کہ بخت نصر کی فوج کے دسین اللہ نے لڑائی کا ارادہ ڈال دیا کہ بصری پر چڑھائی کرو وہ ارادہ اللہ کا پیغام پہونچانے والا تھا یا اللہ تیری پناہ کیسی ہی کہلی بات ہو پادری لوگ مطلب بدلنے پر طیار ہیں سترہویں آیت میں اللہ فرماتا ہے اودوم بھی جائی حیرت ہو گا ہر ایک جو اوسکی طرف سے گزریگا حیران ہو گا اور اوسکی ساری آفتوں کے سبب پھیسکا ر کر گیا کہ جطرح سدوم اور عمورہ اور انکے آس پاس کے شہروں کا حال تھا جب وی غارت ہو گئے تھے سو اوسمیں بھی آدمی نہ بے گانہ آدم زاد اوسمیں رہے گا خداوند کتابی دیکھ وہ شیر بہر کی طرح یردن کے جوش میں سے نکل کے محکم بستی پر چڑھ گیا کیونکہ میں آنکھ سے اوسکو اشارہ کروں گا اور اوسکو اوسکے اوپر سے بگا دوں گا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ خیر مختصر کی ہے کہ وہ آویگا جطرح شیر آتا ہے یردن کے کنارے سے جبکہ پانے کے زور کی باعث سے اپنی غار سے نکلا جاتا ہی اور بیٹھ و بیٹھ کر تا ہی اور فرمایا کہ بگا دوں گا یعنی خدا اوسکو دوڑوے گا اودوم کی زمین پر جو مضبوط کی ہوئی ہے یا یہ معنی کہ وہ اونیونکو زمین پر سے بگا دوں گا ارشاد ہوتا ہی اور کون وہ برگزیدہ ہے جسے میں مقرر کروں کہ اوسکا مخالف ہو کیونکہ مجھ سے کون ہے جو میرے لیے

وقت مقرر کرے اور وہ چرواہا کون ہے جو میرے حضور کٹارہ سکے گا اس لیے خداوند کی مصلحت کو
 جو اس نے آدم کے برخلاف کی ہے اور اس کے منصوبوں کو جو اس نے تیرا کے باشندوں کی مخالفت
 میں باندھی ہیں سو یقیناً وہی جو گلے میں چھوٹے ہیں اونہیں گسیٹ لیجاوینگے آئی ایمان والو یہ
 خبر ہرگز مختصر کی نہیں ہو سکتی یہاں تو اللہ صاف فرماتا ہے کہ وہ بندہ جسکو اللہ نے سب بندوں
 میں سے چن لیا ہے وہ کون ہے اسکو یہی نوچکے وقت میں بصری اور آدم پر بڑی لڑائی ہو
 پہ فرمایا کہ میرا دوسرا کون ہے جو مجکو مشورہ دے تو میں ابھی اپنی حکمت کی موافق اسکو مقرر کرتا ہوں
 اور وہ چرواہا یعنی حاکم کون ہے جو میری لڑائی کے سامنے ٹھہر سکے یعنی اگر میں چاہوں کم زور کو زبرد
 دستوں پر غالب کر دوں یہ صاف عرب لوگوں کا پتہ دیا کہ جو گلے میں چھوٹے ہیں یعنی بالفعل مختصر
 شیر کی طرح جن گلوں پر حملہ کرتا ہے ان سب میں کم زور اور بے سامان عرب ہیں آخری زمانہ
 میں یہی کم زور لوگ اللہ کی قدرت سے بصری اور آدم والوں کو گسیٹ لیجاوینگے پچاسواں
 باب قوموں میں خبر دو اور سنا دی کرو اور جھنڈا بلند کرو سنا دی کرو مت چپاؤ کہو کہ بابل
 نے لیا گیا بیل پریشان ہے مڑو کہ توڑا جاتا ہے اسکی بت گہرائی جاتے ہیں اسکی موتیں توڑ
 جاتی ہیں کیونکہ اتر سے ایک قوم اسپر چڑھتی ہے جو اسکی زمین کو ویران کریگی اور کوئی اوس میں نہ بسوگا
 انسان سے حیوان تک وی بہا گین گے وی روانہ ہونگے ان دونوں میں اور اسوقت خداوند
 کہتا ہے بنی اسرائیل آؤینگے وی اور بنی یہود اکثر روتے روتے چلے جاوینگے اور خداوند اپنے خدا کو
 ڈھونڈیں گے وی اوسطوں اپنا رخ کر کے صیہون کی راہ پوچھیں گے کہ آدم ہمیشہ کے عہد میں
 جو کبھی نہ ہوئے خداوند سے مل جاوین اگر محمدی بہاؤ اس مقام میں اللہ تعالیٰ یہ پتا دیتا ہے
 کہ اتر سے ایک قوم بابل پر چڑھگی جو اسکو ویران کریگی اور کوئی اوس میں نہ بسوگا یہ پتا خاص محمدیوں کا
 ہے خسرو بادشاہ نے جو بابل کو فتح کیا تھا تو بالکل ویران نہیں کر دیا تھا یہ اسکی خبر نہیں ہو سکتی
 ایک صاحب علم سن شیرہ سودو میں ملک مغرب سے لکھنؤ میں تشریف لائی تھے اور ایک سید صاحب
 علم لکھنؤ کے جو کہ بلای علیٰ میں اور مدینہ شریف میں حاضر رہے ہیں ان دونوں کے بیان سے معلوم
 ہوا کہ ملک بابل جہان کو فہ اور کربلا وغیرہ ہے وہاں سے مدینہ شریف اور تہجم ہے صاف ثابت ہوا
 کہ یہ خبر محمدیوں کی ہے جو بابل کی اور تہرات سے یعنی مدینہ پاک سے آئے اور بابل والو نہ چاہا کہ

اسکے بعد نوین آیت میں یوں ہے کہ اوتر کی سرزمین سیڑے قوموں کے ایک گروہ کو قائم کروں گا اور بابل میں
لے آؤں گا ایران کا ملک بھی بابل سی اور طرف ہے جہاں سے خسرو بادشاہ آیا تھا اس بابل میں اور اسکے بعد
کے باب میں اوتر کا پتا دیا ہے اور جایا فرمایا ہے کہ بابل اور جانا اور سو کی زمین اور ویرانہ ہو جائیگا دوسرے باب
اٹھائیسویں آیت میں خبر دی ہے کہ مادیوں کے بادشاہ او سپر چڑھیں گے پھر فرمایا ہے کہ اللہ کے ارادے بابل
برخلاف قائم رہیں گے کہ بابل کی سرزمین کو ویران کر دے جس میں ایک بستی والا نہ رہے دیکھو فارس والوں کی
لڑائی کی خبر دیکھ یہ بھی فرمادیا کہ اللہ نے جو اس شہر کے ویران کر نیکا ارادہ کیا ہے اور اپنے پیغمبر کو خبر دی
ہی اس کا طور ایک مدت کے بعد ہو گا یہ اس لیے فرمادیا کہ خسرو کی فتح دیکھ کر کوئی نادان یہ خیال نہ کرے
کہ اسکے ساتھ جو بابل کی ویرانی کی خبر دی تھی وہ ارادہ معاذ اللہ جاتا رہا بلکہ وہ ارادہ قائم ہے
اپنے وقت پر ظاہر ہو گا ان کتابوں کا یہی فائدہ ہے کہ کوئی خبر اول زمانہ کی ہے اور کوئی آخر زمانہ
کی یہ آیتیں جو لکھیں گیں جن میں صاف ان کو لگا ذکر ہے جو بابل کو ویران کرینگے یہ خبر صحیح ہوگی
کی ہے جنگ جہاد کے بعد بابل ویران جنگل ہو گیا دیکھو اسکے بعد امت زمانے یہ بتا دیتا ہے کہ اوت
میں یہود اور باقی اسرائیلی لوگ مل جاوینگے اور سب مل کر صیہونین جاوینگے پھر پیشہ کے عہد کا پتا دیا ہے
وہ شریعت جو ہمیشہ رہیگا اور ہمیں ملجاوینگے معلوم ہوا کہ وہ ہمیشہ کی شریعت جسکے سینے کا وعدہ اس کتاب
کے اکیسویں باب کی تین تیسویں آیت میں اور حضرت اشیاء کے اکاونویں باب میں اور اوسٹھویں باب
کے آخرین فرمایا ہے اوس شریعت کا طور اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے جسکے خادموں نے
بابل کو فتح کیا اور وہ فتح ہو کر بالکل ویران ہو گیا جو اکیسویں آیت میں یوں ہے دیکھ وہ شیر بر کھنجر
یردن کے جوش میں سی ٹھکل کر مضبوط بستی پر چڑھ گیا کیونکہ میں اوسکے لیے آنکھ سے اشارہ کروں گا اور
اونہیں اوسکے اوپر ہوگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہ خسرو بادشاہ کی ہر طرح اور سیاسی بیان
کے حق میں تھا بیان ویسا بیان خسرو بادشاہ کے حق میں ہے کہ وہ بابل پر چڑھ گیا ارشاد ہوتا ہے اور
جتنا ہوا کون ہے جسے میں مقرر کروں کہ اوسکا سامنا کرے کیونکہ مجھسا کون ہے اور کون ہے جو میرے لیے وقت
مقرر کرے اور وہ چرواہا کون ہے جو میرے سامنے کھڑا رہ سکے گا اس لیے خداوند کے منصوبے کو جو اوس
بابل کے برخلاف باندھتا ہے نہ اور اوسکے ارادے کو جو اوسنے کس دیوں کی سرزمین کی مخالفت میں
کیا ہے یقیناً کلمہ میں وی جو سب سے چوٹے میں اونہیں گسیٹ لیجاوینگے اسی ایمان والو یہ خبر

خسرو بادشاہ کی خنین ہو سکتی یہاں تو اللہ صاف فرماتا ہے کہ جسکو میں نے سب بند و نہیں سچ لیا ہی وہ کون ہے جو بابل کا سامنا کرے اور سکو بچاؤ نہ فرمایا کہ میرا دوسرا کون ہے جو مجھ کو مشورہ دی لیتے ہیں آپ اپنی حکمت کو موافق اور سکو مقرر کرتا ہوں اور وہ چرواہا یعنی عالم کون ہے جو میری لڑائی میں شریک ہے صاف فرمایا کہ جو گلہ میں سب سے چوڑے ہیں یعنی خسرو بادشاہ شیر کی طرح جن گلوں پر حملہ کر رہا ہے اُن سب میں کم زور اور بے سامان عرب ہیں آخری زمانے میں وہی کم زور لوگ اللہ کی قدرت سے بابل کو گسیٹ لیا وینگے آفتاب صداقت میں ہے کہ خسرو کی بادشاہی دریای اوم سے دریای سند تک پھیل گئی تھی حضرت خرقی ایل علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارتوں کا بیان ملا سید علی طہرانی لکھتے ہیں کہ حضرت خرقی ایل کا خطاب ذوالکفل ہے اسکا باعث یہ ہے کہ چار سو اسرائیلی بغیر بنکے وہ ضامن ہوئی کہ اسرائیلیوں نے جو شریر تھے اور انکو قتل نہ کریں اور انکی ضمانت ہے وہ سب گم گم نہیں تو قتل ہو جاتے اس صحیفہ کے سرے پر لکھا ہے کہ سینوئین بادشاہ کی قیدی کے پانچویں برس میں اللہ کا کلام خرقی ایل کو پہنچا جو کس دیوں کے ملک میں نہ کہ بار کے کنارے پر تھے اس صحیفہ میں بھی اللہ تعالیٰ نہایت قہر اور بڑی غضب سے اور لوگوں کی بت پرستیوں اور بدکاریوں کا ذکر کر کے اور کو سخت انصر کی فوجوں سے دُراتا ہے اور یروشالم کی ویرانی کی خبر سناتا ہے یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ آخر زمانہ میں رحمت کا ظہور ہوگا ایمان کی ترقی ہوگی سترہویں باب میں اسرائیلیوں کے قتل اور ویرانی کی خبر دیتا ہے یہاں بیسویں آیت میں فرماتا ہے خداوند اللہ کہتا ہے کہ میں بلند دیوار کی سب سے اونچے ڈالی کی ہتھنگی ہوں گا اور اوسے لگاؤں گا اور اوسکی نرم شاخوں میں سے ایک ہتھنگی توڑ ڈالوں گا اور اوسے ایک اونچے اور بلند پہاڑ پر لگاؤں گا اسرائیل کے اونچے پہاڑ تیار اوسے لگاؤں گا سو وہ شاخیں نکالے گی اور اوسمیں میوے لگیں گے اور وہ ایک عالیشان دیوار ہوگا اور ساری چڑیاں اور سب پرندے اوسکے تلے بسیں گے وہی اوسکے ڈالیوں کے سایہ میں بسیں گے اور میدان کے سارے درخت جانیں گے کہ مجھ اللہ نے بڑی درخت کو شیشیا کر دیا اور چوڑے درخت کو اونچا کر دیا ہرے درخت کو ٹکنا دیا اور سوکھی درخت کو برا کر دیا مجھ اللہ نے لکھا اور اوسے انجام دوں گا آخر محمدی بہاؤ اس باب کے سرے پر پادری تیر لکھا ہے کہ خدا وعدہ

کرتا ہے کہ میں انجیل کا سر و آپ لگاؤنگا اور اصل بات یہ ہے کہ یہاں بھی وہی محمدی بشارت ہے دیکھو وغور کرو
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بلند دیوار کی سب سے اونچی ڈالی کی پٹنگی لوگا سوا اسرائیلیوں کے باب
 داد و نین جو سب سے اوپر ہیں وہ حضرت ابراہیم ہیں اور نین کو سب سے اونچی ڈالی فرمایا ہے اور اس
 اونچی ڈالی کی پٹنگی حضرت اسمعیل اور اوکلی نسل ہے اور نین اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کو پیغمبر و مکیا اور قرآن اوتارا اور اوکلی قوم کو اسرائیلیوں کے اونچے پہاڑ پر لگایا جسکی
 برکت اور شرافت خوب ظاہر تھے اوس پہاڑ پر اسرائیلیوں کے ملک میں اوکلی غلبہ دیا پہلے تو
 سے محمدی لوگ ملک شام میں اور ویر و شام میں بسے پھر پڑھتے پڑھتے دیکھو کہ قدرت محمدیوں کی اوس
 پاک ملک میں ہوئے اور محمدیوں میں کیسے کیسے کامل لوگ پیدا ہوئے اس نرم شاخ کو اللہ نے بہت
 بڑا درخت کروایا اور کالموں کے سایہ میں بہتوں نے اللہ کی راہ پائی اور بلاؤں اور آفتوں سے
 امن پایا بہت سے اسرائیلی بھی محمدی دین میں آئے مگر غلبہ اور حکومت اسمعیلیوں کو رہا سب لوگوں نے
 اللہ کی قدرت دیکھی کہ اللہ نے اسرائیلیوں کو گمشاد یا اسماعیلیوں کا رتبہ اونسے بڑا دیا یا سوا ان باب
 اس باب کے سرے پر پادری مہتر لکھتا ہے کہ اللہ اونسے وعدہ کرتا ہے کہ آخری زمانہ میں انجیل کے وسیلہ
 سے حکومت کرو گا جناب خرقی ایل لکھتے ہیں کہ ساتویں برس کے پانچویں مہینے کی دسویں تاریخ اس سال
 کے کئی بزرگ خداوند سے کچھ پوچھنے آئے اور میرے سامنے بیٹھے تب خداوند کا کلام مجھ پہونچا اور
 فرمایا کہ انسی کہدے کہ خداوندیوں کتاب ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم تم مجھے کچھ پوچھنے نہ پاؤ گا اگر
 بعد جو کلام ہے اوس میں اللہ تعالیٰ اسرائیلیوں پر اپنے احسان بیان فرماتا ہے کہ میں اوکلیوں
 کی زمین سے کنعان کی زمین میں لایا اور میں نے اوکلیوں شریعت کے حکم دیے مگر اونہوں نے میرے
 حکموں کو نہ مانا اور بتوں کو پوجا اسباب میں کئی جگہ بیابان کا لفظ ہے کہ بیابان میں اسرائیلیوں
 نے میرا حکم نہ مانا لیکن میں نے اوکلی رعایت کی اور بیابان میں اوکلیوں کو ہلاک نہ کروا والا
 بیابان سے مرا وہی بیابان عرب کا ہے جس میں حضرت موسیٰ اسرائیلیوں کے ساتھ چالیس
 برس تک رہے اوس بیابان میں جو نافرمانیاں ان لوگوں نے کیں اور جو بیت پرستیاں
 کنعان میں کیں اور ان سبکی شکایتیں کر کے اکتیس آیتوں کے بعد فرماتا ہے کہ وہ جو تمہاری جو زمین
 آتا ہے کہ تم کہتے ہو کہ ہم غیر قوموں کی مانند ہونگے اور ملکوں کے گروہوں کے مانند ہم کہہ دے

پتھر کو پوجیں گے سو کبھی واقعہ نہو گا خداوند اللہ کہتا ہے کہ مجھ اپنی حیات کی قسم کہ میں زور آور ہاتھوں اور بڑائی ہوے بازو سے عذاب نازل کر کے تمہیں سلطنت کروں گا اور میں زور آور ہاتھوں سے اور بڑائی ہوئی بازو سے قہر نازل کر کے تمہیں قوموں میں سے باہر نکال لاؤں گا اور ان ملکوں میں جو جنہیں تم پر لگندہ ہوے ہو جمع کروں گا اور میں تمہیں قوموں کے بیابان میں لاؤں گا اور وہیں سے مباحثہ کروں گا جس طرح میں نے تمہارے باپ دادوں کے ساتھ مصر کے ملک کے بیابان میں مباحثہ کیا خداوند اللہ کہتا ہے اوس ہی طرح میں تم سے بھی مباحثہ کروں گا اور میں تم کو چٹری کے نیچے چلاؤں گا اور تمہیں عہد کے بندین لاؤں گا اور میں تم سے اون لوگوں کو جو سرکش اور مجھ سے باغی ہیں جدا کروں گا میں وہیں اوس ملک کی جمہور سے سفر کر گئے نکال دے گا اور وہ اسرائیل کے ملک میں نہ آئے پاویں گے تاکہ تم جانو کہ میں خداوند قوموں آؤ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے اون لوگوں کو پوچھنے نہ دیا اون کی دل کی بات کا جواب دیا کہ تمہارے دل میں یہ آتا ہے کہ اگر ان بت پرست بادشاہوں کے ظلم کا یہی حال رہا تو یہ لوگ ہم سے زبردستی پتھر پھینک دیں گے اور ہم سب بت پرست ہو جاویں گے سو اللہ فرماتا ہے کہ ایسا ہرگز نہیں ہو گا بلکہ میں لوگوں نے تم کو قید کیا ہی میں اون پر اپنی بڑی قدرت سے عذاب نازل کروں گا یعنی بابل والوں پر دوسرا زبردست حاکم بھیجوں گا اور بابل والوں پر قہر نازل کر کرنگوں ان بت پرست لوگوں سے باہر نکال لاؤں گا اور تم کو تمہارے ملک میں اکٹھا کروں گا سو اس وعدہ کے موافق اللہ نے خسرو بادشاہ کو بابل والوں پر غلبہ دیا اور اسرائیلیوں کو یہ ملک شام میں بسا کر اونکو چار سو برس تک شریعت پر قائم رکھا پھر اللہ دوسرا وعدہ کرتا ہے کہ تم کو قوموں کے بیابان میں لاؤں گا اور پھر ثابت ہو چکا ہے کہ بیابان ان کتابوں کے محاورے میں عرب کو کہتے ہیں اور اس باب میں کئی جگہ عرب کے بیابان کا صاف ذکر ہو چکا ہے سو اللہ اسرائیلیوں سے وعدہ کرتا ہے کہ میں تم کو قوموں کے بیابان میں یعنی عرب میں لاؤں گا اور میں تم سے منہو و سنہو بحث کروں گا جس طرح میں نے ملک مصر کے بیابان میں یعنی وہ بیابان جو مصر کے قریب عرب کے ملک میں ہے اوس میں تمہارے باپ دادوں سے بحث کی اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ ایک پیغمبر کی ذہنی تم سے بحث کروں گا جس طرح مصر کے اوس بیابان میں موسیٰ کی زبان سے بحث

کی تھی اس وعدہ کو موافق اللہ تعالیٰ بہت سے اسرائیلیوں کو مدینہ میں اور خیبر میں لایا یا پوری مارش میں
سیر الاسلام میں لکھتا ہے کہ عربستان کا ملک جو خوف و خطر سے خالی تھا وہاں یہودیوں نے پناہ لی تھی
اور رہنا اختیار کیا تھا پادری جان ڈیون پورٹ لکھتا ہے کہ یہودیوں نے روم والوں کو ظلم سے
اس سرزمین میں یعنی عرب میں جہاں ہر ایک کو آزادی حاصل تھی پناہ پکڑی تھی سو یہودی لوگ مدینہ
میں اور خیبر میں یہاں تک ہی کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پیدا ہوئے اور آپ پر اللہ نے قرآن قرا
پہر آپ مدینہ میں تشریف لائے جو سورتیں قرآن کی آپ پر مدینہ میں اور ترین جیسے سورہ بقرہ اور سورہ
آل عمران اور سورہ نساء اور سورہ مائدہ اور سورہ جمعہ ان سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو
بڑے بڑے مباحثہ کئے ہر طرح سے ان کو قائل کیا توڑے سے یہودی ایمان لائے محمدی دین میں
داخل ہوئے یہ وعدہ پورا ہوا کہ میں تم کو عہد کی یعنی شریعت کی قید میں لاؤں گا اور بہت یہودی جو ایمان میں
لائے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ملک میں رعیت ہو کر محصور ہو کر رہے یہ وعدہ پورا ہوا کہ میں
تم کو چٹری کے نیچے یعنی حکومت کے نیچے چلاؤں گا اور بہت یہودی لڑائیوں میں محمدیوں کے ہاتھوں
قتل ہوئے یہ وعدہ پورا ہوا کہ جو سرکش اور مجھ سے باغی ہیں ان کو جلا کر ڈنگا اور فرمایا تھا کہ جس ملک
میں وہ سفر کر گئے وہاں سے ان کو نکال دوں گا سو بہت یہودیوں کو جلا کر ڈنگا اور فرمایا تھا کہ جس ملک
سے نکال دیا وہ خیبر میں جا رہے ہیں خیبر کی لڑائی میں بہت سے قتل ہوئے اور ملک شام میں جاتے
پناہ پکھپھو ان باب او آدم ز ادنیٰ عمون کی طرف اپنا منہ کر اور بنی عمون سے کہ خداوند اللہ یوں
فرماتا ہے از بسکہ تو نے میرے مقدس کی بابت جس وقت وہ ناپاک کیا گیا اور اسرائیل کی سرزمین کی
بابت جس وقت وہ اجازت کی اور اہل یہود کی بابت جس وقت قید ہو کر گئے آہا کہا اس لیے دیکھ میں تجھے پورے
کے لوگوں کے قبضہ میں کر دوں گا کہ تو ان کی ملکیت ہو اور وہی تجھ میں اپنے لیے گانوں بساویں گے اور
اپنے مکان تیرے درمیان بنا دیں گے اور تیرے میوے کھاویں گے اور تیرا دودھ پیویں گے اور میں
رہے گا اونٹ سالا اور بنی عمون کی سرزمین کو بیس سال کر دوں گا اور تم جانوں گے کہ میں خداوند ہوں
پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہ غالباً ایسی بات ہے کہ نخت نصر نے یروشلم کی بربادی کو بعد
عمون کو قبضہ میں کر لیا اور عرب والوں نے اور یہود اس کے پورے قوموں نے ان شہروں پر
قبضہ کر لیا اور رہے کو اپنی خاص جگہ بنائی اور وہاں انہی اونٹ اور جانور رکھے تو بن آیت میں اللہ

فرماتا ہوں دیکھ میں ہو آب کے پہلو کو اوسکے شہرون سے اوسکے سرحد کے شہرون سے جو زمین کی نسبت
 ہیں بیت لیسیموت اور بعل معون اور قریتم سے کہ ول ذوگا اور میں اوسے پورب کے لوگون کو نبی عمون کی نجات
 میں سیرا کر دوں گا تاکہ قومون کے درمیان نبی عمون کا ذکر نہ رہے اور میں سو آب پر عدالت کروں گا
 اور وہی جانیں گے کہ خداوند میں ہوں پاوری طامس لکھتا ہے کہ اسکا یہ مطلب ہے کہ میں سامنے
 کے شہرون میں راستہ کروں گا کہ وہ لوگ اونسے ملک کے عمدہ شہرون کو لے لیویں سو آب کی تباہی
 سے عمونی ہر تدبیر سے محروم ہو جائیں گے وہ نون ایک ہی قوم کے ہا توں برباد ہونگے کہ میں نے
 عمونیوں کے ساتھ سو آب والون کو پورٹالون کے قبضہ میں دیا ہے اور محمدی بہائیوں ان کتابوں
 میں عرب کے لوگ پورب والے کہلاتے ہیں ائمہ تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ عمونی اور موآبی دونوں کو میں
 پورب والون کے یعنی عربوں کے قبضہ میں دیدوں گا پاوری مرکت نے کشف الانامین لکھا ہے کہ جن
 و نوین نخت نصر نے یروشالم کو لے لیا تھا اوندونوین عمونیوں نے خوشی کی تھی بابل والون نے
 اور مصر والون نے اور شام والون نے اور روم والون نے اپنے اپنے وقت میں عمونیوں کے
 ملک پر قبضہ کیا لیکن یہ ملک آباد رہا اور بہت سے آباد شہر اس ملک میں تھے یہی حالت اس
 شہر کی رہے کہ ہجرت سے یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں تشریف لانے سے کیا ہوا
 برس تھا کہ مسلمانوں کے لشکر نے اس طرف کو اپنے عمونیوں کے ملک پر ریل کیا پاوری۔
 اگستسن براؤ ہیڈ تاریخ میں لکھتا ہے کہ عمون نے دیار نون اور یعقوب کے دو آب میں رہتے
 تھے ابن اثیر تاریخ کامل میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے وقت میں جب لوگ دین سے
 پر گئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جہاد کے لیے ہر طرف فوجیں بھیجیں خالد بن سعید کو ملک شام کے
 قریب مقامون پر بھیجا اور خالد کو حکم کیا کہ پہلے قوم طلی پر جاؤ پھر نراضہ پر پھر بطاح پر جاؤ یہ
 جہاد بعضوں کے نزدیک بارہویں برس تھا اور ابو معشر اور ابو عبیدہ ابن جراح بن عمار ابن
 یاسر نے فرمایا کہ جو لوگ دین سے پر گئے تھے اون سبھوں پر جہاد خالد وغیرہ کا گیا رہویں برس
 شام معلوم ہوا کہ یہی ملک عونیوں کا تھا صفینا کے صیفہ کے دوسری باب بن موآب اور عمون کی ویرانی کی
 خبر ہے بعد اوسکے فرمایا کہ میرے لوگون کے بچے ہوئے اونہیں لوٹیں گے اور میری قوم کے بچے
 لوگ اونسے ملک ہوں گے اور محمدی بہائیوں اب سمجھو کہ محمدیونین اسرائیلی بھی بہت سے تھے جو دین

میں داخل تھے وہ پیش خبری پوری ہوئی کہ میرے لوگوں کے بچے ہوئے اور یہ لوگ میں گئے اور یہ پیش خبری
 بھی پوری ہوئی کہ اور کمالک پورب والوں کے یعنی عربوں کے قبضہ میں کر دوں گا اور عمونیون میں جو
 لوگ ایمان لائے وہ کفر کی قید سے اور ظالم بادشاہوں کی قید سے چھوٹے اور یہ پیش خبری جو جناب ایما
 علیہ السلام کی زبانی اللہ نے دی تھی پوری ہوئی کہ اسکے بعد میں عمونیون کی اسیری کو بدل دوں گا
 اور ان کے ملک کے ویران ہو جائیں گی جو خبر دی تھی اور سکا بھی ظہور کما دیا پادری مریک کشف الہامین
 لکھتا ہے کہ اب ایک حصہ اس ملک اعراب یعنی عرب کے جنگلی بدوؤں کے قبضہ میں ہے اور بانی عثمانی بادشاہوں کے
 ہاتھ میں ہے اور یہ ملک ملک شام کے بڑے پہلدار مقاموں سے تھا بدو لوگ وہاں پہر کرتے ہیں شہر اور
 گاؤں ویران ہو گئے ہیں بعض مقاموں میں چارہ گھاس بہت ہے بدو لوگ وہاں اونٹوں اور
 بکریوں کو چرانے جایا کرتے ہیں اور عمونیون کا نام اب کسی قوم میں نہیں اور کوی نہیں کہتا کہ میں عمونی ہوں
 اور وہ شہر جس کا نام رہا تھا جو عمونیون کا پای تخت تھا یعنی وہاں بادشاہ رہتا تھا وہ شہر بہت بھڑو
 تھا مگر اب ویران ہے اور اب تک بدو لوگ اس مکان کو رہتے ہیں وہاں اگلی عمارتوں کے
 ویران ٹیلے ہیں بدو لوگ وہاں اونٹوں کو بٹھاتے ہیں جیسا کہ خرقی ایل کے صحیفہ کے پچیسویں
 باب میں ہے کہ میں رہا ہوں کو اونٹوں کی جگہ اور عمونیون کی سرزمین کو گلوں کے بیٹھنے کی جگہ کر دوں گا
 محمد ابن اسحاق کی کتاب السیرۃ میں ایک روایت ہے جس میں یہ بیان ہے کہ رفاعہ ابن زید رہتے ہیں تھے
 پروہان سے اونٹ پر سوار ہوئے تین شب چلے تب مدینہ میں پہنچے معلوم ہوا کہ رتبہ مدینہ
 شریف سے تین شب کی راہ پر ہے پادری مریک لکھتا ہے کہ موآب کا حال بھی ایسا ہی ہوا کہ اکثر
 شہر اس ملک کے ویران ہو گئے اور شہروں کی نشانیاں رہ گئیں اور بہت ایسا ہوا ہے کہ
 عثمانی بادشاہوں میں او بدوئین موآب کے میدانوں میں لڑائی ہوئی ہے یہ ملک بھی بدوؤں کے
 قبضہ میں ہے بدو لوگ وہاں پہر کرتے ہیں بڑے بڑے میدان جنگ میں ہو گئے ہیں مگر بعض بعض
 جگہ چھوٹے چھوٹے کیت ہوتے ہیں بلکہ بدوؤں کے گدہ وہاں کے میدان میں چرتے ہیں اور عروہ
 کے جو شہر تھے وہاں گلوں کے رہنے کا مقام ہو گیا ہے محمد ابن اسحاق کی کتاب السیرۃ میں مذکور ہے کہ
 لڑائی کے ذکر میں لکھا ہے کہ لوگ چلے یہاں تک کہ معان میں اترے جو زمین شام میں سے ہے
 اونکو خبر ہو چکی کہ ہر قل ایک لاکھ رومیوں کے ساتھ آج میں اتر رہا ہے جو زمین بلقار میں

ہوں غلام ہوں یہ کہ یہ وہی مواب ہے جسکا ذکر ان پاک کتابوں میں آتا ہے بابل والی اور ادومی اور موبانی اور
 مہونی اسرائیلیوں کے دشمن تھے اللہ تعالیٰ نے اسرائیلیوں سے فرمایا تھا کہ اب میں تمکو تمہاری بدکاریوں کی
 باعث سے سزا دیتا ہوں اخیر زمانہ میں اون قوموں کا ملک ایران کو لگا جتوں نے تم سے دشمنی کی ہے اور اللہ نے
 بار بار پاک کتابوں میں عدالت کا وعدہ کیا تھا ہمارے رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے اس
 بڑی عدالت کے لیے بھیجا تھا اللہ نے آپ کے وقت میں ان ملکوں کو ویران کر دیا اور ملک شام اور عرب اور
 مصر وغیرہ کو سزا دیگر ایمان اور علم سے آباد کر دیا یہ خبریں جو ان پاک کتابوں میں دی تھیں ان سب کا
 خلاصہ سورہ نئی اسرائیل کی اس آیت میں یاد دلادیا **وَ اِنَّ مِنْ قَرْيَةٍ اَكَانَتْ تُصَلِّى كَوْهَا قَبْلَ
 يَوْمِ الْفِيَا مَةِ اَوْ مَعَدَّ بَعْضًا بَا شَدِيدٍ لَّا كَانَ ذٰلِكَ فِى الْكِتَابِ مَسْطُوْرًا** اور
 نہیں ہے کوئی بستی مگر ہم ہلاک کر دینے والے ہیں اوسکے قیامت کے دن سے پہلے یا اوسپہنچا
 کرنے والی ہیں سخت عذاب یہ کتاب میں لکھا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کو خبر دیتا ہے کہ ہماری اگلی کتابوں میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ساری بستیوں میں کسی بستی پر سخت عذاب آوے گا
 کوئی بستی ہلاک یعنی ویران ہو جائیگی یہ سب وعدے محمدی وقت میں پورے ہوئے بہت بستیوں کو
 ویران کر دیا اور بہت بستیوں کو تلوار کا عذاب یکر ویاں نور ایمان کا پہلا دیا اکیسواں باب
 اس باب میں جو بیس آیتوں کے بعد یوں ہے ہمارے تو بی دین شریر اسرائیل کے بادشاہ جسکا دن بڑی
 بدکاری کے انجام کو پہنچنے پر آیا ہے خداوند اللہ یوں فرماتا ہے کہ تو بی اوگا ٹی جاوے گی اور تاج اوتار جائیگا
 جو یہ ہر سو یہ نہ بیگا کہ جو نیچا ہے میں اوسکو اونچا کر دے گا اور جو اونچا ہے سو میں اوسے نیچا کر دے گا
 میں اوسکو اولٹ اولٹ اولٹ دوں گا اور یہ بھی نہ بیگا جب تک کہ وہ آوے جسکے لیے عدالت ہے اور
 میں اوسکو دوں گا اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اسرائیل کے بادشاہ سے یعنی صدقیا سے فرمایا کہ تیرا
 تاج اوتار جائیگا پہر فرمایا کہ جو یہ ہر سو یہ نہ بیگا یہ اشارہ بابل والی طرف ہے کہ اونکا بھی زور نہیں رہیگا بہرین بلر
 فرمایا کہ اولٹ اولٹ اولٹ دوں گا سو بابل والی سلطنت اللہ نے اولٹ کر ایران والوں کو سلطنت
 دی ہے اور انکی سلطنت اولٹ کر یونان والوں کو بادشاہت دی ہے اور انکی بادشاہت اولٹ کر رومیوں کو
 سلطنت دی ہے وہ آخری زمانہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جسکے ہاتھ پر عدالت کا وعدہ تھا وہ تشریف
 لائے اور اللہ نے آپ کو سلطنت دی اور رومیوں کی سلطنت کو اولٹ دیا پادری طامس اسکاٹ

اس کو حضرت عیسیٰ کی خبر پڑا تاہی اور عدالت کی لفظ سے آنکھ چرا تاہی حضرت عیسیٰ نے اور سچ عیسا بنو
 نے چہ سو برس ظالموں کے ظلم اور ٹھانی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ظالموں سے بدلہ لیا عدالت کی
 کی سب پیش خبریاں پوری ہوئیں چونتیسواں باب اس باب میں اللہ تعالیٰ اسرائیلی حاکموں کے
 ظلم کی شکایت کرتا ہے اور جو اسرائیلی لوگ تتر بتر ہو گئی ہیں اور جسے تیروین آیت میں وعدہ کرتا ہے کہ میں
 اونکو ساری قوموں کے درمیان سے پیراؤنگا اور اونکی زمین میں ہونچاؤنگا اور تیروین آیت میں فرماتا ہے
 کہ میں اونکے لیے ایک چوپان مقرر کرونگا اور وہ اونکو چراؤنگا یعنی میرا بندہ داؤد وہ اونکو چراؤنگا اور وہی
 اونکو چوپان ہوگا اور میں خداوند اونکا خدا ہوں گا اور میرا بندہ داؤد اونکی درمیان سردار
 ہوگا مجھو خداوند نے یوں کہا ہے اور میں اونکے ساتھ صلح کا عہد باندھونگا اور سارے برے درندگو
 زمین پر سے نابود کرونگا اور وہے بیابان میں سلامتی سے رہا کرینگے اور جنگلوں میں سولیں گے اور میں
 اونہیں اور اون مکانوں کو جو میرے پہاڑ کے آس پاس ہیں برکت کا باعث کرونگا اور میں مینہ کو اونکے
 مقرر وقت میں برساؤنگا برکت کے مینہ برسا کرینگے اور میدان کا وخت اپنے میوے دیکھا اور زمین
 اپنا حاصل دے گی اور وہے سلامتی کے ساتھ اپنی زمین میں رہینگے اور جانینگے کہ میں خداوند ہوں جتن
 اونکے جوئی کا بندہ ہوں توڑونگا اور اونکے ہاتھ سے جو اونسی اپنی خدمت کروا کے ہیں چھوڑاؤنگا اور وہی
 کو قوموں کے لیے شکار بنوینگے اور زمین کے درندے اونہیں نکل نہ سکیں گے اور وہی امان سے بسیں گے اور
 کوئی آدمی اونہیں خوف کا باعث نہوگا اور میں اونکے لیے ایک نام ور پودہ ہر بار کرونگا اور وہے پہر کسی اپنی
 زمین میں مارے ہو کہہ کے ہلاک نہوینگے اور اگے کو غیر تو مونکا طعن نہ اوٹھاؤنگے اسی طرح وہی جانینگے
 کہ میں خداوند اونکا خدا ہوں گا اور وہے اہل اسرائیل میرے لوگ ہیں خداوند اللہ فرماتا ہے
 آؤ ایمان والو اس باب میں اسرائیلیوں کو بڑے بشارت ہے کہ جب وہی ایماندار ہو جائیں گے تب ظالم حاکموں
 سے بچ جائیں گے اور ملک شام میں نہایت راحت اور عیش ہے اور امن امان سے رہیں گے اور اللہ کے
 پہاڑ کے یعنی یروشلم کے آس پاس بڑے بڑے برکتیں ظاہر ہونگی جو اسرائیلی محمدی ہو گئی ہیں وہ ملک
 شام میں امن امان سے موجود ہیں پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ نامور پودہ حضرت عیسیٰ میں آؤ
 پادریو تم کو خوب معلوم ہے کہ حضرت عیسیٰ کے وقت میں ان پیش خبر ہونکا ظہور نہیں ہوا محمدیوں کے کتا بنین
 جا بجا یروشلم اور ملک شام کی آبادی کا بیان موجود ہے اس کتبہ نشانی کو دیکھو اور محمدی ہو جاؤ

دیکھو بہت سے اسرائیلی جو محمدی ہو گئے ہیں جیہوں میں حضرت داؤد علیہ السلام کے مزار پاک کے خادمین
 حضرت داؤد اللہ کے حکم سے اونکے نگہبان ہیں جیتیسوان باب اسباب میں اللہ تعالیٰ اسرائیلیوں
 کے پہاڑوں اور ٹیلوں اور نالوں کو بشارت دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں تمہاری طرف ہوں اور تم پر فوج کروں گا
 اور تم جو تے اور بوی جاؤ گے اور میں آدمیوں کو ہاں اسرائیل کے سارے گہرائیکو اوس سبکو تیر بہت بہت
 براؤں گا اور شہر آباد ہوں گے اور ویرانے پر تعمیر کئی جاؤں گے و زمین انسان اور حیوان کو تیر بڑاؤں گا اور
 وی بہت ہونگی اور پھیلے گی اور میں تمہیں ایسا بساؤں گے جیسا اگلے وقت میں تھے اور تیر پہلے کی نسبت
 زیادہ احسان کروں گا اور تم جانوں گے کہ میں خداوند ہوں تیر ہوں آیت میں ہے کہ اس سبب سے
 کہ تجھے کہتے ہیں کہ تو اے زمین انسان کو نکلتی ہے اور تو نے اپنی قوموں کو بی اولاد کیا اس لیے نہ تو اگی کو
 انسان کو نکلی گی نہ اگی کو اپنی قوموں کو بی اولاد کریگی جو بیسویں آیت میں فرماتا ہے کہ میں تمہیں غیر قوموں میں
 سے نکال لوں گا اور سارے ملک بنیں سے اکٹھا کروں گا اور تمہیں تمہارے وطن میں لے آؤں گا تب تیر صاف
 پانی چکر کوں گا اور تم پاک صاف ہو کر اور میں تمکو تمہاری ساری گندگی سے اور تمہارے ساری ہتوں سے پاک
 کروں گا اور میں تمہیں ایک نیا دل بخشوں گا اور ایک نئے روح تمہارے اندر میں ڈالوں گا اور تمہارے گوشت
 میں سے سنگین دل کو نکال ڈالوں گا اور گوشتیں دل تمہیں عنایت کروں گا اور میں اپنی روح تم میں ڈالوں گا
 اور میں ایسا کروں گا کہ تم میرے طریقوں پر عمل کرو گے اور تم میرے حکموں کو یاد کرو گے اور اوہ نہیں
 بجالاؤ گے اور تم اوس سرزمین میں جسے میں نے تمہارے باپ دادوں کو دیا ہے بسو کی اور تم میری کو
 ہو گے اور میں تمہارا خدا ہوں گا اور میں تمہیں تمہاری ساری ناپاکیوں سے محفوظ رکھوں گا
 اور میں اتاج منگوؤں گا اور افراط بخشوں گا اور تیر کال بنیں ڈالوں گا اور میں دیخت کے پہلو بنیں اور
 کسیت کے حاصل میں افزائش بخشوں گا یہاں تک کہ تم آگے کو غیر قوموں کے درمیان کال کے سبب سے
 ملامت نہ اٹھاؤ گے اے ایمان والو اسرائیلیوں کی سب قوموں کے کچھ کچھ لوگ محمدی ہیں
 میں داخل میں اؤں کی نسل اللہ نے بڑائی ہے ملک شام میں امن امان سے خوش خرم میں اللہ
 نے محمدی فیض سے اؤں کا دل دھو دیا اؤں کو دل کی سختی کہو وی ایسے قحط جو اگلے وقتوں میں
 پڑتی تھی جنکا ذکر کتابوں میں دیکھ کر ہوش اور قہر میں ویسے قحط ملک شام میں محمدی وقت میں
 نہیں پڑے سینتیسوان باب اسباب میں استھارہ آیتوں کے بعد اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا

کہ میں یہود کو اور افرائیم اور اسرائیل کو ملا دوں گا اور انکو اپنے ملک میں لاؤں گا اور ایک بادشاہ ان سبھوں کا بادشاہ ہو گا اور وی آگے کو دو قومیں بنوں گی اور ہر کبھی الگ جاکر دو سلطنتیں بنوں گی اور وی کبھی اپنے تین اپنی تینوں سے اور اپنی نفرتی چیزوں سے اور اپنی خطا کاریوں کی کسی خطا کاری سے ناپاک نہ کریں گے اور میں انکو سارے مکانون سے جہان اوہوں نے گناہ کیا ہی چھڑاؤں گا اور انہیں پاک کروں گا اور میں انکا خدا ہوں گا اور میرا بندہ داؤد انکا بادشاہ ہو گا اور ان سبکا ایک ہی چرواہا ہو گا اور وی میرے حکموں پر طہین کے اور میری نصیحتوں کو یاد کریں گے اور ان پر عمل کریں گے اور وی اس سرزمین پر جسے میں نے اپنے بندے یعقوب کو دیا ہے جہان تمہارے باپ دادا بستے تھے بسیں گے اور وی اور انکی اولاد اور انکی اولاد کی اولاد ہمیشہ کو اوہیں رہیں گے اور میرا بندہ داؤد ہمیشہ کے لیے انکا سردار ہو گا اور میں انکو ساتھ سلامتی کا عہد باندھوں گا وہ انکے ساتھ ہمیشہ کا عہد ہو گا اور میں انہیں بساؤں گا اور انہیں بڑاؤں گا اور انکے درمیان اپنے مقدس کو ہمیشہ تک قائم رکھوں گا اور میرا خیمہ انکے اوپر ہو گا اور میں انکا خدا ہوں گا اور وی میرے لوگ ہوں گی اور جب میرا مقدس ہمیشہ کے لیے انکے درمیان ہو گا تب قومیں جانشین کے میں خداوند اسرائیل کو مقدس کرتا ہوں آئی محمدی بھائیو یہود کی نسل میں اور افرائیم کی نسل میں اور باقی اسرائیلیوں کی نسل میں جو محمدی ہوئی ہیں انکو اللہ نے ملا دیا وہ ملک شام میں ایک محمدی بادشاہ کے تابع ہیں ایسا نہیں ہے کہ دو قوموں کا حاکم اور یہود قوموں کا حاکم اور حضرت داؤد انکے بادشاہ ہیں اللہ کے حکم سے انکی نگہبانی کرتے ہیں بہتر پیغمبر میں اپنی قبروں میں سب زندہ ہیں نماز پڑھتی ہیں اللہ کے حکم سے ایمان والوں کی نگہبانی کرتے ہیں مسجد بیت المقدس ہمیشہ کے لیے ملک شام میں قائم ہیں اور قیامت تک قائم رہے گی۔ مسجد بیت المقدس اور شہر یروشالم کی پہلی ویرانی کا بیان باؤنٹن کے احوال کی دوسری کتاب میں ہے کہ صد قیام بادشاہ کے سلطنت کے نوین برس ایسا ہوا کہ بابل کے بادشاہ بخت نصر نے یروشالم پر چڑھائے کی اور شہر کے گرد اگر حصار بنائے اور صد قیام کی سلطنت کے گیارہویں برس تک وہ شہر کو گیرے ہوئے پڑ رہا ہے

او چوتھی مہینے کے نوین دن شہر میں منگی بڑھو گئی اور ملک کے لوگوں کو روٹی میسر نہ تھی تب شہر ٹوٹا اور
 سارے بہادر رات کو اوس دروازے کی راہ سے جو دو دیواروں کے درمیان بادشاہ کے بلخ کی طرف
 کو تھی نکل کے بھاگ گئی اور سوقت کس دی شہر کو گیسے ہوئے تھے سو صد قیادہ اوس راہ سے بیابان کو بھا
 گیا تب کس دیوں کی فوج نے بادشاہ کا پیچا کیا اور اوس ہی پرچہ کے میدان میں جالیا اور اوس کا
 سارا لشکر اوسے جدا ہو گیا تھا سو دی بادشاہ کو پکڑ کے بابل کے بادشاہ پاس رہنہ میں لائے
 اور انہوں نے صد قیادہ کے بیٹوں کو اوسکی انگلیوں کے سامنے قتل کیا اور صد قیادہ کی انگلیوں کا لہن
 او پیتل کی بیڑیاں او سپر لگائیں اور اوس کو بابل میں لے گئے اور بابل کے بادشاہ بخت نصر کا
 سلطنت کو انیسویں برس کے پانچویں مہینے کے ساتویں دن بابل کے بادشاہ کا ایک خادم
 نیوز را دان جو جلو دار و ن کا سردار تھا یرو شالم میں آیا اوسنے اللہ تعالیٰ کا گہرا در
 بادشاہ کا محل اور یرو شالم کے سارے گہرا در ہر ایک رئیس کا گہرا دیا اور کس دیوں کے سارے
 لشکر نے اون دیواروں کو جو یرو شالم کے گرد و تحفین گہرا دیا اور نیوز را دان باقی لوگوں کو
 پکڑ لیا اور اوسنی وہاں کنگالوں کو رہنے دیا کہ انکو رکے باغوں کی خیرلیوں اور کہتی کرن اور
 پیتل کے ستون جو اللہ تعالیٰ کے گہر میں تھے اور کرسیاں او پیتل کا بحر حوالہ کے گہر میں تھا کس دیوں
 کے چور جا کر کیا اور ان کے پیتل کو بابل میں لے گئے اور دہلیں اور بیچے اور گلگیر اور حجج او پیتل کے
 سارے برتن جو وہاں کام آتے تھے لے گئے اور انگلیٹھیاں اور پیالے اور سب کچھ چھوڑا تھا
 اوس کا سونا اور جو رو پہلا تھا اونکارو پہ جلو دار و ن کا سردار لی گیا اون دوستوں اور ایک
 بچہ اور گہرے کو جنہیں حضرت سلیمان نے اللہ کے گہر کے لیے بنایا تھا ان سب چیزوں کے پیتل
 کا وزن بے حساب تھا ایک ستون اٹھا ہوا تھا اونچا تھا اور اوسکے اوپر کا سر بانہ پیتل کا تھا
 اور تین ہاتھ بلند تھا او سپر گرد اگر و جالیان اوانا کی کلیان سب پیتل کی بنی ہوئے تھیں
 اور دوسرے ستون میں اوسی طرح جالیوں کا کام تھا اور جلو دار و ن کا سردار سرایہ بردار
 کاہن کو لینے مسجد کے خادم کو اوردوسرے خادم صفیادہ کو اور تین دربانوں کو لے گیا
 اور ایک منصب دار جو سپہ سالار تھا او پانچ شخص اومین سے جو بادشاہ کے مصاحب تھے اور
 شہرہ بڑا محرم جو ملک کی موجودات دیکھتا تھا اور ساٹھ آدمے جو شہر میں موجود تھے پکڑے

اور اوکو بابل کے بادشاہ کے پاس لے گیا اور بابل کے بادشاہ نے حماہ کی سرزمین کے ربلہ میں اوکو قتل
 کیا اور بخت نصر نے جن لوگوں کو یہود کی سرزمین میں چھوڑا تھا اونکے اوپر جدلیاہ کو سزا دیا جو انہی
 قاتل کا بیٹا تھا اور سپاہ کے لوگ جدلیاہ پاس مضغافہ میں حاضر ہوئے اور ساتوین مہینے اسمعیل بن نعینا
 نے جدلیاہ کو اور اون یہودیوں اور کسیدیوں کو جو اسکے ہمراہ تھے قتل کیا تب سب چھوٹے بڑے نصرین
 آ رہے کیونکہ وہ کسیدیوں سے ڈرتے تھے دوسری کتاب مقابیس کے دوسرے باب میں حضرت
 ارمیا کے احوال میں لکھا ہے کہ دفنوں میں ایسا پایا گیا ہے کہ ارمیا علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ
 سے خبر پا کر حکم دیا کہ خیمہ عبادت کا اور صندوق اونکے ہمراہ جاوے جبکہ وہ پہاڑ پر گئے جہاں حضرت
 موسیٰ پہاڑ پر چڑھے تھے جبکہ ارمیا او سطرف آئے اونہوں نے ایک پہاڑ کا غار پایا اونہوں نے وہیں
 خیمہ اور صندوق اور خوشبوئیوں کی قربان گاہ رکھی اور دروازہ بند کر دیا اور چند آدمی جو اونکے ساتھ
 تھے اونہوں نے راستے میں نشان کر دی لیکن اونہوں نے اسکو نہ پایا جب ارمیا علیہ السلام کو
 یہ بات معلوم ہوئی تو اونہوں نے اون لوگوں کو ملامت کی اور فرمایا کہ اوسوقت تک بچاؤ نہ
 کہ اللہ اپنے بندوں کو اکٹھا کرے گا اور رحم میں لاویگا تب اللہ اونکو یہ چیزیں دکھائیگا آیات و اوتار
 صندوق کو حضرت امام مہدیؑ نکالیں گے اوسوقت بہت یہودی ایمان لاوینگے اسکا بیان حضرت
 اشیاء کے گیارہویں باب میں ہو چکا ابن اثیر حزرئیؒ تاریخ کامل میں لکھتے ہیں کہ بخت نصر کے ملک
 میں جو عرب کے سودا گرتھے اونکو پکڑ لیا اور بخت نصر نے اونکے واسطے حیران بنایا اور اوکو اوسمیں قید
 کیا اور یہ خبر عرب میں پہلے کچھ عرب کے لوگ اوسکے پاس امان مانگتے یہودی آئے اوس نے مان لیا اور
 اوکو سوادین یعنی عراق میں اوتارا اونہوں نے شہر انبار بنایا اور اوسنے حیرہ کے لوگوں کو چھوڑ
 دیا وہ بخت نصر کی زندگی یہ رہا رہے جب وہ مر گیا وہ انبار والوں سے مل گئے اور یہ عربوں کا
 پہلے پہل رہا ہی سوادین حیرہ اور انبار میں اور بخت نصر نے حیرہ اور حجاز کی طرف چلا اللہ تعالیٰ نے
 حضرت برخیا اور حضرت ارمیا علیہما السلام کو پیغام بھیجا کہ غدنان کے بیٹے مقد کی طرف جاؤ اور
 اوسکو حیران میں اوٹھا لاؤ اور اللہ نے اون دونوں کو خبر دی کہ معد کی نسل سے محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم پیدا ہونگی جن پر نبیوں کی تمامی ہے وہ دونوں چلے اونکی واسطے زمین لپیٹ دی گئی اور وہ
 بخت نصر سے پہلے معد تک پہنچے اور انکو حیران میں اوسی وقت اوٹھا لائے اور معد اون دونوں میں

بارہ برس کے تھے اور بخت نصر چلا اور عربوں سے لڑا اور ہبتون کو قتل کیا اور حجاز تک آیا تب عدنان نے
عربوں کو جمع کیا اور ذات غرق میں بخت نصر سے لڑائی کی عدنان بہاگ کر قلعون میں چھپے ہوئے اور عربوں کو
ساتھ جمع ہوئے آخر کو بخت نصر لپٹ آیا اور مہمہ نبیون کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ مکہ میں آئے اور حج کیا
اور مکہ کے ساتھ نبیون منہج کیا پادری اگستس براڈ ہیڈ وینی اور دینیوی تارچ بین لکھتا ہے کہ بخت نصر کے
مرنے کے بعد اذیل مروہک اور سکابٹیا تخت پر بیٹھا اور اسکی حکومت جلد ختم ہوئے خورس جو مادی اور فارس
کے لشکر کا سردار تھا اسنے اسکی فوج کو شکست دی اور اسکو قتل کیا بلشڈر اور سکابٹیا
تخت نشین ہوا وہ سترہ برس تک سلطنت کرتا رہا بلشڈر کے قتل ہونیکے بعد دارا مادے
بادشاہ ہوا اور بابل کو اپنے قابو میں لا کر تخت پر بیٹھا اور وہ دو برس تک سلطنت کرتا رہا
دارا مادے کے مرنے کے بعد اسکا بیٹا خورس فارس کا بادشاہ ہوا اور پندرہ سو سال
میں نائب تہا دس برس بعد وہ نائب باغی ہو گیا خورس نے اس پر چڑھائی کی اور شہر کو روند
ڈالا پھر خورس نے بیت المقدس کے آباد کر نیک حکم دیا حضرت دانیالؑ کے صحیفہ سے محمدی
بشارتوں کا بیان اس صحیفہ کے سرے پر لکھا ہے کہ یہودا کے بادشاہ یہو یقیم کی سلطنت
کے تیسرے سال میں بابل کا بادشاہ بخت نصر یروشالم میں آیا اور اسے گیسرا اور اللہ تعالیٰ
نے یہو یقیم کو خانہ خدا کے بعضے برتنوں سمیت اسکے ہاتھ میں دیدیا وہ اونہیں سنعار کی زمین
میں اپنے بت خانہ میں لے گیا اور وہاں رکھا اور اپنے خواجہ سرا سے کہا کہ اسرا ئیلیوں میں سے
اور بادشاہ کی نسل میں سے اور امیرون میں سے کئی ایک کو حاضر کروہ ایسے جوان ہوں جو
بے عیب اور خوبصورت اور حکمت میں ماہر اور عقلمند ہوں اور اس لائق ہوں کہ بادشاہ کے محل
میں کھڑے رہیں اور کسادیون کے علم اور زبان سیکھنے کے قابل ہوں انکے درمیان نبی یہودا
میں سے دانی ایل اور حننیاہ اور میسا ایل اور عزریاہ تھے اللہ تعالیٰ نے ان چاروں کو انوکھ
معرفت اور ہر طرح کی حکمت اور علم میں مہارت بخشی اور دانی ایل کو ہر طرح کی رویا اور خواب میں
سمجھو دار کیا اور خواجہ سرا انکو بخت نصر کے حضور میں لے گیا اور بادشاہ نے اسنے گفتگو کی اور
اونہیں سے دانی ایل اور حننیاہ اور میسا ایل اور عزریاہ کی مانند کوئی نہیں تھا اس لیے وہ بادشاہ
کے حضور کھڑے رہنے لگے اور دانی ایل خورس بادشاہ کے پہلے سال تک زندہ رہے دوسرا

باب سبخت نصر کی سلطنت کے دوسری سال میں سخت نصرت نے ایسا خواب دیکھا کہ جس سے اس کا دل
گھبرا گیا اور اس کی نیند جاتی رہی تب بادشاہ نے حکم دیا کہ فال گیروں اور نجومیوں اور جادو گروں اور
کسب یون کو بلا دین کہ بادشاہ کا خواب اس کو بتا دیں وہ آئی اور انہوں نے عرض کیا کہ خواب بیان
کیجئے تو ہم اس کی تعبیر دیں بادشاہ نے کہا یہ بات مجھے جاتی رہی اگر تم خواب کو اس کی تعبیر سمیت بیان
نکرو تو تم ٹکری ٹکری کئی جاؤ گے اور اگر خواب کو تعبیر سمیت بیان کر دے گے تو میں تم کو انعام دے دوں گا
وہ لگا اور بڑی عزت و دلگاہ و دنوں نے کہا رومی زمین پر ایسا کوئی نہیں جو بادشاہ کی بات کو بتا سکے
اور نہ کوئی بادشاہ یا امیر یا حاکم ایسا ہو جس نے ایسا سوال کسی فالگیر یا نجومی پر کیا ہے جس نے اس کی تعبیر بیان کی
بہت غصہ میں آیا اور حکم دیا کہ بابل کے ساری حکیموں کو ہلاک کر دین اور وہ سال اور اس کے رفیقوں کو
بھی ڈھونڈنے لگی کہ انہیں قتل کر دین انیال علیہ السلام نے بادشاہ سے جا کر کہا کہ مجھے منست ملی
تو میں اس کی تعبیر بیان کر دوں گا پہلے کہ جا کر خٹیاہ اور میسائیل اور خزیاہ اپنی رفیقوں کو خبر دے دی
تاکہ وہ اس بعید کے مقدمہ میں آسمان کے خدا سے رحمت طلب کریں جب انیال علیہ السلام پر رات
خواب میں وہ بید ہوا و انیال علیہ السلام نے آسمان کی خدا کا شکریا ادا کیا اور بادشاہ سے جا کر کہا
کہ وہ بید جو بادشاہ نے پوچھا حکیم اور نجومی اور جادو گر اور فالگیر بادشاہ کو بتا نہیں سکتی ہیں
لیکن آسمان پر ایک خدا ہے جو سب بیدوں کو کھولتا ہے اور وہ سخت نصرت بادشاہ کو جاتا ہے
کہ آخری دنوں میں کیا ہو گا نیز خواب اور تیری سر کی رویت جو تو نے اپنی پلنگ پر دیکھا سو
یہ ہی تو امی بادشاہ اپنی پلنگ پر لیٹا ہوا فکر میں آیا کہ آخری زمانہ میں کیا ہو گا اور وہ جو بیدوں کا
کھولنی والا ہے تجھ پر ظاہر کرتا ہے کہ کیا ہو گا تو نے امی بادشاہ خواب دیکھا کہ ایک بڑی صورت
تھی وہ بڑی صورت جس کی رونق بی نہایت تھی تیری سامنی کھڑی ہوئی اور اس کی صورت
ہیبت تاک تھی اس صورت کا سر خالص سونی کا تھا اس کا سینہ در اس کی بازو چاند کی اس کا پیٹ
اور زین تانبی کی تھیں اس کی پٹیاں لوہی کی اور اس کی پاؤں کچھ لوہی کی اور کچھ مٹی کے تھے اور
تو اسی دیکھتا رہا یہاں تک کہ ایک پہر ہو سیدھا ہاتھوں کے تراشا گیا جو اس صورت کی پاؤں پر چڑھ گیا
اور مٹی کی ہتی لگا اور انہیں ٹکری ٹکری کیا تب لوہا اور مٹی اور تانبا اور چاندی اور سونا
ٹکری ٹکری کئی کئی اور گرمی کی فصل کے کلیان کی ہوس کے مانند ہوئے اور ہوا انہیں اور لگا

یہاں تک کہ اونکا پتا نکلا اور وہ پھر جس نے اوس مورت کو مارا اک بڑا پھار نگیلا اور تمام زمین کو بھریا
 وہ خواب یہی اور اوسکی تعبیر بادشاہ کے حضور بیان کرتا ہوں تو امی بادشاہ بادشاہ ہوں کا بادشاہ
 ہی اسلی کہ آسمان کے خدا نے تجھی ایک بادشاہت اور توانائی اور قوت اور شوکت بخشی ہے
 اور جہاں کہیں آدمی رستی ہیں اوس نے میدان کے جانور اور مہو کی پرندہ می تیرے قابو میں کر لے
 اور تجھی اون سہوں کا حاکم کیا تو ہی وہ سونی کا سر ہی اور تیری بعد اور ایک بادشاہت قائم ہوگی
 جو تجھی چھوٹی ہوگی اور اوسکی بعد ایک اور بادشاہت تالینکی جو تمام زمین پر حکومت کرے گی
 اور چوتھی سلطنت لوہی کے مانند مضبوط ہوگی اور جس طرح کہ لوہا توڑ ڈالتا ہے اور سب چیزیں
 غالب ہوتا ہے ہاں لوہی کی طرح سی جو سب چیزوں کو ٹکڑی ٹکڑی کرتا ہے اوسی طرح وہ ٹکڑے
 ٹکڑے کرے گی اور کچلے دالی گی اور جو کہ تو نے دیکھا کہ اوسکی پاؤں اور اونگلیاں لچہ تو کھار کے
 مٹی کی اور کچھ لوہے کی تھیں سو اوس بادشاہت میں تفرقہ ہوگا مگر جیسا کہ تو نے دیکھا تو اوس میں لوہا
 گلا دے سے ملا ہوا تھا سو لوہے کی توانائی اوس میں ہوگی اور جیسا کہ پاؤں کی اونگلیاں کچھ لوہی کی
 اور کچھ مٹی کی تھیں سو وہ بادشاہت کچھ قوی کچھ کمزور ہوگی اور جیسا تو نے دیکھا کہ لوہا گلا دے
 سے ملا ہوا ہی وی اپنے کو انسان کی نسل سے ملا دین گی لیکن جیسا لوہا مٹی سے میل نہیں کہاتا
 قیسا دے پس میں میل نکھا دین گی اور اون بادشاہوں کی دنوں میں آسمان کا خدا ایک بادشاہ
 قائم کرے گا جو ہمیشہ تک تیرے ہی اور وہ بادشاہت دوسری قوم کے قبضہ میں پڑے گی
 وہ اون سب بادشاہتوں کو ٹکڑی ٹکڑی اور نیست کرے گی اور وہی ہمیشہ تک قائم رہے گا
 جیسا کہ تو نے دیکھا کہ وہ پھر غزوہ وسیلہ ہاتھوں کے تراشا گیا اور اوس نے لوہے اور تانبے اور مٹی
 اور چاندی اور سونی کو ٹکڑی ٹکڑی کیا خدائی تعالیٰ نے بادشاہ کو وہ کچھ دے دیا جو اگی کو
 ہونیوالا ہے اور یہ خواب یقینی ہے اور اوسکی تعبیر یقینی تب بادشاہ بخت نصر اوند ہی موندہ گرا
 اور دانیال علیہ السلام کو سجدہ کیا اور حکم دیا کہ اون کو انعام اور عطر دین بادشاہ نے دانیال
 علیہ السلام سے کہا کہ حقیقت میں تیرا خدا کون کا حاکم اور بادشاہوں کا مالک ہی جو ہمیشہ دیکھا
 کہو لنی والا ہے اسلی کہ تو اس بید کو کول سکا تب بادشاہ نے دانیال علیہ السلام کو سرفراز
 کیا اور اونکو بہت سے تحفہ دی اور اونکو بابل کے ساری صوبہ پر حکومت بخشی اور بابل کے

حکیموں پر سرداروں کا سردار ٹھہرایا تب دانیال علیہ السلام نے بادشاہ سی و درخواست کی اور اپنے
سدرک اور میسک اور عبد بنحو کو بابل کے صوبہ کی کارپردازی پر مقرر کیا اور دانیال علیہ السلام
بادشاہ کے دربار میں رہے پادری طامس اسکا لکھتا ہے کہ دوسری سلطنت مادی اور فارس
کی ہے جو کلدیون سے کتر بن جیسا کہ چاندی سونی سے کتر ہے تیسری سلطنت یونانیون کے
ہی جو فارسیوں کے بعد فتح یاب ہوئی تھے یہ سلطنت سکندر اعلا و ان کے ماتحتوں کی تھی یہ
سلطنت اودن سلطنتوں سے بڑی و ور تک پھیلی تھی اور حضرت سکندر کا یہ فتح تھا کہ مینی تمام دنیا پر
سلطنت کی چوتھی سلطنت رومیون کی ہے جو یونانیون کے بعد ہوئی اور یہ سلطنت لوہے کے
مانند مضبوط تھی اور لوہے کے مانند اوسنی سکو توڑ ڈالا یہ پھیلی سلطنتوں سے سب باتون میں زیادہ
مشہور ہوئی کسی نے ایسی چوڑی فتح نہیں کی جیسی انہوں نے اتنی مدت میں کی اور یہ سلطنت
عاجز قوموں کے یعنی گاتھ اور وندال وغیرہ قوموں کے غالب ہونے کی باعث سے برباد ہو گئی یہی
معنی میں اسکے کہ لوہا مٹی سے ملا ہوا تھا مگر لوہا اور مٹی اسپین ایک دوسری کی مدد نہیں کر سکتے اور مل
نہیں سکتی رومی لوگ رشتہ داری اور شادی کی باعث سے اور قوموں میں شامل ہو گئی تھی اسلئے
سلطنت برباد ہو گئی اور یہاں تک کمزور ہوئی کہ ماتحت سلطنتوں میں تقسیم ہو گئی یہ سلطنت اب بھی قائم
ہے جس کا بیان آگے لکھا جاوے گا روم کے بادشاہوں کے زمانہ میں یونان کو کہ رومیون کی ترقی
کی حالت میں اللہ نے اور سلطنت کو قائم کرنا چاہا تھا جو کبھی نیست نابود نہ ہوگی اور دوسری قوم کے
قبضہ میں نہ آوے گی اور تمام سلطنتوں کو توڑ ڈالے گی اور آپ ہمیشہ قائم رہے گی یہ میرا وہی اوس
پتھر سے جس نے مورت کو توڑ ڈالا اور بڑا بھارت بنگالہ ہر ایہ سلطنت عیسیٰ علیہ السلام کے ہی یہ رفتہ
رفتہ بڑی سلطنت ہو جاوے گی اور تمام زمین کو ڈھانک لے گی اور بڑا بھارت ہو جائیگا اس پیش خبری کی
اس نگرہی کا پورا ہونا ابھی باقی ہے اسی محمدی بھائیو اوس مورت کا پاؤں کچھ مٹی کا کچھ لوہے کا تھا
اور پادری نے اس کا مطلب یونان بیان کیا کہ گاتھ اور وندال وغیرہ دبی ہوئی قوموں کے غالب ہونے
سے وہ سلطنت کمزور ہو جائیگی اور وہ پھر جو بے وسیلہ ہاتھوں کے فقط اللہ کی قدرت سے
تراشا گیا وہ اوس مورت کے پاؤں پر لگا جو کچھ لوہے کچھ مٹی کے تھے پند یونان پر نہیں لگا جو لوہے کی
تھیں اس سے صاف ثابت ہوا کہ جب وہ چوتھی سلطنت کمزور ہو جائیگی اوس وقت پانچویں سلطنت ظاہر ہوگی

اور لوہو ہوا۔ تہی کو بیچنے قوی اور ضعیف دونوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر گئی یہ بشارت صاف محمدی بادشاہت کی ہے جو رومیوں کی سلطنت کے شروع سے ساڑھے سات سو برس بعد رومیوں کے بادشاہ ہرقل کے زمانہ میں ظاہر ہوئی۔ اسی زمانہ میں رومیوں پر اور قودون کا غلبہ ہو چکا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت یہ تھی کہ تیسویں صدی میں رومیوں کی سلطنت کے ڈیڑھ سو برس کے بعد رومیوں کی بڑی ترقی کے دنوں میں ہو جائیگا۔ پادری شیرنگ نے آفتاب سداقت میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ایک سو پینچالیس برس پہلے رومیوں کے لیے یونان کا ملکہ بنے لیا اور یونانی سلطنت ختم ہوئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور سلطنت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں ہوا۔ انہوں نے سب سلطنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے نہیں کیے۔ بلکہ وہ ایک بعد دوسرے نکالے گئے۔ بدین بڑھتا گیا تین سو برس تک روم کے بت پرست بادشاہوں نے عیسائیوں کے خون کے دریا بہا دیے۔ پھر قسطنطین رومی بت پرستی چھوڑ کر جھوٹے عیسائی ہوا۔ اوسنی اور اسکے بعد بادشاہوں نے دین میں بڑی بڑی خرابیاں ڈالیں فرقہ پرستنت کے پادری اپنی کتابوں میں اونکو رسوا کر رہی ہیں اور انکی سلطنت کا دجالی سلطنت نام رکھا ہے اسی سلطنت کا ایک ٹکڑا پندرہویں صدی عیسوی تک قائم رہا فرقہ پرستنت والوں کے نزدیک اس سلطنت کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کچھ علاقہ نہیں اسی لیے پادری لکھتا ہے کہ ابھی اس خبر کا ظہور نہیں ہوا۔ پادری راہ دیکھ رہا ہے کہ آئندہ زمانہ میں فرقہ پرستنت کی سلطنت جو چار سو برس سے قائم ہوئی ہے رومن ملک والوں کی سلطنت کو مٹا دی گئی اسی پادریو کہ ہر باگی جاتی ہو اس بشارت کا ظہور دل کرانگہی نہ کیوچھ پانچویں صدی عیسوی میں رومی سلطنت جس نے سب سلطنتوں کی ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالی بت پرستوں کو اور رومیوں اور سنی کو یعنی روم کے جوئی عیسائیوں کو اور تاجی کو یعنی یونانیوں کو اور چاندی کو ایران کے آگ پوجی والوں کو اور سنی کو یعنی بابل والوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے گردغبار کی طرح اوڑا دیا اور اس سلطنت نے ساری زمین کو گھیر لیا اسی پادریو تم یہ کہلی نشانی دیکھو محمدی کیونکہ ہو جاتی بیشک تم بھی جوئی عیسائیوں میں ہو اگر فرقہ رومن کا ملک کی پادری کہیں کہ یہ قسطنطین کی سلطنت کی خبر ہے جس سے عیسائی دین نے زور پکڑا تو اسکا جواب یہ ہے کہ اس پانچویں صدی عیسوی کا یہ بتا دیا ہے کہ وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضہ میں نہ پڑی گی اور روم کے جوئی عیسائیوں کی سلطنت کو محمدیوں نے اپنی قبضہ میں کر لیا اور اونکو کوسی ٹکڑی کر دیا یہ خبر انکی ہرگز نہیں ہو سکتی

وہ پھر جو بی وسیلہ ہاتھوں کے تراشا گیا وہ ہماری پیغمبرِ برحق محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں اور انکی بادشاہت دنیا کے لوگوں کی تدبیر سے قائم نہیں ہوئی وہ تو دین و ایمان کی بادشاہت تھی اللہ نے اسے فقط اپنی قدرت سے بی وسیلہ اسباب ظاہری کے قائم کیا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان پڑھ رہے ان پڑھوں میں پیدا ہوئی چالیس برس تک کسی عالم اور درویش کی صحبت نہیں پائی اللہ نے آپ ہی اون کو تعلیم کیا اور ان کے مین بت پرستوں کی رسموں سے اونکو بیزار کیا ان فرشتوں کی سبکدوشی اور دل دہو یا جب چالیس برس کے ہوئے اللہ نے جبریلؑ کی زیارت پر قرآن اتارنا واجب کچھ لوگ ایمان لائے کافروں سے لڑنے کا حکم کیا آپنی ظاہر میں بھی لڑا ہی سکتے گمان میں کیسے نہیں سیکھی تھیں اللہ نے آسمان سے فرشتوں کی فوجیں بھیجنی ایک امت وین بڑھتی گئی مجریوں کی سلطنت ساری جہان میں پہل گئی عرب لوگ جو حضرت اسماعیلؑ کے نسل میں تھے مگر جہالت میں پھسی ہوئے تھے اون کی راہ و رسم سے اللہ نے آپکو جدا کر کے خوب طرح سے سنوار کے اپنی دین کا زور تمام جہان میں پھیلا دیا اس پاک پتھر کو اللہ نے خود اپنی ہاتھوں اوس پہاڑ سے تراش کر بڑا پھاڑ بنا دیا اور ساری زمین میں پھیلا دیا پادری مرکیک کشف التار میں لکھا ہے کہ دین اسلام کے بادشاہوں نے تین سو برس میں بہت ملکوں کو لیلیا اونکی حکومت ہندوستان کی سرحد سے دریائی مغرب کے کنارے پر پھونچی جو دریائی اٹلنٹک کہلاتا ہے اور قدیم روم کی دولت اور ملک سے ان کی حکومت بڑھ گئی ہر چند رومی لوگ دنیا کے حاکم تھے مگر طاہر رضا طہرائی رحم لکھتی ہیں کہ رومیوں کی سلطنت سات سو برس تک رہی پھیلا ان کے حکام تھے تھا یہودی ملاؤن میں اور تفسیر والون میں تین سلطنتوں کی بیان میں اختلاف نہیں ہے جو تھیں سلطنت میں اختلاف ہو اور جو تھا بادشاہ دو قسم ہی فارس کے بادشاہ اور روم کی بادشاہ یہ دونوں آپس میں ملتی نہیں تھی اور فارسی لوگ ہمیشہ رومیوں پر غالب رہتی تھی جو تھیں سلطنت جو دو طرح کی تھی قومی فارس والی اور کروڑ روم والی انہیں کے زمانہ میں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور سب بادشاہ عاجز ہوئے اور نو شیردان کے محل کے کنگوری لڑ گئی اور فارس کی آتش خانی بجھ گئی اور دریائی ساوہ سو کہ گیا اور جس دن سے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے اپنا پیغام پہونچا نیلے لپی پہونچا اور سو وقت سے آپکی وفات تک ان میں یہ پیغمبر رہے

ہوئی گئیں اور تھوڑی سی سے لوگوں نے بڑی بڑی بت پرستوں اور یہود اور نصاریٰ کی فوجوں پر غلبہ کیا اور آپ کی بعد خلفائے راشدین کے زمانہ میں خصوصاً خلیفہ دوم کی خلافت کے زمانہ میں بہت فحشیں اور بڑا غلبہ کافروں پر مسلمانوں نے اسلام کے زور سے اور دین کی برکت سے کیا اور اب تک دن بدن قوت دین کی اور دولت اسلام کی اور مسلمانوں کی باقی ہے وہ پتھر جو بڑا پھاڑنگیا وہ وہی پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جنکو اللہ نے اپنا پیغام بھونچا نیکے لہی بیجا اور انکی سلطنت نے ساری جہان کو گیر لیا اب یہ سمجھنا چاہی کہ وہ پتھر اوس سورت کے پاؤں پر لگا تھا اسمیں کچھ اشارہ تھا کہ پھلا جہاد جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عربوں پر اور رومیوں پر ہوا کہ اور مدینہ کے آس پاس کے کافروں سے فراغت کر کے رومیوں پر جہاد کیا تو جس کے لڑائی میں مسلمانوں کا لشکر تین ہزار سے زیادہ نہ تھا اور لشکر کافروں کا ایک لاکھ کا تھا ایمان کے زور سے اور خدا کا قہر کیا اور قتل کیا اور قتل ہوئی اور اللہ کے دین کو پھیلایا اور حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنی بادشاہی اور وں پر نہیں چھوڑیں گی اس میں اشارہ ہے کہ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جو دنیا اور عقبی کی بادشاہت کا سرمایہ ہے آپ کے واسطے اور اصحابوں اور رشتہ داروں کے واسطے بلکہ امت کی واسطی ہے اور ہو گا اور ہمیشہ رہیگا اور قیامت تک باقی ہے اور اوسکو کوئی موقوف نہیں کریگا اور یہود و مردود جو کہتی ہیں کہ ماشیخ کے ہم راہ دیکھ رہی ہیں سو بخت نصر کے وقت سے اب تک دو ہزار اور تین سو برس سے زیادہ ہو چکی اور ابھی تک یہودی لوگ ذلت میں ہیں چوٹی میں ابھی تک ماشیخ کے آنے کا وقت نہیں آیا کہ اوس اور انکو اس ذلت سے چوڑا دی اور نصرائی جو کہتی ہیں کہ وہ پتھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بادشاہوں کو عاجز نہیں کیا بلکہ ہمیشہ دشمنوں سے خوف میں رہی اور ہمیشہ درویشوں کے ساتھ جنگوں اور پھاڑوں میں سیر کرتے رہے اور آپ کی بعد بھی عیسائی لوگ دشمنوں سے خوف میں رہے اور تکیوں میں اور پھاڑوں میں عمر بسر کرتے رہے تیسرا باب اس باب میں یہ بیان ہے کہ بخت نصر نے ایک بت بنوایا اور سب کو حکم کیا کہ اوسکو سجدہ کرو اور جو کوئی سجدہ نہ کریگا وہ بھڑکتی آگ میں ڈالا جائیگا یہ منکر سب نے سجدہ کیا مگر سدرک اور عیسیٰ جو نے سجدہ نہ کیا بخت نصر نے ان کو باندھ کر حلقی بٹھی میں ڈال دیا ان کا ایک بال بچہ نہ جلاتا بخت نصر نے

حکم دیا کہ جو لوگ ان لوگوں کے خدا کے حق میں نالائق بات بولیں گی انکے ٹکڑے ٹکڑے کئی جائیں گے
 کیونکہ دوسرا خدا نہیں جو اس طرح چھوڑ اسکے چوتھا باب اس باب میں یہ بیان ہے کہ بخت نصر نے
 ایک اور خواب دیکھا اور حضرت دانیال علیہ السلام نے اسکی تعبیر فرمائی اوس تعبیر کا ظہور یوں
 ہوا کہ بخت نصر دیوانہ ہو گیا اور کئی برس جنگل میں بہر تار ہا پھر ہوشیار ہو کر آیا تب اوس نے تمام
 زمین کی سب قوموں کو اپنا سارا حال لکھ بھیجا کہ میں نے یہ خواب دیکھا اور دانیال علیہ السلام نے اسکی یہ
 تعبیر دی اور لکھا کہ اومیون میں سے کالاکیا اور بیلون کی طرح گھاس کھاتا رہا اور میری عقل
 مجھ میں پھرا مئی مینی اللہ تعالیٰ کا شکر کیا جو ہمیشہ زندہ ہے اور اوسکی بادشاہت ہمیشہ کی بادشاہت
 ہی وہ جیسا چاہتا ہے ویسا آسمان کے لشکروں اور زمین کے باشندوں کے درمیان کام کرتا
 ہی اور کوسی نہیں جو اوس کے ہاتھ کو روک سکے اور اوس سے کہی کہ تو کیا کرتا ہے میری عقل
 مجھ میں پھر آئے اور میں اپنی سلطنت میں قائم ہوا اب میں آسمان کے بادشاہ کی شکر گزار ہے
 اور تعریف اور تعظیم کرتا ہوں کہ اوسکے ساری کام سچے ہیں اور اوسکی ساری راہیں عدالت ہیں
 اور وہ انہیں جو مغروری سے چلتے ہیں ذلیل کر سکتا ہے پانچواں باب اس باب میں یہ بیان ہے
 کہ بیل شہر بادشاہ نے وہ برتن مسجد بیت المقدس کے منگائے جو بخت نصر لوٹ لایا تھا بیل شہر نے
 اور اوسکے امیرون نے اون برتنوں میں شراب پی اور بتوں کی تعریف کی اوس وقت آدمی کے
 ہاتھ کی اونگلیاں غیب سے ظاہر ہوئیں اور اونہوں نے دیوار پر کچھ ایسا لکھا جسکو کوئی پڑھ نہ سکا پھر
 نے حضرت دانیال علیہ السلام کو بلایا آپ نے فرمایا کہ تیری باپ بخت نصر کے دل میں جب غرور ہوا تھا
 اللہ تعالیٰ نے اوس کا دل جانوروں کا سا بنا دیا وہ گورخروں کے ساتھ رہتا تھا یہاں تک کہ
 اوسنے جانا کہ اللہ تعالیٰ انسان کی بادشاہت پر غلبہ رکھتا ہے اور جیسے چاہے اوس پر قائم کرتا ہے
 تو اسی بیل شہر ان سب یا توں سے واقف تھا مگر تو نے اللہ کے آگے اپنی ولسی عاجزی نہ کی بلکہ اوسکے
 گھر کے برتنوں میں شراب پی اور بتوں کی تعریف کی اور وہ خدا جسکی ہاتھ میں تیرا دم ہے اور جسکے
 قابو میں تیری ساری راہیں ہیں اوسکی تعظیم نہ کی سوا اوسکی طرف سے اوس ہاتھ کا سر اہیجا گیا اور یہ
 نوشتہ لکھا گیا اسکے معنی یہ ہیں کہ خدا نے تیری سلطنت کا حساب کیا اور اوسے تمام کر ڈالا اور تو
 ترازو میں تولایا اور کم کھلا اور تیری سلطنت مادیوں اور فارسیوں کو دی گئی تب بیل شہر نے سنا

کروا ہی کہ دانیال علیہ السلام سلطنت میں تیسری درجہ کی حاکم ہوئی اسی رات کو بیل شتر قتل ہوا
 اور دن اسی دن بادشاہت لیلی چھٹا باب اس باب میں یہ بیان ہے کہ دارا بادشاہ نے حکم دیا کہ
 تیسری درجہ کی میری سوا کسی معبود سے یا آدمی سے کچھ مانگی اور جو کوئی ایسا کریگا شیر ہرون کی
 جان لے لیا جائیگا حضرت دانیال علیہ السلام اپنی گھر میں بیٹھ اور اپنی کوٹھری کا درجہ جو ہر و شالم کی
 طرف دیکھا تو گول کر اور دن بہترین مرتبہ گھنٹی ٹیک کر خدا کے حضور حسب طرح سے آگے کرتے تھے دعا اور شکر گزار می
 کرتے تھے ہے لوگوں نے بادشاہ سے نالش کی اور کہا کہ دانیال تجکو نہیں پاتا اور ہر روز تین بار دعا مانگتا
 بادشاہ نے دانیال علیہ السلام کے چہوڑانے میں بہت کوشش کی مگر اون لوگوں نے بہت ہٹ کی تب
 اوس نے حکم دیا اور وہ لوگ دانیال علیہ السلام کو لائی اور شیر ہرون کی مانند میں ڈال دیا پر بادشاہ
 نے کہا کہ تیرا خدا کی تو ہمیشہ بندگی کرتا ہی سو تجھی چہوڑا دسی دوسری دن بادشاہ نے جا کر غمناک آواز
 سی دانیال علیہ السلام کو پکارا دانیال علیہ السلام نے فرمایا امی بادشاہ میری خدا نے اپنی فرشتی کو بھیجا
 اور شیر ہرون کے منہ کو بند رکھا ہے یہاں تک کہ اونہوں نے مجھی نقصان نہ پہونچایا بادشاہ بہت خوش
 ہوا اور حکم دیا کہ دانیال علیہ السلام اوس ماند سے نکالی گئی اور معلوم ہوا کہ اونکو کچھ نقصان نہ پہونچا تھا
 اس لیے کہ اونہوں نے اپنی خدا پر ہر وسہ کیا تھا اور بادشاہ نے حکم دیا کہ جن شخصوں نے دانیال
 علیہ السلام پر نالش کی تھی اونکو اونکی لڑکے بالوں اور جو روں سمیت شیر ہرون کی مانند میں ڈالی دیا
 اور اوس سے پیشتر کہ ماند کی تھا ہک پہونچین شیر ہرون نے اونکی ساری ہڈیاں توڑ ڈالیں تب دارا
 بادشاہ نے ساری قوموں کو جو روسی زمین پرستی تھی نامہ لکھا تمہاری سلامتی افزو دہو میں یہ حکم
 کرتا ہوں کہ میری سلطنت کی ہر اک صوبہ کے لوگ دانیال کے خدا کے آگے ترسان اور لرزان ہوں
 کیونکہ وہی زندہ خدا ہے اور ہمیشہ قائم ہے اور اوسکی سلطنت کو زوال نہیں ہے چہوڑاتا اور
 بچاتا ہے اور آسمان اور زمین میں وہی نشانیاں دکھاتا ہے اور عجائب و غرائب کرتا ہے اسی نے
 دانیال کو شیر ہرون کے چنگلوں سے چہوڑا یا ہے سو دانیال علیہ السلام دارا کی سلطنت اور خراس
 فارس کی سلطنت میں کامیاب رہے ملا سید علی طرانی رحمہ اللہ الشہود میں لکھتی ہیں کہ کتاب کرامتی
 سند میں میں ایک سو چیا سٹھویں باب میں اور اسطرح یوسف بن کوریون کی کتاب میں لکھا ہے
 کہ حضرت جبریل علیہ السلام سے پہلی نبی ہوئی مگر حضرت دانیال علیہ السلام کو وقت تک

زندہ رہی یہاں تک کہ لکھا ہے کہ جس وقت نجات نصرت حضرت دانیال علیہ السلام کو زمین بابل میں
 شیرون کے کونوین میں قید کیا تھا حضرت جبریل علیہ السلام حق تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبریل
 علیہ السلام کو زمین لپیٹ کر بیت المقدس سے لاسی اور بابل میں اوس کونوین میں حضرت دانیال
 علیہ السلام کا قید ہونا دکھلایا اور اس کی طرف سے دل جوئی کی اور لپیٹ گئی اس کتاب میں
 دارا کی جگہ نجات نصرت کا نام لکھا ہے واللہ اعلم لما سید علی رحمہ دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ یوسفون جو
 کوریان کا بیٹا ہے اوس وقت میں تھا جب طیطوس رومی نے بیت المقدس کو ویران کیا اس
 بیان سے معلوم ہوا کہ یہ وہی یہودی ہے جس کا نام پادریون کی کتابوں میں یوسفیس لکھا ہے
 سالو ان باب بابل کے بادشاہ بل شصر کے پہلی سال میں دانیال نے اپنی بچھونے پر ایک خواب
 اور اپنی سر کے زخمین و یکمین تب اوہون نے اوس خواب کو لکھا اور اوس احوال کا صاف
 صاف بیان کیا دانیال بولے اور کہا کہ مینی رات کو ایک خواب دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان
 کی چار ہوائیں بڑی سمندر پر باہم زور سے چلین اور سمندر سے چار بڑی جانور نکلی جو ایک
 دوسری سے جدا تھی پہلا شیر سبر کی مانند تھا اور عقاب کی سے لگہ رکھتا تھا اور مین دیکھتا رہا
 جب تک اوسکے پر اوکھاڑی گئی اور وہ زمین سے اوٹھایا گیا اور آدمی کی طرح پاؤں پر کھڑا گیا گیا اور
 انسان کا دل اوسے دیا گیا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک دوسرا جانور دیکھ کے ماتہ تھا اور وہ
 ایک طرف سیدھا کھڑا ہوا اور اوسکی مونہ میں اوسکے دانتوں کے درمیان تین سپلیان تھیں اور اوہون
 نے اوسے کہا کہ اوٹھا اور بہت گوشت کما بعد اوسکے مینے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک اور جانور
 قیندوئی کے مانند اوٹھا جس کی پیٹھ پر پرندہ کی سے چار پرتی اور اوس جانور کے چار سر تھے
 اور سلطنت اوسے دی گئی اس کے بھی مینی رات کی رویتوں کے وسیلہ سے دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں
 کہ چوتھا جانور ہولناک اور چھیت ناگ اور نہایت زبردست اور اوس کے وانت لوہے کے تھے
 اور بڑی بڑی تھی وہ کھل جاتا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا تھا اور پرتی کو اپنے پاؤں سے لتاڑتا تھا
 اور یہ سب اون جانورون سے جو اوس کے آگے تھے جدا تھا اور اوس کے دل سینک تھی مینی
 اون سینگون پر غور سے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ اون کے پیچ میں سے اور ایک جانور نکلا
 نکلا جس کے آگے چلی تین سینک بڑے اوکھاڑی گئی اور کیا دیکھتا ہوں کہ اوس سینک

انسان کی آنکھوں کے مانند اور ایک موہ نہ تھا جو بڑے بڑے باتین بول رہا تھا میں یہاں تک دیکھتا رہا کہ کرسیاں رکے گئیں اور قدیم الایام بیٹھ گیا اور سکا لباس برف ساسفید تھا اور اسکی سر کے بال صاف ستھری اون کے مانند اس کا تخت آگ کی شعلہ کی مانند تھا اور اسکی سپی جلتی آگ کے مانند تھی ایک آتش سیلاب بہہ رہا جو اسکی اگی سے ٹکاتا تھا ہزاروں ہزار اسکی خدمت میں حاضر تھی اور لاکھوں لاکھ اوس کے آگے کھڑی تھیں عدالت ہو رہی تھی اور کتابیں کھلی ہوئی تھیں میں نے دیکھا یہاں تک کہ اوس سنگ کی اواز کے سبب جو بڑے گھمنڈ کی باتیں بولتا رہا ہاں میں یہاں تک دیکھتا رہا کہ وہ جانور مارا گیا اور اسکا بدن ہلاک کیا گیا اور شعلہ زن آگ میں ڈالا گیا اور باقی جانوروں کی سلطنت بھی اون کے لئے لگی ہوئی پر اون کی زندگی قائم رہے اور وہی ایک مدت اور ایک ساعت تک جہی مینی رات کی رویتوں کی وسیلہ سے دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص آدم زاد کے مانند آسمان کے بادلوں کے ساتھ آیا اور قدیم الایام تک پہنچا وہی اوس کے آگے لاسی اور تسلط اور خشیت اور سلطنت اوس سے دیکھی کہ سب قومیں اور امتیں اور طرح طرح کی زبان بولنے والی اسکی خدمت گزار رہی کرین اسکی سلطنت ہمیشہ کی سلطنت ہی جو جاتی نہ رہے گی اور اوس کی بادشاہت ایسی جو زائل نہو گی مجھ دانیال کی روح میری بدن میں بول ہوئی اور میری سر کی رویتوں نے مجھے کہہ دیا میں اون میں سے جو نزدیک کھڑی تھے ایک شخص کی پاس گیا اور اوس سے ان ساری باتوں کی حقیقت پوچھی اوس نے مجھے کہا اور ساری حقیقت بھی بتلائی یہ چار بڑی جانور چار بادشاہ ہیں جو زمین میں قائم ہوں گی اور حق تعالیٰ کے پاک لوگ سلطنت لی لینگے اور ہمیشہ تک اور جیشوں کے ہمیشہ تک اوس سلطنت کی مالک رہیں گی تب مینی چاہا کہ جو حق جانور کی حقیقت جانو جو اون سبوں سے جدا تھا کہ نہایت ہیبت ناک تھا جس کے دانت لوہے کے اور ناخن پتلے کے تھے جو ٹکلتا اور ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور بھتی کو اپنی بانوؤں سے لٹا دیتا تھا اور روشن سنگوں کی جو اوس کے سر پر تھی اور اوس ایک کی جو نکلا اور جسکی آگے تین گرگے ہاں اوس سنگ کی جس کے آنکھیں تھیں اور ایک موہ نہ جو بڑی گھمنڈ کی باتیں بولتا تھا اور اوس کا چہرہ اوس کے ساتھیوں سے زیادہ رعب دار تھا مینی دیکھا کہ وہی سنگ پاک لوگوں سے لڑتا اور اون غالب ہوتا رہا جب تک کہ قدیم الایام آیا اور حق تعالیٰ کے پاک لوگوں کا انصاف کیا گیا اور وقت آہو چا کہ پاک لوگ سلطنت کے مالک ہو دیں وہ یوں بولا کہ جو تھا جانور جو حق سلطنت ہی جو زمین میں ہے

وہ ساری سلطنتوں سے جدا ہو گئی اور ساری زمین کو ٹکلی کی اور اوسے لٹاڑی کی اور اوسے ٹکڑی ٹکڑی کر گئی اور بے دس سینک جو ہیں سو دس بادشاہ ہیں جو اس سلطنت میں سے اوٹھیں گی اور انکی بعد ایک اور اوٹھی گا اور وہ پہلوں سے جدا ہو گا اور تین بادشاہوں پر غالب ہو گا اور حق تعالیٰ کی برخلا فی میں باتیں کریگا اور حق تعالیٰ کے پاک لوگوں کو ایذا دیگا اور چاہی گا کہ وقتوں اور شیعوں بدل ڈالی اور وی اس کے قبضہ میں دئی جائینگے یہاں تک کہ ایک مدت اور مدتیں اور آدمی مدت گذر جائیگی اور عدالت بیٹھی گی اور وی اس کی سلطنت اس سے لی لیں گی کہ اوسے ہمیشہ کے لئے نیست نابود کریں اور تمام آسمان تلی کی ساری ملکوں کی سلطنت اور مملکت اور سلطنت کی شمت حق تعالیٰ کے پاک لوگوں کو بخشی جائیگی اوسکی سلطنت ہمیشہ کی سلطنت ہی اور ساری سلطنتیں اوسکی پیش رفت کریں گے اور تا بعد رہوں گی وہ بات یہاں تک تمام ہوئی میں جو دنیا ال ہوں میرے اندیشوں نے بھی نہایت گھبرایا اور میرا چہرہ مجھیں بدل گیا اور میں یہ بات اپنی دل میں رکھی پاوری طامس اسکا لکھتا ہے کہ چاروں جانوروں سے مراد ہے چاروں حصہ سخت نصر کی خواب کی تصویر کے کہ ایک سلطنت کے بعد دوسری سلطنت ہوگی پہلی سلطنت کلدیوں کی تھی سخت نصر شیر کی مانند تھا اور اس کے پر عقاب کے مانند تھی لیکن اوسکے پر نوچے گئے اور سخت نصر کے بعد کسی نے فتح نہیں پاسے دوسرا جانور ریچھ کے مانند تھا وہ فارس اور مادی تھے جو شیر سے قوت میں کم تھے لیکن زیادہ خوفناک اور شریر تھے اونہوں نے پچھ کیطرت اپنی سلطنت بڑھائی یہ ریچھ تین پسلیاں رکھتا تھا اس سے مراد ہیں تین سلطنتیں بابل کی اور دیا کی اور مصر کی جو کلدیوں کے موہنے سے شکار کی مانند چین لیکن تھیں ہر ایک تیندوا اوٹھایہ بیان ہے یونانی سلطنت کا جس نے سکندر اعلیٰ کی قوت میں ترقی پائی تھی فتحیں تیندوے کے مانند تیزی پر تھیں اس تیندوے کے چار پر تھے یعنی اس نے ملکوں پر جلد فتحیں پائیں اور بادشاہوں کی فوجیں اتنی جلد بجا سکین اور اس کے چار برہتے یعنی حضرت سکندر کی وفات کے بعد انکی سلطنت اون کے چار سرداروں میں تقسیم ہوئی جو تھا جانور پہلوں سے سب چیزوں میں بڑھ کر ہوا کوئی جانور ایسا خوفناک نہیں تھا جس کا نام اوسکو دیا جاوی یعنی اسلئے اسے چوتھی جانور کا کچھ نام نلیا فقط اوسکا ڈور خوف بیان کیا اس جانور کی دس سینک تھی اور اسے مراد دس بادشاہ ہیں اون بادشاہوں کا بیان پاوری طامس اسکاٹ نے اور طرح پر لکھا ہے

مگر ہمارے نزدیک یہ دشاہ جن کو فرمایا کہ چوتھی سلطنت میں یعنی رومیوں کی بادشاہت میں ہونگی وہ وہ دشاہ بت پرست ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد تین سو برس کے عرصے میں دشاہ مرتبہ عیسائیوں کا قتل عام کیا اور ہر طرف خون کے دریا بجائی جنکی اس ظلم کا حال پانچویں کے کتابوں سے اس کتاب کے آخر میں آویگا اگر اللہ چاہی گا اور اسے جانور کی سینگوں کے پیچ میں سے ایک چوٹا سانسنگ نکلا اور اس کے آگے پھلی تین سینگ اوکیر لگئی اور اس کا مطلب یہ فرمایا کہ اُن کے بعد ایک اور بادشاہ اٹھے گا اور وہ پھلون سے جدا ہو گا اور تین بادشاہوں پر غالب ہو گا سو یہ بادشاہ قسطنطین ہے جو بت پرستی چوڑا کر جوٹ موٹ کا عیسائی ہوا وہ پھلون سے جدا تھا کیونکہ پھلی بادشاہ بت پرست تھی اور عیسائیوں کے دشمن تھی اور قسطنطین ظاہر میں عیسائی تھا مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر نہیں تھا اور وہ تین بادشاہوں پر غالب ہوا پانچویں ولیم میور نے تاریخ کلیسیا میں لکھا ہے کہ دیو کلیشیان بادشاہ نے اور تین بادشاہوں کو مقرر کیا تھا چار بادشاہوں نے ملک آپس میں بانٹ لیا تھا اُن بادشاہوں میں لڑائے ہونے لگی لب التواریخ جو کلکتہ میں ۱۷۲۹ عیسوی میں چپی ہے اس میں لکھا ہے کہ دیو کلیشیان اور ماکسی میں سلطنت چوڑی بیٹی توڑی دونوں میں کائنات کشش مرگیا قسطنطین کائنات کشش کا بیٹا تھا اسکی نام پرلورک میں بادشاہی کی منادی ہوئے ماکسی میں نے دوبارہ سلطنت قائم میں لی اور قسطنطین کو اپنی بیٹی بیاہ دی اور اسکو تاج کا مستحق کیا ماکسی میں نے اور گالیلیس مرگئی اور قسطنطین کا مدعی ماکس شیشش کے سوا کوئی نہ رہا وہ ماکسی میں کا بیٹا تھا اسکی دعویٰ کو قسطنطین نے جلد شیر سے مٹا دیا وہ لڑا ہی میں مارا گیا ایسی نہیں جسی گالیلیس نے سویرس کی جگہ سیزر کیا تھا اپنی دوست ماکسی میں کی ساتھ اور دونوں پوربی صوبوں میں تھا ماکسی میں نے عیسوی میں مرگیا اور ایسی نہیں اسکی بہن سے بیاہ کرنے کے بعد اسکا شریک سلطنت ہوا پھر اسی بگڑ کر مرگیا قسطنطین اپنے دونوں پوربی مدعیوں کے مرنے کے بعد ساری ملک کا مالک ہوا ایک اور تاریخ کلیسیا میں لکھا ہے کہ قسطنطین نے ۳۱۳ء میں کسی شمس پر فتح پائی لینیوس پورب میں گئے برس تک کچھ مقابلہ کرتا رہا مگر ۳۱۳ء میں وہ بھی بالکل عاجز ہوا دیکھو قسطنطین تین بادشاہوں پر غالب ہوا اور ماکس شیشش مارا گیا اور لینیوس عاجز ہوا ماکسی میں مرگیا اور اس سینگ میں

ایک موتہ تھا جو بڑے بڑے باتین بول رہا تھا اسکا مطلب یہ فرمایا کہ وہ بادشاہ حق تعالیٰ کی برخلافی میں باتیں کرے گا قسطنطین اللہ تعالیٰ کی برخلافی میں بڑے بڑے باتین بولا اوس نے بہت پادریوں کو جمع کر کے زور و ظلم کر کے تین خداؤں کا اقرار کر دیا یا بہت بڑا شرک پھیلایا اور سچی عیسائی جو اللہ کو اکیلا کہتی تھیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بندہ اور اسکا پیغام پہنچانے والا جانتی تھیں خداؤں پر طرح طرح کے ظلم کئے اور چاہا کہ شرعی و قانون کو اور قاعد و نعوذ بل ڈالی حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہی سنگ پاک لوگوں سے لڑتا اور غالب ہوتا رہا جب تک کہ قدیم الایام آیا اسکا یہ مطلب کہ وہی قسطنطین اور اس کے مذہب والی پادری سچی عیسائیوں پر ظلم کرتے رہے یہاں تک کہ قدیم الایام آیا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جن کا نور اللہ نے سب چیزوں سے پہلے پیدا کیا ہے وہ اللہ کی حکم سے دنیا میں تشریف لائے ہزاروں اور لاکھوں ان کے آگے حاضر ہوئے یہ اللہ نے دکھایا کہ ہزاروں لاکھوں آدمی اور جن ایمان لاویں گی اور فرشتہ حاضر ہو گئے فرمایا کہ عدالت ہو رہے تھے یعنی جس عدالت کا وعدہ جا بجا تو رات اور زبور اور صحیفہ نہیں چلا آتا ہے کہ ظالم سزا پائیں گے اور مظلوم اونکی ظلم سے پناہ میں رہیں گے وہ عدالت اونکی ہاتھ پر ظاہر ہوئی اور وہ سنگ جو گھنڈ کی بات بول رہا تھا یعنی وہی قسطنطین اور اسکی مذہب والی پادری اور رومی نصرانی قتل ہوئی اور جنہم کی بڑھتی آگ میں پہنچی اور باقی جانور یعنی بابل والی اور ایران والی اور یونان والی اونکی بادشاہت ہی جاتی رہے مگر تو میں ایک مدت تک باقی رہیں پادری ظالم اسکا ٹکٹا ہے کہ چوتھی سلطنت سوار و میون کی سلطنت کے اور کسی نہیں ہو سکتی وہ سب سلطنتوں سے بالکل جدا تھی ملک کے بند و بست میں اور سب ملکیوں میں اونہوں نے ساری دنیا کو منگوا لیتی ساری دنیا جو جاتی ہوئی تھی سب اونہوں نے فتح کی مگر محمد رضا طہرانی رحم منقول رضائی میں لکھتی ہیں کہ تیسرا بادشاہ جو یونگ یعنی تیند و کی شکل پر دکھائی دیا اور چار پر عقاب کی مانند اوپر تھی اس میں یہ اشارہ ہے کہ حضرت سکندر علیہ السلام کے چار نائب ہو گئے جنہوں نے اونکی زندگی میں اور اونکی موت کے بعد اونکی سلطنت کو پھیلایا اور چوتھا جانو جسکی دسٹ سنگ تھی وہ دسٹ سنگ وہی روم کے بادشاہ ہیں اور وہ جو لوہے اور فولاد کے دانت تھے وہ فارس کی بادشاہ تھی کہ دونوں نے ملکر سلطنت کی اور آپس میں ملی ہوئی نہیں تھیں اور اکثر غلبہ فارس والوں کا رہتا تھا اور یہ جو فرمایا کہ قدیم الایام میں گینا اس میں یہ اشارہ ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نوکر اللہ

سب سے پہلی پد کیا ہے اور پاس سفید نشانی علم کی ہے کہ علم کا رنگ سفیدی کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے اور آپ کے سر کے بال انون کی طرح بہت نرم پاکیزہ تھے اس میں اشارہ آپ کی خلق کے طرف ہے کہ سر اور داڑھی کے بالوں کا نرم ہونا نشانی نرم دلی کی ہے اور میرا اور داڑھی کے بالوں کا سخت ہونا تند خوئی اور عصبی نشانی ہے اور آپ کا تخت آگ کے شعلہ کی مانند تھا اور آگ کی ندی آپ کی اگی ہستی تھی اس کا یہ مطلب ہے کہ آپ کے دین کی قوت کا فرو پر جہاد کرنے سے ہوئی کہ عرب کے بت پرستوں پر اور یہود اور نصاریٰ پر آپ جہاد کرتے رہے اور آپ کے بعد خلفائے راشدین کی حالت اس طرح ہوتی ہے کافروں کے اکثر ملکوں کو مسلمانوں نے اسلام کی قوت سے فتح کیا اور بہت مجوس اور یہود اور نصاریٰ کو دین محمدی میں داخل کیا اور آگ کی ندی وہی لشکر مسلمانوں کا ہے کہ آپ کے اور آپ کے اصحابوں اور خلفائے آگے آگ کی طرح پر جس کیلیان پر گری جو لوگ دین محمدی کے دشمن ہیں ان کو دین و ایمان کے زور سے برباد کر دیا اور پاک لوگوں کا اوسل نشانی تخت کے پاس حاضر ہونا اس سے مراد ہے مسلمانوں اور مؤمنوں کا اور پاک اولیاؤں کا اور اصحابوں کا اور اماموں کا جمع ہونا اور فرشتوں کا مدد کیو اسطیٰ آنا کہ بہت لڑائیوں میں آپ کے زمانہ میں اور آپ کے اصحابوں کے زمانہ میں کسی کسی فتویٰ میں تہوڑی سے لوگوں کو اللہ نے بہت سے کافروں پر غالب کر دیا اور مسلمانوں کی فوج کے لوگ اکثر جنگ کے بدو تھے اور اسباب بادشاہی اور ملک داری اور لشکر کشی کا نہیں رکھتے تھے اور یہ جو فرمایا کہ عدالت برپا ہوئی اور کتابیں کہلی ہوئی تھیں یا آپ کے تابعدار و نکی حکومت ہے اللہ کے بندوں کے سچ میں اللہ کے اوتار ہی ہوئی حکموں کے موافق اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ جناب غیر صلی اللہ علیہ وسلم اگلی امتوں کو انہیں کی کتابوں سے قائل کرتے تھے اور یہ حال آپ کی تابو نکا تھا چنانچہ جناب امام رضا علیہ السلام مامون رشید کی مجلس میں اہل کتاب کو انہیں کے کتابوں سے قائل کرتے تھے اور یہ معنی بھی ہو سکتی ہیں کہ دین محمدی کی کتابیں ہر طرف پھیل گئی اور علم خوب پھیل گیا اور یہ جو ایک جوان آدمی و نکی صورت تھا اور ابر کے ساتھ آسمان سے قدیم الایام کے پاس آیا یہ جبریل علیہ السلام ہیں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کی طرف سے آدمیوں کی صورت میں اترے اور اکثر وحی کلمی کی صورت میں آتے تھے جو آپ کے اصحابوں میں بہت خوبصورت اور نیک خصلت تھے اس کتاب کا لکھنا والا کتاب ہے کہ میری نو دیک وہ انسان جو ابر کے ساتھ آیا وہ حضرت

عیسیٰ علیہ السلام پر آخر زمانہ میں آسمان اترینگے اور قدیم الایام تک پہنچیں گی یعنی کعبہ کالج کرنگی اور مدنیہ مدین
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو آدین گی اور تمام قوموں پر بادشاہی کرنگی اور سوت
میں ساری جہان کے سب لوگ محمدی ہونگی یا اللہ وہ زمانہ جلد ہوگا وکلاوسی آمین اور یہ جو فرمایا کہ
وہی اوسکے قبضہ میں دلی جاوینگے ایک مدت اور مدون اور آدہی مدت تک اسکا ترجمہ ملا محمد رضا
طہرانی نے اس طرح کیا ہے کہ ایک وعدہ اور دو وعدہ اور آدہا وعدہ اور جناب یوحنا کے مشاہدات
کے بارہویں باب کی چھویں آیت میں بھی یہ لفظ ہے کہ ایک زمان اور دو زمان اور آدہی زمان
تک اور چھٹی آیت میں یون ہے کہ ایک ہزار دو سو سا تھون تک اور دن ان کتابوں کے محاورے
میں برس کو بھی کہتے ہیں معلوم ہوا کہ ایک مدت سے مراد ایک ہزار برس ہیں اور دو مدون سے مراد
دو سو برس ہیں اور آدہی مدت سے مراد سا تھ برس ہیں جو ایک سو کے آدہی سے کچھ زیادہ ہیں جناب
یوحنا نے اس جگہ بڑی بڑی پتی اور نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمائی ہیں اور خدا
یہ مطلب وہاں پایا جاتا ہے کہ آپ کے دین کی ترقی ایک ہزار دو سو سا تھ برس تک رہی گی سو
بیان حضرت دانیال علیہ السلام کی کتاب میں یہ مطلب ہے کہ یہ مدت جو اون پاک لوگوں کی یعنی محمدیوں
کی سلطنت کی ہے اس مدت میں بھی یہ روم کے نصرانی بار بار اون پاک لوگوں پر غلبہ کریں گی اور
وہ انکی قابو میں کر دی جاوینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا پانچویں صدی کے اخیر سے چھٹی صدی کے اخیر تک
قسطنطین کے مذہب والوں نے محمدیوں پر بڑے بڑے ظلم کئی مسیحیت المقدس میں ہزاروں
مسلمانوں کو قتل کیا دسویں صدی میں ملک اندلس کے نصرانی بادشاہوں نے جو رومن کا ملک کے
مذہب پر تھے مسلمانوں پر زور و ظلم کر کے ہزاروں مسلمانوں کو دین سے پھیر دیا پھر مسلمانوں کو اندلس سے
نکل چاہیہا حکم کیا اور کہا کہ افریقہ کو چلی جاؤ ایک لاکھ سے زیادہ مسلمان جو افریقہ تک نہ پہنچ سکی
رستہ میں مر گئے اندلس کا احوال بالکل خونریزی سے بھرا ہوا ہے بھت سے بچی اور جوان اور بوڑھی
مرد اور عورت قتل کی گئی اس ظلم اور زور سے مسلمانوں کو ملک اندلس سے نکال دیا فرقہ پرستوں کی
پادریوں نے اپنی کتابوں میں ان قصوں کا پورا بیان کیا ہے اور انکی اس ظلم کی بہت ہجو کی ہے
اسکی بعد جو فرمایا کہ عدالت بیٹی گی ان دو آیتوں میں یہ اشارہ ہے کہ آخر زمانہ میں پہرہ بارہ محمدی عدالت
امام محمدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ہوگی اور ساری دنیا کی بادشاہی محمدیوں کو ملی گی

پادری طامس اسکاٹ دس بادشاہوں کا اور ان کی بعد ایک کا یون بیان کرتا ہے کہ آٹھویں صدی
عیسوی میں روم کی سلطنت دس سلطنتوں میں تقسیم ہوئی پہلی روم دوسری یونان کے ریونیہ میں
تیسری لمباردی میں چوتھی ہنگری میں پانچویں المینز کی جبرینی میں چھٹے فرانس کی فرانسیسی
میں ساتویں ہنگری میں آٹھویں کا تھ کی اسپین میں نوین تیس میں دسویں تیس میں اس سلطنت
کی تقسیم کو ہزارینچ والا ہر طرح پر لکھتا ہے پادری نئی سنگ کا یہ مطلب لکھتا ہے کہ اس سنگ ہی
مراد ہے لارڈ ویشب یعنی بہت بڑا پادری روم کا اور اوسنی تین پر قبضہ کر لیا سلطنت ریونیہ اور لمبارڈ
اور روم پر اور اس سنگ میں انگلیں تھیں اس سے مراد ہے حکمت عملی اور عقلندی اور حفاظت اپنی
کاموں کی اس سنگ میں موندہ تھا جس سے مراد ہے غرور کا دعویٰ کرنا اور اپنی تین مالک زمین
کا کہنا اور اپنی بات میں غلطی نہ سمجھنا اور گناہوں کا معاف کرنا اور بہشت میں داخل ہونا لکھتا ہے کہ روم
کی عدالت اور پادری بہت زمانہ تک بی رحمی سے ان دسویں سنگوں کی سلطنت پر حکم کرتا رہا اور
بڑے بڑے بادشاہوں کو روندتا رہا اس سنگ نے پاک لوگوں سے لڑائی کی اوس نے پاک
لوگوں کا خون اوس سے زیادہ بہا یا جناب پرستوں نے شروع دنیا سے بہا یا تھا اس سنگ کو ہم
روم کی سلطنت میں پاتے ہیں اور کہیں نہیں پاتی ہیں انیسویں نے چند سال بدعت کی اور روم
کی پادریوں نے سیکڑوں برس بدعت کی کسی بادشاہ نے دین کے قاعدی نہیں بدلی لیکن
اونہوں نے خدا کی دین کے قاعدی بدل دی یعنی شادیوں کو منع کیا اور زنا کو روا رکھا اور
لوگوں کو حکم دیا کہ گوشت سے اور سب کام سے پرہیز کریں اس طرح کی معافی اوس کے ہاتھ میں
رہیگی یہاں تک کہ ایک وقت اور کئی وقت اور آدھا وقت گزر جاوے یعنی ایک ہزار دو سو ساٹھ
جو یوحنا کی مشاہدات کی موافق ایک ہزار دو سو ساٹھ برس ہوتی ہیں اوس مدت کے بعد اوسکی
سلطنت جاتی رہیگی ایسی عمری بائیویہ ایک ہزار دو سو ساٹھ برس کی مدت دین محمدی کی ترقی کی
مدت ہی اسکا بیان اور یہ ہو چکا اب یہ مدت گزر چکی فرقہ پرستوں کے حاکم اور پادری روم کا ملک
والوں کی طرح دین اسلام پر ظلم کر رہے ہیں اور ایمان کو مٹا رہی ہیں اور سلطان اصل جڑ دین کے
چوڑ کر رہی تھی یہاں جگہ جگہ دین بدل رہا ہے جاتی ہیں اب ہم محمدیون کو امام محمدی علیہ السلام کا
مظاہر ہے جب زمین ظلم اور زبردستی سے پھر جاوے گی تب آپ آدمی کی جو روم و فرنگ کی نصاریٰ

تمام نشان مٹا دینگے اور ساری زمین کی حکومت اللہ کے پاک بند و مکود و بانی کی پادری حاصل ہوگا
 نے اس جگہ پر عجیب تقریر کی ہے قدیم الاہام سے اللہ تعالیٰ کو مراد لیا ہے اور یہ سمجھا ہے کہ حضرت دانیال
 علیہ السلام نے خواب میں اللہ تعالیٰ کو اپنی تخت پر بیٹھی دیکھا اور قیامت شروع ہو گئی اور اعمال نامی
 کو لی گئی یہ لکھ رہا لکھتا ہے کہ یہ معنی ٹیک بنین ہیں بلکہ یہ معاملہ قیامت سے پہلے ہو گا اور اس کے بعد جو
 فرمایا ہے کہ باقی جانوروں کی سلطنت بھی اونٹنے لیلی گئی پراونکی زندگی قائم رہے اسکا مطلب پادری یون
 بیان کرتا ہے کہ چاروں جانور اب تک زندہ ہیں اور اول تین کی یعنی بابل والوں کی اور ایران والوں
 کی اور یونان والوں کی سلطنتیں لے لیں گے کلدیون اور آسوریون کی قوم پہلی جانور کی قوم ہے اور
 میدیا اور فارس کی قوم دوسرے جانور کی قوم ہے اور مقدونیہ یونان تھریس ایشیائی کو چمک سر یا
 مصر تیسرے جانور کی قوم ہے اور قومین یورپ کی جو اس طرف یونان کے ہیں چوتھے جانور کی قوم ہے
 پہر پادری لکھتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آویں گی تب چوتھے جانور کی سلطنت کا بتایا بر باد
 ہو گا بقایا کے لفظ کا صاف مطلب یہ ہے کہ چوتھے جانور کی سلطنت جو چین کی گئی ہے گر کچھ تھوڑی
 سی باقی ہے اسکو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بر باد کریں گی اسی ایمان والو پادرسے اس بات کا انکار
 نہ کر سکا اس نے صاف اقرار کیا کہ یہ چاروں سلطنتیں بر باد ہو چکیں جس زمانہ کی حضرت دانیال علیہ
 السلام نے خبر دی تھی وہ زمانہ گزر چکا مگر پادری نے جان بوجہ کراون لوگوں کا ذکر کیا بنین سے یہ سلطنتیں
 لی لین اور پادری خوب جانتا ہے کہ ایران والوں پر اور بابل والوں پر مجریون نے جہاد کیا تباہی
 سلطنت بر باد ہوئی اور روم کی جوٹی عیسائیون پر بھی مجریون نے جہاد کر کے ملک شام اور قسطنطنیہ
 وغیرہ اویں سے چین لیا مگر قدیم روم اور فرانس اور جرمن وغیرہ کچھ ملک اونکی پاس رہ گیا یہ پادری
 پردی میں اقرار کرتا ہے کہ محمدی لوگ اللہ کی پاک بند سی ہیں اور سچی دین پر ہیں کیونکہ حضرت دانیال
 علیہ السلام سے اون بزرگ فی صاف فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی پاک لوگ سلطنت لی لینگے معلوم ہوا کہ جن
 لوگوں نے ان بادشاہوں سے سلطنت چھین لے وہ اللہ کے پاک بند سی تھے یا اللہ پادریون کو ایمان ہو
 کہ دل سے اور زبان سے دین محمدی میں داخل ہو جاوین امین اٹھو ان باب پل شہر بادشاہ کی
 سلطنت کے تیسرے سال میں مجی ہان مجہ دانیال کو ایک رویا نظر آیا بعد اسکے جو شروع میں مجی نظر
 آیا تھا اور یعنی عالم رویت میں دیکھا ایسا معلوم ہوا کہ میں سوسن کی محل میں تھا جو صوبہ عیلام میں ہے

پھر میں نے دیکھا کہ زمین میں ایک مین ادلائی کی ندی کے کنارے پر ہوں تب میں نے اپنی آنکھیں اٹھا کر
 نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ اندر سے آگے ایک مینڈا ہاڑا ہے جسکے دو سینک تھے اور وہ دو سینک
 اونچے تھے لیکن ایک دوسرے سے بڑا تھا اور بڑا دوسرے کے پیچھے اٹھا میں نے اوس مینڈے کو
 دیکھا کہ یکدم آنرو کھین ڈھب سینک مارتا تھا یہاں تک کہ کوئی جانور اس کے سامنے نہ کھڑا نہ ہو سکا نہ کوئی
 اور اس کے ہاتھ سے چڑا سکا ہر وہ جو چاہتا تھا سو کرتا تھا یہاں تک کہ وہ بہت بڑا ہو گیا اور میں اس
 سوچ میں تھا کہ دیکھا ایک کبرا یکدم کی طرف سے آگے تمام روئے زمین پر ایسا پھرا کہ زمین کو بھی نہ چھو
 اور اس کبرے کی دونوں آنکھوں کے بیچوں بیچ ایک عجیب طرح کا سینک تھا اور وہ اوس سینک
 والے مینڈے کے پاس جسے میں نے ندی کے سامنے کھڑا دیکھا آیا اور اپنے زور کے قہر سے اوس پر دوڑ
 گیا اور میں نے اسے دیکھا کہ وہ مینڈے کے قریب پہنچا اور اس کا غضب اوس پر بڑا کڑا اور مینڈے سے کو
 مارا اور اس کے دونوں سینک توڑ ڈالے اور مینڈے کو قوت نہ تھی کہ اوس کا سامنا کرے سو اس نے اوسے
 زمین پر ٹپک دیا اور اسے لٹا اور کوئی نہ تھا کہ مینڈے کو اس کے ہاتھ سے چڑا سکے اور وہ کبرا بہت
 بزرگ ہوا اور جب وہ پر زور ہوا تب اوس کا بڑا سینک ٹوٹ گیا اور اس کی جگہ ناچار سینک
 آسمان کی چاروں ہواؤں کی طرف نکلے اور انہیں کے ایک سے ایک چوٹا سینک نکلا جو دکن اور پور
 اور دل سپندر زمین کی طرف بی نہایت بڑھ گیا اور وہ بڑھ کر آسمان کے لشکر تک پہنچا اور اس لشکر میں
 سے اور ستاروں میں سے جتنوں کو زمین پر گرا دیا اور انہیں لٹاڑا بلکہ اوسنی لشکر کے سردار تک اپنی کو
 بلند کیا اور اس سے دائیں قربانی اوتھامی گئی اور مقدس کا مکان گرایا گیا سو وہ لشکر دائیں قربانی
 کے باب میں خطا کرنے کے سبب اوس حوالہ کیا گیا اور اوسنی سپاہی کو زمین پر ڈالا وہ یہ کرتا اور
 کامیاب ہوتا رہا اور میں ایک قدسی کو بولتی سنا اور دوسری قدسی نے اوس قدسی سے جو کلام کرتا
 تھا پوچھا کہ وہ رویت دائیں قربانی کی بابت اور اس اوچارٹے واسے کی نثرات کی بابت کہ مقدس
 اور لشکر دونوں دی گئی کہ وہ ندی جاویں کب تک رہی گی اوسنی بھی کہا کہ دو ہزار تین سو شام
 صبح تک ہے پھر مقدس پاک کیا جاوے گا اور ایسا ہوا کہ جب میں دانیال نے یہ رویت پڑھی
 تھی اور اس کے تعبیر کے تلاش کرتا تھا تو دیکھ میرے سامنے کوئے کھڑا تھا جس کے
 صورت آدمی کی تھی اور میں نے ایک آدمی کی آواز سنی کہ دانیال کے درمیان پکار کے کہا کہ

اسی جبریل اس شخص کو اس رویت کے لئے سمجھا چنا چھ وہ اودھر جہان میں کھڑا تھا نزدیک آیا اور جب پہونچا میں ڈر گیا اور اوندھی مونہ گر اپراوسے بھی کہا اے آدم زاد سمجھ کیونکہ یہ رویت آخری زمانہ میں انجام ہوگی اور جب وہ مجھ سے کہہ رہا تھا میں اوندھی مونہ بارسی نئید میں زمین پر پڑا تھا تب اوس نے مجھی چوا اور سید ہا کھڑا کیا اور کہا کہ دیکھ میں تجھی سمجھاؤنگا کہ قہر کے آخر میں کیا ہوگا کیونکہ مقررہ وقت پر تمامی ہوگی وہ مینڈ ہا جسی تونی دیکھا کہ اوسکی دو سینگ میں سو مادہ اور فارس نے بادشاہین اور وہ بال والا بکر ایوان کا بادشاہ ہے اور وہ بڑا سینگ جو اوسکی آٹکھونکی درمیان ہے سو اوسکا پہلا بادشاہ ہے اور چونکہ اوسکے ٹوٹ جانی کے بعد اوسکی جگہ میں چار اور نیلے سو یہ چار سلاطین ہیں جو اوس قوم کے درمیان قائم ہونگے لیکن اونکا زور اوسکا سا ہوگا اور انکی سلطنت کی زمانہ آخر میں جسوقت خطا کار لوگ حد تک پہونچیں گی تو ایک بادشاہ ترش رو اور حیلہ سازی میں ماہر ہوگا گا اور اوسکا بڑا زور ہوگا پر اپنی ہی زور سے نہیں اور وہ عجب طرح سے ہلاک کریگا اور بخت آدھر ہوگا اور کام بجا لاوسی گا اور زور آورونکو اور پاک لوگون کو ہلاک کریگا اور اوسکی جڑائی سے اوسکی قریب اوسکی ہاتھ سے بن پڑینگے اور دل میں بڑا گھنہ کریگا اور صلح کی وقت میں بہو تیر ذوق کو ہلاک کریگا وہ بادشاہوں کی بادشاہ سے ہی سامنا کریگا وٹھ کھڑا ہوگا پر بغیر وسیلے ہاتھ کی شکست کھاویگا اور یہ شام و صبح کی رویا جو کہی گئی سو سچ ہی پرتو رویت کو بند کر رکھ کیونکہ اسکو ابھی بہت دنوں کا عرصہ ہے اور محمد دانیال کو غش آیا اور میں چند روز تک بیمار پڑا رہا بعد اوسکے میں اوٹھا اور بادشاہ کا کار بار کرنے لگا اور رویت سے گہرا رہا پر اوسکی کوئی نہ سمجھا کہ اسی محمدی ہا یولیو نانیون کا پہلا بادشاہ حضرت سکندر ذوالقرنین ہیں اور اوتکے بعد چار بادشاہ اوسی قوم میں سے ہوسے پادری شیرنگ نے اقتدار صداقت میں لکھا ہے کہ بعد حضرت سکندر کے اونکی فوج کے سرداروں میں ملک کی تقسیم کے بابت فیصلہ برس تک لڑا ہی رہی بعد اوسکی ملک چار حصہ ہو کر چار آدمیوں کے تحت میں آگیا اور یولیو نانیون کی پچھلی زمانہ میں انٹیوکس بادشاہ بہت بڑا ظالم تھا اکثر تفسیر والی یہودی اور نصرانی سے لکھتی ہیں کہ یہ خبر انٹیوکس کی ہے اور بعضی کہتی ہیں کہ روم کے بادشاہوں کی خبر ہے مگر ٹیک بات ہی ہے کہ یہ خبر انٹیوکس کی ہے کیونکہ پہلی فرمایا کہ اون میں کے یعنی اونہیں چار سینگون میں کے ایک سینگ سے ایک چوٹا سینگ نکلا پر یولیو نانیون کی ذکر میں فرمایا کہ اونکی سلطنت کے آخر زمانہ میں وہ بادشاہ ہوگا

اور یہ اٹیوکس یونانیوں کا پچھلا بادشاہ ہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اکثر یونانیوں نے اٹیوکس کو مراد لیا ہے اور ان چاروں سلطنتوں میں سے خین حضرت سکندر کی سلطنت تقسیم ہوئی تھی یہ چوتھا سنگ نکلا جو سریا یعنی ملک شام کے بادشاہوں کی نسل میں تھا اور یونانیوں کی سلطنت کی اخیر زمانہ میں یہ امر ظاہر ہوا اور گنگارا اپنے پوری ہونی پر اچکے تھے یونانیوں نے اپنے رئیس عدالت کی لمبی پختہ کر لیا تھا تب یہ بادشاہ خود ناک چہرہ کا ظاہر ہوا اٹیوکس نہایت ظالم تھا اور تاریک فقر و بچا سمجھتی والا تھا قائدہ یعنی سینین جیداؤت کا لفظ جو عبرانی میں ہے اسکا ترجمہ اس پادری نے یون کیا کہ سمجھنے والا تاریک فقر و بچا اور بعضوں نے یون ترجمہ کیا ہے کہ ماہر حلیہ سازی کا اور طاسید علی طہرائی نے اقامت الشہود میں یون ترجمہ کیا ہے کہ جانی والا معما کا خلاصہ سب کا یہ ہوا کہ وہ فریب اور مکاری کی باتوں کے بنانی میں بڑا چالاک تھا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اسکی طاقت اپنی قوت سے نہ تھی بلکہ اس کے دوستوں کی مدد سے تھی کیونکہ رومیوں نے اس کے باپ پڑے اٹیوکس پر فتح پائی اور اسکی سلطنت کو نہایت ضعیف کر دیا اور سلیوکس اس کے بھائی نے رومیوں کی ادا کر نیکی کے تمام خزانہ لیلیا اٹیوکس جو بطور اول کی روم میں تاجب اوٹنے اپنے بھائی کی مرے کا حال سنا تو وہ نہایت تباہ حالت سے وطن کو پہرا اور اسکی حالت نہایت تباہ تھے مگر بونیز بادشاہ پر کمیس نے اس پر مہربانی کی اور رفتہ رفتہ وہ طاقت اور خوفناک ہو گیا اس نے حملہ کیا مصر پر دکن کیطرت اور ایران اور ارمنیا وغیرہ پر پورب کیطرت اور یوڈیون کی ملک پر اور یہ جو فرمایا بعضی ستاروں کو زمین پر گرادیا اسکا یہ مطلب کہ اس نے اچھی اچھی خدا پرستوں پر ظلم کیا بلکہ اللہ تعالیٰ جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے اس سے بھی سامنا کیا اور مسجد بیت المقدس میں جو چکر اولم پس کی صورت کو قائم کیا ہر جز کو ستاروں کی گوشت سے ناپاک کیا اور یوڈیون پر جبر کیا لاسد کی حق میں بی ادبی کی بات بولیں تمام نیک کاموں کو موقوف کر دیا کیونکہ یوڈیون کے گناہوں کی خطر دینی کی لمبی اسد نے اس کو اوپر غالب ہو نیکی طاقت دمی اس نے شرارت کی اور اقبال مند ہوا اور اپنے تاریک کاموں کو نہایت مکاری کے بندہ بست سے تمام کیا اور عہدہ عہدہ اقرار نامی کر کے بہت لوگوں کو غارت کیا آخر جب غصہ میں بہرا ہوا یوڈیون سے بدلا لینی کو آیت ایک نہایت بری بیماری میں گرفتار ہو گیا اور اسد کی عدالت کے سبب برہمی معیبت سے مر گیا جس میں کسی انسان کی قوت کا وسیع نہیں تھا پادری اگستس نے تاریخ دینی اور دنیوی میں لکھا ہے کہ اکثر ملکوں کی شہزادہ گمراہی گمراہی

صیہون پہاڑ پر قلعہ بنایا گیا اور اس کے اسی جگہ قربانی ہوتی تھے وہاں جیو پٹر کی قربانی کا مقام بنایا گیا
 اور یہ ناجائز تیرا گیا کہ کوی ہفتہ کی دن یاختہ کی رسم یا قدیم عیدوں کو ماننی جاوے یا کوئی اپنے
 تئیں یہودی کہی پاک کتابوں کی جتنی تقلید باسی گئیں وہ جلاسی گئیں یا خراب کی گئیں سید منصور علی
 صاحب دہلوی تاریخ بیت المقدس میں لکھتی ہیں کہ پادری میٹر نے مقتل الکتاب کے ایک عیسویوں
 اویتھیوین صفحہ میں لکھا ہے کہ انٹیوکس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو ستر برس پیشتر وراثت
 پر چربائی کر کے چالیس ہزار آدمیوں کو جان سے مارا اور اتنی ہی لوگوں کو غلامی میں بیجا اور بیکل
 کا یعنی بیت المقدس کا قیمتی اسباب چار کر وراؤنٹسٹ لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ کی مالیت کا لوٹ لیا اور
 قدس الاقدس میں داخل ہو کر قربان گاہ پر سٹور چڑھایا اور قلب بیرحم کو یہودیہ کا حاکم اور شلاؤس
 بی دین کو سردار امام مقرر کیا انتخاب صداقت میں لکھا ہے کہ متاتیس نامی ایک کاہن یعنی امام نے
 سب لوگوں کو اوہاراکہ جنگل میں جا کر لڑائی کا سامان کرین ایک فوج جمع کر کے یہود اس کے اکثر شہروں
 میں بتوں کی قربانی کے مکانون کو گرا دیا لڑکوں کا قتلہ کر دیا بادشاہی حاکمون کو قتل کیا اور کئی لڑائیوں
 میں بادشاہی فوج کو شکست دی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو چھیاسٹھ برس اگلی متاتیس مر گئی
 اونہوں نے قمرے سے پہلی اپنے صاحبزادی یہود کو یہودیوں کا سردار بنوایا یہودی کی پناہ دینے کے سبب
 ادنیا نام کلیوس یعنی مارقل رکھا گیا بعد اسکے بادشاہ نے پچاس ہزار آدمی کی فوج اونکی دباوے کی واسطے
 بھیج دی یہود اے ادنیز شب خون مار کر شکست دی پھر دوسری فوج پراسیطح فتح پائی پھر یروشلم
 میں پلٹ کر شہر اور مسجد کی مرمت کی اور مسجد کے ویران ہونے سے ساڑھے تین برس بعد روزموا
 کی تبدگی سے شہر سے مقرر کی پھر بادشاہ نے ایک فوج بھیجی وہ بھی نامراد ہوئی سید منصور علی صاحب
 لکھتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو ستر برس پہلے اسد کی عبادت یروشلم کے سوا اس
 ملک میں پھر جاری ہوئی اسکے دوسرے سال متاتیس مر گئی پھر یہود امکابیوس نے انٹیوکس کی کئے
 بہاری لشکروں کو شکست دیکر شہر یروشلم اور مسجد بیت المقدس کو پاک کر کے اسد کی عبادت پھر جاری
 کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو پینسٹھ برس پہلے شہر کو جو کنڈر ہو گیا تھا مرمت کرایا
 نے کھلا بھیجا کہ میں ساری قوم یہود کو نیست و نابود کر دوں گا جب یہ باتیں اس کے منہ سے نکلتی تھیں
 اسد کا قہر او سپہ نازل ہوا وہ ایک بڑی سبب سے پہنچا اپنے اسکی انتہاؤں میں ناسور چر گئی

جس میں کیرمی پیدا ہوئی اور عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو چوبیس برس پہلے وہ مر گیا اور عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو اسی برس پہلے یہود امکا بیوس لڑائی میں شہید ہوئی یہ جو فرمایا کہ شام صبح دو ہزار تین سو تک اسکی مطلب کے سمجھنی میں ہو دی اور نصرانی تفسیر دایا حیران ہیں یوسفیس یہودی نے یہ مطلب سمجھا ہے کہ شام صبح سے دن مراد ہے یعنی برس مراد نہیں ہے جیسا اس کتاب کے اخیر میں دن سے مراد برس ہے لیکن بیان مشکل بات یہ ہے کہ وہ صیبت فقط ساتھی تین برس رہے جیسا کہ یوسفیس نے اپنی تاریخ کی پانچویں کتاب کی نوین باب میں لکھا ہے اور یہ مدت چھ برس اور تین مہینے اور نو دن کی ہوتی ہے اسلمی اسحاق نیوٹن لکھتا ہے کہ یہ خیرانیو کس بادشاہ کی تاریخ ہو سکتی یا اس نیوٹن نے اندہ خبروں کی ایک تفسیر لکھی ہے اور وہ تفسیر لندن میں چھپی ہے اس میں لکھا ہے کہ بعد تامل کے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خیرانیو کس بادشاہ کی نہیں ہے بلکہ روم کے بادشاہوں کی اور پوپ لوگوں کی ہے اب ہم کہتی ہیں کہ خیرانیو کس بادشاہ کی ہے اور یوسفیس نے جو لکھا ہے کہ شام صبح سے مراد دن ہے یہ مطلب ٹیک ہے اسینواسطے شام صبح کا لفظ فرمایا اور دن کا لفظ نہ فرمایا کیونکہ دنوں کا لفظ اس کتاب کے اخیر میں برسوں کی معنی میں بولا گیا ہے مگر بیان شام صبح کا لفظ ہے بیان برسوں کے معنی نہیں ہو سکتی اور یہ مدت چھ برس اور تین مہینے اور نو دن کی ہوتی ہے سو ساتھی تین برس بعد اگرچہ یہود امام نے مسجد کو نئے سرے سے پاک کیا اور خدا پرستی کو جاری کیا مگر ظلم کے بعد بھی ہوتا رہا پادری اگستس لکھتا ہے کہ انیوکس مر گیا اور اسکا وزیر لیسیس جسے چوٹی انیوکس کو تخت پر بٹھایا تھا لشکر لیکر لڑنے کو آیا اور شہر یہ و شالم کو گھیر لیا پھر لیسیس نے یہودیوں سے صلح کر کے شہر میں داخل پایا پھر اسنے دغا کی اور شہر نباہ گرا کی اور قلعہ کو برباد کر کے وہ انطاکیہ کو چلا گیا اور اسکی صلاح کے موافق بادشاہ نے لینے انیوکس کو پا تو رنے منیلاؤس کو مار ڈالا اور سردار نام کا عمدہ الکس کو دیا یہ شخص منیلاؤس کے برابر شہریر اور دغا باز تھا اسنے یونانی بت پرستی کی اجازت دی اور مسجد کو ناپاک کیا یہودیوں نے اسکو ناخوش کیا اور بہتوں کو جو سلوکس کا بیٹا انیوکس کا بیٹا تھا سوریانی لوگ اسکی تابع ہو گئی اسنے یو پا تو راور لیسیس کو قتل کیا الکس نے کئی فساد می شخصوں کو جمع کیا اور دیمتریوس کی پاس جا کر کہا کہ یہود اور اسے رفیق برے فساد می ہیں دیمتریوس نے پچیس کو اس کے ساتھ بھیجا اکثر یہودیوں نے پچیس سے صلح کر کے پر الکس نے فوراً اکثر لوگوں کو قتل کیا اور باقی لوگ غاروں میں بہاگ کر ہو کون مر گئی پھر یہود اسے

لڑائی پر کمزور ہوا اور ہر سے بڑی فوج آئی بڑی لڑائی ہوئی فوج کا سردار مارا گیا و میتر پوس سنے
 عضہ بین آکر پچھریس اور الگس کو بیجا بائیس ہزار جنگی مرد آئی یروشالم کے سامنی پھیری یہودا سنے
 تین ہزار آدمیوں سے سامنا کیا یہودا مارسی گئی اور اوکلی فوج بھاگی پچھریس اور اوکلی فوج نے تمام
 ملک کو ویران کر کے یہودا کے جتنی رفیقوں کو پایا تلوار سے قتل کیا اتنے میں الگس کہانت کے بیضا مات
 کے عہدہ پر قائم ہوا اور عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو اونٹھ برس پہلی اوسنے حکم کیا کہ مسجد کی جو
 دیوار غیر قوموں کی صحن اور یودیون کے صحن میں ہے وہ گرا دی جاوے تاکہ غیر قوموں کی لہی آمد و
 رفت کی راہ ہو پھر اوکلی رگون میں تباہ ہوا اور اوکلی جان بڑے درد سے نکلی اب ہم کہتے ہیں کہ ان
 سب باتوں سے معلوم ہوا کہ انیٹو کس کے سنے کے بعد بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو اونٹھ
 برس پہلی تک یہ مصیبت اوس پاک مسجد پر تین برس کے قریب رہے وہ ساڑھی تین برس اول کے
 اور یہ تین برس تین مہینی کم کر کے ملاؤ تو چھ برس اور تین مہینی ہوتے ہیں و اللہ اعلم نو ان باب
 اخسو برس کے بیٹی دارا کے پہلی سال میں جو دیون کے نسل سے تھا اور کس دیون کے ملک پر بادشاہ
 مقرر ہوا تھا اوکلی بادشاہی کے پہلی سال میں دانیال نے کتابوں میں اون برسوں کا حساب سمجھا
 جنگی بابت اللہ کا کلام یرمیاہ بنی کو پوچھا کہ وہ یروشالم کی ویرانی کے ستر برس پوری کرے اور مینی اللہ
 کی طرف اپنا منہ کیا منت اور مناجات کر کے اور روزہ رکھ کر اور ٹاٹ پہن کے اور رکھ ملکی اوکلی تلاش
 کی اور مینی خداوند اپنی خدا سے دعا مانگی اور مینی اقرار کیا اور کہا کہ اسی خداوند جو عظمت والا اور بیعت
 والا خدا ہے اور اوس عہد کو جو اپنی عاشقوں کی اور اوکلی ساتھ جو تیری فرمان برداری کرتے ہیں
 یاد رکھتا ہے اور اوپر رحم کرتا ہے ہمنی خطا کی ہمنی بدکاری کی اسطرح بڑے دور تک اپنی گناہوں
 کا اقرار ہے ساتوین آیت میں ہے کہ اسی خداوند صداقت تیری ہے مگر زرد روی ہمارے لہی جیسا
 آج کی دن ہے ہاں یہودا کے لوگوں کے اور یروشالم کے باشندوں کے اور ساری اسرائیلیوں کے لہی
 جو نزدیک ہیں اور جو دور ہیں اسی خداوند زرد روی ہمارے لہی ہے ہمارے بادشاہوں ہمارے
 امیروں اور ہمارے باپ دادوں کے لہی کہ ہم تیری گنہگار ہوئی ان باتوں کا مطلب یہ ہے کہ ہماری
 قوم نے گناہ اور بدکاریاں کیں اونہیں کے لہی زرد روی ہے کیونکہ تیرہوین آیت میں ہے کہ ہم نے اپنے
 خدا سے دعا نہ مانگی تاکہ ہم اپنی بدکاریوں سے باز آئیں یہ حال صاف اوس قوم کا ہے جو حضرت انیال

علیہ السلام تو ہمیشہ اللہ سے دعا کرتے تھے ہماری کے لفظ کا یہی مطلب ہے کہ ہماری قوم نے بڑے
برے گناہ کسی اس طرح پر اپنی قوم کے گناہوں کا اقرار کر کے حضرت دانیال علیہ السلام کو یونین آیت میں
فرماتے ہیں اسی خداوند میں میری مسندہ کرتا ہوں کہ تو اپنی ساری راست بازی کے موافق اپنے قہر
اور اپنے غضب سے جو شریر و شالم پاک پہاڑ ہے دست بردار ہو کیونکہ ہمارے گناہوں کے اور ہمارے
باپ دادوں کی شرارت کے سبب سے یہ دشالم اور تیرے لوگ اون ساری قوموں کے سامنی جو
آس پاس ہیں ملامت کے اوٹھانی والی ہوئی اب اسی ہمارے خدا اپنے بندے کی دعا اور عسین
سن لی اور اپنے چہرے کی روشنی کو خداوند کے خاطر اپنی مقدس پر جو دیوان ہے چکا اس طرح اور بت
کلی دعا کی اور عاجزی کے کہ کہ حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہی تھا اور دعا
مانگتا اور اپنے اور اپنی قوم کے گناہوں کا اقرار کرتا تھا اور خداوند اپنے خدا کے سامنی اپنے خدا کے پاک
پہاڑ کے لئی دعا کرتا تھا ہاں دعا مانگتے ہی ہنوز میرے منہ سے باتیں ہو رہیں کہ وہ ہے شخص خلیل
جسے میں شروع میں رویت میں دیکھا تھا حکم کے مطابق تیز اور تار ہوا آیا اور منہ جو اب شام کی
قربانی گزارنے کے وقت کے قریب تھا اور اُس نے بھی خبر دی اور مجھے باتیں کیں اور کہا اے دانیال
میں اسے نکل آیا ہوں کہ تجھے دانش اور سمجھ بخشن چون ہی تو نے دعا مانگنی شروع کی وہ ہی
یہ حکم نکلا اور میں آیا کہ تجھے دکلاؤن کیونکہ تو بت عزیز ہے سو اس بات کو بوجہ اور اس رویت
کو سمجھ کے بعد عبرانی کلمے یہ ہیں شابوعیم شبعیم شخخ علف علف علف علف علف علف علف علف علف
هكشع ولفا تر خطا ولف ولف علف علف ولف لہابی صدق عولا مہم ولف علف علف علف علف علف علف علف علف علف
ونابی ولف علف
اس پر اتفاق اور ایک ہے کہ شابوعیم کو معنی یہاں سات برس کے ہیں جہاں کہیں شابوعیم بولتے ہیں سات
برس سے مطلب ہوتا ہے جیسی عربی میں چوٹی سین سے طیب لوگ شابوعیم بولتے ہیں اور سات برس
مطلب لیتے ہیں اڑ کے کی عمر میں کہتے ہیں کہ پہلے شابوعیم میں یون ہو گا مطلب یہ ہوتا ہے کہ پہلے سات
برسون میں یون ہو گا اب یہاں شتر شابوعیم کا مطلب یہ ہوا کہ سات برس کو شتر دفعہ گنو تو چار تو
دوئی برس ہوتے ہیں ملا احمد لکھتے ہیں کہ عولا م کا لفظ تورات شریعت میں اور تمام کتابوں میں بڑی
مدت کے معنی میں آتا ہے اور ہاں ہم جو تورات کے تفسیر کرنے والوں میں ہے ہمیشہ کے معنی لکھتا ہے

اور بعضی عالم کی معنی لکھتے ہیں اور جو لایم اسکی جمع ہے کہ عالمین کے معنی میں ہے اور حتموم کے
 معنی ختم ہونا اور مہر ہونا اور حازون کے معنی وحی اور نابی کے معنی بنی اور لشرح کے معنی بزرگ
 ہونا جیسا کہ مسیون کا لفظ کتنی جگہ پر بزرگون کے معنی میں آیا ہے اور قدش قداشیم کے معنی مقدس
 مقدسون کا اور خاص خاصون کا تمام ہو ایمان ملا احمد کا ترجمہ اس آیت کا یوں ہے کہ ستر ہفتی مقرر
 کئی گئی ہیں تیرے قوم کے اوپر اور تیرے پاک شہر کے اوپر شرارت کے ختم کر نیکی واسطے اور خطا کار یوں کے
 آخر ہو جانے کی واسطے اور بدکاری کے کفاری کی واسطے اور پیشگی سہمی کے لائیک واسطے اور ایک یہ
 معنی کہ تمام جہان کی سچائی لانے کی واسطے اور وحی اور نبی کے ختم ہو جانے کی واسطے اور پاکوں کے پاک
 ہاتھ بھیرنے کی واسطے اسی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آٹھویں باب میں بت پرست بادشاہ کی شرارت کا
 ذکر تھا کہ وہ بیت المقدس کو اجاڑیگا یہاں ہی اوسی شرارت اور اوسے گناہ کی طرف اشارہ ہے جو
 بت پرستوں کے ہاتھ سے ہوا اور عبرانی میں حرف طلی کا الف لام کی جگہ آتا ہے اور الف لام کے معنی چلی
 میں وہ کی نکلتے ہیں تو ہٹیشع کے معنی یہ ہوئے کہ وہ شرارت جسکا اوپر ذکر ہو چکا جیسا کہ آٹھویں باب
 کی تیرہویں آیت میں ہو ہٹیشع شو میمر یعنی وہ شرارت اُجاڑنے والے کی کب تک رہیگی اور اس
 باب کی ستائیسویں آیت میں آکا ہی ہٹشا بوع یعنی وہی مہفتہ اب مطلب یہ ٹھہرا کہ وہی بت پرستوں کی
 شرارت کہ وہ اللہ کے پاک شہر کو ویران کرتے ہیں اور اسرائیلیوں کو قتل کرتے ہیں اس فساد کی مدت
 تمام ہونے کے لئے ستر مہفتہ یعنی چار سو نو بیس مقرر کئی گئی ہیں مطلب یہ ہوا کہ اس چھ برس کی
 ویرانی کے بعد ہر ایک بار ہمارے قوم پر اور ہمارے پاک شہر پر مصیبت کا وقت اوگادہ مصیبت
 ستر مہفتہ تک رہیگی اس مدت کے بعد بت پرستوں کی شرارت کا زمانہ تمام ہو جائیگا اور جو اونکی خطا کا
 میں یعنی خدا پرستوں پر ظلم کرنا اور انکو قتل کرنا یہ سب فساد اس مدت کے بعد موقوف ہو جائیں گے
 انکے اس ظلم پر صبر کر نیکی باعث سے خدا پرستوں کے گناہوں کا کفارہ ہو جائیگا ان ستر مہفتوں کے بعد وہ
 سچی شریعت والی بنی آوین گی جنکی شریعت ہمیشہ رہیگی اور ایک یہ معنی کہ تمام جہان میں وہ سچی شریعت
 پہلی کی اور اوپر وحی اور بنی ختم ہو جاوینگے یعنی اوپر وحی اترنے کے بعد کسی دوسرے پر وحی نہیں
 اترے گی اور دوسرا کوئی بنی نہیں ہوگا اور وہ پیغمبر سب پاکوں سے زیادہ پاک ہیں اوپر رحمت کا
 ہاتھ پیراجا دی گا یعنی اللہ اوپر رحمت کا ہاتھ پیری گا اور اپنا کلام اوپر اوتارے گا ان خبروں کا

یون ظہور ہوا کہ جب یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل پر کمر باندھ ہی اور آپ کا خون اپنی گردن پر لیا آپ کے چالیس برس بعد طیطوس رومی مردود نے شہریر و شالم کو مسجد سمیت ڈبا دیا اور یہودیوں کو قتل کیا اور باقی یہودی شہر سے نکال دی گئی اور ساری دنیا کے شہروں میں ترتر ہو گئی اور اسکے بعد اگرچہ شہر کو آوریان بادشاہ بت پرست نے بنایا مگر وہ بنانا اور ویران کرنا دونوں برابر تھا اور یان نے مسجد کو وسیط ویران رکھا اور شہر میں بت پرستی پھیل گئی اور عیسائیوں نے اس پاک مسجد کی بڑے چٹان پر تین سو برس تک گوبر اور لید کا اور حیض کے لٹون کا ڈھیر لگا رکھا اس ویرانی پر جب چار سو نووی برس گزر چکے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے آپ کا پیدا ہونا اس پاک شہر کی آبادی کا نشان تھا آپ کے وقت میں حضرت دانیال علیہ السلام کی دعا کا ظور ہوا اللہ کا غصہ و غضب جو اس شہر پر تھا وہ بالکل جاتا رہا اللہ نے اپنے محبوب خاص محمد رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات میں اس پاک شہر میں بلایا اپنے پیغمبروں کے ساتھ مسجد بیت المقدس میں نماز پڑھے آپ کے بعد آپ کے خادموں نے مسجد کو شہر سمیت ایمان کے نور سے روشن کیا اللہ نے ہمیشہ کے لئے اپنے چہرہ کا نور اس شہر پر چمکایا جو اللہ والوں کو دل کی آنکھوں سے نظر آتا ہے اسی محمدی بھائیوں اس جگہ پر یاد دہانی سے بڑے لڑائی کا مقام ہے وہ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت دانیال علیہ السلام کی دعا کا اتنا ہی مطلب تھا کہ اب جو شہریر و شالم ویران ہے سو آباد ہو جاوے سو اللہ نے وعدہ کیا کہ چار سو نووی برس کے لئے آباد ہو جاوے گی آبادی کی خبر جو اسکے بعد کی آیت میں ہے وہی آبادی کو خبر بیان ہوئی ہے اسی بعد اس آبادی کے پھر ویران ہو جانے کی خبر اسکے بعد موجود ہے تو وہ ہمیشہ کی آبادی جسکی بشارت حضرت اشعیا علیہ السلام نے بڑے دھوم سے دی ہے اس کا وقت پادریوں کے نزدیک اللہ نے حضرت دانیال علیہ السلام کو نہیں بتلایا جسکی لئے وہ بقیرا رستے کہ اللہ کا غضب اس شہر سے جلد موقوف ہو جائے اور اللہ کا نور اور پھر چمکی پادری لوگ یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ یہ چار سو نووی برس جویر و شالم کی آبادی کے ہیں اس مدت کے اندر یہودیوں کی شرارتیں ختم ہو گئیں کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا اور گناہوں کا کفارہ یہ بتلاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنا قتل ہونا قبول کیا اس سے تمام جہان کے گناہوں کا کفارہ ہو گیا اور اسی مدت کے اخیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل سنائی جس میں پادریوں کے نزدیک ہمیشہ رہنے والی شریعت ہے اور وحی اور

پیغمبر صلی علیہ السلام پر پادریوں کے نزدیک ختم ہو گئی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کے جھٹلانے کے لئے پادری لوگ سب بشارتوں کا مطلب بدلتی ہیں اسی امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جو مطلب ہمیں بیان کیا اوس پر ہمارے پاس بہت دلیلیں ہیں ایک دلیل یہی کہ عربی میں علی کا لفظ اور عبرانی میں علی کا لفظ اوسندسی میں اوپر کا لفظ سختی اور مصیبت کی جگہ بولا جاتا ہے جب مصیبت کے دن آتی ہیں تو لوگ بولتے ہیں کہ ہمارے اوپر یہ وقت آیا ہے اور ایسی دن ہمارے اوپر آئے ہیں کہ ہم کہہ نہیں سکتے اور آرام اور راحت کے دنوں کو یوں نہیں کہتے بلکہ یوں کہتے ہیں کہ جب کسی ہمارا وقت تھا تو ہم نے بڑے بڑے عیش کئے یہی محاورہ عربی میں جا بجا آتا ہے دعا لہ یعنی دعا کی اوسکی واسطے یعنی بہتری کی دعا کی دعا علیہ دعا کی اوسکے اوپر یعنی اوس پر مصیبت پر نیکی دعا کی اور عبرانی کا بھی یہی قاعدہ ہے حضرت اشعیا علیہ السلام کے ساتویں باب کی ستروین آیت میں جہاں قوم یہود کو اسور کے بادشاہ سے ڈرایا ہے وہاں یوں فرمایا ہے **يَا بَنِي يَهُوَا هَعَا لِنَحْنُ وَعَلَى عَمْنَا وَعَلَى بَيْتِ اِبْنِخَا يَا مَنِيْم** اِسْتِثْر لُو بَا وَّلِصِيُوْم سُوْسَا اِفْرَاجِعْ مَعْلَ يَهُوَدَا اِثْ مِلْحَ اَسْتُوْسَا یعنی لا دیگا اسد تیرے اوپر اور تیرے قوم کے اوپر اور تیرے باپ کے گھر کے اوپر ایسے دن جو نہیں آئی تھے جس دن سے افرائیم یہود اسے جدا ہوئی یعنی اسور کے بادشاہ کو دیکھو مصیبت کے دنوں کے لئے علی کا لفظ فرمایا اور حضرت ارمیا علیہ السلام کی اکادویں باب کی اونیسویں آیت میں بابل کے ویران ہونے کی خبر ہے کہ اسد کا ارادہ بابل کے اوپر قائم رہیگا وہاں ہی علی بابل کا لفظ ہے اسبطر ح بیان بھی یہی مطلب ہے کہ ستر ہفتی مصیبت کے تیرے قوم پر اور تیرے پاک شہر پر مقرر کی گئی پھر اسکی بعد جو فائدہ اور نفع کے وعدہ میں اون سب کلموں کے اوپر لام آیا ہے یعنی شرارت کے ختم کرنے کے واسطے اور خطاؤں کے انحراف ہو جانے کی واسطے اور گناہ کے کفارے کے واسطے اور ہمیشہ کی سچائی کے لانے کے واسطے دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت ارمیا علیہ السلام خبر دی چکی تھے کہ ستر برس کے بعد یہ شہر آباد ہو جائیگا اس آبادی کے لئے اس بقراری سے دعا مانگنی کی زیادہ ضرورت نہ تھی تو ضرور سمجھنا چاہئے کہ دوسری ویرانی کی خبر سنکر حضرت دانیال علیہ السلام کو نہایت بقراری ہوئی اور ڈر گئی کہ بار بار کی ویرانی نہیں معلوم کتنی مرتبی ہوگی اور وہ ہمیشہ کی آبادی جسکا وعدہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی زبانی اسد نے کیلئے وہ وقت کب آویگا تب ہمیشہ کی آبادی کے لئے اس بقراری سے دعا مانگنی کہ یا اسد اس شہر پر

پناغصہ اور غضب موقوف کر دی یعنی پہرہ ویران ہو تب حضرت جبرئیل علیہ السلام سوال کے موافق جواب لگا کہ جسے شہر پر شتر ہفتی یعنی چار سو نو سو برس اس شرارت کے ختم کرنے کے لئے مقرر ہو ہی اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ یہ آبادی جواب ہو چاہتے ہیں اس کی مدت چار سو نو سو برس ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایک بار بت پرستوں کی شرارت اور ظلم اس شہر پر پہرہ ہو گا اس شرارت کے باقی رہنی کی مدت چار سو نو سو برس ہیں اسکے بعد ظلم بت پرستوں کا موقوف ہو جاوے گا اور اس مصیبت اوٹھانے سے گناہوں کا کفارہ ہو جاوے گا یعنی ایمان والوں کے گناہ دھو جاویں گی اور جن میں ایمان نہیں ہے اور نہیں بتوں کی دل کی سختی دفع ہو جاوے گی اور ایمان مل جائے گا اگلی گناہ سب دھو جائیں گے کیونکہ اس مدت کے بعد وہ رسول پاک پیدا ہونگی جن کا سچا دین ساری جہان میں پھیلی گا اس میں صاف اشارہ ہے کہ اون کی باعث سے یہ پاک شہر بھی آباد ہو جائے گا جس کی ہمیشہ کی آبادی کی خبر اشعیا علیہ السلام نے دی ہے تیسری دلیل یہ ہے کہ مصیبت اوٹھانے کے بدلے گناہوں کے کفاری کا وعدہ اللہ نے حضرت اشعیا علیہ السلام کو سنایا ہے اب میں یہ فرمایا ہے ساتویں اور آٹھویں آیت میں خبر دی ہے کہ اسرائیلیوں کو میں سزا دوں گا پہلے آیت میں فرمایا ہے کہ اس سے اون کی گناہ کا کفارہ ہو گا اور اون کا گناہ دور کیا جائے گا پہرہ بت پرستی نہ کریں گے پہرہ خبر دی ہے کہ اون کا شہر خالی جنگل ہو جائے گا پادری طامس اس کاٹ لے وہاں لکھا ہے کہ اون کی بد اقبالی اون کی درستی کے واسطے تھی ان سزاؤں سے اون کے گناہوں کا کفارہ ہوا اور وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ یہ خبریر و شالم کی دوسری ویرانی کی ہے پہرہ یسویں باب کے سرے پر یوں ہے کہ تم تسلی میرے لوگوں کو تسلی دو تمہارا خدا فرماتا ہے میرے و شالم کو دلاسا دو اور اس سے پکار کر کہو کہ اوس کی لڑائی تمام ہوئی اوس کے گناہ کا کفارہ ہوا اور اوس نے خداوند کے ہاتھ سے اپنی گناہوں کا بدلہ دونا پایا کیونکہ اسی ایمان والو گناہوں کے کفاری کا وعدہ یہ و شالم کے ویران رہنے پر صاف موجود ہے یہاں بھی شتر ہفتی کے مدت ویرانی کی مدت ہے تب تو گناہوں کی کفاری کا اوس پر وعدہ ہے چوتھی دلیل یہ ہے کہ یہودی ملاؤں نے بھی اس جگہ پر شہریر و شالم کے ویران ہو جانے کی خبر سچی ہے وہ لوگ عبرانی کے محاورے سے خوب واقف ہیں مگر اس کے بعد جو جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی صاف خبر ہے اوس کا مطلب جان بوجہ کہہ بدلتی ہیں ملا سید علی طہرانی رحمہ اللہ اقامت الشہود میں لکھتی ہیں کہ یہودی ملا جو ابھر سے غافل ہیں اونہوں نے اس آیت کے یوں معنی نہڑائی ہیں کہ اس آیت میں یہ چیزوں کا

وعدہ ہے تین باتوں کا ظہور ہو چکا اور تین باتوں کا ظہور قیامت میں ہو گا اول بیت المقدس میں مسیح علیہ السلام کا بحال دیا جانا اور بیت المقدس کا ویران ہو جانا اور اسرائیلیوں کے گناہوں کا معاف کر دیا جانا اور تین باتیں یعنی ہمیشہ کی عدالت اور خواب اور نبی کا پورا کرنا اور پاکوں کے پاک پر ہاتھ پیرنا ان باتوں کا ظہور قیامت میں ہو گا باسی اتنا نہیں سمجھتی کہ قیامت کا دن حساب کا دن ہے وہاں نبی کے آئینی ضرورت نہیں ہے بنی کا آنا دنیا کی واسطے ہے اور بعضوں نے یوں معنی ٹھہرایا ہے کہ بیت المقدس آباد ہو جائیگی اور ان تینوں خبروں کا ظہور ہو گا یہ مطلب کیونکر نبی کا امدنے تو لانے کا لفظ فرمایا کہ دو لوہان کی صداقت کو لاؤنگا یعنی وہ شخص جو دنیا اور عقبی کی خبر دیگا اور لانا کا لفظ اس چیز کے حق میں بولا جاتا ہے کہ موجود نہ ہو اور پہر موجود ہو جاوے ہی بیت المقدس تو موجود رہتی لیکن ویران رہتی اگر بیت المقدس مراد ہوتی تو یوں فرماتا کہ میں آباد کرونگا اسی ایمان والو جن یہودیوں نے یہ معنی ٹھہرایا کہ بیت المقدس آباد ہو جائیگی اور نبی کا قول سے پردہ می میں محمدی شریعت کے برحق ہونیکا اقرار پایا گیا کیونکہ اس ویرانی کے بعد بیت المقدس کو محمدیوں نے آباد کیا پانچویں دلیل یہ ہے کہ اسکے بعد کی آیت میں جو آبادی کی خبر ہے وہاں اور مختصر ہفتی کے مدت فرمایا اور یہاں ستر ہفتی میں تو یہاں اس اور مختصر ہفتی والی مدت کا ذکر نہیں ہے پادری لوگ زور زبردستی سے ایک اور ہفتہ ادھر ادھر سے کینچ کر اور مختصر ہفتی میں ملائے ہیں اور دونوں آیتوں کا ایک ہی مطلب ٹھہرائے ہیں چوتھی دلیل یہ ہے کہ اس آیت میں ستر ہفتی کی مدت کے بعد خوشی کی خبر سنائی کہ وہ سچی شریعت آوگی اور پاکوں پاک پر ہاتھ پیرا جائیگا اور اور مختصر ہفتے کے بعد غم کی خبر سنائی کہ مسیح علیہ السلام دنیا سے اٹھ جائیں گے ان سب دلیلوں سے ثابت ہوا کہ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ ستر ہفتی تک اس پاک شہر پر بت پرستی کی ہاتھ سے تباہی اور ویرانی رہی اسکی بعد وہ پیغمبر پیدا ہونگی جن پر پیغمبری ختم ہو جائیگی اور یہ وصال او نکی وقت میں ہمیشہ کے لئے آباد ہو جائیگی اب حضرت جبریل علیہ السلام حضرت دانیال علیہ السلام کو اس مدت کا شروع بتلاتے ہیں کہ وہ ویرانی ستر ہفتی کی جب شروع ہوگی جب پھللی مسیح علیہ السلام پر ظالموں کا ظلم ہو گا تب یہ پاک شہر مسیحی سمیت اوجاڑا جائیگا حضرت جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں تَدْعُ وَتَسْكِينُ مِنْ مُوْعَى دَابَادِلَهَا شَيْبٍ وَلِتَنْوُثَ يَدُ وَتَأْلَفَ عَدَا شَيْبٍ نَاجِدٌ شَابُوعِيمُ شَبْعَاءُ وَشَابُوعِيمُ شَشِيمُ وَشَشِيمُ تَأْشُوبُ وَتَيْنْتَا لَا سَرْحُوبُ وَحَارُوصُ وَنُصُوقُ

هَاعْتَمِدْ وَاٰخَرٰی هَسَا بُوعِیْمِ شَتِیْنِیْمِ وَتَشْتِیْنِیْمِ یَکَا سَرِثَ مَا یَشْتِیْنِیْمِ وَاِیْنُ لُوْا وِرْ تُوْجُوْجِهْ اُوْر
 سِجِّہْ کُجْ وِقْتِ سِیْرُوْ شَالْمِ کَیْ پِرَ لَانِیْ اُوْر بَنَانِیْکِ بَاتِ نِکَلِیْ مَسِیْحِ سِرْدَارِ تَنَکِ سَاتِ بَهْتِیْ مِیْنِ اُوْر بَاسْمُ
 ہفتے پھر لایا جائیگا اور بنایا جائیگا باز اورو یوار مگر تنگی کے دنوں میں اور بَاسْمُ ہفتوں کے بعد مسیح
 جدا کیا جائیگا اور نہیں ہے اسکے واسطے اسی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے
 یہ خبر سنائی کہ جس وقت سے شہریرہ و شالم کے دوبارہ بنائیں گی بات نکلی گی اوس وقت سے مسیح سردار
 تک سات ہفتے مین اور بَاسْمُ ہفتے سب ملکر اوتھتر ہفتے ہوئی حضرت عزرا علیہ السلام کے احوال کی جو کتاب ہے
 اور تورات شریف کی جلد میں لکھے ہوئے ہیں اوس میں یہ بیان ہے کہ جب خسرو بادشاہ کا بابل میں عمل ہوا
 اوس نے سب سے بیت المقدس کے بنائیکا حکم دیا تب بہت لوگ شہریرہ و شالم میں آئے اور اوس مسجد کی بنیاد
 ڈالی جس کے سامنے لوگوں نے کہا کہ اس پاک گھر کے بنانے میں ہم بھی شریک ہونگی چونکہ وہ لوگ بت پرست
 تھے یوڈیوں نے ان کو شریک نہ کیا اور ان لوگوں نے کچھ جکڑا دیا یا اس باعث سے دارا بادشاہ کی
 سلطنت کے دوسری برس تک یہ کام موقوف رہا پھر دارا بادشاہ نے جب خسرو بادشاہ کا حکم نامہ فرمایا
 میں پایا اوس مسجد کے بنائیکا حکم دیا اور دارا کی سلطنت کے چھ برس یہ مسجد تیار ہوئی پادری اس
 بڑا ڈیہہ بنا بیچ وینی اور دینیوی میں لکھتا ہے کہ خسرو کے بعد کبیرس یعنی خسرو کا بیٹا بادشاہ ہوا اسکے دیکھنے
 سات مہینے بعد دارا جو گشتب کا بیٹا تھا بادشاہ ہوا کتاب مرشد الطالیین جو پادریوں نے عربی میں لکھے
 ہے اوس میں لکھا ہے کہ یہ دونوں حکم مسجد بنانیکے لے تھے یعنی سارے شہر کے بنائے کا حکم نہیں ملتا تھا
 تو اس آیت میں ان دونوں حکم ناموں کا اشارہ نہیں ہو سکتا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ خسرو اور
 دارا کے فرمان کے طرف کی طرح یہاں اشارہ نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ فرمان فقط مسجد کے بنائیکا تھا نہ
 شہر کے بنائے کا اکثر ان کا قول یہ ہے کہ وہ فرمان مراد ہے جو عزرا علیہ السلام کو اور تخت نشین بادشاہانی
 اپنے سلطنت کے ساتویں برس میں دیا تھا اور ظاہر ہونا جناب مسیح علیہ السلام کا اوس حکم کے اوتھتر
 ہفتے بعد ہوا اور تعمیر کے بَاسْمُ ہفتے بعد آفتاب صداقت میں اس بادشاہ کا نام آر د شیر اور شیر شاہ
 لکھا ہے پھر لکھا ہے کہ انانیوں نے اوسکا نام ارتاک زکریس رکھا جو پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے
 کہ بعضوں کا قول یہ ہے کہ وہ حکم مراد ہے جو بخیا کو اسی بادشاہ نے اپنی سلطنت کے بیسویں سال میں
 دیا اور وہ برسوں کو شمار کرتے ہیں جو سے شمار سے پہلا قول بہت تسلی دینی والا ہے مگر اس قول پر

فقط یہی اعتراض ہوتا ہے کہ یروشالم کی دیواروں کے بنائیکا حکم خمیا کو ملا تھا اور عزرا علیہ السلام کو جو حکم ملا تھا وہ ایک عام تر قسم کا تھا لیکن شہر کے بنانے سے اور دیوار کو پہنچنے سے بطور مثال کے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ یہودیوں کے دین دنیا کا بند و بست قائم ہو گا پادری کا مطلب یہ ہے کہ عزرا علیہ السلام کو بادشاہ کا حکم فقط سب کے آباد کرنے کی لئی ملا تھا اور قربانیوں کا بیج بادشاہ نے دیا تھا عزرا علیہ السلام یروشالم میں آکر لوگوں کو تورات شریف سنائی اور شریعت کا بند و بست کیا اور بے شرح باتوں کو موقوف کیا مگر شہر کے بنائیکا حکم ان کو نہیں ملا تھا ہم کہتے ہیں کہ عزرا علیہ السلام کے احوال کی کتاب کے چوتھے باب میں یہ بیان ہے کہ ارتخششتا بادشاہ کو دشمنوں نے لکھ بھیجا کہ یہودی لوگ جو آپ کی طرف سے روانہ ہو کر ہمارے درمیان آئے ہیں یروشالم میں پہنچے ہیں اور اس فساد میں شہر کو بناتے ہیں چنانچہ دیواریں اونٹھا چکی اور بیویوں نے جب شہر بن چکیگا اور دیواریں تیار ہوں گی تب وہ محصول نہیں دینگے اگر یہ شہر پر بنا اور اس کی شہزادہ بنی تو آپ کا عمل ہنر کے اس پار کچھ نہیں لگا جب یہ خط بادشاہ کو پہنچا اس نے لکھ بھیجا کہ یہ کام موقوف ہو جا اور یہ شہر بنایا نہ جاویں اور اس کتاب کے ساتویں باب سے ظاہر ہے کہ ارتخششتا کی طرف سے جو لوگ یروشالم میں آئے تھے وہ عزرا علیہ السلام اور ان کے ساتھ والے تھے معلوم ہوا کہ انہوں نے شہر کو ہی بنانا شروع کیا تھا تو شہر کی بنائیکی بات اسی وقت سے نکلی تھی مگر دشمنوں کے پھر کانٹے سے بادشاہ نے موقوف کروا دیا آفتاب صداقت میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چار سو ستاون برس آگے عزرا علیہ السلام نے بادشاہ سے اک نیا فرمان حاصل کیا اور یروشالم میں آکر اچھا انتظام کیا بعد اسکے اس پاس کے ملکوں کے آپس میں لڑائی کرنے کے سبب سے جو یہودی یروشالم میں رہتے تھے بڑی تنگی میں آ گئی اور سامریوں نے ان کو شہر بیاہ بنانے سے روکنا پس پر نبیائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چار سو چالیس برس آگے بادشاہ سے شہر اور شہر بیاہ بنائیکا پروانہ حاصل کیا اور وہی مدد سے شہر بن گیا خمیا کی کتاب جو تورات شریف کی جلد میں لگی ہوئی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ نبیائے ان کرتے ہیں کہ مجھ کو خبر پہنچے کہ یروشالم کے لوگ بہت تکلیف اور ذلت اونٹھاتے ہیں اور یروشالم کی دیوار ڈھائی ہوئی ہے اور اس کے پہاڑ آگ سے جلی ہوئے ہیں تب میں رو دیا اور اسے دعا مانگے اور ارتخششتا بادشاہ کے بیسویں برس مینی بادشاہ سے یہ حال کہا اور یروشالم میں جائیکا اذن مانگا اور اس نے اذن دیا اور میں یروشالم میں آیا پھر شہر بیاہ بنائیکا بہت بڑا بیان لکھا ہے

پہر لکھا ہے کہ سامری لوگ فساد پر تیار ہوئے اور سب نے ملکر بدش باندھی کہ جاگیر و شالم سے لڑیں اور
 کام روک دیں تب پہنے اپنے خدا سے وعائیں مانگیں اور پوکیدار بٹھلائے کہ رات دن اون سے خبردار
 رہیں پہر لکھا ہے کہ میرے آدھے ذکر کام کرتے تھے اور آدھے بھالی اور ڈھال اور کمان لئے رہتے تھے
 پہر لکھا ہے کہ شہر بنیاد بن چکی اور بیٹے کو اڑے لگائے اور بیٹے اپنے بھائی حنائی کو اور محل کے ناظم حنائی کو
 مختار کیا اور انکو کمبیا کہ جب تک دھوپ نہ چڑھے تب تک یروشالم کے پہاٹک گولی بنادیں اور انکے حاضر
 ہوتے ہوئے کو اڑے بند کئی جاوین اور یروشالم کے باشندوں کی چوکیاں مقرر کر دو کہ ہر ایک اپنی اپنی
 چوکی میں اور ہر ایک اپنے اپنے گھر کے سامنی چوکی کے لئی بٹھرایا جاوے کیونکہ شہر تو بڑا اور کشادہ تھا پر
 اوس میں تھوٹے لوگ تھے اور گرنی ہوئے نہ تھے اس بیان سے معلوم ہوا کہ یہ جو فرمایا تھا کہ یہ شہر تنگی کے
 دنوں میں بنایا جاوے گا وہ اشارہ اسی وقت کی طرف تھا کیونکہ دشمنوں کا ہر طرف دھڑکا لگا ہوا تھا
 یا وری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ برٹس مشہور تاریخ جاننے والے یون شمار کرتے ہیں کہ عزرا علیہ السلام
 کے فرمان اور جناب مسیح علیہ السلام کے اوٹھ جانے کے درمیان میں چار سو نوے برس ہوتے ہیں اور
 بعضی کہتے ہیں کہ یہ حساب نہایت ٹینک پر تا ہے اس زمانہ کے تین حصہ میں سات ہفتوں میں یعنی اونچاک
 میں تعمیر بازار اور دیواروں کی ہوئی یہ زمانہ درمیان ہے عزرا علیہ السلام کے فرمان کے مور
 نخیائے کام تمام ہونے کے اور اس بات کے ختم ہونے سے انجیل پاک کے شروع ہونے تک حضرت یحییٰ
 علیہ السلام کی تعلیم کے وقت تک یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم کے وقت تک چار سو چونتیس برس
 گزرے دیکھو اے ایمان والو پادری صاف اقرار کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حبسوت سے
 انجیل کی منادی شروع کی اوس وقت تک حضرت عزرا علیہ السلام کے فرمان سے اونچاس برس
 یعنی سات ہفتی اور چار سو چونتیس برس یعنی باسٹھ ہفتی گزرے تو یہ سب ملکر اونتر ہفتے ہوئی پہر ایک
 ہفتہ پورا نہیں ہوا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اندر لے دینا سے اوٹھ لیا مگر پادری ایک اور ہفتہ
 زبردستی ثابت کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ پچھلا ہفتہ حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کی تعلیم کے وقت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوٹھ جانے تک ہے کیونکہ وہ اوٹھ جانے والے ہی
 بعد اونتر ہفتے کے باسٹھ ہفتے کے دیکھو پادری ستر ہفتے کو اور اونتر ہفتے کو ایک کئی دیتا ہے پہلی آیت
 میں ستر ہفتے میں دوسری آیت میں سات اور باسٹھ یعنی اونتر ہفتے ہیں اور پادری دونوں

آیتوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت سمجھتا ہے اسلی کہتا ہے کہ ستر ہفتے یا اونتر ہفتے یعنی ایک راہ سے ستر ہفتے کا لفظ فرمایا دوسری راہ سے اونتر ہفتے کا لفظ فرمایا پہر پادری نے یہ سوچا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تین برس انجیل پاک کی منادی کی سات برس پورے نہیں ہوئے اس لئے آپ کو دنیا سے اٹھایا تو یہ پچھلا ہفتہ تین برس کا ٹھرتا ہے یہ سوچ کر اس ہفتے کے پورا کرنے کے لئی راہ دے لکھتا ہے کہ بعضی کہتے ہیں کہ پچھلا ہفتہ پہلیا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جدا ہونیکے بعد تک یعنی اور اس وقت تک کہ انجیل کی منادی غیر قوموں میں شروع ہوئی دیکھو پادری نے پچھلا ہفتہ پندرہ برس کا ٹھرایا کیونکہ انجیل کی منادی غیر قوموں میں سنہ عیسوی میں شروع ہوئی جیسا کہ پادری ولیم پور نے تاریخ کلیسیا میں لکھا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تیس برس کی عمر میں انجیل کی منادی شروع کی پھر تین برس کے بعد آپ دنیا سے اٹھ گئی اور اس پر بارہ برس اور گزرے تب انجیل کی منادی غیر قوموں میں ہوئی کیونکہ سنہ عیسوی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونیکے چار برس بعد سے لئی جاتے ہیں تو یہ پچھلا ہفتہ پندرہ برس کا ہوا یہ سب باتیں پادریوں کو اسلی بنانی پڑیں کہ دونوں آیتوں کا ایک مطلب ہو جاوے اور حق بات یہ ہے کہ اس جگہ اونتر ہفتے ہیں ستر ہفتوں کی بشارت محمدی بشارت ہے اب جانا چاہئے کہ یکاسٹ کا لفظ جو عبرانی میں ہے یہ لفظ جدا کرنے کے معنی میں اور جگہ ہے آیا ہے تورات شریف کی پہلی سورت کے سترہویں باب کی چودویں آیت میں اور تیسری سورت کے انیسویں باب کی ساتویں آیت میں سخن ثاۃ کا لفظ ہے اور بیان یہ ہے کہ جو شخص ایسا کام کریگا وہ اپنے قوم سے کٹ جائیگا اور مطلب ہے کہ اپنی قوم سے جدا کر دیا جائیگا یہ مطلب نہیں کہ قتل کیا جائیگا تو یہاں بھی یکاسٹ کا یہی مطلب ہے کہ مسیح جدا کر دیا جائیگا اسی باعث سے پادریوں نے یکاسٹ کا ترجمہ پہلے یون کیا تھا کہ مسیح منقطع کیا جائیگا یعنی جدا کیا جائیگا آختاب صداقت میں بھی یہی ترجمہ لکھا ہے پادری مریک نے بھی کشف الاثرین یہی لفظ لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین سے جدا ہو گئی اب پادری میٹر نے کچھ سوچ کر یون جمع کر دیا کہ مسیح قتل کیا جائیگا کیونکہ پادری لوگ قرآن کی ضد سے اس پراڑی ہوئی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حقیقت میں قتل کئے گئی ہوا مدے پہی سے اونکو جواب دے رکھا اسکے بعد فرمایا واین لو یعنی نہیں ہے اسکے واسطے اسکا یہ مطلب کہ جس صورت سے وہ ظاہر میں جدا کیا جاوے گا وہ صورت حقیقت میں اسکے لئے نہوگی یعنی قتل ہوا حقیقت میں اسکے واسطے نہوگا قرآن میں مدے

اس مطلب کو کولیا اور صاف فرما دیا کہ اس کو قتل نہیں کیا اور رسولی پر نہیں چڑھایا لیکن ویسی صورت
اونکے سامنی کر دی گئی یعنی دو سرے شخص کی صورت ویسی ہو گئی جس نے اپنی خوشی سے آپ کے بدلی قتل
ہونا قبول کیا اور فرماتا ہے کہ اس کو یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو اسدنی اپنی طرف سے نکال کر لیا یعنی آسمان پر بلایا
ملا سید علی طہرانی نے یون ترجمہ کیا ہے کہ نیستی اسکے واسطے نہیں ہے دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ اس
جگہ ہی اور قرآن مجید میں ہے اس نے خبر دی کہ نیستی اسکے واسطے نہیں بلکہ لوگوں کی نظر سے پوشیدہ
ہو گئی اور آسمان پر چلے گئے اور امام مہدی علیہ السلام کے وقت میں اور ترین کی ایک پادری نے نبی ہی
مطلب لکھا کہ وہ ظاہر میں قتل ہوئی حقیقت میں قتل نہیں ہوئی مگر پادری نے اس ایمان کی بات میں کفر کی
بات ملا دی اور لکھ دیا کہ وہ تو مغادہ خدا تھی کہ میں خدا ہی قتل ہوتا ہے ہاں افسوس ادھر اونکی قتل
ہو نیکا دعویٰ کرتے ہیں ادھر اونکو خدا سمجھتی ہیں یا اسد ہم محمدیوں کو لکے فریون سے بچاؤ امین اسکے بعد
ارشاد ہوتا ہے وَهَاجِرٌ وَهَاجِرٌ وَهَاجِرٌ وَهَاجِرٌ وَهَاجِرٌ وَهَاجِرٌ وَهَاجِرٌ وَهَاجِرٌ وَهَاجِرٌ وَهَاجِرٌ
کرو گئی قوم اس سے وار کی جو آویگا وَهَاجِرٌ وَهَاجِرٌ وَهَاجِرٌ وَهَاجِرٌ وَهَاجِرٌ وَهَاجِرٌ وَهَاجِرٌ وَهَاجِرٌ وَهَاجِرٌ وَهَاجِرٌ
وَلَا تَدْرِي مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِهِنَّ وَأَنْتَ كَذَّابٌ مُّذْنِبٌ اور مقبرہ کی ہوئی خرابیاں ہو گئی وھجیرہ بریت
لَا تَدْرِي مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِهِنَّ وَأَنْتَ كَذَّابٌ مُّذْنِبٌ اور مقبرہ کی ہوئی خرابیاں ہو گئی وھجیرہ بریت
کے ساتھ ایک ہشتے کے لیے اور اس ہفتے کے آدھے میں ہوتوں کر گنا ذبیحہ اور ہدیہ یعنی نذر و عمل کشف
شَقُّوْهُمْ مَشْهُوْمٌ وَعَدَّ كَالَا اور فیصلوں پر او جاڑنے والے کی مکر و بات دہری جاو نیکی یہاں تک
کہ اسکی بالکل غارت ہو وھجیرہ اصلا لا تَدْرِي مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِهِنَّ وَأَنْتَ كَذَّابٌ مُّذْنِبٌ اور مقبرہ کی ہوئی خرابیاں ہو گئی وھجیرہ بریت
پر واقع ہو گئی ملا سید علی طہرانی نے یہی یون ہی ترجمہ کیا ہے کہ غضب جو معین ہے اس پر ان کی توبہ پر ٹوٹ
پڑیگا اسی امت محمد صلی اسد علیہ وسلم اسد تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبریل علیہ السلام خبر دیتے ہیں کہ ایک
بادشاہ آویگا شہر کو اور مسجد کو غارت کر گیا سو حضرت عیسیٰ علیہ السلام گئے اونکو جانے سے چالیں برس
بعد وپاشین رومی سردار نیز بادشاہ کی طرف سے فوجیں لیکر آیا پراوسکو روم کی طرف سے بلاوا آیا
کہ سلطنت کی باگ اپنے ہاتھ میں لاوے تب وہ ہاگ گیا اور اپنے بیٹے طیطس کو یرد شالم کے گیسرے
کے لیے بھیجا طیطس مردود فوجیں لیکر آیا اور شہر کو گیسر لیا پادری مرید کشف الانار میں لکھتا ہے کہ
طیطس نے حکم دیا کہ سارا شہر اور مسجد بیت المقدس جو ہے اسکو گیسر لیا گیا مسجد کو اور شہر کی دیواروں کو

اوندہا کر دیا اور تشارنی کے واسطے تین برج اور قلعی کی تھوڑی سی دیوار باقی رہ گئی اور اس کے بعد
 ترنٹیس رؤف جو فوج کا سردار تھا اس نے شہر کی جگہ پر پل چلوایا اور اس شہر کی گہیرے وقت اور
 ملک یہودیہ کے شہریوں اور گائٹوں کی ہلاکت کے وقت یروشالم کی ویرانی سے پہلی اور چھپی تیرہ لاکھ آدمی
 ضائع ہوئے اور ستانوی ہزار آدمی قید ہو کر غلاموں کی طرح بیچی گئی اور ایسے حقیر ہو گئی کہ ان کا کوئی
 خریدار نہ ملا اس بیان سے معلوم ہوا کہ طیطس نے اور اس کے باپ نے شہر یروشالم کو ویران کر کے
 شہروں اور گائٹوں کو بھی تباہ اور ویران کیا معلوم ہوا کہ یہی مطلب ہے ان لفظوں کا کہ اس کا آخر
 آویگا طوفان کے زور سے یعنی اس ظالم کی فوج آخر میں طوفان کی طرح زور کرے گی پادری طامس کا
 لکھتا ہے کہ وہ سب اپنے آگے پانی سا کا طوفان لی چلیں گی کس واسطے کہ اس لڑائی کے انجام تک
 نہایت بڑی بڑی بربادیاں مقرر ہوئی تھیں اس پادری کے بیان کے موافق یہ لفظیں جو فرمائی
 ہیں و علق قصصا مالا شجرہ صحت شہادت اس کا ترجمہ یوں ہے کہ لڑائی کے آخر تک مقرر کی
 ہوئی خرابیاں ہونگی پھر فرمایا کہ وہ اس عہد کو یعنی اپنی حکومت کے قول و اقرار کو ایک ہفتے کی
 قائم کریگا اس کا یہ مطلب کہ اس کی حکومت سات برس رہے گی اور ہفتے کی آدھی میں قربانی اور نذر
 موقوف کریگا سو و سپاشیان رومی نے اول کے برسوں میں یہودیوں کو قتل کیا اور جا بجا بکوا یا
 کی نذر اور قربانی جو وہ لوگ کرتے تھے وہ موقوف ہو گئی یہودی اگرچہ کافر تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کے اور انجیل پاک کے دشمن تھے ان کی قربانی اور نذر سب اکارت تھی مگر رومی بت پرست اور
 بدتر تھی وہ اللہ کے پوجنی سے ضد رکھتے تھے اور چاہتے تھے کہ اللہ کا نام کوئی نہ لے لبت التواریخ
 میں لکھا ہے کہ و سپاشیان نے وینل برس بڑی شہرت سے بادشاہت کی اور ابن اثیر حزری رح نے
 تاریخ کامل میں لکھا ہے کہ و سپاشیان نے سات برس اور سات مہینے بادشاہت کی یہ قول کلام پاک
 سے بہت موافق ہے یہی ٹیک ہے ابن اثیر نے جو سب بادشاہوں کا حساب لکھا ہے اس کی موافقت
 اس کی بادشاہت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے ستر برس کے بعد ہے اور اس کی موت
 برس ہے اب جانا چاہئے کہ پادری لوگ اس آیت کا اشارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف
 لیجاتے ہیں اتنا نہیں دیکھتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور اس بادشاہ کا ذکر
 جو یروشالم کو ویران کریگا اس کی بعد جو یہ ذکر ہے کہ وہ قربانی اور نذر کو موقوف کرے گا یہ اشارہ بھی اس کو

رومی بادشاہ کی طرف سے جسکا ذکر اوپر کی آیت میں ہے پادریوں نے نزدیک کو چھوڑ کر اس اشارہ کو دور کی طرف پھیر دیا اور یہ مطلب لکھ دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر کا جو پچھلا ہفتہ ہے اوس میں وہ اپنے تئیں قربان کرینگے اور وہ قربانیان جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے شریعت میں تھیں وہ موقوف کر دیں گی اور وہ ادما ہفتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوٹھ جانیکے تین برس بعد پورا ہوگا پادری طامس اسکاٹ نے یہ مطلب لکھ کر پرست المقدس کی ویرانی کا ذکر کیا ہے پر لکھا ہے کہ وہ قربانیان جو وہاں ہوتے تئیں حقیقت میں اوس وقت موقوف ہوئیں مرشد الطالبین جو پادریوں نے عربیے میں لکھی ہے اوس میں لکھا ہے کہ شرعی قربانی حضرت عیسیٰ کے مرنے کے وقت موقوف ہو گئی اور اسکی قوت اور اوسکا فائدہ جاتا رہا مگر یہودی لوگ قربانیان کرتے رہے اور قربانی کے موقوف ہونی کی پیش خبری چالیس برس بعد بالکل پوری ہو گئی جس وقت رومیوں نے پاک شہر کو اور مسجد کو دہلا کر دیا اور بہت یہودیوں کو قتل کیا اور باقیوں کو رومی زمین پر تتر بتر کر دیا امی محمدی بہاؤ دیکھو پادریوں نے اقرار کیا کہ ظاہر میں قربانیان ہوتے رہیں اور بالکل موقوف اوسی وقت ہوئیں جب یروشالم ویران ہوا اب خوب سمجھ لو کہ اس آیت میں اوسی رومی بادشاہ کی طرف اشارہ ہے کہ وہ قربانی اور مذکور کو موقوف کر دینگا مگر پادریوں کا مطلب یہ ہے کہ یہ ہفتہ اوپر کے اونفتر ہفتوں میں ملکر ستر ہفتے ہو جائیں اور ستر ہفتے کی آیت جس میں صاف بشارت جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ٹھیر جاوی یہ جو فرمایا کہ فصیلون پراویا ژنیوالی کے مکروہات دہری جائینگے اسکا یہ مطلب کہ شہر کی دیواروں کے پاس بت پرستوں کے جھنڈی آویں گے سو جب دشپاشیان نے اس شہر کو گیرا بت پرستی کے جھنڈے جن کے اوپر عقاب جالور کی تصویر تھی اون ناپاک جھنڈوں نے شہر کو گیر لیا اور شاید دہری اشارہ ہو کہ اس بربادی کے چھٹھ برس بعد آدریان بادشاہ نے ایک مندر جو پڑوٹا کے نام کا بنوایا اور کلوری پار پر ایک بت کھڑا کیا پادری شیرنگ نے الکتاب کے مقامات المعروف میں یہ حال لکھا ہے اور پادری طامس اسکاٹ نے اس آیت کا مطلب یوں لکھا ہے کہ بت پرستی کی جھنڈے جو یروشالم کی بربادی کی نشانی ہوگی یہودی لوگ دیکھیں گے جو ظلم شہر پر اور اوسکے گرد پیش پر پہل جاوینگے اور وہاں کے باشندوں کا پیچھا کرینگے اس پادری کی قول کے موافق وعدہ کالالا کے یہ معنی ہوئی کہ اوس تمام تک پہنچے تمام شہر تک بت پرستوں کی

نفر کی نشانیاں پہلے جاوینگی پھر فرمایا کہ وہ بلا جو مقرر کی ہوئی ہے اوس اور جارتینوالے پر پڑگی اسکا بیچ
مطلب کہ رومی بادشاہوں پر جو آفت اللہ نے مقدر میں لکھی ہے وہ اپنے وقت پر آوے گی سورومانی بادشاہ
محمدی وقت میں پیدا ہوا یہ بے شک اوس وقت کی خبر ہے اور یہ جو ایک ہفتہ اوس بادشاہ کی حکومت کا
بیان فرمایا اس میں کیا عجب ہے کہ اس بات کا اشارہ ہو کہ وہ ستر ہفتے جن کا اوپر ذکر ہو چکا وہ اس
ہفتے کے بعد سے ہیں و سپاشیان کے۔ و ت پادری پناکس نے تاریخ روم میں سنہ اونسوی میں
لکھی ہے اوس کے بعد پوری ستر ہفتے یعنی چار سو نوے برس اور ایک برس اور گذرا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم پیدا ہوئے کیونکہ پادریوں نے لکھا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سن پانسو ستر عیسوی میں
پیدا ہوئے ولیم میورا اور کاسن ڈی پرسول اور طامس کارکیل نے آپ کی پیدائش پانسو ستر میں لکھی ہے
اور وارشٹن ٹن آر وینک اور اڈورڈ ڈکین اور ہجر نے پانسو و نخت لکھا ہے اس پر نگرا قول ہے پانسو اکتیس
سر سٹھ ڈی سیسی کتاب ہے پانسو اکتیر پادری جان دیون پوڑٹ نے ایک روایت پانسو ساٹھ کی بھی لکھی ہے
اگر یہ روایت ٹیک ہے تو ستر ہفتوں کا شروع یروشالم کی ویرانی سے ہے سن ستر سے سن پانسو ساٹھ تک
پوری ستر ہفتے یعنی چار سو نوے برس ہوتے ہیں اور اس قول کو اس بات سے قوت ملتے ہیں کہ ماسید علی
طہرانی رحمہ اقامت الشہود میں لکھتے ہیں کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جانے سے ستر برس پہلی اور
حاشیہ پر موٹے خط سے یوں لکھا ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے ستر برس پہلی اور ظاہر
یہ ہے کہ یہی لفظ ٹیک ہے کہ آپ کے پیدا ہونے سے ستر برس پہلی بیت المقدس کے اطراف میں ایک لڑکا
پیدا ہوا اور کچھ بولنی لگا کہ اوسکے باپ نے کہا چپ رہ وہ چپ ہو گیا یہاں تک کہ جب بارہ برس کا ہوا تب
بولا اور اوس نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی بشارت سنائی اسکا بیان بہت بڑا ہے وہاں
لکھا ہے کہ جب وہ لڑکا پیدا ہوا و سن دن بیت المقدس کی دوسری ویرانی سے چار سو بیس برس گزری تھی
اس بیان سے صاف معلوم ہوا کہ بیت المقدس کی ویرانی سے چار سو نوے برس بعد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پیدا ہوئی اگر کوئی کہے کہ آپ کا ظہور تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعد ہوا ہے تو آپ کی بشارت حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کی بشارت سے پہلی کیوں فرمائی اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت دانیالؑ کے دل پر یروشالم کی ویرانی کی
خبر سنکر بڑا صدمہ گذرا تھا اور ہمیشہ کی آیا دی چاہتے تھے اسلئے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبریل علیہ السلام
نے پہلے اوسکے دل کی تسلی کے لئے اوس ستر ہفتوں کی خبر سنائی جن کی بعد جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

پیدا ہونے والے تھے جن کی باعث سے یہ پاک شہر ہمیشہ کے لئے آباد ہونے والا تھا پراون اوختر ہفتون کی
 خبر دی جو ستر ہفتون سے پہلی آنے والے تھے جن کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا سے اٹھ جانے
 والے تھے جن کے بعد یہ شہر مسجد سمیت ویران ہونے والا تھا اس طرح حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب
 کے دوسرے باب میں الد تعالیٰ نے آخری زمانی میں ملک شام میں اور ہر ہر ملک میں ایمان کے پہلے
 جانے کی بڑے دھوم سے بشارت دی ہے پرتیسرے باب میں اوسوقت سے پہلے جو ویرانی یروشلم کی
 ہونے والی تھی اوسکی خبر دی ہے بعد اسکی چوتھی باب میں پرتیسری آبادی کی خوشی سنائی ہے جناب
 میکہ علیہ السلام کے صحیفہ کے ساتویں باب کی بارہویں اور تیرہویں آیت میں پہلی بڑی آبادی کی خوشی
 سنائی ہے ویرانی کی خبر دی ہے اسی محمدی بھائیو ہماری محمدی حدیثوں میں جا بجا یہ ذکر ہے کہ جناب محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ جب نزدیک آیا تھا تو رات اور انجیل کے جاننے والے صاف صاف خبر دیتے تھے
 کہ آپ کا زمانہ نزدیک آیا ہے مولانا جلال الدین سیوطی رحمہ تعالیٰ نے تفسیر قرآن مشور میں لکھتے ہیں کہ امام احمد اور مالک
 نے روایت کیا اور حاکم نے سند کو صحیح کیا اور ابونعیم اور بیہقی دونوں نے دلائل النبوة میں اسکو روایت
 کیا کہ سلمہ جو سلامہ کے بیٹی ہیں اور بدر والون میں ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی ہمارا ہمسلو تھا جناب
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے جانے سے تھوڑے دن پہلے کہ ایک بنی بھیجی جاوین گے ان شہروں کی طرف
 سے اور کہ اور میں کی طرف اشارہ کیا لوگ بولے تجھ کو اونکا ظہور کب تک نظر آتا ہے اوس نے میری طرف
 دیکھا اور کہا کہ اگر اس لڑکے کی عمر پوری ہوگی یہ اونکو پاوسی گا امام بیہقی کی روایت میں ہے کہ حضرت
 سلمان فارسی رحمہ سے ایک عیسائی درویش نے فرمایا کہ الد تعالیٰ ایک پیغمبر بھیجے گا اون کا نام احمد
 ہے اور یہ اونکے ظاہر ہونیکا وقت ہے کہ نزدیک آپہونچا ہے اور میں تو بہت بوڑھا ہوں مجھ کو گمان نہیں
 کہ میں اونکو پاؤں پر اگر تو اونکو پاوسی تو اونکو سچا جانو اور اونکی تابعداری کجیو مولانا جلال الدین
 سیوطی رحمہ تاریخ مصر میں لکھتے ہیں کہ ابن عبدالحکم نے کہا ہے کہ ہکو خبر دی بانی این متوکل نے کہا کہ ہکو
 خبر دی ابن کثیر نے وہ روایت کرتے ہیں یزید ابن ابی حبیب سی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خط
 جب مقوقس کو پہونچا اوسنی اوس خط کو اپنے سینے سے لگایا اور کہا یہ ایسا زمانہ ہے کہ اوسمیں وہ بنی
 یحییٰ کی جن کا پتر ہم انس کی کتاب میں پاتے ہیں ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ تو رات اور انجیل والوں
 کو آپ کے ظہور کی مدت معلوم تھی معلوم ہوا کہ وہ مدت اونکو حضرت دانیال علیہ السلام کی اس بشارت

یہی معلوم ہوئی تھی اور وہ لوگ اسکا یہی مطلب سمجھ گئے جو ہمیں لکھا ہے دسوان اور کیا رہوا
باب اول کی آیتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام نے فارس کے بادشاہ خورس کے بیس
سال میں پہلی مہینی کی چوبیسویں تاریخ بڑی مذمی وجہ کی کنارے پر ایک فرشتی کو دیکھا اور اسکی پوشا
اور بدن کی رنگت کا اور اس کے جلال کا بیان فرما کر حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس نے
مجھسی کہا میں تیری پاس بھیجا گیا ہوں پہر اس نے کہا کہ فارس کی مملکت کا سردار اکیس دن تک میرے
مقابلے میں کھڑا رہا اور دیکھ میکائیل جو سرداروں میں بڑا ہے میری مدد کو پہنچا تو میں وہاں فارس کے
بادشاہوں کے ساتھ بڑا پہر کئی آیتوں کے بعد یوں ہے کہ میں فارس کی سردار سے لڑنے کو پہر جاؤنگا
اور جب میں چلا جاؤں گا تب دیکھ ہونان کا سردار آویگا پر میں تجھی بتلاؤنگا جو کچھ کہ سچائی کی کتاب
میں لکھا ہے اور کوئی نہیں جو انکی مقابلے میں میری کمک کرنے کے لئی کمر باندھی گا مگر میکائیل جو ہمارا
سردار ہے اور دارا دسی کی سلطنت کے پہلی برس میں میں ہی تھا جو کھڑا ہوا تاکہ اوسے قائم کروں اور
قوت دون پادری طامس اسکا لکھتا ہے کہ فارس کی سردار سے مراد کیا بس ہے جو خسرو کا بیٹا تھا
اور اپنی باب کی غیر حاضری کی وقت انتظام کرتا رہا وہ یوں کا دشمن ہو گیا تھا سو فرشتہ اوسکی
کاموں کو دیکھتا رہتا تھا اور بر غلات کاموں کو دفع کرتا رہتا تھا فرشتہ فی اوسے کے حق میں
فرمایا کہ فارس کی سردار سے لڑنے جاؤنگا پادری گستس لکھتا ہے کہ یہ شخص یوں نہ تھا پہلے اوسنے
اپنی بہائی کو قتل کیا پہر اپنی بہن کو مار ڈالا پہر اپنی نائب کی چوٹی بیٹے کو قتل کیا فرشتہ فرماتا ہے
اور اب میں تجکو وہ جو سچ ہے بتلاؤں گا دیکھ فارس میں اور بہی تین بادشاہ قائم ہونگی اور چوتھا
سپہوں سے زیادہ دولت مند ہوگا اور جب وہ اپنے دولت کے باعث زور اور ہو جاوی گا تب
وہ سب کو ادھار سی گا کہ یونان کی سرزمین کے مخالف ہوں پادری طامس اسکا لکھتا ہے
کہ وہ تین بادشاہ یہ ہیں ایک کبیریس جو خسرو کا بیٹا تھا اور دارا حسنی خسرو کی بیٹی سے یعنی اتوسا
سے بیاہ کیا اور سمر دس اور چوتھا زکسر یعنی شیر شاہ جو دارا کا بیٹا تھا اوسنی یونانیوں سے لڑنے
پہنچ کر وہی فوج جمع کی فارس کی فوج ہلاک ہوئی زکسر پٹ آیا پادری گستس لکھتا ہے کہ کبیریس کے
میرے کے بعد سمر دس نامی ایک فوجی گدی پر بیٹھا کبیریس کے ساتھ مہینی چھوڑا اور بادشاہ ہوا
فرشتہ فرماتا ہے اور ایک زبردست بادشاہ قائم ہوگا اور بڑے قلیہ سے سلطنت کریگا اور چوتھا ہوگا

کرے گا اور جب وہ قائم ہو گا تو اس کی سلطنت ٹوٹی گی اور آسمان کی چاروں ہواؤں کے اطراف پر تقسیم کی جائے گی اور اس کی نسل کو نہ پہنچے گی اور وہ اس کی بادشاہت کی مانند ہو گی جیسے اس نے بادشاہت کی کیونکہ اس کی بادشاہت جڑ سے اکڑ جائے گی اور وہ ٹوٹی لے لی ہو گی جو اس کی سر زمین پادری طامس اسکات لکھتا ہے کہ زبردست بادشاہ سے مراد حضرت سکندر رہیں پادری اس کے لئے لکھتا ہے کہ جب سکندر اعظم بادشاہ ہویا اس ملک میں سکندر ذوالقرنین لقب سے مشہور ہوئی پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو ایک برس پہلے مقدونیہ کی سلطنت چار حصوں میں تقسیم ہوئی اور دیا گیا علیہ السلام کی پیش خبری پوری ہوئی وہ حصی یہ ہیں فلسطینہ اور مصر طامی سوتر کو ملا اور سوتر اور بابل پوربی صوبوں سمیت سکوکس کو ملا تھراکیہ اور تھینیہ اور کوچاک ایشیا کے اور صوبے لیسیا جس کو اور مقدونیہ اور یونان سکندر کو ملا ابن اثیر رحمہ تاریخ کامل میں لکھتے ہیں کہ حضرت سکندر کی مرنے کے بعد لوگوں نے آپ کی بیٹی اسکندرون کو بادشاہ بنانا چاہا اور انہوں نے بادشاہ ہونے سے انکار کیا اور اس کی عبادت اختیار کی فرشتہ فرماتا ہے اور وکن کا بادشاہ زور پکڑے گا اور ایک اس کے سرداروں میں سے زور میں اس سے زیادہ ہو گا اور حکومت پادری گا اور اس کی سلطنت بڑے سلطنت ہو گی پادری طامس اسکات لکھتا ہے کہ مصر ملک یہودیہ سے وکن طرف ہے اور سریا یہودیہ سے اور طرف ہے پھر لکھا ہے کہ حضرت سکندر کے سرداروں میں طامی لاکس مصر کا بادشاہ جلد طاقت ور ہوا اور سریا کا بادشاہ اس سے زیادہ طاقت ور ہو گا پادری اگتس لکھتا ہے کہ وکن کے بادشاہ سے مصر کا بادشاہ مراد ہے اور اتر کے بادشاہ سے سریا کا بادشاہ مراد ہے یوسفیس لکھتا ہے کہ طامی سوتر یعنی بچانے والا جب یروشالم کو اپنے قبضہ میں لایا چاہتا تھا تو اس غرض سے کہ مسیح میں مین گھڑائے وہ شہر میں داخل ہوا جب یروشالم سے روانہ ہوا بیتیرے یہودیوں کو اپنے منہ سے لے گیا اور انہیں قرنی میں جو مصر کے پاس ہے آباد کیا اور اس کے بعد اور بھی یہودی مصر میں پہنچے اغلب ہے کہ وکن کے بادشاہ سے مراد یہی طامی سوتر ہے اور اس کے سرداروں میں سے ایک جو زور میں اس سے زیادہ ہوا وہ سلوکس نکا تو تھا کیونکہ مسیح علیہ السلام سے تین سو ایک برس پہلے سلوکس نے سریا کی سلطنت پائی اور وہ چاروں سلطنتوں میں

بڑی ہومی فرشتہ فرماتا ہے اور برسوں کی بعد آخر کو دی آپس میں میل کرین کی کیونکہ دکن کے بادشاہ
 کی بیٹی اور ترکے بادشاہ پاس آوے گی تاکہ اتحاد ہوئی پر وہ اس بازو کی قوت کو نہ کی گی اور وہ بھی
 کھڑا ہوگا اور وہ اسکا بازو بلکہ وہ اون سمیت جو اسے لائی تھے اور اس کے باپ سمیت اور اس سمیت
 جسے اوکو اون دونوں میں زور دیا تھا وہ کیجا نیگی یہ جو طالعی کا لفظ ہے اسکو عربی کتابوں میں
 بطلمیوس لکھا ہے یہ مصر کی اون بادشاہوں کا خطاب ہے جو حضرت سکندر کے بعد ہومی ابن اثیر نے
 مار پیچ کامل میں لکھا ہے کہ جتنی بادشاہ حضرت سکندر کے بعد ہومی وہ سب بطلمیوس کہلاتے تھے ابن
 اثیر نے اس بادشاہ کا نام بطلمیوس ابن لاغوس لکھا ہے معلوم ہوا کہ اسکی باپ کا نام لاغوس
 ہے اوسیکو پادری سنے لاکس لکھا ہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ انیٹوکس سو ترسرا
 کی سلطنت میں قائم مقام ہوا اور اسکا قائم مقام انیٹوکس تیسوس ہوا اور طالعی فلا ویلفس
 نے اپنے باپ طالعی لاکس کے بعد مصر میں حکومت کی اس عرصہ میں اکثر لڑائیاں اس پاس والوں
 کی درمیان میں اور مختلف بادشاہوں میں ہوئیں لیکن آخر کار صلح ہوئی انیٹوکس اس پر راضی ہوا
 کہ اپنی جو رولود پاس کو اسکا بیٹا سمیت جدا کر دیا اور طالعی کی بیٹی برینیس سے بیاہ گیا اس طرح پر
 وکس کے بادشاہ کی بیٹی اور ترکے بادشاہ پاس آئی اوسکی ساتھ موافقت کر نیو لکین وہ قوت بازو
 کی قائم نہ کہ سکی اسلی کہ انیٹوکس نے لاؤ دیس کو پر بلا لیا اور برینیس کو نکال دیا اور لاؤ دیس نے
 خون کیا کہ پر نکالی نہ جاوی اس خوف سے انیٹوکس کو زہر دیا اور برینیس کو ہمارہیوں سمیت قتل کیا
 سو انیٹوکس اپنی جگہ پر قائم نہ رہ سکا اور قوت نہ کہ سکا اور برینیس بربادی کیواسے دی گئی اور وہ
 لوگ بھی جو اسکو لائے تھے اور جو اس سے پیدا ہوئی تھے اور اسکا باپ اوسکی بچائی کی قابل نہ
 تھاکے کہ اسوقت میں وہ مر گیا ابن اثیر نے اور ابوالفدا نے فلا ویلفس کا نام قبلہ زفوس لکھا ہے
 اور اس کے معنی کہی ہیں دوست اپنے بھائی کا فرشتہ فرماتا ہے اور اس کے ذیل سے کوئیل کطج
 جو جڑ سے نکلی ایک اوسکی جگہ قائم ہوگا وہ ایک لشکر کے ساتھ آویگا اور ترکے بادشاہ کے
 قلعہ میں داخل ہوگا اور اون پر حملہ کریگا اور غالب ہوگا اور وہ اونکی ہٹا کر ون کو اون کی
 سردار ون سمیت قید کر کے مصر کو لیجا نیگا اور اونکی قیمتی برتن سوئے چاندی کے بھی لیجا نیگا
 اور وہ اور ترکے بادشاہ کے نسبت بہت برسوں تک زور آور رہیگا پادری طامس اسکاٹ

لکھتا ہے کہ اوس جڑ کی ایک شاخ طالعی میو رکتیس جو بیرکتیس کا بھائی تھا اپنے باپ کی جگہ پر قائم ہوا
 اور بڑی فوج کے ساتھ آیا تاکہ سلوکس کالینیکس کو لاؤ دیس کا بنایا تھا اور سریا کے تحت پر قائم ہوا
 تھا اوس سے اپنی بہن کا بدلا لیوسی اور وہ شہر دستی سلوکس کی فوجوں میں اور صوبوں میں داخل
 ہوا اور سلوکس پر آسانی سے فتح مند ہوا جب کہ مصر میں بلو اہوا تو وہ واپس گیا اور بہت سی قید
 ہمراہ لے گیا نہ نقطہ سرداروں کو بلکہ تیوں کو بہرہ میں لے گیا کہتے ہیں کہ وہ دو ہزار پانسو تون سے
 زیادہ اپنے ساتھ لے گیا مصر میں رہا اور سلوکس کو خانا پاپا اور جیڑ یعنی نفع پہنچا نولا اور بہت ترابری لے گیا وہ چار
 پانچ برس تک سلوکس سے زیادہ زندہ رہا پادری کستیس لکھتا ہے کہ جب طالعی نے سریا پر فتح
 پائی تو ایروشالم میں ہونچ کر شریعت کے طور پر مسیح میں شکر اے کی نذرین گذرین اور بڑے بڑے
 نذرین دین ابوالفدا سے میو رکتیس کا نام اور ایشیلوس لکھتا ہے اور ابن اثیر نے اور اغاٹس کہا ہے
 فرشتہ فرماتا ہے پھر وہ دکن کے بادشاہ کے خاک میں داخل ہو گا اور اپنے سر زمین میں پہر جائیگا
 اور اوسکی بیٹی آپکو اکسیا لگی اور ایک بڑا لشکر جمع کرے گی اور ایک یقینا چڑیگا اور اڑیگی اور
 گذریگا اور پھر آویگا اور وہی اوسکی قتل کرے گی اور دکن کے بادشاہ کا عرصہ بڑی گا اور
 وہ نکل کر اوس سے ہاں اور تہ کے بادشاہ سے لڑائی کرے گا اور بڑا لشکر لیکر آویگا اور وہ بہت
 لشکر اوسکے قابو میں دیا جائیگا اور جو وہ لشکر و خایا جائیگا اب اوسکی دل میں گہڑے سناویگا
 اور وہ ہزاروں دہل ہزاروں کو گر آویگا پھر وہ غالب کرے گا اور اتر کا بادشاہ پہرے گا اور ایک
 لشکر کو جو پہلی سے زیادہ ہونگا جمع کرے گا اور چند برس کے بعد اپنا وہ بڑا لشکر اور بہت مال ساتھ لے کر
 آویگا اور اون دونوں میں ہو تیرے دکن کے بادشاہ پر چڑھائی کرے گی اور تیری قوم کے قزاق بھی
 اوشین گی کہ اوس رویا کو پورا کریں پرمی گر جائیگی اور اتر کا بادشاہ آویگا اور مدد
 باندھیگا اور مضبوط شہر لے لے گا اور دکن کے بازو قائم نہ ہوگی اور نہ اوسکی چنی ہوگی لوگوں
 کو قائم رہنے کی طاقت ہوگی اور وہ جو اوس پر چڑھنے آویگا اپنی مرضی کی موافق عمل کرے گا
 اور کوسی اوسکا مقابلہ نہ کرے گا وہ اوس سرزمین جلیل میں قیام پکڑے گا کہ وہ بالکل اوس کے
 ماتہ میں ہوگی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ طالعی قلوبا تو مصر میں اپنے باپ کو جیڑ
 کا جانشین ہوا اور سلوکس سیرانس اور بڑا انیشوکس یہ دونوں بیٹی سلوکس کالینیکس کے بادشاہ

مصر سے اڑنے کے لئے بہر کاٹے گئی کہ جو ملک اونکے باپ سے یلعی گئے تھے وہ ملک پہرلی یوین لیکن
سیرانس کو اسکے ایک کپتان نے زہر دیا اور اکیلی انٹیوکس نے حملہ کیا پیش خبری مین فرمایا تھا کہ
اوسکے بیٹا اور پہریون فرمایا تھا کہ ایک اون مین سے یقیناً آویگا یہ پیش خبری پوری ہوئی طالمی
کے ملک جو ایشیا مین تھے انٹیوکس نے اوپر چڑھا مئی کی اور جن ملکوں مین سے وہ گذرا وہ مین
طوفان کے مانند بربادیاں پہلا دیں پہر طالمی سے صلح کی اور دونوں فوجوں نے صلح کا برتاؤ
کیا اور لڑائی کے لئے تیار ہوئی انٹیوکس طالمی کی فوجوں پر حملہ کرنے کے واسطے پلٹ آیا اور
اوپر غالب ہوا اور مصر کی حدوں تک لڑائی کی اور مصر کو ایک حملہ سے ڈرا دیا تب طالمی نے ایک
بڑے فوج کے ساتھ چڑھا مئی کی انٹیوکس کے پیشمار فوجوں کو بڑے شکست دی انٹیوکس لاجپار
ہو کر پلٹ گیا اور طالمی کے پاس صلح کا قاصد بھیجا لیکن طالمی نے اس آخری فتح سے فائدہ نہ
اٹھایا اور عیش کرنا شروع کیا انٹیوکس کے پلٹ جانے کے بعد وہ ایشیا کے اور سلطنتوں مین
گھوما اور یروشالم مین آیا اور قدس لاقدا س مین داخل نہ ہونے پاتا تو یہودیوں سے ناراض
ہوا اور مصر کے رعایا مین سے بعضی کہتے ہیں چالیس ہزار اور بعضی کہتے ہیں ساٹھ ہزار یہودیوں
کو بڑے ظلم سے برباد کیا یہی اوسکی بربادی کا باعث ہوا چند سال کے بعد انٹیوکس اپنی آخری
شکست سی نکلا جب طالمی فلوپا توں مرچکا تھا اوسکا بیٹا چاریا پانچ برس کا تھا وہ تخت پر بیٹھا
انٹیوکس نے اگلی فوج سے زیادہ بڑے فوج جمع کی اور بہت روپیہ لڑائی مین صرف کیا اور فوج کو
ساتھ کوچ کیا اور مصر کے صوبوں پر حملہ کیا اور اوس لڑکے کے برخلاف بہت سے دشمن کھڑے
ہو گئے چونکہ اوسکے باپ کی عادتوں نے اور وہ چوڑائی ہوئے وزیر جو اوسکے نام سے سلطنت
کرتے تھے اونکی عادتوں نے مصر والوں کو بہت سزا کر دیا تھا وہ انٹیوکس سے مل جانے پر
تیار تھے اور غلبہ مقدونیدہ کے بادشاہ نے طالمی کے برخلاف سازش کی تاکہ ملک آپس مین
بانتالین اور مظلوم یہودی ہی برگشتہ ہوئے اور بادشاہ مصر سے برخلاف ہو کر انٹیوکس سے مل گئی
یہ ترجمہ ہے ان لفظوں کا کہ ڈکیت تیری قوم کے ان برگشتہ لوگوں نے اپنے حاکم پر غلبہ چاہا
اس پیش خبری کے پورا کرنے کو لیکن وہ طالمی کی فوج سے دگنی حصے بہت سی فوجیں
انٹیوکس پر حاصل کیں لیکن انٹیوکس پہر غالب ہوا اور سپہ دہن پر قبضہ کیا اور طالمی کے

بیت سے حمزہ شہر لیلیٰ بادشاہ مصر اپنی حمزہ فوج کی قوت سے نہ ٹھیر سکا انٹیوکس کے مقابل میں کوئی نہ ٹھیر سکا اور اسکے سب ارادی پورے ہوئے اور اوس نے اپنی حکومت ملک یودیہ میں قائم کی جو پاک زمین اس کے پسندیدہ بندہ ان کی سپہ سالار کے ہاتھ سے اوسکی فوج کی خوراک میں خرچ ہو کر اور یہ زمین اوس سے قائم کی گئی جیسا کہ اس لفظ کا ترجمہ کیا ہے کیونکہ یہ زمین اوس کے سلطنت میں بہت شاداب ہوئی فائدہ یعنی یہ جو فرمایا کہ رہ پاگل اوس کے ہاتھ میں ہوگی اسکے معنی یہ ہیں کہ اوس کے ہاتھ سے خوب طرح آباد ہوگی وہ طالعی جو پانچ برس کی عمر میں بادشاہ ہوا اوس کا نام پادری نے اپنی فینیس لکھا ہے اور ابن اثیر نے افی فالس لکھا ہے قریشی نے فرما دیا ہے اور وہ اپنا رخ کر گیا تاکہ اپنی ساری بادشاہی کے زور سے اوس میں داخل ہوئے اور عداوتی قوم کے لوگ اوس کے ساتھ ہو گئے وہ یونان سے عمل کر گیا اور وہ اوس سے عورتوں کی بیٹی دیکھا کہ وہ اوسکی ہلاکت کا باعث ہوئے پر وہ نہ ٹھیر گئی اور نہ اوسکی طرف مائل رہی کیونکہ اوسکی وہ دیرامی ملکوں کی طرف اپنا رخ کر گیا اور بہت سے لیلیٰ گا لیکن ایک سردار اوس ملامت کو جو اوس نے اوسکی طرف سے اٹھائے تھے موقوف کر اٹھتا بلکہ سوا اوس کے اوس ملامت کو اوس پر پہر کر دیا گاتب وہ اپنی سرزمین کے قلعوں کی طرف اپنا مونہ پیر دیکھا پر وہ ٹھوکر کھائیگا اور گر پڑیگا اور پہر پانچ یا نہ جامی گا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ انٹیوکس نے اس فتح کے بعد اپنی بادشاہت کے زور سے مصر پر قبضہ کرنا چاہا یودیوں کی مدد سے جو بت پرستوں کے مقابل میں سچی آدمی کہلاتے ہیں اوس نے طالعی کو اپنی بیٹی کلیو پٹر یاہ دی جسکی خوب صورتی اس لفظ سے ظاہر ہے کہ عورتوں کی بیٹی اوسکا ارادہ براتھا اوس نے جانا تھا کہ میری بیٹی اپنی خاوند سے برخلاف ہو کر اوسکو فریب دیگی لیکن یہ ارادہ پورا نہ ہوا طالعی اس سے خبردار تھا وہ محفوظ رہا اور کلیو پٹر نے اپنے خاوند کا قائدہ اپنے فریبی باپ سے بہتر سمجھا اور اوسکی بچائی کے واسطے روم کے قاصدوں کے ساتھ گئی انٹیوکس نے اس بات میں نامزد ہو کر دیرامی روم کو بہت تباہیوں اور سٹروں پر حملہ کیا اس بات سے روم والوں نے ناراض ہو کر اوس کے نام پر لڑائی کھائی شہنشاہ دیا اور اوسکو یورپ سے نکال دیا اور ایشیا تک اوسکا پیچھا کیا اور اوسکو نہایت بے عزتی کی صلح پر لاجا کر کیا وہ اس بے عزتی کے سبب سے بہت دن زندہ نہیں رہا صوبہ الیماس میں

جویت خانہ چیمپٹر ہیلین کا تھا اوس نے اسکا لاشٹا چا ہا وہاں کے لوگوں نے اسکو مار ڈالا فرشتہ
فرماتا ہے اور اسکی جگہ پر ایک اور قائم ہو گا جو اوس خود بصورت ملک کے درمیان محصول یعنی
والان کو بھیجے گا اور نہوٹ سی دین میں ہونا کہ ہو گا پر بھنوب سے اور نہ جنگ سے پادری طاس
اسکاٹ لکھتا ہے کہ سلوکس فلوپا نور اپنے باپ کی جگہ بیٹھا اوس نے رومیوں کا سالانہ محصول ادا
کر دیا کیواسطے روپیہ لکھوں سے لینا شروع کیا اور چند دنوں یا برسوں یعنی بارہ برس کی سلطنت
کے بعد ہیلیو دورس نے جسکو مسیرو شاہم کے کوٹنی کے لئی بھیجا تھا اسکو مار ڈالا وہ فریب سے مارا
گیا کیونکہ ہیلیو دورس نے تخت کی امید کی تھی اسلئے کہ یہ تریوس اور کامیڈاروم میں اول
تھا یعنی روپیہ کے خرچ کر دیتا اور اسکا بھائی سریا کی سلطنت میں حاضر تھا لیکن اسبات
میں ہیلیو دورس نامراد رہا پادری اگستس لکھتا ہے کہ سلوکس فلوپا نور اپنے باپ کے قول و اقرا
کے موافق مسجد کے خرچوں کے لئی دیا کرتا تھا لیکن چونکہ رومیوں کو محصول دینا پڑا وہ روپیوں کا
محتاج ہوا اوسکی وقت میں بروشا امین شہنشاہ ہوا اور وہ اونیس سردار امام سے ضد کیا کرتا
اوس نے سلوکس کو خبر دی کہ مسجد میں بڑا خزانہ ہے سلوکس نے اپنے خزانچی ہیلیو دورس کو خزانہ
لاسے کے لئی بروشا امین بھیجا ہیلیو دورس نے سردار امام سے پوچھا تو اوس نے جواب دیا کہ خزانہ
نہیں لیکن مسجد کا زمین وہ پواؤن اور مینوں کے لئی مسجد میں سپرد کیا گیا ہے جب شہر میں اس
بات کا غل چلا تو لوگوں نے اسد سے دعا مانگی اسد نے کسی طرح ہیلیو دورس کو روک دیا اور خزانہ
چوڑ کر وہ اپنے ملک کو پلٹ گیا جب سلوکس گیارہ برس سلطنت کر چکا تھا اوس نے اپنی بیٹی
انٹیوکس کو جو روم میں تھا بلوا کر اسکی جگہ اپنے بیٹی ویمتریوس کو روم میں بھیجا ہیلیو دورس نے
تخت حاصل کرنے کے لئی سلوکس کو زہر ملا کر مار ڈالا فرشتہ فرماتا ہے پھر اسکی جگہ پر ایک
پاجی قائم ہو گا جسکو وی سلطنت کی عزت ندیں گے پھر وہ ایک ایک آدھکا اور خوشامد کر کے ملک
پر قبضہ کر لیا اور بارہ کے بارہ یعنی وہ لشکر جو بارہ کی طرح چڑھ اڈے اوسکے سامنے سے اوشا
بہا یا جائیگا اور شکست کھائیگا اور امیر محمد بھی پادری طاس اسکاٹ لکھتا ہے کہ انٹیوکس
روم سے آتا تھا تب اوسنی اوسکے قتل کے خبر سنی اور سلطنت کا تاج ابھی تک اوسکو نہ
تھا کیونکہ ہیلیو دورس نے اوس پر خود قبضہ کرنا چاہا اور لوگوں نے اسکو بادشاہ

تاج کرنا چاہا دیمتریوس اسکا اصل وارث تھا کسی گروہ نے انٹیوکس کو تخت پر بیٹھانا پسند کیا لیکن وہ اس سے آیا سلطنت کو خوشامد سے حاصل کیا اور اس نے یومینز پر کس کے بادشاہ اور اس کے بیانی اٹالس کی خوشامد کی اور ایک بڑی محبت ظاہر کر کے شیرین کی خوشامد کی کہ اس کے بہتی تاج اس کے سپرد رہے یہاں تک کہ وہ روم سے پلٹ آئے اور اس نے قبضہ پایا اور روم والوں کی خوشامد کی اور انہوں نے اس کو دخل دیا اور انہوں نے اس کو خطاب دیا اپنی فینیز یعنی مشہور لیکن بعض لوگوں نے اس کو خطاب دیا ایسی مینز یعنی دیوانہ جیسا کہ دانیال علیہ السلام نے اور انہوں نے کینہ خطاب دیا ہے کیونکہ اس کی وحشیانہ اور بے لیاقتی اور خراب عادتوں سے مناسب ہے انٹیوکس پہلے فتح مند ہوا اڑامی میں یعنی ہیلیدورس اور اس کے سب دشمن جلد اس سے علیحدہ ہو گئی یا درمیر نے مفاح الکتاب میں لکھا ہے کہ وہ اپنے تین اپنی فینز یعنی ممتاز مگر کرتا تھا اور لوگ اس کو اپنی مینز یعنی دیوانہ کہتے تھے فرشتہ فرماتا ہے اور جب اس کے ساتھ قول و قرار ہو گیا وہ فریب بازی کرے گا اور چڑھائے کرے گا اور تھوڑی لوگوں کی مدد سے بڑا ہو جائیگا یا درمی طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ جون ہی انٹیوکس تخت پر بیٹھا اس نے اویناس کو بڑے امامت سے نکال دیا اور اس کے چوٹے بیانی یا سون کے ہاتھ بڑے قیمت پر امامت کو بیچ ڈالا اور اونیکا امام بی رحمی سے جلد انٹیوکس کے آدمیوں کے ہاتھ سے قتل کئی گئی لیکن اس نے یا سون سے دغا کی اور اس کو زبردستی نکال دیا اور وہی جگہ منیلاؤس اس کے بیانی کے ہاتھ پہنچے وہ روم سے پہنچے ہمارے ہون کے ساتھ آیا تھا اس کے طاقت سر یا مین پہلی دفعہ قابل بیان کے نہیں مگر کچھ شروع ہی میں خوب طرح مضبوط ہو گیا اور بعضوں کا قول یہ ہے کہ اس سے مراد طالمی فو میٹر ہے کہ اس کے اور انٹیوکس کے درمیان صلح ہوئی تھی بعد اسکے اس نے اس کو دغا دی اور جب مضبوط ہوا تو اس پر حملہ کیا ابو الفدا نے اس طالمی کا نام فیلو میٹر لکھا ہے اسکے معینین دوست اپنی والدہ کا فرشتہ فرماتا ہے اور وہ ایکلا یک صوبہ کے اچھے سے اچھے مکاؤن مین داخل ہو گا اور وہ ایسا کچھ کرے گا جو نہ اس کے باپ دادوں نے نہ اس کے دادوں کی پرداؤن نے کیا وہ غنیمت اور لوٹ اور مال اور زمین بانٹی گا اور کچھ عرصہ تک مضبوط قلعوں کے لئے لینی پر اپنے منصوبہ باندھے گا اور وہ اپنے زور کو اور اپنے دل کو ابھاری گا کہ بڑے فوج کے ساتھ

دکسن کے بادشاہ پر چڑھی اور دکن کا بادشاہ اور بہار جاکا کہ بڑا اور نہایت زور اور لشکر کے جنگ کر نیکیوں کے پروہ نہ ٹھیک کیونکہ وہی اوسکی برخلافی میں منصوبے باندھنی ہاں وہی جو اوسکی خوراک میں حصہ پاتے ہیں اوسی توڑنیکی اور مخالف کی فوج باڑہ کی طرح چڑھنیکی اور بہو تیری ماری پڑنیکی پادری حاصل اسکاٹ لکھتا ہے کہ انٹیوکس ایشیا میں مصر والوں پر اور اوس سلطنت پر یہی جو اوسکے باپ داؤن سے چلی آتے تھے فتحندری رکھتا تھا اور اوس نے اونکو زیادتی میں بلکہ فضول خرچی میں بڑایا کیونکہ وہ جان کہیں گیا لوگوں کو دشمن کی لوٹ کارو پیہ شہروں اور مندروں کی لوٹ اپنی دوستوں کا زراور خزانہ شاہی کا مال بن گنتی دیا آخر کو اوس نے بادشاہ مصر کے برخلاف ایک بڑے فوج جمع کی بادشاہ مصر نے اوسکے روکنی کے واسطے اپنے جرنیل کو بڑی فوج کے ساتھ بھیجا آخر کو طالپی کے دغا باز رزقینوں کو موافق کر کے انٹیوکس غالب آیا اور دوسرے سال مصر پر یہی قبضہ کر لیا ان اہل باتوں سے اوسکی طاقتیں بڑھتے گئیں اور طالپی کی طاقت گشتی گئی آخر کو طالپی فیسکون اوسکا بہائی سلطنت پر بیٹھا گیا اس سبب سے انٹیوکس کی فوج غالب آئے اور طالپی کی فوج بہت قتل ہوئی فرشتہ فرماتا ہے اور اون دونوں بادشاہوں کا دل بدکاری پر لگی ہو گا اور وہی ایک ہی میز پر بیٹھی ہوئی جو ٹولینگی پر کامیابی نہو گی کیونکہ تمامی مقرر وقت پر ہو گی تب وہی بڑی دولت کے ساتھ اپنی سرزمین میں پلٹ جاویگا اور اوسکا دل عہد مقدس کے برخلاف ہو گا اور وہ کام کرے گا اور اپنی سرزمین میں پلٹ جاویگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے یہ معلوم نہیں کہ طالپی فلوسٹر کو نکرا انٹیوکس کے قابو میں آیا لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے اوسکو قید کر لیا اس طرح اونہوں نے اکثر ایک میز پر کھانا کھایا اور ایک جلسی میں شریک ہوئے لیکن وہ دونوں برائی کی طرف مائل ہوئے اور ایک دوسرے سے جو ٹولینگی ہوئے اوسنے طالپی کے ملک پر قبضہ کرنے کی تدبیر کی تھی مگر وہ خود دھوکے میں آگیا اور اوس پر قبضہ نکر سکا اور ملک مصر سے رخصت ہو نیکیو ما کہی ہوا ایک بڑی دولت اپنے ہمراہ لایا اور اپنے دل میں مقدس جگہ کی امانت کا ارادہ رکھتا تھا کہ ایک ایک اوس کے مرنے کی خبر نہیں گئی تھی بڑی خوشیاں ہوئیں اور یہودیوں میں بغاوت پہلی اور اوس نے اول سے بدلا لینا چاہا اور اپنے پر دشلم کو گھیر لیا اور چالیس ہزار وہان کے رہنے والے قتل کئی اور دوس ہزار غلامی میں بیٹھا

دوستی مسجد کو سور کے گوشے سے آخر بہت سی ناپاک چیزوں سے خراب کیا وہ زبردستی قدس
 الاقداس میں داخل ہوا اور پاک ٹرائڈ لوٹ لیا اور انطاکیہ کو پلٹ گیا پادری میٹر نے مفتاح
 الکتاب میں لکھا ہے کہ یہ معاملہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو تتر برس پہلے ہوا فرشتہ
 فرماتا ہے معین وقت پر وہ پہر آویگا دکن کے طرف نکلے گا پر نہ یہ اگلے طور پر اور نہ پہلی طور پر ہوگا
 اور کتیوں کے جہاز اوس سے مقابلہ کریں گی سوہ آرزو وہ ہوگا اور پھر یگا اور عہد مقدس
 پر اوس کا غصہ پڑے گا اور وہ اوس کے موافق کام کرے گا اور پلٹ جاویگا اور اون لوگوں کے
 ساتھ جنہوں نے عہد مقدس کو ترک کر دیا اتفاق کریگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ
 دو برس کے بعد اوس وقت میں جو اللہ تعالیٰ نے پہلے سے مقرر کر رکھا تھا انٹیو کس مصر سے
 لڑے گا پھر آیا پادری اگستس لکھتا ہے کہ دونوں بھائی یعنی طالعی فیلو پتورا و رطالی فیسکولان
 جسکا لقب پیورگیٹس تھا دونوں شریک ہو کر اوس کے بر خلاف تھے ابو الفلج نے اوسکو
 دوسرا اور اخیطس لکھا ہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ انٹیو کس نے بڑے سختی سے
 لڑائی کی اور فتح پائی لیکن اس حملہ کا پہلا دو حملوں کے برخلاف انجام ہوا کمر رومی سلطنت
 نے اس کے پاس پہنچی پہنچی تھے طالعی کی درخواست پر وہ اوسکو حکم کرتے تھے کہ ہتیار ڈال
 شاید یہ ایلچی یونان سے تبارزون میں آئی اور کشتی کا نام یوروبہ کے کئی ملکوں کے لئے آتا ہے
 جو دریائی روم کے کنارے پرہین اون میں سے ایک نے چٹری سے انٹیو کس کی گرد حلقہ باندھا
 اور اس بات پر ہٹا کی کہ اس علاقہ سے باہر ہونے سے پہلے جواب دے اور ارادہ یہ تھا کہ اگر انٹیو
 تامل کرے تو اوس سے لڑائی کریں تب انٹیو کس زبردستی تابعدار ہوا اور غمزدہ ہو کر پلٹ آیا
 اور اوس نے اپنا غصہ یہودیوں پر نکالا کیونکہ اوس نے اپنے افسر پولونیسیس کو بائیس ہزار کی
 فوج کے ساتھ بروشالم پہنچا بہتوں کو قتل کروایا شہر کو لوٹ لیا مکانوں میں آگ لگا دی
 اور سمبار کر دیا شہر داؤد میں ایک قلعہ بنایا جو مسجد کے نگہبانی کر سکے اور جو لوگ مسجد
 عبادت کر کے نکلتے تھے انکو وہ لوگ مسجد کے گرد قتل کرتے تھے اور مسجد کو خراب کرتے
 تھے مسجد ویران ہو گئی اور وہاں کی عبادت موقوف ہو گئی شہر باشندوں سے خالی
 ہوا اور غیر لوگ آہی انطاکیہ کو پلٹ جانے کے بعد اوس نے ایک حکم جاری کیا کہ سب لوگ

اختیار کرین اور اگر نہ اختیار کرین گی تو قتل کئی جاؤینگے پس یہودی شریعت موقوف ہوئے
اور اسکے بدلی بت پرستی جاری ہوئی اور مسیح کو صیو پٹراؤلم پس کے پوجا کے لئے مقرر کیا
ان کاموں میں اوسکو مشورہ تھا اون لوگوں سے جنہوں نے شریعت کو چھوڑ دیا تھا یعنی
مینیلادس اور برگشتہ یہودی اوسکی ساتھی یہ کلام یاد رکھی نیوٹن کا ہے پریشانی یہودیوں کی
خاص انکے ملک والوں کی دغا سے ہوئی جو ان کے دشمنوں سے مل گئی تھے پادری اگستس
لکھتا ہے کہ یہ معاملہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو ستر سٹھ برس پہلے ہوا اب ہم کہتے ہیں
کہ دو وزن مرتبہ بیان یہودی انٹیوکس کے شریک تھے پادری اگستس پہلی مرتبہ کے بیان میں
لکھتا ہے کہ مینیلادس جو اسکے رفیق تھا اوسکے ساتھ امد کے گھر میں داخل ہو کر ہر طرح کی سحر
کی اور قربانی کی جگہ سورکا گوشت جو یہودیوں کے نزدیک ناپاک اور حرام تھا گذرانا اور مینیلادس
کو سردار امام بنایا اور اونیاس امام مینیلادس کے مشوروں سے قتل کئی گئی تو یہ اشارہ دو
مرتبی کی طرف ہے کہ وہ بے ایمان کو اپنے ساتھ ملا کر ایسے کام کرے گا جو فرشتہ فرماتا ہے
ذمہ و عیم و مضو کعبو ذوا و ر بار و اوسکی طرف سے کھڑے ہو جائینگے اور پادری میٹر نے یون
ترجمہ کیا ہے کہ اک فوج اوسکی طرف ہو کر کھڑی ہو جائی گی اور مضبوط مقدس کو ناپاک کرینگے
اور دائمی قربانی کو موقوف کرینگے اور خراب کرنی والی مکروہ چیز کو اوسمیں دھریگی پادری
طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اتنی دور تک پیش خبری کا مطلب صاف ظاہر ہے اور خاطر جمع کی
قابل ہے لیکن پہلی آیتوں کا مطلب بہت مشکل ہے اور تفسیر والوں نے اوس میں اختلاف
کیا ہے کتنوں نے انٹیوکس انیفینیس کا سا برا حال بیان کیا ہے اور کتنوں نے کہا ہے کہ یہ
اون لوگوں کی خبر ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے برخلاف تھے بہت تفسیر والے بیان
کرتے ہیں کہ بہت باتیں انٹیوکس پر مطابق نہیں پڑتی اوسی سال میں کہ انٹیوکس رومیوں
کے حکم سے مصر سے ہرا اور ملک یہودیہ میں یونانیوں کی پوجا قائم کی رومیوں نے مقدس
کو فتح کیا جو کہ یونانیوں کی اصل بادشاہت کا مقام تھا اور اوسکو ایک روم کا ضلع بنا دیا
اور اس طرح پر حضرت دانیال علیہ السلام کے تیسری جانب کی سلطنت ختم ہونے کے یہ بات
حضرت دانیال علیہ السلام نے یونان ظاہر کی کہ اوسکے بازو یعنی رومی کھڑے ہو جائیں گی

اور بازو کا لفظ اس پیش خبری میں کئی جگہ سلطنت کی جنگی طاقت کے حق میں بولا گیا ہے اور وہ کھڑی ہو جائیگی جب وہ فتح کریگی اور زور آوے جو جاوین کے آب ہم کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک بازو سے مراد انٹیوکس کی فوج کے لوگ ہیں اور اسکے بازو یعنی اسکے مددگار جیسے سینیلئوس وغیرہ بے ایمان یہودی کھڑی ہاؤینگی اور اس کے لئے جو قربانی مسجد میں ہوتی ہے اسکو موقوف کریگی اور خراب کرنے والی مکروہ چیز کو یعنی سور کا گوشت اور بے وغیرہ اوس میں دہریے یہ ذکر انٹیوکس کا ہے رومیون کا ذکر نہیں کیونکہ رومی لوگ انٹیوکس کے مددگار نہیں تھے اُونہوں نے تو اسکا ملک چھین لیا پادری لکھتا ہے کہ یہودی خود اس مطلب کو سمجھ گئی جیسا کہ جیروم کو خبر دیتا ہے نائٹیوکس کا نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت کا بلکہ رومیون کا ذکر ہے کہ کتنی کے جہاز آوینگے اور تھوڑی سی عرصی کے بعد رومیون کے علاوہ کہ جو طالپی کی مدد کو آئی تھے ایک اور بادشاہ وپاشین اُٹھی گا اور اسکے بازو اُٹھیں گی اور بیچ بو دین گی اور اسکے بیٹی طیطس کا ایک فوج کے ساتھ اور وہ مسجد بیت المقدس کو ناپاک کریگی اور ہر روز کی قربانی کو موقوف کریں گے ہم کہتے ہیں کہ وپاشین بادشاہ رومیون میں انٹیوکس کے مدد توں بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چالیس برس بعد ہوا اوس نے مسجد کو ڈبا دیا مگر بیان دوسرے بادشاہ کا ذکر نہیں ہے تو یہ اشارہ اوسے انٹیوکس کے فوج کی طرف ہے پادری طامس اسکا ٹ لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہی لفظین بول کہ بیت المقدس کی ویرانی کی خبر دی ہے اس سے ہی ثابت ہوا کہ اس پیش خبری میں اوسے طیطس رومی کی ویرانی کا ذکر ہے اسی یہ دلیل زیادہ مضبوط ہوتے ہے کہ توین باب کی پہلی آیت میں ہی زبان ہے اور وہاں تو بیشک رومیون کی ویرانی کا ذکر ہے ہم کہتے ہیں کہ توین باب میں یون ہے فصیلون پر او جاڑنے والی کی مکروہات دہری جاوینگے سو رومیون نے شہر کے گناہوں پر اپنے جنڈی کھڑی کئی یہ بیشک رومیون کی خبر ہے اور متی کی انجیل کے چومیسویں باب کی پندرہویں آیت میں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یروشالم کے ویران ہونے کی خبر دی ہے وہاں یہ لفظ فرامی ہے کہ جب تم اوس ویران کرنے والی مکروہ چیز کو جسکی خبر دانیال نبی نے دی ہے پاک جگہ میں کھڑی دیکھو تب جو یہود

میں ہوں پہاڑوں پر بہاگ جاوین یہ اشارہ اسی نوین باب کی پچھلی آیت کی طرف ہے اور مطلب یہ ہے کہ اونٹنے چند دنوں کو دیکھتے ہی بہاگ جائیو پادری اسکاٹ جو چارے وقت میں ہے اوس نے بھی انجیل پاک کی اردو تفسیر میں ہی لکھا ہے کہ یہ اشارہ حضرت دانیال علیہ السلام کے نوین باب کی تالیسویں آیت کی طرف ہے اور یہاں یہ لفظ ہے کہ مضبوط مقدس کو پایا کرنگی یہ اشارہ صاف مسجد کی طرف ہے پہر فرمایا کہ خراب کرنے والی مکروہ چیز کو اوس میں یعنی مسجد میں دہرنگی یہ کام انیٹو کس والوں نے کیا تھا اور اوپر سے ذکر انیٹو کس کا چلا آتا ہے یہ اشارہ اوس کی فوج کی طرف ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اشارہ اس مقام کی طرف نہیں ہے رومیوں نے آتے کے ساتھی کو جی خراب چیر مسجد میں نہیں رکھی تھے فرشتہ فرماتا ہے اور وہی اونہیں جو عہد کے مقابل پلیدی کا کام کرتے ہیں خوشامد کر کے برگشتہ کرینگا پرومی لوگ جو اپنی خدا کو بچا نہ تھے میں مضبوط ہونگی اور کام کرنگی اور وہی جو قوم میں سمجھو لے بین بیتوں کو قربت کرینگے لیکن دی تلوار سے اور آگ سے اور قید ہونے سے اور لوٹے جاتے سے بہت دنوں تک تباہ رہنگی پادری طامس سکاٹ لکھتا ہے کہ انیٹو کس نے بے شک خراب کر دیا بہت یودیون کو خوشامد کرنے سے اور اقرار و انعاموں سے اور جو اسد کی بچا والے تھے وہ بہت مضبوط رہے انیٹو کس نے بڑے بڑے عذاب اونکو دیے لیکن وہ مصیبت بہت دنوں تک نہیں رہے ساڑھی تین برس کا زمانہ بہت لمبا زمانہ نہیں ہے لیکن یودیون نے عیسائیوں کا پھسلانا اور خوشامد کرنا اور بڑی بڑی دہکیان دینا شروع کیا اور عیسائیوں سے بت پرستی اور کفر کروایا لیکن جو اصل عیسائی تھے وہ دین پر قائم رہے اوسی وقت میں وہ تلوار سے اور آگ سے مارے گئی اور قید کئی گئی اور تین سو برس تک خراب رہے اب ہم کہتے ہیں کہ عبرانی میں بہت کا لفظ نہیں ہے فقط یا میم کا یعنی دنوں کا لفظ ہے نہیں معلوم پادریوں نے کس دلیل سے دنوں سے بہت دنوں کو مراد لیا اور پہلی جو فرمایا کہ وہ برگشتہ کرینگا یہ اشارہ صاف انیٹو کس کی طرف ہے کیونکہ ایک شخص کی طرف اشارہ ہے اور کسی دوسرے بادشاہ کا اوپر ذکر نہیں ہے مگر ہر جو علم والوں کے ذکر میں فرمایا کہ وہ بہت دنوں تک تباہ رہیں گی یہ اشارہ البتہ رومیوں کی زمانی کی طرف

ہو سکتا ہے کہ انیسو کس کے ظلم کی بعد امد والی لوگ رومیوں کا ظلم مدت تک اوشانی رہنے لگے۔
 فرماتا ہے اور جب وہی تباہی میں پڑے گی اور نہیں توڑے سے مدد پہنچی گی اور میرے خوشامد
 کوئی سے اور نہیں شامل ہو جائیگی اور بعضی سے واسطے لوگ گرجا بنائی تاکہ ان کی آزمائش
 ہو اور وہی صاف سب سے ہر جاوین بیان تک کہ وقت آخر آدمی کیونکہ یہ مقررہ وقت پر موت
 ہے پاورسی طاسل اسکاٹ لگتا ہے کہ جب یہودی انیسو کس کی خرابی میں پڑے انیسو کس سے
 باطنی ہوئی اور یہود اسکا بوس کے مرنے کے بعد کئی دفعہ انیسو کس کی فوج کو شکست دی اور یہود
 کو پہرلی لیا اور مسجد کو صاف کیا اور اس کی عبادت دوبارہ جاری کی ان بہادروں کی توجہ
 فوج کو توڑی مدد کرتے ہیں تو ہی اوس نے ایک بہت بڑی مدد ثابت کی اور اگر ہم اوس حال کو دیکھ
 کریں جو اوپر کی خرابیوں کی بعد ہوا تو بہت اچھا مطلب ہو کہ کھائی دیتا ہے وہ یہ ہی کہ عیسائی
 رگ مدت تک اپنی ویران کرنے والوں کے پسند میں رہی رہے جب قسطنطین عیسائی ہوا
 جب اوس نے اونکو بچایا بعد اسکی وہ قتل نہیں کئی گئی بلکہ روم کے بادشاہوں نے اور انکی
 تائیدوں نے اون پر مہربانی رکھی تو ہی یہاں سچی دین کے لیے تہوڑے مدد ثابت ہوتی ہے
 اگر ہاگروالوں کی دنیا کی عزت کے لیے بہت کچھ باتیں دین میں ملا دین اور اسکو اس بات
 میں بہت کوشش تھی کہ اقرار می عیسائیوں کے چال چلن کو ذلیل کرے اور وہ اس بات
 کا باعث ہوا کہ بہت لوگ خوشامد سے اونکی ساتھ لگی رہتے تھے کیونکہ مکرہادیوں میں اور
 دنیا داروں میں جاری تھا جن کا یہ ارادہ تھا کہ اپنی فائدہ کی لیے بادشاہوں اور امیروں
 کی خوشامد کریں اور بیشک جلدی سے گرجا گھر میں خرابی زندہ ہو گئی اور کئی کئی مذہب والی
 ایک دوسرے کو باری باری سے ستاتی تھے اور جو سچی مذہب کی سمجھ رکھتی تھے وہ سب سے
 زیادہ وہابی کئی اونکو حکم دیا گیا کہ جوئے استادوں سے خرابی کی باتیں نہ کریں اور ان باؤں
 میں کوشش کریں یہ سب کچھ اسلی تھا کہ آخر کے وقت تک جاری رہے تو ہی یہ ایک مقررہ
 وقت کے لیے ہے اور انیسو کس کے وقت میں جو تباہی اور خرابی یہودیوں پر پڑے تھی
 یہ آئین اوس وقت پر مطابق نہیں پڑتیں کیونکہ وہ مسیحین آخر وقت تک نہیں رہیں لیکن
 وہ خرابیاں جو اقرار می عیسائیوں نے سنی ہیں وہ قسطنطین کے وقت سے

شروع ہوتی ہیں اور وہ خرابیاں جاری رہیں زیادہ یا کم آجکی دن تک اور وہ جاری رہیں گی۔
 وقت تک تفسیر ڈوالی رچر ڈمنٹ میں ہی یہی مطلب لکھا ہے اور توتوسی سے مدد سے قسطنطین کے
 وقت کو مراد لیا ہے اسی مجھری بہائیو یہ جو فرمایا کہ سمجھ والی گرجائیگی اسکا یہ مطلب کہ ایمان
 والوں پر مصیبتیں پڑیں گی یہ اس کی طرف سے اونکی ایمان کی آزمائش ہوگی اور مصیبتیں جیسے
 وہ گناہوں سے پاک ہو جائیں گے یہاں تک کہ آخری وقت آوی آخری وقت سے مراد جناب محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے جس میں مصیبت زدہ ایمان والوں نے ظالموں کی ظلم سے نجات
 پائی اور کچھ ظلم اور فساد جو قسطنطین کے مذہب والوں کا یعنی رومن کا ملک کی فرقہ کا اور سب
 جو ٹی عیسائیوں کا باقی ہے اسکو امام مہدی علیہ السلام مٹا دیں گی اسی ایمان والو اللہ کے
 قدرت دیکھو اس باب کی چالیسویں آیت میں اس پادری نے بھی آخر کے وقت سے جناب محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ مراد لیا ہے معلوم ہوا کہ یہاں بھی آخری وقت اوسی زمانہ کو فرمایا ہے
 فرشتہ فرماتا ہے اور بادشاہ اپنی مرضی کے موافق کام کریگا اور آپ کو بلند کریگا اور اپنی تین
 ساری معبودوں سے بڑا جائے گا اور حاکموں کے حاکم کی مقابل میں بہت سی حیرت دلانے
 والی باتیں کہیگا اور اقبال مند ہوگا یہاں تک کہ قمر کے دن پوری ہوں کیونکہ وہ جو بڑا یا گیا
 ہے سو واقع ہوگا پادری طامس اسکا ٹ لکھتا ہے کہ جب رومیون نے انٹیوکس کی ترقے کو
 مصر میں روک دیا اسکے بعد وہ اس لائق نہیں رہا کہ اپنی مرضی کے موافق کام کرے اور اپنی
 تین بڑا ہوے اتنا تو ہوا کہ اوس نے بیرحی سے یہودیوں کو دبایا اور یہ بھی ارادہ اوسکا
 شکیا اور بیشک وہ اللہ تعالیٰ کے برخلاف تعجب کی باتیں بولا مگر اوسکے حق میں یہ نہیں کہہ
 سکتے کہ اوس نے اپنے تین سارے معبودوں سے بڑا یا کیونکہ وہ اپنی جو ٹی مذہب اور
 بت پرستی میں مشہور تھا اسلی یہ خبر جو اس آیت میں ہے اوپر پوری نہیں ہو سکتی کہ ایک بادشاہ
 اپنی مرضی کے موافق کام کریگا بادشاہ کے نام سے سمجھنا چاہئے کہ رومیون کی سلطنت
 مراد ہے کہ جب سلطنت عیسائی ہو جائیگی تو جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے برخلاف
 ہیں وہ گرجا گھر میں زور پکڑیں گی اور تمام آدمیوں پر اور اللہ کی بتلای ہوئی شریعت پر غلبہ کریں گی
 اور بہت جگہوں میں ان چیزوں کا حکم کریں گی جنکو اللہ نے منع کیا ہے اور ان باتوں کو منکر کریں گی

جن کا اللہ نے حکم کیا ہے یہ زور گر جاگرمین جاری رہی گا اور اقبال مند ہو گا یہاں تک کہ غضب پورا ہو گا اسلئے کہ جو ارادہ کیا گیا ہے پورا ہو جائی گا فرشتہ فرماتا ہے اور وہ اپنی باپ دادوں کے ٹما کروں کی طرف رخ نہ کرے گا اور نہ عورتوں کی مرغوب چیز کی طرف اور نہ کسی ٹما کر کی طرف رخ کرے گا بلکہ آپ کو سب سے اونچا جانے کا لکھا اس کی جگہ پر معززیم یعنی حصاروں کے معبود کی تعظیم کرے گا اور اس معبود کو حبسی اور سکے باپ دادی نہ جانتے تھے سونا اور چاندی اور قیمتی پتھر اور عمدہ تھنی و دیگر تعظیم کرے گا وہ مضبوط حصاروں میں اجنبی معبود کے ساتھ ایسا کچھ کرے گا جو اسی قبول کرتا ہے وہ اسی بڑے عزت دیگا اور اونکو بہتوں کا سردار کرے گا اور قیمت کے لئے زمین کو تقسیم کرے گا پادری طامس لکھتا ہے کہ کسی راہ سے یہ نہیں کہہ سکتی کہ انٹیکس اپنی باپ دادوں کے ٹما کروں کو نہیں مانتا تھا یہ بھی نہیں کہہ سکتی کہ عورتوں کی خواہش نہیں کرتا تھا کیونکہ بیاہی عورت کی سوا وہ اپنی مستی کی زیادتی پر شرمندہ تھا البتہ رومی لوگ عورتوں کی خواہش سے موہ نہ پھرتے تھے جب اونہوں نے اپنی باپ دادوں کے ٹما کروں کو چھوڑ دیا یہ تحقیق ہے کہ قسطنطین جو پہلا کرتان بادشاہ تھا اس نے شاد اور بیاہ میں ہمت توڑ دی اسی طرح روم کی قدیم طریق کے برخلاف کام کرتے تھے اور جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے برخلاف تھے وہ بت پوجتی تھے اور کفر کرتی تھے اسکی ساتھ یہ بھی تھا کہ شادی سے موہ نہ پھرتے تھے پادری فیبر کی رائی ہے کہ عورتوں کی خواہش کے دو بیٹھے ہیں ایک یہ کہ عورتوں کے رکھنی کی خواہش اور ایک یہ کہ عورتوں کو جن چیزوں سے رغبت ہو اور معززیم جمع ہے اس لفظ کی جگہ بہت جگہ پاک کتاب میں ترجمہ کیا گیا ہے ایک قلعہ یا ایک مضبوط مکان یا ایک پہاڑ اور جو اصل عیسائی تھے وہ داؤد علیہ السلام کے ساتھ فقط ایک ہی قلعہ نجات کا رکھتی تھے اور جو شکر عیسائی تھے وہ بہت سے قلعی رکھتی تھے عجیب اور اجنبی معبود جسکو رومی لوگ قبول کرتے ہیں اسی مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اجنبی معبود اسلئے ذیایا کہ بت پرستوں کے باپ دادا ان سے واقف نہ تھے اس اجنبی معبود کے ساتھ وہ لوگ معززیم یعنی بدکاروں کو یعنی ولیوں اور فرشتوں کو بھی پوجتی تھے اس آیت کے وہ معنی جو اوپر لکھے گئے ہیں وہ معنی لفظوں کے بہت موافق ہیں جاری اس

سنے سے زیادہ اور یہ تحقیق ہے کہ جسوقت سے رومیوں کی سلطنت نے اصلی خدا کے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پوجنی کا اقرار کیا تب سے اونہوں نے عیسائی دین کو برا دیکھا جب وہ بت پرست بت پرستی کی ارواحوں اور یوحنا کو مانتی تھے اب اسکے بدلے ولیوں کو اور فرشتوں کو مددگار اور درمیانی سمجھنی لگے ایک خدا اور ایک مالک کے ساتھ وہ بہت سے خداؤں اور بہت سے مالکوں کو پوجتی تھے اور اس پیش خبری کے اوپر اس بت پرستی کے قدیم جاری ہونے کی عجیب و غریب مثالیں مسٹر میڈلز کے کلاموں میں اور سردار اسحاق نیوٹن کے کلام میں پڑھنے والا معلوم کریگا اور ہمارے باپوں نے چوتھی صدی میں بھی اس علاقے میں زبان بولی ہے ماعوزیم کا لفظ جمع ہے اسکے معنی نکلتی ہیں منارمی اور قلعی اور جو لفظ دوسرے جملہ میں ہے جسکا ترجمہ کیا گیا ہے معبود وہ لفظ واحد یعنی اکیلا ہے تو اس آیت کا یہ مطلب نہ تھا کہ خدا کے ساتھ یا خدا کی ہمگاہ پر وہ ماعوزیم کو عزت دیا اور اسکو بھی عزت دیا جسکو اس کے باپ وادی نہ جانتے تھے اسکا مطلب رومیوں کے سوا کسی اور سے علاقہ نہیں رکھ سکتا اور اسی صاف مراد ہے جو رومیوں کی گرجا کا عمل قدیم زمانے سے آج تک ہے اور بڑے بڑے نذروں کا خارج جو ولیوں کی درگاہوں پر کرتے تھے اسی صاف اس آیت کے سب لفظوں کا مطلب کہلیا تا ہے اور ایسا کون ہے جو دینی تاریخ سے ناواقف ہو اور نہ جانتا ہو کہ ولیوں اور فرشتوں کی پوجا دونوں یونانی اور لاطینی کے گرجا گھر میں جاری تھے نہ فقط اونکا نام لیا گیا بلکہ اونکی پوجا کی گئی جیسے مربی اوشانی اور حفاظت کرنے والے آدمیوں کے اور اونکی دعوت کی دن مقرر کئے گئے اور ان کی گرامتیں بیان کی گئیں ان کے گرجا گھر بنائے گئے ان کے بہت سے نشان پوجی گئی اور بت خانے اور بت آراستہ کی گئی نہایت قیمتی نذروں سے اور عزت دیے گئے سونے سے اور چاندی سے اور نہایت قیمتی جواہروں سے اور دل پسند چیزوں سے اور یہ بات جو ہم نے کہی اس پر بڑے دلیل یہ ہے کہ وہ پوجی گئی تھے ماعوزیم کے خطاب سے یعنی برج اور قلعی اور مددگار اور حفاظت کرنے والے آدمیوں کے اور چوتھی صدی کے پوپوں نے ولیوں کی لاشوں کا نام رکھا بڑے برج شہیدوں کے اور مضبوط شہر چیرے کی دیوار جو فوجی نوکے اور بہت زیادہ ایسی عبارتیں پائی جاتی ہیں انکی زمانے اور پچ کے زمانہ کی

کتابوں میں جو گائی گئی ہیں بن میاہی مریم علیہا السلام پر اور فرشتوں پر اور آدمیوں
 صدی میں یہ بت پرستی قانون سے بالکل جاری کی گئی یہ جو فرمایا کہ وہ مضبوط قلعوں میں اجنبی
 معبود کے ساتھ ایسا کچھ کریگا اسکا مطلب پادری یون بیان کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کے برخلاف والوں کی طاقت کے قلعی ہی گرجا گھر اور تکیہ ہیں جس میں وہ نیاز کرتے ہیں لیون
 کی اور فرشتوں کی یا خدا کی اور اس کے لیون کی ماحوزیم کو پوچنی کا قابل و حفاظت کرنے والا خدا سمجھ کر وہ اولیائے مازنیہ و مکرر زائرین
 اور زیادہ عزت دیگا یہ جو فرمایا کہ وہ اون سے حکومت کروائیکا بہت آدمیوں پر اور قیمت کے
 لمبی زمین کو تقسیم کریگا اسکا مطلب پادری یون لکھتا ہے کہ وہ اونکو بخشی گاسلطنت زمین کے
 آدمیوں پر ہی اور اون لوگوں پر ہی جو بن ویکسی ہوئی جہاں میں داخل ہوئی ہیں اور بہت
 لوگوں کو اس بات پر رغبت دلائیگا کہ اپنی مرے ہوئے رشتہ داروں اور دوستداروں کے لی
 پیڑ و راور شفا ریش سے بچاؤ ڈھنڈا اور پادریوں اور درویشوں کے نیک اعمال بڑے بڑے
 خرچ دیکر خرید و اس مطلب کے لی یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جناب پطرس شمعون جواری کو اس طاقت
 نے بہشت کی کنجیاں بخشی تھیں سو وہ دعویٰ کریگا کہ جناب پطرس شمعون کی جگہ پر وہی حکومت
 آدمیوں کی جا پیداد پر ہمیشہ باقی ہے اور زمین کو اون میں بانٹی گاسینٹ جارج کو انگلینڈ
 ملی گاسینٹ اینڈرو کو اسکاٹ لین سینٹ وینس کو فرانس سینٹ جیمس کو اسپین اور سینٹ مارک
 کو وینس وغیرہ اور وہ بطور سرداروں اور مالکوں کے حکومت کریگے یہ بھی یاد رکھنا چاہیے
 کہ پوپ کی دنیاوی حکومت کو سینٹ پطرس کی میراث کہتے ہیں اور بیشک زمین کی تقسیم ماعوذیم
 میں بڑے فائدہ کا حشرہ بنایا گیا تھا جو چند ملکوں سے حاصل کرتے رہے اس طرح اول چند ولیوں
 کی حفاظت میں رکھی گئی اس طرح وہ کریگا ماحوزیم کے ساتھ اجنبی خدا کے سمیت ماعوذیم کے
 بچائے والے اور پہلوان تھے جو گئی اور پادری اور مجتہد اور مذہب کے تابعدار اور وہ عزت
 دی گئی اور پوچی گئی قدیم زمانہ میں اور انکی حکومت اور عمل داری پہیلی تھی آدمیوں کی تیلیوں
 پر اور عقل پر اور وہ امیر بنائی گئی عمدہ عمارتوں سے اور بڑے خزانوں سے اور اچھی اچھی زمینوں
 گرجا گھر کے لی رکھتے تھے اور ایسے عام انگشت نامی کے نکلتی تھے کہ دلیل کی کچھ حاجت
 نہیں اور وہ لفظ جسکا ترجمہ کیا گیا ہے قلعی وہ لفظ رنگین عبارت میں بچائے والے کے معنی

دی سکتا ہے جس طرح پر باور نہ ہو سکتی معنی مدار سے ہر دو گاروں کے معنی وہی سکتا ہے اس طرح
 بڑے پادری یونین کا ترجمہ یہ ہے اور تمام معنی بہت قریب دیکھنے والے ہیں ہم کہتے ہیں کہ
 عبرانی لفظین یونین و عاصا کا تعلق ہی ہے انھوں نے یہ معلوم ہوا کہ اس پادری نے مبصر سے
 کے معنی قلعہ کے لئے ہیں اور اس سے بچانے والے کے معنی سمجھی ہو یا اور اعوزیم کے معنی ہمارے
 کے لئے ہیں ہر اس سے مددگاروں کے معنی سمجھے ہیں تو یہ مطلب ہوا کہ مددگاروں کے
 بچانے والوں کے ساتھ ایسا کچھ کرنا چاہیے پادری لوگ اولیائوں کے بچانے والے تھے کہ انکو
 اپنے گرجا گروں میں حفاظت سے رکھتی تھے پادری طامس کا لکھا ہے کہ جو اجنبی معبود کا لفظ ہے وہ
 اس جگہ ما عوزیم سے علاحدہ ہے اگرچہ اس بڑے پادری نے پہلی آیت کے ترجمہ میں دونوں کو
 ایک سمجھا ہے لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ وہ اجنبی معبود جسکو اسکے باپ دادا بناتے تھے وہ دونوں
 جگہ پر واحد کا لفظ ہے یعنی معبود کا لفظ ہے معبودوں کا لفظ نہیں ہے تو ضرور ہے کہ یہ اجنبی معبود
 کوئی چیز ہے کہ ما عوزیم سے علیحدہ ہے تو مسٹر میڈز کا ترجمہ شاید زیادہ اس لائق ہے کہ اسکی طرف
 رجوع کی جاوے کہ اجنبی معبود کا یہ مطلب ہے کہ خاص روٹی کی پوجا ہوتی ہے گویا حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام جسم کو بدل کر خود حاضر میں اسی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو یہ پادری جو
 فرقہ پروٹسٹنٹ کا ہے اور یہ لوگ قسطنطنیہ کے اور اسکے مذہب والوں کی دشمن ہیں اللہ
 نے اس پادری کے قلم سے اصل مطلب ان آیتوں کا لکھوا دیا کہ اس جگہ قسطنطنیہ بادشاہ کا
 بیابن آیا ہے کہ وہ اپنے باپ دادوں کے بتوں کو چوڑ کر ایک اجنبی معبود کو پوجی گا جسکو اسکے
 باپ دادا بناتے تھے اس پادری نے صاف اقرار کیا کہ اجنبی معبود سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ
 السلام ہیں معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دو مراد خدا تھا ان قسطنطنیہ کا بہت بڑا
 کفر ہے کیونکہ اسکے حق میں دعویٰ فرمایا کہ اللہ جو سب حاکموں کا حاکم ہے اسکے مقابلے
 میں بہت سی حیرت دلانے والے باتیں کہی گا دیکھو قسطنطنیہ نے عیسیٰ حیرت دلانے والے
 بات سب میں پہلا دی کہ معاذ اللہ تین خدا ہیں اور پھر اسکا کیلا ہے کسی حیرت کی بات ہے
 کہ جس اللہ کو کیلا کہتے ہیں اسکو پھر تین خدا کہلاتے ہیں اور طرح طرح کی حیرت دلانے
 والی تقریریں بناتے ہیں اس صحیفہ کے ساتویں باب کی پچیسویں آیت میں بھی اسی

بادشاہ کا چتا بتلایا تھا اور فرمایا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی برخلائی میں بائیں کر گیا اور یہاں اس
 بادشاہ کے زمانہ کو انہیں کفر کی باتوں کی باعث سے غضب اور قہر کا زمانہ فرمایا مگر پادرسے
 اللہ کے غضب سے نہیں ڈرتا اور یہ بات بتاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا ٹھہرانا اور چنا
 معاذ اللہ کفر کی بات نہیں کرنا ہوا ہے اور لیاؤن اور شہیدوں کو بھی اللہ کا شریک ٹھہرا کر پوجا
 اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ پر رومی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جسم ٹھہرا کر پوجا یہ کفر
 کی بات ہے اور خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوسرا خدا ٹھہرانا پادری کی نزدیک معاذ اللہ
 ایمان کی بات ہے یا اللہ پادریوں کی عقل پر یہ پردہ اوٹھا دے کہ تجھ کو اکیلا جانیں اور
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تیرا بندہ اور پیغام پونچا نیوالا جانیں اور محمدی ہو جاویں
 آمین فرشتہ فرماتا ہے اور آخر کے وقت میں دکن کا بادشاہ اوس پریلی کا اور اتر کا
 بادشاہ رتہ اور سوار اور بہت جہاز لیکر بگولے کی طرح اوس پرچہ آویگا اور اون سر
 زمینوں میں داخل ہوگا اور اٹھ می گا اور گزری گا اور سر زمین جلیل میں بے داخل ہوگا اور
 بہت گرامی جاؤں گے مگر ادم اور موآب اور بنی عمون کے خاص لوگ اوسکے ہاتھ سے بچیں گی
 اور وہ اپنا ہاتھ ملکوں پر پھیلایا ویک اور ملک مصر ہی رہا ئی نہ پاوی گا اور وہ سوئی چاندی
 کے خزانوں اور مصر کی ساری نفیس چیزوں پر قابض ہوگا اور لوبی اور کوشی اوسلی
 پیروسی کرے گی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ چالیسویں آیت سے تینتالیسویں آیت
 تک یعنی ہی آئین جو یہاں لکھی گئیں رومیوں کے گرجا پر مطابق نہیں چسکتیں انہی کو کس
 ایشیئیس مصر والوں سے اور زیادہ نہیں لڑا بلکہ اوسکی عمر مارسیوں کی ایک لڑائی میں تمام
 ہو گئی اور اتر اور دکن کے بادشاہ سے مراد میرا یعنی شام اور مصر کے بادشاہ تھے یہاں
 تک کہ رومی سلطنت نے اون سلطنتوں کو نکل لیا اب جو فرمایا کہ انجام کے وقت پر جیسے
 قریب تھا کہ وہ سلطنت ٹکڑے ہو جاوی دکن کا بادشاہ اوسکو دبا ویک سو بہت تفسیر
 والے بیان کرتے ہیں کہ یہ پیش خبری مسلمانوں کی فتح کی ہے جو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
 اور انکے نائبوں کے ہاتھ پر ہوئی جنہوں نے دکن کی طرف سے آکر رومی سلطنت کی
 پوربی حصوں پر لڑائی کی اور اوسکے چند بہت اچھی صوبی لی لی تو انہوں نے بالکل اوس

زیردزبرین کیا سلاٹون نے دکن سے یعنی عرب سے پوربی سلطنت کو کمزور کر دیا مگر ترکوں نے
 ستیا ایک اور والی سلطنت سے اسکو بالکل زیردزبر کر دیا اس اوتر کے بادشاہ نے پوربی حصہ
 سلطنت رومن کو تاج کر لیا تھا وہ بگولی کی مانند گاڑی اور سوار لیکر آیا جن میں اکثر ترکوں
 کی فوج تھی اور بہت سے جہاز لیکر آیا جنکی بغیر وہ بہت سے دریائی ملکوں پر قبضہ نہیں کر سکتے تھے
 اسی طرح وہ داخل ہوئی اور طوفان کی طرح اُمنڈ آئے اور اس طرح اون پر گزر گئی اور ایشیا
 کے کچھ حصہ پر پھیل گئی تب پور وپ میں سے گذر کر اونوں نے اپنے سلطنت مسطنطینیہ میں
 پوربی سلطنت کے گنڈرون پر قائم کی جو روم کی سلطنت سے مدتوں پہلے سچیم میں تقسیم ہو گئی تھی
 اور فتحون میں اس بات کی پیش خبری دی گئی ہے کہ اوتر کا بادشاہ شاندار زمین میں بیٹھے
 کنعان میں داخل ہو گا یہ بات ترکوں نے کی اور وہ آج کے دن تک اس کے مالک ہیں اور
 بہت سے شہر اونوں نے زیردزبر کئی تھے جیسی سریا اور فلسطین لیکن وہ کبھی تابعدار نہ کر سکی
 عرب کی قوم کو یا اون قوموں کو جو اون میں ملی ہوئی تھیں اور جو اون ملکوں میں آباد تھیں
 جن پر کہ پیشتر اودوم اور سوآب اور عمون کا فقر تھا جن کی اولاد اغلب ہے کہ اب بٹے ہوئی
 ہے اسمعیلیون اور مدیانوں میں یہ اون سے بچ گئی اور آج کے دن تک عثمانی بادشاہ کا
 والوں کو ایک سالانہ پنشن چالیس ہزار کردش کی دیتے ہیں اپنے زیارت کرنے والوں
 اور مکہ کے قافلہ والوں کے امن کے واسطے ان باتوں میں سے کوئی بات انٹیوکس پر مطابق
 نہیں پڑے کیونکہ اوس نے مصر اور لوبیا اور اتھو بیا کو کبھی فتح نہیں کیا اوس نے کوئے پڑا
 کام نہیں کیا اسکے بعد کہ رومیون نے اسکو نکال دیا لیکن ترک کی شہزادوں نے اون شہر کو
 کے یعنی کو ہاتھ پھیلانے اور ان کے خزانوں پر قبضہ کر لیا اور دولت مند ہو گئی اور طاقت
 حاصل کی اور اپنے ہمراہ بہت سے ہاشمی بھی قسطنطینیہ کو قید کر کے لگئی اور یہ ملک اور ملک افریقہ
 کے آج تک اون کے ہاتھ میں ہیں اون کی ایشیائی اور یورپین سلطنتوں سمیت قائمہ
 سید منصور علی صاحب دہلوی نے تارخ نبیت المقدس میں پادریوں کے کتابوں سے لکھا
 ہے کہ سن ایک ہزار چھپن عیسوی میں یعنی پانچویں صدی ہجری میں ترکوں نے عباسیوں
 اور بنی امیہ کا سارا ملک لی لیا اور بغداد پر قبضہ کر لیا اور یہ دشالم کو بھی سن ایک ہزار

پیشہ عیسوی میں لیلیا اور سن چودہ سو باون عیسوی میں یعنی لڑین صدی ہجری میں ترکوں نے قسطنطنیہ یعنی استنبول کو فتح کیا فرشتہ فرماتا ہے اور پورب کے اور اتر کے اطراف سے افامین اوسی حیران کر نیگی اسلٹی وہ بڑے غضب سے نکلی گا کہ بتوں کو نیست و نابود کرے گا وہ شادمان بہار پر اپنی گلال باڑی کو سمندرون کے دریاں قائم کرے گا اور وہ اپنی اجل کو پہنچے گا اور اسکا کوئی مددگار نہ ہوگا پادری طاسراں سکاٹا کہتا ہے کہ جتنی کوششیں تفسیر و تائیل سے اس بات میں کیں کہ یہ خبر انڈیو کس کی ہے وہ سب کوششیں بے فائدہ ثابت ہوئیں گی نہ کہ وہ اگرچہ بڑے غضب کے ساتھ نکلا کہ بعضی باغی صوبوں کو پورب اور اتر میں تابعدار کرتے لیکن وہ کسی یہودیہ کی طرف نہیں پٹا کہ فقط اوسی میں شادمان بہار ہو سکتے ہیں اغلب یون تو کہ یہ خبر اسی طور میں نہیں آئی آگے ظاہر ہوگی بعضی گمان کرتے ہیں کہ فارس والے جو ترکی سلطنت کے پوربی سرحد پر ہیں اور روس والی جو ترکی سلطنت کے اتر میں ہیں ترکوں کے برخلاف ہو کر مل جاوینگی اور کنگان کی زمین میں روس والے اپنا خیمہ گاڑینگے بڑی غامض سے اور لڑائی کرینگے بڑے تیزی سے اور وہ ان ایسی شکست کھاینگے جس سے انکی سلطنت زیر و زبر ہو جائیگی اب ہم کہتے ہیں کہ یہ مطلب نہیں بن سکتا وہ کا اشارہ اوسی شخص کی طرف ہے جس کا اوپر ذکر ہے جو شخص غضب سے نکلے گا وہی شخص پاک پہاڑ پر ہی خیمہ کڑا کر بیٹھا گیا عجب ہے کہ یہ خبر اوس وقت کی ہو جسکا ذکر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں آیا ہے کہ مسلمانوں میں اور رومی نصرائیوں میں صلح ہوگی اور دونوں ملکر کسی اور دشمن سے لڑنے جاوینگے اور فتح پاوینگے یہاں تک کہ ایک سبزہ خراب میں اترینگے جہاں بہت ٹیل ہوں گے جو نصاری مسلمانوں کے ساتھ ہونگے وہ بگڑ جائینگے اور مسلمان انکے ہاتھوں شہید ہو جائیں گے فرشتہ فرماتا ہے اور اوس وقت میکائیل وہ بڑا سردار جو تیری قوم کے فرزندوں کی حمایت کے لئے کڑا ہے اوٹے گا اور ایسی تکلیف کا وقت ہوگا جو امت کے شروع سے لیکے آج کے وقت تک کسی نہوا تھا اور اوس وقت تیرے لوگوں میں سے ہر ایک جسکا نام کتاب میں لکھا ہوگا رہائی پاوے گا اور تیرے انہیں سے جو زمین پر خاک میں سو رہے ہیں جاگ اٹھیں گے یعنی ہمیشہ کی زندگی کی لیے اور بعضے رسوائی اور ہمیشہ کی دولت کے لیے ہر جہہ والے لوگ ملک

چمک کے مانند چمکین گی اور وہی جن کی کوشش سے ہوتیرے صادق ہونگے ستاروں کے مانند ہمیشہ اور ہمیشہ تک آئے ایمان والو پادری طامس سکاٹ کو دیکھو اوپر جو نقطہ بادشاہ کا لفظ تھا وہاں اقرار کر چکا کہ دکن کے بادشاہ سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے نائب مراد ہیں اب جو بیان صاف اوس وقت میں ایمان اور علم کے پہلنے کی بشارت ہے اسلئے اوس وقت کے لفظ کا اشارہ دور دور تک لئی جاتا ہے اور لکھتا ہے کہ میکائیل سے بیان فرشتہ مراد نہیں ہے بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مراد ہیں بہر کمال بے انصافی سے لکھتا ہے کہ یہ جو اوس وقت کا لفظ ہے اسٹی اگر انیٹوکس کے ظلم کا زمانہ مراد ہے تو یہ مطلب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنو دیوؤں ظالموں سے بچانے کے لیے کھڑے ہونگی اور اگر وہ وقت مراد ہے جو وقت رومیوں نے یردشالم کو برباد کیا تو یہ مطلب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے اپنی لوگوں کی خلاصی کے واسطے اور ان مصیبتوں کے شروع ہونے سے پہلے انجیل کی خوشخبری کو پہلا دیا اور یہ جو فرمایا ہے کہ ایسی تکلیف کا وقت ہوگا کہ ویسا کہی نہوا تہا یہ بات انیٹوکس کے ظلم پر مطابق نہیں پڑتی کیونکہ بہت بڑی اور دیر تک رہنی والی مصیبتیں اسی ہی بڑی اور اسے بھی زیادہ شیر والی گذری ہیں اور اگر ہم یون سمجھیں کہ بیان اون سب تکلیفوں کا ذکر ہے جو یودیوں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے آج تک گذرین اور جو آگے گذرین گی جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لاویں تو بیشک مصر والوں کے ظلم کی تکلیفیں اور قید بابل کی مصیبتیں اور سب مصیبتیں شروع سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے تک ان مصیبتوں کے سامنے بہت ہلکی ہیں لیکن حواریوں کے زمانہ میں اور اوس وقت سے ہر زمانہ میں کچھ یودی ایسے بھی ہیں جو اپنی بے ایمانی سے اور اوس منرا سے جو ان کو دیکھی بچائیکئی ہیں بلکہ پہلے وقت کے بے ایمان آدمی اسلئے بچائی گئی کہ مقررہ وقت پر انکی نسل میں پسند کئی ہوئی لوگ پیدا ہوں جو آدمی اللہ کے بیدوں کو کتاب میں پاتا ہے اور ان خبروں کا ظہور دیکھتا ہے وہ نجات پاتا ہے اب ہم کہتے ہیں کہ میکائیل سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مراد لینا پادریوں کی زبردستی ہے ہم محمدیوں کے نزدیک بیشک میکائیل ایک بڑے فرشتہ کا نام ہے جو اللہ کے حکم سے امانوں کی مدد کرتے ہیں باقی رہا اوس وقت کا لفظ سو یہ بات کہلی ہوئی ہے کہ اشارہ اوس وقت کی

ظہن ہے جسکو اوپر کی آیت میں آخر کا وقت کہا ہے اس وقت کا ذکر بہت نزدیک ہے رومیوں کے ظلم کا ذکر
دور ہے انٹیکس کا ذکر اور زیادہ دور ہے بیان صاف مطلب یہ ہے کہ وہ جو دکن اور ترکہاؤں کو
کا زمانہ ہے اس وقت میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے جناب میکائیل علیہ السلام ایمان دار اسرائیلیوں کے فرزندوں
کی مدد کے لیے اٹھ کر طے ہونگے اور جبریل لوگوں کا نام اللہ نے ایمان والوں میں لکھا ہے وہ مجری
دین میں آویں گے اور دنیا اور عقبی کے عذابوں سے نجات پاویں گے اور یہ جو فرمایا کہ اسی تکلیف
کا وقت ہو گا جو کبھی نہوا تھا اسکا یہ مطلب کہ یہودیوں پر رومیوں کے ہاتھوں بڑی مصیبت پڑی
تھی اسی مصیبت کے وقت میں اللہ نے بہت سے اسرائیلیوں پر رحم کیا اور کفر سے چوڑا کر انکو
نور ایمان کا دیا اسطرح کا بیان حضرت اشعیا علیہ السلام کے چوتھے باب میں بھی ہو چکا ہے پہلے
اسرائیلیوں کی بڑی بڑی مصیبتوں کی خبر دی ہے پھر فرمایا ہے کہ جسکا نام یروشالم کے زندوں
میں لکھا ہو گا وہ پاک کھائیگا اور یہ جو فرمایا کہ تیرے اوٹھیں سے حوزمین پر خاک میں سو رہے
ہیں جاگ اٹھیں گے اسکا مطلب پادری یون لکھتا ہے کہ ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں قیامت
عام کا ذکر ہے یعنی قرون سے سب لوگوں کے اوٹھنے کا اور ایک معنی جاگ اٹھنے کے یہ بھی ہیں
کہ یہودیوں کو انٹیکس کی ظلم سے نجات ہوگی دوسرے یہ معنی کہ یہودی لوگ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام پر ایمان لاویں گے یا یون کہو کہ یہ پہلی قیامت کا ذکر ہے جسکا ذکر جناب یوحنا نے کیا ہے
فائدہ جناب یوحنا اپنے مکاشفات کے بیسویں باب میں فرماتے ہیں کہ مینی اونکی روحوں کو
بھی دو کیا جنہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی گواہی اور خدا کے کلام کے واسطے اپنا سر دیا
زندہ ہوئے اور مسیح کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہی کرتے رہے یہ پہلی قیامت ہے
مبارک اور مقدس وہ جو پہلی قیامت میں شریک ہے اسکے بعد پھر یہ بیان ہے کہ اس ہزار
برس کے بعد یا جوج ماجوج ٹھہریں گے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اگر یہ معنی سمجھ جاویں
کہ یہودی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاویں گے تو اسکا کیا مطلب ہو گا کہ بعض
رسوائی اور ذلت کے لیے جاگیریں گے اگر یون کہیں کہ بعض لوگ ظاہر داری کے عیسائی ہو جائیں
اور بعضی دل سے ایمان لاویں گے تو یہی یہ معنی بن نہیں سکتے کیونکہ زبانی اقرار کو جائز نہیں
کہہ سکتے اور اگر وہ مطلب سمجھا جاوے جو جناب یوحنا نے لکھا ہے تو روحوں کی قیامت اور

چیز ہے اور یہ اور بات ہے کہ جو خاک میں سو رہی ہیں وہ جاگ اٹھیں گے اور انجیل کے محاورے کے موافق یہاں عام قیامت کا ذکر ہے مردوں کی قیامت اور عدالت کے دن اور ہمیشہ کے بدلی کی یہ پیش خبری ہے اور ہمیشہ کی رسوائی جو شریرون کی قسمت میں ہوگی اور جن لوگوں نے اور دن کو سچا دین سکھایا وہ خوب روشن ہونگی اسی محمدی بہائیوں ہمارے نزدیک تو یہ محمدی کی وقت کی بشارت ہے اگر قیامت کا ذکر ہوتا تو یوں ہوتا کہ جتنی لوگ خاک میں سو رہے ہیں سب جاگ اٹھیں تب البتہ قیامت کی خبر ہوتی یہاں تو یہ لفظ ہے کہ بتیری اونہیں سے جو خاک میں سو رہے ہیں اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ سب نہیں بلکہ بہت سے قبروں کی سوئی والی نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں جاگ اٹھیں گی سو ہمارے پیغمبر برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں جو جو لوگ قبروں میں سوئے تھے اونہیں سے بہت سے جاگ اٹھی و کیونکہ معراج کی رات میں اسرائیلی پیغمبروں نے اور سب پیغمبروں نے مسجد بیت المقدس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھے اور پھر زمانہ میں پیغمبروں کی اور اولیاءوں کی پاک ارواحوں سے بہت سے محمدی اولیاءوں نے تعلیم پائے اور طرح طرح کی فیض پائی اور جو برے لوگ ہیں اونہیں سے بہت سے اس آخری زمانہ میں جاگ اٹھی بہت سے پلیداروں میں دنیا میں ظاہر ہوئیں ہیں اور بہت لوگوں کو اوسنی طرح طرح کی ایذا میں پہنچ رہی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنے پاک بندوں کے ہاتھوں بڑی بڑی سزائیں دے رہا ہے اور جابجا ان کو ذلیل اور رسوا کر رہا ہے یہ نمونہ قیامت کا ہے کہ آخری وقت میں اللہ نے ارواحوں کو اس دنیا میں ظاہر کر دیا کہ دیکھو انہیں ارواحوں کو اللہ ان کے جسم میں ڈال دیا اور زندہ کر کے اٹھائے کھڑا کرے گا اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں علم والے لوگ اس طرح روشن ہو گئی جس طرح آسمان سورج کے نور سے روشن ہوتا ہے اور جنہوں نے اور دن کو ایمان سکھایا ان کی روشنی ستاروں کی طرح قیامت تک پہنچی ہوئی ہے ظاہر یوں ہے کہ جناب یوحنا کو بھی اللہ تعالیٰ نے محمدی امت کے ہزار برس دکھائے کہ اس زمانے میں اون ارواحوں کو سچا راحت اور عیش اللہ دیکھا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر قائم رہے اور ظالموں کے ہاتھوں شہید ہوئے قرشتہ فرماتا ہے اور تو اسے دانیال ان باتوں کو نیکو رکھ اور کتاب میرا آخر کے وقت تک مہر کر رکھ بہتیرے اوہراؤ ہر دو دینیگی اور سچے زمانہ ہوگی پادری طامس اسکا شکستہ ہو کہ

اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ پیش خبری بہت کم سمجھی جائیگی آخر زمانہ تک جب تک کہ یہ پیش خبریاں پوری ہوں
سو دانیال علیہ السلام کی پیش خبریاں بہت مشکوک ہیں اور انکی شکل ہونی کا ہمیشہ علم والوں نے اقرار کیا
ہے اور یہ پیش خبریاں پوشیدہ اقلوں کی طرح رہی ہیں اور یہ جو فرمایا کہ بہت لوگ ادھر او و ہر دوڑیں
اور سمجھ رہے ہیں کہ سوائس انخیز زمانہ میں بہت لوگوں نے ناسیج کی کتابوں کے اندر تلاش کرنے
میں بڑی بڑی محنتیں اٹھائی ہیں کہ جو پیش خبریاں پوری نہیں ہوئیں اور انکو دریافت کریں
اور کتابوں سے مقابلہ کیا ہے تاکہ پیش خبریوں کا مطلب صاف کلبا و سے جس قدر دن بدن
ان خبر و نگار زیادہ ظہور ہوتا جاویگا مطلب زیادہ کلتا جاویگا اور جو لوگ آگے پیدا ہونگی وہ بہت
تعجب کریں گے اور ہم سے زیادہ تعلیم پانگے اور اسیدہ زمانہ میں جو لوگ دین میں بہت چالاک ہونگی
وہ انجیل کو اور زیادہ پہلا وینگے اس طرح سے یہ پیش خبری پوری ہوگی کہ سچی لوگوں کا علم زیادہ
ہو جاویگا اسی پادریو چالیسویں آیت میں فرمایا تھا کہ آخر وقت میں دکن کا بادشاہ او سپر ملی
گا وہاں تنے اقرار کیا کہ دکن کے بادشاہ سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی نائب مراد
میں اور یہاں فرمایا کہ آخر وقت تک ان باتوں پر مہر کر کہ تو یہاں ہی آخر وقت اوسی محمدی وقت
کو فرمایا ہے اور مطلب یہ ہے کہ ان خبروں کا مطلب اوس وقت تک لوگوں پر نہیں کلبیگا
جب آخر وقت میں ان خبروں کا ظہور ہوگا جب مطلب کلبا و یگا سو محمدی وقت میں عقلمند لو
گے ان سب پیش خبریوں میں خوب غور کی اور علم والوں کے پاس ہر طرف دوڑی اور حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ تپ اور نشان خوب طرح دیکھ لئی تب دین محمدی میں داخل ہوئے
اور اوس وقت سے آج تک بہت سے تورات اور انجیل کے پڑھنے والے ان پیش خبریوں میں غور
کر کے اصل مطلب سمجھ کی محمدی ہوتے جاتے ہیں مطلب پیش خبریوں کا دن بدن زیادہ کلتا جاتا
ہو گیا اس زمانہ میں جو چھنے ان پاک کتابوں کو بہت مدت تک غور سے دیکھا کہ سقر محمدی
بشارتیں ظاہر ہوئیں اور علم زیادہ ہوا یا اللہ ہو کہ اسی طرح ایمان اور علم میں ترقی رہے آمین
حجاب دانیال علیہ السلام فرماتے ہیں اور محمد دانیال نے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں اور
کبرے تھے ایک دریا کی کنارے کی اس طرف دوسرا دریا کی کنارے کے اوس طرف او ایک نے
اوس شخص سے پوچھا جو کتان کا لباس پہنی تھا اور دریا کی پانیوں پر نہا کہ یہ عجایب چیزیں

کتنی مدت کے بعد انجام تک پہنچیں گی اور مینی مناکہ اوس شخص نے جو کتانی لباس پہنے تھا جو دریائے
 پانیوں پر تھا اپنا دامن ادا اپنا بایان ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر اوسکی جو ہمیشہ جیتا ہے قسم کھائی اور
 کہا کہ ایک مدت اور مدتوں اور آدھی مدت تک یہ ہیں گی اور جب وہ پورا کر چکے گا اور مقدس لوگوں کا
 زور کو دیکھا یہ سب چیزیں پوری ہونگی اور دیکھتے تو سنا پر نہیں سمجھتا یعنی کہا اسی میرے خداوند
 ان چیزوں کا انجام کیا ہو گا اوس نے کہا اسی دانیال تو اپنی راہ چلا جا کہ یہ باتیں آخر کے وقت تک
 بند اور سر بہ مہر میں گی اور بہت لوگ پاک کئی جائینگے اور سفید کئی جائینگے اور آزمائی جائینگے لیکن
 شریر شرارت کرتے رہیں گی اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا اور سمجھ دار لوگ سمجھیں گی پادرسے
 طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہ زمانہ جسکا یہاں ذکر ہے یہ وہی زمانہ ہے جسکا ہم پہلے ذکر کر چکے اور جو
 جناب یوحنا کے حال میں آدیا اس زمانہ سے سارے ہی تین برس یا بارہ سو ساٹھ دن ظاہر ہوتی
 ہیں اور یہ گنتی اوس وقت سے شمار کی جاتی ہے جس وقت سے وہ بادشاہ جسکی پیش خبری کی گئی ہے
 پاک لوگوں کے زور کو پہلے اسنے لگایا تھا کہ یہ پہلا نا ختم ہو چکے گا یہ زمانہ اوس وقت سے شمار
 کرنا سچا ہے جس وقت رومیوں نے یروشلم کو برباد کیا اور اوسکے بعد یہودی تشریہ ہو گئے
 کیونکہ اوس وقت اونکا پاک ہونا موقوف ہو گیا تھا لیکن اوس وقت سے شمار کرنا چاہیے جب حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام کے مخالفوں نے سچی عیسائیوں کے زور کو پہلا شروع کیا آسمانی محمدی بیاخت
 دانیال علیہ السلام نے اوس فرشتہ سے پوچھا کہ یہ عجائب چیزیں یعنی جن کا اوپر ذکر ہے کہ سمجھ
 والے لوگ اور ایمان کے پہلے والے لوگ خوب طرح دنیا میں روشن ہونگی ایسا تو رانی زمانہ
 کتنی مدت تک رہے گا فرشتی نے جواب دیا کہ ایک مدت اور مدتوں اور آدھی مدت تک ان
 باتوں کا ظہور ہو گا اسکا مطلب جناب یوحنا کے مکاشفات کے بارہویں باب سے خوب کھل گیا اوسکا
 خلاصہ یہ ہے کہ جناب یوحنا فرماتے ہیں کہ میں ایک عورت کو بڑے شان و شوکت سے دیکھا اوس سے
 ایک لڑکا پیدا ہوا جو لوسی کے عصا سے سب قوموں پر حکومت کرے گا اور وہ لڑکا اللہ کے اور اوسکے
 تخت کے آگے اٹھا لیا گیا اور شیطان جا کڑا ہوا کہ اوسکے بچی کو نکل جاوے اور وہ عورت
 بیابان میں جہاں اللہ نے اوسکی جگہ تیار کی تھی ہاگ گئی تاکہ وہاں ایک ہزار دو سو ساٹھ دن
 تک اوسکی پرورش کریں پھر آسمان پر لڑائی ہوئی میکائیل اور اوسکے فرشتے شیطان سے لڑی

اور ابلیس نکالا گیا اور زمین پر گرایا گیا اور اس کے ہر کارسی بھی اوس کے ساتھ گرائی گئی اور آسمان پر اونکی پر طبعہ نہ ملی جناب یوحنا کے بیان سے حضرت دانیال علیہ السلام کی کتاب کا مطلب کھل گیا پادری لوگ یہاں دن سے برس مراد لیتے ہیں تو ایک مدت سے ہزار برس مراد ہیں اور مدتوں سے دو مدتیں یعنی دو سو برس مراد ہیں اور آدھی مدت سے ساٹھ برس مراد ہیں جو ایک سو کے آدھی سے کچھ زیادہ ہیں یہ جو مدت بارہ سو ساٹھ برس کی ہے اسکا شروع جناب سرور عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی وقت سے ہے حضرت یوحنا کے کلام میں ہجرت کا اشارہ پایا جاتا ہے یہ مدت دین محمدی کی ترقی کی ہے پادری اس مدت کا شروع اوس بادشاہ کے وقت سے ٹھراتا ہے جسکی پیش خبری اوپر ہو چکی یعنی قسطنطین بادشاہ جو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے تین سو برس پہلی تھا اور پادری اس بات کا بھی اقرار کر چکا ہے کہ گیارہویں باب کی چونتیسویں آیت میں جس بادشاہ کے زمانہ کو غضب اور قہر کا زمانہ فرمایا تھا وہ زمانہ قسطنطین اور اس کے مذہب والوں کا ہے اب یہاں جوابان کی بہت برسی روشنی پھیل جانے کی بشارت ہے یہاں بھی پادری کہتا ہے کہ اس مدت کا شروع بھی اسی بادشاہ کے وقت سے ہے جسکی جو اوپر ہو چکی ہے اسی نئی پادری لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے برحلاف لوگوں نے سچی عیسائیوں کا زور پھیلایا پادری کا مطلب یہ ہے کہ قسطنطین اور اس کے مذہب والے اگرچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی راہ پر نہ تھے مگر آپکا نام تو لیتی تھے اس باعث سے پاک لوگوں کو بھی زور ملا یا اللہ پادریوں کو سیدھی عقل دے کہ اس کلی نشانی کو دیکھیں کہ حضرت دانیال علیہ السلام کو فرشتے نے خبر دی تھی کہ میکائیل تیری قوم کی مدد کرے گا اور میکائیل کی مدد کے وقت کی نشانی حضرت یوحنا نے یہ بتلای کہ میکائیل علیہ السلام اور اونکی ساتھ کے فرشتے شیطان سے لڑے اور شیاطین کو آسمان سے گرا دیا یہ کلی نشانی محمدی وقت میں ظاہر ہوئی آسمان سے آگ کے شعلی بہت کھٹ سے آنے لگے اور جنوں میں اور جنوں کے آشناؤں میں ہر طرف غل پڑ گیا جنوں نے جا بجا اقرار کیا کہ اب ہم آسمان تک جا کر فرشتوں کی باتیں سننے نہیں پاتے وہاں سے ہمپر آگ کے شعلی برستی ہیں قسطنطین کے وقت میں ہرگز یہ نشانی ظاہر نہیں ہوئی صاف ثابت ہوا کہ وہ میکائیل کی مدد کا وقت بھی محمدی وقت ہے دیکھو اوس وقت کا یہ پتا دیا کہ جب وہ پورا کر چکے گا اور پاک لوگوں کا زور کو دیکھا یہ سب چیزیں پوری ہونگی سو ایسا ہی ہوا جب قسطنطین والوں کے

ظلم کی مدت جو اللہ نے مقدر میں لکھی تھی وہ پوری ہو چکی اور ایمان والے بالکل بے زور ہو گئے ایسے وقت میں اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا پہ فرمایا کہ یہ باتیں آخر وقت تک سر بہ سر رہیں گی اور بہت لوگ پاک اور سفید کئی جاوین گی اور آزمائشی جاوین گے لیکن شر بہ شرارت کرتے رہیں گے اور شریر دن میں سے کوئی نہ سمجھے گا پر عقلمند لوگ سمجھیں گی سو ایسا ہی ہو چب وہ آخری زمانہ آیات محمدی بشارتوں کا مطلب عقلمند یہودیوں نے اور عقلمند نصرانیوں نے سمجھا اور محمدی ہو گئے اور گناہوں سے پاک ہوئی اور اللہ کی راہ میں آزمائی گئی اور انہوں نے بڑی بڑی مصیبتیں اللہ کی راہ میں اٹھائیں لیکن شریعت تک شرارت کر رہے ہیں اور صاف صاف باتوں کا مطلب بدل رہے ہیں فرشتہ فرماتا ہے اور جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائیگی اور وہ مکروہ چیز جو خراب کرتی ہے قائم کی جائیگی ایک ہزار دو سو نوویں دن ہوگی مبارک وہ جو انتظار کرتا ہے اور ایک ہزار تین سو پچیس روز تک آتا ہے اور تو اپنی راہ چلا جا جب تک کہ وقت اخیر آوے کہ تو چین کرے گا اور اپنی میراث پر اخیر کے دنوں میں اور لٹا کر ہو گا اسے امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم بیان پاوری لوگ دن سے برس مراد لیتے ہیں تو مطلب یہ ہوا کہ جس وقت سے مسجد بیت المقدس میں اللہ کی بندگی موقوف کی جائیگی اور بت پرست لوگ ناپاک چیز کو وہاں رکھ دیں گی اور موقوف سے جب بارہ سو نوویں برس گزریں گی اور موقوف خوشی کی بات ہے اور یہ جب پینتالیس برس اور گزریں گی اور موقوف بہت بڑی خوشی اور چین کا وقت ہے سو اوپر ثابت ہو چکا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے ائقو کس بادشاہ بت پرست نے مسجد بیت المقدس کے اندر قربانی کی جگہ پر سور کا گوشت چڑھایا اور ہزاروں آدمیوں کو قتل کیا پھر دو برس بعد مسجد میں قربانی کے مقام کو جو پٹر اولم پس کی پوجا کے لئے مقرر کیا اور جب پہلی بار قربانی روزمرہ کی موقوف کی گئی اور سور کا گوشت قربانی کے مقام پر چڑھایا گیا اور موقوف سے سن عیسوی کے شروع تک ایک سو ستر برس ہوئے پھر انسو ستر برس بعد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے جب آپ چالیس برس کے ہوئے اللہ نے آپ پر قرآن اتارنا شروع کیا پھر تیرہ برس بعد آپ مدینہ میں تشریف لائے اور موقوف سے جب سوا دواں برس تھا آپ کے خادموں نے مسجد بیت المقدس کو آباد کیا پھر آپ مدینہ میں تشریف لائے جب چار ہا دواں برس تھا فرنگیوں نے شہر مدینہ و شالم پر قبضہ کر لیا اور مسجد بیت المقدس میں ستر ہزار

سے زیادہ مسلمانوں کو قتل کیا اس وقت تک انیسو کس کے ظلم کے وقت سے بارہ سو پچاسی برس ہوئے
اب اسکے بعد جو اندے نے محمدیوں کی مدد فرمائی اوسکا حال سنوا بن ایشر جزیری رح تار یحج کامل میں لکھتے
ہیں کہ اسی سال میں یعنی سن بانوے میں جب مصر والوں کو بیت المقدس والوں کی مصیبت کی
خبر ہو پچی افضل جو لشکرون کا سردار تھا اوسنے فوجیں جمع کیں اور عسقلان کی طرف چلا اور فرنگیوں
کی فوج نے مسلمانوں کو قتل کیا اور افضل ہا لکمر عسقلان میں داخل ہوا اور مصر میں آیا بہر سن ترائوی
کے احوال میں لکھا ہے کہ ذیقعدہ کے مہینی میں کشتکین نے مطیہ کے قریب جہند فرنگی کو قید کر لیا اور وہ
پانچ ہزار کی فوج لیکر آیا تھا پہر اور فرنگی جہند کے چوڑانے کے لئی آئے اور مسلمانوں کو قتل کیا کشتکین
اون سے لڑا فرنگی تین لاکھ تھے اور جن فقط تین ہزار بچے اور بہا گے اور کشتکین مطیہ کا حاکم ہو گیا
پہر انطاکیہ کے فرنگی آئی اونیوں نے بھی شکست کھائی بہر سن چوڑا نوے کے احوال میں لکھا ہے کہ فرنگی
فرنگی جو بیت المقدس کا حاکم تھا وہ شہر عکہ کے طرف چلا جو شام کے کنارے پر ہے اوسکو ایک تیر لگا وہ
قتل ہو گیا تب اوسکا بہائی بغداد میں بیت المقدس کی طرف چلا ملک وفاق جو دمشق کا حاکم تھا اوسکو
یہ خبر ہو پچی وہ فوج لیکر آیا اوسکو اندے نے فرنگیوں پر فتح دی اور اسی سال میں فرنگیوں نے جزیرہ
کے شہر و نین سے سروج کو لیلیا اور وہاں کے بہت لوگوں کو قتل کیا اور لوٹ لیا اور اسی سال
میں فرنگیوں نے شہر حیفاجو عکہ کے قریب ہے لیلیا اور ارسوف کو امان دیکر لے لیا اور لوگوں کو
وہاں سے نکال دیا اور قیساریہ کو تلوار کے زور سے لے لیا اور وہاں کے لوگوں کو قتل کیا اور لوٹ
لیا بہر سن پچا نوے کے احوال میں لکھا ہے کہ اس سال میں کشتکین نے جہند فرنگی حاکم انطاکیہ کو
ایک لاکھ شرنی لیکر چوڑا دیا اور فرنگیوں کا سردار جو رہا کا حاکم تھا اوس نے بیروت کو گیر لیا
جو شام کے کنارے پر ہے وہ چلا گیا اور رجب میں مصر کی فوجیں عسقلان کی طرف چلین تاکہ شام
ہا قی شہروں کو فرنگیوں سے پچا دین بردویل جو بیت المقدس کا حاکم تھا وہ آیا اور اویں سے لڑا
اندے نے مسلمانوں کو فتح دی فرنگی بہاگی اور بہت قتل ہوئے بہر سن چیا نوے کے احوال میں لکھا ہے کہ افضل
جو مصر میں لشکرون کا سردار تھا اوس نے فرنگیوں سے لڑنے کے لئے فوج بھیجی رملہ اور ہاقہ کے
درمیان میں لڑا اسی ہوئی مسلمان بہا گے پہر افضل نے اپنے بیٹی کو بھیجا رملہ کے قریب فرنگیوں
سے لڑا اسی ہوئی فرنگی بہا گے اور بہت قتل ہوئے بغداد میں اونکا سردار چپ رہا اور ریا قیطر

چلا گیا اور یہ سال تمام ہوا اور فرنگیوں کے ہاتھ میں سب المقدس اور فلسطین تھا سو استقلال کے
 اور اونہیں کے ہاتھ میں پانچ اور ارسوف اور قیساریہ اور حيفا اور طبرہ اور لاذقیہ اور انطاکیہ تھا اور
 جزیرہ میں رہا اور سروج اونکے ہاتھ میں تھا پرتن ستانوسے کے احوال میں لکھا ہے کہ اس سال
 میں شہر جلیل کو لے لیا اور وہاں کے لوگوں کو طرح طرح کا عذاب دیا پرتن شہر عک کو تلوار کے زور سے
 لے لیا اور وہاں کا حاکم دمشق کو چلا گیا پرتن مصر کی طرف چلا گیا پرتن لکھا ہے کہ مسلمانوں کے بادشاہ
 چونکہ آپس کی لڑائیوں میں مشغول تھے اور مسلمانوں میں بیوٹ پڑی ہوئے تھے اس سے فرنگیوں کا
 کام بن پڑا اور حران کے حاکم نے وہاں اپنا ایک نائب چھوڑ دیا اور آپ باہر گیا اوس نائب نے حران
 میں بہت لوگوں کو قتل کیا اور ایک ترکی کو لشکر کا سردار کیا اوسے ترکی نے اوسکو قتل کیا اوسوقت
 فرنگیوں نے آکر حران کو گیر لیا جب معین الدولہ سقمان اور شمس الدولہ جگر مش نے یہ سنا اور ارون
 دونوں کے آپس میں لڑائی تھے تب ایک نے دوسرے کو حران کی تدبیر کے لئے بلایا اور ایک نے
 دوسرے کو خبردار کیا کہ میں اندکے واسطے اور اوسکے انتقام کے واسطے اپنی جان دینے پر تیار ہوں
 پر وہ دونوں آپس میں اتفاق کر کے چلے اور دونوں خابور پر اکٹھے ہوئے اور فرنگیوں سے لڑنے
 چلے اور نہر بلج پر لڑا اسی ہوئی مسلمانوں نے فرنگیوں کو جس طرح جا بقتل کیا فرنگی ہاک گئی جب فرنگی
 بہاگے ترکمانوں کو لوٹ میں بڑا مال ملا اور بردویل جو رہا کا حاکم تھا چند سرداروں کے ساتھ
 بہاگتا سقمان کی فوج میں کا ایک ترکمانی آیا اور اوس نے ارون کو پکڑ لیا اور بردویل کو سقمان
 کے خیموں میں لایا اوسوقت سقمان اپنے ساتھ والوں کو لیکر بمیند کی تلاش میں گیا ہوا تھا تب
 جگر مش کے فوج والوں نے کہا کہ سقمان والوں نے فرنگیوں کی لوٹ کا بڑا مال پایا اونہوں نے جگر مش
 سے کہا کہ جب یہ لوگ لوٹ کا مال لے چلے اور ہم نہ لے چلے تو لوگوں کے نزدیک اور ترکمان والوں نے
 نزدیک ہماری کیا عزت ہوگی جگر مش سے کہا کہ ان سرداروں کو پکڑ لو اوس نے لوگ بھیجے اور فرنگیوں کے سردار
 کو سقمان کے خیموں میں سے پکڑ لیا جب سقمان پلٹ کر آیا اوسکو چڑا رہا ہوا اوسکے ساتھ والے لڑائی
 کے لئے سوار ہوئے اوس نے اونکو روک لیا اور کہا کہ جب ہمارے آپس میں بیوٹ پڑی تو مسلمانوں
 کو اس جہاد کی اتنی خوشی نہیں ہوگی جتنا اس بیوٹ کا غم ہوگا اور میں ایسا نہیں کروں گا کہ اپنی
 جلن مٹانے کے لئے مسلمانوں کے مصیبت دشمنوں کو دکھا کر انکو خوش کروں سقمان نے اوسکو

کوچ کیا اور کئی قلعی فرنگیوں کے فتح کئے اور جگر مشجران کے طرف چلا گیا اور اس پر قبضہ کر لیا اور وہاں ایسا ناٹ بٹھا کر رہا کہ طرف گیا پندرہ دن اس کو گھیرے رہا اور موصل کی طرف پلٹ گیا اور فرنگیوں میں جو قتل ہوئے وہ بارہ ہزار کی قریب تھے اسے ایمان والو یہ جو ستائواں برس ہے اس سال تک انیسو کس کے ظلم کے دن سے ایک ہزار دو سو نوے برس ہوتے ہیں اسی سال کا حضرت دانیال علیہ السلام نے ذکر کیا ہے اگرچہ اس سال سے پہلی ہی فرنگیوں پر کچھ کچھ جہاد ہوتا رہا مگر یہ جہاد جو قحطان اور جگر مشجران آپس میں میل کر کے کیا اور آپس کی بیوٹ کو مٹایا یہ جہاد اللہ کی نزدیک بہت مقبول ہوا اس جہاد کے وقت کا حضرت دانیال علیہ السلام نے پہلے سے بتا دیا یہ بیان پادریوں کے اس قول کے موافق ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سن پانسو ستر عیسوی میں ہے پر ابن اثیر لکھتے ہیں کہ چھٹی صدی کے تیسرے برس میں فرنگیوں نے طرابلس اور بیروت پر قبضہ کر لیا اور جلیل اور بانیاس کو بھی لے لیا اور چوتھے برس میں ایک قلعہ جو حلب کے قریب تھا فرنگیوں نے اس کو لے لیا اور دو ہزار آدمیوں کو قتل کیا اور شہر صیدا پر بھی قبضہ کر لیا پانچویں برس فرنگی لوگ اندلس پر فوج لے چلے اندلس کے حاکم نے اون پر خوب جہاد کیا فرنگی بہاگی اور بہت قتل ہوئے ساتویں برس دمشق کے حاکم نے موصل کے حاکم امیر مودود کو فرنگیوں کے ظلم کا حال کھلا بھیجا امیر مودود فوج لیکر آئے اور ہر سے بغداد میں فرنگی جو بیت المقدس کا حاکم تھا فوج لیکر نکلا دیرپا می طبرہ کے پاس بڑا جہاد ہوا فرنگی بہاگی اور بہت قتل ہوئے مسلمان میان کی طرف چلے اور حکم سے بیت المقدس تک فرنگیوں کے شہر و نکو لوٹا اور امیر مودود دمشق میں آئے مجمعہ کے نماز کی بعد ایک باطنی فرقہ والے نے ان کو شہید کیا جانتا چاہیے کہ یہ جہاد بہت بڑا جہاد ہے کیونکہ جس فرنگی نے شہر یرد شالم یعنی بیت المقدس پر غلبہ کر لیا تھا اس پر بہت بڑا جہاد ہوا وہ جو دوسرا قول ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سن پانسو ساٹھ عیسوی میں ہے اس کے موافق انیسو کس کے ظلم سے بارہ سو نوے برس اسی سال تک ہوتے ہیں جسکی حضرت دانیال علیہ السلام نے خبر دی ہے ابن اثیر لکھتے ہیں کہ نویں برس رقیہ جو ملک شام میں ہے فرنگیوں نے لے لیا دمشق کے حاکم نے اون پر خوب جہاد کیا تیرہویں برس حلب کے حاکم نے فرنگیوں پر خوب جہاد کیا فرنگی بہت قتل ہوئی کچھ توڑے ہوئے چھوڑ دیے اور پھر ملوں پر جہاد کیا اور فتح پائے شہر یمن برس اربعہ میں فرنگیوں پر خوب جہاد ہوا انہار یمن برس فرنگیوں نے شہر صور لے لیا تیسویں برس

فرنگیوں نے دمشق کو گیراؤن پر خوب جہاد ہوا اور بہت قتل ہوئی چونتیسویں برس عماد الدین نے کئے حلب کے قریب فرنگیوں پر خوب جہاد کیا فرنگی بہاگی اور بہت قتل ہوئی ستائیسویں برس وہ فرنگی جو بیت المقدس کا حاکم تھا حلب کے علاقہ کی طرف فوج لیکر چلا اور پر خوب جہاد ہوا مگر مسلمان بہاگے پہرے فوج لیکر آئے اور بہت فرنگیوں کو قتل کیا پہرے فرنگی حلب کے علاقہ میں آئے پہرے مسلمانوں نے اون کو خوب طرح قتل کیا تیسویں برس حلب کے حاکم نے لازقیہ کے علاقہ میں جا کر فرنگیوں پر خوب جہاد کیا شہر لازقیہ کو دیران کیا اکتیسویں سال رجب میں دمشق کے لشکر نے شام کے طرابلس کے طرف جا کر فرنگیوں پر خوب جہاد کیا فرنگی بہاگی اور شوال میں جنس سے مسلمانوں کی فوج آئی اور ایک قلعہ جو حماہ کی قریب تھا وہاں فرنگیوں پر خوب جہاد کیا فرنگی بہاگی اور ہر طرف سے قتل ہوئی سیستہ برس فرنگیوں نے مغرب کے طرابلس کو گیر لیا اور پر عربوں نے خوب جہاد کیا فرنگی بہت پرے حال سے بہاگے اور بہت قتل ہوئے اکتالیسویں برس فرنگیوں نے مغرب کا طرابلس تلوار کے زور سے لے لیا اور اسی سال میں اتابک عماد الدین زنگی کو اون کے ایک غلام نے شہید کیا بیستہ برس نور الدین محمود زنگی کے بیٹے تھے اور حلب کے حاکم تھے فرنگیوں کے شہر میں داخل ہوئے اور شہر تراح کو تلوار سے فتح کیا اور بابولہ اور بصرہ فوت اور کفر لانا کو گیر لیا اور اون کی باپ زنگی کے قتل ہونے کے بعد فرنگیوں نے گمان کیا تھا کہ جو اس نے لی لیا ہے وہ ہم پر لے لین گے جب نور الدین کی پہلی پہل کے معاملہ میں یہ بناوری دیکھی تب فرنگی ناامید ہوئی اسے ایمان والو اگرچہ جہاد پہلے بے فرنگیوں پر ہوتا رہا مگر نور الدین بادشاہ نے جب اس صدی کے بیالیسویں برس جہاد شروع کیا اونہوں نے برابر جہاد کا تار باندہ دیا یہ بادشاہ ہمیشہ جہاد میں مشغول رہے اور شاعر دن نے اپنے شعروں میں اون کے جہاد کی بڑی بڑی تعریفیں کیں پراون کے مرنے کے بعد صلاح الدین بادشاہ برابر جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ اس چھٹی صدی کے تراسیویں برس بیت المقدس کو جوڑے عیسائیوں سے چھین لیا اسی باعث سے حضرت دانیال علیہ السلام نے اس سال کی بڑی خوشی سنائی جس سال میں نور الدین بادشاہ نے جہاد شروع کیا وہ جو پانچویں صدی کا ستائواں برس تھا اس برس تک اٹھو کس کے ظلم کے وقت سے بارہ سو نوے برس ہوئی تھے وہ بارہ سو نوے برس اور یہ بنتا لیس برس

ملکہ چھ صدی کے یہاں یسوع بر سر تک پورے تیرہ سو پینتیس برس ہوئے حضرت دانیال علیہ السلام نے
 فرمایا تھا کہ مبارک وہ ہے جو انتظار کرتا ہے اور ایک ہزار تین سو پینتیس دن تک پونہ چھتا ہے دیکھو ایک
 ہزار تین سو پینتیس برس بہت بڑا جہاد شروع ہوا یہ بیان اوس قول کے موافق ہے کہ جناب سرور
 عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سن پانسو ستر عیسوی میں ہے ابن اثیر لکھتے ہیں کہ تینا یسوع بر سر
 فرنگیوں نے دمشق کو گھیر لیا محمد بن یونس نے خوب جہاد کیا جو لوگ جہاد کے لیے نکلے تھے اونس میں سے
 شیخ نجم الدین یوسف مغربی بھی تھے وہ بوڑھی اور علم والے اور دین دار تھے معین الدین جو شہر کا
 سردار تھا اوس نے کہا آپ بوڑھی ہیں آپ لاچار ہیں ہم مسلمانوں پر سے ان کافروں کو ہٹائی دیتے
 ہیں آپ پلٹ جائیے اونسوں نے نمانا اور فرمایا کہ میں بیچ چکا اور مجھ سے خرید لیا گیا قسم اللہ کی مینی
 اپنے پیار کو پیہر نہیں لیا اونکا مطلب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
 أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِآلِهِمْ لِيُجْزِيَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ أَمْوَالَهُمْ وَأَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِآلِهِمْ لِيُجْزِيَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ
 مالوں کو اسکے بدلے کہ اونکی لیے جنت ہے وہ بزرگ آگے بڑھے اور فرنگیوں سے لڑے یہاں تک قتل
 ہوئے اور فرنگیوں کا غلبہ ہوا اور معین الدین جیسے سیف الدین غازی کو جو تائب زنگی کے بیٹے تھے
 مسلمانوں کی مدد کے لیے بلایا تھا اونسوں نے اپنی فوجوں کو جمع کیا اور شام کی طرف آئے اور اپنے ہاں
 نور الدین محمود کو حلب سے ساتھ لائے وہ سب شہر حص میں اترے اور فرنگیوں کو دہکیان کہلا
 بیٹھیں وہ لوگ لڑنے سے رک رہے اور معین الدین نے بھی اونسوں کو خوب دہکیا اور خون دلایا فرنگی
 لوگ سیف الدین کے لشکروں کی کثرت سے ڈر گئے اور چلے گئے اور نور الدین اور معین الدین حص
 العزیمہ کی طرف چلے جو ایک قلعہ تھا اور فرنگیوں کے قبضہ میں تھا ان دونوں نے بڑی فوج لیکر اوس
 قلعہ کو گھیر لیا اور اوس میں کے سب سواروں اور پیادوں اور لڑکوں اور عورتوں کو پکڑ لیا اور
 قلعہ کو دیوانہ کر دیا اور زمین شام میں ایک جگہ کا نام بغیری تھا وہاں فرنگی جمع تھے اور حلب کے
 لوٹے نکال رہے تھے نور الدین فوج لیکر چلے اور خوب جہاد کیا فرنگی ہاگے اور بہت قتل
 ہوئے مولانا جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء میں لکھتی ہیں کہ نور الدین فرنگیوں سے لڑتے رہے
 اور مسلمانوں کے جن جن شہروں پر اونسوں نے غلبہ کیا تھا وہ شہر اونسوں نے پہلے لیے اور
 نور الدین فرنگیوں سے لڑنے میں مشغول رہتے تھے جہاد میں سستی نہیں کرتے تھے ابن اثیر

لکھتے ہیں کہ چوالیسویں برس نور الدین نے فرنگیوں کے ملک پر انطاکیہ کی طرف سے جہاد کیا اور قلعہ حارم کا قصد کیا اور اس کے کنارے کو دیران کیا پہر قلعہ انب کے طرف کوچ کیا اور اسکو گیر لیا فرنگی جمع ہو کر آئے اور ان پر خوب جہاد کیا فرنگی بہت بری طرح بہا گئے اور بہت سے قتل ہوئے اور انطاکیہ کا حاکم برنس جو بڑا سرکش تھا وہ قتل ہوا فرنگی پر جمع ہو کر آئے نور الدین نے پہر انکو بہگادیا اور قتل کیا اور قید کیا اور اس فتح پر شاعران نے نور الدین کی بہت تعریف کی اور مبارک باد دی کیونکہ برنس جو بڑا سردار تھا وہ قتل ہوا اور اسی سال میں رہار فرنگی جو صقلیہ کا حاکم تھا اس میں اور قسطنطنیہ کے بادشاہ میں بہت لڑائیاں ہوئیں اور کئی برس تک رہیں اس آپس کی لڑائی میں وہ مسلمانوں سے غافل رہے اگر یہ نہ ہوتا تو جہاں سارا ملک افریقیہ والے لیتا پتیتا لیسویں برس نور الدین نے قلعہ فامیا کا فرنگیوں سے لے لیا اور وہ قلعہ شیراز اور حرات کے پاس تھا اور بہت مضبوط تھا اور شاعروں نے نور الدین کی تعریف کی اور اس فتح کا ذکر کیا چیتا لیسویں برس نور الدین فوج لیکر جو بعلین فرنگی کی شہروں کی طرف چلے اور وہ حلب کے بائیں طرف ہیں اور شہروں کو لے لیا جو بعلین بڑا بہادر تھا اس نے بڑی فوج جمع کی اور نور الدین کی طرف آیا اور لڑائی ہوئی اور مسلمان بہا گئے اور بہت قتل ہوئے اور قید ہوئے نور الدین کی جاسوس پہونچی اور جو بعلین کو شکار کرتے میں پکڑ لیا اور وہ پکڑا ہوا آیا اور اسکا پکڑا جانا بہت بڑی فتح تھی کیونکہ وہ بڑا قیمتی سخت دل اور مسلمانوں کا بڑا دشمن تھا اور وہ جب قید ہو گیا نور الدین نے اسکو شہر حرات میں اس کے قلعہ لے لئی اور شاعروں نے انکی تعریف کی سینتا لیسویں برس پر فرنگی جمع ہو کر انطاکیہ کی طرف چلے اور نور الدین جو بعلین کے شہروں میں تھے خوب لڑائی ہوئی فرنگی بہا گئے اور بہت قتل ہوئے اور قید ہوئے آٹھ تالیسویں برس رہار فرنگی نے شہر بونہ لے لیا اور فرنگیوں نے ملک شام میں شہر عسقلان لے لیا پہلے شہر والوں نے خوب جہاد کیا اور فرنگیوں کو بہگا دیا پہر آپس میں ہوٹ پڑی ہر فرقہ کہتا تھا کہ فرنگیوں کو پہنے بہگا دیا اور یہ فتح ہمارے زور سے ہوئی آپس کے جھگڑے میں لڑائی ہوئی کچھ لوگ قتل ہوئے فرنگی پہر پلٹ کر آئے اور شہر لے لیا اور چاسویں برس نور الدین نے شہر دمشق کو وہاں کے حاکم مجیر الدین سے لے لیا کیونکہ فرنگی وہاں والوں سے محصول لیتے تھے نور الدین کو ڈر ہوا کہ فرنگی دمشق کو لے لیں گے تو مسلمان ملک شام میں رہ نہ سکیں گے نور الدین دمشق کی طرف چلے اور اسکو گیر لیا وہاں کے حاکم مجیر الدین نے فرنگیوں سے وعدہ کیا کہ میں تمکو

بہت مال دون گا اور شہر بعلبک نکو دید و نگا اگر میرے مدد کر دے گا اور نور الدین کو ہٹا دو گے مگر نور الدین نے جب دمشق کو گیرا فرنگی سامان کر لئے نہیں پائے تھے کہ وہاں کے لوگوں نے شہر نور الدین کو سوپ دیا اور حیر الدین کو قلعہ میں گیر لیا اور اس سے کہلا بھیجا کہ دمشق چھو سپرد کر دے اور اسکو بہت جاگیریں دیں اور شہر حصہ دیا اور اس نے دمشق نور الدین کو سوپ دیا پھر قلعہ تل باشر کا جو حلب کے اوتر طرف تھا اور بہت مضبوط تھا وہاں کے فرنگی ڈر گئی اور کہلا بھیجا کہ ہم یہ قلعہ آپکو سونپتے ہیں تب نور الدین نے اسکو لے لیا اکانین برس نور الدین نے قلعہ حارم کو گیر لیا یہ قلعہ انطاکیہ کے قریب تھا اس قلعہ کے فرنگیوں نے صلح کر لے ایک شاعر نے نور الدین کی تعریف میں شعریں کہیں باو توین برس ملک شام میں بڑے بڑے خبر بوجھی کہ فرنگیوں سے اور اون سے پیغام ہو رہے ہیں نور الدین کو نہایت رنج ہوا وہ قلعہ زلزلہ میں ٹوٹی پرا تھا نور الدین نے اسکو بے لیا اور آباد کیا اور اسی سال میں نور الدین نے بعلبک اور اس کا قلعہ لے لیا اس جگہ سچا چاہیے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اگر سن پانسو ساٹھ عیسوی میں ہے تو انیٹھو کس کے ظلم کے وقت سے اس سال تک تیرہ سو تیس برس ہوئے ہیں تو حضرت دانیال علیہ السلام نے اسلیٰ اس سال کی خوشی سنائی کہ اس سال میں جو مسلمان فرنگیوں سے ملے ہوئے تھے اونکا ملک نور الدین کے قبضہ میں آگیا تین برس پہلے دمشق کو کچی مسلمانوں سے لے چکے تھے اب قلعہ حات کا کچے مسلمانوں سے چین لیا اسلام کو بہت بڑی قوت ملی اللہ اکبر ہر طرح سے محمدیوں کے غلبہ کی خوشی حضرت دانیال علیہ السلام نے سنائی ہے پادری طامس اسکا لکھتا ہے کہ یہ جو فرمایا کہ جو وقت سے ہمیشگی قربانی موقوف کی جائیگی اور مکر وہ چیز جو خراب کرتے ہے قائم کی جائیگی یہ اشارہ کئی وقتوں کی طرف ہو سکتا ہے جب انیٹھو کس نے اللہ کی عبادت کو روک دیا اور مسجدیں اپنے بتوں کو رکھ دیا پھر لکھتا ہے کہ جب رومیوں نے بیت المقدس کو ہرباد کیا اور وہاں کی عبادت کو موقوف کیا اور اس پاک شہر کو اسلیٰ چھوڑ دیا کہ بت پرستوں سے آباد ہوا سو وقت سے شمار کیا چاہئے پربادری لکھتا ہے کہ ظاہریوں ہے کہ جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے برخلاف ہیں جب سے اونہوں نے گر جا کر عین بت پرستی جاری کی اور سو وقت سے یہ مدت شروع ہوئی یہ اشارہ پادری کا اس طرف ہے کہ تفسطین نے اور اس کے مذہب والوں نے بت پرستی اور شرک پیلایا پربادری لکھتا ہے کہ یہ مدت جو بارہ سو

نوسے برس کے ہے اس مدت کی بعد جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے برخلاف ہیں انکی سلطنت جاتی رہے گی یہ پیش خبری اس وقت کے ہے جب زمین خدا شامی سے بھر جائے گی بیشک یہ زمانہ نزدیک پہنچ رہا ہے اور کچھ دور نہیں ہے ہم کہتے ہیں کہ پادری کا پہلا قول بہت ٹھیک ہے اس مدت کا شروع بیشک انٹیکس کے ظلم کے وقت سے ہے اسے پادری نے خوب دیکھ لیا کہ اس وقت سے جب پورے تیرہ سو پچیس برس گذرے محمد یون کو اللہ نے ملک شام پر اور وہاں کے بڑے شہر و مشرق پر غلبہ یا پہرچالیں برس بعد شہریرہ و شالم جو بڑی برکت کا مقام ہے وہ اللہ نے محمد یون کو دیا ہای افسوس ہمارے عقل پر کہ تم اس پیش خبری کا ظہور دیکھ کر محمدی نہو گئی اور تنہا جو رومیوں کے ظلم تک پہر قسطنطنین کے وقت تک اس مدت کے شروع کو بٹا دیا قسطنطنین کے وقت سے ہی تیرہ سو پچیس برس گذر چکے اور تین سو برس کے قریب اور گذر چکے اور تم ابھی تک اس جو بے ٹخیال میں گرفتار ہو کہ ملک شام پر چار اعلیہ ہو جائیگا تب ان خبروں کا ظہور ہو گا فرشتے نے حضرت دانیال علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ تو چین کر یگا اور اپنی میراث پر اخیر کے دنوں میں اوٹھ کھڑا ہو گا پادری لکھتا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ تو مرنے کے بعد آسمان پر پاک ارواحوں میں چین کرے گا اور جب یہ پیش خبری پوری ہوگی اس وقت تو شان دار نبی کی طرح یہ حال دیکھنے کو اوٹھ کھڑا ہو گا اسے پادری یہ پیش خبری پوری ہو چکی حضرت دانیال علیہ السلام سے فرشتے نے فرمایا تھا کہ تو اپنی میراث پر اوٹھ کھڑا ہو گا یعنی شہریرہ و شالم اور ملک شام جو تیری میراث ہے آخری دنوں میں تیرے دین والے اس پاک زمین کو پاؤنگے اور بیان نور امیان کا پہلا دیکھنے کو تو وقت اس حال کے دیکھنے کو نہایت خوشی میں اوٹھ کھڑا ہو گا محمدی لوگ سب پیغمبران کے ماننے والے ہیں انہوں نے اس پاک زمین کو پایا تو خود حضرت دانیال علیہ السلام نے پایا اب یہ بیان ہے کہ خسرو بادشاہ نے بابل کو فتح کیا اور یہودیوں کو قید سے چھوڑ دیا

اور مسیحی بیت المقدس کی آبادی کا سامان کیا

پادری میتر نے مفتاح الکتاب میں بابل کا بت کچھ حال لکھا ہے پہلے لکھا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی پہلی اولاد نے یہ شہر طوفان کے تھوڑے عرصہ کے بعد بنایا اور انکی پرپوتے مژدے نے اسکو بڑایا پھر بہت بادشاہوں نے اسکی مضبوطی اور رونق بڑھائی اور نبوت نصر بادشاہ کے وقت میں اسکی بڑی رونق تھی وہ دنیا کی عجائبات میں گنا گیا وہ شہر دریای فرات سے جو اسکے درمیان آتا

دکن پہنچا دو حصہ ہو گیا ہے ان دو حصوں کے گرد شہر نپاہ کی ایک بڑی دیوار تھی اور اس کے اندر
 چوگوشہ احاطہ کا گیراقص کوس کا تہا دیوار میں بتائیں فٹ کی چوڑی جنگی اور چہرہ رتین قطار قطار جاتیں
 اور بلند می میں سو فٹ کی تین شہر میں داخل ہونے کے لیے تھوڑے پتل کے ایک سو بڑے پائک تھے جن سے
 پچاس سڑک یعنی چاروں طرف سے پچیس پچیس اور سڑک ہی سات کوس کی لمبی تمام احاطہ کے دار
 پار پائک سے پائک تک آسنی ساسنی چوک بندی کے ساتھ چلی گئیں ایسا کہ تمام شہر چہ سو پچاس
 چوک پر تقسیم ہوا ایک عجیب پل دریا پر بنا تھا اور چڑ پاد کے طرف دو نہرین گمودی گئیں جن سے
 بارہ کے وقت پانی دریا میں دجلہ میں پہنچا یا جاتا تھا پادری مرکب کشف الائنار میں لکھا ہے کہ
 فارس اور مدائن یعنی آذربایجان کے بادشاہوں نے بابل کے لینے پر ایسا کیا اور دونوں نے
 اپنے لشکروں کا سردار خسرو کو کیا خسرو دونوں کا رشتہ دار تھا آخر انکا جانشین ہوا اور خسرو نے
 بیس برس تک حکم کی طرف کے ایرانی قوموں کو اپنا تابعدار کر کے بابل کے لڑائی پر تیار کیا سو ارون کے
 فوجیں تیرہ دن اور نیزوں کے ساتھ بابل پہنچیں اور شہر کو گیر لیا بابل میں سے کوئی کھا گئی نہیں پایا بابل
 کے لوگ عورتوں کی طرح نامرد ہو گئی دہشت اور ہرجا گئی شہر سے باہر نکل کر اوکھلاڑنے کی جہات پر
 ادھون نے سب دروازے بند کر لیے جیسا کہ ارمیا علیہ السلام کے اکا و فہم باب کی تیسویں آیت
 میں ہے کہ بابل کے بہادر لڑائی سے محروم ہیں قلعوں میں بیٹھی اور نڈر گٹ گیا وی عورتوں کی
 مانند ہو گئی خسرو کا لشکر دو برس تک بابل کو گیرے رہا آخر کو جو خندق شہر کے گرد گمودی تھے
 اوسمیں فرات کا پانی جاری کیا اور پادری میترے مفتاح الکتاب میں یوں لکھا ہے کہ دریائی فرات
 کو ایک نہر میں پیر دیا جو اپنے سپاہیوں سے کمد و امی تھی اس باعث سے دریا کی تہ سوکھ گئی اور
 اوس راہ سے سپاہی بابل تک گئی پادری مرکب لکھا ہے کہ جس رات میں شہر میں رپا کیا وہ رات
 بابل کے بت پرستوں کے تیوہار کی تھی فرات کے کنارے کوری وازی عظمت سے کھلی رہی فوجیں شہر میں
 گس پڑیں سب لوگ مست پڑے ہوئے تھے بتوں کو قتل کیا بتوں کو بگا دیا اور محل کے
 دروازوں میں گس پڑے محل میں غل ہوا بابل کے بادشاہ نے کہا وریاقت کرو کیا جگرڑا ہے محل
 کے لوگوں نے دروازے کو لے ایمان کا لشکر گس پڑا اور بادشاہ کو اور امیرون کو قتل کیا خسرو
 نے حکم دیا کہ جو لوگ گردن میں ہیں وہ گردن میں رہیں اور جسکو باہر پاؤ قتل کرو خسرو نے سب

بادشاہی خزانوں پر قبضہ کر لیا پھر کھیر و سٹے ہند سے مصر تک بہت سے قوموں کو اپنا تاج بدار کیا اور خسرو نے اسرائیلیوں کو قید سے چھوڑ دیا اور مسجد بیت المقدس کے بنائے کا حکم دیا یہ بابل کی پہلی فتح تھی آفتاب خدا میں ہے کہ خسرو کی فتح یابی کے پہلے سال میں دانیال علیہ السلام نے یا اور کسی نے اس کو حضرت اشعیا علیہ السلام کی پیش خبری دکھائی اس پیش خبری کو دیکھ کر خسرو نے اس وقت فرمان جاری کیا حضرت عزرا علیہ السلام کے احوال کی کتاب جو تورات شریف کی جلد میں لگی ہوئی ہے اس میں لکھا ہے کہ فارس کے بادشاہ خورس کی سلطنت کے پہلے برس میں اس نے کہ اس کا کلام جو ارمیاہ علیہ السلام کے موندہ سے نکلا تھا پورا ہوئے اس نے فارس کے بادشاہ خورس کا دل ادبہارا کہ اس نے اپنے تمام ملک میں منادی فرمایا اور اشتہار نامہ بھی لکھ بھیجا اور کہا شاہ فارس خورس یوں فرماتا ہے کہ خداوند آسمان کے خدا نے زمین کے سارے ملک مجھ کو بخشی اور مجھے حکم کیا کہ یروشالم میں جو یہود امین ہے اس کے لئے ایک گھر بناؤں پس اس کی سارے قوم میں سے جو کوئی تمہارے درمیان ہوا اس کا خدا کو ساتھ ہو اور وہ یروشالم کو جو یہود امین ہے چڑھ جائے اور خداوند اسرائیل کے خدا کا گھر بنا دے کہ وہی خدا ہے جو یروشالم میں ہے اور ہر ایک جو باقی رہا ہوا ان سب مقاموں میں سے جہاں کہیں وہ پرسی ہوا ہو اسی مقام کے لوگ سونے چاندے سے اور مال اور جانوروں سے اس کی مدد کریں اور اس کے سوا اسے خدا کے گھر کے لیے جو یروشالم میں ہے اپنے جی کی خواہش سے تحفے گزرائیں تب یہود اور بنیامین کے آبائے رئیس اور امام اور لاوی اور سہون کے ساتھ جنگی دلوں کو خدا نے ادبہارا اور نبی کہ جاکر یروشالم میں خدا کا گھر بنا دیں اور ان سب نے جو ان کی پروس میں تھے چاندے کے برتن اور سونے اور سیلاب اور جانور اور قیمتی چیزوں سے ان کی دستگیری کی اس کے سوا اپنی خوشی سے تحفے دی اور خداوند کے گھر کے اون برتنوں کو جنہیں نجات نصیر و شالم سے نکال لایا تھا اور اپنے دیوتوں کے گھر میں رکھتا تھا ان کو خورس نکال لایا اور یہود اس کے اسٹیشن نصیر کو گن دیا اور ان کے گنتی یہ ہے سونے کی تیس تھالیاں اور چاندی کی ہزار تھالیاں اور تانبے ۲ چھریاں اور سونی کے تیس پیالے اور روپی کے چار سو دو تھل پیالے اور دوسری رقم کے ہزار باس سونے روپے کے برتن سب ملکر پانچ ہزار چار سو تھے شیش بھرے سب برتن ملے گیا اور قیدیوں سمیت جنگو بابل سے یروشالم میں چڑھ لایا اور یہودی لوگ جو نجات نصیر بابل میں لے گیا تھا اور

پہر و شالم اور یہود امین آئے سب ملکر بیالیس ہزار تین سو ساٹھ تھے سو اوٹھ گھل سون اور لوہیوں کے
 جو سات ہزار تین سو پین تیس تھے اون میں دو سو گائے والے اور گائے والیاں تیس پہر و شالم میں
 پہنچنی کہ پندرہ سریا برس کے دوسرے مہینے میں جب مسجد کی نیوڈالیتی تھی اور نہونچا مامون نے لادلو کو مقرر کیا کہ
 داؤد علیہ السلام کے موافق اسد کی تعریف کریں اور وہ باری باری سے گائے بچانے تھے جب انہوں
 نے اسد کی تعریف کی سب لوگوں نے ملکر نشرہ مارا اسلی کہ اسد کے گھر کی نیوڈالی تھی لیکن بہت لوگ
 جو بوڑھے تھے جنہوں نے پہلے گھر کو دیکھا تھا وہ بڑے آواز سے چلا کر روئے گئے لیکن بوڑھے خوشی سے
 لٹکارتے تھے جب یہود اورین یا مین کے دشمنوں نے سنا کہ وہ اسد کی مسجد بناتے ہیں تب وہ آئے اور بولے
 کہ ہکو بھی اپنے ساتھ بنانے دو کیونکہ ہم بھی تمہارے مانند تمہارے خدا کے طالب ہیں اور ہم آسور کی
 بادشاہ اسرحدون کے وقت سے جس نے ہمیں بیان بسایا ہے اس کے لیے قربانی گذراتی ہیں لیکن
 زرو بابل اور یشوع اور باقی رئیسوں نے کہا کہ تمہارا کام نہیں کہ تمہارے ساتھ ہمارے خدا کے لیے ایک
 گھر بناؤ بلکہ ہم آپ ہی اسد کے لیے گھر بنا دینگے جیسا خورس بادشاہ نے ہکو حکم دیا تھا تب ملک کے لوگوں نے
 یہوداہ کے لوگوں کے ہاتھوں کو ڈھیسلا کر دیا اور بنانے میں انہیں گہرا دیا اور انکی برخلافی میں فیکلون
 کو نو کر کہا کہ او تمکا منصوبہ فارس کے بادشاہ خورس کے جیتی جی اور دارا بادشاہ کی سلطنت کے دوسرے
 برس تک نہ بن پڑا پر جی نبی علیہ السلام اور زکریا بن عید و بنی علیہ السلام یہوداہ اور یرو شالم میں
 یہودیوں کو اسرائیل کے خدا کے نام سے نبوت کرتے تھے تب زرو بابل اور یشوع اوٹھی اور اسد کا
 گھر بنانے لگے اور خدا کے وہ نبی اون کے ساتھ ہو کر اوٹھی مدد کرتے تھے تب لوگوں نے دارا کو
 یہ خبر لکھی بھیجی اور لکھا کہ یہودی کہتے ہیں کہ خورس بادشاہ نے اس گھر کے بنانے کا حکم دیا تھا دارا
 نے اپنے دفتر خانے میں تلاش کیا تو اسکو ایک دفتر ملا اس میں یون لکھا تھا کہ خورس بادشاہ کی
 سلطنت کے پہلے برس میں خورس بادشاہ نے حکم کیا کہ یرو شالم میں جو خدا کا گھر ہے وہ گہرا اور وہ
 مکان جان قربانیاں چڑھائی جاتی ہیں بنایا جاوے تب دارا نے حکم دیا کہ اسد کا گھر بنی دو یہودیوں
 کے بزرگ لوگ خدا کے گھر کو اسکی حکیم پر بنا دیں اور میرا حکم یہ ہے کہ بادشاہ کے خزانی میں سے
 بیخودریا پار کے محصول میں سے اون لوگوں کو خرچ دیا جاوے کہ اونکا ہرج نہواور جو کچھ انہیں
 درکار ہو پھر طے اور مینڈھی اور حلوان آسمان کے خدا کے سوختنی قربانیوں کے لیے اور گھریوں اور

نیک اور تیل سو سب یروشلم کے اعموں کے مطابق بے عذر اور بلا ناغہ روز بروز اون کو دیے جاوین تاکہ وہ خوشبودار قربانیان آسمان کے خدا کے حضور میں گذرانیں اور بادشاہ اور بادشاہ دادون کی عمر درازی کے لیے دعا مانگیں اور جو شخص اس فرمان کو ٹال دے وہ پھانسی دیا جاوے تب یہودیوں کے بزرگ کام مہنا لے لگے اور اللہ کا گمراہ بادشاہ کی سلطنت کے چٹھی برس تیار ہوا جی جی نبی علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی لشارت اس صحیفہ کے سرے پر لکھا ہے کہ دارا بادشاہ کی حکومت کے دوسرے برس چٹھی مہینی کے پہلے تاریخ اسد کا کلام جی جی نبی علیہ السلام کی معرفت زرو بابل کو جو یہود کے حاکم تھے اور یہوشوع کو جو سردار امام تھے پہونچا اور کہا رب العالمین یون فرماتا ہے کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ وقت جسوقت اسد کا گمراہ بنایا جاوے ابی نہیں آیا اور اسد کا کلام جی جی نبی کو آیا کہ کیا تمہارے لیے وقت ہے جو آپ چمت کے گھروں میں رہو اور یہ گمراہ یون رہے اور اب رب العالمین یون فرماتا ہے کہ تم اپنی راہوں پر اپنا دل لگاؤ تمہیں بہت سا ہویا پر توڑا حاصل کرتے ہو تم کہاتے ہو پر اسودہ نہیں ہوتے تم پیٹنے پر پیٹنے سے سیر نہیں ہوتے تم کپڑے پنتی ہو پر کسی گرم نہیں ہوتا اور مزدور اپنے مزدوری کو پیٹتی تیلی کے لیے کہتا ہے رب العالمین یون فرماتا ہے کہ تم اپنی راہوں پر اپنا دل لگاؤ پھاڑ پر چوہہ کھڑی لاؤ اور گمراہ زمین اسی راضی ہوں گا اور میرے تقسیم کی جائیگی اسد فرماتا ہے تمہیں بہت کی راہ دیکھی اور دیکھو توڑا ملا اور جب گمراہ لائے تو مہینی اوس پر پہونچا رب العالمین فرماتا ہے کہ سبب کیا ہے سبب یہ ہے کہ میرا گمراہ یون ہے اور تم میں سے ہر کوئی اپنے گمراہ کو دہڑاتا ہے سلی آسمان اؤس گرانے سے رہ گیا اور زمین اپنا حاصل دینے سے رہ گئی اور مہینی زمین پر اور پھاڑوں پر اور اناج پر اور نئی شیرے پر اور تیل پر اور سب پر جو زمین سے نکلتا ہے اور انسان پر اور جانور پر اور ہاتھ کی ساری محنت پر کال بلا یا تب زرو بابل اور یہوشوع اور سب لوگ اسد سے ڈرے تب اللہ کے پیغامبر جی علیہ السلام نے اللہ کا پیغام پاکراون لوگوں سے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے میں تمہارے ساتھ ہوں پھر اسد نے زرو بابل اور یہوشوع کی روح کو اور باقی لوگوں کی روح کو رغبت دی سو دے آئے اور رب العالمین اپنے خدا کے گمراہ بنانے میں مشغول ہوئے اور یہ دارا بادشاہ کی حکومت کے دوسرے برس چٹھی مہینی کی چوبیسویں تاریخ میں ہوا و سراب

ساقون میں سے کسی ایک میں تارخ احمد کا کلام حمی بنی علیہ السلام کے ہاتھ لپکا اور فرمایا کہ اب زر و بابل
 ابن سیاحی اہل بیوہ اسکے ناظم کو اور بیوشوع ابن بیوہ صدق سہرا را نام کو اور قوم کے باقی لوگوں
 کو فرما اور ایسا کہہ کہ تم میں سے کون باقی ہے جس نے اس گھر کو اسکے پہلے رونق پر دکھا ہے اور اب
 کس حالت میں دیکھتی ہو گیا اسکی نسبت تمہاری آنکھوں میں ناچیز دکھائی دینا ہے لیکن ای زر و بابل
 مضبوط رہ خداوند فرماتا ہے اور اسے بیوشوع ابن بیوہ صدق سہرا را نام مضبوط رہ اور اسے سر
 زمین کے سارے لوگوں مضبوط رہو خداوند فرماتا ہے اور کام کرو کیونکہ میں تمہارے ساتھ ہوں
 رب العالمین فرماتا ہے کلام اوس عہد کا جو مصر سے نکلتے وقت میں تھے باندہ تھا وہ قائم ہے اور
 میرے وہ روح تمہارے درمیان رہتے ہی مت ڈرو کیونکہ رب العالمین یوں فرماتا ہے یَعُوذُكَ
 مَوْطِئُهَا وَآئِي مَكْرَعِشْ رِثْ هَسَامِيمِ رِثْ هَا اَرْضْ وَرِثْ هَا اَرْضْ هَا اَرْضْ رِثْ هَا اَرْضْ رِثْ هَا اَرْضْ رِثْ
 كَلْ هَتَوِيمِ دُبَا وَحَمْدْ كَلْ هَتَوِيمِ دُبَا وَحَمْدْ كَلْ هَتَوِيمِ دُبَا وَحَمْدْ كَلْ هَتَوِيمِ دُبَا وَحَمْدْ
 لِي هَتَوِيمِ دُبَا وَحَمْدْ كَلْ هَتَوِيمِ دُبَا وَحَمْدْ كَلْ هَتَوِيمِ دُبَا وَحَمْدْ كَلْ هَتَوِيمِ دُبَا وَحَمْدْ
 مَن هَا سَيْشُونَ اَمْرِي هُوَا هَا سَيْشُونَ اَمْرِي هُوَا هَا سَيْشُونَ اَمْرِي هُوَا هَا سَيْشُونَ اَمْرِي هُوَا
 چہر ایک مرتبہ اور توری مدت بعد میں آسان اور زمین اور دریا اور جنگل کو ہلا دوں گا اور میں
 سارے قوموں کو ہلا دوں گا اور آویگا پسند کیا ہو ساری قوموں کا اور میں اس گھر کو جلال سے
 بہرہ وں گا رب العالمین فرماتا ہے چاندی میری ہے اور سونا میرا ہے رب العالمین فرماتا ہے اس
 پچھلے گھر کا جلال پہلے گھر کے جلال سے زیادہ ہو گا رب العالمین فرماتا ہے اور میں اس مکان میں
 سلامتی بخشوں گا رب العالمین فرماتا ہے آسمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں آئے
 تیار ہوئے لگی اسوقت جن لوگوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے وقت کی تیاریاں اور
 آرائشیں دیکھیں تین افکار دل کو اگرچہ مسجد کے دوبارہ بنی کے خوشی ہوئے مگر اس غم اور غم کو
 باقی رہا کہ ہاں ویسی تیاریاں اب کہاں وہ سامان کہاں وہ آرائشیں کہاں اس غم کے
 وقت میں اللہ تعالیٰ جناب حمی بنی علیہ السلام پر یہ تسلی کا کلام اوتا رہا کہ تم مضبوط رہو اور کام کیے جاؤ
 تمہارے ساتھ وہ عہد جو مصر سے نکلتے وقت میں باندہ اس وقت قائم ہے اسکا صاف مطلب یہ ہے
 کہ وہ جو موسیٰ علیہ السلام کی زبان سے عہد باندہ ہے کہ ایک پیغمبر بیچو ننگا جو موسیٰ کے مانند

ہوگا وہ عہد قائم ہے اپنے وقت پر پورا ہوگا اور میرے وہ روح لینے وہ کلام تم میں موجود ہے ہمارے
 دلوں میں خوب یا د ہے پھر اس رسول پاک کے وقت میں جو عظمت اور جلال اللہ کا ظاہر ہوا
 اس کی پیش خبری اللہ نے یوں سنائی کہ تھوڑی مدت بعد میں آسمان اور زمین اور دریا اور
 جنگل کو ہلا دوں گا اور ساری قوموں کو ہلا دوں گا جناب پولوس عبرانیوں کے خط کے بارہویں
 باب میں فرماتی ہیں کہ وہ یعنی اللہ تعالیٰ جو نظر آیا ایسا دہشت والا تھا کہ موسیٰ بولے کہ میں حیران
 اور لرزان ہوں پھر لکھتے ہیں کہ اس کی آواز نے زمین کو اس وقت ہلا دیا پھر اب اس نے یہ لکھ دیا
 کیا کہ ہر ایک بار میں فقط زمین کو نہیں بلکہ آسمان کو بھی ہلا دوں گا جناب پولوس یہ مطلب بہت خوب
 سمجھی کہ ایک مرتبہ اور کالفاظ جو فرمایا اس میں یہ اشارہ ہے کہ ایک بار موسیٰ کے زمانہ میں میں
 ہلا چکا ہوں اب پھر ایک بار زمین آسمان دو لون کو ہلا دوں گا اتنی بات جناب پولوس خوب سمجھی
 مگر ادھنوں نے اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت سمجھا کیونکہ اس وقت جناب محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم کا ظہور نہیں ہوا تھا اور حضرت دانیال علیہ السلام کے پچھلے باب میں اس بات کا صراحتاً
 اشارہ ہو چکا ہے کہ پیش خبریوں کا جب ظہور ہوگا تب اونکا مطلب خوب کھلے گا جناب سرور عالم
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں جب اللہ نے حضرت موسیٰ کے وقت کا سا جلال دکھایا ان
 باتوں کا مطلب خوب طرح کھل گیا دیکھو جس دن اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پر اتر کر حضرت موسیٰ علیہ السلام
 سے باتیں کیں تین سارا پہاڑ ہل گیا تھا اور سب لوگ ڈیروں میں کانپ گئی تھی جیسا کہ قرآن
 شریف کی دوسری سورۃ کے آئینہ میں ہے پھر اللہ نے فرعون کو فوج لشکر سمیت دیا
 میں ڈوبادیا ساری قوموں پر لرزہ پڑ گیا اور بہت قوموں پر تلوار کا جادہ ہوا حضرت محمد صلی
 اللہ علیہ وسلم پر جب قرآن کا اتارنا چاہا اپنا کلام عربی زبان میں عرش پر سے جبریل علیہ السلام
 کو سنایا آسمان اللہ کی دہشت سے کانپنے لگے فرشتے اللہ کی آواز سن کر گہرا گئی اور یہ پیش
 ہو گئی اور سجدی میں گر پڑے آسمانوں میں اس پاک کلام کی دھوم مچ گئی مولانا جلال الدین
 سیوطی کی ذکر منشور سے یہ سب باتیں ظاہر ہیں جناب محمد صلی اللہ وسلم کے پیدا ہونے کے
 دن زمین کا پانی نوشیروان بادشاہ کا کل کانپ گیا اور یہٹ گیا اور چودہ لگوری اس کے
 گر پڑی آگ پو جی والوں کے سارے آتش جانے اللہ نے بھادئی دیو یا می ساوہ کو سکھا دیا

فارس اور بابل والوں کے دل ہلا دی جب اللہ نے آپ پر قرآن اتارا اور آپ نے بادشاہوں کو
 اللہ کا پیغام پہنچا یا جس بادشاہ نے آپ کا نام سنا اور سپر رعب چھا گیا محمد یوں نے روم اور شام
 اور مصر اور فارس اور ہند کو فتح کیا اللہ نے سب قوموں کو ہلا دیا محمدی فوجوں کو جہاد کے واسطے
 جہازوں پر سوار کر کے سمندر میں لے کر لے کر جنگوں کو ہلا دیا بیشک آپ ہی وہ پیغمبر ہیں جنکو
 موسیٰ کے مانند فرمایا تھا جناب پولوس نے زمین اور آسمان کے اور سب قوموں کے ہلا دینے
 کا یہ مطلب لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت موقوف ہو جائیگی اور عیسائی شریعت
 قائم ہوگی اگر پولوس محمدی وقت کو پاتے اور اللہ کے جلال کا یہ ظہور دیکھتے تو اگر اللہ چاہتا تو ہی
 مطلب سمجھتی جو ہم نے سمجھا ہے یہ جو فرمایا کہ ساری قوموں کا پسند کیا ہوا اور یکا یکا ہر انبی
 میں باؤ کا لفظ ہے یعنی آؤ نیلے پادری طاس اسکاٹ لکھتا ہے کہ پادری لوگ کہتے ہیں کہ اسکا
 مطلب یہ ہے کہ قیمتی چیزیں یعنی قوموں کی دولتیں یا عمدہ چیزیں آؤ نیلے وہ کہتے ہیں کہ پسند کیا ہوا
 جو فرمایا یہ ذکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کی طرح نہیں ہو سکتا پادری لکھتا ہے کہ یہ بات اوں
 لوگوں کی بن نہیں سکتی کیونکہ اگر یہ مطلب ہوتا تو یوں کہا جاتا کہ تمام قوموں کی پسند کی ہوئے
 چیزیں لائی جاؤ نیلے یوں نہوتا کہ تمام قوموں کی پسند کی ہوئی چیزیں آؤ نیلے تو اب یہاں لفظ
 آؤ نیلے ہے کہ آؤ نیلے اور مطلب یہ ہے کہ آؤ یکا دانیال علیہ السلام کے نوین باب کی تین سو دین
 آیتا دیکھو عبرانی میں حمود و ث کا لفظ ہے یعنی بہت پسند کیا ہوا غزل الغزالات کے پانچویں
 باب کی سو دین آیت میں ہے و خلو محمدیہ اسکے معنی یہ ہیں کہ وہ بالکل خوبصورت ہے اور لفظ
 کا ترجمہ یہ ہے کہ بالکل خوبصورت ہیں پادری کا مطلب یہ ہے کہ اور مقامیوں میں بھی ایک
 شخص کے حق میں تعظیم کی راہ سے وہ لفظ بولا گیا ہے جو بہتوں کے حق میں بولا جاتا ہے
 عبرانی میں حمدا کے معنی ہیں مرغوب چیز اور حمود و ث کے معنی ہیں پسندیدہ چیزیں اور
 حضرت جبریل علیہ السلام نے اکیلے حضرت دانیال علیہ السلام حق میں حمود و ث کا لفظ
 فرمایا یعنی تم پسند کئی ہوے ہو اور عبرانی میں بی سیم حسن نام کے اخیر میں آتا ہے وہ نام بہتوں
 کے حق میں بولا جاتا ہے اور یہاں ایک شخص کے حق میں کہا کہ وہ محمد ہے یعنی وہ خوبصورت
 ہیں اس طرح یہاں بھی فرمایا کہ وہ شخص جو سب قوموں کے پسند کئی ہوے ہیں آؤ نیلے پادری

نزدیک یہ اشارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ہے اور حقیقت میں یہ بشارت صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ایسی کہلی ہوئی ہے کہ بعضی پادریوں کے قلم سے ہی اسکا اقرار عمل گیا ہے پادری گاڈ فری اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ محمدیوں کا قول یہ ہے کہ اس مقام میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت تام کے ساتھ موجود ہے پادری پارکر سٹ کا قول ہے کہ محمد ثانی کل ہنغویو میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نکلتا ہے آئے محمدی بجائیو دیکھو اس پادری نے اقرار کیا کہ یہ جو حدیث کا لفظ ہے اس میں جی سم دال تین حرف نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود ہیں اور اس لفظ کے وہی معنی ہیں جو محمد کے معنی ہیں یعنی تریف کیا ہوا اور پسند کیا ہوا اللہ تعالیٰ نے آخری پیغمبر کا یہ بتا دیا کہ وہ ساری قوموں کا پسند کیا ہوا ہے یعنی ساری قوموں میں اسکا دین پیلے گا اور اس پر دی میں اپکا نام ہی بتلایا دیا پر بہت بڑا تپا آپکا اللہ یہ بتلایا کہ میں اس گھر کو جلال سے بہر دوں گا پھر اسکا ظہور یوں دکھلایا کہ معراج کی رات میں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پاک مسجد میں بلایا آپ نے سب پیغمبروں کے ساتھ نماز پڑھی آپ کے قدم مبارک کی برکت سے اور سب پیغمبروں کے قدموں کی برکت سے اس مسجد کا رتبہ ایسا بڑھ گیا کہ ایسا کہی نہ بڑھاتا یہ مسجد اس وقت میں سب وقتوں سے زیادہ اللہ کی مقبول ہوئی پھر آپ کے بعد آپ کے خادموں نے اس مسجد کو پاک صاف کر کے نئے سرے سے آباد کیا پھر آپ کے ساتھ برس بعد محمدیوں نے اس مسجد کو سو فی چاندی سے خوب سنوارا اللہ نے فرمایا تاکہ سونا میرا ہے اور چاندی میری ہے اس میں یہ اشارہ تھا کہ اوس زمانہ میں اس گھر کو سونے اور چاندی سے خوب رونق دے دوں گا اس کا ظہور محمدی وقت میں ہوا اور ہر زمانہ میں بڑے بڑے کامل محمدیوں نے اللہ کے کلام سے اور اس کے نام سے اس مسجد کی شان و شوکت ایسی بڑھائی کہ اللہ اللہ اور اللہ تعالیٰ نے وہ فیض اور برکتیں اس مسجد میں محمدیوں کو دکھلائیں جو کسی امت کو نہ دکھلائی تھیں پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اس بشارت کا مطلب یہ ہے کہ اس مسجد کے قائم رہنے کے زمانہ میں ایک نئی شریعت جاری ہوگی پادری نے یہ خیال کیا کہ یہاں جو یہ لفظ ہے کہ اس پچھلے گھر کا جلال پہلی گھر کے جلال سے زیادہ ہوگا تو اس کا مطلب یہی کہ یہی عمارت مسجد کی جو آج بنائی جاتی ہے

یہ گھر نے نہیں پاوے گی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس میں آویں گے اور انکی قدم پاک کی برکت سے اس مسجد کا مرتبہ بڑھ جائیگا پادری لکھتا ہے کہ بعضی لوگ بیشک یہ کہتے ہیں کہ بڑی ہیرو دیس نے اس مسجد کو بالکل گرا دیا اور ایک اور مسجد بنائے پادری جواب دیتا ہے کہ اگرچہ ہیرو دیس نے مرمت کی اور رازائیش کی اور مسجد کے باہر کے مکانوں کو بڑھایا تو بھی خود یہودیوں کی عام راسی یہ کہہ نہیں ہوئی کہ اوس نے دوسری مسجد کو ڈھا دیا یہودیوں نے زرو بابل کی بنائے ہوئی مسجد کو اور ہر ڈھکی کی مسجد کو جدا نہیں سمجھا اس لئی یہ ظاہر ہے کہ ہیرو دیس نے مسجد کو بالکل ڈھا نہیں دیا کہ نئی بناوے ایک دفعہ ایک حصہ کو گرایا ہوگا اور باقی حصوں کو نہ گرایا ہوگا مگر پرانے نیو اور اوسکے مکان کے بہت حصی بیشک قائم رہے ہم کہتے ہیں کہ اندر سے پچھلا گھر فرمایا ہے دوسرا گھر نہیں فرمایا یہ جو زرو بابل کی بنائی ہوئی اور ہیرو دیس کی مرمت کی ہوئی عمارت تھی جسمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے باہمی اوسکو تو کافروں نے ڈھا دیا پھر پانسو برس بعد مجریوں نے اوسکو بنایا بیشک پچھلا گھر ہی ہے جو مجریوں کا بنایا ہوا ہے اسی کا مرتبہ اندر سے پہلے گھر سے یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام کے بنائی ہوئی سے بہت بڑھا دیا پادری لکھتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے وقت میں حبشی شان و شوکت ظاہر میں اس پاک گھر کی تھی ویسی پر کہہ نہیں ہوئی یہودیوں کو بھی اس بات کا اقرار ہے اور اندر تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ دوسری مسجد کی شان و شوکت پہلی مسجد کی شان و شوکت سے کسی وقت میں بڑھ جائیگی جب یہ مطلب بن نہیں سکتا تو یہ ضرور ماننا پڑیگا کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظاہر ہوئی اور اس پاک بنائے آویں گی اسی پادری اندر سے دوسرے گھر کا لفظ نہیں فرمایا بلکہ پچھلے گھر کا لفظ فرمایا اب ضرور مٹو ماننا پڑیگا کہ یہ پچھلا گھر جو مجریوں نے بنایا ہے اسی کا مرتبہ اندر سے پہلے گھر سے بہت بڑھایا ہے اور اندر سے ایک اور کنلا ہوا چٹا یہ چھلایا ہے کہ میں اس مکان میں سلامتی بخشوں گا سو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں اندر سے اس گھر کو سلامتی نہیں بخشی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اوس کو بت پرستوں نے ڈھا دیا پھر پانسو برس بعد جب یہ گھر مجریوں نے بنایا اوسکو اندر سے ایسی سلامتی بخشی کہ آج تک قائم ہے آئے یہودیوں اور نصرائیویہ کنلی نشانیاں دیکھو اور مجری ہو جاؤ اب اسکے بعد یہ بیان ہے کہ دارا بادشاہ کی سلطنت کے دوسرے برس اور اسکے نوین مہینی کی

چومیسویں تاریخ اسد کا کلام محمدی بنی علیہ السلام کے ہاتھ پونچا اس کلام میں یہ بیان ہے کہ اسد
 فرماتا ہے کہ جس دن سے اسد کی مسجد میں تہر پر تہر نہ لگایا جاتا تم غور کرو مینی ٹکڑو ٹکڑو اور اولوں
 سے تمہارے ہاتھوں کے سارے کاموں میں مارا پر تم میری طرف نہ پھرے اسد فرماتا ہے کہ یوں
 مہینے کی چومیسویں تاریخ سے یعنی جس دن سے اسد کی مسجد کی نیو ڈالی گئی آج سے میں ٹکڑو ٹکڑو
 دو ٹکڑا ہر اوسی مہینے کی چومیسویں تاریخ اسد کا کلام محمدی بنی کو پونچا اور اس نے کہا کہ یہوداہ کے
 ناظم زرو بابل سے کہہ دیکھو کہ میں آسمان اور زمین کو ہلاؤنگا اور سلطنتوں کے تخت اولٹ دوں گا اور قوموں
 کی سلطنتوں کا زور کو دوں گا اور رہتوں کو اونکی سواروں سمیت اولٹ دوں گا اور گورک
 اور وے جو اونپر چڑھی ہیں ایک ساتھ گر جاویں گے ہر اک آدمی اپنے بہائی کی تلوار سے رعبائز
 فرماتا ہے کہ اے میرے بندے زرو بابل ابن سیالٹی ایل اوسی دن میں تجھی لونگا اسد فرماتا ہے اور
 نگین کی طرح میں تجھی چڑوونگا اس لئی کہ مینی تجھی منظور کیا میں رب العالمین فرماتا ہوں اے امت
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو اسد تعالیٰ نے پھر صاف صاف محمدی وقت کے بتی بتا دی زمین اور
 آسمان کے ہلا دینے کا صاف مطلب بتا دیا کہ بے ایمان قوموں کی سلطنتوں کا زور کو دوں گا
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں رومی بت پرست جو سب کافروں سے زیادہ ظالم
 تھے اونکا ظلم دن بدن بڑھتا گیا یہ خبر اوس وقت کی نہیں ہو سکتی پھر صاف فرما دیا کہ ہر آدمی
 اپنے بہائی کی تلوار سے مارا جائیگا سو محمدی وقت میں ایسا ہی ہوا ہر قوم کے جو جو لوگ محمدی
 دین میں آئے اونہوں نے اپنے ہم قوم کافروں کو قتل کیا پھر زرو بابل کو اسد تسلی دیتا ہے
 کہ جگو یعنی تیری قوم اسرئیلیوں کو جو محمدی ہو جاویں گے اونکو نگین کی طرح چڑوونگا یعنی
 بڑی عزت سے رکوں گا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہ جو بادشاہوں کی سلطنت
 اولٹ جائیگی خبر ہے یہ بات زرو بابل کے وقت میں نہیں ہوئی کیونکہ زرو بابل سے پہلے
 کے تیار ہونے کے بعد بہت برسوں تک زندہ نہیں رہے تو بیان ہو سکتا ہے
 کہ زرو بابل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فرمایا ہو جیسا کہ اور جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کو داؤد علیہ السلام کے نام سے فرمایا تھا پادری دوسری طرح یوں مطلب بیان کرتا ہے کہ اسد
 تعالیٰ نے زرو بابل کو خبر دیتا ہے کہ زرو بابل کو اور اوسکے وسیلہ سے اوسکی قوم کو اسد تعالیٰ

اون دنوں میں محفوظ رکھی گاجن دنوں میں اس پاس کی سلطنتیں برباد ہو جائیں گی آسے
 پادریوں اور امدت والے دروہا بل سے وعدہ کرتا ہے کہ تجھ کو یعنی میری قوم کو بڑی عزت دون گا
 سو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں جو یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے
 انکو اگرچہ امدت نے باطن میں بڑی عزت دی مگر ظاہر میں انکو سیکڑوں برس بے ایمانوں کا ظلم
 اٹھانا پڑا اور یہاں امدت باطن کی عزت کے ساتھ ظاہر کی عزت کا بھی وعدہ کرتا ہے کہ اوس
 زمانہ میں ایمان والوں کی خاطر سے بت پرستوں اور بے ایمانوں کی سلطنتوں کو اولٹ دوں گا
 اسکا ظہور بیشک محمدی وقت میں ہوا محمدی اسرائیلیوں کو اور سب ایمان والوں کو امدت نے
 یرو شالم میں اور ہر ہر ملک میں اس ایمان سے اور بڑی عزت سے رکھا جناب ذکر یا علیہ
 السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارتوں کا بیان اس صحیفہ کے سرے پر لکھا ہے کہ دارا
 کے دوسرے برس کے آٹھویں مہینے میں امدت کا کلام ذکر یا نبی کو پہنچا جو یہ لکھا ہے کہ بیٹے میں
 امدت ملی فرماتا ہے تم میری طرف پر وہ میں تمہاری طرف پر ونگا اسکے بعد بہت نصیحت کی باتیں میں
 پر لکھا ہے کہ دارا کے دوسرے برس گیارہویں مہینے کی چوبیسویں تاریخ جو سبط کا مہینا ہے امدت کا
 کلام ذکر یا نبی کو پہنچا اور اوس نے کہا میں رات کو دیکھتا تھا اور دیکھا ایک شخص ایک سونگ
 گھوڑے پر سوار ہو کر منہ دی کے درختوں کے درمیان جو نشیب میں تھے کھڑا تھا اور اوس کے
 پیچھے سونگ اور کیت اور تھری گھوڑے تھے تب میں نے کہا اے میرے خداوند یہ کیا میں تب فرشتہ
 نے جو مجھے گفتگو کرتا تھا مجھے کہا کہ میں تجھی دکھاؤں گا کہ یہ کیا میں اور وہ شخص جو منہ دی کے
 درختوں کے درمیان کھڑا تھا اوس نے جواب میں کہا کہ یہ وہ ہیں جنہیں امدت نے بھیجا ہے کہ
 ساری دنیا میں سر کریں اور انہوں نے امدت کے اوس فرشتہ کو جو منہ دی کے درختوں کے
 درمیان کھڑا تھا جواب میں کہا کہ ہم نے ساری دنیا کی سیر کی ہے اور یہ کیو ساری زمین
 بیٹھی ہوئی ہے اور آرام سے ہے پادری طاہرین اسکاٹ لکھتا ہے کہ وہ شخص جو منہ دی کے
 درختوں کے پیچھے کھڑے تھے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے وہ رٹنے والے کی طرح
 گھوڑے پر سوار رہتے گویا اپنے لوگوں کے دشمنوں سے بدلہ لینے کو تھے اور ایک جگہ انکو
 مرد کہا اور ایک جگہ انکو فرشتہ کہا اسلی کہ پہلے وہ ایسی ہی تھے یعنی فرشتوں کی طرح پر تھے اور

منہدی کے درخت اونکے سچے تابعداروں کا نمونہ ہے اور گورٹس جو سواروں کے ساتھ تھے وہ فرشتے تھے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حاضر رہتے تھے اور اونکے حکم کجا لاتے تھے اور اونکی گورٹوں کے طرح طرح کے رنگ تھے یہ اشارہ ہے کہ کہیں غصہ کا اور کہیں کرم کا ظہور اونکی شریعت میں ہو گا یا غصہ اور رحم ملا ہوا ہو گا اسے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو اللہ تعالیٰ نے پادری کے قلم سے لکھوا دیا کہ سرخ گورٹا لڑائی کا نشان ہے اور گورٹوں کے رنگ میں تہر اور رحم دونوں کا اشارہ ہے یہ پتی صاف صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں مگر پادری کہتا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے جو باطن میں اپنی امت کے دشمنوں سے لڑ رہے تھے معلوم ہوا کہ اپنی امت کے دشمنوں سے لڑنا پیغمبروں کا کام ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام باطن میں لڑے تو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر میں بھیجے اور باطن میں اپنے امت کے دشمنوں سے لڑے یہ بشارت بیشک آپ ہی کی ہے آپکے جاد کے بدولت ساری زمین کے ایمان والوں کو کافروں کے ظلم سے پناہ ملی اس کے بعد یہ بیان ہے کہ فرشتی نے حضرت زکریا علیہ السلام سے فرمایا کہ اے زکریا تیرا ہے کہ میں رحمت کر کے یہ وراثت میں پہنچاؤں اوس میں میرا گھر بنا جاؤ گا یہ جناب زکریا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مینی اپنے انکھیں اوٹھائیں اور نگاہ کی اور دیکھو کہ چار سینک تھے اور مینی اوس فرشتی سے جو مجھے گفتگو کرتا تھا پوچھا کہ کیا میں اوس کے بھیجے جواب دیا یہی سینک ہیں جنہوں نے یوداہ اور اسرائیل اور یہ وراثت کو پرانگندہ کیا ہے پھر اللہ نے محکو چار بڑھئی دکھائے تب عینے کہا کہ یہ لوگ کیا کر رہے آئی ہیں اوس نے جواب دیا کہ یہ وہ سینک ہیں جنہوں نے یوداہ کو پرانگندہ کیا ہے اسکا کہ کوئی آدمی اپنا سراوٹھانہ سکا اور یہ اسلٹی آئی ہیں کہ اونہیں ڈراوین اور غیر قوموں کے بیچوں کو جنہوں نے یوداہ کی زمین پر اوس کے پریشان کرنے کو اپنا سینک اوٹھایا ہے گرا دیوین پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ بعضی ان چار سینکوں کا یہ مطلب سمجھی ہیں کہ چار بڑے سلطنتیں جنہوں نے گرجا کو برباد کیا اور بڑھئی کا یہ مطلب ہے کہ فارس والوں نے بابل والوں کو گرا دیا اور یونان والوں نے فارس والوں کو گرا دیا اور رومیوں نے یونانیوں کو گرا دیا اور گاتھ اور اتر کی قوموں نے رومیوں کا زور کٹا دیا اے ایمان والو دیکھو پادری نے یہ مطلب سمجھا کہ یہ چار بڑھی سلطنتیں ایک کی بعد

ایک قائم ہوتی رہے ہر بار کچلی لے پھلی کا زور تو ردیا تو چارسینگ بھی وہی چاروں سلطنتیں
 ٹھہریں اور چاروں بڑھئی جو اونکی گرا دینے والے تھے وہ پہلی کی بعد کی تین سلطنتیں اور ایک اور
 سلطنت ٹھہری کہ ایک نے ایک کو ڈبا دیا اور یوداہ کی زمین کے رہنے والوں پر اپنے اپنے وقت
 میں سینگ اوٹھاتے رہے پھر یہ بشارت کسان کی ٹھہری دیکھو کتاب میں چارسینگ الگ ہیں
 اور چار بڑھئی اونکے توڑنے والے الگ ہیں صاف مطلب یہ ہے کہ یہی چاروں بادشاہتیں
 جنہوں نے یوداہ کے زمین کے رہنے والوں پر اپنے ملک شام پر اپنا سینگ اوٹھایا اونکی زور کو چار
 شخص توڑیں گے سو پہلے نخت نصر بابل نے سینگ اوٹھایا پھر فارس کے بادشاہوں میں اگرچہ
 خسرو بادشاہ نے اسرائیلیوں سے بہت نیکی کی مگر اس کے بیٹے کبائیس نے اوپر سینگ اوٹھایا
 پھر انٹیوکس یونانی نے پھر رومیوں نے سینگ اوٹھایا اور رومیوں کے زمانہ میں فارس
 والوں نے بھی ملک شام پر اپنا سینگ اوٹھایا اس اشیر رحمتی تاریخ کامل میں لکھا ہے کہ اعسطوس
 جو رومیوں کا پہلا بادشاہ ہے وہ یونانیوں سے لڑا اور یونانیوں کی سلطنت جاتی رہی اور
 رومیوں میں داخل ہو گئی معلوم ہوا کہ رومیوں میں یونانی بھی ملے ہوئے تھے رسالہ اعمال میں
 عاریوں کے وعظ کے ذکر میں رومیوں اور یونانیوں کا دونوں کا ذکر آتا ہے اللہ نے اس
 پیش خبر سے کاظم رومن دیکھا یا کہ رومیوں کی سلطنت کے اخیر میں جناب محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم کو پیدا کیا اور آپ پر قرآن اوتارا اور آپ کے بعد آپ کے نائبوں نے یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
 عنہ پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور یونانیوں کا ادھر رومیوں
 اور یونانیوں کا سینگ توڑا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حکومت کے وقت میں آپس کی لڑائیوں کی باعث
 سے ظاہری جہاد کم ہوا مگر آپ کے باطنی جہاد کی برکت سے امیر معاویہ کے زمانہ میں پھر رومیوں اور
 یونانیوں کا خوب زور توڑا گیا دوسرا باب اس باب میں یہ بیان ہے کہ حضرت زکریا علیہ
 السلام سے فرشتی نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ یہ دو شاہم خوب طرح آباد ہو گا تم بابل سے اپنے
 تین چوڑا ویسے بابل میں اب مت رہو اور سب یہ دو شاہم میں چلے آؤ پھر دسویں آیت میں فرماتا
 ہے صیہون کی بیٹی تو گداور خوشی کر کیونکہ دیکھ میں آؤ گداور تیرے درمیان سکونت کر رہی گدا
 خداوند فرماتا ہے اور اوسے دن ہو قیری قومیں اللہ سے میل کر نیکی آؤ وے میری لوگ ہو گدا

اور میں میرے پیچ میں رہوں گا اور تو جائیگا کہ رب العالمین نے مجکو تجھ پاس بھیجا ہے اور اللہ ہوداہ کو سر زمین مقدس میں اپنا حصہ جانکر رکھیں گا اور یروشالم کو پسند کرے گا ای ساری خلقت خدا کے آگے چسکی ہو رہے کیونکہ وہ اپنے پاک مکان سے اٹھتا ہے اسی محمدی بہائیو دیکھو اللہ تعالیٰ یروشالم کے لوگوں سے وعدہ کرتا ہے کہ میں تم میں رہوں گا اور قوم ہوداہ کو اپنا حصہ جانکر یعنی اپنے خالص بندے جانکر اس پاک زمین میں ان کو رکھوں گا اور یروشالم پر ہر رحمت کی نظر کرے گا یہ جو فرمایا کہ یروشالم کو پسند کرے گا اس میں صاف یہ اشارہ ہے کہ یروشالم کی اس آبادی کے بعد دیرانی ہی ہوگی بعد اسکے اللہ پر اس کو پسند کرے گا یعنی آباد کرے گا اس وقت کا یہ تہادیا کہ ہوتیری تو میں اللہ کی طرف رجوع ہوئی اور وہ اللہ کے خاص بندے ہونگی فرشتے نے فرمایا کہ جہاں خبروں کا ظہور ہوگا تب تم جاؤ گی یعنی اس وقت کے لوگ ایمان لائیں گے اور جانیں گی کہ فرشتے نے اللہ ہی کے حکم سے کہا تھا ہر ساری خلق کو حکم ہوتا ہے کہ اللہ کے آگے چپ ہو رہو کیونکہ وہ اپنے پاک مکان سے اٹھتا ہے حضرت اشعیا علیہ السلام کے چہ بیسیویں باب کی اکیسویں آیت میں ہو چکا ہے کہ دیکھو اللہ اپنے مکان سے چلا آتا ہے تاکہ زمین کے رہنے والوں کو انکی شرارت کی سزا دیوے وہی مطلب یہاں ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو سزا دینے کے لیے اٹھتا ہے اوسکے سامنے چپ ہو رہو اس قہر کے ساتھ رحمت کی بھی بشارت ہے کہ اس وقت میں بہت قوموں کو نعمت ایمان کی اور اللہ کی نزدیکی حاصل ہوگی اور یروشالم پر اللہ کی نہایت رحمت ظاہر ہوگی ان سب باتوں کا صاف ظہور محمدی وقت میں ہو رہا ہے قوم ہوداہ میں کے محمدی لوگ وہاں کے خاص باشندے ہیں عیسرا باب اور اوس نے بھی یہ دکھلایا کہ سرور الہام یہوشوع اللہ کے فرشتے کے آگے کھڑا تھا اور شیطان اوس کے دہنی ہاتھ کھڑا تھا تاکہ اوس کے یہ ظافنی کرے اور اللہ نے شیطان کو کہا کہ ای شیطان اللہ تجھی ملامت کرے ہاں وہ اللہ تجھی ملامت کرے جس نے یروشالم کو پسند کیا ہے کیا یہ لکھی نہیں جو آگ سے نکالی گئی ہے اور یہوشوع میلے کپڑی پہنے فرشتے کے آگے کھڑا تھا اور اوس نے جواب دیا اور انہیں جو اوسکے سامنے کھڑے تھے کہا کہ پہلی پوشاک کو اوس سے اتار لو اب اوس نے اوس سے کہا کہ دیکھو میں پختہ بدکاری تجھ سے دور کی اور میں تجھی نفیس پوشاک پہناؤں گا اور میں

کہا کہ اوس کے سر پر ایک صاف پگڑی رگین جب آؤنہوں نے اوس کے سر پر صاف پگڑی رکھی اور اوی
 پوشاک پہنائی اور اللہ کا فرشتہ اوس کی پاس کھڑا ہوا اور اللہ کے فرشتے نے یہوشوع سے تاکید کر کے کہا کہ رب
 العالمین یون فرماتا ہے کہ اگر تو میری راہوں پر چلے گا اور میری شریعت کی نگہبانی کریگا
 تو تو میرے گھر پر حکومت کریگا اور میرے صحفوں کی نگہبانی کریگا اور میں تجھے انجیل سے
 جو بیان پاس کھڑے ہیں ایسے لوگ دوں گا جو تیری رہنمائی کریں اب اسے یہوشوع سردار امام سن تو
 اور تیرے رفیق جو تیرے آگے بیٹھی ہیں کیونکہ یہ اشخاص بطور نشانی کے ہیں کہ دیکھ میں اپنے
 بندے صحیح کو یعنی شاخ کو لاؤنگا کیونکہ اوس پہر کو جو میں یہوشوع کے آگے دہرا ہے دیکھ اوس
 ایک ہی پہر پر سات آنکھیں ہونگی دیکھ میں اوس پر کندہ کرونگا رب العالمین فرماتا ہے اور
 میں اس سرزمین کی بدکاری کو ایک ہی دن میں دور کرونگا اوس دن رب العالمین فرماتا ہے
 تم میں سے ہر ایک درخت انگور کی چھانوا اور انجیر کے تلی اپنے ہم سایہ کو بلاویگا اسی محمدی بہائیو دیکھو
 یہوشوع کو اسد تعالے نے مسجد بیت المقدس کا امام بنایا اور حضرت زکریا علیہ السلام کو یون
 دکھلایا کہ فرشتے نے اوس کے پیلے کپڑے اتارے اور پاکیزہ کپڑے پہناے اور کہا کہ میں
 تجھے گناہوں سے پاک کیا ہوا اسد تعالے نے یہوشوع سے فرمایا کہ تو اور تیرے ساتھ والو لوگ
 جو اس مسجد کے آباد کرے میں مشغول ہیں یہ سب نمونہ کے طور پر ہیں سکا صاف مطلب یہی
 کہ بہت بڑی رونق اور بڑی شان و شوکت اس مسجد کی جب ظاہر ہوگی جب اوس بچہ
 کو لاؤنگا جب کا نام صحیح یعنی شاخ ہے یعنی جو پہلے تنہا ہوگا پھر اوس کی امت بہت بڑہ جائے
 گی یہ آبادی اوس بڑی آبادی کا نمونہ ہے صلیح کا لفظ آخری پیغمبر کے حق میں حضرت
 اشعیا علیہ السلام کے چوتھی باب میں ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ نے سورہ اتافتحا کے اخیر میں
 جو مثال فرمائی ہے اوس میں یہ لفظ یاد دلایا ہے پاورے لکھا ہے کہ یہ خطاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کا ہے کہ وہ چوٹی شاخ کی طرح ایک ایسے درخت سے نکلے جسکو دشمنوں نے عیب لگایا تھا پھر وہ
 بڑے درجہ تک بڑھے پھر لکھا ہے کہ یہوشوع اور اوس کی رفیقوں میں یہ نمونہ تھا کہ اسی
 طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سلطنت میں خدا پرستوں کا قلبہ ہوگا اسے پادریو یہوشوع
 اور اوس کی رفیقوں میں یہ نمونہ تھا کہ اس طرح جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بدولت یہ مسجد

خوب طرح خدا پرستوں سے آباد ہوگی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خبر یہ نہیں ہو سکتی اونکی بعد تو اس مسجد کو سارے شہر سمیت بت پرستوں نے ڈبا دیا یہ جو فرمایا کہ اوس پتھر کو جو یوشوع لوگے دہرے پادری لکھتا ہے کہ یہ اشارہ ہو سکتا ہے مسجد کے کسے گوشے یا بنیاد کے پتھر کی طرف جو یوشوع کی آنکھوں کے سامنے رکھا گیا تھا جس پر کہ اسرائیل کی قوموں کے نام شاید کندے ہوئے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کا اشارہ اوس گوشے کے پتھر کی طرف ہے جس کو اللہ انجیل کے ظہور کے وقت رکھے گا اور ساتھ آنکھوں سے بہت لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بے نہایت دانائی کو مراد لیا ہے آے ایمان والو اس پاک مسجد کی آبادی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وسیلے سے ہوئی یہ بشارت بیشک آپ ہی کی ہے اور یہ آپ ہی کی بڑے حکمت اور بڑے دانائی کے تشریف ہے یوشوع کو فرمایا کہ جھگوگنا ہوں سے پاک کیا یہ منو نہ دکلا کر فرمایا کہ اس زمین کی بدکاری کو ایک ہی دن میں دور کر دوں گا سو ایسا ہی ہوا جب مجھ یوں کے حکومت پر و شالم میں اور تمام ملک شام میں قائم ہوئی جو ٹے عیسائیوں کا ظلم اللہ نے ایک ہی دن میں دفع کر دیا تمام ملک شام میں اللہ والوں کو امن و امان ہو گیا ہر ایک شخص اپنے پاس کے ملک والوں کو اس پاک زمین کی طرف بلائے لگا چوتھا بابا بدرہ فرشتہ جو مجھے بائیں کرتا تھا پر آیا اور جیسا کوئی نمینڈ سے جگایا جاتا ہے ویسا اوس نے بھی جگایا اور جھگوگنا تو کیا دیکھتا ہے اور دیکھتا کہ میں دیکھتا ہوں اور دیکھوا یک شعدان بالکل سوئے گا اور اوسکے سر پر ایک کٹوہ ہی اور اوسکے سات چراغ اوسکے اوپر اور اوس سات چراغوں کی جو اوسکے اوپر ہیں سات نلیاں اور اوسکے نزدیک دو درخت زمیتوں کے ایک کٹورے کے دہنی طرف اور دوسرا اوسکے بائیں طرف اور میںی اوس فرشتی کو جو مجھے کلام کرتا تھا جواب دیکر کہا کہ امی میرے خداوند یہ کیا میں تباہوں فرختے نے جو مجھ سے کلام کرتا تھا جواب دیکر کہا کیا تو نہیں جانتا کہ یہ کیا میں بیٹھے کہا نہیں اے میرے خداوند تباہ اوس نے جواب دیکر کہا یہ درو بابل کے لیے اللہ کا کلام ہے کہ نہ لشکر سے اور نہ زور سے بلکہ میرے روح سے رب العالمین فرماتا ہے اے بڑے پہاڑ تو کیا ہے تو زرو بابل کے آگے ایک میدان ہو جائیگا اور اوس سرے کے پتھر کو یہ پکارتے ہوئے نکالے گا کہ اوس پر فضل اوس پر فضل ہوئے پادری طاسل اسکاٹ لکھتا ہے کہ زرو بابل کو

یقین دلایا کہ اوس کا سہارا اور مدد اوسکی قوت سے یا آدمی کی حکومت سے نہیں ہے لیکن خدا کی قدرت سے ہے اور اللہ کے گھر کے بنائے میں اور اوسکی عبادت میں جو لوگ روکنی واسطے ہیں وہ بڑے پہاڑ کے مانند ہیں لیکن اللہ کی قدرت سے وہ بڑا پہاڑ ایک میدان ہو جائیگا اور اللہ تعالیٰ اوسوقت میں ایک چوٹی کا پتھر لاویگا جو عبادت خانہ کے چوٹی پر رکھا جائیگا اور تمام لوگ شور سے اور بار بار بار بیان کرینگی اوسکی کامیابی کو اور اللہ کا فضل و ہونڈین کے طرح طرح کی عبادتوں سے ان سب باتوں میں زرو بابل بیشک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نمونہ ہے جنہوں نے عبادت خانہ بنایا نہ آدمی کے طاقت کے وسیلے سے بلکہ روح القدس کے وسیلے سے جب کہ پہاڑ اونکی سامنی میدان ہو گیا یہاں تک کہ جماعت نجات پائی جو اونکی پوری ہوی اس مطلب کو کھدیر کا ترجمہ ان لفظوں سے بیان کرتا ہے کہ اوسکا مسیحا آویگا جسکا نام ہمیشہ رہیگا اور زمین کی تمام سلطنتوں کی حکومت حاصل کریگا اور سینٹ جیروم کہتا ہے کہ قدیم یہودیوں نے بھی اسکو اس طرح بیان کیا ہے اسے امت محمدی علی اللہ علیہ وسلم جو شمع دان اور چراغ اللہ نے غیب کے عالم میں حضرت زکریا علیہ السلام کو دکھلایا اور فرشتے نے فرمایا کہ یہ زرو بابل کے واسطے اللہ کا کلام ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے زرو بابل کے واسطے اپنے کلام کو اس توراتی شکل میں دکھلایا اور بتلادیا کہ فقط اللہ کے کلام کے نور سے زرو بابل کے سامنے بڑا پہاڑ میدان ہو جائیگا یعنی جو لوگ اس مسجد کے بنانے سے روکتی ہیں اونکا زور کچھ نہیں چلے گا پھر اس علاقے سے یہ بھی فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ اوس سرے کے پتھر کو نکالے گا اور فرمادیا کہ اوس پر فضل ہے اوس پر فضل ہے کہنے کے سرے کا پتھر آخری پیغمبر کے حق میں حضرت اشعیا علیہ السلام کے اٹھائیسویں باب کی سولہویں آیت میں ہو چکا ہے یہاں اوسکو پھر یاد دلادیا اور اوس مطلب کو خوب طرح کھول دیا کہ مسجد بیت المقدس کو آباد کر کے اوس کو نے کی پتھر کی خبر دے اس میں صاف اشارہ ہے کہ آخری زمانہ میں اوسکے طور سے یہ مسجد آباد ہوگی کہنے کے پتھر سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مراد نہیں ہیں جنکی تلخ اس مسجد کو دشمنوں نے ڈبا دیا ایک پتا اوسوقت کا یہ بتلادیا کہ اوسوقت میں یہ شور ہوگا کہ اوس پر فضل ہے اوس پر فضل ہے دیکھو قرآن مجید میں اللہ نے بار بار اپنے محبوب خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا کہ تجیر اللہ کا بڑا فضل ہے اور قدیم یہودیوں نے کہنے کی پتھر کا یہی مطلب

سمجھا ہے کہ یہ آخری پیغمبر کی خبر ہے جو زمین کی تمام سلطنتوں پر حکومت کریں گے دیکھو یہ سب بتی اور
نشان صاف صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں اب سمجھنا چاہیے کہ اللہ نے اپنے کلام کی
جوازانی شکل حضرت زکریا علیہ السلام کو دکھلائے وہی مثال اپنے کلام کی اور نور ایمان کی قرآن
میں اپنے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلائے اللہ تعالیٰ سورہ نور میں فرماتا ہے اللہ
نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِثْلُ نُورِ كَوْكَبٍ مَشْكُورٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ
فِي سُرَجٍ جَاحِجَةٍ كَأَنَّهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ
كَرْبُودٍ لَا شَرَقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيئُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارُ
نُورٍ عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ لِمَن يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّبِيِّ
وَاللَّهِ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ یعنی اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا مثال اس کے نور کی جیسے ایک
چراغدان ہے اوس میں چراغ ہے چراغ شیشی میں ہے شیشہ گویا ستارہ روشن ہے روشن کیا
جاتا ہے برکت والے درخت زیتون سے کہ نہ پورب کا ہے نہ پچیم کا لگتا ہے کہ اوس کا تیل روشن
ہو جاوے اگرچہ اوس کو آگ نہ لگے نور ہے نور پر راہ جاتا ہے اللہ اپنے نور کی طرف جس کو چاہتا ہے
اور بیان کرتا ہے اللہ کما دتین لوگون کے لیے اور اللہ ہر چیز کا جانتے والا ہے مولا نا جلال الدین
سیوطی رحمہ اللہ تفسیر درمنثور میں لکھا ہے کہ طبرانی اور ابن عدی اور ابن مردویہ اور ابن عساکر
نے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ تک سند پہنچائے انہوں نے فرمایا کہ چراغدان سینہ جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور شیشہ آپکا دل ہے اور چراغ وہ نور ہے جو آپ کے دل میں ہے
کیا جاتا ہے برکت والے درخت سے وہ درخت حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں نہ پورب کے
نہ پچیم کے یعنی نہ یہودی نہ نصرانی اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم
اور ابن مردویہ نے شہر بن عطیہ تک سند پہنچا ہے انہوں نے فرمایا کہ ابن عباسؓ کے پاس
کے پاس آئے اور اس آیت کا مطلب اون سے پوچھا وہ بولے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نور کی مثال ہے چراغ آپکا دل ہے اور شیشہ آپکا سینہ ہے اور ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے
پوچھا کہ سند پہنچائے انہوں نے فرمایا کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ یا محمدؐ نور اللہ کا جو تیرے دل میں
ہے اوسکی یہ مثال ہے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو اللہ نے روشن تارے سے

مثال دی روشن ہوتا ہے برکت والے درخت سے یعنی تو اپنا دین ابراہیم سے لیتا ہے وہ سے
 زیتون ہے نہ پورب کا نہ پچم کا وہ نصرانی نہیں کہ پورب کی طرف نماز پڑھی اور یہودی بھی نہیں
 کہ پچم کی طرف نماز پڑھی لگتا ہے کہ اوسکا تیل روشن ہو جاوے اسکا یہ مطلب کہ لگتا ہے کہ محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغام کے آنے سے پہلے ہے حکمت کی بات بول اوٹھیں اوس نور کی
 باعث سے جو انکی دل میں اندر نے رکھ دیا ہے ابن مردودیس نے ابو حریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیتون ابراہیم کا دل ہے نہ یہودی ہے نہ نصرانی خلاصہ اس
 بیان کا یہ ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک چراغ دان ہے اور آپ کے دل میں جو نور اللہ کے
 کلام کا اور اللہ کی پہچان کا اور اوس کے عشق اور محبت کا ہے وہ چراغ ہے اور آپ کا دل شیشہ ہے جو
 بڑے روشن شاری کی طرح روشن ہے اور وہ چراغ زیتون کے تیل سے روشن کیا جاتا ہے یعنی
 آپ کے دل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل کا فیض چلا آتا ہے اور وہ ایسا فیض نورانی ہے
 کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے اوتارنے سے پہلے ہی اوس نور سے اللہ کو پہچانتی تھے اب
 اللہ نے آپ پر قرآن اتارا نور پر نور بڑا دیا تو آپ کے دل میں جو نور ایمان کامل کا پہلے سے تھا اور
 اللہ نے اپنے کلام کا نور دل میں بہر دیا اس جگہ پر گمان جاتا ہے کہ یہی نور آپ کے نورانی دل کا
 اور قرآن مجید کا اللہ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو دکھلایا اور اس پاک کلام کا اثر زرو بابل پر
 ڈالا کہ اوس کے سامنے بڑے بڑے قومی دشمنوں کو بیزور کر دیا حضرت زکریا علیہ السلام فرما سکتے ہیں
 کہ یہ اللہ کا کلام مجھی پہنچا اور اوس نے کہا کہ زرو بابل کے ہاتھوں نے اس گھر کی بنیاد لی اور
 اوس کے ہاتھ اوسے تمام بے کریں گے تب تو جائے گا کہ رب العالمین نے مجھی تم پاس بھیجا ہے
 تب میں نے اوسے جواب میں کہا کہ یہ دو نو زیتون کے درخت جو شمع دان کے دہنی بائیں ہیں کیا ہیں
 اور میں نے دوسری بار خطاب کر کے اوس سے کہا کہ زیتون کی یہ دو شاخیں جو سولے کی دونوں کے
 متصل ہیں چکی راہ سے سونا یعنی سنبلہ تیل دل میں سے نکلا چلا جاتا ہے سو کیا ہیں اوس نے مجھی
 جواب دیکر کہا کیا تو نہیں جانتا ہے کہ یہ کیا ہیں میں نے کہا نہیں اے میرے خداوند اوس نے مجھی کہا
 کہ یہ دو نو شیشے تیل کے ہیں جو ساری زمین کے خداوند کے حضور کھڑے رہتے ہیں اے ایمان والو غلطی
 میں بیہمار کا لفظ تھا اور لغت عبرانی میں بیہمار کے معنی گھٹے ہیں زیتون کا تازہ نکلا ہوا تیل تو

اسکا مطلب یہ ہوا کہ وہی روشن تیل زیتون کا جو چراغوں میں بھرا ہوا ہے وہ وہی وہیوں میں سے
 نکلا چلا جاتا ہے اور اودن دولون درختوں میں پہنچتا ہے فرشتے نے فرمایا کہ یہ دولون تیل کے
 یعنی زیتون کے روشن تیل کے بیٹے ہیں یعنی اوس روشن تیل کے فیض لینے والے ہیں جو ساری
 زمین کے خداوند کے یعنی اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے رہتے ہیں یہ لفظ اللہ تعالیٰ کے حق میں
 حضرت یوشع علیہ السلام کے تیسرے باب کی گیارہویں آیت میں بھی آیا ہے کہ اوسکے بعد کا صندوی
 جو ساری زمین کا مالک ہے پادری طامس اسکا لکنا ہے کہ دولون تیل لگائے ہوئے چراغ زربا
 اور یوشع تھے یہ دولون حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نمونہ تھے اسے ایمان والو جناب یوحنا حواری
 جبکی کتاب مکاشفات انجیل شریف کی جلد میں لکے ہوئے ہیں وہ انہوں نے اوسکے گیارہویں باب میں
 ان دو شخصوں کا ذکر کیا ہے جنکو یہاں درخت زیتون کا فرمایا ہے پہر لکھا ہے کہ وہ قتل کئی جاوینگے
 اور انکی لاشیں بازار میں پڑے رہیں گے اس بیان سے معلوم ہوا کہ وہ دولون شخص حضرت
 یوحنا کے وقت سے پہلے کے نہیں ہیں حضرت یوحنا کا وہ بیان جناب امام حسین علیہ السلام پر اور
 جناب عباس علیہ السلام پر مطابق پڑتا ہے اسکا پورا بیان کتاب مکاشفات کی پیش خبریوں میں
 آویگا اگر اللہ چاہے گا پھر ان باب اور وہ فرشتہ جو مجھ سے باتیں کرتا تھا نکلا اور اوس نے
 مجھے کہا کہ اب تو اپنے آنکھیں اوٹھا اور دیکھ کہ یہ جو نکل آتا ہے کیا ہے مینی کیا یہ کیا ہے وہ بولا کہ یہ جو
 نکلتا ہے ایک ایفہ ہے اور اوس نے کہا کہ ساری سرزمین میں یہی اونکی شبیہ ہے اور دیکھو ایک
 سیسے کا قظا رہے اور ایک عورت ہے جو ایفہ کی چونچ سیٹھی ہوئے ہے اور اوس نے کہا کہ یہ
 شرارت ہے اور اوس نے اوسکو ایفہ کے بیج میں گرا دیا اور اوس سیسے کے باٹ کو اوسکی مونہ پر
 دھر دیا پر مینے اپنے آنکھیں اوٹھائیں اور نگاہ کی اور دیکھا اور دیکھو عورتیں نکل آئیں اور ہوا اونکی
 شکموں میں ہر ہی تھی کیونکہ اون کے نیکہ لگ لگ کے چکے ان کے مانند تھے اور وہی ایفہ کو
 آسمان اور زمین کے ادھر میں اوٹھالے گئیں تب مینے اوس فرشتے کو جو مجھ سے باتیں کرتا تھا کہا
 کہ یہ ایفہ کو کہہ لے جاتیں ہیں اوس نے مجھے کہا اس واسطے لیے جاتے ہیں کہ سنا کر کی ہوں میں ان کا
 ایک گہر بناوین کہ وہ قائم کیا جاوے گا اور اپنی بنیاد پر رکھا جائیگا پادری طامس اسکا لکنا ہے
 کہ ایفہ ایک پیمانہ ہے اور عورت قوم یہودی کی نشانی تھے اور فرشتے نے کہہ دیا یہ مین پہنکی وہ

شرارت تھی اسکا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہودی لوگ پہ شرارت کریں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دیں گے اور انجیل سے ٹکڑے ہو گئی اور دو عورتوں سے مراد رومیوں کی فوج ہے اور اونٹنی غلبہ کی نشانی ہے اور ایفہ کا سنعار یعنی بابل میں لے جانا اسکا یہ مطلب ہے کہ رومی لوگ یروشالم کو لے لینگے اور یہودی برباد ہونگی بابل کی قید کی مصیبت جیسی تھے ویسی مصیبت اور پھر آویکی اسی ایمان والو ہمارے نزدیک تو بابل سے اور رومیوں کی فوج اور یروشالم سے کچھ علاقہ نہیں ظاہر یوں ہے کہ وہ عورت جو تھی وہ صورت شرارت کی تھے جو اوس برتن میں بیٹھی تھے اوسکو فرشتے لے اوس برتن میں گرا دیا اور اوسپر سر پوش ڈھانک دیا اور اوسکو بابل میں بھیجا اور وہاں شرارت کا گھر بنا دیا اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ بخانہ بابل داؤن کی شرارتیں اب سو قوت ہو گئیں بابل والی پہر شرارت کریں گی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد بابل کا ایک بادشاہ آیا اور اوس نے یروشالم کے ہزاروں آدمیوں کا خون بہا یا اللہ نے حضرت ذکر یا علیہ السلام کو بابل داؤن کے شرارت اور مدت تک پایداری اوسکی دکھلا کر جہاد کا سامان دکھلایا چٹا باب تہ میں نے پھر اپنے آنکھیں اوپر اوٹھائیں اور نگاہ کی تو دیکھا اون دو پہاڑوں کے سچ میں سے چارنگا بڑیاں نکل آئیں اور وہ پہاڑ تانبی کے پہاڑ تھے پہلے گاڑی میں سرنگ گھوڑے اور دوسری گاڑی میں مشکی گھوڑے تھے اور تیسری گاڑی میں تقری گھوڑے اور چوتھی گاڑی میں کبرے اور سیاہ سفید گھوڑے تھے تب مینی اوس فرشتہ کو جو مجھے باتیں کرتا تھا خطاب کر کے کہا کہ اے میرے خداوند یہ کیا ہیں اور فرشتے نے بھی جواب دیکر کہا کہ یہ آسمان کی چاروں روحیں ہیں جو ساری زمین کے خداوند کے حضور میں کڑی تھیں اور اب ٹکڑے جاتی ہیں اور مشکی گھوڑے جو اوسمیں میں سوا و تر ملک میں جاتے ہیں اور تقری اونکے سپہم طرف جاتے ہیں اور کبری دکن کے ملک کو جاتے ہیں اور سیاہ سفید گھوڑے انکے ہاتھ کا کہ ساری زمین پر سیر کریں اور اوس نے کہا چلو زمین پر سیر کرو اور اونہوں نے زمین پر سیر کی اور اوس نے بھی پکارا اور اوس نے مجھ سے کہا کہ اونکو دیکھ جو اتر کے ملک کو گئی ہیں اونہوں نے میرے جی کو اتر کے ملک میں بند کیا ہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ فرشتی لے جو اب میں سرنگ کا ذکر کیا کہ پہلی سلطنت ابی برباد ہو چکی ہے گاڑیاں سرخ گھوڑوں کے ہاتھ سے لے لی گئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ گنگا روں سے بدلہ لے گا اور کالی گھوڑے قحط اور وبا کی نشانی

ہے جو اکثر لڑائیوں کے بعد ہوتا ہے سفید گھوڑے امن اور تندرستی کی نشانی ہے کبے اور مرنگ
 رحم سے ملے ہوئی غصہ کی نشانی ہے چار رو حین چار فرشتے تھے سرخ آگے بڑھی اونکی تدبیر سے
 پارسیوں نے کلدیون کو غارت کیا جو اتر کو گئی اونہوں نے بابل والوں کو پایا اسی پادریوسخ
 گھوڑے تو اسلی آگے بڑھے کہ اونکی تدبیر سے ایرانیوں نے کلدیون کو جو بابل میں تھے غارت
 کیا تو مشکی یعنی سیاہ گھوڑے جو اتر کے یعنی بابل کے ملک کی طرف جاتے ہیں یہ توصات بابل پر
 دوبارہ فوج کشی کی بشارت ہے اسکا ظہور جب ہی ہو واجب محیوں نے بابل پر جہاد کیا پرماتی
 گھوڑے جو پچھم اور دکھن کو گئی اور جیکو زمین پر پڑا اے کا حکم ہوا یہ صاف بشارت محمدی جہاد
 کی ہے پرفرشتے نے فرمایا کہ جو اتر کے ملک کو گئی ہیں اونہوں نے میراجی اتر کے ملک میں ٹنڈا
 کیا ہے اسی معلوم ہوا کہ بابل والوں کے کفر اور ظلم سے فرشتوں کی روح پر بڑا صدمہ تھا محیوں
 نے جب بابل پر جہاد کیا فرشتوں کے دل اور روح کو نہایت خوش ہو گیا حضرت زکریا علیہ السلام
 فرماتے ہیں اور اللہ کا کلام بھی پہنچا اور اس نے کہا کہ توفیق یوں ہے یعنی خلدی اور طویاہ
 اور یسوع یاہ سے جو بابل سے آئی ہیں اے اور تو اسی دن جا اور یسوع یاہ ابن صفتیہ کے گھر میں
 داخل ہوا دن سے چاندی اور سونے اور تاجوں کو بنا اور اونہیں بیوشوع ابن یو صدق
 سردار کلمن یعنی امام کے سر پر کہا اور اس سے یوں کہہ کہ رب العالمین یوں فرماتا ہے کہ وہیکہ
 وہ شخص جسکا نام صحیح یعنی شاخ ہے اور وہ اپنے جگہ سے اڑے گا اور وہ اللہ کی ہیکل کو یعنی مسجد
 کو بنا دیگا ہاں وہی اللہ کی ہیکل کو یعنی مسجد کو بناویگا اور وہ صاحب ثنوت ہوگا اور اپنے
 تخت پر بیٹھ کر حکومت کرے گا اور وہ اپنے تخت پر کاہن یعنی امام ہی ہوگا اور سلامتی ملی
 مشورت اون دونوں کے درمیان ہوگی اور دسے تلخ چیلیم اور طویاہ اور یسوع یاہ اور
 جین ابن صفتیہ کی طرف سے ہونگی تاکہ خداوند کی ہیکل میں یعنی مسجد میں ایک یادگار
 ہو دین اور دسے جو دور دور ہیں سو آوین گے اور اللہ کی ہیکل میں یعنی مسجد میں
 بنا دیں گی اور تم جانو گی کہ رب العالمین نے مجھی تم پاس بھیجا ہے اور اگر تم خدا و خدا پنی خدا کی
 فرمانبرداری کرو گی تو یوں ہوگا اسی امت محمد صی اللہ علیہ وسلم اور میری باب میں بیوشوع
 سے فرمایا تھا کہ تو اور تیرے رفیق بطور نمونہ کی ہیں میں اپنے بندے صحیح کو یعنی شاخ کو لاؤں گا

اب بیان اوس نمونہ کی بعینہ صورت دکھلا دی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ ذکر یا علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اسی دن اور لوگوں سے پورساہ کے مکان پر ملاقات کریں شاید وہاں وہ اپنے غمزدیہ کو لگی تھے اسے ایمان دیا اور معلوم ہوا کہ یہ لوگ اونہیں کے نہیں ہیں جو خسرو بادشاہ کو قوت میں بابل سے آئے تھے اوکو تو بہت مدت گزر چکی تھی اب یہ نئی لوگ بابل سے آئے تھے اور سونا چاندی لائی تھے حضرت زکریا علیہ السلام کو اللہ کا حکم ہوا کہ اسی دن یوساہ کے گھر میں جاؤ اسی دن کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ ابھی پہنچے نہیں تھے پہلے سے حکم ہوا کہ جس دن وہ بیان پر وشالم میں آجوں کو بناویا اور یہ نمونہ دکھلا کر پیش خبری اسکو سنایو کہ دیکھو شخص ہوشیہ کے لیے تاجوں کو بناویا وہ اپنی جگہ سے اٹکے گا اس میں صاف یہ اشارہ ہے کہ وہ اس ملک جس کا نام صحیح یعنی شاخ ہے وہ اپنی جگہ سے اٹکے گا اس میں صاف یہ اشارہ ہے کہ وہ اس ملک میں پیدا نہیں ہوگا بلکہ جو اس کا مقام ہے وہاں وہ شاخ کی طرح اترے گا جیسا کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کے ترنبوین باب میں فرمایا ہے کہ وہ کوئل کی طرح خشک زمین سے پوٹ نکلا بیان پر یہ مثال یاد دلانے اور دوسری مثال یہ دکھلانے کہ جس طرح یہ لوگ بابل سے آئے اور ان سے سونا چاندی لیکر تاج بنائے گئے اسی طرح وہ شخص دوسرے ملک سے آویگا اللہ کی مسجد کو بناویگا اللہ فرماتا ہے کہ وہ اپنی جگہ سے اترے گا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ شہر بیت اللحم میں حضرت داؤد علیہ السلام کے خاندان سے ایک کواری لڑکی سے پیدا ہوگا ہم کہتے ہیں کہ پر وشالم سے بیت اللحم میں کوس ہے اور یہاں دور ملک کا نمونہ دکھلایا ہے اور پر دوائیوں کے بعد دور کے لوگوں کا پتا بتلایا ہے اللہ فرماتا ہے کہ وہ اللہ کی مسجد کو بناویگا پادری لکھتا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اصل عبادت خانہ بناوینگے کہ مسجد بیت المقدس اسکا ایک نمونہ ہے پادری کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دین و ایمان کو اس قدر دنیا میں پھیلایا کہ مسجد بیت المقدس بنانے والوں نے اس قدر نہیں پھیلایا تھا مسجد بنانے کا نقطہ اتنا ہی مطلب ہے اور یہ خیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے آئے پادری یہ بشارت صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جنہوں نے اس پاک مسجد کی بری تری رکھیں بیان فرمائیں اور ان کے خالق

اس پاک سب کو جو پانسو برس سے ویران تھے بڑے شوق سے بنایا اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ وہ سخت پر بیٹھ کر حکومت کر لگا یعنی حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کی طرح اللہ اور مسکو پیغمبری کے ساتھ بادشاہت اور رعیت کا بند و بست بھی دیگا اور کاہن یعنی عبادت خانہ کا امام بھی وہی ہوگا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں عبادت خانہ کا امام حضرت مارون علیہ السلام کی نسل میں سے ہوتا تھا اللہ کے حضور میں قربانیان اور نذیرین اوسے کے وسیلہ سے چڑھائی جاتی تھیں نہرو بابل حضرت یہودا کی نسل میں تھے وہ حاکم ہوی مگر عبادت خانہ کی امامت اونکو نہ ملی اللہ تعالیٰ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص پتا بتلاتا ہے کہ وہی بادشاہ اور وہی عبادت خانہ کا امام ہوگا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ بھی تھے اور مسجد کی امام بھی آپ ہی تھے پھر فرمایا کہ سلامتی کی مشورت اون دنوں کے درمیان ہوگی اسکا مطلب ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ محمدی شریعت میں ہمیشہ کے لیے یہی قاعدہ جاری ہوا کہ جہاں بادشاہ موجود ہو نماز کا امام بھی وہی ہو مسجد کا امام اوسکے پیچھے نماز پڑھی اور اگر بادشاہ اذن دیوے مسجد کا امام بھی نماز پڑھا سکتا ہے سلامتی کی مشورت اور تموانفت و دونوں میں ہے یہ پیش خبری دیکر ہر تاکید فرمائے کہ دسے تاج انہیں لوگوں کی طرف سے ہو دین تاکہ اللہ کی مسجد میں یادگاری ہو دسے اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ یہ جو حکم ہوا کہ یہ تاج انہیں لوگوں سے سونا چاندی لیکر بنائے جاوے جو ابھی بابل سے آئے ہیں یہ اسلٹی حکم ہوا ہے کہ اقسوت کو یاد رکھو کہ یہ بنو نہ اس بات کا دکھلایا ہے کہ آخری زمانہ میں ہر ایسا ہوگا کہ جو لوگ دور ملک سے آوینگی وہ اس پاک مسجد کو بناوینگی یہ پتا صاف عرب کے محمدیوں کا پہلے سے بتا رکھا مگر افسوس پادری کو نہیں سوچتا یا دری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ غلدی اوجیلیم سے ایک ہی شخص مراد معلوم ہوتا ہے اور عین ابن جفنیہ سے یوسیاہ مراد ہے اور چونکہ وہ لوگ اس تحفہ کو بڑی دور سے لائے تھے اسلٹی یہ پیش خبری دی گئی کہ وہ آوینگی اور اللہ کی مسجد بناوین گے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہودی جو دور ملکوں میں تھے اونہوں نے مسجد بنانے میں مدد دی لیکن خاص مطلب اسکا یہ ہے کہ جثائل یعنی بت پرست کو گرجا میں بلا لے جاوینگی اور عیسائی دین میں آوینگی ہامی افسوس پادری کے نزدیک

مسجد بنانے کا اشارہ ہی مطلب ہے کہ بت پرست لوگ عیسائی ہو جائیں گے یا اللہ ان ہندوؤں کی آنکھیں کھول دے آمین اگر کوئی کہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود آپ مسجد بیت المقدس کو نہیں بنایا اور نہ کہیں صاف فرمایا کہ تم اس مسجد کو بنائیو اور اس بشارت میں صاف یہ لفظ ہے کہ وہ اللہ کی مسجد کو بنا دیگا اس کا جواب یہ ہے کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات میں اللہ نے اس مسجد میں بلایا آپ نے سب پیغمبروں کے ساتھ وہاں نماز پڑھی اس میں اس مسجد کے بنانے کا صاف اشارہ ہے پھر آپ نے اس مسجد میں نماز پڑھنے کی امت کو یہاں تک رغبت دلائی کہ جو لوگ دور ہوں وہ اس مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے سفر کریں اور جو لوگ وہاں جانہ سکیں اور کو یہ حکم فرمایا کہ تیل بھیج دو کہ وہاں کی قندیلوں میں چراغ روشن کیا جاوے ان کھلے کھلے اشاروں میں آپ نے بہت بڑی تاکید اس مسجد کے بنانے کی فرمائی تو آپ کے خادموں نے آپ کے بعد جب شہر یر و شالم پر قبضہ پایا اور اس مسجد کو بنایا تو خود آپ ہی نے بنایا اور یہ بات بھی ظاہر ہے کہ یہ لفظ جو پاک کلام میں ہے کہ وہ اللہ کی مسجد کو بنا دیگا اس کی ظاہری معنی کا ظہور ہی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہے دیکھو آپ پر قرآن کے اترنے سے پہلے کہ کے لوگوں نے جب کعبہ شریف کی مرمت کی آپ ہی اوسمیں شریک تھے پھر وہاں کو اوٹھا اوٹھا کر لاتے تھے جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے پھر آپ نے جب مدینہ شریف میں اپنے مسجد بنائی تب بھی اوسکے بنانے میں آپ شریک رہے ایشیوں کو اوٹھا اوٹھا کر لاتے تھے جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے کیا عجب ہے کہ اللہ نے انہیں دو مسجدوں کی طرقت اشارہ کیا ہو دیکھو دوبار فرمایا کہ وہ اللہ کی مسجد کو بنا دیگا وہی اللہ کی مسجد کو بنا دیگا پھر اخیر میں فرمایا کہ جو لوگ دور ہیں وہ آویں گے اور اللہ کی مسجد کو بنا دیں گے یہ صاف بتاؤں محمد یوں کا کاج جنہوں نے مدینہ شریف سے یر و شالم میں جا کر مسجد بیت المقدس کو بنایا اٹھواں باب اس باب کی اونیس آیتوں کے بعد لکھا ہے کہ رب العالمین یوں فرماتا ہے کہ آگے کو ایسا ہوگا کہ قومیں اور بہو تیرے شہروں کے رہنے والے آویں گے اور ایک شہر کے باشندے دوسرے شہر میں جا کر کہیں گے اور جلدی سے تاکہ ہم اللہ کے چہرے کو سنا دیں اور رب العالمین کو ڈھونڈیں میں ہی ہاں میں ہی جاؤں گا اور بہو تیری امتیں اور دور دور تو میں رب العالمین

وہ ہونڈ ہنی کو اور انڈ کے چہرے کی سنائے کو برو شالم میں آویں گی رب العالمین یوں فرماتا ہے کہ اون
 دنوں میں ایسا ہو گا کہ قوموں کے دس مرد جنگی جدی جدی بولی ببول ہاتھ بڑھاویں گی ہاں ایک
 یہودی شخص کے واس کو پکریں گے اور کہیں گے کہ ہم تمہارے ساتھ جاویں گے کیونکہ ہم نے سنا ہے
 کہ خدا تمہارے ساتھ ہے اسے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پودا حضرت یعقوب علیہ السلام کے
 صاحبزادی کا نام ہے اونکے نسل کے لوگ یہودی کہلائے پھر آخر کو اونکی اور اونکے بھائیوں
 کی نسل سب یہودی کہلائے سوائے سوائے تعالے سے اون سے وعدہ کیا کہ آخری وقت میں یہ
 جو زبردست قومیں بت پرست ہیں اب سب میں سے بہت لوگ خدا پرست ہو جائیں گے
 اور برو شالم میں اللہ کے طالب ہو کر آویں گے سوائے کچھ خاصہ طور پر محمدی وقت میں ہوا شہر
 شہروں کے محمدی لوگ برو شالم میں مسجد بیت المقدس کی زیارت کو اور وہاں نماز پڑھنے
 کو آتے ہیں اور جو محمدی لوگ غیر قوموں کے ہیں یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت
 اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں نہیں ہیں وہ بیشک اون محمدیوں کو اپنا وسیلہ جانتی ہیں جو
 حضرت یہود کی یا اونکے بھائیوں کی نسل میں ہیں مگر وہ لوگ اب اسرائیلی کہلائے ہیں یہودی
 نہیں کہلائے ہیں کیونکہ اب یہودی اون کا نام ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن ہیں وہ سب جگہ ذلیل اور خوار پڑے پرتے ہیں نون
 باب اس باب کی آٹھ آیتوں کے بعد لکھا ہے اے صہیون کی بیٹی تو نہایت خوشی کرے
 برو شالم کی بیٹی تو خوب لگا کر کہ دیکھ تیرا بادشاہ تجھ پاس آتا ہے وہ سچا ہے اور نجات دینے
 والا ہے وہ عاجزی کرنے والا ہے اور گدھے پر بلکہ جو ان گدھے پر ہاں گدھی کی بھی پر سوا ہے
 پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہ بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے جیسا کہ متی کی
 انجیل کے اکیسویں باب میں لکھا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام برو شالم میں تشریف لائے
 گدھی کے بچے پر سوار ہو کر تشریف لائے تم کہتے ہیں بیشک یہ بشارت جناب عیسیٰ علیہ السلام
 کی ہے مگر اسطرح محمدی بشارتوں کو بھی پہچاننا اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے اور میں افرائیم کی
 گاڑیاں اور برو شالم گورہی کاٹ ڈالوں گا اور جنگی کمان توڑ ڈالے جائیں گے اور وہ قوموں کو
 صلح کی خوشخبری دیگا اور اسکی سلطنت سمندر سے سمندر تک اور پہاڑوں سے پہاڑوں تک پھیلی

شک ہوگی پادری لکھتا ہے کہ وہ لوگ گاڑیوں اور گھوڑوں سے رغبت رکھتے تھے لیکن زمانہ
 کی مصیبتوں کے باعث سے یہ بدو سا جاتا رہا اور اس حق دار بادشاہ کا وقت آیا ہستم
 کہتے ہیں یہ خبر اس وقت کی ہے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے
 اور سب قوموں میں صلح ہو جائیگی سب محمدی ہو جائیں گے بعد اسکے اللہ تعالیٰ یہودیوں کو حکم
 فرماتا ہے کہ یروشلم میں پہر آؤ اور اسکو مضبوط قلعہ سمجھو پہر وعدہ کرتا ہے کہ میں یہود
 کو اور افرائیم کو یونان والوں پر غلبہ دوں گا پہر دسویں باب میں یہ وعدہ ہے کہ یہود اس کے
 گھر اسنے کو قوت دوں گا اور یروشلم کے گہرائی کو رہائی دوں گا پہر فرماتا ہے ہر چند کہ میں نے
 قوموں کے درمیان پر اگندہ کیا تو سہی دے اور دور دور ملکوں میں بھی یاد کریں گے
 اور دے اپنی بال بچوں سمیت حیدین کے اور پہر آؤ نیکی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ
 یہود اسکاٹس کی حکومت میں یہودیوں نے بہت زور پایا اور انیشوکس کی فوجوں کو رو
 ڈالا اور بہت اسرائیلی جو تتر بتر تھے ادن میں شامل ہوئے اور اس آئندہ کلام سے یہ
 بات نکلتی ہے کہ یہود اور تمام اسرائیلی قومیں جو تتر بتر تھیں اور ان کے بحال ہوجانے کی
 پیش خبری ہے اور یہ مطابق ہے یہودیوں کے کسی گزشتہ کام پر یا اگر جا کا ایک وقت آئے
 والا ہے کہ الہامیہ پر رحم کرے گا اور انکو ادنیٰ زمین میں رکھے گا ہم کہتی ہیں یہ صاف محمدی قوت
 کی خبر ہے جو یہودی تتر بتر تھے وہ محمدی دین میں داخل ہوتے جاتے ہیں اور یہود اہل
 نسل میں بہت محمدی ہیں جو یروشلم میں اور خبر غصین بستے ہیں اور بڑا ظہور اس خبر کا امام
 محمدی علیہ السلام کے وقت میں ہو گا گیا رہو ان باب اسے لبنان تو اپنے دروازوں
 کو کھول دے تاکہ آگ تیرے دیو داروں کو کما جاوے اسے سرو کے درخت تو تم کو دے دے اسلی کہ
 دیو وار گر گئے کیونکہ شان دار فارت ہوئے ہیں اسے یا سانی بلوط کے درختوں فغان کرو
 کیونکہ محافظ بن گواھے چرواہوں کے نالہ کی آواز ہے اسلی کہ انکی حشمت فارت ہوئے
 جو ان شیر مردوں کے گرجنے کی آواز ہے کیونکہ بردن کا فخر ڈایا گیا پادری طامس اسکاٹ
 لکھتا ہے کہ یہودی تاریخ والے بیان کرتے ہیں کہ یروشلم کی پر بادری سے توڑی تہ
 پہلے اس کے دروادی خود بخود کھل گئے اسکی گواہی یوسفس ہی دیتا ہے تب یوحنا نے

مسجد بیت المقدس سے خطاب کر کے کہا میں جانتا ہوں کہ تیری بربادی قریب ہے مطابق پیش گوئی
 ذکر یا علیہ السلام کے کہ کھول اپنے دروازوں کو اسے لبنان اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد بنائی
 ہوئی تھے لبنان پہاڑ کے دیو داروں سے یا یہ معنی کہ شہر بہا ہوا تھا عزت دار اور مال دار
 لوگوں سے اور اونچے مکان لبنان کے دیو داروں کے مانند تھے یہ پیش خبری ضرور اسی
 بربادی کی ہے جو رومیوں نے یروشالم اور مسجد کو غارت کیا کیونکہ ذکر یا علیہ السلام کی قوت
 سے اوس مصیبت تک کوئی غارت گری ایسی نہیں ہوئی جو اس کلام کے مطابق ہو اور کلام
 آدمی اور کم مشہور لوگ مراد میں بلوط کے پاسبانی درختوں سے اسکی بعد اک بڑی پیش خبری
 ہے اوس میں فرمایا ہے کہ میں ملک کے رسنی والوں پر آگی کو رجم نہیں کروں گا اور میں اویں
 آدمیوں کو ہر اک شخص کو اوسکی ہمسایہ اور اوسکے بادشاہ کے قابو میں کروں گا اور وہ زمین
 کوتاہ کریں گے اور میں اویں اونیکی ہاتھ سے نہیں چوڑاؤں گا پر یہ پیش خبری ہے کہ یہود
 اور اسرائیل میں جو موافقت ہے جاتی رہے گی اور ظالم حاکم کو اسدا و پرخاں کے یگسویروشالم
 کی دوسری ویرانی کے بعد ایسا ہی ہوا کہ یہودیوں پر روم کے بت پرست بادشاہوں نے
 بڑے بڑے ظلم کیے یہودے جگہ جگہ پر تتر بتر ہو گئی یہی حال ظالموں کے ظلم کا چہ سوہیں تک
 رہا اس کے بعد دیکھو پرمحمدی وقت کی بشارت ہے بارمہوان باب الدکی کلام کا قیاس
 جو اسرائیل پر ہے وہ اسد فرماتا ہے جو آسمانوں کو پھیلاتا ہے اور زمین کی نیو ڈالتا ہے
 اور انسان کی روح اوسکے اندر پیدا کرتا ہے دیکھو میں ایسا کروں گا کہ یروشالم آس
 پاس کی ساری قوموں کے لیے تتر بتر ہوگا اور یہود کا بھی یہ حال ہوگا
 جسوقت یروشالم گہرا جاوے اور میں اسدن یروشالم کو ساری قوموں کے لیے
 ایک بھاری پتھر کوڑوں گا اور سب جو اوسی اوٹھاویں گے ٹکڑے ٹکڑے کیے جائیں گے
 اور زمین کی ساری قومیں اوسکے مقابل جمع ہونگے اسدن خداوند فرماتا ہے میں
 ہر ایک گھوڑے کو ایسا ماروں گا کہ سب حیران رہ جائیں اور اوسکے سوار کو دیوانہ
 کر دوں گا گویا اپنی آنکھیں یہود کے گہرائے پر کھلے ہوئی رکھوں گا پر قوموں کے سب
 گھوڑوں کو مار دوں گا کہ وہ اندھ ہی ہو جائیں تب یہود کے فرمان روا اپنی دل میں

کہیں گے کہ یروشالم کے باشندے رب العالمین اور انکی خدا کے سبب سے ہماری توانائی ہمیں پادری سے
 حاصل سکات لکنا ہے کہ یہود اسکامیں نے جو انڈیو کس پر فتح پائی تھی یہ اوسکی پیش خبری ہی ہے اور جو
 کتھو میں کہا دن لوگوں کی فتحیا بی کی خبر سے جنہوں نے اول اول انجیل کا وعظ کیا اور انکی دشمنوں
 عدالت کی گئی لیکن کچھ ہی ہو گئی سما ملہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بیشک ہو گا اور اغلب اوسکی پراہنوں
 کی ابھی امید ہے یہ پیش خبری اس بات کی ہے کہ اللہ تعالیٰ یروشالم کو غلبہ دیگا اول حصہ اسباب کا اوس
 حملہ سے علاقہ رکنا ہے جو یہودیہ اور یروشالم کے باشندوں پر کیا گیا ہے اسکے کہ وہ لوگ آئے اور اپنی زمین
 میں آباد ہوئے اسکے ایمان والوں اور پیر کے باب میں پادری اقرار کر چکا ہے کہ وہ میر یروشالم اور یہودیہ
 کی بربادی کی خبر ہے وہ اوس بربادی کی خبر ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد رومیوں کی ہاتھوں
 ہوئی اب جو اوس بربادی کے بعد اللہ تعالیٰ یروشالم کے غلبہ کی خبر دیتا ہے یہ صامت خبر محمدی صحت
 کی ہے کیونکہ رومیوں کی بربادی کے پانسو برس بعد یروشالم پر محمدیوں کا غلبہ ہوا اور اوس وقت
 سے آج تک بت پرستوں کی مجال نہ پڑی کہ اوس پاک شہر سے مقابلہ کریں البتہ فرماتا ہے کہ میں
 یروشالم کو ساری قوموں کی لمبی تر تہراہٹ کا پایا کہ رد و نگا یعنی جس طرح زہر کا پایا لہ پنی سے سب
 ڈرتے ہیں اور کانپتی ہیں اسیلطیح یروشالم پر قبضہ کرنے سے بی ایمان لوگ ڈریں گی اور یہود
 کا بھی یہ حال ہو گا یعنی یہود کے نسل میں جو لوگ محمدی ہوں گی وہ بھی اس شہر میں رہتی ہوئی اور
 کانپیں گی حسبوقت قوی دشمن اس شہر کو گھیر لیں گی مگر جو دشمن اس بہاری شہر کو اٹھا دیں گے
 گلوٹے ٹکڑے کئی جاویں گے سوا یہاں ہی ہو جب پانچویں صدی کے اخیر سے چٹلی صدی کے اخیر تک
 جو ستے عیسائیوں نے اس بہاری شہر کو اٹھا یا آخر کو انکے ٹکڑے ٹکڑے کئی گئی اور یہ پاک
 شہر اللہ نے ہر محمدیوں کو دیدیا پھر اللہ تعالیٰ اوس زمانہ کی خبر دیتا ہے جب سارے قومیں کو
 مقابل میں جمع ہوں گی یہ بات امام محمدی علیہ السلام کے وقت میں ہوگی جب نصاریٰ کو فوجوں
 کے انتی جہنڈی ہوں گی ہر جہنڈی کے نیچے بارہ ہزار کی فوج ہوگی اور نصاریٰ کے دلیمن بیشک یہ
 جوش بہا ہو گا کہ اگر قابو باوین تو یروشالم کو محمدیوں سے چمین لین و مشق کے نزدیک محمدی
 لوگ بہت بڑا جہاد کریں گے نصارا کا بانکل زور گٹ جائیگا محمدیوں کا خاص مقام یروشالم
 میں ہو گا یروشالم کو اللہ ان فوجوں سے بچا لیتا ہر دجال نکلی گا اور ملک شام میں جاوے گا شہر

یہودی اصفہان کے اوسکے ساتھ ہونگی حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر کر اوسکے قتل کو واسطے
 چلیں گی اور وہ ہاگی گا آپ اوسکو شہر لڑکے دروازے پر قتل کرینگی اور بہت سی بجا بیان یہودی اوسکے
 ساتھ قتل ہونگی محمدی لوگ بہت بڑا جادو کرینگی پہر بلا حوج ماجوج کلید کی تو وہ تمام زمین پر غالب ہونگی
 صحیح مسلم میں ہے کہ خضر ہمارا ٹنک پہنچیں گی اور وہ پہاڑ بیت المقدس کا ہے تب وہ سبکی سب دفعہ جاکر
 حضرت یہود کی نسل کے محمدی لوگ اب ہمارے زمانہ میں یروشالم میں اور حیرون میں بستے ہیں امام مہدی
 علیہ السلام کے وقت میں اکثر یہودی محمدی ہو جاویں گے انکو اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر سے دیکھی گا اور
 انکو ایمان دے گا مگر یروشالم کے رہنے والوں کا بہت بڑا سہارا اوسوقت میں ان سب محمدیوں کو ہوگا
 جو حضرت یہود کی نسل میں ہیں مگر یروشالم کے رہنے والے نہیں ہیں وہ یروشالم کے رہنے والوں کو
 اپنی قوت اور زور کا وسیلہ سمجھیں گے ارشاد ہوتا ہے اوسدن یہودا کے فرمان رواؤ کو اوس آتشخان
 کی مانند کرد ونگا جو لکڑیوں کے بیچ ہوا اور اوس جلتی مشعل کی مانند جو پولوں کے درمیان یہودی اور وہ
 دہنی بائیں پاس کی سارے قوموں کو کما دیں گے اور یروشالم پر اپنے مقام پر یروشالم ہی میں
 بیٹھی گا اور خداوند یہودا کے خیموں کو پہلی رہائی دیگا تاکہ داؤد کا گھرانا اور یروشالم کے رہنے والے
 یہودا کے اوپر اپنی زیادہ بڑائی نہ کریں اوسدن اللہ یروشالم کے رہنے والوں کی حمایت کرے گا اور وہ
 جو اوسدن انہیں سے گرا پڑا ہوگا سوداؤ کی مانند ہوگا اور داؤد کا گھرانا سردار کی مانند اللہ کو فرشتوں
 کے مانند ہوگا اونکا آگے پادری لکھا ہو کر آئین ہمارے خیال کو بڑی مدد دیتی ہیں کہ یہ پیش خبری
 خوب طرح ابھی پوری ہوگی اوس زمانہ میں جب یہودی دوسرے دین میں آویں گے اور اپنی زمین میں
 پر حال کیے جاویں گے اب ہم کہتے ہیں کہ ان یہ پیش خبری امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کے وقت میں پوری ہوگی جو لوگ حضرت یہود کی نسل میں ہیں مگر حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل
 میں نہیں ہیں بلکہ حضرت داؤد علیہ السلام کے بھائیوں یا چچاؤن یا داؤن کی نسل میں ہیں
 اور انکا نسب حضرت یہودا سے ملتا ہے اور وہ یروشالم کے رہنے والے ہی نہیں ہیں وہ بڑی باوجود
 سے اس پاس کے کافروں کو قتل کریں گے جس طرح مشعل آس پاس کے پولوں کو جلا دیتے ہے اور سب
 پہلے وہی کافروں کے پنجو سے چوٹیں گے اسد فرماتا ہے اس میں یہ حکمت ہے کہ جو لوگ حضرت داؤد
 کی نسل میں ہیں یا یروشالم کے رہنے والی ہیں وہ اپنی بہت بڑائی نہ کریں کہ دیکھو ہمارا رتبہ بڑا تھا

تو ہم ہی نے ہر طبعی فتح کی ہر پردہ شالم کی رہنے والے محمد یون کا رتبہ بیان فرمایا کہ اللہ اونکی بڑی حمایت کرے گا جو
اونین کا ادنیٰ ہو گا وہ حضرت داود علیہ السلام کی طرح سردار ہو گا اور جو حضرت داود علیہ السلام کی نسل
میں ہو گا وہ اللہ کے فرشتے کے مانند سردار ہو گا اب ہمارے زمانہ میں حضرت داود علیہ السلام کی نسل میں
جو محمدی ہیں اون میں ایک بزرگ جب کا نام عبدالرزاق ہے وہ بیت المقدس کے مجاور ہیں اور حضرت داود
علیہ السلام کے مزار نورانی کے پاس رہتے ہیں اونوں نے اپنا اور اپنی رشتہ داروں کا احوال اور اپنا نسب
نامہ ایک رسالہ میں لکھا ہے وہ رسالہ مصر میں چھاپا گیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ اللہ کا شکر ہے کہ جو جو وعدی اوس نے
اپنی پاک کتابوں میں کئے تھے وہ پوری کئی اور ہچکچاہٹ بڑی عزت دی اور میں بیت المقدس کے مجاور ہو گا
سردار ہوں اور اپنی نبی اور اپنی باپ داود علیہ السلام کے قبہ کے پاس تھا ہوں وہاں تو ہم کے لوگ اوس قبہ کے
آس پاس رہتے ہیں یہ جو فرمایا کہ یروشالم پر اپنی مقام پر بیٹھی گا اسمیں صاف اشارہ ہے کہ یہ شہر ویران
ہونے کے بعد اپنی ہی جگہ پر آباد ہو گا ایسا نوکا جیسا اور بعضی شہروں کا حال ہوا کہ قدیم شہروں
ہوا اور اوسکے نزدیک دوسرے مقام پر دوسرا شہر اوسے نام سے آباد ہوا ارشاد ہوتا ہے اور اوسیدن
یون ہو گا کہ میں اون ساری قوموں کا جو یروشالم پر چڑھائی کرنے آتے ہیں سرخ لگاؤں گا کہ میں
اونین ہلاک کروں اور میں داود کے گہرانے پر اور یروشالم کے رہنے والوں پر فضل اور مناجات
کی روح برساؤں گا اور وہ مجھ کو اس شخص کے ساتھ دیکھیں گے جسے اونیوں نے چھیدا ہے اور
وی اوسکے لئے ماتم کریں گے جیسا کوئی اپنی اکھوتی کے لیے ماتم کرتا ہے اور وہ اوسکے لیے تلخ کام ہو گا
جس طرح سو کوئی اپنے پہلوٹھی کے لیے تلخ کامی میں پڑتا ہے اور اوسدن یروشالم میں بڑا ماتم ہو گا
حد درمیں کے ماتم کی مانند مجد دن کے داوی میں اور ساری مملکت ماتم کر لگی ہر ایک گہرا نا علیہ
داود کا گہرا نا علیہ اور اونکی بیویان علیہ ناتن کا گہرا نا علیہ اور اونکی بیویان علیہ لاوی کا
گہرا نا علیہ اور اونکی بیویان علیہ سمی کا گہرا نا علیہ اور اونکی بیویان علیہ ساری گہرانے
جو باقی رہیں گے ایک ایک گہرا نا علیہ اور اونکی بیویان علیہ اسی ایمان والوں باتنا ہر جہ کہ اگلی
زمانہ میں بت پرست لوگ یروشالم پر چڑھائی کرتے تھے اب محمدی نور جیسے ظاہر ہوا بت پرستوں کا
منور بالکل ٹوٹ گیا اب جو آخری زمانہ کی خبروں میں یروشالم پر چڑھائی کرنے والوں کے ہلاک کر دیا
دھرہ ہے وہ لوگ یہی نصاریٰ میں جو ایک بار پانچویں صدی میں چڑھائی کر چکے ہیں یہی آخری زمانہ

غلبہ کریں گے اور یروشالم پر ناک لگا دیں گے اور امام مہدی علیہ السلام کے جہاد میں فنائنی جاویں گے اور جو محمدی لوگ حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل میں ہیں اور وہ محمدی لوگ جو یروشالم کے رہنے والے ہیں اللہ بابر فضل اور سناجات کی روح برساوی گا یعنی ان کو دل میں اللہ کی محبت اور عشق کا فیض وراشدی و ایمان مانگنی کا شوق اللہ کی طرف سے برسی گا اور اللہ ان کو بھال و بچائے گا کہ اور مدینہ میں اور یروشالم میں بھال نہ جانے پاویگا ابن ابی شیبہ کی حدیث میں ہے کہ دجال بیت المقدس میں پائنا ان کو گیر لیا مگر بیت المقدس پر غالب نہیں ہو گا ایک ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گی اسلٹی پاسکی بعد فرمایا کہ وہ مجھ کو اس شخص کے ساتھ دیکھیں گے جس کو انہوں نے چیدا ہے اس جگہ عبرانی لفظین یون ہیں وہی تھو ائی لٹ اشیرہ اقاد و اور نگاہ کریں گے میری طرف ساتھ ایسی شخص کے جس کو انہوں نے چیدا ہے عبرانی میں لٹ کے معنی ہیں تئیں جیسی آسمان کے تئیں اور زمین کے تئیں مگر جاسا ساتھ کے مغربیاتی ہیں تو رات قرین کی پہلی سورت کے ساتویں باب کی ساتویں آیت اور آٹھویں باب کی پندرہویں اور اٹھارہویں آیت اور نویں باب کی دسویں آیت دیکھو ان سب مقاموں میں پادری میتھرنے لٹ کے ترجمہ میں ساتھ کا لفظ لکھا ہے اسی طرح لٹ کا لفظ ساتھ کے معنی میں بہت جگہ آتا ہے اس جگہ یہی ہے معنی ہیں اللہ فرماتا ہے کہ وہ لوگ مجھ کو میری جلال اور نور کو اس شخص کے ساتھ دیکھیں گے جس کو انہیں نے یعنی ان کی باپ دادوں نے جو حضرت داؤد کی نسل میں تھے اور یروشالم کے رہنے والے تھے چیدا ہے یہ اشارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ہے اللہ خبر دیتا ہے کہ ایک شخص ایسا ہو گا کہ یہ لوگ اپنی سمجھ میں کہ پر ایک وقت ایسا آویگا کہ اس وقت داؤد علیہ السلام کی نسل کے لوگ اور یروشالم کے رہنے والے ایمان دار ہو جائیں گی وہ مجھ کو اس شخص کے ساتھ دیکھیں گے یہ اشارہ اس وقت کی طرف ہے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اس وقت حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل کے لوگ اور یروشالم کے رہنے والے لوگ محمدی ہونگی وہ اس نورانی صورت کے ساتھ اللہ کا نور دل کی آنکھوں سے دیکھیں گے اور بے ایمان یہودی دجال کے ساتھ قتل ہو جائیں گے اس جگہ پادری میتھرنے لٹ کے لفظ میں تئیں کے معنی سمجھ کر یون سمجھا ہے کہ وہ دیکھیں گے میری طرف ایسی شخص کے تئیں جس کو انہوں نے چیدا ہے یہ سمجھ کر یون ترجمہ کر دیا کہ وہی مجھ جیسی اونٹنی چیدا ہے نظر کریں گے پادری کے دل میں یہ جا ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ خود خدا تھے تو یہودیوں نے

معاذ اللہ خدا کو چھیدا ہا ہی افسوس پادری نے یہ ندیکھا کہ اسکی بعد فرمایا کہ وہ اسکے لیے ماتم کرین گریون
 نہیں فرمایا کہ وہ میرے لیے ماتم کرین گے حضرت یوحنا مکاشفات کے پہلے باب میں لکھتی ہیں کہ دیکو وہ بادلوں
 کے ساتھ آتا ہے اور ہر ایک آنکھ او سکودیکھی گی اور دے بے جنون نے او سکوحید آوریہ جو فرمایا
 کہ وے او سکی لئے ماتم کرینگی جیسا کوئی اپنے اکلوتے کے لیے ماتم کرتا ہے اسکا مطلب پادری طامس اسکاٹ
 یون لکھتا ہے کہ وہ لوگ اپنے باپ داوون کی نالائقی کو یاد کر کے روئیں گے کہ انہوں نے کیون سولی پر چڑھایا
 یہ مطلب اسلی لکھا ہے کہ پادری لوگ سبات کے قائل ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب اوترین گے
 تو سب زندے اور سب مردے ہی زندہ ہو کر آپکی حاضر ہو گئے آپ اچھوں کو بہشت میں اور بدوں
 کو آگ میں بھیج دیں گے آپکا اوترنا عین قیامت ہے اور موت آپکی واسطے ہوگی یہ بات انجیل نرن
 سے ہرگز کمین ثابت نہیں بات اتنی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوترنے کا ذکر اور قیامت کا
 ذکر انجیل میں پاس پاس ہے اس سے پادریون کو دہوکا ہوا ہے اصل مطلب اس ماتم کا یہ ہے
 کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک مدت تک دنیا میں بادشاہت کر کے دین محمدی کو دنیا میں پہلا کر
 دنیا سے اٹھ جائیں گے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی قبر کے پاس دفن کیے جائیں گے
 تو آپکے مرنے پر تمام جہان کے محمدی لوگ جتنا غم کریں اتنا تھوڑا ہے مجددون کی وادی کی خوشحال
 دی ہے تو پادری طامس اسکاٹ نے اسکا بیان یوں کیا ہے کہ یہ ماتم یوسیا بادشاہ کے مرنے پر
 ہوا تھا تو اسچ کی دوسری کتاب کے پتیسویں باب کے اخیر میں یہ بیان ہے کہ مجدد کے واد میں
 یوسیا بادشاہ جو بہت بڑا ایمان دار اور اللہ کا عاشق تھا لڑائی میں زخمی ہوا اور مر گیا او سکی شہید
 ہونے پر تمام یہود اور یروشالم نے ماتم کیا اور یرمیا علیہ السلام نے یوسیا پر نوحہ کیا اور سب گاتے
 والے اور گاتے والیاں اپنے مرثیوں میں آج کے دن تک یوسیا کا ذکر کرتے ہیں دیکو یوسیا کے
 مرنے پر جو ماتم تھا او سکی مثال سے صاف یہی مطلب ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مرنے
 پر تمام جہان میں ماتم ہوگا اور جو لوگ حضرت داود علیہ السلام کی نسل میں اور زاتن بنی علیہ السلام
 کی نسل میں اور لاوے کی نسل میں اور سمی کی نسل میں باقی ہونگی اون محمدیون کو اور تمام جہان کے
 محمدیون کو آپکی مرنے کا وہ غم اور صدمہ ہوگا جو بیان میں نہیں آتا اور یہ بات سید ہی عقل کے
 بالکل برخلاف ہے کہ لکھی حضور ہی کا وقع جو ایمان والوں کی بڑی خوشی کا وقت ہے اس وقت

اگلی مصیبت کو یاد کر کے تمام جہان کے ایمان والوں میں ماتم پڑ جاوے یا اندر پا دیوں کو سید ہی عقل دے
 آمین اور یہ جو ترجمہ میں ماتم کا لفظ لکھا ہے وہ عبرانی میں سافد کا لفظ ہے سفد کے معنی عبرانی لغت میں
 لکھی ہیں غم سے چپاتی بیٹنا اور غم سے روناجب دو لون معنی ہوئے تو بیان یہی معنی ہیں کہ آپ کے غم میں سب
 محمدی لوگ نہایت دل کے صدمی سے روئیں گے چپاتی بیٹنا دین محمدی میں حرام ہے اور اگر دوسرے معنی لیے
 جاویں تو ہو سکتا ہے کہ غم کے صدمی سے ایسی حالت اوں کے دل پر ہو کہ دل قابو میں نہ رہے اور سوقت ایسی حرکتیں
 معاف ہیں اور متی کی انجیل کے چوبیسویں باب کی تیسویں آیت میں جو لکھا ہے کہ ابن آدم کا بھتی عیسیٰ علیہ السلام
 کا نشان آسمان پر ظاہر ہو گا تو اسوقت زمین کے سارے گمراہ چھپاتے پھین گے بیان یہی عبرانی انجیل
 میں سافد کا لفظ ہے بیان یہی دو لون معنی ہو سکتی ہیں مگر بیان ایمان والوں کا ذکر نہیں ہے کیونکہ
 آپ کی آنے سے پہلے جا بجا دجال کا کفر پیدا ہو گا جب آپ کی آمد کا نشان نہایت جلال کے ساتھ آسمان پر ظاہر
 ہو گا اسکو دیکھ کر بے ایمان لوگ رد وین پھین گے اور سمجھیں گے کہ اللہ نے کسی خاص بندے کو ہمارے سزا
 دینے کے لیے بھیجا ہے تیر ہواں باب اوس دن گناہ اور ناپاکی کے واسطے داو دی گمراہ کے لئے
 اور یہ شامل کے رہے والوں کے لیے ایک سوتا کھولا جائیگا اور اسی دن یوں ہو گا رب العالمین
 فرماتا ہے کہ میں تبوں کے ناموں کو زمین پر سے مٹا دوں گا اور انہیں پر کوئی یاد نہ کرے گا اور میں
 جوئے و عسدرین دینے والوں کو اور ناپاک روح کو دنیا سے باہر کر دوں گا اور ایسا ہو گا کہ جب
 کوئے پیش خبری دیگا تو اسکی مان باپ جن سے وہ پیدا ہوا اسی کہیں گے کہ تو نہ جی گا کیونکہ تو اللہ کا
 نام لے کے جوت بولتا ہے اور اسکی مان اور باپ جن سے وہ پیدا ہوا جسوقت وہ پیش خبری دیگا
 ہول مارین گے اور اسدن ایسا ہو گا کہ اوں خبر دینے والوں میں سے ہر ایک جسوقت وہ خبر دیوے
 اپنے خواب سے شرمندہ ہو گا اور وہ کہی بال والی پوشاک نہ پہنیں گے تاکہ قریب دیوین بلکہ ایک ایک
 کیسا کہ میں خبر دیے والا نہیں میں کسان ہوں کیونکہ میری شروع جوانی سے کسی نے بھی غلام
 کر رکھا تھا اور ایک اس سے پوچھے گا کہ تیرے ہاتھوں پر یہ کیا زخم ہیں تو جواب دیگا وہ زخم ہیں
 جو مجھ اپنے دوستوں کے گھر میں لگے تھے پادری طاسل سکاٹ پہلی آیت کا مطلب یوں لکھتا ہے کہ
 اوپر کے باب کے آخر میں جس زمانہ کا بیان ہے اوس زمانہ میں ایک حوض کھولا جائیگا سیویوں کے
 واسطے جس میں وہ اپنے گناہوں کو دھوئیں گے اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خون ہے

ای پادریوں جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اس وقت بیشک ہم مجریوں کے نزدیک بھی بہت بڑا چشمہ فیض کا حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل کے مجریوں کے واسطے اور یرشالم کے مجریوں کے واسطے کھولا جائیگا پھر تمام جہان میں دین محمدی پھیل جائیگا محمدی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑی بڑی نعمتیں ایمان کی پادشہی اور اپنی دل و جان سے اس نوری میں غرق ہو جائیں گی یہ نعمت اللہ نے مجریوں کے واسطے رکھی ہے جو فقط اللہ کے پوجنی والے اور سب پیغمبروں کے ماننے والے ہیں پادری لکھتا ہے کہ یہودیوں کا گناہ یہی بہت پرستی تھی اور ان کی جھوٹے بنی ان کی ناپاک روحوں کے وسیلہ تھے لیکن حضرت ذکریا علیہ السلام کے بعد وہ کبھی بہت پرستی میں نہیں پڑے ان اشاروں میں ایک پوری خبر ہے کہ اس کا ظہور جب ہو گا تب یہودی عیسائی ہو جائیں گے بہت پرستی اور جو ٹاٹا ایمان عیسائی گرجا کو بہت حصوں میں بہت جاری رہا ہے اور اس نے یہودیوں کو ایمان لانے سے بہت روکا اور بتوں کو اس جال میں ڈال دیا کہ اگر تم بہت پرستی کرو گے تو ظلم سے بچ جاؤ گی لیکن جب یہ پیش خبری ظہور کرے گی تمام یہ روکین مٹ جاؤں گی اور دوسرے ایمان میں آئے ہوں یہودی احتیاط سے ان کاموں کو دیکھیں گے اور پھر جو کوئی عیسیٰ علیہ السلام کے برخلاف پیش خبری دینا اختیار کرے گا یا بہت پرستی کو ترقی دیگا تو اس کو موسیٰ علیہ السلام کے قانون کے موافق سزا دی جائے گی دیکھو پادری نے صاف اقرار کیا کہ حضرت ذکریا علیہ السلام کے بعد یہودی بہت پرستی میں نہیں پڑے تو یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کی خبر نہیں ہو سکتی یہ سوچ کر پادری کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد عیسائی گرجوں میں بہت پرستی بہت جاری رہے اور اسی باعث سے یہودی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے سے روکتے تھے جب عیسائیوں کو بہت پرستی میں گرفتار دیکھتی تھے اب پادری راہ دیکھتا ہے کہ ایک وقت ایسا آویگا کہ یہ روکین مٹ جائیں گی اسے پادری دین محمدی کی بدولت اس شہرہ ہو جائے گی مدت میں بہت یہودی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں بتوں کا تمام زمین میں کہیں نام و نشان نہیں رہے گا یہ جو سولی دے ہوئے آدمی کی مورت تم بناتے ہو جس کو عربی میں صلیب اور فارسی میں چلیپا کہتے ہیں یہ بھی بیشک بت ہوا اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام توڑیں گے ساری زمین کے لوگ محمدی ہونگی اور جو لوگ جھوٹا موٹ پیش خبریاں دیتے ہیں اور روشن دل ہونیکا دعویٰ

کرتے ہیں وہ مسٹ جاوین کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جب جوئے مسیحائیوں کا زور ہوا اور جن میں بہت
 لوگ جوئے موت کرامت کا دعویٰ کرتے تھے اور جوئی خیرین دیتے تھے ملاحیر رضاطہ رانی نے لکھا ہے کہ یہودی
 ملاوٹ نے بڑے بڑے دعویٰ کئی ہیں بہا تک دعویٰ کیا ہے کہ ہم نے اللہ کو دیکھا ہے ہماری پیغمبری اللہ
 علیہ وسلم کے وقت میں اور آپ کے بعد کے وقتوں میں بہت لوگوں نے دعویٰ پیغمبری کا کیا مگر وہ مسٹ
 گئی اور ان کا نام و نشان نہ رہا اب ہمارے زمانہ میں ہی ایسی جوئے دعویٰ جا بجا لوگ کرتے ہیں آخر
 کو دجال پہلے پیغمبری کا پر خدائی کا دعویٰ کرے گا ایسے دعوے والوں کو امام مہدی اور حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام آکر مٹا دیں گے پھر اگر کوئی ایسا جوٹا دعویٰ زبان سے نکالے گا اسی وقت اوسکو مان
 یاب اوسکو دیکھا کر چپ کر دیں گے اور اُن کا لباس جو پیغمبروں کا اور کامل درویشوں کا لباس ہے
 اوسکو فریب دینے کی نیت سے لوگ نہیں پہنچیں گے اور اس قدر سچائے لوگوں پر غالب ہوگی کہ جن باتوں
 کے ظاہر کرنے کو آدمی کا جی نہیں چاہتا اور باتوں کو بھی لوگ ظاہر کر دیں گے کوئی یون کیسے گاہ میں
 خیب کی خبر دینے والا نہیں ہوں میں تو کسان ہوں اور ایک شخص نے مجھ کو اپنے کیت کی کام کر لے
 جوانی کے وقت سے روبرو دستی کر کے غلام بنا رکھا تھا اور کوئی پوچھی گا کہ یہ زخم تیرے ہاتھ پر کیسے ہیں
 تو گھر کے اندر جو لڑائے ہوئے تھے وہاں اسکا حال صاف کھدیرکا اور جو ٹھنڈے ہوئے گا ارشاد ہوتا ہے
 اسی تلوار تو میرے چرواہی پر اوس انسان پر جو میرے ساتھ ہے جاگ رب العالمین فرماتا ہے اوس
 چرواہی کو مار کہ گلہ پراگندہ ہو جاوے پر میں اپنا ہاتھ چوٹوں پر چلاؤں گا پادری ہا مسل سکاٹ لکھا
 کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خبر ہے اللہ تعالیٰ اپنے تلوار کو حکم کرتا ہے کہ تو اوس انسان پر جاگ
 جو میرے ساتھ ہے عبرانی میں اس جگہ بھی تی ہے جسکا ترجمہ عربی میں معنی ہے میرے ساتھ
 یعنی وہ انسان جو میرا خاص بندہ ہے اور وہ ہمیشہ میرے ساتھ ہے اور میری حضوری اوسکو
 ہر دم حاصل ہے یہ لفظ اور نبیوں کے حق میں یہ آیا ہے قرأت شریف کی پہلی سورت کے چٹی باب کی
 نوزین آیت میں ہے کہ نوح خدا کے ساتھ چلتا تھا اور اکیسویں باب کی جیسویں آیت میں حضرت
 اسماعیل علیہ السلام کے ذکر میں ہے کہ خدا اوس لڑکے کے ساتھ تھا مگر اس جگہ پر پادری نے
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کے برابر بٹرانے کے لئے یون ترجمہ کر دیا کہ وہ میرا محتاج ہے یا اللہ
 پادریوں کی انگلیں بولے کہ پادری نے لکھا ہے کہ جب وہ چرائے والا قتل ہوگا تو گلہ بکھر جاوے گا اور

امداد سکی رکھوالی کرے گا جس طرح چوٹی ٹھکون کی رکھوالی کیجاتی ہے اب ہم کہتے ہیں کہ بیان سے حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام کا قتل ہو جانا مراد نہیں ہے اٹا ہی مطلب ہے کہ ظالم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 پر تلواریں لیکر آویں گے اور اپنی سمجھ میں اونکو ماریں گے اور اونکی است کے لوگ بکھر جاویں گے جیسا کہ متی
 نے اپنی انجیل کے جیبیسویں باب میں لکھا ہے کہ اک بڑی بھیڑ تلواریں اور لاشیاں لیکر آئے تب سارے
 شاگرد آپکو چور کر بھاگ گئے اب ہکو قرآن میں امداد نے خبر دی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اون لوگوں نے
 قتل نہیں کیا اونکو اللہ نے زندہ آسمان پر اٹھالیا اور آپ کی سی صورت اونکی سامنی کر دی گئی یعنی وہ
 شخص آپ کے بدلے میں مارا گیا ارشاد ہوتا ہے اور ایسا ہوگا امداد فرماتا ہے کہ ساری سرزمین میں دھبہ
 کاٹے جاویں گے اور مرین گے اور تیسرا حصہ اس میں باقی رہے گا اور میں تیسرے حصہ کو آگ کے دیبا
 لاؤنگا اور میں اونہیں یوں صاف کرونگا جس طرح روپے کو صاف کرتے ہیں اور یوں تاؤں گا
 جس طرح سوئے کوتاتے ہیں وہ میرا نام لیں گے اور میں اونکی سترنگا میں کہوں گا یہ میرے لوگ ہیں اور
 وہ کہیں گے کہ اللہ میرا خدا پاوری لکھتا ہے کہ یہ اس بات کی پیش خبری ہے کہ یہودی جب حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام سے منکر ہوئے تو اللہ نے اون پر رومیوں کو غلبہ دیا اونہوں نے یہودیوں کے زمین
 کے بڑے حصہ کو ہرا دیا لیکن تیسرا حصہ چور اگیا اور جب وہ تمام آزمائشوں اور تکلیفوں سے نکل جانے
 کے جب وہ ثابت ہو جاویں گے اور پاک ہو جاویں گے وہ آخر کو دوسرے دین میں آجاویں گے اور
 خدا کے بندے کہلا دیں گے ہم کہتے ہیں جو یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین میں آئے تھے اور
 اونکی شریعت پر قائم رہے اور سب نصیحتوں میں ثابت قدم رہے اور جن یہودیوں نے محمدی وقت
 پایا اور ان میں جو محمدی ہوتے جاتے ہیں یہ سب امداد کے خاص بندوں میں داخل ہیں جو دیوان
 باب و یکو امداد ان آیت ہے اور تیری لوٹ کا مال تیرے درمیان باٹا جائیگا اور میں ساری قوموں
 کو اکٹھا کروں گا کہ یہ و شالم سے لڑیں اور شمرے لیا جائیگا اور گر کے گھر لڑے جاویں گے اور جو تیرے
 بے عزت کی جاویں گی اور آدھا شمر قید ہو کر جاوے گا وہ جو باقی رہے جاویں گے شمرے کاٹے جاویں گے
 شب اللہ نکلی گا اور اون قوموں سے لڑائے کرے گا جس طرح سابق میں جنگ کے دن لڑا تھا پھر
 طاسن سکاٹ لکھتا ہے کہ رومی لوگ تمام قوموں کی طاقت اپنی فوج میں شامل رکھتے رومیوں
 نے جوان اور فائدہ والا حصہ یہودیوں کا باقی رکھا تھا لیکن یہ یہاں تو مگر کے کھانوں میں قید کر دی گئی

یا تلوار سے مارے گئے یا شہر کے تماشوں میں جنگی درندوں سے پہاڑ سے گئے یا غلام بنا کر بیچ لئے گئے اور چالیس ہزار جنگجو اذن دیا گیا تھا کہ جہاں اونکی خوشی ہو وہاں جا دیں وہ ادومی تھے اُن سب کو شہر سے باہر کر دیا گیا جب رومیوں نے شہر لے لیا ایک بڑا حصہ شہر کا برباد کیا اور بہت لوگ نکالی گئے اور بہت لوگ عیسائی ہو گئے لیکن غالباً بقایا یہودی وہ خیال کئی گئے ہیں جو ان بربادیوں سے بچ رہی ہیں اور اونکی اولاد سیکڑوں برسوں سے بطور ایک علیحدہ فرقے کے بجائے گئے رومیوں کے اسکے کہی سرسبز زمینیں ہوئے اور اونکے خوب صورت شہروں اور صوبوں کو وحشی قوموں نے لڑائیاں لڑ کر تباہ کر دیا لڑائی کا دن وہ تھا جس دن اللہ نے مصر والوں کو لال سمندر میں ڈبو دیا تھا اسرائیلیوں کو اللہ تعالیٰ کنعان میں لے گیا دیکھو پادری اقرار کرتا ہے کہ یہ جو اللہ فرماتا ہے کہ میں اُن لوگوں سے لڑوں گا جس طرح لڑائی کر دن لڑا تھا تو یہ لڑائے کا دن ہے جس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں اللہ نے فرعون والوں کو لال سمندر میں ڈبو دیا وہ دن ہے جب حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کنعان میں لے گیا اور وہاں بڑے بڑے بت پرست بادشاہوں کو قتل کیا حسب طرح اُس دن اللہ تعالیٰ نے لڑائے کی تھے اوسیدہ طرح اُن لوگوں سے لڑائی کر گیا جو یہود شامل کو برباد کریں گے اب ہم پادریوں سے پوچھتی ہیں کہ رومیوں سے اللہ جس دن لڑا وہ کونسا دن ہے سارا عالم جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پانسو برس بعد محمدی تلوار کنچ کر رومیوں سے ایسا لڑا کہ رومیوں کو چکنا چور کر دیا پادری یون بات بدلتا ہے کہ وحشی قوموں نے لڑائیاں لڑ کر رومیوں کا ملک تباہ کر دیا ہم کہتے ہیں کہ وہ وحشی قوموں کے لوگ جو بت پرست تھے ان کے بے جوچ تھی صدی عیسوی میں روم کے جوئے عیسائیوں پر چڑھائے گی تھی اونکی خبر نہیں ہو سکتی کیونکہ اس لڑائی کی مثال اللہ اُس لڑائے سے دیتا ہے جو حضرت موسیٰ اور حضرت یوسف کے وقت میں ہوئے تھی اس میں صاف یہ اشارہ ہے کہ اللہ اُس پیغمبر کے وسیلہ سے لڑیگا جسکی حق میں فرمایا ہے کہ وہ موسیٰ کی مانند ہوگا ارشاد ہوتا ہے اور اُس کے پانوں اوسی دن لڑتوں کے پہاڑ پر جو یہود شامل کے سامنی پورب کو ہے جی رہیں گے اور لڑتوں کا پہاڑ چن بچ و کچم کی طرف اور پورب کی طرف کو ایسا پھٹ جائیگا کہ اُس میں نہایت بڑی وادی ہو جائے گی کیونکہ آدھا پہاڑ اوتر کی طرف سرک جائیگا اور آدھا اوسکا درکن کی طرف پادری لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ

علیہ السلام جو اپنے دشمنوں کو لڑنے جاوے گا اکثر زیتون پہاڑ پر کھڑے ہوئی ہیں اور وہاں سے آسمان پر
چڑھ گئی ہیں اور اپنی حواریوں کے وسیلے سے اونہوں نے دنیا کے شہروں میں انجیل بھیجی اور رسمی قانون
اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت جو لوگوں کو عیسائی دین سے روکتی تھی جس طرح گردے کے پہاڑوں
میں یروشالم میں آنے سے روکا تھا وہ زمین و روہ شریعت ہٹا دی گئی یروشالم جس میں خوشنما
اور پہل دار پہاڑ زیتون کا ایک علامت ہے اسکا خاص حق لے لیا گیا اور یہ ایک حق میں تسلیم کیا گیا یا تو
کا مطلب یہ ہے کہ پہاڑ کے پہنٹ جانے کا اور دونوں طرف سرک جانے کا یہ مطلب ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
کی شریعت جو یروشالم میں پہلی ہوئی تھی اور یروشالم کی بڑی تعظیم تھی وہ شریعت موقوف ہو جائے گی
اور اس کے بدلے عیسائی گرجاؤں کی تعظیم ہوگی جب عیسائی دین ہر قوم میں پھیل جاوے گا آئے ایمان
والو اور یہی آیت میں یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ رومیوں سے لڑے گا اس پیش خبری کا صاف ظہور
مجھری وقت میں ہوا اسی دن کا اشارہ صاف اسی وقت کی طرف ہے جس وقت اللہ تعالیٰ رومیوں
سے لڑی کا فرما رہا ہے کہ اسکی یا نون اور سندن زیتون پہاڑ پر جی رہیں گے اسکا یہ مطلب کہ اللہ تعالیٰ
اپنی قدرت کا ظہور زیتون پہاڑ پر دکھلاوے گا اور اپنے پاک بندوں کو ایمان لاوے گا اور آپ خود
اونکے ساتھ آوے گا مولانا جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے بیت المقدس میں لکھتے ہیں کہ شیر الغرام
والی نے میرے امام احمد بن محمد مصری متافعی نو لیتے تھے کہ جو سلم کہیں ہیں تو یک سندرہ پوچھا کہ وہ انہوں نے کہا کہ کھلو کھلو
بوڑھی نے خبر دی جو شادا بن اوس انصاری کی نقل میں تھا اوس نے اپنے باپ سے سنا کہ
اوسکو دادا شدا ورض کی زبانی نقل کرتے تھے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم بیت المقدس کو گھیرے ہوئے
تھے حضرت عمر بن خطاب چار ہزار سواروں میں تشریف لائے اور بیت المقدس کا وہ پہاڑ جو پر رب کی
طرف ہے یعنی طور زیتا وہ اور سپر او ترے آئے ایمان والو اللہ نے اپنی پاک بندوں کے قدم کو اپنا
قدم فرمایا قرآن مجید میں اللہ نے اپنے پیارے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جو لوگ
تجہ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ہے اونکی ہاتھ پر کسی طرح ایمان خراب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خادموں کے قدموں کو یوں فرمایا کہ میرے قدم زیتون پہاڑ پر چین گئے
اور پہاڑ کے پہنٹ جانے اور سرک جانے کا یہ مطلب کہ اصل دین جو اللہ نے اپنے پاک فیوں کو
بتلایا ہے وہ یروشالم سے اور زیتون پہاڑ سے اس پاس تمام شہروں میں پہلے گا ارشاد ہوتا ہے

اور تم میرے پہاڑوں کے وادی کو بہا گو گے کیونکہ پہاڑوں کے وادی آصل سے جلدیں گے ہاں جس طرح سے تم شاہ یسودا عزیمات کے دونوں میں زلزلہ کے آگے سے بہاگی تھے اسی طرح سی بہا گو گے اور اللہ میرا خدا آوے گا اور سارے قدسی تیرے ساتھ پادری طاسل سکاٹ لکھتا ہے کہ بعضی کتب میں کہ اصل کسی خاص جگہ کا نام ہے جو رستوں پہاڑ کے نزدیک ہے لیکن چونکہ یہ لفظ ایک فعل سے نکلا ہے جسکی معنی علیحدہ کرنے کے ہیں تو اس کے معنی علیحدہ جگہ کے ہیں اور بعضی خیال کرتے ہیں کہ وہ اشراں مراد میں جو موسائی شریعت سے علیحدہ ہو کر عیسائی دین میں داخل ہوئے لیکن شاید وہ جگہ مراد ہو جہاں عیسائی یہودی بہاگ گئے تھے کہ اپنی تئیں بے ایمان یا شندوں سے علیحدہ کریں جسوقت رومیون کی فوج نے بروشالم کو گھیر لیا تھا ایک حصہ پہاڑ کا اور ترکو ہٹایا گیا اور ایک حصہ گھیر لیا گیا اور ایک گھاٹی پورب سے پیچم کی طرف ہو گئی وہ گھاٹی افضل میں پہنچی یعنی علیحدہ جگہ میں پہنچی ہم کہتی ہیں کہ علیحدہ جگہ کا اشارہ ظاہر ائمہ اور مدینہ کی طرف ہے یعنی بروشالم سے دین کا رستہ نکلا اور مدینہ سے جا ملے گا اور جو لوگ اودہر سے آویں گے اونہیں کے پاس بروشالم والوں کو نشانہ ملی گی بہاگنی کا یہ مطلب کہ تم ڈر جاؤ گے اور اونکا سامنا کر سکو گے کیونکہ محمدی فوجوں کے ساتھ اللہ خود آویگا اور سارے قدسی یعنی فرشتے اور پاک لوگ یا اللہ تیرے ساتھ ہونگی پادری بے انصاف اسکو اوسوقت کی خبر تڑاتا ہے جب روم کے بت پرستوں نے بروشالم کو برباد کیا پادریوں کو بروشالم کی بربادی کی بڑی خوشی ہے جہاں دین کی ترقی کی بشارت ہوتی ہے اسکو اوسوقت کی خبر تڑا دیتے ہیں ارشاد ہوتا ہے اور اوسی دن ایسا ہوگا کہ روشنی ہوگی اور نہایت تاریکی ہوگی اور ایک دن ہوگا جو اللہ کو معلوم ہے نہ دن ہوگا اور نہ رات ہوگی اور یوں ہوگا کہ شام کیوقت روشنی ہو جاوے گی پادری لکھتا ہے کہ اوسدن سے مراد ہے عیسائی دین کے پھیلنے کا زمانہ بہت مدت تک نہ روشنی ہوگی نہ اندھیرا ہوگا تاریکی ہو جاوے گی جہالت سے بڑی عقیدت سے اور بت پرستی سے اور گر جاکے حالت بہت بگڑ جاوے گی لیکن کچھ پاکی اور تھلی ہی پانی چاہیگی ایک دن ہوگا یعنی بالکل رات کا سا اندھیرا نہیں آویگا اوس دن کی حد اللہ کو معلوم ہے لوگ مشکل سے جانیں گے کہ اوسی رات کہیں یا دن لیکن آخر کو دنیا کے خاتم کو آفتاب سجائی کا نکلی گا اور اندھیرا جہالت اور بت پرستی کا دور ہو جائی گا اسی پادریو جہاں تمہارا تہنا سمجھا کہ حضرت

عیسی علیہ السلام کے بعد عیسائیوں میں جالت اور بت پرستی سے دن میں اندھیرا ہو گیا تھا اسکو
ساتھ یہ بھی سمجھو کہ وہ جو شام کی وقت روشنی ہو جانے کا وعدہ تھا اسکا ظہور محمدی وقت میں
ہو اساتوین صدی عیسوی میں سچائی کا آفتاب مکر سے نکلا اور تمام جہان میں اسکا نور
پھیل گیا آرشا ہوتا ہے اور اوسیدن یون ہو گا کہ جتنا پانی یروشالم میں سے جاری ہو گا
اوس کا آداب پوری سمندر کی طرف اور اوسکا آداب پچھی سمندر کی طرف گری میں اور جاک
میں ایسا ہو گا اور اللہ ساری زمین کا بادشاہ ہو جائیگا اوسدن ایک امڈ ہو گا اور
اوس کا نام احاد یعنی ایک ہو گا پادری لکھتا ہے کہ اسکا یہ مطلب کہ انجیل کی تاثیر پیل
گی اور انجیل کی ترقی یروشالم سے شروع ہو گی اور ہر فصل میں یعنی ہر طرح کے زمانے میں
ہر طرف اوس کا راستہ جاری ہو گا اور اللہ کی بادشاہت سارے زمین میں ظاہر ہو گی
اور تبون کو اور جھوٹے مذہبون کو اور جھوٹے عیسائیوں کو زور نہ رہے گا سب بادشا
خدا پرست ہونگی اور ایک خدا کو تاجدار سی میں ایک راہ پر ہونگی ہم کہتی ہیں کہ اوسیدن کا
اشارہ اوسیوقت کی طرف ہے جس کا اوپر ذکر ہے کہ شام کے وقت یعنی آخری زمانہ میں
نور ایمان کا پیل جائیگا دیکھو اوسی محمدی وقت میں یروشالم میں سے محمدی فیض تمام
ملک شام میں جاری ہوا اور اللہ نے اپنی بادشاہت کو سارے زمین کے لوگوں پر خوب
ظاہر کر دیا اور جھوٹے عیسائیوں نے جو نین خدا مشہور کر رکھے تھے اونکا زور اللہ نے
مٹایا اور تمام جہان میں ایک اللہ مشہور ہوا قل ہو اللہ احد کا جا بجا ڈکا ہوا آرشاد
ہوتا ہے اور ساری زمین تبدیل ہو کر اوس عراباہ کی یعنی جنگل کی مانند ہو جائیگی جو
جمع سے لے کے رمون تک یروشالم کے دکن طرف ہے اور وہ بلند ہو گی اور بنیامین
کے پہاٹک سے پہلے پہاٹک کی مقام تک اور کوئے کے پہاٹک تک اور بعض اہل کے برج سے
بادشاہ کے انگوری کو کوون تک اپنی ہی موقع پر آباد کی جائیگی اور لوگ اوس
میں رہیں گے اور پر لعنت مطلق نہو گی بلکہ یروشالم اسن وراہن سے سی کی یاد رک
لکھتا ہے کہ اسکا یہ مطلب ہے کہ اوسوقت میں حالت اور مزاج اور خصلتیں یہودیوں کی
بدل جاوین گے گویا ایک بڑا ضلع بالکل برابر کر دیا جائیگا میدان سے پہاڑ اور اون

جائین کے گمانیان بردی جائین گے اندر اور باہر کی ہر اک رکھ ہٹائی جائیگی جو انکو خصلت بدلتی سے اور اپنی زمین پر آباد ہونے سے روکتی تھی اور یر و شالم جو بدقون پادون سے روند گیا بیعتی کی خاک سے اوٹھایا جاویگا اور ہر تمام اپنی پہلی وسعت میں آباد کیا جاویگا اور اندر سے آباد کیا جاویگا اور ہر اسد کے غضب سے برباد ہوگا جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوٹھ جانے کے بعد ہوا تھا لیکن وہ امن و امان کا گھر ہو جائیگا بدلی ہوئے یہودیوں کی واسطے اسی پادریو یہ سب باتیں محمدی وقت میں ظاہر ہو چکیں بہت یہودی اپنی گمراہی چھوڑ کر محمدی ہو گئی یر و شالم خوب طرح آباد ہوا اور جو یہودی محمدی دین میں آئے وہ وہاں آباد ہیں اور بہت پرستون کا بالکل زور جاتا رہا جو اس پاک شہر کے دشمن تھے آرشاد ہوتا ہے کہ وہی کہ جس سے اندر ساری قوموں کو جو یر و شالم پر لڑنے کو چڑھ آدین مارے گا سو یہی اور نیکو جو وقت وہی اپنی پائون پر کھڑے ہونگے فنا ہو جائیگا اور انکی آنکھیں انکی چشم خانوں میں گرا جائیں اور انکی زبان انکی منہ میں ستر جائیگی اور اسی دن یون ہوگا کہ اندر کی طرف سے اون کے حدیمان بڑی گڑ بڑا ہٹ آ پڑی گی اور اونہیں سے ایک دوسری کا ہاتھ پکڑے گا اور اس کا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ کے مقابل اوٹھایا جائیگا اور یہود ابھی یر و شالم میں لڑے گا اور سارے غیر قوموں کا مال جو اس پاس میں کیا سونا کیا روپا کیا لباس بڑی کثرت سے جمع کیا جاویگا اور گھوڑوں اور خچروں اور اونٹوں اور گدہوں اور سب جانوروں کو جو اون لشکر کا ہوں میں ہونگے اس طرح کی مری جیسی یہ ہے مارے گی پادری لکھتا ہے کہ یہ پیش خبری اس بات کی معلوم ہوتی ہے کہ یہودی جب اپنی زمین میں آباد ہونگے جو لوگ اون سے مقابلہ کریں گے، اون پر یہ عذاب آویگا اور سارے انہی کر شان یعنی جو ٹی عیسائی بیوروں جو جا دین کے جواروں شان دار ہو گئی تھے ہم کہتے ہیں کہ ظاہر یون ہے کہ یہ پیش خبری اس وقت کی ہے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اسد حکم بھیگا کہ اب میں اپنے ایسی بندوں کو بھیجتا ہوں جسے اون کی کسی طاقت نہیں ہے تو میرے بندوں کو طور کی طرف سمیٹ لیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام محمدیوں کے ساتھ طور پہاڑ پر بند ہیں گے یا حوج اور ماجح نکلیں گے اور بہت لوگوں کو قتل کریں گے صحیح مسلم میں ہے کہ محمد پہاڑ تک پہنچیں گے اور وہ پہاڑ بیت المقدس کا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام

الحمدی دعا کرے گا اور آپ کیساتھ کے لوگ امین کہیں گے تب یا حوج اور ماجوج کے گردنوں میں کیڑے پڑ جائیں گے اور وہ سب کے سب ایک ہی دفعہ مرجائیں گے آرشاد ہوتا ہے اور یوں ہو گا کہ ہر ایک جو دن سب قوموں میں سے جو یروشالم پہنچے آویں پھر بیس سال بسال بادشاہ رب العالمین کو سجدہ کرنے اور عید خیموں کے مانتی کو جا دیگا اور یوں ہو گا کہ زمین کے سارے گہرائیوں میں سے جو بادشاہ رب العالمین کے آگے سجدہ کرنے کو یروشالم میں نہ آوے اور نہ پر منہ نہ برے گا اور اگر مصر کا گہرا ناہ چہہ جاوے اور نہ آوے تو اون پر بھی نہیں پڑے گا بلکہ اون پر وہ مری ہوگی جس سے خداوند اذن قوموں کو بارے گا جو نہیں جانتی ہیں کہ خیموں کی عید مانتی ہی مصر کی سزا ہوگی اور ساری قوموں کی سزا جو نہیں جانتی نہیں کہ خیموں کی عید مانتی پادری لکھتا ہے کہ خیمی کی خبیانت سے مراد ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قدرت میں بطور خیمہ کے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ مطلب ہے کہ آدمی خوشی سے عیسائی دین میں داخل ہوں گے وہ لوگ جو یروشالم سے لڑے تھے اور میں جو باقی رہیں گے بہت عیسائی ہو جائیں گے یہودیوں کی روایت ہے کہ شکست یا حوج ماجوج کی وہی شکست معلوم ہوتی ہے جو بیان بیان کی گئی ہے مصر کے اوپر کے حصہ میں کہی منہ نہیں برستا لیکن میڈی تیرمین یعنی دریامی روم کے نزدیک یعنی وقت کثرت سے برستا ہے تو غالب یوں ہے کہ منہ سے جسمانی اور روحانی فیض مراد ہے ہم کہتے ہیں کہ حضرت حزقیل علیہ السلام کے اڑتیسویں باب میں یا حوج ماجوج کے نکلنے کی بڑی دھوم سے خبر ہے اور بہت قوموں کے نام ہیں جو انکی ساتھ ہونگی تو بیان یہ مطلب ہے کہ جب یا حوج ماجوج نکلے گی تو جو باقی رہیں گے وہ سب مجہری ہو جائیں گے اور ہر سال مسیح بیت المقدس میں نماز پڑھیں گے اور توڑے دنوں خیموں میں رہیں گے اور جو نہ آویں گے اور ان پر عذاب آویگا عید خیمہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں ایک عید تھی کہ مصر سے نکلنے کی بعد جو چالیس برس سیابان میں خیموں میں رہے اسکی یادگاری میں تہون اور ڈالیوں کی جو پڑیاں بنا کر سات دن میدان میں رہتے تھے تو رات شریعت کی تیسری سورت کے تیسویں باب کی اوتالیسویں آیت سے اخیر باب تک اسکا بیان ہے معلوم ہو گا کہ اخیر زمانہ میں سال بھر کے بعد ہر طرف کے مجہری لوگ مسجد بیت المقدس میں نماز پڑھیں گے اور جو نہ آویں گے اور یہاں من جو پڑیوں میں رہیں گے آرشاد ہوتا ہے اور سیدن کو روموں کی کشیدوں پر پادری سننے

کہ لگاموں پر یہ رقم ہو گا قدس اللہ کو اور اس کے گھر کی دیگ اون پیا لون کے برابر ہوگی جو قبر باغ گاہ کے آگے
 و ہرے گئی بلکہ یہ وشالم اور یہود امین کی سب دیگین رب العالمین کے لئے مقدس ہوئی اور وی سب جو
 ذبیحہ کو ذبح کرتے ہیں اون کے اور اون میں سے کیوں لین گے اور اون میں بکاوین گے اور اس دن میں
 ہر کوئی کنعانی ربل عالمین کے گھر میں نہو گا پادری لکھتا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی نام کی عزت
 ہوگی گھوڑوں کی گنتیوں پر اور اونکی باگون پر نقش ہو گا قدس اللہ کو بعضے کہتے ہیں لڑائی کے گھوڑے
 مراد ہیں اور مطلب یہ ہے کہ وہ کام میں نہیں آویں گی اونکی زبردی خاص خدا کے لیے کہ دیے جو دین کے
 آئی ایمان والو لڑائی کے ان گھوڑوں کا تباہی وقت میں ظاہر ہوا امام محمدیؑ یہ کہیں کی شخص جو محمدی
 ابی سہل سرخسی رح نے لکھی ہے اس میں لکھا ہے کہ جب حضرت عیسیٰؑ کی وفات ہوئی جب اون کے
 ہاتھ میں تین سو گھوڑے تھے جنکی راونوں پر لکھا تھا جَسَّسَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ یعنی یہ گھوڑے روکی ہوئے
 ہیں اللہ کی راہ میں یعنی اور کاموں سے روکے ہوئے ہیں فقط جہاد کے واسطے تیار ہیں دوسری
 جگہ لکھا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز بادشاہ نے اپنی پاس سے اللہ کی راہ میں گھوڑوں پر لوگوں کو سواری
 دی اور اون کی راونوں پر داغ دیا عَمَلًا لِّلّٰہ یعنی تیار ہیں اللہ کے واسطے معلوم ہوا کہ یہ بشاد
 محمدی شریعت کی ہے گنتیوں کا لفظ جو ترجمہ میں لکھا ہے وہ عبرانی میں مصلوٰت ہے اسکے دوسرے
 معنی پادری میترے لگاموں کے بھی لکھی ہیں ظاہر مطلب یہ ہے کہ لگاموں کے نزدیک یعنی راونہ پر
 لکھا ہو گا کہ یہ اللہ کے واسطے مقدس ہیں یعنی خاص اللہ کے واسطے ہیں چوتھی باب کی دوسری
 آیت میں ہو چکا ہے کہ و درخت زیتون کے اوکے اوپر تھے ایک کٹورے کے دہنی طرف ایک
 بائیں طرف اوہر کے لفظ سے یہ مطلب ہے کہ اوکے نزدیک تھے نیاں پادری میترے بھی
 ترجمہ میں نزدیک کا لفظ لکھا ہے اور کیا عجب ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے وقت میں
 لگاموں پر بھی نقش کیا جاوے اور یہ جو فرمایا کہ اللہ کے گھر کی دیگ اون پیا لون کے برابر
 ہوگی جو قبر بان گاہ کے برابر میں اسکا مطلب پادری یوں لکھتا ہے کہ ہانڈی مٹی کی تبدیل کی
 ایسی پاک ہوگی جیسو پیالے جو قبر بان گاہ کے آگے ہیں اور اسکا مطلب یہ ہے کہ نہایت
 کم درجے کا عیسائی ایک صاحب کمال پادری ہو گا اون کو گوئی برابر جو اگلی زمانہ میں بڑے
 درجہ کے اللہ والے تھے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ اون دیگ کو کام میں لاویں گے قبر بانوں کے واسطے

یہی فرق نسو خ ہو جائیگا اور لوگ اپنی پاک خدمتیں کریں گے ایمان اور محبت اور خوف کے ساتھ
 اور کنعانی جو زبرد و دست خادم دین کا ہے اوسکو اوس پاک کام کا اذن نہ ملے گا آئے ایمان والو
 حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں جو قربانی کا خاص مقام تھا اوسکے آگے جو پیالے دہرے
 تھے وہ پیالے سوئے اور چاندے کے تھے وہ اسد کے گھر کے تمام برتنوں سے زیادہ پاک تھے تورات
 شریف کی تیسری سورت کے چھٹی باب میں اوس قربانی کا ذکر ہے جو گناہ کی معافی کے لیے ہوتی
 تھی اس باب کی آیت ۱۵ میں اسد فرماتا ہے کہ مٹی کا برتن جس میں وہ پکایا جاوے توڑا
 جاوے اور اگر وہ پیتل کے برتن میں پکایا جاوے تو وہ ماسخا جاوے اور پانی میں غوطہ دیا جائے
 دیکھو جو اسد کے گھر میں مٹی کی یا پیتل کی دیگ تھی وہ بھی اون خاص پیالوں کے برابر پاک نہ تھی
 مٹی کی ہانڈی میں جہاں ایک بار گوشت پکایا گیا وہ توڑ ڈالی جاتی تھی اور پیتل کے برتن کا آجنا
 واجب ہو جاتا تھا معلوم ہوا کہ سوئی چاندی کے برتن کے دھونے اور ماسخی کی ضرورت نہیں
 تھی اب یہ پیش خبری دیجاتی ہے کہ آخری شریعت میں اسد کے گھر کی تمام دیگین بلکہ ساری شہر
 یروشالم اور یوذا کی سب دیگین برابر پاک ہوں گی جس میں چاہو قربانی کا گوشت پکاؤ کچھ
 ڈر نہیں یہ خاص پیامی شریعت کا ہے ایسا ہی شریعت میں قربانی نہیں تھی یہ خبر اسوقت
 کی نہیں ہو سکتی اب یہ بیان ہے کہ جناب عزرا علیہ السلام نے اور نبی ارم نے شہر
 یروشالم کو خوب طرح آباد کیا آفتاب صداقت میں لکھا ہے کہ جب مسیح بیت المقدس میں
 چلے اوسکی بعد بھی بہت یہودی بابل میں رہ گئے فارس کے بادشاہ شیر شاہ نے ایک یہودی
 عورت سے نکاح کیا اور اوسکے چچا کے بیٹے کو اپنا وزیر کیا اس بادشاہ کی بیٹھنے سے ساتویں برس
 عزرا علیہ السلام بہت لوگوں کو ساتھ لیکر بابل سے یروشالم میں آئے عزرا علیہ السلام کے
 احوال کی کتاب جو تورات شریف کی جلد میں لگی ہوئے ہے اوسمیں لکھا ہے کہ جب آپ یروشالم
 میں تشریف لائے معلوم ہوا کہ بہت لوگ بت پرستوں کی بیٹیاں اپنی نکاح میں لائے تھیں یہ
 سنکر آپ کو بہت غم ہوا اور بہت روتے پھر سب لوگوں کو جمع کیا اور انکو تورات شریف کی
 آیتیں سنائیں اور فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کے گنہگار ہوئے اب اسد سے توبہ کرو اور انکو
 جو پردہ و تب اون سب لوگوں نے اسکا بندوبست کیا جس میں لوگوں نے کافروں کی

بیٹیاں لیں جن میں ان سب کو جمع کیا اور ان سبہوں نے قوب کی اور بت پرست عورتوں کو چوڑ دیا آقا
 صداقت میں ہے کہ بعد اس کے اس پاس کے ملکوں کی لڑائی کی باعث سے یروشلم کے لوگ بڑی تخلیف
 میں پڑے اور سامیریوں نے ان کو شہر نیاہ کے بنانے سے روکا تاہر ایک شخص جن کا نام نجیہا تھا
 اور وہ فارس کے بادشاہ کو شرب پلا یا کر ستے ستے انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چار سو
 چوالیس برس پہلے بادشاہ سے شہر اور شہر نیاہ کے بنانے کا پروانہ حاصل کیا اور ان کے مدو سے
 شہر نکلیا چنانچہ نجیہا کی احوال کی کتاب میں یہ احوال بت پملا کر لکھا ہے شہر نیاہ کی دس ہاٹکوں کے
 دس نام لکھے ہیں ہر لکھا ہے کہ اس کی پٹی لوگ پانی کو بہاٹک کے آگے جمع ہوئے اور سب نے عزرا عی
 عرض کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تورات جو اللہ تعالیٰ نے اسرائیلیوں کو فرمائی تھی لاؤ میں
 تب عزرا علیہ السلام تورات شریف لائے اور پوچھنی سے دو پہر تک مردوں کو اور عورتوں کو
 سب کو سنا رہے اور اس وقت عزرا علیہ السلام ایک منبر پر کھڑے ہوئے جو انہوں نے اسے
 واسطے بنایا تھا عزرا علیہ السلام نے سب لوگوں کی آنکھوں کے سامنی کتاب کھولی کیونکہ وہ
 سب سے اونچی تھے اور ان کی کھولتی ہی سب لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور عزرا علیہ السلام
 نے اس کی تعریف کی اور سب لوگوں نے ہاتھ اٹھا کر جواب میں آمین آمین کہا اور انہوں نے
 سر جھکائے اور منہ کے بہل گر کے زمین پر اشد کو سجدہ کیا اور لاویوں نے لوگوں کو تورات کو
 معنے سمجھائے اور لوگ اپنی اپنی جگہ کھڑے ہو رہے اور دوسرے دن سب لوگ عزرا علیہ السلام
 کے پاس جمع ہوئے کہ تورات کی باتیں پوچھیں غرض سب لوگوں نے ملکر تورات شریف
 کے حکموں کو خوب جاری کیا اور بے شریع باتوں کو مٹایا آفتاب صداقت میں ہے کہ جب یہ
 شہر بن چکا سامیریوں کے سردار نے بادشاہ کی طرف سے ایک دوسری مسجد جبریم پہاڑ پر
 بنانے کا پروانہ چاہا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چار سو آٹھ برس پہلے وہ مسجد بنی چکی
 پہ لکھا ہے کہ نجیہا کے زمانہ میں ملا کی بنی علیہ السلام نے پیش خبری سنائی ملا محمد رضا علیہ
 کتاب منقول رضائی میں لکھتی ہیں کہ معلوم نہیں ہوتا کہ ملا کی کس زمانہ میں تھے مگر تسک
 کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ ملا کی عزیمتیں بنیں اور راشہ مفسر ہی صاف کہتا ہے کہ ملا کی غیر
 میں اب ملا کی علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارتوں کا بیان ہے اس

صحیفہ کے سرے پر اللہ تعالیٰ اسرائیلیوں کی شکایت کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم انگڑے اور زانہ ہی اور
 بیمار جانوروں کو قربانی کے لیے لاتے ہو یہ فرماتا ہے کہ میں تم سے راضی نہیں ہوں تمہارے ہاتھ کا
 ہدیہ ہرگز قبول نہ کروں گا کیونکہ آفتاب کے طلوع سے اسکو غروب تک میرا نام قوموں کے درمیان
 بزرگ ہوگا اور ہر ایک مقام میں میرے نام پر لبان اور پاک ہدیہ گزارنا جاوے گا کہ میرا نام قوموں
 کے درمیان بزرگ ہوگا رب العالمین فرماتا ہے اے امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو اللہ تعالیٰ
 حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت کی شکایت کرتا ہے اور تمہاری تعریف کرتا ہے کہ ایسا وقت
 آوے گا کہ ساری دنیا میں سورج کے نکلنے کی جگہ سے ڈوبنے کی جگہ تک میرا نام مشہور ہوگا اور ہر
 جگہ میرے نام پر ہدیہ گزارنے جاوے گا اور لبان سلگا یا جاوے گا مسیہ ربی لبان را و خیر ہو
 سلگانا محمدی شریعت کا حکم ہے تم میرے باب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دیکھو میں اپنے پیغمبر
 کو بھیجوں گا اور وہ میرے آگے راہ کو درست کریگا اور ایک ایک آویگا اپنی سیکل اپنے مسیہ کی طرف وہ
 سردار جسکی تلاش میں تم ہو اور اس قول و اقرار کا پیغمبر جس سے تم خوش ہو و دیشک آویگا رب
 العالمین فرماتا ہے پر اسکو آنے کے دن میں کون ٹھیر سکے گا اور جب وہ نمود ہوگا کون ہے جو کھڑا
 رہے گا کیونکہ وہ ستار کی آگ اور وہ وہابی کے صابن کے مانند ہے اور وہ روپے کا میل کاٹا ہوا اور
 اوسے خالص کرتا ہوا بیٹی گا اور وہ بنی لاوی کو پاک کریگا اور انہیں سونے اور روپے کے
 مانند صاف کرے گا تاکہ وہ راست بادی سے اللہ کے آگے ہدیہ گزاریں تب یو دا اور پر و شالم کا ہدیہ
 اللہ کو پسند آویگا جیسا اگلی دنوں میں اور گزرے ہوئے برسوں میں تھا اور میں عدالت کے لیے ہمارے
 خود ایک آویگا اور جا دو گروں پر اور زنا کاروں پر اور جو بی قسم کھانیوں پر اور اون پر
 جو ظالم مزدوروں کی مزدوری نہیں دیتے اور میواؤں اور شیمعون پر ستم کرتے ہیں اور مسافر
 کو پرادیتے ہیں کہ وہ اپنا حق نہ پاوے اور مجھ سے نہیں ڈرتے مستعد ہو کے گواہی دیں گار رب
 العالمین فرماتا ہے کیونکہ میں خداوند ہوں میں بدلتا نہیں اسلئے اے اولاد یعقوب تم نیست
 نہیں ہوئے اے امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے پیغمبر کو بھیجوں گا
 جناب مثنیٰ نے اپنی انجیل کے سرے پر لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 سے پہلے جنگل میں شاہی کی پہر کیا رہیوں باب میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت

یحییٰ علیہ السلام کے حق میں فرمایا کہ یہ وہ ہے جسکی بابت لکھا ہے کہ دیکھو میں اپنے پیغمبر کو تیرے آگے
 بھیجتا ہوں جو تیرے آگے تیری راہ کو درست کریگا معلوم ہوا کہ یہ خبر حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ہے
 اور لو قافی انجیل کے پہلے باب میں ہے کہ جب حضرت یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اونکی باپ حضرت زکریا
 علیہ السلام نے فرمایا اے لڑکے تو اللہ تعالیٰ کا نبی کہلائیگا کیونکہ تو خداوند کے آگے اوسکی راہ میں
 تیار کرتا چلے گا کہ اوسکے لوگوں کو نجات کی خبر دیوی اسی ہی معلوم ہوا کہ یہ خبر حضرت یحییٰ علیہ السلام
 کی ہے اور جناب متی نے اس آیت میں کچھ لفظین زیادہ لکھی ہیں وہ لفظین ملاکی علیہ السلام کے
 صحیفہ میں نہیں ہیں شاید لکھنؤ والوں سے رہ گئیں یا جناب متی نے یہ آیت اپنی یاد پر لکھ دی ہے
 یا کسی اور نے یہ لفظین بڑبا دین ہیں مگر مطلب ان لفظوں کا یوں ٹھرتا ہے کہ اے عیسیٰ میں بھیجی کو
 تیرے آگے یعنی تجھسی پہلو بھیجتا ہوں تاکہ تیری راہ کو درست کرے یعنی پہلے سے تیری پیش خبری
 دیوے اور تیری تعریف کرے تاکہ ایمان والے تجھ پر ایمان لا دیں اب اسکی بعد فرمایا کہ ایکا ایک آدھ
 اپنی ہیکل یعنی مسجد کطیف وہ سردار جسکی تلاش میں تم ہو یہ صاف اشارہ جناب محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم کطیف ہے کہ آپ ایکا ایک مکہ سے مدینہ کطیف تشریف لائے جو یہودیوں کا شہر تھا وہاں آکر
 مسجد بنوائی جو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کہلاتی ہے جس طرح مسجد بیت المقدس جریرو
 میں ہیں وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی کہلاتی ہے اپنی مسجد کا لفظ صاف بول رہا ہے کہ یہ ذکر
 بیت المقدس کا نہیں یہ ذکر دوسری مسجد کا ہے جو اوس رسول پاک کی مسجد کہلائیگی پھر فرمایا کہ
 قول و اقرار کا پیغمبر یعنی جسکی تابعداری کا اقرار تم سے تو رات میں لیا گیا ہے جو موسیٰ کی مانند ہو گا اور
 بت پرستوں کو قتل کریگا اور اوسکی وقت میں ایمان والوں کو امن و امان ہو جائیگا اسواسطے اوسکی
 آئینکی تکوینت بڑی خوشی ہے پھر یہودیوں سے فرماتا ہے کہ جب وہ آویگا کون ٹھیر سکیگا یعنی
 حکمو اوسکی ساتھ رہنا مشکل رہیگا کیونکہ وہ آگ اور صابن کی طرح میل کو کاٹے گا یعنی بے ایمانوں کو
 قتل کریگا تب ایمان دار امن و امان سے رہیں گے ایمان داروں کو بھی اللہ کی راہ میں طرح طرح کی نصیبتیں
 اٹھانے ہونگی تب وہ گناہوں سے پاک ہونگی پھر صاف بتا دیا کہ وہ نبی لاوی کو پاک کریگا
 یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام کے وہ صاحبزادی جنکا نام لاوی ہے اونکی نسل میں جو یہودی
 ہونگی اونکو اس طرح پاک کریگا جس طرح ہٹی میں آگ سوئے اور چاندی کے سیل کو کاٹ دیتی ہے

اور سوسے چاندی کو خالص کر دیتی ہے یعنی بے ایمانوں کو قتل کر گیا اور ایمان والوں کا دل دنیا کی طرح سے اور اپنی قوم کے ڈر سے اور خدا اور شہادت کی میل سے بالکل صاف کر دیا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے یہودیوں کی دو تو میں اس شہر میں تھیں نبی کفر اور نبی قرظہ یہ دو تو قومیں لاوی کی نسل میں تھیں اس طرح پر کہ قرظہ اور کفریہ دو بہائی تھے اونکی نسل میں یہ دونوں تو میں نہیں وہ دونوں بہائی حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل میں تھے اور حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ علیہما السلام دونوں بہائی لاوی کی نسل میں ہیں جیسا کہ تورات شریف سے ثابت ہو سو قوم قرظہ اور کفریہ دونوں پر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا جو سنگدل تھے انہوں نے قتل ہونا قبول کیا مگر ایمان لانا قبول نہ کیا جبکہ اللہ نے ایمان دیا وہ محمدی دین میں آئے اونکے نسل میں اللہ نے برکت دی جنہوں نے محصول دینا قبول کیا اور ایمان نہیں لائے وہ رعیت ہو کر رہے اونکو توبہ کے لیے مہلت دی حضرت صفیہ جو حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل میں تھیں خیبر کے لڑائی میں قید ہو کر آئیں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو آزاد کیا اور ان سے نکاح کیا پہلے یہ بتا دیتا ہے کہ یہود اور یروشالم کا ہر یہ ہی اللہ کو پسند آدیا یعنی قوم یہود اور حضرت لاوی کے بہائی یہود کی نسل میں ہیں اون میں ہی بہت ایمان لادیں گے اور یروشالم میں رہیں گے اونکی نذرین اللہ قبول کر گیا اسمیں یہ اشارہ ہے کہ جب تک اللہ سے برخلاف تھے حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تھے تب تک اونکا کوئی نیک کام قبول نہ تھا کفر اور ترک سے سب نیک کام اکارت ہو جاتے ہیں جب ایمان دار ہو جائیں گی جب اونکی نذرین اللہ قبول کر گیا پھر یہ بتا دیا کہ میں اوس پیغمبر کے ساتھ تھا اسی عدالت کر نکو آؤ نکا اور جادو گردن اور بد کاروں کو قاتل کروں گا اللہ فرماتا ہے کہ اسے یعقوب کی اولاد اسلئے مینی حکوفا نہیں کر دیا کہ تم اوسن مانیکو پاؤ پھر اسی باب کی تیرہویں آیت کے بعد یون ہے مینی تو کہا اللہ کی سچائی کرنی عبث ہو اور کیا فائدہ ہوگا اگر ہم اوسکی حکمون کو مانیں اور اب ہم مغروروں کو نیکی بخت کہتے ہیں اور ہانوسی جو شہادت کرتے ہیں سو ترقی پاتے ہیں وہی خدا کو بھی آزماتے ہیں تو بھی اونکو رہائی ملتی ہے تب اون لوگوں نے جو خداوند سے ڈرتے تھے آپس میں بار بار گفتگو کی اور خداوند نے کان دہر کے سنا اور اونکی لیے جو خداوند سے ڈرتے اور اوسکے نام کو یاد کرتے تھے اوسکے

آگیا دگاری کا دفتر لکھا گیا اور وہی میرا خاص خزانہ ہو گیا اور سدن میں جسبی میں مقرر کیا ہے رب العالمین فرماتا ہے اور جس طرح کوئی اپنی بیٹھ پر جواؤسکا خدمت گزار ہے شفقت کرتا ہے میں اور شفقت کروں گا تب تم ہر دے اور صادق اور شہید کے درمیان اوسکے درمیان جو خدا کی بندگی کرتا ہے اور جواؤسکی بندگی نہیں کرتا امتیاز کرو گے کیونکہ دیکھو وہ دن آتا ہے جو تمہارے کی مانند سوزن ہو گا تب سارے مغرور اور ہر ایک جو بدکاری کرتا ہے کو مٹی کے مانند ہونگے اور وہ دن جو آتا ہے اونکو جلا دیگا رب العالمین فرماتا ہے ایسا کہ وہ اونکی نہ جڑ چھوڑے گا نہ ڈالی لیکن تمہارے میرے نام سے ڈرتے ہو سچائی کا آفتاب طلوع کرے گا اور اوسکے پنکھون میں شفا ہوگی اور تم نکلو اور گاہ خانے کے بچھڑوں کی طرح کو دو گے پہاڑ ہو گے اور تم شہریوں کو پائمال کرو گے کیونکہ جس دن میں یہ ٹھراؤن وہی تمہارے پائون تیل کی راکھ ہوگی رب العالمین فرماتا ہے اے محمدی بھائیوں سب آیتوں کی خلاصہ یہ ہے کہ اوسوقت میں بعضے لوگ کہتے تھے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ بیکار لوگ دنیا میں دولت اور ترقی پاتے ہیں پھر ہم اس کی شریعت پر کیوں چلیں جو دیندار تھے اونکو بار بار آپس میں مشورہ کیا کہ کیا تدبیر کریں کہ ان لوگوں کو ایسی باتوں سے روکیں اللہ کے بیان میں دینداروں کا یہ کام قبول ہوا اور اونکی اعمال نامہ میں لکھا گیا اسد اپنی پاک بندوں سے فرماتا ہے کہ دیکھو وہ دن بھی آتا ہے کہ کافر اور بدکار لوگ دنیا میں بے بڑی بڑی منائیں پاویں گے وہ دن اونکو اس طرح جلا دیگا جس طرح آگ کو مٹی کو لینے لینی ہر کو دھت کے سو کی جڑ کو جلا دیتے ہے اور نیک لوگ غلبہ پاویں گے جو اسد سے ڈرتے واسے ہیں اون سے اسد فرماتا ہے کہ تمہاری دین کا آفتاب نکلے گا اوسکے پنکھون میں یعنی اوسکی شعاعوں میں دل کے اور روح کے سب مضمون سے شفا پاؤ گے اور بچھڑوں کی طرح خوب طرح خوشی میں کو دو گے اور پہاڑ ہو گے اور کافروں کو روندو گے یہ صاف خبر محمدی جہاد کی ہے صداقت کا آفتاب جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں سورج کے حق میں چراغ کا لفظ فرمایا ہے اور اپنے رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ امی بنی ہنسی تجکو روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے تو اسکا یہ مطلب ہوا کہ امی بنی ہنسی تجکو روشن آفتاب کر کے بھیجا ہے اس سچائی کے آفتاب کا نور سارے جہان کے ایمان واسے آدمیوں اور جنوں کے دلوں میں پھیل گیا اور ہمیشہ پھیلتا رہتا ہے

انہیں کفر اور جہالت کا جو تمام جہان کو دلوں پر چھایا ہوا تھا اس سچے آفتاب نے اللہ کے حکم سے اپنا نواں
کے دلوں سے مٹا دیا اس سچے آفتاب نے ایمان والوں کو دلی انگھوں سے اللہ کا نور اور بہشت اور
دوزخ اور بہت کچھ اندیکسی چیزیں دکھلا دیں اس سچے آفتاب نے سچی ایمان والوں پر اللہ کے حکم سے
اپنا نور چمکا کر ان کو جاننے کا طرح روشن کر دیا جس قدر اس سچے آفتاب کے نکلنے کے دن نزدیک تھے
گئے اور قدر صبح کی روشنی زیادہ پہیلے گئی تھیں پیغمبروں کی پیش خبریاں دن بدن اوسکی
پتون اور نشانوں کے بیان میں زیادہ روشن ہوتی گئیں بیان تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے اس سچے آفتاب کے صاف صاف چہی اور نشان خوب طرح بتلا دیے پھر اللہ نے انکی خادم
یوحنا عاری کو اس سچے آفتاب کا ٹکٹا اور انہوں کے عالم میں دکھایا یہاں تک کہ یہ سچا آفتاب
مکہ سے نکلا اور یہ وہی اگر ٹھہرا اور تمام جہان پر اوسکی روشنی آج تک پہیلی ہوئی ہے اور امام
مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں خوب طرح اس سچے آفتاب کا نور ہر شخص کو
گہیر لگیگا یا اللہ وہ زمانہ ہم محیوں کی بہت جلد دکھلاوے آمین پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ
سچائی کا آفتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور انہوں نے سچا دین پہلایا اور انکی بعد
روم کے بت پرستوں نے یہودیوں کو قتل کیا باسی پادری کو یہ نہ سوچا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی وقت میں اور انکی بعد سچے ایمان والوں پر بے ایمانوں کا غلبہ رہا بے ایمان یہودی اگر روم
کے بت پرستوں کے ہاتھوں قتل ہوئے تو اسکی بعد بار بار بت پرستوں نے عیسائیوں کا قتل عام
کیا پھر جو بی عیسائیوں نے تین سو برس تک سچے عیسائیوں پر ظلم ڈھایا جو شخص اس زمانہ کو ایمان
والوں کے بڑے غلبہ کا زمانہ ٹھہراتا ہے اوسکی دل کی انگھیں بالکل پھوٹ گئی ہیں یا اللہ اوسکو
آنگھیں دے آمین آرشا ہوتا ہے تم میرے بندے موسیٰ کی تورات کو یاد رکھو جس میں سارے
بنی اسرائیل کے لئے جو رب میں اپنے قوانین اور احکام سمیت فرمادیا دیکھو اللہ کے بڑے اور خوفناک
دین کے آئینے سے پیشتر میں ایسا ہی کو تھارے پاس بھیجوں گا اور وہ باپ دادوں کے دلوں کو
بیٹھن کی طرف اور بیٹھن کے دلوں کو انکی باپ دادوں کی طرف مائل کرے گا تاکہ ایسا نہو کہ
میں آؤں اور سر زمین کو لعنت سے ماروں اسے اسناؤ ان آیتوں میں یہ اشارہ ہے
کہ موسیٰ کی شریعت پر چلے جاؤ جس میں بدکاروں کی سزا میں ہیں آخر میں پیغمبر کی شریعت ہو

ایسی ہی ہوگی جس میں ظالموں کو منراہین ملے گی کے لامحدود خطاطہ انی رہ لگتے ہیں کہ اسمین قورات کی
 اوس آیت کی طرف اشارہ ہے جس میں فرمایا ہے کہ میں ہوسے کا تندا ایک پیغمبر بھیجوں گا یعنی اوس پہاڑ
 پر یہ بات فرمائی تھی اوسکو یاد کرو پھر فرمایا کہ وہ جو اللہ کا بڑا اور خوف ناک دن ہے یعنی وہی دن جس کا
 ابھی اوپر ذکر ہو چکا ہے جس میں بے ایمان اور گمراہ ایمان والوں کے پانوں تلے رہندے جا دیں گے
 اوس دن سے پہلے میں الیہ نبی کو بھیجوں گا الیاس پیغمبر وہ ہیں جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد
 تھے اور ان کا ذکر وہاں ہو چکا ایمان مطلب یہ کہ ایک اور پیغمبر بھیجوں گا جس میں الیاس علیہ السلام کی
 روح کی برکت ظاہر ہوگی اسی مراد حضرت یحییٰ علیہ السلام ہیں لوقانی اپنی انجیل کے سرے پر جہاں
 حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کا احوال بیان کیا ہے وہاں لکھا ہے کہ آپ کے باپ حضرت زکریا
 علیہ السلام کو جبرائیل نے بشارت دی کہ تیری بیوی بیٹا بنے گی اور اس کا نام یحییٰ رکنا وہ بنی اسرائیل
 میں سے بہتوں کو خداوند اور انکی خدا کی طرف پھیرے گا اور وہ اوس کے آگے الیاس کی روح اور قوت
 کے ساتھ چلے گا کہ باپوں کے دل لڑ کون کی طرف اور نافرمانوں کو راست بازوں کی دانائی کی طرف
 پھیرے اور خداوند کے لئے ایک استعداد قوم تیار کرے یہاں سے معلوم ہوا کہ حضرت الیاس
 علیہ السلام کی روح پاک کا اور انکی روحانی قوت کا ظہور حضرت یحییٰ علیہ السلام میں ہوا تھا
 اسلئے آپ کا نام ہی پہلے سے اللہ نے الیہ رکھا۔ یا حضرت شیخ محیی الدین ابن عربی رحمہ اور انکی
 سوا اور بھی کامل درویشوں نے اپنی کتابوں میں ثابت کیا ہے کہ پاک ارواحوں کا ظہور
 دوسرے شخص میں ہوتا ہے اوس شخص کی اپنی روح بھی اوس کے بدن میں رہتی ہے اور دوسرے
 پاک روح بھی رہتی ہے اوس کے روحانی قوت بہت بڑھ جاتی ہے اب ملائکہ علیہ السلام
 کی بعد سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت تک کا احوال ہے ہادی شیرنگ نے
 آفتاب صداقت میں جو احوال بیان کیا ہے اوس سب کا خلاصہ یہ ہے کہ خسرو بادشاہ نے حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام سے پانچ ہفتیس برس پہلے یورپ میں کو قید کیا اور پھر چھوڑ دیا اور وقت سے
 یہودی لوگ حضرت سکندر یونانی کے وقت تک فارس کے بادشاہوں کے تابع رہے حضرت
 سکندر نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو چوبیس برس پہلے فارس پر چڑھائی کر کے دارا
 بادشاہ کو تین فوج کشیوں میں شکست دیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو اکتیس برس پہلے

فارسی سلطنت کا تخت لے لیا پادری میسرے مستحق الکتاب میں لکھا ہے کہ حضرت سکندر نے دارا کی فوج کو کلکیہ میں شکست دی بعد اسکے تمام سر یا یعنی ملک شاہ اور فوج کی جہان صور اور میدان و شہر تھے قبضہ میں لائے اور یہودیوں نے چونکہ اونکو دشمنوں کو رسد پہنچا کر اونکی مدد دینے سے انکار کیا تھا اونہوں نے یہودیوں پر بھی حملہ کیا آفتاب صداقت میں ہے کہ حضرت سکندر نے شہر صور پر قبضہ کر لیا اور یہودیوں کو کھلا بھیجا کہ میری اطاعت کرو ورنہ دارا مہ لے لکھا کہ ہم فارس کے بادشاہ کے تابع دار ہیں ہم اور کسی کی تابعداری نہیں کر سکتے حضرت سکندر اپنی فوج لیکر یہ ویشا لم پر چڑھ آئی مسجد بیت المقدس کے سب خادما اپنے عمدہ کے لباس پہنے ہوئے اور شہر کے باشندے سفید پوشا میں اونکی پیشوائے کو گئی اور حضرت دانیال علیہ السلام کی پیش خیریاں جو حضرت سکندر کے حق میں تھیں اونکو دکھلائیں آپ بہت خوش ہوئے اور مسجد بیت المقدس میں حج عبادت تھی اور میں شریک ہوئے اور وہاں کے لوگوں سے محصول نہیں لیا اور اونکو حکم کیا کہ اپنی شریعت پر چلیں اور بہت سی یہودیوں کو اپنی فوج میں بہرے کیا فائدہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں عبادت خانے کی امام کی پوشاک باریک گٹان کا کرتا اور عمامہ اور پاجامہ ہوتا تھا اور رنگین رنگین نہایت عمدہ ہوتا تھا ملا احمد یارانی رحمۃ اللہ علیہ الامت میں لکھا ہے کہ یوسف ابن کوثر کی کتاب جو قدیم تاریخوں میں سے ہے اور حضرت سکندر رذوالقرنین علیہ السلام کے زمانے کی قریب لکھی گئی ہے اس میں لکھا ہے کہ سکندر مرد با خدا تھے اس طرح کتاب لکھا اسے اور کا خدا پرست ہونا ثابت ہوتا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر نہ تھی اور اس میں کچھ نقصان کی بات نہیں کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فقط اپنی قوم بنی اسرائیل کیطرت بھیج گئی تھے اور حضرت سکندر بنی اسرائیل میں سے نہیں تھے فائدہ یعنی حضرت سکندر حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل میں نہیں تھے بلکہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے یہاں ہی عیص کی نسل میں تھے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل کے سوا اور قوموں پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کو قاعدوں پر چلانا فرض نہیں تھا اسوقت میں ہر قوم کے واسطے شریعت جدا تھے حضرت سکندر غالباً حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت پر تھے اور بعضوں نے لکھا ہے کہ بعد اسکے وہ خود پیغمبر ہوئے اب ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو شریعت اللہ نے ساری جہان کی واسطے

دی ہے جو اس شریعت کا تابع نہیں وہ ہمیشہ آگ میں رہے گا آفتاب صداقت میں ہے کہ جب حضرت
 سکندر کی بڑی سلطنت اونکی انتہا کے بعد اونکے سپہ سالاروں پر تقسیم ہوئے مصر کے بادشاہ
 عالمی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو بیس برس آگے ہفتہ کے دن جب یہودی صی
 شریعت کے لحاظ سے لڑائی پر تیار نہ تھی شہر یروشلم پر چڑھ کر قبضہ کر لیا اور بہت سی یہودیوں کو
 مصر میں لے جا کر شہر اسکندریہ میں بسا یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو چودہ برس پہلے کو جب
 ایشیا کے بادشاہ اتگنس نے شہر یروشلم اور اوس تمام ملک کو عالمی کے ہاتھ سے چھین لیا اور تین
 برس تک چاروں طرف کی لڑائیوں کی کثرت سی یہودیوں نے بڑی تکلیف اٹھائی اور بہت سی
 ادا میں سے وطن چھوڑ کر ملک مصر میں جا رہے لیکن جب آس پاس کے شہر لوٹے گا ہی شہر یروشلم
 پہنچ رہا تھی تاریخ لکھنوالوں سے ثابت ہے کہ اوس زمانہ میں آس پاس کی قومیں یہودیوں کا
 اس باعث سے بہت لحاظ رکھتی تھیں کہ وہ اپنی شریعت پر قائم تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
 تین سو گیارہ برس پہلے جب مخالف بادشاہوں میں صلح ہوئی ملک یہود کا اتگنس کی
 حکومت میں آگیا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو دو برس پہلے مصر کے بادشاہ عالمی
 نے اوس کو لے لیا اور اوس وقت سے لیکے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دو سو پانچ برس پہلے
 تک ملک یہود مصر کے بادشاہ کا تابع رہا اس عرصہ میں یہودی لوگ اکثر امن و امان میں رہے
 رہتے تھے اور سردار امام حاکم کی طور پر بند و بست کرتے تھے اونہیں سے بہت علم و ادب نے
 یونانی زبان میں لکھ کر چاہا اور اونکی سبب سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب کی سوا بہت روایتیں
 جنہیں آخر کو یہودی بہت مانتے تھے اوس زمانہ سے جاری ہونے لگی انہیں دلوں میں وہ
 جماعت جو سندس دن کہلاتی ہے مقرر ہوئے اس میں بہت آدمی سردار امام اور بزرگ اور بزرگ
 یعنی شریعت نویس شریک ہو کر وہیں کے مقدسوں کو فیصلہ کرتے تھے آفتاب صداقت میں وہ
 جگہ لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دو سو ستتر برس پہلے شہر اسکندریہ میں مصر کے بادشاہ
 کو حکم کے موافق اونکی کتابیں سن کر انہوں نے ہاتھ سے یونانی زبان میں ترجمہ ہوئیں اور یہ ترجمہ
 آج تک موجود ہے پادری اگستس لکھتا ہے کہ حضرت سکندر کے بعد مصر کے دو سرے بادشاہ
 عالمی فلا ویفس کے زمانہ میں قورات شریعت کا ترجمہ یونانی زبان میں ہوا آفتاب صداقت

میں ہے کہ نہیں معلوم اس ترجمہ کے سبب سو یا کسی اور باعث سے ہو مگر یہ بات تحقیق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے کچھ دیر سے ساری قومیں اسکی بہت منتظر ہوئیں کہ دین کا ایک نیا استاد آئیوا لایا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دوسوا ونیس برس پہلے سے لیکے دوسو سولہ برس پہلے تک سریر کی بادشاہ انتیا کس نے مصر کے بادشاہ ظالمی چہارم سے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دوسو تین برس پہلے سے لیکے ایک سو ستاونویں برس پہلے تک ظالمی پنجم سے لڑائی کی اس سبب سے یہودیوں کو طرح طرح کی تکلیف ہوئی آخر لڑائی میں انہوں نے مصر کے بادشاہ سے باغی ہو کر سریر کے بادشاہ کی تابعداری اختیار کی پہلے پہل اوسنے انکی بہت خبرداری کی اور اونکی مسجد اور بیٹی رسولوں کی نگہبانی کے نیچے دو ایک فرمان جاری کئے بلکہ اپنی خزانہ سے اس کام کے انجام دینے کے لیے ایک بڑا اسالیانہ مقرر کیا لیکن اوسکی جانشین سلوکس چہارم نے اوسکو موقوف کر کے مسجد کے لوٹنے کا ارادہ کیا پر کسی سبب سے رک گیا اوسکی جانشین انتیا کس چہارم نے سریر امام کا عہدہ روپیہ کی واسطے بیکر یہودیوں کو بیان تک ناراض کیا کہ انہوں نے اوسکی سپہ سالار کو مسجد کے خزانہ میں مار ڈالا تیسرے بادشاہ نے بائیس ہزار آدمی کی فوج بھیج کر حکم دیا کہ شہر میں جا کر ہر اک مرد کو قتل کریں اس اثنیو کس ظالم کی شرارتوں کا احوال حضرت دانیال علیہ السلام کے اثنویں باب میں بہت بیان ہو چکا ہے پادری اگستس نے اوسکی احوال میں لکھا ہے کہ اون لوگوں کے عقیدے میں اوباشی اور نشہ بازی کا دیوتا جس تھا جس روز اوسکی ضیافت کی جاتی تھی عشق کی پتی لیکر اوسکی نشان کی واسطے پہنے کو اور اوسکو پوجا کے تیوہار میں ملنے کو یہودیوں پر حرج کیا اور اسپر ہی حرج کیا کہ تھون کو پوجا اور اثنیو کس کی پیدائش کے دن سور کا گوشت کھاؤ جو اونکی نزدیک ٹاپاک کھانا تھا اور اگر کوئی ان باتوں سے انکار کرے تو اوسکی گردن مارے جاوے شہر میں دو عورتیں تھیں انہوں نے اپنی لڑکوں کو اسد کی بندگی کے لیے خاص کر دیا تھا اون ظالموں نے لڑکوں کو اونکی ماؤں کے گلون پر باندھ کر انہیں شہر کی سڑکوں میں لے گئے اور شہر بنا تک پہنچاؤ نہیں اور اون سب کو جو اونکی شرمیک تھی گرا دیا البعد ایک برسے بوڑھی عالم تھی انہوں نے ٹاپاک چیز کھانے سے انکار کیا لوگ اونکا منہ کھینچ لگے انہوں نے کسی طرح نہ مانا تب کھانا کیا کھانا لاکر سڑک سے ساتھ کھاؤ تاکہ لوگ سمجھیں کہ تم نے حرام کھانا کھایا یہ سمجھ کر لوگ کھا دیں اون بزرگ نے

یہ بھی نہ مانا کافروں نے اور کومار ڈالا ایک عورت نبی اور سکی سات بیٹے تھے اور انہوں نے سور کا گوشت اور
بتوں کا کھانا نہ کھایا وہ گرفتار ہوئے پہلے بڑا بیٹا شکنجہ میں کینچا گیا اسپر ہی اوسنے نمائندہ وہ مار ڈالا
گیا اور دوسرا بیٹا بھی قتل کیا گیا مرنے وقت اوسنے کہا کہ تو ظلم سے ہمارے زندگی لیتا ہے لیکن وہ
جسکی شریعت مانکر ہم اپنی زندگی کو دریغ نہیں کرتے وہ ہمیں ہمیشہ کی زندگی بخشی گا تیسرا حب قتل
ہونے لگا تب کہنے لگا کہ یہ بہتر ہے کہ ہم مارے جاویں اور اللہ جو ہمیں اور ٹھانڈا دے گا اور سپر ہر وس
رکھیں جو چاہتی ہے کہ تو اس دنیا میں قدرت والا ہے لیکن تو فنا ہونی والا ہے یہ نہ سمجھنا کہ اللہ ہمارا
قوم کو چھوڑ دیا اوس مان کا حال یہ ہوا کہ اپنی ساتوں بیٹیوں کو ایک دن میں قتل ہوتے دیکھکر
اللہ پر ہر وسار کہہ کر خاطر جمع رہی جب اوسکا چھوٹا بیٹا شکنجہ میں کینچا جاتا تھا قتل کرنے والوں نے
اوس سے وعدہ کیا کہ اگر اپنی دین کو چھوڑ دیگا تو بڑا انعام پاوے گا اوسکی مان نے کہا کہ بیٹی
اس ظالم سے خوف نہ کر اور خاطر جمع ہو کر اپنی بیٹیوں کی طرح مرنا قبول کر کہ میں اونکی ساتھ تھی ہی
ہمیشہ کی نیک بختی میں پاؤں آخر کو وہ مان بھی قتل کی گئی اسی طرح ہوتیروں نے تکلیف اور مصیبت
اور موت بھی پائی لیکن اللہ نے اپنی لوگوں کو نہ چھوڑا اونکی لمی ایک چھوڑا انیوالا یعنی یہود دلا
کیا سید منصور علی صاحب دہلوی نے تاریخ نبوت المقدس میں تفسیر ڈائیلی کی دوسری جلد
کے صفحہ ۹۶ و صفحہ ۱۰۱ سے نقل کیا ہے کہ ایک بوڑھا کا حسن جب کا نام مشتاق تھا اپنی بیٹی
بیٹیوں سمیت اس ظلم کی باعث سے یروشلم کو چھوڑ کر شہر مودن کو گیا انیو کس کے ایک عہد دار
نے جب کا نام اہل لیس تھا اوسکا پیچھا کیا تاکہ بادشاہ کی حکم کی زبردستی تعمیل کروا دے
اہل لیس نے مشتاق کو بڑی عزت کا وعدہ کیا اور بت پرستی پر راضی کرنا چاہا اور اوسنی
اوس وعدی کو رد کیا اور جو یہودی بت پوجنی کو چلے لگا اوسکو قتل کیا پھر اوسنی بیٹیوں
کے ساتھ بادشاہ کے اوس کارندی پر حملہ کر کے اوس اور اوسکی سب ہمراہیوں کو قتل کیا اور
بتوں اور قربان گاہوں کو توڑ کر ہاڑوں کی طرح چلا گیا جب بہت یہودی جو اپنی دین پر
قائم تھے اوسکی ساتھ ہوئے تب یہودیہ میں سے جا کر سب شہروں میں سے بتوں کی قبریں لگائی
کوڈ بارنا اور بتوں کے پتھر توڑ کر اور دین سے پرے ہوئی یہودیوں کو قتل کیا اور حضرت
عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو ستر ستر برس پہلے مسیح خدا کی عبادت پر جاری کی اس کے

دوسرے سال متاتیاس مرگئی اور اونکا بیٹا یہود احسا کا خطاب مکابوس تھا اونکا جانشین ہوا اور بہت لوگ جو اللہ کی شریعت پر گرم تھے اوسکی فوج میں شامل ہوئے وہ انٹیوکس کے کئی ہماری لشکروں کو شکست دیکر شہر یروشالم کو قبضہ میں لایا اور مسجد کو پاک کر کے اللہ کی عبادت کو نئے سرے سے جاری کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو چوتھ برس پہلے انٹیوکس مر گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو اسیٹھ برس پہلے یہود الرطائی میں قتل ہوا پادری گسٹس لکھتا ہے کہ جب یہود اپنے رفیقوں کو بھاگتی دیکھا تب دل شکستہ ہوا اکثر دن نے اوسکو باگنی کی صلاح دی لیکن اوسنے کہا کہ کبھی ایسا نہ ہو گا کہ میں اپنی پیٹھ دشمنوں کو دکھا دوں آخر وہ رٹا یہودی مارا گیا پادری مینر کے مفتاح الکتاب کے صفحہ ایک سو چونتیس اور ایک سو ستتیس میں ہے کہ چونکہ سردار نام حسکا نام اونیاس تھا اس میں چلا گیا تھا یونتان نے یعنی وہ جو یہود کا بھائی تھا یروشالم میں حکومت اور امانت پائی اور رومیوں کے ساتھ قول و اقرار کیا جب تروفون جو سردار یعنی شام کے تخت پر زبردستی سے بیٹھا تھا اوسکی دغا بازی سے یونتان قتل ہوا تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو چالیس برس پہلے شمعون اوسکا جانشین ہوا اوسنے یروشالم کا بندوبست کر کے یہودیوں کو غیر قوموں کی حکومت سے آزاد کیا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو پچیس برس پہلے اوسکے داماد نے اوسکو قتل کیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا ہیرکانس حاکم اور سردار نام ہوا اور رومیوں کو زبردستی یہودیوں کے دین میں لایا اور رومیوں کے ساتھ نہ کہ رے سے قول و اقرار باندھا آخر اپنی بیٹی ارسطوبولس کو حکومت اور امانت میں جانشین کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو سات برس پہلے مر گیا اوسنے یہودیہ میں اگلے زمانہ کے موافق پہر بادشاہت قائم کی اوسکے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا اسکندر جن نیوس تخت نشین ہوا اوس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ستاویں برس پہلی فاسطیوں پر جبر کر کے یہودی دین کا اقرار کر دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اونیاسی برس پہلے مر گیا اور جب ارسطوبولس نے اپنی بڑی بیٹے ہیرکانس کے برخلاف رومیوں سے مدد چاہی تب ہم ہوس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ترستھ برس پہلے ہیرکانس کو تخت پر بٹھایا لیکن یہودیہ کو رومی بادشاہ کا ایک خراجی صوبہ ٹھہرایا بلکہ اپنی عمدہ داروں سمیت قدس لاقدا س میں داخل ہونے سے

اوسکی بے عزتی کی انتہا بصدائق میں ہے کہ شہر نپاہ کو گرا دیا اور اس لڑائی میں بارہ ہزار یہودی قتل ہوئے اسکی بعد پامبی نے مسجد کے سارے سامان کو سچا کر موافق دستور کے عبادت بجالا کر حکم دیا ہر چالیس قیصر کے وسیلہ سے انطیستہ اومی تمام ملک یہود کا کارومیون کی طرف سے حاکم ہوا اور اوسکو تخت میں ہر کامش یہودیون کا اور شہریر و شالم کا حاکم اور سردار امام تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چالیس برس پہلے انطیستہ مر گیا اور اوسکا بیٹا ہیر و دیس سیرا اور جلیل کا حاکم ہوا اون دنون میں انشکونس یہودیون کا بادشاہ اور سردار امام تھا وہ ہیر و دیس سے برخلاف ہوا ایہا تک کہ وہ شہر روم میں ہاگ گیا وہاں وہ یہودیون کا بادشاہ ٹھہرایا گیا لیکن اپنے تخت کے لیے انشکونس سے تین برس تک لڑا آخریر و شالم کو گیر لیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چونتیس برس پہلے اوسپر قبضہ کیا اور مرینی یہود دن سے بیاہ کیا اور یہودیون کے خوش کرنے کے لیے مسجد کی بڑی آرایش کی اومی لوگ مدت سیدین یہود کے میرد ہو گئی تو تیسرے یہ بادشاہ چونکہ سنگدل اور ظالم تھا یہودی اوس سے ناخوش تھے اوس نے اپنی جور و اور اوسکی دادا اور مان اور بھائیون کو بلکہ اپنی بیٹیون کو بھی قتل کیا اوس نے اپنی رتے دقت یہودیون کے بزرگون کو شہر ایریحا میں بلایا اور بہن اور بہنوی کو کہا کہ میں جانتا ہوں کہ یہودی لوگ میرے مرنے سے بہت خوش ہونگی جب میں مرون توان سبھون کو قتل کیجیو تو میری مرنے پر ملک یہود امین بڑا ماتم اور نوحہ ہو گا یہ حکم پورا نہیں ہوا یہودیون نے اسلٹی اوسکی برداشت کی کہ اون دنون میں سب کوئی اوس آنے والے کے جلد آنے کی بڑی انتظاری کرتے تھے جسکی آمد کا وعدہ قدیم سے تھا اس بادشاہ کے عمل کے آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے دوسری جگہ لکھا ہے کہ اگستس قیصر کے جب سیویون برس آپ پیدا ہوئے ابو الفدا نے اس بادشاہ کا نام اغسطس لکھا ہے اب ہم کہتے ہیں کہ بیان ہو معلوم ہوا کہ جب ظلم کسی ظالم بادشاہ کا شدت سے ہوتا تھا اوسوقت لوگ انتظار کرتے تھے کہ وہ پیغمبر جنابا وعدہ مدتوں سے ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مانند غریبون کو ظالمون کے پنجے سے چور و زور اور ظالمون کو قتل کر نیگی وہ جلد تشریف لاوین اب انجیل شریف میں سے محمدی بشارتوں کا بیان ہے اسی ایمان والو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جو کلام اشد نفی و تادیب

اوسکا نام انجیل ہے وہ کلام آپ کی زبان پاک سے لوگوں نے سنا اور اوسکو یاد رکھا اور لکھا آپ کی لکھی
 خام خاص اور عاشق باخلاص تھے جو حواری کہلاتے تھے اللہ نے قرآن شریف میں اوٹلی بجز
 تعریف کی ہے اور ان میں سے جناب مسیحی حواری نے جو کلام اللہ کا آپ سے سنا اوسکو لکھا اور
 اوسکے ساتھ آپ کی پیائیش اور معجزوں کا حال بھی لکھا وہ مسیحی کی انجیل کہلاتی ہے اور جناب یوحنا
 حواری نے جو کلام اللہ کا آپ سے سنا وہ لکھا اور معجزوں کا احوال بھی لکھا وہ یوحنا کی انجیل
 کہلاتی ہے اور دو انجیلین اور تینوں نے لکھی جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں دیکھا
 مگر دیکھنے والوں سے جو سنا وہ لکھا ایک انجیل مرقس نے لکھی دوسرے لوقا نے ان چاروں
 انجیلوں میں اللہ کا کلام اتنا ہی ہے جتنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دین کی تعلیم
 فرمایا ہے باقی کلام مسیحی اور یوحنا اور مرقس اور لوقا کا ہے پادری لوگ ہندو ہری سے کتنے
 ہیں کہ یہ سب کلام اللہ کا ہے ان چاروں انجیلوں کے ساتھ اور رسالی حواریوں کی اور انکو
 شاگردوں کے بھی اسی جلد میں لکے ہوئے ہیں پادری لوگ عقل کی آنکھ بند کر کے کہتی ہیں
 کہ یہ سب اللہ کا کلام ہے اگر زمانہ کے عیسائی جس کتاب کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کچھ
 علاقہ دیکھتی تھے اوس علاقہ کی راہ سے اوسکو بھی انجیل بولتے تھے مگر یہ بات کہلی ہوئی
 ہے کہ اللہ کا کلام اتنا ہی ہے جتنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سنایا ہے حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام نے صاف فرمایا کہ جو کلام تم مجھ سے سنتی ہو یہ کلام اللہ کا ہے اور حواریوں نے کہیں
 نہیں فرمایا کہ یہ کلام اللہ کا ہے جو ہم سے کہتے ہیں امام عبدالباقی زرقانی نے خواہد کہ یہ
 کی شرح میں اور این خلدون رحمہ نے اپنی تاریخ میں اس طرح پرستی اور یوحنا اور لوقا اور
 مرقس کے چاروں انجیلوں کا احوال لکھا ہے اسی ایمان والا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خدا
 نے یہ بہت بڑا کام کیا کہ اللہ کے کلام کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا احوال بھی لکھ دیا
 مطلب انجیل کا خوب کمال گیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سونے کا اور کمانے اور پیے کا
 اور غار بے درد و رہی کا احوال بھی لکھ دیا کہ سب لوگ دیکھیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 بشر تھے خدا نہیں تھے جناب مسیحی حواری نے اور لوقا نے آپ کی پیدا ہونیکا احوال لکھا
 خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ حضرت مریم ابی کواری تھیں کہ اللہ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو

کرو انکے پاس بیسیا اونٹوں نے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے تیرے بیان بیٹا ہوگا آپ بولیں یہ کیونکر
 میں تو ابھی مرد کو نہیں جانتی حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ کی قدرت سے سب آسان ہے
 اس مقام میں جناب متی نے یوں لکھا ہے کہ حضرت مریم روح القدس سے حاملہ ہوئیں اور
 وقائع صاف لکھا ہے کہ جبریل آئے اور بولے کہ تو بیٹا جنی گی صاف معلوم ہوا کہ روح القدس
 حضرت جبریل کا خطاب ہے اللہ کی حکم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مریم کی میٹ میں آئی
 بعد اسکے حضرت مریم بیت اللحم میں تشریف لے گئیں وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اللہ تعالیٰ نے
 ان مجیدین خبر دی ہے کہ پیدا ہونے کی بعد آپ بول اڑی کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اللہ نے
 مجھ کو کتاب دی اور مجھ کو نبی کیا جناب متی لکھتی ہیں کہ آپ یہودیہ کے بیت اللحم میں پیدا ہوئے
 پر حضرت مریم آپ کو لیکر مصر میں جا کر رہیں ہر وہاں سے صوبہ جلیل کے اطراف میں ایک شہر
 میں آکر رہیں جسکا نام ناصره تھا ہر طرف سے نصیر کی بادشاہت کے پندرہویں برس حضرت
 یحییٰ علیہ السلام جو حضرت زکریا علیہ السلام کے بیٹے تھے اون پر جنگل میں اللہ کا کلام آتا
 اور وہ صوبہ یہودیہ کے جنگل میں منادی کرنے لگی اور فرماتے لگو کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی
 بادشاہت نزدیک ہے پادری اسکاٹ جو ہمارے زمانہ میں ہے اردو تفسیر میں لکھتا ہے کہ
 انجیل ایک قانون ہے اور اسکا انتظام ایک بادشاہت ہے یہ بادشاہت آسمانی بادشاہت
 کا نمونہ ہے بلکہ ایک حصہ ہے اور بعضی جگہ دونوں بادشاہتوں کا ایسا ذکر آیا ہے گویا ایک
 ہی سمجھی جاتے ہیں پادری کا مطلب یہ ہے کہ شریعت کے حکموں کا جاری کرنا اللہ کی طرف
 بادشاہت ہے اور آسمانی بادشاہت کا نمونہ ہے یعنی اللہ نے جو اپنی بادشاہت آسمان پر
 اور بہشت میں ظاہر کی ہے اوسیکایہ نمونہ ہے کہ پیغمبر جو دین کے بادشاہ ہیں انکے پیغمبر
 سے شرعی حکموں کو جاری کرتے ہیں اب ہم کہتے ہیں کہ انجیل شریعت میں یہ لفظ بار بار آیا
 کہ میں اوس سے صاف بہشت کے معنی سمجھ جاتے ہیں کہ میں شریعت اور بہشت دونوں کو
 ملا کر آسمان کی بادشاہت فرمایا ہے کیونکہ شریعت بہشت کی راہ ہے کہ میں پیغمبر اور دین
 کی بادشاہی کے معنی صاف سمجھ جاتے ہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کی ذمہ داری
 اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کو ذکر میں یہ لفظ آیا ہے مگر وہ آسمانی بادشاہت

جسکی بشارت حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام دیر سے مہین یہ بشارت وہ اپنی بادشاہت کی نہیں دیتے وہ تو صاف اوس پیغمبری کی بشارت دیتے مہین جسکا زمانہ نزدیک آہو چاہے جسکی ساتھ ظاہر کی بادشاہت بھی ہوگی اور بے ایمانوں کی بادشاہتوں کو مٹا دے گی پادشہ لکھتا ہے کہ اسکی بادشاہت کی خبر دانیال علیہ السلام نے دی ہے کہ اون بادشاہوں کے دنوں میں آسمان کا خدا سلطنت قائم کرے گا جو ہمیشہ تک نیست ہوگی اور وہ سلطنت دوسرے کو قبضہ میں نہ پڑے گی وہ اون سب سلطنتوں کو ٹکری ٹکری کر ڈالی گی اور ہمیشہ تک قائم رہے گی یہودی لوگ اس بادشاہت کے انتظار میں تھے اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے دنوں میں اس آسمانی بادشاہت کی قسمی میں جدا جدا راہیں تھیں اکثر لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ مسیح ایک شخص ہوگا جس میں قدرت الہی کا ظہور ہوگا اور اوس بادشاہت کا بانی ہوگا اور یہودی یہ بھی سمجھتے تھے کہ وہ ایک پاک بادشاہت ہوگی جو تمام سلطنتوں پر غالب ہو جائیگی اور ہمیشہ تک قائم رہے گی رومیوں کی جگہ قوم اسرائیل تمام دنیا پر غالب ہوگی حضرت یحییٰ علیہ السلام کے زمانہ میں روم کی سلطنت سیودیون کو ظلم ہو چکا تھا فلسطین پر ایک رومی حاکم حکومت کرتا تھا جسکا دار السلطنت قیصریہ میں تھا اور یہوشالم کی وہ قدر زہی تھی یہودی ناراض تھے اسلئے یہ بڑی امید اذ نکوتی کہ مسیح آدے گا اور رومیوں کی سلطنت کو برباد کر کے آپ ہمیشہ تک سلطنت کرے گا اسے پاور اوس بادشاہت کی معنی جو اسوقت کے یہودی سمجھتے وہی معنی حضرت دانیال علیہ السلام کو کتاب سے خوب ظاہر مہین اور تم جانتے ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد رومیوں کا ظلم ایمان والوں پر دن بدن بڑھتا گیا پھر تم کیوں نہیں سمجھتی کہ یہ صاف بشارت محمدی بادشاہی کی ہے جس نے رومیوں کی اور تمام بے ایمانوں کی سلطنتوں کو برباد کر دیا حضرت یحییٰ علیہ السلام اسی بادشاہت کی خبر دیتے تھے جناب متی لکھتی ہیں کہ یہوشالم اور سارے ملک یہودیہ اور اردن کے گرد فوج کے سب لوگ باہر اون کے پاس آئے اور اپنی گناہوں کا اقرار کر کے اردن میں اون سے اصطباغ پایا اصطباغ کے معنی میں رنگ دینا حضرت یحییٰ علیہ السلام جس سے توبہ لیتی تھے اوسکو نہرا دن میں نہلاتے تھے آجکی رات سے وہ شخص اسکی عشق اور محبت میں رنگیں ہو جاتا تھا جناب متی لکھتی ہیں کہ جب

اپنی دیکھا کہ بہت سے فریسی در صدوقی اصطبل غ پانیکو آپ کے پاس آئے ہیں تو اون سے کہا اسے
 سانپوں کے جو ٹکڑے انہو اے غضب سے بھاگ کس نے سکھایا پس توبہ کے لائق پہل لاؤ اور اپنی
 ولیدیں ایسا کہنی کا خیال مت کرو کہ ابراہیم ہا را باپ ہی کیونکہ میں بتی کہتا ہوں کہ خلائین
 پتروں سے ابراہیم کے لیے اولاد پیدا کر سکتا ہے اور درختوں کی جڑ پر اب کھلاڑا کہتا
 پس ہر ایک درخت جو اچھا پہل نہیں لاتا کاٹا جاتا ہے اور آگ میں ڈالا جاتا ہے یا درختی سکا
 لکھتا ہے کہ فریسی ایک عبرانی لفظ سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں الگ وہ لوگ دنیا سے الگ ہیں کا
 دعویٰ کرتے تھے یوسفی کہتا ہے کہ ہیرودیس کے مرنے پر اونکا شمار چہ ہزار تھا وہ دعویٰ
 کرتے تھے کہ ہم ہی مسیح ہیں راہ پر ہیں وہ تمام شریعت کی حرفت بھوت مانتی تھے اور ربوتوں کی
 کل برائیوں پر چلتی تھے وہ ظاہری پاکیزگی بہت رکھتے تھے اور خود غامی کرتے تھے صدق
 فرشتوں کے اور قیامت کے منکر تھے اکثر یہودی ملکی بندہ بہت کرنے والے اسی فرقے
 کرتے آئے ایمان والا جو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اون سے فرمایا اے سانپوں کے بچو لینے
 ظالم اور بے دین لوگوں کے جو ٹکڑے اے والے غضب سے بھاگ کس نے سکھایا یعنی ڈر تعجب
 ہے کہ توبہ کے لیے آئے توبہ کے لائق پہل لاؤ یعنی نیک اعمال خالص اللہ کی محبت سے کرو اور
 اس بات کا غور و فکر کہ دل سے نکالو کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں کیونکہ
 اللہ تعالیٰ اگر چاہے پتروں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پیدا کر دے اسمیں صفا
 اشارہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہمارے سوا اور بھی ہیں حضرت ابراہیم
 علیہ السلام کے بیٹی جو حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں اونکی نسل میں عرب لوگ ہیں اونکو غیر
 مت جانو اور اون پر رشک مت کرو اور فرمایا کہ جو درخت اچھا پہل نہیں لاتا وہ کاٹا جاتا ہے
 اسکا یہ مطلب کہ جو لوگ ایمان نہیں لاتے وہ کاٹے جاویں گے اور دوزخ کی آگ میں جاویں گے
 کھلاڑا جڑ پر کہتا ہے یعنی اونکی قتل ہوئی کا وقت نزدیک آیا ہے محمدی تلوار سے کافر قتل ہوئے
 اس بیان سے صاف ثابت ہوا کہ آپ محمدی بادشاہی کے بشارت دیتے تھے چہ فرمایا کہ میں
 ٹکڑے کے لیے بانی سے اصطبل یعنی رنگ و تیا ہوں لیکن وہ جو میرے بعد آتا ہے جسے
 زور آوری اور میں اوسکی جوتیان اوٹھانیکے لائق نہیں وہ تمہیں روح القدس ملاک ہی

اصطباغ و یکایک ایمان والو یہ اشارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ہی اور مطلب یہ ہے کہ وہ تمہارے دلوں کو اور بروحوں کو حضرت جبرئیل علیہ السلام کے فیض سے رنگین کر دیگا آگ کا لفظ اسلیبی فرمایا کہ فرشتوں کو اللہ نے بڑی طاقت دی ہے جس شکل میں چاہیں ظاہر ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حواریوں پر آگ کے شعلہ برسی وہ فیض حضرت جبرئیل علیہ السلام کا تھا اسی وقت سی اوں کے دل آگے سے زیادہ مضبوط ہو گئی جا بجا یہودیوں کو اور بت پرستوں کو دھمکانا اور بڑی ہڈی سے صدمہ اللہ کی راہ میں نہایت خوشی سے اٹھانی بہر فرمایا کہ اوسکا سو پادسکی باتیں ہیں یہ وہ اپنی کلیان کو خوب صاف کرے گا اور اپنی گہون کو کٹھنی میں جمع کرے گا اور یہو سے کو اوس آگ میں جلا دے گا جو نہیں سمجھتی آسکا یہ مطلب کہ جو لوگ اوس ایمان لاؤنگی اور نہیں جو اوسکی راہ پر رہیں گے انکو اللہ کو حکم سی بہشت میں پہنچا دیگا اور جو اوسکی راہ پر نہیں گئے فقط مونہ سے اوسکا نام لیں گے اوں کو اللہ کے حکم سے آگ میں جلا دیگا جناب متی اور لوقا کا بیان ہے کہ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام صوبہ جلیل سے نہرا روں کے کنارے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پاس آئے تاکہ اوں سے اصطباغ پاویں حضرت یحییٰ عرفی منع کیا اور فرمایا کہ میں تم سے اصطباغ یا نیک محتاج ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہکو مناسب ہے کہ یوں ہی سب سچائی کے کام پورے کریں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو اصطباغ پا کر پانی سے نکل کر اوپر آئے آپ دعا مانگ رہے تھے کہ آپ کے لیے آسمان کھل گیا اور روح القدس کو بھیے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو کبوتر کی مانند اترتے اور اپنے اوپر آتے دیکھا پھر آپ نے جنگل میں چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکھا اسی وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام برس تیس ایک کی تھے پھر جناب متی نے چوتھی باب میں لکھا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سنا کہ صحیحی علیہ السلام قید کئے گئے یعنی یہودیوں نے انکو قید کیا تب آپ صوبہ جلیل کی طرف چلی گئی اور ناصرہ کو چھوڑ کر کفرناحوم میں جا رہے اسی وقت سی اوں نے مذہبی کرنا شروع کیا کہ تو یہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئے اور مرقس کے انجیل میں یوں ہے کہ آپ یہ کہتی ہوئے جلیل میں آئے کہ وقت پورا ہوا اور خدا کی بادشاہت نزدیک آئے تو یہ کرو اور انجیل پر ایمان لاؤ جناب متی لکھتی ہیں کہ آپ تمام جلیل میں

پہرے تھو انکی عبادت خانوں میں تعلیم دیتے تھے اور بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کرتے تھے اور لوگوں کو سارے دکھ دردوں کو دفع کرتے تھے لوقا کے چوتھی باب کی اخیر میں یہ کہ قطرہ کے لوگوں نے آپ کو روکا کہ ہماری پاس سے نہ جائی آپ کو فرمایا کہ بھی ضرور یہ کہ اور شہروں میں ہی خدا کی بادشاہت کی خوشخبری دوں کیونکہ میں اسی لئی بھیجا گیا جناب متی نے بعد کے پانچویں باب میں بتا دیا کہ اب تک اللہ کا کلام لکھا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک چار پر بیٹھ کر سکھو سنا یا پھر آٹھویں اور نوین باب میں آپ کے معجزی لکھی ہیں نوین باب کے آخر میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سب شہروں اور سب بستیوں میں انکی عبادت خانوں میں سکھلاتے تھے اور بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کرتے تھے دسویں باب میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی بارہ شاگردوں کو اللہ کے حکم سے ایسا فیض دیا کہ اللہ کے حکم سے بیماروں کو اچھا کرین اور مردوں کو جلا دیں اور ان سے فرمایا کہ جلتی چلتے مناد کرو اور کو آسمان کی بادشاہت نزدیک آئے آئے محمدی بانی حضرت یحییٰ علیہ السلام نے بھی یہی لفظ فرمایا تھا اور سکھو پادری لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خبر پڑھتے ہیں اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود آسمان کی بادشاہت کی بار بار منادی کرتے ہیں تو بیشک اپنی سوا دوسرے پیغمبر کی بادشاہت کی خبر دیتے ہیں جسکی صاف خبر حضرت دانیال علیہ السلام دی چکی تھی نزدیک آئے کا لفظ صاف بول رہا ہے کہ وہ بادشاہت میرے بادشاہت میں ہے بلکہ اسکا زمانہ نزدیک آپہنچا ہے آئے پادری اگر تم کہتے ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی بادشاہت کی خبر دی ہے تو حضرت یحییٰ علیہ السلام کی منادی کو یہ بھی کہو کہ انہوں نے اپنی بادشاہت کی منادی کی تھی اگر وہ ان کہتے ہو کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بادشاہت کی منادی کی تو یہاں کیون نہیں کہتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بادشاہت کی منادی کی حق یوں ہے کہ حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ دونوں نے محمدی بادشاہی کی منادی کی تھی جناب متی نے گیارہویں باب میں لکھا ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے قید خانے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کاموں کی حال سنکر اپنی دو شاگردوں کو بھیجا اور پوچھا کہ کیا جو آئینہ لایا تھا تو یہی ہے یا ہم دوسری کی

راہ تکمیل پادری اسکاٹ اردو تفسیر میں لکھتا ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے سنا ہو گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تمام صور یا اور فلسطین اور ارمینہ کو اپنی معجزوں کی شہرت سے بہرہ دیا وہ دل میں سوچتی ہوں گے کہ یہ وہ حقیقت بڑے معجزے ہیں اور کیا سبب ہے کہ خدا کی بادشاہت ظاہر نہیں ہوتی بعضی تفسیر واسے یوں سمجھی ہیں کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اسلمی نہیں چھو پایا گناہ کو شک تھا بلکہ اسلمی چھو پایا کہ میرے شاگردوں کی خاطر جمع ہو جاوے پھر پادری لکھتا ہے کہ ہمارے نزدیک حضرت یحییٰ علیہ السلام کو اس میں شک نہیں تھا کہ یہ ہمارے مسیح ہیں یا نہیں بلکہ انکو یہ شوق تھا کہ مسیح کی بادشاہت پہلنی کی خبر سنیں اور وہ کی طرح پراونکو ہی امید تھی کہ مسیح کی بادشاہت جلد پہلے اور مسیح ہمیشہ صلح ہوئے والے معلوم ہوتا تھا اسلمی حضرت یحییٰ علیہ السلام کو شک ہوا کہ کوئی اور شاہانہ مسیح آنیکو ہی یا نہیں انکا مطلب یہ تھا کہ تو معجزے دکھانیو الا اور تعلیم کرنے والا ہو گیا تو ہی اس جلیل اور آسمانی بادشاہت کا بادشاہ ہو جسکی پیش خبری دے گئی ہے اور جو آنیکو تھا اور جو یہ فرمایا کہ کیا جو آئیوا تھا تو ہی ہے اس میں شک نہیں کہ اس مقام پہ ملا کی علیہ السلام کے تیسرے باب کی پہلی آیت کا اثر ہو جان یہ لکھا ہے کہ وہ سردار جسکی تلاش میں تم ہو وہ اپنی ہیکل کی یعنی مسجد کے طرف ایک ایک آویگا اور یہ جو فرمایا کہ یا ہم دوسرے کی راہ لیں اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے دل میں اس طرح کا خیال تھا جیسا پچھلے زمانے کے یہودیوں کے دل میں تھا کہ دوسرے ہونگی ایک وہ جو تلمیذین اور زولتین اور شاوینگی جیسا کہ مسیح کی حق میں نہیں کی کتابوں میں لکھا ہے اور دوسرے داؤد کی بیٹے جو تمام جلال اور شان کے ساتھ آوینگی جیسا کہ مسیح کے حق میں نبیوں کی کتابوں میں لکھا ہے ہمارا مطلب یہ نہیں کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام بالکل یہودیوں کی اس رائے کو مانٹی تھے بلکہ سیتقد رتبہ میں تھے کہ آیا علاوہ اس مسیح کی کہ آئی اور مسیح آئیوا تھا کہ نہیں آئے ایمان والو یہ جو یہودیوں کو خیال تھا کہ وہ پیغمبر بادشاہ کی ساتھ آوینگی وہ حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل میں ہونگی اسکا سبب یہ تھا کہ اللہ کے کلام کے بعضی لفظوں سے انہوں نے یہ مطلب سمجھا تھا یہ ادنیٰ سمجھ کی غلطی تھی وہ ان یہ خاصات نہیں ہے کہ وہ داؤد کی نسل میں ہو گا جیسا کہ حضرت ارمیاہ علیہ السلام کے

نبیوں میں باب میں فرمایا ہے کہ داؤد کے لئے ایک شاخ صداقت کی نکالوں گا سو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت داؤد علیہ السلام کے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں ہیں اسی اور خت کی جڑ میں سے اللہ نے اس شاخ کو نکالا سو خطاب بتی لکھتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب میں اون سے یعنی حضرت یحییٰ علیہ السلام کے شاگردوں سے فرمایا کہ جو کچھ تم سنتی ہو اور دیکھتی ہو جا کر یحییٰ سے بیان کرو ورنہ ہی دیکھتی ہیں اور لنگڑی چلتی ہیں کوڑھی پاک صاف ہوتی ہیں اور برے سنتے ہیں اور مردے جی اٹھتی ہیں اور غریبوں کو نجات کی خوشخبری سنائی جاتی ہے اور مبارک وہ ہے جو میرے سبب سے ٹھوکر نہ کھاوے پادر ملی سکا لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے سوال کا کچھ صاف جواب نہیں دیا اونہوں نے پوچھا تا کہ جو آئیوا لہا کیا تو یہی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب میں یہ نہیں فرمایا کہ ہاں وہی ہوں آپنی صاف جواب نہیں دیا کچھ تو تنبیہ کی غرض سے اور کچھ اس نظر سے کہ اپنی حق میں آپ کہنا اسوقت مناسب نہ سمجھا آپنی معجزی بیان کر کے قاصدوں کو رخصت کیا اور یہ جو فرمایا کہ مبارک وہ ہے جو میرے سبب ٹھوکر نہ کھاوے اسکا یہ مطلب کہ کچھ فہمی سے گناہ میں نہ پے آئے ایمان والو دیکھو پادری اقرار کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صاف نہیں فرمایا کہ وہ بنی جسکا وعدہ ہے وہ میں ہوں مگر پادری کے نزدیک اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ میں ہی ہوں اسلئے معجزے بیان کر دے اور یہ جو فرمایا کہ مبارک وہ ہے جو میرے سبب سے ٹھوکر نہ کھاوے اس ٹھوکر کا مطلب پادری نے صاف نہ لکھا اسکا تو صاف مطلب یہ ہے کہ ان معجزوں کو دیکھ کر یہ نہ سمجھو کہ وہ سردار تمام جہان کا جو بادشاہت کی ساتھ آویگا وہ میں ہوں یہ خیال ہرگز مت کیجیو یہ بڑے بڑے معجزے سن کر حضرت یحییٰ علیہ السلام نے یہ گمان کیا تا کہ وہ بڑے پیغمبر جو موسیٰ کے مانند ہیں شاید یہی ہوں کیونکہ انکی باتہ ہر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح پوڑے بڑے معجزے کثرت سے ظاہر ہو رہی ہیں شاید حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد کی طرح ہر انکی لئے بادشاہت کا سامان بھی چند روز میں ہو جاوے اور ظالم بادشاہوں پر جادو کر کے ہکواؤن کے ظلم سے چھوڑاؤن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سمجھا دیا کہ ان معجزے کو دیکھ کر ٹھوکر مت کھاؤ یعنی میرے رتبہ سے

زیادہ محکومت بڑھائیو تہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ سچائی اصل غلبہ دینے والے کے دنوں سے
 ابتلاک اسمانی بادشاہت پر زبردستی ہوتے ہی اور زبردست لوگ اوسے چمپن لیتے ہیں کیونکہ
 نبیوں اور تورات نے سچائی تک پیش خبری دی ہے پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ جب سچائی علیہ السلام
 دنیا میں آئے تب سچ تک بعضی لوگ یہی ارادہ کرتے ہیں کہ خدا کی بادشاہت کو زور سے قائم
 کر لیں آسمان کی بادشاہت سے مراد اللہ کی بادشاہت ہے جو زمین میں ہو یعنی دین عیسائی اور
 وہ ایک ایسی شہر سے نسبت دی گئی ہے جسکو دشمن نے گھیر لیا ہے یا چاہا یا مارا ہی وہ لوگ جو
 سچائی علیہ السلام کے مانند اوسکے آنیکے لیے بیتاب ہیں اور تعجب کرتے ہیں کہ وہ بادشاہت ابھی
 تک کیوں نہیں آئے اور عیسیٰ علیہ السلام سچ چہتی ہیں کہ آیا وہ اب درحقیقت اپنی تئیں
 اوسکا بادشاہ ظاہر کرے گا وہ لوگ اوسکی لوٹنی والے ہیں ابسی لوگوں کے ہاتھ سے اس
 بادشاہت پر زبردستی ہوتے ہے وہ چاہتی ہیں کہ اوسکو ابھی اپنی زور و قوت سے قائم
 کر لیں آئے محمدی بہائیو دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُن لوگوں کی شکایت کرتے ہیں جو
 چاہتی تھے کہ وہ پیغمبر جو بادشاہی کے ساتھ آوینگی ابھی جلد آوین اور اُن کی بادشاہت
 قائم ہو جاوے اس لئے کبھی حضرت سچائی علیہ السلام سے پوچھتی تھے کہ کیا آپ وہ بنی ہیں کبھی
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر گمان کرتے ہیں کہ وہ بنی ہی ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جانتی
 تھے کہ ابھی اوس بادشاہت کے ظہور میں بڑی مدت باقی ہے یہ مطلب حضرت یوحنا کی کتب
 کے چھٹی باب میں صاف کھل گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پانچ روٹیان اور دو
 چھوٹی مچھلیاں اوتھا کر برکت کی دعا کر کے شاگردوں کو دیں اور شاگردوں نے اور لوگوں
 کو دیں جو انگلوں پانچ ہزار مرتبے اور اُن سبھوں نے پیٹ نہر کر کھایا اور بچی ہوئے ٹکروں
 میں سے شاگردوں نے بارگاہِ توکریان بہرین تباہ و نالوگوں نے یہ معجزہ دیکھ کر کھائی حقیقت
 وہ بنی جو جہان میں آئینوالا تھا وہ یہی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ وہ چاہتے
 ہیں کماؤں اور آپ کو زبردستی پکڑ کر بادشاہ بنا دیں آپ اکیلی پہاڑ پر پہنچ گئے اس سے صاف
 ثابت ہوا کہ آپ جانتی تھے کہ وہ زبردست پیغمبر جو بادشاہی کے ساتھ آوین گے اور یہاں
 بادشاہوں کی سلطنتوں کو مٹا دینگے وہ اور ہیں پھر ساتویں باب کی چالیسویں آیت میں لکھا

کہ یروشالم میں لوگوں نے آپ کا کلام منکر کیا فی الحقیقت یہی وہ بنی ہین اور دن کے کہا یہ مسیح میں دیکھ
یہاں سے بھی ثابت ہوا کہ دو پیغمبروں کی خبر چلی آتی تھی ایک مسیح کی اور ایک اون جلیل القدر
پیغمبر کی جو بادشاہی کے ساتھ آویں گے جانا چاہی کہ بادشاہوں کی دو کام ہین ایک یہ کہ
اپنی رعیت کو اپنی حکمتا دین اور اونکا بندوبست کریں یہ دین کی بادشاہی اللہ فی سب
پیغمبروں کو دی تھی کہ اللہ کے حکم لوگوں کو پہنچاتے تھے اور ایمان والوں کا بندوبست
کرتے تھے یہ بادشاہت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی حاصل تھی تھی کی بارہویں باب
کی اٹھائیسویں آیت میں ہے کہ اپنی یہودیوں سے فرمایا کہ اگر میں اللہ کی روح سے یعنی
روح القدس کے زور سے دیوؤں کو نکالتا ہوں یعنی انسانوں کے بدن سے اونکو نکالتا ہوں
نوابتہ خدا کی بادشاہت تمہاری پاس آ پہنچی ہے دو سر کام بادشاہوں کا یہ ہے کہ اپنی اور
رعیت کی دشمنوں کا زور و بادین اگر وہ نہ مابین بقاوں سے لڑائی کریں اس طرح کی دین کی
بادشاہی اللہ نے حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان
علیہم السلام کو دے تھے بعد اونکی اور پیغمبروں کو ایسی بادشاہی نہیں ملی مگر پیغمبروں کی
کتابوں سے لوگوں کو معلوم تھا کہ آخر زمانے میں ایک پیغمبر اس طرح کی بادشاہی کے ساتھ آئیگی
اور رومیوں کی سلطنت کو مٹا دیگی یہ لوگ رومیوں کے ظلم سے نرخی میں پھسی ہوئی تھی اور
بنی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے لیے بیتاب تھے جس طرح اب ہم امام مہدی علیہ السلام
کو ظہور کے لیے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے کے لیے بیتاب ہیں جب وہ لوگ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی بڑے بڑے معجزے دیکھتی تھے اونکو یہ گمان جاتا تھا کہ وہ پیغمبر ہی ہین
انہیں کے لیے سامان بادشاہی کا ہونیوالا ہے آؤ ہم جلدی سے انکو بادشاہ بنا دیں اگر
یہ اس طرح پر بادشاہ بنادیں تو ہم فوج و لشکر کے جمع کرنا سامان کریں مرقس کے گیارہویں
باب میں ہے کہ جب حضرت عیسا علیہ السلام یروشالم کی طرف تشریف لے جاتے تھے لوگ
پکارتے تھے کہ ہماری باپ داؤد کی بادشاہت جو خداوند کے نام سے آتے ہیں مبارک اسجگہ
ہر پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ وہ لوگ سمجھتے تھے کہ یہ بادشاہت ہمارے باپ داؤد کی اب پر ہے
شان و شوکت کے ساتھ بحال ہوگی اور داؤد کے بیٹے مسیح کے سبب سے اسکا بڑا جلال ہوگا

جیسی داؤد علیہ السلام گرد لواح کے قوسوں کے فتح کرنیوالے تھے ویسا اور کجا بڑا جانشین مسیح نبی اسرائیل کو چھوڑا دیگا اور روسیوں کی سلطنت کو نابعدار کرے گا اور یروشلم کو دنیا کا بادشاہی شہر بنا دیگا پس وہ یہ چاہتی تھی کہ آپ بادشاہ ہو جاوین اسے ایمان دالو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جانتی تھی کہ اس طرح کی بادشاہی میرے لیے نہیں ہوگی وہ دوسری پیغمبر کے لیے ہونے والی ہے اسکی خوشخبری بار بار سناتے تھے اور اسکے ظہور کو لکھا کرتے تھے انجیل متی کے چہٹی باب کی دسویں آیت دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو یوں دعا کرنا سکھایا کہ اے ہمارے باپ بیٹے اے ہمارے پالنی والے جو آسمان پر ہی تیرے نام کی تقدیس ہو تیرے بادشاہت آوے تیرے مرضی جیسی آسمان پر ہے زمین پر ہووے پادری اسکاٹ لکھتا ہے یعنی فرشتوں کے مانند سب لوگ تیری تابعدار کرنے لگیں تیسویں باب میں جناب متی ایک دن کا احوال لکھتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام گھر سے نکل کر دریا کے کنارے جا بیٹھی اور ایسی بڑی بھیڑ آگئی پاس جمع ہوئے کہ آپ تاؤ پر جا بیٹھی اور سب لوگ کنارے پر کھڑے رہے اور آپ نے کتنا شرموع کیا اسکے بعد وہ کلام لکھا کہ جو اسوقت آپنی سنایا اس باب کی تیئیس آیتوں کے بعد یوں ہے آسمان کی بادشاہت ایک آدمی کے مانند جسے اچھا بیچ اپنے کمیت میں بویا پرجب لوگ سو گئی اوسکا دشمن آیا اور اسکے گھوٹوں کے درمیان کڑوا دانہ بونے چلا گیا جسوقت سبزی بڑھی اور بالین لگیں تب کڑوے دانے پہنچا ہر ہوئے سب اوس گھروالے کے نوکروں نے آکر اوسکی کما اے صاحب کیا تو نے کمیت میں اچھی بیچ نہ بولے تھے ہر کڑوے دانے کمان سے آئے اوسنی اوسنی کہا کسی دشمن نے یہ کیا تب نوکروں نے کہا اگر مرضی ہو تو ہم جا کر ادھنیں جمع کریں اوسنے کہا نہیں ایسا نہ کہ جب تم کڑوے دانے کو جمع کرو تو انکی ساتھ گیہوں ہی اوکھاڑ لو کاٹنی کے دن تک دو نو کو اکٹھی بیٹھنی دو کہ مین کاٹنی کے وقت کاٹنی والوں کو کھون کا کہ پہلے کڑوے دانے جمع کرو اور جلانے کے واسطے انکی گٹھی باندھو ہر گیہوں میرے کمتی میں جمع کرو پھر فرمایا آسمان کی بادشاہت رائی کے دانہ کے مانند ہے جسکی ایک شخص نے لیکر ایک کمیت میں بویا وہ سب بیجوں سے چوٹا ہی پر جب اوکا تو سب ترکاریوں سے بڑا ہوتا ہے اور ایسا درخت ہوتا ہے کہ آسمان کو پہنچے آکر اوسکی ڈالیوں پر بسیرا کرتے ہیں اور فرمایا کہ آسمان کی بادشاہت

نیر کی مانند ہے جس کی ایک عورت نے لیکر آئے تھے تین چانوں میں لایا یہاں تک کہ وہ سب خیر ہو گیا
 پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو نصیحت کیا اور کہہ کر کوئی اور آپ کے شاگرد آپ پاس
 آئی اور بولی کہ کسیت کے گرد وے دانون کی مثال ہوگی بتلائی آپنی فرمایا اچھی بیج کا بوسنے والا
 آدم کا بیٹا ہے کسیت دنیا ہی اچھی بیج اس بادشاہت کے فرزند ہیں اور کرڑی دانتے شریک
 فرزند ہیں وہ دشمن حسنی اور نہیں بویا وہ شیطان ہے کاٹنی کا وقت اس جہان کا آخر ہی
 اور کاٹنی والے فرشتی ہیں پس حسب طرح کرڑی دانتے جمع کئی جاتی ہیں اور آگ میں جلائی جاتی
 ہیں اس جہان کے آخر میں ایسا ہی ہوگا آدم کا بیٹا اپنی فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ سب کچھ
 لکھائیوں اور بیرون اور بدکاروں کو اس کی بادشاہت میں سے چکر اور نہیں آگے اکتور میں
 ڈال دیں گے وہاں رونا اور دانت پینسا ہوگا تب راست باز اپنی باپ کی بادشاہت میں
 سورج کی طرح چمک نکلیں گے جس کی کان سننے کے لئے ہوں منی آئے محمدی ہائیو اس جگہ حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام کی بادشاہت اور محمدی بادشاہت دونوں کا بیان ہے انجیل پاک
 میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آدم کا بیٹا خطاب دیا اسکا باعث یہ ہے کہ
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بن باپ کے فقط اپنی قدرت سے پیدا کیا اسکو
 اوکو آدم کا بیٹا خطاب دیا اسمیں یہ صاف اشارہ ہے کہ حسب طرح حضرت آدم علیہ السلام
 کو بن باپ کے بنایا اور حسب طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بن باپ کے حضرت مریم کو
 سے پیدا کیا قرآن مجید میں اس مطلب کو صاف کہو لہذا سورہ آل عمران میں فرمایا ان قتل
 عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ ان فیکون یعنی کہاوت عیسیٰ
 اللہ کے نزدیک جیسے کہاوت آدم کی بنایا اسکو مٹی سے پر کیا اسکو کہہ جاوہ ہو گیا اللہ تعالیٰ
 نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زبان پاک سے فرمایا کہ آدم کے بیٹی نے یعنی حضرت عیسیٰ
 نے دنیا میں اچھی بیج بوسے یعنی لوگوں کے دلوں میں اللہ کے حکم سے ایمان کا بیج بویا اور اللہ
 کا کلام اوکو دلوں میں بھریا پھر فرمایا کہ اچھی بیج اس بادشاہت کو فرزند ہیں یعنی حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام کو جو دین کی بادشاہت اللہ نے دی تھی اور عیسیٰ و انہوں نے اللہ کا کام
 سنا یا جن لوگوں نے اسکو مانا وہ آپنی فرزند ہیں اور کرڑی دانتے شریک کے عین شیطان کے

فرزند مہینہ ہو گا بوسے والا یعنی گمراہ کر نیا لا شیطان ہی اس پیش خبری کا ظہور یوں ہو گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ نے دنیا سی اور مٹایا شیطان نے بہت لوگوں کے دل میں ڈال دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے نہیں تھے بلکہ معاذ اللہ خود اللہ آدمی کی شکل نیکر حضرت مریم کے پیٹ سے پیدا ہوا اور بعضوں کے دلیں یہ ڈال دیا کہ حضرت عیسیٰ اللہ کی بیٹی تھے تب تو اللہ کے سے کام کرتے تھے بیٹی کا لفظ جو انجیل پاک میں آیا ہے اس کی معنی یہ ہیں کہ وہ اللہ کی بیٹی کے بندے ہیں یہ لفظ اور پیغمبروں اور اولیاءوں کے حق میں جا بجا آیا ہے یا دری لوگ سب جگہ یہ معنی سمجھتی ہیں کہ وہ اللہ کے پیارے بندے ہیں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں سمجھتی ہیں کہ معاذ اللہ اللہ نے ان کو جنسا ہے تو وہ معاذ اللہ دوسرے خدا ہیں اور جو کام ان کو ان کی معاذ اللہ اللہ کی طرح اپنی قدرت سے اور اپنی اختیار سے کئی روح القدس حضرت جبرئیل علیہ السلام کا خطاب ہی یادیوں نے ان کو تیسرا خدا ٹھہرایا اور تین خداؤں کے قائل ہو گئے اور اللہ کا اکیلا ہونا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بندہ اور بشر ہونا جو جا بجا انجیل پاک سے ثابت ہے اس کا مطلب طرح طرح سے بدل ڈالا ایک اور فرقہ پیدا ہوا جو حضرت موسیٰ اور حضرت سلیمان اور حضرت داؤد علیہم السلام کو نہیں مانتی تھے ایسی ایسی کڑوے دانہ عیسائی کہیت میں شیطان نے بوسے پہر سنبڑی بٹھائی اور بالین لگین تب کر دئے دانے بھی ظاہر ہوئے کہ جیسے مسیح عیسائی اور جو بڑے عیسائی دونوں دنیا میں پہلی تب کہ کے مالک سے ٹوکروں نے کہا کہ اگر مرضی ہو تو ہم جا کر ان کو جمع کریں اس کا یہ مطلب کہ اس وقت کے لوگ چاہتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے اللہ تعالیٰ بادشاہی کا سامان کر دے اور آپ کو جہاد کا حکم دیوے اگر ایسا ہوتا تو آپ کی بعد جو عیسائی بگڑ گئی تھے اوپر ہی جہاد ہوتا آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکم جہاد کا نہیں کیا اس میں یہ حکمت بیان فرمائی کہ ایسا تو تم کڑوے دانوں کے ساتھ گہولن ہی ہو گا ورنہ اللہ اس کا یہ مطلب کہ تم کو اتنی قوت نہیں کہ یہ کام تم ہی بن پڑے تم اگر جہاد کرو گے تو کیا عجب ہے کہ کافروں کے ساتھ ایمان والوں کو بھی قتل کر ڈالو جب ایک قوم میں کافر اور مومن ملی ہوئے ہیں لڑائے کے وقت انہیں سے کافروں کو قتل کرنا اور ایمان والوں کو بچان لینا اور جو کوئے ایمان کا اقرار کرے اس کے اقرار کو مان لینا اور

لوگوں کا کام ہے جنکو اللہ کی حضور سی ہر وقت حاصل ہے غصہ او نہ غالب نہیں جو کام کرتے ہیں
 تامل سے کرتے ہیں ہر وقت اللہ سی ڈر رہے ہیں کہ ایسا نہ ہو بے گناہ کا خون ہماری ہاتھ سے
 نہو جاوے عیسیٰ کی لوگ اتنی عقل کامل اور اتنا تامل اور اتنی ہشیاری نہیں رکھتے تھے تب
 تو انکو یہ حکم ہوا کہ تم جو ٹی عیسائیوں پر جہاد نہ کرو کیونکہ انہیں کے اندر ایمان والے بھی
 ملے ہوئے ہیں کہیں تمہارے ہاتھ سے وہ قتل نہو جاوے یوں ارشاد ہوا کہ گیت کاٹنی کے
 دن تک یعنی آخری زمانے تک دونوں کو اکٹھی ٹہنی دو آخری زمانہ میں آدم کا بیٹا نیز
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی فرشتوں کو بھیجیں گے وہ انکی امت میں سے شہریروں
 چن چکر قتل کریں گی سچو عیسائی اور جو ٹی عیسائی دونوں بڑھتی گئے چھٹی صدی عیسوی کے
 بعد آخری زمانہ آیا اللہ نے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام اوتارا اور حکم
 جہاد کا دیا جو ٹی عیسائیوں پر خوب جہاد ہوا اللہ تعالیٰ نے جا بجا فرشتوں کو مدد کے لیے
 بھیجا محمد یوں کے ہاتھوں بہت سی جو ٹی عیسائی قتل ہوئے جو ایمان والے اور غنیمت چھپے
 ہوئے تھے اور کافروں کے ڈر سے بول نہ سکتے تھے وہ محمدی فوج میں مل گئی یہ جو فرمایا کہ
 آدم کا بیٹا اپنی فرشتوں کو بھیجے گا اس سے معلوم ہوا کہ جب جو ٹی عیسائیوں پر جہاد ہوا
 او سوقت جو فرشتی لوگوں کو دکھائی دیتے تھے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ گئے
 فرشتی تھے انکو اللہ کی حکم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے محمد یوں کی مدد کے واسطے
 بھیجا تھا بلکہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محمد یوں
 کی مدد کے لیے آئے تھے جیسا کہ واقعہ میں نے اسکندریہ کی لڑائی کے ذکر میں لکھا ہے طائی
 اور ابن عساکر کے روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کے حق میں فرمایا کہ وہ میرے نائب ہیں میرے امت میں میرے بعد اور یہ جو فرمایا کہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے سچو ایمان والے اپنے باپ کی بیٹے پیدا کرنے والے کی بادشاہت میں سوچ کی طرح
 چمک نکلیں گے اسکایہ مطلب کہ اپنی ایمان کو ظاہر کریں گی اور تورات اور انجیل میں جو محمدی
 خبریں ہیں سب کو سناوینگی تاریخ واقعہ میں کو دیکھو تب ان سچو عیسائیوں کا حال خوب کمال جاوے
 جو محمدی فوج میں مل گئے اور ایمان کا نور خوب چمکایا پادری اسکات ان اہیتوں کا

مطلب یوں لکھا ہے کہ جہان کے آخر سے مراد قیامت ہی اور سدن اچھی لوگ الگ اور بری لوگ الگ ہو جاؤ گی اور برے لوگ آگ میں ڈال دیے جائیں گے اگر یہ مطلب ہوتا تو یوں ارشاد ہوتا کہ اویں جہان میں پانچ سو پیرائش میں یا عدالت کے دن جیسا کہ انجیل پاک میں یہ لفظ قیامت کے حق میں آئین ہیں اور آخری دنوں کا لفظ حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ میں اور آخری وقت کا لفظ کئی جگہ حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ میں اور سوقت کے حق میں آیا ہے جب ایمان والوں کی ترقی ہوگی اور حضرت یوحنا کے مکاشفات کے چودہویں باب کے آخر میں یہ بیان ہے کہ حضرت یوحنا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ ایک فرشتے نے آپ سے فرمایا کہ ہنسوا لگا اور کاٹ کہ کسیت یک گیا اور آتھی زمین کا کسیت کاٹا اور ایک فرشتے نے ذکر فرشتے سے کیا کہ اپنا تیز ہنسوا لگا اور انگوڑے کچی کاٹ کیونکہ انگوڑے چلے اور اس نے انگوڑوں کو کاٹا اور اللہ کے غضب کے کمولو میں پیرا اور خون بہکے سو کو س تک پہنچا یہاں سے انجیل کا مطلب صاف کھل گیا کہ کسیت کاٹنی کا وقت وہ ہے جب کافروں کا خون بہا جائیگا قیامت کا یہاں ذکر نہیں ہے اب جاننا چاہیے کہ اس مثال میں اللہ تعالیٰ نے کئی مطلب ظاہر کر دئے ایک تو است محمدی کی بڑی عقلمندی اور برے ہشیاری ثابت ہوئی کہ جس مشکل کام کی قوت عیسائیوں کو نہیں تھی وہ کام اللہ کے حکم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے محمدیوں کے حوالے کر دیا پھر اس مثال میں جہاد کی حکمت بھی اللہ تعالیٰ نے ہمو سمجھا دی کہ جس طرح کڑوی دانو کو آگ میں جلانا عین حکمت ہے اسی طرح کافروں کو قتل کرنا پھر انکو دوزخ کی آگ میں جلانا عین حکمت ہے پھر ایک اور حکمت اس مثال میں سمجھا دی کہ اللہ تعالیٰ جو ایک پیغمبر کی زبانی ایک حکم بھیجتا ہے پھر دوسرے پیغمبر کی زبانی دوسرا حکم بھیجتا ہے اس دوسرے حکم کو پہلی حکم کے برخلاف سمجھیں لوگوں کو ایک کام کی قوت نہ تھی انکو منع کیا پھر جنگ اور اس کام کی قوت دی وہ کام ان سے مناسب وقت پر ملے لیا اس دوسرے حکم سے کام پورا بن گیا ایک بڑا مطلب اللہ تعالیٰ نے اس مثال میں یہ سمجھا دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی بادشاہت میں جو کسیت بویا تھا وہ کسیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آسمانی بادشاہت میں صاف کیا گیا ان دونوں بادشاہتوں کو ایک سمجھا اب دیکھو کہ جب اس وقت کا ذکر فرمایا جب یہ

عیسائی کہیت صاف کیا جائیگا اسکی بعد فرمایا کہ آسمان کی بادشاہت رائی کے دانے کی مانند ہوگی
 بیج بہت چھوٹا ہی اور درخت سب سے بڑا ہوتا ہی اسی یہ مطلب ظاہر ہوا کہ یہ اوّل آسمانی
 بادشاہت کا ذکر ہے جس میں وہ کہیت صاف کیا جاوے گا اور اس محمدی بادشاہت کی مثال اسی
 ہی جیسے رائی کا دانہ جو بہت چھوٹا ہی اور جب اوگات سب ترکاریوں سے بڑا ہوتا ہی پادری
 اسکاٹ لکھتا ہی کہ رائی کا دانہ بہت ذرا سا ہوتا ہی مگر اوسکی بیڑ کی لکڑی درخت کی طرح
 سخت اور مضبوط ہوتی ہے جس پر آدمی چڑھ سکتا ہی ملک شام میں یہ درخت ہوتا ہی اور
 شاخیں اوس میں بہت ہوتی ہیں پرند اوس پر آرام کرتے ہیں اور رہنے کے واسطے گھوسلا
 بناتے ہیں آسے محمدی بہائیو یہ مثال بائبل کی اسد تالی قرآن مجید میں یاد دلاتا ہی اور
 فرماتا ہی وَمَثَلَهُمْ فِي الْاَيْمَنِ الْكُرْزِ اَخْرَجَ شَطَاہُ فَازِرۃً فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی
 عَلٰی سَوۡفِهِ یُعْجِبُ الرَّاۤءِیَ لَیۡسَ مَحۡمُودٌ عَلَیۡہِ وَسَلٰمٌ اور انکی ساتھ والوں کی مثال اہل
 میں یون ہے جیسے ایک کہیتی کہ اوسنی اپنی کونیل نکالی پھر اوسکو مضبوط کیا پھر وہ موٹی ہوئی
 پھر اپنی لکڑیوں پر سیدھی کھڑے ہوئے خوش آنے ہی یونے والوں کو صحیح بخاری میں ہے
 کہ ایک بالی میں دس یا آٹھ یا سات دانے نکلتے ہیں پھر ایک کو ایک سے قوت ہوتی ہے
 یہی معنی میں اسکی جو ائمہ فرماتا ہے فَاَزَسْ لَیۡسَ اَوَسْکُو قُوۡتِ دِی اور اگر ایک ہوتا ایک
 لکڑی پر کھڑا ہوتا اور یہ مثال ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ آپ اکیلی نکلے
 پھر ائمہ نے آپ کے ساتھ والوں سے آپ کو قوت دی جس طرح دانے کو قوت دے اوسی جھاگ
 نکلا امام احمد قسطلانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ آپ اکیلی نکلے اور کئی کے کافروں کو اشد کیطرت بلایا
 پھر ائمہ نے اصحاب یون سے آپ کو قوت دی یہ جو فرمایا کہ آسمان کے پرندی اوسکی ڈالیوں پر
 بسلا کرتے ہیں پادری اسکاٹ اسکا مطلب یون لکھتا ہے کہ یہ امت کی حالت ظاہر کرنے کے
 واسطے ایک عمدہ مثال ہے یعنی لوگ وسیم اگر پناہ پکڑتے ہیں اور اوسکی سایہ تللی آرام
 پاتے ہیں پھر پادری اس آیت کی ایک اور مثال دیتا ہے حَزَقِیۡلَ عَلَیۡہِ السَّلَامُ کے ستر دین باب
 کی تیسویں آیت میں ہی یہ نقلیں ہیں کہ سامی چڑیا میں اور عصب پرندے اوسکی تللی
 میں کے آسے محمدی بہائیو حضرت حزقیل علیہ السلام کی یہ پیش خبر ہے پھر دیکھ لو دین بہت

صاف صاف پٹی اور نشان محمدی بادشاہی کے موجود ہیں دیکھو ہر اور مثال یوں فرمائی کہ آسمان کی بادشاہت خمیر کی مانند ہے جس کی ایک عورت نے تین بچے آئے زمین چھپا یا پھیلنے کی جگہ پر جانی میں دیوانہ کا لفظ ہے پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہ بچہ قریب چھ سیر وزن میں تھا اور تین بچے ایک وقت کے پکانے کے مقدار معمولی اکثر نہ تھی جسے تو رات شریف کی پہلی سورت کے اٹھارہویں باب کی چھٹی آیت دیکھو اسے ایمان والو اس مثال کا بھی وہی مطلب ہے کہ جس طرح بہت سی آئے میں تھوڑا سا خمیر چھپا دیا وہ سب خمیر ہو گیا اس طرح محمدی بادشاہی کا نور پہلی ملی میں چھپا ہوا تھا پہلی پہلی سارے جہان میں پہل گیا پھر اسکی بعد کمیت کی مثال کا مطلب بیان فرمایا اور محمدی بادشاہی کا یوں حال سنایا کہ اچھی لوگ اور وقت میں سورج کی طرح چمک نکلیں گے بیٹے اور نکالو سارے جہان میں پہلی گا اسکے بعد دیکھو اسد تعالے یوں فرماتا ہے پھر آسمان کی بادشاہت اس غمزانے کی مانند ہے جو کمیت میں گھڑا ہے جس کی ایک شخص پاکر چھپا دیتا ہے اور خوشی کے مارے جا کر اپنا سب کچھ بچتا ہے اور اس کمیت کو مول لیتا ہے دیکھو اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ آخری پیغمبر اور اسکا دین بہت بڑی نعمت ہے اور مہین بہت بڑی بڑی نعمتیں جیسی ہونے ہیں جس سے اسکی قدر جانے جان و مال سب اس پر قربان کیا اب یوں ارشاد ہوتا ہے پھر آسمان کی بادشاہت اس سوداگر کے مانند ہے جو قیمتی مٹی کی تلاش میں ہے جب اس کو ایک بیش قیمت مٹی پایا تو جا کر جو کچھ اسکا تھا سب بیچ ڈالا اور اسکو مول لیا اسکا یہ مطلب کہ جو لوگ اللہ کے نبیوں اور ولیوں کے طالب ہیں وہ جب اس رسول پاک کو پا دیں گے جو سب پیغمبروں سے افضل اور بہتر ہیں تو انکی محبت میں گہرا مال دولت عزیزا قریبا سب کو چھوڑ دیں گی اور انکی رفاقت اختیار کرینگی ارشاد ہوتا ہے پھر آسمان کی بادشاہت اس جال کی مانند ہے جو دریا میں ڈالا گیا اور ہر طرح کی مچھلی سمیٹ لایا جب وہ بہر گیا اسکو دریا کے کنارے پر کھینچ لائے اور بیٹھ کر اچھی مچھلیاں برتنوں میں جمع کیں اور بری ہینک دیں اس جہان کے آخر میں ایسا ہی ہوگا فرشتے نکلیں گے اور چائی والوں کے بچ میں سے شہر یرون کو الگ کر دیں گی اور انکو آگ کے تنور میں ڈال دیں گی وہاں رہا اور دانت پینا ہوگا اسکا یہ مطلب کہ وہ آسمانی بادشاہی جو آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی گی تمام جہان میں سے ہر قوم کی لوگ اوس بادشاہی کے تابعدار ہو جائیں گی اور اوس میں
 میں آویں گی محمدی کشش اللہ کے حکم سے اونکو کینچ لاویں گی ہر بعد اسکی جب قیامت نزدیک آویں گی
 اور امام مہدی علیہ السلام جہاد کو قائم کرے گی اور فرشتی اونکی ساتھ ہوں گی وہ جوت موت کے
 مسلمانوں کو قتل کرے گی اور اونکو جہنم کی آگ میں ڈالے گی ان تین مثالوں کے سرے پر جو ہر
 لفظ ہی اسکی جگہ پر عبادنی میں عود کا لفظ ہی اور یہ لفظ حجی علیہ السلام کی دوسرے باب کی
 چوتھی آیت میں ہی آیا ہے وہاں پادری مینہ نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ایک مرتبہ اور وہاں
 ہی اس لفظ سے یہ مطلب ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وسیلہ سے حسب طبع آسمانی
 بادشاہت ظہور کیا ہے وہ آسمانی بادشاہت پہ ایک مرتبہ دوسرے طرح پر ظہور کرے گی جیسا
 متی لکھتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ مثالیں بیان فرمایا کرد وہاں سے روانہ ہونے اور
 اپنی وطن میں آئے پادری اسکاٹ لکھتا ہے یعنی کفرنا حوم سے روانہ ہو کر ناصرہ میں
 تشریف لائی حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شہادت کا بیان جناب متی نے چوتھین
 باب میں اور مرقس نے چوتھی باب میں لکھا ہے اون دونوں کا ملا ہوا بیان یوں ہے کہ اوس وقت
 ہیرودیس جو ملک کی چوتھائی کا حاکم تھا اوس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شہرہ سنا
 تب اوسنو کیا یہ تو یحییٰ ہی جسکا مینی سرکٹوایا ہے وہ مردوں میں سے جی اوتھا ہی اسلئے اوس
 معجزے ظاہر ہوتے ہیں اسکا سبب یہ تھا کہ ہیرودیس نے اپنی بہائی فیلبوس کی جو رہی
 کے سبب سبھی علیہ السلام کو گرفتار کیا تھا اور باندھ کر قید خانے میں ڈال دیا تھا کیونکہ اوسنو
 ہیرودیس سے بیاہ کیا تھا اور یحییٰ علیہ السلام نے اوسکو کہا تھا کہ اپنی بہائی کی جو رو کرنا چکو
 روانہ ہیں اب ہیرودیس نے چاہا کہ اونکو قتل کرے پر عوام سے ڈرا کیونکہ وہ اونکو نبی جانتی ہی
 مرقس کا بیان ہے کہ ہیرودیس آپ سے کینہ رکھتی تھی اور چاہتی تھی کہ آپ کو قتل کرے پر
 وہ نہ کر سکی اسواسطے کہ ہیرودیس یحییٰ علیہ السلام کو مرد راست باز اور مقدس جانکر
 اوسنو ڈرتا تھا اور اونکی پاس داری کرتا تھا اور اونکی سنکر بہت سی باتوں پر عمل کرتا تھا
 اور اونکی باتیں خوشی سے سنتا تھا آخر قابو کا دن آیا کہ ہیرودیس نے اپنی سال گرہ میں اپنی
 امیرون اور سالداروں اور جلیل کے امیرون کی ضیافت کی تب ہیرودیس کی بیٹی

اندر آئی اور اوسنی تلخ کر سپرد میں کو اور اوسکی مہمانوں کو خوش کیا تب بادشاہ نے اوس لڑکی سے کہا جو تو چاہی سو مانگ کہ میں تجبی دوں گا اور اوسنی قسم کھائی کہ میری ادھی بادشاہت تک جو تو مجسورانگی میں جکودونگا اور وہ چلی گئی اور اپنی مان سے پوچھا کہ میں کیا مانگوں وہ بولے کہ یہی اصطباغ دینی والا کاسر تب وہ جلد بادشاہ کے پاس چلا آئی سے آئی اور اوسکی کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ یہی اصطباغ دینے والے کاسر ایک تہالی میں ابھی جکودونگا وہی بادشاہ بہت غمگین ہوا اور اپنی قسم اور ساتھ بیٹھنے والوں کے سبب سے نہ چاہا کہ اوسکی انکار کرے بادشاہ نے جلدی سے جلا دو حکم کر کے بھیجا کہ آپکا سر لاوے اور اوسنی جا کر آپکا سر قید خانے میں لانا اور ایک تہالی میں رکھ کر لایا اور اوس لڑکی نے اپنی مان کو دیانت کیے شاگرد سکر آئے اور آپکی لاش کو اوٹھا کر قبر میں رکھا اکیسویں باب میں جناب سستی لکھتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر و شالم میں تشریف لائی اور سیکل میں لیجئے مسجد بیت المقدس میں داخل ہوئے اس باب کی بتیس آیتوں کے بعد جو کلام پاک اپنی وہان سنایا وہ یہ ہے ایک اور تیشل سنو ایک گم کا مالک تھا جس نے انگوں کا باغ لگایا اور اوسکے چاروں طرف احاطہ باندھا اور اوس میں کو سو کسود اور برج بنایا اور باغبانوں کو سپرد کیا اور آپ پر دیس گیا اور جب میسوی کا موسم قریب آیا اور اوسنی اپنی نوکروں کو باغبانوں کے پاس بھیجا کہ اوسکا پھل لاوین اور اون باغبانوں نے اوسکے نوکروں کو پکڑ کر ایک گم پٹیا اور ایک کو مار ڈالا اور ایک پر پتھر اڑا دیا اور اوسنی نوکروں کو جو پھلوں سے بڑھ کر تھے بھیجا اور انوں نے اونکو ساتھ ہی دیا ہی کیا آخر اوسنی پکڑ کر اون پاس یہ لکھ بھیجا کہ وہ میرے بیٹے سے وہیں گے لیکن جب باغبانوں نے بیٹے کو دیکھا آپس میں کہنے لگے کہ وارث ہی ہی آؤ اسی مار ڈالین کہ اوسکی میراث پر قبضہ کر لیں سو اوسکو پکڑ کے اور باغ کے باہر نکال کر قتل کیا جب باغ کا مالک آویگا تو ان باغبانوں کے ساتھ کیا کریگا وہ اوسکی بولے ان سریر کو کو برسی طرح ہلاک کرے گا اور باغ کو اور باغبانوں کے سپرد کریگا جو اوسکو موسم پر میوہ پہنچا دیں عیسیٰ علیہ السلام نے اون سے فرمایا کیا تمہنی نوشتوں میں کہی نہیں پڑھا کہ جس شہر کو راج گروں نے ناپسند کیا وہے کوئی کاسر ہوا یہ خداوند کی طرف سے ہے اور

ہمارے نظرون میں عجیب ہی اسلمی مہینہ تھی کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت مسیہی جانیگی اور
ایک قوم کو جو اسکی سیویلاوے دی جائیگی اور جو اس تہ پر گر پکا چور چور ہو جائیگا اور جسیدہ
گر پکا اوسکو پیس ڈالے گا آسمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے جناب عیسیٰ علیہ السلام
کی زبان پاک سے یہ مثال فرمائی کہ ایک مرد نے باغ بنایا اور باغبانوں پاس پہلے نوکروں کو
بھیجا پہلے کو بھیجا اس مثال کا یہ مطلب کہ اللہ کے سب بندے مہینہ مہینہ اوسنی نہ کسی کو خزانہ کسی کو ٹیٹا
بنایا مگر اوسنی پہلے اپنے بہت بندوں کو بھیجا پھر اونکو بعد اوس بندے کو بھیجا جو پہلے بندوں
سے زیادہ پیارا تھا پادری لوگ عقل کی آنکھ بند کر کے کہتی ہیں کہ اس مثال سے ثابت ہوا کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے نہیں ہیں معاذ اللہ کے بیٹے ہیں آسے پادریو بیان سرے
پر مرد کا لفظ ہی عبرانی انجیل میں یون ہے ایتش نعل بیت ہایاہ و تلحع ہا ایش کہ مر
یعنی ایک مرد کو مالک تھا اور اس مرد نے ایک باغ لگایا اب کیا تم اللہ کو معاذ اللہ مرد کی طرح
کا سمجھو گی اتنا تو تم ہی خوب سمجھتی ہو کہ اللہ تعالیٰ مرد کی مانند نہیں اور کسی چیز کی مانند نہیں
مگر سمجھانیکے لیے مثال دیتا ہے کہ جس طرح مرد بلوغ بناتا ہے اس طرح اللہ تعالیٰ نے شریعت کا
بلوغ بنایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات دی یہ شریعت کا بلوغ حضرت موسیٰ علیہ السلام
کی معرفت اسرائیلیوں کو سپرد کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد اللہ نے مہبت سے پیغمبر
بھیجے کہ اون باغبانوں سے کہیں کہ اوس باغ کے پہلے لاؤ ایسے شریعت پر عمل کرو اون لوگوں
نے پیغمبروں کے خون گرنے شروع کیے اللہ نے اور پیغمبر بھیجے اونکو بھی شہید کیا آخر کو اللہ نے
اپنی پیارے بندے عیسیٰ کو بھیجا جو اون پہلوں سے زیادہ اللہ کے پیارے تھے آدمی کو نوکر
سوا اور غلام سے بڑا بہت پیارا ہے اس طرح اللہ کو اون اگلی بندوں سے یہ بندہ بہت پیارا
ہے پھر یہ مثال دی کہ اون باغبانوں نے اوس مرد کے بیٹے کو قتل کیا اسی طرح ان یہودیوں
نے اللہ کے پیارے بندے عیسیٰ کو اپنی سمجھ میں قتل کیا یہودی ملاؤں نے کفر بکنی کی تمستاد
خدا فی و موسیٰ کے تحت اوس پاک بندے پر جوڑے اور قتل کا فتویٰ دیا جب آپ کے گرفتار
کر نیکو آئی اللہ نے آپ کو آسمان پر زندہ اور بنالیا دوسرے شخص پر آپ کی شاہت اللہ نے ڈال دیا
اوس شخص کو یہودیوں نے سولے پر چڑھایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خون یہودیوں کی گردنوں پر

ہو چکا کیونکہ انہوں نے اپنی سجدہ میں اونہیں کو قتل کیا اسلئے کہ اونکی میراث پر قبضہ کر لیں یعنی شریعت
 کی باغ کا بند و بست کرنے کے لئے اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجا تھا کہ لوگ آپ کے
 حکم کے موافق شریعت پر چلیں اور بے ایمان ملاؤں نے شریعت کی باغ کا مختار اپنی تئیں
 سمجھا اور آپ کو اس باغ ہی باہر نکالا یعنی یہ فتویٰ دیا کہ یہ شخص شریعت سے باہر ہو گیا یہ
 نکلا اپنی سجدہ میں آپ کو قتل کیا مرقس اور لوقا کی انجیل میں صاف یہ لفظ ہیں کہ اب
 باغ کا مالک اور کسی کیا کرے گا وہ آوے گا اور ان باغبانوں کو مارے گا اور باغ اور ان
 کو دیگا لوقا کی انجیل میں ہے کہ انہوں نے یعنی یہودیوں نے یہہ شکر کہا ایسا نہ ہو مرقس
 کی انجیل میں ہے کہ انہوں نے چاہا کہ آپ کو گرفتار کر لیں مگر لوگوں سے ڈرتے تھے کیونکہ
 وہ سمجھ گئی تھے کہ آپ یہہ مثال اور ان پر کے آئی ایمان والو اس مثال کا مطلب
 یہہ ہے کہ اللہ جو شریعت کی باغ کا مالک ہے اپنی پاک بندے کے ساتھ آویگا سو اللہ اپنی وعدہ
 کے موافق اپنی پاک بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا اور ان باغبانوں کو یعنی یہودیوں
 کو بری طرح قتل کیا اور شریعت کا باغ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور انکی قوم کو سونپا جو
 اس باغ کے پہلے ہوسمیں میں دیتے تھے شریعت کے ہر ہر حکم پر جان دینی کو طیار تھے
 اب دیکھو اللہ تعالیٰ انجیل میں زبور کی آیت یاد دلاتا ہے اور صاف بتاؤں لوگوں کا بتانا
 جنکو یہہ باغ سپرد ہو گا فرماتا ہے کیا تم نے نوشتوں میں یعنی زبور شریعت میں نہیں پڑھا
 کہ وہ پہر جسکو راج گیر وں نے ناپسند کیا وہی کوئے کا سر اسو یہہ اللہ کی طرف سے ہوا اور
 ہماری نظروں میں عجیب ہی اسکا یہہ مطلب کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حضرت
 سارہ علیہا السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اور انکی ماں حضرت ابراہیم علیہ السلام
 کو گہری مخال دیا اللہ تعالیٰ نے اسوقت حضرت سارہ کی خاطر کی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
 کو یہی حکم کیا کہ اسماعیل کو اور انکی ماں کو بیان سے باہر کر دو حضرت ابراہیم علیہ السلام
 انکو ملک کشام سے مکہ میں لائے اس پہر کو اپنی عمارت خد گایا اپنی بیٹے حضرت اسحاق علیہ
 کے ساتھ انکو ترک کیا سو اللہ کے حکم سے وہی پہر کوئے کا سر اسو یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام
 کی اولاد کو آخر وراثت میں اللہ نے سب سے پہر کوئے کا سر اسو یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام کو وراثت

پیدا کیا حضرت داؤد علیہ السلام سی اسد کو اتا ہے کہ یہ بات المد کی طرف سے ہوئی اور ہمارے
 نظروں میں عجیب ہی یعنی ہماری قوم کی نظر میں یہ بات بہت اچھی کی ہو اور مگر بڑا تعجب آتا
 ہے کہ یہ کہ یہ کیونکر ہو گا جنکو اسد نے الگ کر دیا ہے اور کیونکر لاویگا اور کیونکر نوازی گا پوری کہتے
 ہیں کہ تہر سی مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں کیونکہ رسالہ اعمال کی چوتھی باب میں لکھا ہے کہ حضرت
 شمعون حواری نے وعظ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حق میں فرمایا کہ یہ وہ تہر سی جسکو
 ہم معماروں نے رد کیا سو وہی کوئے کا سراسر ہوا یعنی یہودیوں سے کہا کہ تم اوپر ایمان نہ لائی
 مگر اللہ نے اونکا دین لوگوں میں بہت پھیلایا اس جگہ وہ قاعدہ یاد کرنا چاہی جسکو یاد کر
 اسکاٹ نے لکھا ہے کہ بعضی خبریں اور شخص کی ہوتی ہیں مگر حواری لوگ اسکو اس راہ سے
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں پڑھ دیتی ہیں کہ یہی احوال اور یہی گزریا ہے ضرور نہیں
 کہ وہ حقیقت میں انہیں کی ہوا اس قاعدہ کا بیان زبور شریف کی دوسری سورت کی آیت
 میں ہو چکا ہے اے ایمان والو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر پہلے ہو چکا کہ باغبانوں نے
 اونکو اپنی سمجھ میں قتل کیا ہے یوں ارشاد ہوا کہ اب بلخ کا مالک آویگا اور بلخ اور ورون کو
 دیگا اسپر زبور کی آیت یا د دلائی صاف مطلب یہ ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد
 وہ بلخ جنکو سپرد ہو گا اونکا پتا زبور میں موجود ہے بعد اسکی صاف فرمایا کہ خدا کی بادشاہ
 یعنی خدا کی طرف سے جو دین کی بادشاہی پیغمبروں کو ملتی ہے یہ بادشاہی ابتک ہماری
 قوم کے لوگوں کو ملتی تھی یعنی پیغمبر ہمارے قوم میں پیدا ہوتے تھے اب یہ نعمت تم میں سے
 اٹھ جائیگی اور دوسری قوم کو دی جائیگی یعنی وہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی
 کا سراسر ہی یعنی ختم کر خوا اسب پیغمبروں کا ہے وہ دوسری قوم میں ظہور فرماویگا اے
 عقلمند واسلفظ کو دیکھو کہ اسلی میں تمہیں کہتا ہوں اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ زبور
 میں چونکہ یوں لکھا ہے اسلی میں تم سے کہتا ہوں یعنی زبور کی آیت کا یہ مطلب ہے جو میں جنکو
 سنا تا ہوں کہ خدا کی بادشاہی یعنی پیغمبر ہمارے قوم سے اٹھ جائیگی اور دوسری
 قوم کو دی جائیگی اب صاف مطلب کہل گیا کہ زبور کی آیت میں دوسری قوم کا ذکر ہے کہ
 آخر زمان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اور اونکو نوازی گا پھر صاف یہ بتا دیا کہ جو اس

تہرہ پر گریا چور چور ہو جائیگا یعنی اوس پیغمبر سے اور اوس قوم سے جو مقابلہ کرے گا پاش پاش ہو جائیگا
 دیکھو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ خسرو پر وزیر نے پہاڑ ڈالا اپنی پو دعا کی کہ کھیز خوا
 کل مَسْرُوق یعنی وہ بالکل پر زنی پر زنی کر دی جاوین سو چند روز میں خسرو کے بیٹی شیر و یہ
 نے اپنے باپ خسرو کو مار ڈالا پھر چند سال میں محد یون نے اونکو ایسی شکست دی کہ نام و
 نشان اوس سلطنت کا نہ رہا پھر فرمایا کہ جس پر وہ گرے گا اوسکو پیس ڈالے گا یعنی وہ پیغمبر اور
 اوسکی امتی جس سے مقابلہ کرے گی اوسکو پیس ڈالیں گے دیکھو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اور اونکی امت نے عرب کے بت پرستوں کو اور یہودیوں کو اور روم و شام اور مصر کو
 جو ٹی جیسائیوں کو اور فارس اور ہندوستان کی بت پرستوں کو کیسا پیس ڈالا پادری
 اسکاٹ لکھتا ہے کہ مسلمانوں کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ باغبان جنگو اللہ نے یہ باغ دیا وہ مسلمان
 لوگ ہین پادری جواب دیتا ہے کہ دیکھو انجیل پر عمل ہمارا ہی یا تمہارا اسکا جواب یہ ہے کہ
 انجیل پر عمل ہم محد یون کا ہی اللہ کو کیلا جانتا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بندہ اور
 اوسکا پیغام پہنچا نیوالا جانتا یہی اصل مطلب انجیل کا ہے جو تمام انجیل سے ظاہر ہے اور بیٹی
 کا لفظ جو ہے اسکی معنی جو ہمینی سمجھی ہین کہ وہ اللہ کے پیارے بندے ہین یہی معنی انجیل
 پاک سے جا بجا ظاہر ہین اور یہ لفظ اور پیغمبر و ن اور اولیاء و ن کے حق ہی آیا ہے اصل مطلب
 انجیل کا ہمینی یا تمہنی نہیں پایا اور انجیل پاک کی بشارتوں کے موافق ہم جناب محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم پر اور قرآن مجید پر ایمان لائی ہین تم لوگ انجیل سے بالکل برخلاف ہو پیر پادری
 لکھتا ہے کہ کوئی غور کرے تو معلوم ہوگا کہ عیسائی اس زبان میں ہر طرح سے خد کی برکت پاتی
 ہین اور جو لوگ یہودیوں کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا نہیں سمجھتی وہ ہرگز
 پہلند نہیں ہین اسے پادری ہم محد یون کا اگلا وقت یاد کر والہ نے محد یون کو تپکسیا
 غلبہ دیا تھا اور اب بھی وہ خاص ملک جہان اللہ نے یہ بلغ شریعت کا لگا یا تھا یعنی کنگان
 کا ملک اور یروشالم اللہ نے محد یون کو دیا ہے یہودیوں کو اور تھو اللہ اوس باغ قریضہ
 نہیں دیا اب بھی کچھ نہیں گیا یہ نشانیاں دیکھو اور محمدی ہو جاو جناب ہستی لکھتی ہین
 کہ جب سردار مامون نے اور فریسیوں نے آپ کی یہہ مثالیں سنیں تو سمجھ گئی کہ ہمارے ہی

حق میں فرماتے ہیں انہوں نے چاہا کہ آپ کو گرفتار کر لیں پر لوگوں سے ڈری کیونکہ وہ آپ کو نبی مانتے تھے اسے پادریوں دیکھو اس وقت کے عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی جانتے تھے خدا نہیں جانتے تھے یا میسواں باب جناب متی لکھتی ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام انکو پہچان لیا اور میں کہتی ہوں کہ آسمان کی بادشاہت اس بادشاہ کی مانتے ہیں جس نے اپنی بیٹی کا بیاہ کیا اور اوسنی اپنی نوکروں کو بھیجا کہ بلائی ہوؤں کو بیاہ میں بلا لاؤں پر انہوں نے نہ چاہا کہ آئیں پہراوسنی اور نوکروں کو یہ کہہ کر بھیجا کہ بلائی ہوؤں سے کہو کہ دیکھو میں کمانا تیار کیا میری سیل اور موٹی جانور فوج ہونے اور سب کچھ تیار ہے بیاہ میں آؤ پیرے کو یہ خیال میں نہ لاکر چلے گئے ایک اپنی کمیت میں اور دوسرا اپنی سوداگری کو اور باقیوں نے اوسکی نوکروں کو پکڑ کے ذلیل کیا اور مار ڈالا تب بادشاہ غصے ہوا اور اپنی فوج بھیجی اور ان خونخواروں کو مار ڈالا اور ان کا شہر آگ سے جلا دیا پہراوسنی اپنی نوکروں سے کہ بیاہ کی تیاری تو ہوئی ہے پر بلائی ہوئے فلاں ہیں تم اب تم سرکون پر جاؤ اور جتنی تمکو ملیں بیاہ میں بلا لاؤ سوا ان نوکروں نے راستوں پر جا کی سب کو او نہیں بلکہ ہر کسی کو بلائی اور بیاہ کا گھر محافون سے بھر گیا جب بادشاہ محافون کی دیکھ کر اندر آیا اوسنی وہاں ایک آدمی دیکھا جو شادی کا لباس پہنچا نہ تھا اور اوس کو اسے میان تو شادی کے کپڑے بغیر پہنے یہاں کیوں آیا اوس کو زبان بند ہو گئی تب بادشاہ نے نوکروں کو کہا اوسکی ماتھے پاؤ باندھ کی اوس لیجاو اور باہر اندھیری میں ڈال دو وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا کیونکہ وہ جو بلائی گئی بہت ہیں پر برگزیدہ تھوڑی ہیں اسے محمدی بھائیوں اس مثال کا مطلب ہے کہ عیسیٰ دنیا کا بادشاہ اپنی بیٹی کا بیاہ کرتا ہے اور سبکی دعوت کرتا ہے اس کا اگرچہ کوئی بیٹا نہیں وہ اکیلا ہے اوسنی اپنی فضل سے اپنی بندوں کی دعوت کی اور بہشت میں طرح طرح کی کمانے کی چیزیں تیار کیں ہر طرح کی میوے بنائی اور پیغمبروں کو بھیجا کہ بلائے ہوؤں کو بلا لاؤ اسکا یہ مطلب کہ پہلی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معرفت اسرائیلیوں کی قوم کو بلا یا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد اور بہت سی پیغمبر بھیجے اور انکو حکم کیا کہ بلا ہوؤں کو پہراؤ یعنی اسرائیلیوں کی قوم کو بار بار پیغمبروں نے بلایا کہ اب کی راہ چلو جنت تمہاری واسطے تیار ہے تم کو جنت کی طرف بلاتی ہیں

اسرائیلیوں نے نبیوں کا کہنا مانا اور بہت نبیوں کو قتل کیا تب اللہ تعالیٰ جو سب کا بادشاہ ہے غصہ ہوا اور اپنا لشکر بھیجا اور ان خونخواروں کو ہلاک کیا اس کا یہ مطلب کہ یہودیوں سے نبیوں کے خون کا بدلہ لینی کو اللہ اپنا لشکر بھیجے گا یہ صاف محمدی فوج کی خبر ہے جنہوں نے یہودیوں کو قتل کیا اور قوم نصیر جو یہودیوں کی ایک قوم تھی ان کی بلغ دین آگ لگا دی اور اس کو جلا دیا پھر اسے اسکاٹ اسکور دیسوں کی فوج کی خبر پڑا تاہی جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد شہر ربوہ شالم کو مسجد سمیت دیران کیا افسوس پادریوں کی عقل پر کبہت پرستوں کی فوج کو اللہ کی خاص فوج ٹھراتی ہیں اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امتی جو سب اللہ کے پوچھنی والوں کے سردار ہیں ان کو اللہ کی فوج نہیں سمجھتی افسوس ایسی عقل پر ہزار افسوس پادری لکھتا ہے کہ شاید اللہ نے اس بدکار شہر اور اس کو باشندوں کی لینے شہر پر و شام اور یہودیوں کے سردار دینی کے لیے فرشتوں کو بھیجا ہو لیکن وہ سپاہیان اور طیسر کی فوجیں اللہ کے عدل اور غضب کا وسیلہ تھیں اس لیے ہم ان کو بھی اللہ کی فوج سمجھتی ہیں اسی پادریوہ بیان اپنی فوج کا لفظ ہے یہ لفظ بہت پرستوں کے حق میں مت بولوا اللہ سے ڈرو اللہ کا خاص لشکر محمدی لوگ ہیں جن کو اللہ نے قرآن میں جن رب اللہ یعنی اللہ کی فوج خطاب دیا ہے ان کو یہ خطاب دیکر انجیل کا مطلب کہو لے یا ہوا اس کے بعد اس مثال کا یہ مطلب سمجھو کہ اللہ تعالیٰ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کی امت کو کہہ کہ بہشت تیار ہے مگر یہ بلائی ہوئے نالائق تھے جنہوں نے قتل ہونا اور تباہ ہونا سب قبول کیا مگر ضد نہ چوڑے اور ایمان نہ لائی اب تم اور قوموں کو بلاؤ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی خادم پہلو دسل ہیں مگر میں بہت پرستوں کو اور مدینہ میں یہودیوں کو ایمان کی طرف بلا چکے تھے اب آپ نے اور ان کی طرف سے ان کا نبیوں کو خراب کی اور قوموں کو بلا یا ہر طرف سے فوج فوج محمدی دین پر لوگوں داخل ہوئے یہاں تک کہ شام اور روم اور مصر اور فارس و ہند میں ایمان پسیلا انجیل کا مطلب کھل گیا کہ گمراہی سے بھر گیا جب وہ بادشاہ جو سب بادشاہوں کا مالک ہے قیامت کے دن مہاتو تگو دیکھنے آویگا جن کا لباس دعوت کے جانی کے لائق نہ ہو گا یعنی جو ظاہر ایمان کہتے ہیں اور دل میں ایمان نہیں رکھتے وہ بھی پسلی مسلمانوں میں ملے ہوں گے سورہ حدیث

میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ ہمارے
 طرف دیکھو کہ تمہاری روشنی میں سے ہم بھی کچھ لے سکیں اور ان سے کہا جاویگا کہ اپنی سچی پلٹ جاؤ
 اور نور کو ڈھونڈو پہراؤنگی بیچ میں ایک دیوار کھڑی کر دی جائیگی آخر کو منافق و وزخ میں ڈال دئے
 جاویں گی اور ایمان والی بہشت میں جاویں گی جیسا انجیل میں فرمایا کہ وہ باہر کی اندھیرے میں
 ڈال دیں جاویں گی یعنی نور سے الگ کر لی جاویں گی اور وزخ میں ڈال دئے جاویں گی تیسویں
 باب میں سینتیس آیتوں کے بعد اللہ فرماتا ہے دیکھو تمہارا کہ تمہاری لیے ویران چوڑا جاتا ہے
 کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے تم مجھ کو پہنچو نہ دیکھو گے جب تک کہ ہمارے مبارک ہی وہ جو خدا
 کے نام سے آتا ہے یا درسی اسکاٹ اسکا مطلب یوں لکھتا ہے کہ تمہارا کہ یعنی مسیحی بہت اقدس
 اب ویران چوڑا دیا جاویگا اور اب سے مجھ کو نہ دیکھو گے جب تک کہ وہ وقت نہ آوے کہ تمہاری
 اولاد جو آئندہ زمانہ میں ہوگی وہ کہیں گے مبارک ہی وہ جو اللہ کے نام سے آتا ہے یہ لفظیں ایک سو
 اٹھارہویں ربور کی چھبیسویں آیت میں آئی ہیں اور اکیسویں باب کی نوین آیت میں ہے
 کہ لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں یہ لفظ کہا کہ مبارک ہی وہ جو خداوند
 کے نام سے آتا ہے اس جگہ پر یاد رہی لکھتا ہے کہ اسکا یہ مطلب کہ اللہ کی طرف سے پیغام
 پہنچانے کو آتا ہے یا درسی لکھتا ہے کہ اس کل بیان کا مطلب یہ ہے کہ یہودی لوگ کسی
 زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاویں گی اور شہریر و شالم آپ کے دوسرے آنے سے
 پہلے شاید بجال ہو جائیگا اسے محمدی بہائیوں اس ربور کی بائیسویں آیت یہ ہے کہ وہ پھر
 جسکو معارون نے رد کیا وہی کوئے کا سراپا پرتین آیتوں کے بعد یوں ہے مبارک ہی
 وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے اس محمدی بشارت کا مطلب انجیل سے اور زیادہ کہل گیا
 کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم مجھ کو پہنچو نہ دیکھو گے یعنی میری عبادت اب اس مسجد میں نہوگی
 جتنا کہ وہ وقت نہ آوے کہ ایک اور پیغمبر کو اللہ بھیجے اور تم یعنی تمہاری اولاد کی لوگ
 جو اس وقت میں ایمان لاویں گی وہ کہیں گے مبارک ہی وہ جو اللہ کے نام سے آتا ہے یعنی اللہ کا
 پیغام پہنچا دیکھو آتا ہے اس وقت یہ مسجد پر آباد ہو جائیگی اسکا صاحب ظہور محمدی و تین
 ہوا کر یا درسی کے نزدیک اسکا ظہور جب بوجہ سب یہودی نصرانی ہو جائیں اور اس

باب میں جان یہ بیان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شمعون اور یعقوب اور یوحنا کو ایک
 پہاڑ پر لے گئی وہاں آپ کا چہرہ آفتاب کی طرح چمکد لگا اور حضرت موسیٰ اور حضرت الیاس
 آپ سے باتیں کرتے ہوئے دیکھائی دیے اس مقام پر پادری اسکات اردو تفسیر میں
 لکھتا ہے کہ اکثر یہودیوں کا یہ گمان تھا کہ دوسرے مسیح ہونگے ایک تو جلیل القدر ہوگا اور دوسرا
 تکلیف اور ٹھانیوالا کیونکہ پاک کتاب میں مسیح کے مقدمی میں جو جدا جدا بیان ہیں ان سے
 یہودیوں کو یوں معلوم ہوا کہ ایک نہایت معزز شخص آئیگا ہے اور ایک محضیت
 اور ٹھانیوالا بھی ہوگا یعنی بعض آیت سے وہ ایک شان و شوکت والا بیان ہوا لیکن
 بعض مقام سے وہ آئیگا مسیح نہایت عاجزا و مروت تک دیکھا اور ٹھانیوالا ثابت ہوا
 پس وہ گمان کرتے تھے کہ دوسرے مسیح ہونگے یہ لکھ کر پادری لکھتا ہے کہ آپ کی صورت بدل جائے
 سر ثابت ہوا کہ آپ ہی تکلیف اور ٹھانیوالا ہیں آپ ہی جلیل القدر مسیح ہیں پادری کا
 مطلب یہ ہے کہ دو تو طرح کی خبریں آپ ہی کی تھیں کیونکہ آپ نے اپنی شان و شوکت
 دکھلا دی اسے پادری وہ جو بڑے بڑے تھے اور نشان دوسرے پیغمبر کے موجود ہیں
 ایمان والوں کا غالب ہو جانا اور بے ایمانوں کی سلطنتوں کا مٹ جانا اور بابل کا تاج
 ہونا اور یروشلم کا آباد ہونا ان باتوں کو سمجھیں ہو جاتے ہو دیکھو جو مطلب دوسرے
 کے یہودیوں نے سمجھا تھا اسی مطلب کو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے بھی مان لیا اور اس
 سوال کے موافق جواب دیا کہ میں مسیح نہیں ہوں اور وہ نبی بھی نہیں ہوں بلکہ
 یہودیوں کی سمجھ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے نزدیک غلط ہوتی تو یوں فرماتے کہ مسیح
 بعد اور کوئے نبی نہیں ہے تم دوسرے کی راہ مت دیکھو اسے پادری خوب غور کر و پاک
 کتابوں سے دیکھو ان کی خبریں صاف ظاہر ہیں اللہ سب اور داور محمدی ہو جاؤ اور
 یہ جو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں الیہ نہیں ہوں اس کا مطلب لوں سمجھنا
 چاہیے کہ اس وقت تک آپ کو معلوم نہ تھا کہ الیہ اللہ ہے میرا اسی خطاب دیا ہے مگر
 انجیل کے گیارہویں باب کی چودھویں آیت میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے
 حضرت یحییٰ علیہ السلام کے حق میں فرمایا کہ الیہ جو آئیگا الیہ ہی ہے اور لو قائلے

اپنی انجیل کے سرے پر لکھا ہے کہ زکریا علیہ السلام کو فرشتے نے بشارت دی کہ تیری بیوی بیا
 جنی گی اور سکا نام یوحنا بن یعینہ یحییٰ رکنا وہ بنی اسرائیل میں سے بہتوں کو انکی خدا کی طرف
 پھیرے گا اور وہ اوسکی آگے بیٹھا سہ کے آگے الیاہ کی روح اور قوت سے چلے گا اسکا یہ مطلب
 کہ الیاس مغیب علیہ السلام کی روح پاک کا فیض اور نور و سیمین ظاہر ہو گا وہ انکی روح
 کے زور سے چلے پھیرے گا مستی کی انجیل کے مشرہوین باب کی بارہوین آیت میں ہے کہ الیاس
 ہونکا لیکن انہوں نے اوسکو نہیں پہچانا بلکہ چلے اوسکے ساتھ کیا جناب یوحنا لکھتے
 ہیں کہ جن لوگوں کو یہودیوں نے بھیجا تھا انہوں نے حضرت یحییٰ علیہ السلام سے پھر
 پوچھا کہ آپ اگر نہ مسیح ہیں نہ الیاس اور نہ وہ بنی تو پھر کیوں آپ اصطباغ دیتی ہیں
 آپ فرمایا میں پائے سے اصطباغ دیتا ہوں پر تمہاری درمیان ایک کڑا ہے جسکو تم نہیں
 جانتی یہ وہی ہے جو میرے بعد آیا تھا اور مجھ سے مقدم تھا جسکے جوتے کا قسم میں
 کوئی کے لایق نہیں ہوں یہ اشارہ صاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف تھا بلکہ
 ہی کہ دوسرے دن حضرت یحییٰ علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی پاس لے
 دیا اور فرمایا یہ وہی ہے جسکے حق میں میں نے کہا کہ ایک مرد میرے چھوٹا ہے جو مجھ سے مقدم
 ہوا کیونکہ مجھ سے پہلے تھا اور عیسیٰ روح کو کہو ترکی مانند آسمان سے اترے دیا اور وہ اوس
 شہر اور میں اوسکو نہ جانتا تھا جس نے مجھ پر پانی سے اصطباغ دینے کو بھیجا اوسنی بھی
 کہا کہ جسے تو روح کو اترتے اور پھرتے دیکھ رہی ہے جو روح القدس سے اصطباغ دے گا
 یہاں سے معلوم ہوا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو پہلے معلوم نہ تھا کہ حضرت عیسیٰ وہی
 مسیح ہیں جنکی میں خبر وہی چکا ہوں اللہ تعالیٰ نے آپکو بتلایا کہ جسے تو روح القدس کو
 اترتے دیکھ رہی مسیح ہی جب آپنی یہ بتا دیکھا تب چچا نا اس طرح پہلے آپکو معلوم نہ تھا
 کہ الیہ السلام نے میل ہی خطاب دیا سے بارہوین باب اس باب میں یہ بیان ہے کہ حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام پر دشالم میں تشریف لائے اٹھائیسوین آیت میں ہے کہ آپنی کہا اے
 باپ اپنی نام کو جلال دے دو میں آسمان سے آواز آئی کہ میں جلال دیا ہے اور پھر جلال
 دو گاتے لوگوں نے جو حاضر تھے یہ سنکر کہالہ ہا دل کرچا اور دن نے کہا کہ فرشتہ اوی بولا

اپنی فرمایا کہ یہ آواز میرے واسطے نہیں بلکہ تمہارے لئے آئی اب اس جہان پر عدالت آئی اب
اس جہان کا سردار نکال دیا جاوے گا عبرانی انجیل جو بیروت میں چھاپی گئی ہے اسکی نقلیں
یہ ہیں عتہ مترجم عکولہ مہنہ نیشلیح خط و صباہ یعنی اب سردار اس جہان کا نکال کر
ڈال دیا جاوے گا ایک تویم عربی ترجمہ میں یوں ہے ملتے جلتے خواہ کچھ باہر ڈال دیا جاوے گا
اسے ایمان والو الخاند نقل لائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے وعدہ کیا اور فرمایا کہ مینی اپنی نام
کو جلال دیا ہے یعنی تیری باعث سے اپنی نام کی عظمت اور شان ظاہر کی ہے اور دوبارہ
پہر اپنی نام کو جلال و درگاہ یعنی تیرے بعد آخری پیغمبر ہو گا اسکی باعث سے اپنے نام کی
عظمت اور شان خوب پسلاؤ و گاتب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس کلام کا مطلب
بیان فرمایا کہ یہ آواز تمہارے لئے آئی ہے کہ تم یا در کو اور جو لوگ آخری پیغمبر صلی
علیہ وسلم کو پادین و انکی شریعت کے تابع ہو جاوین پہر فرمایا کہ اب اس جہان پر عدالت
آئی ویکو وہی عدالت کا پتہ جو وزارت اور پورا اور صحیفوں میں بڑی دہوم سے بیان فرمایا
تھا وہی یہاں پر یاد دلایا پر صاف فرمایا کہ اس جہان کا سردار یعنی وہ پیغمبر جو سارے
جہان کی طرف بھیجا جاوے گا اور سب آدمیوں اور جنوں کو اس کا پیغام پہونچاویگا اور
اسکی دشمنوں کا یہاں تک ظلم ہوگا کہ وہ اپنی وطن سے بیٹے مکہ سے نکال دیا جاوے گا جب
اتنا ظلم دشمنوں کا او سپر ہوگا تب و سکو عدالت کا یعنی ظالموں کے قتل کا اور جہاں کا حکم
ہوگا اور سارے جہان کی عدالت ہوگی یعنی سارے جہان کے کافروں پر چاڑھ ہوگا
صوح بخاری میں ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جب پہلے پہل حضرت جبریل علیہ السلام
نے سورہ القہ کی پانچ آیتیں سنائیں اور اپنی یہاں حال و نگہ سے بیان فرمایا وہ انجیل لکھا گئی
تھی اور انہوں نے کہا کاشکے میں اور سوقت تک زندہ رہتا جب آپ کی قوم کے لوگ آپ کو نکال
دینگے اور اگر میں آپ کا وں پاؤں لگاؤں آپ کی مدد کروں گا معلوم ہوا ہے کہ ورقہ نے یہ بات
انجیل پاک کے اسی مقام سے سمجھی تھی جناب یوحنا نے اس باب میں اور تیسویں باب
چھویں باب میں بہت کلام لکھا ہے جو اپنی برو شالم میں سنایا ہے جو عین باب کی جو وہ
آیتوں کے بعد یوں ہے اگر تم مجسے محبت رکھتی ہو تو میرے حکمون پر عمل کرو اور میں تم پر

لگوں گا اور وہ تمہیں دوسرا قریط دیگا کہ تمہارے ساتھ ہمیشہ تک رہی وہ سپائی کی روح
 جسکی یہ جان طاقت نہیں رکھتا کہ اسکو قبول کرے کیونکہ اسکو نہیں دیکھتا اور نہ اسکو جانتا
 ہی لیکن تم اسکو جانتی ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہنی والا ہی اور تمہارے درمیان بلو و یگا
 اسے محمدی بہائیو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کی حکم سے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سی جو سیرانی
 والا ہی مانگوں گا اور وہ تمکو دوسرا قریط دیگا اسکا صان مطلب یہی کہ میرے بعد دوسرے پیغمبر
 کو بھی گامی ترجمہ جو سن مولد سوا کتر عیسوی میں پادریوں نے چھاپا تھا اور میں قریط کا لفظ
 لکھا ہے پراور ترجمہ کرنیوالوں نے اس لفظ کے ترجمہ میں کسی نے لکھا ہے تسلی دینے والا کسی نے
 شافع کا لفظ کسی نے وکیل کا لفظ لکھا ہے اب عبرانی انجیل جو بیروت میں چھاپی گئی ہے اور میں
 قریط کا لفظ لکھا ہے پادری کا ڈفری لکھا ہے کہ سینٹ جیروم نے جو انجیل کا ترجمہ لاطینی زبان
 میں کیا ہے اور میں لفظ لاطینی پیری کلی طاس لکھا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کتاب میں
 جس سے سینٹ جیروم نے ترجمہ کیا تھا لفظ پیری کلیو طاس تھا نہ پیری کلی طاسل سو جو سی مسلمان
 کے اس بیان کو بہت مدد ملتی ہے جو باتہ کی لکھی ہوئی پرانی کتابوں کے غارت ہونیکے باب میں
 وہ کہتے ہیں لفظ پیری کلی طاس کے معنی پراوریوں میں بہت اختلاف ہے شب مار نے لکھا
 ہے کہ پیری کلی طاس کے تین ترجمہ ہیں اول معنی حامی کی ہیں جو معتبر اور یونانی بزرگوں کے
 نزدیک شہید ہیں دوسرے معنی سین کے ہیں یہ وہ معنی ہیں کہ انسانی نے جو الہ اس لفظ
 قریط زبان خالہ کے کہی ہیں جس سے یہ معنی پائی جاتے ہیں اور غالباً خود حضرت عیسیٰ ص
 نے یہ لفظ بولا تھا اور تیسرے واعظ جسکو اوسے شخص نے یعنی انسانی نے فالو کی لکھی ہوئے
 ایک عبارت کا حوالہ دیکر لکھا ہے مسلمان کہتے ہیں کہ یہ لفظ اصل میں پیری کلیو طاس تھا کہ
 معنی صریحا ممتاز کے ہیں جو عربی میں معنی لفظ محمد کے ہیں پادری کا ڈفری لکھا ہے کہ اگر حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام نے لفظ قریط فرمایا تھا اور اس لفظ کے معنی ستودہ کے ہیں جیسا کہ سیاق
 کا قول سے تو اسکا ترجمہ اس لفظ یونانی پیری کلی طاس میں غلط ہے اور شب مار نے انسانی
 کے دونوں کل ترجمہ غلط ہیں اور اس لفظ کو اس لفظ سے بدلنا چاہو جو ستودہ کے معنی رکھتا ہے
 اور جو واقع میں یہ لفظ پیری کلیو طاس ہونا چاہی اگر یہ لفظ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا

یو لاهو ازبان خالدیہ یا عبرانی یا عربی کا ہو تو اس سے وہی مراد پائی جانی چاہی ہو اس کو کہنے
اون زبانوں میں تھی اگر وہ خالدیہ کا لفظ عربی مصدر سے نکلا ہو تو اس کی وہی معنی چاہی ہو جو عربی مصدر
کے ہیں اور تباہی و تباہی کے معنی ستودہ یا شخص ممتاز کے ہونگی اگر دیکھنی والے سخن کے توجہ والین کے
کہ لفظ کلیطاس کو ہو مراد سے ستودہ دونوں نے بجائے ستودہ آدمی کے استعمال کیا ہو امام احمد
قسطلانی رحمہ اللہ وہاں کہتے ہیں کہ باریط اور قاریط کے ساتھ اور اس کے بدلے
اور رے اور قاف کے اوپر زبر اور رے ساکن اور قاف کے اوپر زبر اور رے کے اوپر زبر اور
قاف ساکن اور رے کی نیچے زبر اور قاف ساکن امام زرقانی شرح میں کہتے ہیں کہ متقی میں ہے
کہ یہی صحیح ہے اور شامی نے یقین کر کے اس کو لکھا ہے قسطلانی کہتے ہیں کہ یہ نام آپ کا یوحنا کی
انجیل میں آیا ہے اور اس کی معنی ہیں روح الحق یعنی سچائی کی روح اور ثقلب کے معنی امام احمد
ابن حبی بنیادی نے کہا کہ اس کی معنی ہیں فرق کرنیوالا یعنی جدا کرنیوالا سچ کو جوٹ سی امام زرقانی
کہتے ہیں کہ بعضوں نے کہا اس کی معنی ہیں جدا کرنیوالا اور بعضوں نے کہا بہت حمد کرنیوالا نقلی شے
نے کہا کہ اکثر انجیل والے کہتے ہیں کہ اس کی معنی ہیں خلاص کرنیوالا اسے ایمان والو یہ معنی جو امام احمد
ابن حبی بنیادی نے کہا کہ فرق کرنیوالا یعنی سچ کو جوٹ سی جدا کرنیوالا یہ معنی اس معنی سے
ملتی ہیں جو پادری گاڈ فری نے انیسٹائی کی زبانی لکھی ہیں یعنی میں نے بیان کرنیوالا اور جبر
واعظ کے معنی لکھی ہیں وعظ اور نصیحت کنی والا یہ معنی ہی اسی کے قریب ہیں اور جنہوں نے کہا
اس کی معنی ہیں تعریف کرنے والا یا بہت تعریف کرنیوالا یعنی اللہ کی بہت تعریف کرنیوالا یہی معنی
لفظ احمد کی ہیں جو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دو سرا نام ہے اور پادری سیل صاحب نے جو
معنی کی ہیں یعنی ستودہ یعنی تعریف کیا ہو یا بہت تعریف نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں پادری
لوگ یہ سب نشانیاں دیکھ بہال کر عقل کی آنکھ بند کر کے کہتے ہیں کہ یہ شہر روح القدس کی آیت
ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حواریوں نے برادر تہلاب سے جو روح القدس کے اور نیک
احوال لکھنا ضرور ہے تاکہ صاحب غلام ہو جائے کہ جو پتی اور نشان قاریط کے یہاں فرمائے
ہیں وہ پتی روح القدس میں ظاہر نہیں ہوئے ہم حواریوں کے نزدیک روح القدس خطاب
حضرت جبریل علیہ السلام کا ہے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کتاب کی یعنی قرآن

روح القدس نے اسکی طرف سے اتارا ہے دوسری جگہ فرمایا کہ جبرئیل نے اتارا معلوم ہوا کہ روح القدس جبرئیل کا خطاب ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں اسد فرماتا ہے وایکناہ بزوح القدس یعنی ہماری مدد کی عیسیٰ کی روح پاک سی مائی افسوس یادری لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوسرا خدا جانتی ہیں اور روح القدس کو تیسرا خدا ٹھہراتے ہیں اسے ایمان والو روح القدس جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح اللہ کے بندے ہیں وہ اللہ کے حکم سے حضرت عیسیٰ اٹکے اور حواریوں کے ساتھ رہا کرتے تھے تو قاتل کے تیسرے باب کی بائیسویں آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذکر میں ہے کہ روح القدس جسم کی صورت میں کبوتر کی مانند اوپر اتر آیا چوتھی باب کے سر پر ہے کہ عیسیٰ روح القدس سے بہرے ہوئے اردن سے پہلے اور روح کی رہنمائی سے بیابان میں گئے اور بارہویں باب میں ان باتوں کا بیان ہے جو آپنی شاگردوں پر فرمائیں اور کیا بیون آیت میں یون سے کہ جب تمکو حاکمون کے پاس لیجا دیں تو فکر مت کرو کہ کیا جواب دو گے کیونکہ روح القدس اوسے کہہ دو کہ تمکو سکھلا دینگا کہ کیا کہنا چاہیے اب خوب ثابت ہوا کہ روح القدس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اور آپکی شاگردوں کی ساتھ رہتی تھی اب جو آپ خبر دیتے ہیں کہ میں اللہ سے مانگوں گا تب فارقیطاً دیکھا یہ خبر روح القدس کی ہرگز نہیں ہو سکتی اور کہتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد روح القدس نے نئی طرح پر ظہور کیا پہلا اسطرح پر ظہور نہیں کیا تھا اسے ایمان والو اب تم سنلو وہ فیض روح القدس کا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حواریوں پر اتر آیا اوسکی خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کون لفظوں سے دی تھی اھو فیض حواریوں پر کیونکر اترے اور ان سال اعمال کے سرے پر لکھتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب حواریوں کو آپ جالیں دن تک دیکھو کہ ملائی دیتے رہے جنکو آپ نے چن لیا تھا اور خدا کی بادشاہت کی باتیں کہتی رہے اور انکو حکم دیا کہ یروشا لم سے باہر مت جاؤ بلکہ باہر سے ہوس و عری کی جسا کا ذکر تم مجھ سے من چلے ہو راہ دیکھو کہ کیلی نے تو پانی سے اصطبل غ دیا پر تم نے دونوں کے بعد روح القدس سے اصطبل پاؤ گے جو لوگ جمع تھے انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ اسد وقت اسرائیلیوں کی بادشاہت کو بہر حال کیا چاہتی ہیں آئنی فرمایا تمہارا کام نہیں کہ اوں وقتوں اور مسمولوں کو جانو جنہیں اللہ نے اپنے ہی ہاتھ میں رکھا ہے لیکن جب

روح القدس تمہارے اوپر آویگا تم قوت پاؤ گے اور یروشلم اور سارے یودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی
 سرحد تک میرے گواہ ہوں گے اور یہ فرما کر اونکو دیکھتی ہوئے آپ اور اوشائی گئی اور بدلی نے آپکو ہونکی
 نظروں سے چھپا لیا تب وہ زیتون پہاڑ سے یروشلم کو پہرے اور ایک کوٹھی پر چڑھے وہاں بطرس
 یعنی شمعون اور یعقوب اور یونا اور اندریا اٹل غیلےوٹل آتھو ما اور پرتولما اور ستی اور حلفا کا بیٹا
 یعقوب اور شمعون زلیو تیس اور یعقوب کا بھائی یہودا رہتے تھے یہ سب ایک دل ہو کے دعا اور منت
 کر رہے تھے اور اونکی ساتھ عورتیں اور حضرت عیسیٰ کی ماں مریم اور ایک بھائی بھی تھے اور جب عید
 پنشنکوست کا دن آیا تھا وہ سب ایک دل ہو کر اکٹھی ہوئی اور ایک ایک آسمان سے ایک آواز آئے
 جیسی برے آدمی چلی اور اس سے سارا گرجان وہ بیٹھی تھے بھر گیا اور انہیں جدی جدی
 آگ کی سی زبانیں دکھائی دیں اور ان میں سے ہر ایک پر بیٹھیں اور وہ سب روح القدس
 سے بھر گئی اور غیر زبانیں بولنے لگی جیسی روح نے انہیں بولنے کی قدرت بخشی اور خدا ترس یہودی
 ہر ایک قوم میں سے یروشلم میں آ رہے تھے سو جب یہ آواز آئی تو ہیر لگ گئی اور سب دنگ
 ہوئی کیونکہ ہر ایک نے انہیں اپنی بولی بولتے سنا اور سب حیران ہوئے اور ایک دوسرے سے
 کہتی لگی کہ دیکھو یہ سب جو بولتی ہیں کیا بلیں کے رہنے والے نہیں ہیں مگر ہر ایک ہم میں سے اپنی
 اپنے وطن کی بولی سنتا ہے پارسی اور میدی اور عیلامی اور رہنے والی مسوپونا میر کے بھائی
 اور فارس اور عراق عجم کے اور آسیا کے یعنی کوچک ایشیا کے اور مصر اور روم اور عرب کے ہم
 اپنی اپنی زبانوں میں انسی اللہ کی حمد باتیں بولتے سنتے ہیں تب جناب شمعون نے کہے کہ میرے ہر کہنے آواز
 سے ان یہودیوں کو وعظ سنایا اور خوب سمجھایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزوں کا خوب
 بیان فرمایا اس وعظ کو سنکر تین ہزار آدمی اقرب ایمان لائے پھر یہودیوں نے حضرت شمعون کو
 قید کیا پھر دوسرے دن چوڑ دیا تب حواریوں نے اور سب عیسائیوں نے مجمع ہو کر اللہ سے دعا کی
 کہ یا اللہ ہکو ایسی قوت دی کہ کمال دلیری سے تیرا کلام سناؤ میں جب وہ دعا مانگ چکے وہ مکان
 جہاں وہ جمع تھے لرزا اور سب روح القدس سے بھر گئی اور خدا کا کلام دلیری سے سنائی لگے اور
 ایمان والو اب فارقلیط کہتے اور نشان جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بتلانی میں اونکو دیکھتی جاوا
 کہ وہ بتی اور نشان روح القدس کے اور تیرے میں ظاہر نہیں ہوئے اول اس لفظ کو دیکھو کہ

الہ تعالیٰ تمکو دوسرا فارقلیط دیکھا اسکا صاف یہ مطلب ہے کہ ایک فارقلیط یعنی مسیحی باتون کا ظاہر کرنا یا
یا جو یونان والا اور اللہ کی تعریف کرنے والے الہین ہوں میں جاتا ہوں میرے بعد دوسرا فارقلیط
آویگا جب یہ مطلب پڑا تو یہ بشارت ایسی شخص کی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح انسان
ہو اور سکود کرانی دیوے اور اللہ کا کلام سناوے اور جناب روح القدس بشر کی شکل میں فرمایا
ہمیں دیے بلکہ اللہ کے حکم سے اونکا نور اور فیض جوابوں کے روح اور دل اور بدن میں سما گیا
اور سب بولیاں اونکو معلوم ہو گئیں اور دل اور روح کی قوت بہت بڑھ گئی اور دشمنوں کا ڈر
بالکل دل سے نکل گیا ہر شہر کے یہودیوں اور بت پرستوں میں وعظ سناتی تھی اور کسی کا ڈر
دل میں نہیں لاسکتے تھے ابراہیم رسول کے عشق کے جوش میں طرح طرح کے صدی دشمنوں کے
ہاتھ سے خوش ہو ہو کر اٹھاتے تھے ابن حجر مکی رحمہ اللہ صواعق میں لکھا ہے کہ طبرانی نے اچھی سند
سے روایت کیا ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنی نبی ہیں سب کی امت میں ایسے
لوگ ہوتے تھے کہ اول سے کلام کیا جاتا تھا اگر میری امت میں کوئی ہے تو میرے لوگ بولے کہ اے
سے کس طرح کلام کیا جاتا تھا اپنے فرمایا فرشتے اونکی زبان پر بولتے تھے اسے ایمان والا حضرت
عیسیٰ علیہ السلام نے جب روح القدس کے آئین کا وعدہ یاد دلایا اپنی لفظیں ہی یاد دلایا
کہ مینی تم سے کہتا تھا کہ تم روح القدس سے اصطباغ پاؤ گے یعنی اوس نور اور فیض میں رنگیں ہو جاؤ
یہاں سلمیٰ فرمادیا کہ تم سمجھو کہ یہ اشارہ فارقلیط کی طرف نہیں ہے جب آپنی یہ فرمایا لوگ سمجھی کہ
شاید وہ وقت ہی پہنچا کہ اسرائیل کی یعنی ایمان والوں کی بادشاہی قائم ہو اور رومی
بت پرستوں کی سلطنت جاتے رہے اپنے فرمایا تمہارا کام نہیں کہ اول وقتوں کو جانو جبکہ اللہ نے
آپنی ہی اختیار میں رکھا ہے اسکا یہ مطلب ہے کہ وہ وقت آج ہی نہیں آیا ابھی وہ وقت بہت دور
ہے یہاں اشارہ صاف محمدی بادشاہت کی طرف ہی ہے فرمایا کہ جب روح القدس تمہارے اوپر
آویگا تم قوت پاؤ گے اور سب ملکوں میں میرے گواہ ہو گے اسکا یہ مطلب کہ روح القدس کی قوت
سے تمہارے دل قوی ہو جاویں گے کہ تم سب ملکوں میں میری پیغمبری کی اور معجزوں کی گواہی
دو گے اور کسی سے غبرو گے دیکھو روح القدس کے حق میں یہ لفظ فرمایا کہ تمہارے اوپر آویگا اور فارقلیط
کے حق میں کہیں یہ لفظ نہیں فرمایا بلکہ فقط آئین کا لفظ فرمایا ان دونوں کے آئین یہ فرق ہے کہ روح

کا سایہ خوار یوں کے اوپر بڑا اور روح القدس نے خوار یوں کے قالب میں ظہور فرمایا اسی باعث سی یون
 فرمایا کہ تمہارے اوپر آویگا اور فارقلیط صلی اللہ علیہ وسلم جسم کے ساتھ سبکی ساسنی آئے اونکا آنا ویسا ہی
 تھا جیسا نیسی علیہ السلام کا آنا تھا روح القدس کے ذکر میں فارقلیط کا لفظ نہیں فرمایا اور فارقلیط
 کے ذکر میں یون نہیں فرمایا کہ تمہارے اوپر آویگا یا اللہ ہمارے عقل کی آنکھیں خود بخود سے روشن کریں
 فارقلیط کے حق میں فرمایا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگا اسکا یہ مطلب کہ وہ دوسرا سفر ہمیشہ تمہارے ساتھ
 رہیگا یعنی زمین میں دفن کیا جائیگا کہ اسکی برکت اور اسکا فیض ہمیشہ تک پہنچتا رہے سو حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام آسمان پر چلے گئے زمین کے لوگوں کے ساتھ نہیں رہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
 اللہ نے زمین میں رکھا اور قرآن میں فرمایا وَقَدْ كَانَ اللَّهُ لِيُعَلِّمَهُ الْكِتَابَ فَهَرَمَ عَلَيْهِ الْعِلْمُ
 نہیں کیا ورنہ عذاب بھی جب تک تو انہیں ہے یا اللہ اپنی پابند رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت
 اور آپکا تصور ہمارے دلوں میں قائم رکھیو اور اس رسول پاک کی برکت سے ہم کو ہر پناہ سے بچاؤ
 آمین پھر فرمایا کہ وہ سچائی کی روح اسکا یہ مطلب کہ اسکی روح سچی ہے وہ بڑا سچا ہے اسکو ہر
 میں سچا جانو اور یہی کہتے ہیں کہ اس لفظ سے معلوم ہوا کہ وہ ایسا شخص ہے جو انگوٹوں سے دکر لائی
 نہیں دیتا تب تو اسکو روح فرمایا اسکا جواب یہ ہے کہ جناب یوحنا حارثی اپنے پہلے خط کے پوتے
 باب کے سرے پر فرماتے ہیں اسے پیار و تمہر ایک روح پر یقین مت کرو بلکہ مدح کو آزماؤ کہ وہ خدا
 کی طرف سے ہیں یا نہیں چہی آیت میں فرماتے ہیں ہم خدا کے ہیں جو خدا کو پہچانتا ہے ہماری سنتا ہے
 جو خدا کا نہیں وہ ہمارے نہیں سنتا اسی سے ہم سچائی کی روح اور گمراہی کی روح کو پہچان لیتے ہیں
 محمدی ہائیو دیکھو حضرت یوحنا سب اللہ والوں کے حق میں سچائی کی روح کا لفظ دیتے ہیں اور انکا
 مطلب یہ ہے کہ جس آدمی کی روح سچی ہے اور اللہ سے سچی محبت رکھتی ہے وہ روح ہماری نصیحتیں سن کر عمل
 کرتی ہے اس نشانی سے ہم پہچان لیتے ہیں کہ یہ شخص اللہ والا ہے اسبطر بیان ہی سچائی کی
 روح کا یہی مطلب ہے کہ وہ فارقلیط سچائی کی روح ہے یعنی اللہ سے سچی محبت رکھتا ہے اور سچ بولتا
 ہے اسکو تم ضرور سچا جانو پھر فرمایا کہ جسکو یہ جہان قبول نہیں کر سکتا اسکا یہ مطلب کہ یہودیوں
 کے سوا سارے جہان میں جو بت پرست پیچھے ہوئے ہیں وہ اللہ کے پوجنی والوں کے بڑے دشمن ہیں
 ہیں وہ اسکو ابی پہچان نہیں سکتے اور یہودی اگر یہ اس بات کی راہ دیکھتے ہیں کہ آخری پیغمبر

جلد آویں اور سکو دشمنوں کے ہاتھ سے چھوڑا دیں لیکن جب سنتے ہیں کہ اوکا ظہور و سر کے قوم میں
 ہو گا تو انکو رشک بہت آتا ہے اور اس خبر کو دینے والوں کے قتل پر مستعد ہو جاتے ہیں عیسائیوں سے
 فرمایا کہ تم اور ساتھ ترخوب پا پوتی ہو گو یا وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے ہندی میں یوں ترجمہ کیا ہو کہ
 وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور ہماری میں شوخن کا لفظ ہے یعنی رہنے والا ہے اور اس کے بعد یہ
 غلطیوں میں آتے ہیں جو غلط فہمی پیدا کرتے ہیں بلکہ ہدیگا درمیان تمہارے درمیان میں ہونی کا مطلب بھی ہے
 لفظ اس میں جو کہ دیکھا ورتا قرین کی پہلے سورت کے پہلے باب کی چہلی آیت میں ہے کہ اگر اس
 تمہارے یا کہ بائیں کے سچ میں پیدا ہو تو یہ یعنی آسمان پیدا ہو جاوے اور پائے سمٹ کر اوپر لیج
 ہو جاوے یہاں بھی شوخ سینے درمیان کا لفظ ہے اس طرح یہاں بھی یہی سنتے ہیں کہ وہ فارسی
 تمہارے درمیان میں موجود ہو گا اور سکو دکھائی دیکھا جس طرح آسمان سکو دکھائی دیتا ہو اور
 یہ جو فرمایا کہ وہ تمہارے ساتھ رہنے والا ہے اسکی یہ سننے بھی ہو سکتی ہیں کہ اسکی روح ابھی
 تمہارے ساتھ ہے جناب بطرس شمعون عواری روح کا پہلا خط جو انجیل پاک کی جلد میں لکھا ہوا
 ہے اس کے پہلے باب کی دسویں اور گیارہویں آیت میں یہ بیان ہے کہ نبیوں نے جو حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام کی پیش خبری دی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح انہیں تھی جو ان کے
 معجزوں کی اور ہر حال کی گواہی دیتی تھے ہم کہتے ہیں جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کی روح لگے تیسریں کے ساتھ تھی اور ہر ظاہر میں جسم کے ساتھ ظہور فرمایا اس طرح جناب
 عیسیٰ علیہ السلام کی روح پاک حضرت عیسیٰ کے اور عیسائیوں کے ساتھ تھی ہر اپنے
 ظاہر میں جس کے ساتھ رہا میں ظہور فرمایا ہر اس جو دہویں باب کی تیسویں آیت کے بعد
 دین ہے جو مجھ سے محبت نہیں رکھتا میرے کلام پر عمل نہیں کرتا اور میرے کلام جو تم سنتے ہو میرا
 نہیں بلکہ باپ کا ہے جس نے مجھ سے پہلے میرے باپ کے ساتھ ہوتے ہوئے تم سے کہیں
 اور وہ فارسی طرح قدس جس کو باپ میرے نام سے بھی گا وہی تمہیں سب چیزیں سکھایا
 اور سب باتیں جو میں کہتا ہوں انکو یاد دلائے گا ہر دو آیتوں کے بعد یوں ہے کہ اب میں
 تمکو اس کے واقعہ پر شہید کرتا کہ جب ہو جاوے تم ایمان لاؤ بعد اسکے میں بتے بات کلام
 تمکو انکو اس جہان کا سردار آتا ہے اور تمہیں اس کے کوئے چیزیں ان کے ایمان والوں میں

کار قلبہ کو روح القدس خطاب دیا جب کو اور سچائی کی روح فرمایا اور سکویاں پاکی کی روح فرمایا اور جو
 فرمایا کہ میرے نام سے بھیجا اس کا یہ مطلب کہ اس کا بڑا پتہ ہے کہ میرا نام لیا گیا اور میری بڑی بشارت
 تو یقین کر لیا کہ فرمایا کہ وہ تمہیں سب کچھ سکھایا گیا اور جو کہ پھر مٹی کہا ہے تم کو یاد دلانے کا اس کا یہ
 مطلب کہ وہ انجیل کی باتیں ہی یاد دلایا گیا اور اس کے سوا اور بھی بہت باتیں دین کی باتیں ہیں
 وہ ساری باتیں سکھایا گیا یہ مطلب یہ ہے کہ اس میں باب کی بارہویں بات میں صاف کہہ دیا ہے
 میرے یہ صاف چنانچہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اپنے بہت باتیں قرآن و ربط میں بتلا میں جو انجیل
 دین نہیں نہیں یہ جو فرمایا کہ میں پہلے سے کہتا ہوں تاکہ اس وقت پہچان لالہ کو کہ اس کے جان
 کا سردار آتا ہے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ پیغمبر جو ساتھ جہان کا سردار ہے اور پہچان لالہ
 عبرانی انجیل میں عسکرا کا لفظ ہے جسکی معنی عالم کے میں پادری ہے یعنی یون ہی ترجمہ کیا ہے کہ
 اس جہان کا سردار آتا ہے مگر ایک مرتبہ میں لکھا کہ اس کا سردار آتا ہے اس کا سردار آتا ہے
 اس لفظ کا مطلب اس طرح پر مدہنی میں کہ اگر آسمان پر پڑے تو کچھ عجیب نہیں ہے کہ میں جہان
 روح القدس کا ہی ذکر نہیں بلکہ بیان جہان کا سردار و حاکم اس الہیہ کہ اس میں جہان کے
 بہت سے لوگوں کو اپنے پیوند کے میں پہنچا ہے اور اسکی خبر ہے کہ وہ لوگوں کو لگا رہا ہے اور
 ایمان لائے گا یہ مطلب سمجھتی ہیں کہ اس بات پر یقین لائے کہ جو خبر دی تھی اور اس کے بعد وہاں لکھا
 نے اپنے رسالہ میں کہی ورق کا لے کہی میں اور لکھا ہے کہ سرداری کا لفظ میری لوگوں کے
 حق میں ہی آتا ہے پورے نے جو خط افسیوں کو لکھا ہوا ہے چٹی باب کی گیارہ آیتوں کے بعد
 لکھا ہے کہ ہکو خون اور جسم سے کشتے کرنا نہیں بلکہ سرداریوں اور مختاریوں سے اور اس دنیا
 کی تارکی کی قدرت والوں کے اور فرسارت کی روحوں سے جو آسمانی ایمان میں ہیں اسلی
 تم خدا کے سارے ہتھیار و ہتھیاروں کو اس کا یہ مطلب ہے کہ ہکو کشتی لڑنا آدمیوں سے نہیں بلکہ
 دیو اور شیطان جو آسمان تک پہنچ جاتے ہیں ان سے ہکو کشتی لڑنا ہے سو تم ایمان کی راہ
 میں اور سچائی کی راہ میں خوب مضبوط رہو اور اس کے ذکر میں مشغول رہو اسکی راہ کے ہتھیار
 باندھ ہی رہو تاکہ شیطان سے کشتی لڑ سکو پادری لکھتا ہے کہ اس جنگ شیطان کی سرداری کو مگر
 کہا ہے سو معاذ اللہ ایمان ہی جہان کا سردار شیطان کو کہا ہے اسے پادری و بادشاہوں کی طرف

میں بقیہ میں کہ آپ ہمارے سردار ہیں اور حاکم ہیں اور بعضے کچھ شہرے کی جو زمین کہتی ہیں کہ وہ شہر
 اور لچون کا سردار ہے اگر کوئی بیوقوف کہی کہ بادشاہ کو جو سردار کہا ہے یہاں بادشاہ کا ذکر نہیں
 یہاں ہی اسی شہر کے سردار کا ذکر ہے جو شخص یہ کہیگا سب عقلمند یہ کہیں گے کہ اسکی عقل
 کی انگلیں بالکل پھٹ گئیں یہ پادریوں میں سے لفظ سرداری کا لفظ کا شیطان کو جہاں کا شہر
 نہیں کہا اور ان پاک کتابوں میں شیطان کے حق میں کہیں یہ لفظ نہیں آیا یہ کلمہ بیت
 بڑی تعریف کا ہے شیطان مروت کے حق میں یہ کلمہ کیسی طرح نہیں ہو سکتا یہ بشارت بیشک
 جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور اس جہان کا لفظ اسلیٰ فرمایا کہ اس جہان کی بادشاہی
 کے ساتھ اس جہان پر ہی اوسکا غلبہ ہوگا حکومت سی دین کو سارے جہان میں پھیلا دیگا
 یہ اس جہان کی بادشاہی ثابت کر نیکی کے دیکھو کتنا بڑا کلمہ تعریف کا فرمایا عجمی میں
 یہ لفظیں ہیں وئی این کو ما اوصا اور مجہم نہیں ہے اوسکی کوئی چیز اسکا صاف مطلب
 یہ ہے کہ جو جو کمال اور خوبیاں اوسمیں ہیں اور جن میں سے کوئی چیز مجہم نہیں جناب مولانا
 محمد ابن علی شوکانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے ایک رسالے میں مجہم بشارتیں تورات اور انجیل سے لکھی ہیں
 اوسمیں یہ بشارت بھی لکھی ہے اور لکھا ہے کہ یہ جو فرمایا کہ مجہم کوئی چیز نہیں ہے اس لفظ میں
 بہت بڑے مجہم بشارت ہے اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جہان کا ایک
 سردار آویگا کہ دین کا اور شریعت کا بند و بست اوسی سے ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 اوسکی سامنے ایسی ہیں گویا اونکو واسطے کچھ نہیں اور یہ بشارت اوسی شخص کی ہو سکتی ہے جو
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے رتبہ میں بڑا ہے پلو اس نے جو پہلا خط فرمائیوں کو لکھا ہے اوسے
 باب کی ساتویں آیت میں ہے کہ لگانے والا یعنی آدمی جو درخت کا لگانے والا ہے کچھ چیز نہیں
 یعنی درخت کا بڑا ہانا اللہ کے اختیار میں ہے یہاں ہی ما اوصا کا لفظ ہے جسکا ترجمہ لکھا ہے
 کچھ چیز ہے مجہم ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب بارہ برس کی عمر میں اپنے چچا ابوطالب
 کے ساتھ شہر نصری تک پہنچے پھر اورویش عیسائی نے آپکو پھانسا اور کہے حق میں فرمایا ہاں ا
 سید العالمین ہذا اسما رسول رب العالمین بعثہ اللہ رحمتہ للعالمین یعنی یہ ہمارے
 میں تمام جہان کے یہ پیغام ہو چکا تھا میں تمام جہان کے مالک کے بھیجی گا اشد و کور حجت

بنا کر تمام جہان کو واسطے جامع ترقی وغیرہ حدیث کی کتابوں میں اس کا بہت کچھ بیان ہی معلوم ہوا کہ
 اوس عیسائی و درویش نے انجیل شریف کے اسی مقام کے موافق آپ کو جہان کا سردار کہا ہے پھر
 باب اس باب کی پچیس آیتوں کے بعد یوں ہے اور جب وہ فارقلیط جبکہ میں تمہارے لئے باب کی طرف
 پہنچا جو تمہارا وہ سچائی کی روح جو اب کی طرف سے نکلتا ہے آویگا تو وہ میرے لئے گواہی دیگا اور تم ہی
 گواہی دو گے کیونکہ تم شروع سے میرے ساتھ ہو تیرے جو فرمایا کہ میں تمہارے لئے باب کی طرف سے پہنچا
 اس کا وہی مطلب ہی جو اوپر ہو چکا کہ میں اس سے مانگے گا اور اس کو بھیجے گا اس کے لئے عیسائی
 کی لفظیں یہ ہیں ایشلا جنکو لا خیر وراث ابی یعنی بھیجے گا اس کو اپنے باب کی طرف سے بیان
 پادری میتر نے حیات کا ترجمہ میں یہ لفظ لکھا ہے کہ طرف سے اس کی بعد یوں ہی تھوڑی سی عبادت ابی
 یعنی وہ جو نکلی گا میری باب کی طرف سے یہ بیان پادری کے طرف کا لفظ جرات کا ترجمہ تھا اس کو
 دیا اور یوں لکھ دیا کہ وہ باب سے نکلتا ہے تاکہ نادان لوگ سمجھیں کہ روح القدس جس کو یاد دے
 لوگ تسلیم خدا کرتے ہیں وہ معاذ اللہ تعالیٰ سے نکلا ہی جائے افسوس اپنی بات بنائے کے لیے
 کیا کیا گستاخ و بڑبڑاؤ کرتے ہیں یا اللہ اپنی سب بندوں کو ایمان دے گا کہ اسے پادری و دیگر پہلے
 فرمایا کہ وہ میرے لئے گواہی دیگا پھر فرمایا کہ تم ہی گواہی دو گے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس کی گواہی
 تمہاری گواہی کے سوا دوسرے گواہی ہے روح القدس نے حواریوں سے علیحدہ ہو کر گواہی
 نہیں دی بلکہ حواریوں کا بولنا وہی روح القدس کی بولنا تھا تو یہ خبر روح القدس کی اور تم نے کی
 ہرگز نہیں ہو سکتی یہ صاف بشارت جناب محمد علی علیہ السلام کی ہے سو اس باب میں یہ
 باتیں ہمیں کہیں تاکہ تم ہو کر کہاؤ گے تم کو عبادت خافون سے نکال دیگی بلکہ وہ گھڑی آتی
 ہے کہ جو کوئی تمہیں قتل کرے گمان کرے گا کہ میں خدا کی بندگی بجا لاتا ہوں اور تم سے ایسا سلوک
 اس کی کریشی کہ اوہنوں نے نہ باب کو جانا اور نہ محو اوہنوں یہ باتیں تم سے کہیں تاکہ جب وہ وقت
 آوے تو تم یاد کرو کہ میں تم سے کہیں اور میں نے شروع میں یہ باتیں تم سے کہیں کیونکہ میں تمہارے
 ساتھ تھا لیکن اب میں اوس پاس جس نے مجھے بھیجا تھا ہوں اور تم میں سے کوئی مجھ سے نہیں
 پوچھتا کہ وہاں جاتا ہے بلکہ اس کی کہ میں یہ باتیں تم سے کہیں تمہارا دل غم سے بہر گیا لیکن میں
 تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لئے یہ عبادت ابی تاکہ کہیں کہیں گھر میں بچاؤ کہ وہ فارقلیط

تمہاری پاس نہ آویگا اگر میں جاؤں تو میں اسکو تمہارے پاس بھیج دوں گا اور وہ اگر اس جہان کو گناہ کر
اور سچائی کرے اور عدالت سے تقصیر وار ٹھہرائیگا گناہی اسکی کہ وہ بھرا ایمان نہیں لائی سچائی سے اسکی
کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں اور تم مجھ پر مذکور کے عدالت سے اسکی کہ اس جہان کے سزاوار حاکم
کی گئی اسے ایمان دلو یہ جو فرمایا کہ حکم عبادت خافون سے نکال دینگے اور تمہارا قتل کرنا قاتل سمجھیں گے
اسکا ظہور یوں ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد یہودیوں کی ایک عیسائیوں کو قاتل سمجھ کر شہید کیا
حضرت عیسیٰ علیہ السلام سینچر بنا کر فارقلیط کے آئینے خوشی سناتے ہیں اس پریشانی خیر کا مطلب یہ
ہی کہ اگر میرے جانی کے بعد یہودی لوگ تمہارے آئینے کے حکم میرے جانی کا بڑا عزم ہے مگر میرے جانی میں ایک
بڑا فائدہ یہ ہے کہ میں باکرہ اللہ تعالیٰ سے عرض کروں گا کہ فارقلیط کو بھیج دے اسکا آتما میرے ہاتھ
پر موقوف ہی توڑی مدت ظالموں کے ظلم پر صبر کرو بیان سی صاف ثابت ہوا کہ اس فارقلیط
سی بڑے بڑے نعمتیں ہیں ایمان کی لوگوں کو ملین گے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نہیں ملے
تب تو فرمایا کہ تمہارے لی میرے جانی میں فائدہ ہے پر فرمایا کہ وہ تین طرح پر جہان کے لوگوں کے
گناہگار ٹھہرائیگا ایک تو اس گناہ پر یہودیوں اور بت پرستوں کو گناہگار ٹھہرائیگا کہ وہ بھرا ایمان نہ لائے
دوسرے یہ سچی بات انکو سننا دیکھا جواب میں تم سے کہتا ہوں کہ اللہ پاس جاتا ہوں اور تم مجھ
پر نہ کہو گے اسکا مطلب یہ ہے کہ میرے جانی کی حقیقت حکو صاف سنا دیکھا کہ عیسیٰ زندہ آسمان
پر چلے گئی اور جو شخص سولی پر چڑھایا گیا وہ شخص اور تھا اور عدالت پر انکو یوں گناہگار ٹھہرائیگا
کہ اس جہان کے سردار پر حکومت کی گئی عیسیٰ میں یوں ہو صل مشیاط یعنی سر حاکم کا
حضرت مشیاط یعنی عدالت سے اسکی کہ اس جہان کے سردار پر عدالت کی گئی اسکا یہ مطلب کہ وہ
فارقلیط جو سارے جہان کا سردار ہے اس پر کافروں نے حکومت سے قتل کا حکم جاری کیا اپنی تین
عدالت والا سمجھ کر اور اسکو گناہگار ٹھہرا کر قتل کا حکم دیا بت پرستوں نے ملی میں اور یہودیوں
نے مدینہ میں بار بار اسکی قتل کی تدبیریں کیں اس جہت سے وہ اپنے دشمنوں پر حجت قائم
کر کے اس کے حکم سے جہاد کریگا اسکی بعد یوں ہے میری اور بت سی باتیں ہیں کہ میں بتیں کو
پر اب تم لو کی برداشت نہیں کر سکتے اور وہ سچائی کی روح جب آویگا تو وہ تمکو ساری سچائی
کی راہ بتلا دیکھا اسکی کہ وہ اپنی نہ کہیں گے جو کچھ وہ سنی گا سو کہیں گے اور تمکو آئندہ کی خبریں دینگے

وہ میری تعریف کر گیا اسلئے کہ وہ میری چیزوں سے لیکا اور تمہیں بتا دیا سب کچھ جو باب کا ہی میرے
 اسلئے بنی کہا کہ وہ میری چیزوں سے لیکا اور تمہیں بتا دیا گاتے محمدی بھائیوں ان آیتوں میں بہت بڑے
 بڑے سنی اور نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود ہیں اللہ نے آپ پر ایسا قرآن اوتار دیا جس
 میں یہودیوں کو خوب فضیحت کیا اور جا بجا طرح طرح سے الزام دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 پر ایمان کیوں نہ لائے سورہ بقرہ کو دیکھو اور سورہ نسا کا آخر دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
 پاس اور بہت باتیں اللہ کی راہ کی تھیں جو اللہ نے انکو بتلائی تھیں مگر عیسائی لوگوں میں
 اتنی قوت نہ تھی کہ ان باتوں کو یاد رکھتی اور اوپر عمل کرتے دیکھو انجیل جو بڑے مہی کتاب ہے اسکو
 بھی اچھی طرح سے نہ لکھ سکی اور یاد بھی نہ کر سکی چار شخصوں نے انجیل کو لکھا ہر ایک کی لفظیں
 جدا ہیں اگرچہ مطلب ملتا ہے بہت سی آیتیں ایک سے لکھی ہیں دوسرے سے چورسوں میں سو
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خبر دی کہ وہ بہت باتیں جو میری پاس ہیں پر مبنی تھیں کہ انکی
 ہیں وہ ساری باتیں ظاہر قلیطہ تکوین بتلا دیا دیکھو قرآن اور حدیث میں انجیل کی باتیں بھی جو
 ہیں اور بہت باتیں وہ بھی ہیں جو انجیل میں نہیں ہیں اور جو کتابیں انجیل سے پہلے کی ہیں نور
 اور زبور اور صحیفہ انکی باتوں کا بھی کہیں خلاصہ اور کہیں صاف بیان قرآن اور حدیث میں
 موجود ہے دیکھو اللہ نے اپنی ساری پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں کیسی سمائی دی
 اور آپ کی دل میں کیسی نور بہر دیا کہ آپ کے دل روشن اور سینہ نورانی کا فیض جن لوگوں نے پایا
 انہوں نے اس طرح پر قرآن اور حدیث کو یاد رکھا اور عمل کیا کہ پادریوں کا دل جانتا ہے اگرچہ خدا
 سے اقرا نہیں کرتے اور انجیل کے برخلاف یہ کہ عہد پانچواں کہ جو بات قرآن و حدیث میں ہے اور
 انجیل و روایات میں نہیں ہے تو خدا سے کہتی ہیں کہ یہ بات بے اصل ہے اس کے پادری انجیل کی
 اس آیت کو یاد رکھو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب باتوں میں سچا جانو دیکھو حضرت عیسیٰ
 اللہ کے حکم سے فرماتے ہیں کہ وہ اپنی نہ کہیں گے لیکن جو کچھ سنی کا سو کہیں گے یعنی جو کچھ اللہ ہی یا اسکی
 فرشتے سے سنی گا وہ کہیں گے وہی لفظیں ہیں جو پندرہویں باب کے پندرہویں آیت میں اپنے
 حق میں فرمائی ہیں کہ سب باتیں جو میں نے اپنی باپ سے سنی ہیں میں نے انکی باتیں اپنے
 صاف نظر سے دیکھی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ظاہر قلیطہ ہی اللہ کے پیغام پہنچانے والی ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک در کھلا ہوا پتا تھا یا کہ وہ ٹکڑا آئندہ کی خبریں دیگا دیکھو آئندہ کی خبریں جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وقت سے قیامت تک کی اس قدر میں ہیں کہ اگر سب جمع ہوں تو ایک
بڑی کتاب بنایا رہے گی بہت سی خبروں کا طور پر چکا اور بہت خبروں کا طور پر چکا اور بہت خبروں کا
خبروں کا طور پر آئندہ زمانہ میں ہوگا ایک اور بڑا پتا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمایا کہ وہ میرے
تشریف کرے گا دیکھو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کے قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کسی
کسی تعریفیں ان میں سورہ مریم اور سورہ آل عمران کو پڑھو اور محمدی ہو جاؤ حدیثوں میں جو
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کسی کسی تعریفیں کی ہیں حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے آسمان سے اترنے کی وہ دیکھو کس دہم سے خوشیاں سنائی ہیں اور فرمایا ہے کہ جو کوئی
اور نگار نہ پادے میری طرف سے اور کو سلام ہو چکا ہے یہ جو فرمایا کہ وہ میری چیزوں سے لے گا اور
تمہیں بتلا دیگا اسکا مطلب کوئی یہ نہ سمجھی کہ انجیل سے تعلیم لیکر ٹکڑا دیگا اسلئے ان مشکل
لفظوں کا مطلب صاف کہو لے یا اور فرمایا کہ جو اس کا ہے وہ میرے ہی پیچھے میرے لینی کا مقام ہے
اسلئے میں کہتا کہ وہ میرے چیزوں سے لے گا دیکھو جناب سے میں لیتا ہوں وہاں سے وہ ہی لے گا اور
تمہیں بتلا دیگا اسے پادریا اب تم بتلاؤ روح القدس جب عماریوں پر اترے تھے اونہوں نے کیا کیا
باتیں دین کی بتلائی تھیں جو انجیل میں نہیں تھیں اگر بتلائی تھیں تو وہ باتیں کہاں ہیں اور
کس کتاب میں ہیں اور آئندہ کی کیا کیا خبریں روح القدس نے دی تھیں بتاؤ وہ کس کتاب
میں ہیں خوب خود کرو یہ سب کہلی کہلی بتی اور نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہیں
اور یہ بھی خیال کرو کہ یہاں فارقیط کی حق میں یہ لفظ ہے کہ آئیگا اور یہی لفظ حضرت عیسیٰ نے
اپنے حق میں فرمایا تھا کہ میں جہان میں تو رہوں گا یہاں جیسا کہ باریہوں باب کی چھیاں بسویں
تیمیں ہیں اور روح القدس کے حق میں یوں فرمایا کہ تم روح القدس سے اصطلاح پاؤ گے پھر
فرمایا اللہ روح القدس تمہارے اوپر آئیگا اور رسالہ اعمال کے دشمنوں باب میں یہ بیان ہے کہ جناب
شمعون عماری روح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کا بیان فرما رہے تھے کہ سننے والوں پر روح
القدس آئیگا اور وہ لوگ کسی کسی زبانوں میں اللہ کی تعریف کرتے تھے اور گیارہویں باب میں
جو وہ آیتوں کے بعد ہے کہ جناب شمعون فرماتے ہیں کہ روح القدس وہی ہے جو تیرا جیسی شمعون میں ہے

مجی خداوند کی بات یاد آئی کہ اوس نے کہا تھا کہ مجی نے تو پانی سے اصطباغ دیا پر تم روح القدس سے اصطباغ پاؤ گے ویکو بیان روح القدس کو حق میں ہی لفظ فرمایا کہ اذکی او پر او تری اور حضرت شیون کو روح القدس کا اترنا دیکھ کر قلیط کا وعدہ یاد نہیں آیا بلکہ وہی وعدہ یاد آیا جس میں اصطباغ دینے کا لفظ ہے معلوم ہوا کہ قلیط سے روح القدس مراد نہیں ہے اس کے پاور یو اب ہٹ کر وہاں اسی دیلون کو دیکھو جس پر محمدی ہر جا و اس کتاب کا لکھنے والا لکھتا ہے کہ مولوی رحمت اللہ صاحب نے مکہ شریف میں ۹ سالہ خبری میں مجسویان فرمایا کہ ایک بار میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ میری پیغمبری کا کیوں انکار کرتے ہیں تیرہویں آیت کو نہیں دیکھتے کہ صاف صاف ہے پیغمبری کی خبر موجود ہے یہ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکی بشارت میں تو ان کتابوں میں بہت ہیں اپنی فرمایا ہاں یہ تو ہے مگر تیرہویں آیت تو بہت سی صاف ہے مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں بہت غور کرتا ہوں مگر معلوم نہیں ہوتا کہ آپ کا یہ اشارہ کس مقام کی تیرہویں آیت کی طرف تھا پر بیان مولوی صاحب کا مجھ کو یاد رہا ایک بار پہلی میں کنگلہ میں ایک شخص عظم کمرہ سے تھے اونہوں نے دیون فرمایا کہ یوحنا کی انجیل کے سولہویں باب کے تیرہویں آیت میں دیون ارشاد ہوا ہے اور سونت مولوی صاحب کا خواب یاد آیا اور میں مکان پر آکر یوحنا کی انجیل کے سولہویں باب کی تیرہویں آیت دیکھی اوس آیت کو دیکھ کر کچھ گمان ہو گیا کہ اپنی اسی آیت کو فرمایا ہے کیونکہ بارہویں آیت میں دیون فرمایا کہ میرے پاس اور بہت باتیں ہیں مگر تم اونکی برداشت نہیں کر سکتی اس تیرہویں آیت میں یہ وعدہ ہے کہ وہ سچائی کی روح جب آویگا تو تمکو ساری سچائی کی راہ بتا دیکھا یہ تھا صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی آپ نے بہت باتیں قرآن اور حدیث میں بتلائیں جو انجیل میں نہیں ہیں اور روح القدس جب حار دیون پر اترے دیون سے اس بات کا بالکل ظہور نہیں ہوا اور پھر یہی صاف فرما دیا کہ وہ اپنی نہ کہی گا جو سچ کا یعنی اللہ سے یا فرشتی سے سنی گا وہی کہیگا اسی صاف آپ کا پیغمبر ہونا ثابت ہوا پھر بہت بڑا اشارہ تھا کہ وہ تمکو آئندہ کی خبریں دیگا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر آئندہ کی خبریں دیں ہیں کہ اگر سب جمع ہوں تو ایک بہت بڑا کتاب تیار ہو یا اللہ بھکد دین محمدی پر قائم رکھو آمین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دنیا سے اڑھ جاننا اور برتنا پاس کی محمد سے بشارت جانا چاہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے زندہ آسمان پر اڑھ لیا دوسرے شخص کی صورت آپ کی سے ہو گئی اوسکو کافروں نے سولی پر

چربا یا انجیل کے لکھنے والوں نے انجیل کے ساتھ جو احوال لکھا ہے تو جیسا اونہوں نے لکھا ہے میں دیکھا میں لکھا
 اوپر کچھ الزام نہیں اون سبکی بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ یہودیوں کے بے ایمان ملاؤں نے کفر کفر کی تہمت اور
 خلائی کے دعویٰ کی تہمت حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر چڑھی اور قتل کرنے پر تیار ہوئے یہود اسکریوطی
 جو بارہ حواریوں میں سے تھا وہ دین سے ہر گیا اور روپیہ کے لالچ سے یہودیوں سے مل گیا یہودیوں
 کے ساتھ آیا اور اونکو بتلایا کہ عیسیٰ ہی ہیں انکو گرفتار کر لو لکھنی دالے لکھتی ہیں کہ شہر بر و شالم میں آپکو
 گرفتار کیا اور حاکم کے پاس لے گئی اور طرح طرح کی تہمتیں جوڑیں حاکم اگرچہ غیر قوم کا تھا مگر اونکی تحقیقات
 کر کے لکھا کہ مجھ کو اس بے گناہ کا کوئی قصور ثابت نہیں ہوتا تب بے ایمان ملاؤں نے غلام چھاپا کہ ہم
 لوگ شریعت والے ہیں اور ہماری شریعت کو موافق وہ قتل کے لائق ہے اور ایک یہودی نے جوڑی کہ
 وہ اپنی تین بادشاہ کہتا ہے تو بادشاہ وقت سے برخلاف ہوا چاہتا ہے اور چڑھا کی کیا چاہتا ہے ہر حاکم کو کہا کہ
 تو اسکو سولی دی اسکا خون ہم پر اور ہماری اولاد پر ہو دے تب حاکم نے لاچار ہو کر سولی دینے کا حکم
 دیا اسکی سپاہیوں نے آپکو لے کر سولی پر چڑھایا یہ بیان چاروں انجیل والوں کا ہے مگر برنا باس کی کتاب
 جو اب تک پادریوں کے ایمان موجود ہیں اوسمیں اصل یہ بیان ہے وہ برنا باس کی انجیل کہتا ہے کہ آپکو
 جس کتاب میں کچھ احوال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یا کچھ آپکی باتوں کا بیان ہوا اسکو بھی اس علاقہ
 سے اگلی لوگ انجیل بولتے تھے پادری سیل صاحب جس نے قرآن مجید کا ترجمہ لکھ کر بی بی میں کیا ہے اوسمیں
 اس پاک کتاب کا ذکر کیا ہے مگر پادری ضد کر مارے اس کتاب کو جعلی اٹھاتا ہے اور لکھتا ہے کہ میں
 برناہ کی جعلی انجیل دیکھی وہ قدیمی عیسائیوں کی جعلی بنائی ہوئی ہے مگر وہ چوڑی گئی ہے بعد محمد یوں
 کے اوسمیں عیسیٰ علیہ السلام کا یہ حال لکھا ہوا ہے اوسمیں یہ لکھا ہے کہ جب یہودیوں نے عیسیٰ کو
 گرفتار کر نیلے لیے باغ میں آکر گھیر لیا وہ چار فرشتوں سے اونٹن لے گئی تیسری آسمان پر اور وہ ختم
 یہ تھی جبریل میکائیل رفائیل اوریل وہ دنیا کے آخر تک مرنے والا نہیں ہے اور اوسکے بدلی میں
 جو سولی پر بچھا گیا وہ یہود اتنا خدا نے اوس باغی کی صورت یہودیوں کی نظروں میں ایسی
 بدل دی کہ اونہوں نے اوسکو ملاطمت کے والہ کیا یہ صورت اسطور سی بدل گئی تھی جس سے
 بی بیچم اور حواریوں نے دیکھا کہ کہا یا مگر عیسا نے بعد اسکی اللہ تعالیٰ سے اذن لیکر اونکی ملاقات
 کر کے اونکو تسلی دی جب برناہ نے پوچھا کہ کس لئے اللہ نے ایسی پاک پیغمبری والہ کو اور

جاریوں کو دھوکا دیا کہ وہ ایسی سختی کے ساتھ قتل ہوئی تب عیسیٰ نے یہ جواب دیا اے ربناہ مہر ایمان لا کہ گناہ
 گناہ ہی چھوڑنا ہو اللہ تعالیٰ اس کی باعث سخت نرا دیگا چونکہ اللہ تعالیٰ گناہ سے ناراض ہے میری والدہ فی
 اور جاریوں نے مجھ کو اس دنیا کی محبت کے ساتھ شرمیکہ کیا تھا اس عادل خدا نے اوکلی اس محبت کی شریفی
 کے لیے اس غم میں اوکو گرفتار کیا کہ اس پر وہ لوگ دو بیخ کے عذاب میں نڈالی جاویں اور میرا حال
 یہ ہے کہ میں خود دنیا میں بیگناہ ہوں جب بھی لوگوں نے خدا اور خدا کا بٹیا کر کے پکارا اسی خداوند
 میں قیامت کی دن شیطانوں سے ٹھٹھون میں اوڑا یا سجاؤں جیسا اس دنیا میں ہوا کی موت کے
 سبب سے ٹھٹھون میں اوڑا یا جاتا ہوں کہ ہر ایک جانتا ہے کہ میں سولی پر کھینچا گیا اور ٹھٹھی اس زمانہ
 تک رہیں گے محمد اللہ کی رسول کے آئے تک وہ دنیا میں آئے ہیں وہ ہر ایک کو ان غلطیوں کو چاؤنگی
 جو کہ ایمان لاؤنگی اللہ کی شریعت پر آئے محمدی بھائیو باغ کا اشارہ اس باغ کی طرف ہے جس کا ذکر یوحنا کی
 انجیل کے اہمارہ میں باب میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قدرون کے نالو کے پار گئی وہاں ایک
 باغچہ تھا اور میں آپ اور آپ کے شاگرد داخل ہوئی اور یہود اوہ جگہ جانتا تھا وہ سپاہیوں اور پیادوں
 کو لیکر آیا اور سوقت فشتے آکھو آسمان پر اوڑھا لے گئی اور یہود آپ کی بدلے سولی پر چڑھایا گیا پاک لوگوں پر
 ذرا ذرا سی گفتوں پر پکڑ ہوتی ہے جناب مریم نے اور جاریوں نے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت کو
 تھی اس کے ساتھ کچھ دنیا کی محبت ہی تھی کیونکہ وہ لوگ چاہتی تھی کہ اللہ آپ کو بادشاہت کا سامان دے
 اور ت پرستوں کی سلطنت مٹ جاوے اس لیے اوکو اللہ نے یہ غم دیا کہ انہوں نے سمجھا کہ آپ سولی پر
 چڑھائی گئی اور یہ برہناہ وہی برہناہ اس میں جنکا ذکر رسالہ اعمال کے تیسویں باب میں ہے جو پولوس
 کے ساتھ وعظ لکھا کرتے تھے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بشارت اوکو مدتوں کے بعد ہوئے ہے جیسا کہ اس بشارت
 کے کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ لوگوں نے آپ کو خدا اور خدا کا بٹیا پکارا اور جا بجا لوگوں میں سولی دی جا
 خبر مشہور ہوئی آپنی برہناہ کو یہ بشارت دی کہ جب اللہ کے پیغام پہونچا نیوالی محمد آؤنگی تب ان غلطیوں
 سے اول لوگوں کو بچاویں گے جو اللہ کی شریعت کو اول سے سنکر ایمان لاؤنگی سو ہمارے حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ایمان والوں کو ان سب غلطیوں سے بچایا اور سب کو صاف سمجھا دیا کہ حضرت عیسیٰ اللہ پر
 پیغمبر اللہ کے بندے ہیں کوئی اللہ کی بندگی اور غلامی سے باہر نہیں اللہ نے کسی کو نہیں جتا اور کسی کو
 غلامی سے باہر کر کے لے پا لک بٹیا ہی نہیں بنایا اور اللہ نے قرآن شریف میں جناب محمدی اللہ علیہ وسلم

کی زبان پاک سی یہی سکون دیا دما قتلوا و ما صلبوا و لکن شتہ لہم یعنی عیسیٰ کو ان لوگوں نے
 یعنی یودیون نے قتل نہیں کیا نہ سولی پر چڑھایا لیکن ویسی صورت اونکی سامنی کر دی گئی فان الیون
 اشتکوفیہ لہی شک منہ اور جو لوگ اس بات میں پوٹ میں پڑے ہوئے ہیں وہ اس بات سے شک
 میں ہیں ما لہوہ من حلو الا اشاع الظن نہیں ہے اونکی پاس میں کچھ یقینی بات مگر گمان کے سچھی بنا
 اللہ نے اپنی ان پڑہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کتاب والون کا ہر بتلا دیا کہ نصارے کا اس بات پر
 ایک نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حقیقت میں سولی پر چڑھائی گئی بلکہ یودیون کی زبان بھی تھلا آتا ہی
 کوئی یون کتاب کوئی یون کتاب تو ایسی بات میں شہرہ ہتا ہی پادریوں کو شک ہو کہ کافول ٹیک
 ہر باب اللہ نے ان پڑہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سی اصل بات بتلا دی ایمان والون کا شہرہ
 ایمان والون کو بڑی خوشی ہوئی کہ اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دشمنوں سے بچایا اور اپنی پارسندہ
 بلایا یہی صاحب لکھتا ہی کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ انجیل برنابہ کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لکھی گئی مگر
 اون لوگوں کا کہنا غلط ہی بہت سی لوگوں کا خیال ہی کہ ان زمانہ سے پہلے یہ انجیل موجود تھی عیسائیوں
 کے شروع میں جو فرقہ تھے برہمنی ایٹھینس اور سیرینٹینس اور گریک ٹینٹینس ان فرقوں نے عیسیٰ
 علیہ السلام کے سولی پر چڑھائی جانیکا انکار کیا ہی دیکھو ایٹھینس صاحب فی اپنی کتاب کی پہلی جلد کے
 پہلے باب کے ٹینسین صفحہ میں ذکر کیا ایٹھینس گواہی دیتا ہی کہ اوسنی دیکھا پطرس یوحنا انبیا
 تو اس اور پول کارسلا اعمال اور برناباس کی انجیل جس میں عیسیٰ علیہ السلام کے سولی دئی جانیکا انکار
 ہی تالنت نافوٹنس کی کتاب کا ستر سو ان صفحہ دیکھو سید منصور علی صاحب دہلوی نے ان تین
 فرقوں کا نام یون لکھا ہی باسلیڈھی اور ستر تھی اور کارپوک رافنی اور چوتھا فرقہ دوہیتی
 اور پانچواں فرقہ گناستی لکھا ہی پادری گاڈفری لکھتا ہی کہ برناباس کی انجیلی تاریخ کا پورب میں بہت
 بڑا رواج تھا اوسمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد کی متواتر پیش خبری ہی ڈاکٹرویت لکھتا ہی کہ اوسمیں
 مسلمانوں نے دخل کیا ہی پادری گاڈفری لکھتا ہی کہ اس انجیل کو بہت سی عیسائیوں نے کتاب محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے بہت پہلے مانا ہی اسکی وجہ معلوم نہیں ہو سکتی کہ علمی سرسبزی پر رومی
 پادریوں نے کوئی پرانی انجیل لکھی ہوئی زبان یونانی اور عربی اور سریانی اور کاسٹیک میں یونان
 اور سریا وغیرہ عیسائی اخافا ہوں سے ایک ہی پیش نہ کی جس میں وہ عبارتیں ہوں مسلمانوں

کیطرت سے معنی ہو کر میں پادریوں سے کہتا ہوں کہ اس انجیل کی ایک ہی لکھی ہوئی جلد ایسی نکال دین
 جس میں یہ عبارتیں نہ ہوں یہ جلد میں پورب کو ملک میں بہت رائج ہیں جہاں عیسائی خالق ہیں کثرت
 سے ہیں اور انہیں وہ جلدیں ابھی ضرور ہونگی اگر جان بوجہ گرفتار نہ کر دی گئیں ہوں جانا چاہیے کہ
 شخص جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بدلے سولی دیا گیا وہ کون تھا اسمیں اختلاف ہی رہنا باس کی کتاب
 سے ظاہر ہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہے یہود آپ کی بدلتی سولی دیا گیا جو یہودیوں کے ساتھ گرفتار کروا گیا لکھا آیا
 تھا مگر ہم محوریوں کی کتابوں میں دوسرے روایت بھی ہیں کثیر محدث نے اپنی تفسیر میں ابن ابی حاتم
 کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ ہمیں فرمایا احمد ابن سنان نے کہ ہمیں فرمایا ابو معاویہ
 نے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ منہال ابن عمرو سے وہ سعید ابن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ
 فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کون ایسا ہے کہ اوپر میرے شبہات ڈال دی جائے اور وہ میرے
 جگہ پر قتل کیا جاوے اور وہ میرے ساتھ میرے درجہ میں ہو گا تب ایک جوان جو سب میں کم سن تھا
 اٹھا اپنی فرمایا بیٹھ جا پہر آپ نے وہی لفظ فرمائی پہر وہی جوان اٹھا اپنی فرمایا بیٹھ پہر آپ نے وہی بات
 فرمائی پہر وہی جوان اٹھا اور بولا میں ہوں آپ نے فرمایا تو وہی ہے تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
 شبہات اوپر ڈال دی گئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان کیطرت اڑ گیا گئی اور یہودی لوگ
 آپ کی تلاش میں آئی اور اس شخص کو پکڑا اور اس کو قتل کیا پہر اس کو سولی پر چڑھایا یہ اسناد صحیح ہے
 اور شکی نے اس کو اذ کر سب سے روایت کیا ہے وہ ابو معاویہ سے اور اسی طرح بہت سی اگلے لوگوں نے
 ذکر کیا ہے کہ اپنی اول سے فرمایا کہ کون تم میں ایسا ہے کہ اوپر میرے شبہات ڈال دی جاوے اور وہ میرے
 جگہ پر قتل کیا جاوے اور حنن بن مہر اور وہ رفیق ہو گا ابن جریر نے فرمایا کہ ہمیں کہا ابن جمید نے کہ
 ہمیں کہا سلمہ نے وہ ابن اسحاق سے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی بارہ حواریوں سے کہا پہر بارہ
 حواریوں کے نام لکھی ہیں پہر لکھا ہے کہ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ مجھ سے ذکر کیا گیا ہے او سمین یہ بھی ہے کہ ابن
 میں ایک مرد تھا اس کا نام سرجس تھا اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا تیس مرد تھے ابن اسحاق
 نے کہا کہ ایک مرد نظرانی جو مسلمان ہو گیا تھا اوسنی مجھ سے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ کی
 طرف سے یہ وحی آئی کہ میں تجھ کو اپنی طرف اڑھا لوں گا آپ نے فرمایا اے گروہ حواریوں کے تم میں سے کون
 یہ بات چاہتا ہے کہ حنن بن مہر رفیق ہو اور وہ ان لوگوں کے سامنے صورت میں میری طرح کھڑا ہو

اور وہ اوسکو میری جگہ پر قتل کریں جس نے کہا میں ہوں آپ نے فرمایا کہ تو میری جگہ میں بیٹھ جا اور وہاں بیٹھ گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اڑھائی گئی وہ لوگ اوس شخص پر داخل ہوئے اور اوسکو پکڑا اور سولی پر چڑھایا وہی تھا جسکو انہوں نے سولی پر چڑھایا اور اونکو سامنے اوسکی صورت آگلی سی ہو گئی اور وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں پہچانتے تھے انہوں نے لبو دس زکریا یوطا کو تیس درم دیئے کہ وہ اونکو تہلا دی اور ایکو چنوا دی اوسنی کہا جب تم اونکی پاس داخل ہو تو میں اونکو چومونگا وہ وہی ہیں جنکو میں چوموں تم اونکو پکڑ لیجیو جب وہ لوگ داخل ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اڑھائی جا چکے تھے اوسنی جس کو آپکی صورت میں دیکھا اور اوسکو شک نہیں تھی کہ یہی عیسیٰ علیہ السلام ہیں اوسنی جھپک کر اوسکو چوا اونکو گونے اوس شخص کو پکڑا اور سولی پر چڑھایا پھر لبو دس زکریا یوطا اپنی کہی پر شرمندہ ہوا اور ایک رسی سے اپنا گلا گھونٹ ڈالا اور اپنی تین مار ڈالا اور نصار میں ایک شخص نے یون کہا ہے کہ لبو دس زکریا یوطا وہی ہے جسکی صورت آپکی مشابہ ہو گئی اوسیکو انہوں نے سولی پر چڑھایا اور وہ کہتا رہا کہ میں وہ نہیں ہوں میں وہ ہوں جسنی تم گوراہ بتائی سوا نہ جانے کہ ان باتوں میں سے کون سے بات ٹھیک ہو اور ٹھیک بات یہ ہے کہ جب آپ اڑھائی گئی جب آپ تین تیس ہی س کے تھی تمام ہوا بیان ابن کشیر کی تفسیر کا یہ لبو دس زکریا یوطا وہی ہے جسکا نام انجیل والوں نے یہود اسکو لکھا ہے اگر پادری لوگ کہیں کہ متی کے سولہویں باب کی اکیسویں آیت میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خبر دی کہ مجکو ضرور یہی کہ یروشا لم میں جاؤں اور مارا جاؤں اور تیسرے دن جی اوٹوں تو اس سے معلوم ہوا کہ خود آپ ہی قتل ہوئے اور تیسرے دن جی اوٹھے اسکا جواب یہ ہے کہ متی کے چھپسویں باب میں یہ بیان ہے کہ جس رات کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوس باخ میں تشریف لے گئے وہی جگہ تھی کہلاتا تھا آپ وہاں تین بار نہایت عاجزی سے دعا مانگی کہ یا اللہ اگر ہو سکی تو یہ پیالہ مجھ سے گزر جاوے مگر اس کی انجیل میں ہے کہ آپ جان کنی کی حالت میں ہنسی ہوئی گڑ گڑا کر دعا مانگتی تھی اور پسینا لہو کی بوند کی مانند ہو کر زمین پر گرتا تھا اسی پادریو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو نہایت عاجزی اور سیراری سے دعا مانگی کہ یہ پیالہ موت کا مجھ سے ٹل جاوے تو ضرور آپکی دعا اللہ نے قبول کی اور وہ مصیبت دوسرے شخص پر ٹل گئی یہ وہی بات ہے کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی اڑھیسویں باب میں لکھا ہے کہ حزقیال بادشاہ بیمار ہوا حضرت اشعیا علیہ السلام نے اوسکو خبر دی کہ اللہ فرماتا ہے کہ تو جیگا

اپنی لکھنا بند و بست کرنی تب حزقیالہ بادشاہ نے زور دیا مگر نبی تب حضرت اشعیا علیہ السلام کو اللہ کا حکم اوترا کہ اللہ فرماتا ہے مینی تیری دعا سنی مینی تیرے آنسو دیکھی مینی تیری عمر سپندرہ برس اور بڑا دیتا ہوں اسی پادریو حزقیالہ بادشاہ کی دعا اور آنسوؤں سے موت کی گھڑی اللہ نے ٹال دی پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس سقیراری کی دعا سے تھکوا تب ہو کہ آپ پر سے موت کی گھڑی اللہ نے ٹال دی اور آپ کو زندہ اٹھایا لیکن ان باتوں میں غور کرو اور قرآن مجید پر ایمان لاو اللہ خبر دیتا ہے کہ یہودیوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا اور سولی پر نہیں چڑھایا اللہ نے آپ کی صورت اور انکی سامنی کر دی باقی رہی یہ بات کہ آپ کو بدلے کون سولی پر چڑھایا گیا اسکا حال اللہ جانی مگر یہ گمان جاتا ہے کہ وہی یہوذا جو گرفتار کر لیا گیا تھا اور سی کی انجیل میں لکھا ہے کہ پھر وہ دشمن رہا ہوا اور اسو اپنی تیئں پہانسی دی کیا عجب ہے کہ وہ اوس وقت شرمندہ ہوا ہوا اور اپنی فرمایا ہو کہ کون لایا گیا ہے جو میرے بدلے قتل ہونا قبول کرے اوس نے آپ کی بدلے قتل ہونا قبول کیا ہے یوں سمجھتی ہیں دونوں باتیں موافق ہو جاتیں ہیں واللہ اعلم اب یہ بیان ہے کہ حواریوں پر روح القدس کا ظہور ہوا اور حضرت شمعون نے تورات کی بشارت یا دولائی اور بے ایمان یہودیوں نے اور بیت پرستوں نے عیسائیوں پر بڑے بڑے ظلم کی کئی کتاب لب التواریخ جو کہ کتبہ میں لکھا ہے پادریوں نے چہابی ہے اوس میں لکھا ہے کہ طیار یوس بادشاہ کے اٹھارہ مہین برس حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا سے اٹھالئی گئی پھر طیار یوس کے بعد تین بادشاہ اور لکھی ہیں جو تھا کلا دیس یا پنجان نیرو لکھا ہے جناب لوقا کے رسالہ اعمال سے اور پادری ولیم میور کی تاریخ سے جو شہادیں جیسی ہونیرو کے وقت تک کا احوال لکھا جاتا ہے لوقا کے رسالہ اعمال کے پیرہ بیان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مصیبت اٹھانے کے بعد بہت سی قوی دلیلوں سے اپنے تئیں زندہ ظاہر کیا اور اپنی باتوں کو چالمیں دن تک دکھلائی دیتے رہے ایک دن گیارہ حواری ایک کوٹھی پر تھے حضرت شمعون کی صلاح سے اونہوں نے یہود اسکر کوٹھی کے بدلے قیاس کو بار ہوا ان حواری تھہرایا اور عید پنکوسٹ کی دن ایک ایک آسمان سے آواز آئی عیسیٰ بڑی آندھی چلی اور آگ کی سے جدی جدی زبانیں دکھلائی دین اور اونہیں سے ہلکے پرشہیں اور دے سب روح القدس سے بہرگی اور غیر بولیاں بولنی لگی اور خدا ترس یہودی جو ہر قوم سے یر و شالم ہیں آ رہے تھے اونہوں نے ہر ایک نے اونکو اپنے بولی بولتی سنا اوس وقت حضرت شمعون حواری نے اون سبکو وعظ سنایا یہ وعظ سنکر تین ہزار آدمی ایمان لائے

اور عیسائی بہوئی سپہا یک دن حضرت شمعون اور یوحنا مسجد میں گئی ایک مرد جو جنم کا کنڈھ اٹھا اور سپہ نگاہ کر کے فرمایا کہ تمہاری طرف دیکھ عیسیٰ مسیح ناصری کے نام سے اٹھتا اور چل بہر اوسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا وہ چلنے لگا اور اسکی طرف لپکتا رہا سو مسجد میں گیا اور حضرت شمعون نے اوسوقت وعظ سنایا اوس وعظ میں یہ بھی فرمایا کہ تو بہر کو کہ تمہاری گناہ مٹا دے جاوین تاکہ اللہ کے حضور سے تازگی کے دن آوین اور وہ عیسیٰ مسیح کو پہچانی تب تک تھا لئی آگے سے منادی ہوئی اور ضرور ہے کہ آسمان اوسکو لئی رہی اوسوقت تک کہ سب باتیں جسکا خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبان سے قدیم سے ذکر کیا اپنی حالت پر آوین کیونکہ موسیٰ نے ہمارے باپ دادا دن سے کہا کہ اللہ تمہارا خدا تمہارے بہائیوں میں سے تمہارے لیے ایک بنی میری ماتہ اٹھائیگا اوسکی بنو سب باتوں میں جو وہ تھو کہی اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اوس نبی کی نہ سنی قوم میں سے ہلاک کیا جاوے گا اور سب نبیوں نے شموئیل سے لیکر پھلون تک جنہوں نے کلام کیا ان دنوں کی خبر سچی دی ہے تم اون نبیوں کی اولاد اور اوس عہد کے فرزند ہو جو خدا نے ہمارے باپ دادا دن کے ساتھ باندھا ہے جبکہ ابراہیم کو کہا کہ تیری اولاد سے زمین کے سارے گہرا نے برکت پاوین گے سو پہلی تمہارے لئی خدا نے اپنے بندے عیسیٰ کو اٹھایا اور اوسکو بھی کہ تمہیں یہ برکت دیوے کہ ہر ایک کو اوسکی بدیوں سے پھیرے اسے محمدی بہائیو عملی بنجیل جو بیروت میں چپی ہے اوسمیں اس جگہ پر عبد کا لفظ ہے یعنی اپنے بندے عیسیٰ کو اٹھایا یا پادریوں نے اردو ترجمہ میں عیسیٰ کا لفظ لکھ دیا ہے اسطرح یہ لوگ لفظوں کو بدل دیا کرتے ہیں اسے ایمان والو جناب شمعون صاف فرماتے ہیں کہ ضرور ہے کہ آسمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لئی رہے گا اوسوقت تک کہ جن باتوں کی نبیوں نے خبر دی ہے اون سب باتوں کا ظہور ہو جاوے گا اوسکی بعد تورات کی بشارت یاد دلائی کہ اللہ ایک پیغمبر کو بھیجے گا جو موسیٰ کی مانند ہیں اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ پہلی اون پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوگا اونکی بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور جب تک وہ نہ آوین گے تب تک ضرور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر رہیں گے پادری طامس اسکاٹ اسکا مطلب یوں لکھتا کہ وہ لوگ راہ دیکھتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہر آئین گے اور اسرائیلیوں کی بادشاہت قائم کریں گے اور سب شمعون کو ہلاک کریں گے جسکا سب نبیوں نے ذکر کیا ہے اسے ایمان والو اگر یہ مطلب ہو تاکہ وہ پیغمبر جو مائند موسیٰ کے دشمنوں کو ہلاک کریں وہ خود حضرت عیسیٰ ہیں دوبارہ اوتر کر دشمنوں کو ہلاک کریں اگر یہ مطلب ہو تاکہ جناب شمعون یوں فرماتے کہ وہ ضرور آسمان سے اتریں گے اور سب

خبروں کا ظہور ہو گا وہ تو فرماتے ہیں کہ ضرور آسمان اور کوئی سرگیا یا تنگ کہ ان سب خبروں کا ظہور ہو جائیگا پھر فرمایا کہ اس نے پہلے اپنے بندے عیسیٰ کو بھیجا پہلے کا لفظ صاف بول رہا ہے کہ پہلے اس نے عیسیٰ کو بھیجا پھر دوسرے پیغمبر کو بھیجا اس کی خبر سب نبیوں نے وحی ہے جناب شمعون اس وعظ میں قیامت کی بھی خبر دیتے تھے یہودیوں کا وہ فرقہ جو صدوقی کہلاتے تھے اور قیامت کی منکر تھے اوس فرقے کے لوگ اونپر چڑھ آئی اور شمعون اور یوحنا کو پکڑ لیا اور دوسرے دن تک قید رکھا مگر اوس وعظ کے سننے سے انکو پانچ ہزار آدمی ایمان لائے دوسرے دن بے ایمان یہودیوں نے جمع ہو کر پوچھا کہ تیرا کونسا کس قدرت اور کس نام سے یہ کام کیا یعنی لکڑے کے کوس کا نام لیکر اچھا کیا جناب شمعون نے صاف فرمایا کہ عیسیٰ مسیح کے نام سے یہ شخص تمہارے سامنے جنگا کھڑا ہے یہودیوں نے انکو بہت دہمکایا کہ خبردار اس نام کو زبان سے مت نکالو شمعون اور یوحنا بولے کہ ہم اللہ کا حکم مانیں گے اور تمہاری بات بنیں گے تب یہودیوں نے انکو چوڑ دیا تب عیسائیوں نے جمع ہو کر اللہ کی طرف آواز بلند کی اور کہا یا اللہ تو ہی خدا ہے جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور سب کچھ جو اونچیں ہو پیدا کیا یا اللہ اپنے بندوں کو یہ عنایت کر کہ وہ کمال دلیری سے تیرا کلام سنا دیں جبکہ تو اپنا ہاتھ جنگا کر نیکو پہلایا وہ اور تیرے پاک بندے عیسیٰ کے نام سے نشانیاں اور کر امتیں ظاہر ہوں جب وہ دعا مانگ چکے وہ مکان جہاں جمع تھے لرزا اور سب روح القدس سے بھر گئی اور خدا کا کلام دلیری سے سنائے لگی عیسیٰ انجیل میں یہاں بھی عہد کا لفظ ہے یعنی تیرے پاک بندے عیسیٰ کے نام سے یہودیوں نے اردو ترجمہ میں بڑی کا لفظ لکھا یا عوار یوں بڑے بڑے کراہتیں ظاہر ہوتی تھیں یہودیوں نے انکو قید میں ڈال دیا کہ اللہ کے فرشتے نے قید خانے کے دروازے کھول دی اور کہا جاؤ مسجد میں کھڑے ہو کر وعظ کرو اونہوں نے صبح کو مسجد میں وعظ کیا یہودیوں نے پھر انکو پکڑا اور دہمکایا اونہوں نے جواب دیا کہ اللہ کا حکم اذنیوں کے حکم سے زیادہ ماننا چاہی یہودیوں نے انکو کھڑے مارے اور حکم کیا کہ عیسیٰ کے نام پر بات نہ کرنا اور انکو چوڑ دیا وہ چلے گئے اور خوش ہوئی کہ اوس کا نام کے لیے ہجرت ہو نیکی لائق تھے وہ ہر روز مسجد میں اور گھر گھر وعظ کرتے تھے اللہ کا کلام پہلایا اور کانہوں کا نیچے مسجد بیت المقدس کی اماموں کا باڑا کر وہ ایمان کا مان ہوواستیفان ایک مرد عیسائی تھے جن سے بڑی بڑی کراہتیں ظاہر ہوتی تھیں بعضے یہودیوں نے ان کے سخت کی جب بحث میں ہار گئے تب انہوں نے چوسے گواہ کھڑے کئی اونہوں نے کراہی دی

کہ بہنو اس شخص سے سنا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور اللہ تعالیٰ کو اور مسجد بیت المقدس کو بکرتا ہے
 ہو لوگ عدالت میں پہنچی تھے اونکو استیفان کا چہرہ فرشتے کا سا چہرہ نظر آیا استیفان نے عدالت
 کے دربار میں سب یہودیوں کو غلط سنایا اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد اور
 حضرت سلیمان کا ذکر کیا پھر حضرت عیسیٰ کی تعریف کی پھر آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا دیکھو میں آسمان کو اٹھا رہا
 دیکھتا ہوں اور آدم کے بیٹی کو یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی واسطی طرف کھڑا دیکھتا
 ہوں بے ایمان یہودیوں نے اپنے کان بند کر لئی اور سب ملکر وڑے اور شہر سے باہر نکال کر
 استیفان پر تھرا دیا اور گواہوں نے اپنے کپڑے پولوس جو ان کے پاس کہہ دیے استیفان گھنٹی
 ٹیک کر بڑے آواز سے پکارا اے خدا یہ گناہ اخیر ثابت مت کر یہ کہہ کر سو گئی اور پولوس اور کئی قتل
 پر راضی تھا اور سدان یروشلم کے عیسائیوں پر بڑا ظلم ہوا عیسائی لوگ یروشلم کو چھوڑ کر یہود
 اور سامریہ کے شہروں میں ہر طرف چلے گئے دیناروں نے استیفان کو دفن کیا اور پولوس
 عیسائیوں پر بڑا ظلم کرتا تھا وہ ایک یہودی جان نبیائین کو قتل کا اور شہر میں کئی لاکھ لاکھ لوگوں کو قتل
 یعنی ایشیا کو جب ملک نیلیقیہ کا شہر تھا پولوس عیسائیوں کو ایسا تباہ کرتا تھا کہ گھر گھر کسر کر دیا
 اور عورتوں کو گسیٹ کر قید میں ڈالتا تھا چیسوین باب میں یہ یہی ہے کہ جب عیسائی قتل
 کئی جاتے تھے پولوس حامی بہرتا تھا اور سنی یہودی سرداروں کو خط اور پروانے و شق کے یہودی
 سرداروں کے نام پر لپی تھے اور و شق کی طرف چلاتا تھا کہ اگر وہ ان عیسائیوں کو پاؤ گنا باندہ ہر مرد
 میں لاؤ گنا وہ رستمین جب و شق کے قریب پہنچا ایک ایک آسمان سے لوڑاؤ سکی آس پائر
 چمکا وہ زمین پر گر پرا اور اسنی ایک آواز سنی کہ اسے پولوس تو مجھ کو کیوں ستاتا ہے پولوس بولا
 تو کون ہے آواز آئی کہ میں عیسیٰ ہوں جسی تو ستاتا ہے یہ بولا اے خداوند تو کیا چاہتا ہے میں کیا
 کروں فرمایا اٹھ اور شہر میں جا اور جو تجھی کرنا ضرور ہے تجھی کہا جائیگا جو لوگ اسکی ساتھ تھے
 حیران کہڑے رہ گئی کہ آواز سنتی تھے پر سیکونہیں دیکھتے تھے پولوس زمین پر سے اٹھا پر اپنے
 آنکھیں کھول کر سیکونہ دیکھا لوگ اسکا ہاتھ پکڑے اسکو و شق میں لے گئی اور وہ تین دن تک یہ
 نہ سکا اور نہ کہتا اور نہ پیتا تھا و شق میں ایک عیسائی تھے (و کا نام جتانیہ تھا ان سے حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام نے خواب میں فرمایا کہ پولوس پاس جا کہ وہ قوموں اور بادشاہوں اور

اسرائیلیوں کے آگے میرا نام ظاہر کر دینا ایک چٹا ہوا وسیلہ جو دنیا پر آکر پھوس پر ہاتھ رکھ کر اور فرما کر
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ملکہو بھیجا جو کہ تو میری بنائی باؤسے اور روح القدس سے بوجھاؤ گے اور
 اونکی آنکھوں سے کچھ جھلکا سا گرہا اور اونکی آنکھیں بہہ نکلیں گی پھر وہ لوگوں میں عیسائی ہونے اور
 دمشق میں عیسائیوں کے ساتھ انہوں نے جو عہد کیا وہ شہوت کے یہودیوں کو گھبرانایا
 یہودیوں نے اونکو قتل کی تدبیر باندھی پولوس نے وہ شہر میں لے آئے کہ ان عیسائیوں کو غلط سنایا کرتے
 تھے اور یونانی یہودیوں سے بھی بحث کرتے تھے اور ان لوگوں نے اونکو قتل کی تدبیر باندھی جو عیسائے
 لوگ اونکو قیصریہ میں لے گئی عیسائیوں نے یہودیہ اور جلیل اور سامریہ میں ایمان پھیلایا جو
 عیسائی پولوس کے ظلم سے اور شہروں میں پہلے گئی تھے اور انہوں نے ہر شہر میں وعظ کیا شروع
 کیا فیلیپس جواری سامریہ کے ایک شہر میں پہنچے اور انکی کراہتیں دیکھ کر بہت لوگ ایمان لائے
 ایک جادوگر جسکا نام شمعون تھا وہ ایمان لا اس شہر شمعون جواری نے ملک شام کے ایک شہر
 میں جو یافتہ کہلاتا تھا اہلک کے حکم سے ایک مری ہوئی عورت کو جلا دیا یافتہ میں اچھا شہر ہو جاتا
 لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائی قیصریہ میں قسطنطین ایک شخص پیدا ہوا خدا پرست
 رومی صوبہ دار تھا اسکو فرشتے نے بشارت دی کہ تو شمعون کو ملا اور حضرت شمعون کو
 بلا بھیجا جناب شمعون کو بھی بشارت ہوئی وہ قیصریہ میں تشریف لے گئی قسطنطین اپنے سبب
 رشتہ داروں اور ولی دوستوں کو جمع کر کے آپکو راہ دیکھ رہا تھا جناب شمعون نے وعظ کیا تھا
 کیا جو لوگ وعظ سن رہے تھے اور پھر روح القدس اتر اور وہ ایماندار لوگ جو حق تعالیٰ پر
 تھے اور حضرت شمعون کے ساتھ تھے حیران ہوئے کہ غیر قوموں پر بھی روح القدس کی بخشش
 جاری ہوئی کیونکہ انہوں نے سنا کہ وہ لوگ کسی زبانوں میں بول رہے تھے اور اللہ کے
 تعریف کر رہے تھے اونکی حیران ہونیکا یہ باعث تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فقط اپنی
 اسرائیلی قوم کو انجیل سنائی تھی اور ابھی تک جواریوں نے ہی فقط اسرائیلیوں کو وعظ سنایا
 تھا اور قوموں میں کا کوئی شخص عیسائی نہیں ہوا تھا اسرائیلی لوگ غیر قوموں سے بہت پرہیز
 کرتے تھے غیر قوموں کے ساتھ کھانے سے اونکو بہت پرہیز تھا قسطنطین اسرائیلی نہیں بنے نہیں
 تھا وہ اور اسکی قوم کے لوگ ایمان لائی اور پھر روح القدس اپنے حضرت جبریل علیہ السلام

فیض اور سایہ نظام ہوا اس سے وہ لوگ حیران ہوئی جب حضرت شمعون یروشالم میں آئی تو حق تعالیٰ نے اسے آپسی بحث کی کہ تم بے حق تعالیٰ لوگوں کے پاس گئی اور ان کی ساتھ کہا یا حضرت شمعون نے سارا احوال بیان فرمایا اور ارشاد کیا کہ جب اللہ نے ان کو وہ نعمت دی جیسی یہودی تو میں کون تھا کہ اللہ کو روک سکتا لوگ چپ ہو رہے اور اللہ کی تعریف کر کے کہا کہ بیشک اللہ نے غیر قوموں کو بھی زندگی کے لئے توبہ بخشی ہے آگے محمدی بہائیوں اللہ تعالیٰ کا دستور ہے کہ جو نیا معاملہ منظور ہوتا ہے پہلے اللہ تعالیٰ اس کا ایک نمونہ دکھاتا ہے پہلے یہ نمونہ دکھلایا کہ اسرائیلیوں کو سوا اور قوموں پر روح القدس کا فیض اتارا پھر پانچ سو برس بعد خود روح القدس کو یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اسرائیلیوں سے باہر دوسری قوم میں عرب کے ملک میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نیا پیغام پہنچایا اور قرآن شائے کو بھیجی ساری قوموں میں روح القدس کا فیض پہلا دیا پھر لکھا ہے کہ جو لوگ توفیق اللہ کی شہادت کے بعد یروشالم سے چلے گئے تھے وہ ملک شام اور اس پاس کے شہروں میں فقط یہودیوں کو انجیل سناتے تھے لیکن اب اس سال میں یعنی سلیمہ عیسوی میں ان میں کئی شخص انطاکیہ میں پہنچے انطاکیہ ایک بڑا شہر ہے یروشالم سے ایک سو پینتیس کوس کے قریب اور ملک شام کے اوتر کونے پر ہے وہاں پہنچے یونانیوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے باتین کین بہت سے یونانی لوگ ایمان لائے انطاکیہ میں عیسائیوں کا بڑا مجمع ہوا برناباں اور پولوس انطاکیہ میں آئے اور مرقس جو انجیل کا لکھنے والا تھا اس کو بھی لائی سلیمہ عیسوی میں ہیرودیس بادشاہ نے عیسائیوں کے ستارے پر کمر باندھی یوحنا کے بہائی یعقوب کو تلوار سے مار ڈالا اور جب دیکھا کہ یہودی اس بات میں خوش ہوئے تو حضرت شمعون کو قید خانہ میں ڈال کر چار پہرے مقرر کر کے حضرت شمعون پاس فرشتہ آیا اور ان کو جگایا زنجیریں ان کی باتوں سے گر رہیں فرشتہ نے کہا میرے ساتھ چل وہ اس کی ساتھ جب لوسی کے پہاٹ تک پہنچے وہ آپ سے آپ کہل گیا حضرت شمعون مریم کے گھر پہنچے جو مرقس کی ماں تھی پہرہ قیصریہ میں جا رہے اور ہیرودیس مرگیا پادری اسکاٹ کی اردو تفسیر کا بیان ہے کہ ایک ہیرودیس وہ تھا جس کی حکومت کے اخیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئی دوسرے ہیرودیس تھا یہاں اسکا بیٹا تھا اسی نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو شہید کیا تیسرے ہیرودیس اگرچہ ہے جس کا بیان ذکر ہے اس وقت میں بادشاہت غایوس بادشاہ کی تھی

جس کا نائب ہیرو دیس تھا ابن اشیر رحلے تاریخ کامل میں لکھا ہے کہ یوحنا حواری کے بھائی یسوع مسیح
کو غایوس بادشاہ نے قتل کیا اور یہی بہت عیسائیوں کو قتل کیا یہ لکھا ہے کہ تلو دیوس بادشاہ کی موت
میں شمعون الصفا قید کئی گئی یہ قید سے چوڑے اور انطاکیہ کو گئی اور لوگوں کو عیسائی دین کی طرف
بلایا یہ رومیہ کی طرف گئی اور وہاں کے لوگوں کو عیسائی دین کی طرف بلایا وہاں کے بادشاہ کی
سیوکے نے دین قبول کیا اور بیت المقدس کی طرف آئی لوقا کے رسالہ اعمال اور پاورسی ولیم میور
کی تاریخ کا بیان ہے کہ انطاکیہ میں بعضے کامل عیسائیوں کو روح القدس سے اشارہ ہوا کہ بنایا
اور پولوس کو ایک خاص کام کے لیے الگ کر دیا وہاں نے اون دونوں کو رخصت کیا وہ روانہ
ہو کر قبرس کو گئی جو ایک بڑا آباد رومی دیر یا میں انطاکیہ کے نزدیک ہی یہودیوں کو وعظ سنانے لگا
پافس ٹاپو کے صدر شہر میں پہنچا وہاں کے رومی عامل سر جیویس پولوس نے چاہا کہ اس کا کلام
سنے ایک یہودی جادوگر نے اس کو روکا پولوس کے بددعا سے وہ اندھا ہو گیا تب وہ عامل ایمان
لا آیا تب وہ ٹاپو چوڑ کر ایشیا کو چک یعنی ولایت روم کی طرف گئی یہاں وہاں نے ایشیا کو چک میں دین مسیح
انطاکیہ تک سیر کی اس کے بڑے بڑے شہروں میں انجیل کی سنادی کی یہ دوسرا انطاکیہ ولایت
روم اور صوبہ فسیدیہ میں ہے پولوس نے وہاں عبادت خانہ میں وعظ فرمایا ایمان دار لوگ بہت
خوش ہوئے دوسرے وعظ میں قریب سارے شہر کے لوگ جمع ہوئے بے ایمان یہودی یہ
مجمع دیکھ کر ڈاہ سے برہ گئی اور کفر کبھی لگے تب پولوس نے بہت پرستون کو وعظ سنایا وہ لوگ یہ
کلام کو سن کر خوش ہوئے اور حجتی قسمت میں ایمان تھا ایمان لائے اور اللہ کا کلام تمام ملک میں
پھیل گیا اور یہودیوں نے شہر کے رئیسوں کو دہارا اور پولوس اور برنباس پر فساد ڈھایا
اور انہیں اپنی سرحدوں سے نکال دیا وہ اقنوم میں آئے وہاں وعظ کیا بہت سے یہودی
اور یونانی ایمان لائی پر بے ایمان یہودیوں نے غیر قوموں کے دل کو دہارا اور بدگمان کر دیا
مگر وہ بہت دنوں تک وہاں رہے اور وعظ کرتے رہے جب غیر قوموں اور یہودیوں نے ملکر
ہنگامہ برپا کیا کہ ان کو بے عزت کریں اور ان پر تہرا فکر کریں تب وہ اتحادیہ کے شہروں سطرہ
اور دربی اور انکی گردنواح میں گئی وہاں پولوس نے ایک جنم کے انگڑے کو اس کے حکم سے
اچھا کر دیا وہاں کے بت پرست بولی یہودیوں نے ہین آدمی کے بیس میں ہمہا وتر سے ہین بت پرست

لوگ بیل اور ہولون کے ہار لائی کہ اونکی لئے قربانی کرین پولوس اور برنباس نے اپنے کپڑے پہاڑ
اور کما بیہ تم کیا کرتے ہو ہم ہی آدمی ہیں اور تمہیں خوشخبرے دیتے ہیں کہ تمہوں سے کنارہ کو زلزلہ
خدا کی طرف رجوع کر جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھ وہ نہیں ہے بنایا یہ اہم کر پڑے
مشکل سے اون لوگوں کو اپنی اور قربانی چڑھانے سے روکا بنے ایمان یہودی انطاکیہ اور اقونیوم
سے آئی اور پولوس پر پتہ پا گیا اور یہ سمجھی کہ وہ مرگئی اذکو شہر کے باہر کھیٹ لے گئی جب
عیسائی لوگ اونکی اس پاس جمع ہوئے وہ اوٹھکر شہر میں آئے سپرد ربی میں جا کر وعظ کیا
بہت لوگ ایمان لائی پولوس روم کے بچوں کی گزر کے اوسکی تمام ملک اور بڑے بڑے شہروں
میں گشت کر کے یونانی دریا کے کنارے تک شہر ترڈاس میں پونچھو یاں اونکو لو قائلہ کہ اسکی بعد وہ
پولوس کے ساتھ رہے اور پولوس روح القدس کے اشارے سے پارسہ جا کر مقدونیہ میں گئے
جو یونان کے اتر طرف ایک بڑی ولایت ہے اور اب فرنگی ترکستان اور رومنیہ کہاں ہے اور شہر سطنطینیہ
کے اوسط پر پولوس پہلے فیلیپی میں آئی جو مقدونیہ کے اوس صوبہ کا پہلا شہر اور رومیوں کی
بستی ہے وہاں ایک عورت اپنی گہرا لے سمیت ایمان لائی وہاں کے لوگ پولوس وریلاس کو پوچھ
کی باز میں حاکموں کے پاس کہیں لے چلے رئیسوں نے اونکو بہت مارا اور قید خانہ میں لٹکا لاد دی
رات کو زلزلہ آیا قید خانہ کی سیول گئی دروازے کھل گئی سب کی سیریان گر پڑیں قید خانہ کا دروازہ
اپنی لوگوں سمیت ایمان لایا پھر وہ تسلونیقی میں آئی جہاں یہودیوں کا عبادت خانہ تھا بعض
یہودی ایمان لائی اور بہت سے یونانی مرد اور عورت ایمان لائی پر لے ایمان یہودیوں نے
کئی شہر یہ مردوں کو ساتھ لیکر بیڑ لگا کر تنگامہ کر دیا اور کئی عیسائیوں کو شہر کے رئیسوں
پاس کہیں لے گئے رئیسوں نے ضمانت لیکر چوڑ دیا پولوس وریلاس بریہ میں آئی یہودیوں
کے عبادت خانہ میں گئی بہت یہودی اور یونانی مرد اور عورت ایمان لائی تسلونیقی کے
یہودیوں کو خبر ہو پونچھ وہ بیان ہی آن پڑے تب عیسائی لوگ پولوس کو تہنیتی میں لائی کہ یہ
شہر علم اور حکمت اور فیلسوفی میں بہت مشہور تھا اکثر یونانی حکیم اور فیلسوف اس شہر
کے تھے پولوس نے اس شہر کو تہن سے مراد کیا پولوس کا جی جل گیا وہاں وعظ سنایا
کچھ لوگ ایمان لائی پھر پولوس قرنت میں آئی جو ایک بڑا شہر خوش اور آباد شہر تہنیتی کے

پچھم طرف ہر وہاں پولوس نے وعظ سنایا یہودی کفر کرنے لگے پولوس نے غیر قوم یونانیوں وغیرہ کو انجیل
 سنائی بہت لوگ بت پرستی چھوڑ کر ایمان لائے پولوس ڈیڑھ برس قنرت میں رہی اور اللہ کا
 کلام سکھلاتے رہے پھر پولوس عیسائیوں سے رخصت ہو کر جہاز پر سو ریا کو روانہ ہوئے اور
 انفس میں پہنچی وہاں سے قیصریہ میں اور ترکہ سرورشالم میں آئی اور عیسائیوں کو سلام کہہ کر انطاکیہ
 میں آئی انٹلون سن چپن عیسوے میں پولوس نے تیسرا سفر شروع کیا پہلے ایشیا کو چاک کے جہاز پر
 گشت کر کے دوبارہ انفس میں آئی کہ وہ یونانی دریا کے کنارے پرے بڑے بڑی کراہتیں
 پولوس سے ہوتی تھیں کو چاک ایشیا کے سب ملکوں کے باشندوں نے کیا یہودی کیا یونانی جعفر
 عیسیٰ علیہ السلام کا کلام سنا جو اس شہر میں کثرت آتی جاتی تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کا نام مشہور ہوا اور بہتوں نے ان لوگوں میں سے جو ایمان لائی تھے اپنی کاموں کا اقرار
 کیا اور بہت جادو گروں نے اپنی کتابیں اکٹھی کر کے سب لوگوں کے آگے جلا دیں اور انکی قیمت جتا
 کیا تو پاس ہزار روپیہ پھیسے ایک سنار رمتس کا بت خانہ چاندی سے بناتا تھا اور اسٹیشہ
 والون کو بہت کموا دیتا تھا اسنی سبکو جمع کر کے کہا کہ فقط انفس نہیں بلکہ تمام آسیا میں اسی
 پولوس نے بہت لوگوں کو بکا دیا وہ کتاب ہے کہ یہی جو ہاتھ کے بنائی نہیں خدا نہیں بن بڑی دی
 اور شربت خانہ ناچیز جو جائیگا جسکو تمام آسیا اور ساری دنیا چوتی ہو اسکی قدر جانی پڑی
 تمام شہر میں ہنگامہ ہوا شہر کے ایک سردار نے ہنگامہ کو ٹھنڈا کر دیا پولوس مقدونیہ اور
 یونان کے ملکوں کا دورہ کر کے عیسائیوں کو تسلی اور ہدایت دی کہی ہر پلٹ کر ملک شام قیصر
 شہر میں پہنچی پھر سرورشالم میں پہنچی عیسائی لوگ خوش ہوئی مگر بے ایمان یہودیوں نے
 انٹلون سن ساٹھ عیسوی میں اونپر بہت ہڑا ملوایا انکو ہیکل میں یعنی مسجد بیت المقد
 میں دیکھ کر یہودی چلائی کہ اسی اسرائیلی مرد مدد کرو یہ وہی آدمی ہے جو سبکو ہر جگہ ہر قوم کے
 برخلاف اور شریعت کے برخلاف اور اس مقام کے برخلاف سکھاتا ہے اور علاوہ اسکی یونانیوں
 کو بھی مسجد میں لایا اور اس پاک مقام کو ناپاک کیا فائدہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت
 میں حکم تھا کہ اسرائیلیوں کے سوا غیر قوموں کے لوگ ایمان لاویں تو بھی عبادت خانہ میں نہ
 آویں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں یہیہ قیدیں نہ تھیں یہودیوں نے اس

نئی شریعت کو ناما بلکہ حضرت عیسیٰ کو اور عیسائیوں کو ہر طرح ستایا یہ لکھا ہے کہ سارے شہر میں
 بلوا ہوا اور لوگ دوڑا کر جمع ہوئے آدمی فریج کا صوبہ دار فریج لیکر آیا اور پولوس کو قلعہ میں لے گیا
 پولوس نے صوبہ دار سے اذن لیکر قلعہ کی سیڑھی پر کھڑے ہو کر عبرانی بولی میں یہودیوں کو وعظ
 سنایا اور یہ بیان فرمایا کہ وہ یہودیوں میں ہی کتابیودھی تھا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا اور
 آپکا معجزہ دیکھا تب میں عیسائی ہوا آپ میں یہوشالم میں آیا مسیحی میں دعا مانگ رہا تھا کہ میں یہوشالم
 ہو گیا اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا آپنی محکو غیر قوموں کے پاس یہاں یہ شکر بے ایمان یہوشالم
 چلائی کہ اسکو زمین پر سے اڑھٹا ڈال کہ اسکا جیتنا نہ ماننا سب نہیں صوبہ دار نے انکو قلعہ میں ہیجا
 اور صبح کو حکم کیا کہ سردار کاہن یعنی مسیحیت المقدس کے امام اور انکی ساری عدالت جمع ہو
 اور پولوس کو انکی بیچ میں کھڑا کیا پولوس نے دیکھا کہ یہودیوں میں بعضی صدوقی اور بعضی
 فریسی ہیں پولوس پکارا کہ اسے بھائیو میں فریسی و فریسی کا بیٹا ہوں مینی قیامت کی خبر دی تھی
 اسباعث سے مجھ پر الزام ہو تا ہے جب اوسنویہ کہافر سیدیوں اور صدوقیوں میں تکرار ہوئی صدوقی
 کہتے تھے کہ قیامت نہیں اور نہ فرشتہ ہے نہ روح ہے پر فریسی دونوں کا اقرار کرتے تھے فریسی بولی کہ ہم
 اس آدمی میں کچھ برائی نہیں پاتے اگر کسی روح یا فرشتے نے اس سے کلام کیا ہو تو ہم خدا
 سے نہ لڑیں صوبہ دار نے پولوس کو قلعہ میں داخل کیں ارات کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پولوس
 کو بشارت دی جب دن ہوا چالیں اور کئی یہودیوں نے قسم کھائی کہ جب تک ہم پولوس کو قتل
 نہ کریں گے کہ کچھ اونیکو نہ پوئیکو صوبہ دار کو یہ خبر ہو چکی اوسنوی پولوس کو چھکے سے رات کو قید صوبہ میں
 فیلکس حاکم پاس بھیجا یہودی ہی وہاں ہو چکی اور فیلکس حاکم سے فریاد کی اور کہا کہ یہ مرد
 بڑا فساد دی ہے سارے دنیا کے یہودیوں میں فساد پھیلاتا ہے اور ماضیوں کی یعنی عیسائیوں
 کی بدعت کا پیشوا ہے اوسنوی مسجد کے ناپاک کر نکا ہے ارادہ کیا پولوس نے حاکم سے کہا کہ جیہ
 کو یہ لوگ بدعت کتنی میں اوسی سے میں اللہ کی بندگی کرتا ہوں اور سب کچھ جو تورات میں
 نبیوں کی کتابوں میں لکھا ہے یقین جانتا ہوں اور قیامت کا قائل ہوں اسباعث سے
 مجھ پر اثس ہوتی ہے فیلکس نے پولوس کو آرام سے کرما و سکی یہودی ہوں تھی اوسکی ساتھ آکر پولوس
 کو بلا بھیجا اور عیسائی دین کی باتیں سنیں وہ اکثر پولوس کو بلاتا تھا اور گفتگو کرتا تھا اس طرح پر

دو برس گذرے فیلکس کی جگہ پوسطس حاکم ہوا پوسطس پرورشالمین گیا یہودیوں نے اوس سے پولوس
 کی نالاش کی فسطس قیصر میں آیا اور پولوس کی باتیں سن کر اوزکوروں کے بادشاہ پاس روم میں بھیجا
 وہاں اوپر کچھ سختی نہیں ہوئی دو برس وہاں کرانی کے گھر میں رہے اور یہودیوں اور رومیوں کو عیسائی
 فریعت کا وعظ سنائی تھے اس عرصہ میں انہوں نے کئی خطا ایشیا اور مقدونیہ والی عیسائیوں کو
 لکھو ان خطوں سے ثابت ہوتا ہے کہ پولوس نے روم سے چوٹ کر ہر ملک شام اور ولایت روم اور مقدونیہ
 اور یونان اور شاید ہسپانیہ یعنی ملک اٹلیس کی بھی گشت کر کے دو برس تک وعظ سنایا آخر یہ
 بادشاہ کے ظلم سے انگلوں سن سرٹھ میں روم میں قتل کی گئی ابن اشیر رح نے لکھا ہے کہ نیروک بادشاہ
 کے آخر میں بطریق اور پولس شہر رومیہ میں قتل کی گئی اور ارون دونوں کو سولی پر چڑھایا پادرسے
 ولیم میور لکھتا ہے کہ مشہور ہے کہ اندریاس حواری نے تھاماس کے ملک میں اور ترکستان کی طرف اور
 تھوما حواری نے خراسان اور ہندوستان اور یسار میں اور یہود حواری نے تارسیہ اور آذربائیجان
 میں اور برتولما حواری نے ہندوستان میں اور فیلپوس حواری نے شام اور روم کے چند ملکوں
 میں اور شمعون حواری نے مصر اور افریقہ کے اور طرف انجیل کی منادی کر کے بہتوں کو ایمان میں
 داخل کیا محمد ابن اسحاق رح نے مسرت میں لکھا ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ
 علیہ السلام نے تین لوگوں کو نزدیک جگہ پر بھیجا انہوں نے مان لیا اور شکوہ درجہ پر بھیجا اور پھر
 بہاری معلوم ہوا عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے شکایت کی تو جن لوگوں پر بہاری معلوم ہوا تھا
 وہ اوس قوم کی بولی بولنی لگی جنکی طرف وہ بھیجی گئی ابن اسحاق نے لکھا کہ جن لوگوں کو عیسیٰ علیہ السلام
 نے زمین میں بھیجا تھا حارون بھیجے اور ان کے تابعوں میں سے جو انکی بجائے وہ یہہ میں بطریق حواری
 اور انکی ساتھ پولس تھے اور پولس تابعوں میں سے ہیں حواریوں میں سے نہیں ہیں اور نکورومیہ
 کی طرف بھیجا اور اندریاس اور ثقتا کو اوس زمین کی طرف بھیجا جان کے لوگ آدمیوں کو کہا جاتی ہیں
 اور تو پاس کو زمین با بل کی طرف بھیجا جو پورب کی زمین میں سے ہے اور فیلپس کو قوطا جبہ کی طرف
 بھیجا اور وہ افریقہ ہی اور یحس کو آفسوس کی طرف بھیجا یہہ بستی اور انجان کی ہے جو غاروں
 میں اور یعقوب کو اور اشکم کی طرف بھیجا اور وہ ایایا ہی بستی بیت المقدس کی اور اس ابن ظلم اور
 کی طرف بھیجا اور وہ زمین حجاز کی ہے اور تھیم کو زمین بربر کی طرف بھیجا اور نکوروما پولس کی جگہ پر کرنا لگی

وروہ حواریوں میں سے نہیں تھا اس بیان سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دنیا سے اٹھے تو
 تھے یہاں وقت کا ذکر ہے کہ آپ حواریوں کو دکھلائی دئی اور انکو ہر ہر ملک میں بھیجا جیسا متی اور قسطن
 نے لکھا ہے کہ آپ نے ان سے فرمایا کہ سب قوموں کو شاگرد کرو اور تمام دنیا میں ہر ایک مخلوق کے سامنے
 انجیل کی منادی کرو پادری مریک کشف الکائنات میں لکھتا ہے کہ متی اور ٹومس اور یعقوب اور متھیوس
 اور مرقس اور تھامس الگ الگ ملکوں میں نئی نئی طرح پر قتل ہوئی امام طبرانی نے مجمع کبیر میں اور اسحاق
 نے حضرت معاذ رحمہ اللہ تک سند پونچائی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار رہو چلی اسلام
 کی گواہی والی ہے سو تم کتاب کی جیسے قرآن کے ساتھ گواہی رہو جبکہ وہ گواہی خبردار رہو کتاب
 اور حاکم اب جہاں جو انجیل کی تم کتاب کو مست چھوڑ دو خبردار رہو اب تمہارے حاکم ہونگی جو اپنی لپ و لہجہ
 دینی جو تمہارے لپ نہیں دینگے ہر گز تم انکا کہنا مانو گے وہ تمہاری لپ دینگے اور اگر انکا کہنا مانو گے
 وہ تمکو ہکا و بنگی لوگ بولے اے اللہ کے پیغام ہونچا نیوالی ہم کیا کریں فرمایا جیسا کہ مریم کے بیٹی
 عیسیٰ کے ساتھ والوں نے کیا کروں سے چیرے گئی اور سولہ یون پر چڑھائی گئی اسد کی بندگی میں
 مرنا اس جہنمی سے بہتر ہے جو اسد کی نافرمانی میں ہو پادری و نیم یورپنی تاریخ میں لکھتا ہے کہ حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام کو قتل میں اور انکو بعد ایک عرصی تک روم کی تمام سلطنت میں ملکہ یودیون کے
 ملک کو سوا تمام دنیا میں بت پرستی پہلی ہوئی تھے اور یہاں تک لوگ اسد سے غافل تھے کہ بادشاہوں
 کو عبود اور دیوتا سمجھ کر انکی صورت بنا کر سجدہ کیا کرتے تھے روم کی صدر مجلس اور خود بادشاہ مذ
 کی باؤن کا بند و بست کیا کرتا تھا اور یہ کہ کون کون بت اور دیوتاؤں کی پوجا کرنا واجب اور
 جائز ہے رومی لوگ غیر ملک کی دیوتاؤں اور پوجا کی رسموں سے کچھ عداوت نہیں کرتے تھے کیونکہ
 وہ انکی ہم جنس تھے لیکن انہوں نے عیسائیوں سے بیزاری نہ کیا عیسائیوں نے چاہا کہ سب لوگ
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاویں اور بت پوجا چھوڑ دیں جب کسی کو سرکار روم کی قسم دیا
 تو ساتھ ہی اسکی سلطنت کی دیوتاؤں اور بادشاہ کی صورت کو بھی پوجنا ضرور ہوتا تھا جب
 عیسائی یہ بات نہ کرتے تو روم کے حاکم اسکو ہٹ دھرمی سمجھتے اور انکو سزا دیتی حسب قدر عیسائی
 اس بات سے زیادہ انکار کرتے اور عقدا و بند زیادہ سختی کی جاتی بت پرستوں کی کچھ تہذیب نہ چلی
 تو عیسائیوں کا قتل کرنا شروع کیا اگر کوئی بادشاہ کم ظلم کرتا تو اسکی نائب بہت ظلم کرتے بلکہ عوام

لوگ ہی عیسائیوں کو اپنی ہماروں کا دشمن جانکر ہر طرح کی بری باتیں اور جوئی ٹخنہ زنی اور کئی حق
میں پیڑ پاتی اور جب کال اور وبا کوئی آفت آتی تو سب لوگ غل مچاتے کہ یہ بات عیسائیوں کی
شاست سے ہوئی ہمارے اوں سے ناخوش اور غصہ ہو کر ہمارے اوپر یہ مصیبت بھیجی جو اوں کو
شیرین کے سامنے ڈالو اور ایسی سی باتیں لکھ کر عیسائیوں کو قتل کرتے یہودی بھی لوگوں کو
عیسائیوں پر چڑھالاتی عیسائیوں نے کسی شہر میں پناہ نہ پائی جاتی تھے عذاب پاتی تھے
بعضی منکر سے جاتی تھے کہ ہم عیسائی نہیں ہیں اور بعضی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی محبت میں
مزا قبول کرتے کتنی کوڑوں سے اور کتنی آگ سے اور کتنی تلوار سے یا سولی پر چڑھ کر شہادت پاتی کہو
شکینچہ میں کینچہ جاتی اور ادنیٰ ہاتھ پاؤں اوکھڑے جاتی اور کوئی مصیبت نہ تھی جو عیسائیوں پر
ہوتی تھی اور وہ دم نکلتی نکلتی اللہ تعالیٰ کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعریفیں کرتے جاتی تھے
پہلی مصیبت جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تینیس برس بعد واقع ہوئی اسکا بیان طاسطس نے
اپنی تاریخوں میں کیا ہے طاسطس رومی بت پرست اوسے زمانہ کا ہی اوسکی کتاب میں ایک مشہور
ہے اوسے یہ لکھا ہے کہ اسی آگ روم کے شہر میں لگی کہ محلی کے محلی جلا کر خاک ہو گئی اور بت آدمی
ہلاک ہوئی اوسوقت میں نیر و نام بادشاہ تہا بہت ظالم تھا سوروم کے لوگوں نے اوس پر بغت
کی کہ اوسنی خودیہ آگ لگائی اوسنی اس چرچے کی موقوف کرینے کے لئے عیسائیوں پر ہمت لگائی
جو کرستان کہلاتی تھے اس نام کا بانی کرستوس تھا کرستوس یونانی لفظ ہے مسیح کے معنی میں
طاسطس لکھتا ہے کہ پہلو وہ گرفتار ہوئی جنہوں نے عیسائی ہونیکا اقرار کیا پھر اونی نشان دینے
پر پہلارون آدمی سزا کے لائق ٹھہرے اور یہ سزا فقط آگ لگانے کی باعث سے نہیں تھی بلکہ اس
سبب سے کہ وہ تمام خلقت سے نفرت رکھتی تھے سو کھیل اور تماشائی کی طرح مارے گئی اسطور پر کہ بعضی
جنگلی جانوروں کی کمال میں ڈال کر کتوں سے پھڑوائی گئی اور بعضی سولی پر چڑھائی گئی بعضی
رال وغیرہ لگا کر سر شام مشعل کی طرح جلائی گئی اس تماشائی کے واسطے نروے اپنی باغوں کو
خالی کیا اور کمور و دوطر کا کھیل دکھلا دیا اور خود رتہ بان کی صورت بنکر ہر مین مل گیا بلکہ آپس
رتہ کو ہانکا عیسائیوں کی مصیبت پر لوگوں کے دل میں رحم آیا طاسطس کے لکھنے سے عیسائیوں
کی مصیبت کا حال خوب ظاہر ہے مشہور ہے کہ اس ظلم میں پو پوس اور شمعون لیطس اور اوشی بیونی

قتل ہوئی اب بابل والوں اور طیس رومی کے ظلم کا اور شہریر و شالم اور
 مسیحی بیت المقدس کی دوسری ویرانی کا بیان ہے محاسب اسحاق رحمہ اللہ
 بعضی عالوں کو بھی دیکھا ہے اولی کتاب سے امام محمدی اسے نبوی رحمہ اللہ تفسیر معالم التنزیل میں نقل کرتے
 ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو الدینے اٹھا لیا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو کافروں نے
 شہید کیا الدینے اٹلی اور بابل کا ایک بادشاہ بھیجا اور مسکا نام خردوس تھا وہ بادشاہ بابل کے
 لوگوں کو لیکر آیا یہاں تک کہ ملک شام میں داخل ہوا جب اوسنیوں لوگوں پر غلبہ پایا اوسکے
 لشکر کا ایک سردار تھا جو بیور زانان کہلاتا تھا بادشاہ نے کہا میں تو اپنی بیٹا کر کے قسم کھائی ہوں کہ اگر
 میں بیت المقدس والوں پر قابو پاؤں تو بیشک انکو قتل کروں گا یہاں تک کہ انکا خون میرے
 لشکر کے پیچ میں بہکر ہو چکی اوسنیوں اور سردار کو حکم کیا کہ توجا کر قتل کر سو وہ سردار بیت المقدس
 میں داخل ہوا اور جس مکان میں یہودی لوگ قربانیاں کرتے تھے وہاں کھڑا ہوا وہاں دیکھا
 کہ ایک خون اوبل رہا ہے اوس خون کا حال یہودیوں سے پوچھا اور کہا اسی قوم اسرائیل یہ خون
 کیوں جوش میں ہے مجھ کو اسکی خبر دو وہ بولی یہ خون ایک قربانی کا ہے جو ہمیں چڑھائی تھے وہ قبول
 نہیں ہوئی اس باعث سے خون جوش کر رہا ہے وہ بولا اتنی مجلس سے نہیں کہا اوس سردار نے اوس
 خون کے اور بات سوا اور ستر مرد اولی رئیسوں میں سے بیچ لکھی پھر یہی وہ خون نہ تھا پہلا و سنی
 سات سو لڑکے اٹکے لڑکوں میں سے اوس خون پر بیچ کئی سپر یہی وہ خون نہ تھا پہلا و سنی
 سات ہزار بوڑھے اور عورتیں اوس خون پر بیچ کمن سپر یہی وہ خون نہ تھا اوسنی کہا اے
 قوم اسرائیل تم مجھ سے بیچ کھو اور اپنی رب کے حکم پر صبر کرو اگر بیچ نہ کھو گے تو میں سب کو قتل کر دوں گا
 تب یہودیوں نے کہا یہ خون ایک بنی کا خون ہے جو بہکومت کاموں سے منع کرتے تھے جن
 کاموں پر اللہ کا غضب ہوا اگر رسم اونکا کنا مانتی تو ہمارے لیے بہت بہتر تھا اور وہ بہکومت ہمارے
 آئینے اور اس مصیبت کی خبر دیتی تھے سو ہم نے انکو سچا بنانا اور انکو قتل کیا سو یہی وہ خون
 ہے وہ سردار بولا اور انکا کیا نام تھا وہ بولی یہی ہے طر کر یا کی وہ بولا اب اتنی مجلس سے بیچ کھو اسی ہی
 باتوں کا تھا کہ رب نے تمہیں بدل لیا وہ سردار سجدہ میں گر پڑا اور لوگوں سے کہا شہر کے
 دروازے بند کرو اور خردوس کے لشکر کے جتنی لوگ یہاں ہیں سب کو کالو اور سنی فقط قوم

اسرائیل کو رہنی دیا اپنے لشکر والوں کو نکال دیا اور بولا اے یحییٰ بیٹے زکریا کے میرا اور بچا رب جانتا ہے
 جو آپ کی قوم پر آپ کی باعث سے گذرا اور ارون مین کے اتنی قتل ہوئی سو اپنی رب کے حکم سے اس خون کو
 تھامی نہیں تو میں آپ کی قوم میں کیوں باقی نہیں رکھوں گا تب اللہ کے حکم سے وہ خون ٹھہکا اور اس
 سردار سے قتل کرنا موقوف کیا اور کہا کہ میں ایمان لایا اوس میں چہرہ پر اسرائیلی لوگ ایمان لائی کہ میں
 اور میں یقین کیا کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں اور اسرائیلیوں سے کہا کہ خرد دوس نے مجھ کو حکم کیا
 ہے کہ تمکو سیاتنگ قتل کروں کہ تمہارا خون اوسکی لشکر کے سچ میں پہنچے اور میں اوسکی خلافت نبیل
 کر سکتا وہ بولی جو مجھ کو حکم ہوا ہے سو تو کر اوس نے کہا ایک خندق کو دو خندق کو دی گئی اور گھوڑا
 اور خچر اور گدہ ہی اور اونٹ اور گائیں اور بکریاں ذبح ہوئیں یہاں تک کہ خون لشکر تک پہنچا اور بادشاہ
 نے کہا اے بچا کہ قتل موقوف کر بہر خرد دوس بابل کی طوف چلا گیا پہر یہودیوں کی حکومت اسکی بعد قائم
 ہوئی اور ملک شام کی حکومت رومیوں اور یونانیوں نے لے لی مگر یہ کہ کچھ اسرائیلی لوگوں کی
 پہر کثرت ہوئی اور اونکی ریاست بیت المقدس اور اوسکی اطراف میں رہی مگر ارون میں بادشاہ
 نہ تھی جب اونہوں نے پہر شہر ت کے کام کئی پہر اللہ نے اوپر خطیوس رومی کو غالب کر دیا اوسنو
 اونکی شہر اور جا طوئی اور وہاں سے اونکو نکال دیا اور اس نے یہودیوں سے بادشاہت اور ریاست
 چین لی اور اوپر دولت ڈال دے جو یہودی ہے وہ کسی کا تابع رہے اور محصول دیتا ہے اور
 بیت المقدس حضرت عمرؓ کے وقت تک ویران رہا پہر حضرت عمرؓ کے حکم سے مسلمانوں نے اونکو
 آباد کیا تمام یہوایان معالم التزیل کا یہ قصہ بابل کے بادشاہ کا ابن اشیر جزری رح نے بھی ابن سنی
 کی کتاب سے نقل کیا ہے اور بادشاہ کا نام جو درس لکھا ہے اور حبان اون بادشاہوں کا ذکر کیا ہے
 جو حضرت سکندرؓ ذوالقرنین علیہ السلام کے بعد بابل کے حاکم تھے وہاں لکھا ہے کہ علم والوں نے سمین
 اختلاف کیا ہے کہ حضرت سکندرؓ کے بعد عراق کا بادشاہ کون ہوا اور وہ گروہ بادشاہوں کا جو ملک
 بابل کے حاکم ہوئی تھے یعنی ہر شہر میں ایک جدا بادشاہ تھا وہ بادشاہ کتنی تھے ہشام ابن کلثی وغیرہ
 نے لکھا ہے کہ حضرت سکندرؓ کے بعد بلا قس سلبقیس بادشاہ ہوا پہر انطیخس بادشاہ ہوا جس نے شہر
 نطا کیہ بنایا پہر لکھا ہے کہ انہیں بادشاہوں کے قبضہ میں کوفہ کا ضلع چوٹن برس رہا پہر اشک جو
 دارا کی نسل میں تھا اوسمیں اور انطیخس میں اطرازی کہوئی انطیخس مارا گیا اور اشک کوفہ کا ضلع کا حاکم

ہوا اور موصول سے رہے اور اصفہان تک اوسکی حکومت تھی اوسکی بعد اوسکا بیٹا ساہو باور بادشاہ ہوا
 پہر ساہو کے بعد جو درزا لشکان یا دشاہ ہوا وہی ہے جو اسرائیلیوں سے دوسری بار لڑا جب
 اونہوں نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو شہید کیا لب التواریخ جو سکندر فرزند شیلہ کی جمع کی ہوئی
 ہے اور اردو میں ترجمہ ہو کر کلمتہ میں چلی ہے اوس میں لکھا ہے کہ یہودی لوگ چھوٹی چھوٹی
 باتوں پر بغاوت پر کمر باندھتے تھے نہ روئے و سپانین کو روانہ کیا کہ انکو اطاعت میں لاوے
 چون ہی اوس نے چاہا کہ یروشلم کو گمیر لیون روم میں اوسکی بلا سٹ ہوئی کہ سلطنت
 کی باگ اپنی ہاتھ میں لاوے تب وہ چلا گیا اور اپنی بیٹے طیطس کو یروشلم کے گھرنے کے لئے
 بھیجا پادری ہی نپاکس نے تاریخ روم میں لکھا ہے کہ طیطس نے شہر کے گمیر نیکی پانچ دن بعد
 شہر شاہ کی دوسری دیوار توڑ ڈالی اور گردنواح کی درخت کٹوا ڈالی بعد اوسکی یوسف کو بھیجا
 کہ یہودیوں کو جا کر سمجھاوے یوسیفس یہودی نے اونکی سمجھانے میں بہت تقریریں اور
 اور اپنی سارے خوش بیانی خرچ کر ڈالی مگر یہودیوں کو کچھ اثر نہ ہوا یعنی بادشاہ سے صلح کرنے پر
 راضی نہ ہوئی اور باغی ہونے سے اور سرکشی سے ہاتھ نہ اوٹھایا فائدہ یہودیوں کے دل میں
 تو یہ جگلیا تھا کہ ہم خدا پرست ہیں اللہ ہمارے طرف ہے رومی بت پرست ہم پر غلبہ کر سکیں گے
 یہ نہ سمجھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دشمنی کی باعث سے اسکا غضب نازل ہو رہا
 ہی ہر لکھا ہے کہ پانچ دن کے عرصہ میں فوج شہر کے اندر داخل ہو گئی اور کشت و خون کی
 آگ بھڑکی اس مصیبت کا بیان یہود اور نصاریٰ کی کتابوں میں بہت لکھا ہے یہی یہودی
 یوسیفس جو اس لڑائی میں موجود تھا اسنی اپنی کتاب میں اس مصیبت کا بہت کچھ بیان
 لکھا ہے متی کے انجیل کے چومیسویں باب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے معجب اس میرانی
 کی خبر دی تھی پہلے فرمایا تھا کہ ہوتیرے میرے نام پر آویں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں
 اور بتوں کو گمراہ کر نیکی اور قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھیں گی اور کال اور
 وبائیں اور جگہ جگہ زلزلے ہونگی اور بہت جھوٹی نبی اوٹھیں گے اور بتوں کو گمراہ کر دیں
 پادری اسکاٹ انجیل میں اس کی اردو تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
 بارہ برس بعد ایک مصری نے بنی ہونی کا دعویٰ کیا اوسکی تیس ہزار آدمی تابع ہوئے

اوسکا ذکر رسالہ اعمال کے اکیسویں باب کی اڑتیسویں آیت میں ہے کہ اوس مصری نے قسدا دا ہٹا کر
چار ہزار ڈاکوؤں کو جنگل میں لی گیا تو داسرا یکہ جو بی آدھی نے مسیح ہونیکا دعویٰ کیا جسکا
ذکر یوسی فس تاریخ جانی والے نے اسطرح پر کیا ہے کہ یہودیوں میں سے بہتوں کو گمراہ کیا فلسکس
حاکم کے علاقے میں نیرو بادشاہ کے وقت میں ایسے مکاروں کی اتنی کثرت ہوئی کہ روز کوئی نکوئی
پکڑا جاتا تھا اور قتل ہوتا تھا جو بی عیسائیوں میں سے دو تہائیس نے کہا کہ عین وہی بنی یعنے
مسیح ہوں جسکی موسیٰ نے پیش خبری دی تھی اور ہکسپس نے لکھا ہے کہ اکثر جو بی مسیح آگئی پادک
مریک کشف الانار میں یوسی فس کی تاریخ سے نقل کرتا ہے کہ اس مصیبت سے پہلی یہودیوں میں
آپس میں بڑی بڑی لڑائیاں ہوئیں قیصریہ شہر میں یہودیوں اور صوریوں میں بادشاہت
کی بابت لڑائی ہوئی ملک شام کے ہر شہر میں دو شکر ہو گئے اور بہت لوگ قتل ہوئی اور
اسکندریہ میں انگلوں سپاس ہزار آدمی اور دمشق میں دنال ہزار آدمی قتل ہوئی اور رومیوں
کے ملک ایٹالی میں دو برس کے اندر چار حاکم قتل ہوئی قلو دیوس کی بادشاہت میں کمی بار
تھوٹا اور یہودیہ کے ملک میں برسوں تک بڑا قحط پڑا اور اسکی بعد طاعون یعنے ہو پڑے
کی دبا آئی اسی بادشاہ کے وقت میں شہر روم ایمپیر قریب کی ٹاپر میں جو نچال پچھے اور
تیرو کی بادشاہت میں کینیہ اور لادیکہ میں زلزلہ آیا اور شہر ہر یس اور کلیسیا زلزلہ سے ویرا
ہوئے پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ اس زمانہ میں شہر روم میں دو مرتبہ زلزلہ آیا اور یہوشالم
میں بھی سخت زلزلہ رہے زور شور سے بجلی اور گرج اور ہماری آندھی کے ساتھ آئی یوسی فس
لکھتا ہے کہ جب وسپاشیان سردار نے ارادہ اون شہر وں کا کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
سب لوگ شہر مکہ کی طرف ہاگ گئی اور یہودی ہر طرف سے یہوشالم میں جمع ہوئی تھے تاکہ عید
فصح ادا کریں اور یہ عید مصر کے قلم سے نجات پانیکے یادگاری تھی ابھی باہر کے دشمن نہیں آئی
تھی کہ آپس میں لڑائی اٹھ کھڑے ہوئی ہزاروں آدمی اپنے بہائیوں کے ہاتھ قتل ہوئی
اور دیوانہ پن سے اپنی خوراک کو جلا ڈالا اور یہودیوں نے رومیوں سے صلح کی کوئی شرط قبول
نہ کی اور شہر کے سیلو باگنی ندیا رومیوں کے آٹھ ہزار کے لشکر نے اونکو گھیر لیا اور لوگوں کو قتل
کیا اور مسجد میں آگ لگا دی یہودی اس حال کو دیکھ کر بلند آوازوں سے چلائی اونہیں دنل ہزار

قتل ہوئی اور چھ ہزار مسیحی زمین آگ سے جل گئی۔ رومیوں نے بہتوں کو قتل کیا، بہت لوگ میان کو میان میں کیا اور گردن میں آگ لگا دی۔ شہر میں ہر جگہ برآگ لگی اور ہر طرف شعلے بلند ہوئی اور یروشالم میں ٹیلی ٹیلی ہو گئی اور مسجد کا پہاڑ اونچا جھنک ہو گیا۔ یروشالم میں اوسکی پاس بائچ عینی کی بت میں دشمنوں سے اور قحط اور وبا سے گیارہ لاکھ آدمی ضائع ہوئی۔ یوسی نس لکھتا ہے کہ جس طرح سے یہودیوں پر ایسا عذاب آیا کہ کسی پر نہ آیا ہو، ویسا ہی انہوں نے گناہ ہی ویسی ہی کئی جو کسید ہوئے۔ ہون ططیس رومی نے حکم کیا کہ سارا شہر جڑ سے اکیڑا جاوے اور سکی لوگوں نے مسجد کو اور قربانی کے مقام کو اور شہر کی دیواروں کو نیو سے گرا دیا اور اوندہا کر دیا۔ اسلمی کہ یہودیوں نے جو خزانے گاڑ رکھے تھے وہ جل جادین نقطہ تین برج اور قلعی کی دیوار کا ایک حصہ شہر کی نشانی کے لمحے چوڑ دیا۔ بعد اسکی ایک شخص جسکا نام ترنطیس رفس تھا اور سنی شہر کی جگہ پر کہتی کی یاد کے اسکاٹ انجیل کی اردو تفسیر میں لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو فرمایا تھا کہ یہاں ایک پتہ تہ پر نہ چوٹی گا جو گرا یا سنا ٹیگا یہ پیش خبری حوت بحرف پوری ہوئی تو وہی گویا یہ نشان یہودیوں کے واسطے رہا کہ اوپر رحم ہو گا۔ کچھ تہ اوس مسجد کی جسکو حضرت سلیمان علیہ السلام نے بنایا۔ نیو میں چوٹ گئی تھی یوسی نس کے لکھنے کے موافق شہر کی دیرانی سے اول اور بعد تیرہ لاکھ آدمی ضائع ہوئی اور ستانے ہزار آدمی قید ہو کر غلاموں کی طرح بیچی گئی۔ رومیوں نے شہر وں کو ویران کیا اور لوٹ لیا اور یہودیوں کو ملک یہودیہ سے نکال دیا اور وہ سب ملکوں میں متفرق ہو گئی۔ ساٹھ برس کے قریب گذرے تھے کہ یہودی پہر جمع ہو کر یہودیوں سے لڑنے آئی۔ دو برس تک لڑے۔ پانچواں اور اسی ہزار یہودی قتل ہوئی اور رومی شکست کھا کر اپنی ملک سے نکالے گئی اور انکی سپاس مضبوط قلعہ ڈھادی گئی اور شہر حلاوتی گئی۔ پادری ولیم میور تاریخ کلیسا میں لکھتا ہے کہ جب رومی لشکر نے یہودیہ کو خالی کیا تب بہت عیسائی یروشالم میں پہر آئی۔ اگرچہ مسجد اوسمیں باقی نہیں رہی تو وہی اوسکو پاک مقام جانتی تھے اسی محلے بہائیو یہ وہ دوسرے ویرانی شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کی ہے جسکی خبر اللہ نے بار بار حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ میں دی تھی۔ پہر جب پہلی ویرانی بخت نصر کے ہاتھ سے ہو چکی تب پہر اس دوسری ویرانی کے خبر حضرت دانیال علیہ السلام کے نوین باب میں اور

حضرت زکریا علیہ السلام کے بیسیویں باب میں اور متی کے انجیل کے چوبیسویں باب میں دی تھے اور عیسائیوں سے فرمایا تھا کہ جب یروشلم پر فوجیں آویں تم وہاں سے بہاگ جائیو اس حکم کے موافق جبوقت و سپاشیا فوجیں لیکر آیا اور اپنی بادشاہت کا بندوبست کر نیکی لئی پھر روم کی طرف پلٹ گیا اور سوقت عیسائے لوگ فرصت پا کر شہر مکہ کی طرف چلے گئے بے ایمان یہودیوں کو حضرت عیسیٰ اور عیسائیوں کی دشمنی کی سزا میں انہوں نے بت پرستوں کے ہاتھوں قتل کر دیا اور نکاح قتل ہو نا بیشک ایمان والوں کی خوشی کا مقام ہے مگر اس پاک مسجد اور پاک شہر کی ویرانی کا ایمان والوں کی روح پر پانہویرس صدمہ رہا آخر کو اللہ نے جناب رحمۃ اللعالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے اس مسجد پر رحم کیا اور اسکو بڑے رونق سے آباد کیا اس بڑی آبادی کی پیش خیریاں جو پاک کتابوں میں دی گئیں اونکو پورا کیا لب التوارخ میں ہے کہ سپاشیان نے عمدہ سلطنت میں ططیس کو شریک کیا اسکی بعد سن او ناسی عیسوے میں مر گیا پھر ططیس نے جلوس کے تیسرے سال مر گیا اوسکے بہائے دو مشیان نے سن اکاسی عیسوے میں سلطنت پائی آپ یہ بیان ہے کہ دو مشیان بڑا ظالم تھا اوسکی وقت میں لو کون کو آخر کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار تھا لب التوارخ میں ہے کہ دو مشیان بڑا ہی شریر اور بے مروت اور ظالم تھا سن چہا نو کے عیسوے میں قتل کیا گیا پادری ولیم میور لکھتا ہے کہ اوسکی زمانہ میں بہت عیسائی قتل کئے گئے یا اور بدو کے ٹاپوؤں میں قید کئے گئے دو مشیان نے سنا کہ یہود احوار کے دو لونہستہ ہیں اور شایہ یہی دریافت کیا کہ یہودی لوگ اور بادشاہ کی راہ دیکھ رہے ہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح کے ایک روحانی بادشاہت ہوگی دو مشیان نے دونوں کو لینے یہودیوں کو اور عیسائیوں کو بلایا اور عیسائیوں سے پوچھا کہ جس بادشاہ کے آنیکی تم راہ دیکھتی ہو اوسکی کیسی بادشاہت ہوگی وہی نے کہا اوسکی بادشاہت اس دنیا کی سے نہیں بلکہ آسمانی اور روحانی ہے جب اس دنیا کا زمانہ پورا ہو گا وہ جلال میں آویگا یہ سنکی بادشاہ نے اونکو چوڑ دیا لیکن عیسائیوں کے حق میں وہی سخت حکم جاری رہا اس جگہ ولیم میور نے حاشیہ پر لکھا ہے کہ یہودی لوگ جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نما تا وہ دوسرے مسیح کا انتظار کرتے تھے اور جانتی تھے کہ اوسکی ایک دنیوی بادشاہت ہوگی اس سبب سے اکثر وقت باغی ہوتی تھے اس سے یہودیوں کو شک

اور عداوت پیدا ہوتی تھی آگے مہجری بہائیوں یوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ضد سے نہ مانا
مگر ان کو معلوم تھا کہ ابی وہ مسیح یعنی وہ آخری پیغمبر باقی ہیں جو حکومت اور بادشاہت کیساتھ
آوینگی اور بت پرستوں کا سر توڑینگے عیسائیوں نے اس بات کو صاف نہ کہا بلکہ یوں کہا کہ اونکی
بادشاہت دنیا کی سے نہیں بلکہ آسمانی اور روحانی ہے اور ان کا مطلب یہ تھا کہ اونکی بادشاہت اللہ
کے حکم سے اور ان کا جہاد اللہ کی شریعت کے موافق ہو گا دنیا والوں کی طرح اپنی جی کے چاہت کر
موافق کہو گا اس بات کو پردے میں کہہ کر اوس ظالم سے اپنی جان بچائی پادری ولیم میور لکھتا ہے
کہ یوحنا حواری کی کتاب مشاہدات اور تواریخوں سے معلوم ہے کہ وہ ایشیا میں یعنی روم میں
رہے اور سات شہر کے عیسائیوں کی اونہوں نے خبر داری کی دو مشیان بادشاہ کے ظلم سے سن
چوراہے یا چپانوسے میں وہ ایک ویران ٹاپو میں قید کر لی گئی اوس بادشاہ کے منکے بعد روم
میں بلیٹ کرافنس میں رہے اور چپانوسے برس کی عمر میں انتقال فرمایا باقی حواریوں میں سے
اکثر شہید ہوئے اب جناب یوحنا رح کے کتاب مشاہدات سے مہجری بشارتوں کا
بیان ہے یہ کتاب انجیل شریف کی جلد میں لگی ہوئی ہے حضرت یوحنا کو اللہ تعالیٰ نے ارواحوں
کا اور فرشتوں کا عالم دکھایا اونہوں نے جو کچھ دیکھا اس کتاب میں بیان فرمایا جناب یوحنا
سے پر لکھتی ہیں کہ عیسیٰ مسیح کا مکاشفہ جو خدا نے اوس کو دیا تھا کہ اپنی بندوں کو وہ باتیں جن کا
جلد ہونا ضروری دکھلاوے اور اوسنی اوسکو اپنی فرشتے کی معرفت بھیج کر اپنی خادم یوحنا پر ظاہر
کیا اسے ایمان والا حضرت یوحنا صاف فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ احوال آئندہ
کا اللہ نے کہول دیا یعنی حضرت عیسیٰ خدا نہیں ہیں جو خود بخود غیب جانتی ہوں اور حضرت
عیسیٰ نے اپنا فرشتہ بھیج کر اپنے خادم یوحنا پر یہ احوال ظاہر کیا اور ایک معنی یہ بھی ہو سکتی ہیں کہ
اوس نے یعنی اللہ نے اپنی فرشتے کی یعنی پیغمبر عیسیٰ کی معرفت یوحنا پر ظاہر کیا ان کتابوں میں
ملاح کا لفظ پیغمبر کے معنی میں ہی آیا ہے جناب یوحنا فرماتے ہیں کہ میں یوحنا تمہارا بہائی اور
مسیح کے دکھ اور بادشاہت اور صبر میں تمہارا شریک خدا کے کلام اور عیسیٰ مسیح کی گواہی
کے واسطے اوس ٹاپو میں تھا جو تیس کہلاتا ہے اس لفظ کو عبرانی میں فطموس لکھا ہے فرماتے ہیں
کہ میں خداوند کے دن روح میں آگیا اور میںی نرسلکی کی سی ایک آواز اپنی سچی سنی جو کہتی تھی

جو کہ تو کہتا ہے لکھ اور مینی موٹر کو دیکھا تو سونے کے ساتھ شمعدان دیکھی اور ان سات شمعدانوں کے
 بیچ ایک شخص انسان کے بیٹی کا سا دیکھا اور سکی انگلیں جیسی آگ کا شعلہ اور اسکی داہنی ہاتھ میں
 سات ستارے اور اس کے موہنے سے دو دھاری تیز تلواریں نکلتی ہے اور اس کا چہرہ جیسی سورج اپنی
 تیزی میں چمکتا ہے فائدہ انسان کا بیٹا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خطاب انجیل پاک میں
 بار بار ہو چکا ہے جناب یوحنا فرماتے ہیں کہ پہراؤ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ یہ سات ستارے سات
 کلیسیاؤں کے فرشتے یعنی سردار پادری ہیں اور سات شمعدان جو تونے دیکھی سات کلیسیا ہیں
 وہ سردار باب افسس کے کلیسیا کے فرشتے کو یعنی وہاں کی عیسائی جماعت کے سردار پادری
 کو لکھ کہ وہ جو اپنی ہاتھ میں سات ستارے رکھتا ہے اور سونے کے سات شمعدانوں کے وہاں
 پہرا ہے یہ کہتا ہے کہ میں تیرے کام اور تیری محنت اور تیرا صبر جانتا ہوں مگر تجھی کو کچھ کہہ دو
 کہ تو نے اپنی اگلی محبت جو رومی سویا دکر کہ تو کہاں سے گرا ہے اور توبہ کر اور اگلی کام کیا کر نہیں تو
 میں تجھ پر جلد آؤں گا اگر تو توبہ کرے تو میں تیرے شمعدان کو اسکی جگہ سے ہٹا دوں گا کہ تجھ میں
 ایسا بات ہے کہ تو نقولائیوں کے کاموں سے عداوت رکھتا ہے جس سے میں بھی عداوت
 رکھتا ہوں جس کا کان ہی سنے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا کہتی ہے میں اسکو جو غالب ہو یا جو
 زندگی کے درخت سے پہلے کہانے دوں گا جو خدا کے فروس کے بیچ پیچھے ہے اسے محمدی بہائیوں
 دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے افسس والی عیسائی جماعت سے صاف فرمایا کہ اگر تو توبہ نہ کری
 تو میں تیرے شمعدان کو یعنی تیری جماعت کو اسکی جگہ سے ہٹا دوں گا اسکا صاف مطلب یہ
 ہے کہ تم اپنے شہر سے نکال دئی جاؤ گے سوان شہر میں پر محمدی وقت میں جہاد ہوا اس خبر
 کا صاف ظہور ہوا پادری ولیم میور نے حاشیہ پر لکھا ہے کہ چار پانچ سو برس گذرے ہیں کہ
 ترکوں نے یعنی مسلمانوں نے لشکر کشی کر کے اس ملک کو قبضہ میں کر لیا افسس و رلاؤقیہ اور
 سر دس اب بالکل ویران ہو اسے ایمان والو اس سے معلوم ہوا کہ جن محمدیوں کی باعث سی
 افسس ویران ہوا ان محمدی فوجوں کی مدد کے لئے اللہ کے حکم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 آئی اور رضاری کو وہاں سے نکال دیا پادری لیٹ اس کتاب کی تفسیر میں لکھتا ہے کہ تعالیٰ
 ایک قسم کے بدعتی تھے وہ کہتی تھیں کہ گناہ کا باعث شریعت ہے جب مسیح آیا تو سنی شریعت کو اٹھا

قواب شریعت کے احکام توڑنے سے انسان گنہگار نہیں ہو سکتا اس سبب سے وہ لوگ طرح طرح کی بدی کیا کرتے تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں اولیٰ و دشمنی رکھتا ہوں پہ فرمایا کہ جو غالب ہوتا ہے اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ جو شخص اس شہر پر اور اس ملک پر غلبہ پاویگا یعنی اوسکے امتی یہاں حاکم ہوں گے اور اوسکا دین یہاں پسلاوینگی تو وہ جو زندگی کا آخرت فردوس کے سچوں بیج ہے اوسکا پہل میں اوس غالب کو کہانی کو دوں گا یعنی اوس پہل کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنت میں تحفہ کے طور پر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہانیکے لئے لاویں گے تیزی میں ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فردوس جنت میں سب سے اوپر ہے اور اوسکی اوپر اللہ کا تخت ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اور سحرنا کے کلیسیا کے فرشتے کو یعنی عیسائی جماعت کے سردار پادرسے کو لکھ کہ میں تیرے کام اور مصیبت اور محتاجی کو جانتا ہوں پہ لکھا ہے کہ تم دس دن تک مصیبت اوٹھاؤ گے پہ لکھا ہے کہ جو غالب ہوتا ہے دوسرے موت سے نقصان نہ اوٹھاویگا پادری الیٹ لکھتا ہے کہ اس خبر کے موافق سن ایک سو چھیاسٹھ عیسوی میں دیو لکیشن جو روم کا بادشاہ تھا اوسکے وقت میں سحرنا کے عیسائیوں پر وٹل برس بڑی مصیبت رہی تھی پادری ولیم میور لکھتا ہے کہ سحرنا اب تک آباد ہے اور اوسکے باشندوں کی ایک چوتھائی سیچنے چالیس ہزار نصرانی ہیں معلوم ہوا کہ وہاں ہم مہر کی بہت کثرت ہے پہ فرمایا کہ جو غالب ہوتا ہے وہ دوسری موت سے نقصان نہ اوٹھاویگا یعنی ایک بار مگر بہرہ نمر گیا یعنی مرنے کے بعد قبر میں اور قیامت میں اور جنت میں ہمیشہ نہایت عیش اور آرام سے رہیگا پہ فرماتے ہیں اور ہر کس کے کلیسیا کے فرشتے کو یعنی سردار پادری کو لکھ کہ تو میرے نام کو تہا نہی رہتا ہے لیکن مجھ کو تجھسی کچھ لگہ ہی ہے کہ تیرے یہاں وہ ہیں جو بلعام کی تعلیم کو تمام رکھتی ہیں جس نے بالاق کو سکھلایا کہ اسرائیلیوں کے آگے ٹھوکر ڈالے تاکہ بتوں کے قربانیان کہاویں اور حرام کاری کریں اور تیرے یہاں ایسی ہی ہیں جو نقولائیون کی تعلیم تمام رکھتی ہیں جس سے میں عداوت رکھتا ہوں تو بہ کر نہیں تو میں تجھ پر حلاوت و گناہ میں اونی ساتھ اپنی موتہ کی تلوار سے لڑو گا جبکہ کان ہی سنے کہ روح کلیسیاؤن کو کیا کہتی ہے جو غالب ہوتا ہے اوسکو پوشیدہ من کہانے دوں گا اور میں اوسکو ایک سفید تہرہ دوں گا اور اوس پہرے پر ایک

نیا نام لکھا ہوا جسے اوسکے پانیوالے کے سوا کوئی نہیں جانتا اسے محمدی بہائیودیکھو پہلے اونکی شکایت
 کی کہ بدکار لوگ تم میں موجود ہیں یعنی تم اونکو روکتی نہیں ہو پھر فرمایا کہ توبہ کرو گے تو میں تم پر حلیہ
 آؤنگا اور اپنی منہج کی تلوار سے اونکی ساتھ یعنی زمین تقویٰ ایٹھون اور حرام کاروں کے
 ساتھ اڑونگا پادری شیرنگ نے الکتاب کے مقامات المعروف میں لکھا ہے کہ پرگس کو اب
 لوگ پرگسو کہتے ہیں پادری ولیم میور لکھتا ہے کہ پرگس میں ایک چوتھائی یعنی تین ہزار
 نصرانی ہیں معلوم ہوا کہ وہاں ہی محمدیوں کی بہت بڑی کثرت ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 اپنی وعدہ کے موافق اللہ کے حکم سے محمدیوں کی مدد کو آئی اور اپنی منہج کی تلوار سے جھوٹی
 عیسائیوں کے ساتھ اڑے مسن اوس جہیز کا نام ہے جسکو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت
 میں اللہ نے آسمان سے کمانیکے لئے برساتا تھا سو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں
 اوس غالب کو پوشیدہ سن کھلاؤنگا یعنی بڑی بڑی باطن کی نعمتیں اللہ کے عشق اور
 محبت کا مزہ جس سے روح اور دل کو نئی طرح کی زندگی ملے وہ اللہ کے حکم سے اوسکو دوںگا
 اور ظاہریوں ہے کہ سفید تپڑا اوس تپڑ کو فرمایا جو کبے شریف میں لگا ہوا ہے جب جنت
 سے آیا تھا تب وہ نہایت اچھلا اور سفید تھا اب آدمیوں کی گناہوں کے باعث سیاہ
 ہو گیا اور نیا نام اوس تپڑ پر اس طرح لکھا ہے جسکو سولے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم
 کے اور اونکی نانہیوں کے کوئی نہیں دیکھتا سو فرماتے ہیں کہ وہ تپڑ اللہ کے حکم سے اوسکو دوںگا
 کہ وہ اور اوسکے امت اوسکو چومے اور طرح طرح کا فیض اللہ کی طرف سے پاویں یہاں سلسلی
 بتا رہا کہ آپ جانتے تھے کہ جھوٹی عیسائی اس پاک تپڑ سے بے ادبیان کرنگو اور اوس کے
 چومنی کو بت پرستی ٹھراویں گے جانا چاہی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو اور
 سب پیغمبروں کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مددگار بنا یا ہے سورہ آل عمران میں اللہ
 خمدی ہے کہ اللہ نے سب نبیوں سے اقرار لیا تھا کہ جب تم کو کتاب و حکمت و دین پر تمہارے
 پاس ایک پیغامبر آوے جو تمہاری پاس والی کتاب کو سچا بتاوے تو تم ضرور اوس پر ایمان لائیے
 اور اوسکی مدد کیجیو اور سب نے اقرار کیا اللہ نے فرمایا تم گواہ رہو میں ہی تمہارے ساتھ
 گواہ ہوں سورہ تحریم میں فرمایا فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَا الَّذِينَ آمَنُوا وَصَاحِبُ الْمَوَدَّةِ

اللہ وہی مددگار ہے محمد کا اور جبریل اور اچھی ایمان والے مولانا جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امام عبدالرزاق اور عبد بن جبرین نے قتادہ تک سند پہنچائی کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ جو فرماتا ہے کہ اچھی ایمان والے وہ بنی لوگ ہیں اور سعید ابن منصور اور عبد ابن حمید اور ابن منذر نے علاء ابن زیاد تک سند پہنچائی کہ انہوں نے کہا کہ اللہ جو فرماتا ہے کہ اچھی ایمان والے وہ بنی لوگ ہیں معلوم ہوا کہ اللہ نے حضرت جبریل کو اور سب نبیوں کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مددگار کیا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اور تو اظہر کے کلیسیا کی فرشتہ کو لینے سر دار پادری کو یون لکھ کہ میں تیرے اعمال اور محبت اور زنت اور ایمان اور تیرا صبر جانتا ہوں بہرہت نصیحتوں کے بعد یون ہی کہ تمہیں اور تو اظہر کہ باقی لوگوں کو یہ کہتا ہوں کہ میں اور کہہ لو جب تمہیں نہ ڈالو گا مگر جو تم پاس ہے اسکو تمہا بنی رہو جب تک کہ میں نہ آؤں اور وہ جو غالب ہو تا ہی اور میرے کاموں کو آخر تک حفظ کر رکھتا ہو میں اسکو قوموں پر اختیار دوں گا اور وہ لوہی کے عصا سے اون پر حکومت کرے گا کہ وہ ہمارے برتنوں کی مانند چکنا چور ہو جائیں جیسی مینے ہی اپنی باپ سے پایا ہی اور میں اسکو صبح کا ستارہ دوں گا جسکا کان ہے سنی کہ روح کلیسیاؤں سے کیا کہتی ہے اسے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیان جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں آؤں یہاں اس آیت کا ذکر ہے جو محمدی فوجوں کی مدد کے لئے آپ اللہ کے حکم سے آئی یہ جو فرمایا کہ تمہیں اور جوچہ نہ ڈالو گا یعنی اور کوئی نیا حکم نہیں دوں گا یہی حکم انجیل کے جو تمہارے پاس ہیں انہیں وقت تک قائم رہو جب تک کہ میں اور اس پیغمبر غالب کے ساتھ آؤں جو میرے کاموں کو آخر تک یاد رکھی گامین اسکو قوموں پر اختیار دوں گا اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ اسکی شریعت کا تابع ہونا سب قومیں فرض ہوگا تم ہی اسکے تابع ہو جائیو اور وہ لوہی کے عصا سے قوموں پر حکومت کرے گا اور بے ایمانوں کو قتل کرے گا یہ زبور کی دوسری سورت کی آیت یاد دلائی کہ یہ آیت جسکی حق میں ہے وہ ابھی نہیں آیا ہی آگے بڑھ کر آؤں گا اور اسکی ساتھ میں ہی آؤں گا پھر فرمایا کہ جیسی مینی ہی اپنی باپ سے پایا ہی یعنی یہ فیض سب مینی اللہ سے پایا ہی دیکھو جو جان چان غالب کا لفظ ہی سب کا مطلب بیان صاف کمال کیا معلوم ہوا کہ یہ

ایسی زبردست بادشاہ کی خبر ہو چو سب قوموں پر غالب ہوگا اور وہ دین کا بھی بادشاہ ہوگا کیونکہ
 اس کی حق میں صاف فرمایا ہے کہ وہ بہشت کا پہلے لکھا گیا بشارت سوا جناب محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم کی اور کسی کی نہیں ہو سکتی پادری ایٹ لکھتا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص شیطان
 پر غالب ہوگا وہ اس وقت حکومت پاویگا جب حضرت عیسیٰ آسمان سے اتریں گی آری پادریوں
 آئندہ زمانے کی راہ مت دیکھو یہ سب نشانیاں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں پادری
 ایٹ لکھتا ہے کہ واطیرہ آج تک آباد ہے تاریخ بیت المقدس میں ہے کہ یہ شہر اندون میں ایک
 حصار لکھتا ہے پادری ولیم سیر لکھتا ہے کہ وہاں انگلون ہزار آدمی اب نصرانی ہیں معلوم ہوا
 کہ وہاں محمدیوں کی بہت کثرت ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے حکم سے محمدیوں کی مدد
 کو آئی اور محمدی شریعت کو وہاں پہلادیا یہ جو فرمایا کہ میں اس کو صبح کا ستارہ دوں گا پادری
 ایٹ لکھتا ہے کہ صبح کا ستارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام ہے اور مطلب یہ ہے کہ وہ شخص
 مجھ میں سے حصہ پاویگا یعنی میری نجات اور وراثت اور شرکت روحانی سے فیضیاب
 ہوگا آخر ایمان والو! بیشک جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیغمبری
 کے وارث اور روحانی فیض میں شریک ہیں پادریوں کی عقل پر بڑا افسوس ہے کہ اس بات
 کو نہیں سمجھتی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو آپنی آئینکا وعدہ کیا اور اس کی سات ہی ایک
 دوسرے غالب شخص کی سلطنت کا وعدہ کیا یہ صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
 اور محمدیوں کی مدد کے لئے آئینکا وعدہ ہے اس کو نہیں سمجھتی مگر اس بات کے قائل ہیں کہ جب
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد روم کے بت پرستوں سے یہودیوں کو قتل کیا اور شہر
 یروشلم اور مسجد بیت المقدس کو ویران کیا اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام معاذ اللہ بت پرستوں
 کی مدد کو آئی تھے کیونکہ یہودی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن تھے اس لئے انہوں نے
 یہودیوں کی مسجد اور شہر کو ویران کر دیا اور یہودیوں کی ضد سے معاذ اللہ اس کے گھر کو بھی
 کھدوا ڈالا پادری اسی میں کہ اس وقت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بادشاہی کا ظہور ہوا
 جیسا کہ متی کے انجیل کے سولہویں باب میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ان میں
 سے جو یہاں اٹھے ہیں بعضے ہیں کہ جب تک ابن آدم کو اپنی بادشاہت میں آئے دیکھ نہ لیں

سوت کا مزہ بچا کہیں گے اس بادشاہی کا ظہور رومیوں کے غلبہ کے وقت ہوا مگر پادری اسکات نے
 ارو و تفسیر میں اس قول کو خوب طرح رد کیا ہے اور لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بادشاہی ہے
 ساتھ آتا ہے کہ اوکا دین زور سے زمین پر پھیل گیا اسے پادریو حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کا دین اگرچہ حواریوں کے وعظ سے بہت قوموں میں پھیلا مگر عیسائیوں کا خون ہر طرف بہایا
 گیا اور مسیحی بیت المقدس ویران رہی دیکھو خوب غور کرو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بادشاہی کو ساتھ
 محمدی وقت میں آئی اسی وقت میں اونکا اصلی دین سارے جہان میں پھیلا اور مسیحی مقدس
 کی بڑی آبادی ہوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دیکھنی والوں میں برتولما حواری کے بیٹے
 جنکا نام زریب ہے وہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تک زندہ رہے اور اسوقت تک زندہ
 رہیں گے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اونکا قصہ حدیث کی کتابوں سے
 آگے آویگا اگر اللہ چاہی گا تفسیر باب حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سارے دین کے
 کلیسیا کے فرشتے کو یعنی سردار پادریوں کو یوں لکھ کہ مینی تیرے کاموں کو اللہ کے سامنی پورا
 نہیں پایا اگر تو جانتا نہ ہے تو میں تجھ پر کھڑی طرح آؤنگا اور تجھ کو معلوم ہوگا کہ کس گھڑی تجھ پر آؤنگا
 پہ فرماتے ہیں جنہوں نے اپنی پوشاک آلودہ نہیں کی اور وہ سفید پوشاک پہن کے میرے
 ساتھ سیر کریں گے کہ وہ اس لائق ہیں جو غالب ہوتا ہے اور سفید پوشاک پہنائی جاویگی
 اور میں اسکا نام زندگی کے دفتر سے نہ کاٹوں گا بلکہ اپنی باب اور اسکی فرشتوں کے آگے آؤنگی
 نام کا اقرار کرونگا جسکا کان ہے نہ کہ روح کلیسیاؤں سے کیا کہتی ہے پادری الیٹ لکھتا ہے کہ
 شہر سارے علاقہ لودیا کا پانی تخت تھا اسکی بادشاہ کرسٹس کے دولت افزونی میں ضرب مثل
 ہے اب وہ شہر ویران پڑا ہے چند جھونپڑے چہرے کے اب وہاں ہیں ترک لوگ اس زمین پر
 قابض ہیں پہلے وہاں ایک عیسائیوں کی جماعت تھی لیکن اسوقت وہاں کوئی عیسائی نہیں
 رہا تاریخ بیت المقدس میں ہے کہ یہ شہر اسوقت میں سارت کھلتا ہے اسے پادریو یہ کہہ لکھتا ہے
 دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صاف فرمایا کہ میں چور کھڑی طرح تجھ پر آؤنگا آخری زمانہ میں آئی اور تیرے
 کا یہ ذکر نہیں ہے اسوقت تو سب کے سامنی اتریں گے یہ پوشیدہ آئینا ذکر ہے دیکھو حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام اللہ کے حکم سے سب کی نظروں سے پوشیدہ ہم مصلیوں کی مدد کو آئی اور وہ شہر اور

وہ ملک ہم محمدیوں کے قبضہ میں آیا اور نصاریٰ کو ہرگز معلوم نہ ہوا کہ آپ کس گہری اونچے چڑھے آئی
 پہ فرمایا کہ جنہوں نے اپنی پوشاک آلودہ نہیں کی یعنی گناہوں سے بچتی رہے وہ میرے
 ساتھ رہیں گے پہ فرمایا کہ جو غالب ہوتا ہی یعنی جو اس ملک پر غالب ہو گا یعنی اوسکی امتی
 غالب ہوگی اوس غالب کو سفید پوشاک پہنائی جائیگی یعنی وہ پاک صاف اَجَلَا معصوم
 پاک ہوگا جیسا کہ میں ہوں اوسکا نام زندگی کی کتاب سے یعنی اچھی لوگوں کے دفتر میں
 کاٹون گا یہ اسلمی فرما رہا کہ نصرائی لوگ مجھ کو اوسکا دشمن نہ سمجھیں میں ہر کام میں
 اوس پر غلبہ غالب کا شریک اور مددگار ہوں اب فرماتے ہیں فلاذلفیہ کے کلیسیا کے فرشتے
 کو یعنی سردار پادری کو یوں لکھ کہ میں تیرے کام جانتا ہوں تو نے میرے کلام کو یاد کیا ہے
 تو نے میرے صبر کی بات کو یاد کیا ہے میں بھی اوس آزمائش کی گہری سے جو تمام جہان میں
 زمین کی رہنما لون کی آزمائش کے لئے آیا جا سکتی ہے تیری حفاظت کرونگا دیکھ میں
 جلد آتا ہوں جو تیرا ہی اوسے تہا نبی رہ تاکہ کوئے تیرا تاج نہ لیوے جو غالب ہوتا ہی میں
 اوسکو اپنے خدا کی ہیکل کا یعنی مسجد کا ستون بناؤنگا اور وہ پہر کبھی باہر نہ نکلی گا اور
 میں اپنے خدا کا نام اور اپنی خدا کے شہر کے یروشا لم کا نام جو میرے خدا کے حضور سے
 آسمان پر سے اترتا ہے اور اپنا نیا نام اوس پر لکھوں گا جسکا کان ہر سنے کہ روح کلیسیا کو
 سے کیا کہتی ہے پادری الیٹ لکھتا ہے کہ آزمائش کی گہری سے ملو عدالت کا دن ہے
 پادری ولیم میور لکھتا ہے کہ فلاذلفیہ میں اٹھاون ہزار نصرائی ہیں تاریخ بیت المقدس
 میں ہے کہ یہ شہر صوبہ لودیہ کا ایک شہر ہے جو اس وقت میں اسکا شہر کہلاتا ہے معلوم
 ہوا کہ وہاں ہی محمدیوں کی کثرت ہے پہلوس پیغام پر غالب کا ذکر سنایا کہ میں جلد آتا ہوں
 اور اوسکو اپنے اٹھکی مسجد کا ستون بناؤنگا مسجد سے مراد کعبہ ہی یا مسجد بیت المقدس
 اور مطلب یہ ہے کہ اللہ کے حکم سے اوسکی ایسی مدد کرونگا کہ وہ کعبہ اور بیت المقدس کا حامی
 اور مددگار ہوگا وہ ستون ایسا ہوگا کہ کبھی مسجد سے باہر نہ نکلی گا یعنی اوسکی قوت اور
 زور سے مسجد بیت المقدس اور کعبہ میں ہمیشہ خدا پرستی جاری رہی گی اور میں اللہ کا
 نام اور نئے یروشا لم کا یعنی بہشت کا نام اوس پر لکھوں گا نئے یروشا لم کا بیان اس کتاب

ایک سوین باب میں ہے وہاں سے معلوم ہوا کہ مراد اوس ہی بہشت ہے وہاں سب محققین بہشت کی بیان کیں ہیں بیان مطلب یہ ہے کہ اوس پر بہشت کا نام لکھو نگا اور اپنا نیا نام لکھو نگا یعنی عبرانی بولی میں آپکا نام یسوع تھا اب عربی میں عیسیٰ ہو گیا یعنی اسد کا نام اوس کے دل پر نقش رہا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر اور بہشت کا ذکر بہت صاف صاف بیان فرما دیا اسد کے حکم سے ان سب کاموں میں اوس کی مدد کرونگا آپ فرماتے ہیں کہ لا ذقیہ کے کلیسیا کے فرشتے کو لینے سردار پادری کو یون لکھ کہ وہ جو امانت دار سچا اور راجح گواہ ہے اور خدا کی خلقت کا مبداء ہے یون کہتا ہے کہ میں تیرے کام جانتا ہوں کہ تو نہ ٹھنڈا نہ گرم ہے کاشکی تو ٹھنڈا یا گرم ہوتا سوا سوا سوا سوا میں تجھ کو اپنے منہ سے نکال ہنیک دوں گا کیونکہ تو کہتا ہے کہ میں دولت مند و مال دار ہوا ہوں اور کسی چیز کا محتاج نہیں اور نہیں جانتا کہ تو عاجز اور لاچار غریب اور اندھا اور زنگا ہے پر کچھ نصیحتوں کے بعد یون ہے کہ میں جنہوں سے محبت رکھتا ہوں ان کو ملاست کرتا ہوں پس چالاک ہوا تو بے کرد و گریہ میں دروازے پر کھڑا ہوں اور کہہ ٹھٹھتا ہوں اور اگر کوئی میرے آواز سنے اور دروازہ کھولے میں اوس پاس اندر آؤنگا اور اوس کے ساتھ کہاؤنگا اور وہ میرے ساتھ کہاؤنگا جو غالب ہوتا ہے میں اوس کو اپنے ساتھ اپنے تخت پر بیٹھنی دوں گا چنانچہ میں ہی غالب ہوا اور اپنے باپ کے ساتھ اوس کے تخت پر بیٹھا ہوں جس کا کان ہر سنی کہ روح کلیسیاؤں سے کیا کہتی ہے تاریخ کامل میں جہان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وقت میں رومیوں پر جادوئی کا بیان ہے وہاں جمنص اور حماۃ وغیرہ کی بیان کے بعد لکھا ہے کہ یہ مسلمان لا ذقیہ کی طرف آئی اور شہر میں داخل ہوئے اور شہر پر قبضہ کر لیا اور کچھ فساد بھی ہوا گئی یہ اور انہوں نے امان مانگی تب ان سے جزیہ ٹھہرایا گیا اور ان کا گرجا ان کو دیدیا گیا اور مسلمانوں نے اوس میں جامع مسجد بنائی اوس کو عبادہ ابن صامتؓ نے بنایا یہ اور انکی بعد وہ کشادہ کی گئی قیاموس میں ہے کہ لا ذقیہ اب حلب کے علاقہ میں ہے پادری ولیم میور لکھتا ہے کہ لا ذقیہ اب بالکل ویران ہے تاریخ بیت المقدس میں ہے کہ اس شہر کو آج کل ایسکی حصار رکھتے ہیں آسمان والو

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے محمدیوں کے ساتھ ہو کر جھوٹی عیسائیوں کو اپنے جماعت سے نکال دیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دروازہ کھڑکایا محمدیوں نے اونکی آواز سنی یعنی اونکے بشارتوں کے موافق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہو گئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لہجے ہی اپنے دل کا دروازہ کھول دیا آپ اللہ کے حکم سے اللہ کے عشق اور محبت کی نعمتیں محمدیوں کے ساتھ کہاتے ہیں اور محمدی لوگ اونکی ساتھ کہاتے ہیں اور ان سے اور سب نبیوں سے طرح طرح کا فیض پاتے ہیں جیسا کہ محمدی اولیاءوں کی کتابوں سے ثابت ہے آپ فرماتے ہیں کہ جو غالب ہوتا ہے یعنی وہ شخص جو اس ملک پر اور سب قوموں پر غالب ہو گا دین کو اپنے تخت پر اپنے ساتھ بیٹھنی دوں گا اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں پر میری حکومت ہو میں وہ حکومت اللہ کے حکم سے اوسکو دیدوں گا اور اوسکے کاموں میں شریک رہوں گا پھر فرمایا میں بھی غالب ہوا اسمیں یہاں اشارہ ہے کہ میں سولی پر نہیں چڑھایا گیا اللہ نے مجھکو دشمنوں سے بچالیا پھر فرمایا کہ اپنی باپ کو ساتھ یعنی اپنے پالنے والے مالک کے ساتھ اوسکے تخت پر بیٹھا ہوں یہاں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معاذ اللہ خدا ہونا نہیں ثابت ہوا مالک نے اپنی بندے کو اپنے تخت پر بیٹھا یا تو ہی مالک مالک ہی اور غلام غلام ہی محمدی حدیث میں ہی آیا ہے کہ قیامت کے دن اللہ اپنے پیارے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ اپنی تخت پر بیٹھا دیگا امام شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ نے کتاب العرش والعلوم میں اس حدیث کی بہت سندیں پہونچائی ہیں اے ایمان والو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کی خلقت کا سبب یعنی شروع میں ہوں صاف اپنی مخلوق ہونیکا اقرار کیا کہ میں خلقت کا شروع ہوں یعنی پہلی میری روح کو پیدا کیا پھر اور چیزوں کو پیدا کیا اور شروع ہونے میں یہ ضرور نہیں کہ اول سے پہلے کوئی چیز اللہ نے پیدا نہ کی ہو محمدی حدیث میں لکھا ہے کہ اللہ نے سب چیزوں سے پہلے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کیا تو یوں سمجھنا چاہیے کہ نور محمدی کے بعد سب چیزوں سے پہلے اللہ نے نور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پیدا کیا یہ ایسی بات ہے کہ تورات شریف کے سرے پر ہے کہ شروع میں اللہ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا پھر اسکی بعد یہودی کہے پانی پر اندر پیرا تھا اگر معلوم ہوا کہ پانی کو اللہ پہلے پیدا کر چکا تھا چوتھا باب جناب یوحنا کہتے ہیں کہ میں آسمان پر

ایک تخت دیکھا اور اس تخت پر کوئی بیٹھا ہی اور اس تخت کے آس پاس جو بیس تخت تھے اور اون تختوں پر بیٹے جو بیس بزرگ سفید پوشاک پہنے بیٹھی دیکھی اور اونکی سروں پر سونیکے تاج تھے اور تخت کے گرد چار جاندار تھے جو آگے پیچھے آنکھوں سے ہری تھے اور اون چار جانداروں میں سے ہر ایک کے چہرے پر تھے وہ رات دن فراغت نہیں رکھتے مگر کتے رہتے ہیں قدوس قدوس قدوس اور جب وہ جاندار اسکی تخت پر بیٹھا ہے اور ہمیشہ زندہ ہی بزرگی اور شکر گذاری کرتے ہیں تب وہ جو بیس بزرگ اسکی سامنے جو تخت پر بیٹھا ہے گر پڑتے ہیں اور اسکو جو ہمیشہ زندہ ہی سجدہ کرتے ہیں اور اپنے تاج یہ کہتے ہوئی تخت کے آگے ڈال دیتے ہیں کہ اے خداوند تو ہی جلال اور عزت اور قدرت کے لائق ہی کیونکہ تو ہی نے ساری چیزیں پیدا کیں اور وہ تیری ہی مرضی سے ہیں اور پیدا ہوئی ہیں اے پادریو دیکھو حضرت یوحنا نے ایک ہی خدا کو دیکھا دوسرا اور تیسرا خدا وہاں ہرگز نہ تھا اس شرک سے تو یہ کفر اور محمدی ہو جاؤ یا نچوان باب جناب یوحنا لکھتے ہیں کہ وہ جو تخت پر بیٹھا تھا بیٹے اسکے دہنے ہاتھ میں ایک کتاب دیکھی جو اندر باہر لکھی ہوئی اور سات مہروں سے مہر کی گئی تھی اور میں ایک زور آور فرشتہ کو دیکھا کہ بلند آواز سے کہتا تھا کہ کون اس لائق ہے کہ اس کتاب کو کھولے اور اسکی مہرین توڑے کسیکو مقدور نہ تھا مگر اس کتاب کو کھولے یا اسکو دیکھی پر بہت کچھ بیان ہی اسکا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس کتاب کو لیا چٹا باب جناب یوحنا لکھتے ہیں کہ آپنی ایک مہر کو توڑا اور میں دیکھا کہ ایک نفرتی گھوڑا اور وہ جو اس پر سوار تھا کمان لپی ہوئی تھا اور ایک تاج اوسے دیا گیا اور فتح کرتا ہوا اور تخت پر ہونے کو نکلا اور جب اوسنی دوسری مہر توڑی تب ایک دوسرا رنگ گھوڑا نکلا اور اوسکے سوار کو یہ دیا گیا کہ صلح کو زمین سے چھین لے اور لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں اور ایک بڑی تلوار اسکو دی گئی جب اوس نے تیسری مہر توڑی تب میں دیکھا کہ ایک مشکلی گھوڑا اور جو اوس پر سوار تھا ترازو ہاتھ میں لے ہوئی تھا اور میں اون چاروں جانداروں کے سچ میں سے ایک آواز یہ کہتی سنی کہ کیوں دینار کا سیر ہر اور دینار کے تین سیر پتیل اور شرب کو نقصان مت پہونچا اور جب اوسنی چوتھی مہر توڑی میں دیکھا کہ ایک گھوڑا اپنی زنگ کا اور جو اوس پر سوار تھا اوسکا نام موت تھا اور عالم ارواح اسکی ساتھ ہو لیا اور اونکو زمین کی چوتھائی پر ہیذا اختیار دیا گیا

کہ تلوار اور بہک اور موت اور زمین کے درمیان سے ہاک کرین جب اوس نے پانچویں ہر توڑی
 تو سینے قربانگاہ کے نیچے اونکی روح کو دیکھا جو اس کے کلام اور اسکی گواہی کے لہجہ و انہوں نے
 تمام رکھی تھی قتل کی گئی اور انہوں نے بلند آواز سے چلا کہ اے مالک پاک اور برحق تو
 البتہ عدالت نہ کر گیا اور زمین کے رہنے والوں سے ہماری خون کا بدلہ نہ لی گا تب انہیں سے
 ہر ایک کو سفید پیرا سن دیا گیا اور انہیں کہا گیا کہ اور توڑی مدت تک صبر کریں جب تک
 کہ اونکی ہم خدمت اور اونکی بانی جو اونکی طرح قتل ہوئے پر عین تمام ہوں آسے امت محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم یہاں حضرت یوحنا کو وہ بادشاہ دیکھا کہ گئی جنہوں نے حضرت یوحنا کے بعد عیسائیوں کا
 قتل عام کیا مولوی رحمت اللہ صاحب نے اظہار الحج میں انگریزی تواریخوں سے لکھا ہے کہ
 عیسائیوں میں دنل دفعی بڑے بڑے قتل عام ہوئے ایک نیر و بادشاہ کی وقت میں سن چھ سو
 میں اور جب تک یہ بادشاہ زندہ رہا تب تک یہ قتل عام برابر جاری رہا حضرت عیسیٰ علیہ
 السلام لینا اولن لوگوں کے نزدیک بہت بڑا گناہ تھا تاریخ کامل میں ہے کہ اسی نیر و کے وقت میں
 بیت المقدس کے بڑے پادریوں میں جو پہلے تھی بیکانام یعقوب تھا اونکو یہودیوں نے قتل کیا
 اظہار الحج میں ہے کہ دوسرے قتل عام دو غسان بادشاہ کے وقت میں ہوا یہ بادشاہ ہی نیر و کی
 طرح عیسائی دین کا دشمن تھا اوسے قتل کا حکم دیا اور ایسا قتل عام ظاہر ہوا جس سے یہم ڈر ہوا کہ
 ایسا نہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دین بالکل دنیا سے اٹھ جائے حضرت یوحنا شہر سی کا الگ
 اور فلپ بوس کلینس قتل ہوئے تیسرا قتل عام حضرت یوحنا کے اس معاملہ کے دیکھنے کے بعد تر جان بادشاہ
 کی وقت میں ہوا یہ قتل سن ایک سو ایک عیسائیوں میں شروع ہوا اور اٹھارہ برس تک جاری رہا
 اور کلیمینٹ جو روم کا اسقف یعنی بڑا پادری تھا اور شمعون جو یروشالم کا اسقف تھا اور کٹانس
 جو کورثیہ کا اسقف تھا یہ سب اوس میں قتل کی گئی چوتھا قتل عام مقدس انطونیس بادشاہ کے
 وقت میں ہوا یہ قتل سن ایک سو اسی عیسائیوں میں شروع ہوا اور دنل برس سے زیادہ جاری رہا
 اور پورب پچم کے لوگ قتل ہوئے اور یہ بادشاہ بڑا بت پرست تھا اور بڑا کافر تھا پانچواں قتل عام
 سویرس بادشاہ کی وقت میں ہوا اور یہ قتل سن دو سو دو عیسائیوں میں شروع ہوا اور ہزاروں آدمی
 مصر میں اور فرانس میں اور کاتھولک میں قتل ہوئے اور یہ قتل بہت شدت سے تھا یہاں تک کہ

عیسائیوں کو گمان ہوا کہ میرزا نہ دجال کا زمانہ ہے چنانچہ قتل عام کمپسین بادشاہ کی وقت میں ہوا یہ
 قتل سن دو سو سینتیس عیسوی میں شروع ہوا اس قتل میں اکثر علم والے مارے گئے کیونکہ اوس
 بادشاہ نے یہ گمان کیا تھا کہ جب علم والے مارے جاؤنگی تو خلیوں کا دیکنا ہو بہت آسان ہی آئی
 ایان داو حضرت یوحنا کو بھی چار بادشاہ ظالم دہلائی گئی جسکو بڑی تلوار دی گئی وہ قفس
 انٹونیس ہے اور یہ جو فرمایا کہ تلوار سے اور ہوک سی اور زمین کے جانوروں سے لوگوں
 کو قتل کر نیکی اسکا صاف ظہور یوں ہوا کہ قفسل ورسویرس نے عیسائیوں کو جنگلی جانوروں
 سے پروردایا جب پانچویں مہر توڑی تب حضرت یوحنا نے شہیدوں کی ارواحوں کو دیکھا
 جاسد کے کلام پر قائم رہی اور اسکی گواہی دیتے رہی اسی باعث سی کافروں نے اوکو قتل
 کیا اونہوں نے اس سے فریاد کی کہ یا اللہ تو کب تک عدالت نہ کر گیا یہ اشارہ اوسی بڑی شہادت
 کی طرف ہے جسکی بڑی بشارتیں تورات اور زبور اور صحیفوں میں اور انجیل میں دی
 گئی ہیں کہ وہ پیغمبر جو سارے جہان کا سردار ہو وہ اگر عدالت کر گیا جب شہیدوں نے اوس
 عدالت کو اس سے مانگا تب اوکو حکم ہوا کہ تھوڑی مدت اور صبر کروا ہی اور یہی تمہارے بہائی
 ان کافروں کے ہاتھ سے شہید ہوئیوالے ہیں وہ شہید ہو لیں تب اکٹھا سب کی خون کا بدلہ
 لیا جائیگا اور اوس طے عدالت کا ظہور ہوگا جناب یوحنا فرماتے ہیں کہ یہ دیکھا جب اوسنی
 چوٹی مہر توڑی اور دیکھو بڑا ہونچال آیا اور سورج بالوں کے کمل کے مانند کالا اور چاند ہوا
 ہو گیا اور آسمان کے ستارے اسطرح زمین پر گرے جسطرح انجیر کے درخت سی اوسکی کچی پھل گرائی
 ہیں جب بڑی آندھی اٹھوئی تو آسمان پر ایک طبع مار کی طرح چلی پٹا ہوا چائتا رہا اور سب پہاڑ اور ٹاپو
 اپنی اپنی جگہ سے ٹپک گئی یہ آگے یہ بیان ہے کہ سب لوگ ڈر گئے اور سمجھی کہ اس کے قہر کا ٹراون
 آہو چا ظاہر یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جناب یوحنا کو قیامت کا دن دکھلا دیا جو آئندہ زمانہ
 میں ہونیوالا ہے وہ پہلی سے آگے ہوں سے دکھا دیا سب تو ان باب جناب یوحنا فرماتے
 ہیں کہ پچاسکی مینو زمین کے چاروں کونوں پر چار فرشتے کہڑے دیکھی کہ زمین پر چاروں
 ہواؤں کو تھامتی تھیں تاکہ ہوا زمین پر نہ سمندر پر نہ کسی درخت پر نہ چلو پر نہ کسی ایک اور
 فرشتہ کو پورب سی اٹھتی دیکھا جسکی پاس زندہ خدا کی مہر تھی اور اوس نے اون چاروں فرشتوں

جنہیں یہ یاد کیا تھا کہ زمین اور سمندر کو نقصان پہنچا دیں لہذا آواز سنا کر کہا کہ جب تک ہم اپنی
خدا کے بندوں کے ماتھے پر مہر نہ کر لیں تم زمین اور دریا اور درختوں کو نقصان نہ پہنچانا اور مٹی اور لٹکا
شمار جن پر مہر کی گئی تھی سنا کہ اسرائیلیوں کے سب قرقوں میں سے ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر کی گئی
یہودا کے فرقے میں سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی روہن کے فرقے میں سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی جاد کے فرقے
سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی آشور کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی نضالی کے فرقے سے بارہ ہزار
پر مہر کی گئی تمنا کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی شمعون کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی
لاوی کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی اشکار کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی زبولون کے
فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی یوسف کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی بنیامین کے فرقے سے
بارہ ہزار پر مہر کی گئی بعد اسکے بنو دیکھا اور دیکھو قوم اور سب قرقوں اور لوگوں اور زبانوں میں سے
ایک ایسی بڑی بڑی جمعی کوئی شمار نہیں کر سکا سفید جامی پہنی اور خرمی کی ڈالیاں ہاتھوں
میں لی تخت کے آگے اور برے کے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حضور کھڑے تھے ہر ایک سے یہ
کہ سب فرشتے تخت اور بزرگوں اور چاروں جانداروں کے گرد کھڑے تھے اور بزرگوں میں سے
ایک نے مجھ سے پوچھا کہ یہ جو سفید جامی پہنے ہیں کون ہیں اور کہاں سے آئی ہیں میں نے کہا میں خدا کا
لوتھی جانتا ہوں اوسنی کہا کہ یہ وہی ہیں جو بڑی مصیبت میں سے آئی ہیں اور انہوں نے
اپنے جاموں کو برے کے کہو سے دھویا اور انکو سفید کیا ہے اسی واسطے وہ اللہ کے تخت کی آگے
ہیں اور اوسکی سیکل میں یعنی مسجد میں رات دن اوسکی نذر کے کرتے ہیں اور وہ جو تخت پر بیٹھا ہے
اونکی درمیان سکونت کرے گا وہ یہ ہو گئے نہو گئے اور نہ پاسی اور نہ نہو پ نہ کوئی گرمی اٹھائے گی
کیونکہ بڑے جو تخت کی سچوں سچوں اور نکلے بانی کرے گا اور انہیں پانیوں کے زندہ سوتوں پاس پہنچا دے گا
اور خدا اونکی آنکھوں سے ہر ایک آنسو پونہ لے گا اس جگہ ظاہر ہوا ہے کہ حضرت یحنا کو وہ لوگ
و کھلائی گئی جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ صاحبزادوں کی نسل میں سے امت محمدی
میں داخل ہونے والے تھے جو دہوین باب میں اس ایک لاکھ چوالیس ہزار کا ذکر اسطرح ہے
جس سے یہ طلب ظاہر ہوتا ہے اور یہ لوگ جو خرمی کی ڈالیاں ہاتھوں میں لی ہوئی تھیں اور وہ
ہر قوم اور زبان کے لوگ تھے اس میں یہ اشارہ تھا کہ یہ لوگ اگرچہ سب قوموں کے ہیں مگر

عربوں سے علاقہ رکھتی ہیں اور کجورون کے درختوں کے ڈالیاں جو عرب کی نشانی ہیں وہ ہاتھ میں لے لی ہوئی
 ہیں کیونکہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں اور بزرگ فرمایا کہ یہ بڑی مصیبت میں سے
 آئی ہیں یعنی کافروں نے انکو اول بہت ستایا یہی ہر آخرین انہوں نے غلبہ پایا یہی اور اپنی کپڑوں
 کو برہ کی بجائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خون سے دھویا یہی یعنی آپ کے خون سے راضی نہیں ہیں یہودیوں
 سے بیزار ہیں انکو اللہ کی حضور می حاصل ہو اور اللہ کی مسجد میں اللہ کی عبادت کر رہے ہیں
 اللہ انکو بہشت میں پہنچا دے گا جہاں کسی طرح کی تکلیف نہیں ہے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 اللہ کے حکم سے انکی نگہبانی کرینگے کیونکہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یاکی اور حضور می
 سب پر ظاہر کی اور بے ایمان یہودیوں کے سر کاٹی اللہ کے حکم سے سب پیغمبروں کو مدگار ہیں
 ۴۔ **ٹھکان** باب جناب یوحنا فرماتے ہیں جب اوسنی ساتویں مہر توڑے تب آسمان میں
 قریب آدھی کڑے کی خاموشی ہوئی اور مٹی اور مٹی اور سات فرشتوں کو جو اللہ کے حضور کھڑے تھے دیکھا
 کہ انکو سات نرسنگی دی گئی ہر بہت بیان کی بعد فرماتے ہیں کہ ہر فرشتے نے نرسنگا پہنکا اور اولی
 اور خون آمیز آگ موجود ہوئی اور زمین پر پھینکی گئی اور تھامی درخت جل گئے اور تمام ہر گیہاں
 جل گئی تفسیر ڈووالی رچرڈ منٹ والی نے یہ خبر اوسوقت کی ٹھکانی ہے جب رومی لوگ عیسائی ہوئے
 تھے اس تفسیر میں لکھا ہے کہ فیوٹن کہتا ہے کہ اس سے مراد یہی رومیوں کے ملک پر وحشی لوگوں کی
 چڑھائی اور تھامی درختوں سے مراد یہی اوس زمین کا تفسیر حصہ در سبز گمانس سے مراد یہی سب بوڑھے
 جوان اعلیٰ ادا امیر غریب جب بڑا سیود و سیوس جو سن زمین سوچا تو سیو سیوی میں مرگیا اوکو
 مرے پر سن اور کاٹھا اور وحشی قوموں نے اولوں کی طرح کی کثرت میں جنگی سامنس میں آگ اور
 خونریزی حکمتی طور پر سلطنت کی حمد و صوبوں پر یورپ اور پچھم میں چڑھائی کی مگر اس نرسنگی سے
 یورپ کی چڑھائی مراد نہیں بلکہ وہ چڑھائی مراد ہے جو گاتھ کی قوم نے الارک کی سرداری میں اسی
 سال میں یعنی تین سو پچانو میں یونان کو تباہ کیا اٹلی کو برباد کیا روم کو گہر کر لیلیا اور لوٹ
 لیا اور کئی جگہ آگ لگا دی اس زمانہ کے تاریخ والے اس تباہی کا ایسا خوفناک بیان کرتے ہیں
 جسکی تشبیہ و آگ اور آگ خون آمیز سے ٹھیک طور پر پہنچ سکتی ہے یہ فرماتے ہیں دوسرے فرشتے نے
 نرسنگا پہنکا اور عیسائی بڑا ہڈا آگ سے جلتا ہوا سمندر میں پھینکا گیا اور سمندر کا تفسیر حصہ در سبز

اور لون مخلوقوں کی تمامی جو سمندر میں زندہ ہیں مگر کسی اور جہازوں کا تفسیر حصہ تباہ ہو گیا تفسیر
 ڈوالی میں ہے کہ دوسرا تباہ کر نیوالا الارک کا تہ کو بعد اٹھلا اور میں مراد میں جنہوں نے چودہ برس تک
 خونریزی سی پورب اور پچھم کو ہلا دیا اور سلطنت کے ہر ایک صوبہ کو لوٹ اور مارا اور آگ لگانی سے بگاڑ
 دیا اٹھلانے پہلو پربی سلطنت پر غلبہ کیا پچھم کی طرف گیا اٹلی پر حملہ کیا روم پر بھی چڑھائی کی تیاری کر رہا
 تھا مگر اس باعث سے بازرہا کر بادشاہ روم نے محصول دینا قبول کیا ایسا آدمی کو بڑی ہاشاک سی
 جلتی ہوئی سے مثال دینا واجب ہے اور سمندر میں ہاڑ کا ڈالنا اس سے مطلب ہے لڑائی کی بل حل اور
 بہت بڑا اولٹ پلٹ ہو جانا پھر فرماتے ہیں تیسرے فرشتے نے نرسنگا پونکا اور بڑا ستارہ مشعل کی طرح
 جلتا ہوا آسمان سے ٹوٹا اور ندیوں اور پانی کے سولون کی تہائی پر گر پڑا اور ستارے کا نام لگدنا
 ہے اور پانیوں کی تہائی ناگ دونا ہو گئی اور بہت سی آدمی اور پانیوں میں گر گئی کہ وہ کڑوے ہو گئے
 تھی تفسیر ڈوالی میں ہے کہ اس سے مراد ہے وندال کا بادشاہ جنسک یہ بادشاہ اٹھلا کے اٹلی سے واپس
 چلا جانے سے دو برس بعد افریقیہ سے وندل اور مور لیکر رومیوں کے کنارے پر فوج لایا اور روم
 کو بادشاہ مکسمول وراوسکی قوم کے لوگ اوسکی آتنے سے بے خبر تھی اور وہ باسانی شہر روم
 تک پہنچ گیا اور یلیا اور وہاں کے باشندے جو جنگلوں اور پہاڑوں پر ہاگ گئی اوسنی شہر کو لٹوا دیا
 اوسکو بہت لوٹ ملی اور بہت سی قیدیے بھی لے گیا اور ملک کو ایسا گمزدور جو ہو گیا کہ توڑی
 مدت میں وہ تباہ ہو گیا ندیوں اور نالوں سے مراد ہے مذہبی عقیدہ و شاکا ایک سو ایک کا ٹکنا کہ جنسک
 آریں مذہب کا تھا اور اوستی عیسائیوں کو بہت ایذا پہنچائی فائدہ لیا تو تاریخ والا پادری
 لکھتا ہے کہ اریٹیس ایک پادری تھا جو کہتا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بنائی ہوئی ہیں
 مگر سب بندوں سے افضل ہیں اور انکی وسیلہ سے اللہ نے سب مخلوقات کو بنایا اور تین خداؤں کا
 عقیدہ جو مسطنین نے پھیلا یا تھا اوسکو وہ نہیں جانتا تھا معلوم ہوا کہ جنسک اوسکی مذہب پر
 تھا اور ایماندار عیسائی تھا اگر یہ اوسکی خبری تو یہ معنی ہیں کہ وہ ستارے کی طرح ایمان کے
 نور سے روشن تھا اور ندیوں اور نالوں کو اوسنی کڑوا کر دیا یعنی شکر کن کی زندگی تلخ
 کر دی سولہویں باب میں ہی اسطرح حکایاں ہیں وہاں یون ہے کہ ندیوں اور نالوں کا
 پانی لہو ہو گیا اور فرشتے نے کہا یا اللہ تو ہی عادل ہے کہ تو ہی یون عدالت کی کیونکہ وہ نہوتے

پاک لوگوں کا خون بہایا اور تو نے اونکو خون پینی کو دیا کہ وہ اسی لائق تھی اب صاف ثابت ہوا کہ وہ
 جگہ جو مٹی عیسائیوں کی سزا کا بیان ہے ناگرونا کو عربی ترجمہ میں فرشتے ہیں لکھا ہے اور وہ ایک بوٹی
 نہایت کڑوسی ہے جس سے کیڑے مر جاتے ہیں جیسا کہ انگریزی لغت میں لکھا ہے تو یہ معنی ہوئی
 کہ جو آدمی کیڑوں کی طرح قابل قتل کے ہو وہ مر گئی آب فرماتے ہیں جو تھی فرشتے نے نرسنگا پونگا
 اور تھائی سورج اور تھائی چاند اور تھائی ستارے ماری گئی یہاں تک کہ اونکی تھائی تاریک
 ہو گئی اور دن کی تھائی اور ویسی ہی رات کی تھائی ہے روشن نہ تھی تفسیر ڈوالی میں ہے کہ اس سے
 یہ مراد ہے کہ جب جنسک سلطنت کی بچھ کے حصہ کو کمزور اور تباہ حالت پر چوڑ کر چلا گیا مینیں
 برس تک وہ ملک جاگندن کی حالت میں رہا آخر کو سن چار سو چہتر من اود واکر بادشاہ ہوتی
 نے بچھ کی سلطنت کا نام و نشان مٹا کر خود ٹلیکا بادشاہ بن گیا اوسکی بادشاہت بہت ہی
 تھوڑی زمانہ تک رہی اوسکو سیو دور کرنے آکر دبالیا اور استر وگا تھکی بادشاہت اٹلی میں
 قائم کی لیا تواریخ مین اس بادشاہ کا نام اود واکر لکھا ہے اور حسین اوسے دبالیا اوسکا
 نام تھو دور لکھا ہے ناموں میں ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف بہت بدل جاتا ہے یہ تھو دور
 ایرٹیس کے تابعوں میں سے تھا یعنی حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بندہ اور پیغمبر جانتا تھا تفسیر ڈوالی
 میں ہے کہ بچھ کی سلطنت میں رومیوں کا آفتاب بچھ گیا اور اوس میں کچھ چاند اور ستارے اب تک
 قائم تھے کیونکہ روم میں اب تک سلطنت کی حاکم اگلی وقت کی موافق قائم تھی مگر اونکی جگہ وحشی
 بادشاہوں کے تحت میں کم تھے اب جناب یوحنا فرماتے ہیں یہ جو مینی دیکھا تو ایک فرشتے کو
 آسمان کے بیچ میں اودے تھوئی اور بڑی آواز سے یہ کہتی سنالہ افسوس افسوس افسوس
 زمین کے رہنے والوں پر اون تین فرشتوں کے نرسنگی کی باقی آواز دن کے سبب جو پہونی پر
 ہیں افسوس افسوس افسوس تو ان باب اور پانچویں فرشتے نے نرسنگا پونگا تھائی ایک ستارہ
 جو آسمان سے زمین پر گرا تھا دیکھا اور اوس کو زمین کی کبھی جسکی تھاہ نہیں اوسکو دمی گئی اور
 اوسنو اوس کو زمین کو جسکی تھاہ نہیں کہلا تو اوس کو زمین سے بڑے تنور کا سا دھوان اٹھا
 اور اوس کو زمین کے دھوئین سے سورج اور ہوا تاریک ہو گئی اور اوس دھوئین سے زمین پر
 ٹڈیاں ٹھکیں اور اونہیں ویسی ہی قوت دی گئی جیسی زمین کے بچھوں کی قوت ہے اور اونہیں

یہ کہا گیا کہ زمین کی گمانس کی کسی سب سے یا کسی درخت کو نقصان نہ پہونچاویں مگر فقط اون آدمیوں کو جنکی ہاتھوں پر خدا کی مہر نہیں اور اونہیں یہ دیا گیا کہ وہی اونہیں جان سونا رہیں بلکہ یہ کہ وہ پانچ مہینے تک اذیت اور ہاویں اور اونکی اذیت بچو کے ڈنک کی سہی جب وہ آدمیوں کو مارا ہی اور اون دنوں آدمی موت ڈھونڈیں گی اور او سکونیا و نیگی اور مرنے کے مشتاق ہونگی اور موت او مرنے ہاگی گی اور اون مڈیوں کی صورتیں اون گھوڑوں کی سی تھیں جو لڑائی کے لئی تیار کی گئی تھیں اور اونکی سروں پر گویا سونے کے تاج اور اونکی چہرے آدمیوں کے سے چہرے تھے اور اونکی بال آج عورتوں کی بالوں کے مانند اور اونکی دانت بڑے تھے اور اونکو بکتر لوبی کے بکتروں کے مانند تھے اور اونکے پروں کی آواز رتوں اور بہت گھوڑوں کی تو آواز تھی جو لڑائی میں دوڑتے تھے اور اونکی د میں بچھوؤں کی سی تھیں ورنہ ڈنک اونکی ڈون میں تھی اور اونکا یہ اختیار تھا کہ پانچ مہینے تک آدمیوں کو ایذا پہونچاویں اور اوں راہہ کوئیں کافر شتہ اون پر بادشاہ تھا او سکنا نام عبرانی میں ابدون اور یونانی میں ایکٹیون ہے ایکل فسوس گذر گیا ویکو و افسوس اور او سکے بعد آئے تھیں آئے محمدی بانیو اس عہد پادری لوگ سمجھتی ہیں کہ مڈیوں سے عرب لوگ مراد ہیں یا یون سمجھتی ہیں کہ اسمیں کچھ اونکی تعریف نہیں بلکہ اسہی مطلب ہے کہ اون لوگوں نے شام اور روم اور مصر کے جوئی عیسائیوں کو قتل کیا فرقہ پرستنت کے پادری قسطنطین والوں کو جو بڑا عیسائی کہتی ہیں اس عہد تفسیر ڈوالی میں لکھا ہے کہ فقط اونہیں آدمیوں کو جنکی ہاتھوں پر خدا کی مہر نہیں اسکا یہ مطلب کہ وہ اس کے اچھے بندے نہیں تھے بلکہ بدکار اور بت پرست عیسائی تھے معلوم ہوتا ہے کہ اولیائے اور افریقہ اور یورپ کے ملکوں میں جہاں تک مسلمانوں نے فتوحات کو بڑایا وہاں اکثر عیسائی اولیاء کے پوجنی ہیں بت پرستی کے مجرم تھے کہ تہوں کو نہ پوجتی ہوں اور مسلمانوں کا یہی قول تھا کہ ہم بت پرستی کو مٹاتے تھے اور اس کی توحید کو قائم کرتے تھے یہ جو فرمایا کہ ستارہ گرا اس سے مراد یہو فرشتہ کا اور ترایا حکم الہی کا ظہور اور انبیاءوں کی زبان میں کہی کہی ستارے سو فرشتہ مراد ہوتا ہے اور اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے ان اسکا اولیاء ہوں کے حق میں کہ وہ بی ادب اندکے نہیں ہو سکتی ہیں تفسیر ڈوالی میں مڈیوں سے عرب لوگوں کو مراد لیا ہے

اور پادری ڈاؤنٹی نے عیسائیوں کے گمراہ فرقوں کو مراد لیا ہوا اور ہمارے نزدیک سچ مچ کی ٹڈیاں مراد
ہیں کیونکہ سچ مچ کی ٹڈیاں ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پانسو یا پانچویں برس تک تھیں
یوں تو ٹڈیاں نکلا ہو کرتی ہیں مگر وہ ٹڈیاں ایسی تھیں کہ تاریخ کی کتابوں میں اونکا ذکر لکھا گیا اس سے
معلوم ہوا کہ وہ ٹڈیاں بہت کثرت سے تھیں اور اتنا کہ کوئین سے طاہر اسمندر مراد ہوا اور ٹڈیاں
اسمندر میں نکلتی ہیں امام مالک کی موطا میں ہے کہ جب اجمار نے فرمایا کہ اسمندر میں ایک مچلی
ہو اسکی ناک سے سال بہر میں دو بار ٹڈیاں نکلا کرتی ہیں تاریخ ابوالفدا جو پادریوں کے نزدیک
بھی معتبر ہے اسکی بیان ہے کہ حضرت سکندر ذوالقمرین علیہ السلام نے جب دارا فرج پائی اور قوت
سوی میں سو چھپیس برس گزری تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر تشریف لی گئی یہ
بادشاہوں کا احوال لکھتی لکھتی لکھا ہے کہ دو سر تاؤ و دو سیوس جسکی وقت میں غار والے جو
یعنی جنکا ذکر سورہ کہف میں ہے جاگ اڑی اوسنی سن سات سو چھپیس سکندری کے دریا
انتقال کیا اوسکی بعد مرقاؤس سن سات سو باسٹھ میں بادشاہ ہوا اوسکی بعد و النطیس بادشاہ
ہوا اوسنی ایک برس بادشاہت کی اوسکی بعد لاؤن کبیر بادشاہ ہوا اوسکی دنوں میں ایک بڑا
بہو نچال آیا تھا کہ بہت گہر لوگوں کے انطاکیہ میں دس گئی اوس کے بعد زینون ہوا اور سن
سات سو اٹھانوے سکندر کے میں مر گیا اوسکی بعد اسطیناؤس ہوا ابو عیسیٰ لکھتا ہے کہ اوسنی
ستائیس برس بادشاہت کی اوسکی بیٹی کے دسویں برس کال پڑا اڑیسی پہلی اور سن چھ سو
پچیس میں مر گیا احمد ابن یوسف قرمانی دمشق نے بھی اخبار الدول میں لکھا ہے کہ اوسکی وقت میں
ٹڈیوں کے باعث سو لوگ سخت بہوک میں گرفتار رہے زینون میں تے نہیں ہی بلکہ دنوں
میں یہ بادشاہ سن سات سو اٹھانوے سکندری میں مر گیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
پیدائش سے اوسوقت تک چار سو چانوے اور آٹھ جانے سے چار سو باسٹھ برس گزری
تھی اوسکی بعد اسطیناؤس بادشاہ ہوا اوسکی بیٹی کے دسویں سال ٹڈی پہلی اور کال پڑا
اوسوقت حساب سے سن سکندری آٹھ سو اٹھ تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش
سے پانسو یا پانچ برس ہوئی تھی حضرت یوحنا کی پیش خبری کا مطلب کہل گیا کہ ان ٹڈیوں
اور کوجان سے نہیں بلکہ ایذا پہونچائی وہ ایذا ہی کال اور بہوک کی تھی اور یہ جو ٹڈیوں کی صورت

لڑائی کے گھوڑوں کی سی تھی اور چہرے آدمیوں کے سے اور بال عورتوں کے سے یہ اوس غیب کے
عالم کا کچھ ہی ہے جسکو اسد ہی جانے کہ ٹیڈیوں کی صورت یوں دکلائی اور اتنا کہ کوئین کا یعنی سمندر
کا فرشتہ اونپر عالم تھا جسکا نام ابڑون ہے یعنی اسد کے حکم سے ہلاک کرنے والا تفسیر ڈوالی میں ہے کہ
ٹیڈیوں کی عادت ہے کہ بائیں عینتی جو گرمی کو بھرتے ہیں اوسی میں پیدا ہوتی ہیں اور غلہ کماتی ہیں اور مگر
ہیں اور مسلمانوں نے جب مسطینہ کو گھیرا تھا سات برس تک ایسا کرتے رہے کہ جارتوں میں
حالیں آتے تھے اور گرمیوں میں اڑتے تھے اور اگر ایک دن سے ایک برس مراد لیا جاوے تو ڈیڑھ
سو برس ہوتے ہیں مسلمانوں کی سلطنت کا غلبہ ڈیڑھ سو برس رہا سن چہ سو بارہ سی سات سو
باسٹھ تک آئے ایمان والو پادریوں نے دیکھا کہ اس جگہ بہت تعریف کے کلمے نہیں ہیں بلکہ ٹیڈیوں
اور چھوٹوں سے مثال ہے اسلی پادری لوگ زبردستی اسکو عربوں کی خبر پھیراتے ہیں اور جابجا
لڑائیوں کی بشارتیں جو بڑے بڑے تعریفوں کے ساتھ ہیں وہاں اوپر اوپر مطلب کو پہنچتے
ہیں اس جگہ جو صاف فرمایا کہ اونکو حکم ہو کہ اونکو جان سی غار میں اسکا یہ مطلب سمجھتی ہیں کہ اگر
عربوں نے بہت آدمیوں کو قتل کیا مگر سارے قوم کو قتل نہیں کر ڈالا یہ فقط پادریوں کی زبردستی
ہے اور یہ جو فرمایا کہ زمین کی گمانس یا کسی ہنسے یا کسی درخت کو ضرر نہ پہنچاؤں اس سے پادریوں
نے سمجھا کہ سچ مچ کی ٹیڈیاں مراد نہیں ہم کہتی ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ گمانس اور ہنسے اور درخت سی
جوانی اور لڑکے اور بوڑھے آدمی مراد ہوں جیسا کہ آٹھویں باب کی ساتویں آیت میں ہو چکا ہے
کہ تھامی درخت جل گئی اور تمام ہری گمانس جل گئی اور تفسیر ڈوالی میں وہاں آدمیوں کو ملو
لیا ہے تو بیان بھی یہی مطلب ہے کہ وہ ٹیڈیاں ایمان دار آدمیوں کو نہیں ستاویں گی فقط انہیں
آدمیوں کو ستاویں گی جو ایمان سے خالی ہیں حالانکہ علم ان ٹیڈیوں کا احوال اور کتابوں میں تلا
کرنا چاہیے اور یہ جو فرمایا کہ اون دنوں میں لوگ مرنے کے مشتاق ہوں گے اسکا یہ مطلب کہ پادری
لوگ اوسوقت میں بہت بگڑا دیں گے اور دین میں بڑی بڑی خرابیاں ڈالیں گے اس مطلب
سویا انداز لوگ مرنے کے مشتاق ہوں گے اب جناب یوحنا فرماتے ہیں اور چٹی فرشتوں نے زنگاہوں
اور پیٹوں سونے کی قربان گاہ کے چاروں سینگوں میں سے جو خدا کے حضور ہی ایک آواز سنو جو
اوس چٹی فرشتے سے جس پاس زنگاہ تھا کہتی تھی کہ اون چار فرشتوں کو جو فرات کی بڑی ندی پر

بندہ بن کہلوی اور دوسرا فرشتے چوتھے جو ایک گھڑی اور ایک دن اور ایک مہینہ تک تیار تھے کہ کوئی
 کی تہامی کو بار ڈالیں اور فوجوں کے سوار شمار میں مبتلا کر دیتے اور دنیا و مافیہا اور گورن
 اور اونکو سوار دیکھتے ہیں مجھ کو یوں نظر آئی کہ اونکی بکتر آگ اور سنبل اور گندک کے سے تھو اور گورنوں کے
 سر بردن کے سرورن کے مانند اور اونکی منہ سے آگ اور دھواں اور گندک نکلتی تھی ان تینوں آفتوں
 یعنی آگ اور دھواں اور گندک سے جو اونکے منہ سے نکلتی تھی تہامی آدمی مارے گئے کہ اون
 گورنوں کی فوج تین اون کے منہ میں اور اونکی دم میں تین کیونکہ اونکی د میں سانپوں کی سے
 تھیں اور اونکی سر سے اور وہ اون سے ایذا پہنچاتے تھے اور باقی آدمیوں نے جو اون آفتوں سے
 مارے نہ گئے تھے اپنے ہاتھوں کے کاموں سے توبہ لے لی کہ دیوے اور روتے اور روتے اور روتے اور
 پتھر اور لکڑی کی مورتنوں کی جو نہ دیکھ سکیں اور سن سکیں اور نہ چل سکیں پوجا کر رہے اور لوہوں
 اپنی خون اور اپنے جادو گر یوں اور اپنی ت اور اپنے چور یوں سے جو کرتے تھے توبہ لے لی آئے محمدی
 بہانہ اور پر کی پیش خبری کا جس زمانہ میں ظہور ہوا یعنی کال پڑا اور ٹی پیلی او سے زمانہ
 تھوڑی دنوں بعد دریائی فرات پر لڑائی ہوئے اور دونوں پیش خبریوں کا خوب مطلب کہل گیا
 ابو الفداء نے اس کے بعد لکھا ہے کہ اس کے بعد سیطینوں ہوا اور سن آٹھ سو چونتیس سکندری میں مگر
 اس کے بعد دوسرا سیطینوں ہوا اور سن آٹھ سو چونتیس برس بادشاہت کی اس کے وقت میں بڑی لڑائے
 فارس والوں اور روم والوں کے درمیان ہوئے اس کے بیٹھنے کے آٹھویں برس فارس
 والوں اور روم والوں کا مقابلہ دریائی فرات کے کنارے پر ہوا اس لڑائی میں بہت خلق کے
 لوگ قتل ہوئے اور روم کے لوگ دریائی فرات میں بہت ڈوب گئے یہی بادشاہ سن آٹھ سو
 بہتر سکندری میں مگر کیا تاریخ کامل میں ہے کہ اسی بادشاہ کے وقت میں نوشیروان بادشاہ تھا
 اسے عقل مند اس بادشاہ کے بیٹھنے کے آٹھویں برس چھاب سی سن سکندری آٹھ سو پالیس
 تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پانسوا و تالیس برس ہوئی تھے یہ پینتیس برس
 بعد چالیس برس بعد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو اس کے بعد جو غوثی خبری ہو وہ
 صاف محمدی شہادت ہی مگر تفسیر ڈروالی میں دریائی فرات کی لڑائی کو سات سو برس بعد کی لڑائی
 کی خبر نہیں آیا ہے اور لکھا ہے کہ عثمانی بادشاہوں نے سن بارہ سو اکیاسی عیسوی میں یونان اور

روم کے عیسائیوں پر فتح پائی پر لکھا ہے کہ پیچم کے عیسائی جو روم کے تخت پر بیٹھے اور روم کا ملک
 کی بادشاہت میں جنہوں نے پوربی اور یونانی کلیساؤں کو اس طرح پر عذاب پاستے دیکھا تھا تب بھی
 وہ بت پرستی اور اولیا پرستی اور صورت پرستی پر اڑے ہوئے تھے بلکہ ایذا رسانی اور غلامی
 اور قریب کی اصلاح نہیں کرتے تھے یہ قول پائیل کا ہے آسمانی پادریو یہ خبر صاف اوس لڑائی کی
 ہی جو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے دریای فرات پر ہوئی اسکی بعد کی بشارت
 محمدی بشارت ہے دشوان باب جناب یوحنا فرماتے ہیں پیرینی ایک اور زور آور فرشتے کو
 آسمان سے اترتے دیکھا جو بلی کو اوڑھ لیا تھا اور اس کے سر پر دھنک تھا اور اس کا چہرہ آسمان
 سا اور اس کے پانوں آگ کے ستون کی مانند تھے اور اسکی ہاتھ میں ایک چوٹی کا کتاب کھلی
 ہوئی تھی اور اسنی اپنا دھنکا پانوں سمندر پر اور بنیان خشکی پر دہرا اور بڑی آواز سے جیسی
 شیر کرتا ہے پکارا اور جب وہ پکار چکا تب سات گرجوں نے اپنی آوازیں دین اور جب وہی
 سات گرجیں اپنی آوازیں دی چکیں تو میں لکھی پر تھا پرینے آسمان سے آواز سنئی جو مجھ کو کہتی
 تھی کہ جو کچھ وہی سات گرجیں بولیں اوس پر مہر کر اور اوس کی لکھت اوس فرشتے نے جسی مینی
 سمندر اور خشکی پر کھڑا دیکھا اپنا ہاتھ آسمان تک اٹھایا اور اسکی جو ہمیشہ تک زندہ ہے
 جسنی آسمان کو اور جو کچھ اوس میں ہے اور زمین کو اور جو کچھ اوس میں ہے اور سمندر کو اور جو کچھ
 اوس میں ہے سدا کیا قسم کہانی کہ پراوردت ہوگی بلکہ ساتویں فرشتے کی آواز کے دنوں میں
 جب وہ پہنچنی پر ہو خدا کا پوشیدہ مطلب جیسا اوسنے اپنے نیندوں نبیوں کو خوشخبری دی ہے
 پورا ہوگا آسمانی پادریو دریائے فرات کی لڑائی کے بعد بہت مدت نہیں گزری تھی کہ جناب
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا یہی وہ خوشخبری ہے جو اللہ نے پیغمبروں کو دی تھی جو اوس
 فرشتی نے یاد دلانی پادری ڈایو ڈیٹی لے اسکو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے کے خبر پڑا اوسکو
 یہ کہلا ہوا مطلب اوسکی سمجھ میں نہ آیا جناب یوحنا فرماتے ہیں گیارہواں باب اور ایک سر
 کنڈاجریب کی مانند مجھ دیا گیا اور فرشتے کھڑا کرتا تھا کہ اوشہ اور خدا کی ہیکل یعنی مسجد اور
 قربان گاہ اور ان کو جو اوس میں عبادت کرتے ہیں ناپ مگر اوس دالان کو جو ہیکل کے باہر ہے

جو پڑوسی اور اوسکو متناپ کیونکہ وہ غیر قوموں کو دیکھا ہے اور وہ مقدس شہر کو یہاں لیس مہینوں
 تک پامال کرینگے سید منصور علی صاحب دہلوی نے تاریخ بیت المقدس میں پادری اسکات کی
 رومن تفسیر سے نقل کیا ہے کہ باہر والا احاطہ غیر قوموں کا کہلاتا تھا اس واسطے کہ بیان تک سب
 لوگوں کے واسطے جائیگی اجازت تھی اسے ایمان والو مسجد بیت المقدس کو جب پہلی بار بخت
 نے دیکھا تو حضرت حزقیل علیہ السلام کی سامنے اس مسجد کی زمین فرشتے نے تاپا تھا حضرت
 حزقیل علیہ السلام کے صحیفہ کے چالیسویں باب سے چوتالیسویں باب تک اسکا بیان بہت سہل
 کے ساتھ ہے چالیسویں باب کی پہلی آیت میں حضرت حزقیل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہمارے
 قید کے پچیسویں برس شروع سال میں مہینوں کی دسویں تاریخ شہر کی دیواریں کے چودہویں سال
 اوسی دن اللہ کا ہاتھ مجھ پر آیا اور مجھ کو وہاں لے گیا اللہ کے دکھاوے میں مجھ کو اسرائیل کی زمین
 تک لے گیا پھر یہ ذکر ہے کہ میں ایک شخص کو دیکھا اوس کو کہا جو کچھ میں تجھ کو دکھاتا ہوں تو دیکھ اور
 جو کچھ تو دیکھتا ہے اسرائیلیوں کو خبر دے کہ اوس شخص نے ہیکل یعنی مسجد کے صحن کو اور
 ہیکل کو یعنی مسجد کو ناپا اس ناپی کا ظہور اللہ نے یوں دکھلایا کہ خسرو بادشاہ کے ہاتھوں
 اللہ نے اس مسجد کو پہرا باد کر دیا اب پہرہ رومیوں نے اوسکو ویران کر دیا تو جناب یوحنا کو اوس
 ناپی کا حکم ہوا اس ناپی میں یہاں اشارہ تھا کہ یہ مسجد پہرا باد ہوگی اور ایماندار بندے اوس میں
 اللہ کی عبادت کرینگے سواوسکی آبادی پانسو برس بعد محمدیوں کے ہاتھوں ہوئی وہی اوس میں
 اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور باقی شہر میں محمدی ہی رہتے ہیں اور غیر قوم یعنی یہود اور نصاریٰ
 بھی رہتے ہیں اور یہاں لیس مہینوں کے ایک ہزار دوسو ساٹھ دن ہوتے ہیں اور دن سے برس
 مراد ہے اس کتاب کے بارہویں باب میں محمدی بشارت نہایت صاف کہلی ہوئے ہیں
 ایک ہزار دوسو ساٹھ دن کا لفظ ہے اور اوس سے مراد بارہ سو ساٹھ برس ہیں جو دین
 محمدی کی ترقی کی مدت ہے اوس کے موافق بیان ہی یہاں لیس مہینوں کی بارہ سو ساٹھ برس
 ہم محمدیوں کی ترقی کے ہیں اس مدت میں ارشاد ہوا کہ غیر قوموں کے لوگ اس پاک شہر کو
 پامال کرینگے یعنی مسجد کی باہر تمام شہر میں وہ لوگ بھی رہیں گے جو ایمان سے خالی ہیں مگر
 مسجد میں فقط ایمان والے لوگ اللہ کی عبادت کرینگے تو مسجد کے باہر کو متناپ قطع مسجد کو

ناپ لو آج وہ فرشتہ اللہ کی طرف سے فرماتا ہے اور میں اپنے دو گواہوں کو قدرت بخشوں گا اور وہ
 دسے ٹاٹ اور وہ کر ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک نبوت کرینگے یہ وہ دو درخت زیتون کے اور وہ
 شہدائین ہیں جو زمین کے خداوند کے حضور کھڑے ہیں اور اگر کوئی چاہی کہ انکو ضرر پہنچاوی تو
 انکو منہ سے آگ نکلتی ہو اور انکی دشمنوں کو کہا جاتی ہے سو اگر کوئی چاہی کہ انکو ضرر پہنچاوی
 تو ضرر ہو کہ اسی طرح ہمارا جاوے اور انکو اختیار ہو کہ آسمان کو بند کریں کہ انکی نبوت کو مینے
 وعظ اور نصیحت کے دونوں میں پانی نہ بہے اور پانیوں پر بھی اختیار رکھتی ہیں کہ انکو لہو
 بنا ڈالیں اور جب چاہیں زمین پر ہر طرح کی آفت لاویں اور وہ جب اپنی گواہی دیں کہ
 تو وہ جانور حیات ہا کوئین سے نکلتا ہے اور اسی طرح اور اپنی غالب ہوگا اور انہیں مار
 ڈالے گا اور انکی لاشیں اوس بڑے شہر کے بازار میں جو عرفہ جانی جنت کا سدوم اور مشہور تھا
 ہو جان ہمارا خداوند ہی سولی پر کھینچا گیا پڑسی رہیں گی اور لوگوں اور فرقوں اور زبانوں
 اور قوموں میں سے ہوتے اور انکی لاشوں کو ساڑی تین دن تک دیکھا کرینگے اور انکی لاشوں
 کو قبروں میں رکھیں نہ دینگے اور زمین کے رہنے والے اور خوشی اور خرمی کرینگے اور ایک ہزار
 کو سو فاقین بھیجیں گے کیونکہ ان دونوں نبیوں نے یعنی وعظ و نصیحت کرنے والوں نے زمین
 کے رہنے والوں کو ستایا تھا اور ساڑی تین دن کے بعد زندگی کی روح خدا کی طرف سے
 ان میں ورائی اور وہ اپنی پانوں پر کھڑے ہوئے تھ جنہوں نے انہیں دیکھا اور ہڑا
 خوف پڑا اور انہوں نے آسمان سے بڑی آواز سنی جو انہیں کہتی تھی کہ اہر او ہر او اہر
 وہ بادل میں آکر آسمان پر چڑھ گئی اور انکی دشمنوں نے انکو دیکھا پھر اوسی گھڑی ایک بڑا
 ہونچال آیا اور اوس شہر کا دسواں حصہ گر گیا اور ہونچال میں سات ہزار آدمی جان سے
 مارے گئے اور باقی جو تھی ہر اسان ہو گئی اور انہوں نے آسمان کے خدا کی تعظیم کی اسے
 ایمان والو عربی میں شہید کے اصل معنی گواہ کی ہیں اور جو اسکی راہ میں قتل کیا جاتا ہے
 اسکو بھی ایسی شہید کہتی ہیں کہ وہ اسکی سچائی کا گواہ ہو کہ اسکو نام پر جان دیتا ہے اسکی
 عبرانی میں عدی کے معنی گواہ کی ہیں اور جہاں اوس شخص کا ذکر ہوتا ہے جو اسکی راہ
 میں مارا گیا ایمان ہی عدی کا لفظ آتا ہے رسالہ اسماعیل کو بائیسویں باب کی بیسویں آیت میں

بیان استیفاء شہید کا ذکر ہے وہاں عبدانی مین عدی کا لفظ ہے تو بیان یہ معنی بہت صاف
 ہیں کہ اپنی دو شہیدوں کو اختیار دوں گا کیونکہ اونکو قتل ہونے کا ذکر صاف موجود ہے یہ بات
 اوس فرشتے نے اسد کی طرف سے فرمائی جسے مسیح کے ناپی کا حکم کیا تھا اور نبوت کو معنی ہیں
 خبر دینا بیان وہ معنی نہیں ہیں کہ اسد کی طرف سے اون پر شریعت کو حکم اوتے ہیں اور وہ
 اونکی خبر دیتی ہیں بلکہ بیان یہ معنی ہیں کہ وہ دونو شہید لوگوں کو وعظ و نصیحت کریں گی اور
 لوگوں کو ایمان کی باتوں کی خبر دینگی جناب پولوس نے جو خط قرنتیوں کو لکھا ہے اوسکا
 چودہواں باب دیکھو وہاں وعظ و نصیحت والوں کا صاف صاف ذکر ہے اونکے حق مین نبی کا لفظ
 لکھا ہے بیان ہی یہی معنی ہیں کہ وہ دونو شہید ٹاٹ پٹکر یعنی نہایت عاجزی اور
 خاکساری اختیار کر کے بارہ سو ساٹھ برس تک جو دین محمدی کی ترقی کی مدت ہے جیسا کہ
 اس کتاب کی بارہویں باب سے ظاہر ہے اس مدت مین وہ دین کی باتوں سے لوگوں کو خبر
 دینگی اور نصیحتیں کریں گی کیونکہ اگرچہ وہ شہید ہو گئی مگر وہ زندہ ہیں روشن دل لوگوں کو ہمیشہ
 اونی فیض پہنچا رہی گا اور وہ اونکو تعلیم کرتے رہیں گی اور اونکا کام دیکھ دیکھ کر بہت لوگ
 نصیحت پکڑیں گے حضرت زکریا علیہ السلام کو صحیفہ مین یہ بیان ہو چکا ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام
 نے دو درخت زیتون کے اور ایک شمع دان دیکھا اور فرشتے سوچا کہ یہ دونو درخت
 زیتون کے کیا ہیں فرشتے نے فرمایا کہ یہ دونو زیتون بیڑی تیل کے ہیں یعنی اوس روشن تیل سے
 فیض لینی والے ہیں جو اوس شمع دان سے نکلتا ہے وہ ساری زمین کے خداوند کو سادہ
 یعنی اسد کی حضور مین کہڑی ہیں حضرت یوحنا پر اسد نے ظاہر کر دیا کہ اون دونو
 شخصوں کا ظہور ابی تک نہیں ہوا ہے پراونکی جلال کا یوں بیان فرمایا کہ اونکی سنہ
 ستر گ نکلے گی اور اونکی دشمنوں کو کہا جائے گی یعنی اونکی بدعا سے اونکو دشمن جو اونکو
 قتل کریں گے وہ پراوس طرح قتل ہو جائیں گے اور اختیار ہے کہ اگر اسد ستر گ لگین تو اسد آسمان
 سے پانی کو روک دی اور زمین کے پانی کو لہو بنادی اور یہ طرح کی آفت اونکو دشمنوں پر
 لاوی مگر وہ ایسا نہ کریں گے کیونکہ اونکو خلقت پر نہایت رحم ہے اور جب وہ اپنی گواہی دے
 چکیں گے پھر خوب طرح لوگوں کو وعظ و نصیحت کریں گے اور اپنی بے قصوری ثابت

شہر و تمامہ پہرہ چو فرمایا کہ ہمارا خداوند یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی وہاں سولی پر پہنچی گئی اسکا ہیہ
 مطلب کہ بابل کے لوگ بھی آپکو ٹیسے دشمن مہین آپکی قتل کی خبر سنکر نہایت خوش ہوں اور اس کتاب
 کے اٹھارہ سو مہین بابل کے آخر میں بابل کے حق میں صاف فرمایا ہو کہ تیری حیا و دگری سے زمین
 کی سب سے قومیں و فضا آگائیں اور زمینوں اور پاک لوگوں کا اور اون سب کا اور جو زمین پر قتل کئی
 گئی اور زمین پر آگیا بیان ہی معلوم ہوا کہ جتنی پاک لوگ تمام زمین میں قتل ہوئی سب کا خون
 بابل میں پڑا گیا اسکا ہی باعث ہو کہ بابل و ملون نے منہ پر ظلم کر نیکی بنیا و ڈالی و سبکی
 خون کا وبال اوپر ہی ہوا اسی راہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی گویا اوسی شہر میں سولی
 پر چڑھائی گئی اور یہ ہی ہو سکتا ہو کہ خداوند سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں کیونکہ وہ
 بابل کے علاقہ میں پیدا ہوئے تھے اور وہاں کے کافروں نے اوکو آگ میں ڈالا تھا وہ آگ
 بڑی دور تک بہڑ کا فی ممتی اور آپکو گوہن میں رکھ کر اوسمیں پھینکا تھا تو یہ ہی سولی چڑھا
 میں مداخل ہو خلاصہ یہ ہو کہ سب سچی اور نشان بیان بابل کے مہین یہ پیش خبری بیشک جناب
 امام حسین علیہ السلام کی اور جناب عباس علیہ السلام کی ہو کیونکہ امام حسن علیہ السلام
 اس سے پہلے زہر سے شہید ہو چکے تھے اور مواقع دستور کے دفن ہوئی تھی جناب امام حسین
 علیہ السلام نے اور جناب عباس علیہ السلام نے پہلے اپنی دشمنوں کو خوب و غلط سنایا پھر
 دشمنوں کی ہاتھ سے شہید ہوئی اور جناب امام حسین علیہ السلام کو ساتھ آپکی کئی بہائی اور بیٹی
 اور بیٹی شہید ہوئی مگر آپکی بہائی جناب عباس علیہ السلام نے آپکے واسطے بہت عری محنت
 کی تھی اوکو مزار پاک سے بھی اتنا کر اتنا میں ظاہر ہوئی ہیں اور یہ جو فرمایا کہ افوکی لاشیں اوس
 بڑے شہر کے بازار میں پڑی رہیں گی جس نطق کا ترجمہ بازار لکھا ہو وہ عجلانی میں رجب
 ہو اوسکی معنی لغت جبرانی میں لکھی ہیں سرک اور شہر کے دروازے کے سامنے گشاہ
 جگہ سے دریائے فرات کے سامنے کا مقام جہاں امام حسین علیہ السلام شہید ہوئی یہ مقام
 بابل کا بازار ہوگا یا اس شہر کے باہر کا میدان ہو گا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
 شہادت کی خبر بہت حدیثوں میں دی ہے ابن کثیر رحمہ اللہ اپنی تاریخ میں حضرت عائشہ
 کی زبان ایک روایت لکھی ہے اوسمیں یہ لفظ ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں

بابل کی زمین پر قتل کیا جائیگا اور یہ جو فرمایا کہ لوگوں اور فرقوں اور زبانوں اور قوموں میں
 سے بہترے اونکی لاشوں کو ساٹھ ہی تین دن تک دیکھا کرنگی سوا سیاسی ہوا اس زمانہ میں
 مسلمانوں میں عربی اور فارسی اور رومی زبانوں کی جانتی والے ملے جلتے ابن زیاد کیطرت
 سی جو عمر ابن سعد فرج کا سردار تھا او سکی کوچ کا حال بھرا لے صاحب میں جو ہمارے وقت میں
 شیعوں نے چپانی ہو یوں لکھا ہے کہ کما شیخ مفید اور سید ابن طاووس اور طبرسی رحمہم نے کہ عمر
 ابن سعد نے امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک اعلا شورو کے دن خلیا ہی
 یزید اور حمید ابن مسلم کے ساتھ ابن زیاد کے پاس بھیجا اور باقی شہیدوں کے سر و غیرہ
 کے ساتھ بھیجی اور ابن سعد اعلا شورو کے باقی دن اور دوسرے دن دو ہر تک ٹھہرا ہوا اور
 اپنے قتل کئی ہو دن کو جمع کیا اور ان پر نماز پڑھی اور انکو دفن کیا اور امام حسین علیہ السلام
 کو اور اونکی سب مددگاروں کو چھوڑ گیا اور انکو دفن کا کچھ وہ بیان نہ کیا پہ لکھا ہے کہ جب
 امام علیہ السلام کے جسم پر اسطرح تین دن گذر گئی تب قوم اسد کے کچھ لوگ نینواسی خلی
 اونہوں نے ان لوگوں پر نماز پڑھی اور دفن کیا اور ملا باقر مجلسی نے جلاوالعین میں لکھا
 ہے کہ ایک معتبر کتاب کی روایت ہے کہ قوم اسد کا ایک مرد کہتا ہے کہ میں نہر علقی کے کنارے
 پر کھینسی کرتا تھا جب عمر ابن سعد کا لشکر چلا گیا میں عجائب چیزیں اوس جنگل کے شہیدوں
 میں دیکھیں جنگا میں ذکر نہیں کر سکتا اون باتوں میں سے ایک بات یہ ہے کہ اون لشکر
 جب ہوا چلتی تھی وحشک و عنبر کے خوشبو سے بھی اچھی خوشبو جگاتی تھی اور ہمیشہ
 میں دیکھتا تھا کہ ستارے آسمان سے نیچے آتے ہیں اور اون پاک جسموں کے نزدیک سے
 اوجھ جاتے ہیں اور میں اوس جنگل میں اپنے لڑکے بالوں کے ساتھ اکیلا تھا اور جب
 سورج ڈوبتا تھا تو ایک شخص کی آہٹ دکھائی دیتی تھی جو قبلہ کیطرت سے اٹھتا تھا اور ان
 لاشوں کے درمیان میں داخل ہوتا تھا اور صبح کو چلا جاتا تھا میں کہتا تھا کہ لوگ کہتی
 تھی کہ یہ خارجی لوگ ہیں اسوقت کے حاکم سے لڑنے نکلتے پر یہ عجائب نشان کیوں
 نظر آتے ہیں اون باتوں میں سے ایک رات کو میںی عمدہ باندہا کہ آج نہیں سوؤ گا شاید حال
 کی حقیقت مجھ پر کھل جاوے جب شام ہوئے وہ شخص ظاہر ہوا لاشوں کے درمیان میں

داخل ہوا اور ایک جسم کے پاس گیا کہ اوس حسیم نورانی سے آفتاب کا سا نور روشن تھا اوسکو
 بغل میں لیا اور اس پر اپنا منہ ملا جب بہت اندھیرا ہوا بہت سی شعلیں ظاہر ہوئیں اور
 آواز روشنی بلند ہوئی ایک اونٹین کا کہتا تھا وا حسینا وا ماہا میں ڈرتا ہوا اوسکی اسل
 گیا اور پوچھا کہ تم کون لوگ ہو کہا ہم جن میں اور ہرات صبح تک حسین پر روتے ہیں
 اور وہ شخص جو تو نے دیکھا وہ حضرت علی ہیں کہ ہر شب کو آتی ہیں اور روتی ہیں اس
 روایت سے معلوم ہوا کہ عمر ابن سعد جب گیا رہوین تاریخ چلا گیا امام حسین علیہ السلام
 کی اور آپکو ساتھ والوں کی لاشیں کئی دن تک بے دفن میدان میں بڑی رہیں
 یہ شخص اسدیون کی قوم کا تھا ظاہر یوں ہے کہ اوسنی بارہوین اور تیرہوین شب اون
 لاشوں کی کراہتیں دیکھیں ہرچہ وہوین شب کو جاگتا رہا اور نیا معاملہ دیکھا تب چوہ
 کو اسدیون کو خبر ہو سچی اونہوں نے آکر دفن کیا اور یہ جو فرمایا کہ لوگ اونکو ساٹھ ہی تین
 دن تک قبر میں رکھنی نذنیگی اسکا یہ مطلب کہ آپکو دشمن بہت تھی اونکو ڈر کے مارے
 کہینو دفن نہ کیا جب اسدیون کو خبر پہنچے تب اونہوں نے دفن کیا اور فرمایا کہ لوگ
 اونپر خوشی کر شکر سوا یا ہے ہوا بن زیاد کی فوج والوں نے آپکی قتل پر بڑی خوشی ظاہر
 کی تھی اور فرمایا کہ ساٹھ ہی تین دن کے بعد زندگی کی روح اسکی طرف سے اونہیں
 آئی اسکا یہ مطلب کہ بعد دفن کے اسنے اونکو قبر وں میں زندہ کر دیا اور آسمان پر
 اونکو بلایا ایسی احوال اوس عالم میں بہت گذرتے ہیں اور فرمایا کہ اونکو دشمنوں نے
 اونکو دکھا اسکا مطلب یا تو یہ ہے کہ شیاطین اور جنوں نے اونکا آسمان پر جانا دیکھا
 ڈر گئی یا آسمانوں نے بھی خواب میں ایسا دیکھا ہو گا علامہ عبدالمداہن نور اللہ شیعہ نے
 کتاب عوالم العلوم میں حسن ابن سلیمان کی کتاب المختصر سے نقل کیا ہے کہ اونہوں نے
 کتاب المعراج میں اپنی سند صدوق تک پہنچائی اونکی سند بکر بن عبدالمداہن پہنچ
 وہ روایت کرتے ہیں سہل بن عبد الوہاب سہوہ ابو معاویہ سے وہ اعمش سے وہ امام
 جعفر صادق علیہ السلام سے وہ امام محمد باقر علیہ السلام سے وہ امام زین العابدین علیہ السلام
 سے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں پانچویں آسمان پر حضرت

علی کی صورت دیکھی حضرت جبریل علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ فرشتے علی کی صورت کے
 مشتاق ہوئے اس لئے ان کی واسطے ان کی صورت نور سے بنادی امام محمد باقر علیہ السلام
 نے فرمایا کہ جب امام حسین علیہ السلام شہید ہوئی فرشتے اترے اور ان کو اوٹھا لے گئی
 اور ان کو حضرت علی کے صورت کے ساتھ پانچویں آسمان میں رکھا اگر یہ روایت درست
 ہو تو مطلب یہ ہے کہ دفن کرنے کے بعد ان کو آسمان پر اوٹھا لے گئی اور یہ جو فرمایا کہ بخیال
 آیا اور سات ہزار آدمی قتل ہوئے اس کا ظاہر یہ مطلب ہے کہ کوفہ میں مختار کی علامت
 ہوئے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے سب قاتل بڑے بڑے عذابوں سے قتل
 کئے گئی جناب یوحنا فرماتے ہیں دوسرا افسوس گذر گیا دیکھو تیسرا افسوس جلد آتا ہے
 اس کا یہ مطلب کہ چٹی فرشتے کے فرسنگے کا زمانہ جب میں دریائے فرات پر لڑائی ہوئی
 وہ زمانہ گذر گیا اب تیسرا افسوس جلد آتا ہے یعنی ساتویں فرشتے کے پہونگنی کا وقت
 آتا ہے جب میں اس کی بشارتوں کے ظہور کا وعدہ ہوا افسوس کا لفظ اسلمی فرمایا کہ
 افسوسوں کو کون پر جوابی رسول رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت
 پا کر ایمان نہ لاوین اور دنیا میں قتل ہونا اور عقبی میں ہمیشہ آگ میں رہنا قبول کریں
 اب فرماتے ہیں اور ساتویں فرشتے نے پہونکا اور آسمان پر بڑی آواز میں یہ کہتی
 ہوئی آئیں کہ دنیا کی بادشاہتیں ہمارے خداوند اور اسکے مسیح کی ہو گئیں اور وہ ہمیشہ
 تک بادشاہت کریں گا اسی محمدی ہائیو اور فرمایا تھا کہ ساتواں فرشتہ جب پہونے گا
 تب اس کا پوشیدہ مطلب جس کی آمد نے اپنی بیویوں کو خوشخبری دی تھی وہ ظاہر ہو جائیگا
 یہاں اوس پوشیدہ مطلب کو صاف کہو لہذا کہ جب ساتویں فرشتے نے پہونکا دنیا
 کی جتنی بادشاہتیں تھیں وہ سب اس کی اور اس کی مسیح کی ہو گئیں یعنی سب بادشاہتیں
 اگرچہ اس کی طرف سے تھیں مگر اوسنوی اپنے شریر بندوں کو ذلیل دے رکھی تھی
 اب وہ سب بادشاہتیں خاص اس کی اور اس کے مسیح کی یعنی اس کی آخری پیغمبر کی
 ہو گئیں اب آخری پیغمبر ہمیشہ تک بادشاہی کریں گے یعنی ان کا دین ہمیشہ غالب رہے گا
 اب فرماتے ہیں اور چوبیس بزرگ جو اپنی اپنی تخت پر اس کے حضور بیٹھے تھے منہ کے

پہل کرے اور اللہ کو سجدہ کیا اور بولے کہ اے خداوند خدا قادر مطلق جو ہی اور تھا اور جو آئینہ
 ہو ہم تیرا شکر کرتے ہیں کیونکہ تو نے اپنی بڑی قدرت اختیار کر لی اور بادشاہت کی اور
 قومیں غصی ہوئیں اور تیرا قہر آیا اور مردوں کا وقت ہو گیا کہ اونکی عدالت کی جاوی
 اور تو اپنے بندوں میں سے اور ایک لوگوں کو اور اونکو جو تیری نام سے ڈرتے ہیں
 کیا چھوٹے کیا بڑے اور غشی اور اونکو جو زمین کو خراب کرتے ہیں خراب کرے اے
 ایمان والو دیکھو جب اللہ کے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بادشاہی کی منادی
 آسمان پر ہوئی اور سوقت وہ چوبیس شخص جو اللہ کے حضور میں تھے وہ انہوں نے
 اللہ کے آگے سجدہ شکر کا کیا کہ یا اللہ تیرا شکر کہ تو نے اپنی خاص بادشاہی کو ظاہر کیا
 اور کافروں کی قوموں پر اپنا غضب نازل کیا اور مردوں کی عدالت کا یعنی قیامت
 کا ہی وقت آپ کو نچا آب فرماتے ہیں اور اللہ کی سیکل یعنی مسجد آسمان پر کھولی گئی اور
 اسکی سیکل میں اسکی عہد کا صندوق نظر آیا اور بجلیاں اور آوازیں اور گرجیں آئیں
 اور زلزلہ ہوا اور بڑے اگلے بڑے اے ایمان والو اللہ کی مسجد بیت المقدس کی شکل
 اللہ نے آسمان پر حضرت یوحنا کو دکھلائی اور اللہ کے عہد کا صندوق جس میں اسکا
 عہد نامہ یعنی تورات رکھی رہتی تھی وہ صندوق حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وقت
 سے چلا آتا تھا اور رخت نصر کے وقت سے غائب ہو گیا تھا وہ ہی اللہ نے دکھلایا اس
 میں یہ اشارہ تھا کہ مسجد بیت المقدس جو پران پڑی ہے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم کی بادشاہی میں بنائے جاوے گی اور پراس صندوق کو امام مہدی علیہ السلام
 اگر نکالیں گے اور اس مسجد میں رکھا جاوے گا اللہ نے وہ وقت ہی حضرت یوحنا کو
 دکھلایا اب دیکھو اس بڑی عدالت اور بڑی بادشاہی کے بادشاہ کے پیدا ہونے کا وقت
 اس شان و شوکت سے اللہ تعالیٰ نے جناب یوحنا کو دکھلایا یا بارہواں باب اور ایک
 بڑا نشان آسمان پر نظر آیا ایک عورت سورج کو اوڑھی ہوئے اور چاند اسکی پاؤں تلے
 اور اسکو سر پر لٹا ستاروں کا کچ تھا اور وہ حاملہ تھی اور جنم کے دروازے پر سے چلائی
 تھی پر ایک اور نشان آسمان پر دکھلایا دیا اور دیکھو ایک بڑا سرخ اثر وہاں جسکو سات سر

اور دس سینک اور اوسکی سرون پر سات تاج تھو اور اوسکی دم نے آسمان کو تھائی تیار
 کینچی اور اونکو زمین پر ڈالا اور وہ اثر دیا اوس عورت کو آگے جو جی پر تھی جا کھڑا ہوا تاکہ جب
 وہ جی تو وہ اوسکی بچی کو نگل جاوے اور وہ فرزند نہ رہے جی جو کہ اوس کے حصے سے سب
 قوموں پر حکومت کریگا اور اوسکا لڑکا امد کے آگے اور اوسکی تخت کے آگے اوشا لیا گیا اور
 وہ عورت بیابان میں جہاں امد نے اوسکی لئے جگہ تیار کی تھی بہاگ گئی تاکہ وہ ان
 ایک ہزار دوسو ساٹھ دن تک اوسکی پرورش کریں پھر آسمان پر اڑا دی ہوئے میکیل
 اور وہ فرشتے جو اوسکی ساتھ تھے اڑ دیے سے لڑنیکو کھٹے ہوئی اور اثر دیا اور اوسکی
 کارندی لڑے اور غالب نہ رہے اور نہ آسمان پر اونکی پہر جگہ ملی سو بڑا اثر دیا تھا اکیلا
 وہی پرانا سانپ جو ابلیس شیطان کہلاتا ہے اور سارے جہان کو غارتیا ہے وہ زمین
 پر گرایا گیا اور اوسکی کارندی بھی اوسکی ساتھ گرائی گئی اور پنی ایک بڑی آواز آسمان
 سے یہ کہتی سنی کہ اب نجات اور قدرت اور سلطنت ہمارے خدا کی آئی اور اختیار اوسکی
 مسیح کا ہوا کہ ہمارے بہائیوں کا مدعی جو رات دن ہمارے خدا کی آگے اونپر تہمت
 لگاتا تھا کرایا گیا اور اونہوں نے تبریکی اوس کے سبب اور اپنی گواہی کی بات کی باعث
 اوسکو حیت لیا اور اونہوں نے اپنی جانوں کو مرنے تک عزیز نہیں جانا اس واسطے اسی
 آسمانوں اور اونپر کے رہنے والو خوشی کرو افسوس خشکی اور تری کے رہنے والوں پر اسی
 کہ ابلیس تم پاس و ترا اور اوسکا بڑا غصہ ہے کہ وہ جانتا ہے کہ اوسکا وقت تھوڑا باقی
 ہے اور جب اڑ دیے دیکھا کہ زمین پر گرایا گیا تو اوسنی اوس عورت کو جو فرزند نہ رہے
 جی تھی ستایا اور عورت کو بڑے عقاب کو دو پر دی گئی تاکہ اوس سانپ کے آگے سے
 بیابان میں اپنی مقام کو اڑ جائے جہاں ایک زبان اور دو زبانوں اور آدی زبان
 تک اوسکی پرورش ہوتی ہے اور سانپ نے اپنی منہ سے پانی کی ندی عورت کو سچو
 بہائی تاکہ اوسکو ندی سے بہا دے پر زمین نے عورت کی مدد کی اور زمین نے اپنا منہ
 کھولا اور اوس ندی کو جو اڑ دیے نے اپنی منہ سے بہائی تھی پی لیا اور اثر دیا عورت پر
 غصی ہوا اور اوسکی باقی اولاد سے جو خدا کے حکم مانتے اور عیسائی مسیح کی گواہی کرتے ہیں

لڑنے گیا اسی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پیدا ہونے کا وقت پہلی سی جناب یوحنا کو دکھایا اور آپ کی ماں کو حضرت یوحنا فی اس شان و
 شوکت سے دیکھا کہ سورج کو اوڑھ رہی تھیں اور چاند فکری باؤن تلی اور بارہ ستاروں کا
 تاج سر پر تھا اور جن کو درو تھا اور اس وقت شیطان اس نیت سے جا کر لڑا ہوا کہ یہ لڑکا پیدا
 ہو تو اس کو نکل جاؤں مگر اللہ نے بچا لیا اور وہ لڑکا پیدا ہوا جس کی حق میں زبور شریف کی
 دوسری سورت میں یون ارشاد ہوا ہے کہ تو لوہی کے عصا سے سب قوموں پر حکومت
 کرے گا اتنہ ماں کہل گیا کہ یہ خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہ تھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کے بعد جناب یوحنا کو اللہ نے آئندہ زمانہ کا حال دکھایا اور یہ یہی دکھلایا کہ وہ
 لڑکا اللہ کے آگے اور اس کو تخت کر آگے اٹھایا گیا ایک مسراج کا وقت ہی اللہ نے دکھلایا اور
 یہ یہی دکھلایا کہ وہ عورت بیابان میں یعنی عرب کی اوس مقام میں جا کر گئی جہاں ایک ہزار
 و دسویں سالہ برس تک اوسکی پرورش کی جگہ اللہ نے تیار کی ہو اس میں یہ انشا ہے کہ
 جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ہجرت کر کے جا دیں گے اور وہاں دین کی ترقی ہوگی
 اور بارہ تلوں ساٹھ برس تک غلبہ ہو گا دن سے مراد برس ہی جیسا کہ حضرت دانیال علیہ السلام
 کو صحیفہ میں اسکا پورا بیان ہو چکا اور اللہ نے یہ بھی دکھلایا کہ حضرت میکائیل علیہ السلام
 نے اور انکی ساتھیہ کے فرشتوں نے ایلیس کو اور اوسکی ساتھیہ کے فرشتوں کو لڑکر زمین پر
 گرا دیا اور یہ آسمان پر انکو جگہ نہ ملی اس خبر کا صاف ظہور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کی وقت میں ہوا کیونکہ قرآن شریف کے اوڑھنے سے پہلے جن آسمان تک جا کر فرشتوں
 کی باتیں اونکی چوری سے سنتی تھے فرشتوں کو جو حال آئندہ کا اللہ تعالیٰ بتلاتا ہو وہ
 احوال جن اونسی سن لیتی تھے اور آدمیوں کو اگر بتاتے تھے جب سے حضرت محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم پر قرآن کا اوڑھنا شروع ہوا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو جو کہ ہر آسمان پر تھا
 وہی کہ جو جن باتیں سننے آوے اور سپر آگ کا شعلہ تاروں سے لیکر پہنکیں جب جنوں نے
 آگ کی مار کہا تو بہت سی جن محمدی ہو گئی اور جو ڈیپٹ تھو وہ منکر رہی اور انکو آسمان پر
 پہنچنے مل جو کوئی اونہیں کا فرشتوں کی باتیں سننے جاتا ہو اور سپر آگ کا شعلہ آتا ہو

جنون کے آشنا جاسا ملک عرب میں پہلو ہوئے تھو جنون جاسا اقرار کیا کہ آئندہ ابھی کوئی
خبر نہ ہو معلوم نہیں ہوتی اب جو کوئی کان لگاتا ہے اور سپرگ کا شعلہ آتا ہے جناب پر خدا کو
اللہ تعالیٰ نے اس وقت کا حال دکھلایا تھا اس وقت کی پاک اور احوال کو خوشی تھی کہ ہمارے
ایمان والو بہائو نگاہ دشمن جو طرح طرح کی تہمتیں اونپر لگاتا تھا گرا دیا گیا اللہ کے آگے تہمت
لگاتا تھا یعنی یوں کہتا تھا کہ یہ لوگ دین پر مضبوط نہیں رہیں گے جب میں اونپر طرح طرح کا
ظلم کروں گا تو یہ دین کو چھوڑ دینگے مگر اللہ والوں نے اسے اس کی قبول کو چھوڑا اور پابستہ رہے
عذابوں سے قتل ہونا قبول کیا مگر اللہ کا اور پیغام دیا کہ نام لینا نہ چھوڑا ہمارا شک کہ ہم
خدا کی نجات یعنی اس کی طرف سے نبیوں کی نجات آئی اور اس کی خاص قدرت اور
سلطنت کا ظہور ہوا اور اس کی مسیح کا یعنی اس پیغمبر کا اختیار ہوا جس کی بشارت پور
ہو چکی اس بات پر آسمانوں کو اور سب فرشتوں کو خوشی کر گیا مگر ہوا اس دشمن نے
اوس رسول پاک کی مان کو ستایا اور اللہ نے عقاب کے سے دو پر دیے تاکہ اوس سانپ
کو سامنے سے بیا بان میں یعنی عرب میں اپنی مقام تک یعنی مدینہ تک اور وہاں جہاں
ایک زمان یعنی ایک ہزار اور دو زمان یعنی دو ٹکڑا اور ادھی زمان یعنی ساٹھ برس
تک پرورش ہوئی یہی لفظین حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ میں وہاں
اسکا پورا بیان ہو چکا ہے یہ صورت آگے ہی جوت کی اللہ نے دکھلانی کہ دشمن نے طرح
طرح ستایا کافروں کو قتل کی تدبیریں تیار کیں اور بار بار قتل پر مستعد کیا مگر اللہ نے
سچایا اور اس کے مقام میں پہونچایا اور ابلیس نے منہ سے پانیکی ندی بہائی اسکا یہ
مطلب کہ ہر طرف سے کافروں کی فوجیں آچکے وقت میں اور آگے نامیوں کے وقت میں
جمع کیں جیسا کہ سولہویں باب کی تیسرے آیت میں فرمایا ہے کہ اڑو ہی کے منہ سے
دیوؤں کی ناپاک روہیں نکلیں جو ساری دنیا کے بادشاہوں کے پاس جاتی ہیں کہ اللہ
اللہ تعالیٰ کے برسی دن کی ٹرائی کیا واسطے جمع کریں اوسے مطلب کو بہان یوں دکھلایا
کہ سانپ نے اپنی منہ سے پانیکی ندی بہائی اور زمین نے ندی کو پی لیا اسکا یہ مطلب کہ
ہمت سے کافر ہر طرف قتل ہوئے اور خاک میں مل گئی اس پر ابلیس بہت غصی میں آیا اور

اوس عورت کی باقی اولاد سے لڑنے لگا باقی اولاد کا اشارہ جناب امام حسین علیہ السلام اور انکی ساتھ والوں کی طرف ہی جیسا کہ گیارہویں باب کی ساتویں آیت میں جہان جہان شہادت کا ذکر ہے وہاں یہ لفظ ہے کہ وہ جانور اوس لڑیگا اور انکو قتل کریگا اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک کا اور تمام امت کا یہ بڑا تپا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گواہی رکھتی ہیں جیگو اسی دیتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اوسکی پیغام پہنچانوالی ہیں آسمان والوں اب دیکھو پادری لوگ اسباب کی کھلی بشارت کو کہ ہم ہمیشہ یہیں تفسیر ڈوالی ہیں کہ پائیل کہتا ہے کہ قسطنطین کی موت میں جو لوگ تھے اونہوں نے اس پیش خبری کو اوسپر مطابق کیا تھا اسی پادری قسطنطین اگر چہت پرستی چھوڑ کر عیسائی ہوا تھا مگر اوسو دین کے قاعدے ایسی بگاڑی کہ تمہاری کتاب میں اوسکی ہجو سی بری ہوئی ہیں اسنے افسوس تمہاری عقلوں پر کہ اس جگہ اتنی بڑی بڑی تعریفوں کو قسطنطین کی تعریف سمجھتی ہوا اوسکی ڈور اور اس محمدی بشارت کو سمجھو اور دیکھو کہ اسکی بعد قسطنطین کی شہرارتوں کا سارا حال اللہ نے جناب یوحنا کو دکھا دیا تیرے بھائی باب اور میں سمندر کی ریتی پر کھڑا تھا اور ایک جانور کو سمندر سے اٹھتی دیکھا جسکی ساتھ سارے دریاں سینک تھیں اور اوسکی سینگوں پر دریاں تاج اور اوسکی من پر کفر کے نام تھے اور وہ جانور جو میں دیکھا چینی کی شکل تھا اور اوسکی پاؤں بہاویں ریم کے سے تھے اور اوسکا منہ شیر کے منہ کا سا تھا اور اڑ دھپنے اپنی قوت اور اپنا تخت اور بڑا اختیار اوسکو دیا اور میں دیکھا اور اوسکو سرون میں سے ایک گویا موت تک زخمی ہو رہا اوسکا زخم کاری جنگا ہو گیا تھا اور ساری زمین اوس جانور کے پیچھے تعجب کرتی چلی اور انہوں نے اوس اڑ دھپ کی جسکو اوس جانور کو اختیار دیا پوجا کی اور اوس جانور کو یہی پوجا اور بولی کون اوس طرح کی مانند ہے کون اوس سے لڑ سکتا ہے اور ایک منہ بڑا بول بولنی والا اور کفر مکینی والا اوسکو دیا گیا اور یہاں لیس مہینی تک لڑائے کر شیکا اوسکو اختیار دیا گیا اور اوسنی اللہ کے حق میں کفر مکینی پر اپنا منہ کھول دیا تاکہ اوسکی نام اور اوسکی مقام اور اوپر جو آسمان میں رہتی ہیں کفر کی اور اوسکو دیا گیا

کہ پاک لوگوں سے لٹے اور اونپر غالب ہووے اور سب فرقوں اور زبانوں اور قوموں پر اوسکو اختیار دیا گیا اور زمین کے دے سب رہنوی والو اوسکی پوجا کر نیکی جنگی نام بھری کی کتاب حیات میں جو بنیاسی عالم سے قتل ہوا نہیں لکھی گئی اگر کسی کا کائنات ہو تو سنی اگر کوئی قید کر نیکی جاتا ہی سو قید میں رہتا ہی اگر کوئی تلوار سے قتل کرتا ہی تو ضرور ہی کہ تلوار سے قتل کیا جاوے پاک لوگوں کا صبر اور ایمان یہاں ہی اور مینا ایک اور جانور کو زمین سے اونٹنی دیکھا اور بڑے کے مانند اوسکی دوسنک تھی اور اڑ رہی تھی کے موافق بولتا تھا اور وہ پہلی جانور کی سارے اختیار پر اوسکی آگے عمل کرتا ہی اور زمین اور اوسکی رہنوی والوں سے پہلی جانور کو جسکا زخم کاری چنگا ہوا پوجو اتا ہی اور وہ بڑے اچھی نظر کرتا ہی ہاں تک کہ آدمیوں کے سامنے آسمان سے زمین پر آگ گرتا ہی اور اداں جیون کے وسیلہ سے جنگی و کھانگی قدرت جانور کے سامنے اوسکو دیتی تھی زمین کے رہنوی والوں کو دعا دیتا ہی کہ زمین کے رہنوی والوں سے کہتا ہی کہ تم اوس جانور کی جسمیں تلوار کا زخم تھا پہر جیا ہی مورت بناؤ اور اوسکو یہ دیا گیا کہ جانور کی مورت کو جان بخشی تاکہ جانور کی وہ مورت بائیں کرے اور اون سے جو جانور کی مورت کو نہ پوجیں قتل کرواوے اور وہ سب چوٹوں اور بڑوں اور دولت مندوں اور غریبوں اور آزادوں اور غلاموں کے دہنی ہاتھ یا ہاتھ پر ایک نشان کرواتا ہی اور یہ کہ کوئے خرید فروخت نہ کر سکی مگر وہی جسمیں وہ نشان یا اوس جانور کا نام یا اوسکی نام کا شمار ہو حکمت اسمیں ہی وہ جو سمجھ رہا تھا ہی اوس جانور کا عدد گن جائے گی تو کہ وہ انسان کا عدد ہی اور اوسکا عدد چہ سو چیا سٹھ ہی پادری ڈاؤڈی تفسیر میں لکھتا ہی کہ یہ روم کتب پرست بادشاہوں کا احوال سے حضرت یوحنا کو دکھایا اور دس سچکون سی مراد ہی ت پرست رومیوں کی سلطنت اور اڑ رہی سی مراد شیطان ہی اور سات سچکون سی مراد یہی کہ روم کی سلطنتوں کی سات تسمین تین اونچین سے ایک جماعت اور کیٹی تھی جو کہ سیر کے حملی سی بدل گئی تھی اور روم کی سلطنت نے تبوں کو پوجا جسے شیطان پوجا جاتا ہی اور بیا لیس مہینی سی مراد ہی وہ مدت جسمیں بعد از روم کی تسمین

جاری رکھا اور پاک لوگوں سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انکو حواری اور سب عیسائی اور بڑی سوسنی مکرری کے بھی سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں مطلب یہ ہے کہ روم کو بت پرست بادشاہ عیسا نیون کو قتل کر نیگی ہر آخر کو سربا د ہو جاوینگے ہر جو بیکر جانور کا بیان ہو اوسکو یا درسی ڈاؤ ڈیشی لکھتا ہے کہ یہ اون لوگوں کا ذکر ہے جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نام سوز و ریکڑا اور دوسرے قوت اور غلو ملی پادری کا مطلب ہے کہ روم کو بت پرست بادشاہ جب عیسائی ہو گئی تو وہ دوسرا جانور تھا کیونکہ اوس پہلی سلطنت کا رنگ بدل گیا اون بادشاہوں میں پہلا بادشاہ مسطظیر ہے جس نے دین میں بڑا فساد ڈالا پادری لکھتا ہے کہ اس دوسرے جانور کی سلطنت آخر کو فقط یورپ کو ضلع میں رہ گئی اور جو ایشیا یہ مطلب جس حکمران روم ہے وہ ان امتحالی کو موجود ہونیکے ایک حکمران کی گئی تھی اور اوسکی تعظیم ہوئی تھی اور زخم کاری کا یہ مطلب کہ روم کی سلطنت کو او ترکی قوموں نے سربا د کیا اور اچھی کہا ایشیا یہ مطلب کہ وہ روم کی سلطنت نہی طرح پر پیچم کہ ضلع میں قائم کر نیگی جو اگلی سلطنت کی طرح ہوگی جو برباد ہو گئی اور صورت کو جان دینگے کہ صورت بولی گی اسکا یہ مطلب کہ قانون بناو نیگی اور کوئی خرید و فروخت نہ کر سکے گا جو اونکی سلطنت کو زور کو نمانیگا خلاصہ یہ ہوا کہ پادری کے نزدیک پہلا جانور جو جناب یوحنا نے دیکھا وہ روم کی بت پرست بادشاہوں کی صورت تھی اور دوسرا جانور روم کو اون بادشاہوں کی صورت تھی جو چوتھے موٹھے عیسائی ہو گئی تھی دیکھو اونکی حق میں صاف فرمایا کہ وہ اذہر کی طرح بولتا تھا یعنی بت پرستوں کی طرح یہ لوگ بھی شیطانی باتیں کرتے تھے تفسیر ڈاؤلی رچرڈ منٹ میں ہے کہ رومی سلطنت پر او ترکی قوموں نے حملہ کیا وہ زخم کاری ہے پرنی بادشاہت اوٹھی اور پوپوں کو ہاتھ میں بادشاہت پرنی اور رومیوں کا نام ہر قومی ہو گیا اور دس سینگوں والا جانور عموماً رومی سلطنت ہے اور دس سینگوں والی جانور سی خاص رومی کلیسیا یعنی عیسائی جماعت مراد ہے جس کا والی سینگوں کا جانور رومی سلطنت ہے کیونکہ وہ دس سال بادشاہوں میں تقسیم ہوتی تھی

اور دوسری گون والی جانور سیمر اور رومی کلیسیا ہی یعنی پادریوں کی جماعت اسی جانور کو
بعد اسکی جو ٹانہ بنی کہا گیا ہے سولہویں باب کی تیرہویں آیت میں اور اونیسویں باب کی
بیسویں آیت میں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ چھوٹی عقیدت و تعلیم دیگا اور اسکی آواز نہ
بہت ڈرونی ہو کہ وہ بہت پوجنی کا حکم کرتا ہے اور اسکی سچی پوجنی والوں کو اور حضرت
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایمانداروں کو قتل کا حکم دیتا ہے یعنی یہ دوسری سلطنت
جو ایذا پہنچاتی ہے اسکو سب اختیار پہلو سلطنت کی حاصل تھی یہ رومی کلیسیا کا بڑا فخر
تھا کہ امتیں اور معجزے اور خواب اور کاشفات یعنی غیب کا عالم دیکھتا اور وہ ان
کے پادریوں کی بڑی کار ساز سے تو جانوں کو فریب دیتی کو اور مورت یا قائم مقام کو
جانور کا غالباً اوسو مراد پوپ ہے وہ دراصل اوس کلیسیا کا بت ہے وہ میں اوس جانور
کی ساری طاقت ہے اور ساری حکومت دینی و دنیوی کا حاکم ہے وہ تو خود کچھ نہیں سمجھتا
وہ تو انسان ہے بے اختیار اور بے قدرت جب تک کہ دوسری گون والی جانور یعنی پادریوں
کی جماعت اسکو پوپ بنا کر اوس میں جان ڈالتی ہے اور اسکو باتین کر نیکی اور حکم دینے کے
لائق کرتے ہے اور اس لائق کرتے ہے کہ جو اسکا حکم نہ مانے اور اسکو نہ پوجی اوس پر عذاب
کرے یہ قول نیوٹن کا ہے اور قدیم لوگوں میں دستور تھا کہ غلاموں کو آقا کا نشان
ملتا تھا اور سپاہیوں کو اپنی فوج کی سپہ سالار کا اور جو کسی دیوتا کو پوجتے ہیں اونکو
اوس دیوتا کا اور یہ نشانیاں اکثر دینی ہاتھ یا منحصر پر ہوتی تھیں اس رسم پر یہ شاہ
ہے کہ پوپوں کی بت پرستی اور خو خوار سی کی تابع داری کرنا گویا نشان ہے اوس جانور کا
عقیدے میں اور عمل میں اور جو کوئی انکی رسموں پر نہ چلے وہ اسکو قوم سے خارج
کر دیتی تھی عبرانی میں رومیوں کو رومییت کہتی ہیں اوسکی عدد چھ سو چھیاسٹھ ہیں
اور یونانی لاطینیوں کے عدد دئیس اور ایک اور تین سو اور پانچ اور دس اور پچاس
اور ستر اور دوسو ہیں تفسیر سنہری اسکاٹ میں لکھا ہے کہ ایرانیوں جو پوپ کی کارب کی
شاگرد ہیں اور پوپ کی کارب جناب یوحنا کی شاگرد ہیں سو ایرانیوں نے لکھا ہے کہ وہ
لفظ حبس کا عدد چھ سو چھیاسٹھ ہے وہ لاطینیوں ہے جو اکثر روم کے پوپوں کے حق میں

بولا جاتا ہو کہ موافق پونانی حرفوں کو جو اسپین میں اگر اوسکی عدد اکٹھی کسی جاوین تو ٹھیک
 چہ سو چہ پانچ سو تھی میں اب ہم کہتی ہیں کہ حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ میں جہان
 رومیوں کے پڑشاہوں میں سی قسطنطین کا صفات صاف بتا دیا ہو کہ وہ پہلے سے
 جیسا کہ اور تین بادشاہوں پر غالب ہو گا وہاں یہ لفظ فرمایا ہو کہ اوسکا ایک منہ تھا
 جو چڑھی بڑھی باتیں بول رہا تھا وہی لفظ یہاں جناب یوحنا نے ہی فرمایا کہ ایک منہ تھا
 بول بولنی والا اور کہہ کنی والا اوسکو دیا گیا اس سے ہم کو معلوم ہوا کہ یہاں پہلی جانور سے
 مراد خود قسطنطین ہے وہاں یہ لفظ ہی فرمایا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاک لوگوں کو ایذا
 دے گا یہاں جناب یوحنا فرماتے ہیں کہ وہ پاک لوگوں سے مقابلہ کرے گا اور ان پر غالب ہو گا
 ان بتوں سے خوب ثابت ہو گیا کہ یہ ذکر قسطنطین کا ہی اوسنی پاک لوگوں کو بہت ستایا
 سچی عیسائیوں پر اتنا ظلم کیا کہ انہوں نے شہر وں میں رہنا چھوڑ دیا اور جنگوں میں
 جاسی پہر اوس قوم کے لوگ محمدیوں سے بہت شدت سے لڑے اللہ نے محمدیوں کو غلبہ دیا
 سیالیں مہینے کے بارہ سو ساٹھ دن ہوتی ہیں جس سے بارہ سو ساٹھ برس مراد میں ہی
 دین محمدی کی ترقی کا زمانہ ہو اس زمانہ میں ہی رومی نصاریٰ کہی کہی مسلمانوں
 سے لڑتے رہی اور پانچویں صدی کے اخیر میں انہوں نے مسلمانوں پر بڑا غلبہ کیا تھا
 پہر اللہ نے انکو عاجز کر دیا پہر دو سالہ جانور جو جناب یوحنا نے دیکھا وہ بقول تفسیر ڈوالی کے پانچویں
 کی جماعت ہی اور وہ پہلی جانور کے یعنی رومی بادشاہوں کے آگے پیشکاری کرتے تھے اور پانچویں
 بادشاہوں کو بچاتے تھے اور جوٹ موٹ کر شہر دی وکلا کر جاہلون کو فریب میں لاتی تھے
 اور کیا عجب ہر قسطنطین یا اور بادشاہوں کی صورت بنا کر جادو کے زور سے اوس
 باتیں ہی کروا لے ہوں جناب یوحنا نے فرمایا کہ جو تلوار سے قتل کرتا ہو وہ ضرور ہی تلوار
 سے قتل کر لیا جائے اس میں خیر کا صاف بیان ہے کہ رومی لوگ جو چھوٹے عیسائی تھے
 محمدیوں کی تلواروں سے قتل ہوئے جانا چاہئے کہ اس کتاب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو
 حق میں کسی جگہ نہ ہے کا لفظ آیا ہو یعنی بکری کا بچا پانچویں باب میں یہ بیان ہے کہ جناب
 یوحنا نے ایک برہ دیکھا کہ یوں کھڑا تھا گویا سوچ کیا ہوا تھا اور چوبیسویں بزرگ بولی کہ تو

فرج ہوا اور اپنی لہو سی ہکوانی خدائی واسطے ہر فرقے اور زبان اور امت اور قوم میں سے مول لیا
 اب اس باب کی آٹھویں آیت میں یون ہو کہ وہ بنامی عالم سے یعنی حبیبی دنیا کا پیدا کرنا اللہ
 نے شروع کیا تب سو وہ فرج ہوا اسکا مطلب یون سمجھنا چاہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا
 ظالمون کے ہاتھ سے قتل ہونا اللہ نے مقدر میں لکھا تھا جب وہ وقت مقدر آتا ہے تو سچا پور
 صبر کیا اور اللہ کی رضا پر راضی رہی تو اب شہادت کا بیشک آپ کو مل گیا اللہ نے آپ
 پر سو اوس قضا کو نالہ یا اور آپ کو بدلہ دوسرے شخص نے اپنا قتل ہونا قبول کیا جیسا کہ انجیل
 پاک کی بشارتوں کے بعد اسکا پورا بیان ہو چکا ہے تو آپ کی خادم لوگ آپ کی لہو کی برکت
 سے ایمان پر مضبوط رہی جیسا کہ بارہویں باب کی گیارہویں آیت میں فرمایا ہے جو وہوں
 باب جناب یوحنا فرماتے ہیں اور میں نگاہ کی اور دیکھو وہ بڑے صیہون پھاڑ پر کھڑا تھا
 اور اوس کے ساتھ ایک لاکھ چالیس ہزار جنگی ہاتھوں پر اوس کی باب کا نام لکھا تھا اور میں نے سنا
 سو ایک آواز سنی جو بہت پانیوں کے شور اور بڑی گرج کی آواز کی مانند تھی اور میں نے بڑے
 بجاؤ والوں کی آواز جو اپنی بڑے بجاتے تھے سنی اور وہی تخت کر سامٹو اور اون چاروں
 جان داروں اور بزرگوں کے آگے گویا نیگیت گارہی تھی اور کوئی اون ایک لاکھ چالیس ہزار
 کے سوا جو زمین سے خریدی گئی تھی اوس گیت کو سیکہ نہ سکا یہ وہی لوگ ہیں جو جو رتوں
 کے ساتھ گندگی میں نہ پر طبعی کیونکہ کنواری ہیں بدوی ہیں جو بڑے کی پیچھے جاتے ہیں جان
 کہیں وہ جاتا ہے یہ خدا اور بڑے کے لئے پہلی پہلی سوکڑا دیون میں سے مول لئے گئی ہیں
 اور اونکو منہ میں کر پائیا گیا کیونکہ وہی خدا کے تخت کے آگے بے عیب ہیں اسے ایمان والو اس
 جگہ وہ محمدی بشارت یاد کرو جو چھپا نوی زبور میں ہے کہ اللہ کے لئے ایک نیگیت گاؤ
 پر حضرت اشعیا علیہ السلام کے یا لیسویں باب میں پہلی فرمایا خداوند کے لئے ایک نیگیت
 گاؤں پر مکہ اور مدینہ کا صاف پتا بتلایا اوسکا ظہور حضرت یوحنا کے وقت تک نہیں ہوا تھا
 حضرت یوحنا نے پہلی بے کو یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا اور وہ ایک لاکھ چالیس
 ہزار جنگی ذکر ساتویں باب میں ہو چکا ہے اونکو آپ کی ساتھ دیکھا ہے وہ جو نیگیت
 گارہی تھی اور اوسکو انہیں ایک لاکھ چالیس ہزار اسرائیلیوں کے ساتھ لے کر لے گئے

میں سواونگوں کو لے سیکر نہ سکا یہ نیا گیت قرآن مجید ہی اور اس کی پیروی میں ہی جو محمد ہی ہو
 والی تو اور قرآن کو سیکھنے والی تو وہ اس کے لئے جناب پر حنا کو دکھلائی وہ اس کے اور حضرت علی
 علیہ السلام کے پہلی پہلی ہیں اور اس کے لئے ان کو خریدیا ہے یعنی اپنا خاص بندہ بنایا ہے جناب پر حنا
 فرماتے ہیں اور میں ایک اور فرشتہ کو ہمیشہ رہنے والی انجیل لے کر ہوں گے دیکھا کہ آسمان کو چوں
 بیچ اور طرہا تھا تاکہ زمین کے رہنے والوں اور سب قوموں اور قرون اور زبان والوں
 اور لوگوں کو خوش خبری سناوی اور اس کی بڑی آواز سے کہا اے اللہ سے ڈرو اور اس کا
 جلال ظاہر کرو کیونکہ اس کی عدالت کی گھڑی آئے اور اس کو جو جہنمی آسمان اور زمین
 اور سمندر اور پانی کی چشمی پیدا کی اور اس کی سچی ایک اور فرشتہ آکر یوں بولا کہ یا بل و ہ
 شہر گر پڑا کر پڑا کیونکہ اس کی اپنی حرام کاری کی شراب غضب ساری قوموں کو ملائے پھر
 ایک قیس فرشتہ آکر لے گیا یا اور بڑی آواز سے بولا کہ جو کوئی اس جانور اور اس کی موت
 کی پوجا کرتا ہے اور اس کا نشان اپنی ہاتھی پر یا اپنی ہاتھ پر ہونے دیتا ہے وہ خدا کی غضب
 کی اس شراب کو جو اس کی قہر کے پانی میں بے ملائی ڈھالی گئی ہے گا اور پاک فرشتوں کے
 آگے اور پرے کو سامنے آگے اور گندہک میں عذاب اور ٹھاوٹ کا اور وہی عذاب دہوان ہمیشہ
 اور ہمارے ہیگا اور ان کو جو اس جانور اور اس کی صورت کو پوجا کرتے ہیں اور اس کو جو اس
 نام کا نشان لے رہے رات دن کبھی آرام نہیں پاک لوگوں کا صبر ہی میں ہی ہیں وہ
 ہیں جو خدا کے حکمون اور عیسائی ایمان کو لے رہے ہیں اور میں آسمان سے ایک ملاز
 سنی جو مجھ سے کہتی ہے کہ مبارک وی مودی جو خداوند میں ہوگی اب سے میرے میں روح
 کہتی ہیں کہ ان وہ اپنی محنتوں سے آرام پاؤں اور ان کی اعمال ان کی سچی چلائے ہیں آئے
 ایمان والو جناب پر حنا کو اللہ نے دکھلا دیا کہ ایک اور انجیل اللہ ہی گا جو ہمیشہ رہی اور
 اس کو حکم بھی موقوف نہ ہوگی وہ انجیل ہی قرآن مجید ہی جو اللہ نے ہماری پیغمبر رحمت محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا اس قرآن کو فرشتہ لے کر ہوں گے تھا تاکہ زمین کے رہنے والوں
 اور سب قوموں کو خوش خبری سناوی یہ خاص چاق قرآن مجید کا ہے کہ اس میں اللہ نے
 آدمیوں کی اور جنوں کی سب قوموں کو سمجھایا ہے دوسرا کتابہ و پاک عدالت کی گھڑی

اچھو بچی یعنی وہ بڑے عدالت جسمین سب کافرون پر جہاد ہو گا وہ اس کتاب کی اوتر نیکی ستا
 ہو گا اور اوسمیں سب کتابوں کے موافق یہی حکم ہو گا کہ فقط اللہ ہی کو پوجو پورو دوسرے
 فرشتوں نے ادسوقت کا یہ پتا بتلایا کہ بابل گر پڑا یعنی وہاں کے کافرون کو بڑی سزا ملیگی اور
 بابل ویران ہو جائیگا تیسرے فرشتوں نے تاکید کر دی کہ خیر دا قسطنطین کو اور اوسکی
 منورت کو مت پوجیو پادری ڈاکو ڈیٹی لکھتا ہے کہ یہ جو ہمیشہ کی انجیل کی بشارت ہے
 یہاں پہلا وعظ حواریوں کا سمجھنا نہ چاہیو لیکن یہ جو اوسکی بعد حجابات سیاہی اور سکا
 دنیا میں شروع ہو گا یہ اوسکی بشارت ہے دیکھو پادری سمجھ گیا ہے کہ ایک انجیل تو حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام بنا چکی اور انکی بعد وہی انجیل حواریوں نے لوگوں کو سنائی یہاں
 اوس انجیل کا ذکر نہیں ہو یاں جو حضرت یوحنا کو ہمیشہ کی انجیل دکھائی گئی یہ دوسرے
 کتاب کی اوتر نیکی خبر ہے یہ سوچ کر پادری بات بدلتا ہے اور لکھتا ہے کہ اس سے مراد وہی
 پہلی انجیل ہے مگر مطلب یہ ہے کہ اوسکا وعظ نئی طرح پر عجائب طور پر شروع ہو گا اسے
 پادری وہ عجائب طور کا وعظ انجیل کا حواریوں سے بڑھ کر بتلادکسنو کما چہ سو برس تک
 حواریوں سے افضل کون ہوا اسجگہ بیشک انجیل کے بعد دوسری کتاب کی اوتر نیکی
 بشارت ہے اور یہ جو فرمایا کہ مبارک وہ لوگ ہیں جو ایسی مرتے ہیں پادری لکھتا
 ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ انجیل اور ایمان کو قائم ہو نیکی بعد ای پادری اسکا یہ مطلب
 ہے کہ انجیل کے بعد دوسری کتاب پر ہی ایمان لا کر جو مرے گا اوسکی بہت بڑے نصیب
 ہیں جناب یوحنا فرماتے ہیں یہ مینی دیکھا اور دیکھو ایک سفید بدلی اور اوس بدلی
 پر کوئی ابن آدم سا بیٹھا تھا جسکی سر پر سونے کا تاج اور اوسکی ہاتھ میں ایک تیز ہنسوا
 تھا اور ایک اور فرشتہ ہیکل سے یعنی مسجد سے نکلا اور اوسکو جو بدلی پر بیٹھا تھا بڑی
 آواز سے پکارنے لگا کہ اپنا ہنسوا لگا اور کاٹ کیونکہ کاٹنی کی گھڑے تیرے واسطے آچھو
 ہے کہ زمین کی فصل یک گئی ہے اور اوسنو جو بدلی پر بیٹھا تھا اپنا ہنسوا زمین پر لگا یا اور
 زمین کاٹ گئی اور ایک اور فرشتہ ہیکل سے یعنی مسجد سے جو آسمان میں ہی نکلا جس کے
 پاس بھی ایک تیز ہنسوا تھا اور ایک اور فرشتہ جسکا آگ پر اختیار تھا قربان گاہ سے نکلا

اور اوسکو جسکی بات ہمیں نہیں سہوتا تھا بڑی شور سی یہ کہہ کر پکارنے لگا کہ اپنا تیرا سہوا لگا اور
 زمین کے انگوڑی درخت کی گچی کاٹ کیونکہ اوسکی انگوڑی پتھر اور اوس فرشتہ نے اپنا سہوار
 زمین پر لگایا اور زمین کی انگوڑی درختوں کے گچھون کو کاٹا اور خدا کے غضب کی بڑے
 اور زمین ڈال دیا اور کو اوس شہر کے باہر پہنچا گیا اور کو اوس سے اوس کو س تک ایسا ہوا کہ
 اوس زمین کی ہاگوں تک پہنچا پادری ڈال دیا بیٹی لکھتا ہے کہ اس جگہ لڑائیوں کی اور دنیا کی
 بربادیوں کی خبر پہنچانے کے قائم ہو نیکی وسیلہ سے اونہیں پہنچیں اس محمدی بہائیوں اس
 حکمتی کی انجیل کی تیرہویں باب کی وہ مثال یاد کرو جس میں یہ خبر دی ہے کہ ابن آدم
 نے اپنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو دنیا کے کسیت میں اچھی بیج بوی ہیں اوس میں
 شیطانی نے اگر کوئی دے دے بودی آخری زمانہ میں اس کسیت کی کاشی کا وقت آویگا
 اور ایسا ہوگا کہ ابن آدم اپنے فرشتوں کو بھیجا وہ سب بدکاروں کو جلتی تنور میں ڈال دیں
 دیکھو وہی وقت آمد نے حضرت یوحنا کو دکھلایا کہ بدلی پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو
 بیٹھی ہوئے دیکھا کہ اونہوں نے سہوا لگا کر کسیت کو کاشنا شروع کیا یہ صاف محمدیوں
 کو جہاد کا وقت آمد نے پہلی سے جناب یوحنا کو دکھلایا اور یہ بھی دکھلایا کہ حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام ہی اس جہاد میں شریک ہیں اور اپنی کسیت کو کڑوے دانوں کو کاٹ
 رہی ہیں یعنی جوئے عیسائیوں کو قتل کر رہی ہیں اور فرشتہ بھی اس کام میں شریک
 ہو فرشتہ نے انگوڑی گچھون کو لینے ایمان لوگوں کو اوس کے غضب کو اوس میں ڈال دیا
 اور بے ایمانوں کو اوتا ہا کہ سو کو س تک پہنچا پندہ ہوا ان باب جناب یوحنا
 فرماتے ہیں اور مینی ایک اور نشان آسمان میں دیکھا جو بڑا اور عجیب تھا یعنی سات
 فرشتے جو پہلی سات آنتیں لٹی ہوئے تھے کیونکہ اونہیں خدا کا غضب بہا ہوا ہے اور مینی
 گویا شیشہ کا ایک سمندر آگ سے ملا ہوا دیکھا اور انگوڑی جو اوس جانور اور اوس کی صورت
 اور اوس کی نشان اور اوسکی نام کے عدد پر غالب آئی تھی اوس شیشہ کی سمندر میں خدا کی
 برائی لگی گئی تھی اور خدا کی پندہ کے موسیٰ کا گیت اور سب کے کا گیت یہ کہہ گئے تھے کہ
 اسی خداوند خدا قادر مطلق تیرے کام پڑے اور عجیب ہیں ای پاکوں کے بادشاہ تیرے

ماہین راست اور درست ہیں اسے خلاوند کون چھسو نہ ڈرے گا اور تیرے نام کا جلال ظاہر کریگا
 کیونکہ تو ہی فقط قدس میں ہو کہ ساری قومیں آویگی اور تیرے آگے سجدہ کرے گی کہ تیری سچی
 عدالتیں ظاہر ہوئیں ہیں آویاں والوہر جناب یوحنا کو اس نے وہ لوگ دکھائی کہ جاوے
 جانور پر یعنی قسطنطین پر اور اسکی مذہب والوں پر غالب ہوئی تھی وہ محمدی لوگ
 ہیں جنہوں نے روم اور شام کو جوڑے عیسائیوں کو کاٹ ڈالا وہ لوگ حضرت داؤد
 علیہ السلام کی زبور کے موافق ربط پاتے تھے اور نکا ذکر اور پرک باب میں ہو چکا ہے کہ وہ
 نیا گیت گارہی تھی یہاں یون فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا گیت اور تیری کا یعنی
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گیت گاتی تھی اسمیں یہ اشارہ ہے کہ محمدی لوگ حضرت موسیٰ
 اور عیسیٰ علیہما السلام کو بہت مانیں گے قرآن اور حدیث میں اونکی تعریفیں ہیں
 وہ لوگ یہ گیت گارہی تھے کہ یا ابد تو بڑی بڑی کام کریگا ساری قومیں آویگی اور تیری آگے
 سجدہ کریگی ابد سے حضرت یوحنا کو دکھایا کہ وہ وقت جسکی زبور میں بشارت ہو وہ وقت ابھی
 تک نہیں آیا اگرچہ غیر قوموں میں عیسائی دین پھیل چلا مگر بہت بڑا ظہور زبور کی خوش
 خبر یوں کا جب ہو گا جب اسکی بڑی عدالتیں ظاہر ہوگی یعنی ہر قوم میں بہت کافر
 قتل ہوگی اور بہت ایمان لاویگی جناب یوحنا فرماتے ہیں اور بعد اسکی میں دیکھا اور دیکھو
 گواہی کے خیمہ کی ہیکل آسمان پر کھولی گئی اور وہ سات فرشتے اون سات آفتوں کو لے
 ہوئے صاف براق پوشاک پہنی ہوئے اور سونے کے سینہ بند سینوں پر لکائی ہوئی ہیکل
 سونے کی اور اون چار جانداروں میں سے ایک نے سونے کی سات پالی خدا کو قہر سے
 بھر دی ہوئی جو ہمیشہ زندہ ہی اور سات فرشتوں کو دی اور ہیکل خدا کے جلال اور اسکی
 قدرت کو سبب دہوئیں سی بہر گئی اور جنگ اون ساتوں فرشتوں کی سات آفتیں
 انجام تک پہنچیں گی ہیکل میں داخل نہو سکا آویاں والوہاں پہ ہیکل یعنی مسجد کی
 صورت آسمان پر دکھائی گئی اور وہ فرشتی جنکو عذاب کی پالیوں نے لگی تھی وہ سب مسجد
 سے نکل تھی اشارہ صاف مسجد بیت المقدس کی طرف ہے جسکو رومی بیت پرستوں نے
 پر باد کیا تھا اور روم کی جہوٹی عیسائیوں نے اسکو گوبرخانہ بنایا تھا اسلامی اعلان ہو

یہ عذاب آیا تھا اور جب تک اویں ساتون غلابون کا زمانہ پورا نہ ہوا تب تک اویں مسجد میں
 اسد کو جلال اور قہر کا ظہور رہا اور کوئی اوسمیں داخل نہ ہو سکا جب ان غلابون کا زمانہ
 تمام ہوا تب رحمۃ اللعالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قدم مبارک اویں مسجد میں آئی اور
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرنے لگی سو اہوان باب جناب یوحنا فرماتے ہیں اور
 مینی ہیکل سے ایک بڑی آواز سنی جو اویں سات فرشتوں کو کہتی تھی کہ چلو اور خدا کے
 قہر کے سات پیالوں کو زمین پر اونڈیلو اور پہلا چلا اور اپنا پیالہ زمین پر اونڈیلو تا وہاں
 لوگوں میں خن پر اوس حال نور کا نشان تھا اور اوسمیں جو اوسکی سورت کو پوجا کرے مہو چلا
 اور زبون ہو پڑا پیدا ہوا آئے ایمان والو اس جگہ آٹھویں باب کی خبریں یاد کرو وہی
 خبریں یہاں بھی ہیں وہاں پورا بیان ہو چکا ہے یہاں مختصر طرح پر لکھا جاتا ہے وہاں
 سات فرشتوں نے نرسنگی ہو کر تھی یہاں سات فرشتوں نے اسد کے غضب کے
 پایا اونڈیلو وہاں پہلی فرشتہ کے ذکر میں فرمایا ہے کہ اول اور آگ خون کی میں موجود ہوئی تفسیر
 ڈوالی میں ہے کہ یہ خبر الارک کا تھی گے ہی حسرت و دم کو پر باد کیا یہاں فرمایا ہے کہ بت پرستوں
 کو ہو پڑا نکلا یہاں بھی اوسکی خبر ہو اب فرماتے ہیں پھر دوسری فرشتہ نے اپنا پیالہ سمندر
 میں اونڈیلو اور وہ مردے کا سا لہو ہو گیا اور ہر ایک جان دار جو سمندر میں تھا مریا گیا
 وہاں دوسری فرشتہ کے ذکر میں فرمایا تھا کہ بڑا ہار اگ سے چلتا ہوا سمندر میں ڈالا
 گیا اور سمندر کا تیسرا حصہ لہو ہو گیا اور مخلوقات کی تہائی جتنی سمندر میں جان
 رکھتی تھی مری گئی وہاں تفسیر ڈوالی کو موافق اٹھیل کی خبر ہے حسرت اٹلی پر حملہ کیا اور
 روم کو دبا یہاں فرمایا کہ قہر کا پیالہ سمندر میں اونڈیلو اور وہ لہو ہو گیا اور جانور
 مری گئی یہاں بھی اوسکی خبر ہو اب فرماتے ہیں اور تیسری فرشتہ نے اپنا پیالہ ندیوں اور
 پانیوں کے چشموں میں اونڈیلو اور وہ لہو ہو گئی اور مینی پانیوں کے فرشتہ کو یہ کہتے
 سنا کہ اسی خداوند جو ہے اور جو تھا تو ہی عادل اور قدوس ہے کہ تو نے یوں عدالت کی ہے
 کیونکہ اونہوں نے پاکوں اور نیکیوں کا خون بہا یا ہے سو تو نے پیسے کو اونہیں اودیا کہ
 وہ اسی لالچ میں اور مینی ایک ور کو قربان گاہ میں سے یہ کہتی سنا کہ ہاں اسی خداوند

خدا قلوب مطلق تیری عدالتین سچی اور راست ہیں وہاں بھی تمہارے فرشتے کی ذکر میں فرمایا
تھا کہ بڑا ستارہ چرخ سا جلتا ہوا آسمان سے ٹوٹا اور مذیون اور پانیکی سو توں کی تھانویں
پر جا کر وہاں تفسیر ڈوالی کے موافق جیسرک بادشاہ کی خبر ہے یہاں بھی قہر کیا پانڈیون
اور پانیون کے چشموں میں اونڈیلا بیان ہی اوسکی خبر ہے کہ اوسکی اہتوں چوستے
عیسائیوں پر قہر نازل ہوا اب فرماتے ہیں اور چوتھی فرشتے نے اپنا پیالہ سورج پر
اونڈیلا اور اوسکو قدرت دی گئی کہ آدمیوں کو جیسا کی اور آدمی سخت گرمی سے جیسا
کسی اور خدا کی نام پر چوان آفتوں پر اختیار رکھتا ہے کفر کرتی تھی اور اونہوں نے توبہ
نہ کی کہ اوسکا جلال ظاہر کریں وہاں چوتھی فرشتے کی ذکر میں فرمایا تھا کہ تہائی سورج
اور تہائی چاند اور تہائی ستارے مارے گئے وہاں تفسیر ڈوالی کو موافق اودھارا اور
تہیو دورک اور استرو گاتہ کی خبر ہے جنگ غلبہ سیچیم کی سلطنت میں رمیو نکا
آفتاب بجھ گیا بیان ہی فرمایا ہے کہ قہر کیا پیالہ سورج پر اونڈیلا بیان ہی وہی
مطلب ہی اب فرماتے ہیں اور پانچویں فرشتے نے اوس جانور کے سخت پر اپنا پیالہ
اونڈیلا اور اوسکی بادشاہی میں تاریکی جھا گئی اور وہ مارے درد کے اپنی زبانیں
چباتے تھے اور اپنی دردوں اور اپنی ہوڑوں کی باعث سی آسمان کے خدا پر کفر کرتے
تھے اور اپنے کاموں سے توبہ نہ کی وہاں پانچویں فرشتے کے ذکر میں فرمایا تھا کہ وہ
کنواں جسکی تہا نہ ہیں اوسکی دیہوئیں سے سورج اور ہوا تاریک ہو گئی یہاں
فرمایا کہ اوس جانور کی بادشاہی میں اندھیرا چھا گیا وہاں ٹڈیوں کے پھیل جانکی
خبر تھی اور فرمایا تھا کہ اوسکی ایدہا بھوکے ڈنگ کی سی تھی جب وہ آدمیوں کو مارتا
ہی وہاں تاریخ البو الفدا اور تاریخ قرانی کے موافق ٹڈیوں کی اور قحط کی خبر تھی
یہاں خدا ہوڑوں کا ذکر ہے کال اور قحط کا بھی بڑا درد ہوتا ہے یہاں بھی اوسکی
کی خبر ہے اور کیا عجب ہے کہ وہ ٹڈیاں بچوؤں کی طرح آدمیوں کو کاٹتی ہوں واللہ
اعلم اب فرماتے ہیں اور چھٹی فرشتے نے اپنا پیالہ اوس بڑے دریا پر رانی فرات میں
اونڈیلا اور اوسکا پانی سوکھ گیا تاکہ پورب کے بادشاہوں کے لکھی راہ تیار ہوئے اور

میں اوس اور اوس کے منہ سے اور اوس جانور کے منہ سے اور جو ٹیٹنی کے منہ سے میں ناپاک
روح کو مینڈکوں کی شکل نکلتی دیکھا کہ وہ اچھپی دیکھانے والے دیوؤں کی روحیں ہیں
جو زمین کے اور ساری دنیا کے بادشاہوں پاس جاتے ہیں کہ ان کو قادی مطلق خدا کے طہری
دن کی لڑائی کے واسطے جمع کریں وہ ان چٹھی فرشتے کو ذکر میں فرما رہا تھا کہ ان چاروں فرشتوں
کو جو فرات کی چٹھی ہندی پر بند ہیں کھول دیں ہر آگے بڑی لڑائی کی خبر تھی وہ ان تارخہ بالافلا
کے موافق اوس لڑائی کی خبر تھی جو سن پانچواں تالیس عیسوی میں دریاسی فرات
کے کنارے پر فارس والوں اور روم والوں میں ہوئی یہاں بھی دریا سی
فرات کا اور پورب کے بادشاہوں کے امنیکا ذکر ہے پادری طامسرا سکاٹ لکھا ہے
کہ سید یہ بابل سے اوتر طرف ہے اور اوسکی پورب میں فارس ہے معلوم ہوا کہ یہاں بھی
فارس کے بادشاہوں کی خبر ہے جو پورب کی طرف سے بابل میں دریاسی فرات پر
سے لڑتے آئی تھی اب جناب یوحنا فرماتے ہیں کہ میں اڑدہی کے یعنی شیطان کے منہ سے
اور اوس جانور کے یعنی قسطنطین کے منہ سے اور جو بڑے ٹیٹنی کے یعنی جو بڑے وعظ کہنو
والمر کے منہ سے یعنی وہ جو بڑے پادری جو جو بڑے جیسا ٹیون کے مذہب کے موافق
بولتے ہیں ان کو منہ سے شیطانوں کو نکلتی دیکھا ہے کہ معنی میں خبر دینے والا تو اصل نبی خیر
الہ کا کلام اوترتا ہے وہ لوگوں کو اوسکی خبر دیتی ہیں اور نکاہا یہاں ذکر نہیں یہاں نبی
کو یہ معنی میں کہ جو پڑھے ہوئے لوگ ہیں وہ لوگوں کو دین کی باتوں کی خبر دیتی ہیں
پولوس نے جو خط قرنتیوں کو لکھا ہے اور کاچو وہو ان باب دیکھو وہاں وعظ کہنو والوں
کا صاف ذکر ہے اور انکی حق میں نبی کا لفظ کہا ہے اس جگہ پر جو جو بڑے ٹیٹنی کا لفظ
ہو یہاں ایمان کے دشمن کہتے ہیں کہ معاذ اللہ یہ اشارہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف ہے پادری ڈایوڈیٹی اس قول کو نقل کر کے روک رہا ہے اور لکھتا ہے کہ ٹیٹنیات
یون سمجھی جاتی ہے کہ یہ خاص وہ شخص ہے جو سلطنت کو تخت پر کامیابی کر گیا جسکو
تیرہویں باب کی گیارہویں آیت میں جانور کہا ہے یعنی جسکا ذکر اوپر ہو چکا اور
مراد اوس سے فرقہ تیرہویں آیت کے نزدیک قسطنطین وغیرہ جو بڑے جیسا ٹیٹنی

یا اونکی پادریوں کی جماعت ہو اور ہمارے نزدیک یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اوس سے ملاو
 و جال ہو جسکی بہت خبریں ہمارے رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دین تہین
 وہ مدت سو پیدا ہو چکا ہے جامع ترمذی میں ثابت ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 کے زمانہ میں حمیم فارسی جو پہلی نصرائی تھی پر محمدی ہوئی اور نکاحا ہزار گردش میں آگیا
 تہا وہ ایک ٹاپو میں پہونچو وہاں و جال کو دیکھا اور اوس سے باتیں کیں اور سنی خوراک اور
 کیا کہ میں و جال ہوں سو وہ آخر زانیہ میں نکلی گا پہلے کینگا کہ میں بنی ہوں پہلے کینگا کہ
 میں خدا ہوں پو پوس نے مسئلو تقیوں کے دوسرے خط کو دوسرے باب میں صاف
 لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کے واسطے مت گھبراؤ کیونکہ وہ دن نہیں
 آوے گا جب تک پہلی یہ بات نہ ہو کہ گناہ کا انسان ہلاکت کا فرزند نظر ہو گا وہ ہلاکت
 سے جو خدا یا معبود کہلاتا ہے اپنے تئیں بڑا سمجھتا ہے یہاں تک کہ وہ خدا کی سبیل میں
 خدا بن بیٹھی گا اور اپنی تئیں دکھلاوے گا کہ میں خدا ہوں یہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام اپنی منہ کے دم سے اور اپنی آنکھ کی تجلی سے اوسکو فنا کرے گی کہ اوسکا ظہور
 شیطان کی تاثیر کے موافق ہوٹا کی طرحی قدرت اور نشانیوں اور اچھوں اور ہلاک
 ہونوالوں کے درمیان بشارت کی ہر طرح کی دعا بازی کے ساتھ ہو گا اب اس
 مقام میں جناب پو خدا کو یہ دکھایا گیا کہ ابلدیس کے منہ سے اور رومی نصرائی بادشاہوں
 کے منہ سے اور جوٹے پادریوں کے منہ سے اور و جال کے منہ سے شیطاں نکلے یعنی جو
 شیطاں اور لوگوں کے بدن میں گھسے ہوئے بیٹھی تھی وہ باہر نکلی اور سارے
 جہان کر بے ایمان بادشاہوں کے پاس جاتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرحی لطیفی
 کا یعنی محمدیوں کے جہاد کا دن آوے اور سدن ایمانوالوں سے لڑنے کے لئی کافروں
 کو تیار کرے اب جناب پو خدا فرماتے ہیں اور ساتویں فرشتے نے اپنا پالہ ہوا میں
 اونڈیلا اور آسمان کی سبیل میں سے تخت کی طرف سے ٹپسی آوازیہ کہتی ہوئے نکلی کہ
 ہو چکا اور آوازیں اور گرعبین اور بجلیاں ہوئیں اور بڑا زلزلہ آیا جسکی موافق
 جب ساری آدمی زمین پر ہیں نہوا تھا ایسا بڑا اور سخت زلزلہ ہوا اور وہ بڑا شہر

تین ٹکڑے ہو گیا اور قوموں کے شہر گر گئی اور بڑا بابل خدا کے حضور یاد آیا کہ اس کو اپنے بڑے
 قہر کی شراب کا پیالہ دیوے اور ہر ایک ٹاپو بہاگا اور ہر اٹھنہین پائی گئی اور آسمان سے آؤ بیون
 پر من من بہر کو بڑے ادلی گرے اور اولی کی آفت سی آدیون نے خدا پر کفر کیا کیونکہ اولن
 اولون کی آفت نہایت ہی سخت تھی اسے ایمان والو یہ جو فرمایا کہ ہو چکا پادری ڈالو
 فیتی لکھتا ہے کہ اس کا یہ مطلب کہ اوس جانور پر جو سزا کا حکم ہے جھٹ پٹ پورا ہو چکا
 ہم کہتے ہیں کہ اسمین صاف اشارہ ہے کہ وہ جو سات آفتوں کا زمانہ تھا وہ ہو چکا
 اب وہ زمانہ رحمت کا آنا ہے جس میں لوگ مسجد بیت المقدس میں اللہ کی عبادت
 کریں گویا ہاں ساتویں فرشتے کے ذکر میں فرمایا تھا کہ اولن دلوں میں اللہ کا پوشیدہ عید
 جسکی اللہ نے پیغمبروں کو خوشخبری دی ہے وہ ظاہر ہو گا پھر فرمایا تھا کہ ساتویں فرشتے
 نے پہونکا اور آواز آئی کہ دنیا کی بادشاہتیں اللہ کی اور اوسکی مسیح کی یعنی اوسکی
 پیغمبر کی ہو گئیں مسیح کا لفظ ان کتابوں میں سب پیغمبروں کو حق میں بولا جاتا
 یہاں اوس بادشاہت کا صاف یہ بتایا گیا کہ بابل پر اللہ کا تھنازل ہوا اور سکا فون
 کو شہروں پر بڑی بڑی آفتیں آئیں کہ انہوں نے کفر کیا اور وہ قتل ہوئی شہر ہوان
 باب جناب یوحنا فرماتے ہیں کہ ایک اولن سات فرشتوں میں سے جنگی پاس
 سات پایا ہوا تھا اور مجسری بائین کین اور کہا کہ ادھر آئیں جنگجو اوس بڑی کسبی
 کی سزا جو بہت پانیوں پر بیٹھی ہے دکھاؤ لگا جسکو ساتہ زمین کے باؤ تھا ہون نے
 حرام کاری کی اور جسکی حرام کاری کی شراب سے زمین کے رہنے والے متوال ہوئے
 اور وہ مجسری زمین جنگل میں لے گیا اور میں ایک عورت کو قمری رنگ جانور پر
 جو کفر کے ناموں سے بہا تھا جسکی سات سر اور دس سینک تھی بیٹھی دیکھا اور عورت
 ارغوانی اور قرمز جی جوڑا پہنی اور سولے اور چوہا اور موتیوں سے راستہ تھا اور
 سولے کا پیالہ مکروہات سے اور اپنی حرام کاری کی گندگی سے بہا ہوا اپنی ہاتھ
 میں لٹی تھی اور اوسکی ہاتھی پر یہ نام لکھا تھا کہ راز بابلوں بڑی چینانوں
 اور زمین کی مکروہات کی مان اور میں دیکھا کہ وہ عورت پاک لوگوں کی خون سے

اور عیسیٰ کے شہیدوں کے خون سے متوالی ہو رہی تھی اور میں اوسکو دیکھ کر سخت حیران
 میں رنگ ہو گیا اور اوس فرشتے نے مجھ کو کہا تو کیوں رنگ ہو میں اوس عورت اور
 جانور کا بھید جیسو وہ سوار ہے اور جسکی سات سواروں میں سینک ہین تجھ سے کہو نگاہ
 جانور جو تولے دیکھا سو تھا اور اب نہیں ہے اور اوس اتھاہ کو نہیں سے نکل آویگا اور
 ہلاکت میں جاویگا اور زمین کے رہنوا الحیکو نام زندگی کی کتاب میں بنایا عالم سے
 لکھی نہ گئی جانور کو دیکھ لی کہ وہ تھا اور نہیں ہے ہر حذیہ ہے تعجب کر نیگی یہاں وہ عقل
 ہو جسکی حکمت ہو وہی سات سوار سات بہار میں جنہ عورت بیٹی ہے اور سات بادشاہ
 بھی میں بائیں کر گئی اور ایک ہی دوسرا تک نہیں آیا اور جب آویگا اوسکا رہنا تو
 مدت تک ہوگا اور جانور جو تھا اور نہیں ہے آٹھواں وہی ہے اور اون سات میں
 ہے اور ہلاکت میں جاتا ہے اور دس سینک جو تولے دیکھی دس بادشاہ ہیں جنہوں
 اب تک بادشاہت نہیں پائی لیکن جانور کے ساتھ ایک گھڑی تک بادشاہوں کا
 اختیار پادین گواہن سب کی ایک ہی راہی ہے اور وہ اپنی قدرت اور اختیار جانور
 کو دینگی وہی برے سے لڑائی کر نیگی اور بڑے اونپر غالب ہوگا کیونکہ وہ خداوند کا
 خداوند اور بادشاہ ہو گا بادشاہ ہے اور وہ جو اوسکو ساتھ میں سو بلائی ہوئے
 اور چنی ہوئے اور دیانت دار ہیں اور اوسنی مجھ کو کہا وہ پانی جو تولے دیکھی جہاں
 کسی بیٹی ہو سو لوگ اور گروہ ہیں اور قومیں اور زبانیں ہیں اور وہ دس سینک
 جو تولے دیکھی اور جانور کسی سے عداوت کر نیگی اور اوسکی کسب و زشتا کر نیگی اور
 اوسکا گوشت کھا نیگی اور اوسکو آگ سے جلا نیگی کیونکہ خدا نے اونکی دلمون میں
 یہ ڈالا کہ اوسکی مراد برلاوین اور ایک ہی دل ہووین اور اپنی بادشاہت جانور
 کو دیدین جب تک کہ خدا کی باتیں پوری نہوں اور عورت جسی تولے دیکھا وہ بڑا
 شہر ہے جو زمین کے بادشاہوں پر بادشاہت رکھتا ہے پادری ڈاؤڈی لکھتا ہے
 کہ بڑی کسی سے روحانی بابل مراد ہے جسا کہ قدیم بابل دریا سے فرات پر تھا اسطرح
 سی روحانی بابل قومیں اور لوگوں پر حکومت رکھتا ہے اور مکرویات سے یعنی ہر قوم

بہا ہوا ہے جسکی طرف دنیا کو رغبت دلاتا ہے راز کا لفظ بعض کہتے ہیں کہ بیشتر اور بعض
 کہتے ہیں کہ مسٹری جو ناموں سے پہلو بولا جاتا ہے جس سے پوشیدگی کے معنی نکلتی ہیں
 صاف معنی نہیں بلکہ روحانی یعنی چھپی ہوئے معنی ہیں بابل یعنی وہ گرجا جو ستلے
 والا ہے اور مغرب زہری اور تمام دنیا کی بادشاہی کا دعویٰ کرتا ہے وہ جانور جو قوت نے دیکھا یعنی
 بڑا شہر روم کا جو بت پرستوں کا سرکار ہے اور روم کی سلطنت اس دوسری جانور
 نے روحانی حکومت کی طور پر قائم کی ہے اور سات پہاڑ کے لفظ سے صاف ظاہر
 ہے کہ کون جگہ خاص مراد ہے یعنی روم سات پہاڑوں پر آباد ہے اور سات بادشاہ
 یعنی سات طرح کی بادشاہتیں جو روم میں تھیں جیسا تو اسے سے معلوم ہوتا ہے
 ایک ہی یعنی بادشاہی سلطنت دوسرا یعنی مذہبی طریقہ بادشاہت کا جو ابھی بالکل
 خراب نہیں ہوا اور یہ جلد بگڑ جائیگا اور آٹھواں طریقہ ہو جائیگا جیسا کہ گیارہویں
 آیت میں فرمایا ہے لیکن دیکھنی میں اور شمار کرنے میں ساوین کے موافق ہے
 بعض سات بادشاہوں کو یون سمجھتی ہیں کہ پہلو مصر یون کی سلطنت دوسری
 بت پرست بادشاہ کنعان کے تیسرے باقی جو چھتری فارسی پانچویں یونانی یہ پانچویں
 گرگمی چھٹی سلطنت روم کی جو موجود ہے ساوین جو سلطنت ہوگی جو طے عیشا
 کی اب ہم کہتے ہیں کہ ہم اتنی دور کیوں جاوین سید ہی بات یہ ہے کہ پانچ بڑے
 بادشاہ روم کی جو گرگمی وہ یہ ہیں ایک غنطس جسکی وقت میں حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام پیدا ہوئے پادری پناکس نے تاریخ روم میں لکھا ہے کہ رومیوں
 کا بادشاہ قیصر اول جو یسیر اور وہ شمار میں نہیں ہے کہ جلدی قتل ہو گیا بعد
 اسکی قیصر اول غنطس ہو دو سلطان یوسل و سکو بعد کالی گیولا حاکم نام
 البر الفدائے غانیوس لکھتا ہے تاریخ کامل میں ہے کہ اوسنو بہت عیسائیوں کو قتل
 کیا اسکی بادشاہت چار برس ہو اسکو بھی شاک کیا تیسرے قلو دیوس جسکی بادشاہت چودہ برس
 رہی چوتھا نیر و اور نیر کے بعد گلیا اور او تھو اور وٹلیس ایک ہی سال میں
 ہوئی اور قتل ہوئے جیسا کہ پادری پناکس نے لکھا ہے تو ان تینوں کو شمار میں لیا

کیونکہ اونکی بادشاہت چند روز تو پانچواں و سپاشیان جبکا نائب طیطس تھا ہر طیطس کی
 بادشاہت چند روز تھی اوسکو شمار نہ کیا یہ سب مرحلے وہ جو ایک سو چودہ و دو مشیان تھا
 اور جبکو فرما یا کہ تاکہ نہیں آیا وہ نرواہی حسنی سولہ مہینے بادشاہت کی جبکہ کہ البتواخ
 مین ہی اوسکو فرمایا کہ اوسکا رہنما تھوڑی مدت تک ہوگا اور وہ جانور قسطنطین پر جبکہ
 ذکر تیر سوین باب مین ہو چکا ہی اور دس بادشاہ جنوں نے ابھی بادشاہی نہیں پائی
 سو پادری ڈاؤڈی لکھتا ہے کہ سچم کے حصوں مین سلطنتین قائم ہوئیں روم کو پادری
 کے بعد بعضی کہتے ہیں کہ دس سے مراد فقط دس بادشاہ مین بعضوں کی رائی یہ ہے
 کہ کثرت مراد ہی اونکی یہ سب سلطنتیں اوس سلطنت کی ماتحت ہو جائیگی بڑے سی ٹنگر
 یعنی عیسائیوں کو ستاؤ نیگی پھر وہ خود عیسائی ہو جائیگی اور جو ٹانگی وہ بر باد ہو جائیگی
 کسی سے عداوت کر نیگی یعنی وہی بادشاہ سلطنت روم سے برخلاف ہو کر اوسکو
 بر باد کر نیگی اور اپنی بادشاہی اوس جانور کو دینیگی یعنی چند مدت اوس جانور کے
 ماتحت رہیں گے اور جب وقت پیش خبر یون کے ظہور کا آویگا تب برخلاف ہو کر
 ٹانگی پادری مارش مین لکھتا ہے کہ گاتھ ایک وحشی قوم تھی جو ملک یونان کے
 آس پاس رہتی تھی اوسکو دوہلی ہوئے ایک نے روم کو شکست دی کہ اوسکی
 دس شاخیں ہو گئیں دوسری پوربی ضلع پر اور تری خلاصہ اس باب کا یہ ہے
 کہ روم کا شہر جو بہت بڑا تھا اور اوس زمانہ مین رومیوں کی بادشاہت سب
 بادشاہتوں پر غالب تھی اوس شہر کے ظالم بادشاہوں کا حال اسد نے جناب جو شا
 کو دکھلایا شہر کی صورت ایک عورت کی طرح پر دکھلائی اوسکا نام پوشیدہ بابل تھانے
 ظاہر مین تو یہ بابل نہیں مگر بابل کی خصلتیں اس مین موجود ہیں اور یہ بھی دکھلایا
 کہ دس بادشاہ جو رومیوں کو تابع تھے وہ اوترے آوینگے وہ رومیوں کو برا دکر نیگی
 اور پھر وہ عیسائی ہو جائیگی خیاں یہاں ہی ہو آیا دری شیرنگ نے آفتاب
 صداقت مین لکھا ہے کہ اوتر کی وحشی قوم مین روم کے ملک پر پڑے پھر وہ
 یہ قومیں بت پرست اور نہایت وحشی اور جاہل تھیں آخر یہ وحشی قومیں

عیسائی ہولیکن لبالب تورینج میں ہے کہ یہ جو گاتھہ کی قوم تھی وہ دو قسم تھی استروگاتھہ اور ویسوگاتھہ یعنی پوربی اور سچھی گاتھہ پہ لکھا ہے کہ فرنگ لوگ ابتدائیں جرمیون کی گروہ تھی پر فرنگ یعنی آوادا و ناکا خطاب ہوا اور نوزبانے کا شروع کلو دس کے زمانے سے ہی جس نے اپنی سلطنت سن ۸۴ عیسوی میں شروع کی اور گال کو فتح کیا اور کلو تلداسے نکاح کر کے اوسکی باپ کو تخت پر سے اٹھا دیا اور اوسکا ملک لے لیا کلو تلداسے اوسکو عیسائی بنالیا اور فرنگ کے ساری بت پرست عیسائی ہولگمی اولن دنون ویسو گاتھہ اکریتین کے مالک تھی یعنی اوس ملک کے جو درمیان دریائے رینون اور لوپر کے واقع ہے اور بہر چند انہوں نے دین عیسائی اختیار کیا تھا تو بھی چونکہ ایرینیس کے قاعدی یعنی اللہ کو اکیلا جانتا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اوسکا بندہ پہچانتا یہ قاعدی او نکی طبیعت کو پسند تھی اسلئے وہ کلو تلداسے عقیدے سے یہ خلافت ہونے کلو دس نے چاہا کہ اوندکو تیس ہنس کر دے مگر وہ پینیس پہاڑوں کو طوکر کر ملک اسپانیہ کو چلو گئی اور فرنگوں نے اکریتین کے صوبہ کو اپنی ولایت میں داخل کیا پر یہ ملک و نکی قبضہ میں دیر تک نہیں رہا کیونکہ تیسو دورک کبیر جو ایرینیس کے تابعون میں سے تھا اور کلو دس کی بہن سے بیاہا ہوا تھا اوسکی کلو دس کا سامنا کیا آرس کی لڑائی میں اوسکو بہکا دیا اور اکریتین کا ملک لے لیا تیسو دورک کی بیٹی ویسوگاتھہ کے شاہ سے بیاہی ہوئی تھی کلو دس سن ۱۱۵ عیسوی میں مر گیا اسی ایمان والو اس باب میں پادریوں نے بابل سے روم کو مراد لیا مگر ہمارے نزدیک یہ کہتا ہے کہ اصل بابل کا ذکر ہو کیونکہ صاف فرمایا کہ وہ بڑی پانیوں پر بیٹھی ہے سو اصلی بابل کے بیچ میں دریائی فرات بہتا تھا اور دریائی دجلہ اوسکی پاس تھا اور یہی جغرافیہ کہ پانیوں سے اشارہ قوموں کی طرف ہے اس سے یہ نہیں نکلتا کہ ظاہر میں پانیوں پر وہ شہر نہوا در چہا بابل اسلئے کہا کہ وہ عورت جو نظروں سے پوشیدہ تھی وہ شہر بابل کی صورت تھی اور فرمایا کہ زمین کے بادشاہوں نے اوسکی ساتھ حرام کاری کی اسکا مطلب پادریوں لکھتا ہے کہ رومیوں نے دنیا کو بادشاہوں سے جو بی بیٹھ کر

ہم کہتے ہیں کہ بابل والوں نے جادوگری تمام دنیا میں پھیلائی اور پاک کتابوں کے
 محاورے میں بت پرستی کو زنا کاری سے مثال دی ہے سوا دل اول غرود کے وقت میں
 بابل والوں نے بڑی بت پرستی پھیلائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا
 گویا ساری قوموں کو بابل والوں نے بت پرستی سکھایا ہے چٹھی آیت میں فرمایا
 کہ وہ عورت پاک لوگوں کے خون سے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شہیدوں
 کو خون سے متوالی ہو رہی تھی اس سے پادریوں نے سمجھا ہے کہ یہ خبر و میمون
 کی ہے کیونکہ عیسائیوں کو اونہوں نے بہت شہید کیا ہے ہم کہتے ہیں اسکا یہ مطلب
 ہے کہ سخت نصر بابل نے ساری قوموں میں خون ریزی کی رسم ڈالی تو عیسائیوں
 کو شہید کر نیلے و بال میں بابل والی ہی شریک ہیں اور یہ جو فرمایا کہ اوس جانور
 کو سات سو اور دس سینک ہیں یہ بات تیرہویں باب میں اوس جانور کے حق
 میں فرمائی تھی جس سے مراد قسطنطین ہے جیسا کہ وہاں ثابت ہو چکا تو بیان ہے
 جانور سے وہی قسطنطین مراد ہے وہاں فرمایا تھا کہ وہ سمندر سے اٹھایا جان فرمایا
 کہ اتھاہ کوئین سے نکلی گا ب خوب معلوم ہوا کہ اتھاہ کوئین سے سب جگہ سمندر مراد
 ہے وہاں فرمایا تھا کہ ساری زمین اوسکی پیچھے کھینچ کر چلی یہاں فرمایا کہ گمراہ
 لوگ اوسکو دیکھ کر تعجب کریں گے اور عورت جو اوپر سوار ہے اسکا یہ مطلب کہ بابل
 والی قسطنطین پر اور اوسکی مذہب والوں پر آخر کو غالب ہو جائیگی اور یہ جو
 فرمایا کہ وہ عورت سات پہاڑوں پر بیٹھی ہے اس سے پادریوں نے سمجھا ہے کہ روم
 کی خبر ہے کیونکہ شہر روم سات پہاڑوں پر آباد ہے ہم کہتے ہیں کہ اسکا مطلب
 یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہی عورت جو اصلی بابل کی صورت ہے وہ یہاں روم میں ہے
 آبیٹی یعنی اوسکا اثر یہاں ہی آگیا و سیی ظلم کی بادشاہت یہاں ہی ظاہر
 ہو گئی اور فرمایا کہ دس سینک دس بادشاہ ہیں یہاں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایران
 کے اون بادشاہوں کی خبر ہے جو جانور کے یعنی قسطنطین و غم کے ساتھ ایک
 گھڑی تک یعنی تھوڑی مدت تک بادشاہوں کا سا اختیار پادریوں کی اور ان کی

جانور کو دنگی یعنی اول اول غلبہ رومیون کا رہی گا اور فرمایا کہ وہ برہمن یعنی حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام سے یعنی اونکی نام لینے والوں سے لڑینگے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اونپر غالب
 ہونگی سو ایران والی رومیون سے لڑا کرتے تھے آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے
 اونپر غالب ہوئی پہلے روم کے دفخاری سپاہی سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں
 اونپر غالب ہوئی حسب کا ذکر سورہ روم میں ہے پر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دعاسی
 ایران کی بادشاہت پر زوال آیا اور محمد یون نے ایران والوں کو قتل کیا اور فرمایا
 کہ وہ بادشاہ اور جانور یعنی رومی نصرانی کسی سے یعنی بابل سے عداوت کرینگے اللہ نے
 اونکی یعنی ایران والوں کے دل میں ڈالاکہ اوسکی یعنی جانور کی یعنی رومی نصرانیوں
 کی مراد بابل اور بابل کے ویران کرنے میں دو لو ایک دل ہو جاوین اور اپنی بات ثابت
 رومیون کو دیوین یعنی اول اول اہل روم سے دلی بہین دیکھو یہاں صاف کہل گیا کہ
 اصلی بابل مراد ہے کیونکہ اہل بادشاہوں کو اور جانور کو یعنی رومیون کو دونوں
 کو کہا کہ کسی سے عداوت کرینگے معلوم ہوا کہ کسی سے روم مراد نہیں اصل بابل مراد ہے سو
 ایسا ہی ہوا اور ایران والوں نے بابل کو تباہ کیا اور رومی نصرانیوں نے بابل پر چڑھاؤ
 کی پادری متیرے مفتاح الکتاب میں لکھا ہے کہ جو تھی صدی عیسوی میں بابل کی دیوار
 درندے جانور دن کے لمبی احاطہ میں اور وہ ملک فارس کے بادشاہوں کا شکار
 رہنے ہوا پادری مریم نے کشف الآثار میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
 تین سو تین سو تیس ہزار سال بعد یوایان جو رومیون کا بادشاہ تھا اوسنو ملک بابل پر پڑا
 کیا اور فرمایا کہ وہ بڑا شہر زمین کے بادشاہوں پر بادشاہت رکھتا ہے سو حضرت
 یوحنا کی وقت میں بابل پر ایران والوں کی حکومت تھی اور اونکی بادشاہت بھی
 بہت بڑی تھی اٹھارہ ہزار سال بعد یوحنا فرماتے ہیں اور اہل چینوں
 کے بعد میں ایک فرشتہ کو آسمان سے اترتے دیکھا حسب کا بڑا اختیار تھا اور زمین اوسکی
 جلال سے روشن ہو گئی اور اوس نے بڑی آواز سے یون کہ کر زور سے پکارا کہ گر پڑا
 گر پڑا یون اور دیون کا گہرا اور گہری روح کی چوکی اور ہر ایک ناپاک اور گندہ پڑ گیا

بسیل ہو گیا کیونکہ ساری قوموں نے اوسکی حرام کاری کی شراب غضب پی لی اور زمین
 کرباد شاہوں نے اوسکی ساتھ حرام کاری کی اور زمین کے سواد اگر اوسکی عیش کی زیادتی
 سو دولت مند ہوئے پھر مینو آسمان سے ایک اور آواز یہ کہتی ہوئی سنی کہ اسی میرے لوگو
 اوسمیں سے نکل آؤ تاکہ تم اوسکی گناہوں میں شریک نہو اور اوسکی آفتوں میں سے کچھ بچ
 نہ پڑے کیونکہ اوسکی گناہ آسمان تک پہنچی اور خدا نے اوسکی بدکاریاں یاد کیں
 حبس اوسنی تیسے سلوک کیا ویسا ہی تم اوس سے سلوک کرو اور اوسکی اوسکی کاموں
 کو مبرا فح و گناہ و اوس پیا پر زمین حبس اوسنی بہرا اوسکی لہو و نامہ رد و جتنا اوسنی
 آپکو شاندار بنایا اور عیاشی کی اتنا ہی اوسکو عذاب اور عزم و کیونکہ وہ اپنی زمین
 کتنی ہی کہ میں بلکہ بن بیٹی اور رائے نہیں ہوں اور عزم نہ کیوں کی اسلامی ایک ہی
 دن میں اوسکی آفتیں آویگی یعنی موت اور عزم اور کال اور وہ آگ سے جلانی
 جائیگی کیونکہ خداوند خدا جو اوسکی عدالت کرتا ہو زور آور ہو اور زمین کے بادشاہ
 جنہوں نے اوسکی ساتھ حرام کاری اور عیاشی کی ہے جب اوسکی حل جائیگا تو ان
 ویکمیں گے اوسپر وین پیشین گے اور اوسکی عذاب کو ڈر سے دور کر دے ہوئے
 کہیں گے ہاسی ہاسی بالوں بڑے شہر مضبوط شہر کہ ایک ہی گھڑی میں تیرے
 عدالت آہو پچی اور زمین کے سوداگر اوسپر وین گے اور عزم کر نیگا اب کوئی لوگ
 اجناس ہر محل نہیں لیتا یہ جنسین شہر اور پچی اور جواہرات اور ستارے میں کتان اور عزم
 اور شیشی اور قمری کپڑے اور ہر شے اور لکھنوی اور طرح طرح کی ہاتھی دانت کو برتن اور طرح
 میں قیمت چینی اور تانبی اور لوہی اور رنگ مرمر کے باسن اور ارجینی اور خوشبوئیان اور
 عطر اور لپان اور شراب اور تیل اور صاف سینڈ اور گہیون اور چار پائی اور بیڑین
 اور گہوڑے اور گاڑیاں اور غلام اور آدمیوں کی جانیں ہیں اور قیری دلچسپ ہوتے
 تجسوس الگ لگائی اور ساری چکنی اور خاصی خاصی چیزیں چھپی چور گھنٹیں اور تو انکو کبھی
 نہ پایگا اول چیزوں کے سوداگر جو اوسکی سبب دولت مند ہوئے اوسکی عذاب کی خوف سی ہوئے
 اور عزم کرتے ہوئے دور کر دے ہیں گے اور کہیں گے ہاسی ہاسی وہ شہر جو ہمیں کپڑے اور غلامی

اور قمری پشاک بینی اور سونے اور جواہر اور موتیوں کا راستہ تھا کیونکہ ایک سی گہر میں اتنی
 بڑی دولت برباد ہو گئی اور ہر نا خدا اور جہاز کے سب لوگ اور ڈانڈی اور جتنی کہ سمندر سے
 کام رکتی ہیں دور کٹر رہی اور اوسکی جلنی کا دھواں دیکھ کر پکارتے اور کہتی تھی کون اس بڑے
 شہر کی مانند تھا اور انہوں نے اپنی سرون پر خاک اوڑھ لی اور رو کر اور غم کرتے ہوئے
 یوں پکارا وٹھی ہائی ہائی وہ پکارا شہر حسین وہ سب جو سمندر میں جہاز چلائے تھے ان کے بڑے
 غم سے دولت مند ہو گئی کہ وہ ایک سی گہر میں اوڑھ گیا اسی آسمان اور اسی پاک رسول اور
 نبیو اوس پر خوشی کرو کیونکہ خدا نے اوس سے تمہارا بدلہ لیا اور ایک زور آور فرشتے نے ایک
 پتھر باری جلی کے پاٹ کے مانند اوٹھایا اور یہ کہتی ہوئے سمندر میں پھینکا کہ ابل وہ بڑا شہر یوں
 زور سے پھینکا جائیگا اور یہ کہی پاپا جائیگا اور رب بٹ بٹ جائیگا والوں اور گائے والوں اور بانسلی
 سب انیوالوں اور سسنگا پونگنی والوں کی آواز تھیں پھر نہ سنی جائیگی اور کسی طرح کا پیشہ والا
 کوئی پیشہ کیوں نہ تھیں پھر پاپا جائیگا اور جلی کی آواز تھیں پھر نہ سنی جائیگی اور یہ تھیں کہی
 چراغ روشن ہوگا اور یہ تھیں بولہا اور دونوں کی آواز سنی سناٹنگی کیونکہ تیری سوداگر زمین
 کی سرفارقی اور تیری جادوگری سے زمین کی سب قومیں دغا کما گئیں اور بیسوں اور
 پاکوں کا اور ان سب کا جو زمین پر قتل کئی گئی اوس میں پاپا گیا اسے ایمان والو اسبابین
 توصات صافات اصل پاپا کا ذکر ہو ہی بابل جسکی درمیان میں دریا میخوات تھا جسکی پاس
 کوفہ بنایا گیا بابل کے بادشاہ تخت نصر نے مسیحی بیت المقدس کو ڈرایا تھا فرشتے نے صاف خبر دی
 کہ بابل ایک گہری بہر میں اوڑھ جائیگا اور پھر نہیں بنایا جائیگا یہ وہی بابل سی حضرت ابوبکرؓ
 کیوقت میں پھر حضرت عمرؓ کیوقت جہاں ہوا اور یہ وہ مقام جنگل اور ویرانہ ہو گیا اور کھجک
 ویران پڑا ہوا اور جادوگری کا چاہت بڑا تھا یہ کہ تیری جادوگری سے زمین کی سب قومیں
 دغا کما گئیں بابل کا جادو ساری جہان میں مدت میں مشہور تھا اور یہ جو فرمایا کہ بیسوں کا
 اور پاک لوگوں کا اور جتنی لوگ زمین پر قتل ہوئے اُن سب کا خون اوس میں پاپا گیا اسکا
 یہ مطلب کہ بہت بڑی خونریزی کے رسم بابل والوں سے پہلے تو جتنی خون ناحق زمین میں
 ہوئی اُنکی وبال میں بابل مارا نہ رہا یہی حضرت اشعیا علیہ السلام کے سینٹا ایسویں باب کو

دیکھو وہاں امدت بابل کے حق میں فرمایا تھا کہ تو اپنے دل میں کہتی تھی کہ میں ہوں اور میرے سوا
کوئی نہیں میں بیوہ نہ بیٹھوں گی میں بے اولاد نہیں ہوں گی سوا ایک ایک ایک ہی دن میں یہ دو
مصیبتیں تجربہ ہونگی کہ تو بے اولاد اور بیوہ ہوگی یہاں جناب یوحنا کو فرشتے نے یون سنایا کہ وہ
کہتی ہو کہ میں ملکہ بن بیٹھی اور راند نہیں ہوں اور غم نہ دیکھو مگر اسلئے ایک ہی آن میں اسکی
آفتیں آئیں گی یعنی موت اور غم اور کال اور وہ آگ سے جلائی جائیگی پادری ڈیوڈی نے اس
باب کی خبر کو بھی رو میوں پر جایا ہوا اگرچہ رو میوں پر بھی صحیوں نے جواب دیا مگر وہ مسلم ہی تک
ویرانہ جنگل نہیں ہوا بلکہ اب تک آباد ہے تو اس اٹھارہویں باب میں صاف خبر اصلی بابل کی ہے
کیونکہ اس خبر کا صاف ظہور ہو چکا اگر پادری امین کہ اصلی بابل میں اور سوقت ایسی بڑی
بادشاہت نہیں تھی اور شہر بابل کی بڑی رونق نہیں رہی تھی یہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ بابل
کو سودا گروں کی بدولت مال دار بنی تھے اسکا جواب یہ ہے کہ اول دنوں میں بابل میں ایران
کے بادشاہوں کی حکومت تھی اور یہ بیان ہو چکا کہ بابل کا بادشاہ خردوس جو دارا کی نسل
میں تھا اوسنواسرانیوں میں بہت بڑا قتل کیا پادری میٹر نے مفتاح الکتاب میں لکھا
ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے ایک سو تین سال پہلے بابل کے تخت نشین
حصر فارس کے ایک بادشاہ نے تباہ کنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں بابل کے بڑے
والد بہت تھوڑی تھی اور اسٹراٹو تارخ والا لکھتا ہے کہ ان دنوں اوس شہر کے اکثر اہل
دیران تھے اس بیان سے معلوم ہوا کہ اکثر اطراف یعنی کنارے ویران تھے مگر شہر آباد
تھا پادری مرکب نے کشف الآثار میں لکھا ہے کہ بابل کے آس پاس کے شہروں میں شہر
سلوکیہ تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد پہلی صدی میں اوس میں چھ لاکھ آدمی
رہتے تھے اور ایران کے بادشاہوں نے اپنی رہنے کا مقام شہر تسفون یعنی مدائن
کو تھرایا تھا یہ شہر دریائے دجلہ کے پورے کنارے پر تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو
تین سو تیسٹھ برس بعد یولیان جو رو میوں کا بادشاہ تھا اوس ملک بابل پر لایا گیا
کیونکہ تارخ والا لکھتا ہے کہ اوس وقت میں یہ ملک بہت خوشنما اور بہت آباد تھا اور بہت
غلہ وہاں پیدا ہوتا تھا اب ثابت ہوا کہ جناب یوحنا کے وقت میں اگرچہ شہر بابل کی بڑی

یونہی سب پہلے تھی ویسی نہیں رہی تھی مگر بابل کے اس پائس کے شہر ہی بابل کی طرح بہت آباد تھی
 اور وہ بابل کا ملک کہلاتا تھا اور ایران کا بادشاہ جو آگ کے پوجنی والے تھے ملک شام کے دفاری
 سے لڑا کرتے تھے اور اس کی بی بی بی بی بی کے دشمن تھے اور انہوں نے اپنی رہنمائی کا مقام ملان کو
 ٹھہرایا تھا معلوم ہوا کہ وہی ملک و تکر سارے ملک میں نہایت آباد تھا اللہ تعالیٰ نے جناب یوحنا
 کو بابل کے ویران ہو چکا احوال پہلے سے صاف بتلادیا اور یہ بھی سنا دیا کہ بی بی بی کو حکم
 ہوا کہ تم خوشی کرو کہ اللہ نے بابل سے تمہارا بدلہ لیا جس شہر کے بادشاہوں نے تمہاری مسجد
 کو اور تمہاری پاک شہر کو ویران کیا تھا اللہ نے اس شہر کو اور جاڑ کر ویران جنگل بنا دیا یہ
 عدالت محمدی وقت میں ہوئی اس طرح ملک دو میہ کے لوگ اس کی بی بی بی کو ظلم کرنے میں بابل
 والوں کے شریک تھے اور تکر ملک کو بھی فرمایا تھا کہ میں اس کو ویران جنگل بنا دوں گا اس کا ظہور
 ہی محمدی وقت میں ہوا اس کا پورا بیان حضرت اشعیا علیہ السلام کو چھپن قیسورین باب میں ہو چکا
 اور عیسوان باب جناب یوحنا فرماتے ہیں بعد اس کی عین آسمان پر بہت بھیڑ کی سے بڑے
 آواز یہ کہتی سنی کہ ہللو یاہ نجات اور حلال اور عزت اور قدرت خداوند ہماری خدا کی
 ہو کیونکہ اس کی عدالتیں راست اور برحق نہیں اس کی کہ اس سنی اس بڑی کسبی کی حسنی
 اپنی حرام کاری سے زمین کو خراب کیا عدالت کی اور اپنے بندوں کے لہو کا بہلا اس کی
 ہاتھ سے لیا اور دوسری بار انہوں نے کہا ہللو یاہ اور اس کا وہوان ہمیشہ ہمیشہ اور ہمیشہ
 اور چوبیسویں بزرگ اور چاروں جاندار اور وہی منہ گری اور خدا کو جو تخت پر بیٹھا ہو
 مسجد کیا اور کہا آمین ہللو یاہ اور تخت سے آواز یہ کہتی ہوئی نکلی کہ تم سب جاؤ اس کی بندے
 ہو اور جاؤ سی ٹرے تمہو کیا چھوٹے کیا بڑے ہمارے خدا کی تعریف کرو آؤ ایمان والو
 دیکھو اس عدالت محمدی پر بی بی بی بی کو اور فرشتوں کو بڑی خوشی ہوئی اور انہوں نے
 اس کے آگے شکر کا مسجد کیا اس کے بعد جناب یوحنا چند سطرون کے بعد فرماتی ہیں اور میں
 آسمان کو کہلا دیکھا اور دیکھا ایک لفظی کہوڑا اور جو اس پر سوار تھا امانت دار اور
 سچا کہلاتا ہے اور سچائی سے عدالت کرتا ہے اور اطمینان اور اس کی آنکھیں آگ کے شعلہ
 کی مانند اور اس کی سر پر بہت ستارے تھے اور اس کا ایک نام لکھا ہوا تھا حبیبی و سکر سوا

کسی نے نجاتا اور وہ چوہن ڈوبا ہوا لباس پہنے تھا اور اس کا نام کلمۃ اللہ ہے اور آسمانی فوجیں صاف
اور سفید مہین لباس پہنے ہوئے نظر آتی گھوڑوں پر اوسکے پیچھے بیولین اور اوسکے منہ سے ایک تیز
تلوار نکلتی ہے کہ وہ اوس سے قوموں کو مارے اور وہ لوہی کے غصا سے اونپر حکومت کرے گا اور
وہ قادر مطلق خدا کے قہر و غضب کی شراب کے کوہو میں روندتا ہے اور اوسکی لباس پر اور اوسکی
بان پر یہ نام لکھا ہے کہ بادشاہوں کا بادشاہ اور سرداروں کا سردار ایمان والو اللہ نے
جناب یوحنا کو اپنی رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جمال پاک دکھلایا اور یہ سب نشانیاں تلکین
کہ آپ امانت دار ہیں اور سچی ہیں اور آپ کی اطاعتی جو کافروں سے ہے عدالت اور انصاف کو ساتھ
ہے اور فرشتے گھوڑوں پر سوار ہو کر آپ کی ساتھ جہاد میں شریک ہیں وہ وقت اللہ نے پہلی سے
جناب یوحنا کو دکھلایا اور یہ آیت زیور کی یاد دلائی کہ وہ لوہی کے غصا سے قوموں پر حکومت
کرے گا یہی آیت بارہویں باب میں ہی یاد دلائی تھی جب آپ کی سپاہیوں کا سامان دکھلایا تھا کہ
صدیقین پر سوار اور ان خبروں کا صاف ظہور دیکھو جناب یوحنا فرماتے ہیں اور میں ایک فرشتے کو
سورج میں کہڑے دیکھا اور اوس نے بڑی آواز سے بکرا اور سب پرندوں کو جہاں کے سچے
بیچ اور طے ہیں کہا آؤ اور بزرگ خدا کی ضیافت میں جمع ہوتا کہ تم بادشاہوں کا گوشت اور سب
سالاروں کا گوشت اور زورداروں کا گوشت اور گھوڑوں اور اونکی سواروں کا گوشت
اور سب آزادوں اور غلاموں اور چوپلوں اور بڑوں کا گوشت کھاؤ اور میں دیکھا کہ وہ جانور
اور زمین کے بادشاہ اور اونکی فوجیں اکٹھی ہوئیں تاکہ اوس سے جو گھوڑے پر سوار تھا اور اوسکی
لشکر سے زمین اور وہ جانور بکرا گیا اور اوسکی ساتھ چوہانی جس نے اوسکے حضور وہ نشانیاں
دکھلائیں جن سے اوس نے اون لوگوں کو گمراہ کیا جنہوں نے جانور کا نشان اپنی اور قبول
کیا اور جو اوسکی مورت کو پوجتی تھی یہ دونوں اوس آگ کی جہیل میں جو گندہک سے جل
رہی ہے جہی جی ڈالی گئی اور جو باقی تھی وہ اوس گھوڑے کے سوار کی تلوار سے جواوسکی
منہ سے نکلتی تھی قتل کی گئی اور سب پرندی اور اونکی گوشت سے سیر ہو گئی اسی ایمان والو اللہ
نے یہ بھی دکھلایا کہ سب جانور کافروں کا گوشت کھانے کے لیے بلائی گئی اور سیر ہوئے
اور وہ جانور یعنی روم کا بادشاہ ہر قتل جو ہو یا عیسائی تھا اور زمین کے اور بادشاہ اور

اور انکو لشکر جمع ہوئی اور اوس دس کے بادشاہ سے لڑنے پر تیار ہوئے اور وہ جانور یعنی روم کا بادشاہ
 اٹھڑا گیا اور جو بڑے مٹی یعنی اونکی جو بڑے پادری جو جو مٹی خیرین دیتے تھے اور بت چوہا تھے پڑ
 گئی یعنی عاجز ہوئے اور اونکا زور جاتا رہا اور جنہم میں جیڑ ڈال دیے گئی یعنی جنہم میں زندہ ہو کر
 ڈالے جائیگا یہ اون لوگوں کا ذکر تھا جو لڑائی کے بعد دبا گئی اور بت سے وہ تھی جو اوس بادشاہ
 کے بادشاہ کی تلوار سے قتل کئے گئے یہ تلوار اوس کے منہ سے نکلتی ہے یعنی اصل تلوار حقیقت میں ہے
 ہے جو اوس کے منہ سے نکلتی ہے یعنی قرآن جو اوس کے منہ سے نکلتا ہے اور اوس کا اثر اور اوسکی دعا کا اثر
 اور اوسکی زبان کے لفظوں کا اثر اوس کے دل میں یا ظاہر کی تلوار پر اوس کی منہ کی تلوار کا اثر پڑتا
 تھا کہ وہ کافروں کو کاشتی تھی دیکھو خالد کا نام آپنی سیف السدر کہہ دیا یہ دیکھو خالد نے قتل
 کافروں کو کاٹا پیسواں باب اس باب کا خلاصہ یہ ہے کہ جناب یوحنا ایک فرشتے کو آسمان
 اترے دیکھا جسکی ہاتھ میں اتھاہ کوئین کی کنجی اور ایک بڑی رنجیر تھی اوسنی شیطان کو پکڑا
 اور ہزار برس تک جکڑ کر رکھا اور اوسکو اتھاہ کوئین میں ڈالا اور اوسپر مہر کی تاکہ اگر لوگوں کو
 وغاندی جب تک ہزار برس کی رہی ہوں بعد اسکے چاہی کہ وہ تھوڑی مدت تک چوٹا رہے
 پھر فرمائے ہیں کہ مینی تخت دیکھی اور وہی اونپر سٹھی اور عدالت اونہیں دی گئی اور اونکی
 جانوں کو دیکھا جنہوں نے عیسائی کی گواہی اور خدا کے کلام کے واسطے اپنا سر دیا اور جنہوں
 نہ جانور کو نہ اوسکی مورت کو پوجا اور نہ اوسکا نشان اپنے ہاتھوں اور اپنے ہاتھوں پر قبول
 کیا اور زندہ ہوئے اور مسیح کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہت کرتے رہی پھر کئی سطروں کے
 بعد فرمائے ہیں کہ جب ہزار برس پورے ہو چکیں گے شیطان اپنی قید سے چوٹے گا اور نکلا
 تاکہ اون قوموں کو جو زمین کے چاروں کوٹوں میں ہیں یعنی جوج اور ماجوج کو فریب دیوے اور
 اونہیں اڑائی کے لئے جمع کرے اور اونکا شمار سمندر کی ریت کی مانند ہو اور کوئین کی چوڑائی
 پر چڑھ گئی اور مقدسوں کی چھاؤں نے اور غریزہ کو گمیر لیا اور آسمان سے خدا کے پاس سے آگ
 اترتی اور انکو کما گئی آسمان والوہ ہزار برس حسین شیطان جکڑا ہوا تھا وہ ہمارے رسول
 پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے ہزار برس تک کا زمانہ تھا وہ زمانہ بڑی عدالت کا
 تھا اور جو عیسائی لوگ اوس وقت سے پہلے شہید ہو چکے تھے اور جو سلطانوں کے مذہب سے گم گئی تھی

ادنیٰ پال رافاحون نے ہی اس محمدی وقت میں نہایت عیش و عشرت پایا اب آخری زمانہ ہے
 اس سے ہر وقت پناہ مانگو کہ شیطان کے فریب سے بچاؤ اور امام مہدی علیہ السلام کو اور
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جلد بھیجی اور سوقت میں یا جوج اور یا جوج نکلیں گے اور غریبہ کو یعنی
 بیت المقدس کو گمراہ لیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ابکا ایک سب کے سب
 مرجائیں گے اب یہ بیان ہے کہ جناب یوحنا کے بعد روم کے بت پرست
 بادشاہوں نے عیسائیوں پر بڑے بڑے ظلم کئے بڑی عدالت کا زمانہ
 اس وقت تک نہیں آیا تھا اب التورس پہنچے کہ دوشیان سن چیا نوے میں مر گیا اور بعد
 نروبادشاہ ہوا اوسنی تراجن کو اپنا جانشین کیا نرو اسولہ یعنی بادشاہت کر کے اٹھانوے
 میں مر گیا پھر تراجن سن ایک سو ستر میں مر گیا پورب کے لوگوں نے اس کے بیٹے آدریان
 کو بادشاہ کیا پادری ولیم سیو نے تراجس کلیسیا میں لکھا ہے کہ ہیکل کے یعنی مسیحی بیت المقدس کے
 ویرانے کے درمیان آدریان قبر میں ایک نئی شہر کی بنیاد ڈالی اور یہ ویشالم کے نام سے نفرت
 کی اور شہر کا نام رومی زبان میں یلیا قیلا پیر رکھا تراجس کا دل میں لکھا ہے کہ اوسنی اس شہر میں
 رومیوں اور یونانیوں کی ایک جماعت کو بسایا تراجس کلیسیا میں ہے کہ آدریان کی حکومت
 میں یہودیوں نے بر کوکب نام ایک شخص کو مسیح مان لیا اور اوسکی تخت میں رومیوں سے
 پر گئے مگر ملک یہودیہ کے عیسائیوں نے بغاوت میں اوسکا ساتھ نہ دیا اس باعث سے اوسنے
 تمام عیسائیوں کو جو اوسکے ہاتھ لگی بڑی پیر جی سے قتل کر ڈالا جب دس ہزار نے رومیوں
 کے ہاتھ سے شکست کھائی یہودیوں کے ساتھ یہودیوں کے دہو کے میں بہت عیسائی
 ہی قتل ہوئے پادری اسکاٹ اردو تفسیر میں لکھتا ہے کہ اوسنی دعویٰ کیا کہ میں ہی مسیح ہوں
 جسکی یہودی راہ دیکھ رہے ہیں کچھ کرامات بھی جادو کے زور سے اوسنے دکھائے اور ہزار ہا
 آدمی تابع ہو گئے یہاں تک کہ تین اوسٹاد یہودیوں کے اوسپر ایمان لائے اوسنی رومیوں کی
 سلطنت پر حملہ کیا جسکی سبب سے کشت و خون ہوا بڑی بڑی لڑائیوں کے بعد ایک لڑائی
 میں بر کوکب پڑا ساتھ والوں سمیت مارا گیا کپتان ولیم رابنشن اکسین نے جو کتاب ہم محمدیوں کے

برخلاف لکھی ہے اور وہ لہ ہیانہ میں چپی ہے اوس میں اس سچی بات کا اقرار کیا ہے کہ مسیح کے آنی کی
 دانیال نبی نے پیش خبری دی تھی اور یہودی روز بروز اس کے آمد کے منتظر تھے جو اسرائیلیوں
 کو روم کے بادشاہ کی تاج داری سے آزاد کر کے بے نہایت سر بلندی بخشے اس کا مطلب یہ ہے کہ
 یہودی لوگ راہ دیکھتے تھے کہ وہ مسیح یعنی وہ پیغمبر آئیں جو یہودیوں کے ظلم سے جوڑا دین
 جنگی خبر حضرت دانیال علیہ السلام کی کتاب میں ہے اس خیال میں یہودیوں نے بڑا کرب کو مانگ لیا
 تھا اور یہ سمجھی تھی کہ وہ شخص ہے آخر کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان والوں کو
 رومیوں کے ظلم سے جوڑا دیا پوری مرید نے کشف الآثار میں لکھا ہے کہ آدریان نے سکیم
 دیا کہ جو یہودی یروشلم میں داخل ہوا اس کو مار ڈالو اور لوگ دور سے ہی اوس شہر کو دیکھنے لگا
 لیا تو رنج نہیں ہے کہ آدریان نے آخر عمر میں انتونینس کو جانشین کیا اور آدریان سن ایک
 سو تیس عیسویں میں مر گیا پوری ولیم پور لکھتا ہے کہ مرقس انتونینس نے اپنے سارے ملک
 میں اونیس برس برابر عیسائیوں کو ستایا مرقس ایک مشہور فلسفی حکیم تھا اور بت پرستی میں
 اور یہودہ سمون میں بڑا کٹھن تھا اوس کے عمل میں عیسائیوں پر وہ مصیبتیں پڑیں کہ پہلی پڑ
 ان کو سامنے لگا کر عیسائیوں میں رعایا اور حاکم دونوں نے ظلم کر کے باندھ دی آگے یہ حکم تھا کہ عیسائیوں
 کو تلاش کرنا سچا ہے لیکن اب سرکار کا حکم قطعی ہوا کہ اون کا کوچ لگاؤ وہاں جیسی ہوں وہاں
 نکالو بت پرستوں نے جانا کہ عیسائی لوگ عذاب پاویں گے تو اپنی دین سے منکر ہو جاؤ گے
 تو اس کے حکم سے پہلو اونہوں نے عیسائیوں کو شکنجہ میں گھسایا اور ایسے ایسے عذاب دیتی تھے
 کہ دیکھتی ہی مارے ڈر کے اون کی جان میں جان نہ رہتی تھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک
 سو تیس برس بعد از مرگ کے عیسائیوں نے بڑا عذاب اوٹھایا وہاں کے عیسائیوں نے
 اپنی آفت کا بیان چٹھی میں لکھ کر سب عیسائیوں پاس بھیجا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں
 کے بت پرست اور سوقت عیسائیوں سے بہت دشمنی رکھتی تھی اور ان کو جانوں کے سامنے
 کھینچ لیا تھے تو اور جنگلی جانور دکھاتے تھے اس پر ہی اگر وہ مضبوط رہتے تو قتل کا حکم ہوتا تھا
 پہاڑوں والے جانوروں کے سامنے ہینگے جاتے تھے آگ میں جلائی جاتے تھے پولی کا رب
 جو جناب یوحنا حارسی کے شاگرد تھے اونہوں نے جب سنا کہ لوگ یہی جان کی بچی پڑھیں

او نہوں نے چاہا کہ اوسے شہر میں رہوں اور اس کے مرضی کے راہ دکھوں لوگون نے اونکی منت کی
 تب او نہوں نے بیرونجات میں ایک گھر میں پناہ لی اور اس کی بندگی میں مشغول ہوئے جسکو
 نے خراگانی فوج دار کے لوگ جاہوینچی پولی کارب اوسوقت کو مٹی پر تھی اگر چاہتے توحیت کی راہ
 سے ہٹا جاتے لیکن او نہوں نے کہا کہ اس کی مرضی پوری ہو یہ کہہ کر باہر نکلی اور گرفتار کرنوالوں
 کے واسطے کہا اپنا موجود کر کے درخواست کی کہ ایک گھنٹی کی مہلت دو کہ اکیلا جا کر وعاکرون
 پہنسی زاری اور عاجزی سے دعا مانگی کہ دو گھنٹی اوس میں گزری یہاں تک کہ بت پرستوں کا بھی
 دل نرم ہوا پھر اونکو سوار کر کے شہر کی طرف لیجا اور رستے میں فوج دار اپنے باب سمیت ملا اور
 پولی کارب کو اپنے ساتھ سواری پر چڑھا کر دوستی کی راہ سے کہنے لگا کہ قیصر کو اسی رب کہنی ہیں اور
 اوسکے پوجنی میں کیا گناہ ہو پولی کارب پہلے چپ ہو رہے جب بہت تنگ کیا تو فرمایا کہ جن بات
 کی صلاح کرتے ہو میں نہ کرو مگر ساتھ ونگو سواری پر سے ڈال دیا او نکا پاؤں رنجی ہو جب صوبہ دار
 کے سامنے گئی وہ بوللا بادشاہ کی قسم کھا اور عیسیٰ کو گالی دے تو میں چوڑ دو گنا تب یوں جواب
 دیا کہ پیاسی برس میں عیسیٰ کی خدمت کی اور سوائی نیکی کے اول سے کچھ نہیں پایا اب کس طرح
 اوسکو جو میرا مالک اور نجات دینے والا ہے گالی دوں صوبہ دار نے اونکو ہارٹے والی جانوروں
 سے اور آگ سے ڈرایا تب اوسنے منادی کروائی کہ پولی کارب نے اقرار کیا کہ میں عیسیٰ ہی ہوں۔
 شکر ہو دی اور بت پرستوں کی طہی بھیڑ چلا دی مٹی کے بدوین کا سکھانے والا ہی عیسیٰ یوں کا
 باب دیوتاؤں کا دشمن ہے جواتنے لوگون کو دیوتاؤں کی پوجا اور سجدہ سے بہکانا ہے اسکو
 شیون میں پینکد وجب شیر نے تلے تب سبوں نے کہا کہ آگ میں جتیا ڈال دو پھر سبوں نے لکڑیاں
 جمع کیں اور دیوتاؤں نے بھی مٹی سے مستعدی سے مدد دی لوگون نے پولی کارب کو ستوں سے لٹکا
 اور مشک چڑھائی اوسوقت اوسنے اسطور سے دعا مانگی ام رب خدا قادر مطلق ای باب اپنے مبارک
 بیٹی مسیح کے کہ جسکی مرثیہ میری پہچان ہو حاصل ہوئے اسے خدا فرشتوں اور ساری خلقت
 اور انسان اور مقدس ایمان والوں کے آگے جو تیرے حضور میں رہتے ہیں تیرا شکر کرتا
 ہوں کہ تو نے مسیح کے پیالے میں شریک ہونکی واسطے اپنے شہیدوں میں سے نکالوائی
 پھر اوجب پر کہ چکا او نہوں نے آگ میں ڈالا جب آگ ہو تمام نہوا سپر نہوا کیا کہ وہ مر گیا اب سمجھ

کہتے ہیں کہ پولی کار بے حضرت عیسیٰ کو اگر اللہ کا عینا کہا ہو تو اس کا مطلب یہی تھا کہ وہ اللہ کے پیارے بندے ہیں اسکی نشانی یہ ہے کہ انہوں نے اقرار کیا کہ حضرت عیسیٰ کی معرفت اللہ کی پہچان ہو گئی یہ کہ اگر اللہ سے دعا مانگی اور اویسا شکر کیا کہ یا اللہ تو نے مجھ کو شہید ہو جانے کی عیسیٰ کے ساتھ شیک کیا اس لفظ سے ہی ثابت ہوا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بندہ جانتے تھے پادری ولیم میور لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک سو چالیس سال بعد ملک فرانس کے شہر لیونس اور رومینین ظلم پر پاپوں کا وہاں کے لوگوں کی عدالت اور غضب از مرند والوں کے برابر رہا اور اوتنے حاکم ہی اوسمیں شریک تھی یہاں تک نوبت پہنچے کہ عیسائی لوگ جب باہر نکلتے تھے مارے جاتے تھے اور بے عزت کی جاتے تھے اور انہیں جو زیادہ مشہور تھے گرفتار ہو کر حاکموں کے پاس کہینچی جاتے تھے اور قید خانہ میں ڈالے جاتے تھے اوس ملک کے صوبہ دار نے چاہا کہ جو بیت پرستوں نے عیسائیوں پر تھیں لگاؤ میں ان باتوں کا عیسائیوں سے اقرار لیوے اس واسطے اوسنے بڑی سخت سزا اور عذاب اونکو دیا ایک عورت دارجوان پاکشت نام عدالت میں حاضر ہوا اور بولا کہ عیسائیوں میں کچھ یہی بات نہیں ہے صوبہ دار نے پوچھا تم عیسائی ہو اوسنے کہا ہاں صوبہ دار نے اوسکو قید میں ڈالا پوٹینس لیونس کا اسقف یعنی پادریوں کا سر دار نوے برس کی عمر اور ضعف اور بیماری سے کمزور تھا اوس کے صوبہ دار نے پوچھا کہ عیسائیوں کا خدا کون ہے جواب دیا تم اوسکو جانتی اگر اوسکی پہچان کے لائق ٹھہرتے یہ منکر سب جو عدالت میں تھے اوسپر دڑے اور قید خانہ میں ڈالا وہ دون بعد وہاں مگر گیارہویں خانہ میں بہو کہ پیاس سے چند آدمی مرے بعضوں نے دڑ کے مارے ایمان چھوڑا مگر انہیں سے کتنی بہر مضبوط ہوئے بادشاہ کا حکم آیا کہ جو عیسائی دین سے انکار کرے اوسکو چھوڑ دو باقی کی گردن مارو صوبہ دار نے زبانی کہہ کر اربے سے اونکو بلایا اور جوابا ان سے منکر ہو گئی تھے انہیں سے بعضوں نے بہر عیسائی ہو گیا اقرار کیا انہیں بھنے رومی تھی وہ تلوار سے قتل کی گئی باقی جانوروں سے بہر والی گئی انہیں سے ایک چوکر کی بلکہ پنا نام اور چوکر ایک ٹکڑی بندرہ برس کابیت پرستوں نے اوسکو بہت ڈانٹا اور سب سزا میں اونکو دیکھا لیکن انہوں نے ایمان کو نہ چھوڑا وہ دون جانوروں سے بہر والی

مردن کے بدن کے ٹکڑے جو جلاسنے سے بچ رہے اور انہوں نے عیسائیوں کو دفن کرنے کے لیے مندی
 لیکن کہنے لگے کہ دیوتوں کے دشمنوں کی جھوٹ سے زمین ناپاک ہوگی اور نکو دریا میں بہا دیا آخر
 کو اتنی عیسائی مارنے سے باقی رہ گئی کہ لوگ انکو قتل سے تھک گئے اور جو بچ رہے اور انہوں نے
 کچھ فرصت پائی ایک مسیہی جو لیونس کے نزدیک تھی وہاں کے لوگ یکدن بہت دہوم دہام سے
 کسی دیہی کا تہوہار کرتے تھے اور دیہی کی مورت رتہ پر چڑھا کر بڑے بیڑے کے ساتھ راہ راہ چلتے
 اور جس کے سامنے وہ مورت آجاتی اوسکو گھنٹی ٹیک کر پوچھا کرتا ضرور پڑتا سو ایک جوان قوم لاشوں
 شہر نشین نام نے اوسکے پوچھنی سے انکار کیا وہ گرفتار ہو کر کچھری میں حاضر کیا گیا صوبہ دار
 نے پوچھا اس چال چلن سے تم عیسائی معلوم ہوتے ہو جواب دیا کہ میں عیسائے ہوں اور سچی
 خدا سے جو آسمان پر جلوت کرتا ہے دعا مانگتا ہوں لیکن بت اور دیوتوں سے دعا نہیں
 مانگ سکتا ہوں بلکہ نچو اختیار ہوتا تو ادھنیں ٹیک کر زمین میں جو چور کرتا اس پر وہ قتل کے
 لائق ٹھہر گیا صوبہ دار نے بہت چاہا کہ اوس سے عیسائی دین کا انکار کر دے اور زخمی
 اور گرمی سے اوسکو سمجھایا اوسنے کسی طرح نہانا تو اوسکے سر کاٹنے کا حکم دیا جب وہ قتل ہونکو
 جاتا تھا تب اوسکے مان نے پکارا کہ اے بیٹا بیٹا زندہ خدا کا اپنے دل میں دیہان بنار کہو شاہان
 اے بیٹا خوش اور مستعد ہو کر اوس پر چاؤم ہے نظر رکھو تمہاری جان آج تم سے ہنہن
 لی جاتی ہے بلکہ اوس سے آج اچھا پاؤگے اے بیٹا اس مبارک موت سے تم آج بہشت کی زندگی
 حاصل کرو گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک سوسینا لیس برس بعد مرتد ہو گیا اوسکے
 بیٹی کو دس نے بارہ برس تک عیسائیوں کو نہیں بتایا مگر جس ولایت کے صوبہ دار یا رعایا
 عیسائیوں سے دشمنی رکھتے تھے انکو شاہ کا اختیار تھا چنانچہ ایشیا کو جب یعنی ولایت روم
 میں کتے عیسائی قتل کئی گئی تارکچہ کامل میں دو مشیان کا نام دو مٹیانش اور زرو کا نام
 زرو اس اور زاجن کا نام طرایانوس لکھا ہے اور آوریان کا نام اندریانوس اور کومودس
 کا نام قومودس لکھا ہے لب التوارکچہ میں ہے کہ کومودس سن ایک سو ترائوے عیسوی
 میں قتل کیا گیا پہر لکھا ہے کہ سورس روم کا مالک ہوا مومو کی رحمت اللہ صاحب نے
 اظہار الحق میں لکھا ہے کہ منتس عیسائی جو دوسرے صدی عیسوی میں تھا اور بڑا صاحب اختیار تھا

اور اپنے وقت میں سب سے بڑے پرہیزگار تھا اس نے سن ایک سو ست ہتر کے قریب ایشیا
کو چک میں پیغمبری کا دعویٰ کیا اور کہا میں وہی فارقلیط ہوں جس کے آئین کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے خبر دی تھی اور بہت لوگ اس کے تابع ہو گئے پادری ولیم میور نے جو تاریخ اردو میں لکھی
ہے اور سن اٹھارہ سو اڑتالیس عیسوے میں چھپی ہوئی اس کی تفسیر کے باب کی دوسری قسم میں
منتس عیسائی کا حال لکھا ہے کہ بعضوں نے کہا کہ اس نے دعویٰ کیا تھا کہ میں وہی فارقلیط ہوں
جس کی خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہو جو کہ وہ پرہیزگار اور صاحب ریاضت تھا اس باعث
سے لوگوں نے اس کی بات کو مان لیا تاہیں معلوم ہوا کہ دوسری صدی کے عیسائی فارقلیط
کے یہی معنی سمجھتے تھے کہ اس کی طرف سے کوئی نئی انسان ظاہر میں تعلیم کے لئے آویگا اور اس کو
روح القدس کے پوشیدہ آئے کی خبر نہیں سمجھتے تھے تب تو منتس کو مان لیا مگر پر نشانیاں
فارقلیط کی اوس میں پائین اور جنابا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ساری نشانیاں فارقلیط
کی موجود ہیں سید منصور علی صاحب دہلوی نے نوید جاوید میں لکھا ہے کہ اردو تاریخ
کلیسا صفحہ ۵۰ میں لکھا ہے کہ اس نے اپنے موٹا منس نے آگے فارقلیط ٹھہرایا جس کے
ظہور کا انتظار زمین پر مسیح کے دوسری بار آنے سے پیشہ الہام ربانی کے کملہ کے لیے بہتر
دیندار کر رہے تھے اسے محرمی بہائیوں دیکھو اس پادری نے اقرار کیا کہ اوس میں انہیں بہت
سے دین دار عیسائیوں کو انتظار تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے سے پہلے فارقلیط
آوے گی جو اس کی طرف سے وحی کو پورا کرے گے یعنی جو باتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نہیں
بتلائیں وہ اس کی طرف سے بتلاویں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی باتیں ہی یاد
والا دیکھے جیسا کہ انجیل یوحنا کے سولہویں باب میں وعدہ ہو چکا ہے اخبار نور افشان جو
لہرانہ میں سن ۱۸۷۵ء عیسوے میں چھپی ہے اوس میں نمبر پانچویں جلد صفحہ ۷۷ میں
پادری میری نے لکھا ہے کہ عیسائے جماعت میں کئی کئی وقتوں میں چند شخصوں نے
دعویٰ کیا تھا کہ میں فارقلیط ہوں جس کی خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خبر دی تھی ان میں دو
آدمی نہایت مشہور ہیں ایک منتس دوسرا عتیہ راہ پادری ولیم میور لکھتا ہے کہ میور نے
رفتہ رفتہ مظہر شروع کیا تاکہ نوید جیو ایک ملک فرقہ کی اوتو طرف روم کے دریا کی کناری پر ہے

جواب تو اس نے دیا کہ تاجہ کی ایک شہر کی بعض عیسائیوں نے عیسوی میں صوبہ دار کی کچری میں پکڑے گئے اور ان سے کہا گیا تم بادشاہ کے حضور سے امان پاؤ گے فقط بادشاہی دیوتوں کو قبول کرو ورنہ میں سے ایک نے جواب دیا کہ مجھے کسی کا کچھ تصور نہیں کیا بلکہ جو ظلم تم نے ہم پر کیا اس کے واسطے مجھے شکر کیا اور ہر بات کے واسطے ہم سچی رب اور مالک کی شکر گذاری کرتے ہیں صوبہ دار نے کہا ہم سب لوگ بادشاہ کی مورت کی قسم کھاتے ہیں اور تم کو بھی یہ قسم کھانا ضرور ہے جواب دیا ہم بادشاہ کی مورت کو نہیں مانتے آسمان کا خدا جس کو کسی آدمی سے نہیں دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے اسی کی ہم نیکی کرتے ہیں بادشاہ ہمارا حاکم ہے جو اس کے حق میں سوچا کر لے ہمیں لیکن خدا جو بادشاہوں کا بادشاہ اور سب ملکوں کا رب اور مالک ہے اس کیلئے کو ہم سجدہ اور پرستش کرتے ہیں دوسری دن حاکم نے پھر سچا یا اور انہوں نے شہر میں دن کی میعاد ہوئے آخر کو انہوں نے جواب دیا کہ ہم عیسائی ہیں اور خداوند عیسائی مسیح کا ایمان نہ چھوڑیں گے جو تمہاری خوشی ہو ہم پر کرب اور ان کے قتل کا حکم ہوا جب وہ قتل ہو چکے آئے تو گھنٹی بجا کر یہ خبر کی شکر گذاری کر کے مارے گئے توڑے برس بعد تین مرد اور دو عورت شہر کرتا گو میں پکڑے گئے عورتوں میں سے ایک کے پاس پریتوا نام دودھ پیتا لڑکا تھا اور دوسری فلسٹاس نام بیٹ سے تھی سبہون نے بڑی مضبوطی سے عیسائی ایمان کا اقرار کیا اور قید خانہ میں ڈالے گئے پریتوا کی ماں عیسائی تھی لیکن اس کا بڑا باپ بت پرست تھا وہ بولا اے میری بیٹی اپنی باپ کی سفید داری پر رحم کر اپنے باپ پر رحم کر جس نے مجھ کو بچے سے جانے تک پالا ہے اور مجھ کو تیرے ہائیوں سے بچا ہے پیار کیا ہے اب سب کے سامنے مجھ کو بے عزت مت کرا بی ماں اور خال کو دیکھو اپنے چوڑے لڑکے کو دیکھو اور اس کو اور ہم سب کو ہلاک نہ کرو کہ ہم پر کسی سے شرم کے مارے ہوں نہ سنگین یہ کہہ کر اپنی بیٹی کا ہاتھ چڑھا اور اس کے پاؤں پر گر پڑا لیکن وہ مضبوط رہی جب وہ کچرے میں حاضر کی گئی پھر اس کا باپ سچا نکو آیا حاکم نے کہا اپنی بیٹی پر اپنی چوڑے لڑکے پر رحم کر اور پوچھا کہ اس نے جواب دیا ہم سے یہ نہیں ہو سکتا حاکم نے کہا تم عیسائی ہو کہا ماں میں عیسائی ہوں سب نے اس طرح اقرار کیا آخر ان پر قتل کا حکم جاری ہوا اور پٹھرا

کہ انہوں نے تیوہار پر لوگوں کے تماشے کے واسطے جانوروں سے بہتر واسطے بجاوشکی اس درمیان میں
 ٹلستاس کو جینی کا در شروع ہوا قید خانہ کے داروغہ نے پوچھا تم یہ در و شکل سے سہتی ہو جانوروں
 کے پہاڑے کا در کیونکر سہوگی تو بھی تم پوچھا سے انکار کرتی ہو اس نے جواب دیا کہ جس کے واسطے
 میں قتل کیاؤنگی یعنی حضرت عیسیٰ اوس وقت وہ میرا در دسی گا کیونکہ میں اوسکے واسطے در دہتی
 ہوں دن مقرر یہ وہ سب بہتر والی گئے جب جانوروں کے پہاڑے سے بالکل جان نہ نکلی تو اسے
 تمام کئے گئے لب القاریخ والا پادری لکھتا ہے کہ سیورس کے وقت میں سارے ملک میں شہیدوں
 کے قتل سے امو کے پرانے ہی سیورس سن دوسو گیارہ عیسویں مگر کیا تو کوئی رحمت اللہ صاحب
 نے اظہار الحق میں دس مرتبہ قتل عام کا احوال پادریوں کی کتابوں سے لکھا ہے سوچہ مرتبہ کا
 احوال خالص خاکے چھٹی باب کی خبروں کے بیان میں ہو چکا مولوی صاحب لکھتی ہیں کہ ساتواں
 قتل دی شش بادشاہ کے وقت میں سن دوسو تیرین میں شروع ہوا اس بادشاہ نے چاہا کہ
 دین عیسائی کی جڑ کاٹ جاوے اس صیدیت میں بعض عیسائی دین سے پر گئے اور دھڑا اور فقیہ
 اور اٹالی اور پورب کا ملک اوسکے ظلم کے تاشا گاہ تھے پادری ولیم سیور لکھتا ہے کہ سن دوسو
 چھیالیس میں دی شش بادشاہ ہوا اور عیسائیوں کا آرام بند ہو گیا کیونکہ اوس نے چاہا کہ عیسائی
 دین کو بالکل مٹا دے اور حکم دیا کہ سب لوگ سرکار کا دین اور اوسکی زمین قبول کریں اگر کسی
 انکار کیا تو پہلے اس امید سے کہ وہ پر جاوے ایذا دی جاتے تھے آخر کو جنہوں نے پوجا کرنا قبول
 نہیں کیا اونپر اور خصوصاً اسقفوں پر بعض پادریوں پر قتل کا حکم جاری ہوتا تھا اوسکی تعمیل
 کے واسطے سب شہروں میں حاکم کے ساتھ پانچ بت پرست مقرر کی گئی اور اوس نجات نے
 سب عیسائیوں کو اپنے کچہری میں طلب کر کے قید خانہ میں ڈال دیا وہاں اونپر بڑی سختی
 کی جاتی تھے بہت لوگ عیسائی دین سے پر گئے جو دنیا کی عزت اور مال کو نجات سے زیادہ
 سمجھتے تھے اونہوں نے یاد یوتاؤن کو پوجایا بغیر پوجنی کے عہدہ داروں سے سازش کے
 اپنا نام عیسائیوں سے باہر اور بت پرستوں کی فہرست میں داخل کر دیا ایسے لوگوں کو ایک
 چٹھی یا پرچہ ملتا تھا جس میں لکھا تھا کہ یہ شخص پوجا کر چکا ہے ہزاروں آدمی بہاگ گئی اور
 بہت لوگ قید ہوئے اور بعض قتل کی گئے اس طرح سے سن دوسو پچاس برس تک عیسائیوں

نے کم یا زیادہ ایذا پائی اصحاب کف کا یعنی غار والوں کا قصہ اسی بادشاہی سے علاوہ کرتا ہے کہ
ایسا تو اس بادشاہ کا نام ہماری عربی کتابوں میں وقیانوس لکھا جاتا ہے غار والوں کا قصہ اس
نے سورہ کف میں ہمارے پیغمبر برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا ہے پادری لوگ قرآن
کی ضد کے مارے کھتے ہیں کہ اس قصہ کی معاذ اللہ کچھ اصل نہیں پادری ولیم میور اس حکم
حاشیہ پر لکھتا ہے کہ اس قصہ کی کچھ اصل حقیقت نہیں لیکن دیر تک مشہور رہا وہ یہ کہ اس
کے سات جوانوں نے دمی شہر کے بدعت سے بہاگ کر پھاڑ کے ایک غار میں پناہ لی وہاں
ایسی سو گئے کہ دوسو برس کے قریب تک نجا گئے اسے محرمی بہائیو دیکھو پادری نے پہلے لکھا کہ
اس قصہ کی اصل نہیں پہ لکھتا ہے کہ دیر تک مشہور رہا معلوم ہوا کہ عیسائیوں میں بدلتوں
یہ قصہ مشہور تھا اب قرآن کی ضد سے کہتے ہیں ابن اثیر جزیری رح نے تاریخ کامل لکھا ہے کہ
کے بادشاہ جو اول سے قسطنطین تک ہیں اونکی گنتی نہیں ہے کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ
کہتا ہے جس طرح اون بادشاہوں میں اختلاف ہے جو حضرت سکندر کے بعد تھے اور ہر شہر
کا جدا بادشاہ تھا وہ لوگ طوائف کہلاتے تھے قسطنطین پہلے گنتی ٹیک ہوا اول کہ بادشاہوں میں جو
لوگوں نے اختلاف کیا ہے اور ایک نے دوسرے کے برخلاف کہا ہے اور سکا توڑا سا حال
ہم نے وقیانوس اور غار والوں کے حال میں لکھا ہے اسی باعث سے طبری نے ذکر نہیں
کیا کہ غار والے کس بادشاہ کے وقت میں تھے ابن اثیر رح نے قومودس کے اور وقیانوس کے
بیچ میں گیارہ بادشاہ لکھی ہیں اور لیا لتواریخ والے پادری نے قومودس اور وقیانوس کے
بیچ میں تیسری بادشاہ لکھی ہیں اور انکا حال بہت کم لکھا ہے اظہار الحق میں ہے کہ انھوں
مقتل عام و لیا ان بادشاہ کی وقت میں سن دوسو ستاون میں ہوا اور اوسمیں ہزاروں آدمی
قتل ہوئے پادری ولیم میور لکھتا ہے کہ سن دوسو پچاس میں ولریان بادشاہ ہوا اوس نے
دو تین برس بعد یہ حکم جاری کیا کہ عیسائیوں کا عبادت کے لیے جمع ہونا اور اسقف اور
قیسوں کا ایسے بڑے اور چوٹے پادریوں کا اپنے جماعت کے ساتھ جمع ہونا منع ہوا
نے وطن سے نکل کر اپنی اپنی جگہ پناہ سے اپنی جماعتوں کو نصیحت اور تعلیم کی خط بھیجی
پادریوں کے پھیل جانے سے دور دور ملکوں میں انجیل پہنچی اور بہت لوگ عیسائی ہوئے

تب بادشاہ نے یہ حکم جاری کیا کہ اسقف اور دین کے خادم جلد قتل کیے جاویں باقی عزت داروں کا مال ضبط اور وہ دلیل کیے جاویں اسپر ہی اگر عیسائی زمین کے قتل کیے جاویں گے عزت دار عورتیں جو ضبطی مال کے وطن سے نکال دی جاوئیں گی باقی تو سرکار اور جتنی عیسائی یہوں غلام بنا کر قید کیے جاوئیں گی اور انکی یا دین زنجیریں ڈالی جاوئیں گی اور سرکاری مشقت کرنا کی پیر کرنا کوکا ایکل اسقف وی شس کے ظلم کو وقت میں کنارے ہو رہا تھا دلیران کے وقت میں وہ پرانی جاعت میں ملا پہلے اشتہار میں وطن سے نکالا گیا دوسرے اشتہار میں اوس ملک کو صوبہ دار بنے اوسکو بلا کر کماشاہنشاہ اقدس نے فرمایا ہے کہ حکومتیو جا کر تاضور ہوگا کہا میں پوجا نہیں کرتا صوبہ دار نے حکم لکھوا کر سنا یا کہ کہ پان سرکاری دیوتاؤں کا دشمن ہے جلد اوسکی گردن کاٹے جاوے کہ پان بولا اوسکا شکر ہے ہر شہر کے باہر میدان میں لیجا کر ٹپی ہوٹھ کے سامنے اوسکو قتل کیا اظہارالحق میں ہے کہ نوان قتل اریلیں بادشاہ کی وقت میں سن دوسو چوتھ میں شروع ہوا اور اوسکا حکم جاری ہوا لیکن اوسمیں بہت لوگ قتل نہیں ہوئے کیونکہ بادشاہ قتل کیا گیا پادری ولیم پوراکتا ہے کہ سن دوسو چانوے میں ہر ظلم ہونے لگا دیکھیشیان اور پلیر یوس بادشاہوں نے حکم دیا کہ فوج میں جتنی عیسائی یہوں پوجا کریں اسپر بہت سپاہیوں اور عمدہ داروں نے اپنی نوکری اور عزت اور دواک نے اپنی جان ہی جوڑی آخر کو سین تین سو میں یہ اشتہار جاری ہوا کہ عیسائی اگر عبادت کے لیے جمع ہوں تو قتل کیے جاوئیں گے عبادت خانے مسار اور اوچاڑے جاویں عیسائیوں کی کتابیں خصوصاً کلام الہی تلاش کر کے جلائے جاویں عزت دار اور عمدہ دار معزول اور قید یہوں اور باقی لوگ جو عزت اور غلام کیے جاویں عیسائیوں نے بڑے بڑے عذاب سہی اکثر ولایتوں میں حاکموں نے بادشاہی حکم سے ہی بڑھ کر سختیاں کیں بہت عبادت خانے بت پرستوں نے جلا دیے یا اگر دیے عیسائیوں کی کتابیں خصوصاً اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب کی جتنی جلدیں تلاش سے ملیں ہلا دی گئیں جسکی بیان نہیں ملین یا جس نے چپا رکھیں اور دیکھنے سے انکار کیا سخت عذاب میں بہنسا اظہارالحق میں ہے کہ دسواں قتل سن تین سو دسویں ہوا اور تین پورب سے پچھتم قتل سے بھر گئے اور شہر فریسیا سا ایک ہی بار جلا دیا گیا کہ اوسمیں

کوئی عیسائی نہ ملا اور دیو کلیشیان نے سن تین سو تین میں حکم کیا کہ گرجی ڈھاؤنی جاوین اور
کتابین جلاو دیجاوین لارڈ نرائی تفسیر کی ساتویں جلد کے پانچواں ایسیوین صفحہ میں لکھتا
کہ دیو کلیشیان نے مارچ کے مہینوں میں اپنے بیٹھنوں کے انیسویں برس حکم کیا کہ گرجی ڈھاؤنی
جاوین اور پاک کتابین جلاو دیجاوین یوسی بیس بڑے غم سے کہتا ہے کہ اوسنی اپنی انکھ سے
دیکھا کہ گرجی ڈھاؤنی گئے اور پاک کتابین بازاروں میں جلائی لگین پادری ولیم میور
لکھتا ہے کہ دیو کلیشیان نے تین اور قیصران کو یعنی بادشاہوں کو مقرر کیا کہ یہاں اور
کلیر یوسن و کانٹینیٹس ان تین کو اپنے ساتھ سلطنت میں شریک کر لیا چار بادشاہوں نے
ملک آپس میں بانٹ لیا تھا اون بادشاہوں میں لڑائی ہونے لگے جس جس ملک میں
قسطنطین جو چیم کا بادشاہ تھا فتح پاتا تھا وہاں ظلم کم ہوتا تھا اگرچہ وہ اوسوقت تک عیسائی
نہ تھا لیکن عیسائیوں کی طرف رغبت رکھتا تھا تو ہی سن دوسو چار نوے اور تین سو ساتویں
برس میں اکثر حکماء اور بادشاہوں نے یہ حکم جاری کیا کہ سب لوگ پوجا کریں اور عیسائی
قیدی جو کمان میں کام کرتے تھے اون سے زیادہ محنت لی جائے تھی ایک بار اوتالیس
آدمی جو دین کے اقرار سے نہیں بچے اکثری سب قتل کئے گئے بہترین سو دسویں برس قسطنطین
جسبنی عیسائی دین قبول کیا تھا تمام سلطنت روم کا بادشاہ ہوا پادری ولیم میور لکھتا ہے
کہ اس مقام پر عیسائیوں کا ایمان ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے مال اور جان کی کچھ پروا
نہ تھی اور لوگوں کی ملاست اور خلق کے طعنے اوٹھانے اور دنوں میں تمام دنیا کو چھوٹے
بڑے سب پوجا رہی تھی جو کوئی عیسائی ہوا اوس نے سب لوگوں کی چال چلن اور آپ
دادوں کی ریت رسم کو بالکل چھوڑ دیا اور ایسے دین کو اکمل کھلا قبول کیا جو پہلے پہل ہو چلا
میں شروع ہوا اور یہودیوں کو بت پرست لوگ بہت حقیر اور ناکارہ جانتے تھے پھر
جس شخص نے پہلے اس دین کی بنیاد ڈالی یعنی عیسیٰ علیہ السلام اور انکا نام لوگوں میں
یوں مشہور تھا کہ وہ ایک شخص گنہگار تھا جو یہودیوں اور رومیوں کے ہاتھ سے
سولی پر چھینا گیا عیسائیوں نے تمام خلق کے طعنے اور بد بانی سہی جو کوئی عیسائی
ہوا اپنی قوم اور رشتہ داروں اور اگلی دستوں سے جدا ہو کر عیسائیوں کے ساتھ

چہرہ دہوا اللہ کے لئے بے عزت ہونا لکھا جان دینا اس لئے قبول کیا عیسائی لوگ اللہ کی محبت
 میں آدمیوں کی بدزبانی کی کچھ اصل حقیقت نہیں سمجھتی تھے اور بدنامی سے ہمیں ڈرتے تو
 بہشت کی خوشی میں سب صیغین بہتی تھے اللہ کی محبت میں دنیا کے سب مزے چورہ
 تھے اسے پادریو وہ زمانہ امن و امان کا اور برہمی عدالت کا جس کا وعدہ تورات اور
 زبور میں اور صحیفوں میں تھا کہ ساری دنیا کے ظالموں کو سزا ملی گے ایمان والے
 لوگ امن و امان سے اللہ کا نام لینے کے کافروں کا زور ٹوٹ جاوے گا وہ زمانہ حضرت
 عیسیٰ کا اور عیسائیوں کا سرگزشت نہیں ہے اس وقت میں تو ظالموں کا ظلم اور زیادہ
 بڑھ گیا اللہ کا اور حضرت عیسیٰ کا اور نبیوں کا نام لینا مشکل پڑ گیا اسی پادریو عقل
 کی آئندہ کھول کر دیکھو یہ سب بشارتیں مہجری وقت کی ہیں دیکھو جناب محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم نے کیسے بے پرستوں کا سر توڑا اور بے پرست جو سب پیغمبروں کے دشمن تھے
 اور یہ ایمان یہودی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن تھے ان کو کیسا قتل کیا اور کیسا
 اور کیا سر کھلا محرمیوں کو دیکھو جو عیسائیوں کی طرح اللہ کے عشق اور محبت میں شہید ہوئے
 کتنا شوق رکھتے تھے کافروں سے اڑے زمین کس خوشی سے اللہ کی راہ میں قتل ہوئے
 تھے دیکھو وہ حضرت عیسیٰ جن کو جابا بے پرست اور بے ایمان یہودی برا کہتے تھے اور
 کیسے کیسی تعریفیں اللہ نے قرآن میں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاریں حضرت
 عیسیٰ کا اور سب نبیوں کا نام سارے جہان میں روشن ہوا اور اللہ کا اکیلا جانتا جو
 حضرت عیسیٰ کا اور سب پیغمبروں کا ایمان ہے یہ ایمان سارے جہان میں پہلا ان
 سب نشانوں کو دیکھو اور مہجری ہو جاوے اللہ اپنے سب بندوں کو ایمان دے
 آمین اب یہ بیان ہے کہ قسطنطین جب چوڑھواں موٹہ عیسائی ہوا اوسنے
 عیسائی دین میں بڑی بڑی خرابیاں ڈالیں پادریو میٹر نے رومن تواریخ
 کلیسیا کے ایک سواوینا سوین صفحہ میں لکھا ہے کہ قسطنطین سن تین سو پچیس میں
 بڑی سرگرمی سے نصرانی مذہب کی حمایت کرنے لگا سن تین سو سین تیس میں قسطنطین
 پایا یعنی دین عیسائی میں داخل ہوا اور چند روز کے بعد گریسیل صاحب نے

فران مجید کا ترجمہ جو انگریزی میں کیا ہے اس کے شروع میں لکھا ہے کہ مجلسِ نائیس سن تین سو پچیس
 میں جمع ہوئے اور حضرت عیسیٰ کے خدا ہونے کے مقدمہ میں جو مدت سے گفتگو درمیش تھے اس
 مجلس میں اس کا تصفیہ ہوا اس مجلس کے جمع ہونیکا باعث یہ تھا کہ اریوس ایک شخص تھا
 جو حضرت عیسیٰ کی خدائی کا منکر تھا اور سوائے مسئلہ کو دو لوزیوسی بیوسیون اور اورعلیا وغیرہ
 کی مدد سے خوب پسلا تا شروع کیا اور اتھانی شیس اوس کے مقابل پر ہوا تب قسطنطین نے
 یہ جگہ یاد کیا کہ اس مجلس کے جمع ہونیکا حکم دیا سوا اس مجلس میں تیرہ سردار پادریوں نے اور
 بہتر سے پادریوں نے تین خدا کہنے سے انکار کیا اور بعض لوگ تین خداؤں کے تو قائل تھے
 مگر روح القدس کی جگہ پر حضرت مریم کو داخل کرتے تھے اس سبب سے اس کا نام مسربائٹ
 رکھا گیا لیکن جب بادشاہ نے علانیہ حکم دیا کہ جو شخص تین خداؤں کا اقرار نہ کرے گا اس کا
 مال ضبط ہوگا اور وہ وطن سے نکال دیا جائیگا تب اکثر پادریوں نے بادشاہ کے خوف
 سے تین خداؤں کے عقیدے پر دستخط کر دیے اور سوقت سے یہ عقیدہ قائم ہوا اور اتھانی
 شیس کا عقیدہ مشہور ہونے لگا اور عرب میں ایک فرقہ تھا جسکو کونیردیتس کہتے تھے
 وہ بھی حضرت مریم کو تین خداؤں میں داخل کرتے تھے اور ان کے لیے ایک قسم کی روٹی
 تیار کرتے تھے پادری بپتر تاریخ کلیسیا میں لکھتا ہے کہ قسطنطین کی سوقت میں اریوس
 نے بڑا تعلیم دینا شروع کیا تھا کہ مسیح فقط ایک مخلوق تھے جو باقی سارے جہان سے پہلے
 پیدا کئے گئے مگر انہی خاص دینداری کی باعث سے سب دینیک لوگوں سے نہایت بڑے
 درجہ پایا اس بات کے فیصلہ کرنے کے واسطے شہر نیس میں جو کوچک ایشیا میں ہے
 سن تین سو پچیس عیسو کے میں بڑی مجلس جمع ہوئے جس میں تین سواٹھارہ اسقف
 یعنی بڑے بڑے پادری اور سیکڑوں رعظ کہنے والے جمع ہوئے اور ان میں سے سواٹھ
 آدمیوں کے سب نے اریوس کی تعلیم کو غلط کہا اور اس اعتقاد کو جو بیز کر کے لکھا
 جو نیردے الے اعتقاد سے اب تک مشہور ہے کتب ہی اریوس اور اس اعتقاد نامہ سے منکر رہا
 آخر فقط ظاہر داری کی راہ سے قبول کیا اور جس دن وہ کلیسیا میں شامل ہونے پر تھا کسی
 ناگہانی سخت درد میں گرفتار ہو کر گیا اوس کے مرنے کے بعد اوس بات کا مباحثہ آخر

زمین ہوا چنانچہ کانٹنٹن تیس لے اوسکی راہی کو پسند کیا اور جو بڑی مجلسیں سن تھیں سوچوں اور
 تین سو چھپن عیسوی میں آکرس اور میلین شہروں میں جمع ہوئیں اور زمین سے اکثر لوگ
 اوسکو قبول کرتے تھے اس نے بیباک شہ کو سب بہت لوگ ستائی گئی بلکہ جان سے مارے گئے اور
 بڑی خونریزی کی اور ایان ہوئیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بڑی مجلسوں سے بے نجات کی بابت
 ہدایت پانامہ صلیت نہیں کیونکہ جس بات کو اکثر لوگ ملکہ سیج مانتی ہیں سو کبھی انجیل کی راہ سے
 غلط نکلتی ہے اریوس کا طریق بھی یا جو بی سوی وی برگنڈی لنگو بر دی وانڈلی لوگوں کے
 درمیان جاری ہوا تھا اتوار سیج نہیں لکھا ہے کہ ایریلیس جو اسکندریہ کے پادریوں میں
 سے تھا اوستے تلیٹ کے دوسرے اقنوم کو ایک موجود جدا اور گتر سمجھا اور مسیح کو یون
 قرار دیا کہ وہ سب مخلوق میں افضل ہیں جنکی وسیلہ سے خالق نے سارا جہان بنایا نامیر
 کے مشورہ سے اس عقیدہ کو رد کیا پر ایریٹس اپنے عقیدہ کا معتقد رہا یہ اعتقاد کہی راؤ
 تک برابر رہا اور اس میں کئے فرقے چنانچہ یونو میان اور سی ایریٹس اور یوسی بیان وغیرہ
 نکلی کتاب ولیم رابرٹسن ایکس نے جو کتاب لکھی ہے اور لایا نہ میں چھپی ہے اوس میں لکھا ہے
 کہ سن تین سو چھپن عیسوی میں ایک باری مجلس شہر نائیس میں جمی تھی اوس نے یہی عقیدہ
 یعنی تین خداؤں کا عقیدہ صاف صاف لکھ دیا وہ شہر نائیس کا اعتقاد نامہ کہلا تا ہے پر
 سن تین سو اکثر عیسوی میں دوسری بھاری مجلس شہر قسطنطنیہ میں جمع ہوئی تھی
 اوس میں ڈیڑھ سو پادری اکٹھی ہوئی تھے اوس میں ہی وہی عقیدہ قرار پایا یہ شہر سے
 بھاری مجلس شہر افیسوس میں سن چار سو اکتھ میں عیسوی میں جمع ہوئی تھی اوس مجلس
 میں یہ عقیدہ پر قائم اور مضبوط ہو گیا اسے محمدی ہائیو قسطنطنیہ وہی کفر پہلا نیوالا
 بادشاہ ہو سکی پیش خبری حضرت دانیال علیہ السلام کے ساتوین باب میں اور گیارہویں
 باب میں اور جناب یوحنا کے تیرہویں باب میں ہو چکی ہے اسنے ایمان کی جڑ چھوڑ دی اور
 بہت بڑا کفر پہلایا ایک انگریز نے تاریخ کلیسیا لکھی ہے وہ اوس میں لکھتا ہے کہ یہ جو نظریوں
 کا عقیدہ ہے کہ خدا اکیلا ہے مگر خدا کا ایک بیٹا ہی ہے جو اوس سے نکلا ہے جس نے
 سکون پایا ہے اوسکو خدا لے گوارا کے اندر بھیجا اوس سے وہ پیدا ہوا وہ انسان ہی

اور خدا ہی ہے ترلیان پادری جو دوسری صدی کے اخیر میں تھا اور اس نے اپنی کتابوں میں
 اس طرح صاف صاف بیان کیا ہے کہ یہ لکھتا ہے کہ جو جو یہی کہنا چاہیے کہ یہ جو تین
 خداؤں کا عقیدہ پہلے زمانہ میں اکثر نصاریوں کا ہے یہی عقیدہ اگلوں کا بھی تھا مگر
 یہی یاد رکھنا چاہیے کہ ان لوگ عیسائیوں نے اپنا عقیدہ قائم نہیں کیا فقط زبانی بتلا دیتے
 تھے اور پادری لوگ ہی اپنی عقل سے بعضی باتیں بدل دیتے تو یہ لکھتا ہے کہ اول اول کے
 عیسائیوں نے خود پاک کتاب سے تعلیم پائی تھی وہ لوگ فقط وہی لفظیں بولتے تھے جو اس
 کی کتابوں میں ہیں اور اس کے پیروں کے سچے نہیں پڑتے تھے اور ان میں آپس میں ہجرت
 اور بدعت کا دخل نہ تھا وہ عقیدہ جو اول روم کے عیسائیوں نے اختیار کیا تھا ہر وہ
 شروع ہی زمانہ کا تھا اور جو تھی صدی کے اس طرف اکثر ان کے یہ سمجھا ہے کہ یہ عقیدہ
 انہیں لوگوں سے نکلا ہے جو اس کام کے لئے جمع ہوئی تھے لیکن اس بات کا کوئی
 ثبوت ہاتھ نہیں لگتا بلکہ کتنی ہی کتاب لکھنی والوں نے اسکو چوڑا دیا ہے ہر حاشیہ پر لکھا
 کہ سب سے قدیم کتاب لکھنے والے اگناشس اور جیٹن اور رینیوس میں اسکا کچھ ہی
 ذکر نہیں کرتے ہیں یہ لکھتا ہے کہ حواریوں کے وقت کے لوگ یہ میں ہر باس کلمیس
 رومی ہر اس اگناشس اور یلو کرپ یہ سب حواریوں کے شاگرد ہیں حواریوں کو زمانہ
 کے بعد جو نانی لوگ میں جنہوں نے کتابیں لکھی ہیں ان میں جیٹن شیدا اور رینیوس
 ہیں جیٹن کا زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے ایک سو تین تیس برس بعد
 ہوا رینیوس قریب سن ایک سو اٹھتر عیسوی کے لیونس کا پادری تھا اسے مجری بہائیو کہو
 یہ پادری صاف اقرار کرتا ہے کہ یہ عقیدہ تین خداؤں کا قدیم عیسائیوں نے کہیں نہیں
 لکھا دوسری صدی کے اخیر میں ترلیان نے یہ عقیدہ نکالا ہر جو تھی صدی میں سبطین
 نے اسکو زور زور سے پہلے یا ہر اول اول کے عیسائیوں کی لفظیں کوڑا کر اسکا
 مطلب بگاڑ بگاڑ کر خلق کو بہکایا اسی تاریخ کلیسا میں جیٹن شیدا کی کتاب تائید اول
 کی عبارت نقل کی ہے اسکو دیکھنا چاہیے جیٹن شیدا فرماتے ہیں ہم لوگ جو پیشتر ہم
 میں خوش تھے اب صرف پاک دامن اختیار کرتے ہیں ہم لوگ جو فن جادوگری کو کام میں

لائے تھی اب خدای غیور لوگوں کی زندگی میں مشغول ہیں جو لوگ ہمیں ناسحق نفرت کرتے ہیں ان کے
 سچے نہیں سمجھتے ہیں کہ دین مسیح کے عمدہ حکموں کے موافق زندگی بسر کرنے سے
 وہ بھی ہم لوگوں کے ساتھ اوس خدا سے جو سب سے بڑا خداوند ہے وہی خوشی پانے کی
 امید رکھ سکتی ہیں آج محمدی پرانیو دیکھو جسٹن شہید نے صاف فرمایا کہ ہم اوس خدا کو جیتی
 ہیں جو مولود نہیں ہے یعنی کسی کا جیسا ہوا نہیں ہے معلوم ہوا کہ جسٹن شہید حضرت عیسیٰ
 کو خدا نہیں سمجھتے تھی جسٹن شہید عشار بابائی کو یون بیان کرتے ہیں کہ انور دیکھو ہم بابائیوں
 کے مجمع میں لیجاتے ہیں اور سب ملکر اپنے واسطے اور اوس کے واسطے اور تمام ایمانداروں
 کے لئے دعا مانگتی ہیں تب بابائیوں کی مجلس کے سردار کے سامنے روٹی اور شراب اور پانی
 کا ایک پیالہ رکھا جاتا ہے وہ اوسکو اڑھا کر کل کائنات کے باپ کی شاخانی بیٹی اور روح القدس
 کے نام کے ذریعہ سے کرتا ہے پھر سب خادم اوس متبرک روٹی اور پانی اور شراب کی پیالہ
 میں سے ہر ایک کو جو حاضر ہے حصہ پہنچاتے ہیں اور جو حاضر نہیں اون کے لئے بھی کچھ
 لیجاتے ہیں اس کہانی میں کو ہم ادا کی شکرانہ کہتے ہیں جسٹن شہید فرماتے ہیں اب میں
 محکومہ طریقہ بتلاتا ہوں جس سے ہم عیسیٰ مسیح کے ذریعہ سے نئی حیات پا کر خدا کے لئے
 خاص ہو جاتے ہیں جو ایمان لاتا ہے اور یقین جانتا ہے کہ ہماری تعلیم حق ہے اور وعدہ
 کرتا ہے کہ اوس کے بموجب زندگی کرے گا تعلیم پاتا ہے کہ دعا مانگی اور روزہ کے ساتھ خدا سے
 اپنی گناہوں کا استغفار کرے اور ہم ہی اوس کے ساتھ دعا مانگتی ہیں اور روزہ کرتی
 ہیں بعد اسکے ہم اونکو کسی مقام پر جان پانی ہو لیجاتے ہیں اور وہاں اونکو نیا جہم دیتے
 ہیں جس طرح پہلے نیا جہم پایا کیونکہ خداوند کل کائنات کا باپ اور ہمارے نجات دہندہ
 عیسیٰ مسیح اور روح القدس کے نام سے اونکو اوس پانی میں غوطہ دیتے ہیں آج محمدی
 بھائیو دیکھو جسٹن شہید نے اللہ تعالیٰ کو تمام جہان کا باپ کہا تو باپ کے معنی یہی ہیں کہ
 اللہ سب کا پیدا کر نیوالا اور سب کا پالنے والا ہے حضرت عیسیٰ کو بھی بیٹا اسی راہ سے
 کہا کہ اللہ اوکا بننے والا اور پالنے والا ہے اور وہ اللہ کے پیارے بندے ہیں اور پھر
 کہا کہ ہم اللہ کی تعریف کرتے ہیں حضرت عیسیٰ اور روح القدس کے وسیلہ سے وسیلہ کا لفظ

صاف بول رہا ہے کہ عیسیٰ اور روح القدس اللہ کے بندے ہیں خود خدا نہیں ہیں ہر آدمی کو
 جو کہا کہ خداوند کل جہان کے باپ اور ہمارے نجات دہندہ عیسیٰ اور روح القدس کے
 نام سے اوسکو غوطہ دیتے ہیں اس سے پادری لوگ سمجھتی ہیں کہ عیسیٰ اور روح القدس کا
 نام اللہ کے ساتھ لیا تو معافا اللہ وہ دونو ہی دو خدا ہیں اللہ کا شکر ہے کہ اوسکو ہم اپنے
 پیارے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قرآن پاک کے وسیلہ سے اسل و فہمی سمجھتے
 سچا یا اگر ہم کسی سے کہیں کہ ہم شجک اللہ اور محمد اور خیریل کے نام سے ایمان میں داخل کرتے
 ہیں تو سب مجھری لوگ ہماری اس بات کا یہی مطلب سمجھیں گے کہ اللہ مالک ہر محمد اور خیریل
 اوس کے بندے ہیں اوس کی تاریخ کلیسیا میں لکھا ہے کہ ارجن سن ایک سو پچاسی عیسوی کے
 میں پیدا ہوا اوس کے مقدمہ میں رائے کا اختلاف ہے ایک فریق تو اوسکو علیہ میں ایسا
 بڑا عالم تصور کرتا ہے کہ حواریوں کے زمانہ سے عیسائیوں کے درمیان ویسا کوئی ہوا
 ہی نہیں اور دوسرے فریق اوسکو اریس اور تمام بُری ملی اور بدعت والوں کی اصل ٹھکر
 ملاست دیتا ہے اسے ایمان والو معلوم ہوا کہ ارجن ہی اللہ کو اکیلا جانتا تھا اور حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام کو اللہ کا بندہ اور پیغامبر جانتا تھا تب ہی جو بڑے عیسائیوں نے اوسکو اریس
 کی اور سب بے دینیوں کی اصل جڑ ٹھکرا کر لکھا ہے کہ دوسری صدی کے خاتمہ کے قریب
 تھیوڈوسس و آرتھین مسیح کو آدم زاد کہتے تھے آگے مجھری بابائیوں کا صبیہ ہوا کہ دوسری
 صدی کے اخیر سے عیسائیوں میں شرک اور کفر پیدا کر بہت سے ایمان دار عیسائی اوس کو
 مٹا کر رہتے تھے اور حق کو ظاہر کرتے رہتے تھے قسطنطین کے وقت سے حق بولنے والوں کو
 دباؤ ڈالا گیا البتہ تاریخ میں ہے کہ جب قسطنطین نے عیسائیوں کا پیچھا کرنا موقوف کر دیا
 بہتوں نے یہ سمجھا کہ اون پر فرض تھا کہ اپنی رضا و رغبت سے جسم پر تکلیفیں اٹھادیں
 وے غاروں اور تکیوں میں جا بیٹھیں لگے اور وہاں کیا قافی اور کیا جگہ سے بہتری
 تکلیفیں اٹھانے لگے یہ پہلے پہل ملک مصر میں چوتھی صدی میں شروع ہوا اور وہاں
 سے سارے پورب اور زمین افریقہ کے اکثر ملکوں میں اور روم میں پہل نکلا پھر
 صدی میں ایک فرقہ اسٹائلٹس یعنی اسطوانہ شاہ نکلا وہ ستولون پر رہا کرتے تھے

ملا علی قلی رحمہ اللہ پادری تھے پر محمدی ہوئے اور انہوں نے جو کتاب سلطان حسین صفوی نے
 کی وقت میں ردِ نزاری میں لکھی ہے اس میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اصل دین
 قسطنطین نے مٹا دیا یا تک ٹوٹ ہو چکی کہ اگر کوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصل دین
 پر قائم رہتا تو اسکو یہی بن پڑتا کہ آبادی اور شہر میں رہنے سے ہاتھ اور ٹانگے اور اپنے تئیں
 ہاروں میں جھپا دے اور اپنے باقی عمر کو شیدہ مقاموں میں بسر کرے آج عبدالرحمن
 مسکائی رحمہ اللہ جناب عبداللہ ابن عباسؓ کی زبانی جو احوال لکھا ہے اسکا خلاصہ یہ ہے
 کہ بادشاہوں نے تورات اور انجیل کو بدل ڈالا تو جو لوگ صحیح طریقے والے تھے ان کو
 بادشاہ نے بلایا اور کہا میں تمکو قتل کروں گا یا جیسا ہم چاہتے ہیں تم ہی اسی طرح طریقہ
 اونیس سے کہ لوگوں نے کہا کہ ہمارے لئے ایک کہنیا بنا دو ہر سکو اور سپر چڑھا دو ہر سکو
 کچھ چھوڑو کہ ہم اس سے اپنا کھانا پینا اسی طرح پاویں اور تمہارے پاس نہ آویں اور
 اونیس کے کچھ لوگوں نے کہا کہ سکو چھوڑ دو ہم زمین میں سپر کرتے ہیں اور جانوروں
 کی طرح کھائیں اور پینیں اگر تم سکو اپنے ملک میں دیکھو تو قتل کیجیو اور کچھ لوگ بولے ہمارے
 واسطے جملوں میں گھرنے دو ہم کو زمین اور ساگ پات بوویں اور تمہارے پاس
 نہ آویں اور لوگوں کے رشتہ داروں نے ایسا ہی کر دیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اوتار
 یعنی اللہ نے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سورہ حدید میں اُنکا حال سنایا کہ ان
 لوگوں نے محنتیں نکالیں جو چاہتے اور یہ فرض کہیں کی تھیں مگر انہوں نے فقط اللہ
 کی خوشنودی کے واسطے ایسا کیا ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اور لوگوں نے کہا کہ ہم
 ہی عبادت کریں گے جس طرح فلاں شخص نے عبادت کی اور ہم بھی سیاحی کریں گے جیسے
 فلاں شخص نے سیاحی کی اور وہ لوگ شرک میں گرفتار تھے اور غلو خبر نہ تھی کہ جنگی راہ
 پر ہم چلتے ہیں اور لوگوں کا ایمان کیا تھا اسکا یہ طلب کہ بہت سے جوئے عیسائی
 جو حضرت عیسیٰ کو دوسرا خدا جانتے تھے انہوں نے یہ حرص کی کہ ہمارے وہ بزرگ
 اس طرح سیاحی کرتے تھے یا اللہ کی عبادت کرتے تھے ہم ہی کریں گے مگر اپنے بزرگوں کے
 عقیدوں سے بچتے پادری جان ڈیون پورٹ نے جو کتاب دین محمدی کی حمایت میں

لکھی ہے اس میں لکھا ہے کہ اصل عقیدہ ایمان کا جو حضرت عیسیٰ نے بتایا تھا وہ یہی تھا کہ اس کو
 اکیلا جانا اور فقط اوس کو چھوڑ کر اور حضرت عیسیٰ کے کفر اور شرک نکالنا اور حضرت عیسیٰ کی راہ کو چھوڑ دینا
 اس کتاب کو آخر میں قسطنطین کے احوال میں لکھا ہے کہ اس بادشاہ نے سن تین سو چوبیس
 میں ایک کونسل کی محفل جمائی اور اس کونسل میں حضرت عیسیٰ کو خدا ٹھہرایا اور سینٹ ہنری
 جو اس زمانہ میں یعنی چوتھی صدی عیسوی میں گزرا ہے اور فرقہ یو پ کرس کا مشبہ یعنی
 بڑا مجتہد تھا اس خرابی پر بہت افسوس کرتا ہے اور کہتا ہے کہ بڑی افسوس اور غم کی
 بات ہے کہ جتنی عقلیں ہیں اتنی ہی مذہب ہیں اور جتنے خطائیں ہیں لوگوں کی ہیں
 اتنی جھوٹے عقیدے پیدا ہوئے ہیں اس لئے کہ ہم لوگ اپنی عقل سے عقیدے کھڑے ہیں
 اور اپنی طبیعت سے اوسکے معنے بیان کرتے ہیں اور ہر سال بلکہ ہر مہینے ہم لوگ جی ہبید
 بیان کرنے کے لئے نئے نئے عقیدے ایجاد کرتے ہیں آخر کو لکھتا ہے کہ جتنے اپنے ہاتھ سے
 اپنے عقیدے برباد کیا مگر ایرانی و ایرانی دان سینٹ الیاس میں لکھتے ہیں کہ بعضوں نے
 صاف لکھا ہے کہ قسطنطین سب یہود اور نصاریٰ پر غالب ہوا اور اس کی کتابوں میں
 اپنے موافق دخل اور تصرف کیا اور جو کتابیں اوسکے مذہب کو برخلاف تھیں تلوار کے زور
 سے اور روپیہ کی طمع دیکر وہ سب کتابیں اپنے قبضہ میں لایا اور اس طرح جو لوگ قسطنطین
 کی راہ پر تھے انہوں نے آہستہ آہستہ سب کتابوں کو موقوف کر دیا اور یہودی چونکہ
 نصرانی بادشاہوں سے دی ہوئے تھے کسی کتاب کو چھپانہ سکتے تھے اور قسطنطین نے
 یہ قاعدہ باندھا تھا کہ ہر ہر شہر میں ایک شخص اور سبکی طرف سے مقرر تھا وہ شخص انکی زیور
 کھاتا تھا اور حکم تھا کہ جس شخص کے پاس کوئی کتاب ہو وہ کتاب لیکر اوس شخص پاس
 جاوے اور کتاب کو سکود کہاوے اگر وہ کتاب قسطنطین کے مذہب کے برخلاف تھی
 تھی انکی زیور اوسکو جلادیا تھا اور اگر برخلاف نہ تھی تھی تو پھر دیتا تھا اور حکم تھا کہ اگر
 ثابت ہو جاوے کہ کسی شخص نے کوئی کتاب چھپائی اوسکو مار ڈالو سیہ تصور علی صاحب
 دہلوی نوید جاوید میں لکھتے ہیں کہ ہندی تو اس طرح کلیسا صنف ۶۲ میں لکھا ہے کہ لوگوں
 کو دینی کتاب کا بھرم ہو چکا نہایت مشکل تھا تو یہی دینی کتاب کا پڑھنا جو کتنی ہی مایوس ہو جاتا

اس سبب سے اور یہی مشکل تھا اسلئے امین ہارمین لو تہر کو قوت میں انجیل مشہور ہونے لگی
یہاں سے معلوم ہوا کہ قسطنطین وائے پادریوں کے وقت سے پادریوں کے سوا اور کو
کو انجیل کا پڑھنا منع کر دیا گیا تھا تاکہ سب لوگ پادریوں کے ہندے میں ہمیں رہیں جیسا کہ
ہمارے وقت میں بہت سے فسادیں مولیٰ کہتے ہیں کہ قرآن شریف کا ترجمہ اور حدیث
شریف کی کتابیں ہر گز مت پڑھو اسکا سمجھنا بہت مشکل ہے جو ہم مطلب غلط سمجھو گے اور گمراہ
ہو جاؤ گے یہ لوگ اس علم کے استادوں کو نہایت ذلیل اور گمراہ جانتے ہیں یا اسکو
قرآن اور حدیث کی راہ پر گمراہ آمین پادری مرکب نے کشف الآثار میں لکھا ہے کہ قسطنطین
نے حکم دیا کہ یہودیوں کے کان کا ٹکراؤ نکلو اور ملکوں کی طرف نکال دو و مولیٰ رحمت اللہ علیہ
اظہار الحق میں لکھتے ہیں کہ پادری طامس نیوٹن نے پاک کتابوں کی آئندہ خبروں کے بیا
ہیں ایک کتاب لکھی ہے اور وہ لندن میں چھپی ہے اسکی دوسری جلد کے ترشہوں میں
اور چوتھوں میں صفحہ میں جہاں یہ بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسیحیت المقدس کو نبایا
وہاں لکھا ہے کہ نصرانیوں نے یہودیوں کی ضد کے مارے اس جگہ کو گور اور لید سے
بر کرنا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خود اس مقام کا صاف کرنا شروع کیا اسکا شکر ہے کہ پادری
نے اقرار کیا کہ نصرانیوں نے اس پاک مقام پر گور اور لید کا ڈھیر لگا کر کہا تھا اب اس
مقام کا پورا بیان ہم محدثوں کی کتابوں سے سنو ابن کثیر رحمہ اللہ اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں
کہ ہمارے پیغمبر رقی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تین سو برس پہلے جب نصاریٰ
بیت المقدس کے حاکم ہوئے قسطنطین کی مان لے قسطنطین کو حکم دیا کہ اس نے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کی جگہ پر بیت اللحم میں مکان بنایا اور قسطنطین کی مان
نے وہاں مکان بنایا جہاں اپنے گمان میں سمجھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے اور
یہودیوں کا جو قبلہ تھا اس جگہ پر مندر بنے گور بڑا لے کا مقام بنایا اسکا سبب یہ تھا
کہ یہودیوں نے اس جگہ کو ٹکڑا کر ٹکڑا ڈالا تھا جہاں سولی دیکھی تھی نصاریٰ نے اپنی
سمجھ میں یہودیوں سے بدلہ لیا کہ انکی مسجد میں گور بڑا لے کر شریع کیا ابن کثیر لکھتے ہیں کہ
عمر بن حنین کے لئے بیعتی تھیں کہ اس بڑی چٹان پر ڈال دی جاوین مولانا امجد علی

خنبلی بیت المقدس کی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ قسطنطین کی ماں نے طور زیتا پر ہی گرجا بنایا جہاں
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام چڑھ گئے اور حضرت مریم کی قبر پر ہی ایک گرجا بنایا اور بیت المقدس
 کی پہلی یعنی مسجد زمیں تک ویران کر دی اور حکم کیا کہ اس جگہ پر شہر کے کوڑے اور
 گوبر ڈالا جاوے جو مقام اس بڑی چٹان کا تھا وہ منزلیہ یعنی گوبر ڈالنے کا مقام ہو گیا اور
 یہی حال رہا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور بیت المقدس کو فتح کیا لکھا ہے کہ
 عورتیں قسطنطینیہ سے حیف کے لئے ہجرت دیتے تھیں کہ اس چٹان پر ڈالے جاوے اور وہیں پہنچے
 تاریخ کلیسیا جو کلکتہ میں شمس الدین جہی ہے اس کے صفحہ ۱۵۲ سے صفحہ ۱۵۵ تک لکھا ہے
 کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت سے پانسو برس نہ گزری تھی کہ یہی رومی غالب ہونے
 لگی کہ یروشالم کی زیارت کرنا اور جہاں عیسیٰ علیہ السلام نے جان دی اور جہاں دفن ہو
 اور پاک مقاموں میں دعا مانگنے کے ثواب سے گناہ معاف ہوتے ہیں اس سبب سے
 اس پاک قبر کی زیارت کا دستور بہت جلد رائج ہوا یہاں سے معلوم ہوا کہ شہر یروشالم
 کی زیارت کو جانا مدت تک عیسائیوں کا دستور نہ تھا جب نصاریٰ اس پاک شہر کی زیارت
 کرنے لگی تب ہی فقط وہاں جاتے تو جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا یا قبر
 کا انکو گمان تھا مسجد بیت المقدس کی زیارت سے محروم رہتے تھے لیکن اندر سے
 خاص مجاہدوں کے واسطے رکھی تھی پادری جان ڈیون پورٹ نے اپنے کتاب کے حوالہ
 پر لکھا ہے کہ قسطنطین نے اپنی جو رو کو گرم پانی میں ڈلوایا اور اپنے بیٹے کو اور اپنے دو
 بہنوئیوں کو اور اپنے سسر کو اور اپنے بارہ برس کے بہانچی کو قتل کروایا اور اپنے
 دور کے رشتہ داروں کو بھی قتل کیا لےبالتواریخ میں ہے کہ قسطنطین کا بندوبست
 شروع میں مروت کے ساتھ تھا مگر اس کے بچلی دن ویسی ہی خوریری سے بہرے ہوئے
 ہیں اس کے مزاج کے بدلنے سے رعایا کے دل سے اس کی الفت اوٹھا دی وہ شہر یروشالم
 سے قسطنطینیہ میں گیا اس نے شہر کے تعمیر کے سات برس بعد فارسیوں کی چڑیاکی میں
 تیس برس کی سلطنت کے بعد سن تین سو سین تیس عیسوی میں مر گیا پادری میٹر
 نے رومن تاریخ کلیسیا کے ایک سواد خاں سوین صفحہ میں لکھا ہے کہ اس قسطنطین کا بیٹا

کائنات میں دوسرا ہی بت پرستے سے بیزار تھا اوس نے بت خانی بند کروا دیے اور حکم دیا کہ جو کوئی بتوں کو قربانی گزارنے کا مارا لانا بوجھا کر اوس کے جانشین جو لیان لے اور بتی ارادہ رکھتے کی پوجا کو بدھ جاری کرنا چاہا اوس نے بت پرستوں کی منہ کرکے اور بت پوجنی کی اجازت دی اور سب بادشاہی کام اونہیں کے سپرد کئے اور سب طرح سے انصاریوں کی بے عزت کر دئے آتے یہ بیان ہے کہ یہودیوں نے چاہا کہ مسجد بیت المقدس کو بدھ بنادیں اللہ نے اونہیں آگ کے شعلے بھیجے اور ان کے ہاتھ سے اوسکو بستی نہ کیا پادری مریم کشف الآثار میں لکھتا ہے کہ یو لیان جو رمیون کا بڑا بادشاہ تھا اوس نے یہودیوں کو اذن کیا کہ شہر و شالم کو اور مسجد کو نالو اور اون سے وعدہ بھی کیا کہ میں تمکو تمہارے باپ دادا کے شہر میں برقرار رکھوں گا اور یہودیوں کا شوق اور غیرت بادشاہ نے شوق سے کچھ کم نہ تھی اگرچہ یہودیوں نے اس کام میں جی کوشش کی اور بادشاہ کو اسکا نہت دہیان تھا مگر کچھ بن نہ پڑا ایک تاریخ لکھنے والا بت پرست نقل کرتا ہے کہ آگ کے شعلے خونناک اوس جگہ سے نکلی اور معارون کو جلادیا بت اونہوں نے کام سے اپنے ہاتھوں کو روک لیا آتے محمدی بہائیو اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے ہاتھ سے اپنے گھر کو نہ بنوایا یہودیوں پر تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دشمنی کی باعث سے اللہ کے غضب کی آگ بڑھ رہی تھی اسلئے اون کے ہاتھوں نہ بنوایا محمدی لوگ جو اللہ کے اور اسکے سب پیغمبروں اور کتابوں کے عاق ہیں اون کے ہاتھوں سے اللہ نے اوس پاک مسجد کو بنوایا اور اونہیں کو وہاں بسایا اپنا وعدہ پورا کر کے دکھایا کہ جن لوگوں کی پہننے تعریفیں کیں تھیں وہ یہی لوگ ہیں کعب احبار جو یہودیوں کے بڑے عالم تھے حضرت عمرؓ کے وقت میں محمدی ہوئے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پاک پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور انجیل پاک پر ایمان لائے اونہوں نے حضرت عمرؓ کو اس سے کاپتا بنایا جو یہودی محمدی ہو گئے وہ اللہ کی رحمت میں غرق ہوئے اس جگہ پر بعض پادری سورج پر پڑھ ڈالنے کا ارادہ رکھتے ہیں ایک پادری لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے

فرمایا تھا کہ اس جگہ تہہ پر تہہ زمین چھوڑے گا جو گرایا نجاوے یہ بات متی کی انجیل کے چوبیسویں باب میں ہے یہ لکھا ہے کہ یہ انصاف لکھا ہے کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ جس جگہ اوس مسجد کی بنیادی وہاں کوئی عمارت باقی رہے جب کہ یہ بنائی جاوے گی ڈیڑھ ٹیڑھ لگی ہائی افسوس پادری کی عقل پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یوں کہا کہ ان فرمایا تھا کہ جب کہ یہ بنائی جاوے گی تو وہی ٹیڑھ کی آہنے تو تباہی فرمایا کہ اس جگہ تہہ پر تہہ زمین چھوڑے گا جو گرایا نجاوے اسکا توصاف یہی مطلب ہے کہ یہ جواب موجود ہے گرا دی جاوے گی دیکھو تو قاضی انجیل کے اکیسویں باب کی چوٹی آیت میں یوں ہے کہ وہ دن آوین گے کہ اوں میں سے جو تم دیکھتے ہو تہہ پر تہہ چھوڑے گا جو گرایا نجاوے دیکھو صاف فرمایا کہ یہ تہہ جواب تم دیکھ رہے ہو یہ سب گرا دی جاوے گی کہ اس صاف بیان سے پادری کا قول بالکل غلط ہو گیا یہ پادری بہر گشت کہ دیکھو جو لیان بادشاہ نے چاہا تھا کہ مسجد کو دوبارہ بناوے جب شروع کیا اوسکی نیو میں سے آگ نکلی معمار ڈر کر رہا گئے اور بعد اسکے کسی کو حرات نہ پڑی کہ اوس سچی کی بات کو غلط کر دے آئے پادریو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیشک سچے گھر گئے اونیہ نہ تھت جوڑی ہے اونکی بات سے ہرگز یہ مطلب نہیں نکلتا کہ کہی کوئی اس نیو پر زمین بنا سکیا پادری کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں نے اوس نیو پر زمین بنایا بلکہ اوس کے قریب دوسرے جگہ بنایا اللہ کا شکر ہے کہ اوس نے پادری طامس نیوٹن کے ہاتھ سے لکھا وادیا کہ بڑی پادری نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یعقوب علیہ السلام کے تہہ سے اور سلیمانی مسجد کے مقام سے خبردار کر دیا اسکا پورا بیان اپنے مقام پر آچکا اگر اللہ چاہے گا اسے پادریو متی کی انجیل کے اکیسویں باب میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب اس مسجد میں تشریف لائے تو جو لوگ مسجد میں خرید و فروخت کر رہے تھے اونکو نکال دیا اور فرمایا کہ یہ لکھا ہے کہ میرا عبادت کا گھر نہلا دیکھا اور تھنے اوسکو چورون کا غار بنا دیا دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت اشعیا علیہ السلام کے چسپو بن باب کی آیت یاد دلائی کہ اللہ فرماتا ہے کہ میرا گھر ساری قوموں کا عبادت خانہ نہلا دیکھا اگر یہ اوس مقام میں ایسے تھے اور نشان موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ بات اللہ نے

کچھ شریف کے حق میں فرمائے ہے مگر یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ آیت مسجد
 بیت المقدس کے حق میں پڑھی کیونکہ یہ یہی اللہ کا گھر ہے اور کیا عجب ہے کہ وہاں ان
 دو نو مسجدوں کی طرف اشارہ ہو اس پر وہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ بھی خبر دے
 کہ یہ اگرچہ پہلے ویران ہو گا مگر آخری زمانہ میں یہ آباد ہو گا اور ساری قوموں کا عبادت گاہ
 کہلاوے گا اب جولیان بادشاہ کے بعد کے بادشاہوں کا حال یہ قتل بادشاہ
 تک لکھا جا رہا ہے لہذا تواریخ میں لکھا ہے کہ جولیان بادشاہ سن تین سو تیرہ
 عیسوی میں مارا گیا اور رومیوں نے جو زمین پانژیا والے کو بادشاہ بنایا اور سکائندرت
 فقط سات مہینے رہا مسیحی مذہب پر اس کے نگاہ تھی پر وہ مر گیا البتہ اللہ نے اور اس
 شیر پختہ اور سکائنام پانژیا نوس لکھا ہے اسکے بعد والن تی فی ٹن کو سپاہ نے بادشاہ
 کیا ابن اشیر رحم نے اس کا نام ولنطیوس لکھا ہے پادری لکھتا ہے کہ اس کے
 خاندان کا حال ہنرین کہلاوے اس نے اپنے ہائے والنس کو سلطنت میں اپنا شریک کیا
 پورب کا سارا ملک اس کو دیا اور اپنے لئے پچھم کا ملک رکھا وہ مذہب مسیحی پر مہربان تھا
 مگر اس کا بھائی والنس اسکے برخلاف ایریس کی بیوٹ کی طرف مشغول ہوا اور سارے
 ملکوں میں اس نے گویا ایک شعلہ برپا کیا اور گاتہ نے اس کے وقت میں ملک داسیہ
 پر قبضہ کیا اور تب سے اور سکائنام استروگا تھور دیو گاتہ یعنی پوربی اور پچھمی گاتہ ہوا
 اسے محرمی بہائی اس پادری کا مطلب یہ ہے کہ وہی ایریس پادری خبکائیہ قول
 تھا کہ اللہ اکیلا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے بندے اور پیغمبر ہوئے انیوالو
 میں اس کے دین کو والنس نے اختیار کیا اور تین خدا لکھے والوں کے دلوں میں
 اک لگادی پادری لکھتا ہے کہ الیمانیوں کی چٹھائی پر والنس تی فی ٹن مر گیا اور پچھم
 کے ملک کا بادشاہ اس کا بیٹا کراشیان سن تین سو سترہ عیسوی میں ہوا البتہ
 اسے اور سکائنام خریٹیا نوس لکھا ہے پادری لکھتا ہے کہ آہالی ہٹی ایک نیا فرقہ جاہل و
 کا خبکی اصل تانار یا سبیر سے تھی پچھم اور پورب کے ملکوں میں وہیں چکے گاتہ
 والے آگے آگے بہا کے دیو گاتہ نے رومیوں سے پناہ چاہی والنس نے ملک تہریش

اونکو بسایا است و گاتھ ہی اوس ملک میں آکر ہے اور یانویل میں و الفس نے اون سے مطالبہ
 کیا مگر وہ جنگ ہی میں مار گیا اب گاتھوں نے ملک اخابہ اور پانتونیا پر قبضہ کر لیا گراتش
 ایک سردار نیک خصلت تھا اوس نے تھیودوسیئس کو اپنا شریک کیا یہ شخص اسانیہ کا رہنے
 والا تھا اور سنے میں آتا ہے کہ ترجین کے خاندان سے تھا اوس نے گراتشی بن کے مرے
 کے بعد ملک کے دونوں نواح کا خوب بندوبست کیا تھیودوسیئس بڑا ہی لائق تھا آٹھ برس
 کی سلطنت کے بعد وہ مر گیا اور اپنے دونوں بیٹوں ارکا دیئس اور ہونوریئس کو پورب
 اور پچھم کا جدا جدا ملک کر کے چھوڑ گیا یہ واقعہ سن تین سو سیانو سے عیسوی میں ہوا
 ابوالفدا کر م نے تھیودوسیئس کا نام ٹاؤدوسیوس اور اسکے دونوں بیٹوں کا نام
 ارکا دیوس اور ہونوریوس لکھا ہے پادری لکھتا ہے کہ تھیودوسیئس کی سلطنت کی تیود
 گبرون کی بدعت کے چھ ہی پڑنے سے اور دین عیسائی کے رواج دینے سے پہلی تیود
 کے زمانہ میں عیسائیوں اور گبرون کے مذہب کا مباحثہ روم میں مشورہ کی مجلس
 میں اچھی طرح ہوا میلین کا سردار بادی امبروس عیسائی دین کی طرف تھا اوتکا اس
 گبرون کا طرفدار تھا عیسائی دین نے غلبہ پایا اور مشورہ والوں نے فتویٰ جاری کیا
 کہ گبرون کا مذہب اوٹھ جاوے سب شہروں کے سردار شہر سے اس مذہب کا اوٹھ جانا
 جلد اسکا سبب ہوا کہ سارے ملکوں سے یہ مذہب جاتا رہا ارکا دیئس اور ہونوریئس
 کے زمانہ میں جو تھیودوسیئس کے بیٹے تھے جاہل وحشی قوموں نے دونوں پورب اور
 پچھم کے ملکوں کی حدوں پر اگر قبضہ کر لیا ہستی لوگ ملک ارمنیا اور کایا دوشیا اور
 سیریا میں پہلے الارک کے زیر حکومت گاتھوں نے اٹالیہ کے کناروں پر غلبہ کیا اور
 اخابہ سے لیکر سیلیونیئس تک اونہوں نے ویران کر دیا ارکا دیئس نے کچ دلی سے
 سارا ملک یونان کا الارک کو سوئپ دیا الارک مر گیا تب ہونوریئس نے الارک کے
 جانشین اٹالفس سے صلح کر لی اور اسانیہ کو ملک کا ایک حصہ دیدیا باقی پروندالیوں کا قبضہ
 ہو گیا تھا اسی طرح پر روم کے ملک کی پچھم کی نواح میں آہستہ آہستہ اپنے اگلے ملکوں کے
 ہاتھ سے نکلنے لگیں پورب کے نواح میں ارکا دیئس سن چار سو آٹھ عیسوی میں مر گیا

اور اپنے ننھی بیٹے تھیو دوسریس دوسرے کے لئے سلطنت چوڑا گیا اوس کی بہن سٹیفانیس
 برس تک ملک کا بندوبست کیا کہ اوس کا بہائی کھنوز نکلا ابن اشیرم نے پہلے کا نام پڑا تو اس
 اور اس دوسرے کا نام چوڑا تو اس لکھا ہے ابوالفدا رح نے لکھا ہے کہ یہ جو دور تھا وہ دور
 تھا اوس کے وقت میں غار والے جوان جو کہ سورس سے سورہی تھے جاگے جن کے
 سونے اور چاگنے کا احوال اللہ تعالیٰ نے سورہ کہف میں اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم کو سنایا ہے اور ابن اشیرم نے لکھا ہے کہ پہلے تو اس کے بادشاہی کے آٹھ برس
 گزر گئے تھے کہ غار والے جاگے پادری لکھتا ہے کہ ہونوریس سن چار سو تیس میں
 مر گیا یہوندالی جو جسک کے تابع تھے اونہوں نے افریقیہ میں رومیوں کے قبضہ کئی
 ہوئی کشمرون پر بالکل دخل کر لیا یہ سٹیون پورب کے نواح میں چین کے کناروں
 لیکر بالک تک اپنا قبضہ کر لیا یہ لکھا ہے کہ اٹلانے چاہتا کہ روم کی سلطنت کو بالکل
 تباہ کر دے تیسرے والن تیغین نے صلح کر لی ابوالفدا نے اوس کا نام والیجس لکھا
 ہے پادری لکھتا ہے کہ تیسرے والن تیغین کے بعد پورب کی نواح میں بہت بادشاہ
 ہوئے رومیوں کے وقت میں جب کا خطا باغسطوس ہے اور جوارستس کا بیٹا تھا پورب
 کے نواح کی سلطنت اپنے بھائی دوسرے تک پہنچی اودو آس نے جو یہ لویا کا بادشاہ تھا
 اوس نے ملک اٹالیہ کو تابع قرار کر لیا اوداس شرط پر اعطوس کی جان بخشی کی کہ
 سلطنت اوس کو سونپ دے یہ حال سن چار سو چتر عیسوی میں گذر ا روم کی سلطنت
 کا بڑھنا زور کا اٹھنا تھا مملکت ضعیف اور کمزور ہو کر جابل و حشیوں کے نیچے میں گر گئے
 تھیو دورک استروگاتھون کا بادشاہ جو کہ بعد اسکے لیاقت کے ساتھ کیرکلا یا ملک اٹالیہ
 سے بہت اطالیان لڑا آخر اودو آس نے ملک اٹالیہ اوسکو سونپ دیا تھیو دورک بڑا عاقل
 اور بامروت تھا جب گاتھی اٹالیہ کا یہ طور تھا پورب کے نواح کا ملک جبتین کے قبضہ میں
 تھا رومیوں کا دبدر چند سے نہ کشنی یا یا ملک اٹالیہ پر گاتھون نے توتیلا کے زیر حکومت
 حملہ کر کے اوسکو لے لیا یہ شہر روم کو اپنے قبضہ میں لانے پہ توتیلا مارا گیا اوزارستس
 اٹالیہ کا تیرہ برس سلطنت کیا دوسرا جبتین جو جبتین کا جاستین ہوا اوسنی اوسکو پہلایا

تارسس نے کنبار دیون کو بلا یا ان کے ظالموں نے سارے ملک پر اپنا دخل کر لیا یہ احوال سن
 پانچ سو اڑھ سٹھ عیسوی میں گذرا ابوالفدا رحمتہ اللہ علیہ نے اس دوسرے جشن کا نام دوسرا سیطینوس
 لکھا ہے جس کا ذکر جناب یوحنا کے نوین باب میں ہو چکا جسکی وقت میں فارس والوں میں
 اور روم والوں میں بڑی لڑائی ہوئے تھی ابن اثیر نے تاریخ کامل میں پہلے کا نام
 یوسطائوس لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اوس کے وقت میں یہودی بیت المقدس پر اور
 جبل جلیل پر چڑھ گئے اور بیت سے انصاری کو قتل کیا یہ لکھا ہے کہ اوس کے بعد یوسطینوس
 تیرہ برس بادشاہ رہا اور اوس کے وقت میں نوشیروان تھا ابوالفدا نے لکھا ہے کہ اوس کے
 بیٹھنے سے سات برس گذری تھی جب فارس کا بادشاہ اگر شام کے ملک پر لڑا اور
 شہر فامیہ اوس نے جلا دیا ابن اثیر نے دوسری جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ نوشیروان
 روم کے بادشاہ غطیانوس سے ستر ہزار کی فوج لیکر لڑے گیا اور جزیرہ میں ہو کر شہر
 دارا اور شہر رہا لے لیا اور ملک شام تک گیا اور بیچ اور حلب اور انطاکیہ اور فامیہ اور
 حمص اور بیت شہر لے لئے اور وہاں کا مال بہت لے لیا اور انطاکیہ والوں کو قید کر لیا
 اور انکو عراق میں لا کر سبایا ظاہر یون ہے کہ اسی دوسرے سیطینوس کا خطاب
 غطیانوس ہی ہے پادری مرکیٹے کشف الامار میں لکھا ہے کہ پانچویں صدی عیسوی
 میں یہودی اسکندریہ مصری سے نکالی گئے اور یہ شہر مدت تک اونکی امن کا مقام
 رہا تھا اور سیطینان بادشاہ نے یہودیوں کے عبادت خانوں کو خراب کر دیا اور انکو
 عبادت کے لئے غاروں میں ہی بنانے دیا اور انکا مال ضبط کر کر اتنا خون یہودیوں کا
 بہایا کہ اوس ملک کو ہوگا نہ کب کسی تاریخ کامل میں ہے کہ سیطینوس کے بعد طبار یوسٹین
 تین برس بادشاہت کی پھر موریقی نے بیس برس بادشاہت کی پھر فوقاس نے آٹھ
 برس بادشاہت کی خسرو پرویز نے اوس پر فوجیں بھیجیں اور شام اور مصر کو لے لیا پھر
 رومیوں نے فوقاس کو قتل کیا اور سہ قتل کو بادشاہ کیا الب التواریخ والایا در جیشین
 کا احوال لکھ کر لکھا ہے کہ یورب کے ملکوں کی شان و شوکت اوس زمانہ سے کمی
 آئندہ زمانوں تک اگرچہ کمزوری اور قلت کے ساتھ بتی رہی چھٹی صدی کے اخیر زمانہ میں

پورب کی نواح میں ایک نئی بادشاہت ظاہر ہوئی مکہ میں سن پانسا اتر عیسوی میں جناب
 محمد علی المد علیہ وسلم پیدا ہوئے وہ اس خاندان سے نکلے جس سے بہت سردار بنو دیو
 تھی اور قوم قریش میں سے تھے جو عرب کے ملک میں عمدہ قوم تھی یہودیوں کو اس بات کی
 امید تھی کہ ایک مسیح آئے والا ہے اور عیسائیوں کا یہ عقیدہ تھا کہ موافق وعدہ ربانی کے
 ایک مسیحی دینے والا آوے گا جناب محمد علی المد علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں وہی شخص ہوں جو
 ساری جہان کو آرام اور شادمانی پہنچاؤں گے اور عربوں میں بھی مشہور تھا کہ ایسا
 شخص قوم قریش سے نکلا ہو گا جناب محمد علی المد علیہ وسلم نے چند سال میں سارا ملک
 عرب کا تابع کر لیا اور روم کے کئی شہروں کو اپنی اطاعت میں لائے اور ان کے بعد حضرت
 ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پورے بادشاہ ہیکلیس کے بیٹے ہزقل کی فوج کو ہنگامہ دیا وہی قرن کے حصہ
 میں جناب محمد علی المد علیہ وسلم کی فتحوں کے شروع سے عرب کے لوگوں نے رومیوں
 کی رہی سہی سلطنت کے نسبت ظلمی ہی لہی جو رومی سلطنت پہلائی اسے محمدی ہمایوں
 حضرت دانیال علیہ السلام کے دور سے باب میں رومیوں کی سلطنت کے پتے اور نشان
 بتلا کر فرمایا تھا کہ وہ سلطنت کچھ قوی کچھ ضعیف ہوگی پہنچا دیا تھا کہ انہیں بادشاہوں
 کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایک اور سلطنت قائم کرے گا اس کے موافق جب رومیوں
 کی سلطنت آخر میں کمزور ہو گئی اس وقت محمدی سلطنت کا ظہور ہوا ساتویں باب میں
 رومیوں کی سلطنت کے پتے اور نشان بتلا کر فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے پاک لوگ
 سلطنت لے لیں گے سو محمدیوں نے رومیوں سے سلطنت لے لی معلوم ہوا کہ پاک
 لوگوں کا لفظ محمدیوں کے حق میں فرمایا تھا دیکھو یہ بادری اقرار کرتا ہے کہ رومیوں
 کی سلطنت اس وقت تک باقی تھی اور یہودی اور نصرانی دونوں اشرار میں تھی کہ وہ
 پیغمبر اور پیغمبروں کو بے ایمانوں کے ظلم سے چھوڑا دیں امام محمدی السید محمدی
 نے معاملہ التبریل میں محمد ابن اسحاق رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے وہب ابن منبہ
 سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر باقی تہادہ بخوان
 میں پہنچا اور ان لوگوں کو بلایا انہوں نے دین قبول کیا فو اس یہودی حیر کی تھیں

لیکھ اور پھر چلا اور اون لوگوں سے کہا کہ یہودی ہو جاؤ ہمیں تو ٹکڑا گ میں جلا دو گنا اون لوگوں نے
 نہا تا اوس نے کہا یان کہو دین اور بارہ ہزار کو جلا دیا صحیح مسلم میں جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم کی زبان پاک سے ایک بادشاہ کا قصہ لکھا ہے کہ کہا یان کہدہ ائین اور آگ بڑھ سائی
 اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے نہ پر جاوے اوسکو اوسمیں ہینک دو یا اوس سے کہو کہ
 اوسمیں گر پڑو گون نے ایسا ہی کیا ہوا تک کہ ایک عورت آئی اور اوس کے ساتھ اوسکا
 ایک لڑکا تھا اوس نے گر پڑنے میں دیر کی وہ لڑکا اوس سے بولا اسی مان صبر کر کہ تو حق پر
 عالم التزیل کی اور تاریخ کامل کی ایک روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ معاملہ ہمارے
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے ستر برس پہلے کا ہے اب پیغمبروں کے سردار
 جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا بیان ہے جنہوں نے سب قوموں
 کو اللہ کا پیغام پہونچایا اور ظالموں کو قتل کر کر ایمان والوں کو اونچے
 ظلم سے چوڑا یا بڑی عدالت کا وعدہ جو اللہ نے جاسپا فرمایا تھا جو
 طرح پورا ہوا اسے محمدی ہائیو اگلی زمانہ کے ایمان والوں کی جیت میں دیکھو کہ
 ہم محمدیوں پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و منزلت اور زیادہ کہلتی ہے اللہ کا
 شکر ہے جس نے ہمکو اوس رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مرحومہ میں داخل کیا
 اور تمام جہان کے ظالموں کا سر کچلا اور ساری قومیں یمن نور ایمان کا پہیلا یا پادری
 جان ڈیوں پورٹ لے جو کتاب دین محمدی کی حمایت میں لکھی ہے اوسمیں لکھا ہے
 کہ جس زمانہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اوس زمانہ میں عرب کو ملک
 کے بہت حصے غیر قوم حاکموں کے تابع تھے عرب کے باہر می ملک کے او تر طرف کے
 سب حصے اور ملک شام اور فلسطین اور مصر و سیرینیا کے بادشاہوں کے بیچے رومی
 نصرانیوں کے عمل میں تھے اور فارس کی ہنر کے کتاوے اور وہ ملک جس میں دریائے
 دجلہ اور فرات بہتے ہیں اور ثابو نام ملک عرب کے دکن کے ضلعی فارس کے بادشاہوں
 کی حکومت کے نیچے تھے اور دریائے قلم کے کنارے کا ایک حصہ مکہ شریف کے دکن
 تک ملک جس کے عیسائی بادشاہوں کے قبضہ میں تھا فقط مکہ اور یحییٰ کے ملک جان

رستہ چلنا مشکل ہے وہ آزاد تھے یعنی کسی حاکم کے تابع نہ تھے عرب کے اکثر لوگوں کا مذہب یہ ہے
 اپنے باؤں شاہوں کے موافق تھا جہاں یونان والوں اور حبشیوں کی عمل داری تھی وہاں
 عیسائی دین کا غلبہ تھا اور جہاں فارس والوں کی عمل داری تھی وہاں منوجہ اور مجوسوں
 کا یعنی آگ پوجنی والوں کا مذہب پایا جاتا تھا باقی سب مقاموں میں بت پرستے کا زور
 تھا اگلے زمانہ میں عرب کے لوگ ایک خدا کو پوجتی تھی جو آسمان اور زمین کا بنائو والا ہے
 مگر آخر کو انہوں نے وہ طریقہ چھوڑ دیا تھا اور دیوتوں کے لئے مندر بنائے تھے نہایت
 قوم اور ہر ایک گھرنے کے الگ الگ دیوتے تھے اور انہیں قربانیان چڑھائی جاتی تھیں عرب کے
 لوگوں کو قیامت کا یقین نہ تھا عیاشی اور خواتین کا ہر طرف زور تھا وہ تو جانتے تھے کہ
 مکرر جینا نہیں ہر نیکی اور بدی کے بدلہ ملنے کے وہ لوگ قائل نہ تھے جو یہودی اور
 نصرانی عرب میں مدت سے رہتے تھے ان میں بھی اس طرح کے بُری مذہب اور
 بُری عقیدے موجود تھے یہودیوں نے روم والوں کے ظلم سے اس سرزمین میں
 جہاں ہر ایک کو آزادی حاصل تھی پناہ پکڑے تھے عیسائی لوگ کوچتے اور ایرین کے مذہب
 والوں کی زبردستی اور تکرار سے بچتے تو یہاں آچھتی تھے فخر الدین رازی رحمہ اللہ نے تحریر
 کبیر میں محمد ابن اسحاق رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوٹھ جانے
 کے بعد جب چالیس برس کے قریب گذری ایک بادشاہ جو ملطیس کہلاتا تھا اس نے
 بیت المقدس پر لڑائی کی اور قتل کیا اور قید کیا اور شہر بیت المقدس میں تیر تیر ہینین
 چوڑا اس وقت قریظہ اور خیر کے لوگ حجاز کے طرف نکلی پادری جان دیون پورٹ
 اکھتا ہے کہ نصرانی مذہب سے زیادہ اس زمانہ میں کوئی چیز خراب نہ تھی وہ دونوں
 شاخیں نصرانی مذہب کی جو ملک ایشیا اور افریقہ میں پھیل گئی تھیں انہوں نے
 طرح طرح کی بدعتیں اور بد اعتقادات ان اختیار کر لی تھیں وہ ہمیشہ آپس کے جھگڑوں
 اور کشوں میں مشغول رہتے تھے اور ایرین اور سیلیین اور منیخ اور ایرین اور پوجین
 والوں کی تکرار سے نہایت دق تھا اور کلداری لوگوں کی بد وضعی اور غابا زنی اور
 جہالت نے نصرانی مذہب میں پیدا کیا تھا اور نصرانیوں کو نہایت بدشاگرد بنا دیا تھا

عرب کے جنگوں میں جاہل اور دیوانہ فطرتی درویش کثرت سے تھے اور یہودہ تہذیبوں میں
 اپنی اوقات خراب کیا کرتے تھے اور لوگوں کے غول کے غول شہر میں آگرا پنہ و ہم کے
 بائین شہر والوں کو تلوار کے زور سے سکھاتے تھے اور منوایا کرتے تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 نے تو یہ حکم فرمایا تھا کہ اسد جو اکیلا ہے فقط اویکو پوجو اور ان کے خیراتوں نے اپنے خیال میں
 ایک نیا ہاٹ قائم کر لیا تھا اسکو اپنے مذہب کے اولیا اور شہیدوں اور شہرتوں کا مقام
 جانتے تھے اس زمانہ میں ایسے نصرانی ہی تھے جنہوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا ٹھہرایا تھا تاکہ
 اور گہنچی اور تراشی تصویروں کو دہی لوگ پوجتی تھی جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے
 فرمایا تھا کہ تم اپنی دعا فقط زندہ خدا سے کرو اسقدر یہ اور مطلب اور مشق میں نظر کرنے
 مذہب کا یہی حال ہو رہا تھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کے زمانہ میں
 تمام آدمیوں نے اپنے مذہبوں کی جڑ چھوڑ دی تھی اور کچھ یونان میں اور اوپر کے
 باتوں میں مشغول رہتے تو خیال کرنا چاہیے کہ عرب لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کے پیدا ہونے سے پہلے کیسے تھے اور آپ کے بعد وہ کیسے ہو گئے اور یہی خور کرنا چاہی
 کہ آپ کی باتوں نے کڑوروں آدمیوں کے دل میں کیسے گرمی بھنے اور ایمان کا پیدا
 کیا اور قائم رکھا تو ایسے بڑے آدمی کی تعریف کرنا بڑی بے انصافی ہے پادری کا ڈنڈی
 بگنس جو بہت بڑا پادری ہے اس نے سن اٹھا رہا سو اوتیس عیسوی میں ایک کتا
 دین محمدی کی حمایت میں لکھی ہے اس میں لکھا ہے کہ روم والوں کے سلطنت کا
 پور بی حصہ کہی اس زمانہ سے پہلے ایسا تھا اور خراب حال نہ ہوا ہوگا جیسا ساتویں
 صدی کے شروع میں ہوا روم کے حاکم جو کہ کمزور تھے انکی سلطنت کا کل ڈبا بچ نہا
 لچر تھا اور پادریوں کے سختی اور خرابی کے باعث سے عیسائی دین اس قدر مست
 ہو گیا تھا کہ اب مشکل سے قیاس میں آسکتا ہے اگر یہ بات خوب اچھی طرح ثابت نہوتی
 تو تو اسوقت میں بالکل کوئی اسبات کا یقین نہ مانتا اس زمانہ میں عیسائیوں
 میں ہمیشہ فرقوں کے جھگڑے اور عداوتیں حد کو پہنچ گئی تھیں آپس کے اتفاق اور
 ایک دلی کا کل ڈبا بچ ملی گیا تھا قصبوں اور شہروں میں خون بھنے لگا جوتی کو خدا و ہر

اور ان باب کو فرزند سے خلاف ہو گیا ہر گز اسے نہیں آپس کی پوٹ پٹ گئے رشتوں کا جوڑنا
 جاتا رہا اور ان بیشمار جگہوں کا باعث یہ تھا کہ دین کی باتوں میں ہلکی ہلکی باریک باریک
 باتیں نکالی تھیں جو سمجھ میں نہیں آتی تھیں اسے وقت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین عرب
 کے ایک گوشہ میں ظاہر ہوا جو گوشہ ان جگہوں کے ملک سے بہت دور تھا اور غیر مشہور
 تھا یہی پادری اس کتاب میں دوسری جگہ لکھتا ہے کہ ساتویں صدی کے شروع میں
 جو دنیا کا حال تھا اور عیسائی دین کا جو حال تھا عیسائی لوگ خدا کی مار سے اور اپنی مذہب
 کی سچ کے مار سے اس حال کی طرف سے اندر ہی ہو کر دین اسلام اور مسلمانوں کی حکومت
 کے جلد ترقی ہونے سے تعجب کرتے تھے اور سوقت میں عیسائی دین میں عجب طرح کا اتر
 اور ڈالنا ڈول کا رخا تھا جو قیاس میں نہیں آتا خصوصاً یورپ کے ملک میں
 کہ وہاں رومی حاکموں کا اتنا زور نہیں چلتا تھا کہ بیشمار فرقوں کو خشکی پاس بیشمار
 کتابیں تھیں سب کو لگا کر جس سے آپس میں موافق کر دین دو فرقوں میں سوائس
 عداوت اور تکلیف دینے کے اور کچھ نہ تھا جب عیسائی دین کا یہ عجب اتر حال خیال
 کیا جاوے تو تعجب نہیں معلوم ہوتا کہ ایک اور دوسرا دین سرسبز ہو جاوے جس سے
 اوس پہلے کی اتبری کے دفع ہونے کے امید ہو یہ دوسرا دین عقل کے ان پتے
 لگے قاعدوں پر ہے کہ سب فرقوں کا اوس میں آجانا غالب ہو اوس وقت عیسائی
 دین کی جو حالت تھی اوس کے مذکر میں اسفور ڈ کے عالم وعظ کھنے والے کا یہ قول
 ہے کہ اوس زمانے میں بہت سے بیشمار سیوہ فرقہ بیشمار جماعتیں ہو ہو کر سرخورد
 سے آپس کے جھگڑے اور دشمنی سے ایک دوسرے کو ستانے لگے عقل میں ناقص
 عمل میں خوار ہو اس باعث سے یہ لوگ دین میں سوانام کے اور زبانی اقرار کے
 اور کچھ نہ کہتے تھے عیسائی گرجا کی کوئی نشانی باقی نہ تھی نہایت خراب قاعدے اور
 سیوہ عقلیں سب میں پھیل گئے تھیں علم کے جگہ پر ہالت اور نیکی کی رغبت کے
 عوض بدی پھیل گئے تھی اور ایسے گمان میں سب کو یہ جوش تھا کہ ہم سچی ہیں
 اوس جوش میں جاہلون کی سے غلطیاں مل گئے تھیں اور مذہبوں کے مقدسین

ایسا جگڑا دلون میں مٹہ گیا تھا جس کا کوئی فیصلہ نہ کر سکے اور گناہوں کے کرنے کے لیے ایک عجیب سبب کا اتفاق پیدا ہوا تھا جس سے ڈنر سب پر فرض ہے پہرہ کتنا ہے کہ وہ ولی جنہوں نے دین کے مشہور کرنے میں محنت کی اونکی مورتنی وروہ شہید جو دین کے مضبوط کرنے میں مر گئے ان کی بڑیاں اس وقت میں پادریوں کی حکمت عملی سے اور وہی لوگوں کی جہالت سے پوچھنے کے لیے ٹھرا گئیں تھی پہرہ کتنا ہے کہ وہم کا جوش اس قدر تھا اور تیز تھا جس سے نرم سے نرم طبیعت کا چرخ گل ہو گیا تھا بے بند و بستی سے قاعدہ اور بندوبست کا وقوع جاتا رہا تھا اور لوٹ گیا تھا اور پوری شہر میں خون کا ہلا آ گیا تھا ڈاکٹر وٹ کا بیان نہایت سچا ہے کہ تعجب کی بات نہیں کہ ایک دین ایسا سرسبز ہو جاوے جس سے ان خرابیوں کے دفع کی امید ہو بہر تفسیر ہی چکا لگتا ہے کہ اس سے انکار نہیں ہو سکتا اور نہ کیا جائیگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین کو جو اس وقت میں بدل گیا تھا ایک ایسے شخص کی حاجت تھی جو دین کو بہر سنبھالے اور درست کرے اس طرح بہر پادری اس کتاب میں چارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی بڑی تعریفیں کرتا ہے لیکن اس بات کا اقرار نہیں کرتا کہ قرآن آپ پر اللہ کی طرف سے اترا ہے مگر کتنا ہے کہ آپ نے بہت بڑا کام کیا کہ بت پرستوں کو بٹا کر دنیا میں خدا پرستی پھیلائی بہر کتنا ہے کہ میں یقین کر کے نہیں کہہ سکتا ہوں مگر یہ دلیلین بہت بڑی ہیں ہائی افسوس اس پادری نے اپنے قوم کی ٹور کے مارے ایمان کو قبول نہ کیا اکثر کافرین کا یہی حال ہے کہ برادری والوں سے ڈرتے ہیں دوزخ میں جلنا قبول کرتے ہیں مگر اپنی قوم کا چورٹا قبول نہیں کرتے پادری شہر تک آفتاب صداقت میں لگتا ہے کہ سن چار سو عیسوی کے قریب اور طرف کی کئی ایک قومیں سلطنت روم پر چڑھ کر اس پر قابض ہوئیں یہ قومیں بہت پرست اور نہایت جاہل اور وحشی تھیں اور جہان کہیں ان کا غلبہ ہوا انہوں نے ساری کتاب خاتون اور مدرسوں اور مدارس کی کتابوں کو بھسم کر دیا اس بڑی آفت کے سبب ان سارے ملکوں کے اور پوچھنے کی راتوں کی تاریکی کئی زمانے تک چھائی رہی اور عیسائی ایمان بہت بدل گیا

اس زمانے تک پہنچ مین دین محمدی ظاہر ہوا اسے محمدی بہائیو بہان حضرت اشعیا علیہ السلام کا
 ساتھ ان باب یا ذکر واعدتہا نے لئے اپنے گھر سے فرمایا تھا کہ اندھیرا زمین پر چھا جاوے گا
 اور تاریکی قوموں پر اور خداوند عجیب طالع ہو گا اور اس کا جلال تجر نمود ہو گا پادری اقرار کرتا ہے
 کہ دین محمدی کا ظہور ایسے ہی وقت مین ہوا کہ اندھیرا جہالت کا اور قوموں کی طرح عیسائیوں
 پر بھی چھا گیا تھا اسے پادریو اتنا اور کدو کہ نور محمدی نے اوس اندھیرے کو مٹا دیا اور امد
 کے گھر پہنچے کعبہ شریف پر اس کا جلال ظاہر ہوا آلب التواریخ والا پادری صاف اقرار
 کرتا ہے کہ اوس زمانے مین یہودی اور نصرانی انتظار مین تھے کہ ایک پیغمبر آیا چاہتو
 ہین آسے ایمان والو اس کا بھی باعث تھا کہ حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ
 مین جو مدت اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تبتلائی تھی وہ مدت پوری ہو چکی
 تھی علم والی لوگ جانتے تھی کہ اب آپ کا ظہور ہوا چاہتا ہے جب وہ مدت پوری ہو چکی
 امد نے آپ کو عرب کے ملک مین اوس شہر مین جس کا نام کہ ہے حضرت اسمعیل علیہ
 السلام کی نسل مین پیدا کیا حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب مین یہ سب بتی امد
 پہلے سے بتا دئی تھے پادری جان ڈیون پورٹ لکھتا ہے کہ قریش کا خاندان جب مین
 آپ پیدا ہوئے تمام عرب کے لوگوں سے عزت دار تھا اور وہ لوگ کہتے تھے کہ ہم
 حضرت اسمعیل کی نسل مین ہیں اور فی الحقیقت وہ لوگ حضرت اسمعیل ہی کی نسل
 مین تھے تاریخ لکھنے والوں کا اس پر اتفاق اور ایک ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 سے عدنان تک اکیس پشتیں گذری تھیں اور عدنان حضرت اسمعیل کی نسل مین
 تھو اس مین اختلاف ہے کہ عدنان سے حضرت اسمعیل تک کے پشتیں گذریں کعبہ کی
 ایک بزرگی یہ ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل سے اوسکو نسبت دی جاتی ہے
 یعنی اوٹھانایا ہوا ہے تواریخ سے ثابت ہے کہ کعبہ حضرت سلیمان کے عبادت خا
 سے یعنی مسجد بیت المقدس سے نو سو تیرا نوے سال پہلے اور حضرت عیسیٰ سے
 دو ہزار برس پہلے بنایا گیا اسے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پیدا ہونے وقت نوشیر
 قلعہ مین اور بابل کا بادشاہ تھا اوس کا ایک بڑا محل جو شہر ملکن مین تھا اور وہ شہر

ملک بابل میں گنا جاتا تھا جس رات میں آپ پیدا ہوئے وہ محل بیٹ گیا ہاں تک کہ اس کی
 آواز سنی گئے اور چودہ لنگورے اوس کے گر پڑے بابل کی ویرانی آپ کی پیدا ہوتے کے
 ساتھ ہی شروع ہو گئی اور آگ پوجنی والوں کے تمام آتش خانے اید نے بجھا دیے مولانا
 محمد جبرری رحمہ صاحب حصین اپنے مولود شریفین میں لکھتے ہیں کہ وہ پٹا ہوا محل
 آج تک باقی ہے امد نے اپنی قدرت کی نشانی باقی رکھے ہے ابن اثیر رحمہ نے تاریخ کامل
 میں لکھا ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے نو شیر وان بادشاہ کا بیالیسواں برس تھا حافظ ابن
 حجر عسقلانی رحمہ نے فتح الباری میں یعقوب ابن سفیان کی کتاب سے لکھا ہے اور
 لکھا ہے کہ اس کی سند اچھی ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے مکہ میں ایک یہودی رہتا تھا اسے
 لکھا کہ آج اس امت کے نبی پیدا ہوئے ہیں پھر وہ آیا اور آپ کی زیارت کی اور بولا کہ
 اسے قریشے لوگو یہ تمہارا جادو کر نیلے جس کی خبر یورب اور سچم میں مشہور ہو گی حافظ
 ابن حجر رحمہ نے تہذیب میں ابن اسحاق کی کتاب سے لکھا ہے کہ مدینہ میں ایک یہودی
 پکار کر بولا کہ احمد کا ستارہ نکلا جامع ترمذی اور ابن اسحاق وغیرہ حدیث کی کتابوں
 میں ثابت ہے کہ جب آپ بارگاہ برس کے ہوئے اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ ملک شام
 کی طرف چلے بصری تک پہنچی وہاں سحیر اور ویش عیسائی نے آپ کو پہچانا اور بہت بری
 تعظیم کی اور فرمایا کہ یہ سردار ہیں تمام جہان کے اعدائے کو تمام جہان کے حق میں حسرت
 کر کے بھیجی گا ابوطالب سے فرمایا کہ آپ کو رومیوں کی طرف نہ لیجاوین وہ اگر دیکھیں
 گے بتوں سے پہچان لیں گے اور قتل کر نیلے ابوطالب نے آپ کو ہر کہ کے طرف بھیج دیا
 جب آپ سچس برس کے تھے ہر ملک شام کے طرف تشریف لے گئے بصری تک پہنچی
 منطور اور ویش عیسائی نے آپ کو پہچانا اس کا پورا بیان اس کتاب کے سری پر
 ہو چکا امد تعالیٰ نے آپ کو چالیس برس کی عمر تک آن پڑھ رکھا نہ کتابین دیکھیں نہ
 کتابین سنی جیسا کہ اشعیا علیہ السلام کے بیالیسویں باب کی اٹھارہویں آیت میں
 خبر دی تھی ظاہر میں آپ کو کسی استاد نے تعلیم نہیں کیا مگر امد نے آپ کو لڑکپن سے اپنی
 پہچان دی تھی بتوں سے پیشہ نزار رہتے تھے اگر امد کی یاد میں غرق رہتے تھے تھی آخر کو

خراب پارکے فارین تنہا بیٹھ کر اسکی یا مدین مشغول رہنے لگے وہاں اسنے حضرت جبرئیل
 علیہ السلام کو اپنے کلام کے ساتھ بھیجا اور اوہوں نے پانچ آیتیں سورہ اقرآ کی آپکو
 سنائیں آپنے گھر میں آکر اپنی بیوی کے خدیجہ رضی سے یہ احوال بیان فرمایا اور تمہو حضرت
 خدیجہ کے چا کے بیٹے تھے اور انجیل پڑھے ہوئے تھو اون کے پاس حضرت خدیجہ آپ کو
 لے گئیں جو کچھ آپنے دیکھا تھا وہ اون سے بیان فرمایا اور تمہو بولے کہ یہ وہ ناموس یعنی وہ
 شریعت ہے جو اسنے موسیٰ پر اتاری تھی یہ احوال صحیح بخاری وغیرہ میں موجود
 امام محمد ابن عبدالباقی زرقانی رحمہ اللہ مواہب لدنیہ کی شرح میں سلیمان تہی رحمہ
 نقل کیا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی نے عداس عیسیٰ سے جا کر پوچھا کہ جبرئیل کا حال ٹھو کچھ
 معلوم ہے اونہوں نے فرمایا کہ وہ اس کے امانت دار ہیں اس کے اور پیغمبروں کے
 بیچ میں سب ان اس اسنے حضرت جبرئیل کو اوس شہر میں اور اون لوگوں میں بھیجا
 جنہوں نے جبرئیل کا نام ہی کبھی نہیں سنا تھا یہ اسنے اپنے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم کی سچائی کی کملی نشانی دکھلائی اور پہلے سے آپ کی سچائی اور امانت داری
 سارے شہر میں مشہور تھی چند روز کے بعد سورہ الحجر آکر فرشتے نے سنائی کہ جب آپنے
 پہچانا کہ فرشتہ اس کا کلام لایا ہے آکر نہایت شوق غالب ہوا کہ جبرئیل بہر آوین اور
 اس کا کلام سناوین اسنے ایک مدت تک آپکا شوق بڑھانے کے لیے جبرئیل کا بیٹا
 موقوف رکھا جب آپ بہت بقیار ہوئے اسکی طر سے حضرت جبرئیل علیہ السلام
 سورہ یا ایہا المدثر کی پانچ آیتیں لائے آکھو ان آیتوں میں حکم ہوا کہ اوٹھو اس
 کے عذاب سے کافروں کو ڈراؤ آپنے اللہ کا پیغام لوگوں کو پہنچایا حضرت خدیجہ
 ایمان لائیں حضرت علی رضی آپ کے چچا ابوطالب کے بیٹے تھے اون دنوں میں قریش
 برس کے تھے وہ بھی ایمان لائے حضرت ابوبکر رضی اور حضرت عثمان رضی اور نہت لوگ
 ایمان لائے قرآن شریف اسنے توڑا توڑا کر کے آپ پر اتارا جتنے آیتیں اس
 میں بتاتا تو ان آیتیں اس کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام آکر آپکو سنا دیتے تھے
 ایک مرتبہ شکر آپ کے دل پر نقش ہو جاتا تھا آپ لوگوں کو سناتے تھے اور پڑھاتے تھے

اور لوگوں سے لکھواتے تھے آپ نے اپنی باتہ سے کبھی نہیں لکھا کیونکہ آپ نے لکھنا کبھی
 نہیں سیکھا تھا بہت سورتین قرآن کی مکہ میں اوترین اور کچھ سورتین مدینہ میں اوترین
 تینیس برس کی مدت میں سارا قرآن اوتر چکا جو سورتین اندر نے مکہ میں اوتار میں
 اون میں صاف صاف سکونایا کہ اللہ اکیلا ہے اوسکی کوئی سب سے نہیں اور کوئی بیٹا
 اور بیٹی بھی نہیں سب اوس کے بندے ہیں پاک بندے جو کام کرتے ہیں اوس کے
 حکم سے کرتے ہیں اللہ کے سوا ایک ذرہ پر بھی کسی کا اختیار نہیں اللہ کے سوا کوئی
 مالک نہیں اور قیامت میں اللہ سب کو زندہ کر کے قبروں سے اٹھاوے گا اور حساب
 لگایا جان والوں کو ہمیشہ باغ بہشت میں رکھی گا اور مشکرون کو ہمیشہ جہنم کی آگ میں
 رکھی گا ان باتوں کا بہت صاف صاف بیان فرمایا ہے جو سورتین اللہ نے مدینہ میں
 اوتار میں اول میں فرض چیزوں کا اور حلال اور حرام کا پورا پورا بیان فرمایا ہے کہ
 بت پرست کہتے تھے کہ ہمارے خدا بہت سے ہیں جو کوئی کہتا تھا اللہ اکیلا ہے اوس کی
 جان کے دشمن تھے مکہ میں ایک بار کافروں نے کہا کہ کوئی نشانی دکھلائی آپ نے اپنے اللہ
 سے مانگا اللہ تعالیٰ نے چاند کے دو ٹکڑے کر دیے حرا پہاڑ دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں
 ہو گیا جب سیون نے خوب طرح دیکھ لیا تب اللہ نے دونوں ٹکڑوں کو ملا دیا کافروں
 نے کہا کہ یہ بہت بڑا کجاوہ ہے مکہ میں حج کے دنوں میں سارے ملک عرب کے بت پرست
 جمع ہوتے تھے کعبہ کا حج بھی کرتے تھے بتوں کو بھی پوجتی تھے ایمان اور کفر کو اونہوں
 نے گڈ بکریا تھا آپ اون سب کو اللہ کا کلام سناتے تھے اور اللہ کا پیغام پہنچاتی
 تھے جہاں جہاں میلون میں لوگوں کا مجمع ہوتا تھا وہاں وہاں آپ اللہ کے کلام
 کی منادی کرنے کو تشریف لیا جاتے تھے بازاروں میں بکارتے تھے کہ اے لوگو کہو
 لا الہ الا اللہ یعنی اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں بین اللہ کا پیغام پہنچانے والا ہوں
 تم اوسکو پوجاؤ کسی چیز کو اوسکا سا جی نہ ٹھراؤ بت پرست لوگ ان باتوں کو سنکر تہ
 مارنے لگے اور آپ کے جسم پاک سے خون بہانے لگے تو آپ کے ساتھ کے ایمان والوں کو کافر
 پکارتے تھے اور بت شدت سے مارنے لگے اور بڑی بڑی ایندیں پہنچاتے تھے جہاں

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اون کو بہت تکلیف میں دیکھا اون کو حکم دیا کہ ملک حبش
کی طرف نکل جاؤ اور فرمایا کہ وہاں ایک اچھا بادشاہ ہے کہ ظلم نہیں کرتا ہو اور اوس کے پاس
کسی بظلم نہیں کیا جاتا ہے تم اوس کی طرف نکل جاؤ وہاں تک کہ اللہ مسلمانوں کے لئے
کشایش کر دے آپنی یہ بات نجاشی کے حق میں فرمائے اور سکا نام احمد تھا اور نجاشی خطا
تھا جب آپ فرمایا گیا رہو اور چار عورتیں حبش کی طرف چلے گئے یہ حضرت جعفر طیارؓ
نکلی اور حبش کی طرف مسلمانوں کا تار بندہ گیا بہت مسلمان حبش میں جا کر امن وامان
سے رہے مگر کہ بت پرستوں نے بادشاہ کے پاس کچھ آدمی بھیجے انہوں نے جا کر بادشاہ
سے کہا کہ تیرے ملک میں جو یہ لوگ آئی ہیں یہ فساد دی لوگ ہیں ان کو موت دے دے
اور انہوں نے انہیں چور طویا ہے اور ایک نیا دین نکالا ہے یہ لوگ یوقوت اڑکے
ہیں اور اون کے باپوں نے اور چچاؤں نے تم کو اسے بادشاہ تیرے پاس بھیجا ہے کہ
ان کو ہم اپنے ساتھ لیجاویں بادشاہ نے مسہوں کو بلوایا اور دو نو قوتوں کا حال سنا
حضرت جعفر طیارؓ نے بادشاہ سے کہا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کتاب اوتری
ہے جس نے بت پرستی کو مٹا پایا ہے جیسی کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اوتری تھی
اس بحث سے یہ لوگ ہمارے دشمن ہو گئے ہیں تب بادشاہ نے سب کو رویشوں اور
عالموں کو بلایا جو انجیل سے خوب واقف تھے اور اون سے قسم دیکر فرمایا کہ قسم اوس اللہ کے
جس نے عیسیٰ کو انجیل دی ہے کہ قیامت کے اور عیسیٰ کے سچ میں ایک پیغمبر آوے گی
وہ بولے ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک پیغمبر کی بشارت دی ہے اور فرمایا ہے
کہ جو ان پر ایمان لایا وہ مجھ پر ایمان لایا اور جو اون سے منکر ہو وہ مجھ سے منکر ہو
بادشاہ نے پوچھا کہ انہوں نے تم کو کیا بتلایا ہے حضرت جعفر طیارؓ نے فرمایا کہ جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سکھو اللہ کا کلام سناتے ہیں اور سکھوا اچھی کام بتلاتے ہیں اور
ہمارا حال یہ تھا کہ ہم بتوں کو پوجتے تھے اور مرے ہوئے بتوں کو کہاتے تھے اور
پیغمبر کے کام کرتے تھے اور بتوں کو توڑتے تھے اور بڑے ظلم کرتے تھے جو کوئی
ہم میں قوی ہوتا تھا وہ کمزور کو کہا جاتا تھا ہمارا حال ایسا ہی رہا یہاں تک کہ اللہ

ہماری طرف ایک امانت دار سخاوت مند بہیمانہ اوس کے باپ دادوں کا حال خوب اچھی طرح ہمیں
 کہلا ہوا ہے وہ سچا ہے بڑا امانت دار ہے اوس نے ہم کو اس کی طین بلایا کہ اوس کو پوچھا اور
 اوس کو کیا جانو فقط اسدی ہی کو پوچھا اور تم اور تمہارے باپ دادی اوس کے سوا کبھی
 پوچھتی تھے اوس کو چور و دہروں اور تہون کو دست پوچھا آپ نے ہم کو حکم کیا کہ سچ بولو اور
 امانت ادا کرو اور اپنے رشتوں کو جوڑو اور اپنے ہمسایوں سے سلوک کرو اور حرام
 چیزوں سے بچو اور ناحق خون مت کرو اور بے حیائی کے کام مت کرو اور فریب کی
 بات مت بولو اور تہیون کا مال مت کھاؤ اور جو عورتیں قید والیاں ہیں اور تہمت
 زنا کی مت لگاؤ اپنے ہیکو یہ حکم کیا کہ اس کو پوچھا اور کسی چیز کو اوس کا شریک مت
 ٹھراؤ اور اپنے ہیکو تاز اور روزہ اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا مینے آپ کو سچا جانا اور
 آپ کی باتوں کا یقین لانا مینے فقط اس کو پوچھا اوس کا کوئی شریک نہیں ہے ہم کسی
 چیز کو اس کے ساتھ شریک نہیں ٹھراتے جو کچھ اس نے ہم پر حرام کر دیا اوس کو
 ہم حرام جانتے ہیں اور جو اس نے ہم پر حلال کر دیا اوس کو ہم حلال جانتے ہیں یہ
 جو ہمارے قوم کے لوگ ہیں ان باتوں پر ہیکو عذاب دینے لگے تاکہ ہم کو ہمارے دین
 سے پیہر دین اور ہم سے تہون کو پوچھا دین اور ہم پلید چیزوں کو بہر حلال سمجھیں
 جب اونہوں نے ہم پر بہت ظلم کیا اور ہم کو ہمارے دین سے روکا ہم تیری شہر کی
 طرف نکلی اور سب کو چوڑ کر تیرے پاس رہے اے بادشاہ ہم تیرے ہمسایہ ہیں
 رغبت سے آن پڑے تو ہم کو تجسویہ امید تھی کہ تیرے پاس ہم پر ظلم نہو گا جب بادشاہ
 نے یہ کلام سنا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا پیغام لائی ہیں تب بادشاہ
 بولا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جو تھے سناتے تھے وہ کلام میرے سامنے پڑھو حضرت
 جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے سورہ عنکبوت پڑھی اور سورہ روم بھی پڑھی اس کا کلام شکر
 بادشاہ کی اور سب کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور کہنے لگے کہ اے جعفر اس پاکیزہ
 کلام میں سے کچھ اور پڑھو تب اونہوں نے سورہ کہف پڑھ کر ایک دھن بول
 اوشا کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کو بڑا کہتے ہیں بادشاہ بولا کہ حضرت عیسیٰ

اور حضرت مریم کو کیا سمجھتی ہو تب حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ سورہ مریم میں ہے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مریم کا ذکر آیات بادشاہ بولاکہ حضرت عیسیٰ نے اس سے بڑھ کر کچھ نہیں کہا ہے امام احمد ابن حنبل کی روایت میں ہے کہ بادشاہ قرآن سنا اس قدر روایا کہ اوسکی واسطہ سے آنسوؤں سے بیگ گئی اور اوس کے پادری اس قدر روئی کہ اون کے ورق سب بیگ گئی بادشاہ نے کہا قسم اللہ کی یہ کتاب اور موسیٰ کی کتاب ایک ہی شمع دان سے نکلی ہیں وہ بادشاہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا کہ وہ اللہ کے پیغامبر ہیں جنکی انجیل میں خبر ہے بیشک یہ وہی پیغامبر ہیں جنکی حضرت عیسیٰ خوشی سناتے تھے پہنے یقین کیا یہ وہی ہیں امام احمد نے لکھا ہے کہ جو کافر سے آئی تھے جب بادشاہ کے پاس سے نکلی اونہیں کا ایک شخص بولاکہ کل میں اوس کے پاس پہ جاؤنگا اور ان لوگوں کی جڑ کو وکے اوٹکا انکا ایسا عیب اوس سے کہوگا کہ اہل سرسبز رہنے نہیں دوں گا میں بادشاہ سے کہوگا کہ یہ لوگ عیسیٰ کو عبد یعنی اسکا بندہ اور غلام کہتے ہیں دوسرے دن اوس کے پاس گیا اور بولاکہ اے بادشاہ یہ لوگ عیسیٰ کے حق میں ایک موٹی سے بڑے بات بولتی ہیں بادشاہ نے اون لوگوں کو بلا بھیجا بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کبھی اس طرح کا معاملہ نہیں پڑا تھا جیسا یہ معاملہ پڑ گیا ایک سے ایک پوچھتا تھا کہ جب بادشاہ تم سے پوچھی کا تو عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں کیا کہو گے لوگ بولے ہم ویسا ہی کہیں گے جیسا اللہ نے فرمایا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہے اس میں جو کچھ ہونے ہو سوتا ہے جب یہ لوگ بادشاہ پاس گئی اوس نے پوچھا تم عیسیٰ کو کیا کہتے ہو حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کہ ہم وہی کہتے ہیں جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہے کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے عبد یعنی بندے اور غلام ہیں اور وہ اللہ کی روح ہیں یعنی اوسکی بنائی ہوئی روح ہیں اور وہ اللہ کا کلمہ ہیں جسکو اللہ نے مریم میں ڈال دیا وہ مریم اوس وقت تک کو اسی تھیں اور دنیا سے الگ تھیں بادشاہ نے جب یہ کلام سنا آپا یا تو زمین پر ارا اور ایک تنکا اوٹھا کر کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے بڑھ کر

انشاء ہی نہیں کہا بادشاہ بولا کہ جاؤ ملک میں امن و امان سے رہو اب ہر کہ کا حال سنو جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اور ترانے کے شروع ہونیکے پانچ برس بعد حضرت عمرؓ
ایمان لائی اور ان کے ایمان لانے کا قصہ یہ ہے کہ اون کی بہن اور بہنوئے اون سے
پہلے مسلمان ہو چکے تھے جب اون کو خبر ہو پوچھی بہن کے یہاں گئے وہ لوگ سورہ
طہ پڑھ رہے تھے انہوں نے نہیں اور بہنوئے نے کوشدت سے مارا اون کے بہن خاصہ
میں آکر بولیں میں گواہی دیتے ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں اور بیشک
محمد اوس کے بندے اور اوس کے پیغام ہو پوچھتے والے ہیں تب انہوں نے اوس
کتاب کو لیا اور سورہ طہ کو پڑھا دوسری روایت سے معلوم ہوا کہ اوس میں سورہ
حدید بھی تھے حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے لکھا ہوا دیکھا اللہم اللہ الرحمن الرحیم
جب میں نے اللہ کا نام دیکھا میں ڈر گیا اور میں نے کتاب ڈال دی پھر میرا حق تیرا میںنا ونگو
اڑھالیا کیا دیکھتا ہوں کہ اوس میں لکھا ہے سُبْحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
یعنے پاکی بولی اللہ کے لیے اون چیزوں نے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں پھر میں
دہشت میں آگیا حضرت عمرؓ نے مجھ سے کہا اس طرح کی تاثیر اللہ کے کلام کی اپنے دل میں
پاؤ اوس وقت جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور کلمہ پڑھا اور
مسلمانوں نے اس خوشی میں اس طرح اللہ اکبر کہا کہ مکہ کے رستوں میں لوگوں نے
بہنا حضرت عمرؓ کے محمدی ہو جانے سے بت پرستوں کی کمر ٹوٹ گئی ان کا وہ سب
کافروں پر چا گیا جن دنوں میں جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے اور ان
دنوں میں ایران والوں میں اور روم کے نصاریٰ میں اطالائی کہوئے ایران
والوں نے نصاریٰ پر غلبہ کیا ایران کا بادشاہ اون دنوں میں خسرو پرویز تھا
اب التواریخ والا پادری لکھتا ہے کہ سن چہ سو سولہ عیسوی میں ایران والوں
نے دوسرے خسرو کی حکومت میں یروشالم کو لے لیا پادری شیرنگ نے الکتاب
کے مقامات المعروف کے ایشیون صفحہ میں لکھا ہے کہ سن چہ سو تیرہ عیسوی
میں ایران کے بادشاہ خسرو نے اوس شہر پر یعنی یروشالم پر چڑھائی کر کے (جی)

لے لیا اور نوے ہزار آدمیوں کو قتل کیا اور عیسائیوں کے سب گرجوں اور برکت کے مقامات
 کو ڈھا دیا اسے ایان والوان و لون میں المدینے سورہ روم میں اپنے رسول برحق
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ رومیوں پر اور لون کا غلبہ ہوا ہے اب چند برس میں
 رومی غالب ہونگے اس کے بعد جبکہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے میدان
 میں مکہ کے بت پرستوں پر فتح پائی اور یمن روم کے نصاریٰ ایران والوان پر غالب
 ہوئے اس پیش خبری کا ظہور دیکھ کر بہت لوگ مسلمان ہوئے جب جناب محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم قرآن کا اور ترنا شروع ہوئے سے ساتواں برس شروع ہوا مکہ کے کافروں
 نے آپ کے قتل کرنے پر ایک کیا اور آپس میں ایک اقرار نامہ لکھا کہ ہاشم کے اولاد
 کے ہاتھ ہم کوئی چیز نہ پہنچیں گے اور اون سے بات نہ کریں گے اور اون کے پاس نہ بیٹھیں گے
 یہاں تک کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے سپرد کر دیں اس خط کو کعبہ میں لٹکا دیا
 تب ہاشم جو آپ کے پردادا تھے اون کے نسل کے لوگ ابوطالب کی گھاٹی میں سمٹ
 گئے اور مطلب جو ہاشم کے بہائی تھی اون کی نسل کے لوگ بھی ابوطالب کے پاس
 گھاٹی میں جمع ہوئے اور دشمنوں نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے
 ساتھ والون کو گمیر لیا اور نایاب کا پہنچا بند کیا سو وہ حج کے موسم میں نکلتے تھے پہر
 دوسرے حج میں نکلتے تھے یہاں تک کہ اون پر انتہا کی تکلیف ہو سکی اور اس میں
 تین برس بھر رہے یہاں تک کہ اون کے لڑکوں کے رونے کی آواز اس گھاٹی میں
 پہنچی سے سنی گئے پہر امدینے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اون کے خط کا حال
 بتلادیا کہ زمین کے کپڑے ملنے کہا لیا جو کچھ اوس میں زیادتی اور ظلم تھا اور جس قدر
 اوس میں اس کا ذکر تھا وہ باقی رہ گیا اپنے ابوطالب کو اس کی خبر دی ابوطالب نے
 اون لوگوں کو خبر دی اور کہا کہ میرے بھتیجی نے ایسا ایسا کہا ہے پہر اگر وہ جو بڑا غلط
 کا تو ہم اوس کو تھارے حوالے کر دیں گے اور اگر سچا نکلے تو تم ہمارے رشتہ توڑنے
 سے اور ظلم سے باز آؤ وہ لوگ بولے کہ تمہے انصاف کی بات کہی جب اونہوں نے
 اوس کا غم دیکھا تو جدا آئے تو فرمایا تھا دوسرا سی پاپا تب وہ سب شرمندہ ہوئے اور

ہوئے کہ مخلو اپنے گمروں میں آؤ تب وہ سب اپنے گمروں میں آئے بعد اسکے ابو طالب
 مر گئے فائدہ یہ لوگ جو اس گمراہی میں آپ کے ساتھ تھے اون میں بعض آپ پر
 ایمان لائی تھے اور بعض کافر تھے مگر رشتہ داری کی باعث سے اونہوں نے آپ کی
 حمایت کی ابو طالب ولسین یقین رکھتے تھے مگر ظاہر میں کلمہ نہیں پڑھا آپ نے فرمایا کہ
 اونکو تختہ نیک آگ لگی گی اور اگر میں نہ تو ان لوگ کے نیچی کے درجے میں ہوتے ابو طالب
 کے مرنے کے بعد کافروں نے مہبت شدت سے آپ کو نشانہ شروع کیا تب آپ طائف
 کی طرف تشریف لے گئے وہاں قوم ثقیف کے سرداروں کو اسد کی طرف بلائے رہے
 اون لوگوں نے آپ کو مکہ والوں سے بڑھ کر بڑے بڑے اینٹائین ہو بخائین وہ
 لوگ آپ کی ایڑیوں پر تپہر سنبھکتے تھے آپ کی دونوں جوتیاں خون رنگین ہو جاتی تھیں
 جب آپ طائف سے پلٹے آپ کے دو توپاؤں سے خون بہتا تھا رستے میں ایک
 بلغین ہرے عداس عیسائی آپ کی باتیں سنکر ایمان لائی اسی راستے میں آپ
 وہ دعائنگی جو مشہور ہو چکا شروع یہ ہے کہ یا اسد میں تجھے گلہ کرتا ہوں اپنے
 زور کی ستے کا اور اپنے وسیلہ کے کمی کا اور لوگوں کے آگے اپنی بے قدری کا بے
 سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے جب آپ لطن خلمہ میں پہنچے
 وہاں نماز پڑھ رہے تھے کچھ جنوں کا اوپر سے گزر ہوا وہ سب قرآن سنکر
 ایمان لائی اونکا ذکر اسد تعالیٰ نے سورہ احقاف میں کیا ہے اس سے پہلے ہی
 کچھ جن قرآن سنکر ایمان لا چکی تھے اونکا ذکر سورہ جن میں ہے اوس مرتبہ آنچو
 اونکو دیکھا نہیں تھا یہ جن جواب ایمان لائی یہ جا کر بہت بڑا مجمع جنوں کا لیکر
 پہر آئے آپ نے اون سے حجوں میں رات کے آنے کا وعدہ کیا رات کو آپ
 مقام حجوں میں تشریف لے گئے اور تمام رات جنوں کو قرآن سناتے رہے جنوں
 کا بار بار آپ کے پاس حاضر ہونا اور ایمان لانا جا بجا حدیثوں میں ثابت ہے ابن
 سعد نے عبد بن قیس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم چار آدمی اپنے
 وطن سے حج کے راہ پر چلے میں کی ملک کی راہ میں ایک جنگل میں چلے جاتے تھے

ایک آواز شروع کی آئی جن میں یہ طلب تھا کہ اسے سوار ہو جائے والو جب زمزم اور
 حلیم پر پہنچے تو چار اسلام ہو چکا شیوخ صلی اللہ علیہ وسلم کو خشکوا اللہ نے پیغامبر کیا یہ
 اور یہ کہہ سچو کہ ہم تمہارے دین کے تابع ہیں اسی بات کی پہلو تاکید کر گئے ہیں مسیح
 بیٹے مریم کے آہن قیام کرنے سے زادا المعاد میں لکھا ہے کہ آپ بطن خلع میں کئی دن رخصت
 زید ابن حارثہ رضی اللہ عنہ سے معوض کیا کہ آپ کیونکر ملہ والوں میں جاتے ہیں اونہوں نے
 تو آپ کو نکال دیا آپ نے فرمایا کہ اسے زید اللہ کشائیش دینے والا ہے اور اپنے دین کی
 مدد کرنے والا ہے اور اپنے نبی کو غلبہ دینے والا ہے جب آپ حرا پہاڑ تک پہنچے
 ایک مرد کو مطلع ابن عدی کی طرف بھیجا کہ میں تیری پناہ میں داخل ہوں وہ بولا
 اچھا پہاڑ اس لئے اپنے بیٹوں کو اور اپنے قوم کو بلایا اور کہا ہتھیار پہنوا اور کعبہ کے
 پاس رہو میں نے محمد کو پناہ دی ہے تب آپ مکہ میں داخل ہوئے اور کعبہ کے پاس
 دو رکعتیں پڑھیں اور اپنے گھر میں تشریف لائے اور مطعم ابن عدی اور اوس
 بیٹی آپ کو گھر سے ہوئے تھے یہاں تک کہ آپ اپنے گھر میں داخل ہوئے مکہ میں ایک
 رات کو اللہ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو آپ کے پاس بھیجا وہ آپ کے پاس
 اللہ کے حکم سے ایک سفید جانور لیکر آئے جو براق کہلاتا تھا آپ کو اوس پر سوار
 کر کے شہر یروشلم میں مسجد بیت المقدس میں لے گئے وہاں اللہ نے سب پیغمبر
 کو بھیجا آپ سب کے امام ہوئے اور سب پیغمبروں نے آپ کے سچے نماز پڑھی پر حضرت
 جبریل علیہ السلام آپ کو وہاں سے ساتون آسمانوں کے اوپر لے گئے وہاں حضرت
 جبریل علیہ السلام نے آپ کو اپنے اصلی صورت دکھائی چلہ سوباز و پہلا دے ایک
 مرتبہ زمین میں بھی یہ اصلی صورت دکھائی تھی امام کشمیری کی روایت میں ہے
 کہ آپ فرماتے ہیں ہر جبریل محلو لیکر سات آسمانوں کے اوپر چڑھی ہر جبریل کو درخت
 تک آئی اور بخاری کی بھی ایک روایت میں ساتون آسمانوں کے ذکر کے بعد یہ
 لفظ ہے کہ ہر وہ آپ کو لیکر اوس سے اوپر اٹھا چڑھی کہ اوس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں
 جاتا لیکن تک کہ آپ پیری کے درخت تک آئی ان دونوں روایتوں سے ثابت ہوا

کہ وہ درخت ساتویں آسمان سے بہت دور ہے ابن جریر نے لکھا ہے کہ حب احبار نے فرمایا کہ وہ درخت عرش کی جڑ میں ہے امام انس اسی رح کے روایت میں ہے کہ مجھ کو ایک بدلی نے ڈھانک لیا پھر میں سجدہ میں گر پڑا ابن ابی حاتم کی روایت میں یہ لفظ ہے کہ میں اوس درخت تک پہنچا پھر ایک بدلی نے مجھ کو ڈھانک لیا اوس میں ہر طرح کی رنگ تھے پھر چلنے لگے مجھ کو چوڑو دیا اور میں اندر کے سامنے سجدہ میں گر پڑا پھر بہت کچھ بیان ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے باتیں کیں اور پانچ نمازیں آپ پر اور آپ کی امت پر فرض کر دیں یہ احوال حدیث کی کتابوں میں بہت ہیلادو کے ساتھ آتا ہے اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے بہت لوگوں نے اسکو سنا ہے مگر اس جگہ کہ یہ بروشا لم تک کا کچھ احوال لکھنا بہت ضرور ہے امام نسائی کی روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں چلا پھر حیرتل نے کہا اوترو نماز پڑھو بیٹے ہی کیا وہ بولے تم جانتے ہو تھے کہاں نماز پڑھے تھے نماز پڑھے طیبہ میں یعنی مدینہ میں اور اوسیط کہ چوڑ کر جانا ہو گا پھر کہا اوترو نماز پڑھو بیٹے نماز پڑھے وہ بولے تم جانتے ہو تھے کہاں نماز پڑھی تھے طور سینا پر نماز پڑھی جو ان اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے باتیں کیں میں پھر کہا اوترو نماز پڑھو بیٹے نماز پڑھے وہ بولے تم جانتے ہو تھے کہاں نماز پڑھے تھے نماز پڑھے بیت لحم میں جو ان عیسیٰ پیدا ہوئے کہ میں بیت المقدس میں داخل ہوا پھر انبیاء میرے واسطے جمع کئے گئے پھر حیرتل نے مجھ کو آگے بڑھا دیا یہاں تک کہ بیٹے اور امامت کی پھر مجھ کو بھی والے آسمان کی طرف لیکر چڑھایا ابن ابی حاتم کی روایت میں یہ لفظ ہے کہ جب آپ بیت المقدس میں پہنچے اوس جگہ تک پہنچے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دروازہ کہلاتا ہے اوس پر کیط آئی جو وہاں تھا حیرتل نے اوسکو اپنے اوٹنگلی سے دبایا اور اوس میں چید کر دیا پھر اوس کو یعنی براق کو ابدل پھر چڑھ جب دولونسی کے صرحہ میں یعنی اونچی مقام میں سید ہی کھڑے ہوئے اسکے بہت کچھ بیان ہے جانا چاہیے کہ وہ پاک مسجد اربعہ اول و لون میں ویران پڑی ہوئی تھی

اگر ایسا نہیں ہوا تھا کہ اوس کے نشان بالکل مٹ گئے ہوں اللہ تعالیٰ نے جو اپنی پاک کتابوں
 میں اس مسجد کے آباد کرنے کا وعدہ کیا تھا اوس وعدہ کا پورا کرنا یوں شروع کیا کہ اللہ نے
 اپنے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک وہاں پہنچائی اور سب پیغمبروں کو
 وہاں جمع کیا سب نے وہاں نماز پڑھے کہ یہ اوس مسجد کے آباد کرنے کے بنیاد ڈالی اوس
 مسجد کو اگلے بڑی بڑی مصیبتوں کے بدلے اتنے بڑی نعمت عنایت فرمائی اگرچہ اون دنوں
 میں وہ ملک کافروں کے ہاتھ میں تھا اور اوس پاک مسجد میں جو بڑی چٹان ہے اور
 بڑے برکت کا مقام ہے جس کو اب ہم محمدی لوگ تخت رب العالمین کہتے ہیں اوس پر
 نصاریٰ نے یہودیوں کی ضد میں گور کا طیسر لگا رکھا تھا مگر اللہ کے نزدیک اوس
 مسجد کی پاکیزگی اور حمد کی میں کچھ فرق نہیں آیا تھا اوس چٹان سے علیحدہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد پیغمبروں کے ساتھ نماز پڑھے مولانا جلال الدین
 سیوطی رحم نے جو کتاب مسجد بیت المقدس کے فضائل میں لکھی ہے اوس میں
 لکھا ہے کہ حضرت صفیہ رضہ جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوے تھیں اون سے
 کعب رخ فرمایا اے ایمان والوں کی ماں اس جگہ نماز پڑھو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے نبیوں کے ساتھ نماز پڑھے جب آپ آسمان تک بلائی گئے اور کعب نے
 اوس کو ور کے قتبہ کی طرف اشارہ کیا جو اوس چٹان کے سجھی ہے یہاں سے معلوم
 ہوا کہ وہ قتبہ اوس چٹان سے بہت دور ہے جہاں آپ نے نبیوں کے ساتھ نماز
 پڑھی ہے کعب پہلے یہودیوں کے بہت بڑے عالم تھے پر محمدی ہونے اور کو تحقیق
 معلوم تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہ نماز پڑھی ہے پر مولانا جلال الدین
 سیوطی رحم لکھتی ہیں کہ روایت آئی ہے کہ جو کوئی اوس قتبہ میں قصد کر کے آویگا
 اور اوس کو دنیا اور عقبی کی حاجتوں میں سے کوئی حاجت ہوگی پر دو رکعت یا
 چار رکعت پڑھی گا اوس کو دعا کا جلد قبول ہونا ظاہر ہو جائیگا اور اوس مقام کی
 برکت کو پہچانے گا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز پڑھی ہے اور وہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قتبہ کہلاتا ہے یہ وہ قتبہ جو اوس چٹان کے پورب طرف ہی

اور اوسکا نام قبۃ سلسلہ ہوا جاتا ہے اور وہی ہے جسکو عبدالملک ابن مروان نے بنایا ہے
مولانا جلال الدین رحمہ فرشتوں میں لکھتے ہیں کہ ابن مردودیہ نے حضرت عمرؓ تک سند پہنچائی
کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز پڑھے اوس رات میں کہ میں سیر کر لایا
گیا مسجد کے آگے کے درجہ میں پہر داخل ہوا میں اوس چٹان کے طرف اس روایت
سے بھی معلوم ہوا کہ اپنے اوس چٹان سے علیحدہ نماز پڑھے مولانا جلال الدین لکھتے
ہیں کہ قبۃ معراج کا ظاہر ہے اوس چٹان کے صحن میں مشہور ہے اوس کی زیارت کا
قصد کیا جاتا ہے اور مشرف نے یعنی ابوالعالی شریف ابن مرجم مقدسی رحمہ نے فرمایا
ہے کہ دو آدمیوں نے بھی اس میں اختلاف نہیں کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اوس قبۃ کے پاس سے چڑھائی گئی ہیں جو قبۃ معراج کا کہلاتا ہے مولانا جلال الدین
لکھتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ قبۃ معراج کے پہلو میں اوس چٹان کے صحن میں ایک
قبۃ پاکیزہ تھا پہر جب اوس چٹان کے صحن میں تہ پہنچائی گئے وہ قبۃ دور کیا گیا اور
اوس کی جگہ پر ایک پاکیزہ محراب زمین میں بنایا گیا سپر سنج سنگ مرمر کا خط کینچا
ہوا ہے ایک دائرہ میں اوس چٹان کے صحن کے پتھروں کی سیدہ پراور کہا جاتا ہے
کہ اوس محراب کی جگہ وہی جگہ ہے جہاں ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم
نے نبیوں اور فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھی تھی اسے ایمان والو جب معراج کی
رات کی صبح ہوئی آپؐ کا فرون کے سامنے بیان فرمایا کہ میں آج کی رات بیت المقدس
میں گیا تھا کا فرون نے کہا کہ ہم تو اونٹوں پر سوار ہو کر مہینہ بہر میں وہاں پہنچے
ہیں اور مہینہ بہر میں پلٹے ہیں آپؐ ایک رات میں کیونکر وہاں گئے اور پلٹ
آئے اون لوگوں نے کہا کہ اوس مسجد کے پتے تیار بھیجے آپؐ نے اوس کے سب پتے
اور نشان بتلا دیے امام بیہقی کی روایت میں یوں ہے کہ ایک کافر بولا کہ میں
بیت المقدس کو سب لوگوں سے زیادہ پہچانتا ہوں کہ اوس کی بنا کیسی ہے اور
اوس کی وضع کیسی ہے اور وہ پہاڑ سے کس قدر نزدیک ہے اپنے سب پتے اور نشان
بتلا دیے کہ اوس کی بنا ایسی ہے اور اوس کی وضع ایسی ہے اور وہ پہاڑ سے اس قدر

نزدیک ہے وہ بولا کہ آپ نے سچ کہا اور لوگوں کے کچھ قافلے اوس طرف کو گئی ہوئی تھی
 آپ نے اوان قافلون کے پتے اور نشان صاف صاف بتلائی جب وہ قافلہ آئی وہ سب پتے
 اور نشان لوگوں نے ٹھیک پائے تب بھی منکروں نے کہا یہ جادو ہے مولانا اجمال الدین
 لکھنوی مدین کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا جو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھیں ان سے
 روایت ہے کہ انہوں نے کہا اسے پیغام ہو چکا ہے اے اللہ کے حکم سے المقدس
 کے مقدس میں فتویٰ دیجیئے آپ نے فرمایا اوس تک جاؤ اور اوس میں نماز پڑھو مینے
 کہا اے اللہ کے پیغام ہو چکا ہے والے پر کیونکر ہو اور ان دنوں میں اوس میں
 رومی لوگ تھے آپ نے فرمایا اگر تم سے ہنس کے تو زیتون کا تیل بھیج دو کہ اوس کی
 قندیلوں میں چراغ روشن کیا جاوے اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں
 قندیلین ہی تھیں شاید ان میں چراغ روشن ہوتے ہوں یا کوئی چراغ روشن
 ٹکرتا ہوا ہو اس لیے آپ نے فرمایا کہ وہاں تیل بھیج دو اور اللہ نے آپ پر آئندہ کا احوال
 کھل دیا تھا کہ وہاں میری امت کے لوگ جاوے گے اور قندیلوں میں چراغ
 روشن کرینگے تو شاید آپ کا مطلب یہ ہو کہ آئندہ زمانہ میں اگر تم وہاں نہ جا سکو تو
 وہاں کی قندیلوں سے واسطے تیل بھیج دیجیئے اسے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
 آپ نے اور آپ کے ساتھ والوں نے دوش برس تک مکہ میں کافروں کے ظلم اور ہٹائے
 اور اس کی راہ میں جان کو نذر کرنا قبول کیا تب اللہ نے آپ کو مدینہ میں بھیجا پہلا پتہ
 کے کچھ لوگ آئے آپ نے ان کو اسلام کی طرف بلایا وہ مسلمان ہوئے اور مدینہ کے
 طرف پلٹ گئے مدینہ میں اسلام پہلا پہر آپ نے مضطرب کو مدینہ میں قرآن پڑھانے کی
 لئے بھیجا پہر بہت لوگ مدینہ سے آئے اور ایمان لائے آپ نے مسلمانوں کو مدینہ کی طہارت
 ہجرت کا اذن دیا کہ سب لوگ مدینہ میں جا رہے فقط حضرت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور کچھ لوگ وہ رہ گئے جن کو
 کافروں نے زیر وستی قید کر رکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے حکم کی راہ دیکھ کر
 رہی تھی کافروں نے ایک مکان میں جمع ہو کر مشورہ کیا اور سب فی آلکے قتل کو قرار

ایکایک حضرت جبریل علیہ السلام کا پیغام لائے اور فرمایا کہ آج کی رات اپنی جگہ پر سوئی متجاہد
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں تشریف لائی اور فرمایا کہ اللہ نے مجھے
 تھکنی کا اذن دیا آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میرے لیٹنی کی جگہ پر رات کو رہو حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور ایک برتن میں کنکریاں لے لیں اور اونکو کافروں کی سروں پر
 ڈالتے گئے اور اونہوں نے آپکو بند کیا اور آپ یہ ایت پرستہتی جاتے تھے وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ
 اٰیٰتٍ یُّعَذِّبُکُمْ بِہَا فَاَعْمٰیۤتُنَا لَیْسَ لَہُمْ فِیْہَا حَیْضٌ حَتّٰی یَعْلَمَ اللّٰہُ قُرْاٰنًا
 ہے کہ بھنے بنادی اونکی آگے ایک دیوار اور ادنیٰ کے سچی ایک دیوار پر پہنچے اونکو ڈرائے
 لیا یہ وہ نہیں دیکھتی ہیں آپ حضرت ابوبکر کے گھر کے طرف گئی اور اونکو ساتھ لیکر رات کی
 وقت نکل گئے اور کافروں کی ڈرائیوں سے جہانگشی رہے اور اس فکر میں
 رہے کہ آپکو قتل کریں اسی فکر میں رات گزر گئے صبح کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
 اوٹھی اور اس سے کافروں نے یہ کہا کہ آپ کہاں ہیں وہ بولے مجھکو معلوم نہیں جناب پیغمبر
 صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جا کر غار ثور میں داخل ہوئے کافروں نے پتال لگایا
 اور غار کے پاس پہنچے مگر اللہ نے اونکی آنکھوں کو اندھا کر دیا آپ تین شب غار
 میں رہے یہاں تک کہ پھر ٹوٹنے والے تھک کر بیٹھ رہے تھے آپ غار سے نکلے جب کافروں
 کا قابو نہ ملا تو لوگوں سے کہہ دیا کہ جو کوئی ان دونوں کو لے آوے گا ہم اس کو اوتنا مال
 دیں گے جتنا اون دونوں کے خون کے بدلے میں دیا جاوے سر اقامہ ابن مالک ابوس
 وقت تک مسلمان نہیں ہوا تھا اوسکو تیا مل گیا وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اور آپ
 پایا آپ نے اوس کو بد دعا دی اوس کے گھوڑے کے دونوں ہاتھ زمین میں دس
 گئے وہ بولا یعنی جانا یہ عیبت مجھ پر دونوں کی بد دعا سے آئی ہے تم میرے
 واسطے دعا کرو اور میں اقرار کرتا ہوں کہ میں لوگوں کو تمہاری طرف سے پیرو
 اپنے دعا کی اوسکا گھوڑا چوٹ گیا وہ چلا گیا اور ڈھونڈنے والوں سے کہتا تھا کہ
 میں اس طرف دیکھ چکا یعنی وہ ادھر نہیں ہے سر اقامہ یہ مجھ دیکھ چکے تھے آخر کو سلا
 ہوئی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں پہنچی ہر حضرت

علی رضی اللہ عنہ آئی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف لائے سے مدینہ کے مسلمانوں
 کو بہت بڑی خوشی ہوئے اللہ نے اوس دین کے بادشاہ کو ظاہر کی بادشاہی ہی عنایت
 فرمائی حدیث کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کے ترنویں باب میں خبر دی تھی کہ پہلے آپ وشمون
 کے ہاتھ سے بڑی بڑی ایندھن اور مدھے اور ٹھاویں گئے تب اللہ آپ کو عروج اور
 ترقی دیا اور آپ کے ہاتھ سے اللہ کے دین کا عروج ہو گا دن بدن لوگ ایمان کو قبول
 کرتے جاتے تھے اور کافروں کا زور گھٹتا جاتا تھا اسے ایمان والو یہ آپ کا اور آپ کے
 ساتھ والوں کا کمین دشمنوں کے ہاتھ سے مصیبتوں کا اٹھانا اور اللہ کے حکم پر
 رہنا ایسی کھلی دلیل آپ کی سیاحت کی ہے کہ بعضے بعضے پادریوں کا بھی دل کھل گیا
 اور اوں سے بغیر اقرار کئے رہا نہ کیا کتاب سیرت محمدی جو پادری انریل ولیم میور
 نے لندن میں لکھی ہے چنانچہ ہے اوس کی چوتھی جلد کے سین تیسویں باب کو
 تین سو چودہویں صفحہ میں لکھا ہے کہ ایک لحظہ کے لئے اوس زمانہ پر نظر کریں جبکہ
 ہر ایک شخص جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک حال تھا کہ میں ذات سہیہ کر دیا گیا اور
 ابوطالب کی گھاٹی میں وہ لوگ قید رہے اور وہاں تین یا چار برس تک محتاجی
 اور سختی کی برداشت کرتے رہے وہ تو بڑے ہی مضبوط اور قوی اسباب ہوں گے
 جو اس امر کے باعث ہوئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوں تمام سرخشاہیوں اور کھلی
 ہوئی ناامیدی اور ناامقصدی میں اپنے دین کی جڑیں قائم رہے جو بھی وہ قید سے
 چھوٹے وہ اپنے شہر سے ناامید ہو کر طائف کو چلی اور وہاں کے حاکموں اور رئیسوں
 کو توبہ کی دعوت کی وہ تھا اور بے مددگار تھے مگر وہ کہتے تھے کہ میرے ساتھ اللہ کا
 پیغام ہے اوس شہر سے لوگوں نے انکو ذلت سے نکال دیا اوں کی بیڈلیوں سے
 حزن جاری تھا کیونکہ شہر والوں نے انکو زخم پہنچائی تھے وہاں سے چل کر وہ تھوڑے
 دور پر آئے اور اللہ کے حضور شکایت کی ہر کہ کو پیرے اور وہاں پیرہی ناامید
 کے کام پر مگر انجام میں کامیابی کے کامل یقین پر مشغول ہوئے چلو زمانہ میں ایسی
 مثال کی عبت تلاش ہے جس میں نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ہر کوئی شخص

تیرہ برس تک ناامیدی اور خوف اور اذیت میں ایمان پر مضبوط رہ کر توبہ کا وعظ کرتا رہا
 ہوا اور اس کے غضب سے شہر والوں کو ڈرانا رہا ہوا ایک چھٹی سی گروہ مسلمان بن گئے
 و موم کے ساتھ گالیوں اور دھمکیوں اور خوف کو آئندہ کے صابرا نسا اور کمال کے
 امید پر برداشت کرتے رہے اور جب آخر کار پیغام امن ایک دور کے ملک سے آیا تو
 وہ بھیر تمام انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ ان کے سب ساتھ واسطہ ہجرت کر گئے اور
 تب خود ہی اوس قوم ناشکر اور ناقدا ترس کے درمیان سے ہجرت کر گئے تمام ہوائوں
 پادری کا اسے ایمان والا حیدر بن جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف
 لائی عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ یوں میں سب علم والوں کے سردار بنے اور
 حضرت یوسف علیہ السلام کے نسل میں تھے آپ کے آپ کی خبر سن کے بیتاب ہو کر جبکہ
 سے حاضر ہوئے اور بکرمیری ہوئے ابن اسحاق نے سیرت میں لکھا ہے کہ عبداللہ
 ابن سلام نے فرمایا ہے کہ میں جب آپ کا ذکر سنا یعنی آپ کا نام اور آپ کا زمانہ
 پہچاننا میں نہ سکا آپ کا انتظار تھا میں اس بات کو چاہتی ہوئے تھا یہاں تک کہ آپ مدینہ
 میں تشریف لائے میں حاضر ہوا اور ایمان لایا یہ میں اپنے کہہ فالوں کی طرت گیا اور
 ان کو حکم کیا وہ بھی ایمان لائے اور میری پہلی خالہ مسلمان ہوئیں اور وہ بہت
 اچھی مسلمان ہوئیں صحیح بخاری میں ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں
 کو بلا کر پوچھا کہ عبداللہ کیسا شخص ہے وہ بولے ہم سب سے اچھا اور اوس شخص کا بیٹا
 ہے جو ہم سب سے اچھا تھا اور ہم سب سے علم میں بڑھ کر ہے اور ایسے شخص کا بیٹا ہی
 جو ہم سب سے علم میں بڑھ کر تھا آپ نے فرمایا بھلا اگر وہ ایمان لاوے یہودی بولے وہ
 ایسا نہیں ہے کہ آپ پر ایمان لاوے عبداللہ ایک گوشہ میں سے نکل کر کہنے لگے کہ
 میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں اور میرا اوس کے پیغام پہنچا
 واسطے میں اوس وقت یہودی کہنے لگے کہ عبداللہ ہم سب سے بڑھ کر ہے اور ایسے
 شخص کا بیٹا ہے جو ہم سب سے بڑھ کر تھا حضرت سلمان فارسی جو عیسائی تھے
 اور بہت سے عیسائی دوروشیوں کی خدمت میں رہتے تھے خود بخود آپ پاس

حاضر ہوئے جو چہ اور نشان آچکے اونہوں نے ایک عیسائی درویش سے سنی تھی وہ سب
 چنے آپ مین پاسے مسلمان ایمان لائے اور بہت کچھ محمدی ہوئے مدینہ مین جناب پیغمبر
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح بنواری جو آپ کی مسجد کہلاتی ہے عیسا کہ حضرت زکریا علیہ السلام
 کے صیغہ مین اللہ کے فرمایا تھا کہ ایکا ایک آو گیا انہی مسجد کی طرف وہ سردار جس کے
 تلاش مین تھے ہر تینہ مین آپ کو اللہ نے جہاد کا حکم بھیجا پہلے پہل مکہ کے ست پرستوں
 سے لڑنے کا حکم ہوا کیونکہ اون لوگوں نے وشل برس تک آپ پر اور آپ کے ساتھ
 والوں پر بڑے بڑے ظلم کیے تھے کہ بت پرستوں سے بدر کے میدان مین لڑا ہی ہو
 آپ کے ساتھ تین سو تیرہ آدمی تھے کافروں کی طرف ایک ہزار کا لشکر تھا اللہ تعالیٰ
 نے آسمان سے فرشتوں کی فوجیں بھیجیں فرشتوں نے پیچھے کافروں کو قتل کیا
 بعضوں کو شکنیں باندھ باندھ کر ڈال دیا جن لوگوں نے آنکھوں سے دیکھا کہ آسمان
 کی طرف سے فرشتے آکر چکوا باندھ لیا وہ لوگ محمدی ہو گئے جناب محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم نے پہیلی بہ کنکر اوٹھائی اور کافروں کے منہ پر ہینکے اللہ نے اون کنکروں کو
 ٹہری کمان دئی اون کنکروں نے کافروں مین سے کسی کو نہیں جوڑا ہر ایک کی
 آنکھوں مین وہ کنکر بے سد گئے ستر کافر قتل ہوئی اور ستر قید ہوئے باقی سب پیٹھ
 پھیر کر رہا گئے اور چودہ مسلمان شہید ہوئے دوسرے سال اُٹھ ہاڑ
 کے پاس مکہ کے بت پرستوں سے پڑ لڑائی ہوئے اس لڑائی مین ستر مسلمان شہید
 ہوئے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ آپ کے چچا اسی لڑائی مین شہید ہوئے اون دنوں مین
 مجتبیٰ یو د کا ایمان لایا اور محمدی ہوا ابن اسحاق نے سیرت مین لکھا ہے کہ مجتبیٰ
 عالم تھا اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اون کے پتوں سے پہچانتا تھا مگر اوس
 اپنے دین کی الفت غالب آئی اور اوس پر کراہیا تک کہ جب اُٹھ کا دن ہوا انجیل
 نے کہا اسے یودیوں کی گروہ قسم اللہ کی حکم معلوم ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
 مدد کرنا تمہارے واجب ہے وہ بوسے کہ آج ہفتی کا دن ہے اوس نے کہا تمہارے پیغمبر نہیں
 ہے پر اوس نے اپنا ہتھیار لیا اور کہا اگر میں آج مارا گیا تو میرا مال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کیواسطے ہے وہ اوسمین گرین جبرائیل اور ان کے دل میں نور الہیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پاس آیا اور جب لڑائی ہوئی وہ لڑا یہاں تک کہ قتل کیا گیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ میری سب بیویوں سے بہتہ بہتہ اندر آپ نے اوس کے مال کو لیا اور اکثر خیرین
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں اوس میں سے میں آپ نے بچلے ہوئے یہودیوں
 سے صلح کی تھی کہ جو تم سے نہیں لڑے گئے کہ بت پرستوں کی بہرہ کا نے سے یہودی لوگ قول
 توڑنے پر طیار ہوئے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کی تدبیر باندھی آپکو خبر ہوئی
 آپ نے قوم یسعیہ کے یہودیوں کو مدینہ سے نکال دیا بعد اس کے کہ یہودی قوم یسعیہ کے اور
 کہ یہودی قوم قرظیہ کے کہ مدینہ بت پرستوں کے پاس گئے اور ان سے کہنا کہ ہم تمہارے
 ساتھ مل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑیں گے یہودی لوگ عرب کی قوموں میں پرستے رہے
 وشل ہزار بت پرستوں کی فوجیں جمع کر کر مدینہ پر چڑھا لے لے اللہ تعالیٰ نے تورات
 شریف میں جاسبات پرستوں کے قتل کرنے کا اور بتوں اور بت خانوں کے توڑنے
 کا حکم کیا ہے تورات کے پڑھنے والے ان تورات سے خدا باندھی بت پرستوں سے مل
 لکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور عیسائیوں پر ظلم کر چکے تھے اب بت پرستوں سے ملکر
 جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور محمدیوں سے لڑنے چلے ایسے بڑی لکھی بیٹک جاہلون
 سے بدترین اور انہوں نے جان بوجہ کر اللہ سے اور اوس کے پیغامبر سے خدا باندھی
 جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ خبر سنی کافروں کی فوج کے اور اپنے بیچ
 میں ایک خندق کو دا اور یہ خندق سلع بہار کے آگے کو دا گیا سلع بہار مسلمانوں
 کی پیشہ کے سچھی تھا اور خندق اون کے اور کافروں کے بیچ میں تھا اور جناب پیغمبر
 صلی اللہ علیہ وسلم تین ہزار مسلمانوں کے ساتھ مکے قوم قرظیہ کے یہودی جنہوں
 قول توڑا تھا اون کی خبر تحقیق کرنے کے لیے آپ نے سعد ابن معاذ کو اور سعد ابن عبادہ
 کو بھیجا اور انہوں نے اون یہودیوں سے جا کر پوچھا وہ بولے رسول اللہ کون ہیں
 ہم میں اور محمد میں کہہ قول اور اقرار نہیں سعد ابن معاذ نے اون سے سخت کلام کیا
 وہ لوگ بھی سخت کلام کرنے لگے اون دونوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو اگر خبر دی کہ قریب مہینہ ہر مسلمانوں کو گمیر کے رہیں تو طری سے لڑائی ہو
 آخر کو آمد نے زور کی آندھی بھیجی اوس آندھی میں فرشتوں کی فوجیں تھیں بت پرستوں
 کی خمی اور کڑ گئے وہ سب ہاگ گئے آمد کے حکم سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم قرظہ
 کے یہودیوں کو گمیر لیا بہت دنوں تک آپ اُن کو گمیر کے رہے یہودی لوگ اپنے قلعہ
 سے اس اقرار پر ہوا تو کہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے حق میں جو چاہیں حکم
 کریں بت قوم اُس کے مسلمانوں نے کہا یا رسول اللہ یہ لوگ ہمارے دوست ہیں
 اپنے فرمایا کیا تم اس میں راضی نہیں ہو کہ اُن کے مقدمہ میں تہمین میں کا ایک شخص
 حکم کرے وہ بولے ہاں ہم راضی ہیں آپ نے سعد ابن معاذ کو بلایا وہ آئی اور اُنہوں
 نے کہا میں حکم کرتا ہوں کہ انکو مرد قتل کئے جاویں اور عورتیں اور لڑکے قید کر لئے
 جاویں اپنے فرمایا کہ تو نے اُن کے حق میں وہ حکم کیا جو حکم اللہ کا ہے سات آسمانوں
 کے اوپر ہے اپنے اُن کے قتل کا حکم کیا وہ سب مرد قتل کئے گئے حنیق اور قرظہ کی لڑائی
 میں دس مسلمانوں کے قریب شہید ہوئے یہودیوں کا دہشت پن اور ضد دیکھنا چاہئے کہ
 قتل ہو جانا قبول کیا لگرایا لانا اور محمدی ہو جانا قبول نہ کیا بعضے یہودی حجاج ایمان لائے اور
 محمدی ہو گئے اُن کو اپنے قتل نہیں کیا ابن اثیر نے اسد الغابہ میں لکھا ہے کہ طبری نے ابو جہل
 ایک سند پہنچائی کہ ثعلبہ بیٹے سفیہ کے اور کرید بیٹے سفیہ کے اور اسد بیٹے عبید کے یہ لوگ
 بنی ہل میں سے ہیں قرظہ اور نفیر میں سے نہیں ہیں اُن کا نسب اُن کے
 اوپر چھوہ لایا گون کے چچا کے بیٹے ہیں وہ اسی رات کو مسلمان ہوئے شعب رات میں
 قرظہ والے سعد کے حکم پر اوتھے آئے پادریو تم خوب جانتے ہو کہ یہودی لوگ حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام کے بڑے دشمن ہیں قوم قرظہ کے یہودیوں کے قتل پر خوشی کرو
 کہ حضرت عیسیٰ کے دشمنوں کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا ہکو تمہاری
 عقل پر بڑا افسوس آتا ہے کہ تم اپنے رسالوں میں قوم قرظہ کے یہودیوں کے قتل
 کو سچے ہمارے پیغمبر جی صلی اللہ علیہ وسلم سے بی ادبیان کرتے ہو حضرت عیسیٰ کے
 دشمنوں کی طرف داری کرتے ہو اللہ تعالیٰ محمدی ایمان کی ہدایت دے آمین مدینہ میں

تشریف لائے سے چنانہ برس تھا کہ خباب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے مکہ کی طرف گئے کہ کیطرت کعبہ کی زیارت کے لئے چلے مکہ کے کافروں نے آپ کو روکا آپ نے اوان سے اس بات پر صلح کر لی کہ وصال برس تک اوان سے سو قوت رکھیں گے اور اگلے سال ہم کعبہ کی زیارت کو آویں گے صلح کر کے آپ پلٹ آئے پھر دوسرے سال عمرہ کے لئے مکہ میں تشریف لے گئے عمرہ کر کے پلٹ آئے مدینہ میں تشریف لائے سے ساتویں برس محرم میں آپ نے حبش کے بادشاہ نجاشی کو ایک خط لکھا اور ایک قاصد بھیجا نجاشی رحمہ اللہ خط پڑھ کر ایمان لائے دین محمدی میں داخل ہوئے اور روم کے بادشاہ ہرقل کو بھی آپ نے خط لکھا وہ خط وحیہ کے ہاتھ بھیجا اور اسکودین اسلام کیطرت بلایا اور اللہ کا پیغام پہنچایا اوان دونوں میں ہرقل بہت اقدس میں تھا اور ابوسفیان بھی کچھ عربوں کے ساتھ وہاں تجارت کو گیا تھا اور ابھی تک مسلمان نہیں ہوا تھا ہرقل نے اوان کو گون کو بلا بھیجا اور ابوسفیان سے آپ کا حال پوچھا ایک بات یہ پوچھی کہ ہبل اس بات کے کہنے سے پہلے تم اوپر جوٹ بولنے کا گمان کرتے تھے ابوسفیان نے کہا نہیں ہرقل نے کہا کہ میں نے پچا فاکہ وہ ایسا نہیں ہے کہ آدمیوں پر جوٹی تہمت باندھنا چور و یوسے اور اللہ پر جوٹ باندھنا ایک بات یہ پوچھی کہ وہ تم کو کیا حکم کرتے ہیں ابوسفیان نے کہا وہ تم کو حکم کرتے ہیں کہ ہم فقط اللہ کو پوجیں اور اس کے کما تہ کسی چیز کو نہ رکھیں مگر میں اور وہ تم کو منع کرتے ہیں اوان چیزوں سے جنکو ہمارے باپ دادا جو پوجتی تھیں اور تم کو حکم کرتے ہیں نماز کا اور زکوٰۃ کا اور رپہ گاری کا اور قول پورا کرنا اور امانت ادا کرنے کا ہرقل بولا یہ صفت نبی کی ہے اور میں جانتا تھا کہ وہ ظاہر ہوئے فاکہ ہیں لیکن میرا گمان نہ تھا کہ وہ تم میں سے ہیں اور جو تو کہتا ہے اگر یہ سچ ہے تو قریب ہے کہ وہ میرے ان دونوں قدموں کی جگہ کے مالک ہوں گے اور اگر میں اللہ رکھتا کہ میں اوان ملک پہنچوں گا تو اللہ میں اوان سے ملنے کا ارادہ کرتا اور اگر میں اوان کے پاس ہوتا بیشک اوان کے پانڈوں دہوتا ابوسفیان کہتے ہیں کہ جب ہم وہاں سے نکلے میں اپنے ساتھ واکہ کہتا کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلبہ ہوا کہ میرے رومیوں کا بادشاہ اوان سے ڈرتا ہے قسم اللہ کی محکوم ہیں یہاں کہ اب آپ کا کام غالب ہو گا یہاں تک کہ اللہ نے میرے ولیوں کو اسلام

داخل کیا صحیح بخاری میں یہ حال بہت پسایا گئے ساتھ ہے اور لکھا ہے کہ ہر قتل ہر شخص میں
ایک اور ہان روم کے سرداروں کو ایک کچری میں بلایا اور دروازے بند کر دیا دیکھ کر کہا
اسے روم کے لوگوں کو کچھ نجات کی اور بھلائی کی رغبت ہے کہ تمہاری بادشاہت قائم ہے
تم ان بنی کے بیعت کرو وہ سب بہانے دروازوں کو بند پایا بادشاہ نے جب اوان کے
نفرت دیکھی اور اوان کے ایمان لائے سے ناامید ہو اٹھا اور ٹکڑے ٹکڑے لالہ اور لالہ بیٹھے
ابھی یہ بات کہی کہ کچھ آوازوں کے اپنے دین پر کیسے مضبوط ہو تب وہ لوگ راضی ہوئے
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہے کہ بادشاہ مقوقس کو بھی خط لکھا اور اوس کو
دین اسلام کی طرف بلایا اور اللہ کا پیغام پہنچایا یہ بادشاہ بھی مسلمان نہیں ہوا اپنے
قوم کا پورا اوس پر غالب ہوا حافظ ابن حجر نے اسی جہ میں ابن عبدالحکم کی فتوح مصر
سے نقل کیا ہے کہ مقوقس نے کہا کہ میں جانتا تھا کہ ایک نبی باقی ہیں اور میرا ایمان تھا کہ
وہ شام میں ظاہر ہونگے اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ عرب میں ظاہر ہوئے جو زمین میں
اور حلیف کی ہے اور قبلی لوگ میرے کہنے سے انکے تابع نہیں ہونگے اور آپ اللہ
پر غالب ہونگے اور آپ کے ساتھ واسے لوگ آپ کے بعد جا رہے اس میدان میں اور تیرے
اور اس ملک پر غالب ہونگے اور میں قبطیوں سے اسکا ایک حرف بھی نہیں کہوں گا
ہر قتل اور مقوقس و دونوں بادشاہ نصرانی تھے یہ دونوں مسلمان نہیں ہوئے مگر آپ کے خط
کا بہت ادب کیا اور خاصہ کی بڑی تعظیم کی فارس کا بادشاہ خسرو پرور جو ہر فرما
بیٹا نوشیروان کا پوتا تھا اوسکو بھی آپ کے خط لکھا وہ آگ پوجنی والوں کا بادشاہ
تھا اوس نے بادشاہی کے غرور میں آنکا خط پاڑ ڈالا اپنے فارس والوں کے حق
میں فرمایا کہ اوان کے پرزے اور ڈاویے جاوین گے اور روم والوں کے حق فرمایا کہ
انکے کچھ لوگ باقی رہیں گے انہیں دونوں میں خسرو کو اوس کے بیٹے شیرویہ نے قتل کیا
اور آپ بادشاہ ہو گیا باذان جو خسرو کی طرف سے عین کا حاکم تھا وہ مسلمان ہوا
میں کے ملک میں ایک شہر ہے جو عمان کہلاتا تھا وہاں کا بادشاہ اپنے بہائی سمت
مسلمان ہوا منذر جو بحرین کا بادشاہ تھا وہ بھی مسلمان ہوا اور بحرین کے بہت لوگ

مسلمان ہوئے مدینہ تشریف سے چائیزل پر ملک شام کی طرف گونیا بڑا شہر شاہ جو خیر کیا تا تھا
اوس میں بہت قلعی اور کیتان تھیں اسی محرم میں جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ کی طرف
یہودیوں پر جہاد کرنے کو تشریف لے گئے یہودیوں پر خوب جہاد ہوا آخر کو جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں جہاد دیا صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت علی رضی
اللہ عنہ نے عرض کیا اے پیغام ہونچا نیوالے اللہ کے میں اوں سے ایوں بہا تک کہ وہ پہلاری
طرح ہو جاوین یعنی مسلمان ہو جاوین آپ نے فرمایا آہستگی سے جاؤ یہاں تک کہ تم لوگو
میں ان میں اور تو پہراؤں کو اسلام کی طرف بلاؤ اور اوں کو خیر و جو کچھ اسد کا حق
اوں کے اور پر اسلام میں واجب ہے کہ قسم اللہ کی اگر اس تیری باعث سے ایک مرد
کو ہدایت دے تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ تجھ کو سرخ اونٹ ملیں چیش کی کتابوں میں
اس لڑائی کا بہت کچھ بیان ہے خلاصہ سب کا یہ ہے کہ خیمہ حضرت علی کے ہاتھ پر فتح
ہوا وہ آہستہ لہریہ میں ہے کہ مسلمانوں میں سے پیغمبر وہ پیغمبر ہوئے اور ترانوں سے
یہودی مارے گئے اللہ نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح دی ایک ایک قلعہ فتح ہوا
یہودی خیر کے ایمان نہیں لائے مگر آپ کی رحمت ہو کر اپنے محبوں دینا قبول کیا جب
آپ خیر میں تھے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ اور اوں کے ساتھ تھے لوگ حبش سے آنے لگے
امام احمد قسطلانی رحمہ اللہ صاحب لہریہ میں لکھتے ہیں کہ اوں کے ساتھ تھے وہ حبش سے آنے
وہ صوف کے یعنی اوں کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اوں میں اسے حبش کے اور آہستہ
شام کے لوگوں میں سے تھے قتادہ نے اوں کے نام بہ بنی امیہ ابن ابی اسیر اور بنی اشرف
امین صحیح تمام خیمہ نافع جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اوں کے سامنے سورہ
یس اخرا تک پڑھے وہ لوگ قرآن سنکر روئے اڑا پڑا وہ کہنے لگے اور مجری ہوئے اور
ہوئے یہ کلام بہت ملتا ہے اوس کلام سے جو حضرت علی علیہ السلام پر اوتا تھا امام
نسائی نے ابن عباس کی زبانی جہان اوں سچ عیسائیوں کا حال لکھا ہے جو جنگوں
میں گمراہ کر بیٹھے تھے یعنی سیاحی کر لے تھے یعنی صومعہ یعنی ستون بنا کر اوں سے
چراگ لٹھیر رہے ہر چوٹے عیسائی بھی اونکی حرص سے سیاحی اور عبادت کر لیتے گمراہ تھے خیر رہتے

وہاں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جب جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھی گئے اور میں سے
 کچھ تھوڑے باقی تھے تو اسکا یہ مطلب کہ نصرانی و رومیوں میں جو اصل ایمان دار عیسائی
 تھے وہ تھوڑے رہ گئے تھے جو سب و رومیوں سے تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما میں کوئی مرد
 اپنے صومعہ سے یعنی ستون سے اترتا اور کوئی سیر کرنے والا اپنی سیر سے آیا اور مکان
 والا اپنے مکان سے آیا وہ سب آپ پر ایمان لائے اور آپ کو سچا جانا اللہ تعالیٰ نے یہ
 آیت اتاری یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ و احذروا رسولہ یؤتکم کفلاً من
 ترجمہ یعنی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ایمان لاؤ اس کے پیغام پہنچانوالے
 پر دیکھا تھوڑے حصے اپنی رحمت سے یعنی دو اجر دیکھا حضرت عیسیٰ اور تورات اور انجیل
 پر ایمان لائیکا اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے کا اجر اور ان کو سچا
 جاننے کا اجر و جہنم کلمہ نوراً اتمشون بہ اور اگر دیکھا تمہارے لئے ایک نور کہ اس کے
 ساتھ جلوہ پر گئے یعنی قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی تمہاں بہ لذت میں
 ہے کہ خیر کے بعد آپ وادی القریٰ کی طرف تشریف لے گئے اور چار دن اور کوئٹہ
 رہے پھر ان کو اسلام کی طرف لایا اور میں سے ایک مرد نکلا اسکو زبردستی قتل کیا
 یہاں تک کہ گیارہ مرد قتل ہوئے جب کوئے مرد قتل ہوا تھا آپ باقیوں کو اسلام کی طرف
 بلائے تھے نماز کا وقت آتا تھا آپ اپنے ساتھ والوں کو نماز پڑھاتے تھے پھر تشریف لیا
 تھے اور انکو اللہ اور رسول کی طرف بلائے تھے شام تک لڑائی رہی دوسرے دن
 سورہ کے وقت آپ کو اللہ نے فتح دی وہ زمین اور چہوہارے کے درخت اپنے
 یودیوں کے ہاتھوں میں رہنے دیے اور اوسمیں ان سے معاملہ کیا پھر تیس کے لوگوں
 کو بد خبر ہوئی انہوں نے آپ سے صلح کی تیس ایک شہر ہے شام اور مدینہ کے چچ میں
 مدینہ سے سات یا آٹھ منزل ہے مطلع میں ہے کہ وہ قوم طے کے کثروں میں تھے
 ہی اور اوسے سے شام کی طرف لوگ نکلتے ہیں مدینہ میں تشریف لائے سے آٹھواں
 برس تک آکا ایک قاصد بصری کے بادشاہ کی طرف جاتا تھا جب وہ موتہ میں پہنچا
 شہنشاہ غسانی جو ہر قل کے نائبوں میں تھا اس نے اس قاصد کو قتل کر دیا اپنے سین پر

کی فوج موتہ کی طرف بھیجی زید ابن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اس فوج کا سردار کیا صحیح بخاری میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر یہ ماراجاوے تو جعفر بیٹا ابوطالب کا پہلا گروہ ماراجاوے تو جعفر بیٹا رواحہ کا پہلا گروہ ماراجاوے تو مسلمان اپنے بیچ میں سے ایک کو پسند کر کے اپنا سردار کر لیں راویون نے کہا ہے کہ آپ نے حکم کیا کہ وہاں کے لوگوں کو اسلام کی طرف بلاوین اگر وہ قبول کریں اور نہیں تو انکو اوپر اسد سے مدد مانگو اور ان سے لڑو محمد ابن اسحاق نے سیرت میں لکھا ہے کہ لوگ چلے یہاں تک کہ نمخان میں اوترے جو زمین شام میں ہے ہے اون کو خبر ہو سچی کہ ہر قل ایک لاکھ رومیوں کے ساتھ آب میں اوتر ہے جو زمین بلقاع میں ہے ہے جب یہ خبر ہو سچی دو راتیں معان میں ہٹ کرے اور فکر کر لے رہا ہے اور بولے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھیں کہ یا آپ مروون کی مدد بھیجیں یا جو آپ کا حکم ہو وہ فرماوین عبدالسدا بن رواحہ بولے کہ اے لوگو تم تو شہادت کے طالب ہو کر نکلے ہو اور ہم لوگوں سے کچھ گنتی اور زور اور کثرت سے نہیں لڑتے ہم تو اس دین کے ساتھ لڑتے ہیں جس سے اللہ نے ہر کس کو عزت دی تم جلدو دو اچھی باتوں میں سے ایک بات ہوگی یا غلبہ یا شہادت تب وہ لوگ چلے یہاں تک کہ بلقاع کی سرحد تک ہو سچی ہر قل کی کچھ فوجیں جو رومیوں اور عربوں میں سے تھیں اون کو ایک سستی میں بلقاع کی سستیوں میں سے ملین جو مشارف کہلاتی تھی یہ دشمن نزدیک آئے اور مسلمان ایک سستی کی طرف منت کش گئی جو موتہ کہلاتی تھی اسی کے پاس انصاریوں سے بڑی لڑائی ہوئے پہلے زید نے جندٹا اوٹھایا اور لڑے اور سب مسلمان مصفین باندہ کر لڑے یہاں تک کہ زید شہید ہوئے پھر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے جندٹا اوٹھایا پہلے گھوڑے پر لڑے پھر گھوڑے سے اوتر کر لڑے یہاں تک کہ شہید ہوئے اور وہ ان دنوں میں تین تیس برس کے تھے پھر عبدالسدا بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جندٹا اوٹھایا اور لڑے اور شہید ہوئے پھر مسلمانوں نے خالد ابن ولیدؓ پر اتفاق کیا انہوں نے جندٹا اوٹھایا حاکم نے کہا ہے کہ خالد خوب لڑے موسیٰ ابن عقبہ نے لکھا ہے کہ پھر اسد نے دشمنوں کو ہٹا دیا اور مسلمانوں کو غالب کیا صحیح بخاری میں ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے زید اور جعفر اور

ابن رواحہ کے مرنے کی خبر لوگوں کو سنائی اس سے پہلے کہ اون کی خبر آوے آپ نے فرمایا کہ یہ سنے جہنڈا لیا وہ شہید ہوا پھر جعفر نے لیا وہ شہید ہوا پھر ابن رواحہ نے لیا وہ شہید ہوا اور سوقت آپ کی آنکھوں سے آنسو بہتے جاتے تھے پھر فرمایا لیا تاک کہ جہنڈا لیا ایک تلوار اٹھنے جو اس کی تلوار وں میں سے ہے یہاں تک کہ اس نے اس کو فتح دی فائدہ اس کی تلوار آپ نے خالد کو خطاب دیا خالد کو اس نے کافروں کے کاٹنی میں ایسا نیز کیا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سبب لہ نہی میں ہے کہ ہر آپ نے عمر و ابن عاص رضی اللہ عنہما کی ذات السلاسل کی طرف بھیجا اور وہ مدینہ شریف سے دس دن کی راہ ہے وادی القریٰ کے پیچھے اس کا سبب یہ تھا کہ آپ کو خبر ہو چکی تھی کہ قوم قضاہ کی ایک فوج مدینہ کے لٹنی کھاروہ پر جمع ہوئے ہے جب محمدی فوج اون پر ہو چکی وہ ہباگ گئے پھر آپ نے کعب ابن عزیف کو ذات اطلاق کی طرف بھیجا جو وادی القریٰ کے پیچھے ہے اون لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا اونہوں نے نمانا اون پر خوب طرح جہاد ہوا وہ سب قتل ہوئے مکہ کے بت پرستوں نے جو آپ سے صلح کی تھی اونہوں نے اس صلح کو توڑ دالا ایک اور فرقہ کافروں کا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے بھی صلح کی تھی مکہ والوں نے جا کر اس فرقہ میں کشت و خون کیا وہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فریاد کو آئے آپ نے مکہ والوں سے لڑنے کی طیارسی کی دس ہزار مسلمانوں کی فوج لیکر آپ مکہ میں داخل ہوئے ابوسفیان جو اون کا سردار تھا وہ مسلمان ہوا اور مکہ کے بہت لوگ مسلمان ہوئے بعضے کافروں نے لڑنا شروع کیا بارہ کافروں کے قریب قتل ہوئے اور دو مسلمان شہید ہوئے آپ نے بتوں کو توڑ دیا کعبہ کے پاس تین سو ساٹھ بت رکھی تھی وہ سب توڑے گئے کعبہ کے اندر جو تصویریں تھیں جوئی تھیں سب دھوئی گئیں اور مٹائی گئیں کعبہ میں اس کا نام خوب ظاہر تھا آپ کے پکارنے والے نے پکار دیا کہ جو کوئی اللہ پر اور چھپی دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اللہ کے بند ہیں کسی بت کو بغیر توڑنے کے نہ چھوڑے اللہ تعالیٰ نے جو حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ کے ساتھوں میں باب میں کعبہ سے وعدہ کیا تھا وہ وعدہ پورا ہوا

اسد کے مقبول بندے جو اسد کو لایا جانے والے اور سب پیغمبروں اور سب کتابوں کے ماننے والے ہیں عرب سے اور شام سے اور ہر ملک سے کعبہ کے حج کو جاتے ہیں فارس اور ہندوستان اور روم اور شام اور مصر کے لوگ کعبہ کو نہیں جانتے تھے اب انہیں ملکوں سے بیشمار محمدی لوگ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت سے آج تک کعبہ کے حج کو نہایت شوق سے آتے ہیں ہر ہر ملک کے بادشاہ جو محمدی ہیں کعبہ کی طرح طرح سے خدمتیں کرتے ہیں وہاں کے حاکم اور عامل سب سچی دین پر ہیں کسی ظالم کی مجال نہیں کہ کعبہ پر ظلم کر سکے ہمیشہ کانور اور امن و امان اسد نے کعبہ کو دیا ہے ان سب وعدوں کا بیان ایسے مقام پر موجود ہے جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کو فتح کر چکے مناد ہوا ایک بت تھا مشکل پھاڑ پھارو وہ پھاڑ سمندر کے کنارے پر تھا اوس بت کے پوڑنے کے لیے آپ نے آدمی بھیجے اونہوں نے جا کر اوسکو ڈھا دیا اوس بت خانہ میں سے ایک عورت نکلی نکلی کالی سر کے بال بکیرے ہوئے ہائی وائی پکارتے تھی اور اپنا سینہ کوٹتی تھی جو زید کے بیٹے تھے اونہوں نے اوسکو قتل کیا اور آپ نے خالد رضہ کو غزنی کے بت خانہ کے ڈھا دینے کے لیے بھیجا وہ بت خانہ مکہ سے رات بھر کی راہ پر تھا خالد نے اوسکو جا کر ڈھا دیا اور حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ تو نے کچھ دیکھا وہ بولے نہیں آپ نے فرمایا تو نے اوسکو نہیں ڈھایا یا مطلب یہ تھا کہ اصل جو فریاد کی باقی ہے آپ کے حکم سے خالد نے پھر وہاں گئے اور تلوار نکالی ایک عورت بوڑھی نکلی کالی سر کے بال بکیرے ہوئے اوس کی طرف نکلی خالد نے اوس عورت کو کاٹ ڈالا اور آپ کے پاس حاضر ہوئے آپ نے فرمایا وہی غزنی تھی اور وہ ناامید ہوئے اس بات سے کہ ہمارے شہروں میں ہر گز بھی پوجی جاوے یہ دو باتیں نمونہ کے طور پر ہیں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نابھوں نے کافر آدمیوں کو بھی قتل کیا اور کافر دیوؤں اور جنوں کو بھی خوب قتل کیا جو جن محمدی ہیں وہ محمدی انسانوں کے ساتھ جاد میں شریک ہوتے ہیں اور کافرن جو کافر انسانوں کے ساتھ ہوتے ہیں انکو قتل کرتے ہیں اور انسانوں سے علیحدہ ہی محمدی جنوں کے لشکر کافر جنوں پر جہاد کرتے ہیں ایک بت

حسبِ کلامِ سواع تھا وہ مکہ سے تین کو سچ تھا آپ نے اوس کے توڑنے کے لیے عمرو بن عاصؓ
 کو بھیجا اور ہونے لے جا کر اوسکو توڑ ڈالا اصل غینِ سواع ایک اچھی بزرگ کا نام ہے جو حضرت
 نوح علیہ السلام سے پہلے تھے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے کافروں کی صورت بنا کر
 پوجتی تھے وہی بت یہاں ہی پہنچا تھا کہ گئے فتح ہونے کے بعد قوم ہوازن کے بت ستون
 نے فوجیں جمع کیں آپ کے ساتھ دو ہزار مکہ کے لوگ تھے اور دس ہزار وہ توجو
 آپ کے ساتھ مدینہ سے آئے تھے آپ مکہ سے بارہ ہزار کی فوج لیکر اون سے لڑنے
 کے لیے تشریف لے گئے اور دہرے بہت فوجیں محلِ طہین بڑے لڑائی ہوئے امام ابوہالی
 کی سند میں ہے کہ اوس دن حضرت علی رضی اللہ عنہ سب لوگوں سے بڑے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم کے آگے ہو کر لڑے محبِ طبری رحم نے زیاصلِ القصرہ میں لکھا ہے کہ جنگ
 بدر میں اور اُحد میں اور خیبر میں اور اکثر لڑائیوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا محنت
 کرنا اس میں اتنی خبریں آئی ہیں جو تو اتر کو پہنچی ہیں اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم نے زمین سے کچھ کنکروں اور ٹھائیں پہنچایا مثلاً بہت اگوجو لا یعنی گڑھے
 موندہ آپ نے اون کنکروں کو کافروں کے چہروں پر پھینکا یہ فرمایا وہ ہباگ گئے
 قسم محمد کے رب کی ہر اون میں ہر ہر آدمی کی آنکھیں اون کنکروں سے بہ گئیں
 اور اوپر شکست پڑے اور اللہ نے آپ کو فتح دی یہ لڑائی حنین کی کہلاتی ہے
 میں چار مسلمان شہید ہوئے اور ستر سے زیادہ کافر قتل ہوئے پھر آپ نے طائف
 پر چڑھائی کی اور قومِ ثقیف کو گیر لیا اٹھارہ دن اونکو گیرے رہے کافروں نے تر
 پینکو بارگہ مسلمان شہید ہوئے آپ وہاں سے کوچ کر کے حجازۃ میں تشریف لائے
 تب قوم ہوازن کے لوگ آئے اور مسلمان ہوئے پھر مدینہ میں تشریف لائے
 سے نوان برس تھا کہ آپ کو خبر ہوئی کہ روم کے باؤشاہ ہرقل کے ساتھ فوجیں جمع
 ہوئی ہیں آپ نے لڑائی کا سامان کیا تیس ہزار مسلمانوں کا لشکر لیکر آپ ملک
 شام کی طرف چلے اور البوزرہ لے کر آیا پھر آپ کے ساتھ ستر ہزار تھے جب آپ تبوک
 تک پہنچے جو مدینہ شریف سے چودہ منزل پر ہے ایلہ کا عالم آیا اور اوس نے آپ سے

صلح کی اور جزیرہ یعنی محصول دیا اور جزیرا اور افرج کے لوگ بھی آئے انہوں نے بھی جزیرہ دیا
 آپ نے خالد بن ولید کو دوسرے کے بادشاہ الکیدر کنڈی کی طرف بھیجا وہ نصرانی تھا خالد
 گئے اور اوس کو کھڑا لے آئے اوس نے جزیرہ قبول کیا آپ نے اوس کو چھوڑ دیا امام محمد ابن
 عبدالباقی رحمہوا سب کی شرح میں لکھتے ہیں کہ حافظ ابن حجر رحمہ نے فرمایا کہ تبوک کے
 اور مدینہ کے بیچ میں شام کی طرف سے چودہ منزل ہے اور تبوک کے اور دمشق کے
 بیچ میں گیارہ منزل ہے اور برہان نے کہا کہ میں جاجیون کے ساتھ بارہ منزل کر کے
 وہاں پہونچا اسکا سبب یہ ہے کہ وہ لوگ تیز چلتے تھے اور دوسرے الجندل کو لکھا ہے
 کہ ایک قلعہ اور کچھ گاؤں ہیں اول کے اور دمشق کے بیچ میں پانچ راتوں کی راہ ہے
 اللہ تعالیٰ نے سورہ توبہ میں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم کیا ہے کہ کتاب والوں
 سے یعنی یہود اور نصاریٰ سے لڑو یہاں تک کہ وہ دیکھ کر جزیرہ دین سوچیں یہودیوں
 اور نصرا نیوں نے جزیرہ دیا اور صلح کی اگرچہ مسلمان نہیں ہوئے آپ نے اون سے
 لڑائی موقوف کر دی اور اون کو پناہ دی اور سب مسلمانوں کو تاکید فرمائی کہ انکو
 ہرگز مت ستائیو کہ یہ ہماری پناہ میں ہیں اس مصلحت میں یہ حکمت ہے کہ بہت یہود
 اور نصرانی آہستہ آہستہ دین محمدی میں آتے جاتے ہیں تبوک سے آپ نے روم کے
 بادشاہ کو خط لکھا اوس نے آپ کے خط کا جواب بھیجا اور قاصد بھیجا کچھ لڑائی نہیں
 ہوئے آپ پلٹ کر مدینہ میں تشریف لائے اس مقام پر پادری جان دیون پورٹ
 نے لکھا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں پر بڑا رحم کیا اور اون سے جزیرہ
 بہت تھوڑا لیا جب آپ پلٹ کر مدینہ کی طرف تشریف لائے ملک شام کے سب لوگ
 آپ کے رحم کی اور نیک خصلتوں کی تعریف کرتے تو تمام ہوا قول پادری کا جب آپ
 وہاں سے مدینہ میں تشریف لائے تو قوم ثقیف کے لوگ آئے اور مسلمان ہوئے طائف جو
 اونکا شہر تھا وہاں ایک بت تھا جو لات کہا جاتا تھا وہ توڑا گیا اور بت خانہ ڈھا دیا گیا
 ابن اسحاق نے فرمایا ہے کہ جب آپ نے تبوک سے فراغت کی اور قوم ثقیف کے لوگ
 مسلمان ہوئے تب ہر طرف سے عرب کے لوگ آپ کے پاس حاضر ہوئے اور لوگ

فوج فوج اسد کے دین میں داخل ہوئے سارے ملک عرب میں ایمان پھیل گیا اسی نوین سال
میں آپ نے حضرت علی رضا کو قوم طہ کی طاعت بھیجا حضرت علی رضا نے جا کر اون کا بت توڑا
اور یہاں تک لائی کہ بیٹی کو قید کر کے لائے اور اس کا بہائی سعدی ابن حاتم مدثرانی تھا وہ
شام کی طاعت بہاگ گیا اور سکی بہن اس کے پاس گئی اور اس کو بلا لائی اور وہ قوم طہ کا
بادشاہ تھا اور ان سے چوتھا لایا تھا سعدی ابن حاتم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
حاضر ہوئے اور مسلمان ہوئے اسی نوین سال میں نجاشی بادشاہ جو محمدی ہو گئے
تھے حبش میں مرے اور سیدنا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں فرمایا کہ
تمہارا بہائی نجاشی مر گیا آپ نے لوگوں کے ساتھ اون کے جنازے کی نماز پڑھی اسی
سال میں بخران کے نصاریٰ آپ کے پاس آئے اور بہت دن تک آپ سے بحث کرتے
رہے آپ کہتے تھے کہ عیسیٰ اللہ کے بندے ہیں وہ کہتے تھے کہ معاذ اللہ وہ اللہ کے
بیٹے ہیں اس لئے اول کے جواب میں سورہ آل عمران کی آیتیں اوتاریں اور حکم فرمایا
کہ اون سے کہو کہ ہم بلا دین اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنے عورتوں
کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنے عزیزوں کو اور تمہارے عزیزوں کو یہ ہم اللہ
کے آگے گڑ گڑاویں اور اللہ کی ہتکار جو لوٹن پر ڈال دین جب یہ حکم آیا تو جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضا اور حضرت فاطمہؓ کو اور امام حسن اور امام حسینؓ
کو لے گئے اون لوگوں کو لے کر آیا کہ یہ تو ایسی سوئہ ہیں کہ اگر اللہ کو قسم دلا دیں گے کہ
پارٹوں کو سکاویو سے تو بیشک اسد ہاروں کو سکا دیگا اون لوگوں نے بد دعا میں
آپ سے مقابلہ نہ کیا اور صلح کر لی کہ ہم دو ہزار چوڑے دیا کر نیگے ابن القیم رحمہ نے
زاوا المعاد میں لکھا ہے کہ فروہ ابن عمر و عہد نامی جو روم کے عربوں کا بادشاہ تھا
اوسکا حال ابن اسحاق نے یوں لکھا ہے کہ اوس نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی طاعت ایک قاصد کے ہاتھ اپنے مسلمان ہونیکا حال کہلا بھیجا اور وہ رومیوں کا
عالم تھا اون عربوں پر جو اوسکی قریب تھے اور اوسکا مقام سحان تھا اور جو اوس کے
آس پاس تھے زمین شام میں تھے جب رومیوں کو اوس کے مسلمان ہونے کی خبر

پہنچی اوسکو بلایا اور قید کیا اور رسولی پر چڑھانی کے لیے اوسکو ایک پانی پر لے گئے فلسطین
 میں تھانہ پر سی فرما تو میں کہ جب اوسکو قتل کے واسطے لائے اوس نے یہ شعر پڑھا جس کے
 یہ معنی ہیں کہ مسلمانوں کے سرداروں کو خبر ہو چکا دے کہ میں اپنے رب کا تابع دار ہوں
 پہاؤن لوگوں کو بلایا اوسکو اسی پانی پر یعنی تالاب پر قتل کیا فائدہ حضرت شمویل علیہ السلام
 کے احوال کی جو پہلی کتاب ہے اوس کے پچیسویں باب میں لکھا ہے کہ حضرت داؤد
 علیہ السلام فاران کے جنگل کی طرف اترے اور وہاں معون میں ایک شخص تھا اوسکا
 بڑا قصہ لکھا ہے مولانا محمد امین بغدادی رحمہ اللہ الذہب میں قوم مدین کے ذکر
 میں لکھتے ہیں کہ اوسکا ملک زمین معان کے پاس تھا ملک شام کے کنارے پر حجاز
 کے نزدیک حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی زمین کے نزدیک اوہنین میں حضرت
 شعیب علیہ السلام بھیجے گئے معلوم ہوا کہ وہ تکر از میں کاجس پر کھراور مدینہ ہے
 اور وہ حجاز کہلاتا ہے اوسکی حدان بستیوں کے نزدیک تک ہے مولانا سید علی ہجو
 رح نے وفاء الوفا میں لکھا ہے کہ حجاز صناع کی سرحد سے شام کی سرحد تک ہے یہی حجاز
 اکثر زمانہ میں فاران کہلاتا تھا بادشاہوں کے احوال کی پہلی کتاب کے گیارہویں باب
 کی اٹھارہویں آیت میں ہے کہ مدیان سے نکل کر فاران میں آئے توتینہ میں قسرت لائے
 سے دسویں برس جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذا بن جبلؓ کو میں کی طرف بھیجا
 اور فرمایا کہ اب تو کتاب والے لوگوں پاس آو گیا کہ جب لتاؤں سکے پاس آوے تو
 اون کو اس طرف بلائیو کہ گواہی دیوں کہ امیر کے سوا کوئی مالک نہیں اور محمد امیر کی سچا
 پہنچا تیا لے ہیں پہرا گروہ اس بات میں تیرا کہنا مان لین تو اونکو خبر دیجو کہ امیر نے اوپر
 پہنچ نمازین فرض کی ہیں ہر دن رات میں پہرا گروہ اس بات میں تیرا کہنا مان لین
 تو اونکو خبر دیجو کہ امیر نے اوپر زکوۃ فرض کی ہے کہ اون کے دولت والوں سے
 لی جاوے اور اونکے محتاجوں پر پیر دیاوے اسی سال میں آپ نے خالد ابن ولیدؓ
 کو قوم حارث کی طرف بخران میں بھیجا اونہوں نے جا کر اونکو اسلام کی طرف بلایا وہ لوگ
 مسلمان ہوئے اور آپ کی پاس اچھیون کو بھیجا آپ نے اون کی طرف عمرو ابن حزمؓ کو بھیجا

بھیجا کہ اونکو اسلام کے طریقے سکھا دیں اور ان سے زکوۃ لیویں ابن القشیر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اپنے
 خالد کو مین کی طرف بھیجا کہ اونکو اسلام کی طرف بلا دیں اور انہوں نے حبیہ حبشہ تک اونکو اسلام کی
 طرف بلایا اور انہوں نے تانا آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور انہوں نے جا کر ان میں سے بعض
 مردوں کو قتل کیا پھر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خط مین والوں کو پڑھ سنایا تو وہ سچا
 کے سب لوگ ایک ہی دن مین مسلمان ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم کو اونکے مسلمان ہونے کا حال لکھ بھیجا آپ نے اس کے آگے لشکر کا سبہ کیا اسے ایمان
 والو عرب کے بیابان میں جو اس نے اپنا جلال اور جمال دکھانے کا وعدہ حضرت اشعیا
 علیہ السلام کے پچیسویں باب میں فرمایا تھا اور بیا لیسویں باب میں مکر اور مدینہ کا پتہ
 اس کی کلام کی اور اس کی تعریف کی آوازیں مکنہ ہونیکا وعدہ فرمایا تھا یہ سب وعدے
 خوب طرح پورے ہوئے اس کا جلال اور جمال سب ایمان والوں نے عرب کے بیابان میں
 دیکھی آنکھوں سے دیکھ لیا اور اب تک دیکھ رہی ہیں اسی دسویں باب میں جناب پیغمبر
 صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے ہزاروں مسلمانوں کے ساتھ مکہ میں حج کے واسطے تشریف
 لائے حج ادا کر کے پھر مدینہ کی طرف تشریف لے گئے صفر کے مہینے میں آپ بیمار ہوئے ابن شریک
 نے تاریخ کامل میں لکھا ہے کہ محرم کے مہینے میں آپ نے ملک شام کی طرف بھیجی کے لئے
 رومی نصرانیوں سے لڑنے کے لئے ایک بڑا لشکر طیار کیا اُسامہؓ کو اس کا سردار کیا او
 اونکو حکم کیا کہ گھوڑوں کو بلقا اور دارم کی سرحد تک لیجاویں جو فلسطین کی زمین میں
 ہے یہ تھا اب لدنیہ میں اور اس کی شرح میں ہے کہ اپنے اُسامہؓ رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا
 شراۃ میں ہے جو ایک جانب بلقا کا ہے اپنے فرمایا کہ تو اس ملک پر جا جان تیرا آپ قتل ہوا
 اور ان لوگوں پر گھوڑوں کی فوج لیجا کہ میں نے تجھ کو اس لشکر کا سردار کیا بعد اسکے آپ بیمار ہوئے
 تب جمعرات کی دن آپ نے اُسامہؓ کو اسطے اپنے مہارک ہاتھ سے جہنم آبادہ دیا مین ہزار
 کا لشکر لیکر اُسامہؓ نے جہنم پہنچی اتوار کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کی
 شدت ہوئے آپ فرماتے تھے کہ اُسامہؓ کے لشکر کو روانہ کرو تب اُسامہؓ لشکر مین سے
 پلٹ کر آپ پاس آئے آپ اوصوت چلتے نہیں تھے اور وہ ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتے تھے

پہ اسامہ پر رکھتے تھے اسامہ کہتے ہیں کہ میں نے پہا نا کہ آپ میرے واسطے دعا کرتے ہیں اسامہ
 پہ لشکر کیون لیٹ گئے پہر یہ کہے دن لیٹ آئے اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہشیار
 تھے آپ نے اسامہ سے فرمایا اسد کی رکت سے سویرے جا اسامہ آپ سے رخصت ہوئے
 اور لشکر میں پہنچی اور لوگوں کو کوچ کا حکم دیا وہ سوار ہو اچاہتے تھے کہ انکو خبر پہنچی
 کہ آپ موت کی حالت میں ہیں تب وہ لیٹ آئے اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال
 فرمایا اور لشکر مدینہ میں لیٹ آیا پہر جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے بیعت کی آپ نے
 اسامہ رضی اللہ عنہ کو اس لشکر سمیت پہر روانہ کیا اسامہ نے اٹھلی پہنچی اور لوگوں کو قتل
 کیا اور قید کیا اور ان کے گہ اور چہاروں کے درخت جلا دی اور اپنے باپ کے بیٹے
 زید ابن حارثہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا پہر غلبہ چلے اور نو شبوں میں وادی القریٰ میں
 پہنچی پہر بیچ کی جال چلے اور چہ راتوں میں مدینہ شریف میں پہنچی اب ہم بیان
 ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عرب کے بہت لوگ دین
 سے ہر گئے اور ان پر جہاد ہوا جب اسد نکالے اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم کو دنیا سے اٹھالیا عرب کے ملک پر ایک بڑی مصیبت آئے مکہ اور مدینہ اور طائف
 کے سوا تمام عرب کے شہروں کے لوگ دین سے ہر گئے اکثر لوگ بت پوجنی لگے اور بعضوں
 نے کہا ہم نماز پڑھیں گے مگر زکوٰۃ نہ دینگے اسکا ایک فرض جو طویا بحرین کے علاقہ میں
 ایک شہر تھا جو خثلی کہلاتا تھا وہاں کے لوگ بھی دین پر قائم رہے تاریخ کامل کا بیان
 ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دنوں میں اسود غسانی جو مسلمان ہو چکا
 تھا وہ دین سے ہر گیا اس نے کھوٹ موٹ دعویٰ پیغامبری کا کیا تھا وہ شخص سین
 میں تھا بہت لوگوں کو اس نے گمراہ کر لیا تھا باخاں جو مین کے حاکم تھے انکا بیٹا
 جب کا نام شہر تھا ان لوگوں سے لڑکر شہید ہوا سارا ملک مین کا اسود کے ہاتھ آ گیا
 جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مین کے مسلمانوں کو لکھ بھیجا کہ اسود سے لڑیں
 قیس اور فریز اور ایک اور شخص جو اسود کے امیرون میں تھے اسود سے بڑھ گئے
 فریز نے گمراہ مین گمراہ اسود کو قتل کیا قیس اور فریز دونوں مسلمان ہوئے جناب

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں لوگوں کو اسود کی قتل ہونے کی خبر دی آپ کی وفات کے بعد وہاں سے لوگوں نے آکر اسود کے قتل کی خبر دی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں سے لڑنے کا سامان کیا جو کہتے تھے ہم نماز پڑھیں گے مگر زکوٰۃ نہیں دینگے طلحہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں دعویٰ پیغامبری کا کیا تھا آپ نے اُس پر فوج بھیجی تھی آپ کے بعد بہت لوگ اُس کے ساتھ ہو گئے اُس کے اکثر لوگ قوم اسد اور غطفان اور طے کے تھے اور کچھ لوگ ذی القصرہ میں اترے اور مدینہ میں کھلا بھیجا کہ ہم نماز پڑھیں گے مگر زکوٰۃ نہیں دینگے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اُن پر جبار کا سامان کیا اُنہیں بہت قتل ہوئے باقی بھاگ گئے اور مدینہ میں زکوٰۃ کا مال آیا اور طلحہ کے پاس لوگ بڑا خدشہ میں جمع ہوئے تب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے گیارہ جہنڈے باندھے ایک جہنڈا خالد ابن ولیدؓ کے لیے باندھ دیا اور اونکو حکم دیا کہ طلحہ کی طرف جاؤ جب اُس سے فراغت ہو تو بطاح عین مالک ابن ثویمرہ کی طرف جاؤ اور عکرمہ جو ابو جہل کے بیٹے تھے اونکو ایک جہنڈا باندھ دیا اور اونکو مسیکہ کے اوپر بھیجا اور خالد ابن سعیدؓ کو ایک جہنڈا باندھ دیا اور اونکو ملک شام کے قریب مقامون کی طرف بھیجا اور عمرؓ و ابن عاصؓ کو جہنڈا باندھ دیا اور اونکو قضاۃ کی طرف بھیجا اور حذیفہ ابن محسنؓ رضی اللہ عنہ کے لئے جہنڈا باندھ دیا اور اونکو دبا و لون کی طرف بھیجا اور عرقبہ ابن ہرثمہ کے لئے جہنڈا باندھ دیا اور اون کو مہرہ کی طرف بھیجا اور اون دونوں کو حکم کیا کہ اکٹھی زمین اور شہر جلیل ابن حسنہؓ رضی اللہ عنہ کو عکرمہ کے پیچھے بھیجا اور فرمایا کہ جب پیامہ سے فراغت ہو تو قضاۃ پر جائیو اور معن ابن حاجرؓ کو جہنڈا باندھ دیا اور اونکو قوم سلیم اور اون کے ساتھ و لون ہوا زن پر بھیجا اور سوید ابن مقرنؓ رضی اللہ عنہ کو جہنڈا باندھ دیا اور اونکو تمامہ میں سین میں بھیجا اور علاء ابن جعفرؓ رضی اللہ عنہ کو جہنڈا باندھ دیا اور اونکو تخرین پر بھیجا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عدی ابن حاتمؓ رضی اللہ عنہ کو خالد رضی اللہ عنہ سے پہلے قوم طے کی طرف بھیجا تھا اون کے پیچھے خالد رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور حکم کیا کہ پہلے طے کے اوپر جاؤ وہاں سے بڑا خدشہ کی طرف پہر بطاح کی طرف جاؤ پھر لکھا ہے کہ عدی ابن حاتمؓ رضی اللہ عنہ قوم طے کو اسلام کی طرف بلایا وہ مسلمان ہوئے پھر لکھا ہے

کہ بڑا فخر و خوب لڑائی ہوئی اور طلحہ بہاگ کیا اور شام میں گیا یہ مسلمان ہو گیا یہ لکھا ہے کہ خالد بن ولیدؓ قوم طے وغیرہ سے فراغت کر کے بطاح کی طرف چلے گئے جہاں مالک ابن نوذیر تھا خالد بن ولیدؓ وہاں فوجوں کو پہلایا اور انکو حکم کیا کہ گونگو اسلام کی طرف بلاوین آخر کو وہ لوگ مسلمان ہوئے قوم تمیم میں ایک عورت آئی اور سکا نام سجاح تھا او نے بھی جو پیغمبری کا کیا اور مسیلہ کے پاس گئی اور اس سے نکاح کیا اور اسکی طرف سے ایک بچہ نکالنے کا دیا کہ مسیلہ جو اسکا پیغامبر ہے او نے تمہ سے غاصب کچ اور غارتگری کی معاف کر دی مسیلہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت میں پہلے مسلمان ہوا تھا پہلے انکی ملک میں جو پیامبر کہلاتا تھا پہنچ کر دین سے پہ گیا اور دعویٰ پیغمبری کا کیا علحدہ جب مسیلہ والوں سے لڑے انکو شکست ہوئی انہوں نے توڑے دن تامل کیا یہاں تک کہ خالد بن ولیدؓ فوج لیکر ان سے جا ملے بہت بڑی لڑائی ہوئی مسلمانوں کی فوج کی یہ نشانی تھی کہ وہ کتے تھے یا محمدؐ راہ خوب لڑائی ہوئی یہاں تک کہ مسیلہ قتل ہوا اور اس کے لوگ بہاگ گئی مسیلہ کے لشکر کے لوگ بیسٹل ہزار کے قریب قتل ہوئے اور مسلمانوں میں چہ سوساٹھ شہید ہوئے بحرین کا حاکم منذر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت میں مسلمان ہوا تھا او نے وہاں اسلام پہلایا تھا جب وہ مر گیا وہاں کے لوگ دین سے پہ گئے قوم بکر کے لوگ کفر پر قائم رہے اور قوم عبدالقیس کو جابر و ابن معالی نے جمع کیا انکو خبر پہنچی تھی کہ وہ لوگ کتے ہیں کہ اگر محمدؐ نبی ہوتے تو نہ مرتے جابر و ابن معالی جانتے ہو کہ اگلے زمانہ میں ہی نبی ہوئی ہیں وہ بولے ہاں کہا یہ وہ کیا ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ مر گئے جابر و ابن معالی کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم ہی مر گئے جس طرح وہ مر گئے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں اور محمدؐ اللہ کے پیغام پہنچاتے والے ہیں تب وہ لوگ مسلمان ہوئے اور اسلام پر قائم رہے باقی لوگ جو کفر پر اڑے رہے ان سے لڑنے کے لئے علما کو جو حضورؐ موت کی رہنے والے تھے حضرت ابو بکرؓ نے بحرین کی طرف بھیجا مہینہ بہر تک جہاد ہوتا رہا آخر کو مسلمانوں نے کافروں کو بہکا دیا یہ دریا کی طرف چلے اور اللہ سے دعا کی تاریخ کامل کا اور ابن کثیرؒ کی تاریخ کا بیان ہے کہ حضرت علما کی دعا سے مسلمانوں کا لشکر

دریا پر چلا گیا جس طرح زمین پر چلتے ہیں اوٹھون کے گڑھی نڈو بے گھوڑوں کے گھٹنوں
 ٹپکی نہ ہونچا کشتی والوں کو ایک دن رات کی راہ تھی مسلمان لوگ پیدل تھوڑی دیر میں
 وہاں پہنچے اور کافروں پر خوب جہاد کیا اور انکو بہکا دیا ایک عیسائی درویش یہہ
 کرامت دیکھ کر مسلمان ہوئی جب حضرت ابوبکر رضہ کو خبر ہوئی کہ عثمان اور ہرہ اور بن
 کے لوگ دین سے پر گئے عثمان میں لقیط نے دعویٰ پیغامبری کا کیا تھا نادان لوگوں
 کو گمراہ کیا تھا جعفر نے ہارٹون میں پناہ پکڑی تھی حضرت ابوبکر رضہ نے خذیفہ رضہ
 کو عثمان پر بھیجا اور عرفہ رضہ کو ہرہ پر بھیجا اور عکرمہ کو لکھ بھیجا کہ ان دونوں سے مل جاؤ
 صحار میں محمدی لشکر جمع ہوا لقیط نے دبا میں فوج جمع کی بڑی لڑائی ہوئے دس ہزار
 کافراں کے باقی سب مسلمان ہوئے اب یہ بیان ہے کہ صوبہ بادومیت پر خصوصاً
 نصیری پر اور زمین بابل پر جو اللہ نے اپنی تلوار کے بھیجے کا وعدہ کیا تھا
 اوسکا ظہور محمدیوں کے ہاتھوں ہوا محمد ابن عمر و اقدی رحمہما فتح الشام میں
 لکھتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضہ نے پہلے میں کے لوگ بلائی اور ملک شام کی طرف یزید ابن
 ابی سفیان کو دو ہزار سواروں کے ساتھ بھیجا وہ لوگ ہادی القریٰ کے راہ چلے
 تاکہ تبوک پر جا نکلین یہ جا ہیہ پر ہر مشق پر پہنچیں عرب کے نصاریٰ جو مدینہ میں
 لکھتے ہیں کہ انہوں نے ہر قتل کو خبر ہو چائی اوس نے آٹھ ہزار سواروں کی فوج بھیجی یزید ابن
 ابی سفیان تبوک تک پہنچے تین دن کے بعد رومیوں کی فوج آئی اور انہوں نے
 لکھتے ہیں کہ محمدیوں نے تبوک کے اطراف میں جہاد شروع کیا رسیعہ ابن عامر رضہ نے اون
 سردار کو قتل کیا دو ہزار دوسو کا قتل ہوئے باقی ہاگ گئے اور مسلمانوں میں
 سے ایک سو بیس شہید ہوئے یہ وہ ہاگے ہوئے لڑنے کو آئی محمدیوں نے پہاڑ پر
 جہاد کیا و اقدی رحمہما لکھتے ہیں کہ مخکو خبر ہوئی ہے کہ اوان آٹھ ہزار میں سے کوئی نہنیں
 بچا ہے حضرت ابوبکر رضہ نے مکہ کے لوگوں کو بلایا اور عمرو ابن عاص کو فوج کا سردار کیا
 اور ان سے فرمایا کہ چپی اور کلب میں اللہ سے ڈرا ورتہ نجاتیوں میں اوس سے جیا کر
 اور فرمایا کہ جس رستہ سے یزید ابن ابی سفیان گئے ہیں اوس رستہ سے مدت جائیو

بلکہ اُنکے رستہ پر چلیو تاکہ فلسطین کی زمین تک پہنچا اور اپنے چاسو سون کو بھیجو کہ ابو عبیدہ کی خبریں تکو پہنچاویں اور اگر وہ مردو جا ہے تو اُنکی طرف فوج پر فوج بھیجو اور اپنے ساتھ والون پر قرآن کا پڑھنا لازم کر دیجیئے و ابن عاص رضی اللہ عنہ نے فوج اور ابن عاص کے ساتھ تھی جب عمر و ابن عاص رضی اللہ عنہ کی راہ جا چکے تب ابو عبیدہ ابن جراح رضی اللہ عنہ کو سب لشکروں کا سردار کر کے بھیجا اور فرمایا کہ زمین جو یہاں کا قصد کرو پھر خالد ابن ولید رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اُنکو نو سو سواروں کا سردار کیا اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا چہنڈا اُن کے واسطے باندھ دیا اور وہ سیاہ چہنڈا تھا اور فرمایا کہ زمین اُنکے اور فارس کے قصد کرو اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں پر فتح دیو اور تمہاری مدد کرے اگر اللہ چاہے پھر اُنکو رخصت کیا فائدہ یہ اُنکے ملک عراق میں ہے اسمین الف پر پیش اور ایک نقطہ والی بے پر بھی پیش اور لام پر تشدید ہے اس شہر کی طرف خالدؓ کو بھیجا اور اُنکے جو ملک شام کی طرف ہے اوسمیں الف پر زبردستی دو نقطہ والی بے پر جزم ہے اسکی طرف عمر و ابن عاص رضی اللہ عنہ کو بھیجا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحمہ اللہ اختلاف میں لکھتے ہیں کہ عمر ابن شیبہ نے اپنے اوتادوں سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے پہلو شنی ابن حارثہ شیشانی کو فارس والون کی طرف بھیجا وہ عراق میں آئے اور فارس والون سے اور عراق کی نزاح والون سے برس بہر لڑتے رہے پھر انہوں نے حضرت ابو بکرؓ کو مدد چاہی تب اُن کی مدد کے لئے خالدؓ کو بھیجا و اُسی رح لکھتے ہیں کہ ہر قل کو خبر ہو چکی کہ تبوک میں لڑتے ہو گئے قتل ہوئے اوسنے رومیوں کو فوج کا سردار کیا اور کہا کہ جا اور عربوں کو فلسطین سے روک دے کہ وہ شہر پاکیرہ ہے اور وہی ہماری عزت اور ہمارا تلخ ہے رومیوں کی فوج لیکر اجنادین کی طرف چلا اور عمر و ابن عاص رضی اللہ عنہ ایک بڑے میدان میں رومیوں کی فوج ایک لاکھ کے قریب موجود تھے عمر و ابن عاص رضی اللہ عنہ نے ہم اُن کے اوپر اسد سے مدد مانگتی تھیں اور اسد جو اونچا اور عظمت والا ہی اوسکی مدد کے بغیر نہ کہیں بچاؤ ہے نہ کچھ زور ہے یہ مسلمانوں سے فرمایا اللہ کے دشمنوں کے

اور عبداللہ مدد مانگو اور اپنے دین کی طرف سے لڑو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہ صدقہ ہزار
 سواروں کے ساتھ چلے رات بھر چلے صبح کو رومیوں کے دہلیز ہزار سواروں کا سامنا ہوا
 حضرت عبداللہ نے لوگوں سے فرمایا کہ تم جان لو کہ حنظلہ تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے ان
 لوگوں نے پکار کر کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مسلمانوں نے کافروں پر حملہ کیا حضرت
 عبداللہ نے ان کے سردار کو قتل کیا اور ان کا لشکر ہراک گیا بہر خبر ملی کہ ہر بیس ایک لاکھ کی
 فوج لئے ہوئے آتا ہے اور بادشاہ نے اس کو حکم دیا ہے کہ کسی کو ایلا تک پہنچنی نہ دے دوسرے
 دن ہر بیس نوے ہزار سواروں کے ساتھ آہو بخا عمر و ابن عاص رضی اللہ عنہما نے مسلمانوں سے
 کہا قرآن پڑھو ہر بیس نے مسلمانوں کے لشکر کو دیکھا کہ صفین باندھی ہوئے جمی ہوئے
 کھڑے ہیں اور قرآن پڑھ رہے ہیں اور ان کے گھوڑوں کی پیشانیوں سے نور چمک رہا
 ہے اس نے جان لیا کہ ہم ان کے سامنے عاجز ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہیں
 ہماری نشانی یہ تھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کو مسلمان
 نے لڑنا شروع کیا دو پہر کے وقت تک لڑائی ہوئے حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ مجھ کو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دعا سکھائی تھی میں وہ دعا پڑھ رہا تھا ایک ایک بیٹے دیکھا کہ آسمان
 کھل گیا اوسمیں کھڑکیاں ہیں اور ان میں سے ہورے گھوڑے نکلے جو سبز حنظلہ و گواہ ہوا
 ہوئے تھی اور پکارنے والے پکار رہا تھا اے محمد کی امت خوش ہو تم پر اللہ کے پاس سے
 مدد آئے بت بیٹے کہا قسم کعبہ کے مالک کی اس امت پر اپنے نبی کی دعا سے مدد آئے تھوڑے
 دیر میں رومی لوگ ہرا گئے اور مسلمان اور ان کے پیچھے دوڑے سو فلسطین کی لڑائی میں جیتے
 اور ان میں سے دہلیز ہزار بلکہ زیادہ قتل کئے بہر عمر و ابن عاص رضی اللہ عنہما نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو لکھ
 بھیجا کہ اللہ نے تم کو فتح دی اور رومیوں کے گیارہ ہزار قتل ہوئے اور اللہ نے فلسطین
 کو میرے ہاتھ پر فتح کیا اور مسلمانوں میں ایک سو بیس مرو شہید ہوئے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ
 کو یہ خط پہنچا اور وہ ملک شام کے کنارے پر اور تھے ہوئے تھی اور اندر نہیں جاسکتے تھی
 خالد ابن سعید جو ابو عبیدہ کے ساتھ تھے وہ عمر و ابن عاص رضی اللہ عنہ کے لشکر میں آئے ان کو
 خبر ملے کہ رومیوں کا لشکر اجنادین میں جمع ہے خالد ابن سعید رضی اللہ عنہ نے وہاں پہنچ کر حملہ کیا

ایکا ایک ذوالکفل جیسی کہنے لگے کہ آسمان کے دروازے کھولے گئے اور جنت تمہارے واسطے
 آراستہ ہوئے اور جو رہیں جہانگ رہی ہیں اور ایک ایک خالد ابن سعید رضی اللہ عنہ کے
 سردار کو قتل کیا اور ان کے تین سو بیس سوار قتل ہوئے باقی بہاگ گئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خبر
 پہونچی کہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ملک شام کے کنارے کے نزدیک پہونچی ہیں اور اندر نہیں جاسکتے
 ہیں کیونکہ اونہوں نے سنا ہے کہ فوجیں اجنادین میں جمع ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جانا کہ
 کہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ طبیعت کے نرم ہیں رومیوں کی لڑائی اور سے نہیں بن بڑیگی حضرت
 ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو معزول کر کے خالد بن ولید کو لشکروں کا سردار کیا خالد رضی اللہ عنہ کو بہت خط پہونچا
 اور قریب تھا کہ وہ قادیسیہ کو فتح کریں اب یہ بیان ضرور ہے کہ خالد نے بابل پر کیونکر جہاد کیا
 امام ابو یوسف رحمہ اللہ جو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بڑے شاگرد ہیں کتاب الخراج میں محمد ابن اسحاق رحمہ اللہ
 علوم والوں کی زبان سے کہتے ہیں کہ جب خالد بن ولید قادیسیہ سے آئے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انکو عراق کی طرف
 بھیجا وہ شرافت تک پہونچی اور ان کے ساتھ پانچ ہزار یا کچھ کم یا کچھ زیادہ تھے شراف والوں
 کو خالد رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ والوں سے اور ان کے زمین چھ مہینے داخل ہوئے سے تعجب کیا
 یہ لوگ ہمیشہ تک پہونچی ایک ایک عجمیوں کے کچھ گھوڑے سوار رکھائی وئے وہ انکو دیکھ کر
 پلٹ گئے اور اپنے قلعے تک پہونچی اور اس میں داخل ہوئے خالد نے اور ان کے ساتھ
 والوں نے قلعہ تک جا کر انکو گھیر لیا اور قلعہ کو فتح کیا اور جو اس میں اڑے والے تھے انکو
 قتل کیا اور عورتوں اور لڑکوں کو قید کر لیا اور جو کچھ اس میں ہتھیار اور اسباب اور
 جانور تھے سب لے لئے اور قلعہ کو ڈھایا پر چلے ہاتھ تک کہ عذیب تک پہونچی اس میں ایک
 قلعہ تھا اوسمیں کسری کے بیٹے فارس کے بادشاہ کے کچھ سپاہی تھے خالد نے انکو قتل کیا اور
 جو کچھ قلعہ میں اسباب اور ہتھیار اور جانور تھے وہ لے لئے اور قلعہ کو ڈھایا اور مردوں کو قتل
 کیا اور عورتوں اور لڑکوں کو قید کر لیا جب قادیسیہ والوں نے یہ دیکھا اونہوں نے صلح
 چاہی اور جزیرہ دیا خالد رضی اللہ عنہ قادیسیہ سے چلے ہاتھ تک کہ نجف میں اور اس میں
 فارس کے بادشاہ کا ایک قلعہ تھا اور اوسمیں فارس والوں میں سے کچھ مرد اڑے والے
 تھے انکو گھیر لیا اور قلعہ فتح کیا اور انکو اتارا اور انکا سردار ایک مرد تھا جو ہزار مرد

کہلاتا تھا اور سکو قتل کیا اور جو تو وہ لکڑیوں میں بند ہی ہوئے تھے انکو بھی قتل کیا اور انکی عورتوں اور لڑکوں کو قید کیا اور قلعہ میں جو کچھ اسباب اور ہتھیار اور جانور تھے وہ لے لئے اور یہ قلعہ جو فتح کیے انہیں کوئے قلعہ اس قلعہ سے زیادہ مضبوط نہیں تھا اور کسی قلعہ کے لڑنے والے اس قلعہ کے لڑنے والوں سے زیادہ نہیں تھے خالد نے اسکو ڈبا دیا اور جلا دیا ہر ایک فوج لیس والوں کی طرف بھی اوس میں ایک قلعہ تھا اوس میں فارس کے بادشاہ کے سپاہی تھے انکو گھیر لیا اور قلعہ فتح کیا اور اون مردوں کو نکالا اور قتل کیا اور انکی عورتوں اور لڑکوں کو قید کر لیا اور قلعہ کو ڈبا دیا اور جلا دیا جب لڑکے اور عورتیں دیکھا صبح ہوا اور جزیہ یا خراج کی طرف چلے گئے لوگوں نے اسے تین محلوں میں پناہ پکڑی سفید محل اور حدیس کا محل اور ابن نفیلہ کا محل خالد کے لوگوں نے کھوڑے دوڑائے اور دھڑے کوئی نہ نکلا خالد نے ایک مرد کو سفید محل کی طرف بھیجا اوسنو کہا کہ تم میں سے ایک مرد نکلتا تاکہ میں اوس سے باتیں کروں ایک مرد نے جہانگاہ اور کہا اوسکو امان ملی گئی یہاں تک نہ پلٹ جاوے کہا ہاں تب عبدالمسیح ابن حیان ابن نفیلہ اترے اور خالد کے پاس آیا اور وہ بہت بوڑھا تھا اور ایسا ابن قبیصہ طائی بھی نکلا اور وہ فارس کے بادشاہ کی طرف سے حیرہ کا حاکم تھا انھان ابن منذر کے بعد اوسکو حاکم کیا تھا یہ لوگ خالد کے پاس آئے اور خالد نے اون سے کہا کہ میں تمکو اسلام کی طرف بلاتا ہوں پہر اگر تمھے یہ کہنا تو تمھارے واسطے ہے جو مسلمانوں کے واسطے ہے اور تمھارے اوپر لازم ہے جو مسلمانوں کے اوپر لازم ہے اور اگر تم یہ نہیں مانتے تو جزیہ دو اگر تم یہ بھی نہیں مانتے تو میں تمھارے پاس این لوگوں کو لایا ہوں کہ جتنا چاہیں کاشوق ہے اوس سے بڑھ کر انکو مارنے کا شوق ہے اور عبدالمسیح کے ہاتھ میں زہر تھا خالد نے پوچھا یہ کیا ہے کہا یہ زہر ہے جو میں چاہتا ہوں وہ مطلب اگر تمھے حاصل ہوگا تو میں اس زہر کو پہ لوں گا اور اپنی قوم میں ایسی خبر لکیر نہیں جاؤں گا جسکو وہ ناپسند کریں خالد نے وہ زہر اوس کے ہاتھ سے لے لیا اور کہا بسم اللہ الذی لا یخسر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء یعنی اللہ کے نام سے جسکی نام کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں کرتی زمین میں نہ آسمان میں نہ خالد اوس زہر کو نکل گئے پہر وہ شخص لپٹے قوم میں گیا اور بولا کہ میں تمھارے پاس اوں لوگوں کے پاس ہے آتا ہوں

جن میں زہر نہیں اثر کرتا یا بس نے خالد رض سے کہا کہ تم قیدی نہیں بنو گے اور تمہارے دین میں
 سبھی داخل ہونا نہیں چاہتے ہیں ہم اپنے دین پر ہیں۔ لیکن اگر تم زہر دین گے خالد رض نے ان
 سے نوے ہزار یہ صلح کر لی اور یہ پہلا جزئیہ تھا جو یورپ کی طرف سے حضرت ابو بکرؓ کے پاس پہنچا
 پھر خالد رض نے فارس والوں کے حاکمون کو ایک خط لکھا اور یہ خط بھی کو دیا اس میں لکھا کہ خالد
 کی طرف سے رستم اور مہران کو اور فارس کے حاکمون کو سلام اور سپر جو راہ بتانے سے مان
 میں اللہ کا شکر کرتا ہوں جسکی سوا کوئی مالک نہیں اور شیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے
 بندے اور اوسکے پیغام ہو چکے ہیں اللہ کا شکر ہے جسے تمہاری حرمت توڑی
 اور تمہاری فوج کو جدا کر دیا اور تمہاری بات میں بیوٹ ڈال دی اور تمہاری لڑائی
 سست کر دی اور تمہاری بادشاہی چین لی جب میرا یہ خط پہنچی تو میری بیٹا
 قبول کرو اور جزئیہ بھیج دو اگر ایسا کرو گے تو قسم اوس اسکی جسکی سوا کوئی مالک نہیں
 البتہ میں تمہاری طرف امن لوگوں کو لیکر ملو گا جو مرے کا شوق رکھتے ہیں جیسے تم جیسے
 کا شوق رکھتے ہو پھر خالد رض چلے ایک بستی کی طرف جو فرات کے نیچے تھی وہ بائقیا کہلاتی
 تھی اور اوس میں ایک قلعہ کے اندر فارس کے بادشاہ کے کچھ سپاہی تھے اوکو گھیر لیا
 اور قلعہ فتح کیا اور اوس میں جو مرد تھے اوکو قتل کیا اور انکی عورتوں اور لڑکوں کو قید کر لیا
 اور قلعہ کو جلا دیا اور ڈبا دیات بستی کے لوگوں نے جریمہ دینے پر صلح چاہی مانی ابن
 بابر طائی صلح کا ذمہ دار ہوا اوس نے ان کی طرف سے تین ہزار درم پر صلح کی پھر
 خالد رض چلے یہاں تک کہ بائقیا پر اترے جو فرات کے کنارے پر ہے وہ لوگ ایک رات کو
 صبح تک اوسے خالد نے اوکو گھیر لیا وہ لوگ شدت سے لڑے خالد رض نے اسکی مدد سے
 بائقیا کو فتح کیا اور لوگوں کو قتل کیا اور عورتوں اور لڑکوں کو قید کیا اور قلعہ کو جلا دیا
 اور ڈبا دیا جب بائقیا کے لوگوں نے یہ دیکھا تو صلح چاہی خالد رض نے صلح کر لی پہلا ایک
 اور بستی تھی اوسکی طرف جو ریان عبد اللہ رض کو بھیجا جب وہ فرات میں داخل ہوئی تاکہ
 پار جاوے اور اوس بستی کے لوگوں کی طرف جاوے اور اوس بستی کے سردار نے کہا کہ پار
 تم نہ اترو میں تمہاری طرف پار اتر کر آؤنگا وہ آپ پار اتر کر آیا اور صلح کر لی اور جزئیہ

و یا اور بارہوا کے لوگوں نے اور اسکے آس پاس کی بستیوں کے لوگوں نے بھی صلح کر لی
 حسین چہرہ چہرہ والوں نے صلح کر لی تھی پر خالد رضی اللہ عنہ کی طرف پلٹ آئی اور حیرہ کے لوگوں
 میں سے راہ تباہنے والوں کو لے لیا یہاں تک کہ عین التمر تک پہنچی وہاں فارس کے بادشاہ
 کے علاقہ کے کچھ لوگ ایک قلعہ میں تھے خالد نے انکو گیر لیا اور انکو دتا رلیا اور قتل کیا اور
 عورتوں اور لڑکوں کو قید کیا اور قلعہ کو عجا دیا اور ڈھار دیا اور عین التمر کا سردار عربوں میں
 تھا اسکو قتل کیا اور اسکی عورتوں اور لڑکوں اور گہ والوں کو قید کر لیا اور عین التمر کے
 لوگوں نے جزیرہ دیا پر سعد بن عمرو انصاری کو ایک فوج کے ساتھ بھیجا یہاں تک کہ وہ صدو
 تک پہنچی وہاں کندہ اور ایاد کے کچھ لوگ تھے جو انصاری تھے انکو گیر لیا اور انسی جزیرہ پر
 صلح کی اور جو انہیں مسلمان ہوئے وہ مسلمان ہوئے پادری میتر نے مفتاح الکتاب
 میں لکھا ہے کہ بخت نصر وغیرہ کے وقت میں دریائی فرات بابل کے درمیان میں بہتا تھا
 اور شہر میں چہر سو چاس چوک تھے اس سے معلوم ہوا کہ دریائی فرات کے کنارے پر
 جو قلعہ اور گاؤں تھے وہ سب بابل کے مقام تھے جنکو امیر کے وعدہ کے موافق محمد یون
 فتح کیا تاریخ کامل میں عین التمر سے پہلے شہر انبار کے فتح کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ خالد رضی
 اللہ عنہ شہر انبار کو گیر احمد یون نے کافرون پر تیرہ ہینکی ہزار آنکھیں پھوٹ گئیں پر خالد رضی
 اللہ عنہ انبار والوں سے اور کلواؤسی والوں سے صلح کی پر عین التمر کی طرف چلے خالد نے
 فوج کے سردار کو قتل کیا اور ان سب کو قتل کیا اور جتنے لوگ قلعہ میں تھے انکو قید کر لیا اور
 ان کے گرجی میں جالسنیں لڑکے تھے جو انجیل شریف سیکھ رہے تھے انکو پکڑ لیا وہ لڑکے
 مسلمانوں کو بانٹ دیے اور انہیں میں سے ہین سیرین باب محمد کے اور نصیر باب موسیٰ کے
 اور حران جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد غلام تھے انکی محمدی بہائیو ایک سنو سین تیسویں زبور
 کی پیش خبری یاد کرو اسی بابل کی مٹی جو زور آور ہے مبارک وہ جو تھیسے اوس سلوک کا
 بدلہ لے جو تھیسے کیسا مبارک وہ جو تیرے لڑکوں کو کیر کے سالع تک یعنی مدینہ تک
 پہلاؤ گئے تھے یعنی عمرانی اغت میں لکھی ہیں پھر ڈالنا دوسرے یعنی ہین پر گندہ
 کرنا یہاں عنبرانی میں ال سالع کا لفظ ہے یعنی سالع تک تو یہاں پر گندہ کوٹنے کے معنی خوب

جمعی ہیں اور سلع نام مدینہ کا تھا اسکی دلیلین حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کے بیاہیسویں باب
 میں ہو چکے ہیں پادری مارش میں نے سیر الاسلام میں لکھا ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی موت میں جب
 بابل پر چڑھا ہوا اس وقت میں المنذر رضاری کے بادشاہوں کا گہرا شہرہ اور انہیں
 دریای فرات کے نزدیک کچھ کے ضلعوں میں اور بابل کے ویران مقاموں میں بادشاہی
 کرتے تھے اور ایران کے بادشاہ کے تابع تھے خالد رضی اللہ عنہ نے پہلے انہیں پر حملہ کیا اور ستر ہزار
 سکے جزیہ یہاں کا پہلے آمدنی مدینہ کے خزانہ کے ہونے سے حیرت کا لفظ عربی میں بڑی جی سے ہیں
 پادری نے اپنی بولی کے موافق چوٹی سے لکھا ہے اور انبار کا الف اور ادا اور انبار کو اخیر
 لکھا دیکھو پادری نے اقرار کیا کہ حیرہ اور انبار اور وہاں کے گاؤں اور قلعے یہ سب مقام
 بابل کے تھے جنکو محمد یون نے فتح کیا بابل کے فتح کرنے کی نشانتیں خوب طرح محمد یون پر پوری ہیں
 تاریخ کامل میں ہے کہ ہر خالد رضی اللہ عنہ دو مہاجرین پر چڑھا دیا اور اسکو فتح کیا ہر خالد رضی اللہ عنہ
 اور خناس اور مضج اور شنی اور زمیل کو فتح کیا ہر فرائض کی طرف چلے اور وہ سرحد ہے شام
 اور عراق و جزیرہ کی وہاں نصاریٰ اور فارسی لوگ جمع ہوئے دریائی فرات کے کنارے پر
 بڑی لڑائی ہوئے ایک لاکھ رومی نصرانی قتل ہوئے امام ابو یوسف رحمہ کی روایت جو اوپر
 ہو چکی اسکو اخیر میں یون ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس جب ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کا خط مد ولی طلب
 میں آیا تب انہوں نے خالد رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا کہ ابو عبیدہ کے پاس جاؤ تاریخ کامل اور تاریخ ابن
 جریر طبری میں اور تاریخ ابن کثیر میں لکھا ہے کہ فارس کے کافروں نے خالد رضی اللہ عنہ کے ہونے کو
 غنیمت جانا اور خالد رضی اللہ عنہ کو نائب شعی کی طرف بڑی فوج بھیجی حیرہ سے اسکی طرف نکلی اور
 بابل میں ٹھہرے کافروں کی فوج کا سردار ہر مہز تھا بابل میں دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا اور
 خوب لڑائی ہوئی فارس کے کافروں نے ایک ہاتھی کو مسلمانوں کے گھوڑوں میں چھوڑ دیا تاکہ
 مسلمانوں کے گھوڑے ہباگ جاویں اور انہیں بھوٹ پڑھاوے شعی نے خود آپ اسکی ہاتھی
 پر حملہ کیا اور اسکو مار ڈالا اور سب مسلمانوں نے کافروں پر حملہ کیا اور انکو ہباگ دیا مسلمان
 کافروں کے پیچھے اوکو قتل کرتے ہوئے چلے گئی اور بہت سال انکا لوٹ میں آیا کافر ہباگ
 ہباگی کہ شہر مائیں تک پہنچی ابن جریر طبری نے یہ حال اس سند سے لکھا ہے کہ محکم لکھ بھیجا ہے

لئے وہ روایت کرے کہ میں شعیب سے وہ سید سے وہ محمد سے وہ ظلم اور مہلب سے اور لکھا ہے کہ
فرزدق شاعر نے یہ شعر کہا ہے جہاں قوم بکرا بن وائل کو گنا ہے وہاں فراتے ہیں سہ ویت
المثنیٰ قاتل الخیل عندہ: بابل ان فی فارس ملک بابل: یعنی کہ مثنیٰ کا جورد سے ہاتھی کو
قتل کرنے والے ہیں بابل میں جب فارس میں تھا ملک بابل کا یعنی فارس کے لوگ بابل کے بھی بادشاہ
تھے تاریخ کامل میں ہے کہ یہ لڑائی سو تیرہ میں ہوئے امام ابو یوسف کی روایت میں خالد بن ولید کے سفر کا
بیان یوں ہے کہ خالد بن ولید سے چلے اور راہ بتانے والے ان کی ساتھ تھے اور عین التمر سے بھی
چلے یہاں تک کہ میدانوں کو طی کیا تب وہ قوم تغلب کے شہر دن میں جا پڑے اون میں سے بہتوں
کو قتل کیا اور قید کیا پر عانات کے شہر دن میں گزرے وہاں کے سردار نے صلح چاہی خالد بن
نے صلح کر لی اس شرط پر کہ اون کا گرجا بنین ڈھایا جائیگا اور یہ بھی شرط کر لی کہ تین دن تک
مسلمانوں کی ضیافت کریں اور اون کو راہ بتا دیں اون میں کتنی راہ بتانے والے نکلے اونہوں
نقیب اور کو اہل کارستہ لیا وہاں بڑی فوج تھی وہ لوگ شدت سے لڑے یہاں تک کہ خالد بن
نے اون میں سے بہتوں کو اپنی ہاتھ سے قتل کیا اور اون کو گیر لیا جب اون پر بہت شدت ہوئے
تب اونہوں نے صلح چاہی جن شرطوں پر عانات والوں نے صلح چاہی تھی خالد بن نے صلح کر لی
پھر چلے یہاں تک کہ قرقیہ کے شہر دن تک پہنچی مردوں کو قتل کیا عورتوں اور لڑکوں کو قید
کیا کئی دن تک اون کو گیرے رہے تب اونہوں نے صلح چاہی جن شرطوں پر عانات والوں نے
صلح چاہی تھی خالد بن نے صلح کر لی اور اون لوگوں نے جزیہ دیا وادی رہ گئے ہیں کہ خالد بن
کا وسیع ہے چلے اور عین التمر کی راہ لی سما وہ کی زمین میں پہنچی منزل میں طے کر کے ار کے میں پہنچے
اور وہ میدان کا سرا ہے اوس کے واسطی جو عراق سے نکلتا ہے اور رومی لوگ وہاں قافلوں
سے محصول لیا کرتے تھے ار کے کے بوڑھے لوگ نکلی اور خالد بن سے صلح کر لی خالد بن نے اون
سے نرم کلام کیا اور مرحبا کہا تاکہ سختہ اور حوران اور تدمر کے لوگ سنیں اور صلح کر لیں
خالد بن اوس کی حکمت یہی یہاں تک کہ سختہ اور تدمر والوں نے بھی صلح کر لی اور ضیافت طیار
کی خالد بن اون کے اوپر اترے اور صلح نامہ لکھ دیا پھر حوران کی زمین کی طرف چلے اور
ابو عبیدہ کو خالد بن کا خط پہنچا وہ مسکرائی اور کہا اس کا شکر ہے میں اس کا اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب کا نائبدار ہوں اور انہوں نے لوگوں کو اپنے معزول ہو چکی خبر دی ابو عبیدہؓ
 شہر حبیلؓ کو شہر نصری کیطرت چار ہزار سواروں کے ساتھ روانہ کر چکے تھے وہ جا کر اوسکے میدان میں
 اترے تھے وہاں کا حاکم بادشاہ کے پاس درویشوں کے پاس بڑا رتبہ والا تھا اوسکا نام روما
 تھا اوس نے اگلی کتاب میں پڑھی تہین شام کے شہروں میں سے رومی لوگ اوسکے پاس جمع
 ہوئے تھے اور اوسکی حکمت کی باتیں سنتے تھے اور نصری آدمیوں سے آباد تھا وہاں بارہ ہزار
 رومی تھے اور عرب لوگ تجارت کا مال لیکر حجاز اور یمن کے کناروں سے وہاں آتے تھے جب موسم
 کے دن آتے تھے وہ لوہی کی کرسی پر بیٹھا تھا اور لوگ جمع ہو کر اوس کے علم سے فائدہ لیتے
 تھے جبوقت لوگ اوس کے پاس جمع تھے ایک ایک غل ہوا کہ شہر حبیل لشکر لیکر آئے روماس کو روک
 پر سوار ہو کر چلا اور شہر حبیلؓ کے پاس آیا اور پکار کر بولا کہ اے عرب کے لوگو میں روماس
 نصری کا حاکم ہوں تمہارے سردار کو چاہتا ہوں شہر حبیلؓ اوسکی طرف نکلے وہ بولا تم لوگ
 کون ہو شہر حبیلؓ نے کہا ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والے ہیں وہ اُن پڑھ بنی حبلی بھیج
 وعدہ تو راۃ اور انجیل میں ہے روماس بولا او نکا کیا حال ہوا کہا او نکو اللہ نے اپنے پاس
 اوٹھا لیا وہ بولا پراون کے بعد حاکم کون ہو شہر حبیلؓ بولے اونسکے بعد عبداللہ ابو بکر صدیقؓ
 حاکم ہوئے روماس لایا میں جانتا ہوں کہ تم حق پر ہو اور تم ضرور تمام ملک شام اور عراق کے آپ
 ہو جاؤ گے اور حکومت خوف آتا ہے کہ تم تھوڑے لوگ ہو اور ہمارا جہاؤ بڑا ہے تم اپنے ملک
 کیطرت پلٹ جاؤ ہم تمکو نہیں چھوڑیں گے شہر حبیلؓ بولے ہم یہاں سے نہیں ہرگز گئے یہاں تک
 کہ تین باتوں میں سے ایک بات ہو یا ہمارے دین میں داخل ہو جاؤ یا جزیہ دیا لڑائی کرو
 روماس نے کہا اگر میرا اختیار ہوتا تو میں تم سے نہ لڑتا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم حق پر ہو اور
 یہ رومی لوگ جمع ہیں میں چاہتا ہوں کہ او نکو جا کر نصیحت کروں روماس نے اپنی قوم میں
 جا کر او نکو جمع کیا اور کہا اسے نصرانی دین والو تم جان لو کہ جس بات کو تم اپنی کتاب میں
 پائی تھی کہ عرب تمہارے شہروں میں داخل ہونگے اور تمہارے مالوں کو لوٹیں گے اور
 تمہارے بہادروں کو قتل کریں گے یہ وہی وقت ہے اور وہ زمانہ قریب ہے اور تمہاری
 فوج اور لشکر رومس سے زیادہ نہیں جو ان تھوڑے سے عربوں کیطرت زمین فلسطین میں

گیا اور مارا گیا اور اس کے اکثر بہادر مارے گئے اور باقی بہاگ گئی بہتر یہ ہے کہ ہم ان عربوں کو
 جزیرہ دین اور بہاری جان امان میں رہے جب اون لوگوں نے یہ سارو اس کے قتل کرنے
 پر طیار ہوئے رو اس نے کہا میں تو تمکو آزمانا تھا کہ تمکو اپنی دیکھ حمایت کس قدر ہے واقعی وہ
 فرماتے ہیں کہ رومی لوگ لڑائی پر طیار ہوئے اور شرجیل نے لوگوں سے فرمایا کہ حضرت بنی
 صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے اور اسد کو بہت پسند
 وہ قطرہ خون کا ہے جو اس کی راہ میں ہے یا وہ آسنو ہے جو اسد کے ڈر سے ہے آجدا بن ریح
 کہتے ہیں کہ اون لوگوں نے بارہ ہزار رومیوں میں ہم پر حملہ کیا اور ہم اون کے سچ میں ایسے
 تھی جیسے کالے اونٹ کے ہیلو میں سفید تل ہم اونکی لڑائی پر نہیں رہے اور بہار سے اور
 اون کے سچ میں لڑائی ہوئے رہی یہاں تک کہ سورج آسمان کے خیمہ کے بیچ میں آ گیا
 اور بیٹے دیکھا کہ شرجیل نے دو نو ہاتھ آسمان کی طرٹ اوٹھائی اور وہ کہہ رہی تھی یا خیر یا قیوم
 یعنی اے زندہ اے سب کے تہا منی والے اے آسمانوں اور زمین کے پانیوں والے اے جلال
 اور عزت والے یا اسد تو نے اپنے نبی کی زبان پر ہم سے شام اور فارس کے فتح کا وعدہ کیا ہی
 یا اسد مدد کروںکی جو تجھ کو اکیلا جانتے ہیں اون لوگوں کے اوپر جو تیرے منکر ہیں یا اسدان منکر
 لوگوں پر بہاری مدد کر شرجیل نے اپنی دعا پوری نہیں کی تھی کہ مدد آئی اور ایکا ایک حوران
 کی طرٹ سے غبار اوٹھا اور جہنم سے نظر آئے اور خالد ابن ولید اور ابو بکر صدیق کے بیٹے
 عبدالرحمان آہو پہنچے جب رومیوں نے خالد رضکی آواز سنی اونکی آواز میں سب جگہ گئیں خالد نے
 اور سبھوں نے آرام لیا جب دوسرا دن ہوا تبڑی کے لشکروں نے ہجوم کیا مسلمان بھی
 سوار ہوئے اور لڑائی کا سامان کیا ایکا ایک رومیوں کی صفوں میں سے ایک سوار نکلا اور
 عربی زبان میں بولا اے قوم عرب میری طرف فقط تمہارا سردار آوے کہ میں تبڑی کا حاکم
 ہوں تب خالد نے اسکی طرف غلے اوس نے کہا تم ہی ان لوگوں کے سردار ہو کہا ایسا ہی کہتے
 ہیں اور میں اونکا سردار ہوں جب تک اسد کی تابعداری میں رہوں پھر جب اسد کی حکمی
 کروں تو میرے اوپر کچھ حکومت نہیں رو اس نے کہا میں رومیوں کے عقلمندوں میں سے
 ہوں اور جو شخص کہ عقل اور علم رکھتا ہے اوس پر حق پوشیدہ نہیں رہتا اور بیٹے اگلی کتاب

میں اور انکی خبروں میں پڑا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھیجے گا ایک بنی قریشی عربی اور نکاح نام محمد ہے خالد رض نے
 کہا وہ ہمارے بنی ہین پر اوس نے پوچھا بھلا اون پر کوئی کتاب اور تری ہے خالد رض نے کہا ہاں
 اللہ نے اون پر قرآن اتارنا ہے رو اس بولا بھلا اوس میں شراب حرام کر دی گئی ہے کہا ہاں
 جو اسکو پیتا ہے ہم اوس پر جہنم لگاتی ہیں رو اس بولا بھلا تمہارے میں فرض کی گئی ہیں خالد رض
 نے کہا ہاں وہ پانچ نمازیں ہیں دن اور رات میں کہا تم حج کرتے ہو کہا ہاں کہا تمہارا جہاد فرض
 کیا گیا ہے کہا ہاں اور اگر یہ نہ ہوتا تو ہم تم سے لڑنے کے لیے نہ آتی رو اس نے کہا میں جانتا ہوں
 کہ تم حق پر ہو اور میں تم سے محبت رکھتا ہوں اور میں نے اپنی قوم کو تم سے ڈرایا اور انہوں نے نہ مانا اور
 میں اون سے ڈرتا ہوں خالد رض بولے تو کہہ کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی مالک
 نہیں وہ اکیلا ہے اور سکا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ عیسیٰ محمد اوسکی بندے
 اور اوس کے پیغام پہنچانے والے ہیں رو اس نے کہا اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو میں ڈرتا
 ہوں کہ وہ مجھ کو جلد ہی قتل کر ڈالیں گے اور میرے گھر والوں کو قید کر لیں گے لیکن میں اپنی قوم
 کی طرف جاتا ہوں اور اونکو ڈرتا ہوں اور غیبت دلاتا ہوں شاید اسناد کو ہدایت دی رو
 نے اپنی قوم میں جا کر کہا اے لوگو تمکو عربوں سے لڑنے کی طاقت نہیں اور وہ ضرور ملک شام کے
 مالک ہو جاویں گے سو تم اللہ سے ڈرو اور اونکی تابعداری کرو وہ لوگ بہت شکر رو اس کے قتل
 پر مستعد ہوئے اور بولے تو شہر میں داخل ہوا اور اپنے محل میں بیٹھ رہا اور یہکوعربوں سے لڑنے
 دی رو اس اون کے پاس سے چلا گیا اور نصیری والوں نے اپنے اوپر در بجان کو حاکم کیا در کا
 لڑنے کو نکلا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبدالرحمان نے اوس پر حملہ کیا وہ ہلاک کیا رو میں
 کے دلون میں اللہ نے وہی کا ڈال دیا خالد رض نے اور عبدالرحمان نے اور سب مسلمانوں نے حملہ کیا
 بصری والے لاچار ہو کر لڑنے کو آئی اور رو میں میں بہت قتل ہوا اور اون کے درویش
 اور پادری اپنے کفر کا کلمہ پکارا وہی تب شرعی لڑنے لگا یا اللہ یہ پلید لوگ کفر کے کلمہ سے تیرے
 آگے لڑ گئے ہیں اور تیرے ساتھ دوسرا خدا پکارتے ہیں تیرے سوا کوئی خدا نہیں اور ہم
 تیرے آگے یہ کہہ کر لڑ گئے ہیں کہ تیرے سوا کوئی خدا نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ
 دیتے ہیں تو اس دین کی مدد کر اپنے دشمنوں کے اوپر جو مکر میں مسلمانوں نے اونکی دعا پر

آمین کہا ہر سب نے ملکر ایک حملہ کیا رومی لوگ ہلکے اور زمین لاشوں سے بہری ہوئی رہ گئی
 اور ایک نے ایک کو دروازوں پر قتل کیا بصری کے لوگ شہر میں داخل ہوئے اور شہر تباہ کو
 مضبوط کر لیا عبداللہ ابن رافع رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے کہ میں نے اپنے ساتھیوں کو ڈھونڈا تو ہم میں سے دو
 تین شہید ہوئے تھے جب چوتھائی رات گزری رواس آیا خالد رضی اللہ عنہ کو دیکر مسکرا دی اور اس
 نے کہا ان لوگوں نے مجھ کو نکال دیا اور کہا کہ اپنے محل میں بیٹھ نہین تو تم مجھ کو قتل کر نیکی سوین
 اپنے محل میں بیٹھ رہا اور وہ شہر تباہ سے ملا ہوا ہے جب رات ہوئے تھے اپنے غلاموں
 سے اور لوگوں سے کہا انہوں نے شہر تباہ کو کودا اور اس میں ایک دروازہ کھولا اب
 تم میرے ساتھ اپنے معتبر لوگوں کو بھیج کہ شہر کو اپنے قبضہ میں کر لین اگر اسد چاہی خالد رضی اللہ عنہ
 اس کے آگے شکر کا سجدہ کیا اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبدالرحمان کو حکم کیا کہ سو آدمی
 معتبر ساتھ لیکر رواس کے ساتھ جاوین قرار میں آؤ اور رضی اللہ عنہ کہ جب ہم رواس کے
 محل میں پہنچی انہوں نے اپنے غلام کھلوائے اور ہتھیار بانٹ دی اور کہا ان لوگوں کا
 ہمیں کر کے داخل ہوتے ہیں ان کا لباس پہنا اور پہنے شہر کے چاروں طرف کوٹنے باٹ لئے واقف
 کئے ہیں کہ مجھ کو معتبر راویوں سے پہنچا ہے کہ عبدالرحمان اور رواس اور برج میں گئے
 جس میں درج ان تھا عبدالرحمان نے اس کو قتل کیا اور اسد اکبر کہا اور رواس نے ان کو
 جواب دیا اور ان کو ساتھیوں نے ان کا اسد اکبر سنا اور بصری کے کناروں سے اسد اکبر کہا اور
 رومیوں میں تلوار کو کام میں لائے بصری کے لوگوں نے جب یہ دیکھا عورتیں اور لڑکے
 اور مرد سب چلائی اور بولے الفون الفون خالد رضی اللہ عنہ کہ یہ کیا کچھ ہیں رواس نے کہا
 امان مانگتی ہیں خالد رضی اللہ عنہ کہا ان پر سے تلوار اٹھا تو تلوار موقوف ہوئے جب جمع ہوئے شہر
 کو لوگ جمع ہوئے اور بولے اگر تم مجھے صلح کر لیتے تو یہ کہہ نہتا خالد رضی اللہ عنہ اس کا حکم نہین
 ملتا لوگ بولے تم کو قسم اس اس کی جسے تم کو ہمیں فتح دی تم کو ہمارے شہر کے کوٹنے پر کس نے
 راہ بتلائی خالد رضی اللہ عنہ کو حیا آئی کہ کہیں رواس نے راہ بتائی رواس دھڑکڑی ہوئی اور بولے
 کہ اسے اس کے دشمنوں اور اس کے پیغمبر کے دشمنوں سے کہہ دیا اس کی خوشی کے واسطی وہ بولی
 کیا تم ہم میں سے نہیں ہو رواس بولے یا اسد تو مجھ کو ان میں سے مت کر میں صلیب سی

اور اوس کے پوجنی والوں سے منکر ہوں میں اس بات سے راضی ہوں کہ اللہ مالک ہے اور اسلام
 دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہیں اور کعبہ قبلہ ہے اور قرآن مبین ہے اور مسلمان
 بہائی ہیں وہ لوگ غصہ میں آئے رو اس نے خالد رض سے کہا کہ میں ان کے پاس نہا نہیں
 چاہتا ہوں میں تمہارے ساتھ چلوں گا جہاں تم جاؤ گے جب اللہ تمہارا ساتھ دے گا تمہیں فتح دیگا اور
 شام تمہارے قبضہ میں ہو جائیگا تم مجھ کو وہاں پہنچا دو کیونکہ وطن سے الفت ہوتی ہے
 واقعی رہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا معاملہ میں سالم نے وہ اپنے دادا ابیجہ ابن مفرح سے
 اونہوں نے کہا کہ رو اس سب مقاموں میں چارے ساتھ رہے خوب لڑائی کرتے رہے
 اور اچھی طرح جاد کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے شام کو فتح کر دیا اور ابو عبیدہ نے رو اس
 کی خبر حضرت عمر رض کو لکھ بھیجی اونہوں نے رو اس کو شام کا حاکم کر دیا وہ تھوڑی مدت کی بعد
 مر گئے اور ایک بیٹا چھوڑ گئے اور ایک ایک رو اس کی بیوی اپنے خاوند سے جھگڑتے ہوئی آئی
 اور اوس سے جدائی چاہتی تھی اور بولی کہ لشکر کا سردار فیصلہ کر دی لوگ اوسکو خالد رض کے
 پاس لے ایک رومی جو زبان عرب کی بھی جانتا تھا وہ بولا کہ وہ اپنے خاوند رو اس کے پاس
 آپ سے مدد چاہتی ہے ترجمہ کرنے والے نے کہا یہ کیونکر سمجھ بولی کہ میں آج کی رات سونے
 تھی ایک ایک مینے ایک شخص کو دیکھا کہ اون سے زیادہ خوبصورت کئی نہیں دیکھا تھا گویا چودہویں
 کا چاند اون کی دونوں آنکھوں کے سچ میں سے نکلتا ہے اور گویا وہ کہتے ہیں کہ یہ شہر اور شام
 اور عراق ان عربوں کے ہاتھوں پر فتح ہو جائیگا مینے کہا آپ کون ہیں فرمایا میں محمد ہوں اللہ
 کا پیغام پہنچا نیوالا پہلے اونہوں نے مجھ کو اسلام کی طرف بلایا میں مسلمان ہوئی پہلے اونہوں نے مجھ کو
 دو سو تین قرآن کی سکھلائیں لو گوں نے اسے تعجب کیا خالد رض نے کہا کہ اوس سے کہو ٹیڑھی
 اوستی الحمد اور قل ہو اللہ ٹیڑھی اور خالد رض کے ہاتھ پر اسلام کو تازہ کیا اور خاوند سے کہا کہ یا تو
 میرے دین میں آجایا مجھ کو ٹیڑھی خالد رض ہنسنا اور کہا پاک ہو وہ اللہ جس نے اوسکو توفیق دے
 پہ ترجمہ کرنے والے سے کہا کہ اوس سے کہو کہ وہ تجھ سے پہلے مسلمان ہو چکے ہیں تب وہ خوش
 ہوئی خالد رض نے ابو عبیدہ کو لکھ بھیجا کہ اب میں دمشق کی طرف جاتا ہوں تم وہاں مجھ سے ملو
 پادری مارش میں نے بھی سیرا اسلام میں اس لڑائی کا حال لکھا ہے اور لکھا ہے کہ رفیق

جو وہاں کا حاکم تھا اس نے پہلے ہی حملہ میں کہا کہ تم عقیقہ کی اطاعت قبول کرو اور وہ مسلمانوں کے
ساتھ ہو گیا اسی امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اشعیا علیہ السلام کا چوتیسواں باب اور تیسواں
باب اور حضرت اریہا علیہ السلام کا انیسواں باب نہر دیکھو وہ حوالہ دے اپنی تلوار کے اترنے کی
اور بصری میں اور صوبہ اودومیہ میں کشت و خون ہونے کی خبر دی تھی اور اس وقت کہتے
تھا اے بصری یہاں کا ظہور ہو حضرت اشعیا علیہ السلام کے چوتیسویں باب میں یہ بیان ہو چکا
ہے کہ صوبہ اودومیہ میں یہ شہر بہت مشہور تھی بصری تیار ایلہ سلح اور بایسویں باب میں
خوب طرح ثابت ہو چکا ہے کہ سلح مدینہ شریف کا نام تھا اور تیار مدینہ شریف سے سات یا آٹھ
منزل پر ہے تو اسب لدنیہ میں ہے کہ اوسی سے شام کی طرف لوگ نکلتے ہیں اور اقدی نے
ایک جگہ لکھا ہے کہ سعید ابن عامر نے کہا کہ جب میں مدینہ شریف سے دور ہو چکا تب تک
چلا اور دیکھا کہ میں بصری پر نکلا اور جس مقام کا نام موتہ ہے وہ بصری کے رستہ میں ہے
کیونکہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد بصری کے بادشاہ کی طرف جاتا تھا جب وہ موتہ
میں پہنچا تب شریحیل نے اس کو قتل کیا اور اقدی نے ایک جگہ لکھا ہے کہ عبداللہ جو جعفر
جعفر طیار نے کے بیٹے تھے جب حضرت عمرؓ سے اور سب سے رخصت ہو کر چلے تو جب تبوک
میں آئے عبداللہ ابن انیس سے کہا کہ تلو میری باپ جعفر کی قبر معلوم ہے وہ بولے ہاں وہ موتہ
میں ہے کہا میں چاہتا ہوں کہ اس جگہ کو دیکھوں عبداللہ ابن انیس کہتے ہیں کہ ہم چلتے رہے
یہاں تک کہ اون کے باپ کی قبر کی جگہ پر آئے عبداللہ اترے اور روئے اور دوسرے دن کی
صبح تک وہاں رہے معلوم ہوا کہ ملک شام کا سید بارستہ مدینہ شریف سے تیا تک اور وہاں
تبوک تک اور وہاں سے موتہ تک اور وہاں سے بصری تک ہے تو ظاہر یوں ہے کہ تبوک
اور موتہ چوتھا اور بصری کے سچ میں ہے یہی صوبہ اودومیہ میں داخل ہے اللہ نے اپنی
وعدہ کے موافق موتہ اور تبوک اور بصری پر اپنی تلوار کو بھیجا اور کافروں کا خون بہایا اب
یہ بیان ہے کہ شہر دمشق پر اور اجنادین کی فوج پر محمدیوں نے اللہ کے نام
کے زور سے فتح پائی اور اقدی نے فرماتے ہیں کہ خالد بن دمشق کی طرف چلے اور ایک ٹیلے
پر پہنچے پھر اس سے غوطہ کی طرف اترے اور نواح کے لوگوں نے دمشق میں پناہ لی تھی

اوس میں میٹار قوموں کے پیدل لوگ جمع تھے اور کھوڑے سوار بارہ ہزار کے قریب تھے اور
 کوٹھ ہو چکی اوس نے سرداروں کو جمع کیا اور اوان سے کہا کہ بیشک کھوڑا یا تھا تھے سیرا کہنا نا اور
 ان عربوں نے حوران اور تدمر اور ارکما اور غنہ اور بصری پر حمل کر لیا اور اب زبوتہ یعنی دمشق
 کی طرف رخ کیا ہے پہر اگر اوسکو فتح کر لیا تو بڑی مصیبت ہے کیونکہ وہ ملک شام کا باغ ہے
 ہر قل نے کلوں کو جو بڑا بہادر تھا پانچ ہزار سواروں کا سردار کیا کلوں انطاکیہ سے چلا اور
 حص میں آیا پہر شہر جو سیہ میں آیا پہر بعلبک کی طرف آیا پہر دمشق تک پہنچا وہاں کے سردار
 کا نام عزرائیل تھا قیس ہزار سوار اور پیادے اوسکے ساتھ تھے دمشق کا لشکر ٹیڑھوں کی طرح اتر
 مسلمانوں نے انکا شروع کیا خالد رض نے خوب طرح حمل کیا کلوں نکلا اور اوسکا ترجمہ کرنے
 والا خالد رض سے بولا کہ ہمارے نزدیک کوئی قوم سے زیادہ کمزور نہیں تھی کیونکہ تم ہو گئے شک
 محتاج ننگے پاؤں تھے جو را اور جوار و زیتون کا تیل کھانے کی اور چوبار کے گھلبان چوہنے کی
 عادت رکھتے تھے جب تم ہمارے شہروں میں آئے اور ہمارے اناج میں سے کھانا یا تب تم
 ہم پر شیر ہو گئے اب تم کیا چاہتے ہو خالد رض بولے کہ تو نے جو ہمارے شہر کا اور اوسکے قوط کا بیان
 کیا سو ایسا ہی ہے جیسا تو نے کہا اگر اسد نے ہم کو اس کے بدلے اوس سے بہتر دیا اور جوار کے بدلے
 گھوٹ اور میوے اور گی اور شہد دیا اور یہ ہماری زمین ہے ہمارے رب نے اوسکو ہمارے
 لئے پسند کیا ہے اور اپنے بنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ہم سے اسکا وعدہ کیا ہے اب
 ہم یہ چاہتے ہیں کہ یا مسلمان ہو جاؤ یا جزیرہ دیا لڑو بیان تک کہ اسد فیصلہ کرے پہر خالد رض
 نے کلوں پر حمل کیا اور لاجل والا قوۃ الالباسد النبی العظیم لکھ اوسکو پکڑ لیا پہر وہ سردار نکلا
 جسکا نام عزرائیل تھا خالد رض نے پوچھا تو کون ہے کہا میں وہ ہوں کہ میرا نام موت کے فرشتہ
 کے نام پر رکھا گیا ہے میں عزرائیل ہوں خالد رض بولے کہ جنگی نام پر تیرا نام رکھا گیا ہے وہ میر
 مشاق ہیں خالد رض نے اوس پر حمل کیا وہ ہلاک کیا خالد رض دوڑے اور اوسکو قید کر لیا اور ابو عبیدہ
 رض اکھوچھی دوسرے دن پہر رومیوں نے لڑائی کی تیاری کی سب مسلمانوں نے لکھراون پر
 حمل کیا اور سب نے اسد اکبر کہا کہ غوطہ اوان کے اسد اکبر کہنے سے چل گیا اور جناب رسول اسد
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والوں نے خوب جوا کیا ایک ساعت کے بعد رومیوں نے پیشہ یہ

دمشق کے لوگوں نے اپنے لشکر کا ہاگنا دیکھ کر دروازے بند کر لیے جو لوگ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ آئے تھے
 اور جو عجمی عاصیہ کے ساتھ تھے اور جو خالد بن ولید کے ساتھ عراق سے آئے تھے سب ملکر سینا لیں
 ہزار اور پانسو تھے خالد بن ولید کے ساتھ پورے دروازے پر اور سے اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے
 لشکر کے ساتھ جابیہ کے دروازے پر اور سے خالد بن ولید نے اون دونوں قیدی سرداروں کو بلایا اور
 فرمایا کہ مسلمان ہو جاؤ ورنہ انہوں نے نانا اون دونوں کو قتل کیا ہر قتل کو خبر ہو چکی وہ انطاکیہ
 میں تھا اون لوگوں کو کچھ کر کے کہا کہ میں تم کو ان عربوں سے ڈراتا تھا اور میں نے تم کو خبر دئی تھی کہ جو
 کچھ میرے تخت کے نیچے ہو وہ اوس کے مالک ہو دین گے تھے میرے بات کو ٹھٹھا سمجھا اور
 میری قتل کا ارادہ کیا اور یہ عرب لوگ قحط اور خشکی کے ملک سے اور جو ار اور جو ار جو ہا
 کہا نے سے اس ملک کی طرف نکلے ہیں جو تروتازہ ہے جہاں رختوں کی اور میوؤں کی کثرت
 ہے بڑی شدت کی لڑائی ہو گی تب وہ یہاں سے نکلیں گے اگر مجھ کو بدنامی کا خوف نہ ہوتا تو میں
 ملک شام کو چھوڑ دیتا اور قسطنطنیہ کی طرف چلا جاتا یا خود نکلتا اور اون سے لڑتا لوگوں نے
 کہا کہ وردان جو عجمی کا سردار ہے تو اوسکو بھیج کہ اوس کے برابر کوئی ہم میں نہین ہر قتل نے
 اوسکو بلایا اور کہا کہ میں نے تجھ کو بارہ ہزار رومیوں کا سردار کیا شد ادابن اوٹس رضی اللہ عنہ
 ہیں کہ ہم دمشق والوں کو عیسائیوں تک گہیرے رہے پہرے کو خبر ملی کہ رومیوں کا بڑا لشکر
 آنجاؤ میں جمع ہے خالد بن ولید ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے مشورہ لیا کہ اجنادین کی طرف جاوین
 ورنہ انہوں نے فرمایا کہ اگر ہم یہاں سے کوچ کر جاویں گے تو یہ لوگ قومی ہو جاؤں گی تب خالد بن ولید نے
 لوگوں سے فرمایا کہ دمشق والوں پر حملہ کرو لوگ خوب لڑے اتنے میں وہ فوج آپہنچی جس کا سردار
 وردان تھا حاضر ابن ازور رضی اللہ عنہ ہزار سواروں کے ساتھ گئے جب رومی نزدیک آئے
 خزار نے اور سبوں نے ملکر انداکہ کہا کہ مشرکوں کے دل دہل گئے خزار نے فوج کے سچ
 میں جا کر وردان پر حملہ کیا وہ ہاگا اوسکا بیٹا آیا خزار نے اوسکو قتل کیا رومیوں نے خزار
 کو قید کر لیا خالد بن ولید نے کو گئے دیکھا کہ ایک سوار رومیوں کے لشکر پاس طرح حملہ کر رہا
 ہے جس طرح بازو پر دیوں پر حملہ کرتا ہے لوگوں نے جانا کہ یہ خالد بن ولید ہے آخر کو معلوم ہوا کہ وہ
 خزار رضی اللہ عنہ کی بہن خولہ بنتین خالد بن ولید نے اپنے ساتھ والوں کے ساتھ ہو کر حملہ کیا لوگ دوپہر کے

وقت تک لڑائی رہی۔ امد نے مسلمانوں کو غلبہ دیا۔ خالد بن ولید کو ضرار بن ابی عصبہ طائی
 سو سواروں کے ساتھ چلے اور دیکھا کہ وہ لوگ ضرار کو گہرے پہاڑی تھوڑے فاصلے پر امد اکبر کے حملہ
 کیا اور رافع نے امد اکبر کہا اور ان کے ساتھ والوں نے حملہ کیا ایک ساعت تک لڑائی رہی
 امد نے ضرار کو چوڑا لیا رومی لوگ وردان سمیت بہاگے ہر قتل کو خبر پہنچی کہ وردان بہاگ گیا
 اوسنی اجنادین میں نوے ہزار کی فوج بھیجی اور وردان کو اوس کا سردار کیا وردان اجنادین
 میں پہنچا خالد بن ولید کی طرف چلے دمشق والوں نے بولص کو جو بڑا بہادر تھا اپنا سردار
 کر لیا وہ چہ ہزار سواروں اور دس ہزار پیادوں کے ساتھ آیا ابو عبیدہ رض پہلی فوج میں
 وہ لوگ کچھ عورتوں اور لڑکوں کو قید کر کر دمشق کی طرف لے گئے اور بولص نے ابو عبیدہ رض پر
 حملہ کیا آپس میں زمین شجور پر خوب لڑائی ہوئی خالد رض کو خبر پہنچی وہ فوج لیکر پہنچی کافروں
 پر حملہ کیا اور ان کو گہرا لیا ضرار نے بولص کو قید کر لیا اور مسلمانوں نے کافروں کو خوب شدت
 سے قتل کیا خالد رض دو ہزار سواروں کے ساتھ قیدی عورتوں کی تلاش میں چلے یہاں تک
 کہ نہرا ستر باق کے قریب پہنچی اون عورتوں نے یہہ کام کیا تھا کہ ایک ایک عورت خیمہ کا
 ستون لیکر رومیوں کی طرف چلین خولہ رض نے ایک مرد کے سر پر ستون مارا وہ گر پڑا جو کوئی رومی
 پاس آتا تھا عورتیں اوس کے گہوڑے کے پاؤں پر مارتی تھیں سواراوند ہاگر پڑتا تھا وہ جلدی
 سے اوس کو ستون سے قتل کر ڈالتی تھیں رومیوں نے ملکر عورتوں پر حملہ کیا ایک ایک خالد رض
 پہنچی اور مسلمانوں نے رومیوں پر حملہ کیا اور تین ہزار مرد قتل ہوئے ضرار رض نے بولص کے
 بہائی پطرس کو قتل کیا باقی بہاگ گئے مسلمانوں نے اون کا پیچا کیا یہاں تک کہ دمشق تک پہنچے
 وہاں سے کوئی نہ نکلا خالد رض بولے اے لوگو ابو عبیدہ کی طرف چلو وہ لوگ چلے یہاں تک کہ ابو عبیدہ
 رض سے مرج راط میں ملے مسلمانوں نے امد اکبر کہا خالد رض نے اور ان کے ساتھ والوں نے
 جواب دیا خالد رض نے بولص کو بلایا اور فرمایا کہ مسلمان ہو جا اوس نے نہا تائب اوس کو قتل کیا
 جن جن لوگوں کو خالد رض نے خط لکھی تھیں وہ سب اجنادین میں جمع ہوئے صواک ابن عروہ
 کہتے ہیں کہ میں عراق میں داخل ہوا اور بیٹے فارس کے بادشاہ کی فوج میں اور بہت سے فوجیں
 دیکھیں تو بیٹے گنتی میں اور ہتھیاروں میں رومیوں کی فوجوں سے زیادہ تھیں اور وہ کھینچ رہے تھے

دن رومیوں نے طباری کی مسلمانوں کی فوج بھی طبار ہوئے ہزار نے بڑے بڑے حملے کیے بڑے بڑے
 بہادر دن کو قتل کیا پھر امیر اکبر اور مسلمانوں نے امیر اکبر کا عصر کے وقت تک لڑائی رہے
 مشرک بہت کثرت سے قتل ہوئے اجنادین کی پہلی لڑائی میں بتیس مرد شہید ہوئے اور رومیوں
 کے تین ہزار قتل ہوئے وردان پٹ گیا اور بولا کہ اسے اس میں دالوان عربوں کے حق میں کیا
 کہتے ہو کہ میں دیکھتا ہوں کہ وہ غالب ہیں اور وہ مجھ سے زیادہ اپنے رب کے تابع ہیں اب تمہارا
 غلبہ میں نہیں دیکھتا مگر اب تمہارے دل میں جو گناہ ہے اس کو دھو ڈالو اور اپنے رب کے آگے
 گناہوں کے کثرت سے توبہ کرو اگر تم نے یہ کیا تو میں تمہارے لئے فتح کی امید رکھتا ہوں اور اگر
 نہ ہو گا تو لاٹک ہو جاؤ گے امیر نے بہت سخت عذاب بھیجا ہے کہ اون لوگوں کو تمہارے غلبہ دیا ہے کہ ہم
 اون کو کچھ گنتی میں نہیں لاسکتے تھے کیونکہ انہیں اکثر حرا بنوا لے ہوئے محتاج ہیں حجاز کے قحط
 نے اون کو ہماری طرف نکالا ہے اونہوں نے تمہاری زمین کے میوے کھائی اور تمہاری عورتوں
 کو قید کر لیا وہ لوگ بولے کہ ہم سب اعراب ہیں گے اور اون لوگوں کو آنے نہیں دین گے وردان نے
 یہ فریب کیا کہ دس آدمی ایک جگہ پر جبار کہے اور خالد رض کو بلا بھیجا کہ تم اکیلی آؤ کہ صلح کا مشورہ
 کریں خالد رض کو اس فریب کی خبر مل گئی خزار رض کچھ لوگوں کے ساتھ وہاں پہنچی اون دن
 کو سوتا پایا اون کو قتل کر ڈالا اور آپ اون کی جگہ پر بیٹھی رہے صبح کو وردان آیا ادھر سے خالد رض
 اس کے پاس گئے کچھ باتیں ہوئیں وردان نے اون کو خالد رض کے بازو پر لٹے خالد رض نے
 اس کے دو بازو بکڑ لیے اس نے اپنے لوگوں کو بکاراجاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ والے لوگ جو چھپی ہوئے تھے تلواریں لیکر آئے خزار رض نے وردان کو قتل کیا
 خالد نے اس کا سر رومیوں کو دکھایا پھر خالد نے اور خزار نے اور سب نے حملہ کیا اور امیر
 اکبر کا رومی لوگ پیٹھ پر کر رہا گئے اور ہر طرف سے اون کو تلوار سے لیا چڑھتی دن کے شروع
 سے عصر کی نماز کو وقت تک تلوار اون میں کام کرتی رہی واقعہ یہ کہ کہتے ہیں کہ اجنادین میں
 رومیوں کا لشکر نوے ہزار تھا اس دن اون میں سے پچاس ہزار قتل ہوئے جو باقی
 رہے بعضے قیساریہ کی طرف چلے گئے بعضوں نے دمشق کو ڈھونڈا اور یہ لڑائی اجنادین
 کی ہفتہ کے دن سن تیرہ ہجری میں ہوئے مجاہد اللہ کی دو راتیں باقی تھیں ابو بکر صدیق

رضی کی وفات سے تیس شب پہلی پہر خالد رضی نے ابو بکر صدیق رضی کو فتح کی بشارت لکھ بھیجی کہ انہیں کے
 پاس ہزار قتل ہوئے اور مسلمانوں میں سے پہلے اور دوسرے دن چار سو پچتر ہزار شہید ہوئے
 و آقادی رح لکھتے ہیں کہ خالد رضی نے دمشق کی طرف کوچ کیا اور ابو عبیدہ رضی سے کہا کہ تم جا کر جابیہ کے
 دروازے پر اور تو پہر خالد نے ہر سردار و زارے پر لوگ بٹھلائی اور شرجیل کو تو ماکے دروازے
 پر بٹھلایا اور خالد رم پور ب کے دروازے پر رہے تو مابو ہر قتل کا داماد تھا اس سے لوگوں
 نے مشورہ لیا کہ اگر کو تو عربوں سے صلح کر لیں اس لئے نہانا اور بولا کہ ان لوگوں میں اٹھنے
 کی کچھ لیاقت مجھ کو کہانی نہیں دیتی لوگ بولے اسے سردار انہیں جو بہت چوٹا ہے وہ دہل سے
 اور عین سے اٹھتا ہے تو مابولا کہ تم شمار میں اون سے زیادہ ہو اور تمہارے پاس وہ ہتھیار
 اور زرہ ہیں جو اون کے پاس نہیں ہیں کیونکہ وہ ننگی پاؤں ننگے بدن ہیں لوگ بولے اون کے
 پاس بہت ہتھیار ہیں جو انہوں نے ہم سے لوٹ لئی ہیں تو ماسنے فکر کی اور خود لڑائی کے لیے نکلا
 اور انہیں کا ایک درویش تھا وہ صلیب لیکر آیا اور کچھ لوگ انجیل قرآن لیے ہوئے آئے تو مابو
 نے اپنا ہاتھ انجیل شریف کی ایک سطر پر رکھا اور کہا یا اللہ جو ہم میں سے حق پر ہو اس کی مدد
 کر اور ہمارے مدد کر اور ظالم کی مدد مت کر کہ تو اسکو جانتا ہے تو مابو اس دن بہت شدت سے
 لڑا شرجیل رضی نے کہا اے مسلمانو اپنے خالق کو راضی کرو مسلمان تلواروں سے اور تیروں سے
 خوب لڑے رو میوں کے تین سو مرد قتل کئے تمام دن عصر کے وقت تک لڑتے رہے رات کو
 تو ماسنے اپنے لوگوں سے کہا کہ تم سب دروازوں سے نکل پر دو اور اون لوگوں کو قتل کرو تو مابو
 نکلا اور اسے سب لوگ دروازوں سے نکل پڑے مسلمانوں میں ایک نے ایک کو جگایا خالد
 گہرا کر اوٹھی اور چار سو سواروں کے قریب لیکر چلے اور پوربی دروازی تک پہنچی کہ مسلمان
 وہاں کافروں سے لڑ رہے تھے خالد نے بھی لڑنا شروع کیا تو اور شرجیل رضی بڑی دیر تک لڑتے
 رہے تیم ابن عدی کہتے ہیں کہ میں ابو عبیدہ رضی کی فوج میں تھا میں نے سرداروں میں اون کے
 برابر اور اون کے ساتھ والوں کے برابر لڑنے والا نہیں دیکھا جب دروازہ کھلا ابو عبیدہ رضی
 کمالا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یعنی کہ میں بچاؤ اور کہیں زور نہیں مگر اللہ کی مدد سے
 جو اونچا اور عظمت والا ہے یہ کہہ کر وہ اور اون کے ساتھی دروازے کے قریب پہنچی ابو عبیدہ

اور اودن کے ساتھیوں نے حملہ کیا و اقدی رحم فرماتے ہیں کہ مجھ کو معلوم ہے کہ رومیوں میں سے اوس
 لڑائی میں کوئی نہیں بچا نہ چوٹا نہ بڑا خالدر رضی اللہ عنہ لڑنے کی بات ڈیڑھ سو
 مرد قتل کئے و اقدی کہتے ہیں اوس رات میں ہزاروں رومیوں کو قتل کیا جب صبح ہوئے مسلمان
 نے پہلڑا شروع کیا خالداون سے لڑتے رہے یہاں تک کہ وہ لوگ تنگ ہو گئے اور آپس میں بولے
 کہ اسے لوگو اودن سے امان انگور و میوے میں ایک بوڑھا تھا جاگلی کتا میں پڑا ہوا تھا اوس نے
 کہا اسے لوگو قتل نہ کیجئے میں جانتا ہوں کہ اگر بادشاہ اپنا سامان اور لشکر لکڑا دے گا تو وہ بھی
 انگور سے ہٹا نہیں سکیگا کیونکہ میں نے کتا بون میں پڑا ہے کہ محمد نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں
 اور بنیامبروں کے سردار ہیں اور اب انکا دین سب دینوں پر غالب ہو گا جب لوگوں نے
 یہ سنا وہ سب رات کے وقت جا بیٹھے دروازے پر آئے اور بولے اسے عرب کے لوگو ہوں امان
 ملیگی کہ ہم اوترین اور تمہارے سردار سے باتیں کریں تاکہ ہمارے اور تمہارے بیچ میں صلح ہو جاوے
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے جا کر یہ خبر دی وہ بولے جاؤ اودن سے کہو تمکو امان ہے
 یہاں تک کہ اپنی شہر میں سلامت پہر جاؤ و اقدی رحم فرماتے ہیں کہ مجھ سے کہا ابو عقبہ نے وہ روایت
 کرتے ہیں جھفوان ابن عمرو سے وہ عبدالرحمان سے جو حیر سکے بیٹھے وہ اپنے باپ سے اودن
 نے کہا کہ ابو عبیدہ نے اوس رات میں نماز فرض پڑھی اور سوئی تو خواب پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں کہ آج کی رات یہ شہر فتح ہو جاوے گا اگر اسد جانیگا
 ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں گویا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلدی کرتے ہوئے دیکھا
 میں نے کہا یا رسول اللہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ جلدی کر رہے ہیں اسکا کیا باعث ہے آپ
 فرمایا کہ میں آیا ہوں کہ ابو بکر صدیق کے جنازہ پر حاضر ہوں ابو عبیدہ جاگے اور ابو ہریرہ
 صلح کی خبر لائے تھے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گیا اور میں نے اودن کو پکارا کہ اوتر و تمکو
 امان ہے وہ لوگ بولے تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والوں میں سے کون ہو کہ ہم
 تمہارا اعتبار کریں میں نے کہا میں ابو ہریرہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ
 رکھنے والا اور قول پڑھا ہمارے خصلت نہیں اگر ہمارا ایک علامہ تمکو امان دیدیگا تو تم اوسکو
 جاری کر دینگی کیونکہ اسد تعالیٰ فرماتا ہے وَاَوْثِقُوا الْعِمْلَانَ الْعَمَلُ كَانَ مَسْئُولًا لِّغَنَىٰ اَوَّلٰو

پورا کر دینا ایک قرار چھایا گیا وہ لوگ اترے اور دروازہ کھولا اور ان میں سے سو آدمی علم والوں اور
عزت داروں میں سے آئے عجب ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے خیمہ تک آئے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے ان کو مہربان کیا اور
اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کو ٹھہرایا اور کہا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِذَا اتَاَكُمْ كَوْمٌ
قَوْمٌ فَالْكَوْمُ لَا يَنْفَعُ جَبَّ مَتَارِسَ بِاسٍ كَسِي قَوْمٌ كَا عِزَّتِ مَا رَاَوْسَ لَوْ اَوْسَى عِزَّتِ كِرَاوْنِ لَوْ كَوْنِ
صَلَحَ كِي بَاتِنِ كِنِ اَوْ بَوَلَّ كِهْمَ جَابِئِهِمْ مِیْنِ كِهْمَا رَسَ كِرَاوْنِ كُو هَا رَسَ لِيْهِ جَوْرٌ دَوَا بُو عَبِيْدِه رَا
لَا اَوْ كُو صُلَحَ نَامُ لَكِدْ يَا دِه لَوْ كِهْمَ اب هَا رَسَ سَا تَهْمَا وُشُو اَبُو عَبِيْدِه رَا وُطِي اَوْنَكُ سَا تَهْمَ سَب
پِیْنِ تِسْ صَحَابِیْ یَعْنِیْ حَبَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كِه سَا تَهْمَ وَا لَے اَوْ رِیْنِ سَهْمَا آدَمِیْ اَوْ رِیْنِ لَوْ كُو تِلْکِ
سَے شَخْصَ سَبْ دِرَا زَے كِه طَرَفَ چَلَّے اَوْ شَهْرِ مِیْنِ كُو اَخْلَ ہُوئے پِرَے كِه دِنِ جَادِیْ ثَانِیْ كِي كَسِیْنِ
كُو سِنِ تِرَہِ جَمْرِیْ مِیْنِ اَبُو عَبِيْدِه رَا دُشَقِ مِیْنِ جَابِیْہِ كِه دِرَا زَے سَے دَاخِلِ ہُوئے اَوْ رَا خَالِدِ رَا كُو
یَہِ غَبْرَہِ مَتَمَعِ كِیونكہ وہ پوربی دروازے پر شہرت سے اڑ چکے تھے اور رومیوں میں ایک پادری تھا
اوس کا نام بوشا تھا وہ شہر نہاہ کے پاس ایک گھر میں رہتا تھا اوس کے پاس حضرت دانیال علی
الہیاءین تھیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والوں کے ہاتھ
پر شہر وں کو فتح کر دیا اور اوشادین سب دنیوں پر اونچا ہو گا جادسی الثانی کی اکیسویں رات میں
ایک جگہ کو اوس کو روکھا اور خالد رضی اللہ عنہ سے امان مانگی فائدہ حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ کے دوسرے
باب میں اور ساتویں باب میں رومیوں کی بادشاہت کے صفات صاف پتے اور نشان بتلائی ہیں
پھر صفات خبر دی ہے کہ اللہ کے اچھے بندے اوس سلطنت کو چھین لیں گے اور سب پر غالب ہوں گے
اسی باعث سے ہر قل بھی بار بار کتا تھا کہ یہ لوگ میرے قدموں کے نیچے کے ملک کے مالک بن جائیں
واقعی رم لگتے ہیں کہ خالد نے اوس پادری کو امان دی اور سومر داؤس کے ساتھ بھیجی یہ لوگ اوس
ساتھ گئے اور دروازے کا قصد کیا اور قفلوں کو توڑا اور خالد اپنے ساتھیوں کے ساتھ داخل ہوئے
اور رومیوں میں تلوار سے کام لیا یہاں تک کہ مریم کے گرجے تک پہنچی وہاں خالد رضی اللہ عنہ کا لشکر اور ابو عبیدہ
کا لشکر آپس میں ملے خالد رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی منہیں اڑتے خالد رضی اللہ عنہ
کی نظر سے دیکھتی تھی ابو عبیدہ بولے کہ اللہ نے اس شہر کو میرے ہاتھ پر صلح سے فتح کر لیا خالد رضی اللہ عنہ بولے
یہ تو اوس کو تلوار کے زور سے فتح کیا ہے میں کیونکر ان سے صلح کروں ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا اسے سردار

اُس سے ڈر کر اس کی بیٹے ان لوگوں سے صلح کی اور صلح نامہ لکھ دیا خالد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے بن حکم کیوں
 صلح کی اور میں تم پر عالم تھا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا قسم اللہ کی مجھ کو گمان نہ تھا کہ آپ مجھ سے خلاف کریں گے اب
 میرے مقدمہ میں اللہ سے ڈرو میں ان سب لوگوں کو اپنی پناہ دیکھا ہوں اور اللہ اور رسول کی عین
 سے امان دیکھا ہوں اور میرے ساتھ کے مسلمان سب اس سے راضی رہے اور قتل توڑنا ہماری
 خصلت نہیں اللہ تم پر رحم کرے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ خالد کے ساتھ والے لوگ رومیوں کے
 قتل پر پیار میں ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے کہا اے مسلمان تو میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی قسم دلاتا ہوں کہ تم اپنے ہاتھ مت بڑھاؤ یہاں تک کہ ہم دیکھیں کہ میں اور خالد کس بات پر اتفاق
 کرتے ہیں اور ان لوگوں نے قتل کرنا اور لوٹنا موقوف کیا اور سب شورہ کے لیے جمع ہوئے
 مسلمانوں کی ایک جماعت جن میں معاذ بن جبل بھی تھے انہوں نے کہا کہ صلح یہ ہے کہ جو ابو عبیدہ
 نے کیا اس کو جاری رکھو پھر خالد سے کہا کہ جو تھے تلوار سے فوج کیا اس کو اپنے پاس رہنے دو اور جو ابو عبیدہ
 کی طرف ہے وہ اس کو رکھیں اور خلیفہ کو لکھو جو وہ کہیں سو کرو خالد رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے تمہارا مشورہ قبول کیا
 دمشق کے لوگوں کو یعنی امان دی مگر تو ما اور برہس اور اون کے لشکر کو امان نہیں ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ
 یہ دو ٹوٹی پیلے میری صلح میں داخل ہوئے میری پناہ کو مت توڑو اللہ تم پر رحم کرے خالد رضی اللہ عنہ نے کہا
 اچھا یہ دونوں اس شہر سے نکل جاویں تو مانے گا کہ مجھ کو اور میرے ساتھ والوں کو اس شہر سے نکل
 جانے دو خالد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو ہماری پناہ میں ہے جس راہ سے چاہی چلا جا یہ جب تو ہماری لڑائی کے
 گہر میں پہنچ جاوے تو تو پناہ سے باہر ہے تو ما اور برہس ہوئے کہ ہم تین دن تک تمہاری پناہ
 میں ہیں بہترین دن کے بعد ہمارے لیے پناہ نہیں وہ دونوں اپنا سب مال اور اسباب ساتھ لیکر چلے
 فوج سے پہلے ایک شخص جس کا نام یونس تھا دمشق سے نکلا تھا وہ مسلمان ہو گیا تھا خالد رضی اللہ عنہ نے
 بعد اس کو اور چار ہزار آدمیوں کو ساتھ لیکر چلے راستہ میں چلتے تھے نقطہ نماز کے وقت اترے تھے
 اور سیر چلے گئے یہاں تک کہ یونس نے جبلہ اور لاذقیہ کو طی کیا اور سمندر کے کنارے پہنچا وہاں
 ایک گاؤں میں خبر ملی کہ ہر قتل نے اور دونوں کو انطاکیہ میں نہیں لے دیا اور ان کو قسطنطنیہ کی
 طرف بھیجا ہے یونس نے کہا کہ مجھ کو امید تھی کہ ہم اون سے معذریہ اور سر یہ میں ملیں گے اب بیٹھ گیا
 کہ وہ اس سے چڑھ گئے اور تم ہر قتل کے شہر میں ہو مجھ کو تم پر خوف آتا ہے فائدہ دلیہم ناسولیں منہ جوتان

واقعی حکمت میں جانی ہے اور سکو حاشیہ میں لکھا ہے کہ سورہ ملک شام کا نام ہے جہاں سے سیریا کا لفظ
 نکلا ہے واقعہ یہی کہ خالدر رضی اللہ عنہ کے ہر دوسری پرچوں میں لوگ کیا تنگ چلے کہ خبر ملی کہ وہ
 لوگ ایک میدان میں اور ترسے ہوئے ہیں وہاں سبزہ اور گہا انش بہت ہے اور انہیں نے انطاکیہ کو
 اپنی پیٹھ پیچھی چھوڑ دیا ہے خالدر رضی اللہ عنہ ان پر پوچھی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے تو اس کا سر
 کاٹا اور خالدر رضی اللہ عنہ نے ہر میں کو قتل کیا عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے ہر میں کے ساتھیوں کو تلوار سے قتل کیا سب
 لوگوں سے زیادہ غرار رضی اللہ عنہ رو میوں کو قتل کیا پھر خالدر رضی اللہ عنہ دمشق میں آئے اور حضرت ابو بکر صدیق
 رضی اللہ عنہ کے مرنیکی ابھی اونکو خبر نہ تھی اونہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ
 کو لکھ بھیجا کہ میں نے تمکو خالد کی فوج کا سردار کیا اونکی فوج کو اون سے لے لیا اور خالدر کا جگر اڑا جو صلح اور فتح میں
 ہے سو فتح صلح سے ہے نہ لڑائی سے کیونکہ تم حاکم ہو واقعی لکھتے ہیں کہ مجھ کو خبر ہو چکی ہے کہ خالدر رضی اللہ عنہ نے
 ہونیکو بعد جاد میں اور زیادہ مضبوط رہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلعہ میں اس قلعہ کے پاس ایک بازار
 لگاتا تھا وہیں سونا اور چاندی اور مال آتا تھا ابو عبیدہ کو اس بازار کی خبر ملی کہ اس بازار کے قریب
 ایک شہر ہے اسکا نام طرابلس ہے اور وہ کنارہ شام کا ہے وہاں ایک حاکم ہے کہ وہ اس بازار
 میں نہیں آتا ہے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا اسکو گو تم میں کون ایسا ہے کہ اپنی جان اللہ کے واسطی
 دیوے اور فوج کے ساتھ اس بازار تک جاوے عبداللہ جو حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے وہ آئے
 کہڑے ہوئے اور بوئے میں سب سے پہلے جاؤ گا وہ پانسو سواروں کے ساتھ چلے جب وہاں پہونچی
 خبر ملی کہ طرابلس کے حاکم کی بیٹی ایک بادشاہ کے ساتھ سیاسی گئی وہ لوگ اسکو وہاں ملائی ہیں اور
 اسکے ساتھ رو میوں کے سوار ہیں اور بازار میں میں ہزار سے زیادہ ہیں عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ جو میر
 مدد کریگا اسکا اجر اللہ پر ہے اور جو بیٹ جاوے گی اسکو یہ الزام نہیں یہہ شکر سب لوگوں نے اور انکا
 ساتھ دیا عبداللہ رضی اللہ عنہ صبح کی نماز پڑھ کر اون لوگوں پر جا پہونچی اور تلوار اور نیزہ سے لڑنا شروع کیا اور
 ہمتی رہی عبداللہ رضی اللہ عنہ لوگوں کے سچ میں ہو گئے رو میوں نے اونکو گیس لیا اور دن نے پیٹھ پیچھی
 اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کی تلوار میں چھید پڑ گیا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو خبر ہو چکی اونہوں نے خالد کو بھیجا خالدر رضی اللہ عنہ فوج
 لیکر پہونچی اور رو میوں کو تلوار سے قتل کیا طرابلس کے حاکم کو غرار رضی اللہ عنہ نے قتل کیا عبداللہ اور خالدر
 اور سب لوگ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس دمشق میں گئے واقعی رم دوسرے جگہ لکھتی ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ

جب حضرت عمرؓ سے اور سب سے رخصت ہو کر چلے اور موتہ میں اپنے باپ جعفرؓ کی قبر پر پہنچی اور ترے
اور رومی اور دوسرے دن کی صبح تک وہاں رہے جب وہاں سے کوچ کیا مینے دیکھا کہ وہ روفی ہین
مینے پوچھا تو کہا آج کی رات مینے اپنے باپ جعفرؓ کو خواب میں دیکھا اور اونپر دوسرے چڑھے ہین اور دو پرہین
اور اونکی ہاتھ میں تلکی تلوار ہے وہ تلوار مجھ کو دی اور فرمایا اسے بیٹا اس سے اسد کے دشمنوں سے اور
اپنے دشمنوں سے لڑائی کر کر کے میں جہاد ہی کی باعث سے اس رتبہ تک پہنچا ہوں اور گویا میں
تلوار سے لڑ رہا ہوں یہاں تک کہ اسد میں سوراخ پرگاہر آگے وہ حال گذرا جسکا اوپر بیان ہوا اب
بیان ہے تفسیر میں اور حمص وغیرہ کی فتح کا واقعہ رح کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر
ابوعبیدہ اور خالد فوج لیکر حمص پر پہنچی وہاں کے لوگوں نے صلح کا پیغام دیا ابو عبیدہ رضے صلح کر لے
بہر ابو عبیدہ رضے تفسیر میں والوں نے برس برس کی امان مانگی ابو عبیدہ نے برس بہر کا صلح نامہ لکھ دیا
کہ اسکا شروع ذی الحجہ کے چاند سے سن چودہ ہجری میں تھا بہر ابو عبیدہ رضے کو حضرت عمرؓ کا خط جہاد کی
فائدہ میں پہنچا ابو عبیدہ رضے حما کی طرف آئی وہاں کے لوگ اون کے پاس آئے اور اون کے ساتھ بیل
شرائع محمود ویش اور پادری اسکو اپنے ہاتھوں پر لوگوں کے آگے اٹھائی ہوئے تھے تاکہ ابو عبیدہ
سے صلح طلب کریں ابو عبیدہ رضے نے حبیل و کو دیکھا ٹھیر گئے اور فرمایا تم کیا چاہتی ہو کہا ہم چاہتی ہیں
کہ تمہاری صلح میں رہیں کہ تم کھوانی قوم سے زیادہ پیارے ہو ابو عبیدہ نے اون سے صلح کر لی اور چلے
یہاں تک کہ شیر زمین اور ترے وہاں کے لوگ سامنے آئے اون سے بھی صلح کر لی ابو عبیدہ نے کہا تمکو
ہر قل کی بھی کچھ خبر ہے وہ بولے کہ ہکو یہ خبر پہنچی ہے کہ تفسیر میں کے حاکم نے بادشاہ سے مدد مانگی ہے اور
اوسنی جلیغسانی کو غسانیوں میں اور نصرانی مغربوں میں بھیجا ہے اور اس کے ساتھ عمرویہ کا حاکم
دشل ہزار کی فوج میں ہے ابو عبیدہ بولے حسبنا اللہ و نعم الوکیل یعنی اسد ہکو پس ہے اور اچا
کام بنایا لا ہے ابو عبیدہ نے لوگوں سے کہا کہ اس سردار کے مقدمہ میں کیا دیکھتی ہو ہم نے اوس سے قول
پورا کیا اور اس نے وفا کی خالد بولے کہ اسد اسکی تاک میں ہے دشل ہزار سواروں کی جگہ پر
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والوں میں سے دشل مرو لیکر اسکا سامنا کر نیکو
جاؤ گا ابو عبیدہ بولے کہ اس واسطے تم ہی ہو خالد نے دشل مرووں کا نام لیا وہ سب بولے ہم
حاضر ہیں خالد نے اور اونوں نے زرہ پہنی اور اون دشمنوں کے ساتھ رات کو چلے جب وہاں

پہونچی صبح تک چپی رہے خالد نے اور مسلمانوں نے صبح کی نماز پڑھی ایک ایک وہ لشکر آیا خالد رضی
 اور نون مردوں سمیت اوس فوج میں داخل ہو گئے جب قفسرین کا حاکم سامنے آیا خالد اوسکی
 سامنے گئے اوسنے کہا مسیح تمکو سلامت رکھے اور صلیب تمکو باقی رکھے خالد رضی بولے ہائے
 تیری خرابی ہم صلیب کے پوجنے والوں میں سے نہیں ہیں ہم مجھ پاری کے ساتھ والوں میں سے
 ہیں خالد نے پکار کر کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمد عبیدہ ورسولہ میں خالد یوں
 کہہ کر اپنے ہاتھ سے اوسکو مارا اور اوسکو زین پر سے کھینچ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ والوں نے جلدی سے اوسکے ساتھ والوں پر تلواریں کینچیں اور لا الہ الا اللہ کا
 اور اللہ کا کفر کیا اور کافروں نے ان لوگوں کو ہر طرف سے گھیر لیا خالد نے حضرت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والوں سے فرمایا کہ میرے آس پاس ہو اور اس
 مصیبت پر صبر کرو کہ بڑا خوف تمکو موت کا ہے اور اسکی راہ میں قتل ہونا تمہاری آرزو اور
 خالد کی آرزو ہے اور جان لو کہ ہمارا رستہ اللہ تک کھلا ہوا ہے اور گویا تم رب کریم سے مل
 گئے ہو اور اوس گہر میں رہے رہو جہاں کارہنے والا نہیں مرے گا اور جان بڑیا نہیں
 ہو گا رافع ابن عمرہ کہتے ہیں کہ ہم اوس کے بیچ میں ایسی تھے جیسے میدان میں ایک جہلا
 اور ہکو اونکی کثرت کی کچھ فکر نہ تھی کیونکہ ہکو اللہ پر ہوا تھا ایک ایک جہلہ نے پکار کے کہا کہ محمد صلی
 اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والوں میں سے تم کون ہو خالد نے اوسکو جواب دیا جہلہ نے کہا میں تمکو
 اس قیدی کی باعث سے باقی رکھا ہے کہ ایسا نہ میں تیرے حملہ کروں تم اوسکو قتل کرو سو تم اوسکو
 چھوڑو کہ تم اور تمہارے ساتھ والے قتل سے بچ جاؤ میں کیونکہ تم تھوڑے ہو اور ہم بہت ہیں
 خالد بولے کہ میں اپنے قیدی کو بغیر قتل کئے نہیں چھوڑوں گا اور مجھ کو کچھ پروا نہیں کہ اس کے
 بعد تو کیا کریگا اور یہ جو کہتا ہے کہ ہم بہت ہیں سوا اگر تو راہی میں انصاف چاہی تو ایک کے
 بعد ایک میرا سامنا کرو اگر تھے ہکو قتل کر لیا تو تمہارا قیدی تمہاری طرف چلا جاوے گا اور اگر
 اللہ نے ہکو تم پر قابو دید یا تو مدد اللہ کے پاس سے ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے تو جب تم اوس
 پہلے مر گئے تو اوسکا مرنا تم پر بار ہی نہو گا جہلہ نے اپنا سر جھکا لیا اور بولا کہ راہی میں انصاف
 یہی ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے پانچ سوار ایک کے بعد ایک

نکلے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے پانچون کو قتل کیا پھر جلیہ سے بڑی دیر تک لڑتے رہے اور زخمی ہوئے خالد بن
 ولید نے قنسرین کے حاکم کو قتل کیا اور اس کا سر تنک دیا ورمیون نے مسلمانوں پر حملہ کیا اور بڑی لڑائی
 ہوئے زافع ابن عقیلہ رضی اللہ عنہ نے کہنے خالد سے کہا کہ ہم قضاوت کریں وہ بولی کہ میں وہ برکت
 والی ٹوپی بھول گیا اور اس کو ساتھ نہ لایا اور مصیبتوں میں اس کی بڑی برکت تھی قسم اللہ کی
 میں اسی سبب سے ہوا کہ یہ قضاٹنی والی نہ تھی سوتلوار میں چل رہی تھیں ایک ایک ایک آواز
 دینے والے نے پکارا اسے قرآن کے اڑھائیواں اور جان کی طرف سے ٹکرونی آئی عبداللہ بن جعفر
 کہتے ہیں کہ ہم شیرزمین تھے اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے یہ خیمہ میں تھے ایک ایک وہ مسلمانوں کو
 پکارے ہوئے سنگی ہم پر پڑتے سے دوڑی انہوں نے کہا میں اس وقت سوتا تھا ایک ایک حضرت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مجھ کو جھکا اور سختی سے فرمایا کہ تو ادن لوگون
 کی مدد سے غافل ہو رہا ہے اور خالد سے مل جا کہ اس کو انہوں نے گھیر لیا پھر اللہ جاہو
 تو تو اس سے مل جا ویکھا تو اقدی کہتے ہیں کہ ابو عبیدہ اپنے ساتھ والوں کے ساتھ چلے ایک
 ایک دیکھا کہ ایک سوار دوڑا جاتا ہے اس کے پاس پہنچی تو معلوم ہوا کہ وہ اہم تمیم تھیں بیوی
 خالد کی ادن سے پوچھا تم کیوں چلینے کہا میں تمہاری آواز سنئی کہ خالد کو دشمنوں نے
 گھیر لیا میں نے اپنے جی میں کہا کہ خالد کبھی عاجز نہیں ہوتا اور اس کے ساتھ جناب محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم کی زلف ہے کیا ایک میں نے دیکھا تو ٹوپی کو دیکھا کہ وہ اس کو بھول گئے ہیں میں اس کو
 لیکر ادن کی طرف دوڑی مصعب ابن مخارب تھے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ صلیب کے پوجنے والے
 ہاگی جاتے ہیں ایک ایک ایک سوار آیا خالد بولے تم کون ہو کہا میں تمہاری بیوی اہم تمیم
 ہوں وہ برکت والی ٹوپی لائی ہوں جس کی باعث سے تجھ کو مدد دی جاتی ہے اور اس کا
 کی طرف تو وسیلہ کرتا ہے تو اس تیری دعا قبول کرتا ہے اس کو لے قسم اللہ کی تو اس کو اسی
 دن کے لئے بھولا تھا وہ ٹوپی اس نے اوکو دئی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی زلف سے ایک لوز چمکا مصعب کہتے ہیں کہ چون ہی خالد نے وہ ٹوپی سر پر رکھو اور ادن
 لوگون پر حملہ کیا او س وقت ادن کے آگے والے پیچ والوں پر پٹ گئے سب مسلمانوں نے
 حملہ کیا تو بڑی دیر میں کافروں نے پیٹھ پھیری کوئی قتل ہوا کوئی زخمی ہوا کوئی قیدی ہوا

جید سب سے پہلے ہاگا پرا بو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا اسے لو گواہ صلاح یہ ہے کہ جلد قنسرین کی طرف چلو قنسرین
 والوں نے جب یہ دیکھا دروازے بند کر لیے اور صلح پرا در جزیرہ دینے پر راضی ہوئے اور ابو عبیدہ رضی
 اللہ عنہ نے قبول کر لیا اور صلح نامہ لکھ دیا پرا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ حصہ کی طرف چلے دیکھا کہ اون لوگوں نے مضبوطی
 کر لی ہے اور بادشاہ نے اون کے لیے زبردست فوج بھیجی ہے خالد رضی اللہ عنہ کو اسکے کہیں کے لیے
 چوڑ کر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بلکہ کی طرف چلے وہاں کا حاکم ہر بیس سات ہزار سواروں کے ساتھ آیا
 ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا اللہ نے تمہاری مدد کی ہے اور یہ شہر اون شہروں کے بیچ میں ہے
 جنکو تم نے فتح کیا ہے تم لو اور جان لو کہ اللہ تمہارے ساتھ ہے تمہاری مدد کرے گا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اور
 مسلمانوں نے حکمہ کیا ہر بیس تھوڑی لڑائی کے بعد زخمی ہو کر ہاگا دوسرے دن ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے
 صلح کا پیغام بھیجا ہر بیس نے نہ مانا اور لڑائی شروع کی ایک دن رومیوں نے تیر ہنکے دو دن شہر سے
 نکل نکل کر لڑے چوتھوں ہر بیس نکلے پانچ دن سعید ابن زید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ اسکو ابو عبیدہ رضی
 اللہ عنہ پاس لائے اس نے کہا کہ لڑائی کی وقت ہمارے خیال میں یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمہاری کثرت لنگروں
 کی طرح پر ہے اور ہم ہورے گھوڑوں کو دیکھتے تھے گویا اون کے سر سواہیں ملے ہوئے ہیں اور اون پر
 وہ مرد سوار ہیں جنکے کپڑے سبز ہیں اور سبز جڑے ہیں جب میں تمہارے بیچ میں آیا ہے یہ کہہ
 نہیں دیکھا وہ تمہاری فوج کیا ہوئے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہ ہم مسلمان لوگ ہیں اللہ ہماری کنتی
 شریک ہرانی والوں کی آنکھوں میں بہت کر دیا ہے اور قشتوں سے ہماری مدد کرتا ہے جیسا پدر
 کے دن کیا تھا اور یہ ہم اللہ کا احسان اور فضل ہے اور اسی سے اللہ نے ہم تمہارے شہروں کو فتح
 کر دیا وہ بولا یہ ملک شام جس نے فارس کے بادشاہوں کو اور جہاں مقہ اور ترکوں کو عاجز کر دیا اسکو
 تھے روندنا اور ہمارا گمان نہ تھا کہ کبھی یہ بات ہوگی اور یہ شہر بہت مضبوط ہے اسکو سلیمان ابن
 داؤد علیہ السلام نے اپنے واسطے بنایا تھا اور اسکو اپنا مقام تھا ایتھا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے صلح کر لی
 پرا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ رستن پرا توڑے اور ایک تدبیر سے قلعہ کے اندر جا کر تلواریں بچھیں اور اسکا کہہ کر کہا کہ
 بلندی رستن کے لوگوں نے کہا کہ ہم تم سے نہیں لڑیں گے تم ہمارے مقدمہ میں انصاف کرو خالد رضی اللہ عنہ نے
 کہا کہ تم مسلمان ہو جاؤ کچھ لوگ انہیں کے مسلمان ہوئے اور کچھ لوگ اپنے دین پر رہے اور جزیرہ قبول
 کیا شہر والوں پر ہر قتل نے ایک زبردست حاکم بھیجا تھا اس نے صلح توڑ ڈالی تھی وہ لڑنے کو نکلے

مسلمانوں کے شہر میں داخل ہوئے اور لڑائی ہوئے اور شہر فتح ہوا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی طرف چلے گئے
 حاکم نے لوگوں کو مارنے کی صلاح دی صبح کو حمص کے لوگ لڑنے کو نکلے تمام دن لڑائی رہی عکرمہ جو اجل
 کے بیٹے تھے خوب لڑے لوگوں نے کہا اللہ سے ڈرو اور اپنی جان پر رحم کرو وہ بولے میں تو تنوں کی طرف
 سے لڑا کرتا تھا پھر آج اللہ اور رسول کی حکم برداری میں کیونکر نہ لڑوں اور میں دیکھتا ہوں کہ عرین
 مجھ کو جانتی ہیں اگر انہیں سے ایک ظاہر ہو جاوے بیشک دنیا کے لوگ اس کے شوق میں مر جائیں اور
 میں انہیں سے ایک کو دیکھ رہا ہوں کہ اس کو پاتھ میں بندیں گا ایک مال ہوا اور ایک جواہر کا پالا ہے اور وہ کہتا ہے
 کہ ہمارے بیاہنی کے لئے جلد آگے ہم تیرے مشتاق ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وعدے
 میں بیشک سچے ہیں ہر عکرمہ تلوار لیکر شہر کون میں ڈوب گئے ایک ایک دہان کا حاکم مرس نیزہ لیکر آیا
 اور اونپر ہتھکاواہ اون کے دل پر بڑا وہ کر پڑے دوسرے دن بہر خوب لڑائی ہوئے ایک ہزار چھ سو آدمی
 قتل ہوئے اور نکاسر دار قتل ہوا اون لوگوں نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو شہر سوئپ دیا مسلمانوں میں ایک سو
 پین تیس مرد شہید ہوئے تاریخ کامل میں ہے کہ مسلمانوں نے اللہ اکبر کہا حمص کے بہت سے گھر ڈھکی
 پڑے اور دیواریں ہلنی لگیں اور پھٹ گئیں پھر دوسری بار اللہ اکبر کہا کچھ اس سے بڑھ کر بات ہوئے
 تب وہ صلح طلب کرنے کو نکلے ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں ہجرت کے چودھویں برس کے احوال میں
 لکھا ہے کہ اسی سال میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غزو ان کے بیٹے عقبہ کو بصرہ کی طرف بھیجا اور ان کو حکم دیا
 کہ مسلمانوں کے ساتھ اتریں کہ فارس والے مائیں کو مدد نہ بھیج سکیں شاہ ولی اللہ صاحب ازالتہ
 الخفا میں لکھتے ہیں کہ سمندر کے کنارے پر بصرہ کا بنانا اور جماعت جا دیکھنے والوں کی دہان طیار
 رکھنا اس باعث سے تھا کہ اس جگہ پر فارس اور ہندوستان کے جہاز جایا کرتے تھے ایسا
 نہو فارس اور ہندوستان کے کافروں نے پوچھیں کہ مسلمانوں پر گر پڑیں مولانا جلال الدین سیوطی
 رحمہ تاریخ الخلفاء میں لکھتے ہیں کہ اسی سال میں بصرہ اور الکفر فتح ہوا تاریخ کامل میں ہے کہ حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ نے عقبہ ابن غزو ان کو بصرہ کی طرف بھیجا وہ اور ان کے ساتھ والے چوٹی ٹیل کے سامنے
 پہنچے اور اترے اور فرات کے سردار کو خبر ہو چکی وہ چار ہزار کا لشکر لیکر آیا عقبہ رضی اللہ عنہ نے پانسو
 آدمیوں کے ساتھ اونپر جہاد کیا اور ان سب کو قتل کیا اور سردار کو قید کر لیا ہر عقبہ مہینہ بہر
 دہان ٹھہرے تب ایک کے لوگ لڑنے کو نکلے عقبہ رضی اللہ عنہ نے اونپر جہاد کیا وہ لوگ شہر چھوڑ کر چلے گئے

سلمان شہر میں داخل ہوئے اور اونکو بگادیا اب یرموک کی ندی پر بہت بڑی جہاد کا
 بیان ہے واقعی رح لکھتی ہیں کہ ہر قتل کو خیرین پہنچیں کہ مسلمانوں نے محصل اور رستن اور شیرز کو
 فتح کیا اوسنی فوج میں جمع کیں اور شہر قسار یہ کیط فوج میں بھیجیں جو شام کے کناری پر ہے تاکہ صور اور
 حکا اور طرابلس اور ہر دھات اور طبرستان کی نگہبانی کریں اور ایک لشکر بیت المقدس کیطن بھیجا اور ہر قتلنے
 منبر پر مہر کر کہا کہ میں تم کو گون کو عربوں سے ڈرایا تھا تنہ نہ مانا اور ضرور جو کچھ میرے تخت کے نیچے ہے وہ
 اسکی مالک ہو جاوین گے اور میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں اور لو سکا جواب چاہتا ہوں سرداروں
 کو کہا اے بادشاہ جو چاہو سو پوچھو ہر قتلنے کہا تم عربوں سے مدد میں بہت ہوا اور کتنی مین زیادہ ہوا اور
 جسموں میں بڑے ہوا اور قوت میں زیادہ ہو ہو پھر تم پر یہ عاجزی کیوں پڑ گئے اور ترک اور فارس تمہارے
 حملہ سے ڈرتے تھے اور بار بار اونہوں نے تمہاری طرف قصد کیا اور شکست کہا کر چلے گئے اور اب تم پر
 اولن لوگون کا غلبہ ہوا ہے جو تمام خلق سے بڑھ کر مذہور ہیں اون کے بدن ننگے ہیں اور اونکی کلیجی
 بہو کے ہیں نہ سامان ہے نہ ہتھیار ہے اونہوں نے تمکو ٹھہری اور حوران پر قتل کیا اور اخادین اور مشق
 اور بلبلک اور حص میں تم پر غلبہ کیا لوگ چکی سو رہے ایک پادری اوٹھا اور بولا اے بادشاہ تو جانتا ہی
 کہ عربوں کو ہمارے اور کیوں مدد دی گئے اوس نے کہا نہیں پادری بولا اسلمی کہ ہماری قوم نے
 اپنے دین کو بدل ڈالا اور مسیح جو میرے بیٹے ہیں وہ جو باتیں لائے تھے اوسکے ہر لوگ منکر ہو گئے اور
 ایک نے ایک پر ظلم کیا اور اون میں وہ شخص نہیں ہے جو نیک کام کا حکم کرے اور بری کام سے منع
 کرے اور اونہوں نے اپنی نمازوں کے وقت کو ضائع کیا اور بیلاج کہا یا اور بتا کیا اور اون میں گناہ
 اور بے جانی کے کام پیلے اور یہ عرب لوگ اپنے رب کے اور اپنے نبی کے تابع دار ہیں رات کو درویش
 ہیں دن کو روزہ دار ہیں اپنے رب کے ذکر میں اور اپنے نبی پر رحمت بھیجی میں سست نہیں ہوتے
 اون میں وہ شخص نہیں ہے جو زبردستی کرے اور ایک پر ایک غرور نہیں کرتا سچائی اور نکال باس ہے
 اور اسکی عبادت اونکا اور ٹہنا ہے اگر حملہ کرتے ہیں نہیں پلٹتے ہیں اور اگر ہم اوپر حملہ کرتے ہیں
 پیٹھ نہیں پھیرتے ہیں وہ جان چکے ہیں کہ دنیا فنا ہو جائیگی اور عقبی باقی رہے گی بادشاہ بولا مشک
 اسی باعث سے عربوں کو ہمارے اور مدد دی گئی اور جب تیرا یہ قول ہے تو مجھ تمہاری مدد کی کچھ
 حاجت نہیں اور تمہاری بیچ میں میں نہیں رہو گا اور میں چاہتا ہوں کہ ان لشکروں کو اون کے

شہر دن مین بہیرون اور اپنے مال کو اور اپنے لوگوں کو لیکر زمین سو رہ کر قسطنطنیہ کی طرف اترے
لوگ بولے اسے بادشاہ یہ دست کریم اس لشکر کو لیکر عربوں سے لڑیں گے شاید ہم پر مدد دے اور اگر
ہمارے دشمنوں کی مدد ہوگی تو ہم اپنے جان کی نجات مانگیں گے تب ہر قتل نے روم کے پانچ بادشاہوں
کے ساتھ لشکر بھیجی کا قصد کیا اور چہ لاکہ کی فوج نصاریٰ کی جمع ہوئے اور ایک راوی نے کہا ہے کہ وہ
سب سات لاکہ تھو رومیہ کا بادشاہ جو قناطر تھا او سکوتر سوسل ورجبلہ اور لافوقیہ کے بڑے بہانگ
پر پہنچا اور جرحیر کو معزات اور سرمدین پر پہنچا اور قریہ کو حلب اور حماہ پر اور در بیان کو زمین عجم
پر پہنچا اور وہی زمین قنسرین کی ہے اور یاہان ارمنی کو اون کے سچی لشکروں کے ساتھ پہنچا جب
یہ لشکر شیر زمین پہنچا جاسوسوں نے ابو عبیدہ کو خبر پہنچائی کہ وہ اس وقت جابیہ میں تھی اسکو
بولے لاجل ولا قوۃ الا بالاسد العلی العظیم یعنی کہ میں بچاؤ اور کہ میں زور نہیں مگر اس کی مدد سے
جواد تھا ہے عظمت والا ابو عبیدہ رضے لوگوں سے صلاح پوچھی وہ بولے اسے سردار آپ کو حق
میں قرآن کی کچھ آیتیں اتریں ہیں آپ وہ ہیں کہ آپ کے حق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ ہر امت کے واسطے ایک امانت دار ہے اور اس امت کا امانت دار ابو عبیدہ ہے جراح کا بیٹا اسوآپ
ہمکو مشورہ دیجی ابو عبیدہ بولے کہ تم بولو یہ میں بھی بولوں گا بعضوں نے کہا کہ وادی القریٰ کے
پاس چلے اور مسلمان مدینہ شریف کے نزدیک رہیں اور حضرت عمر رضے کے پاس سے مدد پہنچی گی جب
یہ لوگ ہماری طرف آئیں گی ہم اون کا غالب ہونگی ابو عبیدہ رضے اسکو نانا تئیں ابن ہبیرہ بولے کہ اسد
یرہم و سا کرو اس جگہ سے نہ سرکوا اگر فتح نہوگی تو ثواب ہاتھ سے نہیں جائیگا خالد بولے کہ یہ جابیہ
قیساریہ کے قریب ہے وہاں بادشاہ کا بیٹا قسطنطین جالیس ہزار کی فوج میں ہے اور اردن والے
ہمارے خوف سے جمع ہوئے ہیں میری صلاح یہ ہے کہ اس جگہ سے علو ہانگ کہ یرموک میں اترو
خالد کی بات کو سب نے پسند کیا ابو عبیدہ رضے خالد کے لشکر کو آگے بھیجا جب یہ لشکر علاوہ
رومی جوار دن مین جمع تھو انہوں نے مسلمانوں کے لشکر کا غل شور سنا انہوں نے اگر خالد رضے
سے سامنا کیا مسلمانوں نے فتواریں نکالیں رومی بہانگے مسلمانوں نے اونہیں کے بہتوں کو
قتل کیا اور خالد نے اون کے بہانگوں میں انکو اردن تک پہنچا یا بہت لوگ اوس میں ڈوب
کے یہ خالد ابو عبیدہ کے لشکر میں آئے اور یرموک میں اترے اور ہر سے یاہان کی فوج یرموک

میں پہنچی جب مسلمانوں نے دشمنوں کی کثرت دیکھی بولے لاجل ولا قوۃ الا بالاعلیٰ العظیم عظیم بن
 حاضر کئے ہیں کرینے دیکھا کہ مسلمانوں کے زنگ بدل گئے اور سقراری اوں کے ظاہر ہوئے اور وہ لاجل
 ولا قوۃ الا بالاعلیٰ العظیم کے کئے میں سست نہیں ہوتی تھے ابو عبیدہ رض اونکی طرف دیکھتے تھے
 اور کہتے تھے تہبتنا افیض حلینا صبرا وقت اقلد امانا یعنی اسے ہمارے رب ہمارے اور صبر کو اونٹیل
 دے اور ہمارے قدموں کو ثبات رکھ باہان نے جرجیر کو بھیجا اوس نے آکر ابو عبیدہ رض سے کہا کہ دیکھو
 تمہاری اوپر کتنی فوج آئی ہے تم اپنی شہر دن کو چلے جاؤ بادشاہ تمہارا احسان کرتا ہے اور اوس کے جتنی شہر تھے
 تین برس سے لئے وہ تم کو دیتا ہے ابو عبیدہ رض بولے کہ تو ہم کو تلوار سے ڈراتا ہے تم تلوار سے نہیں
 ڈرتے اور ہم کو اپنے معاملہ میں یقین ہے اور ہم ضرور تمہاری زمین کو فتح کریں گے اور تمہارے
 بادشاہ کے خزانے لیویں گے جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ کیا ہے اور
 ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ خلافت نہیں ہوتا باہان نے جلیلہ غسانی کو بھیجا اوس نے یہی
 جواب پایا کہ یا مسلمان ہو جاؤ یا جزیہ دو یا تلوار ہے جلیلہ لڑائی پر تیار ہوا اور قوم غسان میں کے ساتھ
 ہزار لیکر لڑنے آیا خالد رض بولے کہ بیشک جلیلہ ہم میں کے اوں مردوں کو دیکھی گا جو لڑائی میں اللہ کے
 سوا کسی چیز کو نہیں چاہتے اے مسلمانو وہ لوگ ساٹھ ہزار ہیں اور ہم تین ہزار ہیں اور میں
 چاہتا ہوں کہ اپنی فوج میں سے تین ہزار مردوں کو لیجاؤں ہر مرد دو ہزار فضاں میں سے لڑے لوگوں
 کو تعجب آیا ابوسفیان نے کہا یہ بات کون مانے گا خالد نے کہا چاہ رہا اور دیکھ مسلمانوں میں کے
 سواروں میں سے میں کن لوگوں کو چن لیتا ہوں جب تو ان کو دیکھی گا پہچانے گا کہ وہ ایسی مہربان
 جنہوں نے اپنی جانیں اللہ کے واسطے دیں ہیں اور لڑائی سے اللہ کے سوا کسی چیز کو نہیں چاہتے
 ہیں اور جسکی دل کا یہ حال اللہ جانتا ہے اوسکی مدد اللہ پر واجب ہے اگرچہ وہ آگ کے ٹکڑوں
 پر چلے ابوسفیان نے کہا اگر تمہارا یہی ارادہ ہے تو ساٹھ ہزار کے واسطے ساٹھ مردوں کو ملے جاؤ
 ابو عبیدہ رض بولے کہ ابوسفیان نے بہت اچھا مشورہ دیا خالد رض نے نام لیلے کہ ساٹھ آدمیوں کو
 پکارا سب سے پہلے حضرت زبیر رض کو اور اوں کے بعد فضل طہ بن عباس رض کو چن لیا اس طرح واقدی
 رض نے اونہیں سے تین تالیس آدمیوں کے نام لکھے ہیں جنکو خالد رض نے پکارا اونہیں عدی ابن
 حاتم اور حذیفہ ابن یمان اور جابر ابن عبد اللہ اور ابویوب انصاری اور ابوبکر صدیق رض کے

پیٹے عبد الرحمان رضا اور حضرت عمرؓ کے بیٹے عبداللہ رضہ بن الداون سب سے راضی رہے یہ سب طیار ہوئے
 اور بولے قسم اللہ کی ہم اپنے دشمنوں سے لڑینگے اوس شخص کی طرح پرچو اللہ پر بہر و سار کرتا ہے اور
 عقلی کی طلب میں جان دیتا ہے خالد رضہ اور ان سب کے ساتھ چلے اور جبلہ کی فوج کے سامنے کھڑے
 ہوئے جبلہ بولا کہ تم ساٹھ آدمی ہے لڑنے آئے ہو اور میں تیر ساٹھ ہزار سے حملہ کروں گا تو تم میں
 سے کوئی باقی نہیں رہے گا اور ان ساٹھ ہزار نے ملکر حملہ کیا اور شدت کی لڑائی ہوئے تمام دن لڑا
 رہے سورج ڈوبنے کے قریب ہوا ایک ایک نصرانیوں کی فوج ہلاکی اور مسلمانوں نے ہمدردی سے
 کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر یعنی اللہ کے سوا کوئی مالک
 نہیں وہ اکیلا ہے اور سکا کوئی شریک نہیں اوسکے واسطے بادشاہی ہے اور اوسکے لیے تعریف ہے
 اور وہ ہر ایک شے پر قادر ہے اور میدان کو ڈھونڈا تو معلوم ہوا کہ غسانیوں میں سے پانچ ہزار قتل
 ہوئے اور اصحابوں میں سے دس شہید ہوئے اور پانچ قید ہو گئے بابا ان نے جبلہ سے حال پوچھا
 اوسنے کہا اے بادشاہ ہمارا اوپر غلبہ رہا جب اندر میرا شروع ہوا گویا ہکو کسی نے پکارا اور ہماری
 فوج کو پریشان کر دیا اور ان لوگوں پر اللہ کی مدد ہے اگر یہ نہ ہوتا تو انہیں کے ساتھ مرد و ساٹھ
 ہزار سے لڑنے کیونہ نکلے واقعی فرماتے ہیں کہ وہ پانچ جو قید ہوئے وہ بابا ان کے سامنے پہنچی بابا ان
 جبلہ نے کہا کہ ان لوگوں میں ایک مرد ہے کہ سب آدمی اوس سے ڈرتے ہیں بابا ان نے کہا میں
 ضرور اوسکو ملا تا ہوں اور ان پانچوں کے ساتھ اوسکو قتل کرتا ہوں بابا ان نے کہا یہی کہ ہمارے
 پاس ایک قاصد بھیجو گروہی آوے جسکا نام خالد ہے قاصد نے آکر کہا کہ بادشاہ نے کہا ہے کہ ایک
 مرد کو ہمارے پاس بھیجو خالد بولے میں خود جاؤں گا خالد چلے اور سو مرد ان کے ساتھ چلے اور
 اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پکارا جب رومیوں کی فوج کو دیکھا خالد نے اور ان کے ساتھ والوں
 نے چلا کر کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمد عبده ورسوله خالد بابا ان تک پہنچی اوسنی
 کہا اللہ کا شکر ہے جس نے ہمارے سردار مسیح کو سب نبیوں سے افضل کیا اور ہمارے بادشاہ کو
 بادشاہوں سے افضل کیا ہے خالد رضہ بولے اللہ کا شکر ہے جس نے ہکو ایسا بنایا کہ ہم اپنے
 نبی پر اور ہمارے نبی پر اور سب نبیوں پر ایمان لاتے ہیں اور ہمارا حاکم جسکو ہم نے اپنے کاموں
 کا اختیار دیا اوسکو اللہ نے ہمارے ساتھ ہی طرح کا ایک مرد بنایا اوسکو ہم پر کبیر بڑائی میں ہے کہ یہ کہ

ہمسو زیادہ اللہ سے ڈرنیوالا ہو یا ان بولا اے عرب کے لوگو تم میں سے کچھ لوگ آتی تھو اور ہر سے انعام مانگتے تھے
 پہر ہم اون سے احسان کرتے تھے اور تمہارے مہمان کی عزت کرتے تھے اور ہمارا یہ گمان تھا کہ عرب کی سب
 قومیں ہمارے احسان کے شکر گزار ہیں اور اب تم اٹھنے کو آئے ہو اور تم سے پہلے جو لوگ گنتی میں اور
 ہتیاروں میں اور مال میں تم سے زیادہ تھے وہ لڑنے آئی نا امید ہو کر چلے گئے اور تم سے زیادہ کو قوم کمزور تھے
 کیونکہ تم بالوں کے اور اوڈن کے اور مشقت کے لوگ ہو خالد نے پہر دین کی باتیں شروع کیں با ان بولا
 کہ اے خالد میں چاہتا ہوں کہ تم میرے بہائی اور دوست ہو جاؤ خالد نے کہا یہ تو بڑی خوشی ہے اگر
 اسد تیرے بات کو پورا کرے یا ان بولا یہ کیونکر ہو خالد بولے کہ تو گواہی دے کہ اسد کے سوا کوئی مالک نہیں
 وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور محمد اسد کے پیغام پہنچا تو یوں کہ جسکی بشارت عیسیٰ مسیح نے
 دی ہے جب تو یہ کہے تو میرا بہائی ہے اور میں تیرا بہائی ہوں یا ان بولا میں اپنا دین نہیں چھوڑ
 سکتا خالد بولے پہر میں بھی تیرا بہائی نہیں بن سکتا اور یہ جو تو نے کہا کہ تم اپنے پاس واسلے عربوں کو
 انعام دیتے تھے سو ہکو معلوم ہے اور یہ جو تو نے ہمارا ذکر کیا کہ ہم محتاج ہیں اوٹھوں کے چرانے واسلے اور اکثر
 ہم میں سے چرانے واسلے ہیں اور ہم لوگ محتاجی اور مشقت میں ہیں سو ہمارا یہی حال ہے ہکو اسد نے
 اوس حکمہ اوتا رہا ہے جہاں نہ نہرین ہیں نہ درخت ہیں نہ کبیت ہیں مگر توڑے سے اور ہم لوگ جہالت میں
 تھے اور ہم میں جو قومی تھا وہ کمزور کرکھا جاتا تھا اسد کو چوڑ کر لیئے اور دن کو کام کے بنائے کا مختار جان کر
 بٹوں کو پوجتے تھے جو نہ سنتی ہیں نہ دیکھتے ہیں نہ نفع دیتے ہیں ہم اونپر جھکے ہوئے تھے یہاں تک کہ اسد نے
 ہم میں ایک بنی عربی کو بھیجا جبکہ حسب نسب ہم پہچانتے ہیں وہ بنی سردار پرہیزگار اور نون سے اسلام
 کو ظاہر کیا وہ ہمارے پاس قرآن لائے اور ہکو سیدی راہ دکھلائی اسد نے اون پر غیون کو ختم کر دیا اون
 نے ہکو حکم کیا کہ تمام جہان کے مالک کو پوچھیں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں اور اسکو چوڑ کر
 لیئے کام بنائے کا مختار جان کر کسی بت کو نہ پوچھیں اور اسکو چوڑ کر لیئے اپنے کام بنائے کا اور کسی
 مختار جان کر کسی دوست نہ بناویں اور سجدہ کریں سورج کو نہ چاند کو نہ آگ کو نہ صلیب کو نہ قربان
 کو اور نہ سجدہ کریں مگر اللہ تعالیٰ کو اور اپنی بنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بنی ہونے کا اقرار کریں
 سو ہم نے اوسکا کہنا مانا اور نون نے ہکو جو جو حکم کیے اون میں یہ بھی ہے کہ جو ہمارے دین کا تابع نہ ہو
 اور سپر جہاد کریں جو اسد کا شکر ہو اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہ ہو یا سو میں تجھ کو اسد کے پوجنے

کے لیے بلاتا ہوں تو اسکو چھوڑ کر کسی کو دوست مت بنا اور اس کے واسطے بیوی اور غیامت ٹھہراؤ سکا کوئی
 شریک نہیں ہے اسکو اور نکمہ اور نیند نہیں کھڑتی جس نے ان باتوں کا اقرار کیا اور تاراج ہوا وہ ہمارا بھائی ہے
 اور جس نے مسلمان ہونے سے انکار کیا تو مجزیہ اس کے خون اور مال کو بچا لیتا ہے اور جس نے اسلام
 اور مجزیہ سے انکار کیا تو تلوار سہارے اور اس کے سچ میں فیصلہ کرنے والے ہی ہبانگ کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ
 کر دے باہان بولا کہ تم جو چاہو سو کرو ہم اپنے دین سے نہیں پھرتے اور مجزیہ بھی نہیں دین گے
 اب تم اس کی نام پر میدانیں نکلو خالد بولے کہ میں گویا دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری فوجیں ہباگ گئیں
 اور تو ذلیل ہو کر حضرت عمرؓ کے آگے پہنچا یا جا دیگا اور قتل کیا جا دیگا اسپر باہان غصہ میں آگیا اور
 بولا کہ اب میں تیرے ساتھ کے پانچوں کو قتل کرتا ہوں خالد بولے کہ اگر تو انکو قتل کرے گا تو میں تجکو
 اس تلوار سے قتل کر دوں گا خالد نے اور اوں کے ساتھ والوں نے تلواریں کینچیں باہان چلا یا اکی
 خالد ٹھہر جا تو قاصد ہے اور قاصد پر قتل واجب نہیں ہوتا تو اپنی لشکر کی طرف چلا جا اور لڑائی کی
 تیاری کر اسد جسکو چاہی گا مدد دیگا تب خالد نے تلوار میان میں کر لی اور کہا اوں قیدیوں کو
 کیا کرے گا کہا میں انکو چھوڑ دوں گا باہان نے اوں سب کو چھوڑ دیا خالد نے اپنی ساتھیوں سمیت اپنے
 مقام میں آئے دوسرے دن لڑائی کی تیاری ہوئے پہلے دن توڑے سی لڑائی ہوئی رومیوں
 میں توڑے لوگ قتل ہوئے مسلمانوں میں دس شخص شہید ہوئے اوں میں سے ایک کا نام
 سونید تاجبہ زحنی ہوسی اوں کے چچا نے رات کے وقت انکو ڈھونڈا جب انکو پایا انہوں نے اپنی چچا
 سے کہا کہ حورین میرے آس پاس ہیں میری روح کے نکلنے کا انتظار کر رہی ہیں اوں کے چچا انکو
 اوٹھا کر لشکر میں لائے وہاں انہوں نے انتقال کیا باقی رات مسلمان لوگ قرآن پڑھتے رہے
 اور اسد سے مدد مانگتی رہے باہان جب اپنے لشکر میں گیا کھنے لگا کہ تم لوگوں نے اپنا دین بدل
 ڈالا اور تمہاری حکومت میں ظلم ہوتا ہے اسی باعث سے عربوں کو تم پر غلبہ دیا گیا ہے اسوقت
 ایک مرد اوٹھ کھڑا ہوا اور بولا اے بادشاہ میں تمہارے دین میں ہوں اور میری سو بکریاں
 تھیں میرا بیٹا انکو چراتا تھا تمہارے ایک امیر نے وہاں خیمہ کھڑا کیا اور کہہ کر بیان لیلین باقی
 اوس کے ساتھ والوں نے لی لیں میری بیوی اوس کے پاس شکایت کرتے ہوئے گئے اسکو
 اپنے پاس بلوایا جب اسکو بڑی دیر لگی تو اسکی بیٹے نے جہانگ کر دیکھا تو وہ کیا دیکھتا ہے کہ وہ امیر

اوس کے مان کے ساتھ لٹا ہوا ہے وہ لڑکا چلا آیا تو اوس امیر نے اوس کے قتل کا حکم کیا وہ قتل کیا گیا اور میں اپنے بیٹے کو چھوڑنے کے لیے آیا تو اوس کے حکم سے مجھ کو لوار لگائی گئی اور میرا ہاتھ کاٹا گیا اوس نے اپنا ہاتھ لٹا ہوا دکھا دیا بابا ان غصہ میں آیا اور بولا تو اوس کو بچا تا ہے کہا بان وہ یہ ہے اور ایک کیر طین اشارہ کیا بابا ان نے اوس امیر کی طرف غصہ سے دیکھا وہ بھی غصہ میں آیا اور امیر بھی اوس کے طرف دار ہو کر غصہ میں آئے اور اوس فریاد کرنے والے کو تلواروں سے قتل کر ڈالا اور بابا ان دیکھتا رہا اور زیادہ غصہ میں آکر بولا کہ ہائی تمہاری خرابی تم کیونکر فتح کے امیدوار ہو اور تم ایسے فعل کر رہے ہو ضرور اللہ قتالی تم سے بدلہ لے گا اور جو تلک دیا ہے وہ تم سے چھین لے گا اور اون لوگوں کو دیگا جو نیک کام کا حکم کرتے ہیں اور بُرے کام سے منع کرتے ہیں جب صبح ہوئی بابا ان بولا میں ایسے لوگوں کے ساتھ ہو کر نہیں لڑتا جو ظلم کرتے ہیں لوگ بولے تو لڑائی ہم پر ڈال دے یا وہ ہو تو قتل کریں گے یا ہم ان کو قتل کریں گے بابا ان سات دن تک نہیں لڑا آٹھویں دن اوس نے ایک نصرانی عرب کو جاسوسی کے لئے بھیجا وہ آیا اور مسلمانوں کے لشکر میں ایک دن اور ایک رات رہا اوس نے مسلمانوں کو دیکھا کہ ان کو کچھ فکر نہیں ہے مگر اپنے کام کا سنہا لانا اور نماز اور قرآن پڑھنا اور سجان ابد کہنا ان میں نہ ظلم ہے نہ زبردستی ہے ابو عبیدہؓ کو دیکھا کہ وہ سب سے زیادہ عاجز ہیں کہیں زمین پر بیٹھتی ہیں کہیں زمین پر سو رہتے ہیں اور جب نماز کا وقت آتا ہے وہ لوگوں کو نماز پڑھاتی ہیں وہ جاسوس بادشاہ کے پاس گیا اور کہا میں اون لوگوں کے پاس سے آتا ہوں جو رات کو کھڑے رہتے ہیں دن کو روزہ رکھتے ہیں نیک کام کا حکم کرتے ہیں مجھ کو کام سے منع کرتے ہیں بابا ان بولا کہ یہ لوگ مدد دینی جاؤ کی گریں ایک تدبیر سوچی ہے اور غفلت کے وقت جا پڑوں جب اون کے پاس سامان ہوا بابا ان نے فوج طیار کی اور مسلمانوں کو کچھ خبر نہ تھی ابو عبیدہؓ رضی اللہ عنہ صبح کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں والفجر پڑھی یا شک کہ یہ آیت پڑھے ان سب کو لبالم صا دیئے تیرا رب بیشک تاک میں ہے تب ایک آواز دینے والے نے آواز دی کہ لوگو اون لوگوں پر قابو لے لیا اور ان کا دواؤ کچھ کام نہ آویگا اور اللہ نے یہ آیت تمہارے سردار کی زبان پر تمہارا بشارت دینے کے لیے جاری کی ہے مسلمانوں نے یہ آواز سن کر تعجب کیا ابو عبیدہؓ نے دوسری رکعت میں والشمس پڑھے یہاں تک پہنچی قل ھذا علیہم ربھم ربانہم فسنو لھا ولا یخاف عقباھا پس ہلاکی بھی ان پر اون کے رب نے پھر اوس کو برابر کر دیا اور اوس کو یہ ڈر نہیں کہ وہ بدلہ لینے گے

ایکا ایک آواز دینے والے لے کہا کہ بات پوری ہوئے یہ نشانہ مدد کی ہے جب ابو عبیدہ رضہ نماز پڑھ چکے ہو
اسے لوگوں نے آواز دینے والے کی آواز سننے وہ بولے ہاں سنی ابو عبیدہ رضہ بولے قسم اللہ کی یہ مدد کا آواز
دینے والا ہے اللہ ہمارے مدد کرے اور اذن پر عذاب بھیجے کا حسب طرح اگلی قوموں پر بھیجا ہے اسکا ایک
رومیوں کی فوج آہو پوچی ابو عبیدہ رضہ بولے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہر ابو عبیدہؓ بولے خالد
کہاں ہیں وہ بولے میں حاضر ہوں خالد رضہ نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والوں میں
پانچ سو اور ان کو نام لیا کر بکارا وہ سب ملکر نکلے جب رومیوں کی فوج نزدیک کی ابو عبیدہ رضہ نے آسمان
کی طرف دیکھا اور کہا یا اللہ ہم تجھی کو پوچھتی ہیں اور تجھی سے مدد مانگتی ہیں اور تجھ کو اکیلا جانتے ہیں اور
تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتے اور یہ دشمن تیرے اور تیرے کلام کے منکر ہیں اور تیرے
عاطفے میں ٹھہراتے ہیں یا اللہ اذن کے اوپر ہماری مدد کر تو نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ اللہ کو کچھ
ریہودی ہتھارے مالک ہے اور بہت اچھا مالک ہے اور بہت اچھا مددگار ہے یا اللہ اذن کے پاؤں
کو بلا دے اور اذن کے دلوں میں دہر کا ڈال دے اور ہمارے اوپر تسلی اقرار اور پرہیزگاری کا
کلمہ ہم سے چٹا دی اور اپنے دشمنوں سے ہلکونیا دی اسے وہ شخص جو وعدے کو خلاف نہیں کرتا ایک ایک
رومیوں نے ملکر حملہ کیا اور بہت بڑی شدت کی لڑائی ہوئے آخر ضرار رضہ جاکر مدینہ کو قتل کیا
عاقبتی رہ لگتے ہیں کہ ایک راوی نے کہا ہے کہ مسلمان یرموک کے دن پچیس ہزار تہی دوسرے راوی
نے کہا ہے کہ اکتالیس ہزار تھے اور یہی بات زیادہ معتبر ہے یرموک کی لڑائی میں تیسرا دن بہت سخت
تھا لڑتے لڑتے رات ہو گئے اور کافر بہت قتل ہوئے اور مسلمان تھوڑے قتل ہوئے جب رات کا
اندھیرا چھا گیا دونوں اپنے اپنے ٹھکانے پر گئے مسلمانوں کو نماز کے سوا کوئی فکر نہیں تھی اور بعد کو
رمضون کو باندھا اور ابو عبیدہ رضہ نے اون کو دو نمازین اکٹھی پڑھائیں صبح کو نماز کے بعد پڑھائی
شروع ہوئی اس روز بہت بڑی سخت لڑائی ہوئے عورتوں نے بھی خوب کافروں پر تلواریں لگائیں
رومیوں میں چالیس ہزار ملکہ زیادہ قتل ہوئے اور خالد رضہ کے ہاتھ میں اوس دن نو تلواریں
ٹوٹیں خالد رضہ ایک کافر سے لڑ رہے تھے ایک ایک گھوڑے پر سے گر پڑے اوس نے اون کی پیٹھ
پر تلوار لگائی مگر اثر نہ ہوا خالد رضہ اٹھے اور اذن کی ٹوٹی گر پڑے وہ چلائی کہ میری ٹوٹی تب ایک
شخص نے وہ ٹوٹی اڑھائی خالد نے اپنے سر پر رکھ لی وہ بولا اس حالت میں تم کہتے ہو کہ میری

ٹوپی خالد بولے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رخصت کے حج میں اپنے سر کے بال اتارے
 بیٹھے آپ کے سر کے آگے کے بال لے لیے آپ نے فرمایا اسے خالد بن ابی بکر کو کیا کر گیا بیٹھے کہا کہ یا
 رسول اللہ میں اسے رکت لوگنا اور ان سے قوت چاہو گنا اپنی دشمنوں سے لڑنے میں آپ نے
 فرمایا تنجو ہمیشہ مدد و بجائیگی جب تک یہ بال تیرے ساتھ رہیں گے سو بیٹھے ان بالوں کو اپنی ٹوپی
 میں رکھا ہے اور جب یہ ٹوپی میرے سر پہنچتی ہے اور میں کسی فوج سے ملا ہوں بیٹھے ان کو
 ہنگا دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے پہر خالد نے اوس کافر ترلو اور لگائی لوگ
 اوس کو اڑھما لے گئے اور وہ مر گیا و آقادی لکھتی ہیں کہ رومیوں کے لشکر میں حصے کے لوگوں میں
 سے ایک مرد تھا وہ حصے کے رئیسوں میں سے تھا جب رومی پرموک میں جمع ہوئے اور کسیت میں
 اترے وہ مرد اوس جگہ رہتا تھا کہ وہاں کی ہوا اچھی تھی اوس مرد نے رومیوں کی ضیافت
 کی جب وہ لوگ کہاٹے سے فارغ ہوئے بولے کہ اپنی بیوی سے کو بلا اوس نے تانا اور اؤ کو بر کہا اؤ
 لوگوں نے اپنی بات پر ہٹ کی اور اوسکی بیوی سے کو کھڑا اور سارے رات اوس کے ساتھ کھلتی رہے
 وہ مرد رویا اور چلا یا اور اؤ کو بد و عادی اؤ لوگوں نے اوسکی بیوی کو قتل کیا اوسکی ماں نے
 فوج کی سردار سے فریاد کی اوس نے کچھ نہ سنا اور اوس کے لڑکے کا بدلہ نہ لیا وہ عورت ٹوپی قسم اللہ
 کی عربوں کا تمپر قلبہ ہو گا وہ بد و عادی ہی ہوئے پلٹ گئے اوس مرد نے مسلمانوں سے کہا کہ یہ لشکر
 جو تمہارے سامنے اؤ ترا ہے بہت بڑا ہے میں ایک داؤ کرتا ہوں اوس جگہ ایک تالاب تھا
 رومیوں کو اوسکی خبر نہ تھی اوس مرد نے مسلمانوں سے کہا تم رات کے وقت پانی اؤ می جا کر اؤ
 لڑو اور پھر ہاگ چلو مسلمانوں نے نہ ہی کیا اوس مرد نے رومیوں سے کہا دیکھو مسلمان ہاگی
 جاتی ہیں اؤں کے پیچھے دوڑو وہ لوگ گہرا کر دوڑے اوس مرد نے اؤ کو اؤں تالاب کے کمرے
 مقام پر کھڑا کر دیا اور کہا اس مقام میں پانی نہ توڑا ہے وہ لوگ پانی میں گر کر پڑے اور شمار
 لوگ پانی میں ڈوب گئے صبح کو رومیوں کو خبر ہوئے کہ مسلمان ہاگے نہیں وہ اپنے مقام میں
 ہیں صبح کو ابو عبیدہ نے نماز کے بعد جہاد شروع کیا یا بان لڑنے کو نکلا آخر ہاگ چلا ایک مسلمان
 نے جا کر اوس کو قتل کیا ابو عبیدہ نے کافروں کی لاشوں کو گنا تو وہ لاشیں ایک لاکھ پانچ ہزار
 تھیں اور قیدی چالیس ہزار تھے اور مسلمانوں میں چار ہزار شہید ہوئے و آقادی محل سے

روایت کرتے ہیں کہ یرموک کی لڑائی رجب میں سن پندرہ میں تھی اس لڑائی کے بعد مسلمان دمشق میں جمع ہوئے ابن کثیر رحمہ اللہ نے یرموک کے لڑائی کے ذکر میں لکھا ہے کہ جریر جو بھاری کے بڑے سرداروں میں سے تھا نکلا اور خالد کو بلایا اور کہا سچ کہو کیا تمہارے بنی پر کوئی تلوار آسمان سے اتر رہی ہے اور وہ تلوار اونہوں نے ٹکود دی ہے کہ تم جس پر تلوار کینچی ہو اسکو ہکا دیتے ہو خالد رضہ بوسے نہیں کہا پھر تمہارا نام سیف الدین یعنی الد کی تلوار کیوں رکھا گیا فرمایا کہ الد نے ہم میں اپنے بنی کو بھیجا اونہوں نے ہکولایا کوئی ایمان لایا کوئی نہ لایا میں اونہیں لوگوں میں تھا جنہوں نے اونکو نہ مانا پھر الد نے ہمارے دلون کو پکڑا اور اون کے وسیلہ سے راہ دی اور پہنچے اون سے بیعت کی اپنے مجسفر فرمایا کہ تو الد کی تلوار ہے جسکو الد نے شریک ہٹرائیوا لون پر کینچا ہے اور اپنے مجسفر کی دعا دی اور میرا نام سیف الد رکھا گیا جریر نے کہا اے خالد تم کس طرف جاتے ہو خالد نے کہا گو اہی دینا اس بات کی کہ الد کے سوا کوئی مالک نہیں اور محمد اوسکے بندے اور اوسکی پیغام پہونچانیوالے ہیں اور اون باتون کا اقرار کرنا جو وہ الد کے پاس سے لائے ہیں کہا پھر جو کوئی اس دین میں داخل ہوا دسکا کیا رتبہ ہے فرمایا ہمارا اور دسکا رتبہ ایک ہے اوسمیں جو الد نے ہم پر فرض کیا ہمارے اشراف اور کینہہ پر وہ بولا پھر جو کوئے تمہارے ساتھ آج کے دن داخل ہوا دسکا اجر اور ثواب ہے فرمایا ہاں اور افضل ہے کہا وہ کیونکر تمہارے برابر ہوگا اور تم اوس سے آگے بڑھ گئے فرمایا سمجھئے اپنے بنی سے بیعت کی جب وہ زندہ تھے اور آسمان سے اوپر پیغام آتا تھا اور وہ ہکول اگلی امتون کی اور آسمانی کتابون کی خبر دیتے تھے اور کونشانیاں کہاتے تھے کہ جو پہنچے دیکھا اور پہنچے سنا جو کوئے اوسکو دیکھی گا وہ کیونکر تا بعد از نوگا وہ بولا مجھکو اسلام سکھلائیے خالد نے ایک مشک پانی کی اوس پر چوڑے پیر اوسکو دو رکعتیں پڑھائیں پھر خالد اور جریر دونوں سوار ہوئے پھر دونوں نے چڑھتے دن کے وقت سے سورج ڈوبنے کے قریب تک کافرون کو تلواریں ماریں اور مسلمانوں نے غار اشارے سے پڑھے اور جریر شہید ہوئے پادری مارش میں سے بھی سیرالاسلام میں ان لڑائیوں کا حال لکھا ہے اجنادین کا نام میدان ایزدادن اور حص کا نام امیس اور جلیک کا نام ہیلیو پلس اور یرموک کی ندی کا نام ہیر ویکس لکھا ہے اب پھر دوبارہ باہل پر جہاد کا سامان ہے تاریخ کامل کا اور شاہ ولی الد صاحب کی ازالتہ الحقائق کا

خلاصہ یہ ہے کہ ہجرت کے تیسویں برس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چند روز تک وعظ فرمایا اور جہاد کی رغبت دلایا اور ابو عبیدہ ثقفی جو اصحاب لون کے دیکھنے والوں میں ہیں انکو فوج کا سردار کر کے بھیجا اور انکو تاکید کر دی کہ معاملوں میں حد بنیں سے مشورہ لیا کیجیو مثنیٰ ابن حارثہ اور ابو عبیدہ ثقفی دونوں عراق کی طرف چلے اور دوسرے رستم نے بڑا لشکر بھیجا خوب لڑائی ہوئے کافر ہاگ گئے بہر ایک اور بڑا لشکر آیا ابو عبیدہ نے انکو بھی ہکا دیا فارس کے بادشاہ نے بہمن جاد کو قینل ہزار مردوں اور قینل ہاتھیوں کے ساتھ بھیجا اون میں ایک سفید ہاتھی تھا کہ وہ جان جاتا تھا وہاں فتح ہوتی تھی اور درفش کاویانی جو فریدون کے وقت سے رکھا ہوا تھا اور اسکو نشانی فتح کی جاتے تھے وہ بھی اوسکی ساتھ کر دیا ابو عبیدہ نے بہادری کر کے دریائی فرات کے پل سے پار ہو کر لڑنا شروع کیا مسلمان کچھ گہرائی ایک مسلمان نے پل توڑ ڈالا کہ ہاگنی کی راہ نہ ہے ابو عبیدہ نے اور کچھ سپاہیوں نے گھوڑوں سے اتر کر تلواریں کینچل کر ہاتھیوں کی سوندھیں کاٹ ڈالیں ابو عبیدہ نے اوس سفید ہاتھی کی سوندھ کاٹ ڈالی ملتے وقت اونکا پاؤں ہسلا دے گر پڑے سفید ہاتھی نے انکو کھل ڈالا اور وہ شہید ہوئے پھر سات جوان مردوں نے اونکا جند اڑھایا وہ سب شہید ہوئے آخر کو مثنیٰ نے جند اڑھایا اور لڑنا شروع کیا کافر ہاگ گئے مسلمانوں نے پھر پل کو درست کیا اور اس پار چلے آئے اس لڑائی میں چار ہزار مسلمان شہید ہوئے چند روز تک کافر لڑنے کو نہ آئی چودہویں سال جریر ابن عبداللہ بنی رضیم سے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چار ہزار مرد و بچہ اور کندہ اور اور قوموں سے طیار کر کے جریر کو اونکا سردار کیا اور عراق کی طرف مثنیٰ کی مدد کے لیے بھیجا اور مثنیٰ کو لکھ بھیجا کہ جریر کی عزت اور تعظیم کریں کیونکہ اوس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے تاریخ کامل میں ہے کہ مسلمان یوہدین جمع ہوئے جواب کوفہ کے قریب ہے اور مہران نے کہلا بھیجا کہ تم پار اور ترو گے یا ہم پار اور ترو گے تم ملک آدین مثنیٰ نے کہلا بھیجا کہ تم اور مہران پار آیا اور فرات کے کنارے پار اور مثنیٰ نے کہا کہ میں تین بار امدا کر کہوں گا تب تم طیار ہو جائیو بہر چوتھی بار میں حملہ کیجیو جب پہلے بار امدا کر کہا کافر طہی سے دوڑ پڑے مثنیٰ نے خوب جہاد کیا مہران مارا گیا اوسکی فوج ہاگی مثنیٰ مل تک پہنچی اور کافروں کا سر روک لیا مسلمانوں نے انکو قتل کیا مسلمانوں میں

اور فارس والوں میں کوئی اور لڑائی ایسی نہیں ہوئے جسکی ہڈیاں اس سے زیادہ باقی رہی ہوں
 قتل کئے ہوؤں کی ہڈیاں ایک مدت تک باقی رہیں اور لوگوں نے اٹکل کیا کہ ایک لاکھ قتل ہوئے
 اب جس جگہ سکون ہے اوس کے اور فرات کے کنارے کے درمیان میں کافر قتل ہوئے ازالۃ العقاب
 میں ہے کہ پرنسپل رہوین سال فارس کے بادشاہ یزدجرد نے بہت بڑا لشکر جمع کیا اور یزدجرد
 ملائن میں بیٹھا اور رستم کو فوج کا سردار کیا ادھر سے حضرت عمرؓ نے ہر طرف سے بہادریوں کو
 بلایا بہت بڑا محمدی لشکر طیار کیا حضرت سعدؓ رضی اللہ عنہ و قاص کے بیٹے تھے انکو اوس لشکر کا سردار
 کیا اور فنی اور جریر کو لکھ بھیجا کہ سب سعد کے چندے کے نیچے رہیں اور اوسکو عراق کے طرف
 سردار سمجھیں حضرت عمرؓ بار بار پہلوانوں کو اون کے پاس بھیجتے رہے تیس ہزار اور کئی ہزار مرد
 سعدؓ کے ساتھ جمع ہوئے اونہیں ایک ہزار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والوں میں سے
 تھے اور اون میں سے فناوے وہ تھے جو بدر کی لڑائی میں آپ کے ساتھ حاضر رہے تھے حاکم
 کی کتاب میں ہے کہ قادیسیہ کے دن مغیرہ ابن شعبہؓ رضی اللہ عنہ فارس کے سردار کے پاس بھیج گئے وہ بلا
 کہ تم وہ لوگ ہو کہ تمکو اپنے شہروں میں اتنا کہا نا نہیں ملتا کہ تمہارا پیٹ بھرے سو تم اپنی حاجت
 کے موافق اناج ملے اور تمکو دیدیگی کیونکہ تمکو تمہارا قتل کرنا ناگوار ہے مغیرہؓ رضی اللہ عنہ نے قسم اسی کی
 ہم اسلئے نہیں آئے لیکن ہم وہ لوگ تھے کہ تہرون کو اور تیوں کو پوچھتے تھے کہ ہر جب کوئی تہر
 اوس تہر سے اچال جاتا تھا اوسکو پیشک دیتے تھے اور دوسرا تہر لے لیتی تھے اور رب کو نہیں
 پہچانتے تھے یہاں تک کہ اسنے ہمارے اپنے لوگوں میں سے ایک پیغام بھیجا نیدا الہا ہر طرف
 بیجا اوس نے تمکو اسکی تابعداری کے طرف بلایا ہم اوسکے تابع ہوئے اور تمکو حکم ہوا کہ اپنے
 دشمنوں سے زمین جنہوں نے اسکی تابعداری چھوڑ دی اور ہم اناج کے لیے نہیں آئے لیکن
 ہم اسلئے آئے ہیں کہ تمہارے لڑنے والوں کو قتل کرینگے اور تمہارے لڑکوں کو قید کر لیں گے اور
 جو لڑنے اناج کا ذکر کیا سو بیشک تمکو اتنا اناج نہیں ملتا تھا کہ اوس سے ہمارا پیٹ بھرے اور
 بیٹھے وقت تمکو اتنا پانی بھی نہیں ملتا تھا جس سے ہم چمک جاویں پر ہم تمہاری زمین میں
 آئے یہاں پہنچے بہت اناج اور بہت پانی پایا قسم اسکی ہم اس سرزمین سے نہیں سرکینگے
 یہاں تک کہ یہ زمین تمکو ملے یا تمکو پر حضرت سعدؓ نے ہر طرف فوجیں بھیجیں اور رستم نے ایک

پل طیار کیا اور دریا کے اسطرح آیا حضرت سعد نے لشکر کے سرداروں کو بڑی بڑی فصیحین فرمائیں
 اور اسد کے وعدے یاد دلائے اور شاعروں کو حکم کیا کہ ہاؤر سی دلا نیوالی شعرین پڑھیں اور قرآن
 پڑھنے والوں کو حکم کیا کہ سورہ انفال پڑھیں جب اونہوں نے سورہ انفال شروع کی دلون کو تسلی
 ہوئی پھر فرمایا کہ جب مدو کی ہواؤں کے چلنے کا وقت یعنی نماز کا وقت آوے میں اسد اکبر کو نگا
 تم بھی اسد اکبر کیو اور سامان لڑائی کا طیار کچھو جب دوسری بار اسد اکبر کی جاوے زرہ ہنیو
 اور تیار لڑائی کے اوٹھا یو جب تیسری بار اسد اکبر سنو جو ان لوگ لڑائی کے میدان میں آئیں
 اور چوتھی بار اسد اکبر سنکر کیو لاجول ولا قوۃ الا با اسد العلی العظیم اور سب ملکر دشمنوں سے لڑو
 یہ خلاصہ یہ ہے کہ تین دن اور ایک رات لڑائی قائم رہے جو تھے دن فتح ہوئی پہلے دن
 فارس والی لوگ گھوڑوں پر سوار ہو کر آئے اور تیرا نماز دن کو ہاتھیوں پر بٹھا کر لائی محمدی
 نے اسد کی مدد سے لڑنا شروع کیا پہلے غالب بن عبد اسد سدی اور عاصم ابن عمرو تیسری میدان
 میں آئے او دہر سے بھی دوسرے رات کے ایک کو غالب گندین باندہ کر سعد رض کے پاس لائے
 دوسرے پر عاصم نے حملہ کیا وہ ہاگ گیا عاصم اس کے بدلے ایک اونٹ سوار کو پکڑ لائے کا فو
 میں ایک بڑا تیرا انداز تھا وہ عمرو ابن معدی کرب کے ارادے پر میدان میں آیا عمرو نے ایک
 تیر پھینکا اور اسکو زمین پر گرایا اور اسکا سر کاٹا پھر مہران جو آذربایجان کا حاکم تھا گھوڑے
 پر اترتا ہوا آیا منذر ابن حسان سے اسکو نیزہ مارا اتنے میں جریر ابن عبد اسد بھی پہونچے اور
 اسکا سر کاٹا کافرون نے ہاتھیوں کو دوڑایا اور سبھوں نے ملکر مسلمانوں پر حملہ کیا اونکا
 ارادہ تھا کہ قوم بھیلہ کو بالکل فنا کر دیں کیونکہ مہران کو جریر بھی لٹنے قتل کیا تھا سعد رض نے طلحہ
 سدی کو حکم فرمایا کہ اپنی قوم کے ساتھ جلد اون کی مدد کو پہونچو جب یہ لوگ میدان میں پہونچی
 کافرون میں کا ایک بڑا سردار میدان میں نکلا طلحہ نے نیزہ مار کر اسکو قتل کیا پھر سبھوں نے
 ملکر ہاتھی کے سواروں پر تیر بربائی اونہیں اکثر ہاگ کئے اشعث ابن قیس کنزی نے اپنی
 قوم کو پکارا کہ اسدیوں نے شیروں کا کام کیا تمکو کیا ہوا اس قوم نے بھی حملہ کیا باقیوں کو بھاگا
 دیا بعد اس کے کافرون میں کے سرداروں میں سے ذوالحاجب اور جالیوس بڑا لشکر اور
 دروست ہاتھیوں کو لیکر آئے سعد رض کی طرف سے چوتھی بار اسد اکبر کی آواز بلند ہوئے سب

مسلمان مکر لاجل ولا قوۃ الا بالاسد العظیم پڑھتے ہوئے کافروں پر ٹوٹ پڑے قوم اسد اور بکلیہ
اور کندہ کے لوگ خوب لڑے اور ان میں سے بہت شہید ہوئے سعد رضی نے عاصم ابن عمر و تمیمی کو
کہلا بھیجا کہ ایسی تدبیر کرو کہ ہاتھیوں کے سوار عاجز نہ ہو جاویں عاصم نے تمیم اور اسد کے تیر اندازوں
کو حکم کیا کہ وہ ہاتھیوں پر دوڑے اور اونکا مونہ سپرد یا پیر آواز دی کہ ہاتھیوں کی رسیاں کاٹ
ڈالو جب رسیاں کاٹ ڈالیں سوار زمین پر گر پڑے دشمن ہباگ گئے حضرت عمر رضی نے ابو عبیدہ کو
کہا تھا کہ ایک فوج طیار کر کے ہاشم ابن عقبہ ابن ابی وقاص کو اور نخاسروار کر کے بھیج دو سو ایسا
اتفاق ہوا کہ دوسرے دن تعقاع جو ہاشم کے لشکر کا پیشوا تھا ڈیڑھ ہزار سواروں کے ساتھ
ہونچا لوگوں کو بڑے تسلی ہوئی تعقاع میدان میں آیا اور ہر سے ذوالحاجب نکلا تعقاع نے پکارا
کہ اے بلی والوں کے بدلہ لینے والو پہاڑ کو قتل کیا دو شخص درنگی حارث ابن ظبیان تعقاع
کے مدد کو پہونچی دونوں نے اون دونوں کا قتل کیا کافروں کے لشکر میں بڑی شکست
پڑی دو پہر کو دونوں فوجوں نے کچھ آرام لیا ظہر کے نماز کے بعد پہاڑ اٹی کی آگ بہڑ کی تیسرے
دن لشکر ہاشم کا پہونچا پہلے حملہ ہوا پر تیروں اور نیزوں سے لڑائی ہوئے پہر دوڑنے میں مقابلہ
ہوا پہر کشتی ہوئی ہاشم نے کافروں کی دہنی طرف کی فوج پر حملہ کیا اور ان کی صفوں کو تتر بتر
کر دیا پہر عمر و ابن سعد ہی کرب لے اپنے یاروں کو لڑائی پر طیار کیا اور کافروں کی بچ کی فوج
پر دوڑے اور بہتوں کو قتل کیا کافروں کا ایک سوار نکلا اوہر سے ایک مسلمان بہت قد نکلا
اور اوہ کو تلوار سے قتل کیا کافروں نے اپنی فوج کو دو حصہ کر کے مقابلہ کیا پہلی فوج کے آگے سفید
ہاتھی تھا وہ لوگ تعقاع اور عاصم کے سامنے آئی اور دوسری فوج کے آگے اور ایک ہاتھی تھا
وہ لوگ جمال ابن مالک اسدی کے سامنے آئے سعد کے حکم سے تعقاع اور عاصم نے نیزہ اڑھا کر
ایک بار سفید ہاتھی سے سامنا کیا اور جمال نے دوسرے ساتھی کے ساتھ دوسرے ہاتھی کا سا
کیا اور ہر ایک کے ساتھ ایک جماعت ہمراہ ہوئے ان چار جوان مردوں نے اپنے اپنے ہاتھیوں
کے آنکھوں میں ہونک دی ہاتھی چلاتی ہوئے اپنے لشکر میں ہباگ گئے پہاڑ اور لشکر والوں کو
تتر بتر کر دیا پہر مسلمانوں نے بلند آواز سے اسدا کہہ کر لڑائی میں مشغول ہوئے رات تک یہی معاملہ
رہا اسد نے بڑا صبر مسلمانوں کے دل میں ڈالا ایک فوج دوسری فوج میں مل گئی ساری

اسی طرح گذری آدھی رات کو سعد رضی اللہ عنہ نے دعا کی صبح کو مسلمانوں کو تسلی دیکر جہاد کی غیبت
 دلائی سب دن چڑ بافتح کی ہوا آئی جو تیر محمدیوں کے لشکر سے چلا کافروں تک پہنچا اور دشمنوں کا
 جو حربہ آیا اولٹا پڑا آخر کو ہلال ابن علقمہ نے رستم کا سر کاٹا اور رکار دیا کہ میں نے رستم کو قتل کیا ہے
 آواز کو سنکر ایرانی لوگ سب ہبا گئے اور مسلمانوں نے اونکا پیچھا کرتے ہتھوں کو قتل کیا سعد رضی
 اللہ عنہ کا لشکر کیا بعد اسکے قادیسیہ کا قلعہ فتح کیا کافروں میں سے لاکھ آدمی قتل ہوئے اور مسلمانوں
 میں سولہ ہزار پانسونہ و شہید ہوئے تاریخ کامل میں ہے کہ ہزار ابن خطاب نے دفن کاویا
 لے لیا اور وہ فارس والوں کا بڑا جہنڈا تھا اب اسکی عوض میں اونکو تیس ہزار دی گئے
 جانا چاہی کہ یہ لڑائی سبھی دریائے فرات پر تھی یہی خاص مقام شہر بابل کا ہے جسکی فتح ہوئی
 اللہ نے خبر دی تھی امام ابو یوسف کتاب الخراج میں فرماتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا اسمعیل نے
 جو ابو خالد کے بیٹے ہیں کہا کہ ہم سے حصین نے بیان کا اونہوں نے ابو دائل سے روایت کی کہ سعد
 ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ یہاں تک کہ قادیسیہ میں اترے تو شاید ہم لوگ سات ہزار یا آٹھ ہزار
 سو زیادہ تھے اور شہر کا دس دن سا ٹھہرنا اسکی قریب تھے جب وہ اترے اونہوں نے ہم سے کہا تم
 پلٹ جاؤ کہ ہم تمہارے پاس کچھ گنتی نہیں دیکھتے یعنی شمار میں تم بہت کم ہو اور ہم تمہارے پاس
 کچھ قوت اور ہتھیار بھی نہیں دیکھتے تم پلٹ جاؤ کہا ہم پلٹنے والے نہیں ہیں اونہوں نے کہا تم ہمارے
 پاس ایک عقلمند مرد کو بھیجو کہ وہ ہمارے خبر دیوے کہ تم کیوں آئے ہو کیونکہ ہم تمہارے پاس کچھ
 گنتی اور کچھ سامان نہیں دیکھتے تب مغیرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ہمارے پاس کچھ گنتی اور سامان نہیں دیکھتے
 دو تم کس باعث سے اپنی شہروں سے آئی ہو کیونکہ ہم تمہارے ساتھ کچھ گنتی اور سامان نہیں دیکھتے
 مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہم لوگ کبختی اور گمراہی میں تھے پھر اللہ نے ہم میں ایک بنی کو بھیجا اور ہمارے
 وسیلہ سے راہ دکھائی اور اونکے ہاتھوں پر سکور رزق دیا رستم بولا ہر تو ہم تمکو قتل کریں گے
 مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر تم ہمارے قتل کرو گے ہم بہشت میں جاوین گے اگر ہم تمکو قتل کریں گے تم آگ
 میں جاؤ گے ہمیں تو ہمارے جزیہ دو تب وہ لوگ چلائی اور بولے ہمارے اور تمہارے بیچ میں
 صلح نہیں ہے مغیرہ رضی اللہ عنہ نے تم ہماری طرف پار اترو گے یا ہم تمہاری طرف پار اتریں رستم
 بولا ہم تمہاری طرف پار اتریں گے تب مسلمانوں نے ڈھیل دی یہاں تک کہ انہیں سے پار اتریں

جولوگ پاراوتر سے پہراون پر مسلمانوں نے حملہ کیا اور انکو قتل کیا اور بگا دیا عبداللہ بن جحش نے
 کہا ہے کہ پہنے اونکو بگا دیا یہاں تک کہ وہ فرات تک پہونچی ہم پہر سوار ہوئے اور اون کو ڈھونڈا وہ
 ہاگے یہاں تک کہ سوار تک پہونچی اور پہنے اونکو ڈھونڈا اور وہ ہاگے یہاں تک کہ قراہ تک آئی اور
 پہنے اونکو ڈھونڈا اور وہ ہاگے یہاں تک کہ وہ مدائن تک آئے لشکر والوں کے سپاہیوں نے ہکو
 سرحد کے نزدیک پایا اور چار گھوڑے سواروں سے لڑے اور لشکر والوں کے سپاہی ہاگ
 گئے یہاں تک کہ مدائن میں پہونچی اور ہم چلے یہاں تک کہ دجلہ کے کنارے پہراوتر کے کچھ لوگ ہم میں سے
 کلو اذاسے اور مدائن کے نیچے سے پار ہوئے اور پہنے اونکو گیر لیا یہاں تک کہ اون کو گون کو کتوں
 اور لیتوں کے سوا کوئی کھانے کی چیز نہ ملی تب وہ ایک رات میں اپنا اسباب لا کر چلے یہاں تک کہ
 جلولا تک آئی مدائن کی لڑائی کا پورا بیان ابن کثیر انبی تاریخ میں یوں لکھتے ہیں کہ یہر سعد رض
 بڑے بڑے لشکر اور بہت ہتھیار لیکر اس ارادہ پر چلے کہ مدائن کو فتح کریں کچھ دن سوال کے باقی تھے
 یہر سب لوگ کو فہم میں اور ترسے زہرہ جو فوج کے سرداروں میں تھے وہ سب کے آگے مدائن کی طرف
 چلے واقدی نے زہرہ کی جگہ نہر لکھا ہے اور لکھا ہے کہ سعد رض نے اپنی آگئی کی فوج پر زہرہ میں
 حویرہ کو بھیجا اور اون کے بعد عبداللہ اور شریحیل ابن شمس کا کو بھیجا اور اون کے بعد ہاشم ابن
 عتب اور خالد ابن عرفجہ کو بھیجا آئے ایمان والوں اب اون سات چرواہوں کو اپنے سات حاکموں کو
 اور آٹھ سرداروں کو گلو حین کی جناب میکا علیہ السلام نے خبر دی تھی اور فرمایا تھا کہ ہم سات
 چرواہے اور آٹھ سردار قائم کر کے اس ملک پر چڑھائی کریں گے چرواہا ان پاک کتابوں کی
 بولی میں حاکم کو کہتے ہیں پہلے فوج کے سات حاکموں کو گن لو حضرت ابو بکر رض نے مثنیٰ ابن حارث
 شیبانی کو بھیجا وہ عراق میں برس پہر لڑے رہے یہر چاکم میں بہر خالد رض کو اون کی مدد کے
 لئے بھیجا یہر دوسرے حاکم میں بہر حضرت عمر رض نے ابو عبیدہ ثقفی کو فوج کا سردار کر کے بھیجا یہر
 تیسرے حاکم میں بہر جریر ابن عبداللہ رض کو فوج کا سردار کر کے بھیجا یہر چوتھے حاکم میں بہر سعد
 ابن ابی وقاص کو سرداروں کا سردار کر کے بھیجا یہر پانچویں حاکم میں بہر شمس ابن عتبہ کو
 فوج کا سردار کر کے بھیجا یہر چھٹی حاکم میں بہر بلخ برس عبداللہ بن شمرین رض کو فوج کا
 سردار کر کے نہاوند کی فوج کے لیے بھیجا عراق کا ملک پورا فتح ہو چکا اب آٹھ سرداروں کو گن لو

ایک سید ابن عمر و انصار علی جنکو خالد نے ایک فوج کے ساتھ بھیجا دوسرے زہرہ جنکو سعد نے اپنا
 کی فوج پر بھیجا تیسرے عبداللہ جو تھے شریک جنکو زہرہ کے بعد بھیجا پانچویں ہاشم ابن عتبہ
 خالد ابن عرفہ جنکو اون کے بعد بھیجا ساتویں ابو موسیٰ رض جنکو حضرت عمرؓ نے تھانوں کی لڑائی
 پر بھیجا اور اونکو لکھ بھیجا کہ بصرہ والوں کے ساتھ جلو آٹھویں حذیفہ رض جنکو حضرت عمرؓ نے
 لکھ بھیجا کہ کوفہ والوں کے ساتھ جلو اب ہمدان کی طرف چلنے والوں کا حال سنو اب کوفہ
 لکھتے ہیں کہ زہرہ سب کے آگے مدائن کی طرف چلے ایک فوج فارس کے کافروں کی اون کو
 ملی زہرہ نے اونکو ہنگام دیا اور فارس کے کافر ہباگ کربا بل کی طرف گئے اور وہاں بڑی فوج
 جمع تھی اون لوگوں میں سے جو قادیسیہ کی لڑائی کے دن ہباگ کے تھے اونہوں نے اپنے اوپر
 فرزان کو سردار کر لیا تھا زہرہ نے حضرت سعدؓ کو یہ حال کھلا بھیجا حضرت سعدؓ ہا بل
 کی طرف چلے خوب لڑائی ہوئے جناب سعدؓ نے اونکو ہنگام دیا جتنی دیر چادر کے پھینکے تھے
 لگتی ہے اتنی دیر بھی نہیں لگی جلدی سے اونکو ہنگام دیا کچھ لوگ اونہیں کے مدائن کی طرف
 چلے گئی اور کچھ نہاوند کی طرف ہباگ گئے اور حضرت سعدؓ چند روز ہا بل میں ٹھہرے پھر
 ہا بل سے مدائن کی طرف چلے فارس والوں کی ایک اور فوج ملی اون سے بھی خوب لڑائی ہوئی
 فارس والوں کا سردار جسکا نام شہر یار تھا لڑنے کو آیا دوسرے ایک مسلمان نے جسکا نام
 نائل تھا اوکا سامنا کیا پہلے دونوں ہرے لڑے پھر تلوار سے ہر کشتی لڑ کر دونوں گھوڑے
 پر سے گر پڑے شہر یار اوس مسلمان کے سینہ پر گرا اور ایک خنجر اوس کے پیچ کرنے کے لئے
 نکالا شہر یار کی اوننگی مسلمان کے مونہ میں جا پڑی اوس نے کاٹ کھایا کہ شہر یار میتاب ہو
 خنجر اوس کے ہاتھ سے گر پڑا مسلمان نے خنجر لیکر شہر یار کو فوج کر ڈالا اور اوسکا گھوڑا اور
 دو گنگن اور اسباب لے لیا اور اوس کے ساتھ والے ہباگ گئے پھر حضرت سعدؓ نے نائل کو
 قسم دی کہ جب لڑائی ہوئی وہ شہر یار کے دونوں گنگن پہن لیوے اور اوسکی گھوڑے
 پر سوار ہو دے اور وہ ایسا ہی کیا کرتا تھا فائدہ سونا پھنا مہ کو حرام ہے مگر توڑی
 دیر پھنا خصوصاً کافروں کے دل جلانے کے لئے درست ہے پھر جناب سعدؓ نے زہرہ کو
 کوئی سے نہ شہر تک اپنی آگے کر لیا اور چلے اور جبوقت سعدؓ شہر نہر شہر میں اونری

تھی ہجرت سے سولہواں برس شروع ہوا فارس کے بادشاہ کے جو دشمن تھے اون میں سے ایک شہر یہ ہے جس کا نام نہرشیر ہے جو چیم کی طرف دریائے دجلہ کے پاس تھا اوس شہر کے لوگوں نے اپنی شہر میں بڑی مضبوطی کی اور مسلمانوں کو شہر میں آنے سے روکا مگر یوں نے شہر کو گھیر لیا اوس شہر کے کافر نکلتے تھے اور اڑتے تھے اور قسم کھاتے تھے کہ ہم کہی نہ بہا گیں گے اسد نے اونکو جھوٹا کر دیا اور ہنگا دیا اونہوں نے اپنے شہر میں پناہ پکڑی جناب سعد رض نے اونکو گھیرا ہا تک کہ اونہوں نے کہتے اور بیان کیا میں اون میں سے ایک مرد مسلمانوں کے سامنے کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ بادشاہ کہتا ہے کہ تمکو صلح منظور ہے اس بات پر کہ دجلہ کی وہ طرف جو ہمارے نزدیک ہے وہ ہمارے ہاں تک ہمارے عمل میں رہے اور دجلہ کی وہ طرف جو تمہارے نزدیک ہے وہ تمہارے ہاں تک تمہارے عمل میں رہے کیا ابھی تمہاری بیٹی نہیں ہرے مگر یوں کی طرف ایک مرد تھے جو ابو مرقن کہلاتے تھے اون کی زبان سے اسد نے ایسی بات کہوا دی کہ اونکو کچھ خبر نہوئے کہ بیٹے کیا کہا وہ شخص بادشاہ پاس اور شہر والوں کے پاس گیا اور جو کچھ سنا تھا اون سے بیان کیا وہ لوگ نہرشیر سے ہاگ کر مدائن کی طرف چلے گئے لوگوں نے ابو مرقن سے کہا تم نے اون سے کیا کہا وہ بولے قسم اوسکی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچی دین کے ساتھ بھیجا ہے مجکو خبر نہیں کہ بیٹے کیا کہا مگر یہ کہ میرے اوپر سکی نہ ہے یعنی فرشتے ہیں اور میں امیدوار ہوں کہ وہ ایسی بات بولے ہوں جس میں بہتری ہو اور لوگ اون کے پاس آتے تھے اور اون سے یہ حال پوچھتے تھے اور اون پوچھنے والوں میں جناب سعد رض بھی تھی وہ وہاں تشریف لائے نہ جان ابو مرقن اوترے ہوئے تھے اور فرمایا اسے ابو مرقن نے کیا کہا وہ اسد وہ لوگ ہاگے جاتے ہیں اونہوں نے قسم کھائی کہ مجکو خبر نہیں کہ بیٹے کیا کہا جناب سعد رض نے لوگوں کو پکارا اور اون کے ساتھ شہر کی طرف گئے شہر میں سے ایک مرد نے پکارا الامان پر پہنچے اوسکو اماں دی وہ بولا قسم اسد کی شہر میں کوئی نہیں ہے لوگوں نے دیواروں پر چڑھ کر دیکھا کسی کو نہ پایا یہ وہ مدائن کی طرف ہاگے یہ بات صفر کے مہینہ میں تھی پہر پہنچے اوس مرد سے اور کہہا اور قیدی آدمیوں سے پوچھا کہ یہ لوگ کس باعث سے ہاگے وہ لوگ بولے کہ بادشاہ نے تمہاری طرف ایک مرد

یہاں کہ صلح کا پیغام دیوے تھے مین سے ایک مرد نے جواب دیا کہ ہمارے ہمارے سچ مین کہی صلح نہوگی
 یہاں تک کہ ہم افریڈین کا شہد کوئی کے ترسج کے ساتھ کہا مین کے بادشاہ بولا کہ ہاں خرابی ہماری
 اون لوگوں کے زبانوں پر تو فرشتے بولتے مین ہکو عربوں کی طرف سے جواب دیتے مین بہر بادشاہ
 نے لوگوں کو کوچ کا حکم دیا کہ یہاں سے مدائن کی طرف چلو وہ لوگ کشتیوں پر بیٹھ کر پار ہو کر مدائن
 کو گئے اور وہ یہاں کے بہت پاس ہے جب مسلمان ہمیشہ مین داخل ہوئے اور انکو مدائن کا
 اور جملہ محل نظر آیا و اقدی لکھتی مین کہ یہ لڑائی جو شہر پار سے ہوئے یہ کہ کوئی تار یا کے پاس ہوئے
 جب شہر پار مارا گیا تو لکھا ہے کہ جناب سعد رضہ کوئی تار یا مین اس مکان مین اور سے جہاں
 کافروں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قید کیا تھا جناب سعد رضہ نے وہاں نماز پڑھی اور اسد
 کا شکر کیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور چند روز کوئی تار یا مین مقام کیا پھر لکھا ہے
 کہ سعد رضہ نے زہر کو آگے بڑھا دیا بارہ ہزار سواروں کے ساتھ چلے اور انکو سا باط کے لوگ لے
 اور صلح چاہی نہ ہیرے صلح کر لی پھر ایک اور فوج فارس والوں کی لڑنے کو آئی اور نکاسر دار
 مارا گیا مسلمان انکے پیچھے چلے یہاں تک کہ ہمیشہ مین اور سے و اقدی لکھتے مین کہ سعد رضہ نے
 ہمیشہ رو دہینہ قیام کیا اور اپنی فوج مین لڑنے کے لئے فرات اور دجلہ کے کنارے پر پہلا دین
 ہمیشہ کے لوگوں نے تیر اور تیر اور گوہن پہنکنی شروع کی سعد رضہ نے بھی گوہن بنوائے
 اور بہت دنوں تک اس شہر کو گریز رہے وہ لوگ لڑنے کو نکلے مسلمان بھی خوب لڑے اور
 فارس کے کافروں نے تیر اندازی کی اور عرب بھی تیروں سے لڑے پھر و اقدی لکھتے ابو معمر
 کا قصہ لکھا ہے جو اوپر ہو چکا اور لکھا ہے کہ اون سے اسد نے وہ بات بولنا دی جسکو وہ نہیں جانتے
 تھے اور انہوں نے اسکو فارسی مین جواب دیا اور وہ فارسی کہہ بھی نہیں جانتے تھے اور
 اسکو اچھی طرح نہیں بول سکتی تھی تاریخ کامل مین ابو مقرب کا نام اسو دابن قطبہ لکھا ہے
 و اقدی لکھتی مین کہ مسلمان ہمیشہ مین داخل ہوئے وہاں کوئی نہ تھا اس پر قبضہ کر لیا اور
 سعد رضہ نے وہاں تین دن قیام کیا پھر کافروں کی کشتیاں کچلے مین محمد یوں نے وجہ مین کو
 والد نے اور ہر سے کافروں کی فوج پانی مین آئی مسلمانوں نے انکی آنکھوں مین نیزی ہوئے
 وہ لوگ بہا گئے اور اون مین کے اکثر قتل ہوئے اور تھوڑے سے بچ کر کنارے پر ہو گئی پھر

سعد رضی اللہ عنہ اور لوگوں کو وجہ میں اوتارا اور اس میں موجبین اور چلتی تہین لوگ پیرنے میں محنت کرتے
 تھے اور موجود کا اور دریا کے جوش کا کچھ خیال نہیں کرتے تھے اللہ کے بہرہ سی پر چلے جاتے
 تھے حضرت سعد رضی اللہ عنہ دعا کی تھی اور ان کی دعا سے سب مسلمان سلامت رہے کسی کا سبب
 بھی نہیں ڈوبا ایک شخص کا لکڑی کا پیالہ بہ گیا تھا موج او سکولے گئے تھے اور سب نے دعا کی
 کہ یا اللہ ایسا نہ کیجو کہ ان سبھوں کے بیچ میں سے میرا ہی اسباب جاتا رہے پھر اس پیالہ کو
 لہر نے اس طرف پھینک دیا جدھر لوگ جاتے تھے لوگوں نے او سکولے لیا اور حبس کا تھا او کو
 دیدیا ابن کثیر لکھتے ہیں یہ بہت بڑا معجزہ تھا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بڑی کرامت
 تھی آپ کے اصحابوں کی امداد ان سے راضی رہے پھر مسلمان مدائن میں داخل ہوئے نذر دہاگا
 اور حلوان میں جا کر پڑا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مدائن کے بادشاہی محل میں جمعہ کی نماز پڑھی
 اور او جلی محل میں داخل ہوئے اور مال اور خزانہ بادشاہ کا سب لوٹ لیا واقعی لکھتے ہیں
 کہ سعد رضی اللہ عنہ دن سے محل میں داخل ہوئے اسی دن سے نمازین پوری پڑھیں یعنی چار
 رکعتیں پڑھیں کیونکہ انہوں نے وہاں رہنے کی نیت کی تھی ابن کثیر لکھتے ہیں کہ او جلی محل
 کے فتح ہونے کی خبر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا مدائن
 بہت بڑا آباد شہر تھا محمد یون کے قبضہ میں آیا واقعہ میں پھر مدینہ کی بی بی یعنی شہزادہ کی بیوی تھیں حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ جناب امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں دسے ڈالین تاریخ کامل میں ہے
 کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے عدی ابن حاتم رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ وادع تو سن لیا کہ باطل
 کے او جلی محل فتح ہوئی وہ کہتے ہیں میں مسلمان ہوا اور مدینہ دیکھا کہ او جلی محل فتح ہوئے
 ازالۃ الخفا میں ہے کہ نذر دہاگا اور حلوان میں جا کر پڑا اور پڑا لشکر حلوان میں جمع ہوا
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارہ ہزار کا لشکر یا شتم ابن عقبہ کو سردار کر کے جلوہ کی طرف بھیجا اسی بار
 مدائن کی سوی آخر کافروں کا لشکر ہاگایز دہر و حلوان سے رے کی طرف بہاگا کچھ فوج حلوان
 میں چھوڑ گیا تاریخ کامل میں ہے کہ جلوہ اسلمی نام رکھا گیا کہ ایک لاکھ کافر قتل ہوئے سارے
 میدان کو لاشوں نے ڈھانک لیا امام ابو یوسف کی روایت میں عبد اللہ ابن جحش کی زبانی
 جلوہ کے ذکر میں لکھا ہے کہ وہی وہ لڑائی تھی جس میں اللہ نے ان کو ہلاک کیا اور اس نے

جراون ہین باقی تھے وہ نہاوند کی طرف چلے گئے پھر ہر شہر کے لوگ اپنی حدوں اور اپنی شہروں کی طرف چلے جاتے تھے اسے ایمان والو حضرت اشعیا علیہ السلام کے تیسویں باب کی چودھویں آیت کو پڑھ کر دیکھ لو وہاں یہ خبر ہے کہ ہر ایک اپنے وطن کو ہالگی گا یہاں کا یہاں کا دکھو رہا کہ جو جو لوگ ہر شہر کے حج ہوئے تھے سب اپنے اپنے شہروں کی طرف ہاگ گئے پھر امام ابو یوسف کی روایت میں جلو لاک لڑائی کے بعد لکھا ہے کہ حیرہ اور فرات کے درمیان میں کوفہ کا خط کہینچا اور وہاں اترے تاریخ الخلفاء میں ہے کہ پندرہویں سال جناب سعد نے شہر کوفہ بنایا ابن کثیر لکھتے ہیں کہ پہلے مسجد نبائی پھر گھر نبائی امام نووی رحمہ اللہ میں لکھتے ہیں کہ قادسیہ اور کوفہ کے بیچ میں دو منزل کے قریب ہے اور قادسیہ اور بغداد میں پانچ منزل بیچ میں ہے تاریخ الخلفاء میں ہے کہ سن سولہ میں مکرت فتح ہوا تاریخ کامل میں ہے کہ انطاہق موصل سے مکرت کی طرف گیا اور خندق کو دیا اور اس کے ساتھ رومی اور قوم ایاد اور تغلب اور نمر تھے حضرت سعد نے فوج بھیجی جو بیس لڑائیاں ہوئیں قوم تغلب اور ایاد اور نمر کے لوگ مسلمان ہو گئے عبدالسد جو فوج کے سردار تھے انہوں نے کہا یہی جگہ ہے کہ جب تمہارا ابا عبدالکریم بنو توحان لیجیو کہ ہم نے خندق کے دروازے سے لے کر اس وقت تم وہ دروازے لے لینا جو دجلہ کے نزدیک ہیں اور ابا عبدالکریم اور حسیہ قالو پاؤ اسکو قتل کرنا سر عبدالسد اور سب مسلمان اٹھیں اور ابا عبدالکریم اور تغلب اور ایاد اور نمر والوں نے بھی ابا عبدالکریم اور سب مسلمانوں کے گمان کیا کہ مسلمان ان کے پیچھے سے دجلہ کے قریب سے آئی انہوں نے ان کے دروازوں کا قصد کیا جنہیں مسلمانوں کی فوج تھی مسلمانوں کی تلواروں نے انکو لے لیا خندق والوں میں سے کوئی نہیں بچا عبدالسد نے ربعی ابن افکل کو مطلع کیا کہ اس کی طرف یعنی نینوی اور موصل کی طرف بھیجا اور ان لوگوں نے صلح قبول کر لی اور کہا گیا ہے کہ حضرت عمر نے عقبہ کو موصل کے ارادہ پر عامل کیا انہوں نے سن بیس میں اسکو فتح کیا وہ وہاں پہنچی تب نینوی کے لوگ ان سے لڑے انہوں نے اس کا قلعہ لے لیا اور وہی پورب کی طرف تھا اور وہ دجلہ کے پار گئے موصل جو بیس کا قلعہ تھا وہاں ان لوگوں نے اونی صلح کی اسی ایمان والو اس مقام میں حضرت اشعیا علیہ السلام کا تیسرا بیان

باب اور سنیٰ الیسون باب اور اڑہ تالیسون باب اور حضرت اریسا علیہ السلام کا پچاسون
باب پر وکیہ اور جناب میکا علیہ السلام کے پانچوین باب کی پانچوین اور چوٹی آیت کو جو بہت
صاف ہی بیان ضرور دیکھو جناب میکا علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ہم یعنی ہمارے دین والے
سات چرواہی اور آٹھ سرگروہ قائم کر کے اوس ہی چڑھیں گے اور وہ یعنی وہی سات حاکم
اور آٹھ سردار تلوار سے آسور کی زمین کو اور غمزدگی زمین کو اوس کے مدخلوں میں
دیران کریں گے پادریوں کی کتابوں سے ثابت ہے کہ شہر نینوی دریا کے دجلہ پر تھا سنا
بادشاہ جسکی فوج کو اللہ کے حکم سے فرشتہ نے مار ڈالا وہ نینوی کا بادشاہ تھا اوسکو
آسور کا بادشاہ مابجا فرمایا ہے بابل دریا کے فرات پر تھا جب بخت نصر بابل کا بادشاہ ہوا
وہ سارا ملک بابل کہلایا جناب میکا علیہ السلام نے آسور کی زمین کو اور غمزدگی زمین یعنی
بابل کے دیران کر لیا وعدہ کیا تھا اس پیشخبری کا پورا ظہور ہوا محمدیوں نے آسور کو یعنی جلع
کے پاس کے ملک کو اور غمزدگی زمین کو یعنی بابل کو جان غمزدگی کے محل کا نشان باقی ہے
ان دونوں کو محمدیوں نے فتح کیا اور اوس کے مدخلوں میں یعنی داخل ہونے کے مقابلوں
کو یعنی محلوں کو اور مکانون کو دیران کر دیا بابل کو اللہ کو حکم سے جنگل بنا دیا اور نینوی
کو بھی دیران کر دیا جناب میکا علیہ السلام نے محمدیوں کی چڑھائی کو اپنی چڑھائی فرمایا
کیونکہ محمدی لوگ سب پیغمبروں کے عاشق ہیں اور سب پیغمبروں پر مہربان ہیں
اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اسرائیلی پیغمبروں کے پاک ارواحوں نے اللہ کے حکم سے
اوس وقت بیشک محمدیوں کی مدد کی ہوگی جس طرح فرشتے اللہ کے حکم سے مدد کو آتے تھے یہ
یسی بات ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں یہود اور نصاریٰ کو
حرب کے ناپو سے نکال دوں گا اس پیشخبری کا ظہور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہوا اور انہوں نے
یہود اور نصاریٰ کو عرب سے نکال دیا بابل کی زمین پر اسکا بڑا خنڈ تھا اسلحہ ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مقام میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا امام ابو داؤد
حسن میں فرماتے ہیں کہ جیسے فرمایا سلیمان نے موجودہ کو دیکھ کے بیٹے لہا کہ تلو خبر دی
ابن وہب نے لہا کہ مجھ سے فرمایا ابن اسیر نے اور یحییٰ نے جو ازہر کے بیٹہ عمار سے

جو سعد کے بیٹے وہ ابو صالح غفاری سے اونہوں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آپ چلے جاتے تھے اذان کھنڈے والے نے اگر عرض کیا کہ عصر کی نماز کا وقت ہے جب آپ اوس سے یعنی بابل سے باہر نکلتے ہیں ان کہنے والے کو حکم فرمایا اوس نے نماز کو قائم کیا جب اپنے نماز سے فراغت کی فرمایا کہ میرے پیارے نے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو منع فرمایا ہے اس بات سے کہ میں بابل کی زمین میں نماز پڑھوں کیونکہ وہ لعنت کی ہوئی ہے یعنی اللہ کی ہنکار سی ہوئی ہے اب پادریوں کی کتابوں سے بابل کی ویرانی کا بیان کرنا بہت ضرور ہے تاکہ معلوم ہو جاوے کہ وہ پہلی چڑائی بابل پر جو خسرو بادشاہ نے کی تھی اوس کے بعد بابل کی ویرانی نہیں ہوئی تھی تو جان جان ویرانی کا پتہ دیا ہے وہ سب خبریں محمدی جہاد کی ہیں پادری ہر ایک کشف الآثار میں لکھتا ہے کہ خسرو واد کو حصار کو ویران نہیں کیا بلکہ اپنے جانشین کو سونپ دیا پھر حضرت سکندر علیہ السلام نے بابل کو لے لیا ایران کی طرف سے جو حاکم تھا اوس نے بن لڑائی کے شہر آکو سونپ دیا پادری میٹر لکھتا ہے کہ حضرت سکندر کے جانشین سلیوکس نے جو شہر سوریہ میں تھا شہر کی دیواروں کو گرا دیا اور شہر کو ٹوٹا کہ نئی بابل بناوے اس مقصد سے کئی شہر اون طرفوں میں کئی بادشاہوں نے بنائی جس کی باعث سوریہ پرانی شہر کی آبادی بہت گھٹ گئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے ایک سو تیس سال پہلے بابل کے سب خوشنما حصی فارس کے ایک بادشاہ نے تباہ کئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وقت میں بابل کے رہنے والے بہت تھوڑے تھے اشتراوتو تاریخ والا لکھتا ہے کہ اون دنوں میں اوس شہر کے اکثر اطراف ویران تھے اوس شہر مردن بدن زوال آگیا یا تاکہ کہ چوتھی صدی عیسوی میں اوس کی دیواریں ورنہ سے جانور دن کے بالی کے لئے احاطہ بنی اور وہ مکانات کے بادشاہوں کا شکاری رمنہ ہوا دنوں تک بابل کا کچھ ذکر نہ کیا گیا اتنے میں پوری تباہی کے نوبت تک پہونچا پادری ہر ایک لکھتا ہے کہ کلدیہ یعنی بابونیہ بابل کے شہروں کو کہتے ہیں اس زمین میں بڑی آبادی تھی جتنا غلہ یہاں کثرت سے پیدا ہوتا تھا اور تمام دنیا میں کہیں نہیں پیدا ہوتا تھا جتنا بیج بویا جاتا تھا اوس سے دو سو حصہ اور بعضے وقت تین سو حصہ غلہ پیدا ہوتا تھا اور جب ایران کے بادشاہ نے بابل کو لے لیا تو یہ ملک ایران کی ساری عمل داری سے بہتر اور افضل گنا جاتا تھا اور سترہ ہزار بادشاہی گھوڑے یہاں رہتے تھے جن دنوں میں بابل کے

بڑی رونق تھی اون دنوں میں سلوک کی شہر شام کے بادشاہ سلوکس نیک طور کے واسطے بنایا گیا
 جو جانشین حضرت سکندر ذوالقمرین علیہ السلام کا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دو سو ترانوئی
 برس پہلے یہ شہر آباد ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد پہلے صدی میں اس شہر میں چھ لاکھ
 آدمی رہتے تھے اور ان بزرگان کے بادشاہوں نے اپنے رہنے کا مقام شہر لسفون یعنی مدائن کو ٹھہرایا
 تھا یہ شہر دریائے وجلہ کے پوربی کنارے پر تھا پہلے ایک گاؤں تھا پھر بڑا شہر ہو گیا اور بھی بڑے
 شہر وہاں بنائے گئے جیسے ارمیتہ جسکو دست جرد بھی کہتے ہیں اور سندینہ اور حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام سے تین سو پین سٹھ برس بعد یولیان جو رومیوں کا بادشاہ تھا اس نے ملک
 بابل پر ریا کیا کتبوں تاریخ والا لکھتا ہے کہ اسوقت میں یہ ملک بہت خوشنما اور بہت آباد تھا اور
 بہت غلہ وہاں پیدا ہوتا تھا اور ہجرت کے دنوں میں یعنی جب جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 مکہ سے مدینہ میں تشریف لائے اون دنوں میں اور خسرو پر دیز کی بادشاہت میں یہ مقام بہت
 شاندار اور بہت بڑا ملک تھا اور خسرو نے دست جرد کو پسند کیا تھا کہ مدائن کے اوپر طرف سامنے
 کوس پر تھا اسے ایمان والو مدائن وجلہ کے کنارے پر تھا وہ وہی ملک تھا جو پہلے آسور کہلاتا
 تھا پھر بخت نصر کوقت سے بابل سے نینوا تک سارا ملک بابل کہلا یا حضرت سعد رضی چند روز بابل
 میں ٹھہرے معلوم ہوا کہ شہر بابل اسوقت تک اس قابل تھا کہ ایک لشکر وہاں چند روز ٹھہرے
 وہ بڑی ویرانی جس کے ذکر میں حضرت اشعیا علیہ السلام کے تیر سوین باب کی بیسویں آیت میں
 فرمایا تھا کہ وہاں ہرگز عرب لوگ خمی کہڑے نہیں کرینگے اور وہاں گذریں گلوں کو نہیں بٹھاویں گے
 پر بن کے جنگی دھوکے وہاں بیٹھیں گے ایسی ویرانی محمدی جہاد کے بعد ہوئی اسی جہاد کی
 بشارت اور اسی ویرانی کی خبر جناب میکا علیہ السلام نے نہایت خوشی سے دی تھی اور
 جناب یوحنا کے اٹھارہویں باب کی بیسویں آیت کے موافق پیغمبروں کو بابل کے ویران
 ہونیکے بڑی خوشی ہوئی اسے ایمان والو اس جگہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی اکتیسویں باب کے
 اٹھویں آیت یاد کرو کہ آسور یعنی عراق کے حق میں فرمایا ہے کہ وہ تلوار کی دھارسے ہلاکے گا
 یہ خبر خسرو کی لڑائی کی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس لڑائی میں بابل والے ہاگنی نہیں بائی قتل
 کرتے وقت شہر کے کچھ لوگ ہلاکے مگر بادشاہ اور امیر ہلاکے نہیں بائی جیسا کہ خسرو کے قتل کے

ذکر میں بیان ہو چکا ہے یہ پیش خبری بیشک مجریوں کے جہاد کی ہے جس میں عراق کے بادشاہ اور امیر بار بار ہبا گئے ہیں پادری مرکب لکھتا ہے کہ جو جو کہیں شہر خسو و سلا سو کیا و سطر ف بنا فی گئے سو وہ شہر بہت مدت میں چوڑا دیا گیا اور آخر کو اس بات کا ظہور ہوا جو اسد نے فرمایا تھا کہ میں بابل کے بادشاہ کو اور اسکی قوم کو اور کلدا نیوں کی ولایت کو اور ان کے گناہ کا بدلہ دوں گا اور اسکو ہمیشہ کی ویرانیوں سے بدل دوں گا اور عورت سونے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں تشریف لانے سے نو سو سیاسی برس گذری تھی کہ ایک مسافر اوس طرف سے گذرا اوس نے نقل کیا کہ اون دنوں میں زمین استقدر سوکھی اور رکھاری تھی کہ کہیتی نہو سکے اور تمام مسافر اس زمانہ کے اون شہروں کا بھی حال بیان کرتے ہیں سو زمین بابل کے خشک جنگل ہو گیا ایک طرف شہر اویس کے ویرانیوں کی جگہ ہر طرف ریت کا جنگل ہے مگر کہیں کہیں کانٹے اور بوٹی گمانس اوکی ہے اور بابل کے دوسری طرف سے بصرہ اور بغداد کے سچ میں دریائے دجلہ کے دو نو کناروں میں بے حاصل جنگل ہے اور کہیتی نہو نے سے وحشت ناک جنگل دکھائی دیتا ہے اون چوڑے شہروں میں تو رطے سے اونٹوں کے گلے اور تو رطے سے چوڑے چوڑے درخت دکھائی دیتے ہیں وہ سارا مقام ایک بڑا جنگل ہو گیا ہے جو بغداد سے حلقہ تک پہنچا ہے کاریز میں جو اگلی زمانہ میں زمین کو پانی دیتے تھیں وہاں بہت ہیں جو سوکھی پڑی ہیں اینٹوں کے ٹیلے ہر طرف دکھائی دیتے ہیں اور بابل کے آس پاس کی ساری زمین ایک ویران جنگل ہے بدو لوگوں کا اوس راہ سے گذر ہوتا ہے اور جنگلی جانور اب کلدا نیوں کی زمین میں رہ رہے ہیں بدوؤں نے گڑے ہوئے خزانوں کے گمان سے وہاں گہرے گہرے گڑے ہوئے ہیں غرات کا پانی اون میں بہر جاتا ہے کیونکہ اسد تعالے نے فرمایا تھا کہ وہاں تالاب ہو جاوین گے صحرا کے عرب وہاں خیمہ کھڑا نہیں کرتے اور گڈری گلون کو نہیں بٹھاتی بلکہ وہاں کے پہرنے والے لوگ جنگلی جانوروں اور بھونڈوں اور دیوؤں کے خوف سے وہاں رات کو رہتے دڑتے ہیں کیونکہ فرمایا تھا کہ وہاں عرب خیمہ کھڑا نہیں کینگے اور گلون کو نہیں بٹھاوین گے بیل کا بت خانہ وہاں کے سب کہنڈروں سے اونچا ہے بدو لوگ اسکو برج غرود کہتے ہیں

اوسکے اوپر اینٹوں کے ڈھیر میں جو بالکل جل گئے ہیں قلعی کے دیوار اور شہر ٹھارے تو ان کو لوگ
اور مکانات کے لئے لے گئے مگر یہ اینٹیں اس قدر آس میں چھٹی ہیں کہ جدا کر کے لے کر
جاتی ہیں اس باعث سے لوگ ایک پتھر نیو کے لئے اور گوشہ کے لئے نہیں لے جاسکتے جیسا
فرمایا تھا کہ اسے ہلاک کر نیوالے پہاڑ جو ساری زمین کو ہلاک کرتا ہے میں اپنا پاتہ بچھ
بڑاؤنگا اور تجھی سوختہ کا بہاڑ کر دوں گا اور وہ نہ ایک پتھر گوشہ کے لئے نہ ایک پتھر نیو کے
لئے تجھی میں گے یہ وہی سچ بلند بابل کا ہے جہاں سے لوگ جدا جدا ہوئی اور بعد
اسکے بت خانہ بن گیا اوس کی نشانی اب تک باقی ہے اور بابل کی دیوار میں بہت چوڑے
تھیں کہ چھ کاڑیاں دیوار کے اوپر چل سکتی تھیں اس دیوار کی نشانیاں تین سو
برس پہلے تک باقی تھیں اب بالکل مٹ گئیں تھیں جو پوری سن لکھا ہے کہ لوگ یہاں
جدا جدا ہوئی یہ اشارہ اس طرف ہے کہ تورات شریف کی پہلی سورہ کے گیارہویں باب
میں طوفان کے ذکر کے بعد یہ بیان ہے کہ لوگوں نے سفار کے ملک میں ایک میدان پایا
اور کہا آؤ ہم اینٹ بنا دیں اور آگ میں بچا دیں اور ایک شہر بنا دیں اور ایک اونچا برج
بنا دیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی بولی میں یہ پوٹ ڈال دی تاکہ ایک دوسرے کی بات
نہ سمجھیں تب اللہ تعالیٰ نے ان کو وہاں سے تمام زمین پر پراگندہ کیا اور وہ اوس شہر
کے بنانے سے باز رہے اسلئے اوس کا نام بابل ہوا کیونکہ وہاں اللہ تعالیٰ نے ساری
زمین کی زبانوں میں پوٹ ڈال دی اور وہاں سے ان کو تمام زمین پر پراگندہ کیا اور
دسویں باب میں حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے حام کے ذکر میں لکھا ہے کہ حام کا بیٹا
کوش اور کوش سے غرود پیدا ہوا وہ زمین پر جبار یعنی زبردست ہونے لگا اوسکی
بادشاہت کی بنیاد بابل اور ارگ اور اکاد اور کٹنہ سفار کے زمین میں تھی پادری
یہترے مفتاح الکتاب میں بابل کی ویرانی کا حال یوں لکھا ہے کہ وہ پوری تباہی تک
پہنچا اور اڑ گروں کا مقام ہوا جیسا انبیوں نے فرمایا تھا وہ مقام جس پر بابل واقع
تھا تحقیقات سے ثابت ہو سکتا ہے چنانچہ چند سچے دارانگریزی مسافروں نے اوسکو
کندھن کو دیکھا اس حال کا بیان کیا ہے بابل جو سارے ملکوں کی حشمت تھا سو

کنڈرون کا کنڈر سوا اور دو ہزار چار سو برس گذری تو ہی اوسکی دینی صورت نظر آتی ہے
 جیسی اسد تعالیٰ کے پاک نبیوں نے لکھی ہے اوسکے گردن میں عجیب طرح کے وحشی جانور
 بہرے ہوئی ہیں وہاں خارشیت کی میراث اور اجگروں کا مقام ہے وہ سوکی ویران زمین
 ہے وہ ایک سوختہ پہاڑ اور خالی اور بالکل تباہ اور تالابوں کی ڈاڑ اور قودی قودی اور ہر
 ہلاک کیا ہوا ہے اور ایسا ملک ہے جہاں کوئی شخص نہیں رہتا وہاں عرب لوگ ہوتوں کے
 خوف سے اور اون پہاڑ نے والے جانوروں کی دہشت سے جو بابل کے کنڈرون کے میدان
 رہتے ہیں خمی کھڑے نہیں کرتے اور گڈریں اپنے گلی وہاں نہیں بیٹھتے اس عجیب شہر کے
 شاہانہ محل اور مکانات بالکل تباہ ہو گئی استوصف اینٹ اور کوڑے کرکٹ کے بیڑھب ڈھیر
 ہیں اوسکی عالی شان کوٹھریوں کے عوص اندون بہت سے غار ہیں جہاں خارشیت
 رہتی ہیں اور آٹو اور چمکا در سیرا کرتے ہیں جہاں شیرانی ماندرکتے ہیں اور گیدڑ اور
 لکڑگی اور دوسرے موذی جانور گوشہ میں رہتے ہیں جن سے طرح طرح کی بدبو
 نکلتی ہے اور اون کے گردن کے سامنے ہیٹرون اور کبروں کی ہڈیاں بھی رہتی
 ہیں دریاے فرات کے ایک کنارے پر نہیں سوکھ گئیں اور چور ہوئی اینٹیں بلند سوکی
 میدان پر تیز دھوپ میں پڑی رہتے ہیں اور بابل ایک ویرانہ اور سوکی زمین اور یہاں
 ہے دوسرے کنارے پر ندی کی ٹوٹی ہوئی شہ بنڈیاں اور محلوں کے کنڈرون کے نشان
 دیکھائی دیتے ہیں جو ہاؤس کے زور سے بہ گئے ہیں وہاں کے اکثر میدان میں دل دل
 ہے اور بہت مقامات بے گذر ہیں خصوصاً فرات کی سالیانہ بارہ کے وقت کوئی آدمی اس
 راہ سے نہیں گذرتا باہر یا دریا بابل پہنچا ہے اور اوسکی ہوتیرے موجوں سے چیلے
 برس بخور دینے پلیس کا مندر جو سن عیسوی کے شروع کے بعد موجود تھا اب تک پہچانا جاتا
 ہے اگر مینی سافرون نے اوسکو جاد کیا اور اوسکا بیان کر کے تصویریں کینچی ہیں
 بند کی کی باعث یہ اب تک اس لایق ہے کہ بڑے بابل کا ایک نمونہ ٹیڑے کیونکہ اگرچہ
 وہ کنڈرون کا ڈیسر ہے تو ہی دوسوہین تیس فٹ کا اونچا ہے ان کنڈرون کے اوپر
 اینٹوں کے بڑے ڈھیر ہیں جو بالکل جل گئے ہیں چنانچہ ٹوکنی سے شہ کے آواز دیتی ہیں

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تیرہ مہینے کی آنچ اودن میں لگی ہوگی ان ڈھیر دن کے اوپر سے قدیم اور بڑے
 بابل کے دشت تک ڈھیر صاف دکھائی دیتے ہیں پادری مرکب لکھتا ہے کہ ہر دس یونانی آنچ
 والا لکھتا ہے کہ بابل کے آس پاس ہار شہر اور سب بڑے بڑے تھے پادری آگستس کو لکھتا ہے
 کہ قوم یونان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چار سو بیالیس برس پہلے ہر دس سال ایک
 مشہور اور معتبر تاریخ لکھنے والے ملتے اپنی تاریخ کو جاری کیا اس بیان سے معلوم ہوا کہ وہ
 چار شہر سلوکیم وغیرہ سے پہلی تھے اور بابل کی طرح وہ سب ویران ہو گئے تب ہی پادری
 مرکب نے چوتھے شہر دن کا لفظ لکھا ہے شیخ شہاب الدین محمد ابن احمد رحمہ اللہ جو آٹھویں صدی
 میں تھے کتاب مستطرف میں لکھتے ہیں کہ تاریخ والوں نے لکھا ہے کہ پہلی عمارت جو زمین
 پر بنائی گئی وہ محل ہے جو بڑے کھنڈروں سے بنایا تھا وہ کوش کا بیٹا تھا وہ حام کا بیٹا وہ حضرت
 نوح علیہ السلام کے بیٹے اوس محل کا کچھ نمونہ زمین بابل میں سے مقام کوٹامین موجود ہے
 اور ہمارے زمانہ تک اوس عمارت کا نشان پہاڑوں کے برابر موجود ہے تاریخ والوں نے
 لکھا ہے کہ اوس کی لنبائی پانچ ہزار گز کی تھی غرض کہ تہذیبوں سے اور رانگی اور موسم
 اور لبان سے بنایا تھا کہ اگر طوفان آوے تو ہم اوس سے محفوظ رہیں اللہ تعالیٰ نے
 ایک رات میں اوس محل کو ویران کر دیا ایک چیخ غیب سے آئی وہ ویران ہو گیا اور
 لوگوں کی زبانیں جدا ہو گئیں اس باعث سے اوس کا نام بابل رکھا گیا آپ یہ بیان
 ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ و شام میں تشریف لائے اور شہر رقبہ نہ کر کے
 مسیحی بیت المقدس کو خوب طرح آباد کیا مولانا جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
 الخلفائین لکھتے ہیں کہ سن سولہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیت المقدس کی طرف چلے اور اوسکو
 فتح کیا و آقادی رحر برموک کی لڑائی کے بعد لکھتے ہیں کہ مسلمانوں نے مہینہ بہرہ دمشق میں
 مقام کیا ابو عبیدہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا کہ میرا ارادہ ہے کہ قیسا ریہ بیت المقدس
 کی طرف جاؤں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اصحابوں سے مشورہ لیا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کہ
 ابو عبیدہ کو حکم بھیجی کہ مسلمانوں کے لشکروں کو لیکر بیت المقدس پر اوتریں اوسکو
 گریز دینا اور اون لوگوں سے لڑیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ لکھ بھیجا کہ بیت المقدس چاہو

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بیت المقدس کی طرف جاتے پر خوش ہوئے اور یزید ابن ابی سفیان کو بلایا اور پانسو سواروں کو اون کے ساتھ کیا اور فرمایا اسے ابو سفیان کے بیٹے جب ایلیا کا لینے بیت المقدس کا تمکو سامنا ہو تو لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر میں اپنی آوازوں کو بلند کیجیو اور اللہ سے مانگیو کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کے وسیلہ سے اور جو حاجی لوگ اوس شہر میں رہے ہیں اون کے وسیلہ سے مسلمانوں پر اوسکو آسانی سے فتح کر دے پھر شریل ابن حسنہ رضی اللہ عنہ جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں کے لکھنے والے تھے اونکو بلایا اور پانسو سوار میں اور حضرموت اور کلمان اور طی اور خولان وغیرہ کے اونکو ساتھ کر دیے اس طرح چار سو دارا اور سچی نہیں ہزار کا لشکر چلا اول یزید ابن ابی سفیان پہنچو ادنون نے اور اون کے ساتھ والوں نے اللہ اکبر کہا عبد اللہ ابن عامر ابن ربیعہ نے کہا ہے کہ مسلمانوں میں جو کوئی بیت المقدس پر اوترا اوس نے اوتر کر اوس کے سامنے نماز پڑھی اور اللہ اکبر کہا اور فتح کی دعا کی تین دن تک مسلمان ٹھہرے رہی اون لوگوں میں سے کوئی اٹھنے کو نہ نکلا ایک شخص نے پکار کر کہا کہ عرب کا حاکم ملکوتنا ہے کہ اس سچے کلمہ کو قبول کر دے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللہ تمہارے اگلے سب گناہ بخش دے گا اور اپنا خون بچاؤ اگر اس بات کو نہیں مانتی تو صلح کر لو اور جہاد دہیو یہی نہ انوکھے تو تمہارا کتائی ایک پادری نے اپنے لوگوں کو اس بات کی خبر دی وہ لوگ بولے کہ ہم اپنا بین نہیں چھوڑیں گے اس سے تو قتل ہو جانا بہتر ہے یزید ابن ابی سفیان نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجا ادنون نے لکھا کہ اڑائی شروع کر دو محمدی فوج میں ہر سردار کو بھی آرزو تھی کہ بیت المقدس میرے ہاتھ پر فتح ہو اور ہم اوس میں نماز پڑھیں اور پیغمبروں کی نشانیوں کی زیارت کریں دن دن تک اڑائی رہے یہاں سے یزید ابن ابی سفیان نے ادنون سے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا کافروں کے دل دہل گئے اپنی بڑی سردار کے پاس گئے اوس نے پوچھا یہ شور کیا ہے ہے کہا اڑتے لوگوں کا سردار آیا ہے یہ شور اوس کے سبب سے ہے اوس سردار کا رنگا وڑ گیا اور بولا قسم انجیل کی اگر اوں کا سردار آیا ہے تو تمہاری ہلاکت کا وقت نزدیک ہے وہ بولے یہ کیونکر ہے کہا وہ علم جو ہم کو انگوں سے پہنچا ہے اوس میں یہ ہے کہ وہ شخص جو

لنبائی اور چوڑائی میں فتح کر گیا وہ ایک شخص سرخ رنگ کا ہو گا وہ اون کے بنی محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم کا رفیق ہے اگر وہ آیا ہے تو تم کو اس سے لڑنے کی طاقت نہیں اور میں ضرور اس کو جا کر
 دیکھتا ہوں وہ بہت سے پادریوں کے ساتھ آیا وہ سب دیوار پر کھڑے ہوئے ایک نے کہا
 لڑائی موقوف کر دہم تم سے کچھ پوچھیں محمد یوں لڑنا موقوف کیا وہ مرد بولا کہ جو شخص ہمارے
 شہر کو اور سب شہروں کو فتح کر گیا اور سکا پتا ہیکو معلوم ہے اگر وہ ہے تو ہم تم سے نہیں لڑیں گے
 اور یہ شہر تم کو سونپ دیں گے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے سامنے گئے اور کہا سردار بولا یہ وہ
 نہیں ہے تم خوشی کرو پھر لڑائی شروع ہوئی یمن کے لوگ تیرہ نکلتے تھے رومی لوگ دیوار پر
 سے گر رہے تھے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے چار مہینہ بیت المقدس پر اترے رہے اور ہر روز
 شدت کی لڑائی ہوتی تھی جاڑے کے اور مہینہ اور ربیع کے دن تھے مسلمان اللہ کی راہ
 میں مضبوط رہے پھر اون کا بڑا سردار آیا اور اس کے آس پاس پادری اور درویش تھے
 اون کے ہاتھوں میں انجیل پاک اور خوشبو کی انگلیٹیاں تھیں ابو عبیدہ اس کے پاس گئے
 وہ سردار بولا تم کیا چاہتے ہو یہ شہر پاک شہر ہے جس نے اس سے لڑنے کا ارادہ کیا قریب
 ہے کہ اللہ کا وسیع غضب اتر گیا اور اللہ اس کو ہلاک کر گیا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے ہم جانتے
 ہیں کہ یہ شہر بزرگ ہے اور ہمارے بنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیان سے سیر کو ملانی گئی
 اور اپنے رب کے نزدیک ہوئے اور یہ شہر نبیوں کے کہاں ہے اور اون کی قبریں آسمان
 میں اور ہم تم سے زیادہ اس کے حق دار ہیں اور ہم بیان اترے رہیں گے اور اللہ ہیکو اسکا مالک
 کر دیکھا جس طرح اور شہروں کا ہیکو مالک کر دیا وہ بولا تم کیا چاہتے ہو ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے
 یمن باتوں میں سے ایک بات چاہتی ہیں اول یہ کہ تم کہو کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں
 وہ اکیلا ہے اور سکا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے بندے اور پیغام پہنچانے والے ہیں
 اس نے کہا یہ ہم نہ نہیں گے ابو عبیدہ نے کہا یہ صلح کر لو اور رب کریم یہ دو وہ بولا یہ
 بھی ہم سے ہو گا فرمایا ہم بھی لڑتے رہیں گے بیان تک کہ اللہ ہیکو فتح دی وہ سردار بولا
 کہ وہ شہر والوں نے تم کو جیہ دیا تو ان لوگوں پر مسیح غصہ ہوئے تھے اونہوں نے اون کو
 تیار کیا کہ اگر وہ اور ہم جو وعدہ تو ہمارے شہر میں وہ لوگ ہیں کہ جب مسیح سے دعا مانگیں

وہ دعا قبول کریں گے ابو عبیدہ رضابولے اے اللہ کے دشمن تو جہنم ہے مسیح جو مریم کے بیٹے ہیں
 فقط اللہ کے پیغام پہنچا نیوالے ہیں اور ان سے پہلے بھی اللہ کے بہت پیغام پہنچا نیوالے گزرے
 ہیں اور انکی ہاں دل کی سچی ہیں وہ دونوں کہانا کہاتے تھے اللہ نے اونکو مٹی سے پیدا
 کیا پھر فرمایا ہو جاوہ ہو گئے وہ سردار بولائے اگر میں برس تک لڑو گے فتح نہیں کرو گے
 شہر کو تو وہ شخص فتح کر گیا حسب کتاب ہم اپنی کتاب میں پاتے ہیں اور وہ پتا تم میں نہیں ابو عبیدہ
 رضابولے اگر تو اونکو دیکھی گا تو پہچان لیگا وہ بولا ہاں اونکا پتا میرے پاس ہے تم خون کرنا
 موقوف کرو اور اونکو بلا بھیجو جب ہم اونکو دیکھیں گے اور ہم اونکا پتا پہچان لیں گے ہم
 اس شہر کو بھول دینگے اور جزیرہ دینگے اب اسی احوال کو مولانا جلال الدین سیوطی رحمہ کی
 کتاب سے دوبارہ سنو مولانا جلال الدین فضائل بیت المقدس میں لکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ
 نے جو بیت المقدس کو فتح کیا اسکا احوال معتبر کتابوں میں بہت سندوں سے طرح طرح کی
 روایتوں سے آیا ہے مینے چاہا کہ سبکو جمع کروں اور ہر سند میں جو لفظ ہیں اسکو اویسی
 طرح لاؤں تاکہ اس فتح کی برکت حاصل کروں جو حضرت عمرؓ کے ہاتھ پر ہوئی منجلی باعث
 سے اللہ نے دین کو غالب کیا اور انکی حکومت اور عدل کی برکت تمام مسلمانوں کو پہنچے
 مولانا نے اس مقام میں اکثر روایتیں امام احمد ابن محمد ابن ابراہیم مقدسی شافعی
 کی مشیالہ غرام سے لکھی ہیں اور انہوں نے ولید ابن مسلم تک سند پہنچائی ہے مولانا لکھتے
 ہیں کہ ایک سند سے ہکویون پہنچا ہے کہ ابو عبیدہ رضار دن تک آئے اور وہاں لشکر کو
 اتارا اور ایلیا کے رہنے والوں کے طرف قاصدوں کو بھیجا اور اونکو لکھ بھیجا بسم اللہ
 الرحمن الرحیم ابو عبیدہ کی طرف سے جو جراح کا بیٹا ہے ایلیا کے سرداروں اور رہنے والوں
 کی طرف سلام ہے اوپر جو راہ بتانے سے مان لیوے اور اللہ پر اور اسکی پیغام پہنچانے
 والے پہچان لاوے وہ اس کے بعد ہے سو یہ ہے کہ میں نکولا ہاں اس کو اہی
 کی طرف کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں اور میرا اللہ کے پیغام پہنچا نیوالے ہیں اور یہ
 کہ وہ گھڑی آئیوالی ہے اس میں کچھ شک نہیں اور بیشک اللہ اور شاہدیکہ ان لوگوں
 کو جو قبروں میں ہیں پہنچا ہے تم اسکی گواہی دو گے تو ہمارے اوپر نہاڑے خون اور

مال اور اولاد حرام ہو جاوے گی اور تم ہمارے بہائی ہو جاؤ گے اور اگر تم مانو تو تم سے اقرار کرو کہ تم دب کر اپنے ہاتھ سے جرمیہ دو اور اگر تم نہ مانو تو میں تمہارے پاس اون لوگوں کو لاؤں گا کہ اونکو مرے کاشوق اس سے زیادہ ہے جتنا شوق تمکو شراب کا اور سوکر کمانے کا ہے پھر اگر اسے چاہیگا تو میں تم سے پلٹ کر کہی نہیں جاؤں گا یہاں تک کہ تمہارے لڑنے والوں کو قتل کر دوں گا اور تمہارے لڑکوں کو قید کر لوں گا پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی راہ دیکھی اوہنوں نے صلح کرنے سے انکار کیا تب ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ چلے اور اونکو گمیر لیا اور اونکو تنگ کیا وہ لوگ ایک دن نکلے اور مسلمانوں سے لڑے پھر مسلمان ہر طرف سے اونپر دوڑے اور اون سے لڑے یہاں تک کہ اونکی قلعہ میں داخل ہوئے اور اوس دن اون سے لڑنے والو خالدا بن ولید اور یزید ابن ابی سفیان تھے جب ایلیا والون نے دیکھا کہ ہیکو لڑنے کی طاقت نہیں اوہنوں نے کہا ہم تم سے صلح کریں گے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے قبول کروں گا وہ بولے کہ اپنی خلیفہ عمر کو کہلا بھیج کہ وہی ہیکو یہیہ اقرار دیں اور ہیکو امان لکھ دیں معاویہ نے ابو عبیدہ سے کہا کہ شاید امیر المومنین آوین تب بھی یہیہ لوگ صلح نہ کریں تم اونکو موت لکھو یہاں تک کہ ان لوگوں سے پکی پکی قسمیں لیں کہ اگر امیر المومنین آوین گے اور ہیکو امان نامہ لکھ دیں گے تو ہم قبول کریں گے اور جزیہ دینگے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے یہیہ کہا بھیجا اون لوگوں نے مان لیا ابو عبیدہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہیہ حال لکھ بھیجا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہ خط پہونچا اپنے لوگوں سے مشورہ لیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بولے کہ اللہ تعالیٰ نے اونکو عاجز کر دیا ہے اگر آپ نجائی گا تو وہ لوگ دیکھیں گے کہ آپ اونکو بہت حقیر جانتے ہیں تو وہ توڑے و نون میں جزیہ دین گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کہ تم میں سے کسی کے پاس اس کے سوا کچھ اور بھی صلاح ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا ان میری صلاح اس کے سوا ہے وہ یہ ہے کہ اوہنوں نے وہ بات مان لی جس میں اون کی ذلت اور حقارت ہے اور مسلمانوں کے حق میں فتح اور عزت ہے وہ بالافعل راحت ہے آپکو دیتے ہیں اتنی دیر ہے کہ آپ اون کے پاس جاوین اور آپ کے واسطے اون پاس جاتے ہیں اجر ہے ہر اند میری رات میں اور ہوک میں اور ہر نالے کے طے کرنے میں اور ہر خرچ میں یہاں تک کہ آپ اون پاس پہونچیں پھر جب آپ وہاں پہونچیں اس میں اور راحت

اور ہمالی اور فتح ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ ایسا نہ ہو کہ وہ آپ کی صلح سے ناامید ہو جاویں تو
اپنے قلعہ میں بٹاہ کر چین اور ہمارا کوئی دشمن اور پاس آوے یا کوئی مدد آوے اور طاقتور
ہو کر اور مصیبت پر چاؤے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکر طیار کیا اور مدینہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نائب کیا
اور چلے اور لوگوں کی طرف ایسا غمہ کیا اور فرمایا شکر ہے اللہ کا جس نے تم کو اسلام سے عزت دی
اور ایمان سے ہکورتیہ دیا اور اپنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ہم پر رحم کیا اور انکی
باعث سے ہکوراہ تباہی اور انکی باعث سے ہکوپہوٹ کے بعد اکٹھا کر دیا اور ہمارے دلوں
میں الفت دی اور دشمنوں پر ہماری مدد کی اور شہروں میں ہکوجگہ دی اور ہکواپس
میں محبت والے ہمالی بنا دیا اسے اللہ کے بند واس نعمت پر اللہ کا شکر کہ داد اس نعمت
کا زیادہ ہونا اور اس کا شکر کرنا اور جس کام پر تم آتے جاؤ گے ہواؤ گے اور ہونا اللہ سے مانگو
کہ اللہ شکر کریں والوں پر نعمت کو پورا کرتا ہے اور اس سفر میں بہرہ صبح کو یہ کلام نہیں چوڑھتے
واقعی بنے حضرت عمر کے چلنے کا حال یوں لکھا ہے کہ آپ سرخ اونٹ پر سوار ہو کر چلے
اوس پر دو کثران خمیں ایک میں ستوتھی دوسرے میں چوہاڑے تھے اور آگے پانی کے
مشک اور چھبی توشہ کا برتن تھا اور بیت المقدس کے قریب پہونچی ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات
ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک اون کی گدڑی پہنے ہوئے تھے اوس میں چودہ پیوند تھے کوئے
چوہ چڑھے کا بھی تھا مسلمانوں نے کہا کہ اگر آپ گھوڑے پر سوار ہوتے اور کپڑے پہنتے
تو دشمنوں پر زیادہ عجب پڑتا آپ گدڑی اتاری اور سفید کپڑے پہنے اور کندہ ہی پر
کتان کا زوال ڈالا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ایک رومی گھوڑا لائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوس پر سوار ہوئے
پہر پہادی سے اوس پر سے اترے اور فرمایا میری خطا سے درگزر کرو اللہ قیامت کے
دن تمہاری خطاؤں سے درگزر کرے گا قریب تھا کہ تمہارا بانی ہلاک ہو جاوے اس سبب
سے کہ چھوٹے میں غرور آیا اور نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ستاہے فرماتے تھے
کہ جنت میں نہیں بدخل ہوگا پس کے دل میں رانی کے واسطے کے برابر غرور ہو گا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ وہ کپڑے اتارے اور اپنی گدڑی پہر پہلی اور چلے مولا ابوالفضل الدین رحمہ اس
احوال کو یوں لکھتے ہیں کہ جب آپ کا لشکر شام کے نزدیک پہونچا اور دوسرے مسلمان لوگ

اپنی بیوی کے لئے اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف چلے جب ابو عبیدہ کے نزدیک پہنچی ابو عبیدہ
 نے اپنا ہاتھ حافہ کے لیے بڑا یا حضرت عمر سے بھی اپنا ہاتھ بڑا یا ہر ابو عبیدہ نے آپ کا ہاتھ
 بیکر جو منی کا ارادہ کیا تاکہ ہمارے ساتھ آجی بڑا کی خاطر کریں تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 نے ہاتھ کی طرف جھکے ابو عبیدہ ہٹ گئے ہر دونوں آپس میں گنگے گئے ہر دونوں سے اس کے
 چلے اورنگ آباد ان دونوں کے آگے چلے اور شام کے نو گون میں آئے اس کے کہا ہے کہ جو
 کوٹ کی گھوڑا اور شید کی گھوڑا آپ کے پاس لاسے اور لے کے کہ ان گھوڑے پر سوار ہو چکی
 تاکہ دشمن و کیمین اور آپ کا رعب اونپر پڑے اور کہیں ہنسی اور پوسٹیں اور تار ڈالیں آپ نے
 نانا ہر ان لوگوں نے ہٹ کی تب آپ پوسٹیں اور اپنے گھوڑے پہنچے ہوئے اوس گھوڑا
 پر سوار ہوئے ہر اور سے ہر اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور فرمایا کہ مجھ کو اس لئے بل دیا
 یہاں تک کہ مجھ کو پڑے کہ مجھ کو غور نہ آجائے اور میرے جی میں فرق نہ پڑا ہاؤسے اسے
 مسلمانو غم نہ چائی پر یہو اور اوس پر یہو جس سے اندر سے ٹھوکت دی اور طارق بن
 شہاب سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر شام میں آئے پانی میں چھتے کا ایک مقام
 آیا آپ اونٹ پر سے اترے اور موز سے اوتار کر اپنی ہاتھ میں لے لیے اور پانی کے اندر
 چلے اور اونٹ ساتھ تھا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کہ آپ نے شام والوں کے سامنے ایسا کیا
 آپنی ابو عبیدہ کے سینہ پر ہاتھ مارا اور کہے کہ اے ابو عبیدہ اگر تمہارے سوا کوئی اور
 کہتا اسے ابو عبیدہ تم لوگ تو سب لوگوں سے زیادہ ذلیل اور حقیر تھے اس لئے تم کو اسلام
 سے عزت دی اور جب کسی اور چیز سے عزت ڈھونڈو گے اس کو ذلیل کریگا و اقدی رحم
 اللہ علیہ کہ آپ وہاں پہنچی جان ابو عبیدہ اترے ہوئے تھے آپ کے لیے ایک بالون کا
 خیمہ کھڑا کیا اوس میں آپ مٹی کے اوپر بیٹھ گئے مسلمانوں نے بلند آواز سے لا الہ الا اللہ
 و اللہ اکبر کہا اوس بڑے سردار کو خبر ہو چکی وہ آیا اور بولا کہ اپنے سردار سے کہو کہ قلعہ کے
 سامنے سب سے الگ ہو کر کھڑے ہوں کہ ہم ان کو دیکھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
 جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والوں نے کہا یا امیر المؤمنین آپ آگئے ان کے
 قلعہ شکستہ ہو گیا اور آپ کے اور کچھ یہاں ان کا نہیں ہم ڈرتے ہیں کہ وہ دغا کریں

کی طرف سے چلا بیان تک کہ مسجد کے اوس دروازے تک پہنچا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دروازہ
 کہلاتا ہے اور مسجد میں جو گوبر تھا وہ اوتر کر دروازے کی سیڑھیوں تک پہنچ گیا تھا اور اوس گلی
 تک پہنچ گیا تھا جس میں وہ دروازہ تھا اور سیڑھیوں پر بہت کثرت سے ہو گیا تھا قریب تھا کہ
 رواق کی یعنی ڈیوڑھی کی چپت سے لگ جاوے وہ سردار بولا کہ آپ داخل نہیں ہو سکتی
 مگر گشتی ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا گشتی ہی چلین گئے تب وہ سردار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
 آگے گشتوں کے بہل گستاہوا چلا اور ہم سب اوس کے پیچھے گشتوں کے بہل گشتے ہوئے
 چلے بیان تک کہ ہم مسجد بیت المقدس کے صحن میں پہنچے اور اوس میں سیدھے کھڑے
 ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بڑی دیر تک تامل سے دیکھا پھر فرمایا تم اوس کی جس کے ہاتھ میں
 میری جان ہے یہی وہ مسجد ہے جس کا پتا ہکو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہے
 قائدہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دروازہ وہ کہلاتا ہے جس سے آپ معراج کی رات میں
 داخل ہوئے تو آنحضرت الدین صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ یہ دروازہ مسجد کی پیچھے طرف کو کنارے پر ہے قریب کے
 نزدیک وریہ باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہلاتا ہے اور باب المغارہ بھی کہلاتا ہے قریب مغرب والوں کی جانب سے
 دروازہ اس کی پاس ہی پہنچے حدیث لکھی ہے کہ آپ فرمایا کہ میں شہر میں داخل ہوا اوس دروازہ سے جو میں کی طرف ہی رہا
 مسجد کی قبلہ کی طرف آئی اور جانور کو بیٹھ براق کو باندھا آپ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں اوس
 دروازے سے داخل ہوا جس میں سورج اور چاند جھکتا ہے بیت المقدس کے مقاموں کے
 تحقیق کرنے والوں نے کہا ہے کہ سورج و سیڑھیوں کے دروازے کے کوئی دروازہ اس
 صفت کا ہکو معلوم نہیں مولانا جلال الدین لکھنوی ہیں کہ خدا ابن اوس رضی اللہ عنہ روایت ہے
 کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے جبوقت وہ مسجد بیت المقدس میں داخل ہوئے
 حیدر اللہ نے اوس کو اوپر صلیح سے فتح کیا سو وہ اور اون کے ساتھ والے جناب محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے گشتوں کے بہل گشتی ہوئے داخل ہوئے بیان
 تک کہ اوس کے صحن تک پہنچے پھر دہتے طرف اور بائیں طرف دیکھا پھر اس کا کہہ پھر فرمایا
 قسم اللہ کی یا یون فرمایا کہ قسم اوس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہی مسجد داؤد علیہ السلام
 کی ہے جسکی ہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ آپ اوس کی طرف سیر کیا

اور حضرت عمرؓ اور اس مسجد کے آگے کیطرت پچھم کے نزدیک آگے بڑھے اور فرمایا کہ ہم اس جگہ مسجد بنادیں گے اسکو روایت کیا ہے ولید ابن مسلم نے ایک بوڑھے سے جو شہاد ابن اوس کی اولاد میں تھا وہ اپنے باب سے وہ اوس کے داماد رضی سے اور انہوں نے یعنی امام احمد ابن محمد مقدسی نے ایک اور سند بشام ابن عمار تک پہنچائی انہوں نے روایت کی ہتیم ابن عمران عسبی سے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا اپنے چچا اجداد سے ابن ابی عبد اللہ سے وہ کہتے تھے کہ حضرت عمرؓ کو ساتھ لیکر آئے اور ان سے فرمایا اسی جگہ کے باپ تم اوس چٹان کی جگہ بچاتے ہو وہ بولے کہ وہ دیوار جو جہنم کی نالے کے پاس ہے اوس دیوار سے اتنے لٹنے گزنا پو پھر کہو دو کہ تم اوسکو پاؤ گے اور ان دنوں میں وہ جگہ گور بڑا ان کی تھی لوگوں کو وہاں چٹان ظاہر ہے حضرت عمرؓ نے کعب فرمایا تھا اصلاح کیا ہی ہم مسجد کس جگہ بنادیں یا یوں فرمایا کہ قبلہ کس جگہ بنادیں یعنی وہ دیوار جو قبلہ کی طرف ہوتی ہے وہ کس جگہ ہووے کعب نے کہا کہ چٹان کے پیچھے بنائی کہ دو قبلہ کٹھی ہو جاوین قبلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اور قبلہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم نے یہودیوں کی سی بات کہی اے اسماعیل کے باپ مسجد دن میں افضل وہ جگہ ہے جو آگے ہو حضرت عمرؓ نے مسجد کے آگے کیطرت بنایا اور رجا ابن خنوخ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اوس شخص سے جو فتح کے وقت حاضر تھا اوس نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے جواب کا قصد کیا اور وہاں نماز پڑھی اور تھوڑی دیر میں صبح نکلی تب اذان کھنے والی کو حکم کیا اپنے نماز کو قائم کیا آپ آگے بڑھی اور لوگوں کو نماز پڑھائی اور سورہ ص پڑھی اور اوس میں مسجد کیا پھر دوسری رکعت میں سورہ نبی اسرائیل کے سرے کا ایک ٹکڑا پڑھا پھر رکوع کیا پھر نماز فراغت کر کے فرمایا کعب کو بلاؤ کعب لائی گئے دن سے فرمایا تمہاری اصلاح کیا ہے نماز کا مقام کہاں مقرر کریں وہ بولے چٹان کیطرت فرمایا کہ تم نے یہودیوں کی سی بات کہی بلکہ ہم اوس کا قبلہ اوس کے سرے پر کہیں گے حسب طرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مسجد دن کا قبلہ مسجد دن کے سرے پر کہا ہے جاؤ بیٹو کہو چٹان کا حکم نہیں ہوا کہ تو کعبہ کا حکم ہوا ہے امام احمد سند میں فرماتے ہیں کہ یہ ہے فرمایا اسوڑنے جو عامر کے بیٹے

کہ ہم نے فرمایا احادیث کے پیشے وہ اہلستان سے وہ جو یہ سے جو آدم کے پیشے اور ان کے
 کہنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ سے فرمایا ہے کہ تمہارا ہم کیا اصلاح لے سکتے ہیں کہ ان کو
 پڑھوں وہ بولے اگر میرا کہنا ان کو چٹان کے چھینے نماز پڑھو تو سارا قریب ہمارے سامنے
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمہارے یہودیوں کی سے بات کہی ہو ان نہیں ہو گامین تو وہ ان نماز پڑھوں گا
 جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قبۃ کی طرف آگے بڑھے
 اور نماز پڑھی پھر آئے اور اپنی چادر پہنائی اور کوڑا اپنی چادر میں جاڑا اور لوگوں نے
 بھی جاڑا فائدہ اس رعایت سے بھی ثابت ہوا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
 معراج کی رات میں اس چٹان سے بہت دور نماز پڑھی کیونکہ اس چٹان پر اس وقت
 گو بڑھیر لگا ہوا تھا اور یہ مسجد اس وقت میں حارث سے خالی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب
 سے پوچھا کہ عمارت مسجد کی کہاں بناؤں جہاں امام کھڑا ہو کعب نے کہا کہ اس چٹان کے
 پیچھے بنائی تاکہ یہ چٹان بھی نمازیوں کے سامنے رہے اور کعبہ بھی سامنے رہے اگر یوں
 ہوتا تو مسجد کے بیچ میں جماعت ہوتی اور جماعت کے آگے مسجد کا صحن ہوتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
 یہ جواب دیا کہ تمہارے یہ بات یہودیوں کی سی کہی ہو کہو اللہ نے کعبہ کا حکم کیا ہے اس چٹان
 کا حکم نہیں کیا مطلب یہ ہے کہ اس چٹان کی بزرگی اور مرتبہ میں شک نہیں مگر اللہ
 تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں کعبہ کی طرف منہ کرنا حکم کیا ہے پہلے پہل
 اللہ کے حکم سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتی تھی
 پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر قرآن میں یہ حکم بھیجا کہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتی تھی
 بھی فرمادیا کہ تو ان کے قبضہ کا تابع نہیں لیکن اللہ نے منع کر دیا کہ اب اس قبۃ کی طرف
 ایسے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز مت پڑھو تو اب یہ حکم بھی خیال کرنا سنا ہے کہ نماز
 میں چٹان بھی ہمارے سامنے رہے کیونکہ اس قبۃ کی طرف نماز پڑھنا اللہ نے موقوف کر دیا
 مگر اس مسجد اور اس چٹان کی اور سب طرح سے تعظیم اور ادب لازم ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
 اس چٹان کے آگے مسجد کے اس کنارے پر عمارت بنائے جو کعبہ کی طرف ہے کیونکہ
 جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسجد میں بنائیں ہیں تو عمارت مسجد کی اور قبۃ کی

مسجد کے اوس کنارے پر رکھی ہے جو قبلہ کی طرف تھا اور صحن مسجد کا چاعت کے آگے نہیں
 رکھا اس مسجد کے کعبہ شریف و کس طرف ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کے کچھ طرف ہٹ کر
 مسجد کی عمارت و کس کی طرف قبلہ رخ بنائی اور امام احمد کی روایت میں جو یہ لفظ ہے کہ
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں وہاں نماز پڑھوں گا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 نماز پڑھی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قبلہ کی طرف آگے بڑھے اور نماز پڑھی اس روایت سے ظاہر ہوتا
 ہے کہ بنیاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں مسجد کے اوس کنارے پر نماز
 پڑھی تھی جو قبلہ کی طرف ہے اسی باعث سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی وہاں نماز پڑھی اور چاہے
 ابن حبیبہ کی روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے داؤد علیہ السلام کے محراب کا قصد کیا
 اور وہاں نماز پڑھی مولا ناجلال الدین لکھتے ہیں کہ کتب میں ہے کہ وہ محراب وہ بڑا محراب
 ہے جو مسجد کے قبلہ کی دیوار میں ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ محراب وہ بڑا محراب ہے جو
 منبر کے پاس ہے اصل میں یہ محراب حضرت داؤد علیہ السلام کا تھا اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا
 محراب کہلاتا ہے کیونکہ اونہوں نے وہاں نماز پڑھی اور ولید ابن مسلمہ کی روایت میں
 ہے کہ گو پر یہاں تک پہل گیا تھا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے محراب کے سامنے تک
 پہنچ گیا تھا تب ہر قل نے اوس کے صاف کر دیا حکم کیا ان سب دیلوں سے یہ گمان
 چکا ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کے مقام میں نماز پڑھی تھی تب
 ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہاں نماز پڑھی اور وہاں عمارت مسجد کی بنا علی مولا ناجلال الدین
 در مشور میں لکھتے ہیں کہ ابن مردودہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات کو میں سیر کو بلایا گیا بیٹھے نماز پڑھی مسجد کے آگے کی مقام
 میں پھر میں چٹان کی طرف داخل ہوا اس روایت سے بھی صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے آگے بیٹھے قبلہ کے طرف جو مقام ہے وہاں نماز پڑھی اور
 یہ قبتہ جو لوگوں نے بنایا ہے اور مشہور کیا ہے کہ یہ قبتہ اوس مقام پر ہے جہاں حضرت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی مولا ناجلال الدین لکھتے ہیں کہ یہ وہی قبتہ
 ہے جو عبد الملک بادشاہ نے بنایا تھا جو قبتہ سلسلہ کہلاتا ہے اور مولا ناجلال الدین صلی رحم

کی تاریخ بیت المقدس جو مصر میں چپی ہے اوس میں لکھا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ عبد الملک بادشاہ
 جب بیت المقدس میں آیا تو اوس چٹان پر جیسا قبة بنا تا اوس کو منظور تھا اوس نے کارگر یون
 سے بیان کیا اونہوں نے ایک چوٹا سا قبة نمونہ کے واسطے بنایا وہ چٹان کے قبة کے پورے
 طرف ہے وہ جو قبة سلسلہ کہلاتا ہے وہ بادشاہ کو پسند آیا اور کہا اس چٹان پر جیسا سیطرح کا
 قبة بناؤ اس بیان سے معلوم ہوا کہ قبة نمونہ کے واسطے بنایا گیا تھا اور اوس وقت تک
 کسی نے یہ بات نہیں کہی تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی تھی یہ
 بات بعد اسکی مشہور ہوئے ہے اس سیطرح اس چٹان کے صحن میں جو محراب زمین پر بنایا
 ہے مولانا جلال الدین لکھتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ اسی مقام میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے نماز پڑھی ہے یہ بات بھی ٹھیک نہیں ہے بڑی دلیل اسکی یہ ہے کہ مولانا جلال الدین
 نے ذکر منثور میں لکھا ہے کہ ابن مردویہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے نماز پڑھی ہے مسجد کے آگے کے مقام میں پہر میں چٹان کی طرف
 داخل ہوا مولانا جلال الدین لکھتے ہیں کہ ولید نے کہا کہ سعید ابن عبد العزیز نے کہا
 ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خط جب روم کے بادشاہ کو آتا تھا تو وقت
 وہ بیت المقدس میں تھا اور بیت المقدس کی چٹان پر گوبر کا بڑا ڈھیر تھا کہ حضرت ولید
 علیہ السلام کے محراب کے برابر پہنچ گیا تھا وہ جو نصاریٰ نے یہودیوں کی ضد میں
 اوپر ڈالا تھا یہاں تک کہ عورت روم سے اپنے خون کے لٹی بھیجتی تھی وہ اوپر ڈال دیے
 جاتے تھے روم کے بادشاہ نے حسبوقت جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پڑھا اور بت
 کہا کہ اسے قوم رومیوں کی تم لوگ اس لایق ہو کہ اس گوبر کے ڈھیر پر قتل کئے جاؤ جیسے
 تھے اس مسجد کی حرمت توڑی ہے جس طرح اسرائیلی لوگ یحییٰ ابن زکریا علیہ السلام
 کے خون پر قتل کئے گئے بادشاہ نے اوس گوبر کے دور کر دیا حکم کیا لوگوں نے اوس کا دور
 کرنا شروع کیا اوس کا قیصر اچھہ دور کر کے تھی کہ مسلمان لوگ شام میں آئے پھر
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیت المقدس میں آئے اور اوس کو فتح کیا اور وہ گوبر کا ڈھیر دیکھا
 تو گوبر کا بڑا عظم ہوا اور اوس کے دور کر دیا حکم کیا ولید نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

کے آگے کی طرف بچھم کے نزدیک چلے گئے پھر گوبر کو لب پہر کر انہی کپڑوں میں رکھا اور وہی رکھا کہ جیسے بھی
 اونکو ساتھ لب پہر کر اپنے کپڑوں میں ڈالا اور وہ چلے اور ہم بھی چلے یہاں تک کہ پہنچے اونکو
 اوس نالی میں ڈالا جو نالا جنم کا کہلاتا ہے پھر حضرت عمرؓ نے اوس طرح کیا ہم بھی اوس طرح کیا
 یہاں تک کہ پہنچے نماز پڑھی اوس مسجد کی جگہ پر جان جماعت کی نماز پڑھی جاتی ہے سو ہم کو حضرت
 عمرؓ نے وہاں نماز پڑھائی ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے اوس چٹان پر سے اپنی چادر
 کے کونین مٹی ڈھولی اور سب مسلمانوں نے آپ کے ساتھ مٹی ڈھولی اور اردن والوں کو با
 مٹی کے ڈھوسے پر مزدوری میں لگایا ابن کثیرؒ نے اس تمام احوال کا خلاصہ لکھ کر لکھا کہ یہ سارا
 احوال سندون سمیت بہاوالدین ابن ابی القاسم ابن عساکر نے اپنی کتاب مستقصر فی فضائل
 الاقصیٰ میں بیان فرمایا ہے مولانا جلال الدین کتبیؒ میں کہ جیسرا بن تغیرؒ نے فرمایا کہ جب حضرت
 عمرؓ نے گوبر کو اوس چٹان سے دور کر دیا فرمایا کہ اوس میں نماز سنت پڑھنا جب تک اوس پر
 تین مہینہ نہ پڑ جاوین و اقدسی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے بیت المقدس میں دس دن
 قیام کیا پھر مدینہ میں تشریف لائے فائدہ مولانا جلال الدین کتبیؒ میں کہ کعب احبار پہلے یہود
 تھے پھر حضرت ابو بکرؓ کی وقت میں مسلمان ہوئے اور کہا گیا ہے کہ حضرت عمرؓ کی وقت میں
 مسلمان ہوئے جانا چاہیے کہ یہ بڑے چٹان جسکو صحو کہتے ہیں اور تخت ربا لعالمین بھی کہتے
 ہیں اسکا یہودی لوگ بہت بڑا ادب کرتے تھے اور اسی کی طرف نماز پڑھتے تھے تب ہی تو انکی
 ضد میں انصاریؒ نے اوس جگہ پر گوبر کا ڈھیر لگا دیا تھا اور یہ قبلہ حضرت سلیمان علیہ السلام
 کی وقت سے تھا اور کعب احبار نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کا قبلہ بھی یہی ہے اس سے معلوم
 ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی اس طرف منہ کر کے نماز پڑھتی تھی اور اس میں کونین
 کی بات نہیں کیونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس مسجد کو موریہ پہاڑ پر بنایا تھا جیسا کہ
 تواریخ کی دوسری کتاب کے تیسرے باب میں ہے اور موریہ پہاڑ کے پہاڑوں میں سے ایک
 پہاڑ کی بزرگی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وقت سے چلی آتی تھی تو رات شریف کی پہلی سورۃ کے
 بائیسویں باب کی دوسری آیت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا
 کہ اپنی بیٹے اسحاق کو لے اور زمین موریہ میں جا اور اوسکو وہاں پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر

جو میں سمجھتا ہوں اس کا سو حتمی قربانی کے لئے چڑھا پیر یہ بیان ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
 حضرت اسحاق علیہ السلام کو وہاں لے گئے اور ان کے فوج کرنے پر طیار ہوئی اور انہوں نے
 ان کے بدلے مینڈا بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو اپنے بیٹے کے بدلے دے دیا اور
 حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس مقام کا نام یہود واہ یہی کہا یعنی اس وقت سے وہ جو آج کے دن
 تک کہا جاتا ہے کہ اس کے پہاڑ پر دیکھا جائیگا اس جگہ سے ثابت ہوا کہ اس جگہ کے پہاڑوں میں سے
 ایک پہاڑ تھا جہاں قربانی کا حکم ہوا تھا اور وہ اس کا پہاڑ کہلاتا تھا ظاہر ہوا ہے کہ وہ پہاڑ
 یہی جہاں ہے جس کو کعب احبار نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قبلہ ہے اور یہ یمن کے
 احوال کی کتاب میں جو تورات شریف کی جلد میں لگی ہوئی یمن اور یمن یہ بیان ہے کہ وہ صند
 جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کے حکم سے بنایا تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں
 فرمایا ہے کہ اس میں سیکہ نہ لینے تسلی تھی وہ صند اسی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت سے حضرت
 داؤد علیہ السلام کی وقت تک جس مکان میں رکھا جاتا تھا وہی مکان یہی کہلاتا تھا
 پانچویں زبور کی ساتویں آیت میں اور ایک سوارہ عیسویں زبور کی دوسری آیت میں ہے
 کہ تیری مقدس سبیل کی طرف سجدہ کرو گا اور حضرت داؤد علیہ السلام کی وقت میں یہاں صند
 اور مقام میں مخا معلوم ہوا کہ اس کی طرف لوگ اس کو سجدہ کرتے تھے کیا عجب ہے کہ اسی
 پاک جہاں کی طرف وہ مسجد بنائی گئی ہوں اور اسی رخ کو سجدہ ہوتا ہو پھر حضرت سلیمان علیہ السلام
 نے اس پاک جہاں پر مسجد بنائی اور وہ پاک صند وق اور سپر کہا ابن سید الناس نے عیون
 الاثر میں لکھا ہے کہ کتاب الناسخ والمسنوخ میں ابو داؤد کے واسطے سے ہکوردایت پہونچی ہے
 وہ کہتے ہیں کہ ہم سے فرمایا احمد بن صالح نے کہ جیسے فرمایا غبہ نے وہ روایت کرتے ہیں یونس
 ابن شہاب سے انہوں نے فرمایا کہ سلیمان جو عبد الملک کا بیٹا تھا میں اس کے ساتھ چلا جیتے
 بیت المقدس میں گیا اور اس کے ساتھ خالد تھا جو یزید بن معاویہ کا بیٹا تھا سلیمان نے کہا قسم
 اللہ کی یہ قبلہ عجائب ہے اس کی طرف مسلمانوں نے اور نصاریٰ نے نماز پڑھی خالد بولا
 قسم اللہ کی میں اس کتاب کو پڑھتا ہوں جس کو اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا اور
 توراہ بھی پڑھتا ہوں سو یہودیوں نے اس کو اس کتاب میں نہیں پایا جو اللہ نے ان پر اتارا

لیکن تابوت سکینہ اس چٹان پر تھا پر جب اللہ تعالیٰ نے اسے اسرائیلیوں پر غصہ کیا اور سکواڑ ٹھالیا تب انکی نماز اس چٹان کی طرف اپنے مشورہ سے ہوئی خالد کے اس بیان سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اصل ہیکل یعنی مسجد کی عمارت اسی پاک چٹان پر بنائی تھی جب میں دو درجہ بقی ایک اندر کا درجہ جو قدس الاقداس کہلاتا تھا اور سین وہ پاک صندوق رہتا تھا دوسرا درجہ اوسکی آگے تھا اور سین بخور دان اور سونے کے دس شمع دان اور نذر کی ٹروٹی رکھنے کے میز اور بہت سے عود سوز اور کٹورے وغیرہ تھے اب خالد نے یوں سمجھا ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد حضرت ارمیا علیہ السلام کی وقت میں جب یہ مسجد سخت نصرت دیران کر دی اور وہ پاک صندوق غائب ہو گیا تب اس چٹان کی طرف نماز پڑھنا اس کے مشورہ سے مقرر ہوا اب ہم کہتے ہیں کہ جب یہ پاک صندوق غائب ہو گیا تب بھی پیغمبروں کا زمانہ تھا تو یہ قبلہ بھی بیشک پیغمبروں کے حکم سے مقرر ہوا جب یہ معلوم ہو چکا کہ اس پاک چٹان پر مسجد کی اصل عمارت اور تابوت سکینہ کتاب اس مقام کی اور تقریب میں سو حضرت شمول علیہ السلام کے احوال کی دوسری کتاب کو میں تیسویں باب میں اور تواسی کی پہلی کتاب کے بائیسویں باب میں جو احوال لکھا ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی وقت میں دبا پڑی اور شترخار آدمی مر گئے اور جب فرشتہ نے انکا ہاتھ ڈر لیا کہ یہ و شاکم کو فنا کرے تب اللہ تعالیٰ نے اوس سے فرمایا اس اب اپنا کینچ لے پہر اسکا بیان یوں لکھا ہے کہ اوس وقت اللہ تعالیٰ کا فرشتہ یوسے اروناہ کے کہلیان پر کھڑا تھا اوسکی ہاتھ میں ایک کینچی ہوئے گا اور تھی تب حضرت داؤد علیہ السلام نے اور آپ کے ساتھ کے لوگوں نے اللہ کے اسے سیدہ میں جا کر دعا کی تب حضرت داؤد علیہ السلام کو جاوہری علیہ السلام کی زبان پر اللہ کا حکم پہنچا کہ داؤد و چڑھ جاوے اور یوسے اروناہ کے کہلیان پر اللہ تعالیٰ کے لئے ایک قربانی کا مقام بناوے حضرت داؤد علیہ السلام اوس کہلیان کے مول لینے کے لئے اوسکی آہ چڑھ گئے اوس نے کہا میں یوں ہی دنیا ہوں آپ فرماتا او قیامت دیکر وہ کہلیان مول لیا اور وہاں اللہ کے لئے قربان گاہ بنایا اور قربانیان چڑھائیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور آسمان سے اللہ نے اوس قربانی پر آگ بھیجی اور فرشتہ کو حکم کیا اوسنی اپنی تلوار میان میں کر لی اور

حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ اسی جگہ اسد کا گہ اور قربانی کا مقام ہوگا اور آپ نے مسجد بنانے کے لئے بہت کچھ سامان جمع کیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو بلایا اور فرمایا کہ اے میرے بیٹے بیٹے چاہتا تھا کہ اسد تعالیٰ کے نام کے لیے ایک گہر بناؤں سو اسد تعالیٰ کا کلام مجھ پر یوں اتر کہ تجھ کو میرے نام کے لیے گہر بناؤ گا جس سے ایک بیٹا ہوگا سلیمان اور اس کا نام ہوگا وہی میرے نام کے لیے ایک گہر بناؤ گا پھر اٹھا رہو میں باب میں لکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس مسجد کے سب مقاموں کا نقشہ دیا اور چاندی اور سونا تول دیا اور شمع دانوں اور چراغوں اور پیالوں وغیرہ کا سب حال لکھ کر فرمایا کہ اسد تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جو عجیب تھا اس نقشہ کے سب کام بھی سکھلائے پھر تواریخ کی دوسری کتاب کے تیسرے باب میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمان نے اسد کا گہر و شالم میں مور یہ پہاڑ پر جو آپ کے باب داؤد علیہ السلام کو دکھلایا گیا اس جگہ جو داؤد علیہ السلام نے ارمان یوسے کے کہلیان میں مقرر کی تھی بنایا بادشاہوں کے احوال کی پہلی کتاب کے آٹھویں باب میں یہ بیان ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے عہد نامہ کا صندوق دوسرے مقام سے لا کر اس گہر کے الہام گاہ میں یعنی قدس الاقداس میں رکھا معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو حضرت داؤد علیہ السلام کی مسجد اسٹی کہا کہ اس کا نقشہ اسد نے حضرت داؤد علیہ السلام کو دیا تھا اور داؤد علیہ السلام کا محراب ظاہر وہ مقام ہے جہاں آپ نے دبا کے وضع ہونے کے لیے دعا کی تھی اور ایک روایت میں یہ ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کچھ تھوڑی سی مسجد بنا چکے تھے تو شاید اوسمیں اسد کی عبادت جس جگہ کرتے ہوں گے وہ محراب داؤد علیہ السلام کا کہلایا جائے اور یہ لفظ جو لکھا ہے کہ داؤد چڑھ جاوے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ کہلیان اونچی جگہ تھا معلوم ہوا کہ وہ کہلیان اسی پاک چٹان پر تھا مولانا جلال الدین نے یہی احوال ابن اسحاق کی کتاب سے لکھا ہے اوسمیں یہ لفظ ہے کہ جب وہاں موقوف ہوئی حضرت داؤد علیہ السلام اس چٹان پر چڑھے اور اسد کا شکر کیا اور فرمایا کہ اس سے بڑا کوئی شکر میرے نزدیک نہیں ہے کہ ایک مسجد بناو میں اوسمیں اسد کی شہد کی کریں حضرت اشعیا علیہ السلام کے تیسویں باب کی اونیسویں آیت میں اسد تعالیٰ آخری زمانہ کی بشارت میں فرماتا ہے

کہ دل کی خوشی ایسی ہو گے جیسی اوس شخص کو جو بانسری لئے ہوئی روانہ ہو کہ خداوند کے
 پہاڑ میں اسرائیل کی چٹان کو جاوے اس جگہ اسرائیل کی چٹان کا اشارہ ظاہر اسی
 بڑی چٹان کیطرت ہو جس پر مسجد کی عمارت اور تابوت سکینہ تھا چہ حضرت ارمیا علیہ السلام
 کیوقت میں بخت نصر نے جب یروشالم کو ویران کیا تب بھی اسرائیلی لوگ اسی پاک
 چٹان کیطرت نماز پڑھتے تھے جیسا کہ حضرت دانیال علیہ السلام کے چٹھی باب میں ہے کہ
 دانیال علیہ السلام جب بابل میں تھے اپنے اپنی کوٹھڑے کا دریچہ جو یروشالم کیطرت تھا
 کو لکڑی کے سامنے دعا اور شکر کرتے رہے جناب میکا علیہ السلام کے تیسرے باب کے
 آخر میں جہاں یروشالم کی ویرانی کی خبر دی ہے وہاں فرمایا ہے کہ ہیکل کا پہاڑ جنگل کے
 اونچے مکانوں کیطرح ہو جائیگا پھر فرمایا لیکن آخری دنوں میں ایسا ہوگا کہ اللہ کے
 گھر کا پہاڑ پہاڑوں کی چوٹی پر قائم کیا جائیگا اور سارے ٹیلوں سے اونچا کیا جائیگا
 اس جگہ بھی صاف اشارہ پایا جاتا ہے کہ ہیکل پہاڑ کے اوپر تھی اور ہیکل کا پہاڑ اسی
 بڑی چٹان کو فرمایا ہے کہ ویرانی کے وقت جنگل کے اونچے ٹیلوں کی طرح ہو گیا گو براور
 کوڑے اور کرکٹ کے نیچے چھپ گیا تھا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دالون نے گوہر
 کوٹھا یا تب وہ چٹان ظاہر ہوئے جیسا کہ ولید ابن مسلم کی روایت میں آیا ہے پھر آخری
 دنوں کی بشارت میں بھی یہی لفظ فرمایا کہ اللہ کے گھر کا پہاڑ یہ بھی صاف اشارہ اسی
 بڑی چٹان کیطرت ہو وہ مجریوں کے وقت میں پہاڑوں کے چوٹی پر قائم کیا گیا اور
 سب آس پاس کے پہاڑوں اور ٹیلوں سے اونچا کیا گیا اوس کے اور ایک بڑا اونچا
 قبہ بنا یا گیا مولانا محمد الدین جنبلی رحمہ اللہ جو نوین ہند میں تھے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے
 وقت میں اوس چٹان کے اوپر جو قبہ ہے وہ مسجد کی زمین سے اٹھاؤں گے اور چاہیں
 حق دنوں میں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائی آپ کو بھی اللہ
 کا حکم چند روز تک ہی رہا کہ بیت المقدس کیطرت منہ کر کے نماز پڑھو پھر سولہ مشورہ میں
 کے بعد اللہ کے کعبہ شریف کیطرت نماز پڑھنے کا حکم بھی اب جو کوئی بیت المقدس
 کیطرت نماز پڑھے گا دین سے ماہر ہو جائیگا کہ بیت المقدس کی تعظیم اور ادب اور

زیارت بدستور باقی رہا اور یہ جو الّا جہنم کا ہے یہ مسجد بیت المقدس کے نزدیک پورب کی طرف
کو ہے جسکو کھلیا جبار نے فرمایا کہ وہ دیوار جو جہنم کے نالے کے قریب ہے اوس سے اتنی گز
نا پو تو لا نا جمال الدین ج نے کئی روایتیں کہیں کہ جن کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوس مقام میں جہنم کو دیکھا اب انگریزی کتابوں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیت المقدس
میں تشریف لاسنے کا بیان ہے یہ اسلام جوشتہ امین جیسی ہے جسکو انگریزی سے
منشی نور محمد صاحب نے ترجمہ کیا ہے اوس سے اور اور بھی انگریزی کتابوں سے سید
منصور علی صاحب دہلوی نے نقل کیا ہے کہ اوکلی صاحب کا یہ بیان ہے کہ خلیفہ ایک
اونٹ سرخ پر سوار ہوئی اور دو تیلیں ساتھ لے کر ایک مین ایک قسم کی غذا ابرے جس کو
عرب سونق بولتے ہیں اور وہ جو یا چا نول یا گھون کوٹی اور بے ہنگام پڑے سے طیار
ہوتا ہے اور دوسرے کو چوہ جات سے بہر لیا اور ایک بڑے مشک پانی کی جھکی اور
لکڑی میں بڑی احتیاج ہوتی ہے آگے رکھ لی اور طباق ایک لکڑی کا بھی باندھ لیا خلیفہ نے
اس سامان اور طیارسی کے ساتھ کچ کیا بعد نماز صبح کے اللہ کی تعریف کر کے وہ
طباق کو اپنے ستوؤں سے بہرے اور بڑی قیاضی سے اپنے مصاحبوں کے ساتھ
کہا کہ جب شہر کے سامنے پہنچو اونہوں نے نعرہ اللہ اکبر کا کہنا اور کہا یا اللہ
جھکو آسانی سے فتح دی اور اپنا خیمہ موٹی اون کا کھڑا کر و اگر زمین پر بیٹھ گئے دوسری
جگہ لکھا ہے کہ تمام عیسائی حقوق باوجود اسلام کو دیکھنے آئے مسلمانوں نے
اونکو دور رکھنا چاہا کہ ایسا نہ ہو کوئی ابدار اوسے سے آیا ہو اپنے فرمایا کچھ نہیں ہوتا اگر
وہی جو اللہ چاہتا ہے ایمان داروں کو اوس پر برسایا ہے امیر المومنین کی سادگی
سے رعب اور دہشت جو اون کے لشکریوں کے سپاہیانہ کاموں سے بیت المقدس
کے رہنے والوں کے دلوں میں پیدا ہوا تھا کچھ کم نہوا تو م کے سردار نے اپنی سرداری
سے کہا کہ مقابلہ کرنا ان لوگوں سے بے مدد آسانی کے بیفائدہ ہے اونکو اون کے پیچا میر
نے یہ حکم دیا ہے کہ وہ تحمل اور حیا اور تابعداری کو عمل میں لاویں اور ان باتوں کی
باعث سے اون کی ترقی ہو گئے تو رومی دیون میں سب قانون پر انکی طرح کو غلبہ ہوگا

اور انکی حکومت پورب سے پچھم تک پہیل جاوگی خلیفہ کے ہونختی ہی عہد نامہ پورا ہوا شرطین
صلح کی منظور ہوئیں اور ادنیٰ و تختہ ہی ہوگئی پروشاہم کے وکیل سب سامنے آئے تو
نہایت تعجب ہوا کہ یہ ہیبت ناک سردار نہایت سادہ کپڑے پہنی بالوں کے ڈیرہ میں
زمین پر بیٹھا ہے جس نے خود اپنے ہاتھ سے شرطین لکھیں یہ شرطین ہوئیں کہ نصار
زمین پر سوار ہوں اور کسید طرح کا ہتھیار رکھیں اور اپنے مہروں پر عربی لفظین نہ کہدیاؤ
اور کسی قسم کی شراب نہ پیئیں وہ ایک قسم کے لباس کے سوا دوسری طرح کا کپڑا نہیں
نہ پہنا کریں اور کمر بند ہمیشہ اپنی کمر میں باندھا کریں وہ اپنی عبادت خانوں میں
صلیب نہ لگاویں اور صلیب کے نقش جو انکی کتابوں میں ہوں اور زمین مسلمانوں
کے محلوں میں نہ دکھایا کریں اور گشتوں کو موگرمی سے نہ بجاویں اپنے رشتہ داروں کو
مسلمان ہونے سے نہ روکیں جب مسلمانوں کو آتے دیکھیں کپڑے ہو جاویں اور جب تک
وہ نہ بیٹھ جاویں یہ کپڑے رہیں ہر مسلمان مسافر کو تین دن تک مفت دھان رکھیں
خلیفہ کے لئے دروازے کھول دیں گئے اور رئیس اہل اسلام اور رئیس نصاریٰ دونوں
اس جگہ کی منہسی قدامت کے باب میں باتیں کرتے ہوئے شہر میں داخل ہوئی اس جگہ
ایک نصاریٰ تاریخ کا بیان ہے کہ آپ سوئی آؤں کے کپڑے پہنے تھے جن میں چمڑے کے
پیوند لگی تھے خلیفہ کے حکم سے حضرت سلیمان کا عبادت خانہ جھاڑا گیا اور کوڑا اودسکاٹا
کیا گیا اور ایک مسیہ طیار کروائی جس کی جلد شہرت اور رونق ہو گئی اور کوئی مسیہ اس کے
برابر پورب کے ملکوں میں نہ تھی خلیفہ نے بیت المقدس میں دتل مقام کئے اور وہ مدینہ
کو ہر آئے مولانا جلال الدین نے جو صلح نامہ نقل کیا ہے اوسمیں بھی اسی طرح کی شرطوں کا
بیان کیا ہے مولوی رحمتہ اللہ صاحب نے اظہار الحق میں لکھا ہے کہ طامس شیون پادری
نے پاک کتابوں کی آئندہ خبروں کے بیان میں ایک کتاب لکھی ہے اور وہ کتاب تلسٹا
عیسوی میں شہرت میں چپی ہے اوسکی دوسری جلد کے ترستھوین اور چوتھوین
صفحہ میں لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پروشاہم فتح کیا وہاں کے سردار نے حضرت عمر کو
حضرت یعقوب علیہ السلام کا بیٹہ تیار دیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی ہسی کا مقام تیار کیا

نصرتیوں نے یہودیوں کی ضد کے مارے اس جگہ کو گور اور لید سے بہر رکھا تھا حضرت عمرؓ نے خود آپ اس جگہ کو صاف کرنا شروع کیا اور اون کے لشکر کے سردار اون کے ساتھ اس کام میں شریک تھے اور ایک مسجد بنائی اور یہ وہی مسجد ہے جو بروشللم میں پہلے پہل بنے اور عبدالملک جو مروان کا بیٹا تھا اس نے اس مسجد کو کشادہ کیا اسے پاور یو دیکھو حضرت زکریا علیہ السلام چٹے باب کی پذیر ہوین آیت کی یہ پیش خبری کیسی پوری ہوئی کہ وہی جو دور دور میں سو آدین گے اور اس کی مسجد میں تعمیر کریں گے اس کہلی نشانی کو دیکھو اور محمدی ہو جاؤ پادری نیوٹن کے کلام سے معلوم ہوا کہ اوسکے نزدیک وہ تہر حسن پر حضرت یعقوب علیہ السلام سورہی تھی اور اللہ تعالیٰ نے خواب میں آپ سے باتیں کیں تھیں اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے اوس جگہ کا نام بیت ایل رکھا تھا جسکیان تورات شریف کی پہلی سورۃ کے اٹھائیسویں باب میں ہے وہ تہری بیڑی چٹان ہے جو مسجد بیت المقدس میں ہے اور ہمارے بعضی علماؤں نے بھی ایسا ہی سمجھا ہے مگر عبرانی کتابوں میں جا بجائیت ایل کا ذکر بروشللم سے علیحدہ آتا ہے مگر اس پادری نے یون سمجھا ہے کہ وہ بیت ایل اور ہے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کا بیت ایل یہی ہے جو اس پاک مسجد میں ہے واللہ اعلم اب یہ بیان ہے کہ حلب فتح ہوا اور وہاں کے حاکم یوقنا نے مسلمان ہو کر بڑے بڑے جہاد کئی اور انطاکیہ کو فتح کیا و اقدی لکھنؤ میں کہ حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہ کو حلب اور انطاکیہ کی طرف بھیجا اور یزید ابن ابی سفیان کو ملک شام کے کنارے کی طرف بھیجا وہ وہاں اترے حلب میں دو بہائی سردار تھے یوحنا اور یوقنا اور ان کا باب حلب کا بادشاہ تھا اوسکے بعد یوقنا بادشاہ ہوا اور یوحنا نے دنیا چھوڑ دی اس کی عبادت میں مشغول ہوا اور وہ اپنے زمانہ میں سب لوگوں سے بڑھ کر علم رکھتا تھا یوحنا نے یوقنا کو بہت سمجھایا کہ عربوں سے صلح کر لے اوس نے ٹاننا اور بارہ ہزار زیدہ پوش کے فوج لیکر چلا ادھر سے ابو عبیدہ رضے کعب ابن ضمہ کو نزار سواروں کے ساتھ بھیجا حلب تک جبہ کوں باقی تھی کہ یوقنا لشکر کے ساتھ آہو نجا بہت بڑی لڑائی ہوئی کعب ابن ضمہ رضہ نشان لئے پرتے تھے اور پکارتے تھے یا محمد یا محمد

اسی اللہ کی مدد و اتر سے مسلمانوں ثابت قدم رہو یہ فقط ایک ساعت ہے اور تم غالب ہو جاؤ گے
 میں ایک سو ستر و شہید ہوئے اور غالب والوں نے آپس میں صلح کی صلاح کرنی اور انہیں
 کے قیس سردار دوسری راہ سے ابو عبیدہ تک شکر میں آئے اور کہا کہ او نہیں کے کچھ
 مرد نماز میں کہڑے ہوئے قرآن پڑھ رہے ہیں تب ایک ایک سے کہنے لگے کہ یہ لوگ اسی
 کام کی باعث سے ہمارے اور غالب کر دی گئے ہیں ان لوگوں نے نہایت عاجزی سے
 صلح کرنی اور چلے گئے یوقنا کو خبر ہوئی اوس نے حلب میں جا کر لوگوں کو قتل کرنا شروع کیا
 یوحنا غل اور شورسکر قلعہ سے اتر آؤراپنے بہائی کو دیکھا کہ شہر والوں کو قتل کر رہا ہے
 اور تین سو مرد کو قتل کر چکا ہے یوحنا نے چلا کر کہا کہ ٹھہر جا کہ عیسیٰ تیرے اور پر غصہ ہو دینگی
 اوہوں نے تو دشمنوں کے قتل کو منع کیا ہے پھر جو ہمارے دین پر ہوا اس کا قتل کیسا ہوگا
 یوقنا بولا کہ اوہوں نے عربوں سے صلح کی ہے میں ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑوں گا
 یہ کہا اور اپنے بہائی کے قتل کے لئے تلوار نکالی تب یوحنا نے اپنی بہائی کی طرف دیکھا اور
 آسمان کی طرف سر اٹھایا اور کہا یا اللہ تو گواہ رہ کہ میں تیرا بعد رہوں ان لوگوں کے پیچ
 سے برخلاف ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں اور گواہی
 دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے پیغام ہو چائیں اوسے میں اور عیسیٰ اللہ کے نبی ہیں پھر بہائی سے
 فرمایا کہ اب جو جنگو کرنا ہو سو کر لے اگر تو مجھ کو قتل کرے گا تو میں جنت میں جاؤں گا یوقنا نے انکو
 شہید کیا اور شہر والوں کو قتل کرنا شروع کیا اتنے میں ابو عبیدہ رہا اور خالد اور اور
 مسلمان لوگ توحید کا کلمہ بکارتے ہوئے جا پونچے خالد نے ان لوگوں پر حملہ کیا اور بکارتا
 کہ اے لوگو ہمارے صلح والوں سے الگ ہو جاؤ مجھ یون نے خوب تلوار سے کام لیا یوقنا
 اپنے قلعہ کی طرف ہال گیا مختص ابن عمر کہتے ہیں کہ یوقنا نے ہمارے صلح والوں میں
 سے تین سو مرد قتل کئے تھے پہنے اوسکے ساتھ والوں میں سے تین ہزار مرد قتل
 کئے مسلمان بہت خوش ہوئے ابو عبیدہ کو خبر ہوئی کہ یوقنا نے اپنی بہائی یوحنا کو اس
 طرح قتل کیا ابو عبیدہ نے جا کر یوحنا پر نماز پڑھی اور دفن کیا پھر یوقنا رات کو ان بڑا
 اور چاس مسلمانوں کو پکڑ لے گیا اور جب دن نکلا قلعہ کے اوپر سے مسلمانوں کو دیکھا

افلو قتل کیا مسلمان اون کو دیکھ رہے تھے اور اون کی اواز میں سن رہے تھے کہ وہ کہہ رہے
تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہاں تک کہ وہ سب قتل ہوئے اسداون سے راضی رہے
پھر یوقنارات کو ان بڑا مسلمانوں نے خوب جہاد کیا تیس عرو شہید ہوئے یوقنات کچھ
جانوروں کو لے گیا خالد رض فوج لیکر پہنچی وہ لوگ اپنے قلعہ کی طرف جارہے تھے اون
کافروں کو قتل کیا اور اپنے جانور چوڑا لے خالد رض مین سو سے زیادہ قیدی اور سات
سر لائے اور لا الہ الا اللہ اللہ اکبر کہا ابو عبیدہ رض نے اور سب مسلمانوں نے اون کو جواب
مین لا الہ الا اللہ اللہ اکبر کہا ابو عبیدہ رض نے اون قیدیوں سے کہا تم مسلمان ہو جاؤ
اونہوں نے نہ مانا ابو عبیدہ کے حکم سے وہ قتل کئے گئے اور یوقنات اور اسکی ساتھی
دیکھ رہے تھے پھر ابو عبیدہ نے حلب کا قلعہ گیر لیا چار مہینے گہیرے رہے پھر حضرت عمرؓ
نے مدد بھیجی اون مین ایک شخص بہت بڑا بہادر تھا اسکا نام داس ابو الہول تھا
اوس قلعہ کو سب مسلمان سینا لیس دن اور گہیرے رہے تب داس ابو الہول
نے ایک تدبیر بتلائی کہ ابو عبیدہ سے کہا کہ آپ لشکر سمیت تین کوئس پہلے جائیں
اور خور ابو الہول عتس آدمیوں کے ساتھ ایک غار میں چھپ رہا اور رات کو جا کر
قلعہ کی دیوار پر چڑھ گیا اور کئی شخصوں کو قتل کیا پچھلی رات کو رومی لوگ آن پڑنے
خوب لڑائی ہوئی آٹھ عرو شہید ہوئی ایسا کہ خالد رض ہزار سواروں کے ساتھ
اسد اکبر کہتے ہوئے پہنچے بہت کافروں کو قتل کیا اکثر اون کو قید کر لیا رومیوں نے
امان مانگی مسلمانوں نے قتل موقوف کیا ابو عبیدہ نے حکم کیا کہ اوتکے مرد اور عورت مین
حاضر کی گئیں ابو عبیدہ رض نے فرمایا کہ مسلمان ہو جاؤ اون سب سے پہلے اون کے
سردار یوقنات نے ہتھیار ڈال دیے اور اسلام قبول کیا اور ایک جماعت اون کے سردار
مین اوسکی ساتھ تھی یوقنات ابو عبیدہ کے آگے کھڑے ہوئے اور عربی بولی مین صاف
فرمایا کہ اسی سردار اسد نے تمہاری مدد کی اور تمہاری دشمنوں پر شکوہ کیا اسکا بھی
باحث ہے کہ تمہارا دین سچا ہے اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین جو تو را
اور انجیل مین مشہور مین اوروہی مین جسکی عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی ہے

اور اللہ تعالیٰ نے اپنی انجیل میں اور نکاحا عیسیٰ علیہ السلام کو بتلایا ہے کہ وہ ختم کر نیوالے ہیں
نبیوں کے اور وہی فاروق ہیں جو سچ کو جوٹ سے جدا کریں گے اور وہی بنی تمیم ہیں
کہ اون کے باپ اور مان مر جاوین گے اور اون کے دادا اور چچا اون کی پرورش کریں گے
بہلا یہ بات ہوئی ہے کہا ہاں اسید طرح ہے جو تھے کہا لیکہ یوقنا میں حیران ہوں کہ تم
کل ہے لڑتے تھے اور آج تم یہ باتیں کہتے ہیں اور میں نے سنا ہے کہ تم عربی نہیں جانتے
پر تم کو عربی کہاں سے آگئی یوقنا بولے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اسے سردار کیا تم کو اس
میں تعجب ہے کہا ہاں یوقنا نے کہا میں آجکی رات تمہاری فکر میں تھا کہ کیونکر تم کو ہم پر
غلبہ دیا گیا اور ہمارے نزدیک کوئی قوم تم سے زیادہ کمزور نہ تھی میں اس سچ میں سو گیا
تو میں نے ایک شخص کو دیکھا جو چاند سے زیادہ روشن تھے اور اون کی خوشبو مشک سے بڑھ کر
تھی اور اون کے ساتھ کچھ لوگ تھے میں نے پوچھا یہ شخص کون ہیں مجھ سے کہا گیا یہ محمد
ہیں اللہ کے پیغام ہو جانے والے میں نے دل میں کہا اگر یہ سچ بنی ہیں تو اپنے رب سے
انگین کہ مجھ کو عربی بولی سکھلا دو یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف اشارہ کیا
اور فرمایا اسے یوقنا میں وہ محمد بنوں جسکی مسیح نے بشارت دی ہے اور میرے بعد
کوئی نبی نہیں ہے اور اگر تجھ کو منظور ہے تو کہہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر میں نے کہا
ہاتھ پکڑا اور آپکا ہاتھ چوم اور میں آپکے ہاتھ پر سلمان ہوا ہر من جاگ اٹھا سو میں
منہ کی خوشبو اس وقت سے مشک کے مانند ہو گئی اور میں عربی بولنے لگا ہر من
اپنے بہائی یوحنا کے گھر میں گیا اور اس کا کتب خانہ کھولا تو میں نے ایک کتاب میں محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے پتے پائے اور میں نے سب نشانیاں صحیح پائیں اور یہ کہ تمام خلق
سے زیادہ اون کے دشمن ہو دی ہیں آسے سردار بہلا اسی طرح ہے ابو عبیدہ بولے
ہاں یہودی ہم سے بہت عداوت کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کو اللہ نے اون پر غلبہ دیا
اور ہم نے اون کے غلبے لے لئے اور اون کے ہاروں کو قتل کیا ہر یوقنا نے فرمایا
کہ میں نے آپ کے حال میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے انکو تاکید فرمائی اپنے ساتھ مالوں کے
حق میں اور تاجوں کے حق میں اور باقی مسلمانوں اور یتیم اور مسکین کے حق میں

ہلا یہ بات ہوئی ہے ابو عبیدہ بوسے بان یوقنا بوسے اب مین المدکی راہ مین لڑون گا
 جیسا پہلے شیطان کی راہ مین لڑتا تھا اور اس دین کی مدد کرونگا یہاں تک کہ اپنے بہائی
 یوحنا سے جاملون پھر اپنے بہائی کو یاد کر کے روئی اور اپنا ظلم اون پر یاد کیا ابو عبیدہ فرمایا
 اے یوقنا المدد اے حضرت یوسف علیہ السلام کے بہائیوں کے حق مین فرماتے ہے
 کہ تشریب حکیم الیہ وہ یغفر اللہ لکم وہو ارحم الراحمین یعنی حضرت یوسف
 علیہ السلام نے اپنے بہائیوں سے فرمایا کہ تمہارے دن کچھ لازم نہیں المدد کو بخشد
 اور وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑا رحم کرنے والا ہے تمہارے بہائی حوروں کے
 ساتھ اونچی جگہ پر مین اور جب تم مسلمان ہوئے گناہوں سے پاک ہوئے جیسی
 مان کے پیٹ سے پیدا ہوئے پھر یوقنا رونے لگی اور فرمایا اے مسلمانوں میں کلو گواہ
 کرتا ہوں کہ حسب قدر مین المدکی راہ مین لڑون اللہ اوسکا ثواب میرے بہائی
 کے اعمال نامہ مین لکھی ابو عبیدہ بوسے اے المد کے بندے تباؤ ہم کد ہر جاوین
 یوقنا نے کہا اے سردار قلعہ اعزاز کا ملند اور مضبوط اور سامان سے بہرا ہوا ہے
 اور میرے چچا کا بیٹا اور رس و بان کا حاکم ہے اور وہ بڑا بہادر ہے اگر اوس قلعہ
 کو بغیر فتح کئی ہوئے انطاکیہ کی طرف جاؤ گے تو وہ حلب اور قفسرین کو اور زمین
 عوام کو لوٹے گا اور حیلہ اوسکی فتح کامیرے نزدیک یہ ہے کہ مین گھوڑے پر سوار
 ہو کرو بان جاؤن اور تم سو سوار میرے ساتھ کرو اور وہ سب رومیوں کا
 لباس پہن لین پھر تم ہزار سوار میرے پیچھے پیچو گویا مین اون سے بہا گاتا ہوں
 اور وہ میرے پیچھے دوڑے آئے ہین جب مین اعزاز کے قلعہ مین پہنچونگا تو داروں
 سے کھونٹا گامین تھوٹ موٹ مسلمان ہوا تھا اور اب مسلمانوں کو وہ ہوا کا دیر بہا
 ہوں اور مسلمان محکوم کھڑے آتے ہین وہ یہ سنکر ہم سب کو قلعہ کے اوپر لیجاویگا
 اور ہمارے پاس ایک گانو ہے اوسکا نام میرہ ہے وہ ہزار سوار وہاں رہ جاوین ہم
 آدھی رات کو قلعہ کے لوگوں کو قتل کرنا شروع کریں گے اور دروازہ کھول دیں گے
 جناب یوقنا نے اس حدیث پر عمل کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہي الح

خلد عہد یعنی لڑائی دھوکا دینا ہے یعنی لڑائی میں کافروں کو دھوکا دیکر قتل کرنا روا ہے و اللہ
 فرماتے ہیں کہ روایت ہے عامر ابن زید سے انہوں نے فرمایا کہ میں فتوح شام میں اور قسطن
 اور حلب میں ابو عبیدہؓ کے ساتھ تھا اور میں بہت ملتا تھا اور رومیوں سے جو ہمارے دین
 میں آتے تھے میں نے ان میں یوقنا سے زیادہ کسی کو جہاد پر مستعد نہیں دیکھا یوقنا نے وہ کام
 کسی جو انہیں کسینی نہیں کئے اب خلاصہ یہ ہے کہ یوقنا سواروں کو لیکر ہونچھی قلعہ دار کو جا کر
 لے خبر ہو چائی تھی اوسنے یوقنا کو اور رومن سواروں کو بانہ لیا اس کی قدرت دکھو
 وادرس کا بیٹا لاؤن چکے سے یوقنا پاس آیا اور بولا اشھل ان لا اللہ الا اللہ و اللہ
 انھیں عبد لا ورمسولہ اوس نے یوقنا کو اور سب مسلمانوں کو قبول دیا اور اپنے
 باپ کے قتل کر نیو گیا کیا دیکھتا ہے کہ اوسکا سر نہیں ہے لاؤن کی بہنوں نے کہا کہ ہنسن تیری
 باتیں سنی تھیں ہنسنے خالص مدکیواسطے اوسکو قتل کیا کہ ایسا نہوا اوسکو خبر ہو چھی اور وہ تنگو
 قتل کر ڈالے اور ایک راوی نے یون فرمایا ہے کہ مالک شتر قلعہ میں گئے اور وادرس کو قتل
 کیا ہوا یا تو پوچھا کہ اوسکو کسے قتل کیا لاؤن نے کہا کہ میرے بہائی لوقائے اور وہ عمر میں مجھے
 بڑا ہے مالک شتر نے لوقا سے پوچھا کہ تو نے اپنے باپ کو کیوں قتل کیا رومیوں میں تیرے سوا
 ہنسنے کسی کو نہیں سنا کہ اوس نے اپنے باپ کو قتل کیا ہو لوقا بولا کہ تمہارے دین کی محبت میں
 میں نے یہ کام کیا کیونکہ اس قلعہ کے عبادت خانہ میں ایک بڑی عمر کا پادری ہے ہم اوس سے
 انجیلیں پڑھتے ہیں میں نے ایک دن تنہائی میں اوس سے پوچھا کہ ملک شام پر عرب کا غلبہ کیونکر
 ہوا عرب سے زیادہ کوئی قوم کمزور نہیں اور اللہ تعالیٰ نے اونکی مدد کی کہ میں بتے رومیوں کے
 کتابوں میں یہ پڑھا ہے وہ پادری بولا کہ ہاں میں نے پڑھا ہے اور ہر قتل بادشاہ نے مجھ کیلئے
 سے خبر دی تھی کہ عرب لوگ ضرور اس زمین کے مالک ہونگی میں نے اوس پادری سے پوچھا کہ
 اس قوم کے بنی کے حق میں تم کیا کہتے ہو کہ مالک ہمارے کتاب میں یہ بات ہے کہ اللہ
 تعالیٰ بھیجے گا ایک نبی حجاز میں سے اور بشارت دی ہے اونکی علیٰ مسیح نے اور ہم نہیں
 جانتے کہ یہ وہ ہیں یا نہیں لوقائے کہا میں سمجھ گیا کہ یہ مجھ سے چہا ہا ہے جب میں یوقنا کو اور اوسکی
 رفیقوں کو قید دیکھا تو میں نے دل میں کہا کہ یوقنا نے اپنے بہائی کو مار ڈالا تھا و عربوں سے

خوب رطاحتاب خواگے دین میں آگیا تو اون کے دین کا حق ہونا اوسپر کھل گیا تب ہی مسلمان
ہوا پرینے اپنے باپ کو قتل کیا تمہاری دین کی محبت میں لا الہ الا محمد رسول اللہ پر
قیدیوں میں وہ پادری بھی ملا اور وہ بھی مسلمان ہوا اقدسی فرماتے ہیں کہ مجھے فرمایا عاقر
نے جو بچی کے بیٹے وہ روایت کرتے ہیں اسد سے جو مسلم کے بیٹے وہ دارم سے جو عیاش کے بیٹے
وہ اپنے دادا سے اونہوں نے فرمایا کہ اعزاز کے لوگ مسلمان ہوئے کیونکہ اونکا پادری
مسلمان ہوا اور یوقنا اور دوسو سوار اون کے چچا زادوں اور رشتہ داروں میں سے جو بچے
ایمان والے تھے انکا کیہ طرف چلے اور بادشاہ پاس پہنچی اور بادشاہ سے کہا کہ ہم عربوں سے
بھاگے ہیں اس تدبیر سے بادشاہ کے یہاں اونہوں نے بڑا دخل پایا اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ
ضرار بن ازور کو دوسو سواروں کے ساتھ بھیجا اور حکم کیا کہ ملک شام کے او تر طرف جاؤ
یہ لوگ چلے اور رومیوں سے خوب لڑے ضرار کو اور اون کے ساتھ والوں کو رومیوں نے
قید کر لیا اور ہر قل تک پہنچا یا سفینہ رضی اللہ عنہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد غلام تھے وہ
بھی ضرار کے پاس حاضر تھے سفینہ رات کی وقت بھاگے تاکہ ابو عبیدہ کے پاس جاویں
ایک بڑا شیر سامنے آیا سفینہ بولے اے ابوالحارث میں سفینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
آزاد غلام ہوں اور میرا ایسا حال ہے تب شیر آیا اور اون کے پہلو میں کھڑا ہوا سفینہ
کہتے ہیں کہ میں چلا اور وہ میرے پہلو میں رہا یہاں تک کہ میں اپنے صلح کے مقام میں پہنچا
پھر اوس نے مجھ کو چوڑ دیا اور چلا گیا اور اون قیدیوں کا حال یہ ہوا کہ وہ ہر قل کے سامنے
لائی گئے ہر قل نے قیس بن عامر رضی اللہ عنہ سے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں پوچھیں
اونہوں نے بہت باتیں بیان فرمائیں اور ضرار یوقنا کے سپرد ہوئے اونہوں نے اونکو کہانا
کھلایا اور پانی پلایا دہر سے ابو عبیدہ فوج لیکر پہنچی اور اسد کے ذکر میں آواز میں بلند کیں
اور کہے لا الہ الا محمد رسول اللہ کی کثرت کی کافروں پر جہاد شروع ہوا فلنظا نوس جو
یقظا نوس کا بیٹا تھا مدائن اور رطے رومیہ کا حاکم تھا وہ ہر قل کی مدد کے لیے چلا رومیہ
میں ایک بڑا طلسم خانہ تھا اوسمیں ایک کوٹھری تھی فلنظا نوس نے اوسکو کہو لا اٹھو
ایک تختی پر یونانی حرفوں سے لکھا تھا کہ میں نے حکمت اور اسرار سے یہ بات دیکھی کہ جب ہاتھ

اور گمراہی زمین پر عام ہوگی تب ہدایت کا چراغ زمین عرب سے نکلے گا اور اندھیرا اجالت
کا دور کرے گا اور لوگوں کو اس بات کی طرف بلاوے گا کہ اسے کو اکیلا جائزین کہ اور پھاڑو گمراہ
لوگ دس کے تابع ہو جائیں گے بعد اوس کے ایک شخص حاکم ہوگا جس کا جسم دبلا اور دل سچائی
کے نور سے روشن ہوگا وہ اوس کی دین کو مضبوط کرے گا اور اوس کے بعد ایک شخص ہوگا
سیاہ آنکھوں والا قیصر کا ایک لیسے والا اوس کا حملہ غالب ہوگا اوس کی صفت عدل ہے
اوس کا جیہ بیوند دار ہے اوس کی تلوار درختہ اوس کی زانہیں دولتین جاتی زمین کی اور غار ک
بادشاہوں پر زوال آئے گا اور حکومت وہ ہوگا جس میں یہ حکمت کا گہرے گاہ تو برکت والا وہ شخص
ہے جو حق کا تابع ہو اور باطل سے منہ موڑے فلنظا نوس نے جب اوس کو ٹہرا ہوا ہاں
دار و عنہ سے پوچھا کہ تم اس حکمت کے مقدمہ میں کیا کہتے ہو اوس نے کہا میری نزدیک
اب ہر قل کی دولت تمام ہوئی اور اوس کی بادشاہت زمین سور یہ سے جانی رہے
اور رومیوں کی بادشاہت وہاں سے استنبول میں یعنی قسطنطنیہ میں جاری کی
فلنظا نوس چلے اور ہر قل سے ملے اور رات کے وقت اپنے خاص لوگوں کو بلایا اور
اون سے فرمایا کہ اب میں عرب کی فوج میں جاتا ہوں اور دین محمدی میں داخل
ہوتا ہوں سبہوں نے کہا اے بادشاہ ہم سب ہر کام میں تیرے ساتھ ہیں فرمایا
اچھا جب کل کی رات ہو تو ہم ظاہر میں چوکی کے طور پر نکلیں اور عرب سے لمبا ہوں
جب فلنظا نوس نے یہ ارادہ کیا اونکو یوقنا ملے اور اس میں باتیں ہوئیں یوقنا
کو اونکی باقون سے اسلام کے آثار ظاہر ہوئی تب یوقنا جا کر مسلمانوں کے رستہ پر
کھڑے ہو رہے یہ فلنظا نوس سوار ہوئی اور اپنی خیمہ سے نکلی اونہوں نے دیکھا کہ چار
ہزار اون کے چچا زادوں اور قوم کے سرداروں میں سے ایک کر کے مسلمانوں
کی فوج میں جانے کو طیار ہیں جب یہ لوگ مسلمانوں کے لشکر کے قریب پہنچے
تب یوقنا اور اون کے دو سو چچا زادے اون کے سامنے آئی اور اون سے باتیں
کیں جب یوقنا نے خوب دیکھ لیا کہ فلنظا نوس کی مسلمان ہو چکی ہیں تب وہ
اپنا حال بیان فرمایا اور کہا ابھی جلدی مت کرو ہم مسلمانوں کو اپنا حال کہلا

بھیجیں اور کل تم اپنا لشکر لکیر ہر قل کے گرد لڑے ہو جاؤ اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ والون مین سے دوسو مرد قید مین ہیں جو بیس ہزار رومیوں کے برابر ہیں
 مین انکو کھول دوں اور تم ہر قل کی فوج پر حملہ کرو اور ہر قل کو پکڑ لو اور حتی جہاد کا ادا
 کرو اور مین اپنے ساتھیوں کے ساتھ شہر مین حملہ کروں ایک ایک عمر و جوانیہ کے بیٹے
 تھے دیو قنا کے پاس آئے اور یہ خبر لائے کہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اللہ تمکو
 اچا بدلہ دے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین مجھے رومیہ کے حاکم کا سالار
 مال بیان فرمایا اور جس بات کا اوس نے ارادہ ٹھانا ہے وہ سب آپسے بتلایا اور
 آپسے اوسکو بشارت دی ہے کہ اللہ نے اوسکی اگلی سچا گناہ بخش دی اور اگر اللہ چاہی گا
 کل انطاکیہ فتح ہو جاوے گا یہ شکر فلنظاؤس کا چہرہ خوشی سے روشن ہو گیا اور ایمان
 بڑھ گیا اور کہا اللہ کا شکر ہے جس نے مجھکو اسلام اور ایمان کی ہدایت دی فلنظاؤس
 نے کہا مین گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں اور مین گواہی دیتا ہوں
 کہ محمد اوسکی بند ہے اور اوس کے پیغام پہنچا نیوالے ہیں بعد اسکے ہر قل سمندر
 مین سوار ہو کر چلا گیا اور اپنے غلام کو اپنی حکمت چھوڑ گیا اوس نے فوج طیار کی مجھکو
 نے کافرون پر خوب جہاد کیا فلنظاؤس نے دیکھا کہ خوب لڑائی گرم ہے اوس نے ہر قل
 کے غلام کو قتل کیا رومی بہا کے شہر سزار تھرائی قتل ہوئے اور تیس ہزار قیدی ہوئے
 اور انطاکیہ کے حاکم نے جزیہ پر صلح کی راوی نے کہا ہے بعد اسکے نصاریٰ جزیرہ
 مین یعنی تاپوؤن مین رہے اور یہ افرنج یعنی فرنگی اور مین بہا گئی والون کی نسل
 مین ہیں ہر یوقنا اور فلنظاؤس اپنے لوگوں کے ساتھ آئے اور مسلمانوں سے
 اسلام علیکم کہا سب صحاب فلنظاؤس کے تعظیم کو اوٹھ کھڑے ہوئے اور بڑے
 اصحابوں نے فرمایا کہ ہم نے اپنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ادا اناکم کویم
 قومنا کو ہوا یعنی جب تم پاس کسی قوم کا عزت دار اوسے تو اوسکی عزت کرو
 فلنظاؤس یہ خلق اور عاجز بنی دیکھ کر بولے واللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اسی
 قوم کی بشارت دی تھی ہر اون کے چا زاد بہائی مسلمان ہوئے اور کافرون پر

جاو کیا فلطانونس سے کہہ کاج کیا ہر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پاک کی زیارت کی ہر حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ السلام علیکم کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئی اور آپؐ اور مسلمانوں نے اسی مصافحہ
 کیا یعنی ہاتھ ملا یا ہر فلطانونس بیت المقدس کی طرف گئے اور وہاں حبادت میں مشغول
 ہوئے یہاں تک کہ وفات پائے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ انطاکیہ کو فتح کر کے آگے بڑھے حضرت خالد
 نے دریائے فرات کے کنارے کے شہروں کو لوٹا اور منبج اور براء اور نابلس کے لوگوں نے
 صلح کی یا درمی مارش میں لکنا ہے کہ ملک شام رومیوں کی سلطنت کا ایک زر ریز صوبہ
 تھا اوس کے بڑے بڑے شہروں میں سے فقط انٹی اوک یعنی انطاکیہ یونانیوں کے
 قبضہ میں تھا فوج زیر حکم یوکیا کے گئی جس نے مذہب مسلمانوں کا اختیار کر لیا اور قلعہ
 ارزار اور لوبی کا بل جو انٹی اوک میں دریائے اورن تیس گئے اور پر تھامہ کر کے
 لے لیا اب مرج القباثل میں جہاد کا سامان ہے واقعہ فرماتے ہیں کہ ابو عبیدہ رضی
 اللہ عنہ ابن مسروق کو جہاد اذیتیں ہزار ہا درمیں کے اون کے ساتھ لا الہ الا اللہ
 والہ اکبر کا رستہ ہوئے اور قرآن پڑھتے ہوئے ریلے شکل رستے طے کئے آخر کو ہر قیل کی
 فوج آہو پچی مرج القباثل میں بہت بری لڑائی ہوئی وہاں خبر ملی کہ ہر قیل بادشاہ قسطنطینیہ
 کی طرف گیا اور بولا اے زمین سور یہ تجھ پر سلام قیامت کے دن تک اس لڑائی میں دوسرا
 ابو الہول کو رومیوں نے قید کر لیا پر وہ جو تھک کر آئے اور ابنا حال مسلمانوں سے بیان
 کیا کہ محکو اور میرے ساتھ والون کو رومیوں نے قید کر لیا جب ات کو میں سویا تینے بنی صلی اللہ
 علیہ وسلم کو دیکھا گویا پ فرماتے ہیں کہ اے دامن تجھ پر ڈر نہیں اور تو جان لی کہ اللہ کے
 نزدیک میرا مرتبہ بڑا ہے پہر آپؐ اپنی مبارک ہاتھ کو زنجیروں پر پیرا وہ اہل گنہگار
 اور طوقوں پر بھی ہاتھ پیرا وہ بھی جدا ہو گئے اور میرے ساتھ والون پر بھی ایسا ہی
 معاملہ کیا اور فرمایا تم خوشی کرو اللہ کی مدد کی کہ میں محمد بن ابی بکر کا پیغام پہنچانے
 والا پہر آپؐ پوشیدہ ہو گئے اور سینے تلوار میں لیکر کافروں پر حملہ کیا اللہ اور رسول
 نے اوپر جاری مدد کی مسلمانوں نے یہ حال شکر لا الہ الا اللہ والہ اکبر کہا اور
 جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا پر رومیوں سے بڑی لڑائی ہوئی اور مسلمانوں

نشانی یہ تھی کہ انصر النصر کہتے تھے اور سودان یعنی حبشی لوگ یا محمد با محمد کہتے تھے آخر اس نے
محمد بن کو فوج دی رومی سب بہاگ گئے اور ہر قتل الظاکیہ سے بہاگنی کے بعد مر گیا اور کہا
جاتا ہے کہ وہ مسلمان ہو کر مراواقدی نے ابو سعید رضہ تک سند پہنچائے کہ وہ انہوں نے
فرمایا کہ ہر قلاب الظاکیہ سے نکلتا ہے وہ مسلمان تھا واسد اعلم اب یہ بیان ہے
کہ عمرو بن عاص نے یو قنا کی مدد سے قیساریہ اور صور کو فتح کیا واقدی کسری
ہیں کہ عمرو بن عاص فوج لیکر قیساریہ کی طرف چلے قیساریہ میں قسطنطین جو ہر قلاب کا
بیٹا تھا اوس کے ساتھ اسی ہزار کا لشکر جمع تھا اوس نے اون میں سے بیس ہزار کو
ہیجا اور مسلمان پانچ ہزار تھے مسلمان سوار ہوئے اور بلند آواز سے بولے لا الہ
الا اللہ واسد اکبر تب اونکو جواب دیا پہاڑوں اور ٹیلوں اور تپروں اور درختوں نے
اور جو اوس میں کے بسنے والے تھے اون کی آوازیں سنکر کافروں پر عرب پڑ گیا اور
خود شہزادے نے سنا اور اسلام کے لشکر کو دیکھا تو کہا پہلے تو یہ لوگ اس کثرت سے
نہ تھے فقط پانچ ہزار تھے اب بیشک اسد نے انکی مدد کے لئے فرشتوں کی فوج بھیجی
شہزادے نے ایک اداری کو ہیجا اور کلا ہیجا کہ اپنے کسی سردار کو بھیج ہم اوس سے
باتیں کریں عمرو بن عاص شہزادے کے لشکر میں گئے اوس نے چاہا کہ اونکو اپنے
ساتھ تخت پر بٹھا دے عمرو بن زمین پر بیٹھ گئے قسطنطین بولا اے عمرو روم اور
عرب میں رشتہ داری ہے اور رشتہ داروں کو آپس میں خون کرنا مناسب نہیں
عمرو نے کہا جب دو بہائی دین میں برخلاف ہوں تو ایک کو دوسرے کا قتل حلال ہے
اور روم اور عرب کا رشتہ کیونکر قریب ہے قسطنطین بولا ہمارے باپ آدم بن ہیر
فوج جو پہلے ابراہیم اور عیص بیٹے اسحاق کے اور اسحاق بیٹے اسمعیل کے اولاد تھے
اور اسمعیل دونوں بیٹے ابراہیم کے عمرو بولے تو اس بات میں سچا ہے کہ عیص
اور ابراہیم ایک باپ کی اولاد ہیں اور اب ہمارے اسمعیل عورت پر عمر و نے نسبت کیوں
کو غلط فرمایا کہ تم سب مسلمان ہو جاؤ قسطنطین بولا ہم اپنے باپ دادا کا دین نہیں
چھوڑیں گے عمرو بولے ہر جزیرہ دو قسطنطین بولا کہ لوگ اس بات میں میرا کتنا مانگا

میسے باپ نے بھی بات کہی تھی سب نے اوسکی قتل کا ارادہ کیا تھا عمرو لو بے اب تہر جہاد ہو گا پھر
کافرون نے فوجیں طیار کین مجھری فوجوں نے اونپر خوب جہاد کیا قید منوں ایک سردار رمون
کا تھا حضرت شرجیل نے اوسکو قتل کیا اور طلحہ جو خلیفہ کا بیٹا تھا خنس نے جو ٹھٹھ موٹھہ پیغمبری کا
دعویٰ کیا تھا اوس نے توہر کی اور مجھری دین میں آیا اور قید منوں کے قتل میں شرجیل نے
کی مدد کی پھر طلحہ مدینہ شریف میں حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا و اقدی رحمہ فرما کر میں
کہ حبسوت قید منوں قتل ہوا اسنہ شدت کا تھا اور سردی بہت تھی تو لوگوں نے جاسیہ
کی طرف پناہ لی اور اوس کی دیواروں کی آرٹ پکڑی اور قسطنطین کے دل میں دہر کا ٹکڑا
اور کہنے لگا کہ اے رومیو تم جانتے ہو کہ ان عربوں کے سامنے یرموک کا لشکر نہ ٹھہر
سکا اور میرا اپ قسطنطنیہ میں پلٹ آیا اور یہ لوگ تمام ملک تمام کے مالک ہو گئے
سوا ہی اس کنارے کے اور کچھ باقی نہیں یہ کمر قسطنطین اور اوسکی ساتھ والے
قیسار یہ کی طرف بہاگ گئے اور طرابلسی لون نے قسطنطین سے مدد مانگی اوس نے
تین ہزار سواروں کی فوج بھیجی اور یوقنا ابو عبیدہ کے پاس سے چلے اور حلب کے
لوگ جو مسلمان ہوئے تھے وہ اون کے ساتھ ہوئے اور وہ چار ہزار سوار تھے اور ان کے
سوا مسلمانوں کے لشکر میں تین ہزار سے زیادہ اور تھے جو مسلمان ہوئے تھے یوقنا
اور ان کے ساتھ کے مسلمان رومیوں کا لباس پہنے ہوئے تھے وہ سب طرابلس کے
قلعہ میں جا پہنچے اور وہاں کے سب رومیوں کو پکڑ لیا اور فرمایا اے طرابلس کے لوگو تم
پہلے اندھیری میں تھے صلیب کو سجدہ کرتے تھے اور تصویروں اور قربان کی تعظیم کرتے
تھے اور اللہ کے لئے بیوی اور بیٹا اٹراتے تھے اللہ تعالیٰ نے ہماری راہ تازی کے لئے یہ
لشکر عرب کا بھیجا پھر ہم نے اون سے راہ پائی اون کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے
جنگا ذکر تورات میں ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اونکی بشارت دی ہے اونکا
قول سچ ہے وہ اللہ کو ایک جانتے ہیں اوسکو بیوی اور بیٹے سے پاک جانتے ہیں اب
تم مجھری دین کو قبول کرو یا جرنیہ دو یہ شکر بعضے لوگ مسلمان ہوئے اور بعضے نے جرنیہ قبول
کیا اور ہر واس حاصل روم قیساریہ کے دروازے پر اور ترے یوقنا نے عجب کام کیا قرب

پچاس جازون کے سمندر کے گھاٹ پر آئے وہ اسباب اور ستیا قسطنطنین کی طرف لئے
جاتے تھے یوقنا اوسنر مل گئے پھر دسویں کا دیکراون سب کو قید کر لیا پھر یوقنا جاز پر سوار ہو کر
مقام صو کی طرف چلے جب وہاں پہنچے وہاں والون سے کہا ہم اسباب ورسد لانی نہیں
اور قیساریہ کی طرف بادشاہ پاس جاتے ہیں یہ لکراون میں مل گئے نوسو آدمی اون کے ساتھ
گئی باقیوں کو جازون پر چھوڑ گئے جب کہانے کو بیٹھو کسی جاسوس نے وہاں کے حاکم پر یوقنا
کا بید کہول دیا اوس نے سنسنی ہی یوقنا کو اور اون کے ساتھیوں کو قید کر لیا اور عھروا بن
عاص نے دو ہزار سوار و سوار پر بھیجے صور کے حاکم نے دیکھا کہ یہ تھوڑے سے پہنچا اسکا
نام ارمویل تھا وہ لڑائی کو نکلا اور اپنی چٹا کے بیٹے باسیل کو یوقنا کی نگہبانی کے لئے مقرر کیا
باسیل اگلی کتاب میں پڑھی ہوئے تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ادھونوں نے بھیر
درویش رح کے عبادت خانے میں دیکھا تھا یہ اس وقت کا ذکر ہے جب جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر قرآن کا اور ترنا شروع نہیں ہوا تھا باسیل بھیر رح کی ملاقات کو گئے تھے اور
وہاں قافلہ قرشیوں کا اور اونٹ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا آیا تھا اوسکی ساتھ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تھے بھیر رح نے دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر ایک کاکڑا دھوتے سے
سایہ لکھی ہوئی تھا بھیر اگوتے یہ بتا اون سنی کا ہے جو تہامہ کی زمین سے بھیجا وینگی
پھر وہ قافلہ اوترا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سو کو بیٹھ کے نیچے اترے اور اوسکا
تکلیف کیا وہ درخت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے سبز ہو گیا پھر بھیر رح نے قریشیوں
و دعوت کی سب قریشی عبادت خانہ کے اندر دسترخوان پر آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اکیلی اونٹوں کے پاس رہ گئے بھیر رح بولے کیا تم میں کوئی شخص مقام میں رہ گیا اونٹوں کا
کہا کہ ہاں ہم ایک جہاں نگہبانی کے لئے چھوڑائے ہیں کہا اؤ کا کیا نام کہا محمد بنی عبد اللہ
بھیر رح بولے کیا اؤ کو مان باپ مر گئے سب نے کہا ہاں کہا کیا اؤ کو چچا اور دادا نے
بالا ہی سب نے کہا ہاں بھیر رح بولے اے قریشیو اللہ وہ شخص سردار ہے اور
اوسکے سبب سے تمہاری غرت بڑھائی ہوگی بولے تم نے کیونکر جانا بھیر رح بولے جی
تم اس میدان میں ظاہر ہوئے اوس شخص کے سجدہ کو بہتر اور ہر درخت جھک گیا

باسیل حیران رہ گیا اور اس بات کو دل میں رکھا جب تک صور کا شہر کرجا انوکھ لیکر روانہ کی گئی تھی
 شہر سے نکلا باسیل نے شہر کو خالی پایا یوں قنبر اپنا اسلام ظاہر کیا اور انوکھ اور انوکھی ساتھ والوں کو
 کھول دیا اور جنکی سے دریا کی طرف کا دروازہ کھول دیا اور دریا میں جہاز والے مسلمانوں سے
 جا ملے وہ لوگ آئے اور شہر میں داخل ہوئے یونان نے اور سب مسلمانوں نے بلند آواز سے
 بکا لا لا لا للہ محمد رسول اللہ شہر میں جو بوڑھے اور کم زور لوگ باقی تھے انہوں نے یہ آواز
 سنی سب کی ہوش اُڑ گئی اور دل کا پگھلنے کا صور کے حاکم نے یہ آواز سنی اسکی فوج
 بہاگی اور مسلمانوں نے ان سب کو قتل کیا اور انکی خیمہ اور جو کچھ ان میں تھا سب لے لیا
 یونان نے شہر کا دروازہ کھول دیا پھر لوگ صور میں داخل ہوئے اور رومیوں کا سارا مال
 سمیٹ لیا رومیوں نے الامان پکارا محمدیوں نے انکو امان دی اور ان میں کے اکثر لوگ
 مسلمان ہوئے قسطنطین کو یہ خبر ہوئی وہ بھی قسطنطینہ کی طرف بہاگ گیا اسے ایمان والو
 حضرت اشعیا علیہ السلام کے متبعین بابکے اخیر میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا کہ صو
 کا مال اللہ تعالیٰ کے لئے پاک ہو گا اور ان لوگوں کو ملے گا جو اللہ کے حضور میں ہتھے ہیں
 کہ کہا کے آسودہ ہوں اور وعدہ پورا ہو گا کہ بشارت کا صاف ظہور ہو واقدی فرماتی
 ہیں کہ قیساریہ والوں نے عمرو بن عاص سے صلح کر لی عمرو بن عاص قیساریہ میں داخل
 ہوئے پھر عمرو بن عاص نے عون بن مسلمہ کو صور کا حاکم کیا وہ بوڑھے تھے اور حضرت علی
 اللہ علیہ السلام کے ساتھ حنین کی لڑائی میں حاضر ہو چکے تھے یہ خبریں شہر میں اور عکہ اور قنبر
 اور نابلس اور طبرہ میں پہنچیں ان سب شہروں کے لوگوں نے مسلمانوں سے صلح کی اس طرح
 بیروت اور جبیلہ اور لاذقیہ والوں نے اطاعت کی اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کی برکت سے محمدیوں کو تمام ملک شام کا مالک کر دیا واقدی رحمہ فوج مصر میں فرماتی
 ہیں کہ ملک شام میں کوی جگہ باقی نہیں رہی سب جگہ مسلمان مالک ہوئے اور عکہ
 گئے اور وہاں رہے اللہ نے انکی نسل بڑھائی اب یہ بیان ہے کہ محمدیوں نے
 حلوان کو فتح کیا اور وہاں ایک پہاڑ میں برتولما حواری کے صاحبزادہ کے
 ملاقات ہوئی جناب شیخ محبی الدین ابن عربی رحمہ نے فتوحات کے چہتیسویں باب میں

ابو عبد اللہ حافظ تک یعنی حاکم محدث تک اپنی سند پہنچائی کہ ابو عبد اللہ حافظ نے فرمایا کہ
 جسے فرمایا ابو جعفر عثمان ابن اسحاق ابن سماک نے بغداد میں اونہوں نے لکھوا دیا کہ جسے فرمایا
 یحییٰ ابن ابی طالب نے کہا کہ جسے فرمایا عبد الرحمن ابن ابراہیم راسبی نے کہ جسے فرمایا
 مالک ابن انس نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر رضی سے اور مولانا جلال الدین
 سیوطی رحمہ نے بھی لاکھ روایتیں خطیب کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ اونہوں نے فعلیہ محمد
 ابن ابراہیم راسبی تک سند پہنچائی کہ بھی سند ابن عمر رضی تک پہنچائی کہ اونہوں نے فرمایا
 کہ سعد ابن ابی وقاص رضی قادیسیہ میں تھی تب حضرت عمر رضی نے او کو لکھ بھیجا کہ
 فضلہ ابن معاویہ کو عراق کے حلوان کی طرف بھیج کہ اوسکی دہوپ پڑے تھوئی میدان
 کو لوٹیں تب سعد رضی نے فضلہ کو تین سو سواروں میں بھیجا وہ حلے اور عراق کے
 حلوان تک آئی اور اوسکی دہوپ پڑے تھوئی میدان کو لوٹا اور لوٹ کا مال اور قیدیوں
 کو پایا وہ لوٹ کو اور قیدیوں کو لیکر حلے یہاں تک کہ عصر کا وقت آیا اور قریب تھا کہ سوچ
 ڈوب جاوے تب فضلہ نے لوٹ کا مال ایک پہاڑ کے پاس رکھ دیا اور کہڑے ہو کر اذان
 کہی جب کہا ابراہیم اکبر اللہ اکبر تو اسکا ایک پہاڑ میں سے ایک جواب دینے والا جواب دیا
 کہ اے فضلہ تو نے بڑے کی بڑائی کی یہ بولے اشہدان لا الہ الا اللہ اوس نے کہا یہ کلمہ
 اخلاص کا ہے اے فضلہ یہ بولے اشہدان محمد رسول اللہ اوس نے کہا وہی ڈر سنائی
 والے میں اور وہی ہیں جن کی بشارت ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سنائی اور اونہیں
 کی امت کی تمامی برقیامت قائم ہوگی یہ بولے حتیٰ علی الصلوٰۃ اوس نے کہا خوبی ہو
 اوسکے لیے جو اوسکی طرف حلے اور اوسکو ہمیشہ پڑھی یہ بولے حتیٰ علی الفلاح اوس نے
 کہا مراد کو پہنچا جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا مان لیا اور بھی امت محمد کا
 باقی رہتا ہے یہ بولے ابراہیم اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اوس نے کہا اے فضلہ تو نے پورے
 اخلاص کا کلمہ کہا اللہ نے اوس کے باعث سے تیرا بدن آگ پر حرام کر دیا جو نہوتے
 اذان سے فراغت کی ہم اوٹھیں اور ہمیں کہا تم کون ہو اللہ تیرے رحم کرے فرشتے ہو یا پھر
 میں سے یہاں کے رہنے والے ہو یا اللہ کے بنو میں سے کوئی پیرا کر نیوالی ہو

تنہائی آواز سنائی اب ہیکو اپنی صورت دکھاؤ کہ ہم اللہ کے ایلیٰ ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلیٰ ہیں اور عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ایلیٰ ہیں تب وہ بچاڑ پٹ گیا اور چلنے کی طرح کا ایک سر خطا ہر سو اڑاؤ نکاسا اور داڑھی سفید تھی اوپر اُون کے دو پرانے کپڑے تھے اور انہوں نے کہا اللہ سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہم نے کہا اعلیٰ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تم کون ہو اللہ تم پر رحم کرے فرمایا میں زریب ہوں بیٹا بھولا کاوسی ہوں اچھی بندہ عیسیٰ ابن مریم کا اور انہوں نے کہا اس بچاڑ میں بسایا ہے اور میرے واسطے دعا کی ہے کہ میری عمر لمبی ہو اور موت تک کہ وہ آسمان سے اتریں گے اور سور کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑیں گے اور رضاری لے جو نیا دین نکالا ہے اوس سے میرا رہنمائی ہے اس جگہ فتوحات کی روایت جو ابو عبد اللہ حافظ سے ہے اور لالی مصنوعہ میں جو دوسری روایت ابن ابی الدنیا کی کتاب سے ہے ان دونوں روایتوں میں اتنا زیادہ ہے کہ انہوں نے پوچھا کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے ہم نے کہا اؤ نکو اللہ نے اڑھالیا تب وہ طبری دیر تک روئی رہا تک کہ اؤنکی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی پھر فرمایا کہ آگے بعد تم میں کون حاکم ہوا ہم نے کہا ابوبکر کہا پھر اؤنکا کیا حال ہے ہم نے کہا اؤنکو بھی اللہ نے اڑھالیا کہا پھر اؤنکی بعد تم میں کون حاکم ہوا ہم نے کہا عمر اب یہاں سے فتوحات کی روایت جو ابو عبد اللہ حافظ سے ہے اور لالی مصنوعہ میں جو خطیب کی روایت ہے دونوں میں یوں ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات مکانہ ملی تو عمر کو میری طرف سے سلام کہنا اؤ کہنا کہ اے عمر سید ہی راہ چلو اور سچ سچ کی چال چلو کہ معاملہ نزدیک ہے اور خصلتیں جنگلی میں خبر دیتا ہوں اُنکی اؤنکو خبر دو کہ اے عمر جب یہ خصلتیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ظاہر ہوں تو ہاگنا بہر ہاگنا ہے جب مرد مردوں کو لیکر اور عورتیں چوروں کو لیکر بے پروا ہو جاویں گی اور لوگ اپنی نسب کے سوا اپنا نسب بتاویں گے اور اپنے آقاؤں کے سوا اوروں کے نام سے اپنے تئیں کہلاویں گے اور اؤنکا شر الودن کے جوئے پر رحم نہ کرے گا اور اؤنکا جوٹاؤن کے بڑے کی عزت نہ کرے گا نیا کام کا حکم نہ کیا جاوے گا اور بری کام سے منع نہ کیا جاوے گا اور اؤنکا عالم علم اسلامی کیلئے گا کہ اؤنکے وسیلہ سے

اشرفیان اور روپیہ کبھی اور مینہ شدت کی گرمی ہو جاوے گی اور بیٹا غصہ کا باعث ہو جائیگا اور لبنی بنبرناوین گے اور قرآنون پر چاندی لگاوین گے اور مسیرون پر سونا لگاوین گے اور رشوت پہلاوین گے اور عمارت کو مضبوط بناوین گے اور جی کی چاہت کے تابع ہوں گے اور دین کو دنیا کے ساتھ چین گے اور خون کو ہلکا سمجھیں گے اور رشتوں کو توڑیں گے اور حکم کو چین گے اور سود کھایا جاوے گی اور اپنا غلبہ کر لینا فرمے گا اور دولت مند ہونا عزت کا باعث ٹھہریگا اور مرد اپنے گھر سے نکلے گا تو اس کی طرف وہ شخص اور بھٹہ کھڑا ہوگا جو اس سے بہتر ہے اور اس پر سلام کہیگا اور عورتیں زینوں پر سوار ہوں گی پھر وہ ہمسے غائب ہو گئے فضلہ نے یہ حال سعد رض کو لکھ بھیجا اور سعد رض نے حضرت عمر رض کو لکھ بھیجا کہ حضرت عمر رض نے سعد رض کو لکھا کہ تم اور جو تمہارے ساتھ ہجرت والے اور مدینہ والے ہیں تم اور وہ جاؤ یہاں تک کہ اس بھاڑ پر اترو پھر اگر اون سے ملاقات ہو تو میرے طرف سے اونکو سلام کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خبر دی ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے ایک وصی اس بھاڑ میں عراق کے کنارے پر اترے ہیں پھر سعد رض چار ہزار ہجرت والوں اور مدینہ والوں میں نکلے یہاں تک کہ اس بھاڑ پر چالیں دن اترے ہے اور ہر نماز کے وقت اذان کہتے رہے کہ چو اب نہ سنا سی روایت کو مولانا جلال الدین سیوطی رحم نے لالی مصنوعہ میں دوسری سند سے یوں لکھا ہے کہ ابن ابی الدنیائے فرمایا کہ ہم سے فرمایا محمد ابن عثمان غلی نے کہا کہ ہم سے فرمایا سلیمان ابن احمد نے کہ ہم سے فرمایا محمد ابن حبیب رملی نے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابیہ سے وہ مالک ابن ازہر سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رض سے پھر آگے ویسا ہی بیان ہے پھر ایک اور سند یوں ہو چکی کہ ابن ابی الدنیائے فرماتے ہیں کہ ہم سے فرمایا صلت ابن مسعود خدری نے کہ ہم سے فرمایا حماد ابن زید نے کہ ہم سے فرمایا عبید اللہ ابن یحییٰ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو جعفر محمد ابن علی سے یعنی امام محمد باقر علیہ السلام سے ادھون نے فرمایا کہ جب سعد عراق کے حلوان پر غالب ہوئی پھر آگے ویسا ہی بیان ہے اس روایت میں یوں ہے کہ ادھون نے فرمایا میں زریب ہوں بیٹا بڑ بھلا کا جو عیسیٰ ابن مریم کے حواریوں میں سے ہیں اور میں

گو اہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی مالک نہیں اور محمد اس کے پیغام پہنچا نیوالے ہیں اور
 اللہ کے پاس سے سچا دین لائی ہیں مجھ کو اور نکاح مقام معلوم ہو گیا تھا اور بیٹے اون کے
 پاس بانی کا ارادہ کیا تھا میرے اور اون کے بیچ میں فارس کے کافر آ رہے تھے اب
 تم اپنے ساتھی کو میری طرف سے سلام کہنا خطیب نے فرمایا کہ اسی نے مالک سے
 یہ اجنبی حدیث روایت کی ہے اور ابن اسیر کچھ لوگوں سے روایت کرتے ہیں اور سچ و
 کانا نام نہیں لیتے اور سلیمان ابن احمد کچھ ہیں مولانا جلال الدین رحمہ فرماتے ہیں کہ یہ بھی نے
 دلائل میں اس حدیث کو پہلی سند سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو عبد اللہ حافظ
 نے کہا کہ عبد الرحمن ابن ابراہیم راسی نے اس طرح کہا ہے کہ مالک ابن انس سے اور
 کسی نے اون کی موافقت نہیں کی اور یہ حدیث مالک ابن ابراہیم سے پہچانی جاتی ہے وہ
 نافع سے روایت کرتے ہیں اور وہ مرد جائزے ہوئی نہیں ہیں اس حدیث کے سوا
 اور نکاح ذکر نہیں نہیں سنا پھر یہ بھی نے ابو عبد اللہ مالک کی زبان سلیمان ابن احمد تک سند ہو چکا
 اور یہ حدیث بیان فرمائی کہ یہ حدیث اس سند سے ٹھیک معلوم ہوتی ہے
 اور وہ بہت کچھ سند ہے اور ابو نعیم نے دلائل میں سحلی ابن ابراہیم ابن ابی قیلہ تک سند
 پہنچائی وہ روایت کرتے ہیں زید ابن اسلم سے وہ اپنے باپ سے کہ حضرت عمر رضی
 سعد کو لکھ بھیجا اور واقعہ یہ ہے عبد العزیز ابن عمر سے روایت کی وہ معاویہ ابن کھنسلہ
 سے اور خطیب نے امام مالک کے راویوں میں ابراہیم ابن رجا تک سند پہنچائی اور انہوں نے
 کہا کہ ہم نے فرمایا مالک ابن انس نے پھر دوسری سند ابراہیم حرجی تک پہنچائی اور انہوں نے
 کہا کہ مجھ کو خبر دی مالک ابن انس نے وہ نافع سے وہ ابن جمرہ سے امام فرسی نے بیان
 نے فرمایا کہ ابراہیم ابن رجا جو امام مالک سے روایت لائی وہ پہچانی نہیں جانے اور معاذ
 ابن ثقیف جو سند کی سند کے راوی ہیں اور انہوں نے جو اس میں بڑا پایہ اس میں
 فرماتے ہیں کہ ہم نے فرمایا حسن ابن ابی شعیبہ نے کہ ہم نے فرمایا عثمان ابن عبد الرحمن
 حرانی نے کہ ہم نے فرمایا مختصر ابن دینار نے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ ابن ابی
 المنذیل سے اور انہوں نے کہا کہ سعد رضی نے فضلہ ابن عمرو ہضاری کو بھیجا آگے واپس

بیان ہے اس روایت میں یوں ہے کہ انصاری نے کہا اسے زریب تم بھکواؤں بانوں کی خبر دو
 کہ ہم اون سے پہچانیں کہ ہماری دنیا گئی اور ہماری آخرت سامنے آئی اونہوں نے کہا جب تمہارا
 مرد تمہارے مردوں کو لیکر اور تمہاری عورتیں تمہاری عورتوں کو لیکرے پروا ہو جاؤں گی اور
 تمہارا اناج بہت ہو گا پروا ہو سکی باعث سے تمہارا بہاؤ و رز زیادہ مینہ کا ہو جاوے گا اور
 تمہاری بادشاہت تمہارے لڑکوں میں ہوگی اور تمہارے منبروں پر وعظ کرنے والے
 تمہارے غلام ہوں گے اور تمہارے سچے دار لوگ تمہارے حاکموں کی طرف جکیں گے اور
 اونکو واسطے حرام کو حلال کر دیں گے اور حلال کو اونپر حرام کر دیں گی اور اونکی خواہش
 کے موافق اونکو فتویٰ دیں گی اور قرآن کو اپنے آوازوں سے الحان اور باجا بٹھرائیں گی
 اور تم اپنی مسجدوں میں آرائش کرو گے اور اپنے منبر اپنی بناؤ گے اور اپنی قرآن کو سنو
 اور چاندی سے رونق دو گے اور تمہاری عورتیں زینوں پر سوار ہوں گی اور تمہارے
 امیر خوجوں سے مشورہ لیں گے اور جو گناہ ہے وہ اسلامی قتل کیا جاوے گا کہ عام لوگ
 اوسکی باعث سے نصیحت کہہ دیں اور مینہ گرمی کے لئے اور بیاد دل جلانی کے لئے
 باقی رہ جائیگا اور خیرات کہہ ہوگی کہ وہ مسکین کو دیکھی گا کہ برس سے برس تک اوسکو
 درم نہ دی جاوین گے جب یہ حال ہوگا تب تم پر سہمی اور بلا نازل ہوگی مافظ ابن
 حجر نے مطالب غالبہ میں فرمایا کہ یہ اس سند سے غریب ہے یعنی ایک ہی راوی ہے
 یعنی اس طویل سے اسکو ہنس دیکھا مگر اسی سند سے قالہ یہ جو فرمایا کہ مرد مردوں کو
 لیکر اور عورتیں عورتوں کو لیکرے پروا ہو جاؤں گے اسکا یہ مطلب کہ مرد مردوں
 سے بدکاری کریں گے عورتوں کی پروا نہ کریں گے اور عورتیں عورتوں سے بدکاری
 کرنگی مردوں کی پروا نہ کریں گے اور مینہ گرمی کے لئے ہوگا یعنی گرمی کی طرح ناگوار ہوگا
 بہت کثرت سے ہوگا یا اوسکی باعث سے اناج خراب ہو جاوے گا اور حکم بجا جائیگا یعنی
 شریعت کے حکم کو بدلیں گے یہ جو فرمایا کہ تم مسجدوں کی آرائش کرو گے اور قرآن کو
 سونے چاندی سے رونق دو گے اسکا یہ مطلب کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو
 دنیا کی آرائشوں سے رغبت نہ تھی اور آپ کے ساتھ لوگ بھی آپ ہی کی راہ پر سے گئے

اس امت کے پھیلی لوگوں کے دلوں میں دنیا کی آرائشوں کی محبت رح گئی اسے مکانون میں توجہ
 بڑی آرائشیں کرنے لگی اور اعمال قرآن کے برخلاف ہونی لگے مگر ان شریف کو اور سیدوں
 کو سونے اور چاندی سے آراستہ کیا اور پھیلے علم والوں نے انکو اس مکروہ سے اسلمی نہ روکا
 کہ اسی ذریعہ سے مسیہ اور قرآن کی غیبت ان لوگوں کے دلیں آوے اور جنکا ایمان
 بکا ہے انکو دل کی آنکھوں سے اندکے نام کا اور اس کے کلام نور مسیہ اور قرآن میں
 دکھائی دیتا ہوا کو سو فوجا ندی کی کچھ حاجت نہیں اور زین پر بیٹھے گھوڑے پر سوار ہونا عورتوں
 کے حق میں بہت بڑا گناہ ہے کیونکہ یہ مردوں کی وضع ہے اور زرب کے باب جنکا نام
 بزعلال لکھا ہے یہ برتو لما حواری ہیں اونکا نام جو متی کی انجیل کے دسویں باب میں ہے
 اوس میں پہلے لام پر مسم ہے اور اس روایت میں پہلے نیم پر لام لکھا ہے اور دو نقطہ
 والی تے کی بدلے تین نقطہ والی ٹی لکھی ہے ایسا فرق ان ناموں میں بہت ہو جاتا ہے
 ایک نام کئی طرح پر بولا جاتا ہے اس حدیث کے بعضے راوی اگرچہ بچانے ہوئے نہیں
 ہیں مگر اسکی بہت سندیں پہنچی ہیں ایک سند کو دوسری سند سے قوت لگتے ہیں جناب شیخ
 محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ نے فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں اگرچہ گفتگو
 کی گئی ہے مگر ہماری طرح کے لوگوں کے نزدیک اسکا صحیح ہونا کھل گیا ہے اور یہ زین
 اون لوگوں میں تھے جنکی پاس اندک کی طرف کی کھلی دلیل ہے انکو اندے اپنے پاس سے
 سکھا دیا تھا جو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں اونپر فرض کیا تھا اس
 بات کا مطلب یہ ہے کہ وہ ظاہر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں
 ہوئے اور آلے ساتھ والوں سے بھی تعلیم نہیں پائی مگر محمدی شریعت میں جو چیزیں اونپر
 فرض تھیں غماز روزہ وغیرہ اوسکا علم اندے انکو دیدا تھا وہ محمدی شریعت پر چھل
 کرتے تھے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اندے نے شریعت دی تو حضرت عیسیٰ
 کی شریعت کو موقوف کر دیا جناب شیخ محی الدین رحمہ اللہ نے فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک ثابت
 ہو گیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون عیسائی درویشوں کے قتل سے منع
 فرمایا تھا خلقت الگ ہو رہے تھے اپنے فرمایا انکو جو طردہ اوس حال میں جسکی طرف

وہ الگ ہو رہے ہیں اور آپ نے یہ حکم نہیں کیا کہ اونکو ایمان کی طرف بلاؤ اسکا بھی باعث ہو کہ آپ کو معلوم تھا کہ وہ اسے ضرور دگا سکی طرف سے کہلی دلیل پر ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام پہنچانی کا حکم ہوا تھا تو اگر آپ کو یہ بات معلوم نہ ہوتی کہ اسدا وئی تعلیم کا ذمہ دار ہے تو آپ اس طرح نہ فرماتے اور اونکو منسوخ شریعت پر برقرار نہ رکھتے فائدہ اسکا یہ مطلب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت آپ کی شریعت کے اترنے سے موقوف ہو گئی یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ آپ اونکو اس موقوف کی ہوئی شریعت پر قائم رکھتی آپ کو تو اسدا کا حکم تھا کہ ہمارا پیغام سبکو پہنچاؤ آپ نے جو اپنی خادموں کو ان لوگوں کی تعلیم کا حکم نہیں دیا اسکا بھی باعث تھا کہ آپ کو معلوم تھا کہ ان لوگوں کو صحیحی شریعت کا علم اسدا کی طرف سے مل گیا ہے وہ اوسی پہچل کر رہتے ہیں اب فارس کے آگ یوحنی والون پر جہاد کا بیان ہے ابن کثیر لکھتی ہیں کہ ستر سوین سال اسوار و خمیرہ فتح ہوا اسکا باعث یہ ہوا کہ اسوار اور فارس والون نے یزدجرد کے حکم سے ارادہ کیا کہ بصرہ پر دوڑ پڑیں حضرت عمرؓ کو خبر پہنچی آپ نے سعد بن ابی وقاصؓ کو لکھ بھیجا اونہوں نے کوفہ سے اسوار کی طرف نغان ابن مقرن کے ساتھ بڑا لشکر بھیجا یہ لشکر راہر مزناک پہنچا پڑی لڑائی ہوئی ہر مزناک جو وہاں کا حاکم تھا اسکو اسدا نے بہکا دیا نغان نے راہر مزناک قبضہ کر لیا اور وہاں کا مال اور اسباب سب لیلیا اور ہر مزناک نے شتر میں پناہ پکڑی کوفہ کے لشکر نے شتر کو گھیر لیا پڑی لڑائی ہوئی دونوں طرف بہت لوگ قتل ہوئے براہین مالک رضی اللہ عنہ کی دعا قبول ہوئی حتیٰ مسلمانوں نے اون سے کہا اپنے رب کو قسم دلاؤ کہ کافروں کو بگا دو یوے وہ بولے یا اسدا اونکو بگا دوے اور مجھکو شہادت نصیب کر پھر وہ شہید ہوئی اور مسلمانوں نے کافروں کو بگا دیا مسلمان شہر میں داخل ہوئی اور ہر مزناک کو قید کر کے حضرت عمرؓ کے پاس بھیجا اور وہ مسلمان ہوا اصطخو فارس والون کا قدیم بادشاہی شہر تھا وہ بھی پڑی لڑائی کے بعد مسلمانوں کے قبضہ میں آیا ابوسبرہ سوس کی طرف گئی وہاں بہت سی فارس کو قتل کیا ابن جریر نے لکھا ہے کہ سوس میں قریاک حضرت دانیال علیہ السلام کی پائی الیوہ رضی اللہ عنہ حضرت عمرؓ کو لکھ بھیجا آپ نے لکھا کہ اونکو دفن کر دو اور انکی قبر کا مقام لوگوں سے پوشیدہ

رکھوا ہوسے رضی نے ایسا ہی کیا تارچ کامل میں ہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام سخت نصرت کے بعد ناک
 کے لوح میں رہے تھی اونہوں نے سوس میں انتقال فرمایا تھا اور وہاں کے لوگ اون کے
 جسم پاک کے وسیلہ سے مینہ ناکتی تھے حضرت عمر رضی نے اون کے دفن کرنا حکم کیا ابن القیم رحم
 فی اللہ اللہ فان میں محمد بن اسحاق کی معازنی سے نقل کیا ہے کہ ابوالعالمیہ نے کہا کہ جب میں نے
 شتر کو فتح کیا ہر مزان کے خزانہ میں ایک چار پائی تھی اوپر ایک مرد میت تھے اون کے سر کے
 پاس ایک کتاب تھی اسکو ہم حضرت عمر رضی کے پاس لے گئے اونہوں نے کعب کو بلایا اونہوں نے
 اسکو عربی میں نقل کیا اور میں نے تیرہ قبرین جدا جدا کو دین اور رات کے وقت اونکو دفن کیا
 اور سب قبروں کو برابر کروایا تاکہ لوگوں کو معلوم نہو اور وہ قبر کو نہ کو دین نہ ہو کہا وہ لوگ اون سے
 کیا امید کرتے تھے کہا جسوقت آسمان سے اون پر مینہ روکا جاتا تھا وہ اس چار پائی کو باہر نکالتی
 تھی تو اون پر مینہ برستا تھا میں نے کہا تمہارے گمان میں وہ مرد کون تھی کہ ادا نیا ل علیہ السلام تھی
 اور گدی کے کچھ بالوں کے سوا اون کی کسی چیز میں فرق نہیں چاہا بیوں کے گوشت کو زمین نہیں
 کلاتی اور پہاڑوں والے جانور نہیں کہاتی ابن کثیر لکھتے ہیں کہ جندی سا بور جو ایک شہر تھا وہ بھی
 فتح ہوا یہ دجہر دہر طرف ہاگتا ہر تا تھا یہاں تک کہ اصفہان میں ٹھیرا اسکا ایک امیر تھا اسکا نام
 سیاہ تھا اسکو ساتھ تین سو علم والے لوگ تھے سیاہ نے اپنے لوگوں سے کہا کہ یہ لوگ ہر جگہ گیا
 ہوتے ہیں بیشک انکا دین سچا ہے وہ لوگ سب مسلمان ہوئی اور بہت اچھی مسلمان ہوئے
 اونہوں نے اپنی قوم کے کافروں پر بڑے بڑے جہاد کی اب ملک مصر اور اسکندریہ کے
 فتح کا بیان ہے ابن کثیر لکھتے ہیں کہ ابن احاق اور واقدی اور ابو معشر کہتے ہیں کہ سن ۱۰۰
 میں مصر فتح ہوا اور سیف نے کہا ہے کہ مصر سن ۱۰۰ میں فتح ہوا اور ابو الحسن ابن اثیر نے کامل
 میں اسی بات کو غلبہ دیا ہے واما علم واقدی لکھتے ہیں کہ حضرت عمر رضی نے ابو عبیدہ کو لکھیا
 کہ یہ جو امدے مسلمانوں کو فتح دی اس میں خوش ہوا اور مجبوز ہو چکی ہے کہ بدو لوگ دنیا میں
 مشغول ہوئی اور عقبی کو بھول گئے یہاں تک کہ نماز میں سست ہوئی اور فرضوں کو بھولے اور
 اوپر سختی کروا دی اور جو کوئی امد کو کسی فرض میں قصور کرے اسکا اسکی حدوں کو قائم کرواؤ
 جو کوئی کسی نماز کو ترک کرے اسکو نماز کے واسطے مارو اور جب امیر ابیہ خط لکھتے ہیں تو عمر وہاں جا

کوفی کے ساتھ مصر کے قیصر کے پاس گیا کہ ملک مصر بت خانوں اور گرجوں سے بھرا ہوا تھا بادشاہ
 وہاں کا مقوقس نے زراعت کا حکم کیا اب پیسلی علیہ السلام نے ہدایت کا خط لکھا تھا اور اس نے
 آپ کے خط کی تعظیم کی تھی مگر مسلمان نہیں ہوئے تھا و اقدی نے مصر کے فتح کا احوال محمد ابن اسحاق
 سے نقل کیا ہے اور کہ اس کے بعد یہ حال ہوئی کہ کو خوب معلوم تھا یہ لکھ کر لکھتے ہیں کہ مقوقس کی
 بیٹی ارمانوسہ سے قسطنطین نے نکاح کیا تھا وہ ملک شام کو چلی جاتی تھی جب اس کو خبر ہو چکی
 کہ قسطنطین قسطنطنیہ کی طرف جا رہا ہے تب وہ قیسا ر یہ سے پلٹ چلی یوقنا اس کی فوج میں گئی
 اور اس سے مل کر اس کو اپنی مسلمان بہوینکی خبر پائی اور فوج لیکر آئی اور یوقنا لگ گیا اور ارمانوسہ
 کے دربان نے یوقنا سے کہا اے سردار جنگو کیا ہوا کہ تو نے دین مسیح کا چوڑا دیا اب مسیح تجھے
 عرصہ ہوئی اور اونہوں نے تجھ کو تجھے دیا اب ہم تم میں کسی کو نہیں چھوڑیں گے یوقنا بولے
 کہ مسیح اللہ کے بندے ہیں کسی کو نہیں چھوڑیں گے مگر اللہ کے حکم سے کیونکہ وہ بندہ
 ہیں حکم کی ہوئی اب ہم سب کو کھل گیا اور ہم کو معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین سچا ہے جس
 دین پر سب انبیاء تھے تب قسطنطین نے یوقنا پر اور اپنی ساتھ والوں پر حکم کیا یوقنا نے اور ان کے
 ساتھ والوں نے بلند آواز سے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ کہا اور خوب اڑے اڑتے اڑتے
 رات ہو گئی ارمانوسہ اپنی خیمہ میں گئی مقوقس کو خبر ہو چکی اس نے اپنی ساری فوج کو
 نصیحت کی کہ تم سب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اس کا وزیر بولا کہ میں سب
 پہلے ایمان لا یا ہوں بادشاہ نے فرمایا میری بیٹی کو لکھ بھیج کہ اون لوگوں پر مہربانی کرے
 ارمانوسہ کو یہ خط پہنچا اس نے یوقنا کے پاس وہ خط بھیج دیا تو کو تسلی ہوئی اور ہر سے عمرو ابن
 جاحص نے فوج لیکر ہو چکی قسطنطین کو گھیر لیا اور لا الہ الا اللہ والد اللہ اکبرین آوازوں کو بلند کیا
 اور تلواروں سے ہزار سواروں کے قریب کو قتل کیا باقی بھاگ گئی محمدیوں نے ارمانوسہ
 کو مقوقس کے پاس بہت عزت کے ساتھ بھیج دیا مقوقس کا بیٹا ارسطولیس تھا اس نے
 باپ کو قتل کیا اور تخت پر بیٹھا ہر کافروں نے دھوکا دیکر مسلمانوں کو نماز میں قتل کرنا شروع
 کیا مگر نمازیوں نے مسجد سے سر ہٹیں اٹھایا پچھل صف کے لوگ تلواروں سے قتل ہو گئے
 چار سو چھتیس مرد شہید ہوئے انہیں یوقنا آن پہنچی اور ان کو اور سب نے ملکر کافروں کو

قتل کر ڈالا اور عین ایک بھی نہیں بچا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا اور انہوں نے شام سے مصر کی طرف فوج بھیجی ان لوگوں نے ایک راہ بتائی وہاں اساتذہ لیا جو شویک اور وادی موسیٰ کا رستہ بتلاوے یہ لوگ مصر میں پہنچے اور کافروں کی فوج میں مل گئی اور لا الہ الا اللہ والہ اکبر کی آواز بلند کی ادھر سے عمر و ابن عاص رضی اللہ عنہما اور ان کے ساتھ والون بن عبد اللہ اکبر کہا اور کافروں پر حملہ کیا ارسطولیس مصر کے حکم پر اسکاںدر یہ کی طرف بہا گا مجھ ہی لوگ مصر میں داخل ہوئے ارجانوس جو بمقوس کا بہائی تھا وہ مسلمان ہوا اور مصر کے بہت لوگ مسلمان ہوئے پھر شہر دمر و بوط جو مصر سے علاقہ رکنا ہے یوتنا وہاں پہنچے نصرانیوں نے انکو قید کر لیا جناب خالد رضی اللہ عنہ وہاں فوج لیکر پہنچے وہاں کا حاکم وہاں تھا اور سکاٹیا مسلمانوں سے مل گیا اوس نے ایک تہ خانہ کی راہ سے سب کو شہر میں داخل کر دیا اور وہ مسلمان ہوا اور شہر کے اکثر لوگ مسلمان ہوئے پھر جناب خالد اسکاںدر یہ پہنچے ارسطولیس لڑنے کو نکلا اور کیا ویل جو برقعہ کا حاکم تھا اوس نے ارسطولیس کی مدد کے لئے ایک فوج بھیجی اوس فوج میں ایک بڑے پادری کو بھی بھیجا اونکا نام سطیس تھا اور اونکی عمر ایک سو بیس برس کی تھی اور وہ زیر و شا کے شاگرد تھے اور زیر و شا شاگرد مرقس کے اور مرقس شاگرد یوحنا کے اور یوحنا خادم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور سطیس پادری ایمان دار تھے اسکو اکیلا جانتے تھے اور انہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خبریں سنیں تھیں اور آپ کے ظہور سے پہلے آپ پر ایمان رکھتے تھے یہاں تک کہ اور انہوں نے آپ کے ظہور کی خبر پائی تو وہ ایمان لائی وہ جانتی تھے کہ آپ تک پہنچیں تو بڑی دونوں کے بعد اور انہوں نے آپ کی وفات کی خبر سنی تو وہ بہت رونی اور آپ کے مذہب کی خبریں کے غم میں ایک گوشہ میں بیٹھ رہے اور سر راہ اور انہوں نے ایک عبادت خانہ بنا یا محتاج کوئی قافلہ آتا تھا مسلمانوں کی لشکر کے خیر و جنتی تھے اور انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حکومت کی خبر سنی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خبر سنی ارسطولیس نے اون پادری کو مسلمانوں کے پاس بھیجا کہ اونکو دین کو اور اونکی نبی کو آزمائو اور اونکی صلح کا پیغام دے پادری بولے کہ میں نے اگلی کتابیں پڑھی ہیں اور انہیں پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک نبی کو ہمارے

کی زمین سے پیدا کر گا تمام زمین کے خزانوں کی کنجیاں اون کے آگے رکھی جاویں گی تو وہ
 اونکی طرف رخ کرے گی اور فقیری اختیار کریں گے اور امن کے رفیق اون کی راہ چلیں گے
 جب وہ پادری مجھ ہی فوج میں پہنچے اور انہوں نے دیکھا کہ بعض قرآن پڑھتے ہیں اور بعض
 ذکر کرتے ہیں لباس اور کھانسی نہ چھوڑا بڑے کی تعظیم کرتا ہے بڑا چھوٹے پر رحم کرتا ہے
 وہ پادری خالد رض کے پاس آئے اور اونکی باتیں سنیں اور کہا واسدقم وہی لوگ ہو کہ حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام نے تمہاری بشارت دی ہے وہ پادری نے سر سے خالد کے ہاتھ پر
 مسلمان ہوئی اور اپنا سارا مال بیان فرمایا ابن اسحاق نے فرمایا کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ رکن
 بادشاہ ارسطولیس نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص میں سرخ رنگ روشن صورت گویا
 ابھی حمام سے نکلی ہیں اونکی ساتھ ایک اور شخص ہیں کہ اونکی روشنی ظاہر ہے نورانی
 بہت ہی نکلیں چہرہ نیک تھلکتا خوبصورت سیاہ آنکھیں چہرہ چاند سا روشن اور نور
 چہا یا سوا ہے اونکی صورت پر ہیبت اور وقار ظاہر ہے بادشاہ نے اوس مرد سرخ رنگ
 سے پوچھا کہ آپ کون ہیں فرمایا میں مریم کا بیٹا عیسیٰ مسیح ہوں اور یہ جو میرے ہلو میں
 ہیں یہ وہی بنی عربی ہیں جنکی مینے پہلے سے بشارت دی تھی یہ اس کے پیغام پہنچاؤ
 والے ہیں سردار پیروں کے تمام کر نیوالے بیوں کے جو اپنا ایمان لایا اوسنی راہ پائی
 اور جو انہی منکر ہوا وہ خراب ہوا ہم انکو دوستوں کی مدد کو آئی ہیں اور ہمارا مقام اوس
 قبہ میں ہے جو برج کے اوپر ہے ابن اسحاق نے فرمایا کہ قبہ اسکندریہ کا برج دریا کی طرف ہوا
 کہ جب حضرت سکندر نے اسکندریہ بنایا تو حضرت آپیکہ وزیر تھے انہوں نے بھی ایک
 دروازہ باب حضرتنا یہ قبہ بھی بنایا وہ اوس میں رہا کرتے تھے وہ دروازہ اور قبہ
 آج تک اوس نام سے مشہور ہے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بادشاہ سے فرمایا کہ اگر تو
 میری امت میں ہے تو اپنا اور انکی پیغامبری پر ایمان لا آپ یہ کہہ کر روانہ ہوئے
 بادشاہ نے یہ خواب لوگوں سے بیان کیا لوگوں نے کہا یہ خواب خیال سے حضرت
 عیسیٰ اوس عربی کے ساتھ کیوں کر آویں گے بادشاہ نے فوج طیار کی اور بادشاہ
 نے اوس قبہ کو دیکھا کہ نور سے روشن تھا کہ گدا والے یہ لڑ مسیح اور محمد کا ہے

کیوقت بادشاہ سوار ہو کر آیا مسلمانوں سے باتیں کیں شہر حبلی رضویوں کے دنیا میں ابھی کہ
 بندے ہیں کیا اگر اندر کے ہر دے پر قسم کھاویں کہ یہ فیصل زمین میں گس جاوے تو بیشک
 ایسا ہی ہو جاوے اور شہر کی فیصل کی طرف اشارہ کیا وہ دیوار زمین سے لگ گئی اور گر
 و کھائی دے بادشاہ کا پنی لگا اور اپنی فوج میں چلا گیا رات کو بہاگ گیا اور اقرطیش ٹاپو
 کی طرف گیا جو لوگ باقی رہے اور انہوں نے خزیہ پر صلح کر لی پادری مارش میں نے سیر اللہ
 میں لکھا ہے کہ ہزار مسلمان اسکندریہ کی لڑائی میں شہید ہوئے عمرو نے خلیفہ کو لکھ بھیجا کہ
 مڑا شہر مغربی میرے قبضہ میں آیا میں اس کی دولت اور خوبی کا بیان نہیں کر سکتا اتنا کافی
 ہے کہ اس میں چار ہزار محل اور چار ہزار حمام اور چار ہزار حمام گاہ اور بارہ ہزار
 دوکانیں کنجہ و نون کی اور چالیس ہزار چھوٹے محصول دینے والے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 بھیجا کہ رعیت کے مال کو ہاتھ نہ لگاویں مولانا جلال الدین سیوطی نے بھی تاریخ مصر
 میں ابن عبد الحکم کی کتاب سے ایسا ہی احوال لکھا ہے اور سمین یون ہے کہ بارہ ہزار
 بقال جو سبز ترکاری جیتی ہیں تاریخ کامل میں عین الشمس پر جادو ہونیکا اور وکیل
 فتح ہونیکا بھی ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مسلمانوں کی فوج میں مصر میں جمع ہوئیں اور
 فسطاط کو بنایا اور اس میں اترے اس کثیر لکھتی ہیں کہ پہلی وہان عمرو ابن عاص رضی اللہ عنہ
 خیمہ کھڑا کیا اسلامی اس کا نام فسطاط رکھا گیا اور قدیم مصر جو بڑا دیا گیا اسے ایمان والو حضرت
 اشعیا علیہ السلام کی اونیو باب کی بڑی بشارت جو مصر اور عراق کے حق میں ہے وہ یہاں
 یاد کرو اور اس کا صاف ظہور دیکھو اس کثیر لکھتی ہیں کہ جب مصر فتح ہوا تو عجم والوں کے
 مہینوں میں بونہ کے مہینوں میں وہان کے لوگ عمرو ابن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے
 کہ ہمارے اس نیل کی ایک رسم ہے کہ بغیر اس رسم کے یہ جاری نہیں ہوتا کہا وہ
 کیا ہے کہا جلا میں مہینی کی بارہویں آتی ہے تو ہم ایک کواری لڑکی اس کے ان باپ
 سے لے لیتے ہیں اور اس کے ان باپ کو مال دیکر راضی کر لیتے ہیں پھر اس کو بہت
 اچھی زیور اور کپڑے پہنا کر اس نیل میں ڈال دیتے ہیں تو وہ بڑھ جاتا ہے اگر ہم ایسا
 نہ کریں تو وہ شیر لہتا ہے عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا یہ اسلام میں درست نہیں ہے اور اسلام

پہلی باتوں کو دہا دیتا ہے پر وہ نہیں مینے ٹھیکے رہے اور نیل جاری ہو یا تاک کہ لوگوں نے جا یا
 کہ شہر سے نکل جاوین تب عمر و ابن عاص رضے حضرت عمرؓ کو لکھ بھیجا حضرت عمرؓ نے اذکو
 لکھا کہ میں نے خوب کیا اور میں نے اپنے خط کے اندر ایک پرچہ ہمارے پاس بھیجا ہے اس کو نیل میں
 ڈال دینا عمر و ابن عاص رضے نے اس پرچہ کو دیکھا تو اس میں لکھا تھا کہ اس کے بندے امیر المؤمنین
 عمر ابن الخطاب سے نیل مصر کی طرف اور جو کچھ اس کی بعد ہے سو ہیر کی طرح اگر تو اپنی ذات کی
 طرف سے اور اپنے حکم سے جاری ہوتا ہے تو موت جاری ہو اور جو کچھ تیری حاجت نہیں
 اور اگر تو جاری ہوتا ہے اس کے حکم سے جو ہیر کی طرح تو اس کو ہیر کی طرح پر قادر
 ہے اسی سے ہم مانگتی ہیں کہ تجھ کو جاری کر دے عمر و ابن عاص رضے نے ہیر پر نیل میں
 ڈال دیا اور نیل سمٹ گیا تھا اور بہت گھٹ گیا تھا پھر ہفتہ کے دن اس کے نیل کو ایک سات
 میں سو لہ گز جاری کر دیا اور اس بری رسم کو اسد تعالیٰ نے مصر والوں سے آج کے
 دن تک موقوف رکھا ہے اور حدیث کی بہت سے یاد رکھنے والوں نے اس کو روایت کیا ہے
 اب شہر دمیاط پر جہاد کا بیان ہے واقعی کہتے ہیں کہ جب اسکندر یہ فتح ہوا تو موضع شہر
 اور فوہ اور حملہ اور دمیہ اور سمنا اور جرجہ اور دمنہ اور اریار اور بحیرہ وغیرہ کے
 لوگ خالد رضے کے پاس آئے اور صلح کی پھر خالد رضے نے چالیس سو ارہادرجو کی ایمان
 والے تھے شہر دمیاط کی طرف بھیجی وہاں حاکم کے ساتھ جہ سزار کا لشکر تھا چالیس سو
 نے اون کا سامنا کیا ضار رضے نے حاکم کے بیٹے کو قتل کیا حاکم بہاگ گیا اون میں ایک حکیم
 یعنی بڑے عقلمند آدمی تھے اونہوں نے حاکم کو نصیحت کی کہ خون سے صلح کر لے انہر
 کوئی غالب نہیں ہوگا حاکم نے اس حکیم کے قتل کا حکم دیا حکیم نے دیکھا کہ موت کا سامنا ہے کیا
 اے اسد تیرا کوئی شریک نہیں تیرا کوئی بیٹا اور کوئی بیوی نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ
 اسد کو کوئی مالک نہیں ہے شک محمد اسد کے پیغام ہو چکا انوالے ہیں حاکم نے یہ سنکر اون کو
 قتل کیا اور فوج کو لڑائی کا حکم دیا اس حکیم کا بیٹا بڑا عقلمند تھا وہ سزنگ کو دکر سلما تون
 پاس آیا اور کہا اس سزنگ سے تم شہر میں چلو مقداد رضے نے فرمایا کہ میں آج خواب میں
 جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک توجون کی طرف اشارہ کر رہے ہیں اور وہ

آگے آگے ہوا اور اسکا لباس ایسا ہی تھا جیسا لباس اس شخص کا ہے لیکن اوسکو گھر پر ایک
 شہر چمڑے کا کپڑوں کے اندر بند ہاتھ اور سمین چاندی کا حلقہ تھا پھر اس نے اپنی کپڑے
 ہٹائے تو ویسا ہی شہر ظاہر ہوا جیسا مقدار نے کہا تھا وہ بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ
 اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں اور محمد اللہ کے پیغام ہو چکا ہوا ہے میں پہر سب مسلمانوں
 نے اس سے ہاتھ ملائی اوسو سبکو اوس سرنگ میں داخل کر دیا وہ سب اوسکے گھر
 میں چپ رہے ابن اسحاق کہتے ہیں کہ اوس حکیم زادے کے چچا زادے اور باب کے
 رشتہ والے اسی شخص تھے وہ سب مسلمان ہوئے اور دوسروں شہر کو لوگ مسلمانوں سے
 اپنے کو شہر کے باہر نکال حکیم زادے کے اور اوسکو چچا زادوں نے شہر کا دروازہ بند کر لیا
 اور اصحابوں نے پکارا لا الہ الا اللہ و اعدا کبیر اللہ صل علی محمد و آل محمد جب اصحاب
 کو نیکو حکم نے بھی لڑائی کی طہاری کی حاکم کا ایک دو کسرا بیٹا تھا اوسکا نام شطا تھا
 اوسکو بہت علم تھا اوسنے کبھی سور کا گوشت نہیں کھایا تھا اور تصور و حیل کے آگے
 سجدہ نہیں کیا تھا وہ ہمیشہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر میں سنا کرتا تھا جب سنی
 محمدیوں کو دیکھا کہ انہیں نور ایمان کا چمکتا ہے شطائے آسمان کی طرف دیکھا اور جھجھکاری
 اور گورے پر سے بیہوش گریڑا اوسکا باب کانپ گیا جب وہ ہوش میں آیا اوسنے
 پوچھا کہ بیٹا تو نے کیا دیکھا کہا کہ مجھ کو کھل گیا میں نے دیکھا کہ ان عربوں کے اور ایک بڑا
 نور ہے اور ان کے ساتھ یعنی آدمی کو عربوں پر میں جو سب لباس پہنے ہوئے
 ہیں اور ہوا میں سے دوختے دیکھی کہ ان میں وہ لوگ ہیں کہ ان سے زیادہ خوبصورت
 کبھی نہیں دیکھا اور ایک شخص نے کہا یہ شہر میں اور ایک قبہ میں میں نے حوروں کو دیکھا کہ اگر دنیا
 کے لوگوں پر ظاہر ہوں تو ان کے شوق میں سب مر جاویں اور میں اب گواہی دیتا
 ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں اور محمد اللہ کے پیغام ہو چکا ہوا ہے میں یہ کہہ کر
 اپنے لشکر سے نکلا اور کہا کہ جو مجھ سے محبت رکھتا ہو وہ میرے ساتھ آوے یہ سنکر
 ہزار آدمی اوسکے ساتھ ہوئے اور مسلمانوں پاس آئے اور اپنے ستارہ رکھ دی اور
 حکم دیا حاکم نے کہا کہ میرے بیٹے یہ کام بن دیکھی نہیں کیا تمکو اوسکی عقلمندی میں

شک نہیں وہ بھی مسلمان ہوا یہ دیکھ کر اوسکی امیر وزیر اور شہر کے لوگ سب مسلمان ہو گئے
 مقداد نے ایک مرد وہاں دین کی تعلیم کے لئے بھیجا اور خود اسکا مذہب کی طرف
 گئی اور حاکم نے اسے بیٹی شطا کو تنیس ٹاپو کی طرف بھیجا وہاں کا حاکم عرب کی قوم میں کا
 تھا اور رضائی تھا جب شطا وہاں پہنچی اونکی ساتھ یزید ابن عامر رضی بھی تھے اونہوں
 اوسکو سمجھایا اور فرمایا کیا تجکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزوں کی خبر نہیں پہنچی کیا
 اون کے لئے چاند دو ٹکڑے نہیں ہوا کیا پتھر نے اور اونٹ نے اور درختوں نے اونکو
 کلام نہیں کیا وہ بولا یہ خبر تمکو پہنچی ہے مگر وہ جادو تھا پھر اگر تم سچی ہو تو محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم کا واسطہ دیکر اللہ سے مانگو کہ مینہ برسائے اور انہوں نے دعا کی اوسوقت
 مینہ برسنا تب وہ حاکم مسلمان ہوا پھر شطا اور اون کے رفیق دیسا ط کی طرف چلے آئے
 تنیس کا حاکم پھر دین سے پر گیا اور فوج لیکر آنا شطا خوب اللہ کی راہ میں لڑتا آخر
 شہید ہوئے اون کے باپ نے اونکو خواب میں دیکھا کہ جو رین اون کے آگے میں اور
 وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے تجکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم سایہ میں رکھا ہے تنیس کا حاکم
 ہو مسلمان ہوا محمدی لوگ تنیس میں داخل ہوئے وہاں کے گرجی کو جمع کی مسجد
 بنایا پھر مقداد نے غبار گئے وہاں کے حاکم نے صلح کی پھر مقداد نے موضع بقارہ میں
 گئے وہاں کا حاکم اسے لوگوں کے ساتھ مسلمان ہوا پھر محمدی لشکر قصر اللش کی طرف گیا
 اوسکو صلح سے فتح کیا پھر عرب کی طرف گئے وہاں کے لوگوں نے بھی صلح کی اب دیار ملک کی
 فتح کا بیان ہے پادری ولیم میورناریج کلیسیا میں لکھتا ہے کہ شام کے پورب طرف
 ایک ملک ہے جبلہ اور فرات کے درمیان میں اوسکو ہسپتامیہ یعنی نابین نہیں کہتی ہو
 اوسکی تمام طرف ملک شام اور یورپ کردستان اور عراق ہے اور اوسکو جزیرہ اور
 دیار کہتے ہیں ان کثیرہ کہتے ہیں کہ عیاض ابن غنم رضی حجت والون میں ہیں
 اونہوں نے جزیرہ فتح کیا ہے واقعہ یہ کہ لکھتی ہیں کہ مصر کی فتح کے بعد حضرت عمر
 نے ابو عبیدہ رضی کو حکم بھیجا کہ عیاض ابن غنم اشعری رضی کو فوج کے ساتھ رسیہ الفرس
 اور دیار کے ملک کی طرف بھیجا امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اوس ملک کو بھی فتح کر دے ابھی

نے عیاض رضی کو آٹھ ہزار کی فوج کے ساتھ روانہ کیا اور عین دو ہزار حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ساتھ واسے تھے جب بالسنین پہونچی رقبہ پر فوج بھیجی اون لوگون سے صلح
 کا پیغام دیا عیاض رضی نے راس العین کا ارادہ کیا اون دنون میں روم کا ایک شاہ
 جو شہر یاض کہلاتا تھا جریرہ کا حاکم تھا عیاض رضی نے پہلے زبا اور زلویا پر فوج بھیجی یہ
 دو دنون قلعہ پہلے یوقنا کے تحت میں اتھی وہاں کے حاکم کا نام اشفلیا ص تھا یوقنا کی
 بیٹی اوسکی نکاح میں تھی یوقنا جا کر اوس سے مل گئی اس حاکم کا وزیر شرحون بڑا پادری
 تھا اوس نے اگلی کتابین اور دانیال علیہ السلام کی لڑائی ان پڑھی تھیں اوس نے یوقنا
 کی بیٹی سے فرمایا کہ تیرے باپ نے سچا دین قبول کیا ہے دین محمدی برحق ہے اور میں
 سبھی اوسی دین پر ہوں جب یوقنا پہونچی اونہوں نے بھی جیکی سے اپنے بیٹے سے کہدیا
 کہ میں دین محمدی پر ہوں وہ بولی میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی مالک
 نہیں اور محمد اللہ کے پیغام ہو سچا نیوالے ہیں یوقنا بہت خوش ہوئی اور داماد کو قید
 کر لیا اور سوت شرحون نے کمار کر کلہ بڑا اور یوقنا سے کہا تو نے اللہ کو راضی کیا یوقنا
 نے زبا اور زلویا دو دنون قلعہ نے لیے اور مسلمانوں کو سونپ دی یہ یوقنا قریباً سین ہونچے
 اور ظاہر میں شہر یاض سے مل گئے شہر یاض نے اپنے مانوں کو کہلا بھیجا اور وہ
 اول دنون میں راس العین میں رسیعہ کی زمین کا بادشاہ تھا اوس نے چار ہزار
 کی فوج بھیجی شہر یاض نے دو لاکھ کی فوج جمع کی اور عین عرب کے نصاری بھی تھی وہ
 سب محمدی ہو گئی نصاری پر خوب جہاد ہوا اون کا حاکم مارا لیا یوقنا جو ظاہر میں
 نصرا نیوں میں ملے ہوئی تھی اونہوں نے اپنے ساتھ کے دو سو مسلمانوں کے ساتھ
 لا الہ الا اللہ والحد اکبر کہا اور دروازہ کو لہیا محمدی لشکر شہر میں داخل ہوا اور تلوار
 سے کام لیا شہر والوں نے انان مانگی مجریوں نے او کو مان دی حاکم کی بیوی اور انوسہ
 مسلمان ہوئی پھر مسلمانوں سے ماکسین اور شمسائیہ والوں نے صلح کی واقفی رہے
 اس کے بعد لکھا ہے کہ جب خابور کے شہر فتح ہوئی عیاض رضی نے حضرت عمر رضی کو لکھ بھیجا
 کہ زبا اور زلویا اور خابور فتح ہوا بھر قلعہ ماروین کا بڑی لڑائی کے بعد مجریوں نے فتح کیا

کہل گیا محمدی لوگ شہر میں داخل ہوئی بڑے گرجے کے دروازے پر جا کر اترے شہر کا حکم آیا
 اوسکا نام ارسلان عوس تھا اوس نے محمدیوں سے باتیں کیں اور انکو گرجے کے اندر لے گیا
 حکم ابن ہشام رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے یہ آیت پڑھی واذ قال اللہ یا عیسیٰ بن مریم اذنت
 قلت للناس اتخذنونی داعی الہین من دون اللہ یعنی کہی گا اے عیسیٰ بیٹے مریم
 کے کیا تو نے کہا تھا کہ بناو مجھکو اور میری مان کو دو خدا سو اسی اند کے پھر حکم ابن ہشام رضی
 اللہ عنہ نے کہ واعد میں تو یہی کہتا ہوں کہ اند کے سوا کوئی مالک نہیں وہ اکیلا ہے اوسکا کو
 شریک نہیں اور بیشک میرا اوس کے بندے اور اوس کے پیغام ہو چکا تھا اے میں
 تب گرجا میں لگا اور قیدیوں ایک سے ایک ٹکڑے لگائے اور ارسلان عوس مسلمان ہوا
 اور اپنی گروہ کو بلایا وہ سب مسلمان ہوئے پھر شہر کے رئیسوں کو بلایا اور کہا مسلمان
 ہو جاؤ ورنہ انہوں نے نہ مانا اور لڑنے پر تیار ہوئے ارسلان عوس نے اپنے لوگوں کے ساتھ
 اور اصحابوں کے ساتھ ملکر خوب جہاد کیا عیاض رضی اللہ عنہ کو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
 خواب میں مینا قارقین کا سارا حال بیان فرمایا اور حکم فرمایا کہ ایک لشکر وہاں بھیجو
 عیاض رضی اللہ عنہ نے فرمایا سواری بھیجے اللہ نے زمین کو اون کے لئے کھینچ دیا وہ اسی رات کو وہاں
 پہنچ گئے اور تلواریں سے کام لیا کافرانے گہروں کی طرف ہباگے اور ان مانگی محمدیوں نے انکو
 امان دی جب انہوں نے محمدیوں کی خوشیاں دیکھیں سب مسلمان ہوئے اور رڑی
 گرجے کو جمعہ کی مسجد بنا یا آمد کا حال یہ ہوا کہ خالد رضی اللہ عنہ اشی آدمیوں کے ساتھ ایک نالی
 کی راہ سے شہر میں داخل ہوئے اور قتلوں کو توڑا محمدی لشکر شہر میں داخل ہوا کافران
 کو خوب قتل کیا شہزادی حبیب کا نام مریم تھا وہ بہاگ گئی شہر والوں نے امان مانگی محمدیوں
 نے انکو امان دی پھر عیاض رضی اللہ عنہ نے انکو وعظ سنایا اور شہر کے اکثر مسلمان ہوئے پھر
 عیاض رضی اللہ عنہ نے اور زبردست حاکموں کے قلعوں کی طرف کوچ کیا اور انکو اپنا پیغام
 کہلا بھیجا وہ مسلمان ہوئے اور مصروف کے بیٹے نعمان کو انکل کی طرف بھیجا وہ بھی
 مسلمان ہوئے وہ ملک بیان کے بیٹے حفصہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر فتح ہوا اسلٹی اونس ملک
 کا نام یمانیہ رکھا گیا اور جو دیہات اور دیوان اور ذوالقرنین کے لوگوں نے مسلمان ہوئے

صلح کی ہتھک ایک شہر تھا وہاں کا حاکم بڑا شریر تھا خالد رض نے جا کر اوسکو قتل کیا اور شہر فتح ہوا
 ایک قلعہ لغوب کا بہت مضبوط تھا یوقنارہ وہاں پہنچی وہاں کے حاکم کو قتل کیا وہاں کے
 نصرانیوں نے خالد رض کو اور مسلمانوں کو دیکھا کہ مٹی پر بیٹھی ہیں اور اسے کا ذکر کرتے ہی
 کر رہے ہیں یہ دیکھ کر وہ سب مسلمان ہوئے حاکم کی بیوی بڑی عقل مند تھی وہ بھی مسلمان
 ہوئی اور اوسکی عدت کے بعد یوقنارہ نے اوس سے نکاح کیا طبرک کے قلعہ کے لوگوں نے
 اگر صلح کی اور میر داوڑ سعد اور معدن اور ارزن کے لوگوں نے بھی صلح کی بدلیس
 کے حاکم نے بھی صلح کی اخلاط حبکو ارمینہ بھی کہتے ہیں وہاں کا حاکم صلح پر راضی نہوا اور
 فوجیں طیار کین اوسکی بیٹی طاریون جو مسلمان ہو چکی تھی دہوکا دیکر ظاہر میں باپ سے
 مل گئی اوسکو باپ نے بادشاہوں اور سرداروں کو لڑائی کے ارادے پر جمع کیا طاریون
 نے اپنے باپ کو اور اودن سبکو قتل کیا پھر عیاض رض نے کافروں پر خوب جہاد کیا ارزن قوم
 کے لوگ اور اونکا سردار جبکا نام ورفشیل تھا محمدیون کے پاس آئے اور ورفشیل نے
 کہا کہ میں نے رات کو خواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ مجھکو محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم کی تابعداری کا حکم کرتے ہیں اور مجھکو فرمایا کہ وہ جوان عربوں کے نبی ہیں اونکی
 بیٹے مبارک دی گئی تھی پھر چاروں نے منہ بہ منہ سے وہ میرا نہیں ہے ورفشیل کا یہ کلام سنکر
 یوقنارہ اور اودن کے ساتھ والے پیادہ ہو گئی اور اوسکو عیاض رض کے پاس لے گئے اور
 سب احوال بیان کیا عیاض رض اوٹھ کھڑے ہوئے اونہوں نے اور سب مسلمانوں
 نے اویس ہاشمی اور وہ اور اسکے ہمراہی سب مسلمان ہوئی ورفشیل ارزن روم میں
 گیا شہرناون کو مجھایا اکثر اونہیں کے مسلمان ہوئے جب اللہ تعالیٰ نے دیار کر اور ارمینہ
 کو کہ وہی اخلاط ہے مسلمانوں کے قبضہ میں کر دیا بعد ربیعہ کی زمین کے فتح کے تو
 عیاض رض نے یرعون کو کفر تو تاسے بلایا اور اوسکو اور اوسکی بیوی طاریون کو ارمینہ
 پر حاکم کیا اور سواد میں کو عراق کی طرف روانہ کیا کہ وہاں کے لوگوں کو اسلام کی
 طرف بلا دین اور عیاض رض سعد اور اودن بہاڑ کی طرف تشریف لے گئی اور وہاں
 کے لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا اونہیں کے عقل مند لوگ مسلمان ہوئی پھر عیاض رض

شطا اور اساج پر او ترسے وہون نے اور افکو ساتھ والون نے جو دی بہار کی اور کشتی
 کے مقام کی زیارت کی وہاں کا حاکم جزیری صالح تھا وہ آما اور مسلمان ہوا اور لوگوں کو
 روانہ کیا کہ اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلاوین اور عیاض نے موصول کے کافروں پر جہاد کیا اور غینوی
 کو دیکھا کہ ایک شہر ہے اسکی زمین نرم بھی ہے اور بہار بھی ہے عیاض رضے نے کہا یہ کیا ہے
 لوگوں نے کہا یہ غینوی ہے عیاض رضے نے کہا شاید یہی شہر ہے یونس بن متی علیہ السلام
 کا واقعہ فرماتے ہیں کہ وہاں کا حاکم امن دنون میں انطاقل بادشاہ تھا جزیری صالح
 نے اسکو کہلا بھیجا کہ اگر تو نے ان لوگوں کا کشتنا تو میں تجکو سزا دوں گا اس نے لکھا
 کہ میں چہ مہینہ تک اونسلی صلح کرتا ہوں کہ وہ یوں فارس کے بادشاہ کا کیا حال ہوتا ہے
 اگر مسلمانوں نے اسکا شہر فتح کر لیا تو میں اسکا تاجدار ہو جاؤں گا اور وہ فارس کے
 بادشاہ کا تابع تھا مسلمانوں نے اس سے اس بات پر صلح کر لی اب شہر ہنبسا اور
 اہنباس کی فتح کا بیان ہے واقعہ رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب میں اس جگہ
 پر کسی علم مالے آدمی نے واقعہ کی اور بھی بہت سوتا ریخ و انو کا حال ذکر لکھا ہے کہ جب حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے ہیرودیس بادشاہ نے ایک قتل کا ارادہ کیا حضرت مریم
 اسکو لیکر مصر میں تشریف لے گئیں اور شہر ہنبسا میں بارہ برس تک رہیں وہاں ایک
 کنواں ہے کہ اس کے پانی سے مریم یوں کو شفا ملتی ہے حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم
 اسکا پانی پیتے تھے اور نماز کے لئے وضو کرتے تھے واقعہ لکھتی ہیں کہ عمر و ابن عاص
 رضے نے نہ ہزار سواروں کا لشکر طیار کیا اور ہنبسا کا بادشاہ بطوس نصرانی بہت سے بادشاہ
 کو اور اونکی فوجوں کو ساتھ لیکر آیا دولا کہ سوار اور پیاس ہزار سپیدل جمع ہوئے نظر
 کی فوجوں نے ہر طرف سے مسلمانوں کو گھیرا مڑی پڑے لڑائی ان سوئیں ہنبسا کا
 بادشاہ مارا گیا مچری لوگ ہنبسا میں داخل ہوئے شہر اہنباس بھی فتح ہوا بہت مسلمان
 ہوئے بہت قتل ہوئے ہنبسا اور اہنباس میں مسیورین طیار ہوئیں اب پھر فارس کے
 آگ پوختی والوں پر جہاد کا سامان ہے ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہجرت سے گیسویں
 برس ہناوند میں ڈیرہ لاکہ کی فوج یزدجرد نے حج کی اور چاہا کہ کوفہ اور بصرہ پر دوڑیں

اور ہر سے حضرت عمرؓ کی طرف سے میں ہزار کی فوج محمدیؐ نہاؤں کی طرف پہونچی اور حضرت عمرؓ نے
 عثمان ابن مقرنؓ کو اون سب کا سردار کیا فتح الباری میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے ابو بکرؓ
 کو لکھ بھیجا کہ بصرہ والوں کے ساتھ چلو اور حذیفہؓ کو لکھ بھیجا کہ کوفہ والوں کے ساتھ
 چلو یہاں تک کہ نہاؤں میں جمع ہووین اور جب مقابلہ ہووے تو تمہارا سردار عثمان
 ابن مقرنؓ ہے جب نہاؤں میں پہونچی کسی کے حامل بندار نے کھلا بھیجا کہ ایک مرد
 کو بھیجو کہ ہم اوس سے گفتگو کریں لوگوں نے مغیرہؓ کو بھیجا مغیرہؓ نے نہ کہے پار گئے
 ابن ابی شیبہؓ میں ہے کہ اوس کو کہا تم عرب کے لوگ تمہیں ہوک اور مصیبت پڑی تب
 تم آئی اگر تم چاہو ہم تمکو آناج ویدیوین اور تم ٹپٹ جاؤ تجارتی میں ہے کہ مغیرہؓ نے
 کہ ہم لوگ عرب ہیں ہم بڑی مشقت میں اور بڑی مصیبت میں تھے ہوک سے
 چمڑے اور چوبارے کی کٹھلیاں چست تھے اور درہینے اون ادھال بھنتے تھے اور
 درختوں اور پتھروں کو چوختی تھے سو ہم اسی حالت میں تھے ایک ایک آسمانوں اور
 زمینوں کے مالک نے ہماری طرف ایک بنی کو بھیجا جو ہمارے انہوں میں سے ہیں ہم
 اور نکران اور باب کو پہانتے ہیں سو ہمارے بنی نے جو ہمارے رب کے پیغام پہونچا
 میں اونہوں نے شکوہ کیا کہ تمہیں اڑین یہاں تک کہ تم فقط اللہ کو پوجیا جزئیہ دو اور
 ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے رب کے پیغام سے حکم خیر دی کہ جو ہم میں سے
 مارا جاوے گا وہ جنت میں جاوے گا اور ایسا چین پاوے گا جو کسی نہ دیکھا ہو اور جو ہم میں
 سے باقی رہے گا وہ تمہاری گردنوں کا مالک ہوگا اے ایمان والو دیکھو حضرت اشعیا علیہ السلام
 کے بشارتوں کے موافق کمزور اور محتاج لوگوں کو اللہ نے بڑے بڑے زمرہ دست بادشاہ
 پر کیسا غلبہ واجب کڑائی کا وقت آیا تو امام ابو یوسف رحمہ کی روایت میں ہے کہ عثمانؓ
 نے فرمایا کہ میں ایک دعا کر نیوالا ہوں سو میں ہر مرد کو قسم دلاتا ہوں کہ اوس پر آپؐ
 کے پھر اونہوں نے کہا یا اللہ عثمانؓ کو آج کے دن شہادت نصیب کر مسلمانوں پر
 اور فتح کے ساتھ سب لوگوں نے آمین کہا ابن کثیر لکھتے ہیں کہ پھر عثمانؓ نے
 اللہ اکبر کہا اور جہنم اہلایا لوگوں نے طیاری کی بہرہ دوسری بار اللہ اکبر کہا اور جہنم اہلایا

سب لوگ طیارہ کی پھر تیسری بار اندر کھڑا اور شرک والوں پر حملہ کیا امام ابو یوسف کی
 روایت میں ہے کہ نعمان نے حملہ کیا اور لوگوں نے بھی حملہ کیا نعمان سب سے پہلے پھڑپھڑ
 تپ فرمایا کہ مجھ پر ایک کپڑا اوڑھا دو اور دشمنوں سے لڑنے جاؤ اور مجھ پر عمل مت کیاؤ پھر
 اللہ نے فتح دینی تو نعمان نے پوچھا کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہا گیا کہ اللہ نے فتح دی وہ
 بولے الحمد للہ یہ حال حضرت عمر کو لکھ بھیج یہ کہ راونکی روح جبرائیل ہو گئی ابن کثیر لکھتے ہیں کہ
 حضرت عمرؓ کا یہ حال تھا کہ رات دن مسلمانوں کے لئے دعا مانگتی تھے جس طرح عورت
 جنتی وقت دعا مانگتی تھیں جب حضرت عمرؓ کو نعمان کی شہادت کی خبر پہنچی بہت شدت
 رونی ابن کثیر لکھتے ہیں کہ اسی سال میں صفہان کو بھی مجھ یون نے فتح کیا اور اسی سال
 میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے قاشان کو فتح کیا اور عدی کے بیٹے سہیل نے شہر کرمان کو فتح کیا
 ابن جریر نے واقفی سے نقل کیا ہے کہ اسی سال میں عمرو ابن غاص رضی اللہ عنہ نے
 یعنی بصرہ پر لشکر لے گئے اور اوسکو فتح کیا اور اسی سال میں عمرو ابن عقبہ نے زولیکہ کو
 فتح کیا اسی سال میں خالد بن ولید نے وفات پائی پھر ابویسوان میں داخل ہوا وہیں
 بہت فتحیں ہوئیں ہمدان والوں نے صلح کا قول توڑا حضرت عمرؓ نے فوج بھیجی
 اور نعیم ابن مقرن اوس فوج کے سردار تھے ہمدان والوں نے پھر صلح کی ایک ایک
 دیم اور رے اور آذربایجان کے لوگوں نے ایک ایک کے فوجیں جمع کیں نعیم نے مسلمانوں
 کے ساتھ ہمدان پر خوب جہاد کیا اور ہمدان کا فزون کو قتل کیا دیم کا بادشاہ مارا گیا وہ
 سب کے سب ہلاک گئے نعیم رے کی طرف گئے وہاں کافروں کو خوب قتل کیا تاریخ کا
 میں ہے کہ ہمدان ابن عازب رضی اللہ عنہ نے فوج بھیجی ابن کثیر لکھتے ہیں کہ سؤید ابن مقرن
 نے جاکر قومس کو صلح سے فتح کیا پھر جرجان اور طبرستان وغیرہ کے لوگوں نے اوس سے
 جزیرہ پر صلح کی اور آذربایجان بھی فتح ہوا بیان باب لابواب کی فتح کا ابن جریر نے لکھا
 کہ سیف نے کہا ہے کہ اسی سال میں حضرت عمرؓ نے سراقہ ابن عمرو کو فوج کا سردار کر کے
 الباب کی طرف بھیجا اور فوج کے آگے عبدالرحمن بن سعید کے وہاں کا بادشاہ شہرار
 تھا جو ارمینہ کا بادشاہ تھا اور وہ اوس بادشاہ کے گھرانے میں تھا جس نے اسے لکھا

قتل کیا تھا اور بیت المقدس کو ویران کیا تھا اور اگلے زمانہ میں ملک شام سے لڑا تھا
 شہر پارسی نے امان نامی سراقہ نے اوسکا امان نامہ لکھ دیا اور ترکستان کے کافروں
 پر جہاد کا سامان سے صحیح بخاری میں ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ تم ترکوں سے لڑو گے جنگی چوٹی انگلیں ہیں سرخ
 چہرے ہیں چوٹی ناکیں ہیں اون کے چہرے گویا ڈھالیں ہیں خبر برتر اسکا ہر مطلب
 کہ اون کے چہرے ڈھال کی طرح پسے ہوئی ہیں اور گول ہیں اور موٹے ہیں ابن کثیر
 لکھتی ہیں کہ اس پیشخبری کا یوں ظہور ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبدالرحمن
 کو لکھ بھیجا کہ ترکوں کے ملک میں جہاد کو جاؤ عبدالرحمن چلے یہاں تک کہ الباب کے اوس
 طرف پہنچی شہر پارسی نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے کہا ترکوں کے بادشاہ بلنجی کی طرف
 جاتا ہوں شہر پارسی نے کہا کہ ہم تو اون سے صلح پر راضی ہیں اور ہم الباب کے پیچھے ہیں
 عبدالرحمن بولے کہ اللہ نے ہماری طرف ایک پیغام بھیجا ہے کہ کو بھیجا ہے اور
 اون کی زبان پر ہے مدد اور قح کا وعدہ کیا ہے سو ہم ہمیشہ مدد دلی جاؤں گے پھر
 وہ نہر کے پار ہوئے اور بلنجی کے شہروں میں دو سو فرسخ یعنی چھ سو کوس چلے اور وہاں
 بڑی بڑی لڑائیاں لڑیں پھر بڑی بڑی لڑائیاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قیادت میں
 اور سیف نے کہا ہے کہ جب عبدالرحمن ترکوں کے ملک میں داخل ہوئی اللہ ترکوں
 کو لڑائی سے روک دیا وہ لوگ بولے کہ انکی ساتھ فرشتے ہیں جو انکو مرتے سے بجاتے
 ہیں وہ لوگ قلعوں میں بیٹھ رہے اور ہاگ گئے پھر عبدالرحمن نے حضرت عثمان
 کی قیادت میں اوپر کی بار جہاد کیا یہ ذکر آگے آویگا اگر اللہ چاہی گا اب خراسان
 پر جہاد کا بیان ہے ابن کثیر لکھتی ہیں کہ یزید و جرد اصفہان سے کرمان میں ہو گا
 وہاں سے خراسان میں آیا پھر احف جوقیس کے بیٹے تھے اونکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 قح کا سردار کیا اور ملک خراسان کی طرف جہاد کے لئے بھیجا احف بڑا شاکر
 آئے مروشاہجان کی طرف گئے یزید و جرد وہاں سے مرو و کی طرف بہا کا احف نے
 مروشاہجان کو فتح کیا اور مرو و کی طرف قصد کیا یزید و جرد وہاں سے بلج کی طرف بہا کا

احنف نے مرورو کو فتح کیا اور چلے اور یزدجرد نے بڑی فوج جمع کی کہ بلخ میں احنف سے سلطنت
 کیا اللہ نے یزدجرد کو بہکا دیا وہ ماوراء النہر کے پار چلا گیا ملک خراسان پر مسلمانوں کا
 قبضہ ہوا اور احنف مرورو کی طرف بلٹ آئی جب یزدجرد و نہر کے پار ہوا اور ترکوں کا
 ملک میں داخل ہوا ترک اور تمار کا بادشاہ خاقان یزدجرد کے ساتھ بڑی فوجیں لے کر
 آیا اور بلخ تک پہنچا اور احنف کے نائب مرورو کی طرف ہٹ گئے اور شرک کو گلیچ
 سے نکل کر مرورو دہرا وترے ادھر سے احنف بمیل ہزار کی فوج لے کر بلخ اور اراکلی ہونے
 آخر کو ترکوں نے یزدجرد کا ساتھ چھوڑ دیا اور اپنے ملک کو چلے گئے اور مسلمانوں نے
 احنف سے کہا اب کیا صلاح ہے اونکا پیچا کرین اونہوں نے کہا اپنی جگہ پر رہو اور اونکو
 چھوڑ دو اب کثیر گتے ہیں کہ احنف نے یہ بہت خوب کیا کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا ہے کہ ترکوں کو چھوڑ دو جب تک وہ تمکو چھوڑے رہیں پھر یزدجرد نے
 چین کے بادشاہ سے مدد مانگی اوس نے بھی مدد نہ کی یزدجرد ایک جگہ دوسری
 جگہ بہاگن رہا اور اسکو چھوڑ کر جس آگ کو پوجتا تھا اوسکو ایک شہر سے دوسرے
 شہر میں لے بہرتا تھا اور ہر شہر میں اوس کے واسطے آتش خانہ بناتا تھا آخر کو حضرت
 عمرؓ کے بعد مار گیا جب احنف نے حضرت عمرؓ کو فتح کی شہادت لکھ بھیجی کہ میں نے ترکوں
 میں بہت لوگوں کو قتل کیا حضرت عمرؓ نے منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ نے محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم کو سید ہی راہ کے ساتھ بھیجا اور انکی راہ چلنے پر دینا اور عقبی میں بدلہ دینا
 کا وعدہ کیا اور اپنی فوج کی مدد کی خبر دار ہو جاؤ اللہ نے آگ پوجنے والوں کی بادشاہت
 کو تباہ کر دیا اور ان کے جاؤ میں بیوٹ ڈال دی خبر دار ہو جاؤ اللہ انکی زمین اور
 اونکا ملک اور اونکا مالی اور انکی اولاد کو دی تاکہ دیکھی تم کیسا عمل کرتے ہو سو تم اللہ
 کے حکم پر ڈرتے ہو تم قائم ہوو تم سے اپنا اقرار پورا کرنا پھر تیغیان سال داخل
 ہوا سیف نے کہا ہے کہ اسی کمال فتح طوس و طبرستان سے فتح ہوا تاریخ کامل میں
 ہے کہ ساریہ ابن زبیم نے فسا اور دارا پھر کارادہ کیا یہاں تک کہ اونکو کبیر لیا اور
 فارس والے لوگ مسلمانوں پر ہر طرف سے آئی تب حضرت عمرؓ نے خواب میں اسی

رات کو اونکا میدان اور اونکا شمار دن کی ایک ساعت میں دیکھا تب دوسرے دن بکارا کر
 نماز جمع کر نیوالی ہے یہاں تک کہ جب اوس ساعت میں ہوئے تجمین دیکھا تھا جو دیکھا تھا
 تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے نکلے اور ابن زبیم اور سلمان میدان میں تھے اگر وہاں
 ٹھہرے رہیں تو گیرے جاویں اور اگر ایک بھاڑ کی طرف ٹیک لگاویں جو اونکی سچی ہے تو
 دشمن ایک ہی طرف سے آویں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو میں نے تجھ دونوں
 فوجیں ساتھ دیکھیں اور اونکا حال بیان کیا اور خطبہ پڑھتے پڑھتے چلائی کہ اے ساریہ
 ابن زبیم بھاڑ کو لے بھاڑ کو لے پھر لوگوں کی طرف منہ کیا اور فرمایا کہ اللہ کی فوجیں ہیں
 شاید اون میں سے کوئی اون لوگوں کو بھات پھوٹا دی ساریہ نے اور اون کے ساتھ
 والوں نے تہہ آواز سنی اور رہاڑ کا سہارا پکڑا اور لڑے اور اس نے کافروں کو ہنگامی
 اس روایت کو ابن کثیر نے سیف سے نقل کیا ہے اوس میں یہ بھی ہے کہ ساریہ کے
 پاس سے قاصد آیا مدینہ کے لوگوں نے اوس سے فتح کا حال پوچھا کہ لڑائی کس دن اور کس
 کوئی آواز سنی تھی وہ بولا ہاں میں نے سنا کہ ایک کفن والا کہتا تھا اے ساریہ بھاڑ کو لے
 بھاڑ کو لے اور قریب تھا کہ ہم ہلاک ہو جاویں پھر میں نے بھاڑ کا سہارا پکڑا اللہ نے ہمکو
 فتح دی پھر لکھا ہے کہ ابن وہب نے روایت کیا ہے یحییٰ سے وہ ایوب سے وہ ابن
 جحطان سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر بھی آگے ہی
 مطلب ہی اور لکھا ہے کہ یہ سند اچھی ہے عمدہ ہے اور واقعی سے اسی روایت کو نقل
 کیا ہے اوس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا واللہ میں نے اس بات پر دل نہیں
 ڈالا وہ تو ایک چیز ہے کہ میری زبان پر ڈال دی گئی اسے ایمان والو حدیث سے ثابت
 ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر فرشتے بولتے تھے یہ بات بھی ویسی ہی تھی اپنے دل کے لارہ
 سے نہیں کہی بے اختیار زبان پر کسی فرشتے نے ڈال دی پھر ابن جریر نے سیف سے
 کران کی فتح کا ذکر کیا ہے اور سبستان کی فتح کا بھی ذکر کیا ہے کہ بڑی لڑائی کے بعد عام
 ابن عمرو کے ہاتھ پر فتح ہوا اوسکی شہر چار جہانے سند سے حج کی نہر تک اور کران کی
 فتح کا بھی ذکر کیا ہے مسلمانوں نے سند کی بادشاہ پر جہاد کیا اللہ نے سند کی فوج کو

ہنگامہ ابوالفداء نے تقویم البلدان میں لکھا ہے کہ سجستان بڑا ملک ہے اوس کے قصبہ کا نام
 زرخ ہے اور سجستان ورمیان خراسان اور درمیان مکران اور سند اور درمیان کرمان
 کے ہے اور کرمان میں کاف پرزیر ہے وہ بڑا ضلع ہے فارس اور سجستان اور مکران کے
 سچ میں اور مکران میں بہت شہر ہیں ہند کے حساب میں اور بعضی وقت دلی کے علاقہ
 میں گنی جاتے ہیں ابن حوقل نے کہا ہے کہ سجستان کے پچھم طرف خراسان ہے اور پورے
 کیطرون ایک میدان ہے کہ وہ سجستان اور مکران کے سچ میں ہے اور پورے حد کی تمامی
 کچھ ملتان کے عمل میں ہے اور اوسکی اوتر طرف ہند کی زمین ہے اور سجستان کے قریب
 رنج ہے اور وہ ایک ملک ہے اوس میں کئی شہر ہیں ابن کثیر لکھتے ہیں اسی تیسویں
 سال میں حضرت عمرؓ شہید ہوئے اور انکی بعد امد نے حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کا
 حاکم کیا آپؓ عمر و مغرب و ترکستان پر جاکے اسی سال میں روم نصاریٰ و شام کو مسلمانوں
 پر غلبہ کیا حضرت عثمانؓ زندہ بھی نصاریٰ پر غرب جہاد ہوا پھر تیسویں سال داخل ہوا اسکندریہ
 والوں نے قول توڑا عمرو ابن عاصؓ رضی اللہ عنہ نے اونپر جہاد کیا اور اوس زمین کو فتح کیا اسی
 سال میں عمرو ابن عاصؓ رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہ کو ملک مغرب پر جہاد کرنے کو بھیجا
 اوس نے افریقیہ پر جہاد کرنے کا اذن مانگا اونہوں نے اون دیا چوبیسویں سال حضرت
 عثمانؓ رضی اللہ عنہ نے نیشاپور کو صلح سے فتح کیا ستائیسویں سال حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ کے
 بیٹے عبداللہ کو افریقیہ کے شہروں پر جہاد کرنے کا حکم کیا وہ بیس ہزار کی فوج لیکر گئے وہاں
 بہت کافروں کو قتل کیا بہاروں کو اور نرم زمین کو فتح کیا پھر وہ لوگ سب مسلمان
 ہوئے اور بہت اچھی مسلمان ہوئے پھر حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ نے دو شخصوں کو فوج کے
 ساتھ اندلس کے شہروں پر بھیجا ان دونوں کا نام عبداللہ تھا یہ دونوں سمندر
 کی طرف سے اندلس میں پہنچے اور حضرت عثمانؓ نے اونکو لکھ بھیجا کہ قسطنطینیہ اندلس
 کی طرف سے فتح ہوگی اور جتنے جب اندلس کو فتح کر لیا تو تم اجر میں اون لوگوں کے
 شریک ہو جو آخر زمانہ میں قسطنطینیہ کو فتح کریں گے یہ لوگ چلے اور اندلس کو فتح کیا
 اور اتنا مال ملا جو بیان میں نہیں آتا جب افریقیہ پر جہاد ہو رہا تھا ہریر کا بادشاہ جبکا

جرجیر تھا ایک لاکھ بیس ہزار کی فوج لیکر آیا مسلمانوں کو بطرح گیر لیا حضرت عبداللہ جو زیر
بیٹھے تھے کافروں کی فوج میں گھس گئے اور لوگوں نے خاناکہ کچھ پیغام لیکر بادشاہ کے پاس
جائے ہیں عبداللہ نے جا کر جرجیر کو قتل کیا ساری فوج ہباگی جس شہر میں رہے لڑائی ہوئے
اوسکا نام سبططہ ہے جو قیروان سے دو منزل ہے اٹھائیسویں سال میں قبرئیں فتح ہوا
وہ ایک ٹاپو ہے ملک شام کے چھم طرف اوس میں بہت میوے ہیں اور کہانین میں بہت
عمدہ ملک ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے معاویہ نے اذن مانگا کہ سمندر پر سوار ہو کر قبریں کیطرف
جاؤں اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اس بات کا اذن مانگا تھا اور انہوں نے اذن
نہیں دیا تھا اور فرمایا تھا کہ میں مسلمانوں کے لشکر کو سمندر پر سوار نہیں کروں گا
کہ اگر اوس میں طوفان آوے تو سب کے سب ہلاک ہو جاویں اب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
سے اور انہوں نے نہٹ کی تب آپ نے اذن دیا معاویہ جہاز میں سوار ہو کر گئے کافروں
کو قتل کیا اور بہت مال لائے پھر وہاں کے لوگوں سے صلح کر لی امام مالک کی موطائیں
ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سورے پھر جاگے اور فرمایا کہ کچھ لوگ میری امت کے
محبوب و کھلائی گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اس سمندر کے سچ میں سوار ہوں گے
اگر حرام جو عمان کی بیٹی تھیں اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ اللہ سے دعا کیجی کہ اللہ
محبوب و عین میں سے کرے آپ نے اوکی واسطے دعا کی پھر آپ سورے پھر جاگے اور فرمایا
کہ لوگ میری امت کے محبوب و کھلائی گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے ام حرام
نے کہا یا رسول اللہ اللہ سے دعا کیجی کہ اللہ محبوب و عین میں سے کرے آپ نے فرمایا تو پہلوں
میں سے ہر صحیح بخاری میں ہے کہ آپ نے فرمایا پہلا لشکر میری امت میں سے جو سمندر پر
جہاد کرے گا اور انہوں نے واجب کر لیا یعنی جنت اور نیر واجب ہو گئی صحیح بخاری میں ہے
کہ جب پہلے مرتبہ مسلمان سمندر پر معاویہ کے ساتھ سوار ہوئی تو ام حرام اپنے خاوند
عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلیں پھر جب لوگ لڑو اور ملک شام کے قریب پہنچی
اور ان کے واسطے لک جانور لایا گیا کہ اوس پر سوار ہو دیں اوس نے اوکو گرا دیا وہ
مرگئے ابن کثیر لکھتے ہیں کہ پھر اوتھیسویں سال عامر کے بیٹے عبداللہ نے فارس کو فتح کیا

بیستین سال عاص کے بیٹے سعید نے طبرستان کو فتح کیا اکتیسویں سال کا حال ہے کہ عبداللہ
 نے حبش افریقیہ اور اندلس کے شہروں میں فریج کو بیٹے فرگیوں کو اور بربر کو مارا رومی
 لوگ ہرقل کے بیٹے قسطنطین کچا پس جمع ہوئے لہذا سواروں پر سوار ہو کر ملک مغرب
 میں مسلمانوں پر جا پڑے مسلمانوں نے جہازوں میں صفین باندھیں اور اللہ کی ذکر
 میں اور قرآن پڑھتے ہیں مشغول ہوئے اور اپنے جہازوں کو اون کے جہازوں سے باندھ دیا
 اور تلواروں سے اور خنجروں سے خوب لڑائی ہوئی اور پانی کے تنگ پر خون غالب
 ہو گیا پھر اللہ نے مسلمانوں کی مدد کی قسطنطین اور اوسکا لشکر ہبا کا اسی سال میں
 یزید جو دارا گیا ایک شخص کے گھر میں اتر اٹھا اوس نے غافل پا کر مار لیا بیسویں سال
 معاویہ نے ملک روم پر جہاد کیا یہاں تک کہ قسطنطینیہ کے تنگ رستہ پر پہنچی اسی سال
 میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عاص کے بیٹے سعید کو فوج کا سردار کر کے الیاب سے لڑنے کو
 بھیجا اور ربیعہ کے بیٹے عبدالرحمن کو لکھ بھیجا کہ انکی مدد کرو وہ چلے یہاں تک کہ ملینک پہنچے
 وہ لوگ نکلے اور ترکوں نے اون کی مدد کی شدت کی لڑائی ہوئی اور ترک لوگ مسلمانوں
 سے ڈرتے تھے اور گمان کرتے تھے کہ وہ ہنیں مرن گے پھر اسکی بعد اون کے دل دلیر
 ہو گئی ابن کثیر نے دوسری جگہ لکھا ہے کہ عبدالرحمن نے حضرت عثمان کی وقت میں
 بھی کئی بار جہاد کیا اور اوپر فتح پائی پھر ترکوں نے آپس میں کہا کہ یہ لوگ مرتے نہیں
 ہیں وہ لوگ درختوں میں چپ رہے پھر ایک مرد نے انہیں سے ایک مسلمان پر تیر
 پہنکا وہ قتل ہوا یا ہباگ کیا جب اونہوں نے جانا کہ یہ لوگ ہمارے ہاتھ سے مرتے نہیں
 تب وہ لوگ شدت سے لڑے اور ایک پکارنے والے نے جو سے یعنی آسمان اور زمین
 کے بیچ سے پکارا صبر کر اللہ کے واسطے اسے عبدالرحمن اور ہمارے وعدہ کا مقام
 جنت ہے پھر عبدالرحمن شہید ہوئی اور جہنم ربیعہ کے بیٹے مسلمان نے لیا اور لڑائی
 کی اور پکارنے والے نے آسمان زمین کے بیچ سے پکارا صبر کر اللہ کے واسطے ابولہمان
 تب وہ خوب لڑے پھر ترکوں نے شدت سے تیر نہنکی اور مسلمان ہبا کے پھر ترکوں کا دل
 مسلمانوں پر ولیر ہو گیا اس پر بھی ترک لوگ عبدالرحمن کو اپنے شہروں میں لے گئے

اور وہاں اذکو دفن کیا سو وہ ادن کی قبر کے وسیلہ سے آج ملک مینہ مانگتی ہیں اب خراسان
 اور روم اور سند اور سندیر جہاد کالیان سے تارچ جنیس میں ہے کہ حضرت عثمان
 رضی فوج نے بڑوہ جو آذربایجان کی زمین میں ہے فتح کیا اور عامر کے بیٹے عبد اللہ نے
 سجستان کے شہروں میں سے زالق اور شاش فتح کیا اور خراسان کا ملک فتح
 کیا ہرات والوں نے مقابلہ کیا شکست کھائی پھر نیشاپور کو فتح کیا اور طوس اور
 سرخس اور مرو کو صلح سے فتح کیا اور شہر ساہور جو فارس کے ملک میں ہے یہ بھی حضرت
 عثمان رضی فوج نے صلح سے فتح کیا اور احف نے چار ہزار کی فوج طیار کی طخارستان
 اور جوزجان اور فیریاب اور اوس طرف کے لوگ لڑنے کو جمع ہوئے خوب جہاد ہوا
 کافروں نے شکست کھائی احف نے بلخ والوں سے صلح کی شاہ ولی الدین صاحب
 ازالہ الحقایق لکھتے ہیں کہ عامر کے بیٹے عبد اللہ نے خراسان کے ہر طرف کو لشکر بھیجا
 جیسے جوین اور سہیق اور باخرزا اور اسفرائن اور نسا اور باوردان سب کو فتح کیا اور
 طوس کو اور نیشاپور اور سرخس کو اور ہرات کو فتح کیا پین تیسویں سال حضرت
 عثمان رضی شہید ہوئے اللہ تعالیٰ نے حضرت علیؑ کو مسلمانوں کا حاکم کیا آپ کے
 وقت میں شام کے مسلمان باغی ہوئی اور خارجیوں نے نیاذہب نکالا اور اپنے
 سوا سب مسلمانوں کو مشرک ٹھیرایا اور سب کا قتل واجب سمجھا اور مسلمانوں کا
 قتل کرنا شروع کیا حضرت علی رضی شام کے باغیوں سے اور خارجیوں سے لڑتے رہے
 آخر کو ایک خارجی کے ہاتھ سے شہید ہوئے آپ کے صاحبزادے حضرت امام
 حسن علیہ السلام کو اللہ نے مسلمانوں کا حاکم کیا اوہوں نے ہر طور سے دنوں کے بعد
 اپنا ملک شام کے حاکم معاویہ کو دیدیا ہجرت سے اکیالیسویں سال مسلمانوں میں
 صلح ہوئے ابن کثیر لکھتے ہیں کہ ابوذرؓ نے روایت کی دحیم سے وہ ولید سے وہ
 سعید ابن عبد العزیز سے اوہوں نے کہا کہ معاویہؓ رومیوں کی زمین پر سترہ لاکھ
 لڑیں ایک فوج گرمی میں جانی تھی اور رومیوں کی زمین میں جاڑا کاٹتی تھے پھر
 اپنا کئی تھی اور اسکی بھی دوسری فوج جانی تھی اور کچھ بھی وصیت معاویہؓ کی یہ تھی

کہ رومیوں کا خوب زور سے لگاؤ تھا ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ معاویہ ہر سال میں دو بار رومیوں
 پر جہاد کرتے تھا ایک بار گرمی میں اور ایک بار جارشہ میں امام فہمی رحمہ اللہ کتاب العبر
 میں لکھا ہے کہ اکتالیسویں سال عبدالرحمن جو عمرہ کے بیٹے تھے اوہنوں نے سجستان
 پر جہاد کیا زرخ و غیرہ کو فتح کیا اور راشد جو عمرو کے بیٹے تھے اوہنوں نے مسند کے شہر
 پر جہاد کیا اسی سال میں سجستان کی زمین میں سے زرخ فتح ہوا ابن خلکان نے لکھا ہے
 کہ زرخ میں نصے اور رے پر زبر ہے اور نون ساکن ہے اس کے بعد جیم ہے یہ سجستان
 کے شہروں کی کرسی ہے کتاب العبر میں ہے کہ تینالیسویں سال عبدالرحمن جو عمرہ
 کے بیٹے تھے اوہنوں نے شہر کابل کو فتح کیا اسی سال میں مہلب جو ابوصفرہ کے
 بیٹے تھے اوہنوں نے ہند کی زمین پر جہاد کیا ابن کثیر لکھتے ہیں کہ حکم جو عمرو کے بیٹے
 تھے جو خراسان پر زیادہ کے نائب تھے اوہنوں نے زیادہ کے حکم سے جبل الاسل پر جہاد
 کیا اور بہت کافروں کو قتل کیا اور بہت مال لوٹا زیادہ نے ان کو لکھ بھیجا کہ اس لوٹ
 کا سونا اور چاندی بیت المال میں بھیج دو اوہنوں نے مانا اور موافق شریعت کے فوج
 کو بانٹ دیا تینالیسویں برس مسلمانوں نے جہاد کے واسطے روم میں جاڑا کاٹا
 ارٹھ تالیسویں سال جہاد کے واسطے انطاکیہ کے شہروں میں جاڑا کاٹا اور نچاسویں
 برس ایک فوج جہاد کے واسطے روم میں گئی یہاں تک کہ قسطنطنیہ پر پہنچی قسطنطنیہ
 میں ہے کہ حضرت علی الد علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا لشکر میری امت میں سے جو پھر
 کے شہر پر جہاد کریگا وہ لوگ بخش دی گئی ہیں سو اس لشکر نے سب سے پہلے اس شہر
 پر جہاد کیا اور بڑی محنت سے وہاں پہنچی اب پھر ملک مغرب اور روم اور
 ترکستان کے فتح کا بیان ہے ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ پچاسویں برس عقبہ جو
 نافع کے بیٹے تھے اوہنوں نے معاویہ کے حکم سے افریقیہ کو فتح کیا اور قیروان کا خط
 کہنیا اس کی حکم پر ایک جنگل تھا کہ پہاڑ نے واسطے جانور اور وحشی جانور اور
 بڑے بڑے سانپ وہاں رہا کرتے تھے عقبہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی وہاں
 کوئی باقی نہیں رہا یہاں تک کہ پہاڑ نے واسطے جانور اپنے بچوں کو اور کہا کہ وہاں سے

کھنڈ لگے اور سانپ اپنے بون سے نکل گئے اور سوت قوم بربرین کے بہت لوگ مسلمان ہوئے
 اوس جگہ پر قروان بنایا مولانا جلال الدین سیوطی رح تاریخ مصر میں لکھتے ہیں کہ ابن
 عبد الحکم نے فرمایا کہ جسے بیان کیا عبد الملک ابن مسلمہ نے کہ جسے فریالیت ابن سعد نے
 کہ عقبہ بن نافع کے بیٹے ہیں اوہوں نے افریقیہ پر جہاد کیا پھر وہ قروان کے جنگل پر آئے
 اور وہاں رات کو رہے وہ بھی اور اون کے ساتھ والے بھی جب صبح ہوئی اوس جنگل
 کے کنارے پر کھڑے ہوئی اور فرمایا اگر جنگل کے لوگو کوچ کرو کہ ہم اترنے والے ہیں یہ
 بات تین دفعہ فرمائے تو سانپ دوڑتے ہوئے اڑے گئے اور بھوکھی اور اونکی سوا اور
 جانور بھی جو یہاں تھے وہ سب نکل کر چلے گئے اور لوگ کھڑے ہوئے اونکو
 دیکھ رہے تھے صبح کے وقت سے یہاں تک کہ دھوپ سے اونکو ایذا ہوئے یہاں تک
 کہ اون جانور و زمین سے اوہوں کچ کسی کو نہیں دیکھتا اوس جنگل میں اترے
 لیٹ گئے کہا کہ مجھ سے زیادہ ابن عجلان نے بیان کیا کہ افریقیہ کے لوگ بعد اسکے چالیس
 برس تک وہاں رہے اور اگر ایک سانپ یا ایک بھوہنرا اترنی کو ڈھونڈا جاتا تو
 نہ ملتا ابن کثیر نے لکھا ہے کہ عقبہ ابن نافع سن باسٹھ تک قروان میں رہے پھر بربر
 الار روم کی ایک قوم سے لڑے اور شہید ہوئے اسی پچاسویں سال میں فضالہ ابن
 عبید بن مسعود نے جہاد کیا پھر گیا اونوں برس سچ ابن زیاد نے پانچ کو صلح سے
 فتح کیا اور قومستان کو لوٹ کر فتح کیا اور وہاں کچھ ترک بھی تھے اونکو قتل کیا اسی
 سال میں سچ ابن زیاد نے ماوراء النہر پر جہاد کیا اونوں برس روم کے ملک پر
 سفیان ابن حوف نے جہاد کیا اور وہاں جاڑا کاٹا ترپون برس عبد الرحمن
 نے جو ام الحکم کے بیٹے تھے روم کے ملک پر جہاد کیا اور وہاں جاڑا کاٹا اسی سال میں
 حمادہ جو اواسیہ کے بیٹے تھے اوہوں نے رودس کاٹا پونچ کیا اور کچھ مسلمانوں کو وہاں
 قائم کیا وہ لوگ کافروں پر بہت سخت تھے سمندر پر جو کافر آتے تھے اونکو لٹے تھے
 اور مسافر اونکو بہت کچھ روزینہ دیا کرتے تھے اور وہ لوگ فرنج سے یعنی فرنگیوں سے
 بہت ہشیار رہتے تھے وہ لوگ ایک بڑے قلعہ میں رہتے تھے اور وہ سیطرح رہے

یہاں تک کہ معاویہؓ مر گئے تب یزید نے اوس ٹاپو سے اونکو اور ٹٹالیا جو تونس برس محمد ابن
 مالک نے روم کی زمین میں جاڑا کاٹا اور گرمی کا جاد معن ابن یزید نے کیا چمنوں
 برس سعید جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے اونکو معاویہ نے خراسان کا حاکم کیا وہ
 سمرقند میں آئے تب صفد کے ترک لوگ اونکی طرف نکلے سعید نے اونپر جہاد کیا اور اونکو
 ہنگاویا تب اون لوگوں نے صلح کی اکسٹھویں برس یزید بادشاہ ہوا اوس کے نائب علیہ
 ابن زیاد نے جناب امام حسین علیہ السلام کو اور اونکی بیٹوں اور بھائیوں کو اس
 ظلم سے اور اس بیرحمی سے شہید کیا کہ امت محمدی کے تمام انسان اور جن بلکہ فرشتے آج
 تک اس غم میں روتے ہیں ابن کثیر لکھتے ہیں کہ معاویہ کے مرنے کے بعد یزید نے لوگوں
 سے کہا کہ معاویہؓ تکو شکل اور دریا میں جہاد کے لئے بھیجتے تھے اور میں کسی مسلمان کو
 سمندر میں سوار نہیں کروں گا اور معاویہؓ تکو روم کے ملک میں جاڑا کاٹنے کے
 لئے بھیجتے تھے اور میں کسی کو روم کے ملک میں جاڑا کاٹنے کے لئے نہیں بھیجوں گا
 اب یہ بیان ہے کہ محمد یوں نے مسیبت المقدس میں اور اوس کے
 بیچ کی بڑے چٹان میں بڑے بڑے آرائشیں کیں ابن کثیر لکھتے ہیں
 کہ شہرت سے چھاسٹھویں برس عبدالملک بادشاہ نے بیت المقدس کے صخرہ
 پر بڑی چٹان پر قبۃ کا بنانا اور مسجد اقصیٰ کا بنانا شروع کیا اور تہترویں برس
 یہ عمارت پوری بن چکی مولانا مجاہد الدین غنوی کی تاریخ بیت المقدس جو مختصر
 میں چھی ہے اوس میں لکھا ہے کہ عبدالملک نے تمام شہروں میں خط بھیجی
 کہ میرا ارادہ ہے کہ بیت المقدس کی بڑی چٹان پر قبۃ بناؤں جو مسلمانوں کو
 گرمی اور سردی سے بچاؤے اور مسجد کو بناؤں اور مجھ منظور نہیں کہ رعیت کے
 صلاح کے بغیر یہ کام کروں تمام شہروں سے خط آئے کہ بادشاہ کی صلاح بہت
 خوب ہے بہت بہتر ہے اگر اللہ چاہی اللہ بادشاہ کی نیت کو پورا کرے بادشاہ نے
 کارگروں کو جمع کیا اور بہت سال جمع کیا کہا جاتا ہے کہ وہ مصر کا سات برس

موصول تھا اور راجا جو بیوہ کے بیٹے تھے بہت بڑے عالم تھے اور عمر ابن عبد العزیز کے
ہمنشینوں میں سے تھے اوں کو اس کام کا دار و غمہ کیا اور اون کے ساتھ ایک اور مرد کو
ملا دیا جو یزید ابن سلام کہلاتے تھے اوہوں نے قبہ کے پاس سے عمارت کا نیا نقشہ
کیا مسجد کے پورب سے کچھ تک یہاں تک کہ اپنا کام پورا بنا چکے اور وہ عمارت مسجد
کے سرے پر تھے قبہ کے پاس وہ مسجد کے پورب سے کچھ تک تھی یوں یواری جو حضرت عیسیٰ
کے مہر کے پاس ہے اوس مکان تک جواب جامع مغاربہ کر کے مشہور ہے لجاٹے
اور یزید ابن سلام نے عبد الملک کو دمشق میں لکھ بھیجا کہ مسجد اور قبہ خوب بن چکا
اور ابھی لاکھ اشرفیان باقی ہیں عبد الملک نے لکھ بھیجا کہ وہ بیسے نکموا الغام میں دین
اون دونوں نے لکھ بھیجا کہ تمکو تو یہ لائق تھا کہ اوس میں اپنی عورتوں کے زیورین
سے لیکر کچھ بڑا دیتے سو آپ اسکو اوس چیز میں صرف کچھ جو سب چیزوں سے زیادہ
اچھ پسند ہو عبد الملک نے لکھ بھیجا کہ اشرفیوں کو کہلا کر قبہ پر ڈال دو سو وہ اشرفیان
کہلا کر وہ سونا قبہ پر ڈال گیا کوئی اوسکو نظر بہر کر دیکھ نہیں سکتا تھا اور رجا نے قبہ
کے آس پاس پردے ریشمی کپڑے کے ڈالے تھے اور ہر جمعرات اور یہر کے دن غنچران
پسیا جاتا تھا اور رات کو مشک اور عنبر اور گلاب میں ملایا جاتا تھا رات کو ڈھکا
ہوا رکھا رہتا تھا صبح کو خادم لوگ حضرت سلیمان عہ کے حمام میں نہاتے تھے اور
عہہ عہہ نئی کپڑے پہنتے تھے اور وہ خوشبو بڑی چٹان پاس لائے تھے وہاں تک انکر
ہاتھ پہنچتی تھے وہاں تک خوشبو ملے تھے اور جہاں تک ہاتھ نہیں پہنچتی تھے ہاون
دھو کر وہاں چڑھتے تھے یہاں تک کہ باقی چٹان پر خوشبو ملے تھے اور برتن خوشبو
کے اونڈیل دیتے تھے پھر انگنیشیان سونے اور چاندی کی اور عود اور مشک اور
عنبر لائے تھے پھر سب ستونوں کے آس پاس پردے جوڑے جاتے تھے اور
لوگ خوشبو لیکر آس پاس قبہ کے پہرتے تھے ہر پردے باندھ دی جاتے تھے ہر خوشبو
پہلتے تھے یہاں تک کہ خوشبو بازار تک پہنچتی تھی ہر ایک پکارنے والا پکارتا تھا کہ
صخرہ کہو لگیا ہے جسکو اوسمین ناز بڑھنا منظور ہو وہ آوے لوگ جلدی سوارو تھے

کوئی کوہ گیت کوئی چار گیت پڑتا تھا پھر دروازے بند کر دی جاتے تھے اور فقط پیر کے دن
 اور جمعرات کے دن کھولے جاتے تھے اور قبہ اور مسجد کی عمارت سے ہجرت کے تشریفوں
 برس فراغت ہوئی مولانا مجیر الدین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حافظ بہار الدین ابن عساکر رحمہ
 اللہ نے روایت کیا ہے کہ اس وقت میں مسجد اقصیٰ میں جو کڑیاں حیت میں لگی ہوئی تھیں
 وہ چوبیس ہزار کڑیاں تھیں اور سچاس دروازے تھے اور سات محراب تھے اور قندیلوں
 کے واسطے پندرہ کم چار سو زنجیریں تھیں دو سو تیس زنجیریں مسجد اقصیٰ میں تھیں
 اور باقی اوس بڑی چٹان کے قبہ میں تھیں اور پانچ ہزار قندیلین تھیں اور
 قندیلوں کے ساتھ دو ہزار شمعیں روشن ہوتی تھیں جمعہ کے رات میں اور رجب
 اور شعبان اور رمضان کی سچ کی رات میں اور دونوں عیدوں کی رات میں اور
 اوس بڑی چٹان کے قبہ کے سوا پندرہ قبہ تھے یہ سب چیزیں عبدالملک بادشاہ
 کی وقت میں بنائی گئیں اور مسجد کے بند و بست کرنے والے تین سو خادم تھے جو
 بیت المال کے پانچویں حصہ سے خریدی گئی تھے جب اونہیں سے ایک خرچا تھا
 تو اوسکا بیٹا اور اوسکا پوتا اوسکی حکم پر پڑتا تھا اور جو بیس بڑے بڑے حوض تھے
 اور چار منارے تھے تین منارے برابر برابر مسجد کے کچھ طرف تھے اور ایک باب الاسباب
 پر تھا اور دہن مردہ ہودی اوسکی خادم تھے جنہیں چیز یہ نہیں لیا جاتا تھا اون کی اولاد
 ہوئی تو وہ بیس ہو گئے وہ موسموں میں اور چارٹے اور گہری میں مسجد کو جھاڑتے
 تھے اور رضاری کے دہن گہرائی اوسکی خادم تھے یہ خدمت اون کے ورثہ میں
 چلی آتی تھے وہ بورئی بناتے تھے اور مسجد کے بوروں کو جھاڑتے تھے اور اون
 نالیوں کو صاف کرتے تھے جن سے پانی حوضوں تک بہہ کر جاتا تھا اور حوضوں کو بھی
 صاف کرتے تھے اور کچھ ہودی خادم اسلئے تھے کہ شیشی قندیلین اور پیالے
 بناتے تھے اور نسی چیز یہ نہیں لیا جاتا تھا اور عطا سے روایت ہے کہ وہ اپنے باب نحو نقل
 کرتے ہیں کہ ہودی لوگ بیت المقدس میں چراغ روشن کرتے تھے پھر جب عمر ابن
 عبدالعزیز بادشاہ ہوئی اوکو نکال دیا اور پانچویں حصہ میں سے مقرر کیا فانکہ دینے

بیت المال کے پانچویں حصہ سے اس کام کے لئے غلام خریدی اور عبدالرحمن بن محمد بن منصور ابن ثابت سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اسپناب سے وہ اون کے دادا سے کہ سب دروازوں پر سونے اور چاندی کے پترے لگی ہوئے تھے عبدالملک کی بادشاہت میں جب منصور بادشاہ عباسی آیا اور مسجد کے پورب طرف اور یک طرف سن ایک سو تیس میں زلزلہ کی باعث سے گریڑا تھا بادشاہ سے لوگوں نے عرض کیا بادشاہ نے کہا میرے پاس کچھ نہیں ہے اس کو حکم کیا کہ سونے اور چاندی کے پترے جو دروازوں پر تھے وہ ادا کر کے گئے اور ادا کی اشرفیان اور روپیہ بنائی گئی اور خرچ کے لئے کچھ دوبارہ زلزلہ آیا وہ عمارت جو منصور بادشاہ نے بنوائی تھی وہ گریڑی پھر مدی بادشاہ آبا اوس نے حکم کیا کہ مسجد کی لبنانی میں سے گداؤ اور جو رالی میں بڑا دو تہہ وہ عمارت اوسکی بادشاہت میں یوری بن علی حافظ ابن عساکر رحم نے فرمایا کہ مسجد اقصیٰ کی لبنانی سات سو گز اور پچیس گز ہے بادشاہی گز سے اور چوڑائی چار سو گز اور میں سٹھ گز ہے بادشاہی گز سے اور ابو المعالی شافعی نے بھی ایسا ہی کہا ہے ابن کثیر لکھتے ہیں کہ عبدالملک بادشاہ نے قبہ میں رنگارنگ کے سنگ مرمر بھائے تھے اور اوس کے واسطے خادم مقرر کی تھی جو طرح طرح کی خوشبو لگا کر خالیہ بنائے تھے اور قبہ کو مسطر کرنے سمجھ اور سونے اور چاندی کی رنجین بہت کر اور عین بنائیں اور قبہ میں اور مسجد میں طرح طرح کے رنگارنگ پھونے تھیں جب کوئی امر بیت المقدس سے ایسے نہ کر لیتا کہ جاتا تھا اوس سے چند روز تک خوشبو آتی تھی اور بچانا جاتا تھا کہ یہ بیت المقدس سے آیا ہے اور صفحہ میں داخل ہوا ہے اوس زمانہ میں کوئی عمارت تمام زمین میں اوس قبہ سے زیادہ خوبصورت اور روشن نہیں تھی اسے مجری بہائیو نصرانیوں نے تین سو برس تک اس پاک چٹان پر گوبر اور لید اور حین کے لتی ڈالے تھے اللہ نے اوس کے عوض مجدیوں کے ہاتھوں اپنے گروا یا مسطر کیا کہ ساری جہان میں اوسکی خوشبو پھیلی حضرت اشعیا علیہ السلام کی بشارتیں پیراؤ کو اللہ تعالیٰ نے

بیت المقدس سے فرمایا تھا کہ سارے بادشاہ تیری شوکت و یکہمین گے اور توالید کا
 کے ہاتھ میں بادشاہانہ تاج ہوگا اور جناب حجتی نبی علیہ السلام کے صحیفہ میں فرمایا تھا کہ چاند
 میری ہے اور سونامیرا ہے رب العالمین فرماتا ہے اس پہلے گھر کا جلال پہلے گھر کے جلال
 سے زیادہ ہوگا ان سب بشارتوں کا ظہور محمدی وقت میں ہوا اب پھر ملک مغرب پر
 اور ترکوں پر جہاد کا سامان ہے ابن کثیر لکھتے ہیں کہ ائمہ تروین برس مسلمانوں
 نے رومی نصرانیوں کے ملک پر بڑا جہاد کیا اور قلیبیہ فتح کیا اسی سال میں عبدالملک
 نے نصیر کے بیٹے موسیٰ کو ملک مغرب کے تمام شہروں پر جہاد کرنے کے لئے مقرر کیا
 وہ طنجہ تک پہنچی محمدیوں نے اودن شہروں کے بادشاہوں کو قتل کیا پھر اناسیویوں
 سال میں رومی نصرانیوں نے مسلمانوں کی فوجوں کو کمزور دیکھ کر انطاکیہ میں
 اگر وہاں کے بہت لوگوں کو قتل کیا اسی سال میں ترکوں کے بادشاہ بیل پر
 البکرہ کے بیٹے عبید اللہ نے جہاد کیا پھر اودن سے مال پر صلح کر لی پھر تبدیل کبھی
 صلح کرتا تھا کبھی بغی ہوتا تھا آخر کو محمدیوں نے اوس کے ملک پر خوب جہاد کیا اوسکی
 بہت ملک چھین لئے ترکوں نے پھر غلبہ کیا پھر محمدیوں نے اوپر خوب جہاد کیا اس
 جہاد میں بہت سے مسلمان شہید ہوئے اکیاسیویں برس عبدالملک کے بیٹے
 عبید اللہ نے فالیق لان کو فتح کیا اور موسیٰ ابن نصیر جو ملک مغرب کے حاکم تھے انہوں
 اندلس کے شہروں پر جہاد کیا اور بہت شہروں کو اور آباد زمینوں کو فتح کیا یہاں تک
 ملک مغرب میں جہاد کیا کہ دریائے اخضر محیط کے قریب تک پہنچی پھر اسیویں برس
 موسیٰ ابن نصیر نے ملک مغرب کا ایک ٹکڑا فتح کیا اوسی میں سے شہر ارزہ
 ہے اور وہاں کے بہت لوگوں کو قتل کیا اور پچاس ہزار کے قریب کو قید کیا
 پچاسیویں برس ترید پر مسلمانوں نے بڑا جہاد کیا چھیا سیویں برس مسلمانوں
 نے قلیبیہ کے مرد اور خراسان پر جہاد کیا اور ترکوں کے بہت شہر فتح کئے اسی سال
 میں عبدالملک کے بیٹے مسلمہ نے رومی نصرانیوں کے شہروں پر جہاد کیا اور ولوق
 کا قلعہ فتح کیا اسی سال میں عبدالملک مرگیا اور اوسکا بیٹا ولید بادشاہ ہوا اب

یہ بیان ہے کہ ولید بادشاہ نے دمشق میں جمعہ کی مسجد بنائی اور حضرت یحییٰ
 علیہ السلام کا سر مبارک وہاں یا امولانا جلال الدین کہتے ہیں کہ سن چھاسی
 میں دمشق میں جمعہ کی مسجد کا بنانا ولید بادشاہ نے شروع کیا اس کو اچھا بڑا کو
 اور بن چیا تو میں وہ مسجد یورسی بن یحییٰ اور سبیلے اوس جگہ یونانیوں کی پوجا کا گھر
 تھا وہ ساتون تارون کو پوجتی تھے سرورہ نصاریٰ کا اگرچہ پوجا گیا تھا پیر ابو عبیدہ غنی اس کا
 آدھ لیا اور وہاں مسجد بنا کر پھر ولید نے باقی ادھ بھی نصاریٰ کو راضی کر کے لے لیا اور
 اوسکی عمارتوں کو کھو کر میدان کر دیا اور بڑی مضبوط مسجد بنائی اور اوس کو بیٹے
 اور چاندی سے خوب آراستہ کیا اور حیت میں سولے اور چاندی کی زنجیریں
 لٹکائیں ابوالحسن ابن ربیع نے قاسم ابن عثمان تک سند پہنچائی اور ہونے
 فرمایا کہ میں نے سنا جس وقت ایک مرنے والے ابن مسلم سے پوچھا کہ آپ کو کیا پہنچا
 حضرت یحییٰ ابن زکریا علیہما السلام کا سر مبارک اس مسجد میں کہاں ہے اور ہونے
 کہا مجھ کو پہنچا ہے کہ وہ اس جگہ ہے اور اسے ہاتھ سے اوس ستون کی طرف اشارہ
 کیا جو دبا یا ہوا ہے اور یوربی ستون سے جو ٹھہرا ہے اور زید ابن واقد سے روایت ہے
 اور انھوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کا سر مبارک دیکھا جس وقت لوگو
 نے دمشق کی مسجد بنانے کا ارادہ کیا اور وہ قبہ کے ایک ستون کے نیچے سے نکلا
 اور بشیرہ میں اور سر کے بالوں میں فرق نہیں پرا تھا یہ بھی زید ابن واقد سے
 روایت ہے اور انھوں نے کہا کہ ولید نے مجھ کو دمشق کی مسجد بنانے پر مقرر کیا تو میں نے
 ایک غلام یا بچہ ولید کو خبر دی جب رات ہوئی ولید آیا اور شمع اوس کے آگے تھی اور
 اوتراتو کیا دیکھتا ہے کہ وہاں ایک گجرا یا کینرہ ہے اور اوس میں ایک صندوق ہے
 اوس پر لکھا ہوا ہے کہ یہ سر ہے یحییٰ کا جو زکریا کے بیٹے ہیں ولید نے اوس کو لیا اور
 ایک چاندی والی تھی اور میں سر حضرت یحییٰ علیہ السلام کا تھا ولید نے حکم کیا کہ اپنی جگہ پر
 رکھ دیا گیا اور ولید نے کہا کہ وہ ستون جو اوس کے اوپر ہے اوس میں اور اور ستونوں
 فرق کرو تاکہ پھانسا جاوے تب اوس کے اوپر ایک ستون بنایا گیا جس کا سر دبا یا ہوا تھا یہ

لکھا ہے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کا منہ مبارک ستون کے نیچے مسجد کے پورے
 طرف ہی اور وہ ستون کا سبک کھلتا ہے فائدہ اسی کے موافق شیخ سعدی رحمہ اللہ نے
 گلستان میں لکھا ہے کہ یحییٰؑ اپنے علیہ السلام کی قبر کے سرے میں اعتکاف میں تھا و مشق کی
 مسجد میں اسے بعد کچھ احوال بیان فرمایا ہے تو لانا حلال الدین رہہ لگتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ
 نے کہا جب عمر ابن عبدالعزیز بادشاہ ہوئے اور دمشق کی مسجد کو دیکھا فرمایا کہ میں
 دیکھتا ہوں کہ بہت مال اس مسجد میں ناحق خرچ کئے گئے ہیں اور میں اوس میں سے
 جو یاؤں گا اوسکو مسلمانوں کے بیت المال میں داخل کروں گا یہ زنجیریں نکال لوں گا
 اور اوسکی جگہ پر سی لشکروں کا اتفاقا بادشاہ روم کے کچھ اہل آئی اور اوس مسجد کی
 عمارت اور آرائش دیکھی جو کبھی رومی زمین پر نہ دیکھی تھے تو ان کا سردار غش میں
 اگر گرہ لگا لوگ اوسکو اوٹھا کر لے گئے چند روز میں جب کچھ صحت پائی تب اوسے پوچھا کہ
 کہ جگہ کیا ہوا تھا اوس نے کہا جگہ گمان نہ تھا کہ مسلمان لوگ ایسی عمارت بنا دیں گے
 میں تو جانتا تھا کہ اولیٰ مدت اس سے چوٹی ہے جب عمر ابن عبدالعزیز کو یہ خبر پہنچی
 اونہوں نے فرمایا کہ اس سے کافروں کا دل جلتا ہے اس مسجد کو اپنی حالت پر پہنچے تو
 اب ہر روم اور ترک اور مغرب اور ہند پر جاؤ کا سامان سے ابن کشیر لگتے
 ہیں کہ شامیوں برس عبدالملک کے بیٹے مسلمہ نے رومی نصرانیوں کے شہروں
 پر جہاد کیا اور ان میں سے بہتوں کو قتل کیا اور بہت قلعے فتح کئے اور مسلم کے بیٹے فتیبہ
 نے ترکوں کے شہروں پر جہاد کیا اور بکند پر بھی جہاد کیا اور وہ بخارا کے علاقہ
 میں ہے وہاں بہت سے ترک جمع ہوئے بڑی لڑائی ہوئے اندر نے مسلمانوں کی
 مدد کی بکند فتح ہوا اوس نے چاندی کے برتن اور سونے کے بت بہت سے لوٹ میں
 آئے اور ان میں سے ایک بت تھا کہ گھلا یا گیا اور اوس میں سے ایک لاکھ سچاس ہزار
 اشرفی کے برابر سونا نکلا ہر اہل شامیوں برس عبدالملک کے بیٹے مسلمہ نے اور اوس
 بہت سی عباس نے خطوائیہ کا قلعہ فتح کیا یہ قلعہ بڑا مضبوط تھا بڑی لڑائی ہوئے مسلمانوں
 نے نصاریٰ کو ہنگامہ دیا نصاریٰ ہباک کر جمے میں جمع ہوئے محمد یون نے حمص کو بھی

فتح کیا اور قتیبہ نے ترکون کے بادشاہ پر جہاد کیا اور اس کے ساتھ دو لاکھ لڑنے والے تھے
 بڑی لڑائی ہوئے قتیبہ نے اوکو شکست دی پھر نواسیون برس مسلمانے اور اوکو ہتھیج
 عباسی رومی نصرانیوں کے شہروں پر جہاد کیا بہت قلعی فتح کئی اسی سال میں قتیبہ
 نے صفد کے شہروں پر اور نسف اور کش پر جہاد کیا وہاں بہت ترکون کو قتل کیا
 پھر بخارا کی طرف چلے راہ میں بہت ترک ملے دو دن اون پر جہاد کیا اور فتح پائی اور بخارا
 کے بادشاہ پر جہاد کیا اور ترکون پر جہاد کیا یہاں تک کہ باب الا بواب تک پہنچی اور
 بہت قلعی اور شہر فتح کئی اور اسی سال میں موسیٰ ابن نصیر نے اپنے بیٹے کو قتل کیا
 کے بادشاہ کی طرف بھیجا اور اس نے بہت شہر فتح کئے بہر نوے برس میں مسلمہ
 اور عباس نے روم کے شہروں کو فتح کیا اور کئی قلعی فتح کئے اور رومی نصرانیوں
 میں سے ایک خلقت کو قتل کیا اور قید کیا اور اسی سال میں محمد ابن قاسم نے صفد
 کے بادشاہ کو قتل کیا اور قتیبہ نے شہر بخارا کو فتح کیا اور سب ترکون کو ہکا بکا اسی
 سال میں سعد کے بادشاہ نے صلح چاہی قتیبہ نے صلح کر لی بعد اسکے بخارا کے بادشاہ نے ترکون کو
 فوجیں جمع کیں اور مسلمانوں پر حملہ کیا مسلمانوں نے اوکو خوب قتل کیا پھر ترکون
 کے بادشاہ نے قول توڑا اور بہت سے بادشاہوں نے لڑی پر لڑا کیا قتیبہ نے اوکو دیا قتل کیا
 کہ ویسا کہ یہی نہیں سنا تھا پھر کیا نوے برس میں مسلمہ نے ترکون پر جہاد کیا اور
 بہت شہر اور قلعی فتح کئے اور موسیٰ ابن نصیر نے مغرب کے شہروں پر جہاد کیا
 اور بہت شہر فتح کئے اور اوں شہروں میں داخل ہوئے یہاں تک کہ بعضی سیو
 زمینوں میں داخل ہوئے کجہان گہروں اور محلوں کے نشان تھے اور وہاں کوڑ
 سہنے والا نہ تھا اور آثار سے معلوم ہوتا تھا کہ وہاں کے لوگ بہت دولت و
 تھے سب کے سب ہلاک ہوئے اسی سال میں قتیبہ نے ترکون پر جہاد کیا کیونکہ
 اوں کے بادشاہوں نے اگلی سال لڑا تھا کہ ایسا زمین کے کہ عربوں کو
 اوں کے ملک نکال دیں قتیبہ نے اوکو شکست دی پھر ترکون کا بادشاہ اوہر
 اوہر مہاں پہنچا تھا قتیبہ نے اوکو پکڑ کر قید کر لیا اور اسکو سات سو امیرون

سمیت قتل کیا پھر قتیبہ نے طالقان کو لے لیا اور وہ بڑا شہر ہے پھر قتیبہ فاراب کی طرف چلا وہاں کا
بادشاہ تابعدار ہوا پھر بلخ میں داخل ہوئے وہاں سے ٹکڑا ایک بڑا قلعہ فتح کیا پھر باقوے
برس مسلحہ لے اور اوسکی بہتیجہ عمر نے جو دلید کا بیٹا تھا رومی نصرانیوں کے شہر فتح کر
اور بہت قلعی فتح کئی اور رومی لوگ اپنے ملک کے کنارے تک بہاگ گئے اور زیاد
کے بیٹے طارق جو موسیٰ ابن نصیر کے آزاد غلام تھے وہ بارہ ہزار کی فوج لیکر اندلس
کے شہروں پر چاؤ کے واسطے گئے وہاں کا بادشاہ تاج اور تخت سمیت نکل طارق
جو طوخ کے حاکم تھے اور اپنے آقا موسیٰ ابن نصیر کے نائب تھے اوہنوں نے اوسپر
جھاؤ کیا یہ طوخ مغرب کے شہروں کی کنارے پر ہے پھر طارق اندلس کے ٹاپوسین
داخل ہوئے اور فرمست کو غنیمت جانا کیونکہ فرنگی آپس میں لڑ رہے تھے طارق
نے اندلس کے شہروں میں جا کر قریب کو فتح کیا اور وہاں کے بادشاہ کو قتل کیا پھر موسیٰ
ابن نصیر بھی فوج سمیت طارق سے آنے اور اندلس میں داخل ہوئے اور کئی
برس تک اندلس کے شہروں کو فتح کرتے رہے اور مردوں کو قتل کرتے رہے اور عورتوں
کو اور لڑکوں کو قید کرتے رہے بڑے بڑے ملک اور شہر فتح کئی سونا اور چاندی اور
جو اسرا و ریاقوت اور سونے چاندی کے برتن اور گھوڑے اور خراج اسقدر لوٹ میں لے
کہ بیان سے باہر ہیں اسی سال میں مسلحہ لے اور عمر نے رومی نصرانیوں کے قلعوں
میں سے شوسہ اور بلغا کو قسطنطنیہ کی ہنر تک فتح کیا اور قتیبہ نے سومان اور کش
اور نصف کو فتح کیا اور اپنے بہائی عبدالرحمن کو صفد کی طرف بھیجا وہاں کے حاکم
نے صلح کر لی پھر صفد والوں نے اوس حاکم کو معزول کیا اور دوسرے شخص کو حاکم
کیا اور قول بڑا اترا نوے برس مسلحہ لے رومی نصرانیوں کے شہروں کے بہت قلعہ
فتح کئے اور ولید کے بیٹے عباس نے سمسطیہ فتح کیا اور قتیبہ نے اپنے بہائی عبدالرحمن
کو بارہ ہزار کی فوج میں تھمقند کی طرف بھیجا پھر قتیبہ بھی جا پہنچی اور صفد کا بڑا شہر
جو سمرقند ہے اوسکے قریب پہنچی اور صفد والوں سے بہت بڑی لڑائی ہوئی
آخر ترکوں نے جریر پر صلح کی قتیبہ شہر میں داخل ہوئے اور مسیہ بنیائی اور شوشا

زیور سب اوتار لیا اور بنو کا وہیر لگا کر اون کو جلا دیا کافر چلائے اور رور و مجوسیوں
 نے کہا کہ ان میں بعضے بت قدیم ہیں جو کوئی اون کو جلا دیگا بلاک سو جاوے گا قتیبہ نے اپنی
 ہاتھ میں ایک کاشعلہ لیا اور کہا میں انکو اپنے ہاتھ سے جلاؤں گا تم سب ملکر محمد و اذکرہ
 اور محمد و ہسل مت و قتیبہ انہ ایک کہتے ہوئی اوتھے اور اون بنو تہمین انکے گاد
 اور وہ جل گئے اسی سال میں موسیٰ ابن نصیر نے طارق کو معزول کیا اور انکو شہر
 طلیطلہ کی طرف بھیجا تھا اونھوں نے اسکو فتح کیا اور وہاں حضرت سلیمان علیہ السلام
 کا دستار خان پایا او میں سونا اور جواہرات بہت کچھ تھا وہ ولید بادشاہ کی طرف
 بھیجا ولید تک پہونے نہ پایا تھا کہ ولید مر گیا اور انکا بہائی سلیمان بادشاہ ہوا
 حضرت سلیمان علیہ السلام کا دستار خان اسکو پہونچا اسکو وہ بیکر عقل حیران
 ہوتی تھی تا سچ کامل میں ہے کہ اشبان ایک بادشاہ تھا اندلس کا وہ بہت لقا
 سے لڑا تھا وہاں لاکھ آدمیوں کو قتل کیا تھا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا
 دستار خان لوٹ لے گیا تھا وہی طارق کو لوٹ میں ملا ابن کثیر لکھتے ہیں کہ موسیٰ
 ابن نصیر نے طارق کی جگہ پر اپنے بیٹے عبد العزیز کو اپنا نائب کیا اور اسی سال میں
 موسیٰ ابن نصیر نے فوجیں بھیجیں اونکو ملک مغرب میں پہلایا اونھوں نے اندلس
 کے ٹاپو کے بہت شہر فتح کئے اونہیں میں سے ہے قرطبہ اور طنجہ پھر موسیٰ ابن نصیر
 خود اندلس کی طرف چلے اور شہر باجہ اور شہر فیضا کو فتح کیا اور بڑے بڑے شہر اور گاؤں
 بہت فتح کئے اور فوجوں کو سکیم اور یورپ اور او ترک کی طرف بھیجا اونھوں نے ملک غرب
 کا ایک ایک شہر اور ایک ایک ملک فتح کیا اور بہت سال لڑا اور لوگوں کو قید کیا اور
 موسیٰ ابن نصیر ہشتار مال اور لوٹ اور تحفوں کے ساتھ بلٹ آئی مولانا بدر الدین
 شبلی رحمہ اللہ نے اکام المرحان میں شکرہ کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ اونھوں نے نصیر
 ابن موسیٰ تک سند پہونچا کر اونکی حیا کا حال لکھا ہے او میں یہ بھی لکھا ہے کہ پہلے
 وہ یہودی تھے پھر وہ مسلمان ہوئے اور ملک مغرب پر حاکم کئے گئے وہ سمندر میں
 جہاد کو کھلی اونہیں نے اندلس کو فتح کیا اور کہا گیا کہ خستہ کثرت سے کافروں کو

قید کر دہ لائے اس قدر کثرت قیدیوں کی مسلمانوں میں کہ مینے میں نہیں آئی اسے
 امان والو حضرت اشعیا علیہ السلام کے چودہویں باب کی پیش خبری یاد کروا الدلقا
 نے وعدہ کیا تھا کہ جن لوگوں نے اسرائیلیوں کو قید کیا ہے وہ انکو قید کریں گے اور
 ان کو غلام اور لونڈی بنادیں گے دیکھو آگے بت پرست لوگ اسرائیلیوں کو قید
 کرتے تھے اب موسیٰ ابن نصیر جو اسرائیلی تھے حبس پوری ہوئے اور انھوں نے دیکھو
 کس کثرت سے اور قوموں کے کافروں کو قید کیا اور لونڈی اور غلام بنایا اور حضرت
 اشعیا علیہ السلام کے چہا سٹھویں باب میں فرمایا تھا کہ الدلقا تلوار سی سارے
 بشر کی عدالت کر کا اونچا سوین تاب میں فرمایا تھا کہ اپنی نجات زمین کے کنارے تک
 پہنچا دو گاہ دیکھو اللہ تعالیٰ محمدی تلوار سے تمام انسانوں کی عدالت کی اور انیادین
 زمین کے کنارے تک پیلا دیا پادری مارش مین سیرا لا سلام من لکتابہ کہ سن
 سات سو نو عیسوی سے سات سو چودہ تک ایسٹین یعنی آئڈس فتح ہوا لکتابہ
 کہ موسیٰ نے دمشق کے بادشاہ کو خبر دی یا نسوعربوں اور حبشیوں نے ایسٹین
 کی سرحد پر طاق ساتھ ہزار آدمی لیکر اسین کو گیا و چار مہینے میں سروا
 اسلام نے جبل الطرس جیمون تک فتح کر لیا اس سفر و دوراد میں ہزاروں گروہ
 یہودیوں کے جو تمام سلطنت میں پہلے ہوئے تھے اور جنکو نصرانیوں نے ایذا دی تھے
 و ہونچ اہل اسلام کو مدد کی اسے محمدی بھائیو ظاہر بھی ہے کہ وہ یہودی مسلمان ہو گئے اور
 اگر مسلمان نہیں ہوئے تو بھی محمدیوں کی امان میں رہے توبہ کی مہلت باقی رہی ابن کثیر
 لکھتے ہیں کہ اسی ترانہ میں سال میں قاسم کے بیٹے محمد جو حجاج کے بیٹے تھے انہوں
 نے ہند کے شہروں میں سے شہر ذیل وغیرہ فتح کیا اور انکو حجاج نے ہند کی طرف
 حاکم کیا تھا اور انکی عمر سترہ برس کی تھی وہ فوجیں لیکر چلے داہر بادشاہ سے
 مقابلہ ہوا وہ ہند کا بادشاہ تھا اسکے ساتھ بڑی فوج تھی خوب لڑائی ہوئی اللہ
 نے کافروں کو ہنگامہ داہر بادشاہ ہنگامہ کو بادشاہ پیر آیا پیر بڑی لڑائی
 ہوئی داہر بادشاہ مارا گیا اور اسکے اکثر ساتھی مارے گئے اور جو ہند و بہا کے

مسلمانوں نے اوجھڑا کیا اور قتل کیا پھر قاسم کے بیٹے محمد وہان سے چلے اور شہر کرج
اور برہما کو فتح کیا اور بہت سونا اور چوہا ہر لوٹ لائے پھر چوہا زون برس ولسد کو بیٹے
عباس نے رومی نظریوں کی زمین پر جہاد کیا کہا گیا کہ انطاکیہ کو فتح کیا اور اوسکا سہا
عبدالعزیز عبدالکبیر ہو گیا اور ولید جو ہشام کا بیٹا تھا سراج الحمام کی زمین تک پہنچا
اور ابوکبشہ کا بیٹا نیزہ سوریہ کی زمین تک پہنچا اور عبدالملک کے بیٹے مسلمہ نے روم
ظرفیوں کی زمین میں سے سندھ فتح کیا اس سال میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو
بڑی بڑی فتحیں دیں یہاں تک کہ یہ جہاد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے کی جہاد کے مانند ہو گیا
اسی سال میں مسلمہ کے بیٹے قتیبہ نے شام اور فرغانہ پر جہاد کیا یہاں تک کہ خخا اور
کاشان تک پہنچے جو دونوں شہر فرغانہ کے ہیں پھر اولیٰ شہر و تہمین داخل ہوئے
اور فتح کرتے رہے یہاں تک کہ کابل تک پہنچے اور اوسکو گمیر لیا اور فتح کیا
مولانا جلال الدین سیوطی رحمتہ اللعالمین لکھتے ہیں کہ چانوے برس موقان اور شہر
الباب فتح ہوا اور چیانوے برس طولیس وغیرہ فتح ہوا پھر سلیمان بیٹا عبدالملک کا
بادشاہ ہوا وہ بڑا عادل تھا اوسکی وقت میں جو جان اور حصن الحریہ اور طبرستان اور
شہرستان فتح ہوا اوسکی بعد جو عبدالعزیز کے بیٹے تھے بادشاہ ہوئے جبکا عدل و انصاف
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قریب قریب تھا حسن قصاب فرماتے ہیں کہ بیٹے اونکی بادشاہت میں
دیکھا بیڑی بکریوں کے ساتھ چرتے تھے تو سی بیٹے ایں کو فرماتے ہیں کہ ہم کرمان میں
بکریان چراتے تھے بکریان اور بیڑی ایک جگہ پر چرتے تھے ایک شب کو بیڑی نے
ایک بکری کو مٹا یا پھر معلوم ہوا کہ عمر ابن عبدالعزیز اوسی رات میں مرے تھے ایک
سو پانچویں برس ہشام بیٹا عبدالملک کا بادشاہ ہوا اوسکی بادشاہت کے ساتویں
برس روم کا قیصر یہ تلدار سے فتح ہوا اور آٹھویں برس خخہ فتح ہوا اور بارہویں
برس حرقہ جو بلطیہ کے نواح میں ہے فتح ہوا ایک سو تیسویں برس سقاج جو حضرت
عباس رضی اللہ عنہ کے اولاد میں تھا بادشاہ ہوا ایک سو سین تیسویں برس منصور بادشاہ
ہوا دوسری صدی کے آخر لیسویں برس طبرستان فتح ہوا پچاسویں برس قبرستان

جہاد ہوا اٹھاونویں برس محمدی بادشاہ ہوا ساٹھویں برس ہند میں سے ارب تلوار سے
 فتح ہوا اتر ستھویں برس اور اوس کے بعد روم میں تہمت فحش ہوئیں اونٹروں
 برس ہارون رشید بادشاہ ہوا چترہویں برس مشرقیہ امیر عبدالرحمن کے ہاتھ
 پر فتح ہوا اکیاسویں برس صفاف کا قلعہ دار سے فتح ہوا اتر اسیویں برس خزر
 کے لوگ ارمینیا پر نکلے اور مسلمانوں کا خون بہایا اور مسلمانوں پر ایسی بڑی مصیبت
 بڑی کہ اسی پہلے اس طرح کی مصیبت سننے میں نہیں آئی تھی یادری گاؤ فرسی لکھنا
 کہ مکہ اور مدینہ والوں پر ترکیوں کا پہلا حملہ آٹھویں صدی عیسوی کے اخیر میں ہوا
 وہ لوگ ملک شمال یعنی اوتر سے جو بحیرہ خزر اور بحیرہ اسود کے بیچ میں ہوا تھے
 اور یہ لوگ اوسوقت دین محمدی نہیں رکھتے تھے مگر اونہوں نے نہ تو ٹھٹھے ہی غرض
 کے بعد محمدیوں کا دین اختیار کر لیا اگرچہ مسلمان اوسوقت اون سے دلی ہوئی تھے
 مطلب یہ ہے کہ اپنی خوشی سے ایمان لائے کسی لئے اور نیز درہنیں کیا ایمان سے
 وہ بات غلط ہو گئی جو نصرانی لوگ کہتے ہیں کہ دین اسلام تلوار کے زور سے پھیلا
 کیونکہ اس دین میں وہ لوگ بھی داخل ہوئے جنہوں نے مسلمانوں پر غلبہ کیا تھا
 ویکو یوپ کی تاریخ یادری ریکاٹ صفحہ ۱۳۹ مولانا جلال الدین لکھتے ہیں کہ تاسع
 برس روم کے بادشاہ قیفور نے صلح کا قول توڑا اور ہارون رشید کو اٹھائی کا بیٹھا
 لکھ بھیجا ہارون رشید چلے اور شہر سرقلہ پر اوترے بڑی لڑائی ہوئے گزرتی برس
 میں ہارون نے سرقلہ کو فتح کیا اور اپنی زوجین روم کی زمین میں پھیلائیں شہر چل
 ابن معن نے صفالیکہ کا قلعہ فتح کیا نیز بد ابن محمد نے قلعہ شہ کو فتح کیا حمید ابن جیوف
 قبرس کی طرف چلے وہاں ڈبا دیا اور جلا دیا اور سولہ ہزار کو قید کر لیا اتر اسیویں
 ہارون رشید نے انتقال کیا اور مامون رشید بادشاہ ہوا تیسری صدی کے
 پندرہویں برس مامون رشید رومی نصرانیوں پر جہاد کرنے چلے قرقہ کا قلعہ
 سے فتح کیا اور قلعہ جاد کا فتح کیا ہر دمشق کی طرف چلے پندرہویں برس روم کی طرف
 چلے اور کئی قلعہ فتح کی تیسویں برس معتصم بادشاہ نے رومیوں پر جہاد کیا

اور ان کے ملک کو ویران کیا اور عمومی کوتلو اس فتح کیا اڑھ تیسویں برس متوکل بادشاہ
 کی وقت میں رومیوں نے ذمیاط کو دیایا اور لوٹا اور جلا یا اور حمہ سو غورتوں کو قید کر لیا
 چنہویں برس متوکل کا بیٹا مقتدر بادشاہ ہوا اسکی وقت میں زنگی لوگ بصرہ میں
 داخل ہوئے اور قتل کیا اور جلا یا اور ویران کر دیا مقتدر کی فوج نے اوئیہ بار بار جہاد
 کیا سن ستر گنا و پیر جہاد ہوتا رہا زنگیوں کا سروا جب کا نام یہود و تہاسن ستر گنا
 مارا گیا ساٹھویں برس رومی نصرائیوں نے شہر لولہ لیلیا چسپا سٹھویں برس رومی
 نصرائیوں کی فوجیں دیار بکتر تک پہنچیں اور لوگوں کو قتل کیا اور جزیرہ اور موصل
 کے لوگ ہباگ کے سترہویں برس رومی نصرائیوں کی ایک لاکھ کی فوج طرسوس میں
 اوتری محمدیوں نے اوئیہ جہاد کیا اللہ نے بہت بڑی فتح دی اسی سال میں محمدی
 عبید اللہ جو عبید یون کا دادا ہے اس نے مین میں لوگوں کو بلانا شروع کیا اور جزیرہ
 برس تک بلاتا رہا اٹھترہویں برس قرمطی لوگ کو فہ میں ظاہر ہوئی وہ لوگ بدین
 تھے کہتے تھے کہ جنابت کا غسل واجب نہیں اور شراب حلال ہے اور روزہ سال
 بہرین وودن ہے نوروز کا دن اور عمر جان کا دن اور قبلہ اور حج بیت المقدس
 کی طرف ہے اناسیویں برس مقتدر بادشاہ ہوا کیا سیویں برس رومیوں کے
 شہرون میں سے کوریہ فتح ہوا چسپا سیویں برس بحرین میں ابوسعید قرمطی ظاہر
 ہوا اور بصرہ کو لوٹا اور بادشاہی فوج کو کئی بار ہکا دیا اٹھاسیویں برس ابو عبید
 شیعہ مغرب میں ظاہر ہوا اور سنی قوم کنانہ کو مدی کی طرف بلایا وہ لوگ جمع ہوئے
 یہ عبید یون کا بیٹا ظہور ہے جو مصر کے بادشاہ ہوئے اناسیویں برس مقتدر بادشاہ
 ہوا اور یحییٰ قرمطی نکلا اور سنی شام کو گیس لیا بادشاہی فوج اوئیہ جہاد کرتی رہی یہاں تک
 کہ سن نوے میں مارا گیا پھر اسکا بیٹا اوسکی جگہ پر ہوا اور سنی شام میں فساد کیا اور
 غلبہ کیا سن اکیانوے میں مارا گیا اسی سال میں انطاکیہ جو لایہ ہے روم کے
 شہرون میں وہ کوتلو اسے فتح ہوا چسپا نوے برس مقتدر بادشاہ ہوا اسی سال میں
 مدی ملک مغرب میں غالب ہوا اور افریقیہ کا حاکم ہباگ گیا اور ملک مغرب عباتی

بادشاہوں کے ہاتھ سے نکل گیا لکھنؤ والے اور سیالکوٹ والے کہ انہوں نے اور فرعون
 صدی عیسوی میں نصرانیوں کے ملک میں بت پرستی کی بابت بڑا ہی فساد و جھگڑا
 پیدا کیا بت بنائے گئے کہیں توڑے گئے مانجیوں کی حکمت بہت پہلے ہوئی تھی جو
 منع کرنے والے دست بٹھیر ہو کر رہے تھے اور ان میں ہزار ہا محرمیوں کی طرف سے
 اور ان کے سارے ایشیائی گویاں میں دارالسلطنت کے دروازے پر اور منور ہونے
 تخت و تاج کی دھوم مچا دی آئے ایمان والوں اس بیان سے سلوم ہوا کہ وہ بھی
 اور تیسری صدی ہجری میں ہزار ہا نصرانی لوگ محمدی ہو گئے مولانا جلال الدین
 لکھنوی کہ جو تھی صدی کے دوسرے برس ویم لوگ جو مجوسی یعنی آگ کے پوجی
 والے تھے سید حسن ابن علی اطروش کے ہاتھ پر مسلمان ہو گئے پانچویں برس روم
 کے بادشاہ نے قاصد بھیجی اور صلح کی اور خواست کی اور محمدی کا بیٹا مصر پر غالب ہوا
 بارہویں برس فرغانہ خراسان کے حاکم کے ہاتھ پر فتح ہوا چودہویں برس رومی
 نصرانی ملطینیوں تلوار کے زور سے داخل ہوئے اور تیند رہیں برس ویشیاطین
 داخل ہوئے اور جمعہ مسجد میں ناقوس بجایا اور ولیم کے لوگ رستے پر اور پہاڑوں
 پر غالب ہوئے اور بہت لوگ قتل ہوئے اور لڑکے فوج کسی گئی سو اسی برس
 قرمطی نے ایک مکان بنایا اور دارالحجۃ اور سکاتام رکھا اور ان برسوں میں آٹھ
 بہت فساد مچایا اور مسلمانوں کو قتل کیا بادشاہی فوج کئی بار ہالگی اور حج موقوفہ ہوا
 اور کہہ کے لوگ وہاں سے سرک گئے اور رومی نصرانیوں نے غلاط کی طرف قصد کیا
 اور جمعہ مسجد سے منیر کو نکال لیا اور اسکی جگہ پر صلیب کو رکھا اسی سال میں
 ابوطاہر قرمطی نے ذی الحجہ کی آٹھویں کو کعبہ کے پاس حاجیوں کو قتل کیا اور لاشوں
 کو زمزم کے کوئین میں پھینک دیا اور وہ سیاہ پتھر جو کعبہ میں لگا ہوا ہے اسکو توڑا
 پھر اسکو اکھٹیر لیا وہ سیاہ پتھر قرمطیوں کے پاس بیس برس سے زیادہ رہا اور
 پچاس ہزار لاشیں آؤ کو دیتے رہے کہ یہ پتھر کو پیر و اور ان لوگوں نے کسب طح
 سنا ان لوگوں نے مال میں ویلی لوگ وینور میں داخل ہوئے اور لوگوں کو قتل کیا پچیسویں

برس بادشاہی نید و بست بہت بڑا گیا ہر طرف لوگ حاکم بن گئے۔ اس وقت کے بادشاہ
 راضی بالہ کے ہاتھ میں فقط بغداد رہ گیا اور فرمطیون اور بعلبک نے غلبہ کیا اور
 اندلس میں امیر عبدالرحمن ابن محمد مروانی نے حمت کو قوسی کہہ لیا اور اندلس پر غلبہ کیا
 اور غلبہ کر نیو النون کی جڑ کھودی اور مشرق فتح کئی اکیسویں برس میں متقی لد ابی اسیم
 بادشاہ کی وقت میں رومی نصرانی ارزن اور متی قازقین اور نصیبین میں بیہوش
 اور لوگوں کو قتل کیا اور تالیسویں برس مطیع لد فضل بادشاہ کی وقت میں سیاہ
 پتھر پھر اپنی جگہ پر رکھ دیا گیا اور چاندی کے طوق سے باندھا گیا پھر ابن نافع شامی
 نے کہا ہے کہ میں نے سیاہ پتھر کو دیکھا جب وہ اکھڑا ہوا تھا تو سیاہی فقط اس کی سر
 میں تھی اور باقی سفید تھا پچیسویں صدی کے چوراسیویں برس فرنج یعنی مغربی غلبہ
 کے ٹاپو پر غالب ہوئی اور نوین برس فرنگیوں نے آکر تھقیہ لے لیا اور پہلا شہر جاونون
 نے لے لیا وہ یہی ہے اور کفر طاب تک ہوئے اور اس طرف کے شہروں کو غارت
 کیا یہ فرنگیوں کا شام میں پہلا غلبہ ہے بانوین برس میں فرنگیوں نے بیت المقدس
 پر قبضہ کیا اب یہ میان ہے کہ فرنگیوں نے بیت المقدس میں ہزاروں
 مسلمانوں کو قتل کیا اور ہزار بار بار جہاد ہوتا رہا مولانا مجیر الدین جلی
 جونوں صدی میں تھے ان کی کتاب تاریخ بیت المقدس جو مصر میں چھپی ہے اس میں
 لکھا ہے کہ فرنگیوں نے دس لاکھ کی فوج میں بیت المقدس کا قصد کیا اور بیت المقدس
 کو چالیس اور کئی دن گھیرے رہے اور ایک ہفتہ پھر مسلمانوں کو بیت المقدس میں
 قتل کرتے رہے اور مسجد اقصیٰ میں ستر ہزار سے زیادہ مسلمان قتل ہوئے اور
 بہت پیشوا اور بزرگ اور عابد اور زاہد تھے جو اس پاک مقام کے مجاور تھے پھر
 فرنگیوں نے سارے شہر کے مسلمانوں کو مسجد کے اندر گھیرا اور شرط لگا دی کہ اگر
 تین دن کے بعد نکلنے میں دیر لگاویں گے تو سب کے سب قتل کئے جاویں گی مسلمانوں
 نے جلدی جلدی نکلنا شروع کیا ہجوم کے باعث سے مسجد کے دروازے پر
 ہتھ مار گئے اور فرنگیوں نے صخرہ یعنی اوس بڑی چٹان کے پاس سے دو ہزار

پالیں قذیلین چاندی کی اور تیس قذیلین سونے کی اور غنور چاندی کا لوٹ لیا اور
 مسلمان لوگ ملکہ شام سے بہاگ کر پاک عراق کی طرف گئے اور بغداد میں رمضان
 مبارک کے مہینے میں بادشاہ احمد مستظہر باللہ کی طرف فریاد کرنے کے لئے پہنچے
 بغداد کے لوگ جب مسجد وں میں جمع ہوئے اور اسد سے فریاد کی اور رومی اور
 بادشاہ نے علماؤں سے فرمایا کہ شہروں میں جاؤ اور بادشاہوں کو جہاد کی رغبت
 دلاؤ امام ابو الوفا غزالی رحمہ اللہ سے بڑے بڑے علما لوگوں کو نصیحت کر لیا
 غزالی نے فرمایا کہ ہوا اور بیت المقدس اور اسکی پاس کے شہر فرنگیوں کے ہاتھ
 میں کیا نوے برس رہے ہیں ان شہر کے تاریخ کامل میں جو احوال لکھا ہے اسکا پورا
 بیان حضرت وانیار علیہ السلام کے پہلے باب کی پیش خبری کے بیان میں ہو چکا ہے
 اسکا خلاصہ یہ ہے کہ فرنگیوں نے بار بار جہاد ہوتا رہا تھا کہ کبھی مدیجہ الیسیوں پر
 نور الدین بادشاہ نے جہاد شروع کیا اور برابر جہاد میں مشغول رہے باؤتوین
 سال نور الدین نے بلبلک ہوا اور اسکا قلعہ لے لیا تاریخ کامل کا بیان ہے کہ اثناء
 برس نور الدین نے انکار کے قلعہ کو گیرا اور طرابلس کے لئے کا قصد تھا ایک دن
 فرنگی ایک ایک پہاڑ کے پیچھے سے چڑھ آئے اور مسلمانوں کو خبر نہ تھی انہوں نے
 حمل کرنا شروع کیا نور الدین حمص کے قریب ایک مقام پر اترے جو لڑائی کے
 میدان سے بارہا کوس پر تھا وہاں پھر لڑائی کا سامان کیا فرنگیوں کا ارادہ تھا
 کہ حمص کو لے لیں جب انکو نور الدین کے لشکر کی خبر ہو پئی وہ چلے گئے نور الدین
 ساتھ والوں نے دیکھا کہ خرچ کی حاجت بہت ہے ان میں سے ایک نے کہا کہ آپ کی
 شہروں میں بہت تنخواہیں اور خیراتیں ہیں علماؤں اور فقاہوں اور صوفیوں
 پر اور قرآن پڑھنے والوں پر اگر اس وقت اس سے قوت حاصل کرتے تو بہت منافع
 تھا نور الدین غصہ میں آئے اور فرمایا قسم اللہ کی میں اللہ کی مدد کی امید فقط
 اور نہیں لوگوں کے وسیلے سے رکتا ہوں کیونکہ مکہ فقط ہمارے کمزوروں کے
 وسیلے سے رزق دیا جاتا ہے اور مدد دیا جاتی ہے میں کیونکہ ایسا کروں کہ ان

لوگوں کا انعام موقوف کروں جو میری طرف سے اور تیروں سے لڑتے ہیں جو چوتھے
 مہینہ میں اور میں اپنے بچوں سے پرستوتا ہوتا ہوں اور وہ انعام افکودوں جو میری
 طرف سے جب ہی لڑتے ہیں جب محکوم دیکھتی ہیں اور اور تیروں کے ساتھ لڑتے
 ہیں کہ کبھی پہنچتی ہیں اور کبھی چوک جاتے ہیں پھر فرنگیوں نے نور الدین سے
 صلح چاہی اور انہوں نے نما نا آؤں سٹھویں برس نور الدین قلعہ خارم کا گیر لیا اور
 خوب طرح فرنگیوں پر جہاد کیا بہت فرنگی قتل ہوئے اور قید ہوئے و سول ہزار سے
 زیادہ قتل ہوئے اور اس سال میں قلعہ بانیاں کا جو دمشق کے قریب تھا نور الدین
 نے فرنگیوں سے لے لیا اسٹھویں برس نور الدین نے منیطرہ کا قلعہ جو شام میں
 ہے اس طرح فتح کیا کہ ان کی غفلت میں تھوڑے فوج کے ساتھ جا کر ان کو قتل کیا اور
 قید کیا اسٹھویں برس نور الدین نے فوجیں جمع کیں اور فرنگیوں کے شہروں میں
 داخل ہوئے اور عرمیہ اور صافینا کو فتح کیا چونسٹھویں برس فرنگیوں کے بادشاہ
 کی فوج شام سے مصر کی طرف چلی اور یہ ظاہر کیا کہ ہم حمص کے ارادے پر جاتے
 ہیں نور الدین نے یہ خبر سن کر فوجیں جمع کیں اور فرنگی مصر کی طرف گئے اور شہر
 بلبیس کو لے لیا اور قتل کیا اور مصر کے کچھ سواروں نے فرنگیوں کو لکھ بھیجا
 تھا اور ان کو بلا بھیجا تھا وہ بلبیس سے مصر کی طرف گئے اور قاہرہ پر اترے اور
 اوس کو گیر لیا وہاں کے لوگ خوب لڑے اور شہر کو بچا یا مصر کے حاکم عاصد نے
 نور الدین سے فریاد کی اور عورتوں کے بال خطوں کے اندر بھیجی اور کہا یہ بال میرے
 عورتوں کے ہیں وہ تم سے فریاد کرتی ہیں کہ فرنگیوں سے ان کو بچاؤ نور الدین
 نے فوجیں جمع کیں اور اسد الدین شیر کوہ کو چھ ہزار سواروں کے ساتھ بھیجا
 اور صلاح الدین یوسف جو شیر کوہ کا بھتیجا تھا اوس کو بھی ساتھ کر دیا جب اسد الدین
 مصر کے قریب پہنچی فرنگی نا امید ہو کر اپنے شہروں میں چلے گئے اسد الدین قاہرہ
 میں پہنچی عاصد نے ان کو اپنا وزیر کیا پھر اسد الدین اسی سال میں حجابی لڑا
 میں سرگئے عاصد نے ان کے بھتیجے صلاح الدین کو اپنا وزیر کیا پتیسٹھویں برس

مصر کے شہروں میں سے دیماط کو فرنگیوں نے گھیر لیا صلاح الدین نے فوجیں جمع کیں اور نور الدین کو اپنی مصیبت سے خبردار کیا نور الدین نے لگاتار فوجیں بھیجیں اور خود نور الدین بمشام میں فرنگیوں کے شہروں کو خوب طرح لٹا تباہ فرنگی دیماط سے ناامید ہو کر شام کی طرف پلٹ آئے اور اسی سال میں نور الدین نے فرنگیوں کا شہر کوک گھیر لیا فرنگی جمع ہو کر لڑنے آئے جب نور الدین ان کے قریب پہنچے وہ پلٹ گئے اور نور الدین عشرت پراوترے اور شہاب الدین الیاس جو قلعہ بیرہ کے حاکم تھے وہ دوسو سواروں کے ساتھ نور الدین کی طرف چلے جب لبوہ میں پہنچی جو ملک کے علاقہ میں ہے وہاں انکو فرنگیوں کے عین سو سوار ملے جو مسلمانوں کو توٹوٹنے چلے تھے اور خوب طرح بہاؤ ہو فرنگی بہا کے اور بہت قتل ہوئے اور قید ہوئے اور شہاب الدین انکی سروں کو اور قیدیوں کو لیکر نور الدین کے پاس پہنچے چہا سٹھویں برس نور الدین کو خبر ہو گئی کہ ان کے بہائی قطب الدین مودود جو موصل کے حاکم تھے وہ مر گئے اور ان کے بیٹے سیف الدین غازی موصل کے حاکم ہوئے اور فرخ الدین عبد المسیح ان کے ساتھ قائم ہوا نور الدین نے کہا کہ میں اپنے بہائی کے اولاد کا مندوبست کرونگا وہ چلے اور فرات کے پار ہوئے اور روقہ کو لے لیا پھر خابور کو اور نصیبین کو اور سنجا رگوں کو لے لیا اور موصل تک پہنچی اور موصل کے پورب طرف نینوی کو قلعہ پراوترے سیف الدین نے ہمدان اور اصفہان وغیرہ کے حاکم اتابک شمس الدین سے مدد مانگی اوسے نور الدین کو کہلا بھیجا کہ تم موصل کو مست چھیرو نور الدین نے قاصد سے کہا کہ اپنے صاحب سے کہد مجھ کو کہ میں اپنے بہائی کی اولاد کا خمس زیادہ سنوارنے والا ہوں تو اس میں دخل مت دے اور جب انکی شہروں کو میں سنوار لونگا تب ہمدان کے دروازے پر خمس باتیں ہونگی کیونکہ تو نے بڑا یہ ملک پایا اور سرحدوں کو خالی چھوڑ دیا کہ وہاں کس کا غلبہ ہو گیا اور میرے پاس تیرے ملک کی چوتھائی کے برابر ہے اور میں فرنگیوں سے لڑتا ہوں جو تمام جہان سے لڑ رہا ہے

اور بیٹاؤں کی اکثر شہرے لئے اور اونکی بادشاہوں کو قید کر لیا اور تھمسی چپ ہو رہنا محکوم
 حلال نہیں ہے کیونکہ ہم پر واجب ہے اون چیزوں کی نگہبانی کرنا جنکو تو نے مجھوڑ دیا
 اور مسلمانوں پر سے ظلم کا دفع کرنا ہم پر واجب ہے پھر نور الدین موصل پر پہونچے وہاں
 کے امیر لوگ اس پر طیار ہوئے مگر عبدالمسیح سے برخلاف ہو جاوین اور شہر نور الدین
 کو سوئپ دیوین عبدالمسیح کو یہ معلوم ہوا اور نور الدین کو کہلا بھیجا کہ شہر سوئے
 دیتا ہوں اور محکوم مان لئے اوس نے شہر سوئپ دیا نور الدین شہر میں داخل ہوا
 اور وہاں جو جوراہ کا محصول اور اسکے سوا ظلم کی رسمیں تھیں سب مٹا دیں اور
 ایسا ہی کیا تھا نصیبین اور سنجا را اور خابور میں اور اونکی تمام شہر شام اور مصر
 میں اسی طرح پر تھے اور انہوں نے موصل میں جمعہ کی مسجد بنائی اور حکم کیا کہ اوسکی
 پاس کے گہ اور وکانین اوسمیں داخل کیجاوین اور کوئی چیز بغیر مالکوں کے
 اختیار کے نہ لی جاوے شیخ محمد ملا اوس کے کام پر مقرر ہوئے اور انہوں نے وہ
 زمینیں مالکوں سے بڑی بڑی قیمتیں دیکر خریدیں نور الدین پھر ملک شام کی طرف
 لیٹ گئے اور نور الدین عبدالمسیح کو اپنے ساتھ لے گئے اور اوسکا نام بدل کر عبداللہ
 نام رکھا اور اوسکو بڑی جاگیر دی اور اسی سال میں صلاح الدین بھی مصر سے
 فرنگیوں کے شہروں کی طرف چلے اور عسقلان اور رملہ کے علاقہ کو لوٹا اور عہدہ کے
 کنارے پر بھی لوٹا فرنگیوں کا بادشاہ اون کے بٹانے کے لئے آیا صلاح الدین نے
 لڑکر اونکو ہرنگا دیا اور مصر کی طرف لیٹ آئے اور اٹلیہ کو گیر لیا اور سمندر میں جہازوں
 کو ڈال دیا اور اٹلیہ کو جنگل اور دریا کی طرف سے گیر لیا اور اوسکو فتح کیا اور کافرون
 کو قتل کیا اور مصر کی طرف لیٹ آئے اور مصر میں ایک قلعہ خانہ تھا کہ حاکم جسکو چاہتا
 تھا اوسکو قید کرتا تھا صلاح الدین نے اوسکو ڈبا دیا اور اوسکو شافعیوں کا مذہب
 بنایا اور جو ظلم وہاں تھے اونکو مٹایا اور مصر کے قاضی جو شیعہ تھے اونکو معزول
 کیا اور قاضی شافعی کو مصر میں قائم کیا اوسنی شافعی قاضیوں کو سب شہروں
 میں نائب کیا اور شافعیوں میں سے صلاح الدین مصر سے فرنگیوں پر جہاد کرنے چلے

اور قلعہ شوپک پر اترے اور اوسکے اور کرک کے بیچ میں ایک دن کی راہ سے اوسکو
گھیر لیا اور فرنگیوں کو تنگ کیا اور لڑتے رہے فرنگیوں نے دس دن کے لئے امان
مانگی اور انہوں نے مان لیا اور اسی سال میں دو جہاز مصر کے شام کی طرف گئے شہر
لاؤقیہ میں شہر کے فرنگیوں کو لوٹ لیا اور نور الدین سے انہوں نے صلح
کی تھے نور الدین نے فوجیں جمع کیں اور کچھ فوج انطاکیہ کی طرف اور کچھ حلب
کی طرف بھیجی اور خود قلعہ عرقہ کو گھیر لیا اور کچھ فوج قلعہ صافینا اور عزمیہ کی طرف بھیجی
اور مسلمانوں نے بہت لوٹ پائی اور عرقہ میں نور الدین پاس پہنچی پھر سب
مگر حلب میں پہنچی فرنگیوں نے جو لیا تھا وہ پھر دیا اور نئی سرے سے صلح کی
اور مسلمانوں میں بریں فرنگی شہر حوران کو لوٹنی چلے جو دمشق کے علاقوں میں
سے ہے نور الدین فوجیں لیکر پہنچی اور عشتار میں اترے اور ایک فوج طبرہ کے
علاقوں میں بھیجی اور اوسکو لوٹا اور ویران کیا فرنگی یہ سن کر اپنے شہر کو بچانے
کے لئے آئی مسلمانوں نے اونپر خوب جہاد کیا اسی سال میں صلاح الدین اپنے
سب لشکروں کو لیکر مصر سے فرنگیوں کے شہروں کی طرف کرک کے گھیرنے کے
ارادے پر چلے اور کرک پر پہنچی اور اوسکو گھیر لیا اور دوسرے نور الدین دمشق
سے کرک کی طرف چلے اور صلاح الدین مصر کی طرف ہٹ آئے کیونکہ ان کے
باپ بیمار تھے جب مصر میں پہنچی تو اونکی باپ مر چکے تھے اور ہتروں میں برس
نور الدین بادشاہ مرگے اور ان کی جگہ پر ان کے بیٹے صالح اسماعیل بادشاہ
ہوئے اور وہ گیارہ برس کے تھے ابن اثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں اگلی بادشاہوں
کے احوال کی کتابیں دیکھیں تو میں نے خلفاء راشدین اور عمر ابن عبدالعزیز کے بعد
نور الدین سے زیادہ اچھی حال میں والا اور ان سے زیادہ عدل کرنے والا
نہیں دیکھا وہ اسی مال میں سے کہانے اور ہینتے تھے جو خاص اونکی ملک میں
تھا اور تمام حصہ جو کافروں کی لوٹ میں تھا اوس کو خریدتا تھا اور ان کی
لے اونسی ہنگامی کی شکایت کی تو اوسکو خمس میں تین دوکانیں دیں کہ سال

اونسو برس اشرفی کے قریب حاصل ہوتا تھا جب بیوی نے اسکو تھوڑا سمجھا تو کہا میرے
 پاس فقط یہی ہے اور سب جو میرے ہاتھ میں ہے میں اوسمیں مسلمانان کا داروغہ
 ہوں میں اوسمیں چوری نہیں کروں گا اور تیرے واسطے جہنم کی آگ میں نہیں
 جاؤں گا اور وہ رات کو بہت غار پر پڑتے تھے سن ستر میں صلاح الدین مصر مشوق
 میں گئے اور کہا میں صلاح بادشاہ کا غلام ہوں اوسکی مدد اور خدمت کے لئے
 آیا ہوں پھر صلاح الدین نے حلب کو گھیر لیا وہاں کے لوگ لڑنے کو نکلے ملک
 صلاح کی فوج سے اور صلاح الدین سے لڑائی ہوئے اور اکثر ملک شام صلاح الدین
 کے قبضہ میں ہو گیا حمص و رملیک کو لے لیا پھر صلاح الدین میں اور صلاح بادشاہ
 میں صلح ہو گئی کچھ ملک اونکی پاس رہا کچھ انکی پاس رہا بہتر دین برس شمس الدین
 محمد جو رملیک کے حاکم تھے اونکو خبر ہوئے کہ فرنگیوں نے رملیک کے علاقوں میں
 نوٹ مار چائی شمس الدین نے جا کر بہت فرنگیوں کو قتل کیا اور صلاح الدین
 پاس بھیجا بہتر دین برس صلاح الدین فوجوں کے ساتھ عسقلان تک
 پہنچے اور فرنگیوں کو قتل کیا اور رملہ تک پہنچے ایسا ایک فرنگی آہو بھی صلاح الدین
 کا بہتیجا خوب لڑا اور شہید ہوا مگر مسلمان بہاگے اور صلاح الدین مصر کی طرف
 چلے گئے فرنگیوں نے ملک کا خالی ہونا غنیمت جانا اور شہر حماہ کو گھیر لیا اور شدت
 کی لڑائی کی شہر والے بھی خوب لڑے فرنگی بہت قتل ہوئے اور نا امید ہو کر باہر
 چو بہتر دین برس فرنگیوں کی بڑی فوج نے شہر حماہ پر قتل کرنا اور لوٹنا شروع کیا
 شہر والے توڑے تھے اوہوں نے اسد پر ہر وسا کر کے خوب جہاد کیا اسد نے
 اونکو فتح دی فرنگی بہاگے اور بہت قتل ہوئے اور صلاح الدین مصر سے آچکے تھے
 اور حص کے میدان میں تھے فرنگیوں کے سردار قیدی اونکی پاس بھیجے گئے کسی
 سال میں فرنگیوں نے دمشق کے علاقہ میں قتل اور غارت کیا صلاح الدین نے
 اپنی بہتیجا فرخ شاہ کو بھیجا وہ فوج کے ساتھ گئے اور خوب جہاد کیا اور فرخ شاہ خود
 آپ لڑے فرنگی بہاگے اور اونکی کئی سردار قتل ہوئے اور ہنفری جو بڑا بہادر تھا

وہ قتل ہوا اور فرنگیوں نے بانیاس کے قریب حضرت یعقوب خلیفہ اسلام کے گھر کے پاس
ایک قلعہ بنایا تھا صلاح الدین اوس طرف چلے اور قلعہ کو گھیر لیا اور فرنگیوں سے لڑنے
پچھتر ماہ برس شروع ہوا اور وہ بانیاس میں رہے اور انگریز فوج دشمنوں سے
لڑ رہی تھی اور انکی ایک فوج جاتی تھی کہ فرنگی نکل پڑے صلاح الدین فوجیں لیکر
ہوئے اور فرنگیوں پر خوب جہاد کیا اللہ نے مسلمانوں کو فتح دی اور فرنگیوں
کو ہنگامہ دیا اور صلاح الدین بانیاس کی طرف آئے اور اوسکو گھیر لیا اور خوب جہاد
کیا اور قلعہ کو قبضہ میں لے لیا شہر میں برس کرک کا حاکم فرنگی جو مسلمانوں
کا بڑا دشمن تھا اوسنی فوج جمع کر کے جا ہا کہ تھا کی طرف چلے اور وہاں سے مدینہ
کی طرف چلے فرخ شاہ جو صلاح الدین کے نائب تھے اوہوں نے دمشق کی فوجیں
جمع کیں اور اوسکی شہر پر جا کر اوسکو لوٹا اور دیران کیا تب وہ حاکم اپنے ارادہ سے
باز رہا اسی سال میں صلاح بادشاہ نے انتقال کیا اور اون کے چچا کے بیٹے
غزالدین مسعود حلب کو حاکم ہوئے پھر اوہوں نے حلب عماد الدین کو سونپ دیا
اٹھتر ماہ برس صلاح الدین مصر سے شام کی طرف چلے جب الیم پر پہونچے سنا
کہ فرنگی لڑنے پر تیار ہیں تب اوہوں نے اونکی شہر ونگی کناروں کو غارت کیا
اور شہر کرک اور شوکیک میں بہت غارت کیا کوسمی فرنگی اونکی طرف نہ نکلا اسی سال
میں فرخ شاہ نے فرنگیوں کے شہروں کو لوٹا اور دبور یہ اور اوسکی پاس کے
گاؤوں کو لوٹا اور بہتوں کو قتل کیا اور شقیف کو فرنگیوں سے لے لیا مسلمانوں کو لوٹا
بڑی ایذا پہونچتی تھی اس فتح پر مسلمانوں کو بڑی خوشی ہوئی اور جب صلاح الدین
دمشق میں پہونچے وہاں سے طبرہ کا ارادہ کیا فرنگی فوجیں لیکر آئے طبرہ میں
اور صلاح الدین نے فرخ شاہ کو بمیان کی طرف بھیجا اوہوں نے وہاں جا کر
بہت کثرت سے قتل کیا اور قید کیا اور عرب لوگ آئے اوہوں نے حبشین اور
لجون کو اور اوسل طرف کو لوٹا یہاں تک کہ مرج حکاک کے قریب پہونچے اور فرنگی
جبل کوکب کے نیچے اور ترے صلاح الدین کے دونوں بہتیجی تقی الدین عمر اور عز الدین

فرخ شاہ نے اون پر حملہ کیا اور خوب جہاد کیا فرنگی چلے گئے صلاح الدین پھر دمشق میں آئے
 پھر وہاں سے بیروت کی طرف چلے اور اس شہر کو لوٹا اور انکو خبر ہو چکی کہ فرنگیوں کا ایک
 جہاز میاٹ کی طرف آ رہا مسلمانوں نے انکو قید کر لیا اور بہت فرنگی ڈوب گئے اور
 قیدی ایک ہزار چھ سو تھے مولانا امیر الدین رزق تاراج بیت المقدس میں لے گئے ہیں
 کما سی سال میں وہ فرنگی جو کرک اور شوکیٹ میں رہتے تھے انہوں نے یہ ارادہ
 کیا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ کی طرف جاویں اور آپکا جسم پاک اپنے
 شہر دان میں اڑھٹا لاویں اور اپنے پاس دفن کریں اور مسلمانوں سے جب کچھ
 انعام لے لیں جب انکو زیارت کرنے دین فرنگی اس ارادہ پر مدینہ شریف کی طرف
 چلے برنس ارباط جو کرک کا حاکم تھا اسنو جہاز بنائی اور دریائی قلعہ میں لے گیا
 اور لوگوں کو اس میں سوار کیا صلاح الدین بادشاہ حوران میں تھے جب انکو یہ
 خبر ہو چکی سیف الدولہ جو مصر میں اونکی نائب تھے انکو کھلا بھیجا کہ امیر حسام الدین
 کو فوج کا سردار کر کے دشمنوں کے پیچھے بھیج دو امیر فوج لیکر بھیجی اور فرنگیوں کو جا کر
 کھڑا اور اونچین اور مدینہ شریف میں ایک دن کا رستہ رکھیا تھا وہ تین سو کئی فرنگی
 تھے اور کتنے عہدہ دین سے پر گئے تھے انکو ساتھ تھے وہ عرب سب بہاگ گئے اور
 فرنگی ایک پہاڑ پر چڑھ گئے جہاں چڑھنا مشکل تھا امیر حسام الدین و سلاؤمیوں کے
 ساتھ اس پہاڑ پر چڑھ گئے اور انکو قید کر لیا اور انکو قاہرہ تک پہنچا یا دوسرو
 جو فرنگیوں کے سردار تھے انکو منی میں بھیجا وہ وہاں قریانی کی طرح دیکھ کئی گئی اور
 باقیوں کو درویشوں نے اور علماؤں نے اور دین داروں نے اپنے ہاتھوں سے
 قتل کیا تاراج کامل میں ہے کہ اسی سال میں برنس نے جو کرک کا حاکم تھا اسنو ایک
 فوج آٹلیہ کے دریا پر قائم کی اور ایک فوج حیداب کی طرف چلی اور مسلمانوں کو جہازوں
 کو لوٹا مصر میں صلاح الدین کے بہائی ابو بکر ابن ابیوب نے ایک فوج طیار کی اور
 اسکو آٹلیہ پر بھیجا اور کچھ فرنگیوں کو قتل کیا باقیوں کو قید کر لیا اور حیداب کی طرف
 چلے وہاں انکو نیا یا دہ اور جگہ چلے گئی تھے اور مکہ اور مدینہ کی طرف کا ارادہ کرتے تھے

تب اونکا بچپا کیا اور رائج اور جہیز کو کنارا سے تک پہنچی اونکو جوڑا کے کنارا سے مر یا یا
 اور اونپر خوب جہاد کیا اور اکثر دن کو قتل کیا اور باغیوں کو قہ کیا اور بعضوں کو موتی
 میں بھیج دیا تاکہ وہاں فوج کسی جاوین اناسیوین برس مسلمانوں کی ایک فوج مصر
 سے سمندر میں چلے فرنگیوں کا ایک جہاز ملا اونپر خوب جہاد کیا اللہ نے مسلمانوں
 کو فتح دی اسی سال میں فرنگیوں کی ایک فوج مصر کی طرف لوٹنی کو چلی تھے مسلمان
 اونسے لڑنے چلے فرنگی ایک پانی پر اوترے اور مسلمان پیاس سے مرنے کے قریب
 ہو گئے تھے دیکھا کہ فرنگیوں نے پانی پر قبضہ کر لیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و
 کرم سے ایک بڑا ابراہاد بٹھایا اور اونپر غنیمت برسا یا اونہوں نے خوشحک کر یا اور وہ
 دن شدت کی گرمی کے تھے جب مسلمانوں نے نہیہ دیکھا اونکو دل قوی ہوئے اور
 اللہ پر ہوسا کر کے خوب جہاد کیا اللہ نے اونکو فتح دی فرنگیوں کو قتل کیا اور
 لوٹا اسی سال میں صلاح الدین فوجیں لیکر نزار دین کے پار ہوئے وہاں
 لوگ ڈر کر ہباگ گئے صلاح الدین نے بیسان کا قصد کیا اور اوسکو لوٹا
 فرنگی جمع ہو کر آئے جب اونہوں نے لشکر اسلام کی کثرت دیکھی لڑائی کے لئے
 نہیں نکلا مسلمان پلیٹ آئی اور علاقوں کو لوٹا اور بہت لوٹیں لیکر اپنے شہروں
 کی طرف پلیٹ آئے اور شہر کرک پر جا کر خوب جہاد کیا پھر شہر نابلس کی طرف چلے
 اور راستے کے سب شہروں کو لوٹا اور نابلس میں قتل کیا اور قید کیا وہاں سے
 سبسطیہ کی طرف چلے وہاں حضرت زکریا علیہ السلام کی درگاہ ہے اور وہاں
 کچھ مسلمان قید تھے اونکو چھوڑا یا اور جنین کی طرف چلے اور اوسکو لوٹا اور دمشق
 میں پلیٹ آئے اور برہنس ارباط جو کرک کا حاکم تھا مسلمانوں کا بڑا دشمن
 تھا جب صلاح الدین نے بار بار اوسکو گھیرا اوسنے صلح چاہی صلاح الدین نے
 صلح کر لی پھر جب یاسیوان برس ہوا اوسنے مسلمانوں کا ایک بڑا قافلہ لوٹ
 لیا صلاح الدین نے منت مانی کہا اگر قابو پاؤں گا اوسکو قتل کروں گا تو اسیوین
 برس صلاح الدین نے تمام شہروں سے جہاد کے لئے لوگ بلائے اور اونکو خبر پہنچی

لکھنؤ کے پکڑ لینے کا ارادہ رکھتا ہے صلاح الدین بھڑکی کی طرف بھاگتا ہے
 سے کرک اور نکالتا ہے کی طرف وہیں تھیں اور ان کے سرور کو لوٹا اور برنس
 انکو روک نہ سکا اور صلاح الدین نے اپنے بیٹے انشعل کو ایک اور نوج کے ساتھ حکاکیر
 پہ جاوہ صفور پر پہنچا ہونے وہاں فرنگیوں سے بڑی لڑائی ہوئی اللہ نے محمدیوں کو
 فتح دی اور فرنگی ہمارے اور بہت قتل ہوئے اور بانی قید ہوئے پھر صلاح الدین
 طبرہ پر پہنچے اور غوب جہاؤ کیا اور شہر لے لیا اور لوٹ لیا اور سیان ایک پانی پر
 اترے فرنگیوں پر پیاس نے غلبہ کیا مسلمان رات بھر اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہتے رہے
 صبح کو غوب فرنگیوں پر جہاؤ کیا اور انکو گھیر لیا باقی فرنگی حطین کی طرف ایک ٹیلے پر
 چڑھ گئے اور ہر طرف سے جہاؤ ہوا اور کھاوا و شاہ اور اسکا بھائی اور برنس قید کر کے لکھنؤ
 اور بہت کثرت سے فرنگی قتل ہوئے اور قید ہوئے اور سن چار سو اکانوین میں جب
 فرنگی لوٹے تھے اوسوقت سے اب تک ایسی شکست اور ہزیمتیں پڑی تھیں
 نے برنس کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور کہا کہ بیعت مانی تھی کہ اگر اس پر پہنچا
 اوسکو قتل کر دینا پھر صلاح الدین طبرہ کی طرف آئے اور کچھ قیدیوں کو ویشی بھینچا
 اور کچھ قیدیوں کو قتل کیا اب یہاں سے تاریخ کامل کا بیان جو بہت پہلوؤں کے ساتھ
 اور اوسکو مولانا میر الدین نے مختصر کر کے لکھا ہے وہ مولانا حیر الدین کی کتاب سے
 لکھا جاتا ہے صلاح الدین پھر حکاکیر آئے اور لڑائی پر مستعد ہوئے شہر والوں
 نے امان مانگی اور انکو امان دی اور امیروں کو جدا جدا پیاس کے شہروں پر بھیجا
 مظفر الدین اربد کے حاکم ناھرہ پر پہنچے اور اوسکو فتح کیا اور لوٹا اور مردوں
 اور عورتوں کو قید کر لیا اور بدر الدین کچھ امیروں کے ساتھ قیساریہ پر پہنچے اور
 اوسکو تلوار سے فوج کیا اور حمام الدین نابلس کی طرف چلے اور بسطیہ تک پہنچے
 اور اوس پر قبضہ کر لیا اور حضرت زکریا علیہ السلام کی درگاہ کو پایا اور یوں نے
 اوسکو گرجا گھر بنا لیا تھا بادشاہ نے جیسی درگاہ پہلے تھی ویسی پھر بنا دی پھر
 کا قصد کیا اور اوسکو گھیر لیا یہاں تک کہ وہاں کے لوگوں نے اس پر

شہر سوئب دیا اور نابلس اور اسکی علاقہ سب حسام الدین کے قبضہ میں آئے اور وہاں کے اکثر لوگ مسلمان تھے اور فرنگیوں کے ہاتھ سے بڑی مصیبتیں تھیں اور فوج بہت اچھا قلعہ تھا وہ قلعہ بھی اون لوگوں نے بادشاہ کے حوالے کر دیا اور اس نواح میں جو کچھ تھا جیسو د پوریہ اور حیدرین اور درعین اور طوالیہ اور لجون اور مسیان اور فیوانہ جو کچھ طبریہ میں ہے وہ سب حوالے کر دیا پھر بادشاہ نے اپنی بیٹی تقی الدین کو قلعہ میں رہنے پر بھیجی تقی الدین نے جا کر اسکو گھیر لیا وہاں والوں نے امان مانگی اور قلعہ کو خالی کر دیا پھر بادشاہی لشکر کے کچھ لوگوں کے ساتھ صور کی طرف چلے گئے اور بادشاہ حیدر پراوت سے وہاں کے حاکم نے کنجیان بھیج دیں اور شہر خالی کر دیا بادشاہ نے اس پر قبضہ کر لیا اسلا کے خندے وہاں کھڑے ہوئے جمعہ اور جماعت قائم ہوئے پھر بادشاہ بیروت کی طرف چلے وہاں والوں نے امان مانگی بادشاہ نے امان دی اور دمشق سے قابض کے بیٹے صفی کا خط اون پاس پہنچا وہیں لکھا تھا کہ حبیل کا حاکم شہر سوئب دیتا ہے اور کہتا ہے مجھ کو چور دو وہ قیدی تھے بادشاہ نے حکم دیا کہ اسکو حاضر کرو وہ حاضر کیا گیا اور سنی شہر سوئب کا اقرار کیا بادشاہ نے اسکو چور دیا اور حیدر اور بیروت اور حبیل کے اکثر لوگ مسلمان تھے اور فرنگیوں کے ساتھ رہنے سے بڑی ذلت میں تھے اللہ نے انکو اس مصیبت سے نکالا اور کافروں میں سے جو کوئی امان مانگتا تھا وہ صور کی طرف جاتا تھا وہ انکا گھر ہو گیا جو جو شہر فتح ہوئے وہاں کے لوگ سب صور میں جمع ہو گئے اور مرکیس بہت بڑا ڈھبٹ کافر تھا وہ صور تک پہنچا اور ٹاپوں تک اپنی قاصد بھیج کر فوجیں جمع کرو اور خندق کو دنا شروع کیا جب بادشاہ نے بیروت اور حبیل کو فتح کر کے فراغت پائی کیلشتی میں صیدا صرف رہا اور انکا گذر ہوا اور صور کی طرف آئے اور اپنے بہائی سے ملے اور عسقلان پر اترے اور اسکو گھیر لیا اور خوب لڑائی ہوئے پھر نصرانی لوگ عسقلان کے دی دیئے پر راضی ہوئے اور بادشاہ نے عسقلان کے طرف چلنے میں رملہ اور مینا اور بیت اللحم اور بلد الخلیل کو لے لیا تھا بادشاہ وہاں ٹھہرے

رہی یہاں تک کہ قلعہ داروم اور غزہ اور نظرون اور بیت جبریل پر قبضہ کر لیا اب یہ بیان ہے کہ اسد
 نے مسجد بیت المقدس اور شہر یروشالم اور صیہون پھر محمدیوں کو دیدیا مولا ماجیر الدین
 لکھتے ہیں کہ صلاح الدین بادشاہ نے عسقلان سے بیت المقدس کی طرف کوچ کیا
 شہر بیت المقدس میں جو فرنگی تھے انکو خبر ہو چکی اور ان کے دل میں بڑا دہڑکا
 پڑ گیا فرنگیوں کے رئیسوں میں سے وہاں بالیان تھا بیٹا بارزان کا بادشاہ پچم کیطرن
 سے اتوار کے دن رجب کی پندرہویں کو شہر بیت المقدس پر اترے اور شہر میں اس
 دن ساٹھ ہزار لڑنے والے فرنگی تھے وہ بہت شدت سے لڑے رجب کی بیسویں کو
 بادشاہ اوترکیطرن گئے اور منجیق یعنی گوہن کہڑے گئے اور ان کو ہینکا بیان تک
 کہ اکثر دیواریں ڈھسے پڑیں پھر مسلمانوں نے دیواروں کو وادی جہنم کیطرن سے
 کہو دا اور بڑی لڑائی ہوئے فرنگیوں میں سے بارزان کا بیٹا امان مانگنے کو نکلا بادشاہ
 نے فرنگیوں سے صلح کر لی اور جمعہ کے دن نماز کے وقت رجب کی ستائیسویں کو فرنگیوں
 نے مسلمانوں کو شہر سوپ دیا اور سوال کیا کہ ہم بیان رہیں اور جزیہ دین
 اور تمہاری پناہ میں داخل ہوں بادشاہ نے مان لیا جب شہر بیت المقدس پر
 بادشاہ کا قبضہ ہو گیا بادشاہ نے حکم کیا کہ محراب کو ظاہر کرو اور نصرانیوں نے محراب
 کے آگے ایک دیوار کھڑی کر دی تھے اور قبلہ کی پچم کیطرن ایک بڑا گہرا ایک
 گرجا بنا یا تھا بادشاہ نے محراب کے آگے کی سب عمارتیں ڈھا دیں اور منبر
 کھڑا کیا اور محراب کو ظاہر کیا اور کہنبوں کے بیچ میں جو کچھ انہوں نے بنا یا تھا
 سب توڑ ڈالا اور مسجد میں فرش بچائے اور قندیلین لٹکائیں اور بادشاہ عادل
 نور الدین شہید نے حلب میں ایک منبر بنا یا تھا اور کہہ دیا تھا کہ یہ بیت المقدس
 کے لئے ہے صلاح الدین بادشاہ نے وہ منبر منگایا اور اس کو مسجد اقصیٰ میں رکھا
 مولا ماجیر الدین فرماتے ہیں کہ وہ ہمارے زمانہ میں موجود ہے اور صخرہ پر یعنی اول
 بڑے چٹان پر فرنگیوں نے ایک گرجا بنا یا تھا اور اس میں تصویریں بنائی
 تھیں بادشاہ نے اس نئے عمارت کو توڑ ڈالا اور جیسا پہلے تھا ویسا پھر بنا یا اور

ایک امام اچھا پڑھنے والا وہاں مقرر کیا اور بڑی چٹان مین اور مسجد اقصیٰ کے محراب مین بہت قرآن شریف رکھ دی اور بڑی چٹان کے واسطے اور مسجد اقصیٰ کے واسطے خادم مقرر کئی پھر بادشاہ نے عمارت بنا نا شروع کیا اور مسجد اقصیٰ کا محراب سنگ رخام سے بنوایا اور اوس پر سنہرے نگون مین یہ لکھا جو میں نے پڑھا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم حکم کیا اس پاک محراب کے نئی سرے سے بنانے کا اور مسجد اقصیٰ کے بنائیکا جسکی بنیاد اللہ کے دست اور ہے اللہ کے بندی اور اسکے دوست یوسف نے جو ایوب کا بیٹا ہے بادشاہ ناصر صلاح الدین والدین جس وقت اللہ نے اوس کے ہاتھ پراو سکوفتح کیا سن پانسو تر اسی مین اور وہ اللہ سے مانگتا ہے کہ اللہ اوسکو اس نعمت کی شکر کی توفیق دے اور اپنی بخشش اور رحمت کا بڑا حصہ دے فائدہ حقیقت مین مسجد اقصیٰ اور بیت المقدس ساری مسجد کا نام ہے اس مسجد کے اندر جو ایک جمعہ مسجد ہے جس مین منبر اور محراب ہے اور اوس کو لوگ مسجد اقصیٰ بولتے ہین یہاں اوسی کا ذکر ہے اور بیت المقدس کا لفظ ساری شہر کے حق مین بھی بولا جاتا ہے مولانا جلال الدین رح نے بھی فضائل بیت المقدس مین اس فتح کا احوال بڑی دہوم سے لکھا ہے اور لکھا ہے کہ جس دن یہ پاک شہر فتح ہوا قاضی محیی الدین رحم جو حضرت عثمان رضی کی نسل مین تھے اونہوں نے صلاح الدین بادشاہ کے حکم سے خطبہ سنایا اور بہت کچھ فضیلتیں اس پاک شہر کی اور اوس پاک مسجد کی بیان فرمائیں وہ خطبہ مولانا نے نقل کیا ہے اوس کا خلاصہ یہ ہے کہ پہلے قرآن کی آیتیں پڑھیں جن مین اللہ کی تعریف ہے پھر کلمہ شہادت کا پڑھ کر چارون اصحابون کی تعریف کر کے فرمایا اے لوگو تم خوشی کرو کہ اللہ تم سے بہت خوش ہوا اور اللہ کا شکر کرو کہ اللہ نے اس پاک شہر کو کافروں کے ہاتھ سے چھوڑا کر ملک دیا یہ وہ مقام ہے جہاں سے تمہاری بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو مہراج ہوا اور یہ مقام پیغمبرون اور اولیاءون کا ہے یہاں پیغمبر دفن ہوئے ہین یہاں اللہ کا پیغام اوترا ہے یہ وہ مسجد ہے جہاں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغمبرون اور فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھی ہے یہ وہ شہر ہے جہاں اللہ نے اپنی بندے اور پیغام پہنچایا

عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجا اگر تم اللہ کے پسند کیے ہوئے نہ ہوتے تو تم کو یہ فضیلت نہ دیتا تم وہ لوگ ہو کہ تمہارے ہاتھ پر حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے ظاہر ہوئے اب تم اس نعمت کی اچھی طرح قدر کرو اور اللہ کا شکر ادا کرو یہ وہ فتح ہے جس میں آسمان کے دروازے کھولے گئے اور فرشتے خوش ہوئے اور پیغمبروں کی آنکھیں کھل گئیں اور یہ اللہ کے بندوں کے خوشی کے واسطے اپنی جان بچاؤ اور خبردار یہ خیال نہ کیجیو کہ یہ فتح تمہاری تلواروں کے زور سے ہوئی ایسا نہیں ہے قسم اللہ کی مدد فقط اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے حکمت والا ہے اے اللہ کے بندو ایسا نہ کہ اتنا بڑا نیک کام کر کے کوئی بڑا گناہ کرو اور خبردار جہاد میں مشغول رہو اور باقی زمین کو ان ناپاکیوں سے پاک کرو تو لا نا مجیر الدین لکھتے ہیں کہ ایوب کی اولاد میں جو بادشاہ تھے انہوں نے مسجد اقصیٰ میں اچھے اچھے کام کئے انہیں میں سے ہین بادشاہ عادل سیف الدین ابوبکر جو صلاح الدین کے بہائے تھے اور لقی الدین عمر ابن شاہنشاہ نے اچھا کام کیا صفحہ کے قبہ میں ایک جماعت کے ساتھ حاضر ہوئے اور اس کی زمین کو اپنے ہاتھ سے جھاڑا پھر اس کو پانی سے کئی بار دھویا پھر پانی کے بعد گلاب سے دھویا اور اسکی دیواروں کو پاک کیا اور دھویا اور دیواروں پاس خوشبو سلگائی پھر بہت سامان محتاجوں کو بخشا اور اسی طرح بادشاہ افضل نور الدین علی نے اور بادشاہ عزیز عثمان نے اس پاک مقام میں طرح طرح کے حسنات اور خیرات کئی ہین اور وہ جو حضرت داؤد علیہ السلام کا محراب ہے جو مسجد اقصیٰ سے باہر شہر کے دروازے کے پاس ایک قلعہ میں ہے حاکم اس قلعہ میں رہا کرتا تھا اور یہ دروازہ قدیم سے باب المحراب کہلاتا تھا اب باب الخلیل کہلاتا ہے بادشاہ نے اس محراب پاک کی بڑی خدمت کی ایک امام کو اور اذان کہنے والوں کو اور خادموں کو وہاں مقرر کیا اور سب مسجدوں اور درگاہوں کے بنائیک حکم کیا اور یہ قلعہ جس جگہ پر ہے وہاں حضرت داؤد علیہ السلام کا گھر تھا اور بادشاہ عادل یعنی سیف الدین صیہون کے گرجے میں اور اوان کی فوجیں اپنے خیموں میں اس کے دروازے پر اوتری

ہوئی تین فائدہ پہلے بھی قلعہ صیون کہلاتا تھا جب حضرت داؤد علیہ السلام بیان آکر
 رہے تب سے سارا شہر یہوشالم صیون کہلایا مولانا مجیر الدین فرماتے ہیں کہ بادشاہ
 نے اپنے رفیق علماؤں سے مشہورہ پوچھا کہ ایک مدرسہ شافعی علماؤں کے واسطے
 اور ایک سراسوفیون اور درویشوں کے لئے بنائی جاوے وہ گرجا جو صندھ کہلاتا تھا
 اور لوگ کہتے ہیں کہ اوس میں حضرت مریم کی مان حنہ کی قبر ہے اور وہ گرجا باب لاسباط
 کے پاس ہے اوسکو مدرسہ بنایا اور وہ جو رضاری کے سردار کا گرجا تھا اور وہ قمامہ کے
 گرجا کے قریب تھا اوسکو سرائنایا اور اچھی اچھی خیراتیں وہاں مقرر کیں اور قمامہ کا گرجا
 بند کر دیا اور رضاری کو اوس کی زیارت سے روک دیا بعضوں نے کہا تھا
 کہ اسکو ڈھا دو اور بعضوں نے کہا مت ڈھاؤ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب بیت المقدس
 کو فتح کیا تھا اس گرجے کو نہیں ڈھایا تھا فائدہ یہ گرجا اوس مقام میں تھا
 جہاں وہ شخص سولی دیا گیا جس کی صورت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سی ہو گئی
 تھی مولانا جلال الدین رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ لوگوں نے جب بیت المقدس کے فتح
 ہونے کے خبر سنی دور دور کے رستوں سے زیارت کے لئے آئے اور بیت المقدس
 سے کعبہ شریف کا احرام باندھا اب یہ بیان ہے کہ صلاح الدین وغیرہ نے
 شام کے اور شہروں پر جہاد کیا مولانا مجیر الدین رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ صلاح الدین
 بادشاہ بیت المقدس میں رہے اور جو قلعے وہاں باقی تھے ان پر قبضہ کیا پھر
 رمضان میں صورت تک پہنچے اور اوس کو گیر لیا اور کام مشکل پڑ گیا اور فتح مشکل
 ہو گئی اور خبر آئے کہ ہرنین کا قلعہ فتح ہوا پھر بادشاہ عکا کی طرف تشریف لے گئے
 اور دارالاسبتار کو آدھا صوفیوں کے واسطے سرائنایا اور آدھا علماؤں کیواسطے
 مدرسہ بنایا اور بڑے پادری کے گھر کو غریبوں کا دارالشفایا پھر چھٹی صدی کا
 چوراسیوان برس شروع ہوا تب بادشاہ چلے اور قلعہ کو کب کی طرف اترے
 اور بہاء الدین قراقوش کو حکم کیا کہ عکا کو بناؤ اور آدمیوں سے اور مال سے اذکو
 مدد دی بہاء الدین نے عکا کا بنانا اور اوسکی دیواروں کا مضبوط کرنا شروع کیا

پہ بادشاہ نے غور کا قلعہ فتح کیا پھر انظرطوس کو لوٹا اور وہاں کے لوگوں کو قید کیا پھر جبلہ
 کو گیرا وہاں کے لوگوں نے امان مانگے اور مسلمانوں کو شہر سوپ دیا پھر لا ذقیہ
 فتح کیا پھر نصیبون کو گیرا اون لوگوں نے امان مانگے اور شہر سوپ دیا اور بادشاہ
 نے بہت قلعے فتح کئے اللہ نے ہر غلبہ محمدیوں کو فتح دے پھر تاسیون برسنیوں
 نے غلبہ کر کے عکا کو مسلمانوں سے لے لیا اور فرنگے یا فامین او ترے وہ ایک
 شہر ہے بیت المقدس اور عسقلان کے بیچ میں اور بادشاہ نے اوس کو
 معنی عسقلان کو ڈھایا کیونکہ اوس کو بچا نہ سکے اور وہ بڑا عمدہ شہر تھا سو ویران
 ہو گیا پھر بادشاہ نے لڈکوا اور قلعہ رملہ کو ویران کیا مولانا مجیر الدین رحمہ دوسری
 جگہ لگتے ہیں کہ عسقلان ہمارے وقت تک آباد نہیں ہوا اور لڈکے ذکر میں لکھتے
 ہیں کہ وہ مضبوط شہر تھا اور صلاح الدین بادشاہ نے جب اوس کو ویران کیا
 تو وہ گانون ہو گیا مگر وہ خوبصورت ہے اور اوس پر رونق ہے اور جناب پیغمبر صلی
 اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو لڈکے دروازے
 پر قتل کریں گے اور رملہ کے ذکر میں لکھا ہے کہ صلاح الدین نے اوسکے قلعہ کو ڈھایا تھا
 اور اب ہمارے وقت میں اوس شہر کی تھائی بلکہ چو تھائی بھی نہیں رہے مگر وہاں
 لوگ بیچنی اور خریدنے کا قصد کرتے ہیں اور وہ برزق کی برکت سے خالی نہیں ہے
 پیغمبروں اور اصحابوں اور علماؤں اور اولیاءوں کی برکت سے جو وہاں کے رہنے
 والے ہیں مولانا مجیر الدین لکھتے ہیں کہ بادشاہ ہر روز سوار ہوتے تھے اور کافروں
 کے قتل کرنے سے خالی نہیں رہتے تھے اور بادشاہ نے ذیقعدہ میں بیت المقدس
 کی طرف کوچ کیا اور ایک گہرخی خندق کو دے کا حکم کیا اور شہر بنیاد بنائی اور نئے برج
 لڑائے کے قابل باب العمود سے باب الحواب تک بنائے اور باب الحواب وہی ہے
 جو اب باب الخلیل کہلاتا ہے بادشاہ نے بہت مال وہاں خرچ کئے اور وہ برج بڑے
 بڑے پتھروں سے بنائی اور بادشاہ ہر روز سوار ہوتے تھے اور عمارت دیکھنے آتے
 تھے اور پتھروں کو اپنے زمین پر رکھ کر لاتے تھے اور بہت لوگ اون کے ساتھ

نکلے تھے اور پتھر اوٹھا اوٹھا کر لائے تھے اور خود بادشاہ اور اون کے امیر امرا اس کام
 میں مشغول ہوتے تھے اور علما اور قاضی اور صوفی اور اولیا اور لشکری اور عوام
 لوگ سب جمع ہوتے تھے توڑی مدت میں وہ کچھ بنایا جس کا برسوں میں بنانا مشکل
 تھا پھر اٹھاسیویں برس فرنگیوں نے عسقلان کی عمارت کا بنانا شروع کیا اور
 قلعہ داروم پر غلبہ کیا اور وہ مصر کی حد پر ہے غزہ کے نیچے اور بادشاہ شہر
 بیت المقدس میں رہے اور بہت لڑائیاں ہوئیں پھر بادشاہ نے یا فاشہ فتح کیا
 پھر بادشاہ نے فرنگیوں سے تین برس اور آٹھ مہینے کی صلح کی اس شرط پر کہ یا فاشہ
 قیسا ریہ اور عکا اور صور تک فرنگیوں کے قبضہ میں رہے اور عسقلان ویران رہے
 پھر بادشاہ شہر بیت المقدس کی طرف پلٹ آئی اور سب فرنگیوں کو قمامہ کے گرجے کی
 زیارت کا اذن دیا اور درویشوں سے اونکا احوال پوچھا اور مدرسہ صلاحیہ اور خانقاہ
 کی خیراتیں بڑا دین اور وہاں سے باہر نکل کر قلعہ صفد اور قلعہ تبنین کی عمارت بنانے
 کا حکم کیا اور عین الذہب اور مرج عیون تک اترے اور صیدا کے علاقے سے
 آگے بڑھ گئے اور میں جگہ اترتے تھے وہاں کا بندوبست کرتے تھے اور اوسکی
 عمارتوں کے بنانے کا حکم کرتے تھے تو اسیویں برس صفر کے مہینے میں اونہوں نے
 انتقال کیا مسلمانوں پر اون کے مرنے کی بڑی مصیبت گذری ابن اثیر رحمہ اللہ تاریخ
 کامل میں صلاح الدین بادشاہ کی عاجزی اور صبر اور تحمل اور سخاوت کی بہت تعریف کی
 ہے مولانا جلال الدین رحمہ اللہ نے تاریخ مصر میں لکھا ہے کہ صلاح الدین بادشاہ اپنے
 دونوں بیٹوں افضل اور عزیز کو لیکر سلفی سے حدیث سننے کے لئے اسکندریہ
 تک گئے یہ بات بعد ہارون رشید کے کسی بادشاہ نے نہیں کی تھی البتہ
 ہارون رشید اپنے دونوں بیٹوں امین اور اسون کو لیکر امام مالک کے پاس
 موطا کے سنی کو گئے تھے ایسا ہی لکھا ہے سبکی نے طبقات میں اور سلفی کے احوال
 میں مولانا لکھتے ہیں کہ وہ حافظ ابو طاهر عماد الدین احمد ابن محمد ابن احمد صفحہ
 ۱۰۱ میں اون کے سندا و بیچ تھے علم حدیث میں اپنے وقت میں یکتا تھے اسکندریہ

میں رہتے تھے مولانا مجیر الدین کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ صلاح الدین کے بعد شام کا ملک کئی بادشاہوں میں تقسیم ہوا پھر بادشاہ سیف الدین ابوبکر جو صلاح الدین کے بہائی تھے انہوں نے دمشق لے لیا اور ترانوے برس فرنگیوں نے بیروت کے قلعہ پر غلبہ کیا اور سیف الدین بادشاہ یافا کی طرف چلے اور تلوار سے اوس کو فتح کیا اور چھانوے برس سیف الدین بادشاہ مصر کی سلطنت پر قائم ہوئے اور حلب میں اون کے نام کا سکہ غیاث الدین بادشاہ نے جاری کیا اور سارا ملک شام اور مصر اور پورب کا اون کے قبضہ میں آیا جب چھ سو برس پوری ہوئے تاریخ المتخلفا میں ہے کہ فرنگیوں نے دریائے نیل پر ہجوم کیا اور شہر فوہ کو لوٹا اور پلٹ گئے ساؤتین صدی کے پہلے برس فرنگیوں نے قسطنطنیہ پر غلبہ کیا اور رومیون کو وہاں سے نکال دیا اور قسطنطنیہ رومیون کے ہاتھوں میں تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے پہلے سو وہ فرنگیوں کے ہاتھ میں ساٹھ برس تک رہا پھر رومیون نے اون سے لے لیا مولانا مجیر الدین رحر لکھتے ہیں کہ ساؤتین صدی کے پہلے برس میں سیف الدین بادشاہ نے یافا فرنگیوں کو دیدیا اور عکا والون سے صلح کے اور چوتھے برس طرابلس والے سے صلح کی اور چودھویں برس فرنگیوں نے مسلمانوں کے شہروں کو بمیان سے نابلس تک لوٹا اور عکا کی طرف پلٹ گئے پھر پندرہویں برس دمیاط پر اور ترے سیف الدین نے اون کو دمیاط سے لڑ کر ہگادیا پھر انتقال کیا انداون پر رحم کرے بعد اون کے ملک مصر میں اونکا بیٹا کامل بادشاہ ہوا اور شام میں اون کا بہائی عیسیٰ بادشاہ ہوا سو لہویں برس فرنگیوں نے دمیاط پر قبضہ کر لیا اور جمعہ کی مسجد کو گر جانا لیا پھر عیسیٰ بادشاہ نے شہر بیت المقدس کی شہر نیابہ کے دیواروں کو ویران کر دیا تاکہ فرنگی وہاں آنیکا ارادہ نہ کریں اٹھارہویں برس دمیاط مسلمانوں کے قبضہ میں آیا چوبیسویں برس عیسیٰ بادشاہ نے انتقال کیا اوس کی بعد اسکا بیٹا ناصر بادشاہ صلاح الدین داؤد بادشاہ ہوا چیسویں برس ایوب کے یعنی صلاح الدین کے باپ کی اولاد

میں جو بادشاہ تھے سب میں پہوٹ پڑ گئے اس باعث سے فرنگیوں نے زور پکڑا اور کامل بادشاہ نے اپنے بھتیجے ناصر داؤد سے دمشق کے چہین لینے کا قصد کیا اور اپنے بہائی کو دمشق کے گہرنے کے لئے بھیجا اور کامل بادشاہ نے شہر بیت المقدس انہرطون کو سوپ دیا انہرطون فرنگی بولی میں امیرون کے سردار کو کہتے ہیں سوا و سکو یہ پاک شہر دے دیا اس شرط پر کہ شہر پناہ کی دیواریں ویران رہیں اور فرنگی او کو نہ بنا دیں اور صخرہ پر کے قبہ میں اور مسجد اقصیٰ میں دخل نہ دیں مسلمانوں پر اسکا بڑا صدمہ ہوا اوس وقت ناصر داؤد گھر سے ہوئے تھے تاکہ دمشق اون سے چہین لیا جاوے ناصر داؤد نے اپنے چچا کامل بادشاہ کو ملامت کرنا شروع کیا اور دمشق میں شیخ شمس الدین یوسف تھے جو ابن جوزی کے نواسے تھے وہ وعظ فرمایا کرتے تھے لوگ او کو بہت مانتے تھے ناصر داؤد نے او کو حکم کیا کہ وعظ کی مجلس کریں اور آئین شہر بیت المقدس کی فضیلتیں بیان فرما دیں اور یہ بیان کریں کہ فرنگیوں کے ہاتھ میں اوسکی دیدینے سے مسلمانوں پر بڑا صدمہ ہے اونہوں نے بڑی مجلس جمع کی اور وعظ فرمایا اور بیت المقدس کی تعریفوں میں ایک قصیدہ پڑھا اوس میں ایک شعر کا یہ مطلب تھا کہ آئینوں کے پڑھنے کا مقام تلاوت سے خالی ہے اور جو اللہ کے پیغام اور کلام کا مقام ہے اوسکا میدان خالی ہے یعنی حضرت عیسیٰ اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کا اور بہت پیغمبروں کا یہ مقام ہے اللہ کا کلام پیغمبروں پر بیان اور تار ہا ہے افسوس ایسا پاک شہر کافروں کے ہاتھ میں پڑ گیا اور قرآن کا بڑھنا بیان سے موقوف ہو گیا یہ سکر لوگ خوب چلا کر روئی پھر کامل بادشاہ نے دمشق سے لیا اور اپنے بہائی موسیٰ کو دیدیا اور ناصر داؤد کو اوس کی عوض کرک اور شوک اور ہلقا اور صلت اور اغوار دیدیا موسیٰ بادشاہ پین تیسویں برس مر گئے اور اون کا بہائی صالح اسمعیل اون کے بعد دمشق کا حاکم ہوا اور کامل بادشاہ بچے پین تیسویں برس مر گئے اور چہ تیسویں برس بادشاہ صالح نجم الدین ایوب جو کامل بادشاہ کا بیٹا تھا دمشق پر اور اوس کے علاقوں پر غالب ہوا پھر ناصر داؤد بادشاہ

نے شہر بیت المقدس لینے کا قصد کیا اور فرنگیوں نے کامل بادشاہ کے مرنے کے
 بعد اس کا قلعہ آباد کیا تھا مرنے اور سکون اور فتح کیا اور قلعہ کو ویران کیا پھر کتالیسویں
 برس دمشق کے حاکم صالح اسمعیل نے ناصر داؤد کے ساتھ ایک کیا اور دونوں
 نے فرنگیوں سے موافقت کر لے اور طبریہ اور عسقلان اون کو دیدیا فرنگیوں نے اون
 دونوں کا قلعہ آباد کیا اور دونوں بادشاہوں نے شہر بیت المقدس تمام زیارت
 کے مقاموں سمیت فرنگیوں کو دیدیا قاضی جمال الدین نے کہا ہے کہ میں اون
 دونوں بیت المقدس میں گذر تو مینے دیکھا کہ پادریوں نے بڑی چٹان پر نذر کے
 واسطے شراب رکھی تھی پھر بادشاہ صالح نجم الدین ایوب نے خوارزم کے لوگوں
 کو بلایا تاکہ اپنے چچا صالح اسمعیل سے لڑے اور وہ لوگ اسکی مدد کریں خوارزم
 کے لوگ چلے اور سن بالیس میں غزہ تک پہنچے اور مصر کی بہت فوجیں اون سے
 مل گئیں اور دہر سے صالح اسمعیل نے دمشق کا لشکر بھیجا اور فرنگیوں کو بلایا بہت سے
 فرنگی جمع ہو کر آئے اور ناصر داؤد حاضر نہن ہوا غزہ کے میدان میں لڑائے ہوئے
 دمشق کا لشکر اور فرنگی بہاگے اور مصر اور خوارزم کے فوج نے اون کا بھیجا کیا اون
 میں سے بہت لوگوں کو قتل کیا اور بادشاہ صالح ایوب نے غزہ پہ اور دریائے
 کتاریہ کے شہروں پر اور بیت المقدس پر غلبہ کیا پھر تین تالیسویں برس صالح
 ایوب بادشاہ کے لشکر نے دمشق کو صالح اسمعیل سے لے لیا پھر تین تالیسویں
 برس عسقلان کا قلعہ اور طبریہ کا قلعہ فتح ہوا اور یہ فتح بیت المقدس کی جو بالیسویں
 برس میں ہوئی یہ آخری فتح ہے پھر اس وقت سے بیت المقدس اس وقت تک
 مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے مولانا جلال الدین رحم تاریخ مصر میں لکھتے ہیں کہ
 سین تالیسویں برس فرنگیوں نے دیماط پر غلبہ کیا اور صالح بادشاہ اون پر جہاد
 کرنے کو طیار تھے کہ ایک ایک اون کا انتقال ہوا اون کا بیٹا توران شاہ بادشاہ
 ہوا اس نے فرنگیوں پر جہاد کیا اور مسلمانوں کے لشکر میں شیخ عز الدین ابن عبد
 السلام بھی تھے پہلے غلبہ فرنگیوں کا ہوا اور مسلمانوں پر زور کی آمد ہے چلے شیخ

عزالدین ابن عبدالسلام نے اپنے ہاتھ سے ہوا کی طرف اشارہ کیا اور بلند آواز سے فرمایا
اے ہوا اون کو کپڑے کئے باریون فرمایا تو ہوا فرنگیوں کے جہازوں پر پلٹ گئی ہوا
نے جہازوں کو توڑ ڈالا اور مسلمانوں کی فتح ہوئے اور اکثر فرنگی ڈوب گئے اور
ایک مسلمان بچہ چلا کر کہا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے حکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت
میں ایسا شخص دکھلایا کہ ہوا کو اللہ نے اوسکا تاج دار کر دیا اور وہ بدمذہب کا دن محمد
کی تسیرے تھی اب ان لڑائیوں کا حال نصاریٰ کی کتابوں سے لکھا
جاتا ہے سیدہ منصور علی صاحب دہلوی نے تاریخ نبیت المقدس میں تاریخ جاننے
والے نصاریٰ کی کئے کتابوں سے ان لڑائیوں کا احوال لکھا ہے اوسکا خلاصہ
یہ ہے کہ اوس زمانہ میں نصرانی لوگ جو یروشالم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش
کے مقام کی زیارت کے لئے اور جہان اونکو آپکی قبر کا گمان تھا اوس کی زیارت کے
لئے جاتے تھے تو ترک لوگ یعنی مسلمان اون کے ساتھ ذلت اور سیرجی سے پیش
آتے تھے اس باعث سے ایک نصرانی فرانسیسی فقیر شہر دہلوی نصاریٰ کو لڑائی
کے لئے بڑکا تاہرا کہ یروشالم کو مسلمانوں سے چین لو تو تم بہشت میں جاؤ گے وہ فقیر
سن ایک ہزار چنانچہ عیسوی میں تین لاکھ کی اور ایک کتاب میں ہے کہ اتنی ہزار
کی فوج لیکر یروشالم کے لینے کے لئے روانہ ہوا نصاریٰ کے جس ملک میں یہ لوگ
نکلے تھے فوج کسٹ اور لوٹ پاٹ چا دیتے تھے کیونکہ اونکو یہ گمان تھا کہ ہمارے
سب گناہ معاف ہیں جب قسطنطنیہ میں پہونچے فقط بیس ہزار رہ گئی یہ فوج ایشیا میں
ہی پونہچنی نہیں پائی تھے کہ سلطان سلیمان نے اونکو خوب طرح قتل کیا اور لشکر کو تکی اور
بوٹی کر ڈالا اور بھی کئی فوجیں لگیں سب تباہ ہوئیں آٹھ لاکھ پچاس ہزار نصرانی اس
پہلی جنگ میں قتل ہوئے پھر اتنی ہزار کی ایک فوج اور ایک کتاب میں ہے کہ سات
لاکھ کے قریب شہر قسطنطنیہ میں جمع ہوئی اور گاڈ فری فرانسیسی کے ساتھ چلے
اور ہون سنے بہت شہر دہلوی کو لے لیا اور ایک ہزار ننانوے عیسوی میں یروشالم
کے قریب پہونچے اور اودن کی نگاہ اوس خوبصورت شہر پر پڑی ماری خوشی کے چلا اودھی

کہ یروشالم یروشالم بہت لوگ جانوروں سے اوتر کر تنگی پاؤں چھے اور بعضوں نے زمین
 چومی اور بیٹھے روی جب دہاوا کیا مسلمانوں نے بڑی مردانگی اور بہادری سے اونکا
 مقابلہ کیا مگر یہ لوگ دیواروں کو توڑ کر شہر میں آسے پڑے لڑکوں اور بوڑھوں اور
 جوانوں اور عورتوں کو سب قتل کیا کسی پر رحم نہ کیا ستر ہزار مسلمانوں کو قتل کیا اور
 یہودیوں کو ادن کے گرجے میں جلا دیا اور یروشالم کو لے لیا مگر فقط ساٹھ ہزار آدمی بچے
 جیتے بچے اور گاڑ فری تھوڑی دنوں کے بعد مر گیا اور جو لوگ بچے ادن کو روز بروز دیس
 مسلمانوں سے لڑنا پڑا یورپ کے کتنی بادشاہوں نے بڑی بڑی فوجیں لیکر فلسطین
 پر چڑھائی کی سن گیارہ سو چالیس میں فرانس اور جرمنی اور اٹالیا کے لوگوں میں سے
 دو لاکھ آدمیوں کے قریب یہود کے زیر حکومت نکلے سلیمان بادشاہ نے اون سے فوج
 مقابلہ کیا اور یہود بادشاہ مر گیا پھر فرانس اور جرمن سے چالیس لاکھ آدمیوں کے
 زیادہ جمع ہوئے ان کو نیم کے سلطان نے جرمنیوں کو تکی اور بوٹی کر ڈالا پھر سن گیارہ
 سو ستاسی عیسوی میں مسلمانوں نے یروشالم کو لے لیا اسکے بعد پانچ لڑائیاں اور
 ہوئیں وہ سب بیکار ہو گئیں پہلے ایک فوج انگلستان کی اور ایک فوج فرانس کی اکھی
 ہوئے وہ سب جو ایک لاکھ تھے شہر یروشالم کے طرف چلے اور نصرانیوں نے چاہا
 کہ عسقلان لے لیوں تاکہ یروشالم پر حملہ کرنا آسان ہو جاوے صلاح الدین بادشاہ
 تین لاکھ کی فوج لے کر آئے لڑائی کے وقت مسلمان بہاگے اور قریب چالیس ہزار
 آدمیوں کے یہ ان میں قتل ہوئے نصرانی حکامین جا کر بافا میں اوترے فرانس
 کا بادشاہ بیمار سی کا بہانہ کر کے اپنے ملک کو چلا گیا انگلستان کا بادشاہ ریچرڈ اسقدر
 قریب پہنچنے کے لائق ہوا کہ جہان سے یروشالم نظر آتا تھا لیکن اسوقت انگلستان میں
 اور اسکی فوج میں ایسے جھگڑے اٹھے کہ وہ لاچار ہو کر صلاح الدین سے صلح کر کے چلا
 گیا اکثر بادشاہ یورپ کے اسکے دشمن تھے وہ فقروں کا بیس کر کے نکلتا بھی ایک
 دشمن نے اسکو قتل کر لیا وہ بہت کچھ روپیہ دیکر چوٹا اور سن گیارہ سو بانوے میں لندن
 میں داخل ہوا پھر گیارہ سو چھانوے میں صلاح الدین نے جبکا نصرانی ہی ادب کرتے ہیں

اتعال فرمایا اس بادشاہ نے جب یروشالم کو فتح کیا نصرانی قیدیوں پر نہایت مہربانی کی
 ورجو لوگ اپنے چھوڑ والی نہیں دی سکتے تھے انکو مفت چھوڑ دیا اور نصرانی امیرون
 کو اذن دیا کہ بیماروں کے ساتھ سرکاری شفا خانوں میں حاضر ہوں اوس کے مرنے کے
 بعد سن گیارہ سو ستانوے میں مہنری بادشاہ چالیس ہزار کی فوج لیکر چلا اور بیروت
 کو لیا اور امید پڑی کہ یروشالم کو اب جلد مسلمانوں سے چھین لین گے لیکن جاکر
 کی آمدنی ساری ہمتیں توڑ دیں اوسکی عوض میں تہاران کو گیر لیا آخر اندھیری رات
 میں نصاری کا سردار بہاگ گیا صبح کو یہ دیکھنے میں آیا کہ سارا لشکر کجلی اور گرج کا
 مارا ہوا بہاگ چلا جاتا ہے پھر سن بارہ سو بارہ میں تیس ہزار لڑکے بارہ بارہ برس
 کے جمع ہوئے اور لڑکیاں بھی مردانہ ہمیں کر کے گھوڑوں پر سوار اور پیادہ جمع
 ہو گئیں تمام فرانس میں یہ شعلہ پھیل گیا یہ سب گیت گاتی ہوئی یروشالم کے شوق
 میں چلے جاتے تھے راہ میں لوٹے گئے اور دوسو دگر وں نے اقرار کیا کہ ہم تم کو خدا کے
 واسطے ہودیہ میں پہنچا دیں گے یہ لڑکے سات ہزاروں میں سوار ہو کر چلے دو جہاز
 لوٹ گئے اور جہازوں میں تھے سب ڈوب گئے پانچ جہاز مصر میں پہنچی وہاں سب
 غلامی میں بیچے گئے جب دوسو برسوں تک یورپ کے زبردست زبردست بادشاہ
 مسلمانوں سے لڑ رہے تھے اور ساٹھ لاکھ نصرانی جان دی چکے تھے تب سن بارہ
 سو اکیانوے میں ترکوں نے یعنی مسلمانوں نے شہر تلکیس لے لیا جو فلسطین
 میں نصاری کا پہلا قلعہ تھا یعنی نقطہ یہی باقی تھا اور سن چودہ سو تیرہ میں سلطان
 محمد بادشاہ نے قسطنطنیہ کو فتح کر کے یونانی سلطنت کو نیست کر دیا پھر
 انہوں نے اپنے سلطنت کو ملک ہنگاریا تک بڑھایا اور وہاں سے ایمان پر چڑھائی
 کرنے کی تیاری کی اسے ایمان والو دیکھو یہ پیش خبری چو اسیویں زبور کی محمدیوں
 پر کیسی مطابق پڑی کہ وہ قوت پر قوت بڑھاتے ہوئے پہلے جاوین گے اندک کے آگے
 صیہون میں حاضر ہو گئی اور دیکھو یہ پیش خبری چو اسیویں زبور کی کیسے پورے
 ہوئے کہ صیہون کے ذکر کے بعد فرمایا تھا کہ بادشاہ جمع ہو کر آئی اور ایک ساتھ

گذرے وہ دیکھو فوراً دنگ ہوئے وہ حیران ہوئے اور بہاگ گئے کپکپی لئے اون کو دھان
 پکڑا اور دیکھو حضرت زکریا علیہ السلام کے بارہویں باب کی یہ پیش خبری کیسی پوری
 ہوئے کہ جب یروشالم گہرا جاویگا تب یروشالم آس پاس کی ساری قوموں کے لئے
 تہتر اہست کا پالہ ہوگا دیکھو نصرانی لڑتے لڑتے تک گئی مگر یروشالم میں غلبہ نہ پایا
 اب یروشالم کے لینے کا ارادہ کرتے ہوئے کانپتی ہیں پھر اللہ فرماتا ہے کہ میں
 اوس دن یروشالم کو ساری قوموں کے لئے ایک بہاری تہر کر دوں گا اور جو سب
 اوسکو اوٹھا وینگے ٹکری ٹکری کئے جاوین گے اے ایمان والو دیکھو اللہ نے یروشالم
 کو کیسا بہاری تہر کر دیا نصرانی فوجوں نے کیسی کیسے زور کئے مگر اس بہاری تہر کو اوٹھا نہ سکے
 اور ٹکری ٹکری کئے گئے اگر ستر ہزار مسلمانوں کو قتل کیا تو اللہ نے اونکی بدلے ساٹھ لاکھ
 نصرانیوں کو قتل کر دیا دیکھو محمدیوں نے اللہ کے حکم سے کلمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
 زور سے اس بہاری تہر کو کیسا اوٹھا لیا اور اب تک اللہ کے فضل و کرم سے اوٹھا
 ہوئی ہیں اللہ دکھلا رہا ہے کہ دیکھو محمدی لوگ جو سب پیغمبروں اور سب کتابوں کے
 ماننے والے ہیں وہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اور سب پیغمبروں کا ورثہ لینے
 کے لائق ہیں پھر دیکھو اللہ نے محمدیوں کی حکومت بڑا کر اوکو قسطنطنیہ تک پہنچایا
 دیکھو حضرت اشعیا علیہ السلام کے اونچا سوین باب کی پیش خبری کیسے پورے ہوئے
 کہ تیرے او جاڑنے والے تجھے نکل جاوین گے پھر فرمایا کہ تیرے او جاڑنے والے
 تجھے دور ہوں گے دیکھو نصرانی لوگ یروشالم سے کس قدر دور ہو گئے اور محمدی لوگ
 کما تک پہنچ گئے الحمد للہ رب العالمین اب مسیہ مہتہ المقدس کی خوبی اور
 خوشنماہی کا اور اوسمیں کے برکت کے مقاموں کا بیان ہے مولانا
 میر الدین غنوی رحمہ اللہ جو نوین صدے میں تھے وہ لکھتے ہیں کہ مسجد اقصیٰ کی لگے زمانہ میں
 عجیب صفتیں تھیں اور ہمارے زمانہ میں بھی اوسکے عمارت بہت اچھی اور بہت مضبوط
 ہیں اور قبلہ کے پاس مسجد کے سرے پر جو جمعہ کی مسجد ہے جس میں جمعہ کی نماز ہوتے
 ہے اور اب لوگ اوسکو مسجد اقصیٰ کہتے ہیں اوس جمعہ کی مسجد میں بھی بڑی عمارت ہے

اوسمین ایک ونچاقبہ ہے جس میں رنگارنگ سنگینے جڑے ہوئے ہیں اور قبہ کے نیچے منبر اور محراب ہے اور یہ جمعہ کی مسجد قبلہ کی طرف سے اور ترکیط تک پہنچی ہوئی ہے اوس میں پین تالیس ستون ہیں اور چوت بہت اونچی ہے اور یہ مسجد قبلہ کی طرف سے اور ترکیط تک پہنچی ہے اور وہ لبنان میں سوگڑ ہے اور چوڑا ان میں پوربی دروازے سے کچھی دروازے تک چہ ہترگز ہے اور اوسکے دس دروازے ہیں کہ مسجد کے صحن سے اون دروازوں میں داخل ہوتے ہیں اور اس جمعہ کی مسجد کے اندر اوسکو سرے پر پورب کی طرف ایک مقام ہے اور اوسمین ایک محراب ہے اوسکو جامع عمر کہتے ہیں اسلیکہ وہ عمارت اوس عمارت میں سے باقی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بنائی تھی اور اوسکی پاس اور طرف ایک مقام ہے کہ وہ باب غزیر کہلاتا ہے اور اوسکی پاس اور طرف ایک مقام ہے کہ وہ حضرت زکریا علیہ السلام کا محراب کہلاتا ہے اور اس جمعہ کی مسجد کے باہر مسجد کے صحن میں پورب کے طرف قبلہ کی طرف کی دیوار میں ایک بڑا محراب ہے اور لوگوں میں مشہور ہے کہ وہ خراب حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مسجد یعنی پھونے سے قریب ہے اور نقل کیا گیا ہے کہ وہاں اوس کے پاس قبول ہوتے ہے مولانا جمیر الدین فرماتے ہیں کہ میں نے اسکا تجربہ کیا اور میں نے اللہ سے اوس جگہ دعا مانگی اور میں نے اللہ سے بہت چیزیں مانگیں اللہ نے اپنے فضل و کرم سے قبول فرمایا اور یہ جو محراب حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے اسکی پاس پورب کی طرف کو مسجد کے کنارے پر ایک مکان ہے اوس میں ایک محراب ہے اور وہ مکان سوق المعرفہ کہلاتا ہے اور یہ معلوم نہیں کہ یہ نام کیوں رکھا ہے اوس مکان کے نیچے ایک مسجد یزین کے نیچے اوسکا نام مہدی عیسیٰ علیہ السلام مشہور ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہی حضرت مریم علیہا السلام کا محراب ہے جہاں اللہ کے پاس سے انکو رزق ملتا تھا یعنی بن فضل کے میوی اللہ غیب سے دیتا تھا اور اس جگہ آپ عبادت کیا کرتی تھیں اور اس جگہ انس معلوم ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہاں دعا قبول ہوتی ہے پھر جو شخص وہاں نماز پڑھی اور چاہی کہ سورہ مریم پڑھے اور سجدہ کی آیت پر اللہ کے لئے سجدہ کرے حسب طرہ حضرت

عمر بنی حضرت داؤد علیہ السلام کے محراب میں نماز میں سورہ ص پڑھی اور سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کیا اور اس جمعہ کی مسجد سے باہر چم کی طرف کو مسجد کے صحن میں ایک مقام ہے کہ جامع مغاریہ کہلاتا ہے اور وہاں انس اور ہبیت اور رعب معلوم ہوتا ہے اور ظاہر یون ہے کہ وہ حضرت عمر بنی بنائی ہوئے عمارت میں سے ہے کیونکہ شاداد سے روایت ہے کہ حضرت عمر بنی جب مسجد میں فتح کیدن داخل ہوئے اُسکے آگے کی طرف بڑھے چم کی طرف پھر فرمایا کہ ہم یہاں مسجد بنائیں گے سو یہ مقام مسجد کے آگے کی طرف چم کے قریب ہے اور گمان جاتا ہے کہ حضرت عمر بنی کا بنایا ہوا اور یہ بھی گمان ہے کہ اسیدہ والون کا بنایا ہوا ہو جو مسجد کے سرے پر پورب کے طرف سے چم کی طرف تک تھا واعداء علم اور اب لوگ مسجد اقصیٰ اسکو کہتے ہیں جو قبلہ کی طرف مسجد کے سرے پر جمعہ کی مسجد بنی ہوئی ہے حسین نمبر اور بڑا محراب ہے اور حقیقت میں مسجد اقصیٰ ساری مسجد کا نام ہے جس پر چار دیواری کینچی ہوئے ہے اور یہ عمارت جو مسجد کے سرے پر ہے اور بڑی چٹان کا قہ اور عمارتیں وغیرہ بھی بنائی گئی ہیں مولانا مجیر الدین ساری مسجد کا اندازہ یوں بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس میں خود بڑی کوشش کی اور یہ مسجد میری سامنے رسیوں سے ناپی گئی تو اوسکی لبناں قبلہ کی دیوار سے اور کی طرف کے مکان تک چھ سو ساٹھ گز ہے اور چوڑائی پورب کی دیوار سے چم کے مکان تک چار سو چھ گز ہے قائمہ بیت المقدس کعبہ شریف سے دکن کی طرف ہے تو وہاں قبلہ کی دیوار دکن کی طرف ہے مولانا مجیر الدین فرماتے ہیں کہ صخرہ یعنی بڑی چٹان مسجد کے بیچ میں ہے بڑے صحن کے اوپر اور وہ صحن مسجد کی زمین سے سات گز اونچا ہے اوس صحن پر صخرہ ہے صخرہ کے اوپر ایک قہ نہایت خوبصورت اور مضبوط ہے کہ صحن کے اوپر سے اکاون گز کا اونچا ہے تو وہ قہ مسجد کی زمین سے اٹھاون گز ہوا اور قہ کے زمین اور دیواریں اندر سے اور باہر سے سنگ رخام سے بنائی ہوئے ہیں اور رنگا رنگ گینیا اوس میں جڑے ہوئی ہیں اور اوس قہ کے چار دروازے ہیں اور صخرہ کے نیچے ایک غار ہے قبلہ کی طرف کو کہ پتھر کی سیڑھیوں سے اتر کر اوس غار میں

پہنچتی ہیں اور اس غار میں انسل و نشان و شوکت معلوم ہوتے ہیں اور حافظ جمال الدین
 احمد ابن محمد شافعی جو حدیثوں کے یاد رکھنے والے بیت المقدس کے رہنؤ والے
 ہیں انہوں نے کتاب مشیر الغرام جو بیت المقدس اور شام کی زیارت کے بیان میں
 لکھی ہے اوسمیں لکھا ہے کہ ابو بکر ابن عربی نے امام مالک کی موطا کی شرح لکھی ہے اوسمیں
 لکھا ہے کہ یہ چٹان اللہ کی قدرت کی عجائب چیزوں میں سے ہے کیونکہ وہ ایک چٹان
 ہے اور پچی نیچے مسیحا قصلی کے بیچ بیچ میں ہر طرف سے جدا ہے اوسکو کوٹنے
 نہیں تھامی ہوئے ہے مگر وہی اللہ جس نے آسمان کو زمین پر گرنے سے روکا ہے وہی
 اوسکو تھامی ہوئی ہے اور اوسکی نیچے ایک غار ہے کہ وہ ہر طرف سے اوس سے
 جدا ہے اوس پر ایک دروازہ ہے کہ نازوں کے لئے اور اعتکاف کے لئے کھولا
 جاتا ہے ایک مدت تک میں ڈر کے مارے اوسکے نیچے داخل نہیں ہوا کیونکہ میں ڈرتا
 تھا کہ وہ میرے گناہوں کے سبب سے مجھ پر پڑے گا پھر میں نے دیکھا کہ ظالم لوگ اور
 کلم کہلا گناہ کرنے والے لوگ اوسمیں داخل ہوئے ہیں پھر سلامت نکلے ہیں میں نے
 ارادہ کیا کہ میں داخل ہوں پھر بیٹھے کہا شاید اونکو ڈھیل دی گئے ہو اور میں جلد
 کیڑ لیا جاؤں پھر میں نے ایک مدت دیر کی پھر میرا ارادہ پکا ہوا اور میں داخل ہوا
 پھر میں نے عجب معاملہ دیکھا اوسکے ہر طرف ہم چلتے تھے اور اوسکو زمین سے جدا ہوا
 تھے ایک ذرا سا بھی زمین سے لگا ہوا نہیں ہے اور بعضے طرف زمین سے بہت جدا
 ہے اور بعضے طرف کم جدا ہے تمام ہوا کلام ابو بکر ابن عربی کا مولانا مجیر الدین رحم
 فرماتے ہیں کہ لوگوں میں مشہور یہ ہے کہ وہ چٹان آسمان اور زمین کے بیچ
 میں ادھر میں لٹے ہوئے ہے اور نقل کیا گیا ہے کہ وہ اسبطر ج پر رہا یہاں تک
 کہ ایک عالمہ عورت اوسکے نیچے داخل ہوئے جب اوسکے نیچے بیچ میں پہنچے
 درگئے اور اوسکا محل گر پڑا تب اوسکے آس پاس یہ گول عمارت بنائی گئی کہ
 لوگوں کی آنکھوں سے یہ معاملہ چھپ گیا مولانا ابو البرکات جو بہار کے رہنے والے
 ہیں اور سن بارہ ہوا انتہی میں اونکو بیت المقدس کی زیارت میں روانہ کیا اور انکا حال

لکنتہ میں چہا ہے اوس میں اونہون نے لکھا ہے کہ وہاں یہہ دستور ہے کہ ذمی الحج
 کی نوین تاسیخ جو حج میں عرفات میں ٹھہرنے کا دن ہے اس چٹان شریف کو ہمارے
 سین اور اوس خاک کو تبرک سمجھتی ہیں اللہ کا شکر ہے کہ اس عاجز کو بھی تھوڑی
 خاک جہاڑی ہوئے اوسدن کی اون بزرگ نے ذمی جو زیارت کو لے گئے
 تھے اور یہہ بھی لکھا ہے کہ لوگ اوس چٹان کو سخت رب العالمین بولتے ہیں
 اور دائرہ اوس چٹان کا اندر سے دوسو چوبیس گز اور باہر سے دوسو چالیس گز
 ہے مولانا مجیر الدین رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ مسیحی بیت المقدس کے اخیر میں او ترکیطوف کو
 بچم کے پاس بہت چٹانیں ظاہر ہیں لوگ کہتے ہیں کہ وہ حضرت داؤد علیہ السلام
 کے زمانہ سے ہیں اور یہہ بات ظاہر ہے کیونکہ یہ چٹانیں زمین میں گڑی ہوئی ہیں
 اور کوئی بات ایسی نہیں ہوئی جس سے وہ اپنے حکم سے ہٹیں اور اوسط طرف باب
 ویداریہ کی پاس ایک مضبوط قبہ ہے اوسکے اندر ایک چٹان ہے زمین میں گڑی ہوئی
 وہ قبہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا قبہ کہلاتا ہے اور وہ چٹان جو اوسمیں جمی ہوئے
 ہے لوگ کہتے ہیں کہ یہہ وہی چٹان ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے مسیحی کے
 بنوانے سے فراغت کر کے اوسپر کھڑے ہو کر دعائیں مانگیں اور اللہ نے اوسکے
 دعائیں قبول فرمائیں اور یہہ مقام کرسی سلیمان کہلاتا ہے اور مشہور ہے کہ
 وہاں دعا قبول ہوتے ہے اور یہہ عمارت جو اوسکے اوپر ہے قوم امیہ کی بادشاہان
 کی وقت سے ہے اور بہت سے عمارتیں مسیحی میں ہیں جنکا ذکر مولانا مجیر الدین نے
 کیا ہے جو بادشاہوں نے بنائی ہیں اور لکھا ہے کہ مسیحی میں پورب کی طرف چٹان
 کے صحن کے اور پوربی دیوار کے بیچ میں زیتون کے بہت پرانے درخت ہیں وہیں
 کی وقت کے اور چٹان کے صحن کے نیچے پورب کی طرف زیتون کے پاس بسطامی گوشہ
 ہے اوسیکہ پرانس پایا جاتا ہے بسطامی فقیر یعنی حضرت ابو زید بسطامی رحمہ
 اللہ کے فقیر وہاں اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے تھے اب ہمارے وقت میں
 اوسکا دروازہ بند کر دیا گیا اور اس مسیحی میں بہت سے مقام اور عمارتیں ہیں جنکا

بیان بہت سے کیونکہ اس مسجد کی صفیتیں بہت بڑی ہیں کوئی خیال میں نہیں لاسکتا کہ وہی شخص جو آنکھوں سے دیکھی اور یہ جو سینے ذکر کیا یہ نمونہ کے طور پر ہے اور اس مسجد کی بڑی خوبی یہ ہے کہ مسجد کے اندر انسان جس جگہ بیٹھی او سکو بھی نظر آتا ہے کہ یہ جگہ سب جگہوں سے اچھی اور خوشنما ہے اسلیٰ کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کو جمال کی آنکھ سے دیکھا ہے اور کعبہ شریف کو اور حرمت والی مسجد کو جلال کی آنکھ سے دیکھا ہے سو مسجد اقصیٰ نہایت کشادہ اور نورانی اور خوبصورت ہے اور کعبہ شریف اور اوسکی آس پاس کی مسجد پر نہایت جلال اور شان و شوکت اور دہشت ظاہر ہے آسے ایمان والو یہ سارا نور اور حسن اس پاک مسجد پر محمدی وقت میں ظاہر ہوا جب سے اللہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات میں اس مسجد میں بلایا اور اپنے سب پیغمبروں کے ساتھ بیان نماز پڑھی جب سے بڑی بڑی برکتیں بیان ظاہر ہوئیں اس پاک مسجد سے اور اس پاک شہر سے جو جو عدے اللہ نے کئے تھے سب پورے ہوئے مولانا مجیر الدین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس مسجد کے نیچے قبلہ کی طرف کو ایک بڑا مکان ہے اوسمیں دیواریں ہیں اونپر چیت ہے اور وہ اوس جگہ کے نیچے ہے جس میں محراب اور منبر ہے اور یہ نیچے کا مکان قدیم مسجد اقصیٰ کہلاتا ہے اور شاید یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بنائی ہوئی عمارت کی نشانی ہے اوسکی عمارت کی مضبوطی اور سختگی سے یہ بات معلوم ہوتی ہے اور اس جگہ کی پہلو میں مسجد کے نیچے اوسطوں کے نیچے جہین درخت اور زیتون ہیں ایک بڑا مکان ہے وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا اصطبل کہلاتا ہے اور وہ مسجد کی اکثر زمین کے نیچے داخل ہے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی بنائی ہوئی عمارت میں سے ہے مسجد کی دیوار جو قبلہ کی طرف ہے اوسکے نیچے سے ان دونوں مکانوں میں پہنچتے ہیں اس مسجد میں عبدالملک بادشاہ کی وقت میں اور اوسکے بعد چار منارے تھے اور ہمارے وقت میں بھی چار منارے ہیں اور اس مسجد کے گیارہ دروازے ہیں دو دروازے تو پوربی دیوار میں ہیں

وہ دونوں دیوار کے اندر میں ایک باب لرحمت دوسرا باب لتوبہ کہلاتا ہے اور اب اندونون
 میں راہ نہیں ہے اور ان دونوں دروازوں کے اوپر سب کے اندر ایک مکان
 سبب حضرت سلیمان علیہ السلام کا بنایا ہوا اور اس مسجد میں حضرت سلیمان علیہ السلام
 کا بنایا ہوا کوئلے مکان سوا کے اس مکان کے باقی نہیں اس مکان کی زیارت
 کا قصد کیا جاتا ہے اس پر جلال اور شان و شوکت ظاہر ہے اور پورے دیوار
 میں انہیں دو دروازوں کے پاس ایک دروازہ ہے جو بند کیا ہوا ہے باب لاسبا
 مسجد کے اخیر میں اوتر کی طرف کے اخیر میں پورب کی طرف ہے اور وہ باب لرحمت اور
 باب التوبہ کے قریب ہی اور باب حطہ اور باب شرف لانیہ دونوں مسجد کے اوتر طرف ہیں
 اور باب شرف لانیہ اب باب دویداریہ کہلاتا ہے اور باب لغوانمہ جو قوم غانم کے محلہ
 کی طرف ہے وہ پچم کی طرف کے اخیر میں اوتر طرف ہی اور باب لناظر قدیم دروازہ ہی اسکی
 عمارت عیسیٰ بادشاہ کی وقت میں نئی بنائی گئی سن چہ سو کی حدوں میں اور باب السید
 دروازہ پاکیزہ ہی اسکی عمارت مضبوط ہے اسکو نئی سرے سے بنایا ہے شام کو باب
 ارغون کا علی نے اور باب لقطانین روئی والوں کی باز کی طرف ہے اسلئے اسکا یہ
 نام رکھا گیا ہے اسپر لکھا ہوا ہے کہ بادشاہ ناصر محمد جو قلاؤن کا بیٹا ہے اس نے اسکی
 عمارت نئے سرے سے بنائے سن سات سو سین تیس میں اس سے معلوم ہوا کہ یہ
 دروازہ قدیم ہے اور یہ دروازہ بڑا ہے اسکی عمارت نہایت مضبوط ہے اسکی
 نزدیک باب لتوضا ہے کہ اس سے نخل کر لوگ وضو کے مقام میں جاتے ہیں اور
 وہ قدیم تھا اور ڈھل پڑا تھا علاء الدین نے اسکو نئی سرے سے بنایا جب وضو کے
 مقام کو بنایا اور باب لسلسلہ اور باب السکینہ دونوں ایک ہیں اون دونوں سے
 نخل کر لوگ بڑی سڑک کی طرف جاتے ہیں جسکا نام خط داؤد علیہ السلام مشہور ہے اور
 باب المغار بہ مغربی لوگوں کے محلہ کی طرف ہے اور یہ دروازہ پچم کی طرف کے اخیر میں
 قبلہ کے نزدیک ہے یہ آٹھ دروازے باب لغوانمہ سے باب المغار بہ تک مسجد
 کے پچم طرف ہیں اور اس مسجد کے قبلہ کی طرف اور پورب کی طرف جنگل ہے اور

کچھ اور اتر کی طرف مسجد کو گھر گھیرے ہوئے ہیں فائدہ آسباط کے معنی ہیں پونے یعنی
 حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹوں کی نسل میں جو لوگ تھے وہ اس دروازے
 سے آتے ہوں گے اور حطہ کے معنی ہیں گناہ کا اترنا یعنی یا اللہ ہمارا سوال
 تجھ سے گناہ کا اترنا ہے یعنی ہمارے گناہوں کو ہم پر سے اوتار دے یعنی
 معاف کر دے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورہ بقرہ میں خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ
 سے کہا گیا کہ اس بستی میں داخل ہوا اور جہان چاہو کہاؤ اور دروازے میں
 سجدہ کرتے ہوئے جاؤ اور حطہ کہو اور لوگوں نے حطہ کے بدلے اور بات کی
 یعنی انج کا نام لیا اور پرو باڑی ہزاروں آدمی مر گئے اور پڑکی آیتوں میں ذکر
 حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ذکر اویس وقت کا ہے
 تو وہ دروازہ بیت المقدس کا نہیں ہو سکتا کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بیت المقدس
 تک نہیں پہنچے مولانا جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ دروازہ جواب حطہ
 کہلاتا ہے یہ وہ دروازہ ہے جو اریحائین تھا جب اریحائین ویران ہو گیا یہ دروازہ
 اس مسجد میں اوٹھا لایا گیا اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
 اریحائین بھی نہیں پہنچے جیسا کہ تورات شریف سے صاف ظاہر ہے آپ کے بعد حضرت
 یوشع علیہ السلام نے اریحائین کو فتح کیا بعض تفسیر والے یون سمجھتے ہیں کہ یہ
 ذکر حضرت یوشع علیہ السلام کی وقت کا ہے اور وہ دروازہ اریحائین کا تھا اللہ کا شکر
 ہے کہ ہمارے دروازے کا پتلا لگایا عبد السلام ابن تیمیہ کی منقح الاخبار میں لکھا
 یہ ذکر ہے کہ ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے چھ برس تک مکہ کی طرف
 تشریف لے چلے وہاں حدیث میں یہ لفظ ہے کہ آپ ﷺ پر پہنچے اس جگہ پر مولانا
 قاضی محمد ابن علی شوکانی رحمہ اللہ نے شرح میں لکھتے ہیں کہ ابن اسحاق کی روایت میں یون ہے
 کہ آپ نے فرمایا کہ کون شخص ایسا ہے جو ہمارے رستہ پر لے چلے جس بستی میں وہ
 لوگ نہ ہوں ایک شخص نے کہا میں لے چلوں گا وہ آپ کو ایک مشکل رستہ سے لے گیا
 جب اس مقام سے نکلا اور نرم زمین میں پہنچے آپ نے فرمایا تم اللہ سے معافی مانگو لوگوں

سید

معافی مانگی اپنے فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہی حطہ ہے جو اسرار پر پیش کیا گیا تھا وہ اوس سے رک رہے اور یہ ٹیلا مرار کا ٹیلا تھا اور وہ پھاڑ میں رشتہ سے اس حدیث کا ایک مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ اسد سے اپنے گناہوں کے معافی مانگنا یہی حطہ ہے یعنی حطہ کے یہی معنی ہیں اور ظاہر مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ یہ وہی مقام ہے جس جگہ اون لوگوں کو حطہ کئے کا حکم ہوا تھا اور یہ بات قیاس کے موافق ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حجاز میں یعنی مکہ اور مدینہ میں آنا خوب طرح ثابت ہو اس کتاب کے سرے پر اسکا پورا بیان ہو چکا ہے معلوم ہوا کہ یہ دروازہ مکہ شریف کے قریب تھا پھر کیا عجب ہے کہ یہ دروازہ مکہ سے اسی جا میں پہنچا ہو پھر وہاں سے بیت المقدس میں پہنچا ہو مولانا محیر الدین رح لکھتے ہیں کہ وہ جمعہ کی مسجد جسکو لوگ اب مسجد اقصیٰ کہتے ہیں اسکے اندر ہے اور اوسکے دروازوں پر سات سو قندیلین ہیں اور صخرہ شریف کے قبہ میں اور اوسکے آس پاس بائیس سو قندیلین ہیں جو ہر شب کو عشا کی وقت اور صبح کی وقت روشن ہوتی ہیں اوسکے سوا جو مسجد کے اور مقاموں میں روشن ہوتی ہیں اور ہمارے ملک میں اس قدر قندیلین کسی مسجد میں نہیں روشن ہوتی ہیں اور شعبان کی بچوں بیچ کی رات کو اس مسجد کے اندر کی جمعہ مسجد میں اور صخرہ کے قبہ میں بیس ہزار قندیلوں سے زیادہ روشن ہوتی ہیں اور اسی طرح معراج کی رات میں یعنی رجب کی ستائیسویں شب اور مولد شریف کی شب کو اور رمضان شریف کی ستائیسویں شب کو اتنے چراغ روشن ہو سکتے ہیں جو کسی مسجد میں نہیں ہوتے اور تنخواہیں جو وہاں علم پڑھانے والوں کی اور خادموں کی اور اذان سننے والوں کی اور قرآن پڑھنے والوں کی مقرر ہیں وہ بہت کثرت سے ہیں اب یہ بیان ہے کہ اس مسجد کو نصاریٰ اور یہود بھی پہچانتے ہیں کہ اپنی اصلی جگہ پر ہے سید منصور علی صاحب دہلوی تاریخ بیت المقدس میں پادری شیرنگ کی الکتاب کے مقامات المعروف سے نقل کرتے ہیں کہ مسجد کا احاطہ حرم شریف کہلاتا ہے اوس میں کوئی نصرانی ہرگز نہیں جانے پاتا اور اگر

و غاسے داخل ہو اور کھل جاوے تو اسکو ضرور قتل کریں جسوقت انھاریون کی فوج نے یروشالم کو اپنے قبضہ میں کر لیا تھا تب سے اس زمانہ تک کوئی نصرانی اوسمین داخل نہیں ہوا مگر ایک شخص یعنی ڈاکٹر ریجر ڈسن جس نے اپنے طبابت کے وسیلہ سے مسلمانوں کے امام سے ایسی موافقت پیدا کی تھی کہ وہ اوسکو تین بار مسجد کے اندر لے گیا یہ ڈاکٹر کہتا ہے کہ حرم شریف لبنائی میں ایک ہزار چار سو ننانوے فٹ ہے یعنی مسجد اقصیٰ کے نماز کے محراب سے بابا اسلام تک اور عرض میں نو سو پچانوے فٹ ہے اس احاطہ کے درمیان ایک پختہ سنگ مرمر کی کرسی جو چار سو پچاس فٹ چوکونٹ میں ہے دہری ہے کہ احاطہ کے سطح سے بارہ چودہ فٹ اونچی ہے اوسپر چڑھنے کے لئے چاروں طرف اچھی اور کشادہ سیڑھی بنی ہے اور ہر ایک سیڑھی پر اچھی اچھی محراب ہیں جو نہایت خوشنما نظر آتے ہیں اوسکے بالکل کرسی سفید اور آسمانی رنگ کے سنگ مرمر کی بنی ہے اوسکے پتھر بعضے بہت پرانے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ کسی قدیم عمارت کی تھی اوس کرسی کے کنارے پر بہت سے حجرے بنی ہیں جنہیں درویش اور ملا اور موزن اور سب سامان مرمت کے موجود رہتے ہیں لیکن سب سے خوبصورت وہ مسجد ہے جو کرسی کے بیچوں بیچ ہے اور صخرہ کے نام سے مشہور ہے اوسمیں چار دروازے ہیں ایک دروازے پر ایک اوسارا یعنی برآمدہ سے پہلا درجہ اوسکا سنگ مرمر سے بنا ہے لیکن جو پتھر اوسمیں لگے ہیں وہ ایسے قدیم ہیں کہ گمان ہوتا ہے کہ وہ ہیکل کی پتھر ہونگی یہ ڈاکٹر کہتا ہے کہ اس عمارت کے ڈھلنے سے محکوم ایسی خوشی ہوئے جو دوسرے عمارت سے ہرگز نہیں ہوئی اس مسجد کا گنبد نوے فٹ بلند ہے اوسکی چت شیشے کے پتوں سے بنی ہوئے ہے جسپر سے تمام یروشالم دکھائی دیتا ہے اسے ایمان والو دیکو یہ پیش خبری کیسے پوری ہوئے کہ اللہ کے گھر کا پہاڑ ٹیلوں سے اونچا کیا جاوے گا ہر شیشے بونا رڈیٹی جو سن اٹھارہ سو چھپن علیسونی میں بنائے گئے تھے لکھا ہوا ہے کہ ایک کتاب وہاں کے احوال کی لندن میں چھپوائی اوسمیں

صفحہ شریف کے ذکر میں لکھا ہے کہ وہ سواتیرہ گز چوڑا ہے اور میں گز لنباسے اور چوڑے
 چہ گز او سکی بلندی ہے اس میں سے ایک ٹکڑا فرامیسی لوگ کا ٹکڑا قسطنطنیہ کو لے گئے اور
 ایک ٹکڑا اس میں سے روس کو لے گئے اور سونے کے برابر سیا کٹی ہوئی اور بے کٹی ہوئے
 کے رنگ میں بہت فرق ہے یہ تپسب اور برابر نہیں ہے لیکن ایسا اونچا نیچا بھی
 نہیں ہے اور تمام گرداسکی تھوڑا برابر کیا گیا ہے اور کو کسی سبب سے ایسا ہی رہنے
 دیا ہے میری رائی میں اسکی رہنے دینے کا سبب یہ ہے کہ یہی اہلیان اردنہ نبوی
 کا تھا جہاں حضرت داؤد علیہ السلام نے قربانی کی تھی اور اللہ کے فرشتے کو وہاں
 کھڑے دیکھا تھا اسکے اندر ایک یاد و سنگ مرمر کے ستون گز بہر کے اونچی رکھی
 ہوئے ہیں جیسی عمدہ ستون حضرت سلیمان علیہ السلام کے تھے ویسی معلوم ہوتے
 ہیں یوسف کتا ہے کہ سلیمان علیہ السلام کے ستون پتیل کے تھے لیکن انکی مشابہت
 ان سے کم نہیں ہے انکی یہودی طرز ہونے میں کچھ شک نہیں ہے اور وہ
 چاہی جس جگہ کے ہوں قدیم زمانہ مسجد کے ہیں جگو حضرت داؤد علیہ السلام کے
 یا حضرت سلیمان علیہ السلام کے کاریگروں نے خوب صاف کیا تھا پادری اسکاٹ
 متی کے انجیل کی اردو تفسیر میں تیسویں باب کے اخیر میں لکھا ہے کہ قدیم زمانہ
 میں جس جگہ پر ہیکل یعنی مسجد بنائے گئی تھی اب اس جگہ کے چوگرد ایک دیوار
 بنی ہوئی ہے اور اس دیوار کے باہر وار ایک جگہ ہے جو یہود کے ماتم کی جگہ
 کہلاتی ہے ہر جمعہ کو سب وہاں کے رہنے والے جمع ہو کر اپنی قوم کی تباہ حالی اور
 ہیکل کی بربادی کی باعث اس جا پر ماتم کر نیکو جا یا کرتے ہیں اور اس جگہ کے واسطے
 ہمیشہ کرایہ دیا کرتے ہیں اسے محمدی بہاؤد کہو یہ پادری اقرار کرتا ہے کہ مجھ یوں
 نے جہاں مسجد بنائی ہے وہ وہی جگہ ہے جہاں قدیم زمانہ میں مسجد تھی اور
 اس جگہ کے چوگرد یہودی جمع ہو کر ماتم کرتے ہیں کہ ہاں یہ مسجد ہمارے قبضہ
 سے نکل گئے اور مجھ یوں کو مل گئی یہودی لوگ چاہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم سے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منکر رہیں اور اس مسجد پر قبضہ کر لیں

اور مسلمانوں کو نکال دین انیسویں یودیون کی عقل پر اتنا نہیں سوچتی کہ جو یہودی
 محمدی ہو گئے ہیں انہوں نے سب پیغمبروں کا ورثہ پایا ہے یہ کہلی نشانی دیکھتے
 ہیں اور محمدی دین میں نہیں آتے ڈبلوچ بارٹھٹ سٹڈنٹ علیسوی میں یروشالم
 میں گیا تھا اس نے ایک کتاب لکھی ہے اس کا نام رکھا ہے زیارت بیت المقدس
 اور سکے صفحہ ۴۴ میں لکھا ہے کہ یہودیوں کی عبادت کی جگہ جو مسجد کی دیوار کے نیچے
 ہے وہاں اور یورپ کی طرف کے گونے پر وہی دیوار پرانی معلوم ہوتی ہے بہت
 دور تک اور اوسکی قریب پل کے برج ٹوٹی ہوئی ہیں وہ بھی بہت پرانے ہیں اور
 یوسفیس نے اپنی تاریخ میں بیان اوسکا کیا ہے اور مسجد اقصیٰ کے قریب دروازہ
 ہے وہ بھی نہایت پرانا معلوم ہوتا ہے اور اوسکا طرز عمارت کا دوسرا ہے اگر
 پہلی کا نہیں ہیں تو آدریان نے اوسکو انہیں پتروں سے بنوایا ہے اور صفحہ ۴۹
 میں لکھا ہے کہ کچھ کا حصہ دیوار قلعہ کاہکس کا فصیلی کا اور مرینی کا یہ تینوں قلعے
 رومیوں نے جوڑ دیئے تھے ہیکل کا اور اوسکے گرد نواح کا ایک پتہ دو سرے پر
 نہیں رہا لیکن اوسکے گرد نواح کی دیواریں اوپر کی دیوار کے گرنے کے باعث سو گلی
 تھیں جو اب تک موجود ہیں اور بہت زمانہ تک یروشالم کی یادداشت کیواسطے
 موجود رہیں گے پل شاید اوسی زمانہ میں توڑ دیا گیا تھا اور اوسکا حصہ ابھی تک
 باقی ہے قائدہ جب قدیم عمارتوں کے انار اس مسجد میں صاف ظاہر ہیں تو معلوم
 ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو فرمایا تھا کہ ایک پتہ دوسری پتہ پر نہیں
 بچے گا یہ بات خاص ہیکل کے حق میں فرمائی تھی یعنی وہ مسجد کی عمارت جو چون
 بیچ میں بڑی چٹان پر تھی اوسکو بالکل رومیوں نے ڈھا دیا اور مسجد کی احاطہ
 کے دیواریں اور دروازے باقی رہے ہوں تو عجیب نہیں ہمارے پیغمبر
 صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت میں دروازے مسجد کے موجود تھے ایک دروازی کا
 ذکر صاف حدیث میں یوں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ مِنْ بَابِ
 تَمِيلُ فِيهِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مولانا مجیر الدین کی کتاب میں اور درمثور میں تَمِيلُ کا

لفظ سے جسکے معنی ہیں کہ پکڑا ہوا ہے یعنی اوس دروازے میں سورج اور چاند لینے
 دو جوں کے لئے اوس طرف جو کتاب ہے اور مولانا جلال الدین کی کتاب جو بیت المقدس
 کے فضائل میں ہے اوس میں تمثیل لکھا ہے مسیم کے بعد شے زیادہ ہوا تاکہ معنی یہ
 ہیں کہ اوس میں مثال یعنی نقشہ تھا سورج اور چاند کا اگر یہ لفظ لکھنے واسطے بے ٹھیک
 لکھا ہے تو اوس دروازے میں سورج اور چاند کا نقشہ بنا ہوا تھا اس میں کچھ
 عجیب کی بات نہیں مولانا جلال الدین نے اسی کتاب کے سترہویں باب میں
 لکھا ہے کہ جو لوگ تارون کے پوجنے والے تھے اونہوں نے شہر دمشق کے ساتھ
 دروازے بنائی تھے ایک دروازے پر نقشہ سورج کا ایک پر چاند کا اس طرح
 ہر دروازے پر نقشہ ایک ایک تارے کا بنایا تھا پھر اس مسجد کے دروازے
 پر بھی رومیوں نے نقشہ سورج اور چاند کا بنایا ہو تو کیا عجب ہوا اسکے سوا اور
 دروازوں کا ذکر بھی حدیث میں پایا جاتا ہے جن لوگوں کے زبانی حدیثیں چلی آ
 ہیں و نیز غلطی کا گمان کیوں کریں درختور میں ابن سعد اور ابن عساکر کی کتاب سے
 لکھا ہے کہ جب معراج کی صبح کو آپ سے اون لوگوں نے مسجد کے پتی پوچھی آپ
 فرماتے ہیں کہ اللہ نے بیت المقدس کو مچھڑا ہر کردیا میں اوسکو دیکھتا جاتا تھا اور
 اوسکی نشانیاں اونکو بتلاتا جاتا تھا ایک نے کہا مسجد کے کئے دروازے ہیں اور
 میں اوسکو دروازے نہیں گئے تھے تو میں اوسکو دیکھنے لگا اور دروازہ دروازہ
 گئے لگا اور اونکو بتلانے لگا اگر یہ بات آپ نے فرمائی ہے تو بیشک بہت سی دروازے
 باقی تھے رومیوں کے ہاتھ سے بچ گئی ہوں یا اون کے ڈھا دیئے کے بعد آدrian
 بادشاہ نے پھر بنادی ہوں واللہ اعلم اب اس پاک شہر میں جو مدرسہ
 اور درویشوں کے مکے اور اور برکت کے مقام ہیں اون کا بیان
 ہے مولانا نجیر الدین لکھتے کہ دو مدرسے مسجد کے اندر ہیں ایک فارسی کیلانا ہے
 جو مسجد اقصیٰ کے اندر ہے دوسرا نجویہ جو بڑی چٹان کے صحن کے کنارے
 پر ہے اوسکو عینی بادشاہ کے سن چہ سو چار میں عربی زبان

کے عالم میں مشغول ہو چکے لیے بنایا ہے اور ادسپراچی اچھی خیراتین مقرر کی ہیں اور جو
 مدرسہ اور درویشوں کے ٹکے مسجد کے پاس ہیں سو یہ ہیں ایک تکیہ وہ جو
 مسجد اقصیٰ کے قریب منبر کے پیچھے ہے اسکو صلاح الدین بادشاہ نے مولانا جلال الدین
 شاشی پر پھراون کے بعد اون کی راہ کے چلنے والوں پر وقف کر دیا تھا مولانا
 بیت المقدس میں مجاور تھے اور اللہ کی عبادت میں مشغول تھے اور وہ مدرسہ
 جو دیوار کے پاس کچھ کی طرف ہیں سو اول خانقاہ فخریہ ہے جو قاضی فخر الدین نے
 وقف کر دی ہے کہ وہ اسلام کے لشکروں کے داروغہ تھے اصل اونکی قبیلہ ہے
 پھر وہ سلمان ہوئے اور بہت اچھی مسلمان ہوئے انہوں نے بہت سے وقف
 کئے اور علم والوں سے احسان کئے اور سن سات سو تیس میں انتقال کیا ایک
 مدرسہ تنزیہ ہے جو امیر تنکرنا صری نے بنایا ہے جو شام کے نائب تھے یہ مدرسہ بڑا
 اوسکی عمارت سب مدرسوں سے زیادہ مضبوط ہے اس امیر نے مسجد میں بہت
 عمارتیں بنائیں ایک مدرسہ وہ ہے جو امیر منکلی بغا احمدی نے بنایا ہے جو حلب
 کے نائب تھے اوسکی پاس مدرسہ سلطانیہ اشرفیہ ہے جو مسجد اقصیٰ کے اندر باب
 السلسلہ کے نزدیک امیر حسن ظاہری نے بنایا تھا پھر اشرف بادشاہ نے اوسمیں
 استاد کو اور صوفیوں کو اور علماؤں کو مقرر کیا پھر اشرف بادشاہ نے سن آٹھ سو
 پچاسی میں اوسکو کہو دکر اوس جگہ اوس سے بڑا اور کشادہ مدرسہ بنایا مدرسہ
 عثمانیہ روم کے سرداروں میں سے ایک عورت نے بنایا ہے اصفہان شاہ
 خاتون اوسکا نام تھا اور وہ خانم کہلاتے تھے اور اس مدرسہ پر روم وغیرہ
 میں خیراتین مقرر ہیں اور اوسکے دروازے پر سن آٹھ سو چالیس کی تاریخ
 لکھی ہے اس مدرسہ کے سامنے ایک سرائی ہے جو خواجہ شمس الدین نے بنائی ہے
 جو اشرف بادشاہ کے خواصوں میں سے تھے مدرسہ خاتونہ باب الحدید کے پاس ہے
 جو اعلیٰ خاتون نے بنایا ہے جو شمس الدین کی بیٹی بغداد کی رہنے والی تھی اور ایک کیت
 کو اوسکے خرچ کے لئے وقف کر دیا مدرسہ ارغونہ باب الحدید کے پاس ہے اوسکو

ارغون کالی نے بنایا ہے جو شام کے نائب تھے اونوں نے سن سات سو اٹھاون
 میں انتقال کیا مدرسہ مزہر ابو نذر ابن مزہر انصاری شافعی نے بنایا ہے جو مصر
 کے صاحبِ دفتر تھے اونوں نے سن آٹھ سو پچاسی میں اوسکی بنانے سے فرات
 کی مدرسہ جو ہرچہ ہرچہ نے سن آٹھ سو چالیس میں بنایا ہے مدرسہ منجلیہ شام کے
 نائب منجک فی بنایا اور اوسپر وقف کیا اور علماؤن کو اور تنخواہ دارون کو مقرر کیا پھر
 ہمارے زمانہ میں اوسکا حال تباہ ہو گیا یہ وہ مدرسے ہیں جو مسیحی کہہ چکے ہیں
 اور وہ مدرسے جو اور طرف ہیں وہ یہ ہیں مدرسہ جاولیہ جو امیر غلام الدین شہر جاولی
 نے بنایا ہے جو غزہ کا نائب تھے اور علم والوں میں سے تھے اب اوس مدرسے
 میں بیت المقدس کا نواب رہتا ہے مدرسہ صبیسی امیر علار الدین نے بنایا
 جو قلعہ صبیسی کے نائب تھے پھر اس شہر مقدس کے نائب ہوئے مدرسہ اسعدیہ
 خواجہ عبد الغنی اسعدی نے سن سات سو ستر میں بنایا ہے مدرسہ فارسیہ امیر
 فارسی کی نے بنایا ہے ایک مدرسہ امین الدین نے ایک مدرسہ امیر غازی
 مجاہد غلام الدین نے ایک مدرسہ قاضی عبدالباسط نے بنایا ہے پہلے اوسکے
 شیخ شمس الدین محمد نے ڈالی تھے وہ بن چکا تھا کہ وہ مر گئے تب عبدالباسط
 نے اوسکو بنایا اور درویشوں پر شرط کر لی کہ حضوری کے بعد سورہ فاتحہ پڑھا
 کرنا اور اوسکا ثواب شیخ شمس الدین کو بخشا کرنا مدرسہ کریم الدین نے
 بنایا ہے جو مصر کے ناظر تھے دو مدرسے شہاب الدین ظاہری نے بادشاہ ظاہر
 برقوق کے وقت میں بنائے ہیں اور وہ مدرسے جو شہر میں ہیں بعضے ایسی ہیں
 کہ مسجد کی دیوار سے ملی ہیں مگر اوس کے نزدیک اور ترکیط ہیں وہ یہ
 ہیں مدرسہ صلاحیہ باب الاسباط کے پاس ہے جو صلاح الدین بادشاہ نے وقف
 کر دیا ہے اور وہ رومیوں کے زمانیکا گر جا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اوسمیں حضرت مریم
 علیہا السلام کی ماں حضرت حنہ کی قبر ہے اس مدرسہ کے استادوں کی ملک سلام میں
 عمدہ عمدہ تنخواہیں ہیں اوسکے قریب تکیہ شیخونہ ہے جو امیر سیف الدین نے وقف کر دیا ہے

ایک مدرسہ کا مہیہ ہے جو حاجی کمال نے بنایا ہے جو طرابلس کے رہنے والے تھے ایک مدرسہ
 معظم عیسوی نے ایک مدرسہ خواجہ محمد الدین نے ایک مدرسہ شیخ وجیہ الدین غنبلے نے
 بنایا ہے ایک مدرسہ مہیشیہ اوسکی پاس غزال الدین اردبیلی محدث نے آٹھویں صدی
 میں بنایا ہے یہ وہ مدرسے ہیں جو مسجد کے قریب اور کثیف ہیں اور وہ جو مسجد
 کے پچھلے طرف ہیں سو یہ ہیں ایک تکیہ پچم کثیف ہے جو شیخ کمال الدین مہازی
 کا تکیہ کہلاتا ہے اور بادشاہ صالح اسمعیل ابن ناصر نے وہاں کے رہنے
 والے درویشوں پر ایک گاؤں وقف کر دیا ہے ساتویں صدی میں ایک سر
 منصور قلاوون نے اور ایک سر علاء الدین نے بنائی ہے ایک مدرسہ امیر
 حسن سکسکیلی نے نوین صدی میں بنایا جو بیت المقدس کے نائب تھے آٹھویں
 صدی میں ایک مدرسہ امیر شمس الدین نے ایک مدرسہ بیوی حاجی سفری خاتون
 نے بنایا جو شرف الدین باوردی کی بیٹی تھیں اور ایک تکیہ محمدیہ محمد زکریا
 ناصری نے بنایا اور امیر جبار کس خلیلی نے ایک گرجا جو روسیوں کا بنایا ہوا
 تھا اوسکو دو حصہ کر کے آدھا مدرسہ اور آدھا تکیہ یونیسید یونسی فقیروں کیواسطے
 بنایا مدرسہ غنبلہ امیر سید مرثام کے نائب نے بنایا ساتویں صدی میں حدیث
 شریف پڑھانیکا ایک گھر امیر شرف الدین ہکارے نے بنایا پھر آٹھویں صدی
 میں اوسکے سامنے قرآن شریف پڑھانیکا گھر سراج الدین عمر نے بنایا اور ایک تکیہ
 مغربیوں کے محلہ میں شیخ عمر مغربی نے بنایا وہ ایک اچھی مرد تھے اوہوں نے
 وہ تکیہ آباد کیا اور اوسکو اپنے مال سے بنایا اور فقیروں اور مسکینوں پر اوسکو
 وقف کر دیا ایک مدرسہ مغربیوں کے محلہ میں نور الدین بادشاہ نے بنایا جو صلاح الدین
 کے بیٹے تھے اور وہ مدرسے اور تکیے جو مسجد کے قریب تھیں وہیں سولہا سی
 تکیہ ہے جو شہر کے باہر قبلہ کثیف ہے اور شیخ احمد بلاسی کے نام سے بلاسی کہلاتا ہے
 اونکی قبر اوسے میں ہے لوگ زیارت کو جاتے ہیں اوسکے پورب طرف تکیہ شیخ ابراہیم
 ارزق کا ہے ایک مدرسہ بدر الدین ہکاری نے بنایا ہے جو معظم بادشاہ کے امیر

تھے ایک خانقاہ صلاحیہ ہے جسکو صلاح الدین بادشاہ نے صوفیوں پر وقف کر دیا، ایک تکیہ اوسکے قریب ہے جو وفای فقیروں کا تکیہ کہلاتا ہے ایک تکیہ مسبطامی پورب والون کے محلہ میں شیخ عبدالہد مسبطامی نے بنایا ایک مدرسہ امیر فارس الدین نے بنایا جو صلاح الدین کے خزانچی تھے ایک تکیہ ہندوستان والون کا ہی جو باب الاسباط کے باہر ہے اور وہ قدیم ہے وہ رفاعی فقیروں کا تکیہ تھا پھر اوسمیں کچھ ہندی لوگ وترے تو وہ اون کے نام کا کہلایا ایک تکیہ شہر سے باہر اور طرف امیر حسام الدین نے بنایا جو صلاح الدین کے امیرون میں تھے اور اوسپر تنخواہیں مقرر رہیں اور صلاحی خانقاہ کے اوپر ایک منارہ شیخ برہان الدین ابن غاتم نے بنایا ہے اور مجھ سے شیخ شمس الدین بغدادی نے بیان کیا کہ جب شیخ برہان الدین نے یہ منارہ بنایا تو شہر بیت المقدس میں جو نصرانی تھے اونپر بڑا صدمہ گذرا کیونکہ وہ قمامہ کے گرجے کے اوپر تھا تو وہ لوگ سب ملکر شیخ برہان الدین کو بہت مال دینے پر تیار ہوئے کہ اس منارے کو مت بناؤ اونہوں نے مانا اور نصرانیوں کو خوب جھڑکا اور منارہ طیار کیا اور اوسکے بندوبست کرنے والے مقرر کئے تب ایک مرد نے حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے اوسے فرمایا کہ برہان الدین پر سلام کہنا اور اوس کے کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تو داخل ہے آپ کے عام شفاعت میں کیونکہ تو نے یہ منارہ کافروں کے سر پر بنایا اسے ایمان والو اللہ تعالیٰ نے حضرت اشعیا علیہ السلام کے جیسا سٹھوین باب کی بارہویں آیت میں وعدہ کیا تھا کہ میں قوموں کی دولت پانی کی بہاؤ کے مانند اس شہر میں لاؤں گا دیکھو یہ وعدہ کیسا پورا ہوا اور کن کن قوموں کے بادشاہوں کا مال اس شہر کی آبادی میں خرچ ہوا اور حضرت اشعیا علیہ السلام کے اگا ونوین باب میں فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ صیہون کو تسلی دے گا وہ اوسکے سارے وسیع ان مکانوں کی ولہادی کرے گا دیکھو اس پاک شہر میں محمدیوں کے ہاتھوں کیسی کیسی آبادیاں ہوئیں

اے یودیو اور اے نصرانیو یہ کہلی نشانیاں دیکھو اور محمدی ہو جاؤ اے ایمان والو
ان مدرسوں میں اور ان تکیوں میں اور اس پاک شہر میں حضرت عمرؓ کے وقت
سے اس وقت تک جن محمدیوں نے نور ایمان کا پیلا یا اگر اونکا احوال کتابوں میں
تلاش کیا جاوے تو اس کے لئے بڑی کتاب چاہیے کہ نہ نمونہ کی طور پر لکھا جاتا ہے
مولانا مجیر الدین رحم فرماتے ہیں کہ شیخ ابوالمحاسن یوسف ابن رافع شافعی جو
ابن شداد کے مشہور مین صلاح الدین بادشاہ نے اونکو مدرسہ صلاحیہ کا پرانا
سپر دیکھا تھا وہ بڑی اچھی شخص اور بڑی عبادت کرنیوالے تھے شیخ ابومنصور
عبدالرحمن محمد ابن حسین ابن عساکر دمشقی بھی مدرسہ صلاحیہ میں اس پاک شہر
میں پڑھانے پر مقرر ہوئے تھے اونکی زبان اونٹنی بیٹنی میں اللہ کے ذکر سے خالی
نہیں رہتے تھے شیخ تقی الدین عثمان ابن صلاح الدین جو ابن الصلاح کے
مشہور ہیں وہ مدرسہ صلاحیہ میں پڑھانے پر مقرر ہوئے تھے شیخ صلاح الدین
خلیل ابن کیکلدی حدیث کے بڑی یاد رکھنے والے تھے اونھوں نے دمشق میں
پڑھا پھر بیت المقدس میں آئے اور صلاحیہ میں پڑھانے رہے اور مدرسہ تکریمہ میں
حدیث شریف کا پڑھانا اونہیں کے سپرد ہوا امام ابو الفضل محمد ابن طاہر جو ابن
فسیرانی کے مشہور ہیں ابن خلکان نے اونکا نام یون ہی لکھا ہے اونھوں
نے کہا ہے کہ اونکا نام علی ابن احمد ابن محمد ابن طاہر ہے وہ شہر بیت المقدس
کے رہنے والے ہیں اور وہ دنیا میں بہرے رہی ہیں اور ذہن کی تیزی اور
یادداشت اور خوشخط لکھنا یہ سب خوبیاں اونہیں جمع تھیں بیت المقدس میں
سن چار سو اڑھ تالیس میں پیدا ہوئے اور سن بساطھ میں حدیث بیان فرماتے
اور حدیث کے جانتے اور پہچانتے میں اور یاد رکھنے میں مشہور تھے اور اونکے بیٹے
ابو زرعہ طاہر سند کے اونچی ہونے میں اور حدیثوں کے بہت سننے میں مشہور ہیں امام
محمد غزالی طوسی شافعی دمشق میں رہے پھر بیت المقدس میں آ رہی اور احد کی
عبادت میں اور بڑی بڑی برکت کے مقاموں کی زیارت میں محنت کرتے رہے

اور اونکی کتابین جو مشہور ہیں وہ بناتے رہے اونہون نے طوس میں انتقال فرمایا
 سید بدر بن محمد البد کے بڑے پچاننے والے تھے اون کے زمانہ کے اولیا اون کے
 آگے جبکی اور جنگلی جانور اور پہاڑنیوالے جانور اونکی زیارت کو آئے اور اونکی
 اور اونکی اولاد کی قبروں کی زیارت کے لئے بار بار آئے اور اپنا منہ اونکی درگاہ کی
 دروازے پر ملا وہ اپنے تئیکہ میں دفن ہوئے جو بیت المقدس سے کچھ دور ہی مولانا
 مجیر الدین رحمئے اس کتاب میں بہت سے حدیث والون اور اولیاون اور اچھے
 لوگون کا اور عادل قاضیون کا احوال لکھا ہے جو بیت المقدس میں تھے اون کا
 احوال دیکھنے سے اون پیش خبریون کا مطلب خوب ظاہر ہوتا ہے جو اللہ نے
 حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب میں وعدہ کیا تھا کہ میں یہاں کے قاضیون
 کو عادل بناؤں گا اور اپنے اچھے بندون کو یہاں بساؤں گا اور مخترعین زبور میں
 صیہون اور یہود کی بستیون کے حق میں فرمایا تھا کہ جو اللہ کے نام کے عاشق ہیں
 وہ وہاں رہیں گے ان سب تعریفون کا ظہور صاف مجدیون میں ہوا یا اللہ یہود اور
 نصاریٰ کی آنکھیں کھول دے آمین مولانا مجیر الدین لکھتے ہیں کہ شہر بیت المقدس کا
 حال چاروی زمانہ میں بھی یہی ہے کہ وہ ایک بڑا شہر ہے عمارتیں اوسکی مضبوط ہیں
 بعضے مکان اونچے جگہ پر ہیں اور اونچے ہیں اور بعضے نالے میں ہیں اور
 نیچے ہیں اور اکثر مکانوں کے نیچے قدیم عمارتیں پائی جاتے ہیں اور اونکا اور
 نئی مکان پرانے مکانوں کے اوپر بنائی گئے ہیں اور یہاں کے مضبوط مقلد
 میں سے رومی والون کا بازار ہے کہ نہایت اونچا اور مضبوط ہے بہت شہروں
 میں ویسا نہیں پایا گیا ہے اور تین بازار اور میں کہ مسافروں نے ذکر کیا ہے
 کہ ان تین بازاروں کی طرح کے بازار کسی شہر میں نہیں دیکھی اور بیت المقدس
 کی خوبیون میں سے ہے اور یہ سارا شہر تراشی ہوئی سفید پتھروں سے بنایا ہوا
 ہے اوسکی عمارت میں کچی اینٹ نہیں اور اوسکی چٹ میں لکڑی نہیں مسافروں
 نے ذکر کیا ہے کہ تمام ملک میں ایسا کوئی شہر نہیں جو عمارت میں بیت المقدس

سے زیادہ مضبوط ہوا اور دیکھنے میں اس سے زیادہ خوشنما ہوا اور حضرت ابراہیم کا شہر بھی ایسا ہی ہے لیکن بیت المقدس اس سے زیادہ مضبوط ہے اور شہر نابلس بھی اسی کے قرب قریب ہے یہ تینوں شہر بیت مضبوط ہیں کیونکہ پہاڑوں میں ہیں اور بیت المقدس کو جب دور سے دیکھو تو عجب نورانی اور خوبصورت معلوم ہوتا ہے پورب کی طرف سے جب انسان زیتون پہاڑ پہنچا اور اسی طرح قبلہ کی طرف سے گھر چھم اور اتر کی طرف دور سے تھوڑا سا دکھائی دیتا ہے پہاڑوں کی اوٹ کی باعث سے کیونکہ بیت المقدس اور حضرت ابراہیم کا شہر پہاڑوں میں ہے اور وہاں چلنا بہت مشکل ہے جو پہاڑ ان دو نو شہروں کو گھیر رہی ہوئی ہیں اور نکاراستہ لبنان میں اٹھکون تین دن کا ہے اور چوڑان میں بھی اتنا ہی ہے لیکن جب زیارت کر نیوالا اللہ کے فضل و کرم سے مسیحا قاضی میں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام میں پہنچتا ہے تب ان پاک مقاموں کے دیکھنے سے اس کو ایسا انس اور خوشی حاصل ہوتے ہیں جو بیان میں نہیں آتی اور شفقت اور محنت سے تسلی ہو جاتی ہے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ جب بیت المقدس کی زیارت کو آئی تب یہ شعر پڑھا ہے الی البیت المقدس حیث ارجو جناب الخلد نرکامن کہ یبر + قطعنا فی محبتہ عقابا + وما بعد العقاب سوی النعیم + یعنی میں بیت المقدس کی طرف آیا ہمیشہ کی بہشت کی امید پر جو اللہ کریم کی طرف سے مہمانی ہے چنے اور سکی محبت میں گھاٹیاں ملے کین اور تخلیق کے بعد کیا ہے سوا آرام کے مولانا مجیر الدین نے اس پاک شہر کے دہلی دروازے لکھی ہیں اور چالیس کے قریب محلہ لکھی ہیں اور ان میں ایک محلہ یہودیوں کا اور ایک محلہ نصاریٰ کا لکھا ہے معلوم ہوا کہ باقی سب نعلی محمدیوں کے ہیں مولانا مجیر الدین لکھتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ قبر حضرت داؤد علیہ السلام کی صیہون کے گرجے میں ہے جو شہر بیت المقدس کے باہر و قبلہ کی طرف اور وہاں حضرت داؤد علیہ السلام کا گھر تھا اور اس گرجے میں ایک جگہ ہے کہ نصاریٰ اور سکی تعظیم کرتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ اوس میں حضرت داؤد علیہ السلام کی قبر ہے اور وہ جگہ اب مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ بادشاہ ظاہر

جنت کی کیفیت میں اور سکا ایک نائب آیا صیہون کے گرجے میں جو نئی عمارت نصاریٰ
 سانے بالائی تھی وہ اس کے حکم سے ڈاؤنگی اور قبر حضرت داؤد علیہ السلام کی نصاریٰ
 ہاتھ سے چھین گئے فائدہ بادشاہوں کی احوال کی پہلی کتاب کے دوسرے باب
 میں ہے کہ داؤد علیہ السلام شہر داؤد میں دفن ہوئی اور اسی کتاب کے گیارہویں باب
 میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے باپ داؤد کے شہر میں دفن ہوئی اور داؤد
 کا شہر بھی صیہون کے قلعہ کا نام ہے جیسا کہ حضرت شمویل علیہ السلام کے احوال کی
 دوسری کتاب کے پانچویں باب میں ہے لہذا یہاں میں ایک اخبار پادریوں نے
 سن اٹھا رہ سوچتے عیسوی میں چھوایا تھا اسکی جو تھی جلد صفحہ دوسوا و تیس میں ایک
 پادری کی زبانی لکھا تھا کہ جو مکانات صیہون کی گڑھی پر بنی ہیں اونہیں عمارتوں میں
 حضرت داؤد علیہ السلام کا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا مقبرہ ہے یہ مقبرے
 مجدیون کے ہاتھ میں ہیں حضرت داؤد علیہ السلام کے مقبرے میں کسی نصرانی کو
 اندر جانیکا اذن نہیں مگر میرے پوشاک سے تمام لوگ مجھ کو محمدی خیال کرتے تھے
 مجھ کو سب کچھ اچھی طرح سے دکھلایا یہ قبر اونچی بنی ہوئے ہے اور اوپر سرخ چادر
 ڈالے ہوئے تھے جب میں دوسرے وقت اس بالا خانہ کو دیکھنے گیا حسین
 لوگ کہتے ہیں کہ حواریوں پر آسمان سے روح القدس اترتا اس کمرے کے
 سایہ میں چوتھے سے کمرے میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی قبر ہے مولانا محیر الدین
 لکھتے ہیں کہ بیت المقدس کے پاس پورب کی طرف ایک بڑا پہاڑ ہے کہ مسجد اقصیٰ
 وہاں سے دکھائی دیتے ہے وہ زیتا پہاڑ کہلاتا ہے یہ وہی پہاڑ ہے جس پر سے اللہ تعالیٰ
 نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا اور اس پہاڑ کے اندر ایک گرجا
 ہے جو جیسا کہ کہلاتا ہے باب الاسباط کے باہر اوس میں حضرت مریم علیہا السلام کی قبر
 اور وہ جگہ مشہور ہے مسلمان اور نصاریٰ زیارت کے لئے جاتے ہیں فائدہ یہ
 باب الاسباط وہ نہیں ہے جو مسجد میں ہے یہ باب الاسباط شہر کے دس دن دروازہ
 میں سے ایک دروازہ ہے مولانا عبد الوہاب شمعانی رحمہ نے کتاب طبقات کبریٰ جو

اولیاؤن کے احوال میں لکھی ہے اوس میں جناب ابراہیم قبیلہ بنی رحر کی بہت کرامتیں لکھی ہیں وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ انہوں نے جب بیت المقدس کی طرف سفر کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زیارت کی اور اون کے پاس اوس رات کو ایک ختم کیا تب ایک قرآن کے پڑھنے والے نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں کہ ابراہیم کو ہمارا سلام کہنا اور کہہ دینا کہ اللہ تجھ کو میری طرف سے اور میری مان کی طرف سے اچھا بل دے مولانا مجیر الدین لکھتے ہیں کہ چشمہ سلوان کا شہر مقدس سے باہر قبلہ کی طرف نالی میں ہے خالد بن معدان رض سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو کوئے بیت المقدس میں آوے اوس کو چاہیے کہ سلوان کے چشمہ میں پیرے کیونکہ وہ جنت میں سے ہے فائدہ سلوان کا چشمہ عبرانی میں سلو آم کا حوض کہلاتا ہے اوس کا ذکر یوحنا کی انجیل کے نوین باب میں آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوزین پرتو کا اور اوس سے مٹی گوندھی اور ایک شخص جو جنم کا اندھا تھا اوسکی آنکھوں پر مٹی اور اوس فرمایا چلو اور سلو آم کا حوض میں نہاؤ جا کر نہاؤ اور کہنے والا ہو گیا یا داری شریک لکھتے ہیں کہ یہاں تک کہ میں لکھا ہوں کہ یہ دشلم کو دکن طرف سلو آم کا حوض بھیجا گیا مٹی پر پڑا ہے ابھی کہ یہ بیت اللہ کا جہان حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے مولانا مجیر الدین لکھتے ہیں کہ بیت المقدس سے چوتھائی منزل کے قریب قبلہ کی طرف ایک بستی ہے جسکو بیت اللہ کہتے ہیں وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے ہیں مولانا جلال الدین لکھتے ہیں کہ مناسی نے صحیح سند پہونچائی ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے ذکر میں فرمایا کہ جبرئیل نے کہا کہ اوتھری نماز پڑھیے میں اوترا اور مٹی نماز پڑھی اور انہوں نے کہا اچھا تم میں سے کوئی نماز پڑھا ہے بیت اللہ میں جہان عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا مولانا جلال الدین نے دوسری جگہ لکھا ہے کہ عید اللہ جو عمر و ابن عباس کے بیٹے تھے بیت اللہ میں آئے اور نماز پڑھے اور حکم کیا کہ وہاں چراغ روشن کرنے کے لئے تیل لایا جاوے دوسری جگہ لکھا ہے کہ عید اللہ درخت تیل بھیجا دیا کرتے تھے بیت اللہ کی طرف جہان حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے مولانا

ابو البرکات جو سن بارہ سو اوہترمین بیت المقدس کی زیارت کو گئی تھیں اونہوں نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کا مقام نصاریٰ کے اختیار میں ہے مسلمانوں کو خاص وقتوں میں راہ دیتے ہیں اور بہت جلدی کرتے ہیں اب بالفعل سن تیرہ سو نوین ایک سید صاحب یافتہ کے رہنے والے ملے اونہوں نے فرمایا کہ اب عبد الحمید بادشاہ کے وقت میں وہ پاک مقام مسلمانوں کے ہاتھ میں آ گیا اب ذکر ہے جبرون کا جہان حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مزار پاک ہے نورات شریف کے پہلی سورۃ کے تیسویں باب میں یہ بیان ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک غار قیمت دیکر مول لیا اور حضرت سارہ کو اوس میں دفن کیا پھر کپسویں باب میں یہ بیان ہے کہ حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہما السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اوس غار میں دفن کیا پھر یہ بیان ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام مصر میں تشریف لائے حضرت یعقوب علیہ السلام کو اور اپنے بھائیوں کو وہاں بلایا پھر اونچا سوین باب میں لکھا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے مرتے وقت وصیت کی کہ مجھ کو اوس غار میں اپنے باپ دادا کے پاس دفن کیجیو جہان اونہوں نے ابراہیم اور اون کے بیوی سارہ کو دفن کیا اور وہاں اونہوں نے اسحاق کو اور اون کی بیوی ربقہ کو دفن کیا ہے اور وہاں بیٹے لیا کو دفن کیا ہے پھر چا سوین باب میں لکھا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائیوں سمیت مصر سے چلے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو کنعان کی زمین میں اوس غار میں دفن کیا اور مصر کی طرف پلٹ آئے مولانا محمد الدین لکھتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر شریف پر ایک چار دیواری بنائے اور وہ چار دیواری اب مسجد بنو گئی ہے مولانا جلال الدین سیوطی رحم لکھتے ہیں کہ صاحب باعث النفوس نے یعنی شیخ برہان الدین فزاری نے ابو المعالی سے نقل کیا ہے کہ اونہوں نے اسکا نام مسجد رکھا ہے اور لکھا ہے کہ بہتر ہے کہ دو رکعتیں تحیتہ المسجد کی پڑھ لے مولانا لکھتے ہیں کہ اس بات کا خیال

نہ کرنا چاہیے کہ وہ مقبرہ ہے کیونکہ جو مرد اوس میں ہیں وہ اپنے قبروں میں زندہ ہیں اور عورتوں میں اختلاف ہے اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے کہ یہ جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ لعنت کرے یہود اور نصاریٰ پر انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنایا سو حدیث کے سمجھنے والوں نے اسکا مطلب یوں بیان فرمایا ہے کہ یہود اور نصاریٰ اپنے نبیوں کے تعظیم کے لئے انکی قبروں کی طرف موند کر کے غار پڑھتے تھے اور اللہ کی تعظیم میں انکی تعظیم کو بھی مانتے تھے اور یہ کہلا ہوا شرک ہے اور اگر یہ نیت نہ ہو اور کوئے شخص کسے جی یا ولی کے قبر کے پاس مسجد بناوے اور اوسکی قبر کے پاس نماز پڑھے اس نیت سے کہ اللہ تعالیٰ اوسکی روح پاک کا اثر میرے دل میں ڈالے گا اور اوسلے سے میرا دل اللہ کی طرف زیادہ لگے گا تو اس نیت میں کچھ حرج نہیں اور کعبہ شریف کے پاس حطیم میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قبر ہے اور وہاں غار پڑھنا درست ہے اس سے معلوم ہوا کہ جہاں قبر کا نشان مٹ گیا ہو اور معلوم نہ ہو کہ قبر کس جگہ پر ہے وہاں نماز جائز ہے صحیح بخاری کی روایت میں نصاریٰ کے ذکر میں یہ بھی ہے کہ وہ لوگ اوس مسجد میں تصویریں بناتے تھے قسطلانی رحمہ نے لکھا ہے کہ جو کوئی کسی اچھی شخص کی قبر کے پاس مسجد بناوے اور اوسکی نزدیکی سے برکت لینے کا قصد کرے اور یہ بات اوسکی تعظیم کے لئے اور اوسکی طرف منہ کرنے کے لئے نہ ہو تو وہ اس مذمت کی بات میں داخل نہیں واللہ اعلم جناب مولانا قاضی محمد ابن علی شوکانی رحمہ متقی الاخبار کی شرح نیل الاوطار میں لکھتے ہیں کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قبر پر مسجد بنانے سے اسلئے منع فرمایا کہ ایسا نہوا کہ تعظیم کو لوگ حد سے بڑھا دیں اور گمراہ ہو جائیں اور بعضے وقت یہ بات کفر تک پہنچا دیتے ہے جیسا اگلے امتوں کا حال ہوا جب آپ کے ساتھ والوں کو اور ان کے شاگردوں کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے بڑھانے کی ضرورت پڑی اور

مسجد بڑھائی گئے اور آپ کے بیویوں کے گہر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا گہر جس میں حضرت علیؓ علیہ وسلم کی قبر اور حضرت ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ کی قبر ہے یہ سب گہر مسجد میں داخل ہو گئے تب لوگوں نے آپ کی قبر کے آس پاس وچھے دیواریں بنا دیں تاکہ مسجد میں قبر ظاہر نہ ہو ایسا نہو کہ جاہل لوگ اوس طرف کو نماز پڑھیں اور وہ نوبت ہو چکے جس کا ذکر ہے پھر قبر کے بائیں طرف جو دو ستون تھے وہاں دو دیواریں بنائیں اور دونوں کو ترچھا کر دیا کہ دونوں مل گئیں تاکہ کوئے شخص قبر کی طرف منحہ کرنے کا قابو نہ پاوے مولانا مجیر الدین رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ شہر جبرون بیت المقدس کے سامنے قبلہ کی طرف ہے اور وہ دیکھنے میں نہایت خوبصورت اور نورانی ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مزار پاک پر اور آپ کی بیوی حضرت سارہ علیہا السلام کے مزار پاک پر اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے مزار پاک پر اور آپ کے بیوی لیفا کے مزار پاک پر جو قبہ بنائی ہوئے ہیں سو مجھ کو خبر ہو چکی ہے کہ قوم امیہ کے بادشاہوں نے بنائی ہیں اور مولانا احمد ابن حسن تبریزی شافعی رحمہ اللہ نے کتاب مصباح الظلام میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ نے جب ملک شام کو فتح کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر پر اور اون کے سوا اور انبیاءؑ کے قبروں پر جو قبہ تھے ان کو ڈھا دینے کا حکم نہیں کیا اس سے معلوم ہوا کہ یہ قبہ پہلے سے تھے واللہ اعلم بادرسی جوزف جیکب نے جو پاک کتاب کا جغرافیہ لکھا ہے اوس میں لکھا ہے کہ وہ غار جو عمری کے میدان میں جبرون کو دکھن طرف ہے جس کو ابراہیم علیہ السلام نے قبرستان کے لئے خریدا تھا آجکل وہاں ایک مسجد ہے جس میں یہودیوں اور نصرانیوں کو داخل ہونے پر مانگی نہیں ہو مولانا مجیر الدین رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی چار دیواری کے باہر یورپ کی طرف کو ایک مسجد ہے نہایت خوبصورت اور یہ مسجد امیر ابو سعید سمرجانی نے بنائی ہے سن سات سو بیسٹ میں بادشاہ ناصر محمد ابن قلاوون کی وقت میں اوس مسجد کے پاس قبلہ کی طرف وہ باوجود چنانہ ہے جس میں مجاوروں اور مسافروں کے

لے دیشیشہ بننا ہے اور باور چنانہ کے دروازے پر نقار خانہ عصر کے نماز کے بعد ہر
 روز بجا یا جاتا ہے جسوقت دستار خوان اوٹایا جاتا ہے اور یہ دستار خوان دنیا
 کے عجائبات میں سے ہے اوسمیں سے شہر واسے اور مسافر کھاتے ہیں ہر روز روڑ
 پکائی جاتی ہے سویرے کیوقت اور ظہر کے بعد شہر والوں کو اور عصر کے بعد شہر
 والوں کو اور مسافروں کو بانٹے جاتے ہیں ہر روز چودہ ہزار روٹیاں پکتے ہیں اور
 بعضے وقت پندرہ ہزار بھی ہو جاتے ہیں دولت مند اور محتاج کوئے اس دستار خوان
 سے روکا نہیں جاتا اور جس مکان میں روٹی پکائی جاتے ہیں وہ مکان بھی عجائبات
 میں سے ہے اوسمیں گیسوں داخل ہوتے ہیں اور روٹیاں پک کر نکلتے ہیں اس
 مکان میں کام کرنے والے بہت کثرت سے ہیں گیسوں کا پینا اور گوند ہنا اور
 پکانا اور لکڑیاں وغیرہ لانا اور سارا سامان کرنا عجائبات میں سے ہے اسطرح کا
 معاملہ زمین کے بادشاہوں کے پاس پایا نہیں جاتا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
 کے معجزوں میں یہ کچھ بڑی بات نہیں ہے مولانا ابوالبرکات جو ہمارے زمانہ میں
 سن بارہ سو اوٹھتر میں بیت المقدس میں پہونچے وہ اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں
 کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دستار خوان اسوقت تک جاری ہے عصر کیوقت چند
 دیکھیں کہایتکے ہر روز تقسیم ہوتی ہیں اللہ کا شکر ہے کہ یہ تبرک اس عاجز کو بھی نصیب
 ہوا اب یہ ذکر ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک شام
 کے فتح ہونے سے پہلے شہر حبرون تمیم داری کو عنایت فرمایا حاسح
 ترمذی میں ہے کہ تمیم داری پہلے نصرانی تھے پھر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی
 خدمت میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہوئے امام ابو حنیفہ رحمہ کے شاگرد امام ابو یوسف
 کتاب الخراج میں فرماتے ہیں کہ تمیم داری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیا رسول اللہ ﷺ
 میرے کچھ ہمسائی ہیں اونکی ایک بستی ہے جسکو جبری کہتے ہیں اور دوسری اور
 بستی ہے جسکو عینون کہتے ہیں اگر اللہ ملک شام کو آپ پر فتح کر دے تو وہ دونوں
 مکہ و مدینہ آپ نے فرمایا وہ دونوں تیرے لئے ہیں عرض کیا کہ لکھد کبھی آپنی لکھد یا

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہے محمد کی طرف سے جو اللہ کا پیغام پہنچا نیوالا ہی تمہیں داری کے لئے جو اوس کا بیٹا ہے کہ اوسکی لئے ہے بستی جبری کی اور بستی عینون کی ساری بستی اور نرم زمین اور پہاڑ اور سخت زمین اور جو اوس کے قریب ہے اوسکو اور اوس کے پچھوالون کو اوس کے بعد کوئے اوس میں اوس سے برخلاف نہو پھر جو کوئے ظلم کرے اور اوس سے کچھ چہن لے تو اوس پر ہٹکار ہے اللہ کی پھر جب حضرت ابو بکر رضہ حاکم ہوئے اونہون نے بھی ایک خط لکھ دیا اوسکی نقل یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہے ابو بکر رضہ کی طرف سے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا امانت ہے جو آگے بعد زمین میں نائب ہوا اوسنے یہ لکھا دار یون کے لئے کہ جو کچھ اونکی ہاتھ میں ہے جبری اور عینون کی بستی سے اوسکو کوئے نہ بگاڑے جو کوئی سنتا ہو اور اللہ اور رسول کا کہنا مانتا ہو تو اوس میں سے کسی چیز کو نہ بگاڑے اور کچھ لوگ اوس پر قائم رہیں اور فساد کرنے والون سے اوسکو بچاتے رہیں مولا تاجی الدین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں داری رضہ کو وہ زمین جاگیر میں دی تھی جس میں بن حضرت ابراہیم علیہ السلام کا شہر ہے اور جو اوسکی آس پاس کی زمین ہے اور ایک چمڑے کا ٹکڑا جو حضرت علی رضہ کے موزہ میں کاٹھا اوس پر اپنے حضرت علی رضہ سے لکھوا دیا تھا اوسکی لفظیں تاریخ لکھنے والون نے کئی کئی طرح پر لکھی ہیں اور میں نے وہ چمڑی کا ٹکڑا دیکھا ہے جسکو لوگ کہتے ہیں کہ حضرت علی کے موزی میں کا ہے اور وہ پرانا ہو گیا ہے اور اوس میں حرفون کا کچھ نشان باقی ہے اور جس صندوق میں وہ چمڑی کا ٹکڑا رکھا تھا اوس صندوق میں اوسکی ساتھ میں نے ایک ورق لکھا ہوا دیکھا اوس ورق کے لکھنے کی نسبت مستنبذ یا اللہ بادشاہ عباسی کی طرف ہے اللہ اوسکو رحمت میں غرق کرے اوس میں اوسکی نقل لکھی ہے مستنبذ بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے جو لکھا ہے اوسکی صورت یہ ہے الحمد للہ یہ نقل ہے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کی جو آپ نے تمہیں داری کو اور ادنیٰ ہائیون کو لکھ دیا تھا ہجرت کے نوین برس تبوک کی اطالی سے یمنی کے بعد ایک

چمڑی کے ٹکری پر جو ایمان والوں کے حاکم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے موزی میں کا تھا اور
 اونہین کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا بیٹے اوسکو اوسی صورت پر نقل کیا اللہ راضی رہے
 اون سے اور سب اصحابوں سے بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا ما انطاھج
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتقیم الداسی واخوتہ جبرون والمطلوم و
 بیت عینون و بلیت ابراھیم وما فیہن نطیۃ بنت بینہم ونفدت وسلمت
 ذاک لہم ولا عقابہم فمن اذا ہم اذا لا اللہ فمن اذا ہم لعنہ اللہ شہد
 عتیق بن ابی قحافہ وعمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وکتب علی بن ابیطالب
 وشہد یعنی اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا یہ ہے جو دیا
 محمد نے جو اللہ کے پیغام پہنچا نیوالے ہیں اللہ اوپر درود اور سلامتی بھیجی
 تمہیں داری کو اور اوسکی بھائیوں کو جبرون اور مطلوم اور گہر عینون کا اور گہر ابراہیم کا
 اور جو کچھ اولن میں ہے دے ڈالنا دو ٹوک اوسکے بچ میں اور بیٹے اوسکو جاری کر دیا
 اور سوئپ دیا اونکو اور اون کے بچہ والوں کو پہر جو کوئی اونکو ستا دے گا اوسکو اللہ
 ستا دیگا پہر جو کوئی اونکو ستا دے گا اللہ اوسکو پشکار دیگا گواہ ہوا عتیق بیٹا ابو قحافہ
 کا اور عمر بیٹا خطاب کا اور عثمان بیٹا عفان کا اور لکھا علی نے جو بیٹا ہے ابو طالب
 کا اور وہ گواہ ہوا مولانا مجیر الدین رحمہ اللہ کہ بیٹے اوسکو مستنجد باللہ کی لکھی
 ہوئے سے اوسی صورت پر نقل کیا ہے اور یہ جاگیر تمہیں داری کے اولاد کی ہاتھ
 میں ہمیشہ رہی ہے وہ اوسکو آج کے دن تک کہاتی ہیں اور وہ لوگ حضرت ابراہیم
 علیہ السلام کے شہرین رہتے ہیں اور وہ بہت لوگ ہیں داری کہلاتے ہیں اور یہ
 حضرت جی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتیں ہیں تمہیں اور اونکی بھائی نعیم جناب پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس ہجرت کے نوین برس حاضر ہوئے اور مسلمان ہوئے اور نعیم
 جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور آپ کے ساتھ ہو کر کافروں سے
 لڑے ہیں اور آپ سے حدیث کی روایت کی ہے اور وہ مدینہ شریف میں رہے

بہا تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کے بعد وہ شام کی طرف چلے گئے اور بیت المقدس
 کے وہ حاکم تھے اور کسی حاکم نے چاہا تھا کہ تیمم کی اولاد سے اس زمین کو چھین لیں
 واریون نے آپ کے خط کو دلیل پکڑا حاکم اور قاضی شرمندہ ہوئے اور وہ زمین واریون
 کے ہاتھ میں رہے اون دنوں میں امام ابو احمد غزالی بیت المقدس میں تھے اور
 قاضی ابوبکر بن عربی شام میں تھے آپ ذکر ہے جناب موسیٰ علیہ السلام اور حضرت
 شعوبہ علیہ السلام کے مزار پاک کا قوراہ شریف کے اخیر میں جو کسی نے احوال
 حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کا لکھا ہے وہاں لکھا ہے کہ موسیٰ مواب کے
 میدانوں میں نبو کے پہاڑ پر بسکھ کی چوٹی پر جو یروجو کے یعنی اریکا کے سامنے ہے
 چڑھ گئے اور اللہ تعالیٰ نے ساری زمین کنعان کی اور میدان اریکا کو اکود کھلایا
 اور مواب کی زمین میں آپ نے وفات پائی اور اکود کو کن نے مواب کی ایک اوی
 میں بیت ففور کے مقابل دفن کیا پر آج کے دن تک کسی آپ کی قبر کو نہیں جانتا مولانا
 جلال الدین نے قاضی امین الدین احمد کی کتاب الاکس سے نقل کیا ہے کہ اونوں نے
 حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تک سند پہنچائی اونوں نے فرمایا کہ اسرائیلیوں میں سے
 کسی نے نہیں جانا کہ موسیٰ علیہ السلام کی قبر کہاں ہے اور محمد بن اسحاق تک سند
 پہنچائی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ کی قبر کوئی واقعہ نہیں ہوا
 ان سب باتوں سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پاک
 کو انکی امت سے پوشیدہ کر لیا مگر اللہ نے یہ نعمت خاص امت محمدی کی واسطے
 چاہا کہ کسی امتی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات میں اللہ نے آپ کی
 قبر دکھا دی اور آپ نے اسکا تبتا دیا صحیح بخاری میں ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام
 کے پاس ملک الموت آئے آپ نے اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ زمین مقدس یعنی
 کنعان سے ایک تہہ کے پھینکنے کے اندازہ پر مجھ کو نزدیک کر دی جناب پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں اس جگہ ہوتا تو مجھ کو انکی قبر دکھلا دیتا وہ رستی کے پہلو
 میں ہے سرخ ٹیلی کے پاس اور صحیح مسلم میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس رات کو میں

سیر کو بلا یا گیا مین موسیٰ پر گذر اسرخ ٹیلی کے پاس اور وہ کہڑے ہوئے اپنی قبر مین نماز پڑھ رہے تھے بخاری کی حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ ملک کنعان مین نہیں پونچے تھے ہی تو اللہ تعالیٰ سے مانگا کہ مین وہاں تک نہیں پونچا تو تھوڑی دور تک مبلو آگے بڑھا دی اور اوس پاک زمین سے نزدیک کر دے اور توراہ شریف سے معلوم ہوا کہ آپ اریحا تک بھی نہیں پونچے اریحا کا میدان اندر نے دور سے دکھلا دیا مولانا جلال الدین رحمہ لکھتے ہیں کہ آپ کی قبر اریحا کے قریب ہے اور لوگ زیارت کو جاتے ہیں اور اوسکے پاس سرخ ٹیلا ہے اور بادشاہ بیرس نے سن چہ سو ساٹھ مین ایک قبہ اوپر بنایا ہے اور شیخ عبدالحموی نے اوس قبہ کے بنانے سے بتی برس اور کئی برس پہلے اوس قبہ کو دیکھا اور بیان کیا کہ میں نے اس قبر پاک کی زیارت کی اور مین سو گیا تو خواب مین دیکھا کہ اوس جگہ پر ایک قبہ ہے اور ایک شخص گھوڑا پر سوار دیکھا اور اسلام علیکم کہا اور پوچھا آپ کلیم الدین یاقون کہا آپ بنی الدین فرمایا ہاں یو کہا مجھے کچھ فرمائیے تب آپ نے چار اونگیوں سے اشارہ کیا اور مین جاگا اور اس بات کا کچھ مطلب نہ سمجھا تب مین شیخ دیال کے پاس گیا اور مینے اونکو خبر دی اونہوں نے فرمایا کہ تیری چار اولاد مین ہونگی اور مین نخل کر چکا تھا سو میری چار اولاد مین ہونگی مولانا جلال الدین رحمہ دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ حافظ ضیاء الدین مقدسی نے فرمایا کہ وہ قبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر مشہور ہے وہ پاک زمین مین اریحا کے قریب ہے اوسکے پاس سرخ ٹیلا ہے چلتے ہوئے رستے کے پہلو مین مولانا لکھتے ہیں کہ آپ بیت المقدس کے پورب طرف دفن ہوئے ہیں اور آپ کی قبر کی زیارت کا لوگ قصد کرتے ہیں اوس قبہ مین جبکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور بیت المقدس کے لوگ اور اونکی سوا اور لوگ مرد اور عورت وہاں جانی مشقت اٹھاتے ہیں اور وہاں رات کو رہتے ہیں مولانا مجیر الدین حنبلی رحمہ لکھتے ہیں کہ آپ کے قبر جہان مشہور ہے وہ بیت المقدس کے پورب طرف ہے اوسکی اور بیت المقدس کے بیچ مین ایک منزل ہے اوسکی اوپر عمارت ہے اوسکی اندر مسجد ہے اوسکی داہری طرف ایک قبہ ہے اوسمیں

ایجا مزار پاک ہے جب زیارت کے دن آتے ہیں تو آپ کی قبر پر ایک پرورہ سیاہ رشتم
 کا رکھا جاتا ہے اور سپر سرخ نقش ہیں اور سین ہر طرف سونا لگا ہوا ہے اکثر لوگوں کے
 نزدیک آپ کی قبر وہی ہے اور وہ قبہ ظاہر سیریس نے بنایا ہے جب وہ حج سے اور
 بیت المقدس کی زیارت سے پلٹا سن چہ سوارٹھ ستمہ میں پہراؤسکے بعد اور لوگوں
 نے بنایا اور اوسکے گرد اور جگہ بڑھائی زیارت کرنے والوں کو اس سے بہت
 فائدہ ہوا اور یہ مکان ارجیا کے قریب بیت المقدس کے علاقہ میں ہے اور
 بیت المقدس کے لوگ ہر سال جاڑے کے بعد زیارت کو جاتے ہیں اور سات
 دن وہاں رہتے ہیں اور اوس مکان میں بہت سے معجزے ظاہر ہیں ایک یہ ہے
 کہ قبہ کے اندر مزار پاک کے پاس محراب کے اوپر صورتوں کا خیال ہمیشہ دکھائی
 دیتا ہے اور ان کے رنگ طرح طرح کی ہیں کوئے سوار ہے کوئے پیدل ہے کسی
 کے کندھے پر نیزہ ہے کسی کے کپڑے سفید ہیں کسی کے کپڑے سبز ہیں اور وہ
 ایک سے ایک ہاتھ ملا تے ہیں بعضے کہتے ہیں کہ وہ فرشتے ہیں بعضے کہتے ہیں کہ
 وہ ولی لوگ ہیں اور سب مرد اور عورتیں اور لڑکے انکو دیکھتے ہیں کسی سے وہ
 پوشیدہ نہیں رہتے ہیں اور جب مسجد میں کوئی حیض والی یا کوئی جنابت والا داخل
 ہوتا ہے یا مسجد کے آس پاس کوئی شخص کوئی برا فعل کرتا ہے اوس جنگل میں ایک
 ہوا آتی ہے کہ کوئی اپنے پاس کے شخص کو نہیں دیکھ سکتا اور خیموں کی رسیاں ٹوٹ
 جاتی ہیں اور خیمہ جگہ سے اٹھ جاتا ہے اور سوارسکے اور بھی نشانیاں ظاہر ہیں
 جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اوس جگہ دفن ہیں مولا تانا
 مجیر الدین رح لکھتے ہیں کہ حضرت شمول علیہ السلام کی قبر بیت المقدس کے باہر
 ایک گاؤں میں ایک پہاڑ کی چوٹی پر ہے اور وہ مشہور ہے اور وہ گاؤں اور تریط
 ہے اوس شخص کی راہ میں جو رملہ کی طرف جاوے اور اوس گاؤں کا نام یہودیوں کے
 نزدیک رامہ ہے فائدہ حضرت شمول علیہ السلام کے احوال کی کتاب کے پیسین
 باب میں ہے کہ حضرت شمول علیہ السلام کو اسرائیلیوں نے رامہ میں آپ کی قبر

دفن کیا مولانا نجیر الدین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بیت المقدس اور بیت اللحم کے بیچ میں حضرت یوسف علیہ السلام کی ماں حضرت راحیل کی قبر ہے اور وہ مشہور ہے لوگ یار مری کو آتے ہیں فائدہ تو راتہ شریف کی پہلی سورۃ کی چھیون باب میں ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی بیوی راحیل کو بیت اللحم کی راہ میں دفن کیا اب ذکر ہے لبنان ہاڑ کا کہ مجری اولیاؤں نے وہاں بڑی بڑی فیض پائی بادشاہوں کے احوال کی پہلی کتاب کی ساتویں باب میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے لبنان جنگل کا گہر بنایا جسکی لباسی سو ہاتھ اور چوڑی پچاس ہاتھ اور بلندی میں ہاتھ تھی اور وہ سڑو کی لکڑی کے ستونوں کے چار صفوں پر بنایا گیا اور لکڑیوں کو شہیرون پر رکھا جو مین تالیس ستونوں کے اوپر تھے ہر ایک صف میں پندرہ ستون تھے حضرت سلیمان علیہ السلام کی برکت اور فیض اب تک وہاں جاری ہے حضرت اشعیا علیہ السلام کے ساتویں باب میں کعبہ شریف سے اللہ نے فرمایا کہ لبنان کا جلال تجھ پاس ویگا صنوبر اور شمشاد اور قبس اکھٹی تیری پاس آویں گے اسکا بہ مطلب کہ لبنان میں اچھی اچھی پاک لوگ رہیں گے اور وہ تیری زیارت کو آویں گے لبنان کے ہاڑ پر ہمیشہ محمدی اولیاؤں کا مقام رہا اور مجری اولیاؤں کو اللہ ذوالہجری بڑی بڑی نعمتیں عنایت فرمائیں کتاب ہجۃ الاسرار جو امام نور الدین علی بن یوسف شطنونی شافعی نے اولیاؤں کے احوال میں لکھی ہے اس میں شیخ احمد بٹائیجی تک سند پہونچائی جو ملک شام میں اوتری ہوئے تھے اوہوں نے فرمایا کہ میں سن پانسوا و ناسی میں لبنان ہاڑ کی طرف گیا تاکہ وہاں کی اچھی لوگوں کے زیارت کروں اون دنوں میں وہاں ایک اچھے مرد اصفہانکے تھے کہ اونکو لوگ شیخ جلی کہتے تھے کیونکہ وہ لبنان ہاڑ میں بہت رہے تھے میں اونکے پاس آیا اور اونسے پوچھا کہ آپ یہاں کتنے مدت سے ہیں فرمایا ساٹھ برس سے میں نے کہا کہ عجیب باتوں میں سے آپ پر یہاں کیا گذرا اونھوں نے فرمایا کہ سن پانسوا و ناسی میں میں یہاں تھا میں نے دیکھا کہ ہاڑ کے لوگ چاندنی رات میں آپس میں جمع ہوتے ہیں

اور ہوا میں اوڑتے ہیں عراق کی طرف ایک جماعت کے بعد دوسری جماعت جاتی ہے
اول میں سے ایک جو میرافوق تھا اپنے اوس سکاٹم کمان جاتے ہو کہا ہکو خضر علیہ السلام
نے حکم کیا ہے کہ بغداد میں جاوین اور قطب کے سامنے حاضر ہو وین بیٹے کہا وہ کون
ہیں کہا شیخ عبدالقادر بیٹے کہا میں ہی تمہارے ساتھ چلوں گا کہا اچھا سو ہم ہوا میں
چلے توڑی دیر میں بغداد میں پہونچے اور دیکھا کہ وہ لوگ آپ کے آگے صفیں باندھی ہو
ہیں اور آپ جو انکو حکم کرتے ہیں وہ جلدی سے جیلا لاتے ہیں پہر اپنے انکو رخصت
کیا وہ لوگ اولیٰ پاؤں پہرے یہاں تک کہ ہوا میں اوڑنے ہوئی اور چلے اور میں بھی
اونکے ساتھ تھا جب ہم پلیٹ کر پہاڑ تک پہونچے بیٹے کہا کہ میں آج کا سا احوال کہی
نہیں دیکھا جو تھنے آپ کے سامنے ادب کیا اور جلدی سے آپکا حکم جیلا لای وہ لولا
بہائی یہ کیونکر ہوا و انہوں نے تو فرمایا ہے کہ میرا یہ قدم اللہ کے سب ویوں کی گردن
پر ہے اور ہکو حکم ہوا ہے اونکی تالبداری اور ادب کا امام باغی رہنے روض الیاسین میں
چار سو ساتویں حکایت میں اپنے رگ کی بانی لکھا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں لبنان پہاڑ پر چڑھا چند
آدمیوں کے ساتھ اور ہکو تلاش تھی کہ وہاں کے رہنے والوں میں سے کوئی عباد
کر نیوالا دنیا کا جوڑ دینے والا ہکو ملے ہم تین دن چلے میرا پاؤں تھک گیا تب میں ایک
اونچی پہاڑ پر بیٹھ گیا اور میرے ساتھ والے چلے گئے اور میں اکیللا رہ گیا اوس پہاڑ
کے نیچے بیٹے ایک چشمہ پایا اوس سے وضو کیا اور نماز شروع کی تب بیٹے ایک قرآن
پڑھنے والی کی آواز سنی نماز کے بعد میں آواز کی طرف گیا تب بیٹے ایک غار دیکھا اوس
میں ایک اندھے شخص بیٹھی ہوئے تھے بیٹے سلام کہا او انہوں نے سلام کا جواب دیا
اور مجھ سے فرمایا کہ تو جن ہے یا انسان ہے بیٹے کہا میں انسان ہوں وہ بولے لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ بیٹے تیس برس سے تیرے سوا یہاں کسی انسان کو نہیں دیکھا
میر جب غلطی کا وقت آیا او انہوں نے مجھ کو پکارا کہ نماز اللہ پر رحم کر اور اونی زیادہ کوے
ماز کی وقت کا پچانے والا بیٹے نہیں دیکھا بیٹے اونکی ساتھ نماز پڑھے پہر وہ عصر تک نماز
پڑھتے رہی میر جب عصر بڑھ چکا کہڑے ہو کر دعا کرنے لگے بیٹے سنا وہ دعا میں کہہ رہی تھی

یا اللہ محمد کی امت کو سنو اردی یا اللہ محمد کی امت پر رحم کر یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت
 پر سے مصیبت کو ہٹا دی پر جب ہم مغرب پڑھ چکے تھے کہ اب یہ دعا لکھو کہاں سے ملی فرمایا جو
 شخص ہر روز تین بار یہ دعا پڑھے گا اللہ اس کو ابداً لوٹیں لکھے گا پر جب ہنسنے عشا
 پڑھی مجھ سے فرمایا تو کہا ویکامین بول لاہان فرمایا کہ اس غار کی اندر جا اور جو ٹھگو ملی وہ کہا
 میں گیا نہ بیٹے ایک چٹان دیکھی اس پر جوڑا اور سوکھی انگور اور خرثوب اور سیب اور
 انجیر تھی ہر چیز ایک ایک طرف کو تھی جتنا بیٹے چاہا اوتا کہا یا جب پچھلی رات ہوئے
 اونہون نے وتر پڑھی اور وہ ساری رات نہیں سوی تھے پہر اونہون نے بھی
 اونہین چیزوں میں سے کہا یا اور بیٹی یہاں تک کہ ہنسنے صبح کی غار پڑھے پہر وہ بیٹی
 بیٹی سوئے رہے یہاں تک کہ سوچ نکلا اور دونیزہ کے اندازہ پر بلند ہو وہ اوٹھی
 اور اونہون نے وضو کیا اور غار میں داخل ہوئے بیٹے کہا یہ میوہ کہاں سے آتا ہے
 بیٹے تو اس سے زیادہ پاکیزہ نہیں دیکھا فرمایا کہ اب تو آنکھوں سے دیکھ لے گا یہ ایک
 اوڑٹا جانور آیا اسکے دو نو بازو سفید اور سینہ سرخ اور گردن سبز تھی اور اسکی چوچ
 میں ایک دانہ سوکھی انگور کا اور دونوں پاؤں کے بیچ میں ایک جوڑا تھا اوسنے اس
 سوکھی انگور کو سوکھے انگوروں پر رکھ دیا اور جوڑو پندر رکھ دیا اونہون نے فرمایا
 تو نے اسکو دیکھا میں بول لاہان فرمایا کہ یہ اوڑٹا جانور یہ میوہ میرے پاس نہیں برس
 سے لاتا ہے بیٹے کہا کہ ایک دن میں کتنی مرتبہ آتا جاتا ہے فرمایا سات مرتبہ پہر میں نے
 گنا تو دیکھا کہ وہ دن بہر میں پندرہ مرتبہ آیا تب بیٹے اون سے کہا تو اونہون نے فرمایا
 کہ ایک مرتبہ ٹھگو زیادہ دیا اور بیٹے اوپر لیا میں دیکھا ایک درخت کی جہال کا جو سوزی
 طرح کا تھا بیٹے کہا یہ آپ کو کہاں سے ملا فرمایا یہ جانور ہر عاشورے کے دن اس
 جہال کے دس ٹکڑے میرے پاس لاتا ہے پہر میں اوس سے کہتا اور تحت بناتا
 ہوں اور میں اسکی پاس بیٹھا تھا اسکی پاس سات شخص آئے اسکی آنکھیں لہان میں
 پھٹی ہوئی تھیں اور سرخ تھیں اور اسکی کپڑے اسکی بال تھے وہ بزرگ مجھ سے بڑے
 دور وہیں یہ مسلمان جن میں اونہین سے ایک نے اون سے سورہ طہ پڑھی دوسرے

نے سورہ فرقان پڑھی اور ایک نے کچھ آیتیں سورہ رحمان کی سیکھیں پھر وہ چلے گئی اور
 مین اون کے پاس چوبیس دن رہا شیخ سعدی رحم نے گلستان مین لکھا ہے کہ لبنان
 پہاڑ کے اچھے لوگوں مین سے ایک شخص تھے کہ اونکی کرامتیں ملک عرب مین مشہور
 تھیں ایک بار کا ذکر ہے کہ وہ دریای مغرب پر چلے گئے اور اونکا پاؤں نہین ہوا جناب
 سید اشرف جہانگیر رحمۃ اللہ علیہ کی زبان پاک کی باتیں جو اونکی مرید خاص حاجی نظام مین
 رحم نے جمع کی ہیں اور اوسکا نام لطائف اشرفی رکھا ہے اوسکی مین تیسویں لطیفہ
 مین جہان اکی سیاحی کا بیان کیا ہے وہاں بیت المقدس کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ جہا
 سید اشرف جہانگیر رحم فرماتے تھے کہ جب ہم وہاں کی نورانی قبروں کی زیارت سے
 مشرف ہوئے وہ فیض جو وہاں پیغمبروں کی ارواحوں سے ہکھو ملا وہ کسی شہر مین
 نہین ملا بہت سے پیغمبر اوس زمین مین آسودہ ہیں خصوصاً مقبرہ حضرت ابراہیم
 علیہ السلام کا کہ وہاں کندوری زمانہ کی فقیر و نکو اور شہروں کے مسافروں کو دیکھتے
 ہیں جب ہم مسجد اقصی کے طواف کے لئے آئے ایسا عجائب حال ظاہر ہوا کہ زبان
 اوسکی بیان سے عاجز ہے لبنان کا پہاڑ بہت کے پہاڑوں مین سے ایک پہاڑ ہے
 جو دریا کہ دنیا مین جاری ہیں اکثر اونہیں پہاڑ و نہین سے ہیں اوس مین چالیس
 محراب ہیں اوہر محراب مین پانی جاری ہے اور قرآن پڑھنے کی آواز سنائی دیتی ہو
 کہتے ہیں کہ وہ مقام ابدالوں کا ہے اکثر اللہ کی راہ چلنے والوں کا کام وہاں آسان
 ہو گیا ہے اور بزرگوں کی ایک جماعت نے اوس جگہ اپنا کام پورا کیا ہے جناب
 سید اشرف رحم نے دس دن وہاں اعتکاف کیا فائدہ معلوم ہوتا ہے کہ وہی عمارت
 حضرت سلیمان علیہ السلام کی اب تک باقی ہے جبکہ جناب سید اشرف رحم فرمایا
 ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے مسجد بیت المقدس کے واسطے اسی لبنان
 پہاڑ کی درختوں کو کٹوا کر لکڑیاں منگوائی تھیں سو حضرت سلیمان علیہ السلام کی برکت
 اب تک وہاں جاری ہے محمدی اولیاؤں کو وہاں بڑی بڑی فیض اللہ دیتا ہے کیونکہ
 محمدی لوگ سب پیغمبروں کے عاشق ہیں اور اللہ کے حکم سے سب پیغمبروں پر ہرآن ہیں

اب ذکر ہے اون محمدی بادشاہوں کا جنہوں نے شہر و شالم اور شہر
 جبرون کی خدمت میں کی ہیں مولانا جلال الدین رح فضائل بیت المقدس میں
 ولید بادشاہ کے ذکر میں لکھتے ہیں کہ ابراہیم بن ابی عتبہ سے روایت ہے کہ اونہوں نے
 فرمایا کہ ولید میرے ساتھ چاندی کے برتن بیت المقدس والوں کو بیجا کرتا تھا اور
 میں اونکو اون لوگوں میں بانٹ دیتا تھا اور سکوروایت کیا ہے طبرانی نے اور طبرانی
 کے سوا اوروں نے یہ لفظ کہا ہے کہ بیت المقدس کے قرآن پڑھنے والوں میں
 بانٹ دیتا تھا مولانا مجیر الدین رح لکھتے ہیں کہ مصر کے ملک میں صالح بنجم الدین ایوب
 بادشاہ کے بعد بہت بادشاہ ہوئے پہر سن چہ سو اٹھاون میں ظاہر سیرس بادشاہ
 ہوا ساتویں صدی کے اکسٹھویں برس اوسنے ایک لشکر بھیجا اونہوں نے ناصرہ
 کا گرجا ڈھا دیا اور عکا کو غارت کیا پہر بادشاہ خود سوار ہوا اور اوس شہر کو دوبارہ لوٹا
 اور قیصر یہ فتح کیا اور ارسوف اور صفد وغیرہ فتح کیا اور یافہ کو فرنگیوں سے چھین لیا اور
 انطاکیہ کو تنوار سے فتح کیا اور حج ادا کیا اور مدینہ نورانی کی زیارت کی اور بیت المقدس
 میں حاضر ہوا اور اکراد کا قلعہ اور عکا کا قلعہ وغیرہ فتح کیا اور مسجد اقصیٰ کو مرمت کیا
 اور صخرہ شریف کے ٹکینے نئے لگائی اور وہ خان جو بیت المقدس کے باہر ہے اوسکو
 آباد کیا وہ خان ظاہر کہلاتا ہے اور کئی گاؤں دمشق کے علاقہ کی اوس پر وقف
 کئے اور وہان کی مسجد میں امام مقرر کیا اور بہت خیراتیں وہان مقرر کیں ایک
 یہ کہ اوسکے دروازے پر روٹیان یاٹی جاوین اور جو لوگ وہان اوترین اونکو
 کہانے پینے کی خبر لیا وے اور مدینہ شریف میں جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 کی مسجد کو خوب طرح پر مرمت کیا اور نمبر بنایا اور کعبہ شریف کا غلاف اچھی طرح بنایا
 اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر پاک کو نئے سرے سے بنایا اور وہان کے لشکر
 میں اتنا خرچ اور مقرر کر دیا کہ وہان کے رہنے والوں کو بھی پونچے اور صخرہ کی ٹوٹی
 ہوئی کی مرمت کی اور قبہ سلسلہ کو نئی سرے سے بنایا اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی قبر
 پر ایک درگاہ بنائے اور آنیوا لون کے لئے وہان کچھ وقف کر دیا بادشاہ منصور

قلاوون عالمی جو قوم قباقر مین سے تہا سن چہ سو اٹھ ہتر مین بادشاہ ہوا اوس نے قرب
کا قلعہ فتح کیا اور وہی استبار کا قلعہ ہے اور صہیون اور طرابلس کو تلوار سے فتح کیا
اور فرنگیوں کے ہاتھ مین ایک سو پچاسی برس رہا تھا اور صلاح الدین وغیرہ بادشاہوں
نے اوسکو اور قرب کو نہیں چیرا تھا منصور بادشاہ نے مسجد اقصیٰ کی چہت قبلہ کی
طرف سے بنائی رباط منصور می جو باب الناظر کر کے مشہور ہے یہ سرانہایت خوبصورت
اور مضبوط ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حجرہ کے اندر سنگ رخام لگائی
اور شہر مین سرا اور شفاخانہ بنایا اوسکے بعد اوسکا بیٹا اشرف صلاح الدین خلیل
بادشاہ ہوا اوس نے عکا کو تلوار سے فتح کیا اور وہاں کے کافروں کو قتل کیا اور
عکا کو ویران کر دیا اور کتنے قلعے اور شہر فتح کئے اور فرنگیوں کو صیدا اور بیروت
نکال دیا اور شہر اپنے قبضہ مین لے لیا اسید طح شہر صویر کے لوگ بہاگے بادشاہ نے
اوسکو بھی اپنے قبضہ مین کر لیا اور غلیٹ اور انظر سوس کو بھی قبضہ مین کر لیا یہ
سب بڑے بڑے شہر مین لڑائی فتح کر لئے اور ان سبکو ویران کر دیا اور فرنگیوں
کی حکومت مسلمانوں کی ملک سے اور دریا کنارے کے شہروں سے بالکل جاتی
رہے یہ معاملہ سن چہ سو نوے مین ہوا سید منصور علی صاحب نے تاریخ بیت المقدس
مین ولیم فرانس کا لیر کی کتاب سے لکھا ہے کہ انگلستان کا بادشاہ اڈورڈ پیردشالم
کیطرن چلا ناصرہ کے مسلمانوں کو قتل کیا اوسکا لشکر عاقرب مین یعنی عکا مین رہا جہاں
اوسکو ایک زہر کا بجا ہوا خنجر لگا اٹھارہ مہینے بیکار صرف کر کے وہ انگلستان کو چلا
آیا یروشالم کی ویرانی کے بعد عاقرب یعنی عکا یورب والوں کی شوکت کا مقام تھا
تین تیس دن کے محاصرہ کے بعد سلطان خلیل کے ہماری کلون نے سن بارہ سو
اکیانوے عیسوی مین اوسکے دیواروں کو چور کر دیا ساٹھ ہزار نصرانی قتل ہوئے
اور غلام بنائی گئے پادری جان ڈلون پورٹ اپنی کتاب کے صفحہ ۱۶۱ مین لکھتا ہے
کہ نو لڑائیوں دیوانی نصرانیوں اور سگیناہ ترکوں مین ہوئیں اور قریب دو سو برس
کی لڑائیاں رہیں اور کروڑوں انسان قتل ہوئے مولانا میر الدین رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ بادشاہ

عادل اکتبنا جو زین الدین کہلاتا ہے اوسکی وقت میں صخرہ شریف کے ٹکینے نئے بنائے گئے بادشاہ منصور حسام الدین لاجپن کے وقت میں حضرت داؤد علیہ السلام کا محراب جو قبلہ کی دیوار کے پاس تھا نئے سرے سے بنایا گیا اور کتنے شہر فتح ہوئے ملک ارمین میں سے سیس وغیرہ فتح ہوا ناصر بادشاہ محمد بن قلاوون فی تاتاری وغیرہ کافروں سے بہت لڑائیاں لڑیں سیس کے ملک کو کئے بارہوٹا اور داد کاٹا جو دریائے روم میں انظر سوس کے سامنی ہے فتح کیا اور نططیہ وغیرہ فتح کیا حضرت داؤد علیہ السلام کے محراب کے پاس جو قبلہ کی دیوار ہے اوسکے وقت میں بنائی گئی اوسنے مسجد اقصیٰ کے سری پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مسجد پر سنگے خام لگائے اور مسجد اقصیٰ کا قبہ اور صخرہ کی قبہ پر نئے سرے سے سونا لگایا اس ہمارے زمانہ تک ایک سو اسی برس سے زیادہ گزرے اور وہ نہایت خوبصورت اور نورانی ہے جو کوی دیکھتا ہے گمان کرتا ہے کہ بنایا ابھی بنا چکا ہے سبیل کی کاریز جو بادشاہ کے حوض کے پاس شہر مقدس کے باہر چھ طرف ہے اوسکو آباد کیا کاریز اوسکو کہتے ہیں کہ کئی کنوین برابر برابر کودے جاتی ہیں اونکا پانی زمین پر جاری ہوتا ہے اس بادشاہ نے اسکے سوا بھی اس پاک شہر میں اور اور شہروں میں عمارتیں اور قلعے بنائے بادشاہ ظاہر برقوق جہا رکسی آٹھویں صدی کے بانوے برس بادشاہ ہوا اوسکی وقت میں صخرہ شریف پر جو اذان کہنے والوں کا چبوترہ ہے وہ بنایا گیا اور دیر اسطیا جو ایک گاونوالبس کے علاقہ میں ہے اوسکو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دستار خان پر وقف کر دیا اور شرط لگا دی کہ اسکا حاصل فقط اسی دستار خان پر خرچ کیا جاوے اور مسجد کے دروازی کے چوکٹ پر اس وقف کو لکھ دیا بادشاہ ناصر فرج نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مسجد میں ریشمی پردی پاک مزاروں پر لٹکائے بادشاہ اشرف برسبائی دقماقی نوین صدی کے پچیسویں برس بادشاہ ہوا اوسکا نائب امیر اس تھا اوسنے وقفوں کو آباد کیا اور خوب بڑھایا اور بہت گانو وقف کے لئے سول لئے اور بادشاہ کا حکم ہوا کہ اس میں سے مستحقوں کو دیا جاوے اور باقی صخرہ شریف کی مرمت میں خرچ کیا جاوے اور اشرف بادشاہ نے مسجد اقصیٰ میں ایک بڑا قرآن شریف

جامع مسجد کے اندر محراب کے سامنے رکھا اور پڑھنے والے اور خادم کے اوپر کچھ وقف مقرر کیا اور پڑھنے کے لئے شمس الدین محمد بن قطلوبغا کو مقرر کیا اور وہ یا مدین اور خوش آرازی میں بہت مشہور تھے بادشاہ جتوئی نے شہر بیت المقدس اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شہر کو وقفون میں دو ہزار اور پانسواشرنی مقرر کی اور ایک سو بیس بوری گھوٹوں کے مقرر کی جسکی قیمت تین ہزار چھ سو اشرنی ہے اس کے نائب قاضی عزالدین خلیل تھے انہوں نے مکہ شریف اور مدینہ شریف میں خوب بند و بست کیا اور تنخواہیں مقرر کیں اور وقفون کو آباد کیا اور بڑا پایا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دستار خوان پر جمعہ کی رات میں مرج پڑے ہوئے چاول اور انار داسنے اور مسوڑ کی دال ہر روز پکائی جاتی تھی اور عیدوں میں عمدہ عمدہ کمانین پکائے جاتے تھے اور ایک قرآن شریف بادشاہ نے صخرہ شریف میں رکھ دیا محراب کے سامنے اور ایک پڑھنے والا مقرر کیا اور وہ ہمارے وقت تک موجود ہے اس کے وقت میں خاص کیا جس کا نام انیال باسی تھا بیت المقدس میں بادشاہ کا حکم لیکر آیا کہ صیہون میں جو نصاریٰ نے نئے عمارت بنائے ہیں اسے اسکو ڈھا دو اور حضرت داؤد علیہ السلام کی قبر پاک نصاریٰ کے ہاتھ سے چین لو وہ نئی عمارت جو صیہون میں بنائی گئی تھی ڈھا دی گئی اور حضرت داؤد علیہ السلام کی قبر پاک نصاریٰ کے ہاتھ سے نکال لی گئی اور حضرت داؤد علیہ السلام کی قبر پاک کے پاس جو نصرائیوں کے قبرین تھیں انکی ہڈیاں کھود کر پینک دی گئیں اور وہ عمارت جو بیت اللحم میں اور قمامین نئی بنائی گئی تھی ڈھا دی گئی بادشاہ اشرف انیال نوین صدی کی ستانوے برس بادشاہ ہوا وقفون کو اور مستحقون کو ایسا آباد کیا کہ پہلے ویسا نہیں ہوا تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دستار خوان کا بند و بست قائم کیا اور قرآن شریف مسجد اقصیٰ میں رکھ دیا اور ایک پڑھنے والا مقرر کیا اور اس کے لئے کچھ وقف کر دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور انکی اولاد پاک اور حضرت موسیٰ اور حضرت لوط اور حضرت یونس علیہم السلام کی قبروں پر سنہری پردے لٹکائے اور دونوں وقفون پر ایک ہزار دو سو ارب گھوٹوں مقرر کئے جسکی قیمت چار ہزار اور اٹھ اشرنی ہوتی ہے اور اس کے وقت میں مسجد اقصیٰ کی مرمت کی گئی اور روم کے

بادشاہوں میں سے سلطان محمد کے بیٹی سلطان مولانا صفحہ شریف میں قرآن شریف پر مہنے والوں کو مقرر کیا اور سلطان ابراہیم نے بھی قرآن پڑھنے والوں کو مقرر کیا مولانا مجیر الدین ج لکھتے ہیں کہ ہمارے زمانہ کا بادشاہ قاتیباں جو عبد اللہ کا بیٹا ہے نوین خدی کی کہ بتروں برس بادشاہ ہوا ست ہتروں برس اس نے بیت المقدس میں اپنے مدرسہ میں ساٹھ درویش اور بہت سے علما مقرر کئی اور شہر غزہ میں اون کے لئے وقف مقرر کئی آسے ایمان والو جو بوقت میں چاروں طرف کے بادشاہ اس شہر کے اور اس مسجد کے دشمن تھے اس وقت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اشعیا علیہ السلام کے چہا سٹھویں باب کی بارہویں آیت میں فرمایا تھا کہ میں قوموں کی دولت پانی کے بہاؤ کی طرح ہر اس شہر میں یعنی بیت المقدس میں لاؤنگا اور اونچا سوین باب میں اس شہر سے فرمایا تھا کہ بادشاہ تیری پالنی والے باپ ہونگی اور اون کی سلیم تیری دودہ پلانیوالی مائیں ہونگی دیکھو ان سب ہمیشہ خبر ہوگا کیسا صاف ظہور محروں میں ہوا اور کن کن قوموں کی مجری بادشاہوں کے دولت اس پاک شہر کی آبادی میں خرچ ہوئے مولانا سید محمد برزنجی رحمہ اللہ نے شریف کے رہنے والے ہیں انہوں نے جو کتاب قیامت کی نشانیوں کی بیان میں لکھی ہے اس میں لکھا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی تابعداری میں تمام زمین کی بادشاہ داخل ہونگی اور آپ ایک فوج ہند کی طرف بھیجیں گے ہند فتح ہوگا اور ہند کے بادشاہ طوق پہنای ہوئے لائے جاویں گے اور خزانے ہند کے بیت المقدس کی طرف اٹھالائی جاویں گے اور اسے بیت المقدس کی ارامیش کیجا دی گی اب ذکر اون اسرائیلیوں کا ہے جو دین مجری میں داخل ہوئے ہیں جانا چاہیے کہ اسرائیلی پیغمبروں کے وقت میں اسرائیلیوں کے سوا تمام قوموں میں بت پرستے پہلی ہوئی تھی اسرائیلی لوگ بار بار بت پرستوں کے ہاتھوں قتل ہوتے تھے اسکا پورا بیان اس کتاب میں ہو چکا ہے ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتابوں میں جا بجا اسرائیلیوں سے وعدہ کیا تھا کہ آخر زمانہ میں تمہرے رحم کرونگا اور تمہارا دل سید ہا کرونگا اور تلوار سے عدالت کرونگا تمہارے دشمن بہت قتل ہو جاویں گے اور بہت ایمان لاویں گے حضرت اشعیا علیہ السلام کے پین سٹھویں اور چہا سٹھویں باب میں یہ بھی خبر

دی تھی کہ تمہاری قوم میں جو بے ایمان ہوں گے وہ بھی قتل ہو گئی اور جا بجا یہ وعدہ کیا تھا کہ تم میں جو ایمان لاؤ گے وہ ایمان کے ساتھ اور امن امان کے ساتھ جہاں چاہیں گے جاؤ گے بہت سے بت پرست قتل ہو جاؤ گے اور بہت سے بتوں کو چوڑ کر خدا پرست ہو جاؤ گے تم اور وہ سب ملکر اللہ کی عبادت کرو گے ہر قوم میں ایمان کا پہیلنا دیکھ کر تمہارا دل بہت خوش ہو گا میں تمہاری نسل میں برکت دوں گا اور تمہیں نام در کروں گا یہ سب وعدے اُن اسرائیلیوں سے پوری ہوئی جو مجدی دین میں آئے اُنہوں نے سب مجدیوں کے ساتھ بت پرستوں پر اور آگ پوجنے والوں پر اور بے ایمان یہودیوں پر اور چوڑے عیسائیوں پر غلبہ پایا اُنکی نسل میں دین مجدی برابر پاتی رہا ایسا نہیں ہوا کہ اُنکی اولاد دین سے پر جاوے جیسا کہ اگلی زمانہ میں بار بار ہوا کرتا تھا آخری امت سے اس وعدہ کا ذکر اللہ کی کلام میں بار بار ہو چکا ہے حضرت اشعیا علیہ السلام کا اکاؤنان اور اُن شہوان باب دیکھو اب مجدی اسرائیلیوں کے نام جہاں تک معلوم ہیں لکھی جاتے ہیں جس دن ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اُسی دن عبد اللہ بن سلام رُف جو یہودیوں میں سب علماؤن کے سردار تھے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے نسل میں تھے آپ کے آنے کی خبر سن کر بیتاب ہو کر جلدی سے حاضر ہوئے اور مجدی ہوئے اُنکی ایمان لائیکا احوال صحیح تجاری میں ہے اور ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ اُنکی صاحبزادی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں پیدا ہوئی اپنے اوتنکا نام یوسف رکھا جب قوم قرظہ پر جہاد ہوا اُنہیں سے عطیہ نابالغ تھے وہ قتل نہیں کئے گئے وہ مجدی ہو گئے اور رُفاء بھی مجدی ہو گئے اُنکی بیٹے کا نام مشور ہے جن سے امام مالک نے موطا میں روایت لی ہے اُسی قوم میں سے ریکانہ تھیں جب وہ پکڑی ہوئے آئیں وہ یوں نے مسلمان ہونے سے انکار کیا پھر بعد اسکے وہ مسلمان ہوئیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہیں ابن اثیر رحمہ نے اُسدا الغابہ میں لکھا ہے کہ اسید لاف پرزبر کے ساتھ سخیہ کی بیٹی قوم قرظہ میں سے ہیں وہ مسلمان ہوئے اور اچھی مسلمان ہوئے اور جو یہودی ایمان لائے اُن میں سے ایک کا نام ثعلبہ ابن اسید لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ طری نے

ابو اسحاق تک پہنچائی کہ ثعلبہ بیٹے سعید کے اور اسید بیٹے سعید کی اور اسید بیٹے سعید کے یہ لوگ قوم قرظہ اور رضیرہ میں سے نہیں ہیں انکا نسب اون سے اوپر ہے یہ اونکی چچا کے بیٹے ہیں وہ بھی مسلمان ہوئے قاضی شتار الد صاحب تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں کہ ثعلبہ اور ابن یامین اور اسد اور اسید دو بیٹے کعب کے اور سعید بیٹے عمرو کے اور قیس بیٹے زید کے یہ سب یہودی تھے جو محمدی ہوئے امام مالک کے موطا میں عبد الرحمن کا ذکر ہے جو زبیر کے بیٹے ہیں قوم قرظہ میں سے ہیں اونکی باپ کا نام جو زبیر ہے اوس میں زبیر پر زبیر اور بے کے نیچے زبیر ہے اور امام عبد الکریم سمعانی رحمہ جو چھٹی صدی میں تھی کتاب الانساب میں لکھتے ہیں کہ قرظہ ایک مرد کا نام ہے اوسکی اولاد کے لوگ مدینہ شریف کے قریب ایک مضبوط قلعہ میں اترے اور قرظہ اور رضیرہ دو بہائیں تھے حضرت ہارون علیہ السلام کے نسل میں اونہیں میں سے بعض قوم قرظہ تین سے ہیں کعب بیٹے سلیم کے مدینہ شریف کے لوگوں میں سے ہیں وہ قوم قرظہ کے قتل کے دن اون لوگوں میں تھے جنگی نافرمانی پر کھال نہیں لگے تھے سو وہ چوڑ دی گئے وہ حضرت علی رضی کی زبانی روایت لاتی ہیں اور اون سے اون کے بیٹے جبکا نام محمد ہے روایت کرتے ہیں اور وہ ابن عباس اور ابن عمر اور زید بن ارقم سے روایتیں لاتے ہیں اور وہ مدینہ شریف کے افضل لوگوں میں سے تھے علم میں اور سمجھ میں اور اون کے بہائے اسحاق بھی کعب کے بیٹے ہیں مدینہ کے لوگوں میں سے ہیں وہ اپنے بہائے سے روایت لاتے ہیں اور اون سے زید بن ابی زیاد نے روایت لی ہے قرظہ جو حارث کے بیٹے ہیں قوم قرظہ کی لڑائی کے دن نابالغ تھے وہ قتل نہیں کئے گئے قرظہ کے بیٹے عمیر ہیں جو ابن عباس اور ابن عمر اور زید بن ارقم کی زبانی حدیثیں لاتے ہیں ابو جعفر ثعلبہ جو ابی مالک کے بیٹے ہیں مدینہ شریف کے رہنے والے قوم قرظہ کے امام تھے وہ ابن عمر سے روایت لیتے ہیں اور اون سے زہری اور ابن العاد روایت لیتے ہیں فائدہ ثعلبہ سے امام مالک کی موطا میں روایت آئے ہے عبد اللہ جو محمد کے بیٹے وہ عقبہ کے بیٹے وہ ابو مالک کے بیٹے ہیں عبد اللہ بن باپ سے یعنی محمد سے حدیثیں لاتے ہیں اور وہ ابی ام سلمہ کی زبانی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی بیوی بن حدیثین لاتے ہیں اور اون سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے روایت لی ہے
 ابو جحییٰ زکریا جو منظور کے بیٹے وہ عقبہ کے بیٹے وہ ثعلبہ کے بیٹے وہ ابی مالک کے بیٹے
 مدینہ کے لوگوں میں سے ہیں ابو حازم سے روایت لیتے ہیں اونکی روایتیں بہت ان
 پہچان ہوتے ہیں ابو حازم سے ایسی باتیں نقل کرتے ہیں کہ اونکی حدیثوں میں اون کی
 کچھ نسل نہیں اور اون سے محمد بن حسن بن زیاد نے اور عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے اور
 اسحاق بن اسرائیل وغیرہ نے روایت لی ہے اور اونکی حدیثیں چوڑی گئی ہیں عطیہ
 ہی قوم قرظیہ میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ قرظیہ کے دن میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے سامنے لایا گیا سومیر کے بال نہیں اوکے تھے تو آپ نے مجھ کو قیدیوں میں داخل
 کر دیا عطیہ کی زبانی مجاہد اور عبد الملک بن عمیر وغیرہ نے روایت لی ہے علی بن عبد اللہ
 بن رفاعہ مدینہ کے لوگوں میں سے ہیں وہ ربیع بن معبد سے روایت لیتے ہیں اور
 اون سے یحییٰ بن سعید انصاری نے روایت لی ہے یہ وہ لوگ ہیں جنکو امام سمعانی نے
 قوم قرظیہ میں لکھا ہے اور قوم نضیر کے بیان میں لکھا ہے کہ اونکی طرف جو نسبت ہوتی
 ہے تو نضیری اور نضیری کہا جاتا ہے پہلے نضیری بغیری کے لکھا ہے کہ نون پر اور رضا
 پر زبر اور آخر میں رے ہے یہ نسبت قوم نضیر کی طرف ہے وہ ایک جماعت یہودیوں کے
 تھے کہ مدینہ شریف کے قریب ایک قلعہ میں رہے تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو
 فتح کیا اور اسی نسبت سے مشہور ابو سعد بن وہب نضیری ہیں اونہوں نے جناب پیغمبر
 صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ صحبت پائی ہے اون سے اونکے بیٹے اسامہ نے روایت لی ہے
 حسین بن عبد اللہ نضیری وہ اسامہ بن ابی سعد بن وہب سے روایت لیتے ہیں کہ بن
 عبد اللہ نضیری اون سے محمد بن عمرو اقدی نے روایت لی ہے ابن ابی کولائے دارقطنی
 کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ یہ سب قوم نضیر میں سے ہیں یہ نضیر کا لفظ یہی کے
 ساتھ لکھا ہے کہ نون پر زبر اور رضا کے نیچے زیر اور نیچے دو نقطہ والی بی ساکن اور
 آخر میں زے پہر لکھا ہے کہ نضیر اور قرظیہ دو بہائی تھے حضرت ہارون علیہ السلام
 کی نسل میں انکے لوگوں کی ایک جماعت اونکی طرف نسبت کی جاتی ہے تابعین میں سے

ابو سعاد سلیمان بن ارقم نصیری وہ قوم نصیر یا قوم قرظہ کے آزاد غلام تھے انہوں نے تابعین کو یعنی اصحابوں کے شاگردوں کو پایا اور حسن بصری اور ابن شہاب زہری اور عیسیٰ بن ابی کثیر وغیرہ کے زبانی حدیثیں بیان کیں ان سے علی بن حمزہ کسائے نے اور منصور بن ابی مزاحم نے روایت کی اور یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ وہ کچھ ہیں اور سنا گئے نے کہا کہ انکی حدیثیں چوڑ دی گئی ہیں ابو الحارث صالح بن حسان قوم نصیر میں سے ہیں مدینہ شریف کے رہنے والے ہیں انہوں نے محمد بن کعب قرظی اور عروہ ابن زبیر سے روایت لی ہے ابن ابی حاتم نے کہا کہ وہ حجازی ہیں بغداد میں آئے اور ان سے ابن ابی ذؤب نے اور انس بن عیاض نے اور عائذ بن ابی حبیب نے اور سعید بن محمد وراق نے روایت لی ہے وہ کوفہ میں ہی آئے ہیں اور کوفیوں نے بھی ان سے حدیثیں سنی ہیں اور انکی حدیثیں تھوڑی ہیں بخاری نے کہا کہ ان کے حدیثیں ان پہچان میں تمام ہوا کلام سمعانی رحمہ کا یہ ذکر ان اسرائیلیوں کا ہے جن سے حدیثوں کے روایتیں آئی ہیں کیونکہ حدیث والے لوگ فقط ادھنیں کا ذکر کرتے ہیں باقی اور اسرائیلی لوگ جو محمدی دین میں داخل ہیں انہیں معلوم تمام جہان میں کہاں کہاں ہوں گے حضرت صفیہ جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں وہ بھی قوم اسرائیل میں سے تھیں حضرت ہارون علیہ السلام کے نسل میں تھے خیر کی لڑائی میں کھڑے ہوئے آئیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آزاد کیا ہر آپ نے ان سے نکاح کیا اسے ایمان والا اس جگہ پر حضرت ملاکی علیہ السلام کے صحیفہ کی بشارت یاد کر رہا ہے وعدہ کئے ہوئے پیغمبر کے حق میں فرمایا ہے کہ وہ بنی لاوی کو پاک کرے گا قرظہ اور نصیر دونوں بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کے نسل میں سے تھے جیسا کہ ہم محمدیوں کے کتابوں سے ثابت ہے اور حضرت موسیٰ اور انکی بھائی حضرت ہارون علیہما السلام دونوں لاوی کے نسل میں ہیں جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے ہیں جیسا کہ توراۃ شریف سے ثابت ہے سو اللہ کے حکم سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے لاوی کی نسل کو کفر اور شرک سے پاک کیا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف پر اور حضرت عیسیٰ پر اور انجیل

پاک پر ایمان لائے اور دونوں جہان کے فیض پامی جو جو وعدے اللہ نے اسرائیلیوں سے کئے تھے وہ سب محمدی اسرائیلیوں سے پوری ہوئی آگے ظالموں کے نرغہ میں تھے اب سب قوموں کے کافروں پر غالب ہیں سب قوموں کی ایمان داروں نے اونکا مرتبہ پہچانا اللہ نے انکی نسل پہلا سے اور ان کو نامور کیا اب پہلی زمانہ کے اولیائوں کا حال سنو کہ ان میں کون کون لاوی کے نسل میں ہیں جنکو اللہ کے حکم سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک کیا جناب مولانا عبدالرحمن جشتی رحمہ اللہ جو گیارہویں صدی میں تھے مرآۃ الاسرار میں حضرت شیخ علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے احوال میں لکھتے ہیں کہ سلسلہ انکی نسب کا حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچتا ہے جناب شیخ فرید الدین گنج سکر رحمۃ اللہ علیہ کے جانشینوں میں وہ بہت افضل اور محبوب تھے اور حضرت شیخ اجی جمشید رحمۃ اللہ علیہ کے احوال میں لکھتے ہیں کہ وہ قوم قدواسے میں سے تھے اوس قوم کے نسب کا سلسلہ اسرائیلی پیغمبروں تک پہنچتا ہے اونکا وطن زہرہ پور ہے جو دریاباد کے علاقہ میں ملک اودہ میں ہے وہ حضرت مخدوم سید جلال بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے ہیں اونکا مزار پاک راجکیر میں ہے اور لکھا ہے کہ حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں قاضی قوام الدین قدوائی بھی ہیں وہ بھی بڑے کامل تھے اونکا مزار پاک رسولی ہے جو پرگنہ سید پور کے علاقہ میں ہے رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت نظام الدین اولیارم کے خاص مریدوں میں قاضی عبدالکریم قدواسے ہیں انکی حق میں حضرت نظام الدین اولیارم فرماتے تھے کہ بدن ہاتھی کا سا اور علم جبریل کا سا اور وہ حضرت قاضی قدوہ کے اولاد میں تھے اور قاضی قدوہ مرد بزرگ عالی قدر تھے اسرائیلی قوم میں سے تھے ان کے نسب کا سلسلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچتا ہے جب ہندوستان اول اول فتح ہوا وہ ملک روم سے تشریف لائے اور شہر اودہ میں رہے اور کہتے ہیں کہ وہ مرید حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت سے اودہ میں رہے تھے اونکا مزار پاک اوس شہر میں زیارت گاہ ہے اونکے ایک صاحبزادے ہیں قاضی عزیز الدین وہ

اودہ سے اوٹھ گئے اور سرگرمی میں رہے اور نکامزار پاک وہان ہے اور سب سے بہت
 اولاد ہوئے اور بہت سے اولیا صاحب کرامات اور ان کے فرزندوں میں پیدا ہوئے چنانچہ
 قاضی شہاب وغیرہ کا مزار اور سملک میں زیارت گاہ ہے قاضی عبدالکریم کا احوال
 سیرا لاولیا میں نہیں ہے مگر ان کے کمالات مشہور ہیں کہ حضرت نظام الدین
 اولیاء کے بڑے پیاروں میں تھے آپ کے اذن سے موضع کریم پور میں آکر رہے
 پھر وہاں سے ان کا موضع سرسندہ میں رہے جو پرگنہ دیوے کے علاقہ میں ہے وہاں
 انتقال فرمایا اونکی کرامتیں بہت ہیں اور نکامزار سرسندہ میں ہے اونکی اولاد بہت ہی
 مخدوم شیخ محمد آب کش دریا بادی اور نین کی اولاد میں ہیں رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
 آئے ایمان والو یہ سب لوگ لاوی کی نسل میں تھے جنکو اللہ کے حکم سے جناب محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک کیا اب ہمارے وقت میں بھی رسولی میں اور اسکے آس
 پاس کے گاؤں میں قدوائی لوگ بہت ہیں وہ اپنے تئیں اسرائیلی کہتے ہیں اور
 قاضی عبدالکریم صاحب کا مزار رسولی کے قریب سرسندہ میں مشہور ہے اب حضرت
 عبدالعزیز بن سلام جو حضرت یوسف علیہ السلام کی نسل میں ہے اونکی نسل کا حال
 سنو ہمارے وقت میں ایک صاحب علم آج کل لکھنؤ میں تشریف لائے ہیں اور انہوں نے
 شرح وقایہ کی شرح لکھی ہے اور انہوں نے اس کے شروع میں لکھا ہے کہ میرا نام محمد حسن ہے بیٹا محمد
 ظہور حسن کا وہ بیٹے شمس علی کے وہ بیٹے انتظام علی کے وہ بیٹے محمد واسع کے وہ بیٹے
 شیخ محمد کے وہ بیٹے شیخ عمر کے اور وہ عالمگیر بادشاہ کے صاحب دیوان تھے اور میں
 اسرائیلی ہوں عبدالعزیز بن سلام رضی اللہ عنہ کے نسل میں ہوں سنبھل کا رہنے والا ہوں شاہ ہلال
 اسرائیلی کی نسل میں ہوں وہ شہر سنبھل میں مشہور ہیں اور انکی قبر کی زیارت ہوتی ہے
 اور ایک محلہ کے نسبت وہاں ان کے طرف سے یعنی ایک محلہ شاہ ہلالی کا محلہ کہلاتا ہے
 اب شہر امین حیدر آباد میں مولوی عزیز احمد صاحب جو میرٹھ کے رہنے والے ہیں
 اور انہوں نے مجھ سے بیان فرمایا کہ میرٹھ میں ایک محلہ بنی اسرائیل کا ہے اور اسکندریہ
 ضلع بلند شہر میں ایک محلہ بنی اسرائیل کا ہے وہاں دو سو گھر کے قریب بنی اسرائیل کے

گرمین اور دوسو گھر کے قریب بنی اسرائیل کے گھر علی گڑھ میں بھی بیلیج مولوی کرامت علی صاحب جو دہلی کے رہنے والے تھے مولوی حیات علی صاحب کے بیٹے تھے اور دہلی کے رہنے والے تھے اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب سے کچھ بڑا تھا اور علم حدیث میں مولوی اسحاق صاحب کے شاگرد تھے وہ اسرائیلی تھے ان سب کا نسب ابو الفتح یعنی تک پہنچتا ہے اور اون تک قریب بارہ تیرہ پشت کے ہیں اور یہ سب لوگ جتنے دہلی اور میرٹھ اور سکندراباد اور علی گڑھ میں ہیں یہ سب ایک جدی ہیں اور بیاہ اور شادی اکثر اپنے ہی آپس میں کرتے ہیں اور مولوی کرامت علی جتنا اور مولوی حیات علی صاحب اور مولوی نصر الدین صاحب اور مولوی قمر الدین صاحب جو اسے خاندان کے تھے وہ کہتے تھے کہ ہم سب عبدالمدن سلام رضی اللہ عنہ کی نسل میں ہیں مولوی عزیز احمد صاحب نے فرمایا کہ میں اسرائیلی نہیں ہوں مگر اون کے صاحب زادے مولوی حمید احمد صاحب نے فرمایا کہ میرے ہاتھ مال کے لوگ اسرائیلی ہیں مولوی

عبدالعزیز صاحب جو سید حسین صاحب کے بیٹے ہیں انہوں نے مجھے بیان فرمایا کہ کوئل میں بیٹے علی گڑھ میں مولوی عبداللیل صاحب کھاندان کے لوگ انہی تین اسرائیلی کہتے ہیں اور اونکے حملہ کا نام ہی یہی مشہور ہے کہ حملہ بنی اسرائیل کا اور سنبھل میں مولوی سراج کے خاندان کے لوگ اپنے خاندان اسرائیلی کہتے ہیں اور اسی نام سے مشہور ہیں آپ اور محمدی اسرائیلیوں کا حال لکھا جاتا ہے جو جنگاہیہ حال معلوم نہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے کس صاحب زادے کی نسل میں ہیں ابن خلکان نے اپنی تاریخ میں اور عبدالوہاب شعرائی نے تطبیقات کبری میں لکھا ہے کہ جسدن امام احمد بن حنبل نے وفات پائی اوس دن نصرانی اور یہود اور مجوس میں سے بیس ہزار آدمی مسلمان ہوئے اسدا کبر و بکنا چاہی محمدیوں کی ارواحوں کی تاثیر میں اور برکتیں مرنے کے بعد اور زیادہ اسدا نے بڑا دین نہیں معلوم اون لوگوں نے اوس روح پاک کا کیسا کامل فیض اور قوی اثر اپنے دلوں پر پایا اسدا تعالے نے اوس امام کی روح پاک کا اثر ہزاروں کافروں پر ڈالکر انکو محمدی بنادیا امام نور الدین علی بن یوسف

الحی شطونی شافعی رحمہ جو ساتویں صدی میں ملک مصر میں قرآن پڑھنے والوں کے استاد تھے اور شطون جو ملک مصر میں ایک گانہ ہے وہاں گئے رہنے والے تھے انہوں نے کتاب بیہ الا مراء جو جناب محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامتوں کے بیان میں لکھی ہیں اس میں لکھتے ہیں کہ ہجو خبر دمی ابو المعالی عبد الکریم بن مظفر قرشی نے کہا کہ ہجو خبر دمی حافظ ابو عبد اللہ بن بخار نے کہا کہ مجھ کو لکھ بیجا عبد اللہ جانے لے اور میں نے اون کے لکھی سے نقل کیا انہوں نے فرمایا کہ مجھے فرمایا شیخ محیی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے کہ میں آرزو کرتا ہوں کہ جنگوں اور بایا لوئیں ہوں جس طرح میں اول میں رہتا تھا اور خلق کو نیکوں اور وہ مجھ کو نیک میں پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یوں چاہا ہے کہ مجھ سے خلق کو نفع ہو سکے کیونکہ میرے ہاتھ پر پانسو سے زیادہ یہود اور نصاریٰ مسلمان ہو چکے ہیں اور میرے ہاتھ پر ایک لاکھ سے زیادہ قزاق اور ڈاکو توبہ کر چکے ہیں مجھ کو خبر دمی ابو محمد احمد بن صالح بن حسن بھی نے کہا کہ ہجو خبر دمی شیخ ابوالحسن بغدادی نے جو خفاف کر کے مشہور تھے کہا کہ میں نے سنا شیخ عمر کیانی سے وہ فرماتے تھے کہ مجلسین شیخ محیی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے خالی نہیں رہتے تین لوگوں سے جو یہود اور نصاریٰ میں سے مسلمان ہوتے تھے اور جو رستالوٹنے سے اور خون ناحق غصہ سے توبہ کرتے تھے اور جو رافضیوں وغیرہ کے کسے عقیدہ سے توبہ کرتے تھے اور آپ کے پاس ایک نصرانی درویش آیا اور آپ کے ہاتھ پر مجلس میں مسلمان ہوا پھر اوسنے لوگوں سے کہا کہ میں کہیں کہ لوگوں میں سے ہوں اور اسلام میرے جی میں پڑ گیا اور میرا پکا ارادہ ہو گیا کہ میں اسی شخص کے ہاتھ پر مسلمان ہو جاؤں جس کے سب لوگوں سے میرے گناہ میں بہتر ہو گا میں اس فکر میں بیٹھا ہر نیک نے مجھ پر غلبہ کیا تب بنے علی بن مریم علیہ السلام اللہ علیہ کو دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں اے سنان بغدادی کھڑن جا اور شیخ عبدالقادر جیلانی کے ہاتھ پر مسلمان ہو جا کہ وہ اس وقت میں زمین کے سب لوگوں سے بہتر ہیں اور ایک بار آپ کے پاس تیرہ مرد نصرانی آئے اور آپ کے وعظ کی مجلس میں آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہو کر پھر انہوں نے کہا کہ ہم مغرب کے نصاریٰ میں سے ہیں اور رہنے مسلمان ہونے کا

ارادہ کیا اور رہنے فکر کی کہ کس کے ہاتھ پر مسلمان ہونیکو جاوین تب ایک آواز دینے والے
 نے ہلکوا آواز دی ہم اوسکی آواز سنتے تھی اور اوسکا جسم نہیں دیکھتے تھے وہ کہتا تھا کہ
 اسے سوار و مراد بانیا لو بغداد و کیطرت جاو اور شیخ عبدالقادر کے ہاتھ پر مسلمان ہو جاو
 کہ اوسکے پاس اوسکی برکت سے تمہارے دلون میں ایسا ایمان رکھا جاوے گا جو با
 اور لوگوں کے پاس نہیں رکھا جائیگا بھجوا الاسرار میں دوسری جگہ لکھا ہے کہ ہکوجبر و
 ابو محمد احمد بن علی بن یوسف تیمی بغدادی نے کہا کہ ہکوجبر و شیخ ابو ہاشم احمد بن مسعود
 ہاشمی بغدادی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ ابو احمد عبدالباقی بن عبد الجبار سروی صوفی سے وہ
 فرماتے تھے کہ شیخ مطرباؤرامی عراق کے بڑے بزرگوں میں سے تھے اوسکے پاس جو یہودی
 اور نصرانی حاضر ہوا وہ مسلمان ہو گیا مولوی عبدالعزیز صاحب جو سید حسین صاحب کے
 بیٹے ہیں اونہوں نے مجھے بیان فرمایا کہ فتح پور سکری میں حضرت شیخ سلیم حشتی رحمۃ اللہ علیہ
 کے مزار پاک کے خادم اپنی تین اسرائیلی کتے ہیں اور اسی نام سے مشہور ہیں اب
 یہ بیان ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے وہ صاحبزادے جنکا نام
 یہودا ہے اونکی نسل میں جو محمدی لوگ ہیں اللہ کے وعدہ کے
 موافق شہر یروشالم میں حضرت داؤد علیہ السلام کے مزار پاک کے
 پاس تین ہیں اللہ تعالیٰ نے جا بجا اسرائیلیوں سے وعدہ کیا تھا کہ میں مگوشہر یروشالم
 میں اور ملک کنعان میں امن و امان کے ساتھ بھاؤنگا حضرت اشعیا علیہ السلام کے
 پین پشویں باب میں فرمایا تھا کہ میں یعقوب میں سے نسل نکالوں گا اور یہودا میں سے
 اپنی پہاؤ کا وارث اور حضرت زکریا علیہ السلام کے دوسرے باب میں فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ
 یہودا کو سرزمین مقدس میں اپنا حصہ جانکر رکھی گا اور یروشالم کو پسند کرے گا اور حضرت
 حزقیل علیہ السلام کے سین تیسویں باب میں وعدہ کیا تھا کہ اسرائیلیوں کو اور یہودا کو
 ایمان کے ساتھ اور امن امان کے ساتھ ملک شام میں بھاؤنگا اور حضرت یوایل علیہ
 السلام کے تیسری باب میں فرمایا تھا کہ جن لوگوں نے میری قوم اسرائیل کو قوموں کے
 درمیان پرانگندہ کیا اور میرے نہیں کو آپس میں بانٹ لیا ہی میں اوپر حجت ثابت کرونگا

پھر یہ شکایت کی ہے کہ تم نے یہود اور یروشالم کی اولاد کو یونانیوں کے ہاتھ بیچا تا کہ اونکو
اون کے ملک کی سرحد سے دور کرو اور میرا سونا چاندی اپنے بتجانون میں رکھا یہ اشارہ
صاف رویون کی طرف ہے کہ جو یہودا کے نسل کے لوگ اور اسرائیلی لوگ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے دین پر تھے اونپر روم کے بت پرستوں نے بڑے بڑے ظلم کئی اور اونکو
اور قومون میں پریشان اور ترتر کر دیا اور بیت المقدس کو ویران کیا اور وہاں کا سونا
چاندی اپنے بتجانون میں لگا یا بھرا وعدہ کرتا ہے کہ جہاں تم نے اونکو بیچا ہے میں وہاں
اونکو رغبت دلا کر لاؤنگا اور تمہارا بدلہ تمہاری سرپرڈ ہالونگا اور تمہارے بیٹوں اور
تمہاری بیٹیوں کو بھی یہودا کے ہاتھ بیچوں گا اور وہ اونکو سبائیوں کے ہاتھ جو دور ملک
میں رہتے ہیں بچیں گے کیونکہ خداوند نے یہ فرمایا اسے محمدی بھائیو دیکھا وعدہ اس وعدہ
کو کیسا پورا کیا کہ یہودا کی نسل میں جو محمدی ہوئی اونکو پھر یروشالم میں بسایا اور اونکو تمام
محمدیوں کی طرح بت پرستوں پر غلبہ دیا کہ وہ اونکو خریدتے ہیں اور پھر اونکو ملک سیامین اور
دور دور ملکوں میں بچتی ہیں اور وہ جیہوں پہاڑ کے اور یروشالم کے وارث ہیں ایک رسالہ
عربی کا حیدر آباد میں نواب محمد اسلم صاحب کے پاس دیکھا اونہوں نے فرمایا کہ میں
بیت المقدس کے زیارت کو گیا تھا وہاں سے یہ رسالہ لایا ہوں وہ رسالہ قلمی تھا مگر آخر
میں لکھا تھا کہ مصر کے ملک میں یہ رسالہ چھاپا گیا میرے کے چھاپہ خانہ میں سن بارہ سو بائیس
میں رجب کی مہینے میں فقیر اسماعیل بن محمد افندی کے ہاتھ سے معلوم ہوا کہ یہ رسالہ لکھنے
والے نے چھاپی ہوئے سے نقل کیا ہے اس رسالہ میں وہ بزرگ جنکا نام عبدالرزاق ہے
اور وہ حضرت یہودا کی نسل میں ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اللہ کا شکر ہے بے نہایت جس اللہ نے
اپنے پاک نبیوں سے وعدہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ اس وعدہ کو وقت پر پورا کرونگا سو
اوس وعدے اٹھا وعدہ پورا کیا چنانچہ قرآن مجید میں اللہ نے یہو کو یہ دعا سکھائی کہ
تم یوں کہو رہنا و اتنا ما وعدنا تعالیٰ سلسلہ اسی مالک ہمارے دی ہو جو تو نے
ہم سے وعدہ کیا اپنے رسولوں کی زبان پر اور یہ بھی فرمادیا کہ ان اللہ کا مخالف
المیعاد یعنی اللہ وعدہ کو خلاف نہیں کرتا وہ اللہ ایسا ہے کہ ایک وقت میں ایک قوم کو

عزت دیتا ہے اور ایک وقت میں ایک قوم کو ذلت دیتا ہے خصوصاً قوم اسرائیلیوں کی کہ انکو ایک مدت تک اللہ نے عزت دی اور بزرگی دی اور اکثر پیغمبر اور نبیین میں سے پیدا ہوئے اور آخر زمانہ میں اللہ نے قوم عرب اور قریش کو بزرگی اور عزت دی اور جو کچھ اگلی کتابوں میں اشارے تھے اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزوں کا ذکر تھا اور سکی سچائی خوب ظاہر ہوئے اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بے نہایت تعریفین کرنا چاہیے جنکی بشارتیں اور معجزے اگلی کتابوں میں حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت تک ظاہر ہوئے جن اشاروں کا اگلی کتابوں میں ذکر تھا ان اشاروں میں سے ایک بات یہ ہے کہ اسرائیلی لوگ جب اللہ کے تابع ہوں اور جاہلین کے تب عزت پائیں گے اور بزرگ ہوں گے خصوصاً ان حرفوں کا لکھنے والا کہ اوکو اللہ نے اور کے منصب سے اسوقت تک عزت دی ہے اب کتنا ہے امیدوار اپنے خالق کی بخشش کا عبد الرزاق بیٹا عبد القادر کا کہ میں قوم اسرائیل میں سے ہوں اور حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم مسلمان ہوئے اور ہم میں عزت اور شرافت ہے اور میں بیت المقدس کے مجاوروں کا سردار ہوں اپنے نبی اور اپنے باپ داؤد علیہ السلام کے قبہ کے پاس اور ہماری قوم کے لوگ اسی قبہ کے پاس رہتے ہیں اور میرے چار بیٹے ہیں عبد اللہ اور عبید اللہ اور عبد الرؤف اور سلیمان اور میری ایک بیٹی ہے اوسکا نام سلاہ ہے اور میرے تین بہائی ہیں شمس الدین بدر الدین عبد الخالق اور میری ایک بہن ہے اوسکا نام خدیجہ ہے اور اس فقیر کا نسب نامہ یوں ہے عبد الرزاق بیٹا عبد القادر کا وہ بیٹا عبد السبحان کا وہ بیٹا ہاشم کا وہ بیٹا ابوبکر کا وہ بیٹا جعفر کا وہ بیٹا حارث کا وہ بیٹا محمد کا وہ بیٹا حسین کا وہ بیٹا علی کا وہ بیٹا حسن کا اور دوسرا بیٹا اوسکا یعنی حسن کا تھا فہ ہے اور اوسکی بیٹی عصمہ ہے اور ان دونوں کی اولاد بہت ہے اور وہ سب مہر اور شام میں رہنے والے ہیں بنی اسرائیل کر کے مشہور ہیں یہ حسن بیٹا ہے عباس کا وہ بیٹا

یحییٰ کا وہ بیٹا زبیر کا وہ بیٹا عبد اللہ کا وہ بیٹا احمد کا وہ بیٹا محمد کا وہ بیٹا عبد الخاق کا وہ بیٹے
 عبد الخاق سب مجاورون کا سردار مقرر ہوا تھا صلاح الدین بادشاہ کی وقت میں اور اوسکی
 دو بہائی تھے ایک کا نام عبد الغفار تھا اوسکی اولاد نہ تھی اور دوسرا عبد القادر اوسکی
 اولاد خلیل الرحمان میں رہنے والے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے روضہ
 نورانی کے مجاور ہیں اور انہیں میں سے ہے مجاورون کا سردار محمد صالح جو بیت
 المقدس کے حاکم کا قائم مقام ہے یہ عبد الخاق بیٹا ہے عبد الرحیم کا وہ بیٹا عبد العزیز
 کا وہ بیٹا عبد الرحمن کا وہ بیٹا محمد کا وہ بیٹا عبیدہ کا وہ بیٹا ابو بکر کا وہ بیٹے ابو بکر اصحاب
 کے شاگردون کا شاگرد ہے امام مالک کے شاگردون میں سے ہے یہ ابو بکر بیٹا
 ہے زینب کا جو اپنے چچا کے بیٹے اسماعیل کی بی بی تھیں اور وہ یعنی اسماعیل ہی
 اصحابون کے شاگردون کا شاگرد ہے یہ زینب بیٹی ہے عمر کی وہ بیٹا ہے عبد اللہ
 کا اداون سے راضی رہے یہی ہیں جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے دوسرا
 بیٹا اور نکاح عمران ہے اوسکا بیٹا اسماعیل ہے جنکی بی بی زینب ہیں یہ عبد اللہ بیٹے
 ہیں ثعلبہ کے وہ بیٹا سعد کا وہ بیٹا اسد کا وہ بیٹا قاض کا وہ بیٹا یعقوب کا وہ بیٹا البرہم
 کا وہ بیٹا سلیمان کا وہ بیٹا داؤد کا وہ بیٹا الون کا وہ بیٹا جابر کا یہاں تک یہودیون کی
 مذہب پر تھے دوسرا بیٹا اوسکا یعنی جابر کا بیٹا تھا وہ نصرانی ہو گیا تھا اور اوسکا بیٹا
 یوسف تھا اور ایک لڑکی تھی یہ جابر بیٹا ہے سلون کا وہ بیٹا عدنان کا وہ بیٹا بیٹے کا وہ
 بیٹا آؤ کا وہ بیٹا عمروں کا وہ بیٹا برکتا کا اوسکی اولادون کے یہ نام ہیں ادن مرعم
 فیلقوس خانہ سلمہ یہ برکتا بیٹا ہے خلیل کا وہ بیٹا ہے امیر ارض کا وہ بیٹا یحییٰ کا وہ بیٹا
 زکریا کا وہ بیٹا ادن کا وہ بیٹا برکتا کا وہ بیٹا جزام کا وہ بیٹا حضرت سلیمان کا وہ بیٹے
 حضرت داؤد علیہ السلام کے وہ بیٹے ایسا کے اور حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ
 تعالیٰ نے بادشاہی اور پیغمبری دی تھی اور اوپر زبور کتاب اتاری تھی بعد اسکے اس
 رسالہ میں حضرت داؤد علیہ السلام کا نسب نامہ حضرت یہودا تک لکھا ہے مگر نامون کے
 حرف کچھ بدل گئی ہیں اسلیٰ یہ نسب نامہ اوس رسالہ سے لکھا جاتا ہے جو حضرت داؤد

علیہ السلام کے دادا اور پردادا کے احوال میں ہے اور تورات شریف کی جلد میں لگا ہوا ہے اس کے موافق یہ نسب نامہ یوں ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام بیٹے یثی کے وہ بیٹے عوبد کے وہ بیٹے بو عنز کے وہ بیٹے سلمون کے وہ بیٹے نحسون کے وہ بیٹے عمیند اب کے وہ بیٹے رام کے وہ بیٹے حصرون کے وہ بیٹے پارس کے وہ بیٹے یہودا کے وہ بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کے یہ نسب نامہ مولانا مجیر الدین نے بھی تاریخ بیت المقدس میں اور امام نووی رحم نے بھی مہذب میں لکھا ہے مگر حرفون میں کچھ فرق ہو گیا ہے جیسا کہ اکثر ناموں میں ہو جاتا ہے اب سن تیرہ سو نوین برس حیدر آباد میں ایک سید صاحب سے ملاقات ہوئے انہوں نے اپنا نام سید محمد تلیا اور فرمایا کہ میں یافتہ کا رہنے والا ہوں اور ان کے سامنے جب میں نے عبد الرزاق صاحب کے اس رسالہ کا ذکر کیا انہوں نے فرمایا کہ میں ان کو پہچانتا ہوں وہ ایک تکیہ میں رہتے ہیں وہ تکیہ عبد الرزاق کا کہلاتا ہے وہاں لوگ اس کا ذکر کرتے ہیں اور قرآن پڑھتے ہیں اور مولانا شریف پڑھتے ہیں اور اسی تکیہ میں حضرت داؤد علیہ السلام کی قبر ہے اور میں نے ان سے پوچھا کہ مجری اسرائیلی اوس ملک میں اور بھی ہیں فرمایا بہت ہیں یافتہ میں وغیرہ میں ہر وقت میں تالیں میں جمہ میں حرم میں حوران میں اور فرمایا کہ بیت المقدس میں مسلمان بہت ہیں اور یہود اور نصاریٰ توڑے ہیں تو اب محمد اسلم صاحب حیدر آبادی نے مجھے بیان فرمایا کہ سوای بیت المقدس کے اور شہروں میں بھی مجری اسرائیلی رہتے ہیں میں وہاں اور شہروں میں بھی گیا ہوں بیروت اور حلب اور طنطا اور دمشق اور یافہ اور بیت اللحم ان سب شہروں میں مجری اسرائیلی موجود ہیں مولوی عبدالعزیز صاحب کشمیری جو علم حدیث میں مولوی اسحاق صاحب کے شاگرد ہیں انہوں نے حیدر آباد میں تیس سال میں جو بیان فرمایا کہ میں اسکندریہ سے بیت المقدس کو گیا تھا اور میں بیت المقدس وغیرہ میں لوگوں سے پوچھتا تھا کہ آپ کس قوم کے ہیں کسی نے کہا کہ میں قریشی ہوں بنی امیہ میں سے کسی نے کہا ہم انصاری ہیں کسی نے کہا ہم اسرائیلی ہیں بیت المقدس میں اور دمشق میں اور حلب میں اور بصری میں سب جگہ مجری اسرائیلی

موجود ہیں بلکہ ان شہر و زمین سو گھر دن میں جا کر عرب کے ہون گے باقی سب اسرائیلی ہیں
اب یہ بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسیحی بیت المقدس میں محمدی اولیاء کو
کوٹھڑی بڑی برکتیں دکھلائی ہیں مولانا جلال الدین سیوطی رحمہ فضل بیت المقدس میں
لکھتے ہیں کہ شیخ برہان الدین فزاری رحمہ نے جو کتاب باعث النفوس الی زیادة القدس
المحروس لکھی ہے اوس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ ہکو مشرف نے یعنی ابو المعالی مشرف
ابن مرجم مقدسی بخیزی اور خبر دی ہکو ابو الفرج نے کہا کہ ہکو خبر دی احمد بن خلف ہمدانی نے
کہ مجھ سے بیان فرمایا ابو محمد خرمزی رحمہ نے اور وہ ابدالون میں شمار کئی جاتے تھے انہوں نے
فرمایا کہ میں نے عاشوری کے رات میں سن تین سو میں تیس میں خواب میں دیکھا گویا میں
بیت المقدس کے صحن میں ہوں اور میں بری چٹان کے سامنے ہوں پھر ایک ایک
دیکھا کہ وہ ایک بڑا اونچا قبة ہے سفید نور کا اور اوسکی سر پر ایک موتی ہے پھر میں قبة کی
طرت داخل ہوا تاکہ میں چٹان کو دیکھوں تو ایک ایک دیکھا کہ وہ ایک یاقوت ہے اور اوس میں
نور سے بیٹنے کہا سبحان اللہ لوگ تو اسکو چٹان دیکھتے ہیں اور وہ یاقوت ہے تب مجھ سے
کہا گیا کہ کچھ لوگوں کو اس طرح پردہ کیا جاتا ہے پھر وہ اوس باطل یعنی پتھر پر نماز پڑھتی تو
ایک ایک نور اوسکی کناروں سے بلند ہوتا تھا اور ایک ایک چار نہرں اوسکی نیچے سے
بہتی تھیں بیٹنے کہا یہ نہرں کیا ہیں تب مجھ سے کہا گیا یہ جنت میں سے ہیں پھر میں
اوس قبة سے نکلا اور ایک ایک کچھ درخت نور کھتی چٹان کے دروازے سے باہر نکلاں
تک محراب کے سامنے بیٹنے کہا یہ درخت کیا ہیں کہا گیا یہ رستا ہے اونچا جو اللہ پر ایمان
لائی ہیں بیٹنے کہا پھر جو کوی اوس سے برخلاف ہے کہا دیکھ اونکار ستا بند کیا ہوا ہے پھر
بیٹنے پوچھا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس رات میں سیر کو بلائی گئے آپ کے پاؤں کا
نشان نہیں ہے جب آپ چلے تب مجھ سے کہا گیا زمین کی طرف دیکھ تب ایک ایک بیٹنے دیکھا
کہ ایک سفید نور ہے برف کی طرح پرا و لپ اپنی دو نو پاؤں سے اوس پر چلے ہیں اور وہ رستا
ہو گیا ہے پھر میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قبة کی طرف دیکھا تب مجھ سے کہا گیا کہ اپنی
انہیں مقاموں میں بیویں اور فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں بیٹنے کہا قبة سلسلہ کیا ہے

اور سلسلہ یعنی زنجیر کہاں ہے تب مجسسی کہا گیا کہ زنجیر اپنی جگہ پر ہے اور وہ نور ہے کوئی آدمی
 اسکو نہیں دیکھتا ہے پر مینی باب حطہ کا حال پوچھا تب مجسسی کہا گیا کہ جو کوئی اس دروازے
 میں داخل ہوا اور اس کے طرف اور وہ اپنے گناہوں سے نکل جاتا ہے اس دن کے
 طرح جسدن اوسکی بان نے اسکو جنتا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس دروازہ میں سجدہ
 کرتے ہوئے داخل ہوا اور حطہ گنہگار ہمارے گناہ بخش دیں گے پر مینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کے پیدا ہونے کے مقام کا حال پوچھا تب مجسسی کہا گیا جس نے وہاں نماز پڑھو وہ جنت
 میں داخل ہوا اور جو اوسمیں داخل ہوا تو گویا اوسنے عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا اور اسی
 طرح محراب زکریا علیہ السلام کا پر مینی باب رحمۃ کا حال پوچھا اور ایک ایک دیکھا کہ وہ
 ایک دروازہ نور کا ہے مسجد کے نزدیک اور ایک دروازہ نور کا ہے نالی کے نزدیک
 پر مجسسی کہا گیا کہ نبیوں میں سے ہر نبی کی واسطے اس مسجد میں سے ایک حصہ ہے اور
 اسی طرح ہر ایماندار کے واسطے ہر نبی مسجد میں داخل ہوا پہلی صف کے قریب تب مجسسی کہا
 گیا کہ دیکھ تب ایک ایک کچھ لوگ دیکھی کہ زمین اونکو نگل گئی ہے اور اون کے سر باہر
 مینے کہا یہ کون لوگ ہیں تب مجسسی کہا گیا جو لوگ اگلے لوگوں سے بغض رکھتے ہیں پر
 مجسسی چار شخصوں نے باتیں کیں مینے اپنے جی میں کہا یہ فرشتے ہیں تب مجسسی کہا گیا یہ
 جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل ہیں اور مینے چوتھے کو نہیں پہچانا اور وہ مجسسی کہتے تھے
 کہ ابو محمد کو یعنی جمعہ کی مسجد مقدس کا جو امام تھا اسکو سلام کہتا اور اس سے کہتا کہ
 جو خطبے تو پڑھتا ہے اونکو اللہ کے واسطے کر اور اسی طرح اپنے باقی کاموں کو پر جب یہ
 بات اس میں پوری ہو جائی گی ہم اوسکے واسطے جنت میں ایک تخت نور کا رکھ دیں گے
 کہ وہ اوسپر بیٹھا اور لوگوں کے اوپر اونکا ہوگا اور اسی طرح ابو بکر بن علاءہ اور ابو احمد
 ابن عبد الرحیم قیسرانی اور وہ جس راہ پر ہیں اوسی پر ہمیشہ رہیں اور اسوقت میں سات شخص
 ایمان والوں میں سے زمین کی میخیں ہیں بیت المقدس میں اور اوسمیں جسی میں اونکی جو
 اللہ پر ایمان رکھتے ہیں مینے کہا ہر جسی بدعتیوں کے بت مجسسی کہا گیا کہ جہنم کے نالی میں
 پر مینی اس نالی کو جہاننا اور مینے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ دیکھوں تو ایک ایک دیکھا کہ اوسمیں

آگ ہے کہ بڑی بڑی جنگاریاں پہنکتی ہے کجور کے درخت کی طرح پر جب وہ آگ سے چیرا
 جاتا ہے محکوا اس سے پناہ دیو سے اپنے احسان سے اور کرم سے فائدہ قانوس
 میں ہے کہ بلاط اور تہہ رون کو کہتے ہیں کہ گھر میں بچہ پاس سے جاتے
 ہیں اور وہ سیاہ بلاط جو اس صفحہ شریف میں ہے اوسکی ذکر میں مولانا جلال الدین
 لکھتے ہیں کہ ابراہیم بن مہران نے روایت کیا ہے کہ ہم سے کہا خلیفہ نے اور وہ بیت المقدس
 کے صفحہ میں رہا کرتی تھیں کہا کہ ایک دن شامی دروازی میں سے ایک مرد داخل ہوا
 کہ اوپر نشانی سفر کی تھی اور اسنو دو رکعتیں یا چار رکعتیں پڑھیں بیٹے اوس سے کہا کہ تو
 یہ کس لئے کیا وہ بولا میں میں کے لوگوں میں سے ایک مرد ہوں اور میں اس گھر کے
 ارادہ پر نکلا تھا تو میرا گذر وہاں ابن منبہ پر ہوا انہوں نے فرمایا تیرا کہاں ارادہ ہے
 میں بولایت المقدس کا انہوں نے فرمایا جب تو بیت المقدس میں داخل ہو تو صفحہ
 بائیں طرف کے دروازے سے داخل ہو پھر قبلہ کی طرف آگے بڑھ کہ تیری داہنی طرف
 ایک عمود اور ایک اسطوانہ ہے اور تیرے بائیں طرف ایک عمود اور ایک اسطوانہ ہے
 پھر دو دیکھ دو عمودوں اور اسطوانہ کے بیچ میں ایک سیاہ رخام کا پتھر ہے وہ جنت کے
 دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہے اوپر نماز پڑھ اور اس سے دعا کر کہ اوسکے اوپر
 دعا قبول ہے امام امین الدین احمد ابن محمد شافعی رحمہ اللہ نے کتابا لاسن فی فضائل القدس
 میں لکھا ہے کہ یہ پتھر سبز ہے اور اوسکو سیاہ اسواسطے کہا کہ سبز رنگ دور سے سیاہ
 معلوم ہوتا ہے اور قبۃ سلسلہ کے ذکر میں مولانا جلال الدین رحمہ اللہ لکھا ہے کہ جس
 جگہ پر اب قبۃ سلسلہ موجود ہے جسکو عبداللہ بن مروان نے بنایا ہے اس جگہ پر ایک
 عجائب زنجیر تھے وہ اس چٹان کے پورب طرف آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی تھے یہ
 زنجیر زور کی حتی اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کیواسطے اتاری تھی جب آپ
 دو آدمیوں کے بیچ میں فیصلہ کرتے تھے جو حق پر ہوتا تھا وہ اوس تک پہنچ جاتا تھا اگر جھوٹ
 قند ہوتا تھا یہاں تک کہ لوگوں میں کمر پیل گیا ایک شخص نے دوسرے کے پاس سوا شرفیافت
 رکھی پھر وہ مگر گیا اور دونوں اوس زنجیر پاس آئے اور اوس نے اشرافیون کو کہلا کر ایک لاسطے

کے اندر گڑبا کر کے اوسکی اندر اشرفیان رکبہ دین اور اوس جگہ آکر وہ لائحی اوس صاحب امانت کو دی دی اور زنجیر کو پکڑ لیا اور اسکی قسم کھامی کہ میں نے اوسکی اشرفیان دی دین پھر صاحب امانت نے وہ لائحی اوسکے ہاتھ میں دیدی اور زنجیر کو پکڑ لیا اور قسم کھامی کہ میں نے اشرفیان اوس سے نہیں لین اور اوس دن سے وہ زنجیر اوٹھ گئی اور اس روایت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ چوتھی صدی تک قبہ سلسلہ علیہ رہا تھا اور قبہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا علیہ رہا تھا اور مولانا نے جو معراج شریف کے ذکر میں اس کتاب میں لکھا ہے کہ یہ جو قبہ سلسلہ ہے اس جگہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے یہ بات ٹھیک نہیں ہے اور باب خطہ کا بیان سید کے دروازوں کے ذکر میں جو چکا چان دیکھنا چاہیے امام یافعی رحمہ رضی اللہ عنہ میں چار سو چودھویں حکایت میں لکھتے ہیں کہ ایک بزرگ نے فرمایا کہ میں ایک وقت میں رات کو بیت المقدس کے قبہ میں داخل ہوا اور رات کو وہاں رہا پھر میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا ایک ایک قبہ دو ٹکڑے ہو گیا اور ویسا ہی رہا یہاں تک کہ میں نے آسمان کو دیکھا اور اوس سے ایک خلقت اوتری کہ اونکی گنتی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ کہتے تھے سبحان من ہو ہو سبحان من لیس الاہوا ہیا شرا ہیا۔ یعنی پاک ہے وہ جو وہ دہی ہے پاک ہے وہ کہ سوا اوسکے کچھ نہیں ہے ہمیشہ رہنے والا ایسا کہ ہمیشہ رہنے والا پڑوہ ہی کہتے رہے جب کچھلی رات ہوئی اونہیں سے ایک جو میری پہلو میں تھا اوسنے مجھے کہا کہ تیرا قصہ کیا ہے میں نے کہا میں چاہا کہ اس جگہ بات کو نماز پڑھوں تم کون ہو وہ بولے ہم فرشتے ہیں ہم کل بیت المعمور میں داخل ہوئی تھے اور قیامت کے دن تک اوسکی طرف پڑھیں جاؤ گے اور اسکا یہ باعث ہے کہ اوسمیں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں پھر قیامت کے دن تک اوسکی طرف پلٹ کر نہیں جاتے ہیں پھر جب دن میں داخل ہوتی ہیں اوس رات کو بیت المقدس کی طرف اور اس چٹان کی طرف جاتے ہیں پھر بیت اللہ الحرام یعنی کعبہ شریف کی طرف جاتے ہیں اور سات بار اوسکے آس پاس پڑتے ہیں اور مقام کے یعنی مقام ابراہیم کے سچے دو رکعتیں پڑھتے ہیں پھر مدینہ کی طرف جاتے ہیں اور حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کہتی ہیں پھر اپنی صفوں کی طرف پلٹ جاتے ہیں پھر جب چڑھتے ہیں یہ

قبہ مل جاتا ہی اور صبح ہو جاتے ہے اور چار سو گیارہویں حکایت میں ایک بزرگ کی زبان لکھتا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں صبح کی غار مکہ میں پہنچتا ہوں پھر ظہر مدینہ میں پہنچتا ہوں اور عصر بیت المقدس میں اور مغرب طور سینا میں اور عشاء دی القنین کی دیوار پر پڑھتا ہوں پھر صبح تک چکی دیتا رہتا ہوں مولانا جلال الدین رحمہ نفسا تل بیت المقدس میں لکھتے ہیں کہ قاضی امین الدین احمد رحمہ نے کتاب الانس فی فضائل القدس میں مشرف بن مر جاتک سند پونچامی اونہوں نے ابو حفص حمصی تک سند پونچامی اونہوں نے فرمایا کہ میں بیت المقدس میں داخل ہوا آدھی رات سے پہلی تاکہ وہاں نماز پڑھوں ایک ایک ایک آواز سننے کہ اسے میرے مین محتاج ہوں میں ڈرنے والا ہوں پناہ مانگتا والا ہوں اسی میرے رب میرا نام مت بدلیو اور میرے جسم میں فرق نہ ڈالو اور مجھ شدت کی مصیبت مت ڈالو تب میں دہشت میں اگر نکلا اور مسجد کے دروازے پر کچھ لوگوں پر گذرا وہ بولے مجھ کو کیا ہوا تب میں نے اونکو خبر دی وہ بولے مت ڈر یہ خضر علیہ السلام ہیں اور یہ وقت اونکی نماز کا ہے اور مشرف نے اوس چٹان کا ذکر کیا ہے جسکا نام پنج بجی اور دو بجیم کے مقام کے نیچے ہے اور وہی مقام ہے خضر علیہ السلام کا فائدہ حضرت خضر علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں تھی اونکا ذکر سورہ کہف میں اور بہت حدیثوں میں ہے اونکو اللہ نے لقبے عمر عنایت فرمائی ہے اولیٰ اؤن کو اون سے بہت ملاقات ہوتی ہے آم یا فنی نور ستر سوین حکایت میں لکھا ہے کہ ایک رگ نے مجھ کو خبر دی کہ وہ اس پاس کعبہ کے فرشتوں کو اور انبیاء اؤن کو اور اولیاء اؤن کو دیکھتے ہیں اور اکثر اونکو جمعہ کی رات میں اور پیر کی رات میں اور جمعرات کی رات میں دیکھتے ہیں اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اولیاء اؤن کی ایک خلقت جمع ہوتی ہے کہ اونکے گنتے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور باقی نبیوں کے پاس اسطرح نہیں جمع ہوئے اور اؤں بزرگ نے ذکر کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اونکی اولاد کعبہ کے دروازی کے پاس مقام ابراہیم کے سامنے بیٹھتی ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ایک جماعت انبیاء کی دونوں باقی کستونوں کے بیچ میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایک جماعت انبیاء اونکے

حکیم کی طرح بیٹھ کر دینی اور دنیا کی ہر اور عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اہل بیت اور اصحابوں کے اور راست کی اولیاءوں کے ساتھ رکنِ یحییٰ کے پاس ٹھیکری دیکھا اور اون بزرگ سے یہ بھی ذکر کیا کہ میں نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ سب نبیوں سے زیادہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے محبت رکھتے ہیں اور سب سے زیادہ انکی بزرگی سی خوش ہوئے ہیں خاتمہ کتاب کا یہ کتاب بشارت محمدی سن بارہ سو ستاسی میں تمام ہوئی اور پرہت بائیں کتابوں سے ملتی گئیں اور اس میں داخل ہوتی گئیں یہاں تک کہ سن نیرہ سو نو میں چھپ کر تمام ہوئی یا اللہ اسکو محض اپنی فضل و کرم سے قبول فرما اور اپنے بندوں کو اس ہر طرح کا فیض پہنچا یا اللہ میں تجھی مانگتا ہوں تیری پیار سے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اور میری دوست ابراہیم علیہ السلام کے واسطے اور موسیٰ اور عیسیٰ اور سب نبیوں اور پیغمبروں کی واسطے اور موسیٰ کی تورات کی واسطے اور عیسیٰ کی انجیل کی واسطے اور داؤد کی زبور کی واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن واسطے اور ختمی کلام تو نے اپنے پیغمبر پر اتاری اوکھی واسطے اور تیری سب ناموں کے واسطے کہ مجھ کو اور میری سب ساتھ والوں کو قرآن اور حدیث کا علم عطا فرما اور قرآن اور حدیث کو ہمارے گوشت اور خون میں اور دلیں اور کالیں پر لکھ دین ملا دی اور ہماری جسم کو قرآن اور حدیث کے کاموں میں مشغول رکھ دے اور دین محمدی پر ہمیشہ قائم رکھ دے اور اسے دین پر دنیا سے اٹھا اور اپنے پیاری پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نیچے ہمیشہ کے لئے جگہ دی آمین یا اللہ تو ہی مدد کر سننے والا ہے اور تو ہی سب بلاؤں سے بچانے والا ہے آمین

الحمد للہ کہ کتاب بشارت محمدی اٹھارہویں تاریخ جمادی الثانی کی شنبہ ۱۳۱۱ھ ہجری میں کام ہوئی اور مطبعہ وجیبہ احمدی واقع کھنہ محلہ مشکین گنج میں بہتیم خاکسار احمد علی خان کے یہ کتاب چھپکر تیار ہوئی